Queen of happiness
By the secret killer

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Novel: Queen of Happiness

Writer: The Secret Killer

انتساب

ہر اس انسان کے نام جو اپنی زندگی کی ریس میں ان تھک محنت اور جدوجہد کر رہا ہے۔ مجھے آپ سے

صرف اتنا کہنا ہے:

www.novelsclubb.com

سنو! تم ستارے ہو۔

فہرستِ باب

باب 1

Honor among human

باب2

Change of Heart

باب3

Peace of Soul

باب4

Companions

باب5

Ray of hope

باب6

www.novelsclubb.com

It was not dream

باب7

The silent thought

باب8

Nothingness

باب9

Don’t yes me

باب10

Off the line

باب11

www.novelsclubb.com

The Red Book

باب12

Two strangers

باب13

Above the blue Sky

باب14

We are believers

باب15

It hurts

باب16

www.novelsclubb.com

Holy yourself

کچھ کوئین آف ہیپی نیس کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! سب سے پہلے اس رب کا شکر جس نے مجھے اتنی ہمت دی کہ میں اپنی زندگی کا پہلا لکھا جانے والا ناول پانچ سالوں بعد قارئین تک پہنچانے میں کامیاب رہی۔اس کے بعد ان سب لوگوں کا شکریہ جو میرے ساتھ کھڑے رہے خاص طور پر میری چھوٹی بہن سعدیہ۔سب سے آخر میں ان سب قارئین کا شکریہ جو اسے پڑھنے کیلئے وقت نکالیں گے اور میری حوصلہ افزائی کیلئے مجھے اپنی آراء سے آگاہ کریں گے۔

کوئن آف ہیپی نیس لکھنے کا مقصد اردو ادب کے شاہکار ناولوں میں اضافہ کرنے کا نہیں تھا اور نہ ہی کسی دوسرے رائٹر کے کام کو اپنے کام میں ڈالنے کا تھا۔میں نے بہت سے ملکی اور غیر ملکی رائٹرز کو پڑھنے کے بعد سوچا کہ اس ناول کو ایسے چلنا چاہیے اور پھر میں نے اسے ایسے ہی چلایا۔لکھنے کے لیے پڑھنا ضروری ہوتا ہے اور میں نے بہت پڑھنے کے بعد اپنا خود کا آسان اور دوستانہ سٹائل اپنایا کیونکہ

میرا ماننا ہے چیزوں کو جتنا آسان بنایا جائے گا اتنا سمجھنے میں اور آگے سیکھانے میں آسانی رہے گی۔

امید ہے قارئین اسے پسند کریں گے۔

ناول پڑھنے کے دوران بہت سی باتیں آپ کو غیر حقیقی اور بے معنی لگیں گی لیکن انہیں غیر حقیقی اور بے معنی باتوں میں زندگی پوشیدہ ہے۔یہی ہماری زندگی کے چھوٹے چھوٹے لمحات ہوتے ہیں جو ابدی خوشیاں دیتے ہیں۔سب سے اہم اور ضروری بات یہ کہ اس ناول کو multilingual رکھا گیا ہے اور عموماً قارئین کے لئے ایسے ناول مشکل کا سبب بنتے ہیں لیکن میں یقین سے کہہ سکتی ہوں آپ کو میرا یہ ناول پڑھتے ہوئے مشکل نہیں ہو گی۔

آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ آپ اس ناول کو پسند کریں یا نہ کریں اس سے کچھ سیکھئے ضرور اور اگر آپ نے اس سے کچھ سیکھ لیا تو میں آپ کی بے حد مشکور رہوں گی اور میرے دن رات کی محنت کا حق ادا ہو جائے گا۔الحمدللہ الحمدللہ میں نے اس پراجیکٹ کو مکمل کر لیا اور مجھے بہت خوشی ہے۔مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا اور اپنی قیمتی رائے دینا مت بھولیے گا۔اللہ نگہبان!

کرداروں کی عرض

میں کہانی کا وہ کردار ہوں جس کے اندر بہت خامیاں ہیں۔بہت سی جگہوں پر شاید آپ مجھے پسند نہیں بھی کریں گے لیکن کہانی چونکہ میری ہو گی اسی لیے آپ کو مجھ سے لگاؤ بھی ہو گا۔میں ایک پرفیکٹ کردار نہیں ہوں اور نہ پرفیکٹ بننا چاہتی ہوں۔میری جانب سے میری کہانی سمجھنے کی کوشش کیجیے گا۔میں صرف وہ ہوں جو حقیقت میں ہوں۔اگر آپ مجھے میری خوبیوں خامیوں سمیت قبول کریں گے تو میرے کردار پر کی گئی محنت کا حق ادا ہو جائے گا۔

*****

میں کہانی کا وہ کردار ہوں جو آپ کو بہت سادہ سا لگے گا(آپ بیوقوف بھی کہہ سکتے ہیں لیکن کسی کو فرق نہیں پڑتا)اور آپ کبھی مجھے سمارٹ نہیں سمجھیں گے کیونکہ میرا ہر اگلا قدم آپ کو معلوم ہو گا۔مجھے یقین ہے آپ مجھ سے بہتر ذہانت رکھتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہوئے زندگی میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔میں کہانی کا وہ کردار جو قربانی دینا جانتا ہوں اور مانتا ہوں ہر کسی کی زندگی میں برے

برتاؤ کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔اگر میں آپ کو خود سے محبت کرنے پر مجبور نہ کر سکا تو یاد ضرور رہ جاؤں گا۔یہ میری کہانی ہے۔آپ کو مجھ سے محبت کرنی پڑے گی۔اگر آپ مجھے انسان سمجھ کر محبت دیں گے تو میری کمائی وصول ہو جائے گی۔

*****

ہیلو ورلڈ! میں اس کہانی کا وہ کردار ہوں جو نہ محبت لینا چاہتا ہے اور نہ اسے نفرت کرنے والوں سے فرق پڑتا ہے۔آپ مجھے خوبیوں خامیوں سمیت قبول کریں یا نہ کریں، میں ایسا کردار ہوں جس سے محبت ہو جائے گی اور آپ کو کو ہر حال میں مجھے قبول کرنا پڑے گا کہ میرے بغیر یہ کہانی ادھوری ہے۔یقین نہیں آتا؟ آزما کر دیکھ لیں۔ نہیں نہیں، میں ولن نہیں ہوں۔اب اگر زیادہ بتا دیا تو آپ سچ میں مجھ سے ملنے کے خواہشمند ہونے لگیں گے۔

www.novelsclubb.com

*****

میں اس کہانی کا وہ کردار ہوں جس پر آپ کو ترس آئے گا لیکن یقین کریں میں اپنی زندگی سے بہت خوش ہوں۔آپ اگر ترس کھانے کے بجائے خود کو مجھ سے ریلیٹ کر سکیں تو مجھے اچھا لگے گا کیونکہ میری کہانی اتنی مختصر پر اثر ہو گی کہ آپ کو لگے گا ایسے انسان حقیقی ہوتے ہیں۔آپ کے ارد گرد ہوتے ہیں یا شاید آپ خود ہوتے ہیں جو خود کو زندگی کی ریس میں خود ہی دھکیلتے ہوئے لاتے ہیں اور پھر آخر تک کھڑے رہتے ہیں۔ہاں یہ آپ ہیں جو مضبوط ہوتے ہیں اور جنھیں بیساکھیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عرضِ مصنفہ

یہ ہیں وہ خوبصورت کردار جن کو تکمیل تک پہنچانے میں مجھے پانچ سال لگ گئے۔ان کرداروں کی اصل کہانی تو آپ ناول پڑھنے کے بعد ہی جان پائیں گے۔اگر کہیں لگے کہ کسی کردار کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے تو اس کردار کو کئی مرتبہ مختلف پہلوؤں سے سمجھئے گا۔اگر آپ میرے ریڈر ہیں تو مجھے یقین ہے آپ بہت سی باتیں میرے بغیر لکھے سمجھ جاتے ہیں کیونکہ میرے ریڈرز ماشاءاللہ سے

www.novelsclubb.com

محنتی اور ذہین ہیں۔اگر کہیں بھی زیادہ مسئلہ لگے یا آپ اختلاف رائے رکھتے ہوں تو مجھے ضرور مطلع کریں۔آپ کی رائے کی قدر کرنا مجھ پر فرض ہے۔زیادہ تنگ نہ کرتے ہوئے آپ کو کوئین آف ہیپی نیس کی دنیا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔اللہ آپ کا سفر خوشگوار بنائیں۔آمین!

ای میل ایڈریس:

thesecretkiller20@gmail.com

www.novelsclubb.com

باب 1

Honor among the human

دور اُفتادہ شہر میں اجنبی

جب میں جوان تھا

اور خوب رُو تھا

گلاب کا پھول میرا گھر ہوا کرتا تھا

اور چشمے میں میرے لیے سمندر تھے

گلاب کا پھول ایک زخم بن گیا

چشمے پیاس میں تبدیل ہو گئے

www.novelsclubb.com

"کیا تم بہت بدل گئے ہو؟"

"نہیں، اتنا نہیں۔"

جب ہم آندھی کی صورت

واپس اپنے گھر لوٹیں گے

میرے ماتھے کو غور سے دیکھنا

گلاب کا پھول کھجور بن گیا ہو گا

اور چشمے پسینہ

اور مجھے ویسا ہی پاؤ گے

جیسا میں ہوا کرتا تھا

جوان اور خوب رُو

www.novelsclubb.com

(اپنی زمین کی تلاش میں، محمود درویش۔)

"اٹھ بھی جا یار۔ جب سے واپس آئے ہو کمرے میں نحوست پھیلائی ہوئی ہے۔ ہم نے تو سنا تھا جناب فجر کے ساتھ ہی جاگتے ہیں۔" وہ جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلاتے ہوئے اپنے بھائی کو سنا بھی رہا تھا جو

دوپہر کے وقت بھی سو رہا تھا اور بستر چھوڑنے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں تھا۔اے سی وہ بند کر چکا تھا اور اب کمرے میں پھیلے اپنے کاغذات سمیٹ رہا تھا۔

"تھوڑی دیر صبر کرو۔کیوں اتنی افراتفری مچائی ہوئی ہے؟"وہ بھی اٹھنے کے موڈ میں نہیں لگتا تھا سو لیٹے لیٹے سوال داغا۔

"یار میرا بھائی نہیں پلیز اٹھ جا کل علیزے کا برتھ ڈے ہے اور میں نے اس کے لیے کوئی گفٹ نہیں لیا۔پہلے ہی ہمارے حالات اچھے نہیں چل رہے،میں مزید ٹینشن نہیں لینا چاہتا۔"وہ اب جیسے منت کر رہا تھا لیکن لیٹے ہوئے وجود میں حرکت تک نہیں ہوئی۔

"رات کو لے لیں گے ابھی باہر نکل جاؤ سونے دو مجھے۔"اس نے مسئلے کا حل بتایا اور ساتھ ہی اپنی جان چھوڑنے کا حکم دیا تو وہ دانت پیستا اس کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو میں آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں اٹھ جاؤ! میں نے پارٹی کی اریجمنٹ بھی کروانی ہیں۔" اس نے پھر کہا تو اسے دوبارہ مشورے سے نوازا گیا۔

"ٹینشن فری ہو جا میرے بھائی! تبریز ساری تیاریاں مکمل کروالے گا اور جو تم اتنے پینک ہو رہے ہو نا زہر لگ رہے ہو۔"

"وہ میری جلد ہونے والی بیوی ہے اور اس کی سالگرہ کا فنکشن میں بذاتِ خود دیکھوں گا۔ تبریز کو ان کاموں کے لیے نہیں رکھا ہوا۔" اس نے غیرت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تاکہ اسے پتہ چل جائے کہ وہ ناراض ہو رہا ہے اور اس کی بات پر وہ سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

"کیا لینے کا ارادہ رکھتے ہو بھابھی کے لیے؟" سوال کرنے کا خاصہ معصوم بچوں والا انداز تھا اور جب وہ عزت سے اپنی بھابی کا نام لیتا تو اور بھی اچھا لگتا۔

"Something Special!" اس نے مسکرا کر بتایا۔

"مجھے نہیں بتاؤ گے تو میں بھی نہیں چلوں گا۔" وہ بہت مزے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ابھی کچھ ڈیسائڈ نہیں کیا۔اٹھ جاؤ پھر چلتے ہیں باہر۔" اس کا بازو پکڑ کر بیڈ سے نیچے اتار کر کھڑا کیا۔

"بیچاری علیزے! چچچ۔۔۔ چچچ۔اس کی قسمت بھی کہاں آکر پھوٹی۔اس کے لیے گفٹ کیا لینا ہے یہ بھی تم مجھ سے پوچھ رہے ہو! I'm feeling blue for her" اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اس نے علیزے سے ہمدردی کی۔

"میں سمجھتا تھا کہ تم مجھ سے زیادہ ڈیسنٹ ہو۔ کمینگی میں تم واقعی مجھ سے اچھے نکلے۔پراؤڈ آف یو برو۔" وہ بھی تسلی سے اسے سنا گیا۔بھائیوں میں حساب کتاب تو چلتا رہتا ہے۔

"اس بات کو میں اپنی تعریف سمجھتا ہوں۔" اس نے کافی محظوظ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اپنے بھائی کو وہ کبھی کبھی تنگ کرتا تھا اور اس وقت وہ کبھی کبھی والا وقت تھا۔اس نے بھی تو فضول میں اس کی نیند خراب کی تھی اس پر تھوڑا سا سہی پر خجل ہونے کا حقدار وہ بھی تھا۔

"اگر اگلے پانچ منٹ میں تم نیچے نہ پہنچے تو میں نے تایا کی فیملی کو انوائیٹ کر لینا ہے بلکہ پورے خاندان میں یہ اعلان کرنا ہے کہ تم واپس آ چکے ہو۔ پھر جو تیمارداری کے لیے لائن لگے گی تب دیکھوں گا کیسے گھر سے نکلتے ہو!" دھمکی بہت کارگر ثابت ہوئی۔ اس کی بات پر وہ دانت دیکھانے لگا۔

"میں بس چار منٹ 60 سیکنڈ میں آیا۔ جسٹ ویٹ فار می۔" وہ کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالتا فوراً باتھ روم میں جا گھسا۔ اس کے جانے کے بعد اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے فوراً اپنے بھائی کے نمبر پر اپنے فون سے کال ملائی۔

"ہونے والی بھابھی کی کال آ رہی ہے۔ یقیناً کوئی ضروری کام ہو گا۔ میں کال آنسر کر رہا ہوں۔" ہونے والی بھابھی سے روحان کی ہمیشہ ایک ہی لڑکی مراد ہوتی تھی جو اسے کال نہیں کرتی تھی۔ باتھ روم کے اندر سے ایک گالی اسے دی گئی تھی اور روحان حقیقتاً کسی سے گفتگو میں مشغول ہو گیا تھا اور نتیجتاً وہ چار منٹ تیس سیکنڈ بعد اس کے سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا اور فون اس سے جھپٹنے والے انداز میں واپس لیا لیکن کسی کی کال نہ دیکھ کر دکھ بھی ہوا۔ خیر وہ کیوں اسے کال کرتی؟

"مجھے یقین نہیں آتا کہ تم میرے بھائی ہو۔"تاسف سے کہہ کر اس نے سر جھٹکا۔

"واپسی پر ہم ڈی این اے ٹیسٹ بھی کروالیں گے۔"روحان نے اسے چھیڑا۔

شیشے کی طرف رخ موڑ کر وہ بھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔وہ صرف اسے باہر جلدی آنے کی یاد دلا رہا تھا۔

******

وہ کار کے بونٹ پر بیٹھا ایک تصویر ہاتھ میں لیے افسردگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس تصویر میں چھ افراد تھے پر وہ درمیان والے دو کو بہت محبت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ ساتھ کھڑے اچھے لگ رہے تھے۔دریا بلکل خاموش نظر آتا تھا جیسے ہر سو اداسی اور مایوسی چھائی ہوئی ہو۔

وہ شادی کے لیے راضی نہیں تھا پر اسے واپس آنا پڑا تھا کیونکہ وہ تیس سال کا ہونے لگا تھا اور خود کی سزا اپنے بھائی کو نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے وہ اس کی شادی کے لیے آگیا۔اسے ہر حال میں روحان کی شادی کروانی تھی جو ضد لگائے بیٹھا تھا کہ اس کی اور اپنی شادی اکھٹے کرے گا ورنہ بوڑھا ہو جائے گا۔

رات دھیرے دھیرے سرکتی چلی جارہی تھی اور وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھا تصویر کو دیکھے جارہا تھا۔

وہ کچھ خفا تھا خود سے اور کچھ ناراض تھا اس سے۔

وہ کچھ اداس سا تھا اپنی قسمت پر اور کچھ شکوہ کناں تھا اس کی بے یقینی پر۔

******

"کیا وہ ابھی تک گھر واپس نہیں آیا؟" روحان کو تشویش ہوئی اس لیے کبھی فکر مندی سے ماں کو دیکھتا اور کبھی بہن کو۔ ظاہر ہے وہ اس کا غصہ وہاں نکال سکتا تھا۔ کہا بھی تھا گھر سے زیادہ دیر باہر مت رہنا!

www.novelsclubb.com

علیزے کی برتھ ڈے پارٹی اچھی رہی تھی۔ وہ وہاں موجود تھا پر جلدی آگیا تھا۔

"مجھے کال کر کے ہی بتا دیا ہوتا آپ لوگوں نے۔" وہ ناراض لگ رہا تھا۔

"بھائی ہمیں لگا آپ لوگ اکھٹے گئے ہیں تو اکھٹے ہی آئیں گے۔" مناہل نے صفائی پیش کی۔ فکر تو اسے بھی ہو رہی تھی لیکن اس کا بھائی چھوٹا بچہ تو نہیں تھا جس کے لئے اس قدر فکر مند ہو رہے تھے۔ اسے معلوم تھا وہ جہاں بھی ہو گا ٹھیک ہو گا۔

"جانتی تو ہو اسے۔ عام انسانوں جیسا رویہ رکھنا اس کی شان کے خلاف ہے۔" اس نے فون نکالا تا کہ اسے کال کر سکے۔

"میرا بیٹا سب سے خاص ہے وہ عام انسان نہیں ہے۔" حدیقہ بیگم نے بڑے مان سے اپنے لاڈلے بیٹے کی طرف داری کی۔

"جی ہم تو سوتیلے ہیں نا آپ کا بیٹا خاص ہے اور اس گھر کا لینڈ لارڈ بھی ہے جو کسی کو بتانا پسند نہیں کرتا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟" اس نے تنک کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"باقی باتیں بعد میں کر لینا پہلے اسے کال لگاؤ اور پوچھو کہاں ہے آدھی رات کو؟" انھوں نے روحان کی بات کو ان سنا کیا۔

"جائیں میں نہیں کر رہا کوئی کال وال!" حالانکہ وہ کال کرنے ہی والا تھا۔

"روحان!" حدیقہ نے اسے گھوری سے نوازا تو وہ گردن ہلاتا کال کرنے لگا۔

ابھی اس نے فون کان سے لگایا تھا کہ وہ داخلی دروازے سے سفید شرٹ پر کالی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، کلین شیو کیے بے نیازی سے چلتا ہوا اندر آ رہا تھا۔ وہ روحان کا جڑواں بھائی تھا لیکن دیکھنے میں اس سے چھوٹا لگتا تھا۔ اس کو دیکھ کر وہ تینوں خاموش ہو گئے۔

"کیا ہوا؟ آپ لوگ پریشان نظر آ رہے ہیں۔ آپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں مام اور چھوٹی ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" وہ ایک جملے میں کئی سوال پوچھ رہا تھا۔

روحان غصے سے اٹھ کر اس تک آیا اور اس پر تھپڑوں اور گھونسوں کی بوچھاڑ کر دی اور وہ بھی ہکا بکا سا خود کو بچانے کے لیے بھاگتا رہا کہ اچانک اسے کیا ہوا ہے؟ وہ اس سے بچنے کے لیے بھاگتا رہا کہ اس عمر میں مار کھانا اچھی بات نہیں ہے۔

جب کچھ دیر بعد دونوں کے درمیان یہ گرما گرمی رکی تو اس نے پھولی ہوئی سانسوں سے کہا۔

"مناہل بندہ اشارہ کر دیتا ہے کہ بھائی آپ خطرے میں ہو۔" اس نے شکل کو قدرے معصوم بناتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آئی۔ آخر یہ اتنا خونخوار کیوں ہو گیا ہے۔" کمر سہلاتے ہوئے وہ ماں کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور ہمدردی لینے والے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"پوچھیں اس سے کہ یہ پارٹی چھوڑ کر کہاں گیا تھا؟" روحان چاہتا تھا کہ اس کی اچھی بھلی کلاس لگوائے لیکن ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ ماں اپنے لاڈلے بیٹے کی ہی حمایت کریں گی۔ وہ آج کل ویسے

بھی گھر والوں کی سیکیورٹی کے لیے پریشان تھا اور ایسے کسی کا بتائے بغیر گھر سے باہر رہنا اس کا بی پی ہائی کر گیا تھا۔

"تو جی جناب پارٹی چھوڑ کر کس حسینہ کو ٹائم دیا جا رہا تھا؟" حدیقہ بیگم نے کچھ اس انداز میں پوچھا کہ وہ شرمندہ ہو گیا اور اس کے بھائی بہن خوب ہنسے کیونکہ اس کے بقول وہ دس بچے اکیلے پال سکتا ہے پر ایک حسینہ سنبھالنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے اور ٹائم پاس کرنے والی حسیناؤں سے وہ کوسوں دور رہتا تھا۔

"مام آپ مجھے ایسا سمجھتی ہیں؟" وہ کچھ خفا سا بولا۔

"اگر تم نہیں بتاؤ گے تو میں کچھ بھی سمجھ لوں کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ اس کی شدید بے عزتی کرنے کے موڈ میں لگتی تھیں۔اس نے سامنے صوفے پر بیٹھے روحان کو گھورا جو فضول میں دانت نکال رہا تھا۔

"دراصل وہ شہزادہ علیزے کے ساتھ "اکیلے "میں وقت گزارنا چاہتا تھا میں تو پھر بیکار بندہ تھا۔میں کیوں ان کے رومینس میں ہڈی بنتا اس لیے میں وہاں سے نکل گیا۔یقیناً میرے بعد تبریز لوگ بھی چلے گئے ہونگے۔"اس نے اب سوالات کی توپوں کا رخ روحان کی طرف موڑنا چاہا۔روحان خیر سے شرمندہ ہو گیا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"اس لیے کہتی ہوں شادی کر لو تاکہ دوسروں کے رومینس میں ہڈی نہ بنو۔"حدیقہ بیگم نے مسکرا کر مذاق میں کہا لیکن وہ سنجیدہ ہو گیا۔

"Please mom, stop talking like this!" وہ سنجیدگی سے کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔اس موضوع سے اسے سخت چڑ تھی۔

www.novelsclubb.com

"او بھائی اب کدھر؟"روحان نے پیچھے سے آواز لگائی تو وہ باہر جاتے پلٹا۔

"اپنی کار دھونے جا رہا ہوں۔ اگر تمہیں سکون سے بیٹھنے نہیں ہو رہا تو آجاؤ مل کر دھوتے ہیں۔" وہ اپنے کام خود کرتا تھا لیکن اتنی رات کو؟ کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

وہ کافی عرصہ بیرونِ ملک رہا تھا اس لیے اس کی روٹین تھوڑی مختلف تھی۔

"مجھے یقین نہیں آتا کہ تم میرے بھائی ہو۔" روحان نے تاسف سے سر جھٹکا کیونکہ اس کے اس بھائی کا ہر کام ہی نرالا تھا۔

"ڈی این اے ٹیسٹ کروانا یاد ہی نہیں رہا۔" وہ بے نیازی سے کہتا باہر چلا گیا۔

****

"کیا کوئی مہمان آیا ہوا ہے؟" اس نے ایک نظر لیپ ٹاپ سے ہٹا کر سکینہ سے خاصے رازدارانہ انداز میں پوچھا۔

"جی شہریار صاحب اور ان کے گھر والے آئے ہوئے ہیں، میٹھائیوں کے بڑے ڈبے بھی لائے ہیں شاید تاریخ پکی کرنے والے ہیں۔ باقی سب بھی وہی ہیں بس آپ کی کمی ہے۔" سکینہ نے لمبا جواب دینے کی کوشش کی۔

"افف۔اب مجھے اس گدھے کے منہ لگنا ہی پڑے گا۔" اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی کہ سکینہ نے آسانی سے سن لیا۔

"جی بی بی؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔تم میری باتوں پر کان مت دھرو۔ just ignore it(صرف نظرانداز کرو)۔" مسکرا کر کہتی وہ سکینہ سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کھدر کے گرم سوٹ پر شال اوڑھے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ سر پر شال رکھی تھی اور سینے کے گرد بازو لپیٹے وہ باوقار انداز میں چلتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ سیڑھیاں اترتے وہ لاؤنج میں بیٹھے لوگوں کا معائنہ کر چکی تھی۔

سلام اور رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد وہ بڑی شان سے جا کر ایک خالی صوفے پر بیٹھ گئی۔ایک رعب سا تھا کہ اس کے آنے سے مہمان خاصے چوکنا ہو کر بیٹھ گئے کیونکہ انہیں خوف تھا کہ ان کے منہ پر پھر سے وہ لڑکی انکار نہ کر جائے کیونکہ وہ پہلے بھی ایسا کر چکی تھی۔

"تمہاری جاب کیسی جا رہی ہے نور؟"شہریار کی امی نے مجبوراً مسکرا کر پوچھا کیونکہ ساسوں کو ایسی لڑکیاں بالکل بھی اچھی نہیں لگتیں جو ضرورت سے زیادہ straight forward ہوں۔

"الحمدللہ!"اس نے سادگی سے جواب دیا۔

"اگر تم آج فری ہو تو ہم کہیں باہر چلیں فجر؟"شہریار نے مسکرا کر اس سے پوچھا تو اس نے ایک نظر اپنے باپ اور بھائی پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

اس کا بھائی عمر چھوٹی بہن عینی کے ساتھ آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی جنگ لڑ رہا تھا اور اس کا باپ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا پھر اس نے نہایت سنجیدگی سے شہریار کو جواب دیا۔

"میرا نام نورالفجر ہے اور میں کبھی فری نہیں ہوتی بلکہ میں تو ابھی دوبارہ ہسپتال جانے والی ہوں۔یو نو ورکنگ وومن۔"شانے اچکا کر اسی معصومیت سے کہا۔اس کی آواز میں تلخی محسوس کی جاسکتی تھی۔ ناجانے کیوں وہ شہریار کو منہ توڑ جواب دینا فرض سمجھتی تھی۔

"نور بچے یہ لوگ شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آئے ہیں۔اس لیے میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔"اقبال عالم نے بہت پیار سے اپنی بیٹی سے پوچھا۔وہ کوئی سخت مزاج شخص نہ تھے اور اپنی اولاد کے معاملے میں تو بالکل بھی نہیں۔انہوں نے اپنے چاروں بچوں کی پرورش نہایت پیار اور شفقت سے کی تھی۔

"ہاں! حالانکہ میں نے بھائی صاحب سے کہا بھی تھا کہ اب ماشاءاللہ سے نور ڈاکٹر بھی بن چکی ہے۔ اسے کیا اعتراض ہوگا اور شہریار بھی تو بزنس میں بہت آگے جارہا ہے ماشاءاللہ میرا بیٹا بہت ترقی کر رہا ہے۔یہ تو ہر لڑکی کا یقیناً آئیڈیل ہوگا اور تمہارا بھی یقیناً آئیڈیل ہوگا۔"شہریار کی ماں نے اس کی

www.novelsclubb.com

تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے نور کو مسکرا کر دیکھا تھا لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

کبھی کبھار چاپلوس اور جھوٹی ہنسی بھی بوجھ لگتی ہے۔

"آئیڈیل مائی فٹ اور یہ جس لڑکی کا آئیڈیل ہو گا مجھے اس سے بہت ہمدردی ہے۔دھوکے باز کہیں کا۔"اس نے نہایت افسوس سے دل میں سوچا۔

"بابا میں ابھی واپس آئی ہوں۔کچھ دن آزادی کے گزارنا چاہتی ہوں اور شادی سے پہلے کچھ کام بھی پینڈنگ ہیں۔"اپنے چہرے پر بہت معصومیت طاری کرتے ہوئے اس نے اپنے باپ سے کہا۔

شہریار کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے۔مطلب کتنا ٹائم گزر چکا تھا اس کے باوجود اسے ابھی بھی آزادی چاہیے تھی۔ابھی بھی ٹائم چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی نہیں کر رہے ہیں ہم صرف نکاح کریں گے رخصتی جب تم چاہو تب کریں گے۔"شہریار کو انکار کی توقع بالکل بھی نہ تھی اس لئے وہ فوراً بولا۔

"کیوں تم بوڑھے ہوئے جا رہے ہو جو تھوڑا سا انتظار نہیں کر سکتے؟"اس نے نہایت معصومیت سے سوال کیا اس کی بات پر جہاں شہریار شرمندہ ہوا وہیں عینی کا قہقہہ نکل گیا۔ سلمیٰ بیگم کے گھوری ڈالنے پر وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی پھر سلمیٰ نے نہایت ہی افسوس سے اپنی اس بیٹی کو دیکھا جو چھبیس سال کی ہو چکی تھی پھر بھی بچوں کی طرح بات کر رہی تھی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے!"وہ کچھ خفیف سا بولا۔

"گڈ!"اس نے سر ہلا کر اسے شاباش دی۔

اور آج اقبال عالم بہت گہری نظروں سے نورالفجر کو دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ اب اس کو بڑا ہو جانا چاہیے اور اسے اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے لیکن وہ اس معاملے میں بے پرواہ تھی۔

وہ کچھ دیر بعد جب اٹھ کر چلی گئی تو باقی سب پھر سے باتوں میں مشغول ہو چکے تھے۔

******

"تمہیں پتہ ہے تمہارے جانے کے بعد شہریار کا منہ دیکھنے والا ہو گیا تھا یوں لگا جیسے ادھر بیٹھے بیٹھے رو دے گا۔" عمر نے بہت مزے لیتے ہوئے اپنی بہن کو بتایا۔

"ایسے نہیں کہتے عمر!" عمیر نے عمر کو ٹوکا۔ وہ کسی کام سے اسلام آباد گیا ہوا تھا کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا اور ان سے آج کی خاص میٹنگ کے بابت پوچھ رہا تھا۔

"ویسے بہت اچھا کیا تم نے نور کہ اسے اس کی اوقات یاد دلا دی۔ مجھے تو ویسے بھی اچھا نہیں لگتا۔" عمر نے عمیر کی بات کو ان سنا کر کے پھر نور کو شاباش دی حالانکہ اس نے کوئی پہاڑ سر کرنے جیسا کام نہیں کیا تھا۔ ان دونوں کی باتوں پر عمیر صرف نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اور نہیں تو میرا سر فخر سے بلند ہو گیا۔" عینی نے کہا۔ اپنی ہنسی روکنے کے کافی دیر بعد وہ دوبارہ مہمانوں میں جا کر بیٹھی تھی۔

"ہاں سر فخر سے بلند تو ہونا ہی تھا آخر بہن کس کی ہے؟" عمر نے پھر سے کہا۔

"عمر بن اقبال عالم کی!" نور نے بھی ہنستے ہوئے ان دونوں کا ساتھ دیا۔

عمیر نے نور الفجر کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "نور تم بھی۔"

"کیا چل رہا ہے بچو بڑے قہقہے لگائے جا رہے ہیں؟" اقبال عالم دروازہ ناک کر کے اندر چلے آئے۔ وہ سب اس وقت فجر کے کمرے میں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے۔ اقبال عالم کے اندر آنے پر سب نے ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی۔

"ہم لوگ ویسے ہی گپ شپ لگا رہے تھے۔ بیٹھیں آپ بھی انجوائے کریں!" عمیر نے کہا۔

"جب سے میری بیٹی واپس آئی ہے تم لوگوں نے سونے کی روٹین کیوں بدل لی ہے؟" وہ ان تینوں سے پوچھ رہے تھے جو نور الفجر کے واپس آنے کے بعد رات کو بہت دیر سے سوتے تھے ویسے تو ہادیہ بھی ان کے ساتھ ہی ہوتی تھی ہر رات کو لیکن آج وہ اپنے میکے چلی گئی تھی۔

"بابا ڈاکٹر صاحبہ رات کو ہی ایزی ہوتی ہیں تو ہمیں ان سے بات کرنے کا بہت اشتیاق ہوتا ہے۔اسی لئے ہم رات کو دیر سے سوتے ہیں پر صبح تو ٹائم پر ہی اٹھتے ہیں۔"عمر نے بھی لمبی وجہ پیش کی تھی۔

نور نے ابرو اچکا کر داد دینے والے انداز میں عمر کو دیکھا۔

اس کی بات سن کر اقبال عالم مسکرائے تو سب مسکرانے لگے کیونکہ باپ کے چہرے پر پھیلی خوشی اور پر سکون مسکراہٹ اولاد کو بہت حوصلہ اور ہمت دیتی ہے۔

"ہماری نور بڑی بھی تو ہو گئی ہے۔"اقبال عالم نے پیار سے نور کو دیکھتے ہوئے کہا۔نور باپ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور باقی سب بھی قریب ہی تھے لیکن ذرا فاصلے پر۔

ایک بیڈ پر پانچ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم لوگوں سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔اچھا ہوا سب ادھر موجود ہو۔"انہوں نے کہا تو سب ذرا ضروری بات سننے کے لیے سنجیدہ ہوئے۔

"جی بابا کہیں آپ کو کیا بات کرنی ہے ہم سے؟آپ کو ہم سے بات کرنے کے لیے کسی تمہید کی ضرورت نہیں ہے۔"نورالفجر نے بہت ادب سے کہا۔

"اب ماشاءاللہ سے میری بیٹی بڑی ہو گئی ہے لیکن مجھے تو ابھی بھی دو پانیوں والی نور یاد آتی ہے جو اپنی ماں کے بجائے مجھ سے بال بنوانا زیادہ پسند کرتی تھی۔"

"آپ کو بھی تو میرے کام کر کے خوشی ہوتی تھی۔"وہ پیار سے بولی۔

"بالکل تو کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں تمہاری شادی کا فیصلہ کر چکا ہوں اور تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔اگر تمہیں شہریار کے علاوہ بھی کوئی پسند ہے تو مجھے بتاؤ۔میرے لئے تمہارا فیصلہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔"انھوں نے اتنی بڑی بات اتنے آرام سے کہہ دی نور کو ایک پل کے لیے اپنا سر گھومتا ہوا لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ براہ راست اپنے باپ کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سکتی تھی اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ کیا وہ اپنی بات اتنی آسانی سے کہہ سکتی ہے؟ اس کا باپ بہت مان سے اس کے پاس آ کر پوچھ رہا تھا کہ وہ اس کی زندگی کا فیصلہ کر لے؟ وہ چاہ کر بھی اس عظیم انسان کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ باپ اس کے لئے سب کچھ تھا۔ اس کی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت اس کے باپ کی تھی۔ اس باپ کے لئے وہ اپنا ہر رشتہ چھوڑ سکتی تھی کیونکہ اس کے باپ کو سب سے زیادہ پریشانی بھی اسی کی وجہ سے اٹھانی پڑی تھی اور یہ بات وہ بخوبی جانتی تھی۔

"مجھے کوئی لڑکا نہیں پسند بابا۔ میں آپ کے ہر فیصلے پر راضی ہوں۔" اس نے ضبط سے مسکرا کر کہا۔ عمر نے شاک سے اسے دیکھا لیکن وہ تو سنجیدگی سے اپنا جواب سنا چکی تھی۔ اقبال عالم نے بھی غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ جانچنے چاہے لیکن سنجیدگی کے علاوہ کچھ بھی نہ جانچ پائے۔

www.novelsclubb.com

نورالفجر اتنی اچھی مسلمان نہیں تھی کہ اسے اپنی چھبیس سالہ زندگی میں کوئی پسند نہ آیا ہو۔ پھر وہ باپ کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گئی۔ وہ ایک مہینہ پہلے واپس آئی تھی اور یہ دوسری مرتبہ روئی

تھی ایک مرتبہ جب وہ واپس آ کر ان سب سے ملی تھی اور ایک مرتبہ اب جب آپ کو زندگی کے ہر فیصلے کا حق دے رہی تھی۔

اس کی نظروں میں، اس کے تصور میں، اس کے خیالات میں، اس وقت صرف ایک ہی شخص کا چہرہ آیا تھا اور وہ "محمد آیان سکندر" کا چہرہ تھا۔

وہ شخص جس سے وہ بہت متاثر تھی۔ وہ شخص جو اسے اپنی عادت ڈال کر جا چکا تھا اور وہ انجانے میں اس شخص سے محبت کر بیٹھی تھی۔ اب ہر حالت میں بھولنا تھا۔ سب کچھ بھولنا تھا اور ہر حالت میں بھولنا تھا۔ ہاں وہ سب بھول جائے گی۔ وہ روتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکل گئی۔ اچانک کمرے میں گھٹن سی ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

******

وہ ابھی ایک آپریشن سے فارغ ہو کر اپنے آفس کی طرف جا رہی تھی کہ اسے سامنے سے شہریار آتا دکھائی دیا۔اس نے بہت ضبط سے خود کو کچھ برا کہنے سے روکا وہ اس شخص کے لیے رات کو اپنے باپ کے سامنے حامی تو بھر چکی تھی لیکن یہ شخص اسے ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔

"ہائے نور! کیسی ہو؟" وہ اسے دیکھ چکا تھا اس لئے اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اس سے پوچھنے لگا۔

نور نے اوور آل کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اور قدرے سختی سے پوچھا۔"کوئی کام تھا؟"

"ہاں ایک ضروری بات کرنی تھی۔" وہ اسی طرح مسکرا کر بولا۔اس مسکراہٹ سے نور الفجر کو نفرت تھی۔

www.novelsclubb.com

"کمینہ!" اس نے دل میں اسے گالی بھی دے ڈالی۔

"سپیک اپ۔" اس میں مصروف نظر آنے کی پوری کوشش کی۔

"نور میں۔۔۔"

"سسٹر روم نمبر 78 کے پیشنٹ کی فائل میرے ٹیبل پر رکھ جایئے گا۔" قریب سے گزرتی نرس سے اس نے کہا اور پھر شہریار کی طرف متوجہ ہوئی۔

"جو بات ہے جلدی بولو مجھے اور بھی کام ہیں۔"

"میں تم سے صرف معافی مانگنا چاہتا ہوں ان تمام غلطیوں کی جو میں نے ساؤتھ کوریا میں کیں۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔"

"بس یا کچھ اور؟"

"اور تمہارا شکریہ شادی کے لیے ہاں کہنے پر اور ان سب باتوں کو راز میں رکھنے پر۔" اس نے پھر کہا۔ شہریار جب مسکراتا تو اس کی مسکراہٹ میں مصنوعی پن واضح ہوتا۔

"اور؟" وہ بہت بے زاری سے بولی۔

"آج رات میرے ساتھ ڈنر پر چلو گی؟"شہریار نے ایک امید سے پوچھا۔نور نے ایک کاٹ دار نظر اس پر ڈالی۔وہ ہوتا کون ہے اسے ڈنر آفر کرنے والا؟

"نہیں!"اس نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔

"پلیز!"اس نے منت کی تھی اور نور کو تو اس کے اس انداز پر غصہ ہی آگیا۔مطلب اتنی ہمت؟

"تمہاری وہ گھٹیا حرکت اس وقت تک راز رہے گی جب تک تم مجھ سے دور رہو گے۔اگر مجھ سے شادی کرنی ہے تو مجھ سے دوبارہ ملنے کے لئے اس طرح ہاسپٹل مت آنا ورنہ میں بھول جاؤں گی کہ تم ہو کیا؟اور یہاں سب کے سامنے بے عزت کرنے میں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔"اس سے کہا اور اپنے راستے پر چل دی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بلیک جینز پر سفید کرتا اور سفید اوور آل پہن رکھا تھا اور سر پر سفید دوپٹے سے حجاب بنایا ہوا تھا۔شہریار کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔اسے شدید بے عزتی کا احساس ہوا تھا۔

"ایک مرتبہ شادی ہو لینے دو پھر دیکھو میں کیسے تمہارا غرور مٹی میں ملاتا ہوں نورالفجر!" لب بھینچ کر کہتا دوسری طرف چل دیا۔

اپنے آفس میں آکر اس نے اوور آل اتارا اور صوفے پر بیٹھ کر ایک گلاس پانی پیا۔ اسے اپنی بے بسی پر خوب رونا آیا پھر خود کو ریلیکس کرنے کے لیے اس نے کمرے کے دو تین چکر لگا لیے۔ ابھی لنچ آور تھا۔ اسی لیے وہ اپنے آفس میں آگئی تھی ورنہ صبح سے شام تک پورے ہسپتال میں گھن چکر بنی رہتی تھی۔ وہ شہر کے مایہ ناز ڈاکٹروں میں سے تھی جو کہ باہر سے پڑھ کر آئی تھی اور ہمارے ملک میں باہر سے پڑھ کر آنے والوں کو ویسے بھی زیادہ عزت دی جاتی ہے۔

"ہائے نور! میں تمہارے فیانسی سے ملی کتنا کول ہے۔" نور اس کی بات پر ایک گہرا سانس لے کر

www.novelsclubb.com

سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ ہاسپٹل میں یہ اس کی واحد انٹرٹینمنٹ تھی "ڈاکٹر تالیہ عزیز"

"وہ میرا فیانسی نہیں ہے تالیہ!" نور نے اس کی درستگی کرنا بہتر سمجھا۔

"لیکن وہ تو کہہ رہا تھا کہ تم دونوں بہت جلد شادی کرنے والے ہو۔"تالیہ نے ہاتھ میں پکڑا ٹرے ٹیبل پر رکھا اور واش روم میں جا کر ہاتھ دھونے لگی۔

"اسے دن میں تارے نظر آتے ہیں۔نیور مائنڈ!"نور نے اونچی آواز سے ہانک لگا کر اسے بتایا اور ایک برگر اپنی پلیٹ میں رکھ کر اس کا کور اتارنے لگی۔

"ویری فنی۔اچھا بھلا ہے تمہاری ناپسندیدگی والی بات مجھے سمجھ میں نہیں آتی۔"واش روم سے باہر آ کر تالیہ تولیے سے ہاتھ صاف کرتی کہہ رہی تھی اور آ کر نور کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اس کی حمایت کرنے آئی ہو؟"نور نے برگر والا ٹرے تالیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں تو! میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ تم جلدی سے شادی کر لو تاکہ میرے پاس جو اتنے زیادہ شادی والے جوڑے پڑے ہوئے ہیں میں آسانی سے پہن سکوں۔"تالیہ نے کین کھولتے ہوئے نہایت بیزاری سے کہا۔

"تم ان کو کام میں لا سکتی ہو میری ایک ایڈوائس ہے اپنے شوہر کی دوسری شادی کروالو اور سنو فنکشن زیادہ رکھوانا تاکہ تم روز نیا جوڑا آسانی سے پہن سکو۔" نور نے اسے مشورہ دیا اور کافی معقول مشورہ تھا جو کہ تالیہ کو پسند آیا۔

"میں تو روز اس سے جا کر پوچھتی ہوں کہ دوسری شادی کرنی ہے کہ نہیں؟"

"تو وہ کیا کہتا ہے؟" نور نے محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کہتا ہے تمہارے چالیسویں کے بعد!" نور تالیہ کی بات پر ہنس ہی تو دی تھی۔

"اسے تمہارے مرنے کی اتنی جلدی کیوں ہے؟" نور نے پھر پوچھا۔

"وہ دراصل میں ورکنگ وومن وہ تو اسے دن کا کھانا بنانا پڑتا ہے!" تالیہ نے وجہ بتادی۔

"سوپر کول آئیڈیا تالیہ! میں بھی اس شہریار کے بچے کے سامنے یہی شرط رکھوں گی اگر تو مجھے دن کا کھانا ہاسپٹل میں آ کے دے جایا کرے گا تو ہی میں شادی کروں گی ورنہ نہیں۔"

"ہاں اچھا آئیڈیا ہے تم لنچ ہاسپٹل میں ہی منگوالیا کرنا۔ میں اس کے ہاتھ کا ذائقہ چکھ لیا کروں گی۔"

وہ نور کے اسکول ٹائم سے ایک ہی دوست بچی تھی ورنہ اس کا گروپ کافی بڑا تھا اور کالج یونیورسٹی تک سب نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ نور نے جلدی سے اپنا برگر ختم کیا اور ایک گلاس پانی پیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ کولڈ رنک نہیں پیتی تھی۔

"کدھر چلی؟" تالیہ نے پوچھا۔

"عمر کو کال کروں۔ اس نے بابا کو ہاسپٹل لانا تھا ابھی تک نہیں آیا۔"

"اوا چھا!" پرسکون سی بیٹھی تالیہ اپنا برگر ختم کرتی رہی۔

******

www.novelsclubb.com

وہ ٹیرس پر کھڑا کسی گہری سوچ میں گم تھا اور سوچ رہا تھا کہ اسے نور الفجر سے محبت کہاں ہوئی تھی۔ سوات میں؟ سیئول ٹاور پر؟ مریم کے گھر پر؟ کورین آرمی کی بیس میں؟ بوسان کے سمندر میں سے

بے ہوشی کی حالت میں ملنے کے بعد؟ یا جب وہاں سے ہمیشہ کے لئے روتے ہوئے چھوڑ کر چلی گئی تھی؟ یا سئیول میں قیام کے چند آخری دنوں میں؟ وہ اسے ہر جگہ پہلے سے زیادہ اپنی اور الگ نظر آتی تھی۔ اس نے سوچ کر ایک سرد آہ بھری! یادیں اس کے لیے ناسور بنتی جا رہی تھیں۔ وہ کتنی ہی دیر سامنے والے بنگلے کے ٹیرس پر پڑے گلاب کے پھولوں کے گملوں کو دیکھتا رہا۔ وہ اسے کیوں یاد کر رہا تھا؟ وہ ہر جگہ اسے کیوں نظر آ رہی تھی؟ اسے خود کا علاج کروانا چاہیے تھا یا کسی سے اس معاملے کو ڈسکس کرنا چاہیے تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ کسی سے ڈسکس نہیں کر سکتا تھا۔ سب کچھ جیسے چل رہا تھا ویسے ہی چلتے رہنے دینا چاہتا تھا پھر بھی وہ اسے کیوں یاد کر رہا تھا؟ اب تو آہستہ آہستہ وہ خود سے بھی بیزار ہوتا جا رہا تھا۔ کافی کے مگ سے دھواں نکلنا ختم ہو چکا تھا۔ وہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ آیان سکندر کو نور الفجر سے جانے انجانے میں محبت ہو چکی تھی اور محبت قربانی مانگتی ہے یہ بات وہ بخوبی جانتا تھا۔ اس لیے اس نے محبت کے لیے محبت کی قربانی دے دی۔ وہ عظیم تھا!

******

کہانی یہیں روک کر ہم پرانے وقتوں میں چلتے ہیں اور ایک سفر کر کے یہاں تک واپس پہنچتے ہیں۔

****

"حرا ذرا وہ دیکھو! سامنے سے حریم آ رہی ہے تجھے قسم ہے اس کے آتے ہی دھکا دے دینا۔" نور کی اس فرمائش پر حرا نے حریم کے آتے ہی اسے دھکا دے کر ثابت کر دیا کہ وہ نور الفجر کی ہی دوست ہے اور اس کا ہر حکم ماننا اس پر لازم تھا۔ حرا نے اس کو اس طرح دھکا دیا کہ حریم کا چہرہ ان لوگوں کی طرف تھا اور وہ اپنے پیچھے موجود پلے گراؤنڈ میں کمر کے بل گری۔ یہ تب کی بات ہے جب وہ دسویں جماعت میں پڑھتی تھی۔

حرا کی اس حرکت پر نور سمیت ان سات لڑکیوں کا منہ پورے کا پورا کھل گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حیران نظروں سے حرا کو دیکھ رہی تھیں جو کارنامہ سرانجام کرنے کے بعد داد طلب نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی اور پھر حریم کو دیکھا جو گرنے کے بعد سرخ چہرے سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ اسے بہت زور کی لگی ہے اور وہ کسی بھی پل رونا شروع کر

دے گی۔یہ کالج میں دسویں کلاس کی بچیوں کا سب سے شریر اور بد تمیز گروپ مشہور تھا جو پہلے اے پی ایس منگلا اور اب جڑی کس میں پڑھ رہا تھا۔ گروپ لیڈر نور الفجر سب سے لاپرواہ اور بد تمیز مشہور تھی۔اس کے باوجود پڑھائی میں وہ ٹیچرز کی ہر دل عزیز تھی۔وہ بہت زیادہ لائق نہ سہی لیکن اے گریڈ حاصل کر ہی لیا کرتی تھی۔

فی الحال ہم کالج میں واپس آتے ہیں جہاں وہ لڑکیاں کھڑی بڑے شوق سے حریم کو دیکھ کر دانت نکال رہی تھیں اور وہ اپنی مدد آپ کے تحت اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر اس کے منہ میں جو آیا وہ بولتی گئی۔ جتنی گالیاں اس نے اپنی سولہ سالہ زندگی میں سیکھی تھیں وہ سب کی سب اس نے انہیں نکال دیں لیکن اس کا غصہ کسی صورت کم نہ ہوا تھا اور وہ باقی سب دانت نکال رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

حرا نور پہ الزام لگا رہی تھی کہ اس کے کہنے پر دھکا دیا اور نور مصر تھی کہ میں نے مذاق میں کہا تھا۔ اتنے بڑے گراؤنڈ میں ایک طرف میل ٹیچر بیٹھے کام میں مشغول تھے اور دوسری طرف فی میل ٹیچرز مالٹے کھانے اور گپیں لگانے میں مصروف تھیں۔ان کو لڑتے ہوئے دیکھ کر ٹیچرز کو ان کی

طرف متوجہ ہونا پڑا۔ سر طاہر اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان تک آئے کچھ دیر وہ ان سب کو کھڑے گھورتے رہے۔ وہ کالج میں سب سے زیادہ سخت ٹیچر مشہور تھے اور ساتھ ساتھ ان کے پی ٹی بھی تھے وہ سب لائن میں کھڑی ہو گئیں۔ سر نے سب کو غور سے ایک نظر دیکھا۔ انہوں نے حریم کو بھی گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پہلے اس لیے نہیں آئے تھے کیونکہ اس گروپ کا کام ہی یہی تھا لیکن جب وہ آپس میں لڑنے لگیں تو انہیں مجبوراً اٹھ کر آنا ہی پڑا۔

"یہ جنگل ہے؟" رعب دار آواز میں پوچھا۔

"نو سر!" سب نے ایک ساتھ کہا۔

"یہ مچھلی بازار ہے؟" سر نے پھر کرخت لہجے میں پوچھا۔

"نو سر!" وہ سب پھر ایک ساتھ بولیں۔ اب ان سب کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں۔

"لاؤڈ!" وہ دھاڑے۔

"نو سر!"انہوں نے آواز کو اونچا کیا۔

"آپ لوگ بے شرم ہیں؟"نور نے بمشکل اپنا سر مزید نیچے کر کے ہنسی کو ضبط کیا۔

"نو سر!"سب نے پھر ایک ساتھ کہا۔

"Step forward Noor-ul-Fajar!" نور کا سانس بند ہوا۔

"جی!"بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔

"Step forward!"وہ پھر زوردار آواز میں بولے۔

اب گراؤنڈ میں موجود ہر ٹیچر اور کھیلتے کودتے بچوں کا مرکز نگاہ وہ آٹھ سٹوڈنٹ تھیں جن سے وہ سب ہی تنگ تھے اور یقیناً اب ان کو کوئی سزا ملنے والی تھی۔نور ایک کے بجائے دو قدم آگے آگئی۔

"حرانذیر!"اب حرا کو مخاطب کیا۔

"یس سر!"وہ بولی اور ساتھ ہی دل میں دعا کی کہ سر کوئی سزا نہ دیں۔

"Step forward!"انہوں نے پھر کہا۔

(اردو میں ہی کہہ لیتے)نور نے دل میں سوچا۔

"آپ سینئرز ہیں حرکتیں آپ لوگوں کی جانوروں والی ہیں۔کیوں دھکا دیا آپ نے حریم کو؟"ذرا سختی سے پوچھا گیا۔

"سر نور کے کہنے پر!"حرا نے خود کو بچانا چاہا یا بے ساختہ نکل گیا۔نور نے حیران ہو کر اسے دیکھا جیسے وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ نور کے ساتھ ساتھ خود بھی کھڑی رہے گی۔

"میں نے مذاق میں کہا تھا۔"نور نے بھی فوراً کہہ دیا کیونکہ معاملہ وہ نہیں رہا تھا جو وہ چاہتی تھی۔

"نور یہاں کی انچارج ہیں جو یہ کہیں گی وہی کیا جائے گا؟آپ کا اپنا دماغ کام نہیں کرتا کیا؟"سر نے حرا کو اچھی طرح سنایا۔

"سوری سر!"حرا کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا۔

"نور آپ کی کھوپڑی میں بھوسہ بھرا ہوا ہے یا خالی ہے؟"

"سر کبھی چیک نہیں کیا۔" اس نے بھی اسی سنجیدگی سے جواب دیا۔ سر کو تو غصہ ہی چڑھ گیا۔

"آج گھر سے کسی کو بلایا جائے گا پھر چیک کیا جائے گا!" انہوں نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"سر گھر میں سے کسی کو یہاں بلانے کی کیا ضرورت ہے آپ گھر ہی چلے جائیں۔" تالیہ نے مخلصانہ مشورہ دیا۔

"شٹ اپ تالیہ!" انہوں نے اسے ڈپٹا۔

"آج آپ سب کی چھٹی بند ہے۔"

"سر ہماری کیا غلطی ہے؟" علینہ نے معصومیت سے کہا۔

"آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ نور الفجر کی دوست ہیں۔" انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی سر پر آپ اب ہم سے دشمنی تو نہ پالیں۔" نور نے فوراً کہا۔

"خاموش رہو نور! سب کلاس میں جائیں۔آپ سب کی ریسسمنٹ بھی آف ہے!" وہ سختی سے کہتے وہاں سے چلے گئے اور وہ سب کلاس کی طرف چلی آئیں۔

"حرا دوست اسے نہیں کہتے کہ خود کو بچانے کے لئے دوسرے کو پھنسادے!" نور نے طنز کرنا لازمی سمجھا اور یہ ان کی دوستی میں پہلی مرتبہ ہوا تھا۔

"تم سے ہم نے ذرا سا مذاق کیا تھا۔وہ بھی برداشت نہیں ہوا؟" ساتھ میں حریم کو بھی سنائیں۔

"اور تم سب مجھ پر الزام لگادینا جب کسی کے بھی پیرنٹس آئیں۔ایسے شکلیں نہ بناؤ جیسے ماتم پر آئی ہوئی ہو۔" ساتھ میں باقی سب کو بھی شرم دلادی۔

بریک آف ہونے کے باوجود وہ واش روم جانے کے بہانے سے کلاس نکلی۔شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی پونی ٹیل اور دوپٹے کی بنائی ہوئی پٹی درست کی اور پانی کی بوتل بڑھنے کے بہانے وہ اسی

گراؤنڈ کا دوبارہ چکر بھی لگا کر آئی تھی۔اب ظاہر ہے پانی پینے سے تو سرا سے نہیں روک سکتے تھے نا!

اور کینٹین میں جا کر دو کٹ کیٹ چاکلیٹ بار بھی لیے۔

چھٹی بند تھی اس لئے وہ سکول بس سے گھر نہیں گئی تو عمیر اسے لینے آ گیا اور پھر اس کی شکایت لگائی

گئی تھی جو عمیر نے نہایت تحمل سے سنی اور پھر واپسی پر وہ اسے مسکرا کر صرف اتنا کہہ سکا۔

"کالج لائف ضرور انجوائے کرو نور لیکن کسی کو نقصان پہنچائے بغیر۔"نور نے بھی اثبات میں سر ہلا

دیا جیسے وہ پکا اب عمل کرے گی۔

صرف یہی نہیں اس نے اپنی سکول اور کالج لائف میں بہت سے ایسے کارنامے کیے تھے کہ سب ہی

اس سے تنگ تھے جیسے ان کے گروپ میں یہ رول تھا کہ ہر کوئی اپنے اپنے پیسوں کی چیز کھایا کرے

گا لیکن نور اور تالیہ یہ رول نہیں مانتی تھیں۔ان کا کام دوسروں سے چھین کر کھانا ہی ہوتا تھا۔ایک

دن دونوں کوک کے پیچھے لڑیں تھیں وہ بوتل شیشے کی تھی اس لیے ان کی لڑائی میں وہ زمین پر گر کر

ٹوٹ گئی اور اتفاق سے وہ اس وقت آٹھویں کلاس میں تھیں اور کلاس مانیٹر نے جا کر پرنسپل کو شکایت

لگائی اور اس کے بدلے میں انہیں اس پوری کلاس کے سامنے جھاڑو پونچھا لگا کر صفائی کرنی پڑی تھی اور اس میں انہوں نے بائیو کی کلاس بہت شوق سے مس کی تھی۔

باقی سب کی نسبت نور اور تالیہ کے رول نمبر آگے پیچھے تھے اس لئے وہ اپنا پیپر کرتے ہوئے بھی باہمی مشاورت سے کام لیا کرتی تھیں۔

"تالیہ اور نوریہ کیا ہو رہا ہے؟ کب سے آپ لوگوں کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ لوگ ہال سے نکل جائیں پر باقی سب کو ڈسٹرب مت کریں۔"

ٹیچر کی بات سن کر تالیہ بوکھلا گئی اور فوراً صفائی پیش کی۔

"میم وہ نور سکیل مانگ رہی تھی۔"

"اتنا بڑا سکیل ہے کہ ابھی تک اس تک پہنچا نہیں ہے؟ کب سے باتیں کر رہی ہیں آپ دونوں؟ گھر سے پڑھ کر آیا کریں ورنہ نہ آیا کریں۔" میم نے غصے سے کہا۔

"ہم تو نہیں آنا چاہتے گھر والے زبردستی بھیج دیتے ہیں!"نور سوچ کر رہ گئی۔

"یہ لو تالیہ آدھا سکیل واپس رکھ لو!"نور نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

"نورا اٹھو یہاں سے وہاں آگے کفیل کی جگہ پر جا کر بیٹھو۔"نور کی سیٹ انہیں بدلنی ہی پڑی تھی۔

"کفیل کو کچھ نہیں آتا میم تالیہ فیل ہو جائے گی۔"اس کو تالیہ کی فکر ہوئی۔

"فیل ہوتی ہے تو ہو جائے۔گھر سے پڑھ کر آیا کریں۔"انہوں نے اس کی بات نہیں سنی اور پھر بھی انہیں اسے وہاں سے اٹھا دیا۔

"اوئے عاشر تمہیں لاسٹ کوشن کا سیکنڈ پارٹ بتاؤں؟"سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے اپنے سے آگے موجود ایک لڑکے کو نہایت خوش دلی سے آفر کی۔

"میں وہ solve نہیں کروں گا۔ choice پہ چھوڑا ہوا ہے۔"نور کو ٹکا سا جواب ملا تھا۔

وہ ایسے ہی اسٹوڈنٹس کو پیپر کرتے ہوئے تنگ کرتی تھی اور عاشر تو ویسے بھی لائق اور کم گو لڑکا تھا اس لیے اس کو تنگ کرنا اس پر فرض تھا کیونکہ اسے ٹاپرز سے الرجی تھی۔

"اچھا فرسٹ کوشن کا جواب بتاؤں؟" وہ پھر بولی۔

"مجھے آتا ہے!" اس نے ناگواری سے جواب دیا۔

وہ ٹاپرز میں سے تھا اس لئے فضول گوئی میں نہیں پڑتا تھا لیکن اس لڑکی نے اسے تنگ کرنا لازمی سمجھا تھا۔

"کوئی ایسا سوال جو تمہیں نہ آتا ہو۔ میں تمہیں بتاؤں؟" اسے واقعی مدد کر کے خوشی ہوتی۔

"Excuse me mam, kindly change my seat!" اس کو جواب دینے کے بجائے اس نے میم کو مخاطب کر کے کہا۔ نور پیچھے ہو کر بیٹھی۔

"Excuse me mam!" وہ اس کی نقل اتارتے ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔

"مولوی نہ ہو تو!" اس کی بڑبڑاہٹ عاشر نے بخوبی سن لی تھی اور اٹھتے ہوئے دھیرے سے اس سے کہا۔

"پراؤڈ ٹو بی مولوی!"

وہ نویں جماعت سے اس کا کلاس فیلو تھا جو باقی سب کی نسبت دین دار تھا۔اس کا باقی لڑکیوں پر اثر ہوا تھا کہ وہ کلاس میں سر پر دوپٹہ رکھتی تھیں لیکن نور زیادہ نہیں تو بس میں آتے جاتے دوپٹہ رکھ لیا کرتی تھی اور کالج میں پونی ٹیل کے ساتھ اس نے دوپٹے کی پٹی ہی بنائی ہوتی تھی کیونکہ اکثر لڑکے بھی بس میں آتے جاتے تھے۔اس میں یہ خوبیاں تھیں کہ وہ مقابل کو چاروں شانے چت کر سکتی تھی۔عاشر کو یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ دوپٹہ نہیں کرتی تھی جبکہ اس کی باقی دوستوں کے دوپٹے اکثر سر پر ہوتے اور وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ نہ کوئی رشتہ تھا اور نہ کوئی دوستی بس کلاس فیلو والی ذرا سی بات چیت تھی۔

www.novelsclubb.com

"میم جو ہمارے کلاس کے ٹاپرز بچے ہیں ناپڑھ لکھ کر ڈاکٹر بنیں گے تو ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالیں گے اور آپ؟ آپ کو تو انہوں نے یاد بھی نہیں رکھنا!" وہ مستقبل کا نقشہ کھینچتے ہوئے عاشر کو طنز کر رہی تھی۔ ظاہر ہے پیپر کر چکی تھی لیکن پروف ریڈنگ تو تالیہ کے ساتھ مل کر ہی کرنی تھی۔

"میم کیا یہ خاموش نہیں رہ سکتی؟" وہ زچ ہوتے ہوئے بولا کیونکہ پیپر کا وقت ختم ہونے میں صرف آدھا گھنٹہ رہتا تھا اور اس نے ایک دو اضافی سوال حل کرنے تھے۔

"نور آپ یہاں سے چلی جائیں۔"

"اوکے میں بچوں کے ساتھ جا کر چھپن چھپائی کھیلتی ہوں۔" اس نے ٹیچر کی بات ماننے سے انکار نہیں کیا تھا اور پیپر کو بغیر پروف ریڈنگ کے چھوڑ کر اٹھنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"خاموش ہو کر بیٹھ جائیں!" وہ بھی مجبور تھیں اسے باہر نہیں بھیج سکتی تھیں۔

"مشکل ہے پر کوشش کر سکتے ہیں۔" اس نے ترس کھاتے ہوئے کہا تھا۔

اب تھوڑا آگے چلتے ہیں۔

پری میڈیکل ختم ہونے پر انہیں فیئر ویل ملا تھا اور اتفاق سے اسی دن نور الفجر کی سالگرہ بھی تھی اور اسے بہت گفٹ ملے۔ ویسے بھی اسے تحفے بہت اچھے لگتے تھے چاہے وہ ایک چاکلیٹ ہی کیوں نہ ہو۔

"ہیپی برتھ ڈے نور!" فنکشن ختم ہو چکا تھا اور وہ لوگ آخری بار دوستوں سے مل رہے تھے تو عاشر نور کے پاس آیا۔

"تھینک یو!" نور نے بھی خوش دلی سے کہا۔ ساتھ ہی عاشر نے اس کو گفٹ دیا۔

"چار سالوں میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کسی برتھ ڈے پر مجھے تمہاری طرف سے گفٹ ملا ہے!" نور حیران تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لے کر بولا۔

"ایسے کپڑے مت پہنا کرو نور!" نور کو تو شاک ہی لگا تھا۔ حیرت سے اس کا منہ پورے کا پورا کھل گیا تھا کہ ایک کلاس فیلو اس پر تنقید کر رہا ہے۔ ہتک سے نور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

پوری کلاس میں وہ سب سے زیادہ خوبصورت تھی لیکن کالج میں وہ لمٹ میں رہتے ہوئے فیشن نہیں کرتی تھی۔ آج پارٹی تھی تو وہ اچھے سے تیار ہو کر آئی تھی۔ اس نے سفید رنگ کی لمبی انڈین فراک پہنی ہوئی تھی۔ وہ اچھی لگ رہی تھی۔ اعتراض کے قابل صرف اس کی فٹنگ تھی اور بازو نیٹ کے تھے، پاؤں میں پمپس پہنے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے قد سے اونچی نظر آ رہی تھی اور یہ نور کا پسندیدہ ڈریس تھا۔ بس فراک کے ساتھ دوپٹہ نہیں تھا۔

"عاشر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ مجھ سے کیا پرابلم ہے تم مجھے آج بتاؤ گے؟" وہ دبے دبے غصے میں بولی۔ وہ بھول گئی تھی کہ آج اس کا برتھ ڈے ہے۔

"مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ تم مسلمان ہو۔ مذہبی فیملی سے belong کرتی ہو۔ تمہیں ایسے کپڑے نہیں پہننے چاہیے۔ یہ سب ہمارا کلچر نہیں ہے!" وہ سنجیدگی سے بولا.

"تم مجھ پر تنقید کر رہے ہو؟" اسے سخت برا لگا تھا۔ وہ جیسے مرضی کپڑے پہنے اسے کیا؟

"تم جو مرضی کہہ لو لیکن یہ تنقید برائے تنقید نہیں ہے تنقید برائے اصلاح ہے!" عاشر نے اسے جواب دیا۔

"اور میری اصلاح کی ضرورت تمہیں کیوں پیش آئی؟" وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔ وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ ایک کلاس فیلو اسے کلچر، روایات اور اخلاقیات کا درس دے۔

"کیونکہ تم پر یہ سوٹ نہیں کرتا!"

"پتہ ہے تمہارا مسئلہ کیا ہے عاشر؟ تمہاری سوچ ابھی تک اپ ڈیٹ نہیں ہوئی۔ تم لبرل مسلمان ہو لیکن تمہاری 1940 کے مسلمانوں والی دقیانوسی سوچ ابھی تک نہیں گئی۔ تمہیں تبلیغ کا اتنا شوق ہے تو اپنی ان سب بہنوں کو دو جو وہاں لڑکوں کے ساتھ تصاویر بنوا رہی ہیں۔" نور نے دوسری جانب اشارہ کیا جہاں حرا وغیرہ اور باقی کے کلاس فیلو سیلفیز لے رہے تھے۔

"میں نے تمہیں خود کو جج کرنے کا نہیں کہا!" عاشر نے اسے ٹوکا۔

"Then why are you judging me!" وہ ناگواری سے بولی۔

"مفت کی تبلیغ!" وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔

"میں تمہیں جج نہیں کر رہا اور نہ ہی یہ میرا کام ہے البتہ پوری کلاس کے لڑکے تمہیں بہت اچھے سے جج کر چکے ہیں اور بہت ہی اچھے الفاظ میں!" وہ اسے جتاتے ہوئے بولا تو نور کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گزر گئے۔

"عاشر کہنا کیا چاہتے ہو کہ میں اب ان لڑکوں کا منہ بند کروانے کے لیے پردہ کرنا شروع کر دوں؟"

عاشر نے بہت عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور نور کو اس کی یہ نظر بہت چبھی تھیں۔

"تمہیں کرنا چاہیے خیر میرا یہ تحفہ بہت قیمتی ہے اسے استعمال ضرور کرنا۔" وہ کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا اور چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد تالیہ وہاں آئی تھی اور ایک کلاس فیلو کا کمپلیمنٹ اس تک پہنچایا تھا۔ وہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گئی تھی۔ عاشر ٹھیک کہہ رہا تھا پر اس کی باتوں سے وہ ڈسٹرب ضرور ہوئی تھی۔

عاشر کی باتوں سے اور پھر رات کو ایک واقعہ اور ہوا جس نے اسے صحیح معنوں میں خود کے بارے میں سوچنے اور اپنی سوچ کو بدلنے پر مجبور کیا تھا۔ رات کو برتھ ڈے پارٹی کے طور پر وہ اپنے بہن بھائیوں کو ڈنر پر لے کر آئی تھی۔ عمیر اسلام آباد سے خاص اس کے لئے واپس آیا تھا۔ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے کہ اچانک عمر سنجیدہ اور غصے میں دکھائی دینے لگا۔ نور نے صبح والے کپڑے ہی پہنے ہوئے تھے اور اس کے برعکس عینی ٹاپس اور جینز پہنے ہوئے تھی۔

"کیا ہوا عمر؟" نور نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں تم کھانا کھاؤ۔" عمر نے سنجیدگی سے کہا۔

نور نے زیادہ نوٹ نہیں کیا لیکن جب وہ عینی جو کہ اس کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی، اس سے بات کرنے لگی تو اس کے پیچھے بیٹھے لڑکوں کے گروپ کو دیکھا جو انہیں دیکھ رہے تھے پھر اس نے عمر کو دیکھا جو غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمیر کو دیکھا تو وہ کچھ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ اسے زندگی میں پہلی مرتبہ بھائیوں کے سامنے شرمندگی ہو رہی تھی۔ وہ خاموش تھے تو اپنی بہنوں کی وجہ سے! ان دونوں نے کبھی نور اور عینی کے کپڑوں پر تنقید نہیں کی تھی لیکن اب نور کو سخت برا لگ رہا تھا اس کے بھائی اس کی وجہ سے شرمندہ ہو رہے ہیں۔

"تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی نور؟" عمیر نے اسے سوچوں میں گم دیکھا تو پوچھا۔

"بھوک... بھوک ختم ہو گئی ہے بھائی۔ چلیں یہاں سے!" اس نے لڑکھڑاتی زبان میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کہیں نہیں جائیں گے۔ آرام سے کھانا ختم کرو!" عمر نے سختی سے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

"نور سنو! تم آج بہت پیاری لگ رہی ہو۔" عینی جو ان تینوں کے اندر چلنے والے جھکڑ سے ناواقف تھی اس نے زور سے کہا۔

"واقعی سچ کہا! سفید کپڑوں میں لوگ خوبصورت لگتے ہیں۔" ان کے پچھلے ٹیبل سے آواز آئی تو عینی نے حیرت سے گردن موڑ کر دیکھا۔

"عینی کھانا کھاؤ!" عمر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمر پلیز بیٹھ جاؤ!" نور اس کا بازو پکڑ کر اسے روکنا چاہا۔ اسے رونا آرہا تھا اس کے بھائی کا سر اس کی وجہ سے جھک رہا تھا۔ وہ لبرل مسلمان ضرور تھے لیکن یہ بھول گئے تھے کہ وہ جس معاشرے میں رہتے ہیں وہ ابھی اتنا لبرل نہیں ہوا تھا یا دوسروں کو صحیح معنوں میں مسلمان نہیں سمجھتا تھا۔ عمر فرسٹ ائیر میں پڑھتا تھا اور سولہ سال کا تھا قد کاٹھ میں وہ عمیر سے بھی اونچا تھا اور چہرے پر ہلکی داڑھی سے وہ تھوڑا رعب دار بھی لگتا تھا۔

"السلام علیکم ! دیکھیں یہ پبلک پلیس ہے تو ذرا خیال کریں آپ کی وجہ سے دوسرے لوگ ڈسٹرب نہیں ہونے چاہیے۔" وہ بہت مہذب انداز میں بولا تھا۔

"تو آپ لوگوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے۔ آپ ایسا کچھ پہن کے آئیں گے تو ہم جیسے ترسے ہوئے لوگ باتیں تو کریں گے۔" اشارہ واضح نور کی طرف تھا۔

"زبان سے سمجھا رہا ہوں تو شرافت سے اپنا کام کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا !" عمر نے انہیں وارننگ دی۔ لوگ خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ عمیر نے کھانے کا بل مینیو کارڈ میں رکھ کر ان لوگوں کو چلنے کا کہا۔

"بھائی اگر اتنا ہی شرافت کا خیال ہے تو مت آیا کرو نا ایسی جگہوں پر۔ گھر بیٹھ کر شرافت شرافت کھیلو !" ان میں سے بھی ایک نے سختی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو!" عمر نے اس لڑکے کا گریبان دبوچ لیا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ وہ سب ہی بوکھلا گئے اور نور بے یقینی سے آنکھیں کھولے کھڑی تھی جلدی سے عمیر آگے آیا اور عمر سے اس کا گریبان چھڑوایا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں لیکن آئندہ آپ لوگ بھی دھیان کیجئے گا!" اس نے سنجیدگی سے کہا اور عمر کو ساتھ لیتا باہر نکل گیا اور ان دونوں کو اپنے پیچھے آنے کا بولا۔

"پاگل ہو کیا تم ایسی جگہوں پر نہیں لڑتے جہاں بہنیں آپ کے ساتھ ہوں!" عمیر پارکنگ ایریا میں پہنچ کر غصے سے بولا۔

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے بھائی؟ میں ان کو بتانا ہی والا تھا کہ یہ لڑکیاں ہماری ذمہ داری ہیں اور ہمیں پتہ ہے انہیں کہاں ساتھ لے کر جانا ہے اور کہاں نہیں۔" وہ غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری عمر۔ میں آج کے بعد ایسے کپڑے نہیں پہنوں گی!" نور بھی گاڑی کے پاس کھڑے ہو کر رونا شروع ہو گئی اور عمر نے اسے گلے لگایا۔

اسے عاشر کی بات یاد آ رہی تھی اور باقی سب حیران ہوئے کہ اس کے کپڑوں پر بات کس نے کی؟ اور وہ نادم تھی کیا ہو جاتا جو سادہ کپڑوں میں باہر نکلتی۔ وہ رو رہی تھی اور اپنی سالگرہ والے دن رونا ہمیشہ یاد رہتا ہے۔

"اس میں تمہاری تو کوئی غلطی نہیں ہے یار۔ چلو شاباش اب گاڑی میں بیٹھو کہیں لوگ گرل فرینڈ بوائے فرینڈ سمجھ کر ادھر کٹ نہ لگا دیں۔" عمر کی بات پر وہ ہنسی نہیں اور چپ بھی نہیں ہوئی لیکن گاڑی کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جو کچھ بھی ہوا اس کے بارے میں ماما بابا کو کوئی کچھ نہیں بتائے گا۔" عمیر نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ وہ نور کو جانتا تھا جو سب کچھ ہوا وہ بابا کے ساتھ ضرور شیئر کرے گی اور یہ بات خاص اس کے لیے کہی گئی تھی۔ نور آج بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ عورت کیا ہے، عورت کے حقوق، عورت

کے فرائض، عورت کی برابری، عورت کا کردار، عورت کا مقام بہت کچھ اس نے سوچا تھا اور اس پر اس نے سوچنا ہی تھا۔۔۔

******

"کیا بات ہے آج کل میری بیٹی بہت خاموش رہتی ہے؟" اس واقعے کے تقریباً ایک ہفتے بعد کھانے کی میز پر اقبال عالم نے نور سے پوچھا تھا۔ جس سے نور سمیت باقی سب بھی چونکے تھے اور سب کے کان کھڑے ہو گئے۔

"بابا نور چاہتی ہے وہ کسی بڑی یونیورسٹی میں جا کے پڑھے، مثلاً آکسفورڈ، سانجی، ایس این یو، سی ایم یو، ییل،۔۔"

www.novelsclubb.com

"اسلام آباد میں ہی پڑھ لوں گی میں!" عینی جو لسٹ کو لمبا کرتی جا رہی تھی نور نے اسے ٹوکا۔

"لمز بھی بری نہیں ہے!" عمر نے بھی بات کو فوراً لاہور تک پہنچایا۔ وہ نور کی خاموشی والی بات گول کر رہے تھے۔

"میں وہیں پڑھوں گی تم لوگ فکر نہ کرو!" نور نے جواب دیا۔ فضول بحث کر رہے تھے۔

"میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا؟"

"میں خاموش؟۔۔۔ بابا ماما کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو زیادہ نہیں بولنا چاہیے۔ اس لئے خاموش رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔" نور نے ان کی بات کے جواب میں سادگی سے کہتے ہوئے توپوں کا رخ سلمیٰ کی جنب موڑا تاکہ وہ دونوں آپس میں بات چیت کر لیں اور وہ وہاں سے چلی جائے۔

اس واقعہ نے نور کو کچھ حد تک تبدیل کر لیا تھا جیسا کہ وہ اب قمیض شلوار پہنتی تھی۔ باہر جاتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے سر کو ڈھانپ لیتی تھی۔ نماز تو پہلے بھی باقاعدگی سے پڑھتی تھی کیونکہ بابا نمازوں کے بارے میں بہت پوچھتے تھے لیکن اب قرآن پاک کی تفسیر بھی پڑھ رہی تھی جو کہ

اسے عاشر نے دی تھی اور یہ اس کی سالگرہ پر بابا کے بعد اس کے لئے سب سے قیمتی تحفہ تھا۔اس نے صحیح کہا تھا اسے یہ تحفہ استعمال کرنا چاہیے۔پہلے وہ صرف عربی پڑھتی تھی اور ترجمہ اسے صرف ان آیتوں کا یاد تھا جو نصاب کا حصہ ہوتی تھیں لیکن اب تفسیر پڑھتے پڑھتے اسے بہت کچھ سمجھ میں آرہا تھا لیکن وہ خود پر اپلائی کرنے سے ڈرتی تھی یہ اس کے لبرلزم کے خلاف ہو جاتا ہے کہ وہ باقاعدگی سے پردہ شروع کر دیتی۔اس کی سوچ غلط تھی لیکن وہ یہی سوچتی تھی۔اس واقعے کا اگر اس پر یہ اثر ہوا تو موجودہ دن کے اگلے روز اس کی زندگی ہلا دینے والا واقعہ رونما ہوا تھا۔

اس کے گروپ کی لڑکی مروہ کی سالگرہ تھی سو نور نے اس کے گھر جانا تھا۔جس سڑک پر نور الفجر کا گھر واقع تھا وہ شہر کی مصروف ترین شاہراہ تھی اور مروہ کا گھر اس کے گھر سے تین گلیاں پیچھے تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے بابا کے ڈرائیور کے بجائے خود ہی چلے جانا بہتر سمجھا۔پہلے وہ مارٹ گئی اس کے لئے گفٹ لیا اور پھر اس کے گھر! وہاں اس کی سب سے عاشر کو لے کر اس کی لڑائی ہوئی کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ریلیشن میں ہیں۔

"ایسا تم سے عاشر نے کہا؟"اس نے مروہ سے پوچھا جو اسے عاشر کی گرل فرینڈ بنا چکی تھی۔

"وہی تو مسئلہ ہے تمہاری اور عاشر کی طرف سے اس معاملے پر بالکل خاموشی ہے۔تم گروپ میں میسج نہیں پڑھتی کیا؟"مروہ نے پوچھا۔وہ کلاس کے واٹس ایپ گروپ کے میسجز کی بات کر رہی تھی۔نور واٹس ایپ زیادہ استعمال نہیں کرتی تھی کیونکہ سب کو جواب دینا پڑتا تھا۔اس کی فیورٹ سوشل میڈیا ایپ انسٹا گرام تھی اور آج کل وہ دن کے بارہ گھنٹے اسی پر صرف کرتی تھی اور وہاں پر صرف کے۔پاپ دیکھتی کیونکہ زندگی میں کرنے کو کوئی اور کام نہ تھا۔

"نہیں کیا ہے ان میں؟"اسے ایک لمحے کے لئے بھی شک نہیں ہوا تھا کہ عاشر اس میں انٹرسٹڈ ہے ورنہ اس کا وہیں منہ توڑ دیتی۔

www.novelsclubb.com

"اتنے دنوں سے اس گروپ میں صرف تم دونوں کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور تم بے خبر ہو؟"تالیہ نے حیرانی ظاہر کی۔

"کیا ڈسکشن ہے تم لوگوں نے کسی بات کو کلیئر کرنے کی کوشش نہیں کی؟" وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"تم نے خود ہمیں اس معاملے میں کچھ نہیں بتایا تو ہم کیا بات کلیئر کرتے؟" حرا نے اسے مورد الزام ٹھہرایا۔ نور نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔ کیک وغیرہ کاٹ کر کھایا جا چکا تھا لیکن اب ذرا سنجیدہ مسئلہ زیر غور تھا۔ نور نے فون نکالا اور اس گروپ کے میسج نکال کر پڑھنا شروع کیے جو پوری کلاس کے 22 بچوں کا مشترکہ گروپ تھا اور اس میں تقریباً پانچ ہزار میسیج تھے۔ جوں جوں پڑھتی گئی اس کی پیشانی پر بل بڑھتے گئے۔

"نور بہت خوبصورت ہے! عاشر بہت لکی ہو گا اگر نور اس کا پرپوزل قبول کر لے۔" نور مروہ کا میسج اونچی آواز میں پڑھ رہی تھی اور اسے شرم دلا رہی تھی کیونکہ نور الفجر کو ایسے مذاق بلکل پسند نہیں تھے۔

"Proposal my foot!" وہ غصے سے بولی۔

"نور کے تو وارے نیارے ہو جائیں گے اگر عاشر جیسے لائق لڑکے سے شادی ہو جائے!" حرا کا میسج پڑھ کر اس نے سامنے کیا۔دل کیا تھا کہ اس کا سر پھاڑ دے۔

"بہت مایوس کیا حرا تم نے۔عاشر میرا آئیڈیل کبھی نہیں رہا!" اس نے غصے سے کہا۔بھلا لائق لڑکے بھی کسی کے آئیڈیل ہو سکتے ہیں اور وہ بھی نور جیسی بیک بینچر کے! پھر وہ جس کا میسج پڑھتی رہی اسے ساتھ ساتھ باتیں (مطلب غصے میں گالیاں) سناتی رہی۔اسے بہت غصہ آرہا تھا۔

"اتنا سب کچھ میرے بارے میں سب کہتے رہے اور تم لوگوں نے مجھے بتایا بھی نہیں!" وہ شکوہ کناں نگاہوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ ایسا نہیں کہہ سکتیں محترمہ! میں نے ہر جگہ آپ سے رابطہ کرنے کی پوری پوری کوشش کی تھی لیکن آپ ہر وقت بزی ہوتی تھیں۔" تالیہ کو کیز کی پلیٹ گود میں رکھے کھاتے ہوئے نیازی سے بولی۔

"گھر آکر بتاتے ہوئے تمہیں موت پڑتی تھی؟" وہ غصے سے بولی۔

"پلمنڈا سے صرف یہ بتانے تو میر پور نہیں آسکتی تھی نا!" تالیہ نے کہا۔

"ہاں مروہ کی برتھ ڈے پر آگئی ہو!" اس نے طنز کیا۔

"تم مجھے جانتی ہو کسی کی برتھ ڈے پارٹی میں مس نہیں کرتی کیونکہ ایک گفٹ کے بدلے بہت کچھ کھانے کو مل جاتا ہے۔" وہ سدا کی پیٹو تھی۔

"حرا، مروہ! تم لوگوں کے گھر تو اتنے قریب ہیں۔ میرے گھر نہیں آسکتی تھی کیا؟" اس نے بہت سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں تو لاہور گئی ہوئی تھی ایک ہفتے سے۔" حرا نے کہا تو نورالفجر نے تاسف سے اسے دیکھا کیونکہ جانتی تھی وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ تین دن پہلے ہی تو اس نے میٹرو میں دیکھا تھا اسے۔

"گھر میں بھائی کی شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں باہر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔" اب مروہ نے کہا اور نورالفجر جانتی تھی کہ وہ بھی جھوٹ بول رہی ہے۔اپنا موٹاپا کم کرنے کے لیے ہر رات ایک گھنٹے کی واک نہیں بھولتی تھی اور اس ایک گھنٹے میں وہ تین چکر نور کی گلی کے بھی لگا لیتی تھی۔

"ہم دونوں کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے اس لئے سب اپنا دل صاف کرو!" وہ علینہ اور حریم وغیرہ کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ ان کے گھر کافی دور تھے اور یقیناً ان کے پاس بھی بہانے تھے۔

"ہمیں بھی اللہ تعالی نے دو آنکھیں دی ہیں سب نظر آتا ہے ان سے، فیئر ویل والے دن بڑے تحفے دیے اور لیے جا رہے تھے!" حریم نے باقاعدہ طنز کیا تو نور کا چہرہ ہتک سے سرخ پڑنے لگا۔وہ غصہ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس کا غصہ بہت برا تھا۔وہ سب غصے میں سب ختم کر دیا کرتی تھی۔اس نے خود کو پر سکون ہی رہنے دیا۔وہ غلط فہمی دور کر سکتی ہے۔

"وہ تحفہ نہیں تھا میں نے اس سے قرآن پاک کی تفسیر منگوائی تھی جو مجھے عاشر نے اس دن دی تھی۔" اس نے جھوٹ بولنا مناسب سمجھا۔

"اوپلیز نور خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے قرآن پاک کو بیچ میں مت لاؤ تمہارا دماغ خراب ہے ہمارا نہیں۔" مروہ فوراً اسے ٹوک کر بولی۔

"تم کہہ رہی ہو کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" نور نے نہایت تحمل سے پوچھا۔

"میں نے یہ نہیں کہا لیکن تم سچ بھی نہیں بول رہی۔" مروہ نے کہا۔

"مجھے سچ ثابت کرنے کے لیے سرکاری نوٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم لوگوں نے یقین نہیں کرنا تو مت کرو۔" وہ غصے سے بولی۔

"تم سچ بتانا نہیں چاہ رہی تو وہ الگ بات ہے ورنہ تمہارے چہرے کے بدلتے رنگوں سے سب کو اندازہ ہو رہا ہے کہ تم کتنے پانی میں ہو۔" حرا نے بھی اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

"تو تم ایک کام کرو اپنی آنکھوں کا جا کر علاج کرواؤ کہیں تمہیں کلر بلائنڈنس تو نہیں ہو گئی؟ تمہیں میرے چہرے پر ایک کے بجائے کئی رنگ نظر آ رہے ہیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر پہلا کام یہی کرنا

ورنہ جوانی میں ہی اندھے پن کا شکار ہو جاؤ گی۔"نور نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ عجیب سائیکو لڑکیاں ہیں!

"یار نور ہم دوست ہیں تم ہم سے تو مت چھپاؤ پلیز۔"حریم نے کہا۔

"ہم دوست ہیں؟اچھا کیا یاد دلا دیا دوستی میں ایک دوسرے پر یقین کیا جاتا ہے نہ کہ خود سے دوستوں پر فتوے لگائے جاتے ہیں۔"وہ اب باقاعدہ تیار ہو چکی تھی ہر بات کے جواب کے لئے۔

"دوستی میں باتیں چھپائی بھی نہیں جاتیں۔"مروہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں نہیں چھپائی جاتی تھیں لیکن مجھے لگتا ہے اب باتیں چھپانا ضروری ہو گیا ہے کیونکہ دوستوں کے نام پر تم جیسے آستین کے سانپ پالنے سے بہتر ہے بندہ دشمن بنا لے۔اس بات کا یقین تو ہو گا کہ وہ دوست بن کر ڈس نہیں سکے گا!"وہ اسی لہجے میں بولی۔

"یہ کچھ زیادہ ہو گیا ہے نور۔مائنڈ یور لینگویج!"تالیہ نے نور کو ٹوکنا مناسب سمجھا۔

"تمہیں بھی یقیناً کوئی doubt ہوگا۔جلدی سے بول دو۔میں جواب دینے کے لیے تیار کھڑی ہوں۔"وہ سنجیدگی سے تالیہ کو دیکھ کر بولی۔

"No doubt darling, but I will think over it!(کوئی شبہ نہیں پیاری، لیکن میں اس پر سوچوں گی!)"

"Bad bitch!"نور نے بے ساختہ کہا۔

"سوڈیئر فرینڈز بہتر ہے آپ لوگ اس معاملے کو ادھر ہی ختم کریں۔ سمجھو رات گئی بات گئی۔"تالیہ نے ساری بحث کا نتیجہ نکالا۔

"مجھے ایسی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں جو صرف ٹائم پاس ہو۔نور کو تو ہم پر یقین ہی نہیں ہے!"حرا نے پھر کہا۔

نور نے اسے غصے سے دیکھا پھر تحمل سے بولی۔

"یار ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہیں؟ اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں سب سے پہلے تم لوگوں کو ہی بتاتی اور چھپانے سے مجھے کیا ملے گا؟" اس کا انداز منت بھرا تھا۔ جو بھی تھا وہ دوستوں کو کھونا نہیں چاہتی تھی پر یقین بھی نہیں دلا پا رہی تھی۔

"تمہارے رویے نے سب بتا دیا ہے نور اور عاشر بھی بڑا چھپا رستم ہے۔ پتہ لگا لوں گی میں ہر بات کا!" مروہ نے ابھی تک اسی بات کو پکڑا ہوا تھا۔

"بھاڑ میں گیا عاشر! تم لوگ۔۔۔ یار تم لوگوں کو مجھ پر یقین نہیں ہے؟ میں تم لوگوں کو صفائیاں دے ہی کیوں رہی ہوں؟ جو سمجھنا ہے سمجھو میں جا رہی ہوں!" وہ غصے سے اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگی.

"میدان چھوڑ کر جانے والے کو بزدل کہتے ہیں!" تالیہ کا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بزدل میدان چھوڑ کر جانے والے کو کہتے ہیں۔ مچھلی بازار کو چھوڑ کر جانے والے کو انسان ہی کہتے ہیں۔"جو اس وقت اس کمرے میں ہو رہا تھا یقیناً مچھلی بازار ہی لگ رہا تھا۔تالیہ اس کی حاضر جوابی پر مسکرا دی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"اس نے پوچھا۔

"جہنم میں جا رہی ہوں ساتھ چلو گی؟"

"او نہیں تم اکیلی چلی جاؤ۔اتنے دور سے میں جہنم میں جانے کے لیے نہیں آئی!"نور کو اس کی بات پر بہت طیش آیا لیکن وہ کچھ نہیں بولی اور شال کو صحیح طرح اپنے گرد لپیٹ لیا اور باہر کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

"سنو ایگل!"تالیہ نے پیچھے سے آواز لگائی۔نور اب کے پیچھے مڑی لیکن مسکرائی نہیں۔تالیہ اس کو بہت تنگ کیا کرتی تھی اور نور کو اس کا تنگ کرنا برا نہیں لگتا تھا۔

"Don't worry,I am with you!"(فکر مت کرو، میں تمہارے ساتھ ہوں!)"

"I know!"(میں جانتی ہوں!)" وہ مسکرا کر کہتی باہر چلی گئی۔

مروہ کے گھر سے نکلتے ہی اس نے فون پر عاشر کا نمبر ملایا کیونکہ وہ اس کی طبیعت بھی صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"مجھے آدھے گھنٹے میں ملو!" سنجیدگی سے کہہ کر اس نے جگہ بتا کر فون بند کر دیا اور آٹو روکنے کے لئے سڑک پر کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگی۔ وہ دس منٹ میں پہنچ گئی تھی اور انتظار کرنے کے بجائے وہ ایک مرتبہ پھر واٹس ایپ گروپ کے میسج کھول کر پڑھنے لگی تھی۔ غصہ ایسا تھا کہ چہرہ طیش سے سرخ پڑ چکا تھا۔ دس منٹ میں عاشر بھی ادھر تھا اور وہ کچھ پریشان بھی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم۔ کیسی ہو نور؟" وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اسے دوپٹے میں دیکھ کر حیران ہی تو ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام اچھی ہوں۔میں تم سے ٹو دا پوائنٹ بات کروں گی۔"

"تم آج کل گروپ میں ہونے والے میسجز کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہو۔مجھے بھی اس بارے میں بات کرنی تھی۔"وہ بھی جیسے تیار بیٹھا ہوا تھا۔

"میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس سب میں تم نے کیوں خاموشی اختیار کی ہوئی ہے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پہلی بات یہ کہ مجھے فرق نہیں پڑتا اور دوسری بات یہ کہ تمہیں بھی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔جب ہم دونوں کوئی رد عمل ظاہر نہیں کریں گے تو وہ سب لوگ خود ہی خاموش ہو جائیں گے۔"

عاشر پرسکون تھا اور نور کو یہ اچھا نہیں لگا۔وہ دوستوں سے لڑ کر آ رہی تھی اور اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لڑکے ہو اس لیے تمہیں فرق نہیں پڑتا ہو گا لیکن مجھے بہت فرق پڑتا ہے۔ ہم نہ ہی کوئی سلیبرٹی ہیں کہ ہماری خاموشی معنی رکھتی ہو گی اور نہ ہی بہت ایجڈ ہیں۔ تم اپنی طرف سے سب کو بات کلیئر کر دو میری فرینڈ بھی سب کچھ کلیئر کر دیں گی۔" نور نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"میں آج اسلام آباد جا رہا تھا اور اسلام آباد والی ایک بس تمہاری وجہ سے مس کر چکا ہوں۔"

"میں اس سے بڑے مسئلے پر تم سے بات کر رہی ہوں۔" وہ غصے سے بولی تو عاشر کو مسئلے کی سنگینی کا احساس ہوا۔

"میں کہہ دوں گا اور تم بھی کہہ دینا۔ پھر بھی اگر مزید مسئلہ ہوتا ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتا!" عاشر نے اسی انداز میں کہا۔ نور تو اس کی بات سن ہی نہیں سکی کیونکہ اس نے ایک ٹیبل پر اپنے تایا کو بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ بہت سخت تیوروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"عاشر تمہاری بس مس ہو رہی ہو گی پلیز جلدی جاؤ!" نور کے چہرے سے خوف واضح نظر آ رہا تھا۔ وہ انجان لڑکے کے ساتھ ریسٹورنٹ ایریا میں بیٹھی ہوئی تھی اس چیز کو اس کے خاندان والے کس نظر سے دیکھتے ہیں وہ جانتی تھی۔

"میں تو اب سکون سے ادھر بیٹھوں گا کیوں کہ اگلی بس ایک گھنٹے بعد آئے گی۔"

"میں نے تم سے مل کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔ میرے تایا اس ریسٹورنٹ میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تم جلدی جاؤ!" وہ یہ تاثر دینا چاہتی تھی کہ اس نے ابھی تک اپنے تایا کو نہیں دیکھا تھا۔

نور کا خاندان اثر و رسوخ والا خاندان تھا اور وہ اپنے باپ کے بھائیوں سے خوفزدہ رہتی تھی کیونکہ ان کے خاندان والے خون بہانے میں ایک منٹ بھی نہیں لگاتے تھے۔ اس کے تایا اور چچا ایک خاندان کے چار لوگ قتل کر چکے تھے اور انہیں جیل بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی وجوہات تھیں جن میں اقبال عالم کا اپنی مرضی سے سلمیٰ اورنگزیب سے شادی کرنا بھی شامل تھا۔ اقبال عالم کے باپ اور بھائیوں نے ان کی شادی کی بھرپور مخالفت کی تھی لیکن شادی انہوں نے پھر

بھی اپنی مرضی سے کی تھی۔ کئی سالوں تک خاندان نے ان سے قطع تعلق کیے رکھا تھا۔ پچھلے چند سالوں میں ہی تعلقات کچھ حد تک بحال ہوئے تھے اور ممکن تھا کہ نور کی نسبت اس کے تایا کے بیٹے آیاز سے طے ہو جائے کیونکہ تعلقات شاید اسی وجہ سے بحال ہوئے تھے۔

"اوکے اوکے بی کول! میں جا رہا ہوں۔ تم کسی فرینڈ کو بلوا لو یا کہہ دینا بیکری سے کچھ خریدنے آئی تھی!" عاشر اس کی مجبوری سمجھ گیا تھا اس لیے فوراً اٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے پہلے تم جاؤ!" وہ چلا گیا تو نور نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنے فون پر کسی کو کال کرنے لگی۔

"عمر میں نفیس میں ہوں۔ ادھر آ جاؤ مجھے کام ہے۔" اس نے عمر کو فون کیا۔ وہ کالج میں تھا اور اس کے بلانے پر پھر بھی اچھا آتا ہوں کہہ گیا۔

www.novelsclubb.com

******

"بابا آپ نے بلایا؟"نور ڈرتے ڈرتے اسٹڈی میں آئی تھی۔اقبال عالم نماز پڑھ کر دعا مانگ رہے تھے۔جائے نماز تہہ کرتے ہوئے انہوں نے نور سے کچھ نہ کہا اور پھر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نماز پڑھ لی؟"

"جی بابا!"اس نے مسکرانے کی کوشش کی پر آج وہ چاہ کر بھی مسکرا نہیں پا رہی تھی۔

"آج جاوید بھائی آئے تھے۔"انہوں نے جیسے بات شروع کی۔

"جانتی ہوں بابا!"وہ کرسی پر بیٹھے تو وہ بھی معمول کی طرح کشن لے کر باپ کے قدموں کے قریب میں بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کس وجہ سے آئے تھے جانتی ہو؟"انہوں نے پھر پوچھا۔

"جی بابا یہ بھی جانتی ہوں۔"اس نے سر جھکائے ندامت سے کہا۔

"میں وضاحت نہیں مانگوں گا۔بس اتنا بتادو جو ایک ایک بات انہوں نے کہی کیا وہ سچ تھی؟"آج سے پہلے وہ نور کے لئے اتنے سنجیدہ باپ نہیں بنے تھے۔نور کو خوف آنے لگا۔

(تمھاری بیٹی دن دھاڑے ایک رکشے میں ریسٹورینٹ آتی ہے۔فون کر کے ایک لڑکے کو بلاتی ہے۔ ریسٹورنٹ میں دونوں کی اچھی گپ شپ چلتی ہے پھر تمھاری بیٹی مجھے دیکھ کر اس لڑکے کو وہاں سے غائب ہونے کا کہتی ہے۔پھر تمہارا بیٹا اپنی بہن کی اس حرکت پر پردہ ڈالتے ہوئے اسے گھر لے آتا ہے۔اگر اس کے چال چلن درست نہ ہوئے تو مجھے لگتا ہے ایک مرتبہ پھر ہمارے بحال ہوئے تعلقات مانند پڑ جائیں گے اقبال!آخر کو کس ماں کی اولاد ہے۔)

تب تو اقبال عالم چٹان بن کر اس کی طرفداری کرتے رہے لیکن اب وہ سنجیدہ تھے۔کتنے ہی لمحے وہ اقبال عالم کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"بابا جو سب کچھ انہوں نے کہا وہ سچ ہے۔"اقبال عالم کا دل بری طرح ٹوٹا تھا ان کے سامنے زمین پر سر جھکائے ان کی بیٹی، ان کی لاڈلی بیٹی بیٹھی ہوئی تھی۔ان کا مان' ان کا فخر آج ان کی لاڈلی اور چہیتی اولاد نے ہی توڑا تھا۔

"لیکن بابا!"نور نے سر اوپر اٹھایا کیونکہ اب وہ ساری وضاحت دینا چاہتی تھی۔

اقبال عالم کی آنکھوں میں بے یقینی تھی، صدمہ تھا، اجنبیت تھی نور کے لئے جو آج سے پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ایک لمحے کے لیے تو الفاظ ہی ختم ہو گئے۔

"توڑ دیا بچے۔توڑ دیا تم نے میرا مان!"وہ بہت بے بسی سے بولے۔نور کو یہ جاننے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا کہ وہ اپنے باپ کے دل سے اتر گئی ہے۔ان کی نظروں سے گر گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بابا میرا یقین کریں وہ سب۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر کہا لیکن وہ پل بھر کو ساکت رہ گئی۔اقبال عالم دل کے مقام پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

"بابا کیا ہوا؟ بابا پلیز آئی ایم سوری۔۔۔"وہ چلانا شروع ہو گئی۔

"بابا پلیز۔۔۔سوری! عمر۔۔۔"وہ پھر چلائی۔

"بابا کیا ہوا؟"اس کے چلانے پر عمر اندر داخل ہوا۔

"یا اللہ! بابا کیا ہوا؟ عینی ڈرائیور کو بولو گاڑی نکالے۔"

اقبال عالم اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے یوں ہی چیئر پر تھے اور عمران ہلا ہلا کر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بابا اٹھیں میں مر جاؤں گی!۔۔۔"نور بھی حواس باختہ سی انہیں ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بابا پلیز آنکھیں کھولیں۔"وہ پھر سے چیخی۔

****

وہ گھٹنوں کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائے سنجیدگی سے زمین کو دیکھ رہی تھی۔فرش ٹھنڈا تھا لیکن اسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی۔سارے احساس ایک دم ختم ہو چکے تھے۔کچھ بھی محسوس کرنے کے قابل نہیں رہا تھا یا اس نے کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔اس کے بابا کو ہوش آ گیا تھا۔ہارٹ اٹیک معمولی تھا اس لئے جان لیوا ثابت نہیں ہوا تھا۔ابھی ابھی ڈاکٹر چیک کر کے گئے تھے اور اسے اندر جانے کا کہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔پچھلے تین گھنٹے اس کی زندگی کے مشکل ترین گھنٹے گزرے تھے۔

"توڑ دیا تم نے میرا مان!"کیا تھا ان الفاظ میں کہ نور کا دل کٹ کر رہ جاتا۔عجیب بات یہ تھی کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود وہ روئی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟"عمیر نے باہر آ کر پوچھا۔

"مر جانا چاہتی ہوں بھائی۔آپ مجھے مار دیں۔میں آپ سب کو بار بار ذلیل کرواتی ہوں۔"وہ جیسے اتنی دیر سوچنے کے بعد کرب سے بولی۔عمیر نے افسوس سے اسے دیکھا جو تقریباً پندرہ منٹ پہلے اسلام آباد سے واپس آیا تھا۔

"کبھی کبھی رشتوں کو بچانے کے لیے جھوٹ بھی بول دینا چاہیے۔بابا ہم پر اندھا اعتماد کرتے ہیں برداشت نہیں کر پائے۔تم ان سے سوری کر لینا اور آئندہ دھیان رکھنا۔بابا ہمارا واحد سہارا ہیں نور اس دنیا میں۔کسی کے بارے میں اگر سوچنا ہے تو وہ صرف بابا ہیں۔ہر خواہش کو بابا کے پیچھے چھوڑ دینا۔بابا کو کبھی تکلیف مت دینا ورنہ زندگی ایسی نہیں رہے گی جیسی ابھی ہے۔"عمیر اس وقت طنز نہیں کر رہا تھا لیکن اس کا لہجہ نور کو روٹھا سا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا نے میرے بارے میں نہیں پوچھا کیا؟"اس نے ایک امید سے پوچھا۔

"ایک سو ایک مرتبہ پوچھنے کے بعد انہوں نے تمہیں بلانے کے لئے بھیجا ہے۔"عمیر نے کہا۔

"میں ان سے کیا کہوں گی سارے الفاظ ختم ہو گئے ہیں۔"

"تم بابا کے سامنے خاموش ہو جاؤ میں مان ہی نہیں سکتا۔" عمیر نے ہاتھ آگے بڑھایا یانور کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بابا خفا ہیں انہیں کیسے مناؤں؟" اس نے پوچھا۔

"ایک چاکلیٹ سے کام چل سکتا ہے؟"

"انہیں چاکلیٹس پسند نہیں ہیں!"

"پھر؟" عمیر نے پوچھا۔

"پتہ نہیں بھائی کبھی وہ ناراض نہیں ہوئے اس لیے منانے کا خیال بھی نہیں آیا۔"

"بچپن میں کیسے مانتے تھے وہ؟" عمیر نے پوچھا تو اسے کچھ یاد آیا اور وہ اندر کی طرف چل دی۔

****

وہ اپنے ہاتھ سے باپ کو سوپ پلا رہی تھی۔ایک ہفتے پہلے کا واقعہ وہ آج بھی اپنی آنکھوں کے سامنے بار بار ہوتا ہوا دیکھتی تھی پھر اپنے باپ کو دیکھتی جو پہلے سے زیادہ بوڑھا نظر آ رہا تھا۔اسے تکلیف ہوتی تھی۔نور کوئی بات اپنے باپ سے نہیں چھپاتی تھی اس لئے اس نے گروپ کے سارے میسیجز والی بات سے لے کر عاشر سے ملنے تک سب کچھ بتا دیا۔عاشر سے اس نے اپنے باپ کی بات بھی کروائی لیکن انہوں نے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہ کیا۔وہ بس یہی سوچتے رہے کہ ان کی بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ آپ نے مسئلے حل کرنے خود ہی چل دی۔

"میں نے کہا تھا مجھے وضاحت نہیں چاہیے۔"ساری بات سننے کے بعد انہوں نے کہا۔

"ہاں پر آپ کو مجھ پر یقین نہیں رہا!"وہ خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کس نے کہا؟"اقبال عالم نے مسکرا کر پوچھا۔

"آپ نے کہا تھا۔"

"کب؟"اب وہ کیا بتاتی کہ کب کہا تھا۔

"آپ نے کہا تھا کہ میں نے آپ کا مان توڑا ہے۔"

"یہ تو نہیں کہا تھا کہ مجھے تم پر یقین نہیں رہا۔"

"پر بات تو ایک ہی ہے نا!"اس نے نروٹھے پن سے کہا۔

"دیکھو نور مجھے سب سے زیادہ تم پر بھروسہ ہے۔بس مجھے بھائی صاحب کے الفاظ اچھے نہیں لگے تھے جو انہوں نے تمہارے لئے استعمال کئے تھے پھر تم نے ایک لفظ بھی نہیں کہا سوائے اس کے کہ وہ سب سچ تھا!"انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کی۔

"آپ نے موقع ہی کب دیا تھا!"وہ بس دل میں سوچ کر رہ گئی۔

"بابا میری زندگی میں سب سے پہلے آپ آتے ہیں۔میں ہر کسی کو صرف آپ کے لیے چھوڑ سکتی ہوں۔میں ایسا کوئی کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی جس سے آپ کا سر شرم سے جھک جائے۔آپ

جانتے ہیں نا میرے زندگی میں بہت بڑے بڑے مقاصد ہیں اور اگر آپ ہی ایسے شک کرنے لگ جائیں گے تو میری ساری سٹرینتھ ختم ہو جائے گی۔ میں کیسے اڑوں گی بابا؟ یہ ظالم لوگ تو آپ کے شاہین کے پر اس کی پرواز سے پہلے ہی کاٹ دیں گے۔ پلیز آپ ایسا مت کیا کریں۔ مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔" وہ باقاعدہ ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔

"اتنی ہمت نہیں ہے کسی میں کہ میرے شاہین کے پر کاٹ سکے۔ ابھی تو تمہیں بہت آگے جانا ہے۔"

"ان شاءاللہ! بس آپ مجھ سے ناراض مت ہوا کریں۔" اس نے لاڈ سے کہا۔

وہ اب ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کے باپ کی زندگی کو خطرہ ہو۔ وہ جانتی تھی سب کہ کیسے اس کے باپ نے مشکل سے ان چاروں کی پرورش کی تھی اور کن حالات میں وہ خود رہ چکے تھے۔ ایسے میں وہ اب کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی۔

"بابا تایا کے گھر میری شادی مت کرنا!" وہ جیسے ماں کا ماضی یاد کر کے ٹرانس کی کیفیت میں بولی تو اقبال عالم نے اسے شاک سے دیکھا اور اس نے بے حد سنجیدگی سے باپ کو دیکھا۔

"ان لوگوں نے آپ دونوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ میرے ساتھ یا میرے بہن بھائیوں کے ساتھ ایسا کریں یا ہمیں بھی آپ لوگوں کی طرح تڑپائیں!" اس لمحے نور انہیں بہت بڑی لگی تھی۔

"اس بارے میں تمہیں ابھی نہیں سوچنا چاہیے۔ بہت چھوٹی ہو تم نور اور مستقبل کی فکر مت کرو سب اللہ پر چھوڑ دو۔ سب اچھا ہو گا۔" وہ جان چکی تھی کہ وہ اس بات پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے اس نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ مسکرانے لگے۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ ناراض نہیں ہونا!" اس نے پھر یاد دلایا تو وہ ہنسنے لگے۔

"نہیں ہوتا بابا!"

****

بیس سال کی عمر میں پہلی مرتبہ آیان سکندر بہت برے حالات سے گزرا تھا۔اسے جتنی بے بسی اس وقت محسوس ہوئی تھی اس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔اتنی بے بسی تب بھی نہیں ہوئی تھی جب وہ 16 سال کی عمر میں چھت سے گر کر اپنی دائیں ٹانگ اپنے وجود سے الگ کروا چکا تھا اور چلنے سے قاصر ہو گیا تھا۔اس وقت اس نے صرف ایک ہی دعا کی تھی یا تو اسے موت آجائے یا وہ بالکل پہلے جیسا ہو جائے۔آیان اپنے بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھا۔سب سے بڑا شایان، پھر ایمان اس کے بعد وہ اور روحان جو کہ دونوں جڑواں تھے پھر ان کی بہن مناہل تھی۔

آیان سکندر اپنی ماں کا سب سے چہیتا اور لاڈلا بیٹا تھا اور اسے اپنی ماں سے بہت محبت تھی اس کے علاوہ وہ سکندر فیملی کے لیے اپنی جان تک دینے کو تیار تھا اور وہ اپنے بہن بھائیوں کے ہر اچھے برے کام پر مہارت سے پردے ڈال کر کرا نہیں بچاتا آیا تھا اور اسی وجہ سے وہ اپنے باپ کی طرف سے بہت بے عزت ہوتا رہتا تھا جبکہ ثاقب سکندر کے لئے وہ کبھی بھی بڑا نہیں ہوا تھا اور ان کے نزدیک باقی

سب کی بدولت آیان سکندر معصوم اور ناسمجھ ہے۔اسے لوگوں کی پہچان نہیں ہے اور وہ درست فیصلے نہیں کر سکتا۔اس لئے ثاقب سکندر اس کی زندگی کے تمام فیصلے خود کیا کرتے تھے اور اس یقین سے کہ وہ ان کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ انہوں نے اسے ہر crisis سے بچایا تھا اور ایسا صرف انہیں لگتا تھا۔

ثاقب سکندر سیاستدان تھے اس لیے وہ آزاد کشمیر میں کافی شہرت رکھتے تھے اور یہی شہرت انہیں پاکستان تک لے گئی تھی۔ان کے انداز اور اطوار زندگی نے بہت لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ان کی اولاد سے کسی نے بھی ان کے پیشے کو بطور کیریئر نہیں اپنایا تھا اور ایسا انھوں نے بڑی سوچ کے بعد کیا کیونکہ سیاست دانوں کی زندگی اور ان کے قصوں سے وہ لوگ واقف تھے۔سکندر کتنے بھی باوقار، ڈیشنگ پرسنیلٹی اور رعب دار سیاستدان کیوں نہ تھے انھوں نے اولاد کو ہمیشہ عاجزی اور انکساری ہی سکھائی تھی اور ایسا بہت کم ماں باپ کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ایک بات انہوں نے اپنے بچوں کے ذہنوں میں پختہ کر رکھی تھی کہ "اچھے وقت میں کسی کے ساتھ برا مت کرنا اور برے وقت میں کسی سے اچھائی کی امید مت کرنا" وہ لوگ اپنے باپ کو ہی اپنا آئیڈیل سمجھتے تھے سوائے آیان سکندر کے جسے سیاستدان ہمیشہ کرپٹ، جھوٹے اور دھوکے باز لگتے تھے اور اس کے ان روشن خیالات سے سکندر ناواقف نہیں تھے۔

ان لوگوں کا بچپن بھی باقی بچوں کی طرح یادوں سے بھرپور تھا۔ جڑواں اور پرکشش ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بچپن سے ہی ہر ٹیچر اور ساتھی طلبہ کے لیے انوکھی چیز تھے۔ ان کی شکل اور عادتوں میں بھی بہت مماثلت تھی۔ ان دونوں کی کمپنی میں کوئی بھی انسان چاہے کتنا ہی خشک مزاج کیوں نہ ہو کبھی بور نہیں ہوتا تھا۔ ان کے چہرے کے تھیکے نقوش انہیں مغرور بھی دکھاتے تھے لیکن ان کے اندر غرور و تکبر نہیں تھا یا انہیں سکھایا نہیں گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

باقی بچوں کی طرح سکول ٹائم میں انہوں نے بھی بہت شرارتیں کی تھیں۔ وہ اسکول بس میں آتے جاتے تھے اور کوئی ایسا دن نہ تھا کہ وہ بس میں بچوں کو سکون سے بیٹھے رہنے دیں باقی سب کی طرح

شایان بھی ان سے تنگ تھا۔ بھائی تھے کیا کر سکتا تھا؟ اس کے بقول وہ دونوں بہت بڑے بلیک میلر اور پھپھا کٹنیاں تھے۔

"تساں دوئے بہت وڈے کھوتے ہو۔ اُلو دے پٹھے ہو۔ بھینس دے بچے اوو! تساں دواں کی میں بلے نل کٹی کے ادھ مواکری شور ساں۔ (تم دونوں بہت بڑے گدھے ہو۔ اُلو کے پٹھے ہو۔ بھینس کے بچے ہو! تم دونوں کو بلے سے مار مار کر میں نے آدھ مرا کر دینا ہے۔)" بس ڈرائیور کی اس گل افشانی پر وہ دونوں ہکا بکا سے تھے۔ بس ڈرائیور اس حد تک تنگ آچکا تھا کہ گالیوں پر اتر آیا تھا۔

وہ پیچھے کھڑے ہو کر بڑی کلاسز کی لڑکیوں کو تنگ کرتے (بقول عینی شاہدین وہ لڑکیوں کو چھیڑتے اور تاڑتے تھے) اور بس ہینڈل سے لٹک کر جھولے کھاتے تھے جو کہ چلتی بس میں خطرناک تھا اور اسی مستی میں انھوں نے ایک لڑکی کے منہ پر بوٹ مار دیا جس کے نتیجے میں ڈرائیور نے انھیں اپنے ساتھ آگے بیٹھانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

(وہ لڑکی اگلے تین دن بس میں نہیں آئی تھی پھر پتہ چلا اس نے بس تبدیل کروالی ہے خیر انھیں کیا؟)

"حسیب انکل آپ کی پہاڑی زبان بہت خراب ہے۔" روحان نے ڈرائیور کو مخاطب کر کے کہا جو انہیں گدھا اور بھینس کا بچہ کہہ گیا تھا۔

"اج تساں نی ماؤنل گل کرنا میں۔(آج میں تم لوگوں کی ماں سے بات کرتا ہوں)"

وہ دونوں گیئر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس لیے وہ اپنی مرضی سے کبھی دوسرا تو کبھی چوتھا گیئر لگا لیتے اور ڈرائیور بیچارہ ڈرا ہوا تھا کہ کہیں ان کی حرکتوں کی وجہ سے ایکسیڈینٹ نہ ہو جائے۔

"الاں الاں دسی شوریو۔ میں وی تکساں کی بانے او۔(اچھا اچھا بتا دینا۔ میں بھی دیکھتا ہوں کیا بتاتے ہیں؟)" آیان جو اباً دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کھوتے نے کھوتے رے یو ساری زندگی! (گدھے کے گدھے رہنا ساری زندگی)" ڈرائور کو تنگ کر کے الگ ہی سکون ملتا تھا۔

ان حرکات کا نتیجہ یہ نکلا کہ حدیقہ بیگم نے ان کا بس میں آنا جانا بند کر دیا۔

کلاس میں اٹینڈنس کے وقت عجیب آوازیں نکالنا، بریک کے بعد کلاس میں لیٹ آنا، طبیعت خرابی کے بہانے کلاسز بنک کرنا، کنٹینز کے رش میں بچوں کو نقلی جانوروں سے ڈرانا، رش میں کسی کو پین سے ہلکا سا کرنٹ لگا کر معصوم بن کر کھڑے ہو جانا، اسکول ٹائم تک ان کے پسندیدہ مشاغل تھے۔

وہ ہر ٹیچر کے "ہارٹ فیورٹ" تھے۔ وہ بات تھی جب حسن ملتا ہے تو نزاکت آ ہی جاتی ہے لیکن ادھر پرواہ کسے تھی؟ کالج ٹائم تک ان کی چھوٹی موٹی لڑائیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ آہستہ آہستہ لڑائیاں مار کٹائی تک پہنچ گئیں اور یہ لڑائیاں مستقبل میں ان کے لیے اچھی نہیں تھیں لیکن وہ بے خبر تھے۔ وہ لوگ کو ایجوکیشن میں پڑھتے تھے اس لیے زیادہ تر لڑائیاں لڑکیوں کے پیچھے ہوتی تھیں۔ وہ بوائے فرینڈ گرل فرینڈ وغیرہ بنانے کے حق میں نہیں تھے کیونکہ چند اسٹوڈنٹس کی وجہ سے سب بدنام ہو

جاتے ہیں اسی وجہ سے آیان سکندر نے ایک کلاس فیلو کو تھپڑ مار دیا تھا جو مستقبل میں اسے مہنگا پڑنا تھا۔

****

"اوئے ہیرو کدھر؟" آیان بائیک کی چابی ٹیبل سے اٹھا کر باہر جا رہا تھا کہ داخلی دروازے سے شایان اندر آتا ہوا بولا۔

"بھائی ایک دوست نے بلایا ہے ادھر جا رہا ہوں۔"

"یہ ایک دوست کا نام کیا ہے؟" شایان نے پوچھا۔

"قاسم! ویسے مجھے بھی کل پتہ چلا ہے کہ وہ میرا دوست ہے ورنہ کالج میں وہ مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتا تھا۔" کم عمر آیان نے ایک ادا سے بال سلجھاتے ہوئے پیچھے کی جانب کیے اور مسکرا کر بتایا۔

"اوہ تو اتنا تیار تم اس نئے بننے والے دوست کے لیے ہوئے ہو؟" شایان نے شکی انداز میں پوچھا۔

آیان نے شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو میں تو ہمیشہ ایسے ہی تیار رہتا ہوں۔

"اچھا سنو جلدی واپس آنا مجھے کام ہے۔" شایان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ آیان نے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔

"بھائی میں جہلم جاؤں گا شاید رات کو واپس آؤں۔ ایسا کریئے گا سائرہ آپی کے گھر روحان کو بھیج دیجئے گا!" اس کا کام آسان کرتا وہ باہر کی جانب جانے لگا۔

"ہاں مجھے سائرہ سے کچھ نوٹس چاہیے تھے۔" آیان کی بات پر اس نے صفائی پیش کی۔ وہ چھوٹا تھا پر اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے میں روحان کو بھیج دوں گا ویسے خود چلے جاتے تو زیادہ اچھا تھا۔" وہ ہنس کر کہتا ہوا باہر چلا گیا۔

پھر اس کے جاتے ہی روحان بیسمنٹ سے اوپر آیا تھا۔

"بھائی کیا کر رہے ہو؟" وہ بھی شایان کے پاس ہی بیٹھ گیا جو موبائل پر مصروف تھا۔

"تم گھر پہ ہو مجھے لگا تم بھی آیان کے ساتھ گئے ہو؟" شایان نے کہا۔

"آیان کہاں گیا ہے؟" اس نے بھی جواباً حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جہلم کسی دوست سے ملنے گیا ہے۔"

"کونسے دوست سے؟" وہ بالکل ناواقف تھا۔

"قاسم سے۔ شاید کالج کا کوئی دوست ہے۔" شایان کو جو کچھ آیان نے بتایا تھا وہ اسے وہی بتا رہا تھا۔

"ایسا تو کوئی دوست نہیں ہے ہمارا!" روحان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف تھے اور ان دونوں کے دوستوں کا گروپ بھی ایک سا تھا۔ ایسے میں نیا دوست اور وہ بھی کالج کا۔ وہ واقعی ہی نہیں جانتا تھا۔

"تمہارا نہیں ہو سکتا آیان کا ہو گا۔ اتنا سیریس کیوں لے رہے ہو؟" روحان نے صرف اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا تم ایسا کرو سائرہ کے گھر سے ہو آؤ۔"

"کیوں بھائی؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ نوٹس لانے ہیں۔ وہ تمہیں دے گی لے آنا۔"

"اچھا میں جاتا ہوں لیکن خود چلے جاتے تو زیادہ بہتر تھا۔" خلافِ توقع آج روحان نے اسے تنگ نہیں کیا تھا۔ وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا تھا۔ شایان کو حیرت ہوئی دونوں بھائی ایک جیسے تھے پھر سر جھٹک کر فون میں مگن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آیان تم کہاں ہو؟" کمرے میں آ کر اس نے فوراً آیان کو فون کیا۔

"جہلم جا رہا ہوں کام سے!"

"اتنا ضروری کام تھا کہ بتایا بھی نہیں اور میرے بغیر؟" وہ کچھ ناراض سا بولا۔

"تم سے ضروری تو نہیں تھا لیکن قاسم کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے اکیلے میں ملنا چاہتا ہے اس لیے تمہیں نہیں بتایا اور تم ویڈیو بنانے میں بزی تھے اسی لیے ڈسٹرب نہیں کیا۔" آیان نے اسے بتایا۔

"کالج چھوڑے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں اور اسے اب یاد آئی ہے تمہاری؟ اکیلے کیوں بلوایا اس نے؟" وہ ان کے دماغ میں کچھ کھٹک رہا تھا۔

"روحان یار میں بائیک پہ ہوں تمہاری آواز نہیں آ رہی۔ رات کو گھر آ کر بات کرتا ہوں!" آیان نے کہہ کر اس سے رابطہ منقطع کیا لیکن روحان اب کچھ بے چین سا ہو گیا تھا۔

وہ قاسم کو جانتا تھا۔ وہ کالج میں بھی اچھا لڑکا نہیں رہا تھا اور ان دونوں سے اس کے تعلقات ویسے بھی اچھے نہیں تھے۔ پھر اسے آیان پر بھی افسوس ہوا۔ اگر وہ اسے سر پھرا اور جلد باز کہتا تھا تو وہ کچھ غلط نہیں کہتا تھا۔

******

اسے ہتھکڑی لگائی جارہی تھی لیکن وہ ابھی بھی نیند میں تھا۔ نیند اس پر اس قدر حاوی تھی کہ وہ آنکھیں پوری طرح سے نہ کھول پارہا تھا۔ اسے پولیس موبائل میں ڈالا جارہا تھا اور وہ بغیر مزاحمت کے ان کے ساتھ گھسیٹتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ ہر جگہ سے کیمرے کی روشنی فلش ہورہی تھی اور ایسے میں وہ کچھ بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کررہا تھا۔

غنودگی اس پر طاری تھی جیسے وہ کسی گہرے خواب میں تھا۔ پولیس موبائل کا سائرن بجنا شروع ہوگیا اور گاڑی چل پڑی۔ کیمرہ مین ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ صحافی کچھ بول بھی رہے تھے لیکن وہ کچھ نہیں سن رہا تھا اور نہ سننا چاہتا تھا۔ گاڑی آگے بڑھتی گئی۔ کیمرہ مین اور صحافی پیچھے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھی اور سر درد سے پھٹا جارہا تھا۔ آنکھیں بند کرکے اس نے منظر کشی کرنے کی کوشش کی کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا تھا؟ وہ قاسم اور اس کے دوستوں سے ملنے گھر سے

نکلا تھا۔ شام کے وقت وہ ان کے بتائے گئے پتے پر پہنچا تھا۔ قاسم اپنے اسی کالج والے حلیے میں تھا۔ گلے میں چین، کانوں میں بندے، ببل گم چباتا ہوا، لمبے بال اور عجیب سا گیٹ اپ۔

آیان کے اندر آتے ہی خوف کی لہر اس کے پورے بدن میں دوڑ گئی کیوں کہ اس نے قاسم کے ہاتھ میں گن دیکھی تھی جو کہ بغیر سیفٹی کیچ کے تھی۔ اس کا پورا کالج گروپ وہاں موجود تھا اور سب کا رویہ سرد سا تھا۔ اسے گن سے ڈر نہیں لگتا تھا۔ گن لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ خود کو قدرے پر سکون رکھتے ہوئے وہ ان لوگوں سے گرم جوشی سے ملا تھا۔

"مجھے مارنے کا ارادہ ہے کیا؟" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔ ان سب کا رویہ، لہجہ اور جگہ سب غیر معمولی لگ رہا تھا اور وہ اسے کسی خطرے کا الارم دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کسی کو مارنا اتنا آسان نہیں ہوتا آیان سکندر۔" وہ عجیب سے انداز میں ہنسا۔ اس کا انداز پر اسرار تھا اور آیان کو سمجھ میں آ گیا کہ اس نے وہاں آ کر غلطی کی تھی۔

کالج میں ان کے درمیان ایک بڑا تصادم ہوا تھا اور وجہ لڑکی ہی بنی تھی اور یہ لڑائی صرف دو لڑکوں کی نہیں بلکہ کالج کے دو بڑے گروپس کے درمیان میں ہوئی تھی اور اس میں ہوائی فائرنگ بھی ہوئی تھی۔ آیان سکندر کو گنز رکھنے کا شوق بچپن سے ہی تھا اور اس وقت بھی اس کے پاس بھی گن موجود تھی کیونکہ انھیں اطلاع ملی ہوئی تھی کہ آج لڑائی ہونی ہے اور جب اس لڑائی میں بات ماں بہن کی گالیوں پر آگئی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا تھا۔ اٹھارہ برس کی عمر میں وہ پہلی مرتبہ حوالات کی ہوا کھا کر آیا تھا اور اس لڑائی کو اگر اس نے ختم سمجھا تھا تو وہ ختم نہیں ہوئی تھی۔ گولی پہلے اسی نے ہی چلائی تھی تو مقدمہ بھی ہوا تھا لیکن ثاقب سکندر نے اپنے اثر ورسوخ اور تگڑے ذرائع استعمال کرتے ہوئے اس بات کو دبا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اور اس کھلونے سے تو بالکل بھی نہیں!" اس کا اشارہ ٹیبل پر پڑی گن کی طرف تھا۔

"یہ کھلونا نہیں ہے۔ ایک بار چل جائے تو انسان کو اگلے جہاں میں پہنچا دیتی ہے۔" اب قاسم سرد مہری سے بولا۔

"اور تم یقیناً اسے چلانے کی ہمت نہیں رکھتے۔رکھتے ہو؟"اس نے طنزیہ انداز میں سوال کیا تو قاسم نے فوراً گن اٹھائی اور آیان پر تان لی۔

"اگر میں تم پر ریوالور تان سکتا ہوں تو یقیناً اسے چلانے کی ہمت بھی رکھتا ہوں۔مجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کرو"قاسم نے جواب دیا۔

"مان گئے بھائی تم تو بہت بہادر ہو لیکن اب میں جاننا چاہوں گا کہ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"وہ اب اصل مدعے پر آیا۔

"اوہ میں تو بھول ہی گیا!"اس نے فوراً کہا اور گن واپس ٹیبل پر رکھی۔

"دانش مہمان آئے ہیں کوئی چائے پانی کا بندوبست کرو۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تم کام کی بات کرو۔"اس نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ اب اچھا اخلاق رکھنے کا اسکا کوئی موڈ نہیں تھا پر دانش پھر بھی چلا گیا۔

"سنا ہے اسلام آباد ایئر یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہو۔"

"جانتے ہو تو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" اب آیان سنجیدہ اور کوفت زدہ نظر آرہا تھا۔

"میں تو ایسے ہی کنفرم کر رہا تھا ویسے میں کالج میں نتاشہ کی وجہ سے ہونے والی لڑائی پر تم سے معذرت خواہ ہوں!"

"ہونا بھی چاہیے کیوں کہ تم غلطی پر تھے۔" قاسم نے اپنی مٹھیاں بھینچیں لیکن اسے ہر پتا سوچ سمجھ کر ہی کھیلنا تھا۔ اسے آیان سکندر کو موت نہیں ذلت والی زندگی دینی تھی، کتوں والی۔ وہ سوچ کر مسکرایا تھا۔

"ہاں اور مجھے وہ بات بھی یاد ہے جب تم نے میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔"

"اوہ صحیح! میں تو سب کچھ بھول چکا ہوں۔" آیان ہنسا۔

(تو اس گدھے نے بدلہ لینے کا پلین بنایا ہے انٹرسٹنگ)

"کرنے والے بھول جاتے ہیں سہنے والے کبھی نہیں بھولتے۔"

"تم تو یوں کہہ رہے ہو جیسے تم نے بہت ظلم سہا ہے۔" آیان نے ہنستے ہوئے کہا۔اتنے میں دانش چائے بسکٹ لے آیا۔

"تم کہاں ہوتے ہو آج کل؟" آیان نے دانش سے پوچھا۔

"میں بڑے لوگوں کے لیے کام کرتا ہوں۔"

"کیا مطلب پڑھتے وڑھتے نہیں ہو؟"

"ہر کوئی تمہاری طرح منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا نہیں ہوتا۔" قاسم نے اس پر طنز کیا۔

"کیا مطلب اس بات کا؟ تم لوگ اتنے خوشحال ضرور ہو کہ پڑھائی جاری رکھ سکو!" آیان کو واضح طور پر برا لگا۔

"اب کون کتابوں میں سر کھپاتا رہے وہ بھی صرف ایک ڈگری کے لیے ہم بزنس کرتے ہیں۔"

دانش نے بتایا۔وہ شاید قاسم کا اپنا بنگلہ تھا اس لئے وہاں کوئی اور نہیں تھا یا اس نے وہ جگہ خریدی ہوئی تھی۔خاصی خوفناک جگہ تھی اور وہاں ان کے سوا کوئی بھی نہیں تھا اس کے ایک طرف اس کے ہی دوست کارڈز کھیل رہے تھے۔

"کیا بزنس کرتے ہو؟"اس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"ہم سمگلنگ کرتے ہیں!"چائے پیتے آیان کو اچھو لگا تھا۔

"سمگلنگ؟کیا چیز سمگل کرتے ہو؟"

"جس چیز کی آج کل سب سے زیادہ مانگ ہے یار!"

"کیا ہیروئن،چرس،شراب وغیرہ؟"آیان میں اندازہ لگایا تو قاسم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"پھر تم لوگ یہ سب بچوں کو بیچتے ہو گے ؟" آیان کی بات پر وہ کمینگی ہنسی ہنسا جس سے آیان کو اپنا اندازہ ٹھیک ہونے کی تصدیق ہوئی۔

"غلط حرکت ہے یار تم لوگ غلط کام کرتے ہو۔" آیان نے افسوس سے کہا۔

"ہمیں عیاشی کرنے کے لیے غلط کام کرنے پڑتے ہیں بابو اور تمہیں اسی کام کے لیے بلوایا ہے۔"

"کیا مطلب ؟ میں تم لوگوں کے ساتھ کوئی کام نہیں کروں گا۔" وہ کھڑا ہو گیا۔

"سکون سے بیٹھو اور میری بات سنو آیان !" قاسم یکدم سنجیدہ ہو گیا تھا۔اس نے ارد گرد دیکھا۔ کارڈ کھیلتے لڑکوں کو بھی اپنی طرف آتے دیکھا دماغ خطرے کا سگنل بہت زور سے دینے لگا۔ایک نظر اس نے ٹیبل پر پڑی گن پر ڈالی وہ بھی اسے اٹھانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی گردن پر سوئی چبھی تو اس نے برق رفتاری سے پیچھے دیکھا۔وہ جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔آہستہ آہستہ سب کچھ دھندلا ہونے لگا تھا وہ اکیلا تھا اور کسی کو مدد کے لیے بھی نہیں پکار سکتا تھا۔

"Cheaters!" وہ صرف ایک لفظ ہی بول سکا تھا اور پھر اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہ آیا۔

اب دماغ پوری طرح سے بیدار ہوا تو ارد گرد پولیس کی وردی میں ملبوس اہلکار بیٹھے ہوئے تھے۔اس نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"اس نے جواب طلب نگاہوں سے سامنے بیٹھے پولیس اہلکار سے پوچھا۔

"جرم!"اس نے ایک لمبی سانس لی اور دوبارہ کچھ نہ پوچھا۔جیل جانے تک صرف ہتھکڑی لگے ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔

جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانے سے پہلے اس کے ہاتھ کھول دیے گئے تھے۔انجکشن کا اثر تھا کہ وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتے دوبارہ نیند میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

******

کوئی اس کے چہرے پر پانی پھینک رہا تھا اور اسے بیدار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیوں بابو بہت سو لیا۔ تمہارا باپ اب نیند پوری کروائے گا۔ تف ہے اتنے شریف باپ کے ہوتے ہوئے بھی ایسی حرکتیں کرتے ہو۔" آیان کو پہلے تو سمجھ نہ آیا کہ کہاں ہے پھر رات والا واقعہ اسے یاد آیا اور اب وہ پوری طرح سے بیدار تھا۔ سپاہی کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اسے تفتیش کی جائے گی لیکن کمرے تک پہنچنے پر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

ایس پی کے کمرے میں ثاقب سکندر سامنے سنجیدہ اور سخت تیور لئے کھڑے تھے اور ان کے ساتھ شایان اور روحان بھی وہاں تھے۔ ان تینوں کے سامنے اسے اپنا آپ واقعی مجرم لگ رہا تھا۔ اگر انجکشن کا تھوڑا بہت اثر باقی تھا یا اس پر مزید کوئی غنودگی چھائی ہوئی تھی تو وہ ثاقب سکندر سے پڑنے والے تھپڑ سے دور ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کمینگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے آیان سکندر اور تم نے وہ حد بھی پار کر دی ہے۔" سکندر بہت مشتعل تھے۔ آیان ان کی وہ اولاد تھی جو انھیں جیلوں میں خوار کرواتی تھی۔ وہ لڑکھڑا کر سیدھا ہوا۔

"پر ڈیڈ ہوا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟" ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ اسے ایک اور تھپڑ مارا گیا تھا اور تھپڑ اتنے زور کا تھا کہ اس کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔

"بے شرم، بے غیرت انسان۔ تم نے میری عزت مٹی میں ملا دی۔ کس چیز کی کمی ہونے دی تھی میں نے تمہیں؟ شرم آ رہی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔" اس نے ایک نظر بھائیوں کو دیکھا اپنے باپ کی طرح اسے سنجیدہ نظر آئے۔

"ڈیڈ میں نہیں جانتا کہ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں اور کیوں تھپڑ مارے جا رہے ہیں؟ کوئی مجھے بتائے گا کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ جیل میں کیوں لایا گیا ہوں؟"

"تو اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے!" شایان سرد مہری سے بولا۔

"کیا کارنامہ کیا ہے؟" اس نے بے بسی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے بیس کلو آئس اور چرس برآمد ہوئی ہے اور وہ بھی غیر ملکی۔ آپ کو نشے کی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے۔ قانون کے مطابق یہ چیزیں رکھنا جرم ہے اور آپ اس جرم میں ملوث پائے گئے ہیں۔ جس کی وجہ جائے وقوعہ پر آپ کی موجودگی تھی اسی وجہ سے آپ کو گرفتار کرنا پڑا۔" ایس پی نے سنجیدگی سے اسے بتایا اور آیان سکندر اس حالت میں آگیا یا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اس نے سفید پڑتے چہرے سے سب کو دیکھا۔

اس کے وہم و گمان میں بھی ایسا ممکن نہیں ہونا تھا اور وہ چرس رکھنے پر گرفتار کیا جا چکا تھا۔ کچھ سمجھ بوجھ دماغ میں پڑی تو اس الزام پہ بے اختیار وہ ہنس پڑا کہ آج تک ایک سگریٹ تک چیک نہیں کی اور منشیات رکھنے پر گرفتار کیا گیا ہے پھر سکندر کا چہرہ دیکھ کر سنجیدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ! ڈیڈ یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے کوئی نشہ نہیں کیا اور نہ ہی میں ایسے کسی کام میں ملوث تھا۔ میرا یقین کریں۔ یہ سب جھوٹ ہے مجھے پھنسایا گیا ہے۔" وہ معصوم تھا سو اسے سچ ہی بولنا تھا۔

"بکواس بند کرو۔ تم اتنے بڑے آدمی بن گئے ہو کہ لوگ تمہیں پھنسانے کے لئے ایسے کام کرنے لگ پڑیں؟ اپنی عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو خبیث انسان۔" سکندر غصے سے سیخ پا ہوتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ میرا یقین کریں میں اتنی اچھی یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں۔ اچھی زندگی گزار رہا ہوں۔ میں ایسے کیوں کروں گا اور میرا اس سب سے کوئی واسطہ نہیں ہے یار!" وہ روہانسا ہو چکا تھا لیکن اس کے باپ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"ایس پی صاحب اس کو اتنی پھینٹی لگائیں کہ اس کی اگلی سات نسلیں بھی اس طرح کی حرکت کرنے کی کوشش نہ کریں!" وہ غصے سے کہتے باہر نکل گئے اور آیان کے حلق میں گویا کانٹے اگ آئے۔ وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا۔ وہ اپنے باپ کے پیچھے لپکا لیکن پولیس اہلکاروں نے اسے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ غلط کر رہے ہیں میرے ساتھ آپ یار!" جب کوئی بس نہ چلا تو وہ غصے سے چیخا۔

"او تیری!۔۔۔" پاس پڑی ایک کرسی کو ٹھوکر مار کر وہ غصہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جب خود کو لگی تو چیخا۔اہلکار اسے لے کر واپس ہو لیے اور وہ کسی سے بات نہ کر سکا۔

"ابھی خون جوش مار رہا ہے اس لیے صاحبزادے کے یہ ٹشن ہیں دو دن حوالات میں بند رہا تو نانی یاد آجائے گی!" ان میں سے ایک اہلکار بولا۔

"ہاں تمہاری نانی یاد تو آئے گی میری محبوبہ رہ چکی ہے۔" اس نے تلخی سے جواب دیا تو وہ خاموش ہو گیا۔روحان خاص وارننگ دے چکا تھا ایس پی کو آیان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا جائے گا۔

"ارے یار یہ اب نئی مصیبت ہے!" اپنے لاک اپ میں واپس آنے کے بعد اس نے دیوار کو دو تین ٹھوکریں ماریں جب خود کو ہی درد ہوا تو بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آیان!" روحان کی آواز سے وہ سلاخوں کے قریب آیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہاں سے نکلنے میں روحان ضرور اس کی مدد کرے گا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا وہ جھوٹ بول رہا ہے تم میرا یقین کرو!" وہ ہراساں سا اس کو اپنی بے گناہی کا یقین دلا رہا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟" آیان بھونچکا کر رہ گیا کیونکہ وہ آنکھیں بند کر کے اس کا یقین کر لیا کرتا تھا اور اب وہ بھی اس کے بے گناہ ہونے پر شک کر رہا تھا۔

"ہاں بالکل سچ کہہ رہا ہوں!"

"ہوا کیا تھا وہاں؟" روحان نے پوچھا۔ وہ جتنا لاابالی اور لاپرواہ تھا اس وقت اتنا ہی سنجیدہ لگ رہا تھا۔ آیان کو جو باتیں یاد تھی وہ کہتا گیا اور روحان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے وہ اندازہ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس کا یقین کر رہا ہے یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتے ہو ہم نے تمہاری نیوز ٹی وی پر دیکھی تھی ضرور نہیں جانتے۔ تمہاری وجہ سے ڈیڈ کو بہت سبکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے چونکہ یہ معاملہ میڈیا اور ٹی وی چینلز پر چلا گیا ہے اس لیے اب کیس

عدالت میں جائے گا۔آئی ہیونو آیئڈیا کہ آگے کیا ہونے والا ہے اور وہ تمہارے میسجز بھی میڈیا تک پہنچ چکے ہیں جس میں تم نے ڈیڈ کو بتایا تھا کہ تم دوستوں کے ساتھ نشہ کر رہے ہو۔اس بات پر سب کو لگ رہا ہے کہ ڈیڈ اس بات سے واقف تھے۔صورتحال تمہارے خلاف ہے۔"

"یار وہ مذاق تھا اور میں نے ڈیڈ کو بات کلیئر بھی کر دی تھی۔"وہ چیخ کر رہ گیا۔سب کچھ اس کے خلاف ہو رہا تھا۔

"Kab aao gy ghar? Kahan hoo"(کب آؤ گے گھر؟ کہاں ہو)

"Nasha kr rha hon doston k sath, aa rha hon 1 ghnty tak!"(نشہ کر رہا ہوں دوستوں کے ساتھ آ رہا ہوں ایک گھنٹے تک!)

www.novelsclubb.com

جلدی میں ٹائپنگ کرتے وہ "t" لکھنا بھول گیا تھا اور اسے غلطی کا احساس بھی نہیں ہوا تھا اس نے nashta کے بجائے Nasha لکھ دیا تھا۔

"Ghar aao batata hon!"(گھر آؤ بتاتا ہوں!)

آیان سکندر اپنے باپ کا وہ میسج پڑھ کر ہنسا تھا کیونکہ اسے لگا کہ وہ روزہ نہ رکھنے پر اس طرح دھمکی دے رہے ہیں اس لیے اس نے بھی اوکے کا میسج کر دیا تھا پھر گھر آ کر اپنی صفائی کے لیے جتنے پاپڑ بیلنے پڑے وہ ساری زندگی نہیں بھولنے والا تھا۔

"اب وہ مذاق نہیں رہا یانی!" وہ مدہم آواز میں بولا۔

"یار یہ کیا مصیبت ہے! اب مجھے جیل میں رہنا پڑے گا؟" وہ بے بس سا بولتے ہوئے وہ رخ پھیر گیا۔

"آفٹر آل یہ تمہارا سیکنڈ ہوم ہے اور شکر کرو جیل میں ہو اور صحیح سلامت ہو، ڈیڈ کتنے خجل ہو رہے ہیں تمہیں اندازہ نہیں ہے۔ پارٹی کے بندے ان کے خلاف میڈیا پر بیان دے رہے ہیں، میڈیا تو جیسے برسوں سے اس بات کے انتظار میں تھا۔ جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا خاموش رہو اور ڈیڈ

کے منہ نہ لگو تو بہت بہتر رہے گا۔وہ کچھ نہ کچھ کر لیں گے تھوڑا صبر کرو۔" وہ اسے حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا۔

"میں کس طرح سب کو یقین دلاؤں کہ میں نے کچھ نہیں کیا؟آخر کیوں اتنی بری طرح سے پھنس گیا؟" وہ اب بیزاری سے بولا۔

"ادھر میری طرف دیکھو۔" روحان نے لوہے کی سلاخوں سے اندر ہاتھ کر کے اس کی گردن پر رکھ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا یقین رکھو۔ہمیں معلوم ہے تم بے گناہ ہو بس تھوڑا سا صبر کرو۔ٹھیک ہے؟ بہت جلد تم باہر ہو گے۔"

www.novelsclubb.com

"اور مام انھیں یقین ہے؟"

"تمہاری تو وہ قتل جیسی غلطی بھی معاف کر دیں!"

"میری بات کرواد وماں سے۔"اس کی بات پر وہ ہلکا سا ہنسا۔

"صاحب ملاقات کا وقت ختم ہو چکا ہے۔"جیلر روحان کے قریب آکر بولا تو اس نے سر ہلایا اور آیان کے گال تھپتھپائے۔آیان گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"مجھے تم پر یقین ہے تم ایسا نہیں کر سکتے اور اس قاسم کو میں ڈھونڈ لوں گا پھر سارے حساب برابر کروں گا۔"مسکرا کر اسے تسلی دیتا وہ چلا گیا۔

آیان نے اسے دور تک جاتے دیکھا پھر واپس آکر بیٹھ گیا۔اس کا دماغ بھی حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بعد تیز کام کرنا شروع کر چکا تھا۔وہ اٹھ کر ٹہلنے لگا۔قاسم سے ملاقات سے لے کر جیل آنے تک وہ سب کچھ سوچنے لگا۔ایک غیر معمولی بات جو اسے لگی تھی وہ ایک سپاہی کا اپنی جیب پر ہاتھ رکھ کر اسے اشارہ کرنا تھا پر وہ اس وقت کسی کو نوٹ کر ہی کب رہا تھا۔آیان واپس سلاخوں تک آیا اور یہاں سے باہر جھانکا تو اسے شناسا چہرے نظر آ ہی گیا۔اس نے اشارے سے اسے بلوایا۔

"تم کچھ کہنا چاہتے تھے؟"اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"نہیں!"سیدھا جواب آیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ!"وہ منہ بگاڑ کر بولا۔

اس نے مزید کچھ نہ پوچھا اگر اس نے کچھ بتانا ہوا تو خود آجائے گا۔وہ سوچ کر پلٹا تو اس کی نظر جیل کے اندر جس جگہ وہ کھڑا تھا وہاں زمین پر پڑی جہاں ایک کاغذ پڑا ہوا تھا اس نے ارد گرد دیکھا اور جھک کر اٹھالیا۔

"وقت میرا ہے آیان سکندر!تمہیں وہاں سے توڑا جہاں سے تمہیں سب سے زیادہ تکلیف ہوئی۔ بہت انتظار کیا تمہیں جیل میں دیکھنے کے لئے۔جانوروں والی فیل تو آرہی ہو گی نا۔آج خوشی کا دن ہے تم بھی خوب انجوائے کرنا!تمہاری جیل میں مہمان نوازی کے لیے بڑی رقم دے رکھی ہے۔"

قاسم!

اسے جاننے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کہ یہ قاسم ہے جس نے اسے جیل پہنچایا ہے اور وہ کاغذ اس اہلکار نے وہاں پھینکا ہے۔

"ذلیل انسان!" ان اس نے غصے سے دیوار پر مکا مارا۔

"کمینہ! بزدل۔۔۔" وہ اب غصے میں اسے گالیاں دے رہا تھا۔ باقی قیدی اس کے شور سے اسی کے لاک اپ کی طرف دیکھ رہے تھے جو یقیناً اس وقت وہاں نیا اور کم عمر تھا اب وہ بھی بپھرے شیر کی طرح ادھر اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔

اسی رات کے پچھلے پہر جب وہ کوٹھری کے بینچ پر لیٹا ہوا تھا تو اس کے لاک اپ کا تالا کھولا گیا تھا اور وہ آہٹ سن کر ہی آنکھیں کھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کوئی ہڈی نہ ٹوٹے باقی خیر ہے۔" وہ بھی گردن اکڑاتے ہوئے سیدھا ہوا اور آنے والوں کو خوش آمدید کہا اور پھر وہاں گھمسان کا رن پڑا تھا کہ وہ سب لہولہان ہو گئے تھے۔ پورے دس منٹ

بعد پولیس اہلکار فرسٹ ایڈ کے ساتھ آئے تھے اور باقیوں کو ان کے لاک اپ میں بند کر کے اس کے زخموں پر مرہم رکھا تھا۔اگلے لمحے سب ایسا ہو گیا جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

******

"تم امریکہ اور انگلینڈ کے بجائے چائنہ اور کوریا کی یونیورسٹیز میں کیوں سکالرشپ کے لیے اپلائی کر رہی ہو؟"نورالفجر سے وہ سوال پوچھنا کافی احمقانہ تھا پھر بھی عینی نے اسے معمول کی طرح لیپ ٹاپ میں مختلف یونیورسٹیز کی ویب سائٹ کھنگالتے ہوئے دیکھا تو پوچھ ہی لیا۔

"امریکی مجھے اچھے نہیں لگتے اور انگلینڈ میں جانا نہیں چاہتی۔"شانے اچکاتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر باپ کو دکھائی اور عینی کو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ آجکل مختلف کاموں میں بزی تھی،یونیورسٹیز کے لئے انٹری ٹیسٹ کی تیاری بھی کرتی تھی اور باہر کی یونیورسٹیوں کے لیے اپلائی بھی کر رہی تھی۔وہ جانا تو باہر ہی چاہتی تھی کیونکہ جوں جوں بڑی

ہو رہی تھی اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے رشتے کے لئے کوئی نہ کوئی آتا رہتا تھا اور اپنا خواب پورا کرنے سے پہلے وہ کسی جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتی تھی اور اس کے نزدیک شادی کرنا' بچے پالنا بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اس کے لیے وہ تیار نہیں تھی۔

"کے۔پاپ کے بھی کئی ممبرز امریکی ہوتے ہیں۔"عینی نے فوراً کہا۔

"ہاں تو کیا ہوا؟ رہتے تو ساؤتھ کوریا میں ہیں نا!"اس کی کے۔پاپ سے محبت گھر میں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی اور اس کی زبان پر ہر وقت وہی رہتے۔اب تو جیسے وہ گھر کے افراد میں شامل تھے۔ان کے بارے میں ضروری معلومات سب گھر والوں کو زبانی یاد ہو چکی تھی کہ کس گروپ کا کونسا ممبر نورالفجر سے کتنے سال بڑا ہے، کس کی سالگرہ کب ہے اور کس کے کتنے بہن بھائی ہیں وغیرہ۔آدھی کورین زبان اور کورین سائن گھر والوں کو سکھا کر اس نے عظیم کام کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے جنون سے سب ہی واقف تھے اور عمر ہر جگہ اسے اتنا سنا جاتا تھا کہ وہ کے۔پاپ کے بارے میں بات کرنا ترک کر دیتی تھی۔

"اگر تمہیں سکالرشپ مل جائے تو اکیلی کیسے رہو گی؟ ویسے ملنی تو نہیں والی۔" عمر کمرے میں آتا اسے چھیڑ گیا تھا اور آخری جملہ باپ سے سرگوشی میں کہا۔

"جیسے تم سب کچھ چھوڑ کر اسلام آباد جاؤں گی وہاں بھی رہ لوں گی۔" اس نے ناک چڑایا۔ اقبال عالم مسکرانے لگے۔

"ویسے میں آپ کو ساتھ لے کر جا رہی ہوں۔ زیادہ خوش نہ ہوں۔" باپ کو دھمکی بھی دے ڈالی۔

"بھئی میری بیوی ادھر، میرے باقی تین بچے گھر میں! تم اکیلی جاؤ بھئی۔ میں نے کیا لینا ہے وہاں جا کر؟" اقبال عالم نے فوراً سے بات بنائی۔

"کچھ بھی مت لیجئے گا میں وہاں ہوسٹل میں رہنے کے بجائے آپ کے ساتھ اپارٹمنٹ میں رہوں گی تو گھر والی فیلنگ آئے گی۔" نور نے مسکرا کر کہا۔ ابھی بھی وہ کسی یونیورسٹی کے لئے اپلائے کر رہی تھی۔

"دیکھ لو دیکھ لو شیخ چلی والے خواب۔ان پر کونسا بل آتا ہے؟" باپ کے پاس بیٹھ کر وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

"میں خواب دیکھنا ہی نہیں انہیں حقیقت بنانا بھی جانتی ہوں۔" اس نے ایک عزم سے جواب دیا۔

"بناتی رہو پر میرے بابا کہیں نہیں جائیں گے۔" عینی باپ کو خشک میوہ جات کھلا رہی تھی اور ساتھ ساتھ ان کی فضول باتیں بھی سن رہی تھی۔

"اوئے یہ میرے بابا ہیں۔" وہ وارننگ دیتے ہوئے بولی اور ایسا کرتے ہوئے بالکل چھوٹی بچی لگی۔

"ہمیں پتہ ہے تمہارے بھی ہیں۔ غنڈہ اسٹائل میں بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی!" عینی نے اسے گھور کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"بابا میں نے سی ایم یو میں بھی اپلائی کر لیا۔ بس اب تو میں تھک گئی ہوں۔" عینی کی بات کو اگنور کر کے اس نے اقبال عالم سے کہا۔

"محنت جاری رکھو۔میری بیٹی کو سکالرشپ نہ ملے ہو ہی نہیں سکتا۔"اقبال عالم نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

"وہی تو بس تہجد میں دعا کرنا مل جائے تو کوریا میں۔"عمر اور عینی نے مشترکہ اسے "ناشکری" کہا تھا۔

"تمہیں کوریا میں ہی سکالرشپ ملے گی انشاءاللہ۔مجھے یقین ہے۔"

"آپ کی تو ساری دعائیں نور کے لیے ہوتی ہیں بابا! دعا کریں میں فرسٹ ڈویژن سے پاس ہو جاؤں۔"عینی نے فوراً دہائی دی کیونکہ وہ کلاس کی لائق اسٹوڈنٹ ہونے کے باوجود یہ شو کرواتی تھی کہ وہ بہت نالائق ہے۔

www.novelsclubb.com

****

آیان کا کیس چل رہا تھا اور اسے چھ مہینے ہو چکے تھے عدالتوں کے چکر لگاتے ہوئے اور معجزاتی طور پر چھ مہینوں بعد فیصلہ اس کے حق میں آ گیا تھا۔ چھ ماہ ضمانت پر رہا ہونے کے باوجود اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی بھی قید ہے کیونکہ سکندر کے دو خاص بندے ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوتے تھے۔ چاہے وہ گھر پر ہو یا گھر سے باہر۔ قاسم کا سچ تحقیقات کے بعد سامنے آ گیا تھا اور روحان کی بنائی گئی ایک ویڈیو (جس میں قاسم خود اقرار جرم کر رہا تھا) سے ثابت ہو گیا تھا کہ آیان بے گناہ ہے اور ویڈیو جعلی نہیں بلکہ اصل ہے۔ ان کا اسمگلنگ گینگ بھی پکڑا جا چکا تھا۔ قاسم کو تین سال قید بامشقت اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہوا تھا۔ اس نے بھی اقرار جرم سب کے سامنے کر لیا تھا اور ایسا کرتے ہوئے وہ کہیں سے بھی شرمندہ نہیں لگ رہا تھا۔ آیان عدالت میں بری تو ہو گیا تھا لیکن گھر والوں کی نظر میں وہ ابھی بھی مجرم تھا اور ایسا اسے لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ اب تو آپ ناراض نہیں ہیں ناں!" اس نے پوچھا۔

"میں سخت الجھن میں ہوں یہ سوچ سوچ کر کہ اگلی مرتبہ کس طریقے سے تم میرا نام مٹی میں ملاتے ہو۔"انہوں نے بغیر لحاظ کیے اسے بگھو کر طنز کیا۔

"میری غلطی نہیں تھی اس میں۔اب سب ٹھیک ہے ڈیڈ۔"وہ اب بیزاری سے بولا۔اس سے پہلے کے سکندر کوئی جواب دیتے قاسم کے والد نے ان سے بات کرنے کا وقت مانگا اور وہ ان کی بات سننے دوسری طرف چلے گئے۔

"شایان بھائی آپ کو بھی مجھ پر شک ہے ابھی تک؟"اس نے جل کر پوچھا۔وہ لوگ کورٹ سے باہر آرہے تھے۔

ارد گرد جگہ کی مناسبت سے شور تھا۔اپنی سماعتوں کے لیے آنے والے وکیل،پیشیوں کے لیے لائے جانے والے مجرم،کچھ عام لوگ،کچھ خاص لوگ۔

www.novelsclubb.com

"بھائی کے طور پر بالکل بھی نہیں پر ایک تجزیہ نگار کے طور پر ہاں۔" شایان نے نپا تلا سا جواب دیا۔

اس کی بات پر آیان نے برا سا منہ بنایا اور اسے "دو نمبر آدمی" کا خطاب دیا تو شایان اور روحان ہنسنے لگے۔

"ایک عام مشاہدے میں آیا ہے کہ اس عرصے میں آیان بہت سے چڑچڑا ہو گیا ہے۔" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے روحان نے ان لوگوں سے کہا۔

"پہلے جیسے یہ بہت ہی چلبلا قسم کا ہوتا تھا نا؟" شایان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میں زندگی کے اگلے ایڈونچر کا بہت شدت سے انتظار کر رہا ہوں!"

"ہاں تمہیں کرنا بھی چاہیے۔ آخر کو باپ کی عزت کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے!" شایان اور روحان ہنسنے لگے تو ہنستے ہی چلے گئے پر ثاقب سکندر ابھی کہہ رہے تھے۔

"دو مرتبہ جیل کی ہوا کچھ اچھی بھی محسوس نہیں ہوتی۔اگلی مرتبہ کسی کا قتل کرنا تاکہ جیل میں ایک لمبا عرصہ آسانی سے گزار سکو!"ثاقب سکندر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس پر طنز کرتے ہوئے بولے۔

"تساں مینوں خوش تکی ہی نہیں سکدے!"(آپ مجھے خوش دیکھ ہی نہیں سکتے)اس نے منہ پھلا کر شکوہ کیا۔

سکندر کو وہ بچہ امیچیور لگتا تھا لیکن وہ اپنی عمر سے زیادہ میچیور ہو چکا تھا۔16 سال کی عمر میں جو وہ چھت سے گرا تھا تب اسے زندگی کی حقیقت معلوم ہو چکی تھی وہ بہت ہی غنڈ ٹائپ بندہ ہوا کرتا تھا۔ غصہ اس کی ناک سے نیچے نہیں ہوتا تھا اور حس مزاح اس میں سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی۔گھر میں ماں کا لاڈلا تھا اس لئے سب بہت عزت کرتے تھے اور دوسرا سب بہن بھائیوں کی جان اس میں بستی تھی۔سولہ سال کی عمر میں اس کے اندر سے غرور و تکبر اور انا نکلی تھی۔اس کے کردار میں عاجزی آگئی تھی۔اسے توڑ کر بتایا گیا تھا کہ وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگا جا رہا ہے لیکن اس کی تو ایک سانس

بھی کسی کی محتاج تھی۔ پیسہ اسے غلط سمت میں لے جا رہا تھا۔ اسے پیسے کی امیری سے نفرت ہوئی تھی۔ دل کی امیری بھی اس نے سولہ برس کی عمر میں والدین سے سیکھی تھی۔ وہ شروع سے ہی اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا پر بیماری کے وقت وہ اللہ کی طرف سے بھیجا گیا فرشتہ معلوم ہوئیں اور اسے ماں سے محبت ہو گئی تھی۔

یہ ضروری نہیں ہوتا آپ کو ہر خونی رشتے سے محبت ہو کچھ خونی رشتے آپ کی عادت بن جاتے ہیں اور کچھ خونی رشتے محبت اور کچھ صرف نام کے خونی ہوتے ہیں اور ان میں خون سفید ہوتا ہے۔ جب تک خون کا رنگ گہرا سرخ رہتا ہے تو رشتے اسی رنگ سے مضبوط اور پائیدار ہو جاتے ہیں ورنہ خون رنگ بدلے اور رشتے نہ بدلے ہو ہی نہیں سکتا!

www.novelsclubb.com

بہر حال وہ دو سال مشکل تھے۔ معذور وجود سے وہ خود کو مجرم سمجھنے لگا تھا پر ماں باپ، بہن بھائی جس طرح اسے ہمت دیتے تھے، اسے محبت سے سمجھاتے تھے، آیان سکندر وہ سب نہیں بھول سکتا تھا۔ کالج میں بھائی ڈھال بنے رہتے تھے اور اس کی خود اعتمادی پر آنچ نہیں آنے دی اور گھر میں بہنیں

ایک پل اسے اکیلے بیٹھ کر اداس نہیں ہونے دیتی تھیں۔ماں باپ الگ پانچ سال کے بچے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔اس فیملی کا خون گاڑھا سرخ ہی رہا تھا لیکن وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔

****

"کل ایمان کی منگنی ہے سب جانتے ہیں؟"ثاقب سکندر کی فیملی ایک ماہ بعد کھانے پر اکٹھے بیٹھی ہوئی تھی اور اسی وجہ سے پچھلے ایک ماہ سے وہ گھر بالکل بھی گھر نہیں لگ رہا تھا کیونکہ آیان کا کیس ختم ہونے کے بعد وہ اور روحان اسلام آباد چلے گئے تھے۔ایمان مظفر آباد اپنی نانی کے گھر چھٹیاں منانے چلی گئی تھی جبکہ مناہل اور حدیقہ گھر پر۔ثاقب سکندر کراچی اور شایان بزنس کے سلسلے میں انگلینڈ گیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو نہیں پتا تھا!"روحان نے معصومیت سے کہا۔

"مجھے تو ابھی بھی نہیں پتا"آیان بھی ہنسا۔سب ہی ایمان کی منگنی کے لئے واپس آئے ہوئے تھے۔

"تم دونوں اپنا منہ بند رکھو!" سکندر نے ان دونوں کو ڈپٹا۔

"ڈیڈ منہ بند رکھیں گے تو کھانا کیسے کھائیں گے؟ یوز کامن سینس۔" روحان انھیں تنگ کرنے لگا۔

سکندر نے اسے گھورا لیکن اثر ندارد۔

"یہ بات بتانے والی نہیں ہے کیونکہ سب جانتے ہیں لیکن اب جو میں بتانے والا ہوں وہ شاید سب کے لیے نیا اور حیران کن ہو گا۔"

"لیٹ می گیس! آپ میری شادی کروانے والے ہیں؟" روحان نے شوخے پن سے کہا تو قریب بیٹھی حدیقہ بیگم نے اس کے کندھے پر چپت رسید کی۔

"نہیں بھائی آپ اتنی چھوٹی ایج میں شادی کیسے کریں گے یوز یور کامن سینس!" مناہل نے روحان کے الفاظ اسے واپس کئے۔

"پھر ڈیڈ دوسری شادی کر رہے ہوں گے کیوں شایان بھائی کون سی چڑیا کو قابو کروایا ہے آپ نے؟"روحان شروع ہو چکا تھا۔اب کی مرتبہ سکندر نے قہقہہ لگایا۔

"شرم کرو ماں کے سامنے ایسی باتیں کر رہے ہو وہ کیا سوچے گی؟"سکندر نے روحان سے کہا۔

"میری مام کو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ ایک چھوڑ کر دس چڑیا قابو کریں!"ایمان نے ماں کو لاپرواظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"کیوں بھئی مجھے بہت فرق پڑتا ہے ذرا کسی عورت کی تعریف تو کریں میرے سامنے۔"حدیقہ نے فوراً برا منایا اور سکندر ہنس پڑے۔

"اب میں کچھ سنجیدہ بات کرنا چاہتا ہوں آیان کے بارے میں۔"آیان سمیت سب الرٹ ہو گئے کیونکہ ثاقب سکندر کے آیان کے بارے میں کیے گئے فیصلے آیان کو اکثر پسند نہیں آتے تھے۔

پھر بھی وہ تابعداری سے کھانا چھوڑ کر بولا۔"اب کیا حکم ہے ڈیڈ؟"

"کل تمہاری منگنی بھی ہے۔" انہوں نے سب کے سر پر مشترکہ بم پھوڑا۔ وہ ساکت ہوا اور ایک لمحے کیلئے سنجیدہ بھی ہوا پھر دوسرے لمحے ہی ہنستے ہوئے بولا۔

"میں بھی کافی دنوں سے یہی سوچ رہا تھا کہ آزادی کے دن بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ آپ نے اچھا فیصلہ کیا پھر یہ بھی بتائیں کس سے کروائی جا رہی ہے میری منگنی؟" کہتے کہتے وہ سنجیدہ ہو گیا۔ وہ اب شکوہ نہیں کرتا تھا بات خاموشی سے مان لیا کرتا تھا۔ حدیقہ بیگم نے اسے دیکھا تو وہ نظریں چرا گیا۔

"اقراء سے۔" آیان سکندر کو شاک ہی تو لگا تھا۔

"اقراء۔۔۔ وہ تایا کی بیٹی؟" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں!" سکندر صاحب نے کہا۔

"اب یہ تو زیادتی ہے ناڈیڈ!" وہ افسردگی سے سوچ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پر ڈیڈ وہ ہم سے کتنی بڑی ہے۔" روحان نے پہلا اعتراض اٹھایا۔ آیان تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔

"تم سے شادی نہیں کروا رہا میں آیان کی بات کر رہا ہوں"

"تو میری اور آیان کی ایج میں کیا فرق ہے؟" وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

"تمہیں میں نے بحث کرنے کا حکم نہیں دیا۔" سکندر اب سنجیدگی سے بولے۔

"پر ڈیڈ آپ ہر مرتبہ آیان سے ناانصافی کیوں کرتے ہیں؟ اقراء کی شادی نہیں ہو رہی تو اس میں آپ نے اپنے بیٹے کو قربانی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا؟" وہ تمیز لحاظ بھولا تھا۔

"شٹ اپ روحان! Dad is dead right(ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں)" آیان نے سختی سے کہا۔

روحان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا کہ وہ اتنی آسانی سے مان رہا ہے۔وہ اسے سر پھرا اور جلد باز کہتا تھا پر آج وہ اسے بے وقوف بھی لگ رہا تھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ میری مرضی کے بغیر آپ نے اتنا بڑا فیصلہ کیوں کیا؟"ایک گہرا سانس لینے کے بعد آیان نے پوچھا۔

"کیونکہ تمہیں فرق نہیں پڑتا تم سے شادی کرنے والی لڑکی کی عمر بڑی ہو یا چھوٹی۔"

"مجھے فرق پڑتا ہے۔بہت فرق پڑتا ہے۔آپ کو ایسا کیوں لگا کہ میری زندگی کے اہم فیصلے سے مجھے فرق نہیں پڑنا؟"

"مناہل جاؤ اسٹڈی ٹیبل پر انویلپ پڑا ہوا ہے اسے لے کر آؤ!"ثاقب سکندر بھی سرد مہری سے بولے اور کھانا تو سب کو بھول ہی گیا تھا۔

مناہل کے واپس آنے تک کوئی بات نہ ہوئی سب آیان کو دیکھ رہے تھے اور وہ ٹیبل پر پڑے پانی کے جگ کو گھورتا رہا پھر اس نے نظر اٹھا کر ماں کو دیکھا اور پھیکا سا مسکرایا جیسے سب ٹھیک ہو جانے کی تسلی دے رہا ہو۔ مناہل واپس آئی اور انویلپ سکندر کے سامنے رکھا۔ انہوں نے وہ بند لفافہ آیان کے سامنے پھینکا۔ آیان نے پہلے سب کے چہروں کو دیکھا جو صرف اسی کی طرف تجسس سے دیکھ رہے تھے اور پھر اس نے انویلپ کھول لیا۔ اس کے اندر تصویروں کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر سنجیدگی در آئی۔ ان لڑکیوں کے ساتھ تو کیا کبھی خود کی کسی دوست کے ساتھ ایسی بولڈ تصویریں نہیں بنوائیں تھیں۔ ایک نئی مصیبت!

"ویسے تو ہر لڑکی ہی بڑی خوبصورت ہے پر اگر میں کہوں کہ یہ ایڈٹ شدہ ہیں تو؟" آیان نے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"میں پھر بھی تمہاری شادی اقراء سے کرواؤں گا۔" وہ سنجیدگی سے بولے۔

"ہمم بلیک میلنگ۔ گڈ!" وہ افسردگی سے بڑبڑایا۔

"اوہ کام آن ڈیڈ آپ کو بھی پتہ ہے یہ میں نہیں ہوں۔اس طرح کی تصویریں آجکل کسی بھی تھرڈ کلاس پرنٹنگ شاپ پر آسانی سے بن جاتی ہیں۔یہ میں نہیں ہوں۔یہ جھوٹی تصویریں ہیں۔مان لیں آپ کا بیٹا فیمس ہو گیا ہے!" جتنے دھڑلے سے وہ کہہ رہا تھا اس کا اندازہ صرف اسے خود کو ہی تھا۔ اندر سے تو وہ ٹوٹ کر ہی رہ گیا تھا۔اس کا ایسا کردار تو نہیں تھا جو بار بار فیملی کے سامنے مشکوک ہو رہا تھا۔اسے اس لمحے بہت بے چینی محسوس ہوئی۔سکندر نے کچھ نہ کہا تو اسی کو دوبارہ بولنا پڑا۔

"ایک کام کرتے ہیں میرے سامنے آکر ان میں سے کوئی بھی کہہ دے کہ میں اس سے تعلق رکھ چکا ہوں تو میں مان لوں گا آپ کی بات بھی اور الزام بھی۔" اسے مسئلہ نہیں تھا شادی سے پر اقراء عمر میں اس سے کافی بڑی تھی اور ابھی وہ کسی سے کمٹمنٹ کیلئے بھی تیار نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری حرکتوں کی تحقیق کرنے بیٹھ جاؤں۔" وہ سیخ پا ہوتے ہوئے بولے۔

"یار آپ تو پری پلیننگ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔" تلخی سے سوچ کر وہ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر اپنی اس پیاری سی فیملی کو دیکھا اور اسے پتہ تھا اگر وہ ایک منٹ بھی مزید وہاں کھڑا رہا تو رو دے گا۔

"میں جا رہا ہوں کل منگنی سے پہلے واپس آ جاؤں گا!" اپنی رضامندی دے کر اس نے باپ کا سر اونچا ہی رہنے دیا۔ ایک تنفر بھری نگاہ سے تصویروں کو دیکھا اور انھیں ہوا میں اچھالتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ اپنی اسپورٹس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے چپکے سے دو آنسو نکل کر بہے تھے۔ اب یہ کون آ گیا تھا اس کا نیا دشمن؟

اندر روحان ساری تصویریں زمین سے اٹھا کر اکٹھے کر کے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مناہل روم میں جاؤ!" روحان نے کہا اور وہ بغیر کچھ بولے اپنی سیٹ چھوڑ کر اٹھ کر چلی گئی تھی۔ وہ کم عمر تھی اس لئے وہ اس کے سامنے کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا۔

"ڈیڈ یہ تصویریں؟اب یہ سو کالڈ تصویریں آیان کے کریکٹر کو ڈیفائن کریں گی؟"وہ تصویریں دیکھ چکا تھا اور اب باپ سے سوال کر رہا تھا۔

"میں جو کچھ کر رہا ہوں اس کی بہتری کے لئے کر رہا ہوں۔میں کل کا بچہ نہیں ہوں جسے ان کی حقیقت معلوم نہ ہو۔میں جانتا ہوں ان سب لڑکیوں کا چہرہ آج اس نے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا۔وہ غصے میں غلط فیصلے کرتا ہے اس نے اتنی چھوٹی عمر میں دشمنوں کی لائن لگائی ہوئی ہے۔آگے پتہ نہیں وہ کیا کرے گا؟مستقبل میں اس کا کسی بھی لڑکی سے اسکینڈل جو اس کے لیے مشکلات کا باعث بنے میں افورڈ نہیں کر سکتا۔"

"ڈیڈ اب وہ اسکینڈل نہ بنانے کی وجہ سے اپنی زندگی انجوائے کرنا چھوڑ دے؟"وہ ابھی بھی سکندر کی بات سے اتفاق نہیں کر رہا تھا۔

"زندگی انجوائے کرنے سے منع نہیں کر رہا میں اسے!"انھیں روحان کا لہجہ پسند نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں یہ تو وہی بات ہو گئی کہ ایگل کے پر کاٹ کر اسے کہو کہ اڑو جتنا اونچا اڑ سکتے ہو۔" وہ اونچی آواز سے بولا۔ وہ سکندر کی بات سے متاثر نہیں ہوا کرتا تھا کیونکہ وہ ایک موٹیویشنل اسپیکر تھا۔ وہ اپنی بات منوا کر رہتا تھا۔

"ڈیڈ صیح کہہ رہے ہیں روحان۔" شایان نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا۔

"ڈیڈ آیان کے ساتھ ایسا نہ کریں۔ وہ آپ کی سوتیلی اولاد نہیں ہے۔" روحان بھی اب تھوڑا نرم پڑا۔

"بکواس مت کرو اور میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا۔" انہوں نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ نے آج تک مشورہ کس سے کیا ہے ڈیڈ؟" وہ بھی غصے سے کہتا ہوا بیسمنٹ کی طرف چلا گیا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ بچوں کی مرضی کے بغیر کچھ بھی مت کیجئے گا۔" حدیقہ بیگم نے افسوس سے سکندر کو دیکھا۔

"میں بچوں کو اندھے کنویں میں دھکیلنے کا روادار نہیں ہوں۔ جو بہتر لگے گا وہی کروں گا۔" سنجید گی سے کہہ کر وہ سیٹ سے اٹھ کر چلے گئے۔ مطلب ان کا فیصلہ اٹل ہے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" شایان نے ماں کو تسلی دی اور چلا گیا۔

ایمان اٹھ کر ماں کے پاس آئی۔

"سب جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا ایسا نہیں ہے۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے بھی ماں کو تسلی دی تھی۔

"ہاں میں جانتی ہوں میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔ اب نا جانے وہ کہاں چلا گیا ہے۔ اللہ اس کی حفاظت کریں خیر تم جا کر سو جاؤ صبح بہت کام ہو گا اور تمہاری منگنی بھی ہے۔" انہوں نے مسکرا کر اسے خود سے لگایا۔

"میں آپ کو بہت مس کروں گی!" ایمان نے کہا۔

"میری جان میں بھی تمہیں بہت مس کروں گی جب رخصت ہو جاؤ گی۔"ان کی بات سمجھ کر وہ ہنس پڑی۔

******

"نورا ایسے منہ بسور کے مت بیٹھو۔ٹیسٹ چھوڑ کے آیا ہوں تمہارے لئے!"عمر اب مسلسل اس کی خاموشی سے اکتا کر اپنی عظیم قربانی کے بارے میں بتا رہا تھا اور وہ اسکالرشپ نہ ملنے کا سوگ منا رہی تھی۔اب تو اسلام آباد میں پڑھائی بھی شروع کر دی تھی۔

"میں نے بلایا تھا تمہیں؟اور جو ٹیسٹ چھوڑ کے آئے ہو نا میری سیریس بیماری والی حالت کی وجہ سے مجھے بہت اچھے سے معلوم ہے۔"عینی اسے بتا چکی تھی پر اتنی دیر کا وہ اب بولی تھی۔عمیر اور نورالفجر اسلام آباد میں پڑھتے تھے۔آج عمر اور عینی ان سے ملنے آئے تھے بلکہ نور کو تسلی دینے آئے تھے۔

"ہاں وہ چھٹی نہیں ملنی تھی تو۔۔۔"وہ کچھ گڑ بڑا گیا۔

"رات کو کوئی ٹیسٹ ہوتا بھی نہیں ہے۔"نورالفجر اس کا ریکارڈ لگانے لگی۔

"اچھا جو بھی ہے تم بس یہ اسکالرشپ نہ ملنے کا سوگ منانا بند کرو"اب عینی بولی۔اسے پھر سے اپنا دکھ یاد آیا۔

"کوئی نہیں میری نوری کوشش کرتی رہے گی۔"عمیر نے اسے حوصلہ دیا۔

"او میری اقبال مندی کی ملکہ مل جائے گی نا!پریشان کیوں ہوتی ہو؟"عمر نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔نورالفجر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ کے رنگ بکھر گئے۔

"قسم سے بہت ہی ڈی موٹیویٹ ہو گئی ہوں اگر اسکالرشپ کے لئے انگلینڈ اور امریکہ اپلائی کروں تو ایپلیکیشن منظور کر لی جاتی ہے۔چائنہ والے تو پتا نہیں کیا کیا مانگنا شروع کر دیتے ہیں اور کوریا میں ایم

بی بی ایس کرنے کے بعد ہی پی ایچ ڈی کے لیے اپلائی کر سکتی ہوں۔" وہ اب تفصیل سے آگاہ کر رہی تھی جبکہ عمر کی پی ایچ ڈی کا نام سن کر ہی آنکھیں حیرت کے مارے کھلتی چلیں گیئں۔

"وہاں تو اسٹڈی بہت ٹف ہے نور اور پھر میڈیکل؟" عینی نے فکر مندی سے کہا۔

"ہاں وہاں ہائی سکول کے بچے رات ڈیڑھ بجے تک پڑھ سکتے ہیں میں تو پھر یونیورسٹی میں جاؤں گی اور مجھے یقین ہے میں کر لوں گی۔" اسے یقین تھا کہ اسے اسکالر شپ مل جائے گی اب تو وہ خود کو آدھا ساؤتھ کوریا میں ہی تصور کرتی تھی۔

"انشاءاللہ!" عمیر نے کہا۔ عمر تو چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ باہر پڑھنے جائے وہ تو بس اس کا موڈ اچھا کرنا چاہتا تھا۔ اسلام آباد میں نور الفجر ایم بی بی ایس اور عمیر ایم بی اے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھائی میں نے ایم بی بی ایس کے بعد پڑھائی جاری رکھنے کا سوچا ہے کم از کم ایک عدد پی ایچ ڈی ڈگری تو میں لے ہی لوں گی۔" اب وہ رسانیت سے عمیر کو اپنے اگلے پلین کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"اللہ کو مانو نوری! یہ پانچ سال لگاؤ اور عمیر بھائی کے ساتھ نکلو ہمارے گھر سے۔" عمر نے بیچارگی سے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔ نور اور عمیر نے حیرت سے اسے دیکھا کہ کتنی جلدی ہے اسے۔

"عمر یہ جو تمہیں شادی کے جلدی ہے نا مجھے بتاؤ عمیر بھائی سے پہلے تمہاری بات کرتی ہوں بابا سے اور میں نے اپنی مرتبہ پہ تو ضد لگا لینی ہے کہ پہلے اس بندر کو کسی کا گھر داماد بنائیں پھر مجھے کسی کی بہو۔" اسے تو پتنگے ہی لگ جاتے تھے شادی کی بات پر جیسے ابھی کے ابھی اسے رخصت کیا جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا جیسے آدھا میر پور مجھے گھر داماد بنانے کے لیے الیکشن کروا رہا ہے۔" وہ ہنسا۔

"نور تم واقعی پی ایچ ڈی کی پلاننگ کر رہی ہو؟" عینی نے اب حیرت سے پوچھا۔

"ہاں ایم بی بی ایس کر کے میں اسکالر شپ پر یا سیلف پر ساؤتھ کوریا جاؤنگی۔ تین سال میں پی ایچ ڈی آسانی سے ہو جائے گی۔" عمر نے ہاتھوں پر پی ایچ ڈی کے تین اور ایم بی بی ایس کے پانچ سالوں کو گنا۔(استغفر للہ آٹھ سال!)

"تم پڑھ لوں گی اتنا؟" عینی تو حیرت کے مارے کھڑی ہی ہو گئی۔

"کیا مطلب میڈیکل پڑھنے کے لئے ہی تو رکھی ہے۔" اس نے بے فکری سے کہا۔

"ہاں جی! لائف برباد۔۔۔زندگی تباہ۔۔۔" عمر نے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہا۔ عمیر بھی حیران زدہ تھا اس کی پی ایچ ڈی والی منطق سے۔

"تم نے کبھی کلاس کا ٹیسٹ تک یاد نہیں کیا اور اب میڈیکل رکھ کے ہمیں حیران کیا اور پی ایچ ڈی کر کے تم ہمیں ہارٹ اٹیک دینا چاہتی ہو؟ تمہارے دماغ کا کوئی سکریو تو ڈھیلا نہیں ہو گیا؟" عینی نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ حیرت سی حیرت تھی اس کے انداز میں۔

"ہاں سارے سکریو اب فکس ہوئے ہیں اور کالج لائف تو ایسے ہی گزارنی ہوتی ہے بے فکری سے۔ اصل ڈنٹ تو یونیورسٹی میں ہی لگنے ہوتے ہیں بھئی!" تینوں ایسے حیران ہوئے جیسے انھیں کم از کم نور سے اتنی لائقی کی امید نہیں تھی۔ کہاں وہ نور جو ہر پی ٹی ایم پر گھر والوں کو بے عزت کرواتی تھی اور کہاں پی ایچ ڈی کو آسان کہنے والی۔

"ایسا تو روحان سکندر کہتا ہے!" عینی موٹیویشنل اسپیکرز کو بہت سنتی تھی اور پھر وہ ہینڈسم اور اپنے شہر کا ہو تو سننا لازمی تھا۔

"ہاں کل یونیورسٹی میں کوئی ویڈیو دیکھ رہا تھا اس کی میرے کانوں میں بھی یہ بات پڑی۔ پتے کی بات لگی میں نے ابھی کہہ دی۔" اسے کیا پتا روحان سکندر کون ہے اور جاننے کا شوق بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر تم ایم بی بی ایس سکون سے اسی یونیورسٹی سے کرو گی۔ میں بابا کو مطمئن کر دوں؟" عمر نے پوچھا۔

"ہاں میں کر دوں گی بابا کو مطمئن اور تم تیاری کرو لاہور جانے کی!"

"کیوں میرا سسرال وہاں ہے؟"نور نے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا۔

"بابا نے یونیورسٹی کا کہا تھا عمیر بھائی نے دیکھ لی ہے تمہارے لیے لاہور میں یونیورسٹی!"

"استغفر اللہ ربی من کل۔۔۔"اس نے توبہ کرنے والے انداز میں دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"میں میرپور سے ہی پڑھ کر کوئی مستری پلمبر لگ جاؤں گا۔"عمر ایسا بندہ تھا جسے چینج اچھا نہیں لگتا تھا۔

"اگر مستری پلمبر ہی لگنا ہے تو بڑی بڑی یونیورسٹیز کے لئے کوچنگ سینٹر سے تیاری کیوں کر رہے ہو؟میرے بابا کا پیسہ فضول میں حرام کر رہے ہو۔جاؤ کسی میکینک کی شاپ پر دو سے تین دیہاڑیاں لگاؤ لگ پتہ جائے تمہیں!"وہ غصے سے بولی۔

"میں کچھ سوچ رہا ہوں۔"عمر نے کہا۔

"بکو!" وہ اسی انداز میں بولی۔

"تم خاموش زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔"

"اللہ کرے تمہارا سسرال لاہور میں ہو اور تمہیں پتا ہے میرے دماغ میں تازہ ترین اپڈیٹ کیا آئی ہے تمہارے لئے کہ تم کسی کے گھر داماد بننے کے لائق بھی نہیں ہو۔ یہ میرے ماں باپ کا حوصلہ ہے جو تمہیں برداشت کر لیتے ہیں۔ ویسے بھی کچرے سے اٹھایا تھا انہوں نے تمہیں۔ تم بھولے تو نہیں ہونا بچپن کی یہ بات؟" وہ غصے میں اسے بھائی ماننے سے انکار کر دیا کرتی تھی اور ابھی بھی ایسا ہوا تھا۔ عینی اور عمیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اوبی بی! اب میں آٹھ سال والا عمر نہیں ہوں جو تمہاری اس بات کا روگ لگا کر دو دن کھانا نہیں کھاؤں گا اور رو رو کر بیمار پڑ جاؤں گا۔ مجھے پتا ہے کچرے سے کس کو اٹھایا گیا ہے؟ بس بابا نے بتانے سے منع کیا ہوا ہے ورنہ تمہیں تو میں جواب دے دیتا۔ میری بد دعا ہے تم ساؤتھ کوریا پڑھنے جاؤ اور تمہیں وہاں بی ٹی ایس، ایگزو، گاٹ سیون، بلیک پنک کا ایک لائیو کانسرٹ بھی دیکھنا نصیب نہ ہو۔"

اتنی بڑی بد دعا پر نور کو تو غصہ ہی آگیا۔ عمیر نے بے چارگی سے ارد گرد دیکھا کیونکہ لوگ انہی کی طرف متوجہ ہو چکے تھے اور پھر ان دونوں کو دیکھا جو ریسٹورنٹ کو گھر کا لاؤنج سمجھ کر بیٹھ گئے تھے۔

"اور اللہ کرے تمہیں لاہور میں ہی کسی سے محبت و حبت ہو جائے۔" وہ غصے سے کھڑے ہو گئی۔

"آمین!" عمر نے صدق دل سے آمین کہا تھا اب وہ اسے کوریا میں محبت ہونے والی بد دعا تو نہیں دے سکتا تھا۔

"اور اللہ کرے تمہاری شادی جس سے طے ہو اس سے شادی ہی نہ ہو۔" وہ اٹھارہ اور انیس سال کے کالج یونیورسٹی پڑھنے والے بچے تھے اور انھیں ایک دوسرے کی شادی کی فکر ہو رہی تھی۔

"اور اب اگر تم دونوں خاموش نہ ہوئے تو اس ریسٹورینٹ سے امی کے اسٹائل میں باہر لے کر جاؤں گا۔ انہوں نے اسی برے وقت میں تم دونوں کو قابو کرنے کے لیے مجھے ٹپس دی ہوئی ہیں۔" عمیر کا ہاتھ جوتے کی طرف جاتا دیکھ کر دونوں ہی پل میں دھپ کر کے سیٹوں پر گرے۔

وہ جو خاموش ہوئے تو ایسا لگا کے ریسٹورنٹ میں کوئی بول ہی نہیں رہا تھا۔ گردنیں موڑ کر جو دیکھا تو عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ پایا۔ اپنی اپنی جگہ دونوں ہی شرم سے پانی پانی ہوئے تھے پر ڈوب مرنے کے لیے بھی چلو بھر پانی میسر نہ تھا۔

******

وہ ایک اونچی ڈھلوان پر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے ہونے والی گہما گہمی کو دیکھ رہا تھا۔ دنیا تو جیسے دوڑوتی ہی چلی جا رہی تھی۔ بہت دور سے شہر کی روشنیاں نظر آ رہی تھیں اور شہر بہت خوبصورت لگ رہا تھا لیکن اس وقت اسے وہ سب خوبصورت نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اس وقت تک وہیں کھڑا ٹریفک کی روانی کو دیکھتا رہا جب تک وہ ختم نہیں ہو گئی۔ رات گہری ہونے کے بعد چھٹنے لگی تھی اور آسمان پر سحر طلوع ہو رہی تھی۔ وہ حیران ہوا کرتا تھا جب اسے کوئی کہتا کہ ٹینشن سے رات کو نیند نہیں آئی۔ وہ سوچتا تھا بھلا اب ایسی بھی کیا ٹینشن کہ نیند کو ہی قربان کر دیا جائے۔ آج اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ غم کی رات کو نیند کیسے اڑ جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

فجر کی اذانیں شروع ہو گئیں تو قریبی مسجد سے اذان کی آواز سن کر وہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر یونہی گھومنے کے بعد اس نے ایک مسجد کے باہر گاڑی روکی اور اندر چلا آیا۔ وضو کیا اور نماز کیلئے باقی لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا۔ نماز کے بعد جب سب لوگ دعا مانگ رہے تھے تب اس نے اپنی زندگی میں آسانی اور اللہ سے رحم مانگا تھا۔ وہ دعا مانگتے مانگتے رو دیا تھا اور وہ بھی صرف اس لیے کی زندگی میں ایسی کوئی خاص نیکی نہیں تھی جس کے بدلے وہ کچھ مانگ سکے۔ ندامت سی ندامت تھی کہ وہ اپنا جھکا سر نہیں اٹھا سکا تھا۔ نماز کے بعد امام صاحب درس دینے لگے تھے اور وہ بھی وہیں صحن میں دیوار سے ٹیک لگا کر ان کو سننے لگا۔ فی الحال گھر نہیں جانا چاہتا تھا۔ امام صاحب کہہ رہے تھے اور ان کی آواز میں شائستگی اور مہربانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جانتے ہیں آپ لوگ صبر کرنے والوں کا بڑا اجر ہے۔ جب کوئی انسان کسی کا ظلم سہے پھر استطاعت رکھتے ہوئے بھی بدلہ لینے کے بجائے معاف کر کے صبر کر جائے تو وہ بہت ہی اعلیٰ انسان ہے۔ اللہ کو بہت محبوب ہے ایسا بندہ۔ صبر کہنے کو بہت چھوٹا لفظ ہے لیکن اس کے اندر بہت طاقت ہوتی ہے یہ

آپ کواللہ کی نظر میں، اللہ کی بارگاہ میں، بہت مقبول کر لیتا ہے۔ حضرت عمر بن عبس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "مل ایمان؟" یعنی کہ ایمان کیا ہے؟" پر سکون اور مدہم آواز جیسے کانوں میں میٹھا رس گھول رہی تھی۔

"ایمان کیا ہے؟ عقیدہ، عقیدے کی پختگی۔ انہوں نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی پیارے الفاظ کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"**الصبر والصماح**" یعنی کہ صبر کر، معاف کر!" آیان خاموشی سے انہیں سن رہا تھا۔ اسے نیند کے جھونکے آرہے تھے لیکن ان کی باتوں کا مفہوم اسے بہت اچھے سے سمجھ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صبر کرو معاف کرو۔ اب معاف تو وہی انسان کر سکتا ہے جس میں صبر ہو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ لوگوں کے رویے آپ کو اندر سے نہ توڑتے ہوں آپ طاقت بھی رکھتے ہوں گے ان سے بدلہ لینے کی لیکن اللہ آپ کو اس بدلے کا نہیں بلکہ اس صبر کا اجر دیں گے جو آپ نے طاقت رکھتے ہوئے بھی

معاف کر کے کیا۔انسان سب سے زیادہ محبت اپنی ذات سے کرتا ہے۔ایک سیلف ریسپکٹ نامی بلا ہر ذی روح کے اندر ہوتی ہے پھر اس کی ذات میں اس کی روزانہ کی زندگی،اس کا رہنا سہنا،اس کا مزاج،اس کا انداز،اس کا لباس،اس کا رویہ،اس کی خوشی،اس کا غم ہر چیز شامل ہوتی ہے۔ہم لاکھ زور لگالیں۔۔۔لاکھ زور لگالیں جو لباس ہم نے پہنا ہوتا ہے وہ میلا تو ضرور ہوتا ہے،ہمارے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی ہم اس کو گندا اور میلا ہونے سے نہیں بچا سکتے پھر دل تو بادشاہ ہوتا ہے اسے ہم کیوں میلا کریں لوگوں کے منفی رویے سے؟ہم کیوں لوگوں سے حسد،کینہ اور نفرت کا رویہ رکھیں۔اس سے ہمیں کیا ملے گا؟خاموشی اور صبر سے سائیڈ پر ہو جائیں،کچھ نہیں ہو گا اگر آپ سکرین پر سے ہٹ جائیں گے۔اللہ ہر جگہ آپ کو تھامے گا۔"اس کے دل سے کوئی بوجھ سا ہٹ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"انسان اور خطا نہ کرے ہو ہی نہیں سکتا،میں نہیں مانتا۔وہ انسان ہی نہیں جو غلطیاں نہ کرے اگر آپ غلطیاں اور خطائیں کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے تو آپ خود دکھی ہو کر رہ جائیں گے۔

لوگوں کے دیے زخموں کو بھلادو، سب بھول جاؤ بس اللہ کو یاد رکھو۔ سب اللہ پر چھوڑ دو۔ اللہ صلہ دے گا، زندگی بالکل پر سکون ہو جائے گی۔" آیان کو پتہ بھی نہیں چلا کب آنکھوں کا پانی اس کے چہرے کو بھگونے لگا۔

"جب آپ صبر کرتے ہیں تو آپ ایک طاقت ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کے دئے گئے دکھوں کو برداشت کرتے ہیں تو اللہ آپ کو اسٹرانگ بناتا ہے۔ جب آپ صبر کرتے جاتے ہیں، کرتے جاتے ہیں تو صبر اس کو پراسس کرتا ہے۔ پراسس کرتا جاتا ہے، آپ معاف کرتے جائیں صبر آتا جاتا ہے کیونکہ صبر ایویں ہی نہیں آجاتا، صبر تو کرنے کرانے سے آتا ہے۔ صبر معاف کرنے سے آتا ہے پھر ایک دن یہ صبر وہ طاقت بنتا ہے جو پہاڑوں میں سوراخ کر دیتی ہے۔" صبر کی اتنی آسان ٹیکنیک اس نے اپنی ساری زندگی میں نہیں سنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا کہ صبر والے کھڑے ہو جائیں! بالکل چھوٹی سی ایک جماعت کھڑی ہو گی ان کو حکم ہو گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ اس

سے بڑا اعزاز کیا ہو گا کہ صابرین سے اللہ محبت رکھتا ہے، اللہ صابرین کو پسند فرماتا ہے۔ قرآن میں بار بار کہا جاتا ہے "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے!" تو میرے بھائیو! جو مشکل ہو اسے اللہ کے حوالے کر دو۔ صبر کرو، اللہ پر چھوڑ دو، اللہ سب سے بڑا ہے، وہ سب سے بڑا گیم چینجر ہے۔ تم لوگ کس بات کا گمان کرتے ہو؟ اللہ کی پلاننگ ہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ ہم لوگ اگر معاف کرنا سیکھ جائیں تو ہماری اگلی منزل صرف اللہ ہوتا ہے اور جسے اللہ مل جائے تو اس کو کس چیز کی حاجت باقی رہ جاتی ہے؟" وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے لیکن آیان سکندر اب پر سکون ہو کر سو رہا تھا۔

وہیں بیٹھے بیٹھے ان بزرگ امام کو سنتے سنتے اس نے ان سب لوگوں کو معاف کر دیا تھا جنہوں نے کبھی جانے انجانے میں اس کے ساتھ غلط کیا تھا۔ اسے اب نہیں جاننا تھا کسی کے بارے میں۔ سب سمجھ آ جائے گا جب اللہ چاہے گا۔ وہ سو گیا تھا اور اندھیرا آہستہ آہستہ روشن صبح میں تبدیل ہو رہا تھا۔ ہر طرف سویرا ہو رہا تھا۔

******

دوپہر کے کسی وقت اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو مسجد کے صحن میں پایا۔اس کے اوپر کسی نے چادر ڈالی ہوئی تھی۔چادر کو سائیڈ پہ کر کے وہ اٹھا اور منہ ہاتھ دھو کر واپس جانے کے لیے پلٹا۔

"اٹھ گئے جناب آپ؟"کسی نے بہت نرمی سے اس سے پوچھا تو اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور مسکرا کر جواب دیا۔

"جی جناب!"وہ وہی امام صاحب تھے جو صبح درس دے رہے تھے۔ان کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!وعلیکم السلام!چلو آؤ بیٹے آپ کو کھانا کھلاتے ہیں۔"انہوں نے مسکرا کر اسے کھانے کی آفر کی جسے اس نے خوش دلی سے قبول کیا۔

www.novelsclubb.com

کل رات کا کھانا بھی وہ ٹھیک سے نہیں کھا سکا تھا اور اب جاگنے کے بعد بھوک کا شدت سے احساس ہوا تھا۔وہ مسجد والے حصے سے نکل کر اسے ایک کمرے میں لے آئے۔اسے لگا کہ وہ اس کمرے کو

رہنے کے لئے استعمال کرتے ہونگے لیکن اس کا اندازہ غلط تھا وہ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے باہر نکل گئے۔ وہ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے ان کے پیچھے آیا۔ سامنے ایک خوبصورت لان تھا جس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، وہ اسکے سحر میں چند لمحوں کے لیے کھویا پھر سر جھٹکتے ہوئے ان کے پیچھے چلتا رہا۔ وہ مسجد اور گھر کا مشترکہ دروازہ تھا اور ان کا گھر بھی کافی بڑا تھا۔ اس نے ایک نظر میں گھر دیکھ لیا۔ وہ اسے اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں لے آئے اور ملازم سے کھانا لگانے کا کہا۔

"آیئے آیئے بیٹھیے جناب!" انہوں نے محبّت سے کہا تھا اور آیان سر کو خم دے کر شکریہ کرتے ہوئے مسکرا کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا پہلی دفعہ اس مسجد میں آئے ہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا آپ کو شاید دور سے آئے ہیں؟" انہوں نے سلسلۂ کلام کا آغاز کیا۔

"جی دور سے آیا ہوں" آیان نے مختصر کہا۔اسے شام سے پہلے گھر بھی پہنچا تھا اس لیے وہ ان سے جلدی اجازت لینا چاہتا تھا پر ان کا پر خلوص رویہ اسے بیٹھے رہنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"نام کیا ہے آپ کا؟"

"میرا؟" وہ جیسے شاکڈ ہوا پھر بولا۔"آیان سکندر!" نام بتانے پر اس نے محسوس کیا کہ وہ بہت غور سے اسے دیکھنے لگے ہیں اور اتنے ہی غور سے کمرے میں آنے والے ملازم نے اسے دیکھا تھا۔وہ کچھ بے سکون ہوا۔

"آپ آیان سکندر ہیں؟" ملازم نے برتن ٹیبل پر رکھتے ہوئے استفسار کیا۔وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی!" اسے بمشکل مسکرا کر جواب دینا پڑا ورنہ دل کیا تھا وہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے۔

"وہی جسے آئس اور ہیر ویئن وغیرہ کے کیس میں گرفتار کیا گیا تھا؟" وہ بہت اشتیاق سے پوچھ رہا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ واقعی اتنے ہائی پروفائل کیس کا مجرم اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ آیان سکندر کو وہ بات چابک کی طرح لگی تھی پر اب یہ ساری زندگی سننا تھا۔

"جی وہی!" ایک طویل سانس لینے کے بعد اس نے نرمی سے کہا۔ ملازم ابھی کچھ اور بھی پوچھنا چاہتا تھا پر امام صاحب کے گھوری ڈالنے پر خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"تو آپ یہیں میر پور میں رہتے ہیں؟" ملازم کے جانے کے بعد ان بزرگ نے پوچھا۔ وہ کیا کہتا اب تو سچ سامنے تھا۔

"جی!" اب اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ دور سے آئے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"جی اسلام آباد سے آرہا تھا تو اذان کی آواز سنی اس لیے مسجد میں آگیا۔" اس نے جھوٹ بولنا ضروری سمجھا۔

"اچھا کیا کرتے ہیں آپ؟" انہوں نے پھر پوچھا۔

اس کا دل کیا کہ کہہ دے چرس اور ہیروئن بیچتا ہوں لیکن اس نے کہا۔

"اسٹوڈنٹ ہوں۔ ایئر یونیورسٹی سے ایئرو ناٹیکل انجینئرنگ کر رہا ہوں!" اس کی بات سن کر وہ مسکرائے کیونکہ ملازم دوبارہ کمرے میں کھانے کا سامان لیے اندر آیا تھا اور وہ خاموش ہو گئے۔

"ماشاءاللہ!"

"آپ کا نام کیا ہے؟" آیان نے پوچھا کیونکہ اسے ابھی یاد آیا تھا۔

"سید اکرم حسین!" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔

ملازم چلا گیا تو انہوں نے پھر کہا۔ "ایک بات پوچھوں؟"

"جی ضرور!"اس نے کھلے دل سے انہیں پوچھنے کی دعوت دی پر سوال سن کر اس کے چہرے کی بشاشت پل بھر میں ختم ہوئی۔

"میں نے سوتے ہوئے آپ کو روتے ہوئے دیکھا۔کوئی پریشانی ہے کیا؟"انہوں نے بہت اپنائیت سے پوچھا اور آیان سکندر کو اپنے رونے کا اندازہ بالکل نہیں تھا کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو اپنی پریشانیوں کا لوگوں کے سامنے پنڈورا باکس کھول لیا کرتے ہیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"آیان نے رسانیت سے ان کے اندازے کی تردید کی تھی۔

"غلط فہمی ہو تو بہتر ہے ورنہ آپ کا چہرہ آپ کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہا!"وہ جیسے جاننے کا شوق رکھتے تھے پر وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کیا اب اس کے چہرے سے سب واضح ہو رہا ہے اور کوئی بھی دیکھ کے بتا سکتا تھا کہ وہ مشکل میں ہے؟یا خدا!ایسے تو رسوا نہ کریں!

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی لیکن ابھی مجھے گھر پہنچنا ہو گا ضروری کام ہے۔"ان کے سوالوں کے جواب دینے سے اٹھ کر چلے جانا بہتر تھا۔

"کھانا کھا لیجئے پھر چاہے چلے جائیں!"انہوں نے اس کو مزید کریدا تھا نہیں تھا اور دوبارہ اپنائیت سے آفر کی تھی اسی لیے وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

کھانا وہ خاموشی سے کھاتا رہا پھر خود ہی بولا۔"آج میری بہن کی منگنی ہے۔"آیان کچھ وقفے سے بولا "اور میری بھی!"ان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"آپ کو بہت مبارک ہو آیان!تو کیا یہ پریشانی تھی آپ کو؟"انہوں نے فوراً اندازہ لگایا۔

"مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے امام صاحب لیکن یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے اس لیے دماغ کچھ الجھا ہوا ہے!"اس نے اب صاف گوئی سے کہا۔

"سب سمجھ میں آجاتا ہے جب اللہ چاہتا ہے۔"انہوں نے مختصر کہا اور آیان صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

جانے سے پہلے اس نے جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی اور اکرم صاحب سے اجازت لے کر باہر آ گیا اور امام صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ ان سے ملنے کے لیے دوبارہ ضرور آئے گا۔ مسجد سے نکلنے کے بعد وہ کچھ پر سکون تھا خیر ابھی چند گھنٹوں بعد اس کی منگنی تھی اس لئے وہ اس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا اور اسے اندازہ نہیں تھا کہ گھر سے کتنی کالز آئی تھیں۔

****

پانچ بجے فنکشن شروع ہونا تھا اور وہ پندرہ منٹ پہلے ہی گھر پہنچا تھا۔ وہ دیکھ سکتا تھا کہ لان میں فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے آنے والے مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔ وہ ان کی طرف جانے کے بجائے پورچ میں سیدھ کو جاتی بیرونی سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔ وہاں تو گھر والوں کی گاڑیاں کھڑی تھیں پر وہ گھر کے پچھلی طرف گاڑیوں کی لمبی قطار دیکھ چکا تھا۔ سیکیورٹی بھی معمول سے زیادہ تھی اور کام کرتے ویٹرز بھی خوش اسلوبی کام کرتے نظر آ رہے تھے۔ سجے سنورے گھر پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر وہ کمرے میں آیا تو باہر کی نسبت وہاں خاموشی تھی اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے بیڈ پر موجود

کالے رنگ کا کرتا اٹھایا اور تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔ خاموشی سے دل میں کرتا پسند کرنے والے کو داد دی اور نہانے کے لیے واش روم میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو روحان کمرے میں موجود تھا اور اسی کی طرح کا کالے رنگ کا کرتا اور سرخ واسکٹ میں ملبوس تھا۔

آیان نے استقبالیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تو وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"اب میں فشل کے بغیر اتنا برا بھی نہیں لگ رہا کہ بندہ چہرے پر بارہ ہی بجالے!" اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

"کہاں مر گئے تھے تم یار؟ کتنی کالز کیں، کتنے میسج کیے۔ جانتے ہو کہ اتنا پریشان ہو گیا تھا میں۔" غصے سے کہتا روحان اس کے گلے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا بس۔ اب تو آ گیا ہوں ناں!" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری منگنی نہیں ہونے دوں گا۔" روحان نے اپنا فیصلہ سنایا۔

"کیوں؟" آیان اس سے جدا ہو کر حیرانی سے پوچھنے لگا۔

"کیوں کا کیا مطلب؟ میں تمہیں اپنی زندگی تباہ کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔" آیان نے ایک گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھ کر پشاوری چپل پہننے لگا۔

"کیوں تم میری خوشی برداشت نہیں کر سکتے؟" وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"یہ اوورایکٹنگ کسی اور کے سامنے کرنا۔ سن بھاگ جا!"

(اس کی بات پتے کی تھی ویسے پر آیان نے ظاہر نہیں کیا) وہ سنجیدگی سے تیار ہوتا رہا۔ وہ جڑواں تھے اس لئے ان دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں تھا بس آیان ان کی آنکھیں گہری براؤن تھیں اور روحان کی آنکھیں ہیزل گرے تھیں اور ان دونوں کی آواز تھوڑی مختلف تھی ورنہ کوئی نہ پہچان پاتا کہ آیان کون ہے اور وہ روحان کون ہے؟

"چلو شاباش نیچے میں تیار ہو کر آرہا ہوں" وہ روحان کے کندھے تھپتھپا کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے پرفیوم سے خود پر اسپرے کرنے لگا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے آیان؟" وہ چیخا۔

"ڈیڈ اسی میں خوش ہیں تو تم کچھ نہیں بولو گے۔ گاٹ اٹ! چلو کوٹ پہناؤ۔" آیان نے مسکرا کر کہا۔

"بیوی آئے گی نا تو اسی کو بولنا بلکہ آج ہی نکاح کر لو مرے جا رہے ہو نا اقراء سے شادی کرنے کے لیے!" طیش سے کہتا ہوا وہ وہاں سے نکل گیا اور آیان کو ہکا بکا چھوڑ گیا۔

مطلب وہ اب کس کس کو خوش کرے اور کس کس کی سنے؟ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر وہ کچھ دیر زمین کو گھورتا رہا پھر ایک گہرا سانس لینے کے بعد بولا۔

"الصبر والصماح!" (صبر کر، معاف کر) پھر رسٹ واچ پہنی۔ جیل لگا کر بال سیٹ کئے اور واسکٹ پہن کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

سیڑھیوں سے حدیقہ بیگم اوپر آتی ہوئی نظر آئیں تو وہ مسکرا کر کچھ سوچنے لگا۔اس سے پہلے کہ حدیقہ بیگم اسے دیکھتیں وہ برق رفتاری سے کمرے میں گیا پر وہ وہاں رکا نہیں اور بیرونی سیڑھیوں کے راستے لان کی بیک سائیڈ پر چلا گیا۔وہاں ایک خوبصورت گارڈن تھا جس کے پھول اس وقت روشنی میں جگنو کی مانند دیکھائی دے رہے تھے۔وہاں سے گلاب کا ایک پھول توڑ کر اس نے سونگھا اور محسوس کیا۔ اندھیرا ہونے کے باعث اسے کانٹے نظر نہیں آئے۔اس کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے پر کانٹا چبھ گیا پر وہ بے نیازی سے دونوں کو آپس میں مسلتا ہوا تیزی سے اپنے کمرے میں آیا۔

حدیقہ بیگم سیڑھیوں کے بجائے اس کے کمرے کے دروازے کے باہر نظر آئیں تو وہ مسکرایا۔

"ہیلو کوئن آف ہیپی نیس مائی ڈیئر مام!" کہتے ہوئے اس نے پھول ان کے سامنے کیا جسے تھامتے ہوئے حدیقہ بیگم کی آنکھوں میں نمی واضح ہوئی تھی۔آیان نے مسکرا کر اپنی ماں کو خود سے لگایا۔

"میں کیسا لگ رہا ہوں؟" اس نے سر جھکا کر پوچھا۔اصل اداکاری تو اسے اب شروع کرنی تھی!

"پرنس آف مائی ہرٹ!" انہوں نے ہمیشہ والا جواب دیا تو وہ دلکشی سے مسکرایا۔

"قسم سے مام آپ بلیک ساڑھی میں بالکل لڑکی لگ رہی ہیں۔"اس نے کہا۔

"بہت مکھن لگاتے ہو۔"انہوں نے اسے کندھے پر چپت لگاتے ہوئے کہااور وہ ہنسنے لگا۔

"ویسے آپ کے کنگ کدھر ہیں نظر نہیں آئے کب سے"اس نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"وہ اپنے مہمانوں کے ساتھ بزی ہیں۔تم بتاؤ کل سے کہاں تھے؟"انہوں نے بھی روحان والا سوال کیا۔

"راستہ بھول گیا تھا ابھی گھر کا راستہ ملا۔"اس نے بات کو مذاق میں اڑایا۔

"مام،بھائی آپ دونوں نیچے آجائیں سب ویٹ کر رہے ہیں۔"مناہل نے ان دونوں سے آکر کہا۔

"اینڈ بھائی کانگریجولیشنز فار انگیجمینٹ!"

"اوہ مائی گاڈ!یہ تم ہو چھوٹی؟"آیان نے بھرپور حیرت کا اظہار کیا جیسے وہ کسی دور پار کے رشتہ دار کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے۔

"بھائی میں ہی ہوں!" مناہل نے ایک ادا سے کہا۔

"سچ میں دس بچوں کی اماں محترمہ لگ رہی ہو تمہیں ساڑھی پہنے کو کس نے کہا؟" وہ حسب عادت ہنستے ہوئے اسے چھیڑنے لگا۔

"بھائی آپ بھی زکوٹا جن لگ رہے ہیں۔" وہ جو ابھی اپنے بھائی کی نظر اتارنے لگی تھی اس بے عزتی پر غصے سے بولی کیونکہ اسے اپنی من پسند ساڑھی کی شان میں کی گئی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی۔

"میں جو ہوں وہی لگوں گا نا!" آیان نے کہا۔

"چلو بھئی نیچے اس سے پہلے ہمیں بلانے کے لئے کوئی چوتھا آجائے!" حدیقہ نے معاملہ رفع دفع کروایا اور دونوں کو ساتھ لے کر چل دیں۔

"آنٹی! میرا مطلب دس بچوں کی ماما۔ اوہ سوری سوری۔ مناہل میرا سیل روم میں رہ گیا ہے لے آؤ۔"

"خود جائیں زکوٹا جن کہیں کے۔"

"سوچ لو تمہارے آئی فون کے لئے میں ایک پیسہ اپنی پاکٹ منی سے نہیں دے رہا۔" آیان نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بھائی!" وہ احتجاجاً بول کر فون لینے چل دی۔

"مام آپ ذرا قریب ہوں ایک سیلفی ہو جائے۔"

"فون تمہارے پاس ہے تم نے اس بیچاری کو فضول میں خجل ہونے بھیجا ہے۔" حدیقہ کو اس کی حرکت پر ہنسی آئی۔

"آپ سیلفی لیں ناں وہ سیلفی کوئن ہر تصویر میں اپنا مکھڑا شریف نمودار کرنا از حد ضروری سمجھتی ہے!" سیڑھیوں پر ہی کھڑے کھڑے اس نے اپنے فون میں تین چار تصویریں حدیقہ کے ساتھ لیں اور مناہل کو واپس آنے کی اطلاع دی اور حدیقہ بیگم کو لے کر سیڑھیاں اترنے لگا۔

لان میں تو جیسے رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ تھیم یقیناً کالا اور سرخ تھا اس لئے سب اسی رنگ کے لباس میں نظر آ رہے تھے۔ اسے ایک عجیب سی گھٹن کا احساس ہوا کیوں کہ اس کے باہر آتے ہی ہر کوئی اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ لڑکیاں تو کچھ زیادہ ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں اور اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگیں۔ اسے بہت عجیب لگا۔ اب وہ ہینڈسم ہونے کی وجہ سے نگاہوں کا مرکز نہیں بنا ہوا تھا بلکہ اس کا جیل والا سکینڈل اسے نمایاں کر رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے جہاں قہقہے لگائے جا رہے تھے اس کے آنے سے محسوس کی جانے والی خاموشی چھا گئی تھی سوائے مدہم میوزک کے۔

اس نے وسیع و عریض لان میں نظر دوڑائی۔ اونچائی پر کھڑے ہونے کی وجہ سے لان کے آخر تک اس کی نظر پڑ گئی کہ فنکشن میں کتنے لوگ شریک ہیں۔ کافی تعداد میں سیاسی اور سماجی طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔ سیاسی لیڈروں کی طرح ثاقب سکندر کے ہاں اس طرح کی پارٹیز میں شراب غیرہ نہیں پیش کی جاتی تھی جو چیز حرام تھی وہ حرام تھی۔ اس کے علاوہ گرم ٹھنڈا

www.novelsclubb.com

ریفریشمنٹ کے طور پر بہت ہی عمدہ کھانا پیش کیا جارہا تھا۔اسے روحان اور اپنے دوست بھی ایک طرف کھڑے نظر آ گئے۔دور سے انہیں ہاتھ ہلاتا وہ اپنے والد اور تایا لوگوں کی طرف آ گیا۔

"السلام علیکم اینڈ گڈ ایوننگ !"اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔اب اسے فرمانبردار بیٹے کی اداکاری کرنی تھی۔

"آ گئے شہزادے ! منگنی مبارک ہو۔"شایان نے محبت سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔اس کے بعد سکندر اور ان کے بھائیوں نے بھی آیان کو بہت گرم جوشی سے گلے لگا کر مبارکباد دی۔

جب آپ کے پاس پیسہ ہوتا ہے تو آپ کا ہر گناہ معتبر ہو جاتا ہے کیوں کہ پیسہ بہت ہی معتبر شے ہے۔ لوگ آپ سے نہیں آپ کے اسٹیٹس سے محبت کرتے ہیں۔آپ جتنے بڑے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں گے اتنی آپ کی عزت زیادہ ہو گی۔لوگوں نے عزت ماپنے کا پیمانہ دولت کو بنالیا ہے جتنا بڑا خاندان اتنی زیادہ عزت۔عزت تو پیسے کی ہوتی ہے اور آیان یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا کہ Money talks(پیسہ بولتا ہے)

جب تک وہ ان لوگوں کے درمیان کھڑا رہا اس کے تایا، چچا اور ان کے بیٹوں نے اسے بخوبی یہ جتا دیا تھا کہ اقراء سے شادی کروا کے وہ اس پر اور ثاقب سکندر پر احسان کر رہے ہیں اور اس احسان کا بدلہ کم از کم ایک دو کنال کا گھر یا بزنس میں پارٹنر شپ تو ہونا ہی چاہیے۔ جب وہ ان کے طعنوں اور ذو معنی گفتگو سے تنگ آ گیا تو روحان لوگوں کے پاس چلا گیا۔

روحان تو پہلے ہی اسے لفٹ نہیں کروا رہا تھا کیونکہ اس کے خیال میں آیان اپنی زندگی خود برباد کر رہا ہے۔ آیان کو اس کی سوچ پڑھنا آتی تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"پھر جی لاڈلے بڑے ٹشن ہیں۔" تبریز نے گلے ملتے ہوئے کہا تو وہ عادتاً مسکرایا۔

"کہاں یار صرف نہا کر ہی آیا ہوں۔ روحان سے پوچھ لو۔" آیان میں بے بسی سے کہا۔

"ہم جب تک لڑکیوں کی طرح پالر سے فیشل نہ کروالیں ہمارا تو رنگ ہی نہیں نکلتا اور تم ہو کے صرف نہا کر ہی بابو بن گئے ہو۔" احمر نے بھی چوٹ کی۔

"اب مجھے سمجھ آیا جناب کا پارہ کیوں ساتویں آسمان پہ چڑھا ہوا ہے؟"اس کا انداز ایسا تھا جیسے بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہے۔سب نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"اوئے ثانیہ،صبا! تم لوگوں کی پارٹنر کہاں ہے؟"آیان نے پوچھا۔

"اس کے سمسٹر کے پیپر چل رہے ہیں اس لیے نہیں آئی۔"صبا نے بتایا۔

"ویسے میں اکیلا عقل مند واقع ہوا ہوں یا تم لوگ بھی کچھ کچھ سمجھ رہے ہو؟"آج وہ معمول سے زیادہ خوش نظر آرہا تھا۔یونو شادی کی خوشی!

پھر اس کے بعد روحان ادھر کھڑا نہیں رہا کیونکہ وہ آیان نہیں تھا جو جھوٹی ہنسی دکھاتا۔

"روحان۔روحان!"آیان نے اسے آواز لگائی لیکن وہ رکا نہیں اور اندر چلا گیا اور آیان کو یہ گوارا نہیں تھا کہ وہ اپنے بھائی کے بغیر کوئی خوشی منائے۔

"میں آتا ہوں ابھی!"ان لوگوں سے بول کر وہ جانے لگا پر احمر کی بات پر رک گیا۔

"یار آیان ہم سب جانتے ہیں کہ تو بے قصور ہے پھر کیوں خود کو آگ میں دھکیل رہا ہے؟" وہ سنجیدہ ہوا تو باقی سب کے چہروں پر بھی مذاق کا کوئی تاثر نہیں رہا تھا۔

وہ ان سات لوگوں کا گروپ تھا جس میں آیان، روحان، احمر، تبریز، علیزے، ثانیہ اور صبا تھیں اور یہ گروپ ان کا سکول ٹائم سے بنا ہوا تھا اور ان سب کے گھر والوں کو ان کی دوستی کے بارے میں پتا تھا، وہ سب کبھی کبھار ایک دوسرے کے گھر بھی جاتے رہتے رہتے تھے۔اس دوستی پر کسی کو اعتراض نہیں تھا۔وہ سات ایک فیملی کی طرح تھے۔ایک کا دکھ سب کا دکھ اور ایک کی خوشی سب کی خوشی تھی۔اس لیے لئے ان لوگوں کو ایمان کی منگنی کے فنکشن پر انہوں نے کب کا انوائٹ کیا ہوا تھا پر آیان کی منگنی کا ادھر آنے پر معلوم ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جہنم کی آگ سے یہ آگ بہتر ہے۔ڈیڈا گر مجھے خود کو ختم کرنے کے لئے بھی کہیں گے تو میں کروں گا۔" وہ بھی سنجیدگی سے کہہ کر اندر چلا گیا۔

"سکندر انکل اپنے بیٹے کے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔"ثانیہ نے آیان کو دیکھتے ہوئے دکھ سے کہا۔

باقی سب بھی کیا کہتے خاموش ہو گئے۔

اسے یقین تھا کہ وہ بیسمنٹ میں گیا ہو گا اسی لئے وہ بھی اندر آتے ہی فوراً نیچے جانے والی سیڑھیوں کی طرف گیا۔بیسمنٹ ہال میں نیلے رنگ کی بتی روشن تھی۔گھر کا یہ حصہ صرف روحان استعمال کرتا تھا کیونکہ اسے ویڈیوز وغیرہ بنانی ہوتی تھیں۔بیسمنٹ میں ایک طرف قطار میں تین کمرے تھے اور باقی پورے ہال میں کتابوں کی شیلف بنی ہوئی تھیں اور نا جانے کس کس صدی کی کتابیں وہاں موجود تھیں اور وہ روحان کی کلیکشن تھیں۔ کبھی کبھی انہیں سکندر اور شایان بھی پڑھ لیا کرتے تھے پر آیان کو کبھی وہاں سے کتاب پڑھنے کا اتفاق نہ ہوا اور نہ اسے کوئی شوق تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کی طرف جا رہا تھا جو کہ ہال کے آخری سرے پر بنے لمبے اسٹڈی ٹیبل کے دوسری طرف کھڑا خود کا غصہ کنٹرول کر رہا تھا اور روحان ک غصہ صرف نصرت کی آواز ٹھنڈا کیا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

دل پہ زخم کھاتے ہیں جان سے گزرتے ہیں

جرم صرف اتنا ہے اُن کو پیار کرتے ہیں

اعتبار بڑھتا ہے اور بھی محبت کا

جب وہ اجنبی بن کر پاس سے گزرتے ہیں

اس نے اسپیکر کا والیم بند کر دیا اور کہنا شروع کیا۔

"میں ایک موٹیویشنل اسپیکر کو سنتا ہوں خیر مانتا نہیں ہوں وہ ایک الگ ٹاپک ہے۔ غلطی سے پچھلے دو تین سالوں سے سن رہا ہوں۔ کام کی بات تو کوئی نہیں کرتا لیکن مجھے اس کا ایک ڈائیلاگ' اس کی ایک بات بہت اچھی لگتی ہے۔" اس نے کہنا شروع کیا تو روحان نے غصے سے سرخ پڑتے چہرے سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی چند دن پہلے ہی ایک سیمینار میں اس کے ساتھ گیا تھا مجھے اس کی یہ بات اچھی لگتی ہے جب وہ کہتا ہے "مجھے اللہ پر یقین ہے!" اس کا یہ جملہ میرے ذہن میں اتنا پکا ہو گیا ہے کہ مجھے یقین ہو گیا

ہے۔اللہ بہترین کی پلاننگ کر رہا ہے۔مجھے بہت اچھا لگتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ جب آپ اللہ پر یقین کرتے ہو تو اللہ آپ کے لئے دنیا میں مخلص دوست بنا دیتا ہے اور مخلص دوست بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اللہ پر پورا یقین ہے اور اسی وجہ سے اس نے مجھے اس دنیا میں مخلص دوست بھی دیے ہیں، میں کسی بھی وجہ سے مخلص دوست کھونا نہیں چاہتا چاہے وہ ڈیڈ کے فیصلوں پر عمل کرنا ہو یا کچھ بھی ہو، مجھے اللہ پر یقین ہے وہ میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کریں گے تو تم کیوں مایوس ہو رہے ہو یار! تم میری پاور ہو اور تم ہی مجھے کیوں توڑ رہے ہو؟ ہاں میں خوش نہیں ہوں اس منگنی سے لیکن صرف منگنی ہی تو سب کچھ نہیں ہوتی نا؟ آج ہو رہی ہے کل کسی وجہ سے ٹوٹ بھی جائے گی۔آنے والے کل میں کیا ہو گا کون جانتا ہے؟ تم ہی تو کہتے ہو لائف میں ایسے ڈنٹ آنے چاہئیں تاکہ جب ہم بوڑھے ہو جائیں تو ہمارے پاس یاد کرنے کے لئے کچھ ہو۔"

"تم خوش نہیں ہو آیان اور مجھے تمہیں اس حالت میں دیکھا نہیں جا رہا اور مجھے اس بات کا غصہ ہے کہ میں کچھ نہیں کر رہا تمہارے لیے۔" روحان اب تھوڑا روہانسا ہو گیا تھا۔

"اور تمہیں میرے لیے کچھ کرنے کے لیے کہہ کون رہا ہے میرے بھائی؟"اس نے پوچھا۔

"میرا دل۔"

"دل تمہارے کی ایسی کی تیسی۔"اس کے قریب جا کر اسے گلے سے لگایا اور مضبوطی سے جکڑا۔

"تم میری بات مان کیوں نہیں لیتے؟ بھاگ جاؤ یہاں سے۔"روحان نے پھر سے اسے مشورہ دیا۔

"لاحول ولا قوتہ الا باللہ!"وہ خفگی سے کہہ کر اس سے الگ ہوا۔روحان نے منت کرنے والے انداز میں شانے اچکائے۔

"نا بابا نا! میرے بہت سے خواب ہیں جو پیسوں کی مدد سے ہی پورے ہوں گے اور میں نہیں چاہتا کہ ڈیڈ مجھے عاق کر دیں۔"اس نے ہنستے ہوئے اپنا ہی مذاق اڑایا۔ویسے بھی اسے پیسوں کا کیا کرنا تھا۔

"میں تمہیں دوں گا پیسے۔جتنے بھی تم مانگو۔"روحان فوراً حاتم طائی بنا۔

"تم سے مانگ کر میں زیادہ عرصہ نہیں گزار سکتا کیوں کہ جو تم کماتے ہو وہ تمہیں لگانے ہوتے ہیں اور ڈیڈ جو سنبھال رہے ہیں وہ پیسے مجھے لگانے ہیں۔" بہت کام کی بات سمجھانے کی کوشش کی گئی تھی۔

"اور ڈیڈ پیسا تمہیں کیوں دیں گے؟" روحان اس کی دو نمبر ایکٹنگ کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے بولا۔

"یار میں ایک انتہائی بے وقوف انسان ہوں اور فضول خرچ تو میں انتہا کا ہوں اسی لئے وہ مجھے آرام سے پیسے دے دیں گے۔"

"اگر تم دونوں کے معاشی مسائل کی ڈسکشن ختم ہو گئی ہو تو باہر چلو ورنہ سب لڑکیوں نے اندر آ کر دھاوا بول دینا ہے پھر اپنی کزن کے ساتھ اسکینڈل بنواؤ گے!" شایان نے سیڑھیوں پر کھڑے کھڑے ان کی کٹ لگائی۔

"آ رہے ہیں بھائی! اور بس اب یہ کام چھوڑ دیں جاسوس کہیں کے!" آیان نے شایان سے کہا۔

"بھئی تم لوگوں کی جاسوسی کرنے کے پیسے ملتے ہیں بھلا میں کیوں اپنی روزی روٹی کو لات ماروں؟"

"میں کہیں نہیں جارہا!" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔

"Don't be a chicken Rohan. Let's go!" آیان نے ڈپٹتے ہوئے اسے خود کے ساتھ گھسیٹا اور شایان کے ساتھ ہی وہ دونوں اوپر آ گئے۔

باہر لان میں وہی بے فکر قہقہے اور بلند و بانگ نعرے لگائے جارہے تھے۔

"تمہیں اقراء سے تو ملنا چاہیے!" روحان کی طعنہ زنی شروع ہوئی تھی۔

"کہاں ہیں محترمہ؟" آیان نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سامنے بلیک اٹائر میں!" روحان نے اسے اقراء کا بتایا اور آیان نے اس کی طرف دیکھا تو اسے دھچکا لگا۔ اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی لڑکی کیا پہنے لیکن اسے بہت فرق پڑتا تھا کہ وہ عورت کیا پہنے جو

اس کے نام سے منسوب ہو رہی ہے۔وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ہونے والی بیوی اس طرح کے کپڑے پہنے۔ہاں کسی کسی معاملے میں وہ کنزرویٹو تھا۔

وہ چند لمحوں کے لئے گنگ سا اس کی طرف دیکھتا رہا پھر نظریں موڑ کر روحان کو دیکھ کر پوچھا۔

"اسے ٹھنڈ نہیں لگ رہی؟"اس کی بات پر روحان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"کبھی کسی لڑکی کو فیشن کے نام پر ٹھنڈ لگتے دیکھا ہے؟"وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔

"پھر بھی اسے تھوڑی سی ٹھنڈ تو لگنی چاہیئے!"وہ قدرے آہستگی سے بولا۔

"بے وفا لوگوں کو زیادہ ٹھنڈ نہیں لگتی۔تم فکر نہ کرو۔"

"خیر ڈیڈ کی چوائس ہے۔یہ بھی برداشت کر لوں گا۔"اس نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ روحان ایک نیا موضوع شروع کر دے۔

ایمان اور طلحہ کی منگنی پر سب ہی خوش تھے اور ان بہن بھائیوں نے بہت ہلہ گلہ کیا۔ان دونوں نے پہلے تو ایمان کو انگوٹھی پہننے ہی نہیں دی اور طلحہ کو بہت زچ کیا اس کے برعکس جب آیان اور اقراء کی منگنی ہوئی تو سب ہی خاموش تھے، مبارک سلامت کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا تو اس کا موڈ بہت بگڑ گیا۔اقراء چھبیس سال کی تھی اور آیان اکیس سال کا تھا۔ایسی منگنی پر موڈ خراب ہونا لازمی تھا پر وہ ضبط کئے جا رہا تھا۔اقراء خوبصورت لگ رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں پر آیان کو وہ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔دوسرا سب کزنز آیان کو تنگ کرنے لگے تو وہ ایکسکیوز کر کے دوسری طرف چلا گیا۔سب کو رشک ہو رہا تھا کہ وہ آیان سکندر کی بیوی بن رہی ہے۔

"تم خوش ہو؟" وہ اپنی مام کے پاس آیا تھا اور ان کی بات پر پھیکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ خوش ہیں۔" اس نے کولڈ ڈرنک پیتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہارا پوچھا ہے۔" انہوں نے اپنی بات پر زور دیا۔

"ابھی خوش نہیں ہوں مام۔ ہو سکتا ہے تھوڑے ٹائم بعد خوش ہو جاؤں آخر کو میں بھی انگیجڈ ہوا ہوں۔" عجیب سے انداز میں اس نے بات کو مذاق میں اڑانے کی کوشش کی۔

"تمہیں پتا ہے روحان بہت بے صبرا ہے اور تم میں بہت صبر ہے۔" وہ ان کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"آپ کو پھر اس کے لئے بھی لڑکی ڈھونڈنی چاہیے!" اس نے مشورہ دیا۔

"یہ کام بھی اپنے باپ پر چھوڑ دو۔" حدیقہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"I'm feeling like a fish out of water!" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا تو حدیقہ بیگم مسکرائیں۔ وہ واقعی بور ہو رہا تھا۔ ایک تو اس کی پسند کا فنکشن نہیں تھا۔ دوسرا اس کے دوست کچھ ناراض تھے۔

وہ دونوں ابھی باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اقراء وہاں آئی۔

"السلام علیکم چاچی! کیسی ہیں آپ؟"اس نے حدیقہ بیگم کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔وعلیکم السلام۔پورے فنکشن میں مجھ پر اب نظر پڑی ہو گی آپ کی؟"حدیقہ بیگم کے طنز پر آیان کی پوری آنکھیں کھلیں۔قہقہے کا گلا گھونٹ کر اس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

حدیقہ بیگم کو ثاقب سکندر کا یہ فیصلہ اچھا نہیں لگا تھا کیونکہ انہیں اقراء آیان تو کیا شایان کے لیے بھی پسند نہیں تھی۔

"وہ آنٹی میں کزنز کے ساتھ بزی تھی۔ویسے آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔"اپنی خفت مٹانے کو اس نے کہا۔

"شکریہ میں جانتی ہوں۔ناؤ ایکسکیوز می۔تم دونوں باتیں کرو۔"حدیقہ بیگم کہتے ہوئے اٹھ کر چلی گئیں۔آیان نے خاموشی سے یہ منظر دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار پتہ نہیں تمہاری ماں کو مجھ سے کیا بیر ہے؟ ہر وقت ہی ایسے بات کرتی ہیں۔ اب تو میں بہو بننے والی ہوں پھر بھی نہ جانے کیوں ایٹیٹیوڈ میں رہتی ہیں۔ تمہیں نہیں لگتا اب تمہاری ماں کو مجھ سے تعلقات بہتر کر لینے چاہیئیں؟" وہ آیان کے سامنے بیٹھ گئی۔

"میری ماں کے بارے میں تمیز سے بات کیا کرو اور کوشش کرو ایسے بات نہ ہی کرو ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم سے کیا رشتہ جوڑ رہا ہوں۔ ناؤ ایکسکیوز می ٹو!" سخت لہجے میں کہتا وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اقراء ہکا بکا سی اس کے لہجے پر غور کرتی رہی کیونکہ وہ عمر کا لحاظ کرتے ہوئے اسے آپ کہہ کر پکارتا تھا اور آج تم پکار رہا تھا۔ ہتک سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا لیکن اتنا کافی نہیں تھا۔

"اہم اہم! کیا ہو رہا ہے بھابھی؟" روحان اس کو کمپنی دینے ادھر آ گیا کیونکہ وہ دور سے دیکھ چکا تھا کہ اس کے وہاں آنے پر پہلے حدیقہ بیگم اور پھر آیان وہاں سے چلا گیا۔ ویسے خوشی تو بہت ہی ہوئی تھی پر ہمدردی بھی تو کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک مرتبہ شادی ہو لینے دو تمہاری ماں کو دن میں تارے نہ دکھا دیئے تو میرا نام بھی اقراء نہیں!"

غصے سے مٹھی بھینچتے ہوئے وہ کہہ کر کرسی سے اٹھ رہی تھی لیکن پوری طرح سے اٹھ بھی نا پائی تھی کہ روحان اس کی کلائی کو زور سے پکڑ کر واپس بٹھا گیا۔

"اگر یہ شادی ہو گئی تو تم رات میں بھی تارے دیکھنے کے قابل نہیں رہو گی۔ آئندہ میری ماں کے بارے میں بکواس مہ کہ وا! (بکواس نہیں کرنی)" روحان نے اس کی کلائی زور سے جکڑے غصے سے کہا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے اور طفیل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا؟" وہ اتنی سختی سے بولا تھا کہ اقرا کے سارے الفاظ ہی ختم ہوں گئے۔

www.novelsclubb.com

"ک۔۔۔ کون طفیل؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟" روحان کے تیور دیکھ کر اس کا دل دھڑکا۔ صرف منگنی ہونے پر گھر والوں کا ایسا رویہ ہو گیا تھا شادی کرنے پر تو جینا ہی حرام کر دیں گے۔

"سب دیکھ رہے ہیں کہیں غلط ہی نہ سمجھ لیں۔ ہنستے ہوئے یہاں سے دور چلی جاؤ۔ نہیں بلکہ ایسا کرو اپنے گھر ہی چلی جاؤ۔ اس سے زیادہ تمہیں اپنے گھر برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔ طفیل بارے میں ہم پھر کبھی تفصیل سے بات کریں گے۔" روحان مسکراتے ہوئے اس سے دور ہوا اور دوسری طرف چلا گیا۔ آیان کے لئے کچھ بھی۔

"کمینے تو اقراء کے پاس کیا کر رہا تھا؟" وہ اپنے دوستوں کے پاس واپس آیا تو احمر نے غصے سے پوچھا۔

"وہ گھر جانا چاہتی تھی۔ میں رکنے کے لئے اصرار کر رہا تھا اب وہ سب کے سامنے پارٹی چھوڑ کر جاتی اچھی تو نہیں لگے گی ناں!"

"زیادہ دیر پہلے کی بات نہیں ہے اس کے آنے پر بدمزہ تم ہی ہو رہے تھے اور اب رکنے پر اصرار کیوں کر رہے تھے؟" اگر وہ لوگ اسے جانتے نہ ہوتے تو اور بات تھی۔

"تب جانتا نہیں تھا اسے ہینڈل کیسے کرنا ہے۔" شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا۔

"وہ دیکھو تمہاری بھابھی جا رہی ہے۔" صبا نے کہا۔

"جانے دو میں نے کہا تھا تھک گئیں ہیں تو جائیں۔" گردن پہ ہاتھ مارتا بظاہر لاپرواہی سے بولا ورنہ ثاقب سکندر سے نظریں ملانے کی غلطی کر چکا تھا۔

"چلو آؤ طلحہ کے ساتھ شغل لگائیں۔"

"اور آیان کے ساتھ بھی۔" تبریز نے کہا۔

"وائے ناٹ؟" سب یک زبان بولے۔ وہ سب اسٹیج کی طرف جانے لگے اصل مزہ تو اب کرنا تھا ان لوگوں نے کیوں کہ آیان کی منگنی کی خبر ان میں سے کسی کے لیے خوشگوار ثابت نہیں ہوئی تھی۔ ان سب کو اسٹیج کی طرف آتا دیکھ کر آیان کو اندازہ ہو گیا کہ وہ پھنس گیا ہے۔

*****

تین سال بعد۔

"اچھا سنو عمر باقی سامان ہے تم آتے ہوئے ایگ نوڈلز لے آنا!" کچھ دیر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد پھر کہا۔

"ہاں ہاں سارے ساسز موجود ہیں نوڈلز بھی ہیں پر ایگ نوڈلز اچھے پکیں گے نا!" وہ فون پر اسے ہدایات دے رہی تھی۔لاؤنج میں اقبال عالم، سلمیٰ بیگم اور عمیر بیٹھے ہوئے تھے موضوع تو عمیر کی شادی ہی تھا کیونکہ چند ماہ بعد اس کی شادی تھی۔وہ اپنا ایم بی اے مکمل کر چکا تھا اور اب اقبال عالم کا بزنس دیکھ رہا تھا پر نور کی وجہ سے فی الحال وہ اسلام آباد میں ہی رہ رہا تھا۔نور کا ایم بی بی ایس کی میں چوتھا سال تھا اور وہ ہاسٹل میں رہنے کے بجائے فلیٹ میں رہتے تھے۔اسلام آباد کا ماحول میر پور سے بہت مختلف تھا اور یہی وجہ تھی وہ ہاسٹل میں لڑکیوں ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پائی تھی کیونکہ لڑکیاں کافی سے زیادہ براڈ مائنڈڈ تھیں اور نور اب اپنی حدود میں رہنا شروع کر چکی تھی۔میر پور والا پر سکون ماحول وہاں نہیں تھا۔گھر سے کوئی نہ کوئی اس کے ساتھ رک جاتا تھا۔زیادہ تر عمیر ہوتا تھا اور ویکنڈ پر وہ گھر جاتے تھے یا گھر والے وہاں آجاتے تھے۔اسے تھوڑا سکون مل جاتا تھا کہ سلمیٰ اور قرۃ العین

www.novelsclubb.com

جب آتیں تھیں تو صفائی کرنے میں مدد کر دیتیں تھیں اور ماں تو اتنا کچھ فریز کروا لیتیں تھیں کہ نور کا مہینہ نکل جائے پر عمیر تازہ کھانا کھانے کا عادی تھا اس کے لیے نور کو کافی ڈشز بنانا سیکھنا پڑا اور اپنے شوق کے لیے اس نے چائینیز، جاپانیز اور کورین ڈشز بنانا سیکھیں تھیں اور ابھی عمر کو انہیں کے کچھ اجزاء لانے کا کہہ رہی تھی۔

"اچھا رکو میں دیکھ لوں ریڈ چلی فلیک ہے کہ نہیں!" وہ لاؤنج سے اٹھ کر اوپن کچن میں آ گئی عینی اور عمر بازار تھے اس لیے وہ چاہتی تھی جو کچھ منگوانا ہے منگوا لے۔

"اچھا ہے۔ ابھی رہنے دو تم!" کیبن سے چیک کرنے کے بعد اس نے کہا تھا۔

"اور ہاں ایک کافی کا جار لے آنا عمیر بھائی کا!" اسے ابھی یاد آیا کہ کل اس نے کافی کیک بنانے میں اس کی ساری کافی ہی ختم کر ڈالی تھی۔

"اب بس کرو چڑیل! ابا کا کریڈٹ کارڈ لے کر نہیں نکلا میں گھر سے۔" وہ کچھ تنگ آ کر بولا۔

"جو سامان منگوایا ہے سب لے کر آنا بعد میں کہاں خجل ہوتی رہوں گی میں بازاروں میں؟"اس نے عمر کو تھوڑی سی غیرت دلائی اور ایک مرتبہ پھر ساری اشیاء دہرا کر یاد دلائیں اور فون بند کر دیا۔

"بابا آپ کو پتہ ہے چند دن پہلے میری عنایہ سے ملاقات ہوئی تھی۔وہ پی اے ایف میں ہے مجھے اتنی خوشی ہوئی سن کر بابا۔وہ اپنا خواب پورا کرنے جا رہی ہے میری طرح۔اچھا اس نے مجھے انوائیٹ کیا ہے دو دن بعد ڈنر پہ میں چلی جاؤں نا؟"وہ اب باپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے بعد پوچھ رہی تھی۔

"عمیر چھوڑ آئے گا بچے تمہیں اور میری طرف سے بھی سلام دعا دینا اور عاصم صاحب کا نمبر بھی لے آنا۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بابا!آپ لوگوں کے لئے چائے بناؤں؟"اس نے پوچھا۔

"ان دونوں کو تم نے باہر بھیج دیا ہے اور ابھی تک خود بھی کھانا نہیں کھایا پہلے کھانا کھالو!" سلمیٰ بیگم نے اسے کہا کیونکہ اب وہ انہیں کمزور نظر آتی تھی۔

"آپ لوگ چائے پی لیں تب تک وہ لوگ آجائیں گے اور جو آپ میں سے فائر نوڈلز کھانا چاہتا ہے ہمارے ساتھ شامل ہو جائے بعد میں۔" وہ کھانے والی بات کو گول کرتی سب کے لئے چائے بنانے اٹھی تھی۔ فریج سے کشمیری چائے کا قہوہ نکالتے ہوئے اس نے عنایہ کو کال ملائی تھی۔

******

"سر آج جانا ضروری ہے۔ میرے بھائی کی نئی کمپنی کا افتتاح ہے۔" وہ اپنے افسر سے ذلیل ہونے کے بعد اب میجر جنرل کے سامنے پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے ضروری جانے کے بارے میں تفصیلات دے رہا تھا پر نتیجہ وہی دھاک کے تین پاٹ!

"فلائٹ لیفٹیننٹ !آپ کا جانا ضروری نہیں ہے اور کل اس وقت آپ کو ٹیسٹ کے لیے رسالپور بھیجا جارہا ہے اس کی تیاری کریں۔آرمی میں آنے سے پہلے کی زندگی کو بھول جائیں۔"وہ بھی اسے چھٹی نہیں دے رہے تھا حالانکہ اسے روکنے کا کوئی جواز نہیں تھا اور روحان تو اس کی چھٹی کے بارے میں پہلے ہی بات کر چکا تھا پھر نا جانے کیوں اسے چھٹی نہیں مل رہی تھی۔

"اگر آپ کو چھٹی چاہیے تو آپ کو ہمیشہ کے لئے گھر جانا ہو گا۔24 سال آپ نے اپنے بھائی کے ساتھ وقت گزارا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ آپ آرمی کے ساتھ وقت گزاریں کیونکہ پاکستان آرمی کو آپ کی ضرورت ہے جس کے لئے پچھلے ایک سال سے آپ کو ٹریننگ دی جارہی ہے اور آپ پر محنت کی جارہی ہے۔کیا آپ ہمیشہ کے لئے گھر جانا چاہیں گے لیفٹیننٹ آیان؟"جنرل کی بات پر اس نے سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

آفیسر ہنس رہا تھا پر بے آواز! آفیسر کو اس سے منت کروانے میں مزہ آتا تھا کیونکہ آیان سکندر بہت کم غلطی کرتا تھا اور اب آیان سکندر اس حد تک آچکا تھا کہ کوئی بد تمیزی کر لیتا۔ اس کا آفیسر خاصا محظوظ ہو رہا تھا کیونکہ آیان کی پرسنیلٹی سب سے زیادہ چیلنجنگ تھی۔

"نو سر!" وہ بھی ڈسیپلین میں کھڑا ہو گیا۔ وہ جنرل اس کا کوئی دوست یا انکل نہیں تھا کہ وہ اس سے زیادہ فری ہوتا۔

"لیو ناؤ۔۔۔ ہری اپ! اور اب آپ کیڈٹ نہیں ہیں آیان۔" جنرل عاصم نے سنجیدگی سے کہا۔

"سر!" اس نے سلیوٹ پیش کیا اور فوراً باہر کی طرف آگیا۔ ایک نظر اس نے آفیسر کو دیکھا جو نظروں سے بہت کچھ جتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہیں چھٹی مل گئی تو میں گنج کروادوں گا اور اگر نہ ملی تو تم پورا سال آدھی مونچھ رکھو گے۔"

آیان سکندر نے بہت جوش و خروش سے چیلنج قبول کیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا چھٹی مل جائے گی اور اب!

"یااللہ ہیلپ می!" باہر آکر اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر مدد طلب کی تھی۔آدھی مونچھوں میں وہ کیسا لگے گا؟استغفراللہ!

فروری کی دھوپ اسے اچھی لگتی تھی لیکن ابھی وہ اداس تھا تو صرف روحان کی great achievement والے دن اس کے ساتھ نہ ہونے پر۔وہ بوجھل قدموں سے چلتا ہوا باہر کھلے میدان میں آگیا۔ایئر کرافٹ سے دور زمین پر بیٹھ گیا اور دور انجینئرز کو کام کرتے ہوئے دیکھنے لگا جو ابھی ٹریننگ کر رہے تھے اس کے چہرے پر اداسی واضح تھی۔گھاس پر بیٹھ کر وہ بیزاری سے اسے نوچنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اوئے ہیر واداس ہے؟" آواز پر آیان نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو سورج کی وجہ سے آنکھیں چندھیا گئیں۔ وہ نظر آ گئی تھی پھر اس نے سر نیچے جھکا لیا۔ عنایہ بھی اس کے ساتھ گھاس پر بیٹھ گئی۔

"تم سے مطلب؟" اس نے نہایت ناگواری سے جواب دیا۔ عنایہ اسی جنرل عاصم کی بیٹی تھی جس نے ابھی اس کو ذلیل کر کے بھیجا تھا۔

"آپ جیسے لوگ مطلب کے لئے دوستی رکھتے ہوں گے جناب۔ ہم دوستی کرتے ہیں تو آخری سانس تک نبھاتے ہیں۔" عنایہ نے ایک ادا سے کہا۔

"باپ کو دیکھو اور بیٹی کو دیکھو!" آیان بڑبڑایا۔

"کس کو کہہ رہے ہو؟" عنایہ نے کریدا۔

"اپنے فرشتوں کو۔ جاؤ یار سر نہ کھاؤ!" وہ تھوڑا چڑ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میجر جنرل جان بوجھ کر اسے چھٹی نہیں دے رہے یا شاید اسے زچ کرنا چاہ رہے ہوں اور وہ واقعی زچ ہو چکا تھا۔

"بے بی کوئی پرابلم ہے؟"عنایہ نے بے باکی سے پوچھا۔

"لاحول ولا قوۃ! تم لڑکی ہو کر مجھ پر لائن ٹرائے کر رہی ہو شرم کرو۔ تمہارے باپ کو پتہ چلا تو مجھے اس سیارے سے ہی باہر پھینک دے گا۔"وہ بس ایسے ہی احتیاطاً اس سے تھوڑا دور ہوا۔

"کیوں؟"عنایہ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"یقیناً تمہارا باپ ایک معمولی افسر کے ساتھ تمہیں نہیں بیاہنا چاہے گا۔ ہے کہ نہیں؟ اب منہ اٹھا کر جیسے آئی تھی ویسے ہی بھاگو یہاں سے۔"

"یہ تو ہے۔ معمولی آفیسر کے ساتھ بابا مجھے شادی نہیں کرنے دیں گے۔ سنو ایسا کرتے ہیں بھاگ جاتے ہیں۔ کیسا آئیڈیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"استغفر اللہ! مجھ سے فلرٹ کرنے سے پہلے یہ سن لو کہ میں انگیجڈ ہوں۔"وہ بیزار ہو رہا تھا۔

"یار تم میں فلرٹی اور ٹائم پاس کرنے والے لڑکوں جیسا کوئی ہنر ہی نہیں ہے۔"اس کی بات کے جواب میں وہ بہت افسوس سے بولی۔

"واٹ؟ان کے پاس یہ ہنر ہے؟"

"ہے تو۔۔۔لیکن تم بتاؤ کیوں ناراض پھپھیوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہو؟شریفاں نے پھر کچھ کہا ہے؟"

'شریفاں' وہ اس کے آفیسر کو کہتی تھی!آیان نے بے چارگی سے اسے دیکھا جو جنرل عاصم کی بیٹی ہونے کا فائدہ اٹھا رہی تھی اور کچھ اس کی آیان سے دوستی ہو گئی تھی اس لیے فارغ وقت میں وہ اسکا دماغ کھانے آجاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جیسے تمہیں بتاؤں گا اور میرا مسئلہ حل ہو جائے گا!"اس کے لہجے میں واضح تلخی تھی۔

"اگر مجھے بات بتا کر تمہارا مسئلہ حل نہ ہوا تو قسم سے۔۔۔وعدہ۔۔۔پورا سال بات نہ کرنا۔"

"بہت بڑی بات کہہ رہی ہو سوچ لو۔"اس کی بات پر عنایہ ہنسی۔

"ہم پیدا ہی بڑی بات اور بڑے کاموں کے لیے ہوئے ہیں۔پی اے ایف کے جوان ہیں کوئی مذاق تھوڑی ہے۔"آیان اس کے ڈائیلاگ پر بس نفی سے سر ہلا کر گیا لیکن جو بھی تھا عنایہ ایک پازیٹیو سوچ رکھنے والی لڑکی تھی جو ہر وقت کسی کی بھی مدد کرنے کے لئے تیار رہتی تھی۔

"یار تمہارے کھڑوس پاپا سے ہفتے کی لیو لینے گیا تھا لیکن مان ہی نہیں رہے۔آں اچھا سوری میجر عاصم صاحب سے۔میں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا ہوں یونو اور آج تمہارے پاپا کے ساتھ صبح سے مغزماری کر کے تھک چکا ہوں لیکن وہ انسان جیسے میں نے جو کہہ دیا وہ پتھر پر لکیر ہے۔میرا بس نہیں چل رہا اور اڑ کر لاہور پہنچ جاؤں۔"وہ زور و شور سے غیبت کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"بس اتنی سی بات تھی؟"عنایہ نے یوں کہا جیسے آیان نے اسے بتایا ہو کہ اس نے گلاس توڑا ہے اور وہ اس کے پیسے بھی دے گا اور اپنی بات پر شرمندہ بھی ہے۔

"تمہارے لیے اتنی سی بات ہو گی میری تو جان پر بن آئی ہے پر سر عاصم کے لئے جو اصول ہے وہ اصول ہے لیکن میں جانا چاہتا ہوں۔"

"میں تمہیں ایک دن کی چھٹی دلاتی ہوں لیکن ایک شرط پر۔" اسے فرق نہیں پڑتا تھا اپنے باپ کی برائی سن کے۔ اس کے مطابق برائی اس کی کرنی چاہیے جو واقعی بڑا ہو! میجر جنرل عاصم تو پھر میجر جنرل عاصم تھے ان کے بارے میں سن کر اسے فخر ہوتا تھا۔

"مجھ سے شادی کرنے کے علاوہ جو بھی شرط ہے مانوں گا لیکن میرا کام کر دو۔"

"سوچ لو پھر civic بھی مانگ سکتی ہوں۔" بظاہر اس نے لالچی بنتے ہوئے کہا۔

"میرا باپ اتنا امیر ہے کہ ان کے پیسوں سے تمہیں میں civic خرید کر دے لوں۔ فقیرنی کہیں کی جاؤ اب جلدی۔"

"ڈیل ڈن فلائٹ لیفٹیننٹ آیان۔" کھڑے ہو کر اس نے مصافحے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ آیان نے بھی کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"اگر تم نے میرا یہ کام کر لیا تو آج سے میں پکا تمہارا بھائی۔" آیان نے کہا۔

"جی نہیں آپ جیسے ہینڈسم بھائی نہیں بلکہ بوائے فرینڈ رکھے جاتے ہیں۔" عنایہ نے طنزاً کہا پر وہ تعریف پر اسے گرل فرینڈ بننے کی پیشکش ہر گز نہیں کر سکتا تھا۔

"ظالم لڑکی اب جاؤ بھی۔" اس نے جیسے سر سے اتارنے کا کام کیا۔

"کہاں جاؤں؟" اسے تو گویا بھول ہی گیا کہ اس نے جانا کہاں تھا۔

www.novelsclubb.com

"جہنم میں!" وہ غصہ ہوا۔

"وہ تو آپ کے ساتھ جاؤں گی ناں آیان اوپا۔" اس کے اوپا کہنے پر آیان بہت زور کا ہنسا پھر ہاتھ سے بھاگنے والے انداز میں جانے کو کہا۔

"اووووپا!" وہ ہنستے ہوئے بھاگ ہی گئی۔اوپا کورین ٹین ایجرز میں بہت مقبول لفظ ہے جو خود سے بڑے لڑکے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔عام زبان میں اس کا مطلب بھائی ہی ہوتا ہے لیکن آج کل کورین لڑکیاں اپنے بوائے فرینڈز کو بھی اوپا کہتی ہیں۔

وہ جانتا تھا کہ یہ دماغ سے فارغ لڑکی اب کچھ الٹا سیدھا کام ہی کرے گی لیکن پھر بھی اس نے دعا کی کہ وہ مان جائیں اور وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سوچوں میں غرق ہو گیا تھا۔بورڈنگ میں رہتے رہتے اسے گھر والوں سے دوری کا احساس نہیں ہوتا تھا کیونکہ روحان ہر وقت اس کے ساتھ ہوتا تھا پھر جس جگہ وہ دونوں ہوتے تھے وہ جگہ فیملی بن ہی جاتی تھی۔ایئر وناٹیکل انجینئرنگ کرنے کے بعد آیان نے اسی کو بطور پروفیشن لیا پر روحان نے اسی سائیڈ ڈگری کے طور پر رکھا۔ایک سال سے وہ دونوں الگ الگ جگہوں پر چلے گئے تھے کیونکہ محبت اپنی جگہ انھیں کچھ بننا بھی تھا اور آیان نے بطور ایئر وناٹیکل انجینئر اپنی سروس پاک آرمی کو دینے کا سوچا تھا جبکہ اس کے برعکس روحان کسی کے ماتحت کام کرنے والا انسان نہیں تھا اور چھوٹی عمر سے ہی زیادہ کریٹو ہونے کی وجہ سے اس کے مستقبل کے گول آیان سے

www.novelsclubb.com

مختلف تھے۔اس نے چھوٹی عمر سے ہی تقریر کرنا سیکھا تھا اور پھر جب وہ بولتا تھا تو دنیا سنتی تھی۔اس لئے وہ چھوٹی عمر سے ہی Youngster کے لیے کیریئر کونسلنگ کرنے لگا اور ساتھ ساتھ وہ ایک کم عمر موٹیویشنل اسپیکر بھی بن چکا تھا۔ایک سال پہلے اسے Best motivational speaker کا ایوارڈ انٹرنیشنل یوتھ کونسل کی جانب سے دیا گیا تھا۔وہ موٹیویشنل اسپیکر تو تھا لیکن اس کی تقریروں میں زیادہ تر رب سے تعلق آجایا کرتا تھا۔اللہ کی طرف رجحان اسکا بچپن سے تھا۔ وہ بہت سوں کو انسپائر کرتا تھا لیکن اسے صرف آیان انسپائر کرتا تھا۔آیان کی ذات میں ایک ٹھہراؤ تھا۔وہ ہر کام کے پیچھے دوڑنے والوں میں سے نہ تھا۔وہ ان چیزوں پر اپنی انرجی ضائع نہیں کرتا تھا جہاں اسے پتا تھا کہ اس سے کچھ نہیں ہونے والا پر روحان ایسے کام بہت شوق سے کرتا تھا۔وہ ناممکن کو ممکن بنانے کا ہنر جانتا تھا۔اس کا سوشل سرکل آیان کی نسبت کافی وسیع تھا لیکن اس کے دوست چند ہی تھے جو سب تقریباً آیان کے بھی دوست تھے۔

www.novelsclubb.com

خوب صورتی اور پر وقار شخصیت ان کو ورثے میں ملی تھی کیونکہ ان کے والدین بھی تھیکے اور گہرے نقوش کے مالک تھے۔ان کی فیملی کی جان ان دونوں میں بستی تھی کیونکہ ہر محفل کی رونق اور ہر فنکشن کی زینت وہ دونوں تھے۔ان دونوں کو زیادہ نمایاں ان کا جڑواں ہونا بناتا تھا کیونکہ آنکھوں کے علاوہ ان کے چہرے کا ہر نقش ایک جیسا تھا۔ موجودہ دنوں میں ایک فرق یہ آیا تھا کہ آیان داڑھی نہیں رکھتا تھا اور روحان اب ہلکی سی داڑھی کے ساتھ مونچھیں بھی رکھنے لگا تھا۔ایک دن کی چھٹی وہ ابھی لے رہا تھا لیکن اسے ایمان کی شادی کے لئے بھی چھٹیاں لینی تھیں اور پھر بات وہیں آکر رک جاتی تھی کہ چھٹی ملے گی کیسے؟

"ہو گیا مسٹر تمہارا کام۔"عنایہ کی آواز پر وہ حال میں آیا۔پہلے تو شکی نگاہوں سے اسے گھورا آیا کہ سچ کہہ رہی ہے یا نہیں؟ پھر مذاق کی رمق اس کے چہرے پر نہ دیکھ کر وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

"وہ مان گئے؟"اس نے بے تابی سے پوچھا۔

"اب کیا اسٹیمپ لگوا کر لاؤں؟ مان تو گئے لیکن فضول میں تمہاری وجہ سے مجھے اتنا بڑا لیکچر سننا پڑا۔ ماننا ہی تھا تو پہلے کہہ دیتے اور تم بھی میرا کام کرو گے لیکن ابھی معاف کیا جاؤ بھائی کی کمپنی کا افتتاح ہے۔" کان کھجاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے کہہ رہی تھی۔

"ٹی وی پر لائیو آئے گا ضرور دیکھنا!" وہ اسے یاد کروانا نہیں بھولا تھا۔

"اچھا ہے ریٹنگ کے لیے تم لوگ میڈیا کو بھی بلا لو اور میں نہیں دیکھ رہی کیونکہ فضول لوگوں کے لئے وقت نہیں ہوتا میرے پاس اور پھر تم ہینڈسم بھائی بنے ہو بوائے فرینڈ بنتے تو اور بات تھی!" وہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولی۔

"اچھا سنو!" پھر کچھ توقف سے بولی۔ "تمہارا وہ بھائی۔ کیا نام ہے؟ روحان! ہاں وہ بھی بالکل تم جیسا ہے نا! اس کے ساتھ سیٹ کروا دو مجھے۔" آیان نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ! وہ تم جیسوں کو ایک کے بعد دوسری نظر بھی نہیں دیکھے گا۔"

"کیوں اتنی پیاری ہوں میں؟" آیان کی بات کاٹ کر اس نے پوچھا۔

"میں نے تو پھر بہن کہا ہے وہ تمہیں بیٹی کہے گا!" آیان نے بات مکمل کی۔ عنایہ کی آنکھیں حیرت سے کھلیں۔

"اللہ معافی! وہ کوئی پچاس سال کا بوڑھا ہے؟" عنایہ نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"نہیں وہ 24 سال میں بھی 50 سال کے لوگوں والی سوچ رکھتا ہے۔" اس نے مسکرا کر شانے اچکا کر کہا۔

"تم دونوں بھائیوں میں نارمل لڑکوں والے جراثیم بہت کم ہیں۔ یار لائف انجوائے کرو اپنی۔ اس قوم کی بھلائی کا سوچ رہے ہو جو خود کی اصلیت نہیں جانتی۔"

"لائف انجوائے کر رہے ہیں اپنے پیشے سے محبت کر کے اور پھر اس طرح ہم کچھ بڑا کر پائیں گے۔ عام لوگوں کی زندگی گزارنی ہو تو گھر بیٹھ کر ہی گزار لینی چاہیے۔ اب میں یہاں کھڑا رہا تو تم نے میری

معصوم قوم کو کہہ دینا ہے انھیں اپنا Independence day بھی نہیں یاد۔ میں آفیسر کو کچھ یاد کروا کے جاؤں!" وہ عنایہ کو جانتا تھا وہ صرف مذاق میں کہہ رہی ہے ورنہ اس کی اپنی خود کی سوچ بھی بہت برائٹ تھی البتہ آیان کی معصوم قوم سے اسے واقعی شکایتیں تھیں۔ اسے لگتا تھا اس ملک کی حالت dog-eat-Dog جیسی ہے۔

"تم دونوں گھر میں ٹکنے والی شے ہی نہیں ہو۔" عنایہ نے نتیجہ اخذ کیا۔

"تم میرا وقت ضائع کر رہی ہو میں جا رہا ہوں!" آیان نے اس کے سر پر چپت لگائی اور دوسری طرف بھاگ گیا۔ چھٹی ملنے کی خوشی میں اسے یونیفارم چینج کرنے کا بھی دھیان نہیں رہا۔ عنایہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم جس لڑکی کا مقدر بنو گے وہ دنیا کے خوش قسمت ترین لڑکی ہو گی!" اس نے مسکرا کر خود سے کہا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے محبت یا عشق کر بیٹھی تھی لیکن اس کی شخصیت میں ایسی کشش ضرور تھی کہ وہ اسے دیکھتے ہی رہنا چاہتی تھی۔ آیان سے دوستی اسے دل و جان سے عزیز تھی۔ وہ صرف آیان کے لئے اپنے والد سے خاصی ڈانٹ کھا جاتی تھی پر خیر آیان کے لئے کچھ بھی۔

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب2

Change of Heart

جب دیکھو کوئی اپنا کھول دو روح کے راز

دیکھو پھول تو گاؤ جیسے بلبل با آواز

لیکن جب دیکھو کوئی دھوکے و مکاری سے بھرا

لب سی لو اور بنالو اپنے آپ کو بند گھڑا

وہ پانی کا دشمن ہے بولو مت اسکے آگے

توڑ دیگا وہ گھڑے کو جاہلی کا پتھر اٹھا کے

کنزہ لغاری کی روحان سکندر سے پہلی ملاقات بہت سرسری سی ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کی دوست علیزے کی کزن تھی لیکن علیزے کے برعکس وہ کافی بولڈ تھی۔آج علیزے کے ساتھ کنزہ کو دیکھ کر اسے حیرت نہیں ہوئی تھی۔علیزے نے ہی اسے بتایا تھا کہ وہ بھی آنا چاہتی تھی تو وہ اسے لے آئی۔ اسے کیا اعتراض ہونا تھا علیزے کے مہمان پر؟اس نے بھی باقی مہمانوں کی طرح کنزہ سے رسمی

سلام دعا کی۔آج روحان نے ان سب لوگوں کو دعوت دی تھی جو پچھلے دو سالوں سے اس کے ساتھ کام کر رہے تھے۔جن سے وہ پچھلے کئی سالوں سے مل رہا تھا جو اس کی قدم قدم پر ہمت بندھا رہے تھے۔آج کی تقریب میں زیادہ تعداد پروفیسرز کی تھی جو استاد تھے، معلم تھے اور سب سے بڑھ کر روشنی تھے۔اس کے علاوہ اس کی ٹیم تھی جو کونسلنگ کے سلسلے میں نوجوان قوم کی مدد کر رہے تھے اور وہ تھے جنہوں نے اس ادارے کو کھڑا کرنے میں اس کی مدد کی تھی۔مہمان خصوصی تو کوئی بھی نہیں تھا لیکن اس نے آج کی تقریب کا دعوت نامہ بہت سے سیاست دانوں کو، سفیروں کو، بیوروکریٹس کو، صنعت کاروں کو اور کارپوریٹ سیکٹر کے لوگوں کو دیا ہوا تھا کیونکہ ہر شعبے کے لوگوں کے ساتھ اس کی اچھی جان پہچان تھی۔آج اس کی کمپنی DOP(ڈی او پی) یعنی Diamonds of Pakistan کے نام سے آج اپنا افتتاح کرنے جا رہی تھی جس میں وہ صرف ان نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کر رہا تھا جن کے اندر potential تھا لیکن وہ resources نہ ہونے کا رونا روتے تھے۔وہ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنا رہا تھا جو بے غرض ہو کر کام

کرنے جارہے تھے۔اسے نوکر نہیں چاہیے تھے اسے ٹیم چاہیے تھی اور وہ جانتا تھا کہ ٹیم کو کس طرح لیڈ کیا جاتا ہے۔اس برانچ کی بنیاد رکھنے کیلیے فی الحال اس نے صرف اپنے گھر والوں سے پیسے لیے تھے یا کچھ اپنی سیونگز تھی۔وہ اب ثاقب سکندر، شایان، آیان اور حدیقہ بیگم کا قرضدار تھا۔ علیزے اور باقی دوستوں نے اس کی مالی مدد کرنے کی آفر کی تھی لیکن اس نے کسی سے مدد لینے سے انکار کر دیا تھا۔اس وقت وہ مالی طور پر مستحکم تھا۔آگے یقیناً اسے فنڈز کی ضرورت پڑنی تھی اور اس وقت کے لیے اس نے اچھے دوست بنائے ہوئے تھے۔آج وہ خوش تھا اس کی محنت کا نتیجہ آنے والا ہے۔وہ کامیابی کی پہلی سیڑھی پر بھی اسے سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔اس طرح وہ لوگوں کو آگاہی دینا چاہتا تھا کہ وہ جو خواب دیکھتے ہیں اسے پورا بھی کر سکتے ہیں اور روحان سکندر ہر قدم پر ان کے ساتھ ہے!

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا روحان؟ تم پریشان ہو۔"علیزے کافی دیر سے اس کی بے چینی محسوس کر رہی تھی اس لیے اب اس کے پاس آکر پوچھ رہی تھی۔وہ ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھی۔بالوں کو

سلیقے سے کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔قد کاٹھ میں وہ روحان کے برابر ہی آتی تھی اور ہاتھ میں اس کا فیورٹ مگ تھا جس میں گرین ٹی تھی۔مختلف اقسام کی چائے علیزے کو ہمیشہ فریش کرتی تھیں لیکن آج چونکہ دماغ کو ایکٹو رہنے کی ضرورت تھی تو وہ گرین ٹی کے ساتھ تھی۔

آج کی تقریب کی ساری تیاری اس کے ساتھ اس کے گروپ کے دوستوں نے مل کر کی تھی۔ملک کی جانی مانی شخصیات وہاں موجود تھیں اور غیر ملکی سفیر بھی اس وقت جوانوں سے بات چیت میں مصروف نظر آتے تھے۔ہر کوئی مصروف تھا کیونکہ فنکشن شروع نہیں ہوا تھا۔

"آیان نے وعدہ کیا تھا وہ آئے گا لیکن ابھی تک آیا نہیں۔ٹائم کافی ہو گیا ہے اور شایان بھائی فنکشن شروع کرنے کا کہہ رہے ہیں لیکن میں اس کا انتظار کرنا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آر یو سیریس؟"اس نے ہلکی زبردستی کی مسکراہٹ سے علیزے کو دیکھا۔"تم بھی حد کرتے ہو روحان۔اُدھر دیکھو اتنے بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں اور تم آیان کے لیے فنکشن نہیں شروع کر رہے؟کامن سینس استعمال کرو۔آیان عام انجینئر نہیں ہے۔وہ پاکستان آرمی میں ہے اور

تمہیں لگتا ہے وہ اسے یہ فنکشن اٹینڈ کرنے کے لیے چھٹی دے دیں گے ؟"وہ ڈپٹنے والے انداز میں اسے حقیقت دکھا رہی تھی کیونکہ وہ کافی حقیقت پسند اور صاف گو لڑکی تھی۔

"وہ جھوٹے وعدے نہیں کرتا۔مجھے یقین ہے وہ آئے گا۔"روحان نے کہا۔علیزے نے مزید خفگی سے اسے دیکھا۔

"تم ان لوگوں کے لیڈر کیسے بنو گے جب تم خود صرف آیان پر ڈیپینڈ کرنے لگے ہو۔"

"میں اس پر ڈیپنڈ نہیں کر رہا۔میں صرف اس کو یہاں آج اس فنکشن میں دیکھنا چاہتا ہوں۔دیٹس اٹ !"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اگر آج آیان نہ آیا تو تم کمپنی کا افتتاح نہیں کرو گے ؟"

"میں ایسا نہیں کہہ رہا بس سات بجے تک ویٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

"تمہارا وقت قیمتی ہے روحان ٹھیک اسی طرح ان سب کا بھی وقت بہت قیمتی ہے جو اپنے ہزاروں کام چھوڑ کر آئے ہیں صرف تمہارے انویٹیشن پر۔ بات کو سمجھو بعد میں تھوڑے سے وقت میں سب مینج نہیں ہو گا۔"

"اچھا چلو ساڑھے چھ تک ویٹ کر لیتے ہیں اس نے مجھے چند دن پہلے کہا تھا کہ وہ آئے گا اور میں خود اس کے یونٹ بھی گیا تھا آفیسر سے بات کرنے۔" وہ تشویش میں مبتلا تھا۔

"میں پانچ منٹ بعد فنکشن شروع کرنے کیلئے ہوسٹ کو اسٹیج پر بھیج دوں گی۔ بی ریڈی!" وہ حتمی فیصلہ سناتی وہاں سے چلی گئی۔ روحان نے اسے آواز لگانی چاہی لیکن کسی کے بلانے پر اسے دوسری طرف متوجہ ہونا پڑا۔

www.novelsclubb.com

******

وہ پانچ بجے لاہور پہنچ گیا تھا۔وہ کافی لیٹ ہو گیا تھا پھر بھی وہ جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج آیان کے لیے وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا۔پہلے اسے ٹیکسی نہیں ملی اور جب ملی تو وہ ایم ایم عالم روڈ پر ہونے والے کسی مظاہرے کی وجہ سے ٹریفک میں پھنس گیا اور جب ہوٹل پہنچا تو تقریب شروع ہو چکی تھی۔خود کو کافی ملامت کرنے کے بعد وہ اندر جانے لگا تو اسے کچھ یاد آیا اس نے ایک نظر خود پر ڈالی وہ اسی نیلی وردی میں تھا۔

"Damn it Aayan! Damn it!" اپنے سر پر چپت لگاتا وہ خود سے بڑبڑایا۔اب نئے کپڑے لینے اور پھر تبدیل کرنے کے لئے کسی بوتیک جاتا تو وہ بہت وقت ضائع کر دیتا۔پر سوچ نظروں سے ارد گرد دیکھا تو دروازے پر کھڑے گارڈ مین اسے ہی دیکھ رہے تھے اور ہنس ایسے رہے تھے جیسے کسی مسخرے کو دیکھ لیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"سلام!مجھے پتہ ہے آپ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں لیکن یہ واش روم کس طرف ہے؟" ان کے قریب جاتا وہ خشمگیں مسکراہٹ سے پوچھ رہا تھا۔ان میں سے ایک نے واش روم تک رہنمائی

کر دی۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہوا تو خود کو دیکھ کر خود بھی ہنسی آ گئی۔ وہ سر سے پیر تک مٹی میں اٹا ہوا تھا پانی کی مدد سے بال ٹھیک کیے اور فنگر کامب کر کے انہیں سیٹ کیا۔ اپنے شیڈز نکال کر آنکھوں پر چڑھائے اور تھوڑا سا چل کر خود کا جائزہ لیا۔ بوٹوں پر نظر پڑی تو لگا ابھی تیمم کر کے آئے ہیں۔

"سوری!" اس فائیو سٹار ہوٹل کے واشروم کے ٹاول سے اس نے اپنے بوٹوں کو چمکایا اور باہر آ گیا۔ اس ساری کاروائی میں مزید وقت برباد کر چکا تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے جب وہ داخلی دروازے سے اندر آیا تو روحان اسٹیج کی طرف جا رہا تھا اور اس کے لیے تالیاں بجائی جا رہی تھیں۔ آیان نے اپنے مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تھی۔ اتنے بڑے ہال میں موجود لوگوں میں سے صرف چھ لوگوں نے سیٹی بجانے والے کی طرف دیکھا تھا اور ان میں روحان بھی شامل تھا۔ آیان نے دل پہ ہاتھ رکھ کر تھوڑا آگے ہو کر گویا اسے خراجِ تحسین پیش کیا تو وہ روسٹرم پر مائیک سیٹ کرتا مسکرایا۔ وہ آخری سیٹوں پر بیٹھی علیزے کے ساتھ کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔ صد شکر ابھی اس نے اسپیچ شروع نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"روحان ہینڈسم لگ رہا ہے۔" اسٹیج کی طرف دیکھتے اس نے تبصرہ کیا۔علیزے نے بس اسے چند سیکنڈ گھورا۔یہ اشارہ تھا کہ وہ ناراض ہے۔

"تمہیں سیلون کا اور بوتیک کا بھی چکر لگا کر آنا چاہیے تھا۔" علیزے کی نظریں بھی اسٹیج پر کھڑے روحان پر تھیں۔

"تم اسے نظر لگاؤ گی۔اسے ایسے دیکھنا بند کرو یا آنکھیں بند کرو۔" اس کا طنز اگنور کرتا وہ معمول کے انداز میں ارد گرد دیکھتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا جس کیلئے ساری دنیا کا خوبصورت منظر روحان کو کامیاب دیکھنا تھا۔

"کالی نظر رکھنے والے ابھی آئے ہیں۔ہم تو صبح سے ساتھ ہیں وہ ایک مرتبہ بھی میری نظروں کی وجہ سے کسی کارپیٹ پر نہیں گرا۔" اسٹیج پر روحان ابتدائی جملے بول رہا تھا۔

"ویسے یہ تم دونوں میچنگ کس خوشی میں کر کے آئے ہو؟"

"اتفاق سے!" وہ اسے گھور کر بولی۔

"اوکے۔ میں نے کچھ غلط نہیں سمجھا اور نہ میں نے تمہارے وائس نوٹ سنے تھے۔"

"آیان خاموش رہو۔" وہ غور سے روحان کو سننے کی کوشش کر رہی تھی۔ آیان کی بات پر وہ شرمندہ نہیں ہوئی کیونکہ وہ اس کی حرکتوں کو جانتی تھی۔

"روز ہی تو اسے سنتی ہو۔" وہ اسے زچ کرنے سے باز نہیں آیا۔

"تمہیں نہیں آنا چاہیے تھا کیونکہ آج کے دن کو ہم نے تمہاری وجہ سے برباد سمجھا تھا۔" وہ واپس پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔ صحیح کہہ رہا تھا روز ہی تو اس سے بات کرتی ہے۔

"Yeah! I'm Blue eyed boy for him.(ہاں! میں اس کے لیے خاص ہوں)۔" علیزے کے طنز کو انجوائے کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"شششش!" وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"یہ پروجیکٹ شروع کرنا میرے لیے مشکل نہیں تھا لیکن peace of cake (بہت آسان) بھی نہیں تھا۔ مشکل اس لیے نہیں تھا کیونکہ میری leg pulling کے لیے کوئی موجود نہیں تھا اور آسان اس لیے نہیں تھا کیونکہ راتوں کو کافی کے درجن مگز کے ساتھ جاگتے رہنا آسان نہیں ہوتا لیکن خیر اٹس مائی چوائس۔ جب آپ کو منفی رویوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تو آپ کے اندر ایک ہائی لیول کانفیڈنس آجاتا ہے اور میں اسی کی پیداوار ہوں۔ آپ میں سے بہت سے لوگ یقیناً اس وقت مجھے بہت خوش قسمت تصور کر رہے ہوں گے کیونکہ میں سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا اور ہماری سوسائٹی میں تو وہ شخص بہت ہی لکی مانا جاتا ہے جس کا باپ ثاقب سکندر جتنا امیر ہوتا ہے اور آف کارس مجھے بھی لکی مانا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہمیں یہ مائنڈ سیٹ تبدیل کرنا ہے کہ کوئی انسان پیسے سے خوش قسمت نہیں ہو جاتا۔ میری ڈکشنری میں خوش قسمت کی ڈیفینیشن یہ نہیں ہے کہ آپ کے پاس دنیاوی دولت ہو اور آپ کے آگے خوشامدی لوگ ہوں اور ہر چیز پرفیکٹ ہو۔ میری لغت میں خوش قسمت وہ ہے جس کو ہر روز اللہ کی

طرف سے قرآن پاک پڑھنے کا موقع ملتا ہے وہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتا ہو اس کے پاس جو ہو کم از کم وہ اس سے مطمئن ہو۔ بہتر کی کوشش کرے لیکن خواہش نہ کرے، لالچ نہ کرے۔ وہ اپنے رشتوں کو مخلصی سے نبھا رہا ہو۔ آف کارس میں خوش قسمت ہوں کیونکہ میرے پاس قرآن پاک کو کھولنے کا وقت ہوتا ہے۔ نماز کے اوقات میں میرے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں ہوتا کہ اس کام کے پیچھے میں نماز چھوڑ دوں۔ میں خود سے جڑے ہر رشتے سے مخلص ہوں الحمدللہ سو میں یہ کہوں گا اپنی ترجیحات بدلیں۔ چیزوں کو categorize کریں۔ پہلے اللہ پھر اللہ کا بندہ اور پھر اپنی ذات!

اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ روحان سکندر بھی ان موٹیویشنل اسپیکرز میں سے ہے جو خود تو تقریریں کرنے کے دو لاکھ لیتا ہے پر ہمیں کہتا ہے پیسے کا کیا کرنا ہے آخر میں مر جانا ہے۔" وہ ہنسا تو ہال میں تالیاں گونجیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پہلی اسٹیٹمنٹ پر نو کمنٹ پر آپ لوگ کماؤ، جتنا کما سکتے ہو کماؤ۔ اللہ سب کی روزی میں برکت دیں لیکن کسی کا حق مار کے نہیں، حرام کما کر نہیں، اللہ کو راضی کر کے! اوکے ہم اپنے موضوع کی طرف

آتے ہیں ورنہ سب نے کہنا ہے مولوی جہاں کھڑا ہوتا ہے اپنا فتویٰ دینا شروع کر دیتا ہے۔" وہ ہلکا سا مسکرایا اور کوئی نہیں بلکہ ہر کوئی اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا تھا۔

"سب سے اہم بات تو آپ سب کو آگاہی دینا ہے کہ ہماری کمپنی کرنے کیا جا رہی ہے؟ جس پراجیکٹ پر ہم نے دو سال لگائے ہیں آخر اس کا نتیجہ کیا ہے؟ جو کہ میری ٹیم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ کیوں ٹائیگرز؟" اس نے اپنی ٹیم کے پچاس لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو ایک طرف الگ سے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب ایک طرح کی یونیفارم میں ملبوس مرد و عورت تھے جو روحان کے لئے دل میں بہت عزت اور خلوص رکھتے تھے اور سب ہی اس کے ساتھ کام کرنے کیلئے ایکسائٹڈ تھے۔ پورے ہال میں ان لوگوں کے لئے تالیاں گونجیں۔ روحان انہیں اپنا کام شروع کرنے کا اتنا بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہا تھا اور لوگ جانتے تھے کہ آج کے دور میں اتنا بے غرض کوئی نہیں ہوتا۔

"آپ میں سے کوئی ان سب کو جانتا ہے؟ یقیناً نہیں جانتا ہو گا یہ سب ہمارے اس ملک پاکستان کے پچاس مختلف شہروں کے لوگ ہیں کوئی اسلام آباد، کوئی لاہور، ملتان، فیصل آباد، مظفر آباد بلکہ کوئٹہ،

سبی، سوات اور سماہنی والی سائیڈ سے بھی ہیں۔ان سب میں صرف ایک چیز کامن تھی کہ میں نے ان سب کو بہت مشکل سے ڈھونڈا ہے۔میں نے جتنے پاپڑ بیلنے کے بعد ان لوگوں کو ڈھونڈا ہے یہ میرے دوست اور میری فیملی بخوبی جانتے ہیں خیر یہ کامن چیز نہیں تھی۔کامن ایک چیز تھی ان کا اور میرا نظریہ !اگر دو لوگوں کا مائنڈ سیٹ ایک جیسا ہو جائے تو یہ بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔پچھلے ایک ماہ سے ہم لوگوں نے دن رات محنت کی ہے اور اس محنت کا نتیجہ ہمیں بہت پازیٹیو ملا اور ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں کامیابی سے نوازا۔میں چاہوں گا ایک نظر آپ لوگ بھی اس کو دیکھ لیں پھر آپ سب کیلئے یہ بات سمجھنا آسان ہو گا کہ اصل میں ہم کرنے کیا جا رہے ہیں؟ایک چھوٹی سی ڈاکومنٹری ہے یہ دیکھیں۔"اس نے لیپ ٹاپ چلاتے ایک لڑکے کو اشارہ کیا۔ہال کی لائٹس بند ہو گئیں اور پروجیکٹر پر احمر نے ویڈیو چلائی۔

www.novelsclubb.com

ویڈیو چلتی جا رہی تھی اور وہاں موجود تمام حاضرین ان کی struggle پر داد دیئے بنا نہ رہ پائے۔وہ کرسی پر بیٹھ کر پانی پی رہا تھا اور ساتھ ساتھ احمر سے کچھ کہہ رہا تھا۔اسے زیادہ فرق اس لیے نہیں پڑا

تھا کیونکہ وہ اکیلا نہیں تھا۔ کئی جگہوں پر وہ بہت سے لوگوں سے رہنمائی لیتا تھا اور اس کو جہاں مدد کی ضرورت پڑی تھی اس نے پروفیسرز اور دوستوں سے پوری مدد حاصل کی تھی اور آیان کا ہر مشورہ اس کے لیے معتبر ہوتا۔

ویڈیو میں شروع کے لمحات میں روحان کی ان لوگوں سے ملاقاتیں تھیں۔ پھر کوئی اپنا آئیڈیا بتا رہا تھا، کسی نے اب تک کیا کام کیا تھا، سب کو ایک میٹنگ پوائنٹ پر اکھٹا کرنا، کسی پرانی اسکول کی بلڈنگ کے اسٹرکچر کو ڈسکس کرتے ہوئے، ایک specific جگہ کے بارے میں سب کے تبصرات، DOP کے پراجیکٹ پر ہونے والا کام، اس میں مستری مزدوروں کا اپنے وقت سے زیادہ ٹائم کام کرنا، روحان کا اکثر مزدوروں کے آنے جانے کی ڈیوٹی خود ادا کرنا، بلڈنگ کے لینٹر پر بیٹھ کر ان سب کا ساتھ کام کرنا، بہت کم وقت میں بہترین اور جدید بلڈنگ کا تیار ہو جانا، اس جگہ پر آخری دنوں میں انٹیریئر ڈیزائنگ کروانا، وہاں فرنیچر سیٹ کروانا (زیادہ تر فرنیچر انھوں نے ری سائیکل کر کے وہاں رکھا تھا یعنی جس کے گھر میں جو فالتو چیز تھی انہوں نے وہ اٹھا کر وہاں لائی اور پھر کاریگر

www.novelsclubb.com

نے اسے نئی جان دی) آخری دنوں کی سخت محنت جس میں ان میں سے کئی لوگ راتوں کو وہیں رک کر کام کرتے رہتے، ساری رات کام کرنے کے بعد صبح کے وقت چند منٹوں کا ریسٹ، کوئی صوفے پر تو کوئی کسی کارپیٹ پر پڑا خراٹے لے رہا ہے اور کوئی کرسی پر پورا سونے کی کوشش میں، DOP کی برانچ مکمل تیار ہونے کے بعد ان سب کی خوشی، آخری ماہ میں فائنل پیپر ورک، فائنل پرنٹنگ، کون کس ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہو گا، اس کو چلانا کیسے ہے سب پر میٹنگز اور ایک فائنل ڈنر جو روحان کی طرف سے صرف اس کی ٹیم کے لیے تھا اور آج اس کمپنی کا باقاعدہ طور پر افتتاح۔ آٹھ منٹ کی ویڈیو نے اس کے وژن کو سب پر واضح کر دیا تھا اور اس آٹھ منٹ کی ویڈیو کو بنانے کے لیے انہوں نے دو سال کام کیا تھا یقیناً یہ ان سب کی کامیابی کی پہلی سیڑھی تھی اور وہ اس پر اللہ کے شکر گزار تھے۔ کتنی دیر تک ہال میں سب تالیاں بجاتے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ویڈیو ختم ہوئی اور وہ ایک مرتبہ پھر بولنا شروع ہوا۔

"امیزنگ ورک چھوٹے اسٹار!" جس بچے نے ویڈیو بنائی تھی روحان نے اسے داد دی۔

"میں آپ سب کے سامنے دو سے تین ٹائیگرز کے وژن کو رکھتا ہوں۔ماشاءاللہ یہ لوگ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور میری دعا ہے سب ایسے ہی کام کرتے رہیں۔میری ٹیم میں بختاور خان شامل ہیں جو ملائیشیا کی جانی مانی یونیورسٹی،یونیورسٹی ٹیکنالوجی پیٹرو ناس سے تعلیم یافتہ ہیں اور یہ میری سوچ سے بھی زیادہ ذہین اور قابل ہیں۔انہیں اس پر فخر نہیں ہے۔میں تو اسے ناشکری کہوں گا آپ لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ آپ کو اجازت نہیں دیتیں۔ان کی ساری تعلیم اسکالرشپ پر تھی اور وعدے کے مطابق یہ واپس آکر پاکستان کو serve کر رہی ہیں جو کہ اکثر اسکالرشپ پر باہر جانے والے نہیں کرتے۔میں تو کہوں گا اٹس حرام!ایون کوئی آپ پہ انویسٹ کر رہا ہے اور آپ اسے پے بیک نہ کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔"کیمرہ بختاور پر سیٹ ہوا تو وہ مسکرا کر روحان کو سنتی پائی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اسی لیے کہا تھا میرے بھائی کو بک کر لو۔"وہ آخری سیٹوں پر تھے اس لیے اسٹیج پر نصب بڑی اسکرین پر دیکھ رہے تھے جیسے سینما آئے ہوں۔

"تمہیں لگتا ہے وہ اس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہے؟"

"ابھی نہیں ہے پر ساتھ کام کرنے سے مستقبل میں ہو سکتا ہے۔" وہ چاہتا تھا کہ وہ کچھ جیلسی ٹائپ بات کرے لیکن علیزے یونیورسل پیار کرنے والی لڑکی تھی۔ نو ہیٹ۔ صرف پیار۔ وہ آپٹیمسٹک ٹائپ لڑکی تھی۔ وہ ایک ایثار مند لڑکی تھی۔ کیوں؟ یہ وقت بتائے گا۔

"وہ شادی شدہ ہے۔" آیان کے ہونٹ اوہ میں سکڑے۔ شادی شدہ سے تو وہ واقعی جیلس نہیں ہو سکتی تھی۔

"Still you have a chance!" آیان نے شانے اچکا کر کہا۔

"ان کے اکیڈمک کیریئر کو چھوڑ کر ہم آگے بڑھتے ہیں تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین! آپ کو پتہ ہے یہ کیا چاہتی ہیں انہوں نے پاکستان میں ایسے انسٹیٹیوٹ کھولنے کا سوچا ہے جہاں دنیا کی تقریباً بیس زبانیں سکھائی جائیں گی چونکہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے انگریزی زبان بولنا coolness کی علامت ہے تو ہم نے سوچا کیوں نہ ہم اس کو لنیس کو مزید اپڈیٹ کریں؟ بختاور خود دنیا کی پانچ زبانیں بول سکتی ہیں۔ اردو اور باقی علاقائی زبانوں کو چھوڑ کر یہ روسی، اسپینش، ترکش، چائنیز اور

جرمن زبان بول سکتی ہیں اور میں ان سے چائنیز سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں اور میری زبان پر نے ہاؤ (ہیلو) ہی بہت مشکل سے چڑھا ہے۔ انہوں نے فیصل آباد میں اپنا ایک انسٹیٹیوٹ کھولا ہے جہاں وہ لوگ آتے ہیں جو کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ آئی مین واقعی کچھ سیکھنا چاہتے ہیں۔ یقین کریں میں نے پاکستان میں ایسے لوگ دیکھے ہیں جو کول بننے کے چکر میں انگلش تو بہت اچھی بولتے ہیں لیکن اپنی قومی زبان اردو سے نابلد ہوتے ہیں۔

میں انگلش بولنے والوں کے خلاف نہیں ہوں۔ آف کارس یہ ایک سکل ہے کہ آپ اپنی مادری زبان کے علاوہ بھی کوئی زبان بول سکتے ہیں بٹ پلیز اس کی وجہ دوسروں کو کم تر سمجھنا اور انگلش نہ آنے کی وجہ سے uneducated (غیر تعلیم یافتہ) سمجھنا آپ کے اخلاق کی پستی ہے۔ دوسروں کی خود اعتمادی کو صرف ایک دوسرے ملک کی زبان نہ آنے کی وجہ سے ٹھیس کبھی مت پہنچائیں Ok! It's a cool language لیکن اسے خود پر حاوی نہ ہونے دیں۔ میں بختاور کو لینگویج انسٹیٹیوٹ کی پاکستان میں چین بنانے کے لیے سپورٹ کر رہا ہوں۔ یہ پہلے ہی فیصل آباد

www.novelsclubb.com

سے اسٹارٹ لے چکی ہیں اور اللہ ان کی نیکی کا اجر بھی دے رہا۔ کافی اچھا جا رہا ہے ان کا انسٹیٹیوٹ۔ میں ان کی پبلسٹی نہیں کر رہا لیکن آپ سب ضرور ان کا ساتھ دیں۔ میں انہیں مزید لینگویج ٹیچرز مہیا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تھوڑا مشکل ہے لیکن ہو جائے گا انشاءاللہ! باقی اگر آپ کو ان کے ریلیٹڈ معلومات چاہیے یا ان کے کام کو مزید دیکھنا ہو تو ضرور جائیں۔ ہماری کمپنی کی ویب سائٹ پر جا کر چیک کریں جو ابھی چند گھنٹے پہلے active کی جا چکی ہے۔" وہ سانس لینے کو رکا۔

"آپ لوگوں سے اگلے ٹائیگر کا تعارف کرواتا ہوں، ثناءاللہ۔ پہلی بات کہ میں ان کی بہت عزت کرتا کیونکہ یہ حافظ قرآن ہیں ماشاءاللہ! دوسری بات میں ان سے تھوڑا سا ڈرتا بھی ہوں کیونکہ یہ خطرناک قسم کے کمپیوٹر ایکسپرٹ ہیں مطلب ہیکر ہیں لیکن انھوں نے کبھی اسرائیلی ٹی وی کو ہیک نہیں کیا۔ کبھی ڈارک ویب پر آرٹسٹ بن کے پیسے نہیں کمائے۔ یہ سائبر سیکورٹی ایکسپرٹ ہیں اور اس وقت ان پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جن پر پاکستانی عوام کو، ہمارے ہونہار اسٹوڈنٹس کو کام کرنے کی ضرورت ہے مثلاً آئی ٹی اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی دنیا میں اور میں بہت فخر سے کہہ سکتا

ہوں ثناءاللہ ایسے لوگوں میں سے ہیں جو اس وقت سائبر سیکورٹی کی ضرورت اور اصل کو سمجھتے ہیں کہ ہمیں ہائبر ڈوار کیلئے آئی ٹی ایکسپرٹ کی کتنی ضرورت ہے۔بد قسمتی سے ہمارے ملک میں اس کا مورال بہت کم ہے۔آج کل کے ڈیجیٹل دور میں، میں ثناءاللہ کا شکر گزار ہوں کہ یہ ایسے اسٹوڈنٹس تیار کر رہے ہیں جو ہمارے کل کو بہتر بنائیں گے۔آپ سب کو ایک بات واضح کر دوں کہ اس وقت پاکستان ینگ جنریشن میں ٹاپ پر ہے اور جوان کسی بھی ملک کا بیش قیمت اثاثہ ہوتے ہیں اگر ہم نے اپنے آج کے جوان کا صحیح استعمال کر لیا تو یقیناً ہمارا کل بہتر ہو گا۔

اگر آپ میں سے اس وقت کوئی میری بات واقعی سمجھ رہا ہے تو یقیناً اسے پتہ ہے کہ آنے والا دور ہمارے دادا پردادا کے زمانے والا دور نہیں ہے۔ہمیں، ہمارے ملک کو لٹرلی سائبر سیکورٹی ایکسپرٹس کی ضرورت ہے تاکہ ہم سکس اور سیون جنریشن وار کا کسی حد تک مقابلہ کر سکیں بلکہ اس کی باقاعدہ فورس کی ضرورت ہے۔ثناءاللہ کا اس فیلڈ میں تجربہ زیادہ ہے جو اس ریس میں پاکستان کو آگے لانے کا کام کر رہے ہیں جس میں ہم پیچھے ہیں۔میرا مقصد یہاں اپنے ملک کی برائیاں کرنا نہیں ہے بلکہ ان

www.novelsclubb.com

پرابلمز کو ایک پلیٹ فارم کے ذریعے آگے لانا ہے جو آج کل ایک ریاست کو، میں یہ سمجھتا ہوں آگے نہیں بڑھنے دے رہیں اور ہمیں اپنے ملک کے لیے آج ہی کچھ اچھا کرنا ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ آپ ملک کو صرف فورسز میں جا کر ہی serve کرو اور اگر وہاں فیل ہو گئے تو سمجھو زندگی ختم۔ آپ اپنے ملک کو اور بھی بہت طرح سے serve کر سکتے ہیں مثلاً اپنے دماغ کے ذریعے، کوئی نئی ایجاد کر کے، کوئی نیا زہر۔۔۔ آئی مین نیا کیمیکل بنا کر، سائنٹسٹ بن کر، You see we have a lot of options آئیں! میں، آپ، ہم سب مل کر اس پر کام کریں۔ ویل میں ثناءاللہ کی بات کر رہا تھا۔ میں ان کے اسٹوڈنٹس سے ملا ہوں جو پڑھائی میں آگے ہوں نہ ہوں لیکن انٹرنیٹ کا اصل استعمال ان کے لیے peace of cake ہے۔ جس طرح یہ لوگ انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں وہ بہترین ہے کیونکہ ہماری ستر فیصد یوتھ یہ ہی نہیں جانتی اس بلا جسے ہم وائی فائی کہتے ہیں اس کو استعمال کیسے کرتے ہیں، ہمارے گھروں میں سیریز دیکھنے کیلئے اس پہ پیسے لگائے جاتے ہیں اور پھر سکون سے پورا ایک مہینہ ہم خود کو مغرب کے نشے میں دھت کر دیتے

www.novelsclubb.com

ہیں، میں کبھی یہ نہیں کہوں گا کہ کوئی gadget بچے کو خراب کرتا ہے۔نہ ہی فون اور نہ ہی انٹرنیٹ ! بچے کو خراب اس کے ارد گرد کے معاشرے میں بسنے والے لوگ کرتے ہیں۔

اگر والدین سارا دن ہاتھوں میں موبائل رکھیں گے تو ڈیفینیٹلی بچہ بھی یہی حرکت کرے گا پھر جب بچہ اس فون کے ذریعے نئی فیملی بنالیتا ہے تو والدین کو خیال آتا ہے کہ یہ فون تو ہماری اولاد کو خراب کر رہا ہے لیکن تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے اور پھر کبھی بچے کو ڈاکٹرز کے پاس لے جایا جا رہا ہے کہ بچے کو دماغی مسئلہ ہو گیا ہے اور کبھی اسی بچے کے لیے جس کو آپ نے سکھایا ہے کہ فون کیسے استعمال کرتے ہیں اور اس پہ نئی چیزیں کیسے surf کی جاتیں ہیں والدین پیروں، بابوں کے چکر لگانے لگتے ہیں کہ کچھ بھی کر کے ہماری اولاد کو صالح بنا دو۔اولاد پیروں کے چکر لگانے سے صالح نہیں بنتی،

www.novelsclubb.com

اولاد اپنے اعمال درست کرنے سے صالح بنتی ہے، والدین کے حقوق پر تو سب بات کرتے ہیں کیا ہو جائے کوئی اولاد کے حقوق کو سمجھ کر ان پر عمل کرے، میں گارنٹی دیتا ہوں اولاد صالح ہو گی بغیر

کسی بابے یا عامل کے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ انہیں آؤٹ ڈور گیمس کا عادی بنائیں۔ آں سوری مجھے یاد آیا کہ میں پیرنٹس کو نسلنگ نہیں کر رہا۔" وہ سنجیدہ سا مسکرایا۔

"ثناءاللہ ماشاءاللہ سے یونیورسٹی آف لندن میں آئی ٹی کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ میں نے بہت کم لوگ دیکھے ہیں جو اپنی چھوٹی عمر میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں اور ماشاءاللہ سے ان کی اتنی achievement(کامیابیاں)28 سال کی عمر میں ہیں پر میں ہر ایک کو ڈسکس نہیں کر سکتا۔ سر اب شادی کر لیں بوڑھے ہو رہے ہیں۔" ثناءاللہ مسکرایا۔

"ثناءاللہ محب وطن ہیں آپ اندازہ لگا لیں کہ وہاں لاکھوں کی جاب چھوڑ کر صرف پاکستان کے لیے واپس آئے ہیں لیکن میرے کہنے پر! بالکل قائد اور اقبال کی طرح۔ بٹ وی آر ناٹ گوئنگ ٹو میک آ اسٹیٹ آف جینیئس لوگ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کھڑے ہو کر ثناءاللہ کو خراجِ تحسین پیش کریں۔ Hats ofSir" روحان نے اسٹیج پر کھڑے کھڑے ثناءاللہ کو باقاعدہ سلیوٹ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"یقیناً آپ لوگ بور ہو رہے ہیں پر کیا کریں آپ کو ہونا پڑے گا کیونکہ مجھے بولنے میں کوئی مسئلہ نہیں اس کا مطلب آپ کو سننے میں کوئی مسئلہ نہیں! مجھے ان لوگوں کے کارناموں کا ذکر کر کے خوشی ہو رہی ہے اگر میں پچاس کے بارے میں بتانا شروع کروں تو یہیں رات ہو جانی ہے بٹ لٹل بٹ میں سب کے بارے میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔" پھر وہ آہستہ آہستہ سب کے بارے میں بتانے لگا۔ کوئی بزنس کر رہا ہے اور بغیر سود قرض دینے والا ادارہ بنا رہا تھا، کوئی اسٹوڈنٹس کو باہر کی یونیورسٹی میں اسکالرشپ دلوانے میں مصروف عمل تھا، کوئی بلائنڈ اسٹوڈنٹس کو پڑھنے میں مدد کروا رہا ہے اور ایسے آلات اور مشینری باہر سے منگوا رہا تھا جس سے وہ عام لوگوں سے پیچھے نہ رہیں، کوئی اپنے لوگوں میں اچھی کتابوں سے محبت کروانے کے لیے سرگرم عمل تھا، کوئی عورتوں کے حقوق کے لیے ادارے اور پالیسیوں پر کام کر رہا تھا، کوئی مافیاز کے خلاف کام کر رہا تھا اور کوئی چائلڈ لیبر جیسے مسئلے پر کام کر رہا تھا، کوئی غریبوں کے لیے فری وکلاء کی فورس بنا رہا تھا۔ غرض وہ پچاس لوگ اس کے لیے real diamonds کی حیثیت رکھتے تھے اور فی الوقت وہ انکی مالی مدد کرنے کی

پوزیشن میں بالکل نہیں تھااور کنگال ہو چکا تھا کیونکہ اس کا سارا پیسہ DOP پر لگا تھااور اب دوبارہ پیسہ بنانے کیلئے اسے اوور ٹائم لگانا تھا۔

وہ خود ایئرو ناٹیکل انجینئر تھااور ایک ادارے کے ساتھ مل کر اس نے سیٹلائیٹ لانچر (شٹل پیڈ) بنانے کے معاہدے پر دستخط کیا تھا جو کہ resources کم کی وجہ سے اب تک شروع نہیں ہوا تھا۔

"یہ روحان کو چٹ ملی ہے کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے بس کرو یار۔" اس نے پھر تبصرہ کیا۔

"روحان کی اسپیچ لاسٹ ہے اور ہمیں ٹائم مینجمنٹ آتی ہے مگر تمہیں اس سے کیا؟ تم صبح سے یہاں ہوتے تو پتہ ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ویسے کتنی دیر مزید بولنا ہے اس نے؟ سیریسلی میں بور ہو رہا ہوں۔"

"Exit door تمہارے پیچھے ہی ہے۔"

"ایسے کیسے کھانا کھائے بغیر چلا جاؤں؟"

"Then keep quiet!"علیزے نے اسے ڈپٹا۔وہ اس کا سب سے اچھا دوست تھا۔ہاں وہ روحان سے بھی اچھا دوست تھا!

"میری مام کو مہمان خصوصی والی لائن میں بٹھانا ضروری تھا؟اب تک ملا بھی نہیں ہوں۔"

"چپ کر جاؤ یار!"وہ غصہ ہوئی۔

"مجھے یہ پرچی ملی ہے جس میں ہال میں براجمان اسٹوڈنٹ کمیونٹی کی جانب سے کہا جا رہا ہے کہ انہیں موٹیویٹ کروں۔"اس نے اپنا سر کھجایا۔

"کیوں نہ میں آج ہی اپنا بزنس شروع کر لوں؟دستور دنیا بھی ہے اور موقع بھی۔"اس کے کہنے پر سب محظوظ ہوئے اور پھر تالیاں بجیں تھیں۔"پہلی بات کہ جو مجھے موٹیویشنل اسپیکر سمجھا جاتا ہے تو میں وہ نہیں ہوں یار مجھے نہیں لیکچر زدے کر پیسے کمانے آتے لیکن دوسری بات یہ کہ پہلی بات غلط

ہے میں تھوڑا بہت موٹیویٹ کر ہی دیتا ہوں۔اگر واقعی کوئی مجھ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہے تو میں کہوں گا کہ کتابیں پڑھا کرو، کتابیں پڑھا کرو۔یہ میں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میں بڑا ریکارڈ بنا کر بیٹھا ہوا ہوں اور میں ناولز کی بات تو ہر گز نہیں کر رہا۔آپ سے بہت سی لڑکیاں تو کتابوں کے نام پر خوش ہو گئیں۔ناولز کی دنیا سے باہر آجاؤ لڑکیو!اصل زندگی میں کوئی موزی جیسا نہیں ہوتا اور کوئی ہارون کی طرح ہر وقت آپ کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔یہ آپ خود ہوتے ہیں جو بھی ہوتے ہیں سو حقیقت میں رہا کرو اس دنیا میں move کرو۔میں اس بات پر سو فیصد یقین رکھتا ہوں کہ کسی بھی ملک ترقی میں خواتین اہم کردار ادا کرتی ہیں۔انہیں بس بیک اپ کے طور پر فیملی کی سپورٹ چاہیے ہوتی ہے اور جو فیملیز اپنی خواتین کو سپورٹ کرتیں ہیں وہ خواتین بہت آگے جاتیں ہیں اتنا آگے کہ نارتھ امریکہ سے ہو کر دنیا سے باہر تک۔اگر یہ لوگ خود کو ملکی ترقی کا اہم ترین رکن سمجھتی ہیں تو بالکل ٹھیک سمجھتی ہیں، میں بھی یہی سمجھتا ہوں سو لڑکیوں سے یہ کہوں گا ناولز کی دنیا اور ترکش کورین ڈراموں کی دنیا سے ہماری اصل دنیا بہت مختلف ہے سو اس میں آپ کو اپنے آپ کو کس انداز

www.novelsclubb.com

میں رکھنا ہے، آج کل کے معاشرے میں خود کی سیفٹی کیسے کرنی ہے یہ سب پتہ ہو اور گھر داری تو ضرور آنی چاہیے کیونکہ یہ جینڈر دنیا کی پاور فل جینڈر ہے، ملٹی ٹیلینٹیڈ ماشاءاللہ! ناولز میں اچھا لگتا ہے کوئی لڑکا آپ کے لئے کھانا بنائے، ویسا رکھے جیسے آپ کے والد رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں ہر کسی کا اتنا ظرف نہیں ہوتا کہ پھوہڑ لڑکی سے شادی کرے۔ بات سمجھ میں آئی؟" ہال سے ایک بڑی تعداد میں yes کی آواز گونجی تھی۔

"دوسرا موٹیوشن؟ یہ موٹیویٹ کرنا کیا ہوتا ہے؟ دنیا کا کوئی انسان آپ کو موٹیویٹ نہیں کر سکتا۔ میں یہاں تین چار بڑی بڑی بھڑکیں مار لوں اور اس کام کا کہہ دوں جو میں نے نہیں کیا اور میری باتوں سے وقتی متاثر ہونے کے علاوہ آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ مثلاً میں کہوں حلال کما کر دو دنوں میں مارک زکر برگ کو پیچھے چھوڑ دو یا ایلون مسک بن جاؤ۔ کتنی فنی سی بات لگتی ہے دو دن میں ایسا کام جو حلال کمانے سے ممکن نہیں ہے کیونکہ حلال کمانا اتنا آسان نہیں ہے اگر آسان ہوتا تو دنیا میں سب سے امیر ہمارا دیہاڑی دار مزدور ہوتا یا میں ہوتا! سو خود کو خود موٹیویٹ کیا کریں پر ایک تو ہماری

ننانوے فیصد یوتھ سوکالڈintrovertہو گئی ہے۔اومیرے بچو یہ انسان ہیں اس دنیامیں آپ ہی کی طرح عام انسان ان کو نعوذ باللہ خدا سمجھ کر ڈرنا بند کرو۔آج کل کی یوتھ میں اتنے دماغی مسئلے چل رہے ہیں اس ورڈانٹر وورٹ کو لے کر کہ اللہ کی پناہ۔اور یہ ان میں اتنےcomplexesبہر حال گھر والوں کے ہی عطا کردہ ہوتے ہیں۔میری بات سنو سب بچے!

پہلا کام آپ لوگوں نے یہ کرنا ہے کہ خود کوadmitکرو جیسے بھی ہو اچھے کام کرتے ہو برے کام کرتے ہو جسٹ ایڈمٹ اٹ! شائے ہو،دوسروں کے ساتھ بول نہیں سکتے تو نو پرابلم،تنہائی پسند ہو نو ایشو،ایگریسو ہو بھئی کوئی مسئلہ نہیں غصہ صحت مند انسان کو ہی آتا ہے،جلد باز ہو منہ پھٹ ہو کیا ہوا آپ ایسے ہی ہو تو ایسے ہی سہی،سب سے پہلے اپنی خود کی عزت کرو، People treat you like the way you treat yourself دوسرا خود کیلئے ایسے کم از کم پانچ جملے لکھ لو جو آپ کو آپ کی نظر میں باوقار ہی رکھیں،آپ کو اپنا کیریکٹر سرٹیفکیٹ دوسروں سے لینے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے کیونکہ انسان کو عزت تو اللہ نے بخشی ہے۔ہم اشرف المخلوقات

www.novelsclubb.com

ہیں تو اللہ نے بنایا ہے نا۔ ہم کون ہوتے ہیں کسی کو نیچا دیکھانے والے؟ سو ایسے جملے خود کے لئے لکھ کر یاد کر لو جب خود سے شدید قسم کی نفرت ہونے لگے تو خود کی نظر میں بھی کچھ عزت رکھ لو۔ اگر میں بتاؤں تو کافی زیادہ قرآنی آیات ہیں جو میرے لیے موٹیویشن ہیں اور اگر میں سمجھاؤں تو یونو ابھی مولوی نہیں بنا تو پھر میں آپ کو ایس آجنرل چند باتیں بتا دیتا ہوں۔ کچھ موٹیویشنل باتیں۔۔۔ جو مجھے میری اوقات میں رکھتی اور مجھے بتاتی ہیں کہ مجھے اللہ نے آزاد پیدا کیا ہے اور میں جو ہوں اپنے لیے بہت عزت دار ہوں۔

I know I meant for special purpose

I'm hero that's why I forgive

www.novelsclubb.com

I feel proud on my past

I can't leave after one failure

I should be a good listener

یہ انگلش میں ہیں، کوئی بات نہیں۔مجھے پتہ ہے آپ کو سمجھ آگئی ہے اور جب خود کو کو بڑی توپ چیز سمجھنے لگو یا خود سے محبت ہو جائے اور دوسرے کچھ نظر نہ آنے لگیں تو خود کو زیادہ سر پر چڑھنے نہ دیں۔یہ غرور و تکبر انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ہمیشہ عاجزی سے رہیں۔اس وقت کے لئے بھی چند جملے لکھ لو مثلاً:

اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔"اس نے بتانا شروع کیا۔

"یہ وقت بھی گزر جائے گا۔

ہر حالت میں کلمۂ شکر ادا کرتے رہیں۔

www.novelsclubb.com

ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے یہ فلسفہ غلط ہر گز نہیں ہے آپ کے پاس مثال موجود ہے ثاقب سکندر کی۔"اس نے عقیدت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

"میں آپ کو چند کتابوں کے نام بتاتا ہوں انہیں ضرور پڑھنا۔" وہ کتابوں کے نام بتانے لگا پہلے چار کتابیں اس نے غیر ملکی مصنفین کی بتائیں اور آخری کتاب اس نے قرآن مجید بتائی۔ اسے اب احساس ہوا تھا وقت کافی ہو گیا ہے سو وہ جلدی سے وائینڈاپ کر رہا تھا۔

"چند سوالات کے جوابات دینا چاہوں گا پہلا کہ آج کل میں کوئی کتاب لکھ رہا ہوں۔ آف کارس میں لکھ رہا ہوں اور انشاءاللہ بہت جلد وہ آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہو گی اور امید کروں گا Create leader, Great Victory اور Impact of War کی طرح آپ میری نئی کتاب ضرور پڑھیں گے۔" اس نے اپنی کتابوں کے نام کے ساتھ آنے والی کتاب کا تذکرہ کیا۔

"اور مجھ سے میرے پسندیدہ پالٹیشن کے بارے میں بہت پوچھا جاتا ہے تو آج سب سن لیں ثاقب سکندر میرے پسندیدہ پالٹیشن ہیں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد گھر بھی جانا ہے۔ سمجھا کریں میرا ذاتی گھر تو ہے نہیں انہیں کے گھر رہتا ہوں۔" اس نے اپنا دکھڑا سنانے کے بعد مہمانوں کا شکریہ

ادا کیا اور چند ایک مزید باتیں کر کے وہ اسٹیج سے اترا تو سب اس کے لیے کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔

"نظروں کی حفاظت پاکستان کی حفاظت!" علیزے کے کان میں سرگوشی کر کے وہ پیچھے ہو کر مسکرایا جو آنکھوں میں نمی لیے روحان کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے کہنے پر اس نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

"تم پہلی فرصت میں کھانا کھا کر نکلتے بنو۔"

"ایسے ہی نکلتا بنوں؟ تین چھٹیاں لے کر آیا ہوں۔"

سب خوش تھے کیونکہ ایک مشکل پراجیکٹ بغیر کسی اندرونی سیاست کے پایۂ تکمیل تک پہنچا تھا۔

******

"ہمم! وزن تو اچھا ہے لڑکے کا۔" نورالفجر نے بیف اسٹیک کو کانٹے میں گھساتے تبصرہ کیا۔

"ہمارے ملک کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔" عنایہ نے بھی کہا۔

"لیکن مجھے یہ تھوڑا بے وقوف لگا ہے۔" اس نے بے رحمی سے ایک اور تبصرہ کیا۔

"کیوں؟ کافی معقول و ہینڈسم بندہ ہے۔" عنایہ حیران ہوئی۔

"ہو گا لیکن آج کل ایسے لوگوں کو کون سنتا ہے عنایہ؟"

"ایسے لوگوں کو کوئی نہیں سنتا ہو گا لیکن یہ روحان سکندر ہے۔ کافی فینس ہے یہ تو۔"

"اچھا اس کے پیچھے لڑکیاں پاگل ہیں اسی لیے فینس ہو گا اور دوسرا ہماری یوتھ کو ہینڈسم موٹیویشنل اسپیکرز زیادہ پسند آتے ہیں۔ یونو ان کے دل کی باتیں کرتے ہیں۔" وہ بے نیازی سے کہہ رہی تھی۔

"تم اس سے متاثر نہیں ہوئی؟" عنایہ نے حیرت سے پوچھا تو نور نے اسے ایسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کس خوبی سے متاثر ہو۔

"میرا مطلب کبھی اس کو نہیں سنا؟ تمہارے اپنے شہر کا ہے۔"

"اوہ کم آن میڈم پائلٹ! کم از کم نورالفجر کو اپنی زندگی میں موٹیویشنل اسپیکرز کی ضرورت نہیں ہے۔"

"لیکن روحان موٹیویشنل اسپیکر نہیں ہے۔"

"مشہور تو اسی وجہ سے ہے۔ عینی خود اس کے لیکچرز سن کر نوٹ کر رہی ہوتی ہے۔ فضول کام!"

"روحان اس وجہ سے مشہور نہیں ہوا۔" عنایہ نے چکن لزانیہ کے ساتھ دو گرم روٹیاں ختم کر لینے کے بعد چند پل کے لیے کھانے سے ہاتھ روک کر کہا۔

"تو کیسے مشہور ہوا؟" وہ بیف اسٹیک کو نہایت شوق سے کھاتے ہوئے سرسری سا پوچھ رہی تھی۔ وہ باہر کھانے پہ آئی ہوئیں تھیں اور انھوں نے روحان سکندر کا قوم سے خطاب نہایت سنجیدگی اور خاموشی سے سنا تھا۔

"گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام آنے کے بعد یہ فینس ہوا تھا۔"اب وہ نور کے سامنے پڑی روٹی کو توڑ رہی تھی۔

"اچھا ایسا کیا کارنامہ تھا؟"

"ایک ویک میں تیس ہزار کتابیں پڑھنے کا ریکارڈ تھا۔"عنایہ نے دھماکہ کرنے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف سے اتنا ہی ٹھنڈا تبصرہ آیا۔

"اوہ کام آن میڈم پائلٹ! یہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔"

"تم ابھی بھی متاثر نہیں ہوئی؟"عنایہ تو مارے شاک کے پورا منہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں تیس کتابیں پڑھنا کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے۔تیس کتابیں؟تم نے یہی کہا ہے نا تیس؟"اس نے جملے پر غور کرنے کی کوشش کی۔

"میرے منہ سے غلطی سے تیس ہزار نکلا تھا۔"عنایہ نے طنز کیا۔

"میں نہیں مانتی۔" وہ اڑی رہی۔ تیس ہزار کتابیں مذاق نہیں تھا۔ دنیا کو ایمپریس کرنے کے لیے اتنے جھوٹ؟ استغفر اللہ!

"نو رڈارلنگ تمہارے نہ ماننے سے کیا ہو گا اسے ان کتابوں کے نام فنگر پرنٹس پر یاد ہیں۔"

"ایسا ممکن نہیں ہے عنایہ!" وہ ہکا بکا تھی۔ تیس ہزار کتابیں کم نہیں ہوتیں۔ ضرور کوئی پبلسٹی سٹنٹ ہو گا یہ۔۔۔

"یہ ممکن ہے اور اسی دنیا میں ممکن ہے۔"

"میں روحان کے ساتھ کام کرنا چاہوں گی۔" اس نے فوراً کہا۔

"ایک ہی سکل میں لڑکی ڈاؤن؟" عنایہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"فضول مت بولو۔ میں سیریس ہوں۔" وہ متاثر ہوئی تھی یا نہیں لیکن اتنے پڑھاکو سے ایک مرتبہ ملنا ضرور چاہتی تھی۔

"تم لڑکوں سے ایمپریس کیوں نہیں ہوتی؟" وہ کچھ بدمزہ سی ہوئی لیکن وہ نور ہی کیا جو لڑکوں کی تعریف کر دے۔ نور نے آئی ڈونٹ نو کے انداز میں شانے اچکائے۔

"اچھا اس کا بھائی میرا بہت اچھا دوست ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اس سے بات کروں؟"

"سیریسلی عنایہ؟ مجھے یعنی نور الفجر کو اپنی قابلیت ثابت کرنے کے لیے سفارشات کی ضرورت ہے؟" وہ کافی حیران ہوئی۔

"آف کارس نہیں۔ میں تو ویسے ہی آفر دے رہی تھی۔ اگر تمہیں مدد۔۔۔"

"مدد چاہیے ہوئی تم سے سب سے پہلے مانگوں گی۔"

"پھر کیا خیال ہے روحان کے بارے میں؟" عنایہ دوبارہ چہک کر پوچھ رہی تھی۔

"مجھے سعد پر ترس آرہا ہے وہ تم جیسی احمق لڑکی کے ساتھ کیسے گزارا کرے گا۔" نور نے تاسف میں سر جھٹکا۔

"وہ گزارا کرلے گا۔ مجھ جیسی پیاری لڑکی کو کون چھوڑ سکتا ہے بھلا؟ مانا کافی سٹھیائی ہوئی ہوں لیکن سعد سے بڑا پیار کرتی ہوں۔"

"میں سمجھ سکتی ہوں اپنے سامنے اس کی پانچ مرتبہ کالز کٹتا دیکھ کر کہ تم اس سے کتنا پیار کرتی ہو۔" عنایہ نے شانے اچکائے کہ وہ کیا کر سکتی ہے۔ فون کالز کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اب یہ بات سعد کو کون سمجھائے؟

******

نو بجے ڈنر کا اعلان ہوا تو سب اپنی سیٹوں سے اٹھے اور کھانے کے طرف چلے گئے۔ وہ تیز رفتاری سے بغیر کسی میز کا لحاظ کئے پچھلی قطاروں سے فوراً پہلی قطار پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ کتنے وزیروں، سفیروں نے اس کی حرکت کو دیکھا تھا کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا پر وہ بندروں کی سی حرکتیں کرتا کئی لوگوں کی نظروں میں آ گیا۔ منہ پر انگلی رکھ کر اس نے مناہل کو اشارے سے چپ رہنے کا کہا جو اسے دیکھ کر حیرانی سے یقیناً چیخ مارنے کی تیاری کر رہی تھی۔ دبے دبے قدم اٹھاتا وہ آگے آیا اور حدیقہ کی

آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے اور حدیقہ بیگم اس لمس کی عادی تھیں اور اس طرح کی حرکتیں کرنے والے کو بھی جانتی تھیں۔اس اچانک کے سرپرائز پر سب ہی حیران ہوئے تھے۔آیان نے میرپور جانا چھوڑ دیا تھا۔ منگنی کے بعد وہ پکا اسلام آباد کا ہو گیا اور اس کے بعد اس نے آرمی میں اپلائی کر لیا اور پھر وہ آرمی کا ہو گیا۔اسی وجہ سے وہ پچھلے چند سالوں سے اپنی فیملی کے ساتھ اتنا رہا ہی نہیں اور آج اس کو وہاں دیکھ کر حیران ہونا لازمی تھا۔

"Guess what mom?" شایان نے اپنی ماں سے پوچھا۔

"تم لوگوں کو لگتا ہے میں پہچان نہیں پاؤں گی؟" انہوں نے جیسے سب کا مذاق اڑایا۔

"اس بار تو بالکل نہیں پہچانیں گی کیونکہ وہ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہی ہیں۔"

"یہ جھوٹ کسی اور سے جا کر کہنا۔مجھے میرے بیٹے کی ہر حرکت کا پتہ ہوتا ہے۔" انھوں نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹانے کے بعد مڑ کر اسے دیکھا۔یہ واقعی وہ نہیں تھا یہ کوئی اور تھا پہلے سے کمزور

لیکن باوقار اور وجیہہ۔ وہ بے اختیار اس سے لپٹ کر رونے لگیں۔ آیان بھی خاموشی سے انہیں ساتھ لگائے کھڑا رہا۔ وہ ماں کے جذبات جانتا تھا انہیں رونے سے نہیں روک سکتا تھا۔ مناہل بھی آگے آکر ان دونوں سے لپٹ گئی اور اپنے میک اَپ کی پرواہ کیے بغیر رونا شروع ہو گئی۔ اس جذباتی سین کو روحان نے آکر روکا۔

"ویٹ، ویٹ، ویٹ۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ ماں بیٹا تو پبلک پلیس کا خیال کیے بغیر رومانٹک فلم چلا لیتے تھے پر چھوٹی تم بھی؟" مناہل آنسو صاف کرتے ہوئے ان سے الگ ہوئی۔

"کیا بھائی؟ اتنے مہینوں بعد آیان بھائی کو دیکھا ہے۔" وہ فوراً منمنائی۔ آیان اپنی ماں کے آنسو صاف کرنے لگا تھا۔ آنسو بے اختیار تھے۔ تقریباً سال بعد وہ اسے دیکھ رہی تھیں اور روتی بھی نا؟ یہ ممکن نہیں تھا۔ حدیقہ بیگم اب آیان کا چہرہ چوم رہی تھیں۔

"دیکھیں آیان کی ماں سب کو پتہ ہے آپ کا ہی بیٹا ہے لیکن تھوڑا خیال کریں پبلک پلیس۔۔۔"

"شرم تو تم میں نام کی بھی نہیں ہے روحان۔" ابھی روحان مزید گل افشانی کرتا حدیقہ بیگم نے اسے چپت لگا کر خاموش کروایا۔اب آیان سب سے مل رہا تھا۔ثاقب سکندر کو آج سچ میں اپنے آپ پر فخر ہو رہا تھا۔ان کی اولاد آج اسی مقام پر تھی جس کا کبھی انھوں نے خواب دیکھا تھا۔

"آج تو ڈیڈ کافی بلش کر رہے ہیں روحان اتنی تعریفیں کرتا رہا ہے وہ بھی آن دا اسٹیج۔" ثاقب سکندر سے ملتے ہوئے اس نے انہیں چھیڑا تو وہ بھی ہنستے چلے گئے۔

"تم شیطان کی آنت کبھی سیدھے نہیں ہو گے۔" اس کے طنز سے محظوظ ہوتے انھوں نے کہا تو وہ بھی ہنسا۔

روحان اس وقت تک اکیلا سب کی توجہ کھینچ رہا تھا پر اب تو سب کا موضوع گفتگو ہی وہ دونوں بن گئے تھے۔روحان ہر کسی سے اس کا تعارف کافی اچھے طریقے سے کروا رہا تھا۔وہ اپنے ڈیڈ کے دوستوں سے بھی ملتا رہا جنہوں نے آرمی ہونے پر مبارک باد بھی دی۔

"کیا آتے ہوئے سارے بوتیکس بند تھے؟ ہمارا چارم ہی ختم کروادیا تم نے۔" احمر نے بھی دہائی دی پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کافی لوگوں کا مرکز نگاہ ہے۔ اسے وہ والی فیلنگ آئی تھی جب وہ ڈگز کیس میں پکڑا گیا تھا۔ وہ ہینڈسم لگ رہا تھا اس کا احساس تب ہوا جب لڑکیاں اس کے ساتھ آکر تصویریں بنانے کی فرمائش کرنے لگیں۔

"کیوں نوکری سے نکلوانے لگا ہے؟" جب روحان نے بھی اصرار کیا تو اس کی منت کرنے لگا۔

"بس ان لوگوں کے ساتھ بنوالو جن کے ساتھ میں کہوں۔ ٹرسٹڈ بندے ہیں۔" روحان نے کہا۔

مرے بندھے اس نے چھ سات لوگوں کے ساتھ تصویریں بنوالیں۔ آگے اللہ جانے کیا ہوتا۔

*****

www.novelsclubb.com

اگلے دن وہ گھر والوں کے ساتھ میرپور ہی آگیا تھا۔ وہ خوشی کا موقع تھا اور اسے یقین تھا کہ سب اسے گھر میں دیکھنا چاہیں گے۔

اس وقت آیان بہت پریشانی میں روحان کے پاس آیا تھا لیکن وہ کوئی ویڈیو بنا رہا تھا اس نے کوئی کتاب پڑھی تھی اور اب اس کی سمری کر کے ویڈیو بنا رہا تھا جسے وہ انٹرنیٹ کے ذریعے بہت سے اسٹوڈنٹس کو بھیجتا تھا۔ وہ ہر کتاب پڑھنے کے بعد ایسے ہی اپنے تبصرے شیئر کیا کرتا تھا۔ یہ کوئی نیا منظر نہیں تھا لیکن آیان چاہتا تھا وہ جلد از جلد کام ختم کر کے اسے سنے۔ اسی لیے وہ میر پور نہیں آتا تھا اور جب آتا تھا تو ایک نئی مصیبت تیار ملتی تھی۔

"طاقت کے 48 قانون۔ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے مجھے بہت مزہ آیا تھا کیونکہ اس کے رائٹر نے آزادیِ رائے کے حق کا پورا پورا استعمال کرتے ہوئے اسے آزادانہ طور پر لکھا ہے اور آئی کین سے سچ بھی لکھا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میں نے رابرٹ گرین کی ساری کتابیں پڑھ لیں۔ لاز آف ہیومن سے لے کر مسٹری اور پچاسواں قانون مجھے ان کے لکھنے کا انداز بہت پسند آیا، ہاں ہاں مجھے پتہ ہے It's crazy" وہ ہنستے ہوئے خود پر تبصرہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو ہمیشہ کی طرح اس ویڈیو کو لمبا نہیں کرتے صرف کام کی بات کرتے ہیں۔ میں آپ کو کچھ امپارٹنٹ قانون بتاؤں گا اگر کسی کو کتاب پوری پڑھنی ہے دین گو اینڈ چیک اٹ! تو جی دل تھام کر سنئیے گا میں صرف دس سے پندرہ قانون اس ویڈیو میں بتاؤں گا باقی اصولوں کے لئے خود کتاب پڑھیں میں نے ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا۔" وہ شانے اچکا کر کہہ رہا تھا۔

وہ اگر جان جاتا کہ آیان کو کونسی بات وہاں کھینچ لائی ہے تو وہ فوراً ویڈیو بنانا بند کر دیتا اور ویڈیو مکمل کرنے کے بجائے اس کی بات پہلے سنتا لیکن وہ جانتا ہی تو نہیں تھا اصل معاملہ! آیان ٹہلتا رہا۔ اسے ایک نظر دیکھ کر وہ ویڈیو بناتا رہا۔ روحان مزید کہہ رہا تھا۔

"اپنا دامن ہمیشہ صاف رکھیں۔ کیسے؟ اگر آپ نے کوئی غلط کام کرنا بھی ہے تو اس کے لیے دوسرے لوگوں کو استعمال کریں خود کبھی ایسا کوئی کام نہ کریں جو بعد میں گلے کا توپ بن جائے مثلاً آپ نے ایک بندے کو مروانا ہے کیونکہ وہ کچھ ایسا جان گیا ہے جو اسے نہیں جاننا چاہیے تھا تو اس کام کو خود کرنے کی ضرورت نہیں ہے you can use your enemy سمجھ آئی؟ اس میں

www.novelsclubb.com

ایک اور لاء کور ہوتا ہے کہ اپنے دشمن سوچ سمجھ کر بنائیں۔بے ڈھنگی دشمنیاں پالنے کا کیا فائدہ سو دشمن بھی وہ ہو جو دشمنی کے لائق ہو۔گاٹ اٹ؟اس کے بعد hurt them and they will never forget اگلا پوائنٹ یہ ہے کہ اپنے سربراہ سے بہتر نظر آنے کی کوشش نہ کریں۔کتنا unethical لگتا ہے؟اس بک کے ریویو کو سناتے ہوئے بتائے دیتا ہوں یہ unethical ہی ہے سو اچھے اور ایماندار لوگ اس ویڈیو کو دیکھنا چھوڑ دیں یا رابرٹ گرین کی کتاب ہی نہ پڑھیں۔

او کے اپنے سربراہ سے بہتر نظر آنے کی کوشش نہ کریں۔کیوں؟میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اچھے اور ڈیسنٹ لگنے کی کوشش نہ کریں۔ویل ڈریسڈ ہونا چھوڑ دیں۔میں کہہ رہا ہوں اپنے لیڈر سے نیچے رہیں اور اس کی رسپیکٹ کریں کیونکہ وہ آپ کا مینٹور ہے اس وقت آپ اس کے نظریے پر کام کر رہے ہیں لیکن میری بات ہمیشہ یاد رکھئے گا اگر آپ لیڈر ہیں تو!جو میرا موٹو ہے Don't Create leaders۔create followers۔نیکسٹ جو میں کہہ رہا ہوں وہ تھوڑے

www.novelsclubb.com

سے زیادہ unethical (غیر اخلاقی) ہے لیکن اگر آپ بہت ہی سادہ ہیں اور آپ کو ذرا سی بھی پالیٹکس نہیں کرنی آتی تو اس کتاب کو پڑھ لو کافی اچھی نہیں تو ماٹھی سی سیاست آجائے گی کیونکہ آج کل چالاکیوں کا دور ہے۔ سادے بندے کو دنیا جینے نہیں دیتی پیارے۔" یہ بات اس نے آیان کے لیے ہی کہی تھی مطلب وہ اس کی آمد کی وجہ جانتا تھا۔ وہ اسے گھورتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس کے پیچھے وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"اسمارٹ ورک کریں مطلب کام دوسروں کو کرنے دیں کریڈٹ خود لے لیں اور بہت سے سیاستدان ایسے ہی تو کرتے ہیں مثلاً کسی نے کوئی منصوبہ شروع کروایا ہے اور اس کا رولنگ دور ختم ہو گیا ہے تو نئے آنے والے ان منصوبوں کو مکمل کروا کر اپنے ناموں کی تختیاں لگا کر ہماری بچاری عوام کو خوش کر دیتے ہیں دیکھو بھئی میں نے تو آتے ساتھ چھکا مارا ہے تو مسٹر رابرٹ گرین کہہ رہا ہے کہ ایسے کاموں میں smart work کیا کرو تمہاری ویلیو مزید بڑھ جائے گی اور رابرٹ نے اس کتاب میں ٹیسلا اور نیوٹن کی مثال دی ہے جو کہ بہت انٹرسٹنگ ہے۔ آپ لوگوں کو پتہ ہے اس

www.novelsclubb.com

کتاب کے بعد رابرٹ بڑا خوار ہوا تھا۔ بڑی ہی تنقید ہوئی تھی اس پر کیونکہ آزادی تو تھی لیکن ایسی بھی کیا آزادی کہ آپ لوگوں کو آئینہ ہی دکھادو۔ ایسے کام ہر روز ہوتے ہیں بیٹا اور ایسے کاموں کو ایسے ہی ہینڈل کرنا پڑتا ہے۔ رابرٹ نے صرف یہ کیا کہ بہت آسان الفاظ میں وہ ساری چالاکیاں آپ کو بھی سکھادیں جو رولنگ کلاس کو کورس کی کتابوں کی طرح یاد ہیں۔

آپ کو یہ کام کرنے سے منع نہیں کروں گا اور اسے کرنے کا گرین سگنل بھی نہیں دے رہا ہوں۔ چوائس از یورز کہ کس طرف رہنا ہے آپ نے؟ ایک پوائنٹ جو مجھے بہت اچھا لگا تھا وہ یہ تھا کہ اپنی شہرت کی حفاظت ہر قیمت پر کریں۔ اس کے لئے آپ کو اپنی جان خطرے میں ڈالنی پڑے تو ڈال لیں کیونکہ آپ بہت محنت سے کسی ایسے مقام پر پہنچے ہیں کہ لوگ آپ کو جانیں کوئی ایکس وائے زی کیسے آکر ایک دم سے آپ کی محنت سے بنی ہوئی ساکھ تباہ کردے؟ کیونکہ آپ کی شہرت ہے تو آپ ہیں، آپ ہیں تو شہرت ہے۔ ہے کہ نہیں؟ اگر کسی عہدے پر پہنچ گئے ہیں تو انسان بن کر اس کی حفاظت کریں۔ کسی دن انسان کون ہوتا ہے پر ویڈیو بنائیں گے۔ رائٹ؟"

www.novelsclubb.com

آیان سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے واپس آگیا۔اس کے ہاتھ میں دو انرجی ڈرنکس تھیں۔ایک کو ٹیبل پر رکھ کر دوسری اپنے ہاتھ میں گھماتا رہا پھر روحان کے سامنے بیٹھ کر اس نے اپنا کین کھولا اور اسے سنتے ہوئے پیتا رہا۔وہ کتاب میں مارک کیے پوائنٹس کو دیکھنے لگا۔

"اپنے دوستوں پر حد سے زیادہ بھروسہ نہ کریں۔"اس نے نظر اٹھا کر آیان کو دیکھا جیسے اسے بتا رہا تھا یہ بات تمہارے لئے نہیں ہے لیکن آیان سنجیدگی سے اسے گھور رہا تھا کہ وہ تھوڑا کنفیوز ہو جائے پر روحان نظروں سے ڈرتا ہوتا تو پبلک فیگر نہ ہوتا۔

"اس کے بجائے اپنے دشمنوں کو اپنے فائدے کیلئے استعمال کریں۔ایسے کہ وہ استعمال بھی ہو بھی جائیں اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔کتنا مزے کا قانون ہے سو Just make a deal with your enemy،ویسے تو کوئی نہیں چاہتا کہ لوگ اسے بیوقوف سمجھیں پر کبھی اگر اپنے فائدے کیلئے بیوقوف بننا پڑے تو نو ایشو مائی ڈیئر!"آیان نے بہت غور سے اسے سنا تھا۔ڈیم ایسی کتابیں کون لکھتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"Selective generosity کا مظاہرہ کریں تاکہ آپ کا مقابل نہ تین میں نہ تیرہ میں رہے۔میں سمجھاتا ہوں کیسے ؟"آیان کا پارہ شوٹ کر رہا تھا۔اس کی انرجی ڈرنک بھی ختم ہو گئی۔

"قانون کے اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ آپ مطلب پرست بن جائیں ان لوگوں سے تعلق بڑھائیں جو آپ کے لیے فائدہ مند ہوں۔ایسے لوگوں کے لیے حاتم طائی بن جائیں جن سے آپ کو بڑے پیمانے کا مستقبل میں benefit ہو۔ان کے ساتھ گڈ کاپ کھیلیں۔انہیں مہنگے تحائف پیش کرتے رہیں۔خوش کرتے رہیں۔"آیان نے ٹیبل پر کین پٹخنے والے انداز میں رکھا لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھا۔

"ویسے یہ قانون تھوڑا نقصان میں لگتا ہے پر بڑے فائدے کیلئے چھوٹا نقصان !اگلا پوائنٹ یہ کہ خود کی اہمیت کیش کرنا سیکھیں۔ضرورت۔۔۔"اور آیان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور اس نے اٹھ کر فون کو نوچنے والے انداز سے اسٹینڈ سے اتارا اور روحان اپنی محنت پر پانی پھرتا دیکھ کر ہی مرنے والا ہو گیا۔

"بس کرو یار میں یہاں عذاب سے گزر رہا ہوں اور تم فضول کاموں میں لگے ہوئے ہو؟" روحان بونچھکا کر رہ گیا وہ فضول کام کر رہا تھا؟ لاحول ولا قوۃ!

"آیان ایڈیٹ یہ کیا بدتمیزی ہے؟" وہ چلایا۔

"میری بکواس پہلے سنو پھر یہ کام کرنا۔" وہ بھی چلایا۔

"Now you have enough time to explain." وہ تھوڑا سنجیدگی سے بولا پر دل خون کے آنسو رونے لگا۔

"ڈیڈ مجھے پھانسی چڑھنے کا کہہ رہے ہیں۔" وہ بے بسی سے بولا۔

"تو مسئلہ کیا ہے آخر کو ان کے فرمابردار اور تابعدار بیٹے ہو۔ ان کا حکم ماننا فرض ہے۔" اس نے تنک کر کہا اور اب وہ مطمئن سا کین اٹھا کر اس کا ڈکھن کھول رہا تھا۔

"تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے ؟وہ مجھے اقراء سے شادی کرنے کا کہہ رہی ہیں اب وہ 29 سال کی ہو گئی ہے۔اس میں میرا کیا قصور ہے ؟میں تو چوبیس سال کا ہوں اور اس عمر میں سیریسلی شادی کے سیاپے پال کر خود کی باقی کی آزادی بھی ختم نہیں کر سکتا۔"

"چند سال پہلے اسی جگہ پر میں تم سے منت کر رہا تھا کہ منگنی نہ کرو۔تم نے میری بات سنی ؟اب جو ہو گا اس میں میرا ووٹ ڈیڈ کی طرف ہے آیان !"وہ اب گھونٹ گھونٹ ڈرنک پی رہا تھا۔

"جو ہو گیا وہ میں نہیں بدل سکتا لیکن جو ہونے جا رہا ہے وہ نہیں ہونا چاہیے۔"وہ حقیقی پریشانی میں اب مبتلا ہوا تھا کیونکہ اسے لگا تھا اتنے سالوں کی منگنی کو سب بھول چکے ہونگے لیکن سب کو سب یاد تھا اگر کوئی کچھ بھولا تھا تو وہ خود تھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ایسی لڑکی بھی نہیں ہے جس سے تم محبت کرتے ہو بھاگ کر ہی شادی کر والیں۔وہ خود پیچھے ہو جاتی کیوں تمہاری دوسری بیوی بنے ؟"

"میں غلط جگہ پر نہیں آیا مدد کے لیے۔ تم کچھ کرو گے؟" اس نے پوچھا۔

"ہر گز نہیں! خاموشی سے شادی کرو۔" آیان کا منہ پورے کا پورا کھل گیا۔

"میں جیتے جی مر جاؤں گا یار۔ میں کبھی بھی اس کے ساتھ understanding نہیں کر سکتا۔"

"پہلی بات یہ معصوم بننے کی ایکٹنگ اب مت کرنا۔ میں نے تمہارے زرافے والے قد کا لحاظ کیے بغیر جوتے مارنے ہیں اور اگر منگنی کے تین سال بعد تم یہ کہہ رہے ہو تو تمہاری غلطی ہے۔ اس نے تم سے ان تین سالوں میں معاملات بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ تم ہر مرتبہ اس سے کتراتے تھے۔ اب میں ڈیڈ کے ساتھ ہوں کیونکہ یہ تمہاری غلطی ہے تم تین سال سے ایک لڑکی سے کمٹمنٹ کیے بیٹھے ہو اور اب کہہ رہے ہو شادی نہیں کرنی۔ واٹ آنان سینس؟ تمہیں اب کمپرومائز کرنا پڑے گا۔ لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے۔" وہ اب اسے رسانیت سے سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی لڑکیوں کا کیا جن کو خود ہی اپنی عزت کا احساس نہیں؟ اگر میں نے کمٹمنٹ کی تھی تو اس کا بھی کام تھا میرے ساتھ ہی مخلص رہتی۔ میری پیٹھ پیچھے بوائے فرینڈز نہ بناتی!" وہ روحان کی منطق پر برہم ہوا۔

"تم پہلے بھی ڈیڈ کی ساری باتیں مانتے ہو یہ بھی مان لو کیا مسئلہ ہے۔ جنت میں اجر بڑھے گا۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"کوئی درمیان کا راستہ نہیں نکل سکتا؟"

"اگر اقراء خود انکار کر دے۔" درمیان کا راستہ مشکل تھا۔

"اف! میرا سر پھٹ جائے گا۔"

"ریلیکس آیان!"

"تم واقع میری مدد نہیں کرو گے؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا۔

"اگر تم یہ expect کر رہے ہو کہ میں اس شادی کو رکوانے کے لیے کوئی ڈرامہ create کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو یہ تمہاری بھول ہے۔"

"مجھ سے شادی کر کے وہ سراسر حماقت کرے گی۔"

"کر لینے دو اسے حماقت!"

"میں اپنے آفیسر کی بیٹی میں انٹرسٹڈ ہوں۔اس کے والد کو منانے میں تھوڑا وقت لگے گا لیکن وہ مان جائیں گے۔"اس نے اگلا ایشو اس کے سامنے رکھا۔

"تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا سو کوشش بھی نہ کیا کرو! آفیسر کی بیٹی یقیناً عنایہ ہو گی جو کل فون پر تمہیں بار بار ہیونگ (بھائی) کہہ رہی تھی اور مجھے اوپا (بوائے فرینڈ) بننے کی پیشکش کر رہی تھی۔"

آیان نے برا سا منہ بنایا اس کا دل کیا پیپر ویٹ اٹھا کر روحان کے سر پر دے مارے۔

"وہ مذاق کر رہی تھی۔"

"تم اس کے ساتھ شادی کر بھی نہیں سکتے۔سنا ہے بہن بنایا ہوا ہے اسے۔"

"اس کی باتوں کو سیریس مت لینا وہ پہلے ہی کسی کے نکاح میں ہے۔شادی اسی سے کرے گی کیونکہ بہت محبت کرتی ہے اس سے۔"روحان سب جانتا تھا باقی آیان خود بتا گیا۔

"تم اس کی طلاق کا انتظار کر رہے ہو؟"

"اللہ نہ کرے اس معصوم کو طلاق ہو۔میں اس لڑکے کا منہ توڑ دوں گا۔"

"تمہیں کیا ہو گیا ہے آیان؟تم بدل گئے ہو۔"وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

"شاید دن برے چل رہے ہیں۔"اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"اللہ پر یقین رکھو۔وہ تمہیں کچھ ایسا ضرور دیں گے کہ تم سب دکھ بھول جاؤ گے۔"وہ اس کی بات پر مسکرایا۔اس کے چہرے پر تلخی رقم تھی۔

"تم ویڈیو بناؤ میں چلتا ہوں۔" کہتے ہوئے اٹھ کر چلا گیا اور روحان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

******

بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے وہ ٹیبل بجا رہا تھا۔ کافی دیر سے بجانے کی وجہ سے اب وہ ٹرینڈ ہو گیا تھا اور ساتھ کوئی گانا گنگنا رہا تھا۔ ارد گرد کافی لوگ اپنی باتوں اور کھانے میں مصروف تھے۔ وہ لنچ آور تھا اس لیے رش زیادہ تھا۔ گلاس وال سے باہر دیکھتے ہوئے وہ چونکا چند پل وہاں دیکھتا رہا اور آخر میں سر جھٹک کر استہزایہ مسکرا دیا۔ روحان نے ٹھیک کہا تھا۔ Just make a deal with your enemy۔

www.novelsclubb.com

آیان کو منظور تھا! وہ اقراء سے ڈیل ہی کرنے آیا تھا۔

"آئی ایم سرپرائزڈ آج اتنے سالوں بعد تم نے مجھے خود ملنے کے لیے بلایا ہے۔" وہ گہرے نیلے رنگ کی سکرٹ میں ملبوس کافی ماڈرن لگ رہی تھی۔اس کے خاندان کی تقریباً ساری لڑکیاں اسی طرح کے کپڑے پہنتی تھیں۔آیان نے ایک کے بعد دوسری نظر اسے نہیں دیکھا۔

"میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔" وہ سیدھا مدعے پر آیا۔

"تو؟اپنے ڈیڈ کو منع کر دو چونکہ تم ایسا نہیں کرو گے اسی مجھ سے شادی میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے۔" وہ بھی اچھے سے جانتی تھی۔"ویسے آپس کی بات ہے کوئی اور پسند ہے؟" اقراء نے رازداری سے پوچھا۔

"تم اپنی بات کرو!آج کل طفیل کے ساتھ ہی ہوتی ہو۔اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتیں؟اچھا لڑکا ہے۔"

"تھینکس فار فری ایڈوائس لیکن میں تم سے شادی کیلئے راضی ہوں۔طفیل تو ٹائم پاس کیلئے ہے۔"

"میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

"طلاق کا غم برداشت کر لو گی؟"

"تم بہت بیوقوف ہو آیان! میرے پاس دوسرے کئی آپشنز ہیں اگر تم مجھے چھوڑ دو۔"

"آئی نو۔" وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کے پاس کوئی سیکنڈ آپشن نہیں تھا۔

"پر تم میرا کیریکٹر خراب نہیں کرو گے۔ایسا ہی ہے؟" وہ واقعی چالاک تھی۔

"اوکے لیٹس میک آڈیل۔" وہ واقعی کسی لڑکی کا کردار خراب نہیں کر سکتا تھا چاہے وہ خراب ہو!

www.novelsclubb.com

"وائے ناٹ؟" وہ پرجوش سی آگے ہوئی۔

اس نے سنجیدگی سے چند جملوں میں اسے کچھ بتایا تھا اور اقراء کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ یہ ڈیل آیان کیلئے اچھی ثابت نہیں ہونی تھی۔ اس کے لیے گھاٹے کا سودا تھا اسی لیے تو وہ بیوقوف تھا! لیکن اسے پرواہ نہیں تھی وہ کسی بھی قسم کا سمجھوتے کا رشتہ نہیں بنا سکتا تھا۔

******

عمیر کی شادی اقبال عالم کے ایک دوست کی بیٹی ہادیہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ چونکہ ہادیہ کی فیملی میں کچھ مسائل چل رہے تھے اس لیے ان کی شادی سادگی سے ہوئی البتہ گھر آکر نور الفجر اور عینی نے سارے ارمان پورے کیے تھے۔ عمیر کی شادی کے بعد انہوں نے ہادیہ کے ساتھ بیٹھ کر نیٹ فلکس پر سیزن دیکھے تھے جو ان کی شادی کی وجہ سے نور اور عمر مس کر چکے تھے لیکن اب ایک ساتھ بیٹھ کر دیکھنے میں مزہ آیا تھا۔

فی الحال وہ اقبال عالم کے سر تھی۔

www.novelsclubb.com

"بابا پلیز پاسپورٹ ضروری بنوانا ہے پچھلا ایکسپائر ہو گیا ہے۔"اس نے سوفلے بنائے تھے اور پچھلے وقتوں کی عادت کے مطابق وہ کشن لے کر زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اور اقبال عالم ریوالونگ چیئر پر۔ نورالفجر تو ذرا سی بھی بڑی نہیں ہوئی تھی۔وہ مارس چاکلیٹ کھا رہی تھی۔

"عمیر آجائے گا تو اس کے ساتھ چلی جانا۔"اقبال عالم نے سوفلے انجوائے کرتے ہوئے انکار کیا۔عمر ہوتا تو رشوت دے کر ہی اس کے ساتھ چلی جاتی پر وہ لاہور رخصت ہو چکا تھا اور عمیر اسلام آباد تھا اور اس نے کل شام ہی واپس آنا تھا۔عمر لاہور میں انجینئرنگ کر رہا تھا اور آج کل وہ باہر جانے کی تیاریاں کر رہی تھی اس لیے وہ گھر تھی۔ایم بی بی ایس آسان چل رہا تھا اور وہ خوب محنت کر رہی تھی اور یہ سال ایسے گزرے کہ پتہ نہیں چلا۔اقبال عالم کے لیے نور کی ایم بی بی ایس تک تعلیم کافی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ نہیں چاہتے تھے کہ اب وہ باہر جائے بہر حال وہ اپنی لاڈلی کے آگے مجبور ہو ہی گئے تھے۔

"دیکھا سب سے بڑے دشمن آپ بن گئے ہیں۔آپ بھی نہیں چاہتے کہ میں کہیں باہر جا کر پڑھوں،آپ کا نام روشن کروں۔ملک کا نام روشن کروں۔خود کا نام بلند کروں۔تین سال سے جگہ

جگہ اپلائی کر کے انگلیوں میں درد ہو گیا ہے اب اور اتنی محنت کے بعد جب مجھے اسکالر شپ ملنے کے قریب ہے تو آپ مکر رہے ہیں۔اٹس ناٹ فیئر بابا!"اقبال عالم نے ڈش اس کے آگے کی پر وہ ناراض ہو گئی تھی۔

"مجھے میٹھا کون بنا کے دیا کرے گا؟"انہوں نے شانے اچکا کر کہا تو اس نے ڈش میں مزید سوفلے نکال دیئے پر کہا کچھ نہیں۔وہ پھر اپنی چاکلیٹ پکڑ کر بیٹھ گئی۔چاکلیٹ کھانے سے دماغ تیز ہوتا ہے اور ایسا نور الفجر کی ریسرچ کہتی تھی۔

"ایم بی بی ایس کر کے تمہیں سکون نہیں ملا؟پہلے تو پڑھائی سے خار کھایا کرتی تھی۔یہ پڑھاکو بچوں والے جراثیم کہاں سے آ گئے تم میں؟پتہ نہیں اتنی دور جا کر فون پر بات کیا کرو گی بھی یا نہیں؟"

www.novelsclubb.com

اقبال عالم جان سے پیاری بیٹی کی بات نہیں ٹال سکتے تھے لیکن اسے تنگ کر سکتے تھے۔

"کچھ پانے کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔میں کون سا ہمیشہ کے لئے چلی جاؤں گی بس پی ایچ ڈی ہی تو کرنی ہے۔پکا اس سے آگے نہیں پڑھوں گی۔"

"اس کے بعد بھی کچھ پڑھنا باقی رہ جاتا ہے نوری؟" وہ شاک سے بولے۔

"جو پڑھنا چاہتا ہے وہ تو کچھ بھی پڑھ سکتا ہے۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"تم پڑھ پڑھ کر بوڑھی ہو جاؤ گی اور سلمیٰ بتا رہیں تھیں محترمہ کے سفید بال آ رہے ہیں۔"

"اقبال کے شاہین کسی بھی عمر میں پڑھ لیں بوڑھے نہیں ہوتے اور آپ کی بیگم کو میں صدیوں کی مریضہ لگتی ہوں۔" اس نے فلسفی بننے کی کوشش کی۔

"اقبال کے شاہین ملک میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔"

"اقبال کے شاہین اپنے کمفرٹ زون سے نکلنا چاہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اقبال کے شاہین کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اقبال کے شاہین کی بات مانی جائے۔"

"اقبال کے شاہین بلیک میل نہیں کر سکتے۔"

"اقبال کے شاہین دنیا دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"اقبال کے شاہین کو شادی کے بعد جہاں جانا ہو گا بھیجا جائے گا۔"

"اقبال کے شاہین کو یہ موضوع پسند نہیں ہے۔"

"اقبال کے شاہین سنجیدہ نہیں ہوتے۔"

"بابا!" وہ ہار نہیں مان سکتی تھی۔

"اقبال کے شاہین!" وہ محظوظ ہوئے۔

"دیکھیں میں نے اتنے سالوں میں کیا کیا سیکھا ہے پلیز مجھے اسے کہیں implement کرنے کا موقع تو دیں۔" وہ اب دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔اب ہر حال میں منانا تھا۔

"مثلاً کیا کیا سیکھا ہے؟" انہوں نے اسی انداز میں پوچھا۔

"میں نے کورین اور چائینیز زبان سیکھی۔۔۔"

"تمہیں شوق تھا۔شوق کا کوئی مول تو نہیں ہوتا!"وہ اس کی بات کاٹ کر بولے۔

"میں نے فہم القرآن کورس کیا اور اچھی بچی بن گئی۔"

"مجھے فخر ہے اور کچھ؟"

"میری آرٹ اتنی اچھی ہو گئی ہے کہ میں sketches بنا لیتی ہوں۔"

"بے مقصد و بے فائدہ ٹیلنٹ ہے۔"

"ڈاکٹر بن رہی ہوں۔"ایک اور کوشش کی۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں ڈاکٹر بن رہی ہو کافی ہے۔مجھے تمہاری پی ایچ ڈی کی ڈگری نہیں چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"بابا!"وہ کشن سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اقبال عالم اسی طرح ریوالونگ چیئر پر گھومتے رہے۔

"میں پڑھنے باہر جاؤں گی ہر حالت میں سنا آپ نے!"یہ واضح دھمکی تھی،اقبال عالم روایتی باپ تھے ہی نہیں ورنہ وہ کبھی ایسے بات نہ کرتی ان سے۔

"ٹھیک ہے پیچھے میں مر گیا تو؟"

"بابا! ایسے تو نہ کہیں۔ آپ کے لئے سب کچھ چھوڑ سکتی ہوں۔" بے اختیار اس نے کہا۔

"اپنی باہر جانے والی ضد بھی؟" انہوں نے پوچھا۔ فیصلہ مشکل تھا لیکن اس نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

"بالکل!"

"عمیر آج رات ہی واپس آ رہا ہے کل چلی جانا۔" انہوں نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ اب ذرا سچویشن بدل گئی تھی۔ وہ سر جھکا کر خاموش ہو گئی۔

"کہہ تو رہا ہوں عمیر کے ساتھ جانا۔ میجر اس کا دوست ہے وہ سارے معاملات میں مدد کر لے گا۔"

"نہیں، اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں جاؤں گی، آپ کی خوشی سے بھر کر نہیں ہے میرا سکالرشپ، میں یونیورسٹی انتظامیہ سے معذرت کر لوں گی۔" اب وہ جھاگ کی طرح بیٹھ چکی تھی۔ وہ سر جھکائے کہہ رہی تھی۔ اقبال صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ ہنستے چلے گئے۔

"آپ ہر بار ایسی بات کر کے مجھے ڈرا دیتے ہیں، میں نہیں جا رہی اور نہ آپ سے بات کر رہی۔"

"میرا اتنا پیسہ نہ جانے کیلئے خرچ کر رہی ہو؟"اس کا مومی معصوم چہرہ سفید سکارف میں دمک رہا تھا لیکن وہ اقبال عالم کی بات سے ہرٹ ہوئی تھی۔

"آپ کو ناراض کر کے نہیں جا سکتی۔"

"میں اگر خوشی خوشی اجازت دوں تو؟"

"آپ یقین دلائیں کہ آپ خوش ہیں؟"

"میرا سر ایک ہی اقبال کا شاہین فخر سے بلند کر سکتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی زندگی میں کوئی کاش نہ رہے۔"

www.novelsclubb.com

"کونسے والے اقبال کا شاہین؟"اس نے انہیں چھیڑا۔

"تمہارا کام کرتا ہوں میں!" انہوں نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تو وہ جھنپ کر مسکرائی۔ چلو پڑھائی کے بہانے ساؤتھ کوریا کی سیر ہو جائے گی۔

****

"اگر تمہاری شادی ہو چکی ہوتی تو ضرور تم دونوں کو ورلڈ ٹور کے لیے ٹکٹس خرید کر دیتا لیکن ابھی کوئی ایک ملک بولو۔ آج میں نے واپس بھی آنا ہے تمہارا کام کر دوں گا پھر میں ملک سے نکل گیا تو پیچھے سے بد دعائیں دو گی۔" وہ جلدی میں بولا تو اسے یاد آیا کہ وہ ڈاکومنٹس کی فائل گاڑی میں چھوڑ آیا ہے۔ واپس پلٹا تو ایک لڑکی سے دھانسو قسم کا تصادم ہوا کیونکہ دیکھنے میں دونوں ہی جلدی میں لگ رہے تھے۔ ٹکرانے سے وہ لڑکی گری نہیں لیکن وہ بوکھلا کر اس نے ریلنگ کو ضرور تھام لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نظر نہیں آتا؟ اندھے ہو تو آرمی میں کیا کر رہے ہو؟" ایک لمحے کے لیے رک کر نورالفجر نے خود کو نارمل کیا تھا اور دوسرے ہی لمحے اس پر بھڑک اٹھی۔ اتنی زیادہ سیڑھیوں سے اگر نیچے گر جاتی تو کیا ہوتا اس کا؟ کوئی ٹانگ بازو ٹوٹ جاتی تو کوریا کیسے جاتی۔ استغفرُ للہ اندھا انسان!

"ایڈیٹ!" وہ اسے دیکھے بغیر کہہ رہی تھی۔اس نے غور نہیں کیا کہ اس نے کہا کیا ہے لیکن اگلے ہی لمحے اس نے فون پر عنایہ کا قہقہہ سنائی دیا تو اس کا سحر ٹوٹا۔

"اس لڑکی کو اکیس توپوں کی سلامی!"

اس نے کوفت سے فون بند کیا اور نہایت شائستہ انداز میں معذرت کی۔

"سوری لیکن آپ کو بھی تھوڑے فاصلے پر چلنا چاہیے تھا۔"

وہ نیچے بیٹھ کر پیپرز اٹھا رہی تھی جو ٹکرانے کی وجہ سے گر گئے تھے۔

"ہونہہ خود کرائے پہ لی ہوئی ہیں سیڑھیاں؟ مجھے فاصلے پر چلنا چاہیے تھا۔" وہ مشتعل سی بولی۔آیان کو شک ہوا کہ وہ محترمہ لڑنے کا ارادہ رکھتی ہیں اس لیے بات کو مزید آگے نہ بڑھاتے ہوئے اس نے سیڑھیاں اتریں۔اس کی مدد کرنے کا کوئی پلان نہیں تھا۔نور الفجر نے اسے نیچے جاتے دیکھا اور آیان

اس کی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا پھر آخری سیڑھی پر کھڑے ہو کر گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ پھر بوکھلا کر جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

"بس کنفرم کر رہی تھی کہ اندھے ہو یا نہیں؟" نور نے اس کے شیڈز پر چوٹ کی۔ آیان مدہم سا مسکرایا اور اس کی آسانی کے لیے شیڈز اتار لیے جیسے بتا رہا ہو کہ میں اندھا نہیں ہوں۔ گہری براؤن آنکھوں نے بہت غور سے سیاہ آنکھوں والی کو دیکھا تھا جس نے آئی ڈونٹ کیئر کہہ کر شانے اچکا کر اپنی راہ لی۔ وہ کافی دیر وہیں کھڑا اس سبز حجاب والی لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔ گاڑی کے ہارن کی آواز سے وہ دوبارہ حال میں آیا۔ اس کا غصہ بھرا چہرہ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اور پھر سے سر جھٹک کر وہ مسکرا دیا اور گاڑی سے فائل نکال کر واپس آیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ میجر صاحب سے کہہ دیں کہ عمیر اقبال کی سسٹر آئی ہیں اور تھوڑی جلدی میں ہیں۔" نور الفجر کو غصہ آیا عمیر کو وہاں نہ دیکھ کر جو اسے کہہ رہا تھا کہ وہ جلد پاسپورٹ آفس پہنچے وہ

بھی آفس سے ادھر آرہا ہے اب وہ وہاں نہیں تھا۔وہ ایک لمحے کے لیے پیچھے کھڑا رہا پھر ریسپشن پر آگیا شاید یہ لڑکی لڑنا پسند کرتی ہے۔

"میم! سر ابھی میٹنگ میں ہیں پلیز آپ ویٹنگ ایریا میں ویٹ کریں۔"ریسپشنسٹ نے شائستہ انداز میں کہا۔

"بابا ٹھیک کہتے ہیں کوئی مرد ساتھ نہ ہو تو یہ لوگ بہت خجل کرواتے ہیں۔"وہ جیسے جھنجلاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی۔ریسپشنسٹ اب آیان کی طرف متوجہ تھی۔آیان کی مقناطیسی شخصیت سے ایک لمحے کے لئے وہ لڑکی کی مبہوت ہو گئی تھی اور اس کی شائستہ آواز مزید نرم ہو گئی پھر چند ایک باتیں کرنے کے بعد اسے اندر جانے کی اجازت مل گئی کیونکہ وہ بھی میجر سے ملنے آیا تھا بہر حال اس کا دوست نہیں تھا۔وہ لڑکی ویٹنگ ایریا میں چکر لگا رہی تھی جیسے کسی کا انتظار کر رہی ہو اور مسلسل کسی کو کال ملا رہی تھی۔آیان کو اس پر بہت ترس آیا اور ویسے بھی وہ ٹھیک کہہ رہی تھی کئی جگہوں پر لڑکیوں کو اسی طرح پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔وہ واپس ریسپشنسٹ کے پاس گیا۔

www.novelsclubb.com

"ایکسکیوزمی! وہ پہلے آئیں تھیں انہیں بھیج دیں۔" اسے خوامخواہ اس لڑکی پر ترس آیا۔

"وہ سر۔۔۔" ریسپشنسٹ سے جواب نہیں بن پارہا تھا۔

"اپنے کام سے مخلص رہیں مادم! کسی کو فیورٹ رکھ کر دوسرے کا حق نہیں مارتے۔ میں انتظار کر لوں گا آپ انہیں جانے دیں۔" وہ کہہ کر ویٹنگ ایریا میں لگے صوفے کی طرف چلا گیا اور بے نیاز سا اپنے فون پر مگن ہو گیا۔ نور نے ایک ناپسندیدہ سی نگاہ آیان پر ڈالی تھی۔ اسے روحان سکندر کا بھائی بالکل پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ آرمی میں ہے۔ دل نے آواز دی۔ ارے مٹی پاؤ آرمی میں ہے تو کیا ہوا؟

"میم آپ اندر جا سکتی ہیں۔" اس کے چہرے پر یکدم خوشی پھیل گئی۔ آیان اسے دیکھ کر مسکرایا لیکن نور کو لگا وہ طنزاً مسکرایا ہے اس کی خوشی دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

"ایڈیٹ!" وہ بڑبڑاتی ہوئی آفس کی جانب چلی گئی۔

آیان ہکا بکا! ہونہہ نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں۔

"آپ کو ہی کہہ رہیں تھیں۔" ریسپشنسٹ وہیں کھڑی رہی تو آیان نے اسے کہا تو ہڑ بڑا کر واپس چل دی۔ وہیں ویٹنگ ایریا میں بیٹھ کر دوبارہ اس نے عنایہ کا نمبر ملایا کہ اس سے پوچھ سکے کہ کون سے ملک کا ویزہ دلوائے۔

"آیان وہ خوبصورت آواز اور الفاظ والی لڑکی کون تھی؟ مجھے کافی جانی جانی لگی تھی۔" عنایہ نے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔

"میری ایک فین تھی!" اس نے تنک کر جواب دیا۔

"ہا! فین نے ایک منٹ میں عزت خاک میں ملادی؟ چچ چچ۔۔۔" وہ افسوس کر رہی تھی۔

"تم نے کیا فیصلہ کیا؟"

"کس بارے میں؟"

"ایک تو تمہاری یادداشت کو مجھ سے بات کرتے ہوئے ہی بھولنے کا دورہ کیوں پڑتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اوویزے کی بات کر رہے ہو؟"عنایہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

"I'm telling you, you are going to miss the boat(میں تمہیں بتا رہا ہوں تم یہ موقع گنوانے والی ہو)۔"وہ اب اسے وارننگ دے رہا تھا پر عنایہ کو اسے زچ کر کے اندرونی سکون ملتا تھا۔آیان نے دیکھا تقریباً اسی کی عمر کا لڑکا اندر آیا ہے اور ریسپشنسٹ سے کچھ کہہ کر اندر چلا گیا تھا۔

"ایویں miss the boat تم ایسا کرو پیرس،واشنگٹن،مانچسٹر اور سئیول کا ویزہ ڈن کرو۔ایک ایک ہفتہ کافی رہے گا۔ویسے بھی بیماری کی چھٹیاں لوں گی تو ایک مہینہ سکون سے گھوموں گی۔"

"او چنگیز خان کی اولاد کیوں سر کھپا رہی ہو؟سیدھے سے بتاؤ کہاں جانا ہے؟"وہ اکتا کر بولا۔

"تم میرے والد کو؟او مائی گاڈ چنگیز خان کہہ رہے ہو۔وہ تمہارے جنرل ہیں۔تم آیان۔۔۔"اس نے باقاعدہ اپنا سر پیٹ لیا کہ اب مزید بات لمبی کرے گی۔

"اوکے تم سنگاپور سٹی جارہی ہو پندرہ دنوں کے لیے۔ دیٹس فائنل!" وہ اس سے کسی بھی ملک کے لیے پسندیدگی کا اظہار نہ کرواسکا تو اس نے اپنا فیصلہ سنایا۔

"انکل سکندر کا پیسہ ہے کہیں بھی بھیج دو۔" آیان نے فون بند کرتے ہوئے اسے سنا تھا اور تاسف سے سر جھٹک دیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ لڑکی، نئے آنے والے لڑکے کے ساتھ باہر آگئی۔

"ایکسکیوزمی!" آیان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔

"جی؟" وہ شائستگی سے پوچھ رہا تھا۔ اسے اکڑ دکھانے کا شوق نہیں تھا وہ بہت ہی عاجز بندہ تھا۔

"باہر جو ہوا اس کے لیے سوری اور مجھے میری باری دلوانے کے لیے تھینکس۔" نہایت سنجیدگی سے نورالفجر نے اسے کہا جیسے حکم دے رہی ہو کہ اس کا شکریہ اور سوری قبول کرے۔

"اپنے حق کے لیے خود لڑتے ہیں۔" اس نے نرمی سے مختصر کہا۔

"مجھے لگا وہ سچ کہہ رہی ہیں۔وہ واقعی میٹنگ میں تھے۔"

"چلیں نور؟"ابھی آیان کچھ کہتا عمیر نے آکر کہا۔

"جی بھائی۔"نور نے عمیر سے کہا۔

"میرے بڑے بھائی۔"اس نے تعارف کروانا ضروری سمجھا تھا۔

"اسلام علیکم!"آیان نے مصافحہ کیا تو عمیر نے بھی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔آتے ہوئے وہ جلدی میں تھا اس لیے اسے دیکھ نہیں سکا تھا۔

"آیان سکندر!شایان کے بھائی؟"عمیر نے مصافحہ کرنے کے بعد کہا۔

"جی۔آپ کیسے جانتے ہیں؟"وہ حیران نہیں ہوا لیکن ویسے ہی بات بڑھا رہا تھا۔

"شایان سے دوستی ہے۔اس کے آفس میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔اس کے آفس میں آپ کی تصویر دیکھی تھی۔"

"اوا چھا! نائس ٹو میٹ یو۔" اس نے خوش دلی سے کہا۔

جتنی دیر وہ دونوں باتیں کرتے رہے نور الفجر اسے ہی دیکھتی رہی اور یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے کسی شخص کو غور سے دیکھا تھا اور کافی دیر دیکھا تھا۔ چند مزید جملوں کے تبادلے ہوئے اور پھر وہ دونوں چلے گئے اور آیان آفس کی طرف چلا گیا لیکن اس نے مڑ کر ایک نظر نور کو ضرور دیکھا تھا اور وہ پتھر کا ہوا تھا کیونکہ وہ بھی مڑ کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ پل بھر کا عمل تھا لیکن دونوں کے دل دھڑکا گیا تھا۔

ایک ہی بار میں کہاں کھلتے ہیں محبت کے راز
میں مثل حرف مشدد ہوں مجھے دوبارہ پڑھ

****

www.novelsclubb.com

ڈھائی سال بعد:

DOP کی نیلے شیشوں سے آراستہ بلڈنگ اس وقت دھوپ کی پر نور کرنوں سے خوب چمک رہی تھی۔ فضا میں ایک پر سکون سی خاموشی تھی۔ سردیوں کی اختتامی دھوپ تھی جو بہت اچھی محسوس ہوتی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی DOP کے باہر کے تین اسٹیپ چڑھ کر آگے بڑھ گئی۔ واچ مین نے اسے سلام کیا تو وہ رک گئی۔ سن گلاسز اتار کر بالوں پہ سیٹ کیے۔

"روحان ہے؟" اس نے پوچھا۔

"جی صاحب اندر ہی ہیں۔ آج کہیں بھی نہیں گئے۔" وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔

بلیک جینز کے ساتھ سفید ہائنیک شرٹ پر سرخ اسٹائلش کوٹ پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ کھلے بھورے بال کمر پر بکھرے پیچھے سے پڑتی دھوپ میں مزید سنہرے لگ رہے تھے۔ اس کی کالی ہیلز ٹک ٹک کرتی سارے میں شور کر رہی تھیں۔ آفس کے چند ورکرز سے سلام دعا کرتی وہ لفٹ سے ہوتی ٹاپ فلور پر آئی اور روحان کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ اتنا بن ٹھن کر وہ صرف روحان کیلئے ہی آسکتی تھی!

وہ بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس، ہمیشہ کی طرح نک سک سا تیار، سر جھکائے مصروف سا جلدی جلدی کچھ لکھ رہا تھا۔ دروازہ ناک ہونے پر اس نے کم ان کہہ دیا لیکن سر نہیں اٹھایا۔ وہ بہت سنجیدہ تھا اکثر رائٹرز کی طرح سنجیدگی سے کوئی سین، کوئی اہم بات لکھتے ہوئے۔

"شکریہ زینب! بس آج کے دن کی لاسٹ کافی ہے۔"

"ایسے مت گھورو، یہ تمہاری جاب ہے۔" وہ عادتاً کہہ رہا تھا۔

"مجھے اپنے لیے دوسرے کافی میکر کا انتظام کرنا چاہیے۔ تم صرف Cappuccino بنانے میں اتنا وقت ضائع کر دیتی ہو۔ باقی کام سے تمہاری چھٹی سمجھی جائے۔" (Cappuccino کافی کی وہ قسم ہے جس میں دودھ اور کافی کی مقدار ایک سی ہوتی ہے لیکن زینب ہمیشہ دودھ کی مقدار زیادہ رکھتی تھی۔ اسے اپنے باس کی فکر تھی!)

www.novelsclubb.com

"رکھ بھی چکو۔" وہ ہنوز سنجیدہ سا لکھ ہی رہا تھا جب کوئی مانوس فی میل سینٹ نتھنوں سے ٹکرائی اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ کون زینب؟ کیسی زینب؟ اسے کچھ یاد نہیں رہا۔ وہ پورے دل سے مسکرایا۔

"واٹ آ سرپرائز ڈاکٹر؟" وہ خوشگوار حیرت سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تو وہ بھی اسے دیکھتا بیٹھ گیا۔

"چائے یا کافی؟" وہ اپنے پیپرز کو سمیٹ کر فائل بند کر چکا تھا۔

"ایپل ٹی!" علیزے نے سنجیدگی سے بتایا۔

"بارڈر پہ گولہ باری کرنے آئی ہو؟" وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ڈونٹ ایکٹ جوبیلینٹ روحان۔" وہ خفگی سے بولی۔

"حکومتِ پاکستان کو تم پر Taila tax لگانا چاہیے۔" وہ جیسے اس کے زیادہ تیار ہونے پر چوٹ کرتے اسے چھیڑ رہا تھا۔

"اگر پاکستان کی ننانوے فیصد آبادی غربت اور بھاری ٹیکسوں کا شکار ہوتی تو مجھ پر Taila tax بنتا تھا۔" وہ خفاسی بولی۔اسے پتہ تھا کہ وہ خوبصورت ہے۔روحان کو طنز کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

(انقلاب فرانس سے پہلے عام لوگوں پر بہت سے ٹیکسز عائد کیے گئے تھے جن میں سے ایک Taila tax بھی تھا۔اگر عام عوام میں کوئی بہت صاف ستھرے کپڑے پہن کر گھر سے نکلتا یا اچھے سے بال بنا کر تیار ہوتا تو اس پر یہ ٹیکس لگایا جاتا تھا۔اس ٹیکس کے پیچھے منطق یہ تھی کہ اس کے پاس بہت پیسہ ہے اسی لیے یہ شخص اتنا تیار ہو کر باہر نکلا ہے اور باقی کے لوگ غریب ہیں اس وجہ سے ٹیکس ادا نہیں کر سکتے۔اس لیے قدیم فرانس میں (جو انقلاب سے پہلے غریب ہو چکا تھا) لوگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے پھرتے تاکہ اس ٹیکس سے بچ سکیں۔)

www.novelsclubb.com

"پھر بھی تمہیں کسی کی نظر لگ سکتی تھی۔"

"یہ سستے عاشقوں والے ڈائیلاگ نہ مارو۔میں تم سے ناراض ہوں۔" وہ خفگی سے بولی تو روحان جھینپ سا گیا۔

"اوکے!"اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر معذرت کی۔

"تم مجھے اگنور کرنے لگے ہو۔"

"اچھا؟"اس نے یوں کہا جیسے نئی معلومات ملی ہو۔

"تم سیریس نہیں ہو رہے روحان! میں چلی جاؤں گی۔"

"ویل پھر ہمیں کام کی بات کر لینی چاہیے، نہیں؟"

"کام کام کام۔۔۔سٹاپ اٹ روحان! تم صرف کام کے پیچھے کیوں بھاگنا شروع ہو گئے ہو؟ کنزہ یہ ٹرپ صرف میرے لیے ارینج کر رہی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ تم بھی چلو۔پلیز ہمارے ساتھ چلو۔"

کافی دنوں سے فون پر وہ اسے منانے میں ناکام رہی تھی اس لئے آج وہ اسلام آباد سے لاہور اس کے آفس میں اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔روحان اب سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔

ابھی کچھ کہتا زینب کافی کا مگ لیے بڑبڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"آپ کے پاس زیادہ پیسوں کی جاب کی خاطر مجھے اپنے گھٹنوں کی قربانی دینی پڑتی ہے باس!

سیڑھیاں اترو، چڑھو۔۔۔"علیزے کو دیکھ کر فوراً اسے بریک لگی۔اس اچانک افتاد پر وہ دونوں بھی سیدھے ہوئے۔

"اوعلیزے آپی؟السلام علیکم۔کیسی ہیں آپ؟"

"میں ٹھیک ہوں زینب تم کیسی ہو؟"اس نے مسکرا کر اپنائیت سے پوچھا۔

زینب بیس اکیس سالہ ہنس مکھ سی لڑکی تھی جو گریجویشن کے بعد روحان کی کمپنی میں اس کی اسسٹنٹ کی اسسٹنٹ تھی اور روحان کی کافی کی ذمہ داری اس نے خود اٹھائی ہوئی تھی اس دعوے کے ساتھ کہ اس سے بہترین کافی پورے ایشیا میں کوئی نہیں بنا سکتا لیکن روحان تو جیسے کافی کا نشئی ثابت ہوا اور دعوے کے مطابق وہ سچ میں اچھی کافی بناتی تھی جس وجہ سے روحان دن میں پانچ سے چھ مگ پی لیتا تھا اور زینب کو لگتا تھا زیادہ کافی صحت کے لیے نقصان دہ ہے اور وہ اب اسے آتے جاتے کچھ سنا دیتی تھی بھلا روحان نے کیا کہنا ہے؟

"میں بھی ٹھیک۔آپ کیا لیں گی؟"وہ اب علیزے سے پوچھ رہی تھی۔

"یہ کافی مجھے دو اور کوئی ضرورت نہیں ہے آئیندہ اپنے باس کو زیادہ سر چڑھانے کی۔ایک دن میں ایک مگ بہت ہے۔"وہ زینب کو ہدایات دے رہی تھی روحان محض مسکرایا یہ جانے بغیر اب وہ اس روٹین کو فالو کرنے والا ہے۔

"اوکے بھابھی آپ کا حکم سر آنکھوں پر!"علیزے نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا وہ سب اسے بھابھی کہتے تھے جب سے ان دونوں کی منگنی ہوئی تھی۔وہ دونوں سن کر کافی محظوظ ہوئے۔

"اچھی لڑکی ہے زینب۔"زینب کے جانے کے بعد علیزے نے کہا۔

"تمہیں کون اچھا نہیں لگتا؟"وہ ریلکس ہو کر بیٹھ گیا۔

"صرف تم جب میری بات ٹالتے ہو۔"

"تمہاری بات اور ہے علیزے یہ کنزہ ہے جو۔۔۔"وہ خاموش ہو گیا۔

"تم ہمیشہ اسے غلط سمجھتے ہو۔" وہ تھوڑا بے چینی سے بولی۔اسے روحان کا کنزہ سے چڑنا سمجھ نہیں آتا تھا۔

"انسان کو ہمیشہ پازیٹو نہیں رہنا چاہیے۔"

"تمہیں میرے سامنے کسی فلسفے کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم عام زبان میں بات کرتے ہیں۔"اس نے روحان کو ٹوک کر کہا۔وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا مطلب حد ہے اچھائی کی بھی۔کسی کی برائی نہیں سنتی یہ لڑکی۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری وہ کزن چاہتی کیا ہے؟کیوں میری پرسنل لائف میں مداخلت کر رہی ہے؟ان سب عنایات کو میں کیا سمجھوں علیزے؟"وہ غصہ ہوتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے اس فضول بات کا روحان؟ وہ صرف میرے حوالے سے تمہیں اتنی امپارٹنس دے رہی ہے اس لیے کیونکہ تم میرے منگیتر ہو۔ اگر کوئی آپ کو عزت دے تو اس سے اچھی طرح پیش آیا جاتا ہے۔" اسے برا لگا۔

"مجھے ایسی امپارٹنس نہیں چاہیے علیزے۔ میں اچھا پیش آتا ہوں لیکن ایسے لوگوں کا کیا جو خود کو خود دوسروں کی نظروں سے گرا دیں؟"

"کنزہ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" وہ دوبدو بولی۔

"علیزے تم جانتی ہو میرے لئے ایسے سب کچھ کسی دوسرے پر چھوڑ کر دو ہفتے کی ویکیشن پر جانا ممکن نہیں ہے۔ میں چلا گیا تو کام دو سال پیچھے چلا جائے گا اور مجھے کام شروع کیے تھوڑا سا ہی تو وقت ہوا ہے۔" اس نے مفاہمتی انداز میں کہا۔ وہ علیزے کو نہ نہیں کہہ سکتا تھا لیکن وہ کام چھوڑ کر اس کے ساتھ دو ہفتوں کے لیے شمالی علاقہ جات کی طرف بھی نہیں جا سکتا تھا۔ بہت دیکھا ہوا ہے اس نے پاکستان!

چند ماہ پہلے ان کی منگنی ہوئی تھی اور اس نے علیزے کو صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ شادی آیان کے ساتھ کرے گا چاہے تو وہ وہ تیس سال کی عمر میں کرتا ہے یا اس سے بھی بعد میں۔علیزے کو اعتراض نہیں تھا کیونکہ اسے بھی آیان کی خوشی عزیز تھی اور یقیناً آیان ان دونوں کی خاطر جلدی شادی کر ہی لے گا۔انہیں ایسا لگتا تھا لیکن مستقبل کا کسے الہام ہوتا ہے؟

"تمہارے لئے میں اب ضروری نہیں رہی روحان! تم مجھ سے بیزار ہو گئے ہو یا اپنی کسی اور ور کر میں انٹرسٹڈ ہو گئے ہو۔کنزہ ٹھیک کہتی ہے تم اب مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہو۔"علیزے کی بات پر وہ بونچھکا کر ہی تو رہ گیا۔اتنا گھٹیا الزام کم از کم روحان سکندر برداشت نہیں کر سکتا تھا اور لگانے والی جانتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ مخلص ہے۔

www.novelsclubb.com

"مثلاً کس میں انٹرسٹڈ لگتا ہوں؟"وہ غصہ ضبط کر کے پوچھ رہا تھا۔علیزے نے سر اٹھایا تو آنکھوں میں نمی تھی لیکن روحان کی ابھرتی ہوئی رگیں دیکھ کر وہ اندازہ کر سکتی تھی کہ وہ غصے میں آ گیا ہے۔وہ زینب کا نام لیتے لیتے رک گئی۔روحان سامنے تھا وہ الزام لگا کر بات کلیئر کر سکتی تھی پر زینب پر تہمت

لگانے سے وہ خود کی نظروں میں ہی گر جاتی۔کچھ لوگوں کا ضمیر ہر وقت ہائی الرٹ پر ہوتا ہے ادھر آپ کسی کی دل آزاری کرو اُدھر وہ آپ کو پچھتاوں کے سمندر میں دھکیل دے۔

"پہلے تو تم انکار نہیں کرتے تھے۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"پہلے کنزہ ہماری زندگیوں میں نہیں تھی۔"

"سب وہیں ہے روحان تم اپنی جگہ پر نہیں ہو اور کنزہ ٹھیک کہتی ہے۔۔۔" وہ فوراً رک گئی اور روحان کو اس کا رکنا چبھا تھا۔

"اور کیا کہتی ہے تمہاری کنزہ؟" وہ طیش کے عالم میں کھڑا ہو گیا۔

"کنزہ۔۔۔ کنزہ۔۔۔ کنزہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھ پر چلاؤ مت روحان۔ تمہاری بیوی نہیں ہوں اور نہ تمہارے انڈر کام کرنے والی کوئی لڑکی۔"

علیزے بھی غصے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کا تنفس تیز تیز چلنے لگا۔ روحان نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ کیسے بات کر رہی تھی؟

دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سنجیدہ کھڑے تھے کہ علیزے کی آنکھوں سے آنسو گرے اور وہ رخ موڑ کر آنسو صاف کرنے لگی۔ نہیں روحان کے سامنے نہیں رونا تھا!

روحان نے دائیں ہاتھ کی مٹھی ٹیبل پر ماری اور گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا۔ علیزے اس کا ایسا رویہ deserve نہیں کرتی تھی۔ وہ ایک مضبوط دل والی سرجن ضرور بن رہی تھی لیکن رشتوں کے معاملے میں وہ بہت جذباتی اور اکیلی تھی شاید اس لیے کیونکہ اس کے پاس باپ کے علاوہ کوئی سگا رشتہ نہیں تھا اور کنزہ کی صحبت نے اس کو روحان سے بد ظن کر دیا تھا اور اب روحان کے بدلتے رویے اسے ڈرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کنزہ اس کی پھپھو کی بیٹی تھی جو بہت ہی موڈی اور لاپرواہ تھی۔ وہ ملک سے باہر رہتی تھی پر جب پاکستان آئی تو واپس نہیں گئی۔ علیزے کے ہر وقت روحان، روحان کرنے سے وہ بھی اس سے ایمپریس ہونے لگی۔ پھر وہ علیزے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ رہنے بھی لگی تھی۔ ہر وقت روحان کا ذکر اور اس کو دیکھنے اس کے بعد وہ اس سے محبت کرنے لگی۔ علیزے خود اچھی تھی اور اسے لگتا تھا کہ ہر کوئی اس جیسا اچھا ہے کیونکہ وہ کبھی خاندانی سیاستوں کا حصہ نہیں بنی تھی۔

وہ اس کی طرف گیا تو وہ مزید ناراض ہو کر ونڈو کی طرف چلی گئی۔ دھوپ کی شفیق کرنیں اس کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

"Don't spoil me lady." وہ کہتے ہوئے اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اسے دیکھ کر وہ پھر آنسو صاف کرنے لگی۔ روحان کتنی دیر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ یقیناً جب وہ آئی تھی تو اسے یقین تھا وہ روحان کو راضی کر لے گی پر مان ٹوٹ گیا تھا اور جب مان ٹوٹتا ہے تو ایسے ہی دل ٹوٹتا ہے پھر رونا آتا ہے اور شدید رونا آتا ہے۔

"ویل میرے جانے کے کوئی دو فائدے بتاؤ۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔" ایک اور مفاہمت کی کوشش لیکن غصہ ختم نہیں ہوا تھا اسے جھکنا پڑ رہا تھا۔

"میرا ٹائم اچھا گزرے گا اور ہم انجوائے کریں گے۔" فوراً جواب آیا۔

"اتنی ٹھنڈ میں اگر کوئی مر گیا تو؟"

"اس کی ڈیڈ باڈی ساتھ لے آئیں گے۔" وہ بے بس سا گلاس وال سے باہر نظر آتے منظر کو دیکھنے لگا۔ اونچی بلڈنگ ہونے کے باوجود وہاں سے DOP کا خوبصورتی سے سجا باغ نظر آتا تھا۔

وہ افسردہ ہوا تھا لیکن پھر بولا تو آواز ہلکی تھی۔

"اگر چلنا ہے تو تبریز لوگوں کے ساتھ چلتے ہیں۔ مجھے تمہاری کزن کے ساتھ جانے کا شوق نہیں ہے۔" وہ پھر اپنی بات پر اڑ گیا۔ کنزہ میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اس سے ملنا تو دور بات تک نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"وہ لوگ بھی آجائیں۔میں نے منع تو نہیں کیا۔"روحان نے محض ہوں کہہ کر نظریں پھر باغ کی طرف کرلیں۔کچھ ورکر گھاس پہ بیٹھے کام کر رہے تھے اور شاید کچھ کھا بھی رہے تھے۔روحان انہیں دیکھے گیا۔

"آئی ایم سوری!"علیزے نے اس کے چہرے کی سنجیدگی دیکھنے کے بعد دھیمی آواز میں کہا۔

"وہ کسی ورکر میں انٹرسٹڈ ہونے والی بات غلط تھی؟"

"آف کارس وہ غلط تھی۔ویسے ہی منہ سے نکل گیا۔"

"مجھے ایسے الزامات پسند نہیں ہیں علیزے۔خیر جانے دو۔یہ تمہاری کزن واپس کب جارہی ہے؟"

اس نے اپنے انداز کو پھر سرسری بنایا۔

www.novelsclubb.com

"مشکل ہے وہ واپس جائے۔بیچاری کسی کو دل دے بیٹھی ہے۔"علیزے نے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"بیچاری واٹ؟"اس نے تاسف سے سوچا۔

"اوآئی سی کس کو؟آئی مین شادی وغیرہ کب کرے گی؟"

"زیادہ تو نہیں بتایااس نے لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اس کا نام بھی روحان ہے۔"روحان کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزرے۔

"اوہو تم کیوں ایسے منہ بنا رہے ہو تم نہیں ہو جس سے وہ محبت کر بیٹھی ہے۔میں نے اس سے پوچھا تھا۔"علیزے پھر سے کنزہ کے ٹاپک پر آئی تھی اوراب پھر لڑائی ہونا لازمی تھا۔علیزے نے اس کے اندازے کی نفی کی۔

"اور وہ لڑکا بھی اس میں انٹرسٹڈ ہے؟"روحان نے سرد لہجے میں پوچھا۔وہ علیزے کو اس کے سامنے سادہ اور ایثار مند کہہ سکتا تھا لیکن وہ بیوقوف تھی اور روحان اسے بیوقوف نہیں کہہ سکتا تھا۔

"اس نے تو یہی کہا تھا!"

"اس پر کتنا یقین کرتی ہو؟"

"بہت زیادہ! کیا تم پھر اس سے جیلس ہو رہے ہو؟" اس نے روحان کو چھیڑا۔ "کزن ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت اچھی دوست بھی ہے۔"

"ثانی اور صبا سے بھی زیادہ اچھی دوست ہے؟" روحان سنجیدہ تھا۔

"میں کیسے کمپیئر کروں وہ دونوں الگ جگہ پر ہیں مطلب میرے دل میں کنزہ کے لیے بھی جگہ ہے اور ان دونوں کے لیے بھی۔" وہ سوال کا مقصد نہیں سمجھ پائی تھی لیکن روحان نے اس وقت ایک فیصلہ کیا تھا علیزے کی آنکھیں کھولنے کا فیصلہ۔ مستقبل کے بڑے نقصان سے بہتر ہے آج کا تھوڑا نقصان۔

www.novelsclubb.com

"تم بیوقوف ہو یا مجھے لگ رہی ہو؟" اس نے ایک لمبے وقفے کے بعد اس سے کہا۔

"ایکسکیوزمی!"

"تمہیں مجھ پر اعتماد ہے۔رائٹ؟"روحان نے پوچھا نہیں تھا بس اسے بتایا تھا۔

"اعتماد ہے تو یہاں کھڑی ہوئی ہوں۔"وہ ناراضگی سے بولی۔

"جس روحان کی باتیں وہ کرتی ہے وہ میں ہی ہوں۔تم اس کی محبت میں اتنی اندھی ہو چکی ہو کہ اس کی حرکتوں کو اتفاق سمجھ رہی ہو۔"اس نے سوچا کہ اب اسے مطلع کر دینا چاہیے۔ایک لمحے کے لیے علیزے نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر کتنے ہی پل وہ ساکت کھڑی رہی۔

"روحا۔۔۔"اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا اب وہ الزام لگا رہا تھا۔

"اب میری بات ٹھنڈے دل و دماغ سے سننا!"روحان نے اس کو بولنے ہی نہیں دیا اور سمجھانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اس دن ریسٹورنٹ میں وہ اتفاقاً ہم سے نہیں ملی تھی اسے معلوم تھا کہ ہم وہاں ہیں اور اسے بتانے والا کوئی اور نہیں یقیناً تم ہو گی۔آفٹر آل تمہاری کزن پلس بیسٹ فرینڈ ہے اسے اپنے پرسنل معاملات

میں شامل کرنا تمہارا فرض ہے۔اینی ویز تم نے اس ڈنر پہ بھی اس کی حرکتیں نوٹ نہیں کیں کیونکہ تم ضروری نہیں سمجھتی لیکن میں نے ضروری سمجھا تھا اس کے انداز کے بعد اس کی نظروں کا مقصد بھی۔پانی گرانے کے بعد وہ میرے قریب بھی آگئی تم نے کوئی ریکشن نہیں دیا کیونکہ یونیورسل ایثار مند علیزے نے روحان کو بھی کسی کے سامنے پیش کر دیا تھا۔

وہ کس رشتے سے میرے آفس آکر خود کو میری دوست کہتی ہے؟ایک لڑکے لڑکی کی دوستی کو لوگ کیا سمجھتے ہیں تم بہتر جانتی ہو۔تم منگیتر ہو سب جانتے ہیں،عزت بھی کرتے ہیں لیکن جب وہ منہ اٹھا کر ادھر آتی ہے تو سب اسے میری گرل فرینڈ سمجھتے ہیں۔تمہارے لئے وہ اتنی ضروری ہو گئی ہے کہ تم مجھ سے بد گمان ہونے لگی ہو۔ایک دفعہ اسے دوست اور کزن سے ہٹ کر محض ایک لڑکی کے طور پر دیکھو۔اس کی حرکتوں کو سمجھو تم پر ہر حقیقت واضح ہو جائے گی۔پلیز میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں اس عمر میں کوئی اسکینڈل افورڈ نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی بے ہودہ تعلق کیونکہ میں آیان

www.novelsclubb.com

نہیں ہوں جو ایثار مندی میں تم سے بھی آگے ہے مجھے اپنی ریپوٹیشن کی پرواہ ہے اور جو اس پر حملہ کرے گا میں اس کا منہ توڑ دوں گا۔ گاٹ اٹ!

ہمارے بننے والے رشتے کے لیے بہتر ہو گا کہ کنزہ ہم سے دور رہے اور پھر بھی تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے تو ابھی کہہ دو اینڈ لاسٹ تھنگ میں تم لوگوں کے ساتھ کسی ٹرپ پر نہیں جا رہا۔ مجھے ہمارے تعلق میں کوئی تیسرا نہیں چاہیے اور مجھے love triangles بالکل پسند نہیں ہیں۔ میرے لئے اسے چھوڑ دو۔ جانتا ہوں مشکل ہے تمہارا خونی رشتہ ہے پر پلیز۔۔۔"علیزے کی آنکھیں پھر سے نم ہو گئیں اسے روحان دور ہوتا نظر آیا۔

روحان اس کے آنسو صاف کرنے کی نیت سے آگے آیا تو علیزے نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور بغیر کچھ کہے اس سے دور ہوئی۔ ٹیبل پر پڑا اپنا بیگ اٹھایا اور اسے دیکھے بنا وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

روحان ایک گہرا سانس لیا اگر یہ ناراضگی تھی تو وہ اسے چند دنوں بعد منا لے گا لیکن فی الحال اسے پرسنل اسپیس کی ضرورت تھی تاکہ وہ ٹھنڈے دماغ سے فیصلہ کر سکے۔اس نے بے حد کوشش کی تھی کہ اس گفتگو کو خوشگوار ہی رہنے دیتا لیکن یہ ہو نہ پایا۔

پچھلے ڈھائی سال سے وہ بہت سے crisis سے گزر رہا تھا۔اس نے پروجیکٹ شروع تو کر دیا تھا لیکن اب اسے بہت مشکل ہو رہی تھی وہ اب دن میں کئی کئی گھنٹے کچھ کھائے پیئے بغیر کام کرتا رہتا۔ اسے بھوک کا احساس تک نہ ہوتا۔اس کی زندگی اب ایک کٹھن سفر بن گئی تھی اور ایک دن میں وہ لاہور،اسلام آباد، گوجرانوالہ اور میرپور میں پایا جاتا۔اسے بہت سے کام ایک ساتھ کرنے پڑتے تھے اور کاموں کے لئے دوڑتا پھرتا تھا۔آج کل فنڈز اکھٹے ہو رہے تھے اور اسی سلسلے میں وہ کمپین چلا رہے تھے۔وہ آج کہیں نہیں گیا تھا کیونکہ اسے آفس کا بھی کچھ کام تھا اور اس بھاگ دوڑ میں وہ خود کو بالکل بھول گیا تھا اور نیند تو جیسے اڑی ہوئی تھی یا ساری نیند کافی نے جذب کر لی تھی۔جب آپ کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہیں تو ضروری نہیں آپ کو اس کے بدلے میں کچھ ملے۔ کبھی کبھی نیکی کا انعام آپ

www.novelsclubb.com

کی آخرت کے لیے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ کوئی شک نہیں تھا کہ وہ نیکی کر دریا میں ڈال والا کام کر رہا تھا لیکن وہ کاٹھ کا اُلو نہیں تھا۔

ان سارے کاموں اور سیدھے راستے کا کام کرنے کی وجہ سے وہ دہشت گردوں اور مافیاز کے نشانے پر آ گیا تھا۔ اسے دھمکی آمیز کالز موصول ہونے لگی تھیں۔ اس لیے وہ خود کو ہر طرح کی صورتحال کے لئے تیار کر رہا تھا۔ اس سب کے باوجود اس نے جس شہر میں کام کرنا شروع کیا تھا اور جن جن ممبرز سے کام کروا رہا تھا اس نے سب کو سکیورٹی مہیا کی ہوئی تھی۔ انہیں چوبیس گھنٹے چاک و چوبند رہنے کا بھی کہا ہوا تھا اور آج کل وہ اپنے نیوز چینل کے سب سے ماہر اور کامیاب جنرلسٹ کے بارے میں دھمکیاں موصول کر رہا تھا اور اسے سخت پریشانی تھی اگر اس نیوز چینل کی ساکھ خراب ہوتی ہے تو کئی لوگوں کا روزگار ختم ہوتا۔ وہ آیان کے علاوہ کسی سے بھی فی الحال مدد نہیں لے سکتا تھا لیکن اسے بتانے کا فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ دوسرے ملک بیٹھا ہوا تھا اور وہاں سے واپس نہیں آنا چاہتا تھا البتہ اسے بتانے سے ٹینشن ریلیز ہوتی تھی اور دکھ قدرے کم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

خبیب انصاری اس کا اچھا دوست اور کامیاب اینکر پرسن تھا اور اس کی وجہِ شہرت اس کی آزادانہ صحافت ہی تھی۔ وہ بکاؤ صحافی نہیں تھا اور آن ائیر وہ لوگوں کی عزت کی دھجیاں اتار دیا کرتا تھا اور ان کے کالے دھندے ثبوتوں کے ساتھ عوام کے سامنے رکھتا اور ہماری عوام اس پر عام خبروں کی طرح ٹھنڈے تبصرے کر کے اللہ اللہ خیر ثاللہ کرتے البتہ وہ عوام کو حقائق بتانے کا ذمہ دار تھا تاکہ وہ اپنی سوچ کو کچھ کام میں لائیں۔

روحان نے اس کی سیکورٹی بھی بڑھا دی تھی لیکن تین دن بعد اس کا اغواء روحان کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔ وہ خبیب کو کسی بھی قیمت پر نقصان نہیں پہنچنے دے سکتا تھا۔ اسے نیوز چینل بند کرنے کے بدلے خبیب کی زندگی اور رہائی کی آفر دی گئی تھی لیکن نیوز چینل اتنی آسانی سے بند نہیں ہو جاتے اور وہ نیوز چینل نہیں بند کر سکتا تھا۔ خبیب کو بھی کچھ نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ اس چینل سے کئی لوگوں کا روزگار وابستہ تھا۔ وہ سب ایک ہی موٹو پر کام کر رہے تھے صداقت، امانت اور دیانت لیکن بعد میں یہ تینوں اس کے لئے مشکل ہوتے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے ملک کے لوگوں کا المیہ یہ ہے کہ جو جتنا بڑا جھوٹ بولے گا اسے اتنی ہی زیادہ عزت ملے گی۔ جو جتنی زیادہ امانتوں میں خیانت کرتا رہے گا اس کا شجرہ اتنا ہی بلند ہو گا۔ جو جتنی زیادہ بد دیانتی سے کام کرے گا اسی کا ہر طرف بول بالا ہو گا۔ لوگ جانتے بوجھتے بھی اپنی آزادانہ رائے نہیں رکھتے کچھ دوسروں کے غلام بنتے ہیں اور کچھ دوسروں کو غلام بناتے ہیں۔ ہر شخص یہ بھول جاتا ہے کہ آقا غلام کا رشتہ وہاں ہوتا ہے جہاں جنگ و جدل کا نظام ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں تو برابری کا نظام لایا جا رہا تھا اور کچھ لوگوں کو برابری اور مساوات پسند نہیں ہوتیں۔ ان کی سوچ ہمیشہ گھٹیا رہتی ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنی سوچ کو اپڈیٹ نہیں کرتے۔" ایک انٹرویو میں اس نے کہا تھا جو کہ خبیب کے چینل نے کور کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم ملک میں رونا روتے ہیں کہ مہنگائی ہے لیکن وہ فیکٹرز نہیں دیکھتے جو اس کا سبب ہیں۔ ہم شور مچانے میں پیش پیش ہوتے ہیں لیکن حل دینے میں اور اپنے ملک کی بقا کے لیے حکومت کا ساتھ دینے میں بہت پیچھے چلے جاتے ہیں۔ ہم رونا روتے ہیں کہ ملک میں انصاف نہیں ہے پہلے انصاف

دینے والوں کو تو صحیح کرو۔لوگ ان بیچاروں کو کوڑی کے داموں خرید لیتے ہیں پھر نہ وہ اللہ کی عدالت میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی ضمیر کی عدالت میں۔ہم روتے ہیں حکومت ٹیکس لگاتی ہے پھر آپ خود کیوں نہیں محنت کرتے؟اپنے ملک میں ہر چیز بناؤ،بنو پاکستانی۔۔۔کھاؤ پاکستانی خود کو کیوں دوسرے ملکوں کے چیزوں پر پلنے دے رہے ہو؟اپنے ملک کے کسانوں کو ریلیف دو اور خوش حالی سے کھاؤ۔ہم جانتے ہیں سیاستدان حکمران،امراء کرپشن کرتے ہیں پھر تم کیوں ان کے گناہوں پر پردے ڈالتے ہو؟تم کیوں انہیں کرپشن کرنے دیتے ہو،تم اپنے پیسے کی خود حفاظت نہیں کرتے۔جب کہتے ہیں حکمرانوں کا احتساب ہو گا تو تم سب ہی ان سیاستدانوں کی ڈھال بن جاتے ہو۔نہیں جی ہمارے لیڈر کو کچھ نہ کہیں اللہ لوگی ہے۔او تم لوگوں کا اپنا کوئی دماغ نہیں ہے؟اپنی مہنگائی کے لیے نکلتے نہیں ہو اور ان کے سیاسی لیڈر کو پروٹوکول میں عدالت لے جایا جائے تو سب اس کے لیے مظاہرے کر لیتے ہو۔راستے بلاک کر لیتے ہو،مدینہ کی ریاست بنانا صرف ایک شخص کا کام نہیں

www.novelsclubb.com

ہوتا۔ عوام کو بھی ملک کے اداروں کے شانہ بشانہ چلناپڑتا ہے لیکن ہمیں کہنے میں بڑااچھا لگتا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان لیکن ایک اسلامی قانون تک کو تو تم لوگ فالو نہیں کرتے۔

میری جان! ہمیں ملک بہت قربانیوں اور جانوں کے نذرانے کے بعد ملا ہے۔اسے سنبھالو،اسے نکھارو،اسے مثال بناؤ۔خود کو ان لوگوں کے لیے مرنے کیلئے پیش کر دینا جسے آج تک دیکھا نہیں جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا آسان ہوتا ہے کیا؟اور ہم ان سب شہیدوں کی قربانیوں کو فراموش کیے بیٹھے ہیں۔ہم نے آزاد فضا میں آنکھ کھولی ہے الحمد للہ اس لیے ہمیں کیا معلوم غلامی میں انسان کیسا ہوتا ہے؟ہمیں کیا معلوم ہمارے بزرگوں نے کن کن کٹھن حالات کا سامنا کیا ہے۔ہم تاریخ کو صرف قائدِاعظم اور علامہ اقبال کی پیدائش تک جانتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ یہ یاد ہو گا کہ ملک کس دن وجود میں آیا اور اس کے پیچھے دی جانے والی قربانیوں کو پڑھ کر سمجھنا تو دور ہمیں تو تاریخ اور جغرافیہ نہایت بورنگ مضمون لگتے ہیں جو ہمارے نزدیک ہمیں مستقبل میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔"

اس دن ملک میں حالات کافی کشیدہ تھے اور عام عوام سڑکوں پر مظاہرے کر رہے تھے جس کی وجہ

سے کافی نقصان ہو رہا تھا اور روحان اس دن اپنی اسی عوام پر مشتعل تھا جس کے لیے وہ کولہوں کا بیل بنا ہوا تھا!

"ہم سب مل کے ان مسائل کا حل نکالتے ہیں وہ مسائل جن کی وجوہات سے ہم آگاہ ہیں لیکن ہم میں وہ جذبے نہیں ہیں جو محمد بن قاسم اور سلطان غزنوی جیسے لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ہمیں ٹک ٹاک اور پب جی میں اپنی کل کائنات نظر آتی ہے۔ آج کوئی مجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ بھی کر دے تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ کیا یہی مقصد ہے ہم لوگوں کی تخلیق کا؟

جب آپ کو سب کچھ ایک طشتری میں رکھ کر مل جاتا ہے تو آپ محنت کرنا گناہ سمجھتے ہیں اور یہ زندہ قوموں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے۔ ایک آیت کا مفہوم ہے جب حالات سازگار ہو جائیں تو قومیں ماٹھی ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ملک کا بھی بیڑہ چند لوگوں نے اٹھایا ہوا ہے اور پھر جب وہ اس نے اپنا کمیشن نکالتے ہیں تو وہ منی لانڈرنگ جیسے کیسز کا سامنا کرتے ہیں۔ میں جرم کرنے

www.novelsclubb.com

والے کوdefend نہیں کر رہا لیکن اگر آپ شور مچانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تو اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

******

وہ ظہر کی نماز کی ادا کرنے کے بعد دعا مانگ رہا تھا اپنے لئے آسانیاں اور خبیب انصاری کی سلامتی مانگ رہا تھا۔ وہ جیسا بھی تھا جہاں بھی ہوتا نماز پانچ وقت کی پڑھتا تھا۔ جو فرض ہے وہ نہیں چھوٹ سکتا چاہے زندگی ختم ہونے کے قریب ہو۔ اس کی گاڑی میں اس کے آفس میں ہر جگہ پریئر میٹ ضرور موجود ہوتا تھا۔ سفر میں ہوتا تو کہیں بھی وضو کر کے نماز پڑھ لیتا اور اگر آفس میں ہوتا تو مسئلہ ہی نہیں تھا۔ اس نے اب آیان سکندر کو سب کچھ بتا دیا تھا اور آیان صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا اگر وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کے گھر والے اس کے بغیر جینا سیکھ جائیں گے تو وہ غلط تھا۔ روحان سمیت سب کو آج بھی اس کی ضرورت اور اس کی کمی محسوس ہوتی تھی لیکن اس کا واپس آنے کا ارادہ قطعی طور پر نہ تھا البتہ موجودہ حالات میں روحان نے اس سے مدد مانگی تھی۔ آیان نے آرمی کے ہی چند لوگوں کے

ذریعے روحان کو مدد دلوائی تھی اور خبیب انصاری کو ڈھونڈنے کے لیے ایک خفیہ ٹیم تشکیل دی تھی۔ جس نمبر سے کال اور میسج آئے تھے وہ ثناءاللہ کے ذریعے ہیک کروا رہے تھے اور کافی پیش قدمیاں کر چکے تھے۔ پولیس فورس بھی کام کر رہی تھی لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا۔ اب تو یہ بات میڈیا تک پہنچ گئی تھی۔ پولیس نے کارروائی شروع کی تو تھی لیکن وہ خبیب کو کسی بھی نقصان سے بچانا چاہتا تھا اور اب وہ دعا گو تھا کہ اغوا کاروں کو ان کی خفیہ فورس کے بارے میں پتہ نہ چلے اور خبیب انصاری صحیح سلامت ہو۔ دیگر نیوز چینلز کو تو جیسے بریکنگ نیوز کے لیے خبر مل گئی تھی اور ان کے چینل پر بھی معمول کا کام جاری تھا لیکن سب بہت پریشان تھے۔ وہ اپنے آفس سے ثناءاللہ کے گھر جانے کے لیے نکل رہا تھا کہ سامنے سے مومل آتی نظر آئی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم سر۔ کیسے ہیں آپ؟"

"وعلیکم السلام! الحمدللہ، آپ کیسی ہیں؟"

"الحمدللہ، آپ کہیں جا رہے ہیں میں زیادہ بات نہیں کروں گی پر خبیب کے کیس میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔" یہ مومل تھی جو کہ روحان کی ٹیم کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قابل وکیل بھی تھی۔اس نے روحان کو پر خلوص انداز میں آفر پیش کی۔

وہ جانتا تھا ابھی چند دنوں میں اسے وکیل اور پھر قابل اعتماد وکیل کی ضرورت پڑنے والی ہے کیونکہ میڈیا والوں نے روحان سکندر کو خبیب کی کڈنیپنگ کا ذمہ دار قرار دیا تھا اور پھر بات یہاں تک پہنچ گئی کہ سب مل کر اس کے میڈیا ٹرائل کے لیے کورٹ میں اس کے خلاف درخواستیں دینے لگے۔ عدالت نے کارروائی کا حکم دیا تھا اور روحان نے ثاقب سکندر کے اثر ورسوخ سے فی الحال اس طرف سے جان چھڑوائی ہوئی تھی۔پہلی ترجیح خبیب کو صحیح سلامت واپس لانا تھا اور باقی سب بعد میں دیکھ لیتے۔ہمارے ملک میں ان لوگوں پر اتنے کیسز نہیں ہوتے جنہوں نے واقع کچھ غلط کیا ہوتا ہے۔ ان لوگوں پر زیادہ کیسز ہوتے ہیں جو بے قصور ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

روحان نے ایک ماہ پہلے اپنے سارے ورکرز کو اکھٹا کر کے اسلام آباد میں ایک میٹنگ بلوائی تھی جس میں اس نے تمام لوگوں پر آنے والے خطرات کا خدشہ ظاہر کیا تھا اور ان خطرات کی آخری حد تک بہت اچھا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا اور اپنے ساتھ کام کرنے کے ممکنہ نتائج کا بھی بتایا تھا۔ آخر میں سب کو فری ہینڈ دیا تھا چاہے تو اسے چھوڑ جائیں چاہے تو اس کے ساتھ کام کرتے رہیں کیونکہ وہ کسی کی زندگی خطرے میں ڈالنے کا روادار نہیں ہے۔ حیرت انگیز طور پر اسے کوئی بھی چھوڑ کر نہیں گیا تھا اور سب نے زندگی موت کا فیصلہ اللہ پر چھوڑا تھا اور یہ اس کے لیے خوشگوار موقع تھا۔

"بہت شکریہ مومل! اکیڈمی کیسی چل رہی ہے؟" اس نے بات بدل دی۔

"الحمدللہ سر!" وہ اس سے پانچ سال بڑی تھی لیکن اسے سر کہتی تھی بلکہ روحان کے انڈر کام کرنے والے سب لوگ اسے سر یا باس کہہ کر ہی پکارتے تھے۔

"گڈ جاب! کتنے دنوں تک نیو ٹائیگرز تیار ہو رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"تین سے چھ ماہ تک۔"اس نے خوش دلی سے بتایا۔

"میں آپ کی طرف پرا گریس چیک کرنے آؤں گا۔میرے لیے اچھا سا ڈنر تیار رکھیے گا۔"

"یو آر موردین ویلکم سر!"اس سے چند ایک باتیں کر کے اسے اندر جانے کا کہا اور اپنے راستے ہو لیا۔

اس کے پہلے پچاس ممبرز ڈی او پی میں کسی بھی وقت آ سکتے تھے اور وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ اپنے وژن اور نئے آئیڈیاز شیئر کرتے رہتے تھے۔مومل لوگوں کی ہمدرد اور ایماندار وکلاء کی فورس بنا رہی تھی ایسے لوگوں کے لیے جو مہنگے وکلاء افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔وہ سب روحان سے موٹیویٹ تھے اور آگے اس روشنی کو پھیلا رہے تھے۔روحان کو واقعی مومل جیسی قابل وکیل کی ضرورت پڑنی تھی اور یقینی طور پر مومل اس کا کیس بغیر کسی فیس کے لڑتی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ہفتے سے خبیب کیس میں پھنسا ہوا تھا اور اس سارے وقت میں وہ علیزے کو فراموش نہ کر سکا تھا تو اس سے ملنے بھی نہ جا سکا تھا۔گاڑی ڈرائیو کرتے اس کے فون پر علیزے کا لنگ جگمگاتا نظر آیا۔

اس کا نمبر دیکھ کر ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"کہاں ہو؟"کوئی سلام دعااور دعائیہ کلمات کے بجائے اس نے سیدھا سیدھا اس سے استفسار کیا تو روحان حیران رہ گیا کہ وہ ابھی بھی ناراض تھی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔میں ٹھیک ہوں۔تم کیسی ہو؟"اس نے اچھے انداز میں پوچھا۔

"روحان کہاں ہو؟"

"اسلام آباد میں!"وہ بھی سنجیدہ ہو گیا۔

"ہم ابھی مل سکتے ہیں؟"اس نے پوچھا تو روحان کو خطرے کا احساس ہوا۔

"کوئی پرابلم ہے؟"

"اگر تم فری ہو تو میرے فلیٹ پر آجاؤ۔"اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتا علیزے نے فون بند کر دیا۔اس سے پہلے علیزے نے کبھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔اس کے انداز میں سرد مہری تھی اور روحان کو جھٹکا ضرور لگا تھا اور اس سے بڑا جھٹکا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

ثناءاللہ کو ایک ضروری کام کا بول کر اس نے کچھ دیر سے آنے کے بابت بتایا اور گاڑی علیزے کے فلیٹ والی سڑک پر ڈال دی۔

علیزے کا گھر میر پور میں تھا لیکن وہ پڑھنے کے لئے اسلام آباد میں رہتی تھی۔اکلوتی تھی اس لئے اس کے والد نے اسے ہاسٹل کے بجائے ایک فلیٹ خرید کر دیا ہوا تھا اور وہاں اس کے ساتھ ایک بوا تھی جو اس کے کھانے وغیرہ بنانے کے لیے اور صفائی کے لیے تھی اور پچھلے چند سالوں سے کنزہ بھی اس کے ساتھ رہ رہی تھی۔

فلیٹ کی بیل بجا کر وہ باہر کھڑا دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا وہ علیزے کو expect کر رہا تھا لیکن دروازہ کھولا گیا تو روحان یک دم سنجیدہ ہو گیا اور چہرہ بے تاثر ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم!"

"وعلیکم السلام!علیزے کو بلادیں مجھے کہیں جانا ہے۔"کنزہ کی موجودگی میں وہ علیزے سے بات نہیں کر سکتا تھا۔کنزہ نے جواب دینے کے بجائے دروازے سے ہٹ کر اسے راستہ دیا۔کچھ دیر کھڑا رہااور پھر اندر آگیا۔چاروں طرف علیزے کے لیے نظریں دوڑائیں لیکن وہ نظر نہ آئی۔

"علیزے کہاں ہے؟"اس نے پوچھا۔

"بیٹھ جاؤ روحان۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

"آپ سے ملنے نہیں آیا۔علیزے کو بلادیں۔"وہ دوٹوک انداز میں کہہ کر کھڑے کھڑے اپنے فون پر لگ گیا۔کنزہ اس کے قریب آئی۔

"کیا؟"اس نے نظریں اٹھا کر سوال کیا۔

"تمھارا کچھ سامان علیزے مجھے دے کر گئی تھی کہ میں تمہیں واپس کر دوں۔"

"ویٹ،ویٹ،ویٹ۔کہاں گئی ہے؟"

"میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی۔"

"واٹ؟ کیوں نہیں بتا سکتی؟" وہ چلایا۔

"علیزے نے منع کیا ہے۔"

"سیریسلی؟" وہ استہزایہ ہنسا۔

"اور کیا دیا ہے علیزے نے میرے لیے؟" وہ اس ناراضگی کی حد دیکھنا چاہتا تھا۔ کنزہ سر ہلا کر ایک کمرے میں چلی گئی۔ وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بیزار نظر آرہا تھا۔ آج سے پہلے یہ فلیٹ اتنا خالی اور خاموش نہیں لگا تھا۔ وہ کوئی کارڈ، خط یا گفٹ ٹائپ چیز کی توقع کر رہا تھا لیکن جو چیز کنزہ لے کر آئی تھی اس نے روحان کے پیروں تلے سے زمین نکال دی تھی۔

"علیزے نے تم سے منگنی توڑ دی ہے۔" انگوٹھی روحان کے سامنے کرتے اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ روحان نے بے یقینی سے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لی۔ وہ عجیب کیفیات کا شکار ہوتے ہوئے

اسے دیکھے گیا۔انگوٹھی تھامتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے جس میں ایک ستارے کی مانند نیلا ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو کنزہ بی بی؟" وہ بہت زور کا دھاڑا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں روحان۔" وہ کہتے ہوئے آگے آئی تو روحان لب بھینچتے ہوئے پیچھے ہوا۔

"وہیں کھڑی رہ کر بات کرو۔" وہ اتنے سخت لہجے میں بولا کہ کنزہ وہیں رک گئی۔

"میں نے اسے بہت سمجھایا لیکن وہ۔۔۔"

"کہاں گئی ہے علیزے؟" اس کی بات کاٹ کر وہ مشتعل سا بولا۔انگیجمنٹ رنگ اس کے ہاتھ میں تھی جو ان دونوں کی مشترکہ پسند تھی۔جس کے لئے انھوں نے ایک دن ضائع کیا تھا کیونکہ دونوں کو ایک دوسرے کی شایانِ شان کوئی رنگ مل ہی نہیں رہی تھی۔وہ دن یادگار دنوں میں سے تھا اب شاید یادگار ہی رہتا۔اچھے وقتوں کی یاد!

"وہ تم سے محبت نہیں کرتی روحان۔اس نے میرے سامنے اعتراف کیا ہے۔دیکھو وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گئی ہے۔میں تم سے محبت کرتی ہوں۔میں سب چھوڑ کر تمہارے لئے یہاں آگئی ہوں۔"

"شٹ اپ۔جسٹ شٹ اپ! یہاں انڈین ڈرامے کی شوٹنگ نہیں چل رہی جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔"وہ سیخ پا ہوتے ہوئے بولا اب وہ ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا آخر علیزے نے ایسا کیوں کیا ہوگا؟

"وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گئی ہے اور تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ علیزے کہاں گئی؟ تمہیں میری محبت نظر نہیں آتی؟"

"تم؟۔۔۔تم نے اسے غلط مشورہ دیا ہے؟"وہ آنکھیں نکال کر چیختا اس کی طرف بڑھا اور کنزہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔

"وہ دودھ پیتی بچی نہیں ہے۔"وہ سہم کر بولی۔

"وہ لوگوں کی محبت میں اندھی ضرور ہے۔" وہ غصے سے کہتا اپنا رخ موڑ گیا۔ وہ کبھی بھی اپنا غصہ کسی عورت پر نہیں اتار سکتا تھا لیکن جس قدر غصہ اسے علیزے پر آ رہا تھا اگر وہ سامنے ہوتی تو روحان اسے نہ بخشتا۔

"اگر وہ مجھے تمہارے لیے چھوڑ کر گئی ہے تو اسے کہہ دینا میں کبھی تمہیں نہیں اپناؤں گا۔ اس کی قربانی اسے ہی مبارک ہو۔ کیا مجھ سے نفرت کرتی ہے اگر محبت نہیں کرتی؟ جو بھی جذبہ رکھتی ہے آ کر میرے سامنے اعتراف کرے۔ ایسے بزدلوں کی طرح چھپ کر مت بیٹھے کیونکہ روحان سکندر لوگوں کو قید کرنے کا روادار نہیں ہے۔ میں نے زبردستی اسے اس رشتے سے نہیں باندھا تھا اور تم۔۔۔ دوبارہ میرے سامنے آنے کی غلطی مت کرنا مار دوں گا تمہیں فسادی عورت!" وہ غصے سے کہتا وہاں سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

کھلی فضا میں آج گھٹن ہو رہی تھی۔ جاتی سردیوں میں سخت حبس محسوس ہو رہی تھی۔

"کوئی اتنا بھی ایثار مند نہ ہو علیزے درانی کہ اپنی محبت کی قربانی دے دے۔۔۔میں تم سے زیادہ بیوقوف نکلا۔"اپنی گاڑی کو ٹھوکر مار کر وہ بڑبڑایا۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے دروازہ زور کا بند کیا۔

زخم پہ زخم کھا کے جی

اپنے لہو کے گھونٹ پی

آہ نہ کر،لبوں کو سی

عشق ہے دل لگی نہیں

www.novelsclubb.com

تمہیں دل لگی بھول جانی پڑے گی

محبت کی راہوں میں آکر تو دیکھو

گاڑی میں بھی نصرت فتح کی آواز گونج رہی تھی۔اس نے غصے سے اسٹریو کا والیم بند کر دیا۔وہ محبت کے غم لینے والا بندہ نہیں تھا لیکن اسے علیزے کی بے وفائی پر غصہ آرہا تھا!اس لمحے اسے احساس ہوا تھا کہ وہ علیزے سے محبت کرتا ہے اور یہ احساس خطرناک تھا۔

*****

چند گھنٹوں کے لئے وہ خبیب انصاری کو بالکل ہی بھول گیا تھا اور بھولا ہی رہتا اگر ثناءاللہ اسے فون کر کے اغواکاروں کی لوکیشن کے بارے میں نہ بتاتا۔وہ اسے آنے کا کہہ کر فون بند کر گیا۔بہت مشکل سے خود کو نارمل کیا اور ثناءاللہ کی بتائی گئی جگہ پر چلا گیا۔وہاں وہ ٹیم پہلے سے ہی موجود تھی جو آیان نے خفیہ آپریشن کے لیے اسے میسر کی تھی اور اس میں کچھ آرمی کے بندے بھی تھے۔پولیس کا ہر بڑھتا قدم میڈیا پر دیکھایا جاتا تھا اور ایسے میں وہ پینک ہو کر خبیب کو مار بھی سکتے تھے۔سارا پلان انہوں نے دو گھنٹے میں مرتب کیا اور ان لوگوں کو روانہ کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ غائب دماغی سے ان لوگوں کی ساری پیش قدمیاں دیکھتا رہا اور اسے پتہ نہیں چلا کہ اس نے ثناءاللہ سے کتنی مرتبہ کافی بنوا کر پی تھی۔زیادہ دیر جاگنے کی وجہ سے وہ رات سے Flat white ہی پی رہا تھا۔(Flat white کافی کی وہ قسم ہے جس میں کافی پاؤڈر زیادہ اور دودھ بہت کم ڈالا جاتا ہے)

اس نے ساری رات جاگ کر گزاری تھی اور وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین کو گھورتا رہا۔ثناءاللہ اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ وہ کسی وجہ سے پریشان ہے لیکن وہ وجہ جاننے سے قاصر تھا۔اس نے خود نہیں پوچھا کیونکہ وہ کسی کی ذاتیات میں دخل اندازی نہیں کرتا تھا لیکن خبیب کے مل جانے کے بعد پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اگلی صبح پانچ بجے جب وہ اسے پھر سے کافی دینے آیا تو اس نے دیکھا روحان لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمائے دنیا مافیہا سے بے خبر تھا اور اس کی آنکھوں میں نمی تھی اور یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع تھا جب اس نے روحان سکندر کو روتے دیکھا تھا۔وہ لب بھینچ کر آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آنکھیں پھر آنسوؤں سے تر ہوتی جا رہیں تھیں پر وہ لیپ ٹاپ پر ہنوز نظر جمائے ہوئے

تھا۔پلک تک نہیں جھپکا رہا تھا۔ثناءاللہ جتنا پریشان ہوا اتنا ہی شاکڈ ہوا۔روحان نہیں جانتا تھا کہ ثناءاللہ اسے دیکھ رہا ہے ورنہ وہ کہہ دیتا آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے لیکن ثناءاللہ دیکھ چکا تھا آنکھوں میں کچھ نہیں گیا تھا لیکن دل سے کچھ نکل ضرور گیا تھا۔

کئی منٹ گزر گیے لیکن روحان ٹس سے مس نہیں ہوا اور ثناءاللہ کے ہاتھ میں موجود کافی کا مگ ٹھنڈا ہو گیا۔اسے پریشانی ہوئی روحان ساری رات سے ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا اور اب تک تو جسم بھی اکڑ چکا ہو گا۔فون بجا تو وہ چونکا۔ارد گرد دیکھا کہ فون ڈھونڈے تو ثناءاللہ کو سامنے کھڑا پایا تو مسکرایا۔

"ڈیم اٹ!"اس نے خود کو کوسا۔فون اٹھا کر کھڑکی کی طرف چلا گیا تاکہ خود کو نارمل کر سکے۔سبز بٹن دبا کر فون کان سے لگا کر سننے لگا۔

www.novelsclubb.com

"الحمدللہ۔"اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔"گڈ ورک عامر اور بہت شکریہ یار۔"ساتھ ہی اس نے سراہا۔

"خبیب سے بات کرواؤ۔" ثناءاللہ فوراً اس تک آیا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ خبیب ٹھیک ہے۔

روحان نے آل گڈ کا اشارہ دیا تو اس کے چہرے پر بھی سکون اترا۔

"کیسا تجربہ رہا خبیب؟ کتنے گھونسے اور لاتیں کھائیں ہیں؟" اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"دراصل میں لڑائی کرنے کرانے والا بندہ تو ہوں نہیں۔ صرف ایک مرتبہ بولا تھا تو کانوں سے دھواں نکلنے والا تھپڑ پڑا۔ اب ایک پڑا یا تین بات ایک ہی ہے پھر میں خاموش ہی رہا تو ان سالوں نے بھی مجھ سے پنگا نہیں لیا۔" خبیب معرکہ سر کرنے والے انداز میں بولا اور صحافی اتنے نڈر تو ہوتے ہی ہیں۔ روحان نے فون اسپیکر پر ڈالا۔

"مجھے تو یقین تھا کہ ہمارے جرنلسٹ کو تین سے چار گولیاں مار ہی دیں گے۔ افسوس کرائے کے اغواء کاروں نے ایسا نہیں کیا۔"

"اگلی مرتبہ کرائے کے قاتل بھیجئے گا۔" اس کے طنز پر روحان ہنسا۔

"تم نے مجھے خوب بدنام کر لیا ہے۔"

"آپ بدنام ہوئے۔ سیر یسلی؟ آئیں پالیٹکس کرتے ہیں۔ آپ نے مجھے اغواء کروایا۔ روحان سکندر نے اپنے ہی چینل کے ہونہار، نڈر، بہادر جنگجو کو اغواء کرنے کا گھٹیا کام کیا۔ کیسا؟" خبیب کی آواز میں بشاشت سے وہ اندازہ لگا سکتے تھے کہ وہ ٹھیک ہے اور ان تینوں کے درمیان خاصی بے تکلفی تھی اس لیے وہ ایسے بات کر لیا کرتے تھے۔

"اور اگلی مرتبہ خود قتل کا ارادہ رکھتا ہے۔"

"مجھے آپ سے ملنا ہے۔"

"وقت نہیں ہے۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"میرے لیے وقت نہیں ہے کیوں؟ کونسی حسینہ کے ساتھ ڈیٹ مار رہے ہیں؟" خبیب نے پوچھا۔

"ثناءاللہ کے ساتھ قسم سے کافی بہت اچھی بناتا ہے۔"

"اچھا بس دیھان رکھیے گا کافی پلاتے پلاتے کوئی زہر نہ دے لے اور آپ کا پتہ بھی نہیں جہاں کافی آفر ہو رہی ہو شہد کی مکھی بن جاتے ہیں اور یہ اچھی کافی والے سے کہیں میرا کپ بھی تیار رکھیں، ہائے انگ انگ میں درد ہو رہا ہے۔" وہ معمول کے انداز میں بات کر رہا تھا جیسے کہیں راستے میں ہو اور ان سے ملنے آ رہا ہو۔ آخر میں کراہ کر بولا تو وہ ہنسا۔

"آجاؤ خبیب تمہارے لیے اسپیشل کافی بناتا ہوں۔disputed قلعہ فتح کر کے آ رہے ہو۔" ثناءاللہ نے کہا۔

"سر جی آپ کے ہاتھوں کی کافی کو تو کیا زہر بھی پی لیں گے۔" اس کے انداز سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ابھی موت کے منہ سے واپس آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو چینی کی جگہ زہر ملاؤں گا۔" ثناءاللہ نے کہا۔

"بہت جلدی ہے آپ دونوں کو مجھے مارنے کی؟ایک اغواء کرتا ہے اور دوسرا زہر دینے کی دھمکیاں دیتا ہے۔بیٹا آج ہی میڈیا ٹرائل شروع کرواؤں گا۔"

وہ سب ایسے ہی تھے ایک دوسرے کی عزت پہلے کرتے تھے باقی کام بعد میں۔سب کی عمروں میں چند برسوں کا فرق تھا لیکن وہ واقعی ایک مثالی ٹیم تھی کیونکہ ٹیم کا لیڈر روحان سکندر تھا۔خبیب سے بات ہونے کے بعد اس نے ثناءاللہ کو مبارکباد دی اور فجر کے لیے وضو کرنے چل دیا۔ثناءاللہ نے اس سے پوچھنے کا ارادہ کیا تھا کیونکہ وہ دکھ کو خود تک رکھنے سے وہ آپ کو اندر سے ختم کر دیتا ہے۔وہ پانچ منٹ بعد وضو کر کے آیا اور اپنا سیل آف کر دیا۔

"روحان کوئی مسئلہ ہے؟"ثناءاللہ نے پوچھا۔روحان جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں پوچھنا چاہ رہا ہے لیکن وہ بتانا نہیں چاہ رہا تھا۔کم از کم وہ علیزے کو اپنے دوستوں سے ڈسکس نہیں کر سکتا تھا۔

"نہیں بس خبیب کے لیے پریشان تھا۔اب پر سکون ہوں۔"

"خبیب کے لیے پچھلے کئی دنوں سے تم پریشان تھے لیکن موجودہ پریشانی کی نوعیت الگ ہے۔ تم مجھ سے شیئر کر سکتے ہو۔" ثناءاللہ نے اسے حوصلہ دیا تو وہ مسکرایا۔

"کچھ خاص نہیں فیملی ایشو ہے۔ جب میں فارغ ہو جاؤں گا تو تمہیں ضرور بتاؤں گا۔" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے، اس سے نظریں چراتے ہوئے وہ اپنا پھیلایا ہوا سامان سمیٹنے لگا۔

"میں کر دیتا ہوں تم نماز پڑھ لو۔" وہ سر ہلاتے ڈرائنگ روم میں ایک طرف جائے نماز بچھانے لگا۔

ثناءاللہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔ وہ اپنی پریشانی کسی کو بھی نہیں بتاتا اور وہ یہ جانتا تھا کہ روحان اسے بھی کچھ نہیں بتائے گا۔

تم پوچھو اور میں نہ بتاؤں ایسے تو حالات نہیں

www.novelsclubb.com

ایک ذرہ سا دل ٹوٹا ہے اور تو کوئی بات نہیں

کس کو خبر تھی سانولے بادل بن برسے اڑ جاتے ہیں

ساون آیا لیکن اپنی قسمت میں برسات نہیں

ٹوٹ گیا جب دل تو پھر یہ سانس کا نغمہ کیا معنی

گونج رہی ہے کیوں شہنائی جب کوئی بارات نہیں

غم کے اندھیارے میں تجھ کو اپنا ساتھی کیوں سمجھوں

تو پھر تو ہے میرا تو سایہ بھی میرے ساتھ نہیں

مانا جیون میں عورت اک بار محبت کرتی ہے

لیکن مجھ کو یہ تو بتا دے کیا تو عورت ذات نہیں

www.novelsclubb.com

ختم ہوا میرا افسانہ اب یہ آنسو پونچھ بھی لو

جس میں کوئی تارہ چمکے آج کی رات وہ رات نہیں

میرے غمگیں ہونے پر احباب یوں ہیں حیران

جیسے میں پتھر ہوں میرے سینے میں جذبات نہیں

(نامعلوم)

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب3

Peace of soul

حضرت عیسیٰ سے پوچھا کسی نے جو تھا ہوشیار

اس ہستی میں چیز کیا ہے سب سے زیادہ دشوار

بولے عیسیٰ کہ سب سے دشوار غصہ خدا کا ہے پیارے

کہ جہنم بھی لرزتی ہے ان کے ڈر کے مارے

پوچھا کہ خدا کے اس قہر سے جاں کیسے بچائیں؟

وہ بولے اپنے غصے سے اسی پل نجات پائیں

وہ کارمائنز ریسٹورنٹ میں بیٹھا اس وقت اسپیگٹی اور چاکلیٹ پڈنگ انجوائے کرتے ہوئے مارک کا انتظار کر رہا تھا۔ اکیلے کھانا اس کے لئے کبھی مشکل نہیں رہا تھا۔ یہ وقت وہ بہت انجوائے کرنے لگا تھا۔ آرمی نے اتنا ٹرین کر دیا تھا کہ وہ خود کو ہر پانی کی مچھلی سمجھنے لگا تھا۔ آج کل وہ نیویارک سٹی میں موجود تھا کیونکہ تمام ممالک کی مشترکہ ایئر فورسز کی ٹریننگ ہو رہی تھی اور وہ اور اس کے کورین دوست بھی وہاں موجود تھے۔

سفید ہائینک شرٹ اور نیلی جینز پر بھورے رنگ کا اوور کوٹ پہنے وہ امریکی شہری لگ رہا تھا۔امریکہ اس کی اور روحان کی برتھ پلیس تھا اس لیے وہ ملک اسے ویسے بھی عزیز تھا۔کارمائنز ریسٹورنٹ نیویارک میں اس کا پسندیدہ ریستوران تھا کیونکہ ایک تو وہاں فیملی والا ماحول ملتا اور نہایت عمدہ اٹالین کھانا ملتا تھا۔وہ ٹائم اسکوائر تک جب بھی آتا،وہاں سے آگے اس جگہ پر ضرور آتا تھا۔اب تو جیسے وہاں کے ویٹرز اور ورکرز بھی اسے جاننے لگے تھے۔

ویٹر کو بلا کر ابھی وہ کچھ مزید آرڈر کرنے لگا تھا کہ گلاس وال دھکیل کر اندر آتی علیزے پر نظر پڑی تو وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔ایک لمحے کے لیے کھانے سے ہاتھ روک کر وہ اسے دیکھنے لگا کیونکہ وہ کافی محب وطن پاکستانی تھی اور امریکہ اس کی گڈ لسٹ میں کبھی شامل نہیں رہا تھا اور وہ یہاں کبھی نہیں آنا چاہتی تھی۔دوسری بات اسے روحان اور علیزے نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا تو وہ ان کے بارے میں ابھی کچھ نہیں جانتا تھا۔علیزے دوسری جانب شیشے کے قریب ہی بیٹھ گئی۔کچھ دیر وہ باہر گرتی برف دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر ویٹر کو اشارہ کیا۔

مارک ابھی تک نہیں آیا تھا اسی لیے وہ اپنی پلیٹ اٹھا کر اٹھا کر علیزے کی ٹیبل کی طرف گیا جواب لیپ ٹاپ سیٹ کر کے بیٹھ گئی تھی شاید کوئی کام کر رہی تھی۔اپنے مخصوص انداز میں سیٹی بجاتا وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا۔علیزے نے سر اٹھا کر حیرت اسے دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کٹر پاکستانی آج امریکہ میں کیا کر رہے ہیں؟"وہ دھپ سے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟میری آخری اطلاع کے مطابق آیان سکندر کوریا میں تھا۔"علیزے بھی حیران ہوئی اور خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس کے سوال پر علیزے کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گزر گئے۔

"میں اپنا ڈپلومہ کمپلیٹ کرنے آئی ہوں۔"

"اچھا تو پاکستان کی وہ ساری یونیورسٹیز کہاں گئیں جن کے تم دیوان سناتی تھیں کہ باہر کی ہر یونیورسٹی سے بہتر ہیں۔"

"میں تھوڑا چینج چاہتی تھی بس اسی لیے یہاں آگئی۔ کیا تم مجھے زچ کر رہے ہو؟" وہ بیزاری سے بولی۔ ویٹر آیا تو علیزے نے ہاٹ چاکلیٹ کے ساتھ سنیکس منگوائے۔

"سب ٹھیک ہے؟" علیزے کا لہجہ بہت روکھا سا تھا اس لیے آیان کا پوچھنا بنتا تھا۔

"کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی اور لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

"مثلاً؟" اس نے اپنی پلیٹ قدرے دور کھسکائی۔

"تمہیں روحان نے کچھ نہیں بتایا؟" علیزے نے پوچھا۔

"کس بارے میں؟" وہ یکدم سنجیدہ ہوا۔ خبیب کے کیس کے بعد سے اس کی روحان سے بات نہیں ہوئی تھی اور اس واقعے کو گزرے دو ہفتے ہو گئے تھے۔

"میرے پاکستان چھوڑنے کے بارے میں؟"

"تم نے پاکستان چھوڑ دیا؟ میں مر کے بھی یقین نہ کروں۔" اس نے بے یقینی سے کہا لیکن آج اسے علیزے واقعی کچھ چپ چپ سی لگی تھی۔

"میں نے روحان کو بھی چھوڑ دیا ہے۔" علیزے کو اندازہ ہو چکا تھا کہ آیان ابھی تک کچھ نہیں جانتا اسے ہی سب کچھ بتانا ہو گا۔ وہ تین ہفتوں سے امریکہ میں تھی اور وہ جانتی تھی کہ یہ خبر روحان کے قدموں تلے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھی۔

اس کی بات پر آیان بہت زور کا ہنسا۔

"تم بہت فنی ہو علیزے یا جوک بہت عجیب تھا۔ مجھے ہنسی آ رہی ہے۔"

"میں سنجیدہ ہوں آیان۔" وہ سختی سے بولی۔

"دور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے علیزے کہ میں اسٹوپڈ ہو گیا ہوں۔ تم اور روحان مر تو سکتے ہو لیکن ایک دوسرے کو چھوڑ نہیں سکتے۔ تمہیں بھی میری طرح جھوٹ بولنا نہیں آتا۔" وہ ہنس رہا تھا۔اس کا ہنسنا بنتا تھا کیونکہ بات ہی ایسی تھی کہ وہ یقین نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کے ہنسنے کے دورانئے میں علیزے بہت سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی۔

اس کے چہرے پر روحان کا گمان ہوا تھا۔وہ بھی جب اتنی دلکشی سے ہنستا تھا تو اسے بہت بھلا لگتا تھا لیکن وہ روحان نہیں تھا۔اس کے پورے وجود پر ایک سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔روحان اب نہیں تھا اس کے ساتھ اور وہ پچھلے تین ہفتوں سے دماغی جنگ لڑ رہی تھی کہ اسے روحان سے محبت نہیں ہے اور وہ خود کو ذہنی مریض سمجھنے لگی تھی۔انگوٹھی اتار کر کنزہ کو دینے پر اسے خالی پن کا احساس ہوا تھا جیسے سب کچھ چھوٹ گیا ہے لیکن اسے خوش دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنی جگہ کو بھی اس نے کسی کے لئے چھوڑ دیا تھا۔روحان کو اس کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ کسی کے لیے کچھ بھی کرنے کو ہر وقت تیار رہتی تھی اور اب وہ اپنی محبت کو چھوڑ چکی تھی۔

"تم ایسے کسی دن مجھے بھی چھوڑ دو گی۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"پاگل لگتی ہوں؟"اس دن وہ اپنا لاہور والا فلیٹ کسی کو دے کر آئی تھی اور ان دنوں روحان لاہور میں ہی تھا اس لئے وہ اسی کے پاس آئی تھی تاکہ چند جگہوں کے بارے میں پوچھ لے۔

"میرے معاملے میں ہو بھی سکتی ہو!"روحان نے افسوس سے کہا تو وہ بہت دیر تک ہنستی رہی کہ آنکھوں میں پانی آ گیا۔

"تم میری سانسوں میں بستے ہو تمہیں چھوڑوں گی تو مر جاؤں گی۔"

"کوئی نہیں مرنا تم نے میرے بغیر۔اپنی حرکتیں چیک کرو! مجھ پر بھی ٹیگ لگاؤ گی کہ بندہ کرائے کے لیے خالی ہے۔"روحان نے اسے تنگ کیا۔

"اور کرائے دار کون ہو گا؟"

"تم کسی سے دو بول بے بسی کے سن کر ہی مجھے پرایا کر دو گی۔"

آیان کے قہقہے سے وہ حال میں واپس آئی تو وہاں روحان نہیں تھا۔ جسے خود چھوڑا جائے اس کو دوبارہ بھی خود پایا جاتا ہے۔ علیزے کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس کی ہنسی کو بریک لگا۔

"علیزے کیا ہوا؟ اچھا سوری میں نہیں ہنستا۔" وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے قریب پڑی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"پھر تم ایسا مذاق کیوں کر رہی ہو جس کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہے؟" ویٹر آیا اور خاموشی سے علیزے کا منگوایا گیا کھانا ٹیبل پر سجانے لگا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ چاہے تو روحان سے پوچھ لو۔ پچھلے چند دنوں سے ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔" اس کو اس قدر سنجیدہ دیکھ کر وہ اپنی ہنسی تو بھول ہی گیا۔ وہ دونوں ویٹر کی جانب متوجہ نہیں تھے جو وہیں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟ کیا بول رہی ہو جانتی بھی ہو؟" وہ نہیں جانتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کیا ہوا ہے لیکن جو ہوا ہے وہ اچھا نہیں ہوا شاید وہ جانتا نہیں تھا کہ دو پیار کرنے والوں کے درمیان تیسرا بھی تو آ سکتا ہے۔

"میں روحان سے محبت نہیں کرتی۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"میں نہیں مانتا۔" آیان نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"ہمارے الگ ہونے میں ہی بہتری ہے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"تمہاری انگیجمنٹ رنگ کہاں ہے؟"

"روحان کے پاس ہو گی۔"

"اور روحان کی؟" آیان نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا۔

"اسی کے پاس ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"کس قدر بچکانہ حرکت کی ہے تم نے علیزے! مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟" ابھی علیزے کچھ کہتی کہ آیان کا فون بجا۔ دونوں نے موبائل کی سکرین کو دیکھا اور دونوں ہی اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔ نمبر دیکھ کر اس نے کال یس کر کے اسپیکر پر ڈال دی۔

"کیسے ہو آیان؟" وہ آواز روحان کی نہیں تھی۔ کسی بھی جذبے سے عاری۔ نہ ہی متجسس، نہ پر جوش، نہ ہی خوشگوار اور نہ محبت بھرے انداز میں! آیان کو دھچکا لگا۔ اس نے علیزے کو دیکھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ وہ پھر رونے لگی ہے۔

"الحمدللہ! تم سناؤ کیا حال ہے؟" وہ علیزے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ رونے لگی تھی شاید روحان کی آواز کو مس کر رہی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کس بات کو لے کر علیحدگی ہوئی ہے لیکن اتنا ضرور جانتا تھا کہ یہ علیحدگی خوشی سے نہیں ہوئی بلکہ جدائی کب خوشگوار ہوتی ہے۔

"میں بس آفس میں بزی ہوتا ہوں۔آجکل ہم نئ فیکٹری بنانے کا سوچ رہے ہیں۔انفیکٹ پلین تیار کر لیا ہے صرف جگہ کا ایشو آرہا ہے جو جلدی ہم حل کر لیں گے۔کافی اچھا ہو جائے گا اگر۔۔"

"میں نے تمہارے اگلے منصوبے نہیں پوچھے، تمہارا حال پوچھا ہے۔"آیان نے درشتگی سے اس کی بات کاٹی۔

"اچھا حال یہ ہے کہ شایان بھائی کی شادی کی شاپنگ کر رہا ہوں آج کل۔"کہتے ساتھ ہی اسے کھانسی ہوئی اور پھر وہ کتنی ہی دیر کھانستا رہا۔

"سوری!"کھانسی کرتے ہوئے اسے کسی نے پانی بھی نہیں دیا تھا اگر وہ اس کے ساتھ ہوتی تو ضرور اسے پانی کے ساتھ لیکچر دیتی لیکن وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی تاکہ روحان کو یہ پتہ نہ چلے کہ وہ آیان کے ساتھ ہے۔وہ اس کی آواز کے لیے ترس گئی تھی اور جب وہ سن رہی تھی تو بکھر گئی تھی۔

"روحان تم ٹھیک ہو؟"آیان نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں بس ہلکا سا بخار تھا شاید موسم تبدیل ہو رہا ہے اس لیے۔" اس نے آواز میں بشاشت لانے کی ناکام کوشش کی اور لاپرواہی سے کہا۔

"کب سے بخار ہے؟" اس نے سختی سے پوچھا۔ وہ جو سمجھ رہا تھا کہ روحان اسے خود بتایئے گا تو وہ غلط تھا۔ اس نے پچھلے دو ہفتوں سے اسے کچھ نہیں بتایا تھا تو مطلب اب بھی اس کا بتانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ آیان کو خود ہی پوچھنا تھا۔

"پتہ نہیں!" اس نے غائب دماغی سے جواب دیا۔

"تمہاری ڈاکٹر تمہارے ساتھ نہیں ہو گی اسی لیے لاپرواہی کر رہے ہو۔" اس کا اشارہ علیزے کی طرف تھا جو کہ واقعی ان لوگوں کی ڈاکٹر تھی۔ آیان کی بات پر ایک لمحے کے لیے وہ چپ ہو گیا پھر کافی دیر بعد اس نے کہا۔

"میں آج کل اسلام آباد میں ہوں اور وہ شاید لاہور میں ہے۔ ملاقات نہیں ہو پائی ان دنوں۔"

علیزے کے دل کو کچھ ہوا وہ باقاعدہ اس کا نام لینے کے بجائے "وہ" کہہ رہا تھا۔

"تمہاری بات نہیں ہوئی اس سے؟ پھر تو وہ ناراض ہو گی۔"

"یار بزی ہوتا ہوں وقت ملا تو مل لوں گا۔" اس نے علیزے کو قصوروار نہیں ٹھہرایا اور اس کی غلطی پر پردہ ڈال دیا۔ اب کیا ہر کسی سے ایک ہی بات ڈسکس کرتا پھرے؟

"میں تو صرف کال کرنے کا کہہ رہا ہوں۔" اس نے اپنی بات دہرائی۔

"اوہ اچھا۔ جب فری ہوا کال بھی کر لوں گا۔" روحان نے جیسے بات ہی ختم کی۔

"صبر کرو میں اسے کال ملاتا ہوں۔ میں بھی بات کر لوں گا اور تم بھی کر لینا۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ابھی فری نہیں ہوں۔ بس تمہیں بتانے کے لیے کال کی تھی کہ شایان بھائی کی شادی ہے تو مام تمہارے آنے کا پوچھ رہی تھیں۔ دو سال سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے

مام تمہیں دیکھنا چاہتیں ہیں۔ شادی پر آجاؤ۔ کب تک انھیں ترسانے کا ارادہ ہے؟" روحان نے بروقت موضوع بدلا۔

"میں کوشش کروں گا!"

"تم آجاؤ گے تو زیادہ بہتر رہے گا۔"

"میں نہیں آنا چاہتا۔"

"فار گاڈ سیک آیان! جب کوئی مر جائے گا تب بھی مت آنا۔" وہ چلایا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی تو میں بھی نہیں مرا تھا جو تم نے مجھے کچھ بتانا ضروری سمجھا۔"

"مثلاً کیا نہیں بتایا میں نے تمہیں؟"

www.novelsclubb.com

"تم فری نہیں ہو گے۔ میرے آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ویسے بھی تمہارے لیے بھی اور میرے لیے بھی کام ضروری ہو گیا ہے اور ہم ایک دوسرے کے لئے غیر ضروری ہو گئے ہیں۔ شایان بھائی کی شادی میرے نہ آنے سے رکنے نہیں والی۔ تم لوگ انجوائے کرنا!" اس نے بات بدل لی۔

"مام کے لیے آجاؤ۔" کسی بھی بات پر تبصرہ ضروری نہیں سمجھا۔ اسے جاننے میں وقت نہیں لگا کہ آیان سب جانتا ہے۔

"میں مام کو اپنے پاس لے آؤں گا۔"

"ایسا ممکن نہیں ہے اور فیملی سے دور رہنا تمہاری چوائس تھی. بہتر ہے مام کو بیچ میں مت لاؤ کیونکہ ہم سب کو ہی ان کی ضرورت ہے۔ مام صرف تمہارے لیے ہم سب کو نہیں چھوڑ سکتیں۔" نا جانے کیوں آج وہ بھی تلخ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے علیزے سے تمہارا جو بھی مسئلہ چل رہا ہے اسے حل کرو۔"اس نے خاموشی سے مان لیا۔

"وہ حل ہونے کی حدود سے آگے نکل گیا ہے۔"

"ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔"

"کچھ مسائل حل نہیں ہوتے آیان اور اس ڈسکشن کی طرف مت جاؤ پلیز!"

"کیوں مت جاؤں؟ تم خود کو بہت طاقتور سمجھتے ہو؟ بہت زیادہ will power ہے تمہارے اندر، برداشت کی صلاحیت بھی نارمل انسانوں سے زیادہ ہو گی؟ علیزے کی بے وفائی کا غم بھی خاموشی سے آب حیات سمجھ کر پی لیا۔ مجھے بہت دکھ ہوتا ہے جب تم مجھ سے کوئی بات چھپاتے ہو۔ پرسنل اسپیس کیا دی تم نے خود کو سوال جواب سے آزاد انسان سمجھ لیا۔ ایٹ لیسٹ مجھے اس قابل تو

سمجھا ہوتا کہ پرابلم بتا دیتے؟ لیکن نہیں تم کو پھنے خان بننے کا بہت شوق ہے۔ جلو تم علیزے کی جدائی کی آگ میں۔ اسی قابل ہو تم۔"

"مجھے اس ساری بکواس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آیان۔" وہ طیش سے بولا۔

"ہاں بھئی! جو سگی تھی وہ تو انگوٹھی منہ پر مار کر چلی گئی۔ میری باتیں تو بکواس لگیں گیں۔ مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے روحان۔ تم ٹھیک نہیں ہو۔"

"سٹاپ اٹ آیان! میں کوئی ہمدردی کا لفظ نہیں سننا چاہتا۔" علیزے اسے اشارے کر رہی تھی کہ وہ خاموش ہو جائے لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"میں ہمدردی کر بھی نہیں رہا۔ صرف فکر کر رہا ہوں۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

"کیا بتاتا میں تمہیں ہاں؟ یہ کہ میں اُلو کا پٹھا ہوں۔ وہ مجھے بیوقوف بنا کر ملک سے فرار ہو گئی ہے یا یہ کہ میں اس کے غم میں خود کو ایک دھتکارا ہوا عاشق سمجھ رہا ہوں؟"

"روحان کام ڈاؤن۔"اس کو احساس ہوا اس نے زیادہ بول دیا یار وحان کم از کم مفاہمت کے موڈ میں نہیں تھا۔

"بس کر دو آیان !اب میں چاہتا ہوں کہ اپنے مسائل خود حل کروں۔اگر کسی کو میری فکر ہے تو وہ بھاڑ میں جائے اور تم۔۔۔ تمہیں مجھ سے محبت کے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہاں رشتے میں بھائی ہو عزت کرتا ہوں، کروں گا لیکن بھائیوں میں بھی اتنی محبت نہیں ہوتی جتنی تم act کرتے ہو !"

"شٹ اپ روحان۔"وہ غصے سے چلایا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ غصے میں روحان کچھ ایسا بولے جس کا مداوانہ کر سکے اور علیزے ان دونوں کے اس انداز پر دھڑکتے دل کے ساتھ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کر سکتا میں بکواس بند !تم سب ایک جیسے ہو۔کسی کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لیے محبت کا سہارا لیتے ہو۔کسی کے دل سے اترنے کے لیے، کسی کو توڑنے کے لئے بھی محبت کا سہارا لیتے ہو، عجیب یار تم لوگ کسی کو بھی پاگل کر سکتے ہو صرف محبت کے ڈرامے کر کے، سچ بتاؤں اب محبت سے

اعتبار اٹھ گیا ہے۔ میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا کیوں کہ میں نے ضروری نہیں سمجھا۔ سن لیا تم نے؟ میں نے تمہیں کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا اور اب کچھ ضروری نہیں سمجھتا نہ تمہیں بتانا اور نہ کسی اور کو بتانا۔

تم بھی کان کھول کر سن لو مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور نہ تمہیں آئندہ مجھے یہ جتانے کی ضرورت ہے کہ میں تمہارے لئے کچھ امپارٹنس رکھتا ہوں۔ مجھے صرف اپنے کام سے محبت ہے اور جو مجھے ایسے وقت میں چھوڑ رہے ہیں آیان میں انھیں معاف نہیں کروں گا۔ آئی ایم سوری میں نے صرف تمہیں مام کے بارے میں بتانے کے لیے کال کی تھی۔ خوامخواہ انہیں تکلیف مت دو۔ وہ چاہتی ہیں کہ تم شایان بھائی کی شادی پر آؤ۔ باقی تمہاری مرضی۔ اللہ حافظ۔ مال کو کال کر لینا!"

www.novelsclubb.com

فون جامد ہو گیا، اس کی سکرین تاریک ہو گئی، ہر چیز جام ہو گئی! یوں جیسے ہر شخص کا وجود برف میں دھنس گیا ہو۔ نیویارک شہر میں 'کارمائنز اٹالین ریسٹورنٹ کے باہر شیشے سے نظر آتا برف گرنے کا خوبصورت منظر جیسے اب بے معنی ہو گیا ہو۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ علیزے نے نظریں اٹھا کر

آیان کو نہیں دیکھا۔اسے اندازہ تھا وہ کیا کر آئی ہے۔روحان ان دونوں کے سامنے نہیں بیٹھا ہوا تھا لیکن جو کہہ گیا تھا وہ یقین نہیں کر سکتے تھے۔

وہ دونوں ساکت سے فون کی تاریک اسکرین کو گھور رہے تھے۔برف میں جمے دو خوبصورت مجسمے! ارد گرد کی چہل پہل بھی ان دو ساکت جسموں میں ہلچل پیدا نہیں کر سکی تھی۔وہ اس شخص کے الفاظ تھے جس سے ان دونوں نے سچی محبت کی تھی۔محبت اپنی جگہ تھی لیکن وہ ان کا سب سے مخلص دوست تھا اور اب وہ اتنا بدگمان تھا کہ ان دونوں کو بھاڑ میں بھیج گیا تھا۔آیان کے لئے یقین کرنا اس قدر مشکل تھا جتنا ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے ایک انچ بھی ہٹانا مشکل ہو۔وہ خواب میں بھی روحان سے ایسے reaction کی توقع نہیں کر سکتا تھا اور آج اس کا مان ٹوٹا تھا۔ایک روحان ہی تو بچا تھا اس کے پاس اور وہ بھی اسے بے مول کر گیا تھا۔جس قدر اندھا اعتبار وہ اپنے بھائی پر کرتا تھا' روحان پر کیا تھا آج وہ اسے اتنا ہی معمولی کر گیا تھا۔جسے وہ اپنی جان سمجھتا تھا وہ اس کی محبت کو ڈرامہ کہہ گیا تھا۔وہ اسے اپنی باتیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔آج صحیح معنوں میں آیان کو محسوس ہو رہا

www.novelsclubb.com

تھا کہ اسے آسمان سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا گیا ہے اور اس پر ستم یہ کہ وہ ڈھیٹ ہو گیا تھا کہ اب کوئی چھوڑتا تھا تو فرق نہیں پڑتا تھا لیکن روحان چھوڑ دے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔اس کا چہرہ سرخ ہوا اور پھر آنکھوں میں نمی چمکی۔اس نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو پیوست کیے رکھا۔آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

ہوا تو کچھ بھی نہیں غالب !

بس تھوڑا سا مان ٹوٹا ہے

تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں

تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں

بس تھوڑی سی نیندیں اڑ گئیں ہیں

تھوڑی سی خوشیاں چھن گئیں ہیں

www.novelsclubb.com

ہوا تو کچھ بھی نہیں غالب !

بس اپنا آپ گنوایا ہے

آنکھوں کو برسنا سکھایا ہے

چاہتوں کا صلہ پایا ہے

ہوا تو کچھ بھی نہیں غالب !

بس کسی اپنے نے رلایا ہے

اللہ انسان کو وہاں سے توڑتا ہے جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ پھر وہ اسے بتاتا ہے کہ اس سے سچا اور محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنے بندے کو ایسی تکلیف سے گزار کر بھی تھام لیتا ہے جہاں سے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جب وہ خود کو مارنے کا سوچ لیتا ہے، انسان خود کے وجود کو جلانا چاہتا ہے لیکن اللہ تھام لیتا ہے، اللہ نہیں گرنے دیتا۔ جب دل سے ہر احساس ختم ہو جاتا ہے تو انسان اللہ کے

قریب ہو جاتا ہے پھر اللہ بتاتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔انسان کو میں نے وفاؤں کے لیے پیدا نہیں کیا۔وفا تو انسان کے اندر ہوتی ہی نہیں ہے وفا تو اللہ کرتا ہے جو اتنی نافرمانیوں کے باوجود بھی آپ کو نہیں چھوڑتا۔انسانوں میں وفا نہیں ہوتی!

انسان تو محبت بھی غرض کے بغیر نہیں کرتا۔محبت میں بھی غرض شامل ہوتی ہے۔بے غرض محبت تو صرف اللہ کرتا ہے اپنے بندے سے۔وہ تو ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے لیکن ہم اس کی محبت کو پس پشت ڈال کر بے وفا اور مٹی کے پتلوں میں محبت تلاش کرتے ہیں۔دنیا کی محبت سوائے غم کے کچھ نہیں دیتی۔

محبت بہت پاکیزہ رشتہ ہے جو صرف اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے۔انسان کو تو دوسرے انسانوں سے ضرورت ہوتی ہے۔انسانوں سے محبت نہیں ہوتی،انسانوں کی عادت ہو جاتی ہے،میاں کو بیوی کی عادت،بہن کو بھائی کی عادت،بچوں کو والدین کی عادت۔۔۔یہ سب عادتیں ہوتی ہیں جنھیں ہم محبت کہہ دیتے ہیں۔

یہ محبت کیا ہے بھلا؟

بڑی سیدھی سی بات ہے محبت انسان نہیں دے سکتے اس لیے اسے انسانوں میں مت کی تلاش کرو!

تھک جاؤ گے۔ پیروں میں چھالے پڑ جائیں گے۔انسان محبت نہیں کرتے انسان استعمال کرتے ہیں۔

انسان میں اللہ نے ایک صفت خود غرضی کی بھی رکھی ہے جس میں پہلے وہ خود کا سوچتا ہے پھر

دوسرے کا!

آیان جن نظروں سے علیزے کو دیکھ رہا تھا اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اور کبھی

واپس نہ آئے۔ وہ اپنی صفائی دینا چاہتی تھی لیکن الفاظ نکل ہی نہیں رہے تھے اور آیان کی قہر برساتی

آنکھوں میں دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کرسی کو دھکیل کر وہ اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اپنی

ٹیبل کی طرف چلا گیا۔

"آیان! میری بات سنو۔" علیزے بھی اس کے پیچھے بھاگی۔اسے بات کرنی تھی اسے سب ٹھیک

کرنا تھا کم از کم روحان اور آیان کے درمیان۔

"کیا سنوں ڈاکٹر؟اس سب کے بعد بھی کچھ رہ گیا ہے؟"وہ شدت سے چلایا۔ویٹر زان کی جانب لپکے۔

"پلیز میری وجہ سے تم لوگ آپس کے تعلقات خراب مت کرو۔"

"ہماری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے علیزے۔اتنی سخت باتیں وہ صرف تمہاری وجہ سے کہہ رہا تھا۔میں نے کیا غلطی کی جو وہ مجھے اتنی سنا گیا؟صرف تمہاری وجہ سے اس کا ایسا رویہ تھا۔اب بھی خوش ہو اسے چھوڑ کر؟"وہ سختی سے کہہ رہا تھا۔ویٹر کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ سن ہی کہاں رہے تھے۔

"صبر کرو یار!"وہ اردو میں ہی بیزاری سے بول کر اسے جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔

علیزے نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

"نہیں ہوں خوش میں۔نہیں خوش اسے چھوڑ کر۔"اس کے لہجے میں نمی تھی اور وہ جیسے تھک کر چلائی تھی۔

"اب اگر تم مجھے اعتبار کے قابل سمجھتی ہو تو کچھ بتاؤ گی؟" آیان نے نہایت سرد مہری سے پوچھا۔

اسے ہی دوستی کا مان رکھنا تھا اور ایک بار پھر آیان سکندر جھک رہا تھا۔

"آیان! میرا یقین کرو میں نے صرف روحان کے لئے روحان کو چھوڑا ہے۔" اس نے اٹک اٹک کر الفاظ ادا کرنا شروع کیے۔

"آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ تم نے میرے بھائی ہوا تنی بڑی سزا دے ڈالی علیزے؟" وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور فی الحال اس کا انداز بالکل بھی دوستانہ نہیں تھا۔ علیزے نے واپس اپنی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں تو بھی سنجیدگی سے چلتا ادھر بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے نارمل ہونے پر ویٹر بھی خفت سے مسکراتا واپس چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ اپنے فلیٹ پر روتی ہوئی پہنچی تھی۔اسے روحان کی باتیں غلط فہمی لگ رہی تھیں لیکن وہ سوچ رہی تھی کہ اگر وہ سب باتیں غلط فہمی نہ ہوئیں تو وہ کنزہ کو کیسے معاف کرے گی جو اس کی پیٹھ میں چھڑا گھونپ گئی تھی۔دروازہ کھلنے سے پہلے اس نے اپنے آنسو صاف کر لیے اور سنجیدگی سے کھڑی رہی۔

فلیٹ کا دروازہ کنزہ نے کھولا تھا اور اس نے چہکتے ہوئے پہلا سوال صرف یہی کیا تھا کہ روحان مانا کہ نہیں؟علیزے نے خود کو قابو میں رکھا اور اندر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں!"کنزہ اس کی بات پر بے تحاشہ خوش ہوئی تھی۔

"دیکھا وہ کتنا اچھا ہے۔کسی کا بھی دل رکھ لیتا ہے۔"

"لیکن آج روحان نے مجھے اور بھی بہت کچھ کہا۔"وہ بھی کنزہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"کیا کہا؟"وہ پرجوش انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"وہ پرسنل بات ہے۔تمہیں کیوں بتاؤں؟"

"علیزے میں روحان کے بارے میں سب جاننا چاہتی ہوں۔ پلیز بتاؤ کیا کہا اس نے؟" علیزے نے یہ لہجہ، یہ تجسس پہلی مرتبہ نوٹ کیا تھا۔ پہلے کنزہ پوچھتی تھی اور وہ اچھے بچوں کی طرح بتاتی تھی۔ علیزے کے انداز میں ناچاہتے ہوئے بھی تلخی آگئی تھی۔

"اس نے کہا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔" یہ الفاظ ادا کرنا اس کے لیے دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔ اس کی بات پر جس طرح کنزا کا چہرہ کھلا تھا۔ اس کے اندر اچھے دل نے اسے روحان کو کنزہ کے لیے چھوڑنے کا فیصلہ کروادیا تھا اور علیزے ٹھہری سدا کی ایثار مند لڑکی!

"تم مذاق تو نہیں کر رہی؟ وہ تو تم سے منگنی کر چکا ہے پھر؟"

"وہ مجھ سے منگنی توڑ دے گا۔ پہلے تم بتاؤ تم اس سے محبت کرتی ہو کہ نہیں؟"

www.novelsclubb.com

"علیزے میں؟ وہ تمہارا فیانسی ہے مطلب تم کیسے اپنے منگیتر کو۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ روئے یا ہنسے۔

"ویل یہ رنگ ہماری منگنی کی علامت ہے ہماری محبت کی نہیں۔تم بتاؤاس سے محبت کرتی ہو؟"دل میں کچھ ٹوٹا تھا لیکن اس نے سمیٹ لیا۔اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔

"روحان نے خود تم سے کہا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے؟"کنزہ نے پھر پوچھا۔

"تم اس سے محبت نہیں کرتی کیا؟"وہ بغور کنزہ کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔دل نے کہا تھا وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

"میں روحان سے محبت کرتی ہوں لیکن وہ۔۔۔"

"لیکن وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔رائیٹ؟"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"تم اب مجھے صرف سچ بتاؤ گی!تم کب سے اس کی محبت میں مبتلا ہو؟"

"میں علیزے۔۔۔"

"صرف سچ؟"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سوری علیزے برا مت ماننا لیکن ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔"

"واٹ دا ہیل! کون دونوں؟" علیزے کے چیخنے پر کنزہ بھی کھڑی ہو گئی۔

"میں اور روحان!" علیزے نے گہرا سانس لیا۔

"اور کب سے؟"

"جب تم نے مجھے اس سے پہلی بار ملوایا تھا تو وہ مجھے اچھا لگا تھا۔ میں اس کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ مجھے اس وقت تم پر رشک ہوا تھا کہ روحان جیسا بندہ تم سے محبت کرتا ہے۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میں سچ بولوں تو میں تم سے جیلس ہونا شروع ہو گئی تھی۔ وہ رشک حسد بن گیا! میں چاہتی تھی کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ روحان تم سے نفرت کرنے لگے۔ وہ میرا ہو جائے لیکن ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ میں جب اسے تمہارے ساتھ دیکھتی تھی مجھے تم سے نفرت ہونے لگتی تھی۔ پھر میں نے روحان کو غلط طریقے سے خود کی طرف مائل کرنا شروع کیا لیکن اس نے واضح نہیں ہونے دیا کیا کہ

وہ مجھ سے متاثر ہو رہا ہے یا وہ مجھ سے محبت کرنے لگا ہے۔اگر تم کہہ رہی ہو کہ وہ تم سے محبت نہیں کرتا تو پلیز منگنی توڑ دو تاکہ میں روحان ایک ہو جائیں کیونکہ وہ اب مجھ سے محبت کرنے لگا ہے۔"

علیزے آگے بڑھی اور پوری قوت سے کنزہ کے چہرے پر تھپڑ کا نشان بنا گئی۔کنزہ ہکا بکا سی اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اگر میں یہ منگنی نہ توڑوں تو؟"وہ بہت دکھی دل سے بولی۔یہ جاننا تکلیف دہ ہوتا ہے جس سے آپ محبت کرو وہ کسی اور کے نصیب میں ہو لیکن فی الحال وہ اپنے پیر پر خود کلہاڑی مارنے والی تھی۔

"تو میں روحان کو مجبور کرونگی کہ وہ تم سے منگنی توڑ دے!"چند لمحوں کے توقف سے وہ غصے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ ایسا کیوں کرے گا؟"علیزے نے استفسار کیا۔

"کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔"کنزہ اب بول رہی تھی۔علیزہ کے انداز سے وہ کچھ جز بز ہوئی۔

"کس نے کہا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے؟"علیزے نے پھر پوچھا۔

"تم نے ابھی کہا نا کہ روحان مجھ سے محبت کرتا ہے۔"اس نے بے یقینی سے علیزے کو دیکھا۔آج وہ اسے خود کی دشمن سمجھ رہی تھی۔

"میں نے؟میں نے ایسا کب کہا؟"علیزے نے قطعی طور پر ماننے سے انکار کر دیا۔

"علیزے تم مجھے بیوقوف بنا رہی ہو؟"وہ غصے سے چیخ پڑی تھی۔

"بے وقوف واٹ؟ایک بے وقوف انسان کسی کو کیسے بے وقوف بنا سکتا ہے بتاؤ تو مجھے؟"وہ اب بھی سنجیدہ تھی۔

"تم کیا پہیلیاں بجھوا رہی ہو علیزے صاف صاف بولو کہنا کیا چاہ رہی ہو؟"

"کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟ میں تو تمہیں اپنا دوست مانتی تھی اور اس سے بڑھ تم میری کزن تھی۔ میری بہنوں جیسی تھی جس سے میں اپنا ہر دکھ، لائف کا ہر مومنٹ شیئر کرتی تھی۔" علیزے دکھ سے بولی۔

"میں روحان سے محبت کرنے لگی تھی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ محبت کرنے میں کیا برائی ہے؟ یہ دل کسی پر بھی آسکتا ہے۔ محبت میں انسان کو اپنی حدود کہاں یاد رہتی ہیں؟" اس نے اب قدرے لاپرواہی سے کہا۔

"کتنا بے غیرت دل ہے جو کسی بھی آسکتا ہے؟ شرم نہیں آئی کسی کی اچھی، پر سکون زندگی خراب کرتے ہوئے؟" وہ اس کے انداز پر تلملا گئی۔

www.novelsclubb.com

"اف علیزے کون سی پر سکون زندگی؟ وہ جس میں تمہیں ملاقاتیں کرنے کے لئے تھکنا پڑتا ہے یا اس انسان کے پیچھے بھاگنا تمہیں پسند ہے جو تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالتا؟" وہ اس کی ذات کو اس قدر ارزاں سمجھ رہی تھی۔

"کنزہ بکواس مت کرو اور روحان کے بارے میں تو بالکل بھی نہیں۔" اس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا۔

"اوہ علیزے بہت بھولی ہو۔ اگر تم روحان کو بہت پارسا اور نیک مرد سمجھ رہی ہو تو بہت بڑی غلطی کر رہی ہو۔ تمہیں ایسا کیوں لگا کہ وہ صرف ایک عورت پر گزارا کر سکتا ہے؟ اس کے آس پاس ہزاروں لڑکیاں کام کرتیں ہیں علیزے اور کیا وہ سب خوبصورت نہیں ہیں؟"

"شٹ اپ کنزہ۔ شٹ اپ!" اس کی پیشانی کی رگیں اُبھرنے لگیں۔ کنزہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس پر چلائی تھی۔ وہ روحان کے بارے میں کچھ غلط نہیں سن سکتی تھی۔

"اب اگر روحان کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔" اس کے غصے کی شدت میں اضافہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم مردوں کی سائیکی نہیں سمجھتی علیزے۔مرد ایک عورت کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتا۔"

"روحان میرے ساتھ زندگی کا ہر پل گزار سکتا ہے۔مجھے تمہاری چیپ باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"تو پوچھو اس سے کہ اب تک تم سے نکاح کیوں نہیں کیا؟"علیزے ایک لمحے کو چپ ہی ہو گئی۔

"میں وجہ جانتی ہوں اور مجھے ابھی اپنا کیریئر بنانا ہے اور ہمیں معلوم ہے کب شادی کرنی ہے۔"

"نہیں! تم نہیں جانتی لیکن وہ جانتا ہے کہ تم کتنی دقیانوسی سوچ رکھنے والی عورت ہو۔اس لیے وہ تمہارے ساتھ شادی کرنے سے پہلے کھل کر جینا چاہتا ہے بلکہ عیش کرنا چاہتا ہے۔"علیزے کو سمجھ نہیں آئی کیوں لیکن اس بات پر اس کے کنزہ کو ایک اور تھپڑ جڑ دیا تو کنزہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئی۔

"مزید ایک لفظ نہیں کنزہ۔"وہ رو دینے کو تھی۔زندگی کو اچانک بہت بڑا جھٹکا لگا تھا۔

"تم کیوں چاہ رہی ہو کہ میں روحان کو حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط قدم اٹھاؤں؟"

"تم جیسے نیچ لوگوں سے اسی کام کی توقع کی جاسکتی ہے! بھلا بتاؤ تو روحان کو حاصل کرنے کے لیے کس حد تک جاسکتی ہو؟" اب وہ غلط فہمی سے مکمل طور پر نکل آئی تھی لیکن کنزہ کا دماغ ٹھکانے لگانا چاہتی تھی۔اس کی بات پر کنزہ اسے غصے سے گھورتی رہی۔ پھر پراسرار سے انداز میں ہنستی اس کے قریب آئی۔

"روحان کو چھوڑ دو!" اس کے کان میں تقریباً سرگوشی کی۔علیزے کا دل کیا وہیں کھڑے کھڑے اسے شوٹ کر دے لیکن اب روحان کی بات ماننے کا وقت تھا۔

"روحان کے لئے تمہیں چھوڑ رہی ہوں۔" اس نے اعتماد سے کہا لیکن اس کی بات پر کنزہ کتنی دیر طنزیہ انداز میں اس پر ہنستی رہی۔

"روحان کے لیے تمہیں یہ دنیا چھوڑنی پڑے گی!"

"کیا بکواس ہے یہ کنزہ؟"

"یہ بکواس نہیں ہے علیزے۔اگر تم روحان کو نہیں چھوڑو گی تو میں وہ سب کروں گی جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔"وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"تم اس حد تک نہیں گر سکتی۔میں تمہیں جانتی ہوں۔"علیزے نے اس کی بات کو مذاق سمجھا۔

"اگر وہ میرا نہیں ہو گا تو کسی کا بھی نہیں ہو گا میں اسے مار دوں گی لیکن تم سے شادی نہیں کرنے دوں گی۔"علیزے اس کی بات پر بونچھکا کر رہ گئی۔اتنی نفرت؟

"تم مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو کہ مجھ سے محبت کرنے والے کو مار دو گی؟"

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ اور یہ نفرت تمہاری وجہ سے ہے علیزے۔تم نے ہمیشہ مجھے یہ احساس دلایا کہ تمہارے پاس ہر چیز بہت قیمتی ہے۔تمہارے پاس زیادہ محبت کرنے والے انسان موجود ہیں بے شک وہ تھوڑے ہیں۔تم نے مجھے یہ احساس دلایا علیزے کہ میرے پاس سب کچھ ہونے کے

باوجود کچھ بھی نہیں ہے۔ تمہارے دوست سب سے اچھے، تمہارا فیانسی تم سے محبت کرتا ہے، تم نے مجھے ہر جگہ نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ تم نے مجھے احساس دلایا کہ تمہارے پاس کچھ نہ ہو کر بھی سب کچھ ہے اور تم اس تھوڑے میں بھی خوش ہو۔ میں تم سے نفرت کرنے لگی اس کی وجہ بھی تم ہو!"

کنزہ کا یہ جنونی انداز وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔

"کنزہ! مجھے نہیں معلوم تم کیا بات کر رہی ہو۔ بھلا میں کیوں تمہیں degrade کروں گی؟"

"تم ہر کسی کو اپنی طرح محروم دیکھنا چاہتی ہو۔"

"خدا کی قسم کنزہ! میں نے آج تک کسی کے لیے ایسا نہیں سوچا۔ مجھ پر ایسے الزام مت لگاؤ پر اگر روحان کو کچھ ہوا تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"تم سے معافی مانگ کون رہا ہے؟" وہ استہزائیہ انداز میں ہنسی۔

"کنزہ!" وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔

"چلو اب تم مجھے جواب دو اپنی محبت کے لیے کیا کر سکتی ہو؟ مطلب روحان کی زندگی کے لئے کیا کر سکتی ہو؟ اگر تمہاری محبت سچی ہو گی تو تم ہر چیز داؤ پر لگا دو گی۔"

"تم چلی جاؤ یہاں سے کنزہ۔ میری زندگی سے دور چلی جاؤ! مجھ سے میرے قیمتی رشتے مت چھینو۔" وہ اب منت کر رہی تھی۔

"نہیں تمہیں جانا ہو گا روحان کی زندگی سے ورنہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"

"کیوں کر رہی ہو ایسا؟ کیوں؟" وہ بے بسی سے بولی۔ روحان کو چھوڑنے کا مطلب تھا اپنے دوستوں کو چھوڑنا اور اس کے پاس دوستوں کے سوا تھا ہی کیا؟ علیزے کو بہت رونا آ رہا تھا لیکن وہ اس بے ضمیر لڑکی کے آگے رونا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ روحان کی زندگی سے زیادہ کچھ بھی ضروری تھا۔ نہ دوستی اور نہ منگنی! وہ اپنی وجہ سے کسی بے قصور انسان کو پھانسی پر نہیں چڑھا سکتی تھی۔ فیصلہ کر لیا تھا اور اب بس ختم سب۔ علیزے کی قیمتی چیزوں کو نظر لگ گئی تھی۔

وہ ساری رات دروازے سے ٹیک لگا کر آنسو بہاتی رہی۔ اس رات سے پہلے اسے کبھی اپنی ماں کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی اور اب شدت سے ماں یاد آ رہی تھی جو اس وقت اس کے پاس ہوتیں تو وہ ان کے آگے روتی لیکن کوئی تھا جو ماں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ ماں سے زیادہ توجہ سے سنتا ہے۔ وہ بھی اپنا مدعا لے کر اس کے پاس پہنچ گئی۔ نماز پڑھ کر دعا کی اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اپنا سامان پیک کیا۔ اسے میر پور جانا تھا اپنے باپ کو راضی کرنے۔ باہر آ کر اس نے اپنی جان سے پیاری روحان کی پسندیدہ رنگ کنزہ کو تھما دی۔ اس نے کہا کہ ایک ہفتے بعد وہ روحان کو دے اور یہ کہے کہ علیزے اس سے محبت نہیں کرتی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اچھا فیصلہ کیا۔"

"جاؤاور روحان کو حاصل کرلو۔میں نے تمہیں معاف کیا۔"

اپنے باپ کوراضی کرنے کے بعد USA آگئی اوراب یہاں اتفاقی طور پر آیان مل گیااور وہ روتے ہوئے اسے سب بتارہی تھی۔وہ خاموشی سے اسے سنتارہا۔صرف روحان کومارنے کی دھمکی کا سن کر وہ اس سے دور آگئی اور خود کو تکلیف دے رہی تھی۔

"اف علیزے یار تم اتنی بہادر کب سے ہوگئی۔سوری اب مجھے پھر سے ہنسی آرہی ہے۔مطلب یار تم روحان کواس وجہ سے چھوڑ کر آگئی؟میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"علیزے کے رونے میں کمی نہ ہوئی۔کم از کم اس وقت وہ کچھ ہمدردی کے بول سننا چاہتی تھی۔

"اچھا رونا تو بند کرو!"وہ اُٹھ کر اس کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ کر اسے پانی دینے لگا۔ٹشو پیپر اسے پکڑاتے ہوئے آیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔ان سب کی دوستی ایسی ہی تھی کہ کسی کے سامنے رونے کے بجائے دوستوں کے سامنے روتے تھے کیوں کہ دوستوں سے ملنے

والا حوصلہ انہیں بہت عزیز تھا۔آیان بھی اس وقت دوستی نبھا رہا تھا۔روحان کی باتیں بھی بھول گیا یا وہ یاد ہی نہیں رکھنا چاہ رہا تھا۔

"ڈاکٹر اب بھی بس کرو!"اس نے علیزے سے کہا جو اب ایک مضبوط سہارا ملنے کے بعد رونا ہی بند نہیں کر رہی تھی۔

"میں روحان کے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن کیا کروں وہ اسے مار دے گی۔"آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے کہا۔اب آیان کو اس کی حالت پر رحم آ رہا تھا۔

"تم اتنی بیوقوف ہو میں اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔"وہ بولا۔

"تم سب مجھے کیوں بیوقوف سمجھ رہے ہو؟تم کنزہ کو نہیں جانتے۔"وہ اب تھوڑا ریلکس ہو کر بیٹھا۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں بیوقوف ہو یار! زندگی موت کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے علیزے۔ صرف ایک دھمکی کی وجہ سے تم خود سے محبت کرنے والے انسان کو چھوڑ آئی ہو؟ میں نہیں مانتا تم ایک سرجن ہو۔" علیزے نے خفا نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"تمہارا کیا مطلب ہے مجھے روحان کی فکر نہیں ہے؟"

"نہیں ہے تبھی تو اسے چھوڑ کر آئی ہو۔"

"تم سمجھ نہیں رہے۔ میں اب کنزہ سے نہیں ملتی۔ وہ روحان سے شادی۔۔۔"

"بس کرو علیزے۔ میں نہیں جانتا محبت کیسی ہوتی ہے لیکن تمہیں اور روحان کو ساتھ دیکھ کر جو خوشی ہوتی ہے میں اسے ہی محبت سمجھتا ہوں۔ تم کیسے رہو گی روحان کے بغیر، یہ سوچا تم نے؟ اُدھر وہ جناب مجنوں بنے ہوئے ہیں اور ادھر تم اس کی یاد میں آنسو بہائے جا رہی ہو۔ کتنے سالوں سے بکواس کر رہا ہوں شادی کر لو لیکن تم دونوں کو کیریئر بنانے کی بہت بری لت لگی ہوئی ہے۔ ایسے ہی

رو رو کر مر جانا ہے تم دونوں نے اور جب کوئی اور بیچ میں آ جاتا ہے تو لگتے ہو سب کو سنانے!" وہ اب ناراضگی سے کہہ رہا تھا۔

وہ ٹین ایجر تو ہر گز نہیں تھے جو چھوٹی سی بات پر ایک دوسرے کو چھوڑ دیتے۔اس لیے علیزے کا دماغ ٹھیک کرنا ضروری تھا اور روحان سے اس کی ناراضگی بہت بڑھ گئی تھی جسے وہ پاکستان جا کر صحیح کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس کی نیت پر شک کرے گا۔

"میں کوشش کروں گی روحان کو بھول جاؤں۔"

"براوو، ہاں براوو! بھول جاؤ گی تو تمہاری آتما کو شانتی ملے گی۔گڈ آئیڈیا ڈاکٹر۔" وہ تالی بجاتے ہوئے کافی طنزیہ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے مت کہو آیان۔کہہ تو رہی ہوں نارمل ہو جائے گا سب۔۔۔"

"اور وہ مر جائے گا یا خود کو مار دے گا! (گو کہ ایسا کوئی چانس نہیں ہے)"اس نے علیزے کو حقیقت بتائی۔

"وہ رہ لے گا۔"علیزے نے نفی کی۔

"وہ خود کو تباہ کر دے گا۔"

"اسے مجھ سے زیادہ اپنے کیریئر سے محبت ہے وہ کچھ نہ کچھ کر لے گا۔"

"میں چند دنوں تک پاکستان جا رہا ہوں شایان بھائی کی شادی کے لیے اور تم میرے ساتھ چلو گی۔اگر تم نے روحان کو چھوڑا تو مجھ سے بھی دوستی ختم کر لینا اور رہی بات کنزہ کی تو تم میری بہن ہو میں اس کو سیدھا کر لوں گا۔اس کی تم فکر مت کرو۔بیوقوف ڈاکٹر!"وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا کیونکہ مارک کی کال آ رہی تھی اور علیزے اسے دکھ سے دور جاتے دیکھتی رہی۔

****

"میں کہہ رہی ہوں تم میرے نام کے ساتھ ڈاکٹر لگاؤ تو تم کیوں خلاف ورزی کر رہے ہو؟اب اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں نے اپنی جان پر کھیل کر تمہیں گنجا کر جانا ہے۔"وہ صوفے پر چڑھی عمر کو وارن کر رہی تھی۔اس سے غلطی ہوئی تھی کہ اس نے عمر کو کورین ایمبیسی سے اپنا اسٹیمپ شدہ پاسپورٹ اٹھانے کا کام سونپا تھا۔چونکہ وہ لاہور سے واپس آ رہا تھا اس لیے اس نے چند دن پہلے اٹھا لیا تھا اور اب وہ نور کو واپس دینے سے انکاری تھا۔اسے کوریا میں اسکالرشپ مل گیا تھا اور تقریباً جون کے آخر میں اس نے جانا تھا اور ابھی ایک مہینہ پڑا ہوا تھا۔وہ آخری وقت تک اپنا کام لٹکا کر نہیں رکھ سکتی تھی اسی لیے ساری تیاریاں جلدی کر رہی تھی۔

"اور جب میں کہہ رہا ہوں کہ میرے نام کے ساتھ اسپیشل انجینئر لگاؤ تو تم کیوں مجھے صرف عمر بول رہی ہو؟مانا ابھی ڈگری مکمل نہیں ہوئی لیکن ختم تو ہونے والی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں تو اس وقت تک میں عمر ٹانگا ہی بولوں گی جب تک میرا پاسپورٹ واپس نہیں کرتے۔ اتنی مشکل سے بابا نے میرے کوریا جانے کا انتظام کیا ہے۔ تمہیں کوئی اللہ کا خوف ہے؟ اور تم میرا پاسپورٹ پھاڑنے کے چکر میں ہو۔"

"جب میں یونیورسٹی کی طرف سے دیا جانے والے اسکالرشپ قبول نہیں کر رہا تو تم کیوں کوریا جا رہی ہو؟ میں نے تو صرف انگلینڈ ہی جانا تھا۔" وہ لاؤنج کے آخری سرے پر بنے ڈائننگ ٹیبل کے پیچھے کھڑا تھا۔ نور کے ہاتھ چڑھ جاتا تو اس نے عمر کے بال ہی نوچ لینے تھے۔

"تو یہ تمہاری مرضی ہے تمہیں اگر پاکستان میں رہ کر پڑھنا ہے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ کوئی پاگل ہی ہو گا جو اتنا اچھا اسکالرشپ چھوڑ کر بیٹھا ہے۔ تمہاری جگہ میں ہوتی تو اسی وقت کو اسکالرشپ دینے والے کا چہرہ چومتی پر تمہیں اسکالرشپس کی کیا قدر؟ میری طرح محنت کر کے لی ہوتی تو بات تھی۔ اپنے آئی کیو لیول کی وجہ سے ہی بیٹھے بٹھائے اسکالرشپ مل گیا اور وہ بھی تم نے نہیں لیا۔ تم سے بڑا ڈفر اس دنیا میں نہیں ہے عمر!" وہ بھی دو بدو جواب دے رہی تھی لیکن عمر کی ایک ہی رٹ تھی کہ

www.novelsclubb.com

نورالفجر کہیں نہیں جائے گی تو نہیں جائے گی حالانکہ اقبال عالم اور عمیر کو اسے بھیجنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا کیونکہ ان سب کا ماننا تھا پانچ سال بعد نور کو اس کی محنت کا پھل ملا ہے تو اسے جانا چاہیے کیونکہ ایف ایس سی کرنے کے بعد سے ہی نور نے اسکالرشپ لینے کی تگ و دو لگائی ہوئی تھی۔اس وقت نورالفجر کے پاسپورٹ پر لڑائی چل رہی تھی۔

سلمیٰ بیگم کچن میں کسی بہن سے فون پر بات کر رہی تھیں، ہادیہ اور عینی کو ان دونوں کی لڑائی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اس لیے وہ کمرے میں تھیں۔اقبال عالم اور عمیر ابھی تک آفس سے نہیں آئے تھے۔لاؤنج کا حال ان دونوں نے بگاڑا ہوا تھا اور لاؤنج کی حالت سے سلمیٰ ابھی ناواقف تھیں۔

عمر لاہور یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا اور چونکہ وہ انجینئرنگ کر رہا تھا اس لئے اس کا پڑھائی سے رابطہ زیادہ تھا اور وہ کسی کسی ویکنڈ پر ہی گھر آتا تھا۔عینی بھی میرپور کے ایک کالج میں پڑھتی تھی۔اسے بھی عمر کی طرح بیرونِ ملک جا کر پڑھنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔اس لئے اس کی مکمل طور پر حمایت عمر کے ساتھ تھی۔

ان دونوں نے گھر میں دنگل ڈالا ہوا تھا البتہ سلمیٰ ان کی لڑائیوں سے محظوظ ہوتی تھیں کیونکہ عمیر کچھ سنجیدہ طبیعت کا تھا اور عینی زیادہ تر پڑھائی کرتی اور سوتی تھی اور اپنے کمرے میں ہی پائی جاتی تھی۔ہادیہ کے ساتھ ہی وہ گپ شپ لگاتیں یا ان کے بیٹے زایان کو سنبھالتیں۔ سلمیٰ روایتی ساس ثابت نہیں ہوئیں تھیں۔اپنے شوہر اور بچوں کے لیے کھانا ابھی بھی وہ خود بناتیں تھیں البتہ ہادیہ ان کی مدد کرتی تھی۔ایسے میں جب نور اور عمر گھر آتے تو اپنی لڑائیوں سے گھر کو آوازیں بخشتے تھے۔ان کی نزدیک وہ لوگ سیریس لڑائی لڑتے تھے لیکن والدین ان کو بچگانہ لڑائیاں قرار دیتے تھے۔

"ہاں تم کسی کا بھی چہرہ چوم لیتی۔ایڈیٹ!اب نا جانے کیسے اُن استری شدہ چہرے والے لوگوں کے ساتھ رہو گی!"وہ اس کے لئے فکر مند بھی تھا لیکن اسے بتا نہیں پا رہا تھا۔وہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اکیلی کیسے رہو گی؟کتنے مسائل ہو جاتے ہیں باہر پڑھنے کے لیے جانے والوں کے۔ادھر کسی کو جانتی بھی نہیں ہو وغیرہ۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں مسئلہ کیا ہے عمر؟ میں نے رہنا ہے نا وہاں تو میں رہ لوں گی۔ تم کیوں فکر کر رہے ہو؟ خبر دار جو میرے کورینز باشندوں کے بارے میں کچھ کہا تو اور تمہیں جو سارے کورین ایک جیسے نظر آتے ہیں نا اپنی آنکھوں کا علاج کروالو وہ سب ایک طرح نہیں دکھتے۔" وہ بھی مقابلہ کر رہی تھی۔ آخر کو کورین لوگوں کا دفاع وہ بہت چھوٹی عمر سے اپنے گھر میں کرتی آ رہی تھی کیونکہ وہ کورین بخار میں مبتلا تھی۔

"تم دونوں نے لڑنا ہے تو باہر گلی میں جا کر لڑو تاکہ پورے محلے کو پتہ لگے کہ گھر پہ ہو دونوں۔ کب سے میرے کان کھا رہے ہو۔ ابھی زبینہ (بہن) بھی پوچھ رہی تھی کہ کیا کسی چڑیا گھر میں گئی ہوئیں ہوں جو جانوروں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب ان کو کیا بتاتی یہ دو ڈنگر میرے ہی ہیں۔" سلمیٰ بیگم نے دونوں کو لتاڑا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو پیاری سلمیٰ! اگر اپنے اس بیٹے کو ابھی نہ نتھ ڈالی تو انجام برا ہو گا۔" نور نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو سلمیٰ نے اپنا جوتا اتار کر ہاتھ میں پکڑا اور وہ دونوں ہی ماں کی پہنچ سے کافی دور ہو گئے۔

اب اونٹ جتنے قد تھے تو مار کھاتے اچھے نہیں لگتے تھے۔

"اگلے دو منٹ میں یہ لاؤنج اپنی اصلی حالت میں ہو۔" وارننگ دی جا چکی تھی۔

"چلو میری ماں کے بہادر سپوت کام پہ لگو۔ میرے تو بابا آ گئے ہیں۔" وہ کہتی ہوئی باہر بھاگی جہاں سے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔

"ویسے ماما آپ اس آفت کو کیوں نہیں روک رہیں ساؤتھ کوریا جانے سے؟ میں پاگل ہو جاؤں گا یار اس کے بغیر۔"

www.novelsclubb.com

"تو یوں کہو نا تمہیں اس کی جانے کی تکلیف ہو رہی ہے۔ اتنی دیر سے بحث کیوں کر رہے تھے اس کے ساتھ؟" وہ خود ہی لاؤنج ٹھیک کرنے لگیں۔ (اپنی نکمی اولاد کا ماؤں کو پتہ ہوتا ہے)

"ماما میں پوچھ رہا ہوں آپ کیوں نہیں منع کر رہیں نور کو؟" وہ خفت زدہ بولا۔

"کیونکہ میں ہٹلر قسم کی ماں نہیں ہوں۔ تم لوگ جو جائز بات کہتے ہو وہ ماننے میں کوئی حرج نہیں۔"

"لیکن ماما آجکل کا ماحول نہیں ہے اکیلی لڑکی کو باہر بھیجنے کا۔ مطلب آپ کو تو ان ممالک کا پتا ہے نا!"

"تو تم چلے جاؤ اُس کے ساتھ۔ میں تو اُسے اللہ کے بھروسے بھیج رہی ہوں اور ماشاءاللہ سے نور 23 سال کی ہو گئی ہے۔ اپنا اچھا برا سمجھ سکتی ہے اور تم مجھے زیادہ پمپ کرنے کی کوشش نہ کرو۔" وہ اب ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگا رہیں تھیں۔

"میں بھی یہی کہہ رہا ہوں 23 سال کی ہو گئی ہے۔ پڑھائی بھی تقریباً ختم کر چکی ہے۔ چھوڑیں آگے پڑھانے کو اس کے ہاتھ پیلے کر دیں۔"

"ہائے اللہ! بابا اسے دیکھیں کیا بکواس کر رہا ہے؟ میں ابھی شادی؟ اوہ مائی گاڈ عمر! تم مجھ سے اتنے تنگ ہو؟ یقیناً اپنی ان دیکھی بیوی کا راستہ صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ بیٹا دیکھتے جاؤ تمہاری

شادی مجھ سے پہلے ہو گی۔"نورا قبال عالم اور عمیر کے ساتھ اندر آ رہی تھی تو عمر کے آخری بات اس کے کان میں پڑی تو حیرت سے اپنے باپ سے کہہ رہی تھی۔

"ہاں تو تمہیں ساری زندگی اس گھر میں تو نہیں رکھوں گا۔"عمر اب بول کے پھنس گیا تھا اس لیے اب اپنی بات کا دفاع تو کرنا تھا۔

"میں اپنے باپ کے گھر ہوں اور یہ ساری عمر کا طعنہ کسے دے رہے ہو ہاں؟ اللہ کرے جب تم شادی کرو تو تمہیں اس گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے۔ تم اور تمہاری ان دیکھی بیوی کسی highly populated بلڈنگ کے اپارٹمنٹ میں اکیلے رہ رہے ہو!"

"اس سے اچھی بات کیا ہو گی؟ پرائیویسی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"عمیر نے کھانس کر عمر کو ہوش دلایا کہ وہ گھر پہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ ملاحظہ کریں اس مچھلی بازار کی بولیوں کو۔ میں ذرا کھانا دیکھ لوں۔" سلام دعا کے بعد سلمیٰ نے اقبال صاحب اور عمیر سے کہا۔

"بابا اس سے بولیں میرا پاسپورٹ واپس کرے۔ بہت مذاق ہو گیا، اتنے دنوں سے اسے شرافت کی زبان سمجھ نہیں آ رہی تھی۔" عمر قد میں بہت لمبا تھا اور نور اس کے ساتھ کھڑی ہو جائے تو اس کی چھوٹی بہن لگتی تھی۔ کچھ اس کی داڑھی کمال تھا کہ کافی بڑا لگتا تھا۔

وہ دونوں بچوں کی طرح لڑ رہے تھے۔ اقبال صاحب کے لیے وہ ابھی بھی بڑے نہیں ہوئے تھے۔ ماں باپ کے سامنے بچپنا خود ہی آ جاتا ہے اور چاہے آپ کتنے ہی میچیور کیوں نہ ہوں ان کے سامنے ضد کرنے کا دل کرتا ہے اور پھر اپنی بات منوانے کا دل کرتا ہے اور یہ نعمت بھی کسی کسی کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کی قدر کریں ورنہ اللہ واپس لے لیتا ہے۔

"کیوں بھئی عمر تم نے میری بیٹی کا پاسپورٹ کیوں ضبط کر لیا؟" وہ اب معاملہ ٹھنڈا کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔

"بس یہ نہیں جائے گی پڑھنے۔" عمر نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"اگر یہ کہیں نہیں جائے گی تو تم بھی آج سے گھر بیٹھو گے۔" اقبال صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

"بابا!" وہ بے یقینی سے بولا۔

ہادیہ کمرے سے باہر آئی اور ان لوگوں کو سلام کیا پھر کچن میں چلی گئی۔

"میں مر دہوں۔"

"میری بیٹی انسان ہے۔" اقبال صاحب نے کہا۔

"وہ لڑکی ہے اتنی دور اکیلی کیسے رہے گی؟"

www.novelsclubb.com

"تم ساتھ چلے جاؤ۔" اقبال صاحب نے حل پیش کیا۔

"بیٹا اب تو مقابلہ کر ان باپ بیٹی کا۔" عمیر نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمر کے کندھے پر ہاتھ مارتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"استغفراللہ بابا میں ان گوروں کے شہر کیوں جاؤں گا؟"عمر نے واضح طور پر برا منایا۔

"وہ گورے نہیں ایشیائی ہیں۔"نور نے تصیح کی۔

"واٹ ایور! میں تو ہر گز نہ جاؤں گا۔"

"پھر منہ بندر کھو اور نور کو جانے دو۔یہ تمہاری طرح ڈرپوک نہیں کہ ذرا سا ماحول میں چینج برداشت نہ کر پائے۔بہن کو کھلے دل سے دعاؤں کے ساتھ بھیجو نہ کہ تنگ دلی سے۔"اقبال صاحب نے واضح طور پر اس کا لاہور ہاسٹل سے واپس آنے پر چوٹ کی کیونکہ جب وہ نیا نیا وہاں گیا تھا تو نئے ہونے کی وجہ سے اسے دوست بننے کی آفر ہوئی اور اس کے ہاسٹل کے لڑکوں نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا وہ دل برداشتہ ہو کر گھر واپس آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک رات سوتے ہوئے اس کا کمبل غائب کر دیا گیا اور پھر نیو ہاسٹل میٹ کی خوشی میں اسے آئس کریم میں نمک ڈال کر دیا گیا۔اس پر اکتفا نہیں ہوا تو نہاتے ہوئے باتھ روم کا پانی بند کر دیا گیا اور اس

پر ستم یہ کہ نہانے کے لیے سرد راتوں میں گرم پانی تک میسر نہیں ہونے دیا۔ ظلم کی انتہا تھی کہ اس کے کمرے میں چوہے چھوڑ دیے گئے اور وہ میر پور کا معصوم بچہ اتنے سے پرینکس برداشت نہ کر پایا اور چند دنوں بعد سب چھوڑ چھاڑ کر واپس اپنے گھر! اب وہ وہاں نہیں پڑھے گا لیکن دو دنوں بعد اسے واپس جانا پڑا اور اس میں بڑا ہاتھ نور کا ہی تھا جس نے اسے سمجھایا تھا کہ بابا نے ہمیں اتنا ڈرپوک نہیں بنایا کہ دو چھوٹے سے پرینکس سے ڈر کر گھر میں چھپ جائیں۔ وہ اسے کوئی پتھر مارے تو بدلے میں اینٹ مارنے کا درس دیتی منا چکی تھی۔ پھر اسے اس کا مشن بھی یاد دلایا اور اقبال صاحب نے یونیورسٹی اور ہاسٹل کے انتظامیہ سے بات کرنے کا کہا جس پر اس نے منع کیا لیکن واپسی پر وہ ہلکا پھلکا محسوس کرتا رہا جب وہ ہاسٹل میں ایڈجسٹ ہو گیا تو اس کی لڑکوں سے دوستیاں بھی ہو گئیں پھر وہ بھی ان کے ساتھ مل کر نئے آنے والے لڑکوں کو تنگ کرنے میں پیش پیش رہنے لگا۔ ابھی اقبال صاحب نے کہا تو کیا کیا یاد نہیں آیا تھا اف!

"بابا۔" اس نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

"صحیح کہتے ہیں سب۔لاڈلی تو بس یہی ہے۔"وہ خفا ہوتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی شک عمر؟"نور نے اسے چڑایا۔

"جاؤ بندر یا جہاں مرضی جاؤ۔"اس کا پاسپورٹ جیکٹ کی اندرونی جیب سے نکال کر سینٹرل ٹیبل پر پھینکتے ہوئے بولا۔وہ واقعی ناراض ہو چکا تھا اور وہ جانتا تھا بابا اس کی سائیڈ کبھی نہیں لیں گے لیکن وہ کیسے نور کو اکیلے بھیج رہے ہیں؟

"عمر!"وہ فوراً سیدھی ہوئی اور عمر لمبے لمبے ڈگ بڑھتا گھر سے باہر جا رہا تھا۔وہ اپنے بھائیوں کے اور گھر کے ہر بندے کے موڈ سے واقف تھی کہ کب، کون مذاق کے موڈ میں ہے اور عمر سنجیدہ تھا۔

"عمر میری بات تو سنو!"اس نے سیڑھیوں کے آخری زینے سے چپل اٹھائی۔وہ چپل پہن کر اس کے پیچھے جانے لگی تو اقبال صاحب کی آواز پر رکی۔

"تمہیں آگے بہت سے لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑنا ہوگا پھر کہیں جا کر منزل ملے گی۔ منزل تک پہنچتے پہنچتے انسان بہت کچھ قربان کر دیتا ہے اور ابھی تو تم نے کچھ بھی قربان نہیں کیا نور الفجر!" اقبال عالم سنجیدہ تھے اور اس کے قدم رک گئے۔ وہ خاموشی سے واپس ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"کیا آپ عمر کو منا نہیں سکتے؟" سلمیٰ اور ہادیہ کھانا لگا چکیں تھیں۔

"میں تو کہیں نہیں جا رہا جو اسے مناؤں۔ تمہیں خود کچھ کرنا پڑے گا!"

"اس اُلو کے۔۔۔" اسے فوراً بریک لگی کہ وہ باپ سے بات کر رہی ہے۔ "آنے دیں واپس ایسے کیسے کر سکتا ہے میرے ساتھ!" اپنی زبان دانتوں تلے دباتی وہ بولی۔

"تمہیں ایسی بہت سی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"عمر سنجیدہ تو نہیں ہے بابا اور پلیز آپ تو ایسی باتیں مت کریں۔ اب مجھے لگ رہا ہے کہ میں غلط کر رہی ہوں۔"

"نہیں تم جانا چاہ رہی تھی اب یہ میرا حکم ہے کہ تم جاؤ اور نہایت قابل ڈاکٹر بن کر واپس آؤ!"

انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا۔

سلمیٰ بیگم کچن کے دروازے کے پاس کھڑی سن رہی تھیں ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ایسا لگ رہا تھا وہ اسے گھر سے رخصت کر رہے ہیں۔اس نے باپ کے سینے پر سر رکھ لیا۔وہ یہ سب بہت مس کرنے والی تھی،پرائے ملک میں،اکیلے!

"واپس آ کر صرف وہی ہو گا جو میں کہوں گا۔"اقبال عالم نے کہا تو اس کا دل دھڑکا۔کیا پھر سے پرانے رشتے بحال کرنے کے لئے وہ آیاز کے ساتھ بیاہی جائے گی؟وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"میں مر جاؤں گی لیکن آپ کی مرضی کے خلاف ایک قدم نہیں اٹھاؤں گی!پکا وعدہ۔"وہ اس بات کا مطلب سمجھ گئی تھی اور بہت بڑے الفاظ کہہ رہی تھی اور اب ان کا مان بھی اسے رکھنا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ اس کا باپ اس پر اعتماد کرتا ہے تبھی اتنے سالوں بعد ملنے والے بھائیوں سے ایک مرتبہ پھر الگ ہونے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔نور کی وجہ سے پھر رنجشیں بڑھ گئیں پر اقبال عالم کو کوئی ملال نہیں تھا۔اگر تھا تو انھوں نے کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔ان کے پاس اپنی فیملی تھی جو انہیں بہت عزیز تھی۔نور نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ وہ تایا کے گھر شادی نہیں کرے گی اور اقبال عالم نے وہ بات پتھر پر لکیر سمجھی تھی۔وہ لوگ اپنے باپ کی غربت کے دن جانتے تھے۔کیسے وہ ایک فلیٹ سے ایک گھر تک پہنچے لیکن جو حال تھا وہ بہتر تھا انہیں ماضی اور مستقبل کی فکر نہیں تھی۔

"مجھے فخر ہے تم چاروں میری اولاد ہو۔"

"مجھے بھی فخر ہے ہم چاروں کی تربیت آپ دونوں نے کی ہے۔"اس کا اشارہ والدین کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں باتوں میں اتنے مگن تھے کہ عمیر کے کمرے سے باہر آنے کا پتہ نہیں چلا۔اس نے ہادیہ سے اشارے میں پوچھا کہ یہ کیا چل رہا ہے تو وہ رونے کی ایکٹنگ کر کے بتا رہی تھی کہ ایموشنل سین! وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ماں کے پاس گیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"یہاں بھی کوئی پچھتاوا نہیں ہونا چاہیے۔" انہیں خود سے لگا کر وہ باپ بیٹی کی باتیں سننے لگے۔

"پتہ ہے نور بچے میں بہت پر سکون موت مروں گا کہ میں نے تم لوگوں کو صرف دنیا نہیں سکھائی، تھوڑی بہت آخرت بھی سکھائی ہے، میرے مرنے کے بعد میری بخشش کے لئے دعا کرو گی نا؟"

"بابا ایسا مت کہیں۔ اللہ میری ساری زندگی بھی آپ کو دیں۔ آپ بھی وعدہ کریں اگر میں پہلے مری تو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے بہت دعائیں کریں گے!"

"میں اپنی اولاد کو اپنے سامنے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا نور! میں اتنے اعلیٰ حوصلے والا نہیں ہوں۔ تم چاروں میرے جگر کے ٹوٹے ہو۔"

"پھر ہم چاروں کی یہی دعا ہے کہ اللہ آپ دونوں کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔"

"آمین!" عمیر اور ہادیہ نے آمین کہا تو اس نے مسکرا کر پیچھے دیکھا۔ اسی لمحے عینی اپنے کمرے سے باہر آئی۔ اقبال عالم اور عمیر کو سلام کرنے کے بعد کہا۔

"نوراللہ کا واسطہ ہے بابا کو گھر آنے کے بعد فریش ہو لینے دیا کرو۔ چپک کر ہی بیٹھ جاتی ہو۔ بندہ دیکھتا ہے کہ بابا تھکے ہوئے آئے ہیں۔"

"اچھا اچھا بس کرو کمرے میں ہی بند رہا کرو! جائیں بابا آپ فریش ہوں لیں۔" لاپرواہی سے عینی کو ٹوکتی وہ اٹھ کر اپنا پاسپورٹ دیکھنے لگی۔

ہونہہ ہر جگہ روحان سکندر بننا ضروری ہوتا ہے۔ عینی بھی اس کے سر پہنچی کہ پاسپورٹ پر اس کے جانے کی تاریخ دیکھ لے۔ اقبال عالم کمرے میں چلے گئے تو سلمیٰ بھی ان کے ساتھ گئیں۔

"آج بڑے ایموشنل سین ہو رہے تھے۔ خیریت؟"

"تمہاری شادی کی ڈیٹ فکس کر رہے تھے۔" نور نے مذاق کہا۔ وہ ڈائننگ ٹیبل پر اپنی کرسی کھینچے بیٹھنے لگی۔ کھانے کا ٹائم تھا مطلب سب ادھر آ ہی جائیں گے۔

"اتنی کیا جلدی ہے؟" وہ سیریس ہو گئی۔

"میں کوریا جاؤں گی اور تم اپنے سسرال۔ سب نے اسی پر اکتفا کیا ہے تمہاری شادی ہو جائے تو تم بھی نکلو اس گھر سے۔ عمیر بھائی گھر داماد بن رہے ہیں۔ بھائی بڑا سکوپ ہے آج کل گھر داماد کا!" ہاتھ اٹھا کر عمیر کو کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔

"عمر کے حالات گھر سے بھاگ کر شادی کرنے والے لگ رہے ہیں۔ پیچھے رہ گئے میرے بوڑھے ماں باپ۔ تو بھئی جدھر میں اُدھر میرے ماں باپ!" شان بے نیازی سے اس نے سب کا مستقبل بتایا۔ ہادیہ تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

"یہ گھر داماد کا سکوپ تمہیں ہی مبارک ہو۔ اپنی شادی کی بات پر کیسے اچھل رہی تھیں؟" عمیر نے اسے آڑے ہاتھوں لیا لیکن آگے نور تھی جو نارمل لڑکیوں کی طرح شادی کے نام پر بالکل بھی نہیں شرماتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اس سے پوچھے بغیر بابا کچھ نہیں کریں گے اور وہ ساتھ ہیں تو باقی سب کی کیا فکر؟ دوسرا اس کا کبھی اس کانسیپٹ سے واسطہ ہی نہیں پڑا کہ لڑکیوں نے اتنا پڑھ کر بھی گھر داری کرنی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کہہ تو ٹھیک رہی ہے نوری!" ہادیہ نے بھی نور کی طرف داری کرتے ہوئے عمیر کو چھیڑا.

"میری شادی کی فکر نہ کرو۔ تمہاری طرح بابا کو خوار نہیں کروں گی جو رشتہ آئے گا قبول کر لوں گی۔" عینی نے اپنی بات کی۔اب اسے پتہ چلا کہ وہاں مذاق ہو رہا ہے۔

"اووووو!" باقی تینوں نے مشترکہ ہوٹنگ کی۔

کچھ دیر میں اقبال صاحب باہر آ گئے اور عمر کا پوچھا جو کہ غائب تھا۔اس کا نمبر ملایا اور فوراً کھانے کی میز پر آنے کا حکم دیا۔وہ واک کرنے کی نیت سے باہر نکل گیا تھا لیکن اسے یہ بھی پتہ تھا کہ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا لیکن اس کے آنے تک کوئی نہیں کھائے گا تو اگلے تین منٹ میں ہانپتا کانپتا وہ بھی کھانے کی ٹیبل پر موجود تھا لیکن اتنا ہی سنجیدہ جتنا جاتے وقت ہوا تھا۔وہ خاموش رہا تو نور کو برا لگا۔

"عمر یار ناراض تو نہیں ہو۔یہ لو میرا پاسپورٹ پھاڑ دو۔نہیں جاتی میں۔" وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔عینی نے بے آواز تالی بجائی کہ عمر پھاڑ دو پاسپورٹ! سارے فساد کی جڑ ہی یہی ہے۔

"بابا لوگوں سے کہہ دیں میں کسی سے ناراض نہیں ہوں اور پاسپورٹ کو پھاڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرے باپ کی حق حلال کی کمائی لگی ہوئی ہے۔"

"لوگ سن لیں۔ میرا بیٹا ناراض نہیں ہے!" اقبال صاحب نے وہی بات نور تک پہنچائی۔ وہ سب ان کی بات پر ہنسے۔

اب سلاد کو لے کر جنگ شروع ہو گئی تھی۔ غصے میں سارے کھیرے عمر نے اپنی پلیٹ میں نکال لیے تھے اور ان دونوں کو ہی سلاد میں صرف کھیرے پسند تھے۔ مطلب ان کی ناراضگی ختم ہو گئی تھی وہ لوگ اب نور کی پیکنگ کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

*****

www.novelsclubb.com

اس کی فیکٹری کی بنیاد رکھی جا چکی تھی اور اب تو اس کا تعمیراتی کام بھی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ آج کل اسی پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا اس کا زیادہ تر وقت وہیں مستریوں مزدوروں کے ساتھ گزر

رہا تھا۔چند دنوں میں جتنا کام ہو چکا تھا وہ بہت خوش تھا ان کا کام کرنے والوں سے جو مہارت سے صبح سے شام تک کام کرتے تھے کیونکہ سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے ہو رہا تھا اس لیے وہ ان کی دل سے قدر کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔کس طرح وہ لوگ اینٹیں اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے، پھر سمنٹ لاتے،اس میں پانی مکس کر کے اس کی تھالیاں اٹھا کر مستری کو دیتے، سیمنٹ بجری، ریت کی بوریاں اٹھا اٹھا کر لاتے، کس قدر جسمانی مشقت تھی۔مزدور ایک دن میں جتنا کام کر رہے تھے روحان کو اپنی ہمت ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ایک دن میں پانچ سو کے قریب سیڑھیاں اترتے چڑھتے تھے اور وہ گدھوں کی طرح کام میں جتے ہوئے تھے۔اسے ترس آتا تھا ان مزدوروں پر۔وہ پورا دن ان تھک محنت کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ پندرہ سو کماتے تھے اور کم از کم آٹھ سو۔ان کی قدر کرنا ہمارے ملک میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔

www.novelsclubb.com

آج اس کی تین ایکڑ پر پھیلی اس وسیع و عریض فیکٹری کا لینٹر پڑنے والا تھا اور وہ اس وقت بھی وہیں موجود تھا۔

شام کو اسے میر پور پہنچنا تھا کیونکہ آج شایان کی مہندی تھی۔ وہ اس وقت ثناءاللہ اور خبیب کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ لوگ آئیں تو روحان میر پور کے لیے نکلے۔ وہاں گرم دھوپ میں کھڑا وہ پچھلے چند مہینوں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کس طرح وہ سب سے لاتعلق رہا تھا۔ کسی کی فون کال نہیں ریسیو کرتا تھا اور نہ کسی کو خود کال کرتا تھا سوائے حدیقہ بیگم کے۔ ان سے بھی بس خیریت وغیرہ پوچھ کر فون بند کر دیتا تھا اور آیان کے واپس آنے کا اسے حدیقہ بیگم سے ہی پتہ چلا تھا۔ اسے امید تھی کہ آیان اس سے ملنے لاہور آئے گا لیکن وہ نہیں آیا تھا بلکہ اس نے آیان کو منہ دکھانے لائق چھوڑا ہی کہاں تھا؟ اور علیزے! وہ اس کے بارے میں سوچتا ہی نہیں تھا، اس نے اپنے آپ کو کام میں اس قدر بزی رکھا تھا کہ اسے کوئی انسان، کوئی رشتہ یاد نہیں رہا تھا۔ وہ خود غرض بن گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہاں پر ہی کھڑا مستری سے باتیں کر رہا تھا جو کام کرتے کرتے نا جانے اپنی کتنے نمبر والی شادی کے قصے سنا رہا تھا اور وہ غائب دماغی سے مسکراتے ہوئے سنے جا رہا تھا اور وہ مستری اس کی توجہ پا کر بے لگام بولے جا رہا تھا۔ ٹی وی پر روحان بہت موڈی اور مغرور انسان لگتا تھا لیکن ابھی پاس بیٹھے وہ اسے

عام بندہ ہی لگ رہا تھا۔دن کا کھانا اس نے انہیں لوگوں کے ساتھ کھایا تھا تو اس نے ان سب مستری مزدوروں کے ساتھ اچھی گپ شپ لگائی تھی۔ تین ہو رہے تھے اور اس وقت چائے کا دور چل رہا تھا۔اس نے جو ایک کام نہایت خوش دلی سے کیا تھا وہ یہ کہ ان کام کرنے والوں کو دن کا کھانا اور دو وقت کی چائے مقررہ وقت پر فراہم کرنا تھا۔

چائے لے کر آنے والے لڑکے نے اسے کسی لڑکی کے نیچے آنے کی اطلاع دی تھی۔وہ سمجھا تھا کہ اس کی کمپنی DOP میں سے کوئی آیا ہو گا کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے آج کل روحان سکندر کہاں ہوتا ہے اس لئے اس نے اس لڑکی کو اوپر بھیجنے کا کہا۔چائے کا کپ لبوں سے لگائے وہ مستری کے تیز تیز چلتے ہاتھوں کو دیکھتا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو روحان کیسے ہو؟"آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پیچھے پلٹا۔چہرے پر سنجیدگی در آئی اور رگیں تن گئیں۔وہ اس کے وہاں آنے کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"کپ زمین پر رکھتے ہوئے وہ اس تک گیا۔

"دیکھو! میں نے تمہیں ڈھونڈ ہی لیا۔" وہ چہکتے ہوئے کافی اونچا بول رہی تھی۔

"یہاں آنے کا مقصد جان سکتا ہوں؟" اس نے سختی سے پوچھا۔

"تم نے میرے پرپوزل کے بارے میں کیا سوچا؟"

"یہاں سے فوراً چلی جاؤ۔"

"نہیں مجھے جواب دو اور ہاں میں دو۔" وہ اس کے قریب آئی اور اس کے کالر پر سے ان دیکھی گرد ہٹائی۔

"کیا تم دھوپ میں کھڑے خود کو تھکاتے رہتے ہو؟ انہیں کام کرنے دو یا کسی اور کی ڈیوٹی لگاؤ۔ خود کو فضول میں ہلکان کر رہے ہو۔" اس نے فکر مندی ظاہر کی اور ٹشو سے اس کی پیشانی پر آیا پسینہ صاف کرنے لگی۔ اس کے ہاتھ سے ٹشو کھینچ کر روحان دور ہوا۔

"میں تمہیں جواب دے چکا ہوں اور میرا یہاں دھوپ میں کھڑا ہونا تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔اب بہتر ہے اپنی حد میں رہو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔"قریب سے ایک مزدور بجڑی اٹھائے کنزہ کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھتا دوسری طرف جا رہا تھا۔

"چچ... چچ... تمہیں اگر ان پر ترس آتا ہے تو ان پر پیسوں کی بارش کر دو۔کم از کم بیچارے نئے کپڑے تو خرید لیں۔"اس کا اشارہ خستہ حال کپڑے پہنے مزدور کی طرف تھا اور روحان مزدور کو دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گیا۔اس کے نزدیک ان مزدوروں کی بہت عزت تھی۔

"میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا علیزے کو مجھ سے دور کر کے مجھے حاصل کر لو گی؟"اس نے صرف وارننگ کے لیے علیزے کا نام استعمال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے تم سے دور نہیں کیا۔وہ خود گئی ہے۔"کنزہ بیچ میں ڈھیٹ واقع ہوئی تھی،کہتے ہوئے وہ چھت کے آخری سرے پر جا کھڑی ہوئی اور نیچے مزدوروں کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے؟ کیوں وہ کام کر رہی ہو جس سے میرے دل میں تمہاری عورت ہونے کی حیثیت سے بھی عزت ختم ہو گئی ہے۔"

"تمہیں ان بیچاروں پر تھوڑا ترس کھانا چاہیے۔" روحان کی بات کو بالکل نظر انداز کر کے وہ مسکرا کر بولی۔

"اتنا کام کرواتے ہو اور پیسے اتنے کم دیتے ہو۔" وہ اپنے بیگ میں کچھ تلاش کرنے لگی۔ کنزہ کو خود کے سامنے مسکراتا دیکھ کر اس کا خون کھول رہا تھا۔

"استاد جی جلدی ہاتھ چلاؤ۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔" وہ کسی صورت اپنا غصہ اس پر نہیں اتارنا چاہتا تھا اس لیے وہ دوسری طرف کام کرتے مستری سے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"Hey۔۔ تم سب کے لئے پیسے پھینک رہی ہوں نیچے جا کر اٹھا لینا۔" کہتے ہوئے اس نے فضا میں نہ جانے جانے کتنے نیلے رنگ کے نوٹ اچھالے تھے۔ روحان مشتعل سا اس کی جانب گیا۔

"کیا چیپ حرکت ہے یہ؟" وہ غصے سے اس پر دھاڑا۔ کنزہ کی چال میں ذرا بھی لڑکھڑاہٹ نہیں ہوئی تھی۔اس نے روحان کے سامنے مزید ایک نوٹوں کی گڈی نکالی۔اس کی ربڑ اتاری اور اسے دکھاتے ہوئے دوبارہ نیچے پھینک دی۔روحان نے کرب سے نیچے دیکھا تو مزدور ایک دوسرے سے پیسے چھین رہے تھے اور جس کو جتنے مل رہے تھے وہ خوشی سے نہال ہو رہا تھا اور جو اوپر تھے وہ مزدور بھی نیچے کی جانب بھاگے۔امیر لوگوں کی تفریح ان کے لیے دو وقت کی روٹی کا سامان کر گئی تھی اور وہ اسی میں خوش تھے۔روحان کی رگیں تن گئیں۔اس نے بڑی مشکل سے خود کو کنزہ پر ہاتھ اٹھانے سے روکا۔

"یہ سب کر کے تم کیا شو کروانا چاہ رہی ہو؟" وہ تنفر سے بولتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔کیسے وہ کسی کی بے بسی کا مزہ لے سکتی ہے؟

"دیکھو تو سب کتنے خوش نظر آ رہے ہیں؟ایسے مدد کرتے ہیں کسی کی۔" وہ اسے سکھا رہی تھی۔اس نے روحان کی توجہ نیچے کی جانب مبذول کروائی تو وہ اپنا آپ کھو بیٹھا تھا۔

ایک نظر تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہکابکا سے مستری کو دیکھا پھر کنزہ کو بازو سے پکڑ کر اسی چھت کے آخری سرے پر لے گیا اور گردن سے پکڑ کر اسے آگے کیا۔

"روحان!" وہ خوف سے چلائی اور اس کا بازو کس کر پکڑا۔

"خدا کی قسم اگر آئندہ تم مجھے میرے آس پاس نظر آئی تو اتنی ہی اونچائی سے نیچے پھینکوں گا اور تمہاری موت کو خودکشی ٹھہراؤں گا! تم جانتی ہو میں اپنے لفظوں کا پکا ہوں۔ ابھی بھی دھکا دے سکتا ہوں۔ بولو کیا چھوڑ دوں تمہیں یہاں پہ؟" وہ بالکل آخری سرے پر کھڑا تھا اور کنزہ نیچے جھول رہی تھی اور نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"اس سے پہلے میں کچھ کروں۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے!" وہ اس کا مزید لحاظ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے اسے موت کے قریب لے جا کر واپس پیچھے کھڑا کرتے ہوئے وہ مدھم سا مسکرایا تھا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کنزہ اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔ کچھ دیر پہلے والی پراعتمادی اب کہیں نظر نہیں آ رہی تھی اور اس پر روحان تھوڑا پرسکون ہوا۔

"تم جنگلی درندے۔ تمہیں عورت سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے؟" وہ تیز تیز سانس لیتے ہوئے خوفزدہ چہرے سے چیختی ہوئی بولی اور اس سے دور ہوئی مبادا پھر نہ پکڑ لے۔

"میں عورت سے بات کرنے کی تمیز کبھی نہیں بھولتا البتہ سائیکو لوگوں سے میں ایسے ہی بات کرتا ہوں۔" وہ اسے ڈرانے کے بعد نارمل لگ رہا تھا۔

"You can leave now." وہ سختی سے بولا۔

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں!" وہ وارننگ دیتی ہوئی سیمنٹ کے گاڑے کو ٹھوکر مارتی وہاں سے چلی گئی۔

"لالہ یہ کون تھی؟" مستری وہیں ہکا بکا کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"پاگل خانے سے بھاگی مریضہ تھی۔ دوبارہ نہیں آئے گی۔" وہ اب نارمل ہو گیا تھا۔ اسے پھر علیزے کی یاد آئی تھی لیکن اس نے دل کو سختی سے ڈپٹا تھا۔

*****

آج نورالفجر حد سے زیادہ پریشان تھی اور غصے سے کمرے میں مارچ کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔

"لڑکیوں کا بڑا ہونا بھی گناہ ہے۔ کوئی انہیں اپنی مرضی کے مطابق جینے کیوں نہیں دیتا؟ میں اس شہریار، وقار اور آیاز کے جا کر منہ توڑ دوں گی۔ آخر کیا سمجھ کر میرے گھر رشتے بھیج رہے ہیں؟ وہ تو شکر ہے بابا میرے ساتھ ہیں ورنہ آپ نے کسی ایک کو ضرور ہاں کر دینی تھی۔" وہ اس وقت سلمیٰ اور عینی کو باقاعدہ اپنے کمرے میں بٹھا کر باتیں سنا رہی تھی۔ اسے اقبال عالم نے کسی ایک رشتے پر غور کرنے کو کہا تھا اور نور کے سر پر لگی تلووں پہ بجھی۔ یہ رشتے کئی ماہ پہلے اس کے گھر آئے تھے۔ آج پھر وقار کی فیملی آئی تھی۔ اس وقت تو وہ ہاسپٹل میں تھی ورنہ ادھر ہی طبیعت صاف کرتی۔ گھر آنے کے بعد اسے خبر ملی اور اب وہ انھیں باتیں سنا رہی تھی جو اس کے نزدیک اس کی دشمن بن چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"عمیر بھائی گھر پر ہوتے تو تم ایسے چلا نہ رہی ہوتی!" عمیر اپنے کسی دوست کی مہندی پر گیا ہوا تھا اور ہادیہ اس کے ساتھ تھی۔

"وہ بھی اس ساری کاروائی میں تم لوگوں کے ساتھ تھے؟ آنے دو انہیں۔"

"ہمارے زمانے میں تو لڑکیاں کبھی اتنی منہ پھٹ اور بد تمیز نہیں ہوتی تھیں اور ہم نے کبھی آگے ہو کر اپنے ماں باپ کو جواب تک نہیں دیا۔ماریں کھالیں پر مجال ہے جواف تک کیا ہو اور ایک ہماری آج کی اولاد ہے والدین کا کوئی احترام ہی نہیں ہے۔" سلمیٰ بیگم نے اسے غیرت دلانے کو اپنا تکیہ کلام کہا۔ان کا ارادہ اپنی بیٹیوں کو جلد از جلد اپنے گھر کا کرنے کا تھا لیکن ان کی اولاد کے ایسے شوق نہیں تھے۔وہ چاہتی تھیں جانے سے پہلے کم از کم اس کی منگنی ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"ماما اب زمانہ بدل گیا ہے! یہ جملہ میں کتنی مرتبہ آپ کے سامنے کھول کر رکھ چکی ہو لیکن آپ ہیں کہ سننے کو تیار نہیں۔"

"بدلتا زمانہ یہ کہتا ہے کہ ماں باپ کا احترام نہ کیا جائے؟ان سے زبان درازی کی جائے؟"

"مجھے بتائیں میں نے ایسی کونسی حرکت کی ہے جو آپ کو لگ رہا ہے کہ میں آپ لوگوں کی عزت و احترام نہیں کرتی؟"

ساؤتھ کوریا جانے کی اگرچہ تیاریاں مکمل تھیں لیکن اب آئے روز کسی نہ کسی اختلاف کا سامنا کرنے لگی تھی اور اب بالکل جھنجھلا گئی تھی روز روز کی لڑائیوں سے اور وہ لڑائیاں کروانے والے باہر کے لوگ تھے۔جب سے رشتے داروں کو پتہ چلا تھا نور باہر جا رہی ہے ہر کوئی آ کر اس کے والدین کو ان کی غلطی بتا کر گیا تھا۔ان کے گھر ایک ہی بات کو لے کر اتنا لمبا عرصہ لڑائی کبھی نہیں چلی تھی لیکن اب ہو رہی تھی کیونکہ گھر کے معاملات میں گھر والوں سے زیادہ خاندان والوں کا رول آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے تایا پھر سے رشتہ لے کر ان کے دروازے پر آ گئے تھے اور اقبال عالم کے بزنس پارٹنر بھی نور کے لیے اپنے بیٹے کا رشتہ لے آئے تھے۔ان کے بیٹے نے کسی شادی پر نور کو دیکھ کر پسند کیا تھا اور بزنس میرج سے نور ویسے بھی خار کھاتی تھی۔ماں کی طرف والی فیملی میں وہ شادی اس لئے نہیں کرنا

چاہتی تھی کیونکہ ان کا جوائنٹ فیملی سسٹم تھا اور پھر وہ سوچ کر ہی ڈر جاتی تھی کہ سارا دن کام کرتے رہو پھر سونے کے لئے کچھ لمحے نصیب ہوں تو ایسی زندگی وہ ہر گز نہیں گزار سکتی تھی۔وہ دور اندیش تھی اور اسے سمجھ آ رہی تھی کہ کون ان لوگوں سے کس طرح کا فائدہ حاصل کرنا چاہ رہا ہے لیکن سلمیٰ بیگم اس کی ایک بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔وہ جو بڑے بڑے مقاصد رکھتی تھی اس وقت ان رشتوں کے چکروں میں پھنس کر رہ گئی تھی۔

"تم کچھ بھی کہو تمہارے جانے سے پہلے شادی نہیں تو منگنی ضرور کروا دیتے ہیں۔شادی جب کبھی چھٹیوں میں گھر آئی۔"

"اماں ایسا کریں گی تو میں واپس ہی نہیں آنے لگی۔"

www.novelsclubb.com

"تمہارے سگے بھی واپس آئیں گے۔" وہ جی بھر کر جھنجھلائی۔یہ مائیں کبھی بحث نہیں جیتنے دیتیں!

"پھر ایسا کریں ماما آپ مجھے قتل ہی کر دیں، سارا سیاپہ ہی مکے! نہ رہے گی نور الفجر اور نہ آئیں گے رشتے۔"

"میں نے جوتا اتار لینا ہے نور۔"

"آج آپ دونوں پاؤں کے جوتوں سے بھی ماریں تو بھی میں نہیں کر رہی منگنی، شادی۔۔۔ بلاہ بلاہ بلاہ! عجیب پاگل کر کے رکھ دیا ہے۔ شادی نہیں ہوتی تو زندگی ختم نہیں ہوتی ماما۔"

"نور تم بدتمیزی کر رہی ہو۔"

"اماں کو ذرا ہینگر بھی پکڑا دو لیکن میں جانے سے پہلے کوئی منگنی، کوئی شادی نہیں کر رہی۔ بس فائنل!" وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے آخری بات کر کے باہر نکل گئی لیکن اس کی بڑبڑاہٹ ابھی بھی سنی جا سکتی تھی۔

"بھابو(اسٹوپڈ)شہریار،منگ چانگ(ایڈیٹ)آیاز،تورائی(پاگل،بیروزگار)وقار!"مردوں میں سے گھر پہ کوئی نہیں تھاوہ چلاتی ہوئی پورے گھر کو سنا رہی تھی اور سلمیٰ بیگم سر پیٹ کر رہ گئیں۔

"بھابو۔منگ چانگ۔تورائی۔"وہ جھنجھلاہٹ میں پاگلوں والی حرکتیں کر رہی تھی اور کورین زبان بول رہی تھی تاکہ سلمیٰ کو سمجھ نہ آئے اور وہ اسے قبر میں بڑے بڑے بچھو ہونے کے طعنے نہ دیں لیکن کوئی ان پڑھ بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ غصے میں کسی کی تعریف تو کرنے سے رہی!

"پلیز ماما آپ نور کے سامنے ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں؟مجھے معلوم ہے نور کی طرح آپ کو بھی اتنی جلدی نہیں پھر کیوں بار بار اسے hurt کرتی ہیں؟رات کو روتے ہوئے مجھے سنائے گی کوئی نہیں چاہتا میں اس گھر میں رہوں اور مجھے دو گھنٹے اس کا قومی رونا سننا پڑتا ہے۔"نور کے چلے جانے کے بعد عینی نے سلمیٰ سے شکوہ کیا۔

"وہ اس بات کو لے کر بالکل سیریس نہیں ہے۔میں بس یہ بات اس کے کانوں پر چڑھانا چاہتی ہوں کہ وہ کتنا بھی کیوں نہ پڑھ آخر میں کرنا تو ہانڈی چولہا ہے۔"

"انف ماما۔آپ تو ایسی سوچ نہیں رکھتی تھیں پھر کیوں ایسے کہہ رہی ہیں؟"عینی بھی حیران ہوئی۔

"وہ زبینہ کہہ رہی تھی اکیلی لڑکی۔۔۔"

"بس یہ آپ کی آپائیں سارے مسئلے پیدا کر رہی ہیں۔کوشش کریں ان سے رابطہ ذرا کم رکھیں۔ ہمارے گھر کے لیے خطرہ بن رہی ہیں۔کیسے اچانک آپ کو یاد آیا نور بڑی ہو گئی ہے۔"عینی نے ماں کو بات مکمل نہیں کرنے دی۔بے شک اس کا ووٹ عمر کے ساتھ تھا پر نور کا خواب بھی پورا ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔

"ایسے نہیں کہتے کسی کے لئے قرۃ العین!"سلمیٰ نے اسے ٹوکا۔

"پھر ایسے لوگوں کو بھی سمجھائیں کہ کسی کے کان نہیں بڑھتے ان کی فیملی کے خلاف۔"وہ بھی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی اور سلمیٰ بیگم وہیں بیٹھی رہ گئیں۔

جانتی تھیں یہ دونوں کس کی سوچ پہ پروان چڑھی ہیں پھر خود ہی سر جھٹک کر مسکرادیں۔وہ اپنے بچوں کی خوداعتمادی ختم نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن آج کل کے معاشرے کے بارے میں بھی آگاہ رکھنا چاہتی تھیں کیونکہ وہ گھر اندر سے جنت تھا کیونکہ گھر کے لوگ اسے جنت بنانے میں پورا کردار ادا کرتے تھے پھر یقیناً ہر جگہ حاسدین بھی ہوتے ہیں جو جنت کو جہنم میں بدل دیتے ہیں۔وہ لوگ ایک دوسرے کا سہارا تھے اور سہارا ہی بنے رہنا چاہتے تھے۔اگر اب دونوں شہزادیوں کے باپ کو شکایت کرتیں تو ہمیشہ کی طرح انھیں کی طرف داری کی جاتی۔اب نا جانے کہاں بیٹھ کر مذاکرات کر رہیں تھیں۔

******

www.novelsclubb.com

اپنی زندگی کی سب سے تیز ترین ڈرائیو کر کے وہ میر پور پہنچا تھا اور اسے اپنے پن کا احساس ہوا تھا۔ہمیشہ سے کشمیر آکر اسے بہت اچھا لگتا تھا اور اس کی بوجھل طبیعت بھی خوشگوار ہو جاتی تھی۔ایک مرتبہ خبیب اور ثناءاللہ نے اسے میر پور کے بارے میں شعر سنانے کا کہا تھا تو روحان نے کہا تھا۔

"تمہیں کیا بتاؤں وفا کا؟

تم میر پور سے تھوڑی ہو؟"

پھر کتنی ہی دیر اس کے شعر پر وہ ہنستے ہوئے اسے "میر پوری" کہہ کر چھیڑتے رہے تھے لیکن اب کون سی وفائیں؟ وفا کرنے والے چلے گئے۔

گھر پہنچنے پر وہ کتنی ہی دیر گاڑی میں بیٹھا رہا اسے اندازہ نہیں ہوا کیونکہ وہ اب سب کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا خاص طور پر آیان کے سامنے کے لیے۔ وہ معافی مانگنا چاہتا تھا۔ اپنے الفاظ پر شرمندہ بھی تھا لیکن اس نے آیان کے دل میں جو الفاظ چھوڑے تھے وہ ان کا اثر زائل نہیں کر سکتا تھا۔ خیر آ گیا تھا تو سامنا بھی کرنا تھا۔ اس لیے گاڑی سے نکلا اور اندر کی جانب بڑھا۔ کم از کم ابھی وہ آیان سے بیٹھ کر بات نہیں کر سکتا تھا سو اس نے بیسمنٹ میں جا کر تیار ہونے کا ارادہ کیا یقیناً آیان کمرے میں تیار ہو رہا تھا۔ مہندی کے فنکشن کی رونق لگ چکی تھی۔ وہ داخلی دروازے سے اندر آیا اور پورے ہال میں نظر دوڑائی۔ سب اسے ہی دیکھ رہے تھے لیکن وہ جلدی سے اس طرف گیا جہاں

حدیقہ بیگم،ایمان کے ساتھ کھڑیں تھیں۔مناہل سیڑھیاں اترتی آرہی تھی روحان کو دیکھ کر اس کی چیخ ہی نکل گئی۔

"بھائی۔"وہ خوشی سے نہال ہوتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔حدیقہ نے بھی اسے دیکھ لیااور وہ مسکراتے ہوئے ان تک گیا۔ان سے ڈھیروں پیار لیا۔اپنی بہنوں سے ملا،باپ بھائی سے ملا۔ان سب کی شکایات نہایت خندہ پیشانی سے سنیں پھر اسے تیار ہو کر نیچے آنے کا کہا گیا تو وہ اپنے کمرے کے بجائے بیسمنٹ کی طرف جاتے ہوئے حدیقہ بیگم سے بولا۔

"مام ایک فیور دیں۔میرا سامان نیچے بھیج دیں بہت بڑا بلنڈر کر کے آیا ہوں۔"وہ پریشان ہوئیں تھیں کیونکہ آیان بھی کوئی زیادہ خوش نہیں نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پر آیان تو۔۔۔"

"میں اس سے بعد میں بات کرلوں گا۔آپ بھیج دیں جو بھی میں نے آج پہننا ہے۔" وہ ماں جو پیار کرتا نیچے کی طرف چلا گیا۔

"لیکن میں تو یہ بتانے والی تھی آیان نیچے ہے!" وہ شانے اچکا کر سیڑھیاں چڑھتی گئیں۔

ان دونوں نے یقیناً کوئی پرانی شیروانی یا سوٹ نکال کر پہن لینا تھا اس لیے حدیقہ بیگم نے ان دونوں کے ایک جیسے کپڑے پہلے ہی بنوا لیے تھے۔ان دونوں کو فنکشن پر کونسے کپڑے پہنے جائیں والا کریز نہیں تھا اسی لیے حدیقہ جو پسند کرتی تھیں وہ پہن لیتے تھے۔اب وہ ایک ملازم کے ساتھ ان کے کمرے کی طرف جا رہیں تھیں۔

روحان نیچے آگیا اور دل سے دعا کی کہ آج آیان کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن اس کی دعا کسی اور کے حق میں قبول ہو رہی تھیں۔ گردن کو ریلکس کرتا وہ لائیٹس آن کر کے مڑا تو شدید جھٹکا لگا۔

"نووے آیان!"اس نے تھکے تھکے انداز میں گردن پیچھے کو پھینکی۔وہ اس وقت آیان سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں تھا۔اب اسے سمجھ نہیں آیا کہ آگے بڑھ کر گلے ملے یا سابقہ رویہ رکھے۔

"میں تیار ہو لوں"اب وہ کٹہرے میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ علیزے کے علاوہ اس کے باقی دوست بھی اُدھر تھے۔وہ سخت شرمندگی میں گڑھ چکا تھا۔آیان جواب تک اس کے سامنے لمبی ٹیبل سے ٹیک لگائے زمین کو گھور رہا تھا سیدھا ہوا۔

"ویلکم ہوم!"تبریز نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجے میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔

"I screwed up!"وہ ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈالتا خفت سے تسلیم کر رہا تھا کیونکہ سب وہاں موجود تھے تو مطلب سب کو سب معلوم تھا۔وہ سب دیکھ ہی ایسے رہے تھے کہ ابھی سالم نگل لیں گے۔اسی لیے وہ کسی سے سلام دعا لینے آگے نہیں بڑھا۔

آیان کے قدم روحان کی طرف بڑھے۔وہ آہستہ سے چلتا ہوا آرہا تھا۔شاید اس کے معافی مانگنے سے پہلے معاف کرنا چاہتا تھا لیکن جب قریب پہنچنے پر اس کا جارحانہ انداز دیکھا تو چند قدم پیچھے ہٹا۔

"نہیں آیان۔"اسے سمجھنے میں وقت نہیں لگا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔آیان نے ساری قوت مجتمع کر کے اس کے منہ پر گھونسہ دے مارا۔روحان درد سے چلاتا دور ہوا۔

"میں معذرت کر رہا ہوں۔"آیان نے اس کی گردن پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا اور اس کے پیٹ میں گھونسے مارتا رہا۔

"آیان چھوڑو یار!"وہ درد سے دوہرا ہوا۔آیان نے اس کی شرٹ دونوں ہاتھوں سے دبوچی اور اور اس کی کمر پر کہنیوں سے حملے کرتا رہا۔روحان گھٹنوں کے بل چلتا اس سے دور ہوا لیکن وہ نک سک سا تیار اپنے سفید کپڑوں کی پرواہ کیے بغیر اسے مارتا جلاد معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسٹاپ اٹ آیان! بس کرو۔" وہ رو دینے کو تھا۔ اگر یہ غصہ تھا تو بہت برا تھا اور اگر یہ سزا تھی تو بھی ناقابل برداشت تھی۔ آیان نہیں رکا اسے زمین پر گرا کر اس کے اوپر بیٹھا اس کے منہ پر تھپڑ اور مکے برساتا رہا۔ روحان نے دونوں بازوؤں اپنے چہرے کے گرد رکھے ہوئے تھے۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا لیکن سامنے والا آج کسی طرح کے جذبے سے عاری تھا۔

"بس کر دے آیان۔" احمر آگے آیا۔ ثانیہ اور صبا نے تو رخ ہی موڑ لیے۔ اب وہ کیا کرتیں؟ اپنے دوستوں کو ایسے لڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھیں لیکن آیان کا غصہ کسی صورت کم نہ ہوا۔ وہ اس کے بال نوچتا اسے بٹھاتے ہوئے اس پر جھکا اور اس کی ہیزل گرے پر خوف آنکھوں میں نمی دیکھ کر نرم پڑا لیکن پھر بھی اس کا منہ زور سے پکڑے کچھ سخت کہنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابو!" ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑتا اس پر سے اٹھا اور پاؤں سے اسے ٹھوکر مارتا بغیر کسی کی طرف دیکھے اوپر کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں پر ملازم نا جانے کب سے سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ آیان کو اوپر آتا دیکھ کر سائیڈ پر ہوا کہ کہیں اسے بھی نہ ایک لگا دے۔

"ان لوگوں کو فرسٹ ایڈ باکس لادو اور تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔" لمبے لمبے ڈگ بڑھتا وہ اوپر چلا گیا۔

پیچھے روحان زمین پہ سر رکھے چھت کو دیکھتا مسکرا رہا تھا لیکن آنکھیں بھیگیں ہوئیں تھیں۔ بائیں ہاتھ سے چہرے پر بہتے مائع کو چھوا تو ہاتھ خون سے رنگ گیا۔ تبریز نے اسے اٹھنے میں مدد دی لیکن اٹھنے کے بعد اس کے جسم میں شدید درد ہوا۔ کچھ دیر پہلے کے برعکس وہ بہت لاغر نظر آرہا تھا۔

"تم لوگوں کو میں ایک گھنٹے بعد جوائن کرتا ہوں۔" ملازم کو اشارہ کرتا وہ اپنے پیچھے آنے کا کہہ رہا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر چلتا ایک کمرے کی طرف بڑھا۔

"اللہ پوچھے تم سے آیان!" وہ بڑبڑاتا ہوا کمرے میں گم ہوا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے ان چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر شانے اچکائے۔ وہ لوگ تو معاملہ ٹھنڈا کرنے کے لیے یہاں موجود تھے لیکن آیان نے کچھ زیادہ ہی کر لیا تھا۔

******

کمرے میں آکر اس نے اپنے کپڑے تبدیل کئے کیونکہ سفید قمیض شلوار پہ کئی جگہوں پر خون کے نشان لگ گئے تھے اور وہیں بیٹھ گیا۔اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا یا نہیں پر کچھ حد تک وہ مطمئن ضرور ہو گیا تھا۔اب فنکشن میں جا کر انجوائے کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

بیسمنٹ کے پہلے نمبر والے کمرے میں وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے چہرے کا معائنہ کر رہا تھا۔ نہانے کی وجہ سے وہ کافی فریش ہو گیا تھا اور اب چہرے پر نظر آنے والی چوٹوں کو چھپانے کا حل تلاش کر رہا تھا۔جہاں زیادہ لگی تھی وہاں تو بینڈج لگا دیا تھا پر ابھی بھی چہرے پر لاتعداد خراشیں تھیں۔ کنسیلر اسے اپنے کمرے میں ہی جا کر لینا تھا اس لیے جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

بائیں ہاتھ میں پٹی کر لی تھی اور دائیں ہاتھ کی پشت پر ٹیپ لگائی تھی۔اب تو پورا جسم درد کر رہا تھا۔پر خیر روحان سکندر اسی قابل تھا! یہ کہانی بھی کبھی وہ اپنے فینز کو سنانے کا ارادہ رکھتا تھا۔روحان سکندر کی پٹائی!

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے آیان پر پڑی جو تیار ہو رہا تھا یا تیار ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر آیان نے پلٹ کر اسے دیکھا اور اس کا بھرپور جائزہ لیا۔

"اوہ تم واش روم میں گرے تھے؟" آیان نے کافی لاتعلقی والی فکر مندی سے پوچھا لیکن روحان اندر نہیں آیا۔ وہ مزید مار کھانے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔ وہ وہاں اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ روحان کتنے ہی پل دروازے پر ساکت کھڑا رہا۔

"آجاؤ روحان اپنا ہی کمرہ ہے۔" آج آیان کی ہر بات میں طنز لگ رہا تھا پر ابھی اس نے بہت نرمی سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا آیان کی طرف گیا اور اس کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا لیکن الفاظ دونوں کے پاس ختم ہو گئے تھے۔ کچھ رشتوں کو الفاظ کی ضرورت ہوتی۔ بس احساس ہونا چاہیے۔

کافی دیر اچھی طرح رو لینے کے بعد اسے شرمندگی ہوئی کہ وہ دوسروں کو Stop Crying پر لیکچر دیا کرتا تھا اور آج خود ہی بیٹھا رو رہا تھا۔

"میں واش روم میں گر گیا تھا کچھ چوٹیں چھپا کر آتا ہوں۔" وہ آیان سے الگ ہونے کے بعد اس سے نظریں ملائے بغیر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ آیان کے چہرے پر مدہم سی مسکراہٹ در آئی اور وہ پھر سے کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ بندہ سیدھا کرنا تھا ہو گیا تھا!

نیچے رنگ و بو کا سیلاب تھا۔ مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری تھا اور آیان کی نظر سبز شولڈر لیس گاؤن پہنے اقراء پر پڑی۔ وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا۔ آج بھی وہ دو سال پہلے کی طرح میک اپ میں خوبصورتی لیے کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر کوئی افسوس، کوئی پچھتاوا نہیں تھا اور وہ خوش نظر آ رہی تھی۔ واپس آ کر اس کی ساری پرانی یادیں بھی واپس آ گئی تھیں۔ پردے برابر کر کے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور روحان کا انتظار کرنے لگا۔ وہ باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا اسپرے خود پر اسپرے کیا۔

عجیب سرد مہری دونوں کے درمیان آ گئی تھی جیسے ڈسکس کرنے کے لئے کچھ تھا ہی نہیں۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" وہ علیزے کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

"مارنے سے پہلے بھی کہہ دیتے میں تمہیں مارنے آرہا ہوں۔" وہ شیشے میں اسے دیکھتا سوچ کر رہ گیا۔

"انشاءاللہ رات کو بات کریں گے اور تمہیں تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ویل کبھی باندھی نہیں اس لیے مشکل ہو رہی ہے۔ پہلے سیکھ لی ہوتی تو اچھا ہوتا۔" وہ بھی صاف گوئی سے بولا اور دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے زمین کو گھورتے ہوئے اب سنجیدگی سے مزید کہہ رہا تھا۔

"یو وازرائٹ! مجھے مام کو اپنے ساتھ لے جانے کا اختیار نہیں ہے۔" آیان کو ایسے دیکھ کر روحان کو بے انتہا دکھ ہوا۔ وہ انجانے میں کیا کر گیا تھا؟

"تم واپس کب آئے؟" روحان نے بات بدل لی۔

"مام نے تمہیں بتایا تھا۔"

"تم پھر بھی ملنے نہیں آئے؟"

"اب اتنا بھی بے غیرت نہیں ہوں۔" وہ تلخی سے کہتا بہت کچھ جتا گیا۔

"آئی گاٹ اٹ۔" وہ خود کو جتنی لعنت ملامت کرتا کم تھا۔

سفید قمیض شلوار پر روحان نے سبز رنگ کی ویسٹ کوٹ اور سبز رنگ کا دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا۔

آیان آگے آیا اور اس کا دوپٹہ خود سیٹ کیا۔ وہ خود اب کالے رنگ کے قمیض شلوار پر سرخ ویسٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ کچھ دیر بعد وہ خاموشی سے باہر آ گئے۔

وہ دونوں ہی ایک جیسے اچھے لگ رہے تھے لیکن آج دونوں ہی اداس تھے۔ آنکھیں اداس تھیں اور چہرے اجنبی لگ رہے تھے۔ باہر آ کر انہیں چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنی پڑی کیونکہ وہ کسی پر بھی یہ

واضح نہیں کرنا چاہتے تھے کہ ان کے درمیان کچھ خلعش آگئی ہے۔لاؤنج میں حدیقہ مل گئیں جو روحان کو پٹیوں میں بندھا دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

"یہ کیا ہوا ہے؟"

"میں نے مارا ہے مام!"

"تم آتے ساتھ اس قسم کی حرکتیں نہیں کر سکتے۔مجھے اصل بات بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

"واش روم میں گر گیا تھا مام۔"روحان تو اس قدر اندھے اعتبار پر افسوس کر کے رہ گیا۔اب سچ بھی بتاتا تو جھوٹ ہی لگنا تھا۔

"اوہ زیادہ تو نہیں لگی؟ پاؤں سلپ ہو گیا تھا کیا؟"وہ اس کے چہرے کی چوٹوں پر ہاتھ رکھ کر چیک کر رہیں تھیں۔

"جی مام۔"وہ تابعداری سے بولا۔

"آیان بھائی کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔" فوراً آیان کو کہا۔

"فکر نہ کریں مام ڈاکٹر بلا لیا ہے۔ چلیں ہم تو فنکشن انجوائے کرتے ہیں۔" وہ لاپرواہی دکھا رہا تھا۔

وہ روحان کے کندھے پر دباؤ ڈالتا مسکراتا ہوا باہر آ گیا۔ ان کے آنے پر زبردست قسم کی ہوٹنگ ہوئی تھی کیونکہ وہ ہر محفل کی جان تھے اور کافی عرصے بعد اکھٹے نظر آئے تھے۔ شایان کے پاس جا کر انھوں نے اسے رسمی بھائیوں والی مبارک باد دی اور پھر اپنی ٹون میں آ گئے البتہ روحان تھوڑا کم ہی بول رہا تھا کیونکہ اب بولنے سے منہ میں تکلیف ہو رہی تھی اور مسکرایا بھی نہیں جا رہا تھا۔ ایمان اور مناہل کے حصے کی رسمیں بھی ان دونوں نے کیں۔

شایان کے چہرے پر ہلدی لگاتے لگاتے انھوں نے اس کے کپڑوں اور بالوں پر بھی لگا لی، شوگر ہو جانے کی حد تک شایان کو مٹھائی کھلاتے رہے، بالوں پر تیل پانی کی طرح بہاتے رہے، شایان اپنی مہندی پر پھنسا تھا اور بہت برا پھنسا تھا لیکن وہ دونوں خوش نظر آ رہے تھے۔ انھوں نے شایان کو اتنا نچوایا کہ وہ اب معافی مانگنے لگا۔ شاید ہی بالی ووڈ کا کوئی ایسا گانا ہو گا جس پر شایان ڈانس نہ آتے ہوئے

بھی ناچا تھا۔ڈانس فلور پر آیان اور شایان ہی چھائے رہے۔روحان اس حالت میں نہیں تھا کہ ڈانس کرتا۔

"خیریت ہے آج تمہارے اندر کی لیلیٰ کیوں نکل نکل کر باہر آرہی ہے؟"تبریز آیان کے ڈانس سے محظوظ ہو کر کہہ رہا تھا۔

"بھائی کی شادی ہے اور میں خوش ہوں،اس کے علاوہ کوئی خاص وجہ نہیں!"وہ آیان تھا اور اسے کب کیسے رہنا ہے سب جانتا تھا۔

"حیرت ہے اپنی شادی..."وہ ہنستا ہوا ڈانس فلور سے اتر گیا۔تبریز کچھ اور بھی کہہ رہا تھا شاید شور کی وجہ سے وہ سن نہ سکا۔

www.novelsclubb.com

رات کافی ہو گئی تھی لیکن فنکشن جاری تھا۔آیان کا ارادہ اپنا سیون سٹار اسکواڈ پورا کرنے کا تھا اس لئے پورے گیارہ بجے روحان کو کسی مہمان کو ریسیو کرنے مین گیٹ کی طرف بھیج دیا۔

پورچ میں کھڑا روحان کسی کو واش روم میں گرنے کے بابت بتا رہا تھا جب اسے علیزے اندر آتی دکھائی دی۔ کتنے ہی لمحے وہ ہل نہیں سکا اور اسے دیکھتا رہا۔ وہ آج بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی جیسی ہمیشہ لگتی تھی اور روحان کے دل کے تال چھیڑتی تھی۔ وہ اسے دیکھتا ہی رہا۔ نہ افسوس، نہ گلہ، نہ شکوہ! بس اسے دیکھتا رہا۔ سب بھول گیا اور اگر کچھ یاد رہا تو وہ خود کے سامنے کھڑی لڑکی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن آگے آنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔ وہ بھول گیا ان کے درمیان کچھ ہوا تھا یا وہ پرانے وقتوں میں واپس چلا گیا۔ مددگار علیزے... ایثار مند علیزے... میچیور علیزے... صاف گو علیزے... وہ واپس کب آئی اور کیوں آئی؟

"ایکسکیوز می!" وہ جس سے کھڑا باتیں کر رہا تھا کچھ سمجھ کر وہاں سے چلا گیا تو وہ حقیقت میں آیا۔

www.novelsclubb.com

آگے پیچھے دیکھا کہ وہ کہاں ہے پھر سامنے دیکھا تو وہ وہیں کھڑی تھی اور اگلے ہی لمحے روحان کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ اور سرد ہو گئے۔

وہ اس تک جانے کے بجائے واپس چلا گیا جہاں فنکشن ابھی بھی جوبن پر تھا اور یہ تھی آیان سکندر کی اسپیشل گیسٹ! وہ سخت خفا ہوا۔ صبا اور ثانیہ علیزے کے پاس گئیں اور اسے اپنے ساتھ لائیں البتہ باقی کے فنکشن میں روحان نظر نہیں آیا اور ان سب نے فنکشن بہت بے دلی سے گزارا تھا۔

****

فنکشن دو بجے ختم ہوا تھا اور اب وہ سات اس آبشار کے قریب کھڑے تھے جہاں کبھی انہوں نے دوستی کی بنیاد رکھی تھی۔ سبھی سنجیدہ تھے اور علیزے مجرم سی بنی ہوئی تھی جیسے وہ کسی کا قتل کر کے آئی ہے اور باقی سب نہایت ملامتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے سوائے آیان اور روحان کے۔ آیان ساری حقیقت جانتا تھا اور روحان سب ختم کر چکا تھا البتہ علیزے کی واپس کی گئی انگوٹھی اس نے بہت سنبھال کر رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں جانتے ہو کیا کرنے جا رہے ہو؟" کافی دیر سے چالو بحث اب طول پکڑ رہی تھی۔

روحان رشتہ دوبارہ نہیں جوڑنا چاہتا تھا وجہ اس نے علیزے کی بے اعتباری بتایا تھا اور علیزے نے بھی رشتہ دوبارہ جوڑنے پر زور نہیں دیا تھا کیونکہ اس کی مرضی بھی روحان کے ساتھ تھی۔ جو وہ چاہتا تھا وہی وہ بھی چاہتی تھی چاہے تو تعلق رکھے چاہے تو چھوڑ دے۔

"یہ تمہارا سر درد نہیں ہے ثانیہ۔" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو ہم قابل بھروسہ بھی نہیں رہے۔ ہمارا سر درد کیوں ہو گا؟"

"تم بات کو پرسنلی کیوں لے رہی ہو ثانی؟" وہ جیسے اکتا کر بولا۔

"کیونکہ تم بہت بدل گئے ہو۔" صبا بھی غصے سے بولی۔

"لائف میں چینج اچھا ہوتا ہے صبا! بات کو زیادہ مت کریدو۔" اب کے علیزے نے کہا۔ وہ دونوں ان کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے لیکن براہ راست بات نہیں کر رہے تھے۔

"ماشاءاللہ! ادھر جدائی میں ایک اور موٹیویشنل اسپیکر تیار ہو رہا ہے۔" علیزے کی فلاسفی آف چینج پر تبریز نے طنز کیا۔

"تو ٹھیک ہے ایک چینج میں بھی چاہتا ہوں تم سب سے دوستی توڑ کر کیونکہ مجھے تم سب کی ضرورت نہیں رہی۔" آیان نے آخری حربہ استعمال کیا۔ جانتا تھا کہ وہ دونوں ان کی دوستی کو خطرے میں نہیں ڈالیں گے لیکن روحان نے لفظ "ضرورت" پر دو حرف بھیجے۔

"میرا فیصلہ کسی بھی طرح ہماری دوستی کو effect نہیں کرتا۔" روحان نے اسے سمجھایا۔

"میری ذاتی زندگی پر بہت effect ہو رہا ہے روحان۔ یہ دوستی اور تم لوگوں سے ریلیشن میری ذاتی زندگی ہے جو صرف تم دونوں کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے۔ بہتر ہے آج سارے مسئلے حل ہو جائیں۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا۔

"اس سب کے لیے سوری آیان!" وہ واقعی شرمندہ تھا۔

"ہم اس مسئلہ کو بعد میں ڈسکس کریں گے۔فی الحال اس سے اہم ٹاپک پر بات ہو رہی ہے۔"

"اس ٹاپک پر میں مزید کچھ نہیں کہنا سننا چاہتا سو اسے یہیں ختم کرو۔"

"ہاں یہ زیادہ بہتر ہے تم دونوں اپنی اپنی انا کے بت کی پوجا کرو اور باقی سب کو عذاب دو۔لعنت ہے یار میں کوشش کر ہی کیوں رہا ہوں؟"وہ خود کو ملامت کرتا بہتے آبشار کے قریب بیٹھ گیا۔

"آیان تم خاموش ہی رہو۔مسائل حل کرنے کے بجائے تم سرے سے دوستی ختم کر رہے ہو؟"احمر اس پر غصہ ہوا۔

"ڈی موٹیویشنل اسپیکر!"تبریز نے بھی کہا۔

وہ اسے روحان کا متضاد پارٹ قرار دیتے تھے بلکہ آیان خود کو ڈی موٹیویشنل اسپیکر ہی کہا کرتا تھا کیونکہ اسے کسی کو متاثر کرنے کے لیے لمبے مکالمے بولنے نہیں آتے تھے۔وہ ٹو دا پوائینٹ بات

کرنے کا روادار تھا۔ اپنے سوشل اکاؤنٹس کی بائیو میں اس نے لکھ رکھا تھا۔"اگر کسی کو ڈی موٹیویشن چاہیے تو مجھ سے رابطہ کریں۔"

"سارا مسئلہ اس کنزہ کی وجہ سے ہوا ہے۔اب تم اس سے رابطے میں نہیں ہو تو کیوں ایسے کر رہی ہو؟ ہم سب جانتے ہیں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اب یہ فضول کر ڈرامہ کیوں کر رہے ہو؟"صبا سیخ پا ہوئی۔

"محبت میں سب سے پہلے اعتماد ہوتا ہے،ٹرسٹ ہوتا ہے صبا اور بد قسمتی سے آپ کی دوست میں یہ خوبی نہیں ہے۔اس لیے بہتر ہے اس وقتی تعلق کو محبت کا نام مت دو۔"روحان نے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"روحان پلیز ایسے مت کہو میں نے جتنا وقت تمہارے ساتھ گزارا ہے ہر پل تم سے محبت کرتی رہی ہوں،وہ سب ٹائم پاس نہیں تھا۔"علیزے کو اپنی محبت کی نیلامی پر غصہ ہی آ گیا۔اس کے کہنے پر روحان استہزائیہ ہنسا جس سے علیزے کا چہرہ ہتک سے سرخ پڑ گیا۔

آیان نے غیر محسوس انداز میں احمر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو باقی سب بھی خاموشی سے آیان کے ساتھ نیچے بیٹھتے گئے۔

"علیزے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں صرف ایک sincere لائف پارٹنر چاہتا ہوں جو مجھ پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرے۔ کم از کم اسے مجھ پر اتنا اعتبار ہو کہ وہ یہ جان سکے کہ میں اس کے ساتھ مخلص ہوں۔ وہ مجھ سے باتیں نہ چھپائے۔ اپنے دکھ سکھ مجھ سے share کرے۔ نا کہ مرے بندھے اسے مجھ پر بوجھ بنا دیا جائے اور ہم صرف ایک روم ہی share کر رہے ہوں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہم الگ ہو جائیں۔ کسی کی زندگی سے جب آپ کی جگہ ختم ہو جائے تو ہمیشہ وقار سے اس کی زندگی سے نکلنا چاہیے نا کہ اس بات کا انتظار کرنا چاہیے کہ وہ آپ کو دھکے دے کر نکالے۔ آئی ہوپ یو گاٹ اٹ!"

www.novelsclubb.com

"روحان۔" وہ اتنے سخت الفاظ کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"تم نے ابھی بھی کچھ کہنا ہے تو میں سن رہا ہوں شاید دوبارہ موقع نہ ملے اس لیے فیل فری، تم مجھے ابھی کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔وہ کونسی ورکر کا کہا تھا تمہاری کنزہ نے؟ مجھے نام بتایا تھا کیا؟ اگر تم مجھے اس کا نام بھی بتادو تو ریلیشن بنانے میں مجھے آسانی ہو گی۔آفٹر آل تمہارے جانے کے بعد کسی سے تو شادی کرنی ہی ہے مجھے۔" آیان نے کھانس کر اپنی ہنسی روکی۔علیزے نے اس کی طرف دیکھا۔اس نے مکہ بنا کر اسے کوشش جاری رکھنے کا کہا لیکن وہ اب روہانسی ہو گئی تھی۔روحان نے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو جو کہنا ہے جلدی کہو۔

"وہ مجھے تم پر اعتماد ہے۔میں۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اسے کیسے سمجھائے کہ وہ معافی مانگنا چاہتی ہے اور دوستی بحال رکھنا چاہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"گو آہیڈ!" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں۔۔۔مجھے معاف کر دو۔" اس نے ہمت کر کے کہا لیکن آواز بھیگ گئی۔

"اسٹاپ اٹ علیزے! جسٹ اسٹاپ اٹ۔ تم ان آنسو کی وجہ سے پہلے ہی مجھے اپنا اسیر کر چکی ہو۔ ناؤ اسٹاپ اٹ فار گاڈ سیک! میں مزید اُلو نہیں بننا چاہتا۔" علیزے کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس نے تاسف سے کہا۔

"میں تمہیں چھوڑ کر گئی تھی۔ میں نے غلطی کی تھی۔ مجھے لگا تھا اس طرح میں تمہیں بچا سکتی ہوں۔ آئی ایم سوری روحان پلیز مجھے معاف کر دو، میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

"سیریسلی علیزے؟ اب بھی تم یہ امید رکھتی ہو کہ میں یہ تعلق دوبارہ جوڑوں گا؟"

آیان اب اپنے بوٹ اتار کر پانی میں پاؤں ڈالے ریلکس انداز میں بیٹھ گیا۔ اب وہ دونوں ہینڈل کر لیں گے۔ وہ خود کہیں دور چلا گیا تھا۔ یہ جگہ ان لوگوں کی یادگار میں شامل تھی کیونکہ پندرہ سال پہلے ان کی دوستی کی شروعات یہیں سے ہوئی تھی اور وہ بھی آیان اور روحان کے ہم شکل ہونے کی وجہ سے! باقی سب علیزے اور روحان کی طرف متوجہ تھے جو ایک دوسرے سے ایموشنل ڈائیلاگز بول رہے تھے۔

"اگر معاف کر دو تو میں یہ امید رکھ سکتی ہوں۔"

"علیزے تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں تمہیں اسی وقت معاف کر چکا تھا بلکہ میں تمہیں ہزار مرتبہ بھی معاف کر سکتا ہوں پر اب بات ٹرسٹ کی آ گئی ہے۔ایسے کیسے تم کسی کے بہکاوے میں مجھے چھوڑ کر چلی گئی؟میں ابھی تک بے یقینی کیفیت میں ہوں۔کوئی مجھے بھی ایسے چھوڑ سکتا ہے؟تم نے کوئی بات بھی کلیئر نہیں کی بلکہ کچھ بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔اتنا ناقابل اعتبار ہوں؟اس کا مطلب یہ ہے کہ تم آگے بھی ایسے ہی کرو گی۔فرض کرو کل کو میری کوئی کزن اٹھ کر یہ کہے کہ وہ مجھ سے پیار کرتی ہے۔کیا تب بھی تم اس کا اچھا سوچ کر چلی جاؤ گی؟لیٹ می گیس! یونیورسل ایثار مند علیزے تب بھی ایسا کرے گی۔میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں گو کہ کوئی ایسا نہیں آئے گا پھر بھی بتاؤ کیا کرو گی؟وہی ناجو میں نے ابھی کہا؟"وہ اب اس سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم نے سچے دل سے معاف کر دیا ہے تو میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔"

"تم سے ایسی حرکت کی امید کرنا سراسر بے وقوفی ہے۔"اس نے تاسف سے کہا۔

"میں تم سے دور ہو کر دیکھ چکی ہوں ساری دنیا ویران ہے۔کچھ بھی میرا نہیں ہے۔سب تمہارے پاس ہے۔"وہ کافی رنجیدہ سی ہو کر اعتراف کر رہی تھی۔

"تم پر تب یقین کروں جب میرے سامنے تم کوئی عملی مظاہرہ کرو۔"

"کوئی میرے سامنے تم سے اظہارِ محبت تو کر کے بتایئے اب۔"

"اگر تمہاری پیٹھ پیچھے کسی نے کر دیا تو؟"

"اس سے تم خود ہی ڈیل کر سکتے ہو۔"

"آئی لو یور وحان!"صبا نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

www.novelsclubb.com

"می ٹو!"ثانیہ نے بھی کہا۔

"وی تھری، فور اینڈ فائیو!"آیان،احمر اور تبریز نے بھی کہا۔وہ دونوں مسکرائے۔

روحان ان لوگوں سے تھوڑا دور جا کر کھڑا ہو گیا جیسے خود کو نارمل کر رہا ہو۔ان لوگوں نے علیزے کو اشارہ کیا کہ وہ بھی اس کے پاس جائے۔وہ بھی ڈرتی ہوئی اس تک چلی گئی۔سب ٹھیک کرنا تھا تو ڈرنا کیسا؟

"تم نے بہت تڑپایا ہے علیزے...بہت! تمہیں اندازہ نہیں ہے میں کیا کر جاتا اگر ثناءاللہ ساتھ نہ ہوتا۔مجھے تمہارے جانے کے بعد پتہ چلا کہ کوئی انسان ہمیشہ پازیٹیو نہیں رہ سکتا،ہمیشہ موٹیویٹ نہیں رہ سکتا،ہمیشہ ہر کوئی ساتھ نہیں رہتا! بلکہ کبھی کوئی انسان ہمیشہ آپ کا ہو کر نہیں رہتا۔ تھینکس فار دس لیسن (اس سبق کا شکریہ)۔ثناءاللہ نے قرآن پاک سے میری ہمت بندھائی اور اس سارے معاملے کی وجہ سے میں نے آیان کا بھی بہت دل دکھایا ہے اور مجھے پتہ ہے وہ مجھ سے بہت ناراض ہے۔"اس نے دور بیٹھے آیان کو دیکھتے ہوئے کہا جو پاؤں پانی میں ڈالے اپنے فون پر کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا۔وہ آنکھیں بند کر کے کرب سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"پلیز معاف کر دو روحان تم جو سزا دو گے مجھے منظور ہو گی اور آیان سے معافی مانگ لو!"علیزے نے نرمی سے کہا۔

"وہ معاف کر دے گا؟"

"اگر تم مجھے معاف کر سکتے ہو تو آیان بھی تو میرا ہی بھائی ہے۔یونیورسل صاف دل والا۔معاف کر دے گا۔"

اس نے روحان کو کھونے کے خوف سے خود کو آزاد کر دیا تھا۔اگر وہ اس کے نصیب میں ہوا تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا اور اگر نہ ہوا تو اللہ کی مصلحت!فی الحال اسے سمجھ آگئی تھی کہ روحان سے دور ہو کر وہ خود کو ہی تکلیف دے رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا ادھر کھسر پھسر کر رہے ہو؟دوستی ڈن سمجھیں؟"تبریز اٹھتے ہوئے ان تک آیا۔وہ دونوں مسکرائے تو سب سمجھ گئے۔اس لیے بھاگتے ہوئے ان تک آئے۔آیان بھی بوٹ پہن رہا تھا۔

"اب تم دونوں کی یہ سزا یہ ہے کہ پھر سے منگنی کرو!"ثانیہ نے فوراً کہا اور ساتھ ہی تبریز نے جیب سے دو مختلف ڈبیاں نکال کر سب کے سامنے کیں۔

"گدھے اتنی سستی رنگز؟"احمر نے اسے زور کی دھپ لگائی۔

"جلدی میں یہی ملیں ورنہ یار کے لیے ڈائمنڈ لے آتا!"تبریز نے روحان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہہ کون رہا ہے۔"صبا نے تاسف سے کہتے ہوئے سر جھٹکا۔

"اب منگنی کو گولی مارو یار۔سیدھا نکاح کرو۔نہ کوئی اور بیچ میں آئے نہ رولا(شور)پڑے!"آیان بھی ان تک آیا اور تبریز کے ہاتھ سے ڈبیاں لیں اور انگوٹھیاں نکالیں۔

"اس کا مطلب تمہیں کوئی لڑکی پسند آگئی ہے؟"ثانیہ نے شوخ لہجے میں پوچھا کیوں کہ یہ بات تو سبھی جانتے تھے روحان کی شادی آیان کے ساتھ ہی ہونی ہے اس سے پہلے کسی صورت نہیں!

"فنگر کراس ثانیہ۔" اس نے بائیں ہاتھ کی شہادت اور درمیان والی انگلی کو کراس کر لیا مطلب وہ جواب نہیں دے گا۔

"سو کلیور لڑکے! پھر یہ دونوں کیسے شادی کریں؟ روحان تو اپنی بات سے مکرنے سے رہا۔" صبا نے افسوس کیا۔

"بیٹا یہ دل کے دروازے اب لڑکیوں کی انٹری کے لئے بند ہیں۔ بہتر ہے اپنے لاڈلے کو سمجھاؤ کہ شادی کر لے ورنہ میرے ساتھ ہی بوڑھا ہو جائے گا اور اتنی پیاری لڑکی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔" اس نے روحان کی طرف اشارہ کر کے کہا اور پھر ان دونوں کو خود ہی رنگ پہنائی۔ وہ سب آیان کی بات پر وہ رنجیدہ ہوئے لیکن وہ مسکراتے ہوئے علیزے سے کچھ کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ دونوں رنگ پہلے والے کی طرح خوبصورت تو نہیں تھیں لیکن فی الوقت ان لوگوں کے لیے بہت معنی رکھتی تھیں۔

آیان خوش تھا کہ روحان اور علیزے کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ہے اور اس نے دل سے دعا کی تھی کہ وہ دونوں جلد ہی ایک ہو جائیں لیکن اللہ کبھی کبھی دعائیں قبول نہیں کرتا یا اپنے پاس سنبھال لیتا ہے کسی اچھے وقت کے انتظار کے لئے یا تو پھر آخرت میں انعام کے لیے!

****

وہ لوگ صبح تک وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے پھر آیان نماز پڑھنے کا کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔ان سب کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی اس نے قریبی مسجد جا کر ان کے ساتھ نماز ادا نہیں کی اور چلا گیا اور پھر سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔آیان جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے مسجد ڈھونڈنی چاہی اور غیر ارادی طور پر وہ کئی سال پیچھے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ منگنی والے دن، رات باہر گزارنے کے بعد نماز پڑھنے جا رہا تھا۔اس وقت اسے اپنے کئی سال پہلے کئے گئے وعدے کے بارے میں بھی اچانک یاد آیا تو اس نے بائیک کا رخ اسی مسجد کی طرف کیا۔وہ احمر کی بائیک لے آیا تھا تاکہ وہ لوگ گاڑی پر لڑکیوں کو گھر چھوڑ دیں۔وہ اسی مسجد میں

جارہا تھا جس میں سید اکرم حسین امام تھے۔وضو کر کے نماز پڑھ چکا تو اس نے انہیں وہاں نہیں دیکھا۔ان کے بجائے امامت کسی اور نے کروائی تھی پھر اس نے وہیں پر کسی سے ان کے بارے میں پوچھ لیا تو جواب اس کے لیے بڑا دھچکا تھا۔

"امام صاحب تو عرصے سے بیمار ہیں۔"

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟"اس نے بے تابی سے پوچھا۔وہ رات والے کپڑوں میں ہی ملبوس تھا بس ویسٹ کوٹ نہیں پہن رکھی تھی۔

"میرا نہیں خیال کہ ان کی بیٹی آپ کو ان سے ملنے دے گی۔"اس آدمی نے بتایا۔

"کیوں؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جب سے امام صاحب کو ان کے بھائی نے گولیاں ماریں ہیں وہ ان سے کسی اجنبی کو نہیں ملنے دیتی۔ دوسرا امام صاحب چلنے پھرنے سے قاصر ہو گئے ہیں اور اس حادثے کے بعد تو بلکل ہی بستر سے لگ

گئے ہیں۔ان کی بیٹی بھی ابھی تک اپنے گھر کی نہیں ہوئی اس لیے بھی زیادہ ٹینشن میں رہتے ہیں۔" وہ مزید کچھ بھی بتا رہا تھا اور وہ شرمندہ سے شرمندہ تر ہوتا جا رہا تھا۔

"ان کی بیٹی بڑی عمر کی ہے کیا؟" اقرا بھی تو بڑی عمر کی تھی!

"عمر تو زیادہ نہیں ہے لیکن کسی کے نکاح میں تھی اب شاید طلاق ہو گئی ہے۔" وہ آدمی جیسے کوئی پرانی بات سوچ کر بتا رہا تھا۔

"امام صاحب کا کوئی بیٹا؟" آیان نے پوچھا۔

"نہیں بھائی! اللہ نے ایک ہی بیٹی دی ہے اور وہ بھی بیچاری بدنصیب ہے۔ماں باپ کا سہارا نہیں بن پا رہی۔دنیا ٹھوکریں ہی اتنی مار رہی ہے۔کیا کرے بدنصیب بچی؟" آیان کا پورا وجود شرم میں گڑھ گیا تھا۔

"کیاامام صاحب مجھ سے مل سکتے ہیں؟ پلیز آپ ان سے کہیں کہ ان کا بیٹا آیا ہے۔" آیان نے بہت منت سے کہا۔اس کے اندر بے سکونی یہی وعدہ پورا نہ کرنے کی وجہ سے تھی۔وہ جلد سے جلد ان سے ملنا چاہتا تھا۔

"بیٹا؟" اس شخص نے قدرے اچھنبے سے پوچھا۔

"آ...میں ان کا شاگرد ہوں پلیز ان سے جا کر کہہ دیں کہ آیان سکندر آیا ہے۔" اس نے دل سے دعا کی کہ آج وہ انہیں چرس ہیروئن کیس والا آیان سکندر ہی یاد آجائے پر آجائے!

"میں ان کے ملازم سے کہہ دیتا ہوں اگر وہ ملنا چاہیں گے تو ضرور بلوالیں گے!" وہ اس آدمی کے ساتھ ہی مسجد سے نکل کر ان کے گھر کے بیرونی دروازے کی طرف چلا آیا۔بیل بجانے پر ملازم نے دروازہ کھولا تو اس آدمی نے آیان کا تعارف کروایا تو اس نے بھی قدرے تعجب سے آیان کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو عرصے سے اس گھر میں غیر مرد نہیں آرہا لیکن اندر بتانے کا کہہ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

آیان پچھتاوں میں گڑھا ہوا تھا، اسے اپنی ذات کی وجہ سے لوگوں کو دیئے عہد نہیں توڑنے چاہیے۔ اسے احساس ہوا تھا اور بہت گہرا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد جب ملازم واپس آیا تو اس نے آیان کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ دوسرے آدمی کا شکریہ ادا کرتا ملازم کے ساتھ اندر چلا گیا۔ ملازم اسے گھر کے اندر لے جانے کے بجائے لان میں لے آیا جس کے سحر میں وہ ایک مرتبہ قید ہوا تھا۔ وہاں پر دراز قد کی ایک لڑکی کھڑی ہوئی تھی۔ جس نے سلیقے سے دوپٹہ سر پر رکھا ہوا تھا لیکن وہ نہایت سنجیدگی سے آیان کو آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"السّلام وعلیکم!" آیان نے جا کر ادب سے سلام کیا۔ کچھ عورتوں کا وقار ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کا احترام کرنے کیلئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام!" اس نے لان میں لگی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی ادھر جا کر بیٹھ گئی۔

"ابو سے کیا کام ہے آپ کو؟" اتنے سخت انداز میں پوچھا گیا تھا کہ آیان ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔

"میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں ملنے آؤں گا۔ملک سے باہر تھا تو..."

"ابو کسی سے بات کرنے کی حالت میں نہیں ہیں۔مہربانی کر کے آپ جا سکتے ہیں! مجھ سے مل لیے مطلب ابو سے بھی مل لیے۔"اس نے سپاٹ لہجے میں کہہ کر اس کی بات کاٹی۔

"کیا ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے؟"آیان نے بہت فکر مندی سے پوچھا۔

"آپ کو کیوں ہمدردی ہو رہی ہے؟"اس لڑکی نے سرد انداز میں پوچھا۔آیان کو وہ کچھ الجھی ہوئی اور ٹینس لگ رہی تھی لیکن وہ وجہ پوچھ نہیں سکتا تھا۔

"دیکھیں میں دل سے ان کی عزت کرتا ہوں۔۔۔"

"سب کرتے ہیں! آپ ان سے ملنے کی کوئی ایک وجہ بتا دیں؟"آیان نے گہرا سانس لے کر ضبط کیا۔

"انہوں نے مجھے بلایا تھا۔" آیان کو اندازہ ہو گیا کہ وہ لڑکی نہ ہی اس سے بات کرنا چاہتی ہے اور نہ ہی اسے وہاں مزید برداشت کر سکتی ہے لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھا۔ کیا کرتا ادھر ہی بیٹھا رہا۔

"ابو ابھی قرآن پڑھ رہے ہیں جب فارغ ہوں گے میں انھیں بتا دوں گی۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"جی میں انتظار کر لوں گا۔" آیان بھی تعظیماً کھڑا ہوا۔

"ایک اور بات اگر ابو نے آپ کو رشتے کی آفر کی تو سہولت سے انکار کر دیجئے گا کیونکہ میں شادی نہیں کرنا چاہتی!"

"مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتیں یا کسی سے بھی نہیں؟" اس نے تھوڑا پرسنل ہونے کی کوشش میں مذاق کیا۔

"کسی سے بھی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"آپ میری بہنوں کی طرح ہیں۔ برا مت منایئے گا شادی کیوں نہیں کرنا چاہتیں؟" آیان فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

"کیونکہ سب مرد ایک سے ہوتے ہیں۔ دھوکے باز، نفس کے پیروکار، جھوٹے..." اس لڑکی نے تو جیسے آیان کے منہ پر تھپڑ مارا تھا ویسا ہی اقراء نے دو سال پہلے اس کے منہ پر مارا تھا لیکن وہ تب بھی ضبط کر گیا اور اب بھی۔

"ویٹ آمنٹ! آپ کا نام جان سکتا ہوں؟" آیان نے پوچھا۔

"ام مریم!" اس نے بھی نام بتانے میں عار نہ سمجھا۔

"مریم ایک سیکرٹ بتاتا ہوں۔ دراصل عورتوں کے بارے میں میرے بھی ایسے خیالات ہیں پر آپ کو دیکھ کر میرا ذرا سا نظریہ بدلا ہے۔ یو نو ہماری لائف اسٹوری سیم ہے؟ کہنے کا مطلب یہ ہے مریم کہ آپ کو اپنی آزادانہ رائے رکھنے کا پورا حق ہے لیکن آپ کی ڈکشنری میں مردوں کو غلط

لفظوں میں ڈیفائن کیا گیا ہے۔آپ کا پہلے واسطہ صرف ایک شخص سے پڑا ہے۔مرد سے نہیں! کسی فارغ وقت میں مرد کے بارے میں پڑھئے گا ضرور آپ کا نظریہ بھی ضرور بدلے گا کیونکہ مرد عورت کی عزت کرنا بھی جانتا ہے اور اسے دھوکے نہیں دیتا اور نفس کا پیروکار ہر بندہ ہوتا ہے بس وہ نہیں جو خود کو پہچان گیا ہو۔اس دنیا کی حقیقت جانتا ہو۔معذرت چاہتا ہوں لیکن میں خود ہی امام صاحب سے ملنے جا رہا ہوں۔جلدی میں ہوں۔"آیان اسے ہکا بکا چھوڑ کر اندر چلا گیا۔

"کافی غیر اخلاقی حرکت کی ہے آیان تو نے۔ابھی آ کر بالوں سے پکڑ کر باہر نکالے گی۔"وہ بڑبڑاتا ہوا لاؤنج میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ اکرم حسین کا کمرہ کون سا ہو سکتا ہے۔والدین کا کمرہ عموماً وہاں ہوتا ہے جہاں سے پورے گھر پر نظر رکھی جا سکے تو اس لحاظ سے؟

www.novelsclubb.com

کچن سے ایک ملازم نکلا تو اس کے توسط سے اکرم حسین کے کمرے کا پتہ چل گیا اور وہ وہاں چلا گیا۔ان کی دروازے کی طرف پشت تھی اور وہ وہیل چیئر پر بیٹھ کے سامنے پڑے رحل پر رکھے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔آیان نے جوتے دروازے کے پاس اتارے اور جا کر بغیر کچھ کہے ان

کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔اکرم حسین نے قرآن پاک سے نظریں ہٹا کر غور سے اسے دیکھا تو آنکھوں پر شبہ ہوا۔پھر ذرا مزید غور کرنے پر انہوں نے اسے پہچان لیا۔اگر اس نے داڑھی مونچھ رکھی ہوتی تو اسے پہچاننے میں مشکل ہوتی البتہ وہ اب بھی پہلے جیسا لگ رہا تھا۔ان کے دیکھنے پر آیان ہلکا سا مسکراتا ہوا اٹھ کر ان کے گلے لگ گیا اور انہیں سلام کیا۔انہوں نے بہت پیار سے اس کے سلام کا جواب دیا۔

"میں آیان سکندر!" اسے لگا وہ بھول گئے ہیں۔

"جناب آپ نے تو وعدے کی تکمیل میں سالوں لگا دیے۔" وہ قرآن پاک بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے معاف کر دیں میں بھول گیا تھا۔" سچ سے بہتر کوئی جواب نہیں ہوتا۔آیان شرمندہ ہوا اگر وہ ان کے پاس اب بھی نہ آتا تو ساری زندگی پچھتاتا رہتا۔

"معاف کرنے کے لیے اگلے بندے کی کسی غلطی کا ہونا ضروری ہے اور آپ نے تو کوئی غلطی نہیں کی آخر ساڑھے چار سالوں بعد بھی آپ نے وعدہ پورا کر ہی دیا۔" وہ خشمگیں سا مسکرایا۔

"میں اتنا بزی ہو گیا تھا کہ پاکستان کو بھی بھول گیا۔ ویسے آپ کی میموری بہت شارپ ہے آپ کو یاد ہے میں آخری مرتبہ آپ کے پاس کب آیا تھا وہ بھی چند منٹوں کے لیے۔" اس نے خوشگوار انداز میں کہا۔ بات کرتے ہوئے اس کی نظر رحل پہ رکھے خوبصورت قرآن پاک پر پڑی۔ وہ اتنا اچھا تو نہیں تھا کہ روز قرآن پاک پڑھتا لیکن اتنا ضرور کرتا تھا کہ مارک سے کوئی بھی سورۃ سنانے کی فرمائش کرتا کیونکہ وہ حافظ قرآن تھا اور اس کی قرأت بہت پیاری تھی۔ اسے کچھ یاد آیا تو اس نے امام صاحب سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے قرآن سنائیں گے؟" اندر آتے ہوئے اس نے انہیں سنا تھا سو جھٹ فرمائش کر ڈالی۔ پہلے تو اکرم حسین حیران ہوئے اس فرمائش پر پھر مسکرا کر قرآن پاک کھول لیا۔

"کونسی سورۃ سننا پسند کریں گے؟" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"سورۃ الفجر!"اس نے فوراً کہہ دیا۔قرآن پڑھنے والے تو کوئی بھی سورت سنا سکتے ہیں۔

"تو جناب آپ میری پسندیدہ سورت سننا چاہتے ہیں؟"

"This is my favorite too(یہ میری بھی پسندیدہ ہے)۔"اس نے شانے اچکا کر بتایا۔

جانے کیوں اسے وہاں آکر اچھا لگا یا اکرم حسین کا رویہ اچھا لگا۔وہ کل رات کی ساری باتیں بھول گیا۔علیزے اور روحان کی صلح کروانے کے بعد بھی وہ اداس تھا۔اس کا اندر خالی تھا،کسی سے شکوہ بھی نہیں تھا پھر بھی اسے بہت رونے کا دل کیا تھا۔وہ ہر طرح سے خود کو اپنی قسمت پر راضی تھا لیکن پھر بھی جب یادیں اور باتیں ذہن کے پردے پر چلنے لگتیں تو اسے اذیت دیتیں اور اسے بے تحاشا رونے کا دل کرتا۔کوریا میں مارک لی اور کم جن ینگ اس کے بہترین دوست بنے تھے اور وہ بھی ان کے رنگ میں ڈھل گیا تھا کیونکہ اب وہ پاکستان نہیں آنا چاہتا تھا۔اسے راہ فرار کا سب سے بہتر طریقہ یہی لگا تھا اور اس نے وہی استعمال کیا۔

وہ پہلے بہت چلبلا اور شوخ ہوتا تھا پھر اپنے حادثے سے سبق سیکھ کر اس نے خاموشی اختیار کر لی اور پھر اچانک زندگی بھی اس کے ساتھ تلخ ہو گئی جس کی وجہ سے وہ بہت چڑچڑا ہو چکا تھا لیکن مارک لی اور کم جن ینگ کی کمپنی نے اسے پھر سے پہلے والا بنا دیا تھا۔ وہ پھر سے شوخ ہو گیا۔ اسے اپنے دکھ چھپانے کا ہنر آ گیا۔ وہ جل کر کندن بن گیا لیکن اب وہ کچھ بھی تھا پر آیان سکندر نہیں رہا تھا جسے پچھلے چوبیس سال تک پاکستان کے لوگ جانتے تھے، کشمیر کے لوگ جانتے تھے۔

وہ ہنگک (کوریا) سے واپس آنے والا ایشائی کوئی اور تھا البتہ مذاق ان سے کرتا جو اسے اچھے لگتے۔ گھر والوں سے تو وہ دور ہو ہی چکا تھا اور صرف روحان سے رابطہ تھا پر علیزے کی وجہ سے ان کے درمیان بھی ایک ان دیکھی دیوار آ گئی تھی گو کہ وہ جانتا تھا وہ سب غصے میں بغیر سوچے سمجھے کہا گیا ہے لیکن اب پہلے کی سی بات نہیں رہی تھی یا ممکن ہو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔" (سورۃ الفجر: 29,30)

امام اکرم صاحب تلاوت کر کے خاموش ہوئے تو وہ چونک کر سیدھا ہوا۔وہ تو کھو سا گیا تھا۔اس نے تلاوت میں سکون پانے کے بعد اسے بہت غور سے سنا ہی نہیں تھا لیکن اس نے مسکرا کر امام صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اس کی فرمائش پر انہوں نے اسے سورۃ سنائی۔

"آپ کی آواز بہت پیاری ہے!"اس نے تشکر سے کہا۔

"بس قرآن پاک اچھا پڑھ لیتا ہوں۔اللہ کا بہت کرم ہے۔"انہوں نے جواب دیا۔

"آپ نے مسجد میں امامت کروانا کیوں چھوڑ دی؟"اس نے پوچھا تاکہ وہ کھڑے نہ ہو سکنے کے پیچھے کی ساری بات اسے بتائیں لیکن اسی لمحے مریم اندر آ گئی۔اس کے ہاتھ میں چائے کے کپ تھے۔

آیان کی بات سن کر وہ اس پر چڑھ دوڑی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ ابو سے ان کی بے بسی کے قصے سننے آئے ہیں؟"مریم نے غصے سے آیان کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ جو آگے ہو کر امام صاحب کے جواب کا انتظار کر رہا تھا مریم کی آواز پر گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔

"ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے۔" اس نے شائستگی سے کہا۔

"آپ اندھے ہیں؟ نظر نہیں آتا ابو نے ایک حادثے میں اپنی ٹانگیں کھو دیں ہیں اور۔۔۔" وہ کرسی سے ایک دم اٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف ہو گیا۔ جس جارحانہ انداز میں مریم ان کی طرف آ رہی تھی ممکن تھا وہ آیان پر چائے پھینک دیتی۔

"وہ میں..." ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ امام اکرم بولے۔

"ان سے ملو! یہ میری بیٹی مریم ہیں۔ مریم یہ آیان سکندر ہیں۔ بڑی پرانی جان پہچان ہے ہماری۔"

اس نے تشکر سے امام صاحب کو دیکھا لیکن مریم کے تاثرات سنجیدہ تھے۔

"اندھے ہیں؟ نظر نہیں آتا؟" کہنے پر کوئی بہت پرانا چہرہ اور آواز یاد آئی تھی۔ اسے نام بھول گیا تھا پر چہرہ یاد تھا۔

"جو بھی ہیں یہ ابو۔آپ سے ایسے سوالات نہیں پوچھنے چاہیے!"اس نے پٹخنے والے انداز میں کپ میز پر رکھے اور رحل سمیت قرآن پاک اٹھا کر الماری میں رکھا۔

"مریم بچے کیا ہو گیا ہے آیان نے صرف امامت کا پوچھا ہے اور میں اسے بتانے والا ہوں کیونکہ یہ میرا اچھا دوست ہے۔کافی عرصے بعد ملنے آیا ہے۔"اکرم صاحب نے نرمی سے اپنی بیٹی سے کہا۔

آیان نے بھی سر اثبات میں ہلایا کہ وہ مان لے کیوں بار بار اسے ڈراتی ہے لیکن اسے لگا کہ آج اس کی وجہ سے ان باپ بیٹی کے درمیان لڑائی ہو جائے گی پر وہ مریم سے کافی فاصلے پر تھا وہ چائے نہیں گرا سکتی تھی۔وہ ڈر تو نہیں رہا تھا صرف احتیاط کر رہا تھا کیونکہ احتیاط ضروری ہے!

"چلیں ابو میں آپ کو گارڈن میں لے چلوں۔"مریم نے ان کی بات نظر انداز کی اور آیان کو غصے سے دیکھتے ہوئے اپنے باپ کی طرف بڑھی.

"بچے آپ جاؤ۔میں آیان کے ساتھ تھوڑی گپ شپ لگالوں۔"انہوں نے پیار سے کہا۔

"ابو یہ عام سی گپ شپ ہی ہونی چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

"آپ کے ابو نے مجھے شادی کی آفر کر بھی لی تو میں قبول نہیں کروں گا آپ بے فکر رہیں۔" اس نے مریم کی مشکل آسان کی جو نا جانے کیا کیا وہم پالے ہوئے تھی۔ آیان کے کہنے پر مریم کی خفت میں اضافہ ہوا اور وہ اسے گھورتی وہاں سے چلی گئی۔ آیان نے ہونٹوں پر زپ لگانے کا عمل کیا کہ اب وہ کچھ نہیں کہے گا۔ مریم کے واپس چلے جانے تک آیان کھڑا رہا اور دروازے کی طرف دیکھتا رہا کہ کہیں وہ واپس نہ آجائے پھر آنکھیں گھماتے ہوئے وہ امام صاحب کے سامنے واپس بیٹھ گیا۔

"یہ آپ کی بیٹی تو مجھے ڈرا ہی دیتی ہے۔" انہوں نے دل کھول کر قہقہہ لگایا۔

"پہلے تو آپ اپنی بے بسی کا قصہ سنائیں پھر اپنی بیٹی کی رویے کے بارے میں بتائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج سارے حساب کتاب کھولوں!" وہ بڑی فرصت سے چائے کا کپ لے کر بیٹھ گیا۔

"کونسی بے بسی؟اللہ کا کرم ہے اچھا بھلا کھاتا پیتا ہوں۔"اکرم صاحب نے اس کے اندازے کی نفی کی۔

"ان کے لہجے کے برعکس چائے میٹھی اور اچھی ہے۔"اس نے کہتے ہوئے اکرم صاحب کو ان کا کپ تھمایا۔

پھر اس کی منت پر انہوں نے اسے پچھلے چند سالوں کا قصہ سنا دیا کہ کیسے ان کے بھائی نے ان کی جائیداد کے لیے اپنے بیٹے کا مریم سے نکاح کروایا پھر مریم کو ہی ہتھیار بنا کر ساری جائیداد داماد کو دینے کا کہا۔مریم کے انکار پر اسے طلاق کے کاغذات بھیج دیئے گئے اور ان پر فائرنگ کروا کر مارنے کی کوشش کی گئی۔مریم کورٹ میں کیس لڑنا چاہتی تھی لیکن اکرم حسین نے منع کر دیا مزید یہ کہ وہ اب چلنے کے قابل نہیں رہے تھے اور ہارٹ پیشنٹ بھی تھے۔مریم نے اپنے ابو کی وجہ سے پڑھائی بھی چھوڑ دی تھی۔وہ فنرکس میں ایم فل کر رہی تھی لیکن اس نے اپنے ابو کی بیماری کے بعد آگے پڑھنے سے صاف انکار کر دیا اور اب وہ چاہتے تھے کہ ان کی موت سے پہلے مریم کو کسی اعتماد کے

قابل انسان کے ہاتھ میں دے دیں لیکن جتنے قابل اعتماد لوگوں سے وہ بات کر چکے تھے مریم ہمیشہ انکار کر دیتی اور بری طرح ان پر بھڑ کتی اور انہیں مردوں کی خصلتیں گنوانا شروع ہو جاتی تھی حالانکہ وہ بہت صبر والی اور پولائٹ قسم کی انسان تھی۔

آیان سمجھ سکتا تھا کہ ایک اچھا بھلا انسان کیوں چڑچڑا اور بد تمیز ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اس فیز سے گزرا تھا اور پھر لڑکیاں تو نئے بننے والے رشتوں کے لیے بہت حساس ہوتی ہیں اور ایسے میں طلاق یافتہ کا لیبل اس پر لگ جانا۔ وہ سمجھ سکتا تھا ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کے لیے کس قدر مشکل ہو جاتا ہے۔

اس معاشرے میں طلاق یافتہ لڑکیوں سے شادی کرنا ایک گالی سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو گند کی مانند قرار دیا جاتا ہے حالانکہ ایسی لڑکیوں سے شادی کرنا ایک مرد کی اعلیٰ ظرفی ظاہر کرتا ہے لیکن معاشرے میں جہالت اس قدر ہے کہ طلاق ہو جانا لڑکیوں پر آگے بڑھنے کے سارے دروازے بند کروا دیا کرتا ہے۔ اللہ نے طلاق کو ناپسند کیا ہے پر اسے گناہ قرار نہیں دیا اور طلاق کی واحد وجہ عورت

نہیں ہوتی اور نہ عورت کا کردار ہوتا ہے لہذا ہمارے معاشرے میں اس کا قصوروار صرف عورت کو ٹھہرانا بند کیا جائے۔اللہ نے قرآن کریم میں آپشن دیا ہے اگر میاں بیوی کی آپس میں نہ بن رہی ہو تو عزت سے علیحدگی اختیار کرو۔اس کے بعد ختم بس!لوگوں کو یہ نہیں کہا کہ ان کے علیحدہ ہونے کے بعد اپنے فتوے جاری کرو سو اپنے کام سے کام رکھیں۔دوسروں کی طلاقوں کی وجوہات تلاش کرنا آپ کا کام نہیں ہے۔

طلاق یافتہ عورت سے شادی کرنا بھی ثواب ہے اور جو عورتیں لوگوں کی باتوں میں آکر طلاق ہونے کے بعد ان جیسی سوچ رکھنے لگتی ہیں خدارا اپنا مقام خود پہچانو!ایک طلاق ہو جانا زندگی کا اینڈ نہیں ہوتا۔کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق یافتہ عورت سے شادی نہیں کی تھی؟تم لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ اگر ایک مرد چھوڑ گیا تو سارے چھوڑ جائیں گے؟ہر مرد ایک سا تو نہیں ہوتا۔

www.novelsclubb.com

عورت ہمیشہ ایک بڑی حماقت کرتی ہے کہ وہ مردوں کو کمپیئر کرتی ہے اگر اس کا پہلا شوہر چھوڑ گیا تو اسے ڈر ہوتا ہے کہ دوسرا بھی چھوڑ جائے گا اس لئے وہ دوسرے مرد کے ساتھ ڈر کر ہی زندگی

گزارتی ہے اور اسے اس کے حصے کی عزت اور محبت نہیں دیتی۔اس نے تو آپ کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا۔ایک غلط تجربے پر آنے والی تمام خوشیوں کے دروازے بند نہیں کرنے چاہیے۔اگر آپ دوسرے مردوں کو بھی انہی خوبیوں پر رکھ دیں جن پہ آپ نے اپنے باپ بھائی کو رکھا ہوتا ہے تو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے کیونکہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں اور معاشرے میں یہ مرد عورت کی تمیز بھی ہم نے ہی ختم کی ہے۔عورت کو اسلام نے جو مقام دیا ہے وہ اس کے مطابق زندگی گزارے لیکن آزادی اور برابری کا کانسیپٹ آگیا۔فیمینیزم بری نہیں تھی،ہم نے اسے برا بنا دیا۔برابری کے لیے ایسی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

آیان خاموشی سے امام اکرم کی باتیں سنتا رہا لیکن اسے مریم کے لیے برا نہیں لگا۔اچھا ہوا سمجھوتے کا رشتہ ٹوٹ گیا۔اگر وہ مریم کی جگہ ہوتا تو خود خلع مانگتا۔

www.novelsclubb.com

"تو ہماری بہن کو مردوں سے اس لیے شکوے ہیں۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"ابھی زخم تازہ ہے اس لئے وہ تھوڑی چڑچڑی ہو گئی ہے۔ تم اسے معاف کر دینا۔" انہوں نے مریم کے رویے کی معافی مانگی۔

"کیوں شرمندہ کر رہے ہیں آپ؟ میں سمجھ سکتا ہوں۔ انسان کی زندگی میں کبھی کبھار کچھ غیر متوقع بھی ہو جاتا ہے۔"

"اچھا میرے پاس ایک اچھا آئیڈیا ہے اور میری نظر میں بہت اچھا لڑکا ہے مریم کے لیے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس سے بات کر سکتا ہوں لیکن وہ غیر ملکی ہے!" آیان نے کافی دیر بعد سوچ کر کہا۔

"مسٹر آیان! آپ یہاں میرے رشتے لے کر آئے ہیں؟" مریم پھر کسی کام سے اندر آئی تھی لیکن آیان کا آخری جملہ کان میں پڑا تو پھر سے مشتعل ہوئی۔ آیان نے قدرے خشمگیں نگاہوں سے اکرم صاحب کو دیکھا اور پھر مریم کی طرف دیکھا۔ اکرم حسین بھی اپنی ہنسی چھپا گئے۔

"آپ سے ایسا کس نے کہا مس مریم؟"

"ابھی تو آپ ابو کے کان بھر رہے تھے۔" مریم نے کہا۔

"دراصل میں کان نہیں بھر رہا تھا۔ایک مخلصانہ مشورہ دے رہا تھا۔مریم شادی ضروری ہوتی ہے۔

آپ ساری زندگی تو اپنے والد کے گھر نہیں بیٹھ سکتی نا!"

"میں ساری زندگی بیٹھوں یا آدھی زندگی آپ کو میری فکر نہیں ہونی چاہیے۔غضب خدا کا پہلے رشتے

کروانے والی ماسیاں ہوتیں تھیں آج کل غربت نے مردوں کو بھی یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔"

آیان کا دل کیا چلو بڑھ پانی ہو اور وہ ہو بس!

"باپ کے بعد بھائیوں کو ہی بہنوں کی فکر ہوتی ہے سو مجھے ہے!"

"آپ ہیں کون؟اور اچانک مجھے بہن بنانے کا خیال کیسے آگیا؟" آیان ساری بے عزتی شہد سمجھ کر پیتا

رہا۔

"آپ مجھ سے شادی تو نہیں کریں گی کیونکہ اس صورت میں آپ مجھے قتل کر سکتیں ہیں۔اور آپ کو بیٹی میں کہہ نہیں سکتا کیونکہ ماشاءاللہ سے آپ مجھ سے بڑی ہیں پھر پیچھے بہن کا رشتہ ہی بچتا ہے۔ کیوں امام صاحب؟"آخر میں اس نے اکرم حسین سے رائے مانگی کیونکہ مریم اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی جیسے کھڑے کھڑے بھسم کر دے گی۔

"ابو یہ کون ہے اور کیوں صبح صبح دماغ کھا رہا ہے؟"مریم نے اب خاصی بیزاری سے کہا گو کہ آیان کے آنے سے یا اس کے کچھ کہنے سے اسے برا محسوس نہیں ہوا تھا لیکن اس کی حد سے زیادہ اپنے ابو سے دوستی اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

"اللہ جی ابھی دو منٹ پہلے ہی تو بتایا ہے کہ آپ کا بھائی ہوں!"

www.novelsclubb.com

"ابو کیا آپ نے دو شادیاں کی تھیں؟"جس اعتماد سے آیان کہہ رہا تھا مریم کو سچ میں شک پڑا۔

"دیں ابو جی جواب۔"آیان نے شرارت سے کہا۔

"ہیں ہیں... کس نے کیں دو شادیاں؟" مریم کی امی بھی کمرے میں داخل ہوئیں۔

آیان ان سے کبھی نہیں ملا تھا اس لیے اسے بتایا گیا کہ وہ نفیس سی خاتون اکرم حسین کی بیوی ہیں۔ اٹھ کر انہیں سلام کیا اور انھوں نے بھی اسے پیار کیا۔ ان کے استفسار پر اکرم حسین نے اس کا تعارف اپنے ایک شاگرد کے طور پر کروایا۔ وہ مسجد میں قرآنی تعلیمات بھی دیتے تھے اس لیے وہ آسانی سے مان بھی گئیں۔ وہ آیان سے ارد گرد کی باتیں کرنے لگیں اور ان باتوں میں مریم کے رشتے کی بات گول ہو گئی لیکن اب کی بار آیان بھولا نہیں تھا اور نہ بھول سکتا تھا۔

نو بجے کے قریب ناشتہ کر کے وہ ان سے اجازت لے کر اٹھا اور بتایا کہ اس کے بڑے بھائی کی شادی ہے۔ آیان نے انہیں مدعو کیا لیکن انھوں نے معذرت کر لی۔

www.novelsclubb.com

"جب تم پہلے میرے پاس آئے تھے تو تمہاری منگنی تھی۔" امام حسین نے آیان سے پوچھا یا بتایا لیکن وہ زور کا ہنسا۔

"وہ ٹوٹ گئی تھی!" اکرم حسین نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ آیان چند مزید باتیں کر کے وہاں سے چلا گیا اور اس نے جاتے جاتے اکرم حسین کا نمبر بھی لے لیا کہ وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔

****

"اوئے شہزادے! کدھر کی تیاری ہے؟" روحان کمرے میں آیا تو آیان کو اپنا سامان پیک کرتا دیکھ کر پوچھا۔

"ظاہر ہے یار واپس بھی تو جانا ہے۔ ایک مہینے کی چھٹیاں لیں تھیں۔" اس نے مصروف سے انداز میں بتایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ابھی تو ایک ہفتہ باقی رہتا ہے!"

"ہاں یہ ایک ہفتہ میں ناردن ایریاز میں گزارنا چاہتا ہوں اور ساتھ عنایہ سے بھی ملنا ہے شاید جنرل عاصم کے گھر ہی رک جاؤں اور وہاں سے واپس۔"اس نے اپنا متوقع پلان بتایا۔

"اکیلے؟"روحان نے حیرت سے پوچھا تو آیان نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اکیلے مطلب؟

"ہاں کوئی کام تھا کیا؟"آیان نے روحان کی تفتیش کو کام سے جوڑا۔

"ادھر بیٹھو آیان۔"روحان نے اس کے ہاتھوں سے کپڑے بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر صوفے پر لا بٹھایا۔

"یار وی آر فیم (فیملی)!"

"یہ بھی کوئی بتانے والی بات ہے؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ابھی بتانے والی بات ہے۔کیا ہم دونوں سب کچھ ٹھیک نہیں کر سکتے؟"

"کیا غلط ہے؟"اس نے تعجب سے پوچھا۔آیان گھر والوں سے مختصر بات کرتا تھا خاص طور پر ثاقب سکندر سے اور پہلے روحان اس کیٹیگری میں شامل نہیں ہوتا تھا لیکن اب وہ اس سے بھی کم بات کیا کرتا تھا۔ کبھی کبھی اپنے گرد باؤنڈری لگانا اچھا ہوتا ہے۔

"مجھے معاف کر دو آیان! میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ہوں۔ پتہ نہیں اس دن کیسے وہ سب کو بکواس کر گیا۔ کچھ خبیب کے کیس میں پھنسا ہوا تھا، فیکٹری والی سائیڈ پیسوں کا مسئلہ چل رہا تھا اور اوپر سے علیزے کا مسئلہ۔ میں ان سب میں اتنا زچ ہو گیا تھا کہ ان سب کا غصہ تم پر نکال دیا لیکن میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں مجھے تم سے محبت ہے اور مجھے تمہاری محبت پر بھی یقین ہے۔ میں جانتا ہوں تمہاری محبت کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ تم بھائی ہو یار عزت بعد میں کروں گا پہلے محبت کروں گا۔" وہ اپنے ہی کہے گئے الفاظ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کسی کام میں پھنس جاؤں تو ہیلپ کے لیے تمہارے پاس آتا ہوں۔ میں جانتا ہوں اس دن میں نے جو کہا وہ سب بہت غلط تھا۔ میرے الفاظ نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے۔ میں اپنے رویے پر معافی

مانگتا ہوں چاہے تو اس کے بدلے تم مجھے لاکھ لاکھ من کی گالیاں دو یا پھر سے مارو لیکن پلیز میرے لیے اپنا دل صاف کر دو۔ میں جانتا ہوں اس دن سے تم بہت اداس ہو... میں نے بکواس ہی ایسی کی تھی اور اس پر میں مزید مار کھانے کا بھی مستحق ہوں لیکن پلیز غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔ میں اپنے کہے گئے ایک ایک لفظ پر شرمندہ ہوں۔ میں نے بہت غلط کیا ہے پر یقین کرو اس دن سے لے کر ابھی تک میں خود بھی سکون سے نہیں ہوں۔ مجھے اتنا regret ہو رہا ہے کہ میں تم سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہا۔ اپنے بھائی کو معاف کر دو یار بدلے میں جو مرضی مانگو پر پلیز مجھ سے ایسا برتاؤ مت رکھو۔ تمہاری ناراضگی میرے لیے بہت معنی رکھتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری دنیا ناراض ہو گئی ہے۔ معاف کر دو مجھے پلیز!" وہ بہت شرمندگی سے تیز تیز کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی لمبی تقریر کے بعد میرا خیال ہے کہ تمہیں اپنے بھائی کو معاف کر دینا چاہیے!" حدیقہ بیگم جوس کے دو گلاس لے کر آئیں اور آیان سے کہا۔ وہ دونوں ماں کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔

"بہت اچھے وقت میں آئی ہیں مام۔ پلیز اپنے لاڈلے سے میری معافی کی سفارش کر دیں اور جو س بھی لائی ہیں؟ قسم سے گلہ سوکھ گیا تھا۔ بہت شکریہ۔" روحان نے دونوں گلاس اٹھاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔ ایک گلاس آیان کو پکڑایا اور دوسرا خود پینے لگا۔ ٹرے کو اس نے پھینکنے والے انداز میں بیڈ پر اچھالا اور اپنی ماں کے بائیں جانب آ کر بیٹھ گیا۔

"تم تو مجھ سے بھی تین چار تھپڑ کھانے کے مستحق ہو روحان اور میرے بیٹے کا کتنا دل دکھایا ہے تم نے۔" وہ ان اپنی کارکردگی پہلے ہی حدیقہ کو بتا چکا تھا اور اس کے لیے حدیقہ بیگم نے اسے کافی ڈانٹا بھی تھا۔

"معاف کر دیں نا۔ میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"جو میرا بیٹا کہے گا میرا بھی وہی فیصلہ ہو گا۔" حدیقہ نے فیصلہ آیان پر چھوڑا۔

آیان خاموشی سے اس کی طرح ہاتھ میں خالی گلاس پکڑے زمین کو گھورتا رہا۔ تھوڑا ڈرامہ تو وہ کر ہی سکتا تھا۔

"ادسا!(اوکے)"اس نے کشمیری زبان میں کہہ دیا۔

"کیا ادسا؟ میں معافی مانگ رہا ہوں۔"

"میرے دل میں تمہارے لئے کوئی میل نہیں ہے روحان۔ ہو ہی نہیں سکتی۔ میں اپنی فیملی کے بارے میں برے گمان کیوں رکھوں گا؟ اپنوں میں لڑائیاں تو ہو ہی جاتی ہیں، دل میلے نہیں کرنے چاہیے۔"آیان نے گلاس زمین پر رکھا اور اٹھ کر روحان کو گلے لگایا۔

"تم صرف سوری بھی کہہ دیتے تو میں نے معاف کر دینا تھا۔"آیان نے ہنستے ہوئے کہا.

"مطلب تم مجھ سے سوری کہنے کی توقع کر رہے تھے؟"

"آف کارس میں چاہتا تھا تم اپنے کہے پر شرمندہ ہو۔"

"اینڈ آ ایم!" روحان نے آنکھیں گھمائیں۔

"Chill out" اس نے آیان کا کندھا تھپتھپایا۔

"مطلب اب یہ تو ڈن ہوا کہ تم اکیلے کہیں نہیں جا رہے۔

"تم تو بزی ہو گے اسی لیے میں نے تمہیں آفر نہیں کی۔"

"میں نے تمہارے لئے چھٹیاں لے لی ہیں اور اپنے اسکواڈ کو بھی تیار کر لیا ہے۔ ہم سب ہفتۂ چھٹیاں منائیں گے۔" روحان نے فوراً کہا۔

"تم لوگ ماں کو اکیلا چھوڑ کے جاؤ گے؟" حدیقہ نے مصنوعی خفگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک آئیڈیا دوں مام؟ روحان نے پوچھا۔

"کیا؟"

"آپ اور ڈیڈ پھر سے ہنی مون پر چلے جائیں۔"

"بے شرم ہو تم پورے کے پورے روحان۔" حدیقہ بیگم نے افسوس سے کہا۔

" صحیح کہہ رہا ہے مام! ابھی تو آپ جوان ہیں۔" آیان نے بھی تائید کی۔

"استغفر اللہ! اللہ ایسے لوفر بیٹے کسی کو نہ دے۔"

" بالکل۔ ہم جیسوں کے لیے صرف آپ جیسی مائیں ہوتیں ہیں۔" آیان نے مسکرا کر کہا۔

"آخر کیا ہو جائے گا مام اگر ہمارا ابھی کوئی بہن یا بھائی آجائے گا؟" روحان باز نہیں آیا۔

" یا اللہ میرے بھائیوں کو ان کی ذرا سی شرم واپس کر دیں کہ انہیں عقل آئے ماؤں سے ایسی باتیں نہیں کرتے۔" ایمان اپنی ایک سالہ بیٹی زینب کو اٹھائے ادھر آئی تو ان دونوں کی باتیں سن کر بے حد شرمندہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا مام کو چھوڑیں آپ بتائیں زینب کا نیا بہن بھائی کب آرہا ہے؟" روحان نے ایمان کو بھی آڑے ہاتھوں لیا اور زینب کو ایمان سے لے کر پیار کرنے لگا۔

"بے شرمو...نالائقو...ابھی تم دونوں کی شادی کی بات چلے تو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو جاؤ گے۔تم دونوں کی شادیاں ہو جائیں تو پھر پوچھتی ہوں۔جوڑوں کے غلام بننے کے آثار نظر آتے ہیں۔"ایمان اپنی ماں کو کسی کام سے بلانے آئی تھی اور ان دونوں کے منہ لگ کر اپنا موڈ خراب کر چکی تھی۔

"یار آپا کتنا بولتی ہو؟طلحہ کے تو کان ہی پک جاتے ہوں گے۔"آیان نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں...اب Most hated کا Twin Brothers ٹاپک جو چھیڑ دیا ہے۔میں باتونی تو لگوں گی نا؟وہ بیچاری علیزے..."

"علیزے ڈپلومہ ختم کرنے کے بعد شادی کرے گی تب تک آپ آیان کی ہونے والی بیوی ڈھونڈیں۔"روحان نے ایمان کی بات بیچ میں ہی اچک لی۔حدیقہ نے آیان کی طرف دیکھا شاید وہ شادی کے لیے راضی ہو لیکن اس نے کوئی خاص تاثر نہ دیا۔سب کی محفل ان دونوں کے کمرے میں جمی دیکھی تو مناہل گاتے ہوئے وہاں پہنچی۔

"مجھے ساجن کے گھر جانا ہے...مجھے ساجن کے گھر جانا ہے..."شایان کی شادی پر گا گا کر وہ اب بھی اسی فلو میں تھی۔

"بہت جلدی ہے میری شہزادی کو؟"حدیقہ بیگم کو اپنی منہ پھٹ اولاد کا صحیح سے آج پتہ چلا تھا۔

"اور نہیں تو؟ان دونوں نے فضول میں میرا راستہ بلاک کیا ہوا ہے۔پاکستان میں تو قانون ہے اٹھارہ کے بعد بچی کی شادی کر دیں ورنہ وہ والدین پر کیس کر سکتے ہیں۔آں۔۔۔نہیں مام میرا مطلب مجھے جلدی ہے لیکن ان دونوں کی شادی کے بعد ہی۔"وہ فلو فلو میں زیادہ ہی بول گئی۔

"مام کل پہلی گھڑی میں آپ اسے فارغ کریں ذرا۔اس کے کیس تو میں کھلواتا ہوں۔انیس کی ہو گئی ہے رہنے دیں مزید پڑھائی!"آیان نے فوراً کہا۔

"کیوں جی؟میں تو اسی سے شادی کروں گی جو گھر داماد بنے گا۔بڑا فائدہ ہوتا ہے شوہر دب کر رہتا ہے۔"مناہل نے اپنا فیصلہ اور اس کا فائدہ دونوں بتائیے۔

"یااللہ اس اولاد کو عقل کے ناخن دے!" حدیقہ بیگم تاسف سے کہتی وہاں سے چلی گئیں۔

"مام اللہ سے کیوں مانگ رہی ہیں اپنے اتار کے دے دیں۔" روحان نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"بڑے میاں تو بڑے میاں۔ چھوٹے میاں سبحان اللہ!" ایمان بھی مناہل کو طنز کرتی نفی میں سر ہلاتی زینب کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔

"تم بھی جاؤنا؟ ادھر تو ہم گھر داماد والی کوئی سروس نہیں دیتے۔" آیان نے مناہل سے کہا۔

"کیوں جاؤں؟ ادھر ہی رہ کر دونوں کی جاسوسی کروں گی۔" مناہل نے جواب دیا۔

"جاسوسی طیارہ!" روحان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کس ملک کا؟" اس نے پوچھا۔

"انڈیا، امریکہ، اسرائیل...."

"توبہ توبہ توبہ... آیان بھائی کیا کہہ رہے ہیں؟ اتنی بری ہوں کیا اور ویسے آپ کہیں جا رہے تھے؟" بیگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جا رہے ہیں پر تم جاؤ جا کر پڑھائی کرو!" روحان نے بڑے بھائیوں والا رعب ڈالا لیکن مناہل کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔

"وہ آیان بھائی... دراصل میں نے بتانا تھا کہ جو آپ چاکلیٹس لائے ہیں نا وہ میں نے اپنی فرینڈز میں بانٹ دی ہیں اور کچھ سنبھال لی ہیں۔ ان صاحب کے لیے آپ نئی لے کر آنا۔ مجھ سے چاکلیٹ کے ریپر تک کی امید مت رکھیے گا۔ intensive care میں ہیں!" دونوں کے درمیان لڑائی کا ایک نیا موضوع چھوڑتی مناہل وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔ آیان اسے کچھ سخت کہتے کہتے چپ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا اور روحان کی طرف دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اس نے کہا تھا وہ تمہیں دے دے گی!" آیان نے شانے اچکا کر لاتعلق نظر آنے کی کوشش کی ورنہ مناہل سے اسی نے کہا تھا کہ اس کے واپس جانے کے بعد وہ روحان کی چیزیں اس کو دے کیونکہ وہ خود اس کو نہیں دینا چاہتا تھا اور اب چوری پکڑی گئی پر نہیں پکڑی گئی۔

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ مطلب تم نے میری چاکلیٹس بھی اس چڑیل کو دے دیں؟ تم اس پر کیسے یقین کر سکتے ہو؟" وہ بے یقین تھا کیونکہ وہ چاکلیٹ لور تھا اور باہر سے چاکلیٹس وہ منگواتا رہتا تھا۔

"وہ چڑیل ہماری بہن ہوتی ہے۔"

"اس کی منت کرنی پڑے گی؟"

"چیئر اپ! تم ہینڈل کر سکتے ہو۔"

"پر میری ریپوٹیشن؟"

www.novelsclubb.com

"گھر والوں کے سامنے آپ کی ریپوٹیشن ہمیشہ زیرو ہوتی ہے مسٹر۔اچھا چھوڑو تم مجھے بتاؤ تم لوگ چل رہے ہو یا نہیں؟"آیان نے اسے موضوع سے ہٹانا چاہا۔

"جانا کہاں ہے؟"

"سوات والی سائیڈ!"اسے عنایہ سے ملنا تھا جو آج کل چھٹیوں پہ اپنے گھر گئی ہوئی تھی اور اس کا گھر سوات میں تھا۔

"یار چلیں گے بلکہ میں ابھی سب سے کہتا ہوں!"روحان فوراً فون اٹھا کر کہنے لگا۔آیان بیڈ سائیڈ دراز کو صاف کرنے کی نیت سے کھول کر بیڈ پر انڈیلنے لگا۔جب سارا سامان باہر آگیا تو اس کی نظر تصویر پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت بیوقوف ہو آیان سکندر!بھلا کوئی حق مہر میں بھی پانچ کروڑ لکھواتا ہے؟"ایک گہرا سانس لے کر اس نے ہاتھ میں پکڑی تصویر کے دو ٹکڑے کیے۔اگر اس وقت آیان کے پاس اُس سے زیادہ

رقم ہوتی تو وہ اپنی آزادی کے لیے وہ بھی دے دیتا۔ماحول میں اداسی پھیل گئی۔روحان نے خاموشی سے اس کی یہ کارروائی دیکھی لیکن کہا کچھ نہیں۔وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔

******

"ایسا کرتے ہیں مظفر آباد چلتے ہیں۔بہت مزہ آئے گا اتنی ٹھنڈی جگہ ہے اور ہم نانو سے بھی مل لیں گے۔"

"نہیں نہیں نہیں! میں وہاں نہیں جاؤں گا۔یہ نہ ہو پھر سے زلزلہ آجائے اور اب مجھے بچانے والا کوئی نہ ہو۔"عمر نے عینی کی بات کی نفی کی کیوں کہ 2005ء کے زلزلے میں وہ مظفر آباد میں اپنی نانی کے گھر تھا اور ایک عمارت کے ملبے تلے آگیا تھا۔اس کا بازو ٹوٹ گیا تھا اور بھی کئی چوٹیں آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ اس وقت کہیں جانے کی پلاننگ کر رہے تھے کیونکہ نورالفجر کے جانے میں صرف ایک ہفتہ تھا اور وہ تین دن پہلے اپنا سارا سامان پیک کر چکی تھی۔ عمیر اور عمر نے سامان اس طرح پیک کروایا کہ چیزیں زیادہ ہونے کے باوجود بیگ کم تھے کیونکہ نور نے کافی ایسی چیزیں بھی رکھ لیں جو غیر ضروری تو نہیں تھیں پر بہت کم استعمال کرنی تھیں اور وہ جنوبی کوریا میں مہنگی ہوں۔ سامان پیک کرواتے وقت نور نے کافی دور اندیشی سے کام لیا اور گھر کی باقی خواتین کا بھی کافی سامان ساتھ رکھ لیا۔ فیملی کس لیے ہوتی ہے؟

"عمر بندے کی شکل اچھی نہ ہو بندہ بات اچھی کر لیتا ہے۔" نور ایپل ٹی بنا رہی تھی سو کچن سے نکلتے وقت اس نے عمر کی آخری بات سنی اور کہا۔ چائے کے کپ سب کو پکڑاتی خود اپنا کپ لے کر اقبال عالم کے پاس بیٹھ گئی۔ ہادیہ بھی اس کے ساتھ تھی وہ بھی آ کر ان سب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بات اچھی ہونا ہوا الحمدللہ میری شکل بہت اچھی ہے۔"

"ایسا کرتے ہیں نا ران کا غان چلتے ہیں۔" ہادیہ نے گفتگو میں حصہ ڈالا۔

"پریٹی گڈ آئیڈیا بھابھی۔" نور کا چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں جی۔" عینی نے صاف انکار کیا۔

"ہو تو آئے تھے۔" عمر نے بھی نفی کی اور چار پانچ سال پہلے جانے کا حوالہ دیا۔

"ویسے بھی وہاں جھیل سیف الملوک اور چند لمبے لمبے درختوں کے سوا دیکھنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔" عمیر نے بھی جانے کا کوئی خاص شوق نہیں ظاہر نہ کیا۔

"درختوں کے پتے تو ایسے مرجھائے ہوئے تھے جیسے ہمیشہ وہاں خزاں ہی رہتی ہو۔ بہار کو وہ جگہ پسند نہ آئی ہو۔" عینی نے پھر ل۔ بنا کر کہا تو نور کا منہ ہی بن گیا۔

"اور جب ہم گئے تھے تو اس جھیل میں مچھلیاں بھی نہیں تھیں۔ کیا نام تھا بھائی؟" عمر نے بھی عینی اور عمیر کا ساتھ دیا۔

"ٹی وی پر تو وہ جگہ بہت خوبصورت دکھاتے ہیں۔" ہادیہ نے احتجاج کیا کیونکہ وہ کبھی ناران کاغان نہیں گئی تھی۔

"بھابھی ٹی وی پر ہمارا میر پور بھی بہت گنداد کھایا جاتا ہے تو کیا ہم نے مان لیا؟ ہمیں پتہ ہے ہمارا منی لندن (چھوٹا لندن) بہت پیارا ہے بس۔ ٹی وی پر یقین مت کیا کریں۔" عمر نے ہادیہ کو کافی تفصیل سے جواب دیا۔

"پھر میرا خیال ہے ہمیں یہ ہفتہ یہیں پر گزار لینا چاہیے۔ نہیں؟" ہادیہ کو بھی پسند نہ آیا اس لیے نور کے ساتھ ہو گئی۔ اقبال عالم اور سلمیٰ کسی رشتے دار کے بارے میں بات کر رہے تھے اس لئے ان کی گفتگو کے درمیان نہیں بول رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں چلنا تو ہے اگر جگہ پیاری ہو۔" عینی پر سوچ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"پر ناران کاغان نہیں۔کافی غیر رومانٹک جگہ ہے۔"عمر نے فوراً کہا۔نور کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور چائے بھی ختم ہو گئی۔

"پہلی بات کہ ناران کاغان بہت ہی خوبصورت جگہ ہے آپ لوگوں نے نہیں جانا تو جگہ تبدیل کر لیتے ہیں لیکن پاکستان کی کسی بھی جگہ سے بارے میں ایسے مت کہیے گا۔دوسری بات آپ سب کو وہاں مچھلیاں اس لیے نظر نہیں آئیں کیونکہ آپ سب مچھیرے نہیں ہیں اور مچھلیاں پکڑنے کے فن سے ناواقف ہیں۔تیسری بات کہ ہم لوگ گئے ہی گرمیوں کے آخر میں تھے یعنی خزاں کے موسم میں اسی لیے وہاں درختوں کے پتے پیلے ہی تھے لیکن وہ سب بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔بس دیکھنے والی آنکھ چاہیے ہوتی ہے اور یہ آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ آپ کس چیز میں خوبصورتی تلاش کر رہے ہیں؟اور چوتھی بات کہ اب ہم ناران کاغان ہی جائیں گے کیونکہ میں نے چار حمایتی رکھ لیے ہیں۔آپ تینوں کو تو کسی جگہ کی جیو گرافیکل خوبصورتی کا پتہ بھی نہیں ہے۔اتنی پیاری جگہ کی اتنی بے دردی سے بے عزتی کر رہے ہیں۔ہونہہ!"

www.novelsclubb.com

"تو پھر تم اکیلی ہی جاؤ!" عینی نے منہ پھلایا۔

"عینی! میں تمہیں ماروں گی۔" وہ بس مارنے کے لیے اٹھنے والی تھی۔

"میں بتاتا ہوں کہاں چلنا ہے؟" اقبال عالم ان لوگوں کے درمیان گرما گرمی دیکھ کر بولے۔

"کہاں؟" سب نے ایک ساتھ استفسار کیا۔

"کالام۔"

"واہ بابا! اب ہم ایک ہفتے کے لیے بنگلہ دیش جائیں گے؟ واؤ۔" عینی نے خوشی سے نہال ہوتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بنگلہ دیش کیوں؟ کالام تو پاکستان میں ہے۔" عینی کا جوش ماند پڑا۔

"بڑی آئی پاکستانی! پاکستان کی جگہوں کے نام بھی نہیں پتا۔" نور نے اس پر طنز کرنا ضروری سمجھا۔

"اب میں تو تمہاری طرح دنیا کے ہر ملک کے شہر اور علاقے کھنگالنے سے رہی کہ کس ملک کے کتنے شہر ہیں؟اس میں کتنے علاقے، ضلع اور گاؤں ہیں! فضول میں وقت ضائع کرواپنا۔"عینی نے بھی تڑ سے جواب دیا۔

"ہاں! چار چار گھنٹوں کے لیے روحان سکندر کے موٹیویشنل لیکچرز سن سکتی ہو۔اپنے کام کی بات نہیں۔"وہ بڑی بہن تھی ذلیل کرنا حق سمجھتی تھی!

"کیوں بابا کالام میں کیا رکھا ہے؟"عمر نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا جیسے آج پہلی مرتبہ اس جگہ کا نام سنا ہو۔

"سب کچھ تو لاہور میں رکھا ہے بیٹا۔تم ایسا کرنا لاہور واپس چلے جانا۔"اقبال عالم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گیا۔اتنی پبلک میں بے عزتی اف بابا!

"چھوڑیں بابا اسے۔آپ بتائیں کہ یہ جگہ کہاں پر ہے؟"عینی نے ہنسی روک کر پوچھا۔

"بیٹا سوات میں ہے کالام۔"

"بابا سوات سے تھوڑا آگے ہے کالام۔ نہیں؟"نور نے فوراً تصحیح کی اور ساتھ ہی پوچھا کہ وہ بھی غلط ہو سکتی ہے۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔ تم google map نہ بن کر بیٹھ جانا۔"عینی نے فوراً بے زاری سے کہا کہ مبادا نور اب سوت کالام کا محل وقوع نہ بتانا شروع کر دے۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں گاڑی کا انتظام کرتا ہوں۔ تم لوگ تیاری کر لو منڈے مارننگ کو ہم نکل جائیں گے۔"

"بھائی اتنے سے ٹائم میں پیکنگ کیسے ہو گی؟ اور میں نے تو سارے اچھے کپڑے کوریا والے بیگز میں ڈال دیے ہیں۔"

"نور تمہارے رونے ہی ختم نہیں ہوتے۔ہادیہ اور عینی کے پاس دیکھ لو تم اچھے کپڑے۔"عمیر نے اسے سختی سے کہا۔

"پھر بھی بھائی۔کوئی شاپنگ واپنگ..."

"تم نے پہلے ہی ہمیں کنگلا کر دیا ہے نور! خدا کا واسطہ ہے اب جو ہے اسی پر گزارا کرو۔"عمر نے بھی کہا جو اپنے شوق کے پیچھے نا جانے کتنے پیسے لگوا چکی تھی اور یہ جاننے کی زحمت نہیں کر رہی تھی کہ اپنے ڈاکٹر بننے کے چکر میں اس نے اقبال عالم کا اکاؤنٹ خالی کر چھوڑا ہے! اس کا ڈاکٹر بننا کافی مہنگا پڑ رہا تھا۔

"ہاں اپنی اپنی تیاری کرو۔پورے محلے کی فکر کیوں کر رہی ہو؟"عمیر نے پھر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر سب اٹھیں، ماما بابا آپ لوگ اپنی کر لیں، بھائی آپ اور اس سنگل ہڈی کو رکھ لیں (عمر)، باقی ہادیہ اور عینی ہم تینوں مل کر پیکننگ کر لیتے ہیں۔" نور فوراً مان گئی بلکہ عمر کی بات اسے سمجھ آ گئی تھی۔ خیر وہ پڑھائی کے سارے قرضے اتارنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"بھئی تم لوگ جاؤ میں کہیں نہیں جا رہی!" سلمیٰ نے کہا کیونکہ وہ کہیں گھومنے پھرنے کی دلدادہ نہیں تھیں۔

"بہت بورنگ ہیں اماں حضور۔ بھلا آپ کیوں نہیں جائیں گی؟" عمر ماں کے ساتھ جا کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"اور آپ کے بغیر مزہ کیسے آئے گا؟" عینی نے کہا۔

"میرا دل نہیں کر رہا۔"

www.novelsclubb.com

"قسم لے لیں اماں... بلکہ اسٹیمپ پیپر سائن کروالیں۔ ہم آپ کی اور بابا کی پرائیویسی کو ڈسٹرب نہیں کریں گے بلکہ ہم ایسے ایکٹ کریں گے جیسے آپ کو جانتے ہی نہیں ہیں۔" نور بھی سلمیٰ کے دوسری طرف آکر بیٹھ گئی اور ان سے کہا۔

"بے شرم اولاد ہے میری۔" نور کو چپت لگاتے ہوئے انھوں نے کہا۔

"لوگ کہتے ہیں اقبال عالم کی اولاد بہت شرم وحیا والی ہے۔" عینی نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

"لوگ ان کی شرم وحیا کے قصے مجھ سے آکر پوچھیں تو بتاؤں۔"

"چلیں نا آنٹی! سب چل رہے ہیں۔" ہادیہ نے بھی منت کی۔

"ہاں ماما۔ پھر تو آپ نے مجھے فون بھی نہیں کرنا۔ شکر ہی کرنا ہے بلا سر سے ٹلی۔" نور کو ایک اور دھپ پڑی۔

"دیکھ رہے ہیں بابا۔ یہ ظلم و ستم؟"نور نے دہائی دی۔

"بیٹا جی وقت آپ کا قیمتی ہونے والا ہے۔ ہم تو انتظار ہی کیا کریں گے کب ہماری ڈاکٹر ہمیں فون کرتی ہے۔"اقبال عالم نے بھی کہا۔

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں سب چلتے ہیں اور اس کو یادگار بناتے ہیں۔"اس نے گہری بات کو مذاق میں اڑایا۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے چلتی ہوں۔ یہ ایموشنل بلیک میلنگ مت کیا کرو۔"

"مجھے آپ کے یہ چھوٹی چھوٹی چیپڑیں بڑی یاد آنے والیں ہیں اماں!"اس نے ماں کو کس کر جھپی ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹی! ابھی یہ ظلم کہلائی جا رہی تھیں۔"

"بابا سے ہمدردی کا ووٹ۔ سمجھا کریں نا۔"اس نے سرگوشی کی۔

کچھ ہی دیر میں لاؤنج خالی ہو گیا البتہ سب تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

****

جاری ہے۔

باب4

Companions

www.novelsclubb.com

قارئین، کیا آپ قسمت پر یقین رکھتے ہیں؟

کیا آپ کو یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے

تیار ہے ایک بڑا منصوبہ کہیں نہ کہیں،

کہ ہماری زندگی لکھی ہے ستاروں میں،

کہ ہماری زندگی لکھی ہے ہمارے لیے

اگر ایسا ہے تو ہم سمجھ سکتے ہیں

خود کو بھی ایک کردار

کہ ہماری زندگی ایک کہانی ہے

یا آپ کو یقین ہے کہ ہم گر جاتے ہیں

آنکھیں بند کر کے اپنے مستقبل میں،

www.novelsclubb.com

بڑھتے ہیں ایڈونچر سے ایڈونچر کی طرف،

نہیں ہوتا ہمارا سفر منصوبہ بندی کے مطابق

بلکہ ہوتا ہے خاص موقع کے مطابق

یاشاید ہوتا ہے بے ترتیب اتنا جتنا

نظر آتی ہیں ہماری زندگیاں بے ترتیب

یاشاید یہ ہے وہی جو تھا مصنف کے ذہن میں

(جوڈی پکولٹ اور سمانتھا وین لیر کی کتاب: آف دا پیج سے اقتباس)

ہائی ایس فراٹے بھرتی ہوئی پہاڑی علاقوں سے جا رہی تھی۔ ہر کوئی اپنے کام میں مشغول تھا اور نورالفجر تصویریں لینے میں مصروف تھی لیکن وقفے وقفے سے عینی اور سلمیٰ کو ڈرانا نہیں بھولتی تھی جو خطرناک راستے کی وجہ سے کوئی نہ کوئی وظیفہ جاری رکھے ہوئے تھیں اور راستہ خراب ہونے کی وجہ سے کافی حد تک ڈری ہوئی تھیں۔ اقبال عالم اور عمیر وہاں بھی آفس کا کوئی کام ڈسکس کر رہے تھے، عمر اپنے فون میں گھسا ہوا تھا، ہادیہ سلمیٰ بیگم کو ریلکس کر رہی تھی اور عینی کوئی ناول پڑھ رہی

تھی۔ایسے میں صرف وہ تھی جو موسم کے ساتھ آنے والے ہر ایک منظر کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"دیکھنا جب میں کے۔ٹو سمٹ (سر) کروں گی تو تم لوگوں کو مجھ پر فخر ہو گا۔" دس سال کی نور اپنے بہن بھائیوں سے کہہ رہی تھی۔

"پہلے کے۔ون تو چڑھ لو۔" عمر نے بہت پہلے اسے چڑایا تھا۔

"وہ عمیر بھائی چڑھ لیں گے۔میں کے۔ٹو پر چڑھوں گی۔تم کے۔تھری پر اور عینی کے۔فور پر۔۔۔" نور یاد کرتے ہوئے خود ہی مسکرا دی۔اب نا جانے بچپن کا شوق کہاں چلا گیا تھا؟

عینی کی چیخ سے وہ حال میں آئی تو گاڑی رکی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے عینی؟" اس نے عینی سے پوچھا جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے موت کے منہ سے واپس آئی ہو۔باقی سب قدرے آگے تھے اور عینی قریب بیٹھی ہوئی تھی اس لئے اس سے پوچھا۔

"نظر نہیں آرہا گاڑی رک گئی ہے۔"عینی نے گویا مرچیں چبائی ہوئیں تھیں۔

اونچے نیچے راستوں سے جاتے ہوئے ہائی ایس اچانک جھٹکا کھا کر رک گئی تھی اور نور کے لیے یہ بھی نعمت تھی۔اچھی بھلی گاڑی سوات موٹروے پر تھی، کیا ہو جاتا آگے بھی سڑکیں بنا لیتی حکومت !اس نے ناگواری سے سوچا۔

"لگتا ہے انجن خراب ہو گیا ہے۔ڈرائیور اتنی تیز چلا رہا تھا بیچاری ہائی ایس نے رکنا تو تھا ہی۔"وہ مصنوعی سا افسوس کر رہی تھی۔

"مجال ہے یہ لڑکی کہیں خاموش رہے۔"سلمیٰ نے دھیمی آواز میں اسے گھور کر کہا۔

"ماما میں نے تو اسے نہیں کہا کہ بیچ راستے خراب ہو جائے۔"اس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اب مرد باہر نکل رہے تھے تو نور کو ایک پکچر سپاٹ مل گیا تھا۔

"عینی چلو میرے ساتھ۔"وہ بھی گاڑی سے باہر نکل آئی۔

"میں کہیں نہیں جارہی!"

"بکواس نہیں کرو۔ چلو۔"عینی ڈر رہی تھی لیکن پھر بھی نوراس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر باہر نکال گئی۔وہ دونوں پچھلی طرف نکل کر سڑک کی دوسری طرف چلی گئیں۔

"زیادہ دور مت جانا۔" سلمیٰ بیگم نے آواز لگائی۔

"مجال ہے جو یہ لڑکی کہیں ٹک کر بیٹھ جائے۔"ہادیہ ان کی بات پر مسکرائی۔

دھوپ کی تمازت تیز تھی لیکن ہوا خوشگوار تھی اور نور تیزی سے پتھروں سے نیچے اتر رہی تھی پھر رک کر عینی کو دیکھا۔اس نے منہ کے زاویے ایسے بنائے ہوئے تھے جیسے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔وہ سر جھٹک کر مسکرادی۔اسے عینی کا اگلا ڈائیلاگ پتہ تھا۔نور کیمرے کی سیٹنگ کر رہی تھی کہ عینی وہاں پہنچی۔وہ سوات کے اطراف میں ہی تھے اور اس وقت دریائے سوات میں اترے تھے۔

"اتنا خوبصورت نظارہ وہ بھی پاکستان میں؟"عینی نے حیرت سے بتایا یا پوچھا نور کو سمجھ نہیں آئی۔

"کبھی پاکستان نہیں دیکھا؟" وہ عینی پر بگڑی۔

"پھر بھی یہ بہت پیارا ہے۔"

"کیوں پاکستان میں نہیں ہو سکتا؟ اتنا خوبصورت نجارا (نظارہ) پاکستان میں۔۔۔" نور خفگی سے اس کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

دریا سے تھوڑی اونچائی پر کھڑے ہو کر انھیں ایک دلفریب منظر دیکھنے کو ملا۔ دریا کا پانی ایک طرف سے بہتے ہوئے آ رہا تھا بالکل کسی آبشار کی طرح اور اسی رفتار سے دوسری طرف بہے جا رہا تھا یا یہ دریا نہیں تھا اس سے نکلنے والی کوئی ندی تھی جو آگے جا کر کسی دریا کے ساتھ مل جائے۔ وہ جو بھی تھا اس کا شور کسی ساز کی طرح تھا جو کانوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دریا کے دوسری طرف، ان کے بالکل سامنے آسمان کو چھوتے بلند و بالا پہاڑ تھے اور ان کے سامنے درخت، یوں لگ رہا تھا اگر درخت پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گئے تو آسمان کو چھو لیں گے اور ان کے آگے

بادل جو پہاڑوں پر سایہ فگن تھے۔اونچے،بلند درخت صنوبر کے درخت لگ رہے تھے ان کے پتے ہوا کی سمت میں چل رہے تھے۔نور تو اس منظر میں کھو گئی اور بغیر نیچے دیکھتے پتھر کی ڈھلوانوں پر چلنے لگی۔بالکل اپنے کشمیر جیسا تھا لیکن یہاں کچھ اور بھی تھا۔یہاں پاکستان کی خوشبو تھی۔وہ بہت پر کشش نظارہ تھا۔دور سے دیکھا جائے تو پہاڑوں پر برف پڑتی نظر آتی ہے یا شاید بارش ہو۔وہ پلک تک نہیں چھپکا رہی تھی کہ کہیں منظر غائب نہ ہو جائے۔

"یقین نہیں آرہا یار اتنی خوبصورت جگہ بھی پاکستان میں ہو سکتی ہے؟یہ دنیا میں کہیں اور ہوتا تو بندہ مان لیتا لیکن پاکستان میں؟ان.بیلیو ایبل!"عینی نے اپنے کھلے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑساتے ہوئے پھر سے وہی تبصرہ کیا۔نور نے نہایت خفگی سے اسے دیکھا جیسے اسے جوتے سے پیٹنے کا ارادہ ہو۔وہ نور کی طرح سر پر دوپٹہ یا حجاب نہیں لیتی تھی۔نور نے بھی بال کھول کر سر پر دوپٹہ لے رکھا تھا جب ہوٹل پہنچے گی تو بال باندھ کر حجاب کر لے گی۔ابھی تو فیملی کے ساتھ ہے۔

"کیا پاکستان دنیا میں نہیں آتا؟"

"پاکستان میں کبھی اتنی خوبصورت جگہ کی امید نہیں تھی مجھے۔"

"بس کردو عینی! اب کیا سوات کو نظر لگاؤ گی؟"

"یقین تو کرنے دو کہ ہم پاکستان میں ہی ہیں۔"

"یہ پاکستان کا ہی شہر ہے۔ کوئی یقین کرے نہ کرے مجھے پورا یقین ہے اور پتہ ہے کبھی کبھی تم مجھے بہت بری لگتی ہو عینی۔ پاکستان میں کوئی اچھی چیز دیکھ کر تم شکر نہیں کرتی بلکہ شک کرتی ہو۔ یار مان لو ہمارا ملک بہت خوبصورت ہے۔ بہت خوبصورت!" اس نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

"یہ صرف تم جیسے کیمرہ مین کے لئے خوبصورت ہو گا۔ ہم رئیل ورلڈ میں رہنے والے لوگ ہیں۔ میں تمہیں اس منظر میں سو خامیاں بتادوں لیکن رہنے دو تم پاکستان کے عشق سے باہر نکلو تو بات بنے۔" عینی کا دماغ تو سیاستدانوں نے خراب کیا ہوا تھا جو ٹاک شوز میں آکر صرف خامیوں کو ہائی لائٹ کرتے ہوں اور وہ بھی انھیں کی طرح بن رہی تھی۔

"خوبصورتی اس طرح کے مناظر میں زندگی تلاش کرنے کا نام ہے عینی لیکن تم کیا جانو؟ تم تو ریئل ورلڈ کی باسی ہو اور میں کہیں دور دیس کی فیری ٹیلز میں پھنسی لڑکی۔ تمہاری بات کیسے سمجھ پاؤں؟"

اس نے کیمرے سے دھڑا دھڑ تصویریں لینا شروع کر دیں۔

"ہر چیز میں خوبصورتی ہوتی ہے لیکن تم صرف ٹی وی نیوز اور ٹاک شوز دیکھ کر پاکستان کو ایک برا ملک سمجھنے لگی ہو جس میں صرف کرپشن ہوتی ہے، دہشت گردی ہوتی ہے، ناانصافی ہوتی ہے، جرم ہوتا ہے اور غربت ہوتی ہے۔ تم پاکستان کو اس اینگل سے دیکھتی ہو جہاں برابری نہیں ہے جبکہ میں اس اینگل سے دیکھتی ہوں کہ ایک دن سب اچھا ہو جائے گا۔

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ملک سے غربت اور دہشت گردی جیسے مسئلے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے لیکن ہم کوشش تو کر رہے ہیں اور یہ مسائل صرف پاکستان میں نہیں پوری دنیا کے ممالک میں ہیں۔ سو اپنے ملک سے پیار کرو اور اسے ساری خامیوں سمیت قبول کرو۔ تم آئی آر کرنے والی ہو اس لئے

تم خوبیاں خامیاں ساتھ دیکھتی ہو لیکن ہم جیسے محب وطن کا مائینڈ نہیں چینج کر سکتی سو ایسی کوشش بھی مت کرو۔"نور کیمرے میں ہی مصروف سی کہہ رہی تھی۔

"اچھا اچھا بس کرو! یہ مت شو کرو کہ تم بہت محبت کرتی ہو پاکستان سے۔اگر محبت کرتی ہوتی تو پڑھنے کے لئے باہر نہ جاتی۔تمہاری بات میں کھلا تضاد ہے۔"عینی اپنا فون نکال کر اپنی تصویریں لینے لگی۔نور کو خود کی تصویریں بنانے کا شوق نہیں تھا بلکہ اس کا کوئی بھی شوق عام لڑکیوں جیسا نہیں تھا۔

"میں کہیں بھی جاؤں، میری پہچان تو پاکستان سے ہی ہونی ہے نا اور ویسے بھی میں اپنے ملک کے لیے یہ سب کر رہی ہوں۔پڑھائی کے بعد اصل انرجی تو میں اپنے ملک کو دوں گی۔کوریا کی بڑی یونیورسٹی سے پڑھ کر نورالفجر ڈاکٹر بنے گی۔پاکستان سے ڈاکٹر بننے والی نورالفجر اور جنوبی کوریا سے پڑھ کر آنے والی نورالفجر میں زمین آسمان کا فرق ہو گا عینی!"عینی نے دل سے دعا کی کاش آئی آر کی جگہ لاء رکھ لیا ہوتا۔کم از کم نورالفجر سے بحث تو جیت جاتی۔اتنا تو جانتی تھی نور سے بحث کبھی نہیں جیت سکتی اس لیے منہ بسورتے ہوئے واپس اوپر کی طرف چل پڑی۔

"کیا ہوا دل بھر گیا خوبصورت نظاروں سے؟ میں آگے جا رہی ہوں۔" نور نے اپنے گلے سے لٹکے بیگ سے سن گلاسز نکال کر پہن لیں۔

"جہنم میں جاؤ! مجھے پرواہ نہیں۔" عینی کو غصہ آ گیا تھا۔

"گاڑی ٹھیک ہوئی تو مجھے بلا لینا۔" نور اونچی آواز سے کہہ کر مزید نیچے چلی گئی۔

"آنا ہوا تو خود آ جانا۔ میں تمہیں بلانے نہیں آؤں گی۔" عینی نے بھی جاتے جاتے کہا۔ اس نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

"اوہ مائی لٹل سسٹر!"

اپنے جاگرز اتار کر اس نے پاؤں ٹھنڈے پانی میں ڈال دیے۔ اسے اتنا تو یقین تھا کہ اسے چھوڑے بغیر کوئی نہیں جائے گا سو سکون سے بیٹھ گئی۔ کیمرہ اس نے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کر کے رکھ دیا۔ اب وہ خاموشی سے اس جگہ کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔

I don’t fall in love so easily

But you have a special aura

When I see you, my mind deceive me

I don’t think I’ll see you again

We live very different lives

اکثر اپنے گھر کی بالکونی پر بیٹھ کر وہ یہ گایا کرتی تھی یا کبھی اسلام آباد میں بارش کے موسم میں !اور وہ یہ صرف موسم کے لیے، قدرتی نظاروں کے لیے گاتی تھی۔اس کا دوپٹہ سر سے اتر گیا تھا۔اسے محسوس نہیں ہوا کہ سوات کی ہوا کے ساتھ اس کے بال بھی اڑ رہے تھے۔اس کے بال کمر سے نیچے تک آتے تھے جو اسے کھلے زیادہ پسند تھے۔گھر میں وہ بمشکل بالوں کو باندھتی تھی۔

وہ ارد گرد سے بے خبر گا رہی تھی۔ اتنی پیاری جگہ پر اسے دوبارہ گانے کا موقع کہاں ملنا تھا۔ آخری جملہ ابھی لبوں پر ہی تھا کہ اسے اوپر شور کی آواز آئی تھی جیسے کوئی اور گاڑی وہاں رکی ہوں۔ وہ ایک لمحے کو رکی، چہرہ موڑا اور پھر اس نے گردن دوبارہ سامنے موڑ لی۔

عینی کی کال آئی تو اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کال پک کی اور خود کو لاتعلق ظاہر کیا۔

"سپیک اپ!"

"پانچ منٹ تک آ جاؤ۔" ابھی وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھی لیکن نور ناراض ہو چکی تھی اس کے اس طرح چھوڑ جانے پر، اس لیے پوری بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔

بازو پر سے اس نے پونی اتاری، بالوں کی کی چٹیا بنا کر بال باندھ لئے اور پھر جھک کر جرابیں اور جا گرز پہن لئے۔ اس نے سادہ سے سلور رنگ کا کرتا پاجاما پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ سفید رنگ کا اسٹالر جسے اب وہ اپنے سر پر رکھ رہی تھی کیونکہ وہ اپنا سر ڈھانپتی تھی۔ دوپٹے کی فکر اسے گھر والوں کے

ساتھ ہوتے ہوئے نہیں ہوتی یا اس جگہ جہاں وہ اکیلی ہو لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

اپنا کیمرہ اٹھایا اور واپس اوپر کی طرف مڑی تو سڑک پر ایک لڑکا کیمرہ لئے کھڑا نظر آیا اور نور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں یہ اندازہ لگانے میں کامیاب رہی کہ وہ اس کی تصویریں بنا رہا تھا۔ وہ شدید غصے میں اوپر کی طرف بڑھی اور اسی پل وہ نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے سنانے کی غرض سے وہ اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

"اپنے کیمرے سے میری تصویریں ڈیلیٹ کرو۔"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں شرم نہیں آتی کسی غیر لڑکی کی تصویریں بناتے؟ تمہارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا؟ ایسے کیسے کسی لڑکی کی تصویریں بنا رہے ہو۔ کل کو کوئی تمہاری بہن کی بھی ایسے چھپ کر تصویریں

لے رہا ہو گا۔ فوراً سے پہلے میری تصویریں ڈیلیٹ کرو ورنہ میں تمہارا کیمرہ اس دریا میں پھینک دوں گی پھر عقل ٹھکانے آئے گی۔" غصے سے سیخ پا ہوتے اب اس نے گلاسز اتار لیے تاکہ وہ اچھی طرح اسے غصہ دکھا سکے لیکن سامنے موجود انسان مسلسل مسکراتا رہا جیسے اس کی تعریف کی جا رہی ہو۔ نور کی آنکھوں میں کچھ تھا کہ اسے مسکراتے ہوئے بریک لگی۔ وہ اسے جانتا تھا۔ ہاں وہ اس سے مل چکا تھا۔

"حد درجے کے بد تمیز ہو، مسکرا تو ایسے رہے ہو جیسے لطیفے سنا رہی ہوں۔ شرافت سے میری تصویریں اپنے کیمرے سے ڈیلیٹ کرو ورنہ میں ایسی مار پٹواؤں گی کہ زندگی بھر نورالفجر کا نام نہیں بھولو گے۔" وہ غصے سے وارننگ دینے والے انداز میں بولی اور آیان سکندر اس کی بات پر صرف مسکرایا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا جو اسے ایک مرتبہ پاسپورٹ آفس میں ملی تھی۔

"یقیناً آپ دوسروں کو بات کرنے کا موقع دینے کے حق میں نہیں ہوں گی مس نورالفجر! کیا اب میں بولوں؟" اس نے جیسے بولنے کی اجازت چاہی۔

"جی فرمائیں!"اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"مجھے شرم آتی ہے سے لے کر آپ کا نام یاد رکھنے کی بات تک۔۔۔میرے پاس اتنے سوالوں کا جواب دینے کا وقت نہیں ہے۔ہاں ایک بات بتادوں کہ میں اپنا کیمرہ کسی کو نہیں دیتا تو کھینچ کر دریا میں پھینکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"میں تمہارا جینا حرام کر دوں گی اور ابھی اپنے بھائیوں کو بتاؤں گی۔"وہ ہنسا جیسے اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔

"میں تو ڈر گیا نورالفجر!"

"بھابو۔(ایڈیٹ)"وہ عادت سے مجبور تھی پھر کورین میں بڑبڑائی۔

"تم اپنا تکیہ کلام اور کس زبان میں سنا سکتی ہو؟"نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔اسے کیسے پتہ چلا؟

"میری تصویریں ڈیلیٹ کرو۔"وہ لب بھینچ کر بولی۔

"آں! ایک شرط پر کہ تم میری پیاری سی تصویر بناؤ گی۔ بولو منظور ہے؟" وہ چیلنجنگ انداز میں بولا۔ وہ مرتی کیا نہ کرتی؟ اپنی تصویر ایک غیر مرد کے کیمرے میں کیسے دیکھ سکتی تھی سو جلدی سے حامی بھر لی۔

"جلدی کھڑے ہو مجھے جانا ہے۔" جلدی سے تصویر بنا کر اپنی ڈیلیٹ کر کے چلی جائے گی لیکن اب وہ اسے ہدایات دے رہا تھا کہ تصویر کیسے لینی ہے۔

"خود کو بہت ماہر سمجھتے ہو؟ تمہاری طرح جاہل نہیں ہوں کہ صحیح سے تصویر نہ لے سکوں۔ کھڑے ہو جلدی سے۔" اس کا تمیز سے بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"اچھا ریڈی ضرور بولنا۔" نور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ وہ بلا کا ہینڈسم تھا اور سفید شرٹ پر بھورے رنگ کی جیکٹ اس پر اچھی لگ رہی تھی۔ نور کو شک ہوا اس نے اسے کہیں دیکھا ہوا ہے۔ جلدی سے اس کی تصویر اتاری اور اسے دکھانے لگی۔

"lit!(بہت خوب)"اس نے ستائشی انداز میں کہا۔

"خیر اتنی بھی اچھی نہیں آئی۔"

"It's blue moon for me!(میرے لیے بہت قیمتی ہے)"

"میں اب اپنی تصویر ڈیلیٹ کر لوں؟"وہ اپنی تصویریں ڈھونڈنے لگی۔اتنے میں اس لڑکے کا فون بجا اور اس نے فون نکالا۔

"Hang on a minute!(ایک منٹ رکو ذرا!)"وہ سائیڈ پر ہو کر فون پہ بات کرنے لگا۔

"تم سکون سے اپنی تصویریں ڈیلیٹ کرو میں ایک منٹ میں واپس آیا۔"وہ جلدی سے کہتا ہوا چلا گیا کیونکہ اس نے نور الفجر کی کوئی تصویر لی ہی نہیں تھی۔نور نے اس کے جملے پر غور نہیں کیا تھا بس اس بات پر اسے گھوری سے نوازا۔

"ایڈیٹ!" وہ فون کان سے لگاتا اوپر چلا گیا۔ نور نے اسے جاتے دیکھا پھر شانے اچکا کر کیمرے کی طرف متوجہ ہوئی کہ عمر نے اوپر سے آواز لگائی۔

"اوولایتی۔۔۔آجاؤ گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے۔" نور بھی فوراً اس کے پیچھے ہی اوپر آ گئی۔ عمر ہی سوال کرنے لگ جائے گا کہ وہ وہاں لڑکے سے کیا باتیں کر رہی تھی۔

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ اس نے اس لڑکے کا کیمرہ واپسی نہیں کیا۔

"وہ میرا کیمرہ!" نور چلائی۔ سب نے مڑ کر اسے دیکھا پھر واپس مڑ گئے اور عینی نے دھیرے سے اسے کہا۔

"کیا ہے کیوں شوخی ہو رہی ہو؟ میری بات سنو ابھی یہاں روحان۔۔۔"

"عینی میرا کیمرہ اُدھر ہی رہ گیا ہے۔" اس نے بتایا۔

"ہاتھ میں ایٹم بم پکڑا ہوا ہے؟" عینی نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"یہ۔۔۔وہ میرا نہیں۔۔۔" پھر وہ خاموش ہو گئی۔اب عینی کو کیا بتاتی کہ اس نے اس لڑکے سے کیمرہ کیوں لیا؟اور پھر وہ کیا سوچتی کہ میری بہن کو ہر جگہ "شو پیس" بننے کا شوق ہے۔اس لئے وہ خاموش ہی ہو گئی اور اداس بھی۔

"کچھ نہیں۔" عینی اسے بتانے والی تھی کہ وہ روحان سے ملی ہے لیکن نور کا افسردہ چہرہ دیکھ کر خاموش ہی ہو گئی۔

وہ خاموشی سے شیشے سے ٹیک لگا کر باہر دیکھنے لگی۔اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ آیان تھا جو ایک مرتبہ کہیں ملا تھا اسے۔کہاں؟ وہ سوچ میں پڑ گئی۔

انہیں سوات کالام اور مالم جبہ میں ایک ہفتہ گزارنا تھا۔آج سوموار تھا اور اتوار کو انھیں واپس جانا تھا لیکن نور کو یہ جگہ بہت خوبصورت لگی تھی۔دور سے پہاڑوں پر برف پڑی ہوئی نظر آ رہی تھی اور ان پر پڑتی سورج کی کرنیں بہت دلفریبی سے پہاڑوں کی حسن میں اضافہ کر رہی تھیں۔اسے اس وادی میں ایک سکون سا محسوس ہو رہا تھا جو یہاں کے لوگوں کے امن پسند ہونے کی نشانی تھا۔گاڑی

تھوڑے کچے راستوں سے ہچکولے کھاتی چل رہی تھی اور وہ جی بھر کر بدمزہ ہو رہی تھی۔

خوبصورت سفر کے بعد ایسی سڑکیں وہ پھر سے حکومت کو کوسنے لگی تھی۔

وہ لوگ کالام سے تقریباً 20 کلو میٹر کی دوری پر تھے چونکہ بحرین سے آگے مرمتی کام چل رہا تھا۔ گاڑی کچھ دیر رکتی اور پھر دھیرے دھیرے چلنے لگتی۔ اس لیے انہیں کسی کسی جگہ پر گاڑی سے اتر کر پیدل بھی چلنا پڑ رہا تھا۔ اب اس جگہ پر کافی زیادہ لوگ تھے، کچھ سیاح اور مقامی لوگ تھے جو ایک دوسرے کی مدد سے راستہ طے کر رہے تھے۔ اس لیے گاڑی سے اترنے سے پہلے اس نے دوپٹے کو حجاب کی طرح سر پر رکھ لیا اور ایک بڑی شال سے اچھی طرح خود کو ڈھانپ بھی لیا۔ کوئی کہتا نہیں تھا لیکن نور کا یہ طریقہ کار اس کے گھر والوں کو پسند تھا۔ گاڑی میں صرف فیملی تھی اس لیے اسے فرق نہیں پڑ رہا تھا پر اب ارد گرد اور مرد بھی تھے اس لیے اس نے خود کو اچھی طرح کور کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لاشعوری طور پر اس نے اپنے دین کے سب سے آسان راستے پر چلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ راہ چلتے نظریں جھکا کر چلنا اور کم از کم سر ڈھانپنا۔

اس ساری صورتحال میں نور نے تو کچھ نہ کہا۔اسلام آباد میں رہنے کی وجہ سے وہ اور عمیر فارغ وقت میں کہیں نہ کہیں چلے جاتے تھے اور ایسے راستوں پر وہ چلنے کے عادی تھے البتہ سلمیٰ اور عینی کی حالت کافی خراب ہو گئی تھی اس لیے انہوں نے اچارے پہنچ کر تھوڑا ریسٹ کیا تھا اور دن کا کھانا بھی وہیں کھایا تھا۔ایک ہوٹل میں انہوں نے چائے پی تھی اور سہ پہر کی دھوپ بھی بہت مزے کی تھی کیونکہ اس علاقے میں ٹھنڈ کی وجہ سے دھوپ مزہ دے رہی تھی۔اب نور کیمرے کے بجائے فون میں تصویریں لے رہی تھیں کیونکہ کیمرہ اس کا اپنا نہیں تھا۔

وہ لوگ مغرب سے پہلے کالام پہنچ گئے تھے اور جس ہوٹل میں انہوں نے ٹھہرنا تھا وہاں روم پہلے ہی بک تھے۔ تین کمرے بک تھے اور اگر کوئی غیر ضروری ہو گیا تھا اور جس کے لیے انھوں نے الگ کمرہ لینے کا تردد نہیں کیا تو وہ عمر تھا۔نور اور عینی کو کوئی مسلئہ نہیں تھا عمر کے ساتھ اپنا کمرہ شئیر کرنے میں پھر عمر نے کہہ دیا اس کا جس کے کمرے میں سونے کا دل کرے گا سو لے گا۔چاہے تو اقبال عالم

www.novelsclubb.com

کے ساتھ ہی! فریش ہونے کی نیت سے وہ لوگ کمروں میں چلے گئے اور سفر کی قضا نمازیں بھی سب نے ادا کیں۔

****

آیان اور روحان کے بلانے پر وہ پانچوں خوشی خوشی ان کے ساتھ سوات چلنے پر تیار ہو گئے اور ان سب نے سارے انتظام بہت جلدی اور مل بانٹ کر کئے تھے۔ سارا راستہ وہ گاتے اور باتیں کرتے آئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب ٹین ایج میں واپس آ گئے ہوں۔ وہ سب ساتھ تھے تو فون کا کسی نے استعمال نہیں کیا۔ جس کے پاس کیمرے تھے وہ کسی خاص جگہ کی تصویر اتار لیتے بس! زیادہ مزہ تو ان Twin Brothers کی وجہ سے آیا تھا جو واقعی رونق تھے۔ اس وقت وہ سب دوست تھے۔ کوئی موٹیویشنل اسپیکر، آرمی آفیسر، بزنس مین، سرکاری افسر یا ڈاکٹر نہیں تھا۔ اس دنیا کے عام سے لوگ تھے۔

www.novelsclubb.com

شنگلہ کے مقام پر انھوں نے روڈ بلاک دیکھی تو اپنے سے آگے ہائی ایس کے لوگوں کی مدد کو اترے۔ سوشل سروس کا تو سب کو بچپن سے ہی شوق تھا۔ آیان کے علاوہ باقی تینوں آگے جا کر مردوں سے سلام دعا کرنے لگے اور تینوں لڑکیاں وہاں موجود خواتین سے باتیں کرنے لگیں جو ایک سائیڈ پر کھڑیں تھیں۔ اتنے لوگ مل بانٹ کر گاڑی ٹھیک کر ہی لیتے لیکن ایک اور سپاٹ کی تصویریں لینے کا موقع دوبارہ نہ ملتا سو وہ سڑک کے دوسری طرف چلا آیا۔

اس نے کیمرہ سیٹ کیا ہی تھا کہ غیر ارادی طور پر اس کی نظر دریا میں پاؤں ڈالے لڑکی پر پڑی۔ وہ کیمرہ بھول گیا اور اسے دیکھنے لگا۔ وہ کبھی کبھی ہاتھ پاؤں پانی میں مارتی بچوں والی حرکتیں کرتی۔ گردن بار بار ہلا رہی تھی جیسے کچھ گا رہی ہو۔ اسے کسی کا فون آیا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے لمبے بال پہلے کمر تک آ رہے تھے۔ اس نے ان کی چٹیا بنا دی لیکن آیان بس دیکھے گیا۔ چہرے پر ہلکی مسکراہٹ بھی تھی۔ اس کے بال اتنے خوبصورت لگ رہے تھے کہ اس نے نظر نہیں ہٹائی اور اسے یہ سوچ بھی نہیں آئی کہ یہ غلط حرکت ہے۔ جب اس نے دوپٹہ سر پر لیا تو وہ ہوش میں آیا اور

www.novelsclubb.com

شرمندہ ہوا کہ اس کے علم میں لائے بغیر اسے دیکھ رہا تھا۔اب وہ اوپر کی طرف آرہی تھی اور آیان نے چہرہ دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ لڑکی اسے پہلے کہاں نظر آئی تھی۔وہ فوراً اپنے حواس میں آیا۔اس لڑکی کی پیشانی پر شکنیں دیکھ کر وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتا خود بھی نیچے کی جانب آگیا لیکن اس لڑکی نے جو الزام لگایا تو اس کا قہقہہ لگانے کا دل کیا پر وہ صرف مسکراتا رہا۔

اس کا دل کیا کہ اس سے بات کرے لیکن وہ اوپر اس کے باپ بھائیوں کو دیکھ کر آیا تھا اگر کوئی دیکھ لیتا تو غلط سمجھتا شاید وہ لوگ زیادہ لبرل نہیں تھے سو اس کی تصویریں ڈلیٹ کرنے کے بہانے وہ اپنی تصویر بنوا رہا تھا۔اسے علیزے کی کال آئی تھی اور وہ کافی تعجب زدہ ہوا کہ اسے کیا کام پڑ گیا۔کال پک کی تو اس نے کہا کہ کام ہے فوراً اوپر آؤ۔اپنا کیمرہ اسے تھما کر وہ اوپر چلا گیا۔علیزے اپنی جیپ کی پچھلی سائیڈ پر تھی اور کچھ بیگز ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیان سکندر! اپنا بیگ ہٹاؤ مجھے ثانی کے بیگ سے کچھ نکالنا ہے۔"علیزے جھنجھلاہٹ سے بولی۔

"روحان کو بلوالیتی۔ میرا سین خراب کروانا ضروری تھا؟" وہ بھی اس انداز میں بولا۔ علیزے نے اسے صرف بیگ ہٹانے کے لیے بلایا تھا۔ حد ہے!

"تمہارے کب سے سین بننا شروع ہو گئے؟" علیزے نے مذاق اڑایا۔

"لیں مادام۔ کون سا لوہا پڑا ہوا تھا جو تم نازک لڑکی سے ہٹ نہیں رہا تھا؟"

"تمہارے بیگ میں گن ہوتی ہے اس لیے مجھے ہاتھ لگاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔" وہ کہتے ہوئے اب ثانیہ کا بیگ کھولنے میں مشغول تھی۔

"آئندہ ایسے فضول سے کام کے لیے مجھے بلوایا تو ریوالور میں گولیاں بڑھ کر رکھا کروں گا۔ بیوقوف ڈاکٹر!" وہ خفگی سے اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا۔

"سکواڈرن لیڈر آیان ہمیشہ ہماری مدد کو تیار رہیں گے۔" علیزے نے بھی پیچھے سے ہانک لگائی۔

اب آگے والی ہائی ایس چلی گئی تھی اور باقی سب واپس اپنی جیپ میں بیٹھ رہے تھے۔وہ کچھ دیر کے لیے بھول گیا تھا کہ علیزے کے پاس جانے سے پہلے وہ کیا کام کر رہا تھا؟ یاد آنے پر فوراً نیچے کی طرف بھاگا۔

"ارے یار۔۔۔"وہاں نہ وہ لڑکی تھی اور نہ اس کا کیمرہ۔روحان اس کے پیچھے ادھر آیا۔

"تم ادھر کیوں آ گئے؟"اس نے بے تکلفی سے پوچھا۔

"وہ میرا کیمرہ۔۔۔"وہ محض اتنا ہی کہہ سکا کہ اس کی نظریں زمین پر پڑیں جہاں وہ لڑکی کھڑی تھی۔ کیمرہ بھی پڑا ہوا تھا،وہ فوراً وہاں گیا لیکن اسے کور سے ہی اندازہ ہو گیا کہ یہ اس کا DSLR نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤ آیان اب!"روحان کیمرہ دیکھے بغیر اوپر چلا گیا۔

"پر یہ تو میرا کیمرہ نہیں ہے۔"وہ بڑبڑاتا ہوا اوپر کی طرف بڑھا پھر بے چینی سے خود سے ہی بولا۔

"یار وہ میرا کیمرہ لے گئی ہے۔اس میں کیا کیا تصویریں ہیں۔"آیان کو شرمندگی ہوئی کہ وہ کیمرہ کھولے گی تو کس طرح کے عجوبوں کو دیکھے گی۔

"آیان!"ان سب کی مشترکہ آواز پر وہ تیزی سے اوپر آیا اور کیمرہ بیگ میں رکھ دیا تاکہ کوئی اس کے بارے میں سوال نہ کرے اور وہ لڑکی کا کیمرہ تھا سو اس نے خود بھی دیکھنا مناسب نہیں سمجھا۔

وہ جیپ میں بیٹھ گیا تو وہ آگے چل پڑی۔اس کے بعد وہ غیر ارادی طور پر اس کے بارے میں ہی سوچتا رہا۔سادہ اور پر اعتماد لڑکی تھی!شاید اجنبیوں سے بدتمیزی سے ہی پیش آتی تھی۔وہ حتمی رائے یہی قائم کر پایا تھا۔

انہوں نے کالام میں ہی رکنا تھا۔اس لیے مزید دو گھنٹے کے سفر کے بعد وہ لوگ وہاں پہنچے۔سیاحوں کا توجم غفیر دیکھنے کو ملا تھا۔سوات کو سیاح چھوٹا سوئٹزرلینڈ بھی کہتے ہیں کیونکہ واقعی وادئ سوات یہ کہلانے کے لائق ہے۔وادئ سوات بہت ہی پرکشش اور حسین وادی ہے۔یہ سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔یہ اپنے اندر بہت سی خوبصورتی سمیٹے ہوئے ہے۔

ہوٹل پہنچنے کے بعد ریسیپشن پر ان لوگوں نے زبردست ہنگامہ کیا تھا کیونکہ انہیں تین میں سے دو کمرے دیئے جارہے تھے اور کہا جارہا تھا کہ رش زیادہ ہے۔وہ ہڑتال کرنے والے انداز میں اپنا سامان راستے میں رکھ کر وہیں بیٹھ گئے۔اصل میں ان سب کو مسئلہ کوئی نہیں تھا بس وہ سب کو دکھانا چاہتے تھے کہ ان کا گروپ وہاں آیا ہے۔وہ سیون اسٹار میر پور سے آئے ہیں۔ہنگامہ تو انہوں نے ایک ہی کمرے میں کرنا تھا اور وہ اس سرد فرش پر دو گھنٹے بیٹھے رہے اور کچھ سیاح آتے جاتے ان کے آگے رکھے گئے ڈبے میں پیسے ڈال رہے تھے کیونکہ وہ لوگ یہ ظاہر کروا رہے تھے کہ وہ فقیر ہیں۔

"ظلم نامنظور۔۔۔نامنظور۔۔۔"

"ناانصافی نہیں چلے گی۔۔۔نہیں چلے گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہم کیا چاہتے ہیں؟فقط ایک کمرہ!ہم کیا چاہتے ہیں؟فقط ایک کمرہ۔"

"ہمارا مطالبہ کیا؟انصاف انصاف اور انصاف۔۔۔"

"ہم سات لوگوں کو۔۔۔ایک کمرہ اور دو۔۔۔ہم سات لوگوں کو۔۔۔ایک کمرہ اور دو۔۔۔"

وہ لوگ شام تک ادھر بیٹھے نعرے لگاتے رہے پھر یہ کہہ کر اٹھ گئے کہ ہم تو صرف ماحول بنا رہے تھے۔ہوٹل کا عملہ پہلے ہی ان منچلوں کو سمجھ گیا تھا۔اس لیے انھیں کچھ نہیں کہا ورنہ سامان اور پیسے واپس پکڑاتے اور نکال باہر کرتے۔

****

"کیا مسئلہ ہے نور چلو بھی؟"عینی نے کچھ اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے پلیز تم لوگ جاؤ میں صبح چلوں گی۔ابھی میں نے سونا ہے۔"نور نے بہانہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"کس نے کہا تھا کہ آتے ساتھ پھنے خان بنو؟"عمر بھی غصے سے بولا کیوں کہ نور ہوٹل آنے کے بعد نہائی تھی اور اب سردی سے کانپ رہی تھی۔ مطلب جس کے لیے اتنے اہم کام چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں وہ ہی سونے کی تیاریوں میں ہے۔

"اچھا یار تم لوگ جاؤ میں آرام کروں گی۔"نور نے انھیں جانے کا کہا کیونکہ باقی سب باہر تیار کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

"یہ جہاں جاتے ہو چپک کیوں جاتے ہو تم لوگ؟اب چلو بھی۔ کیا ہر جگہ اپنی کاہلی کا ثبوت دینا لازمی ہوتا ہے؟"سلمیٰ بیگم آخر کار تھک ہار کر ان کے کمرے میں آ ہی گئیں اور سکون سے صلواتیں سنائیں۔

www.novelsclubb.com

"ماما میں نہیں جانا چاہتی ابھی۔ بہت تھکی ہوئی ہوں۔ آپ لوگ چلے جائیں اور جلدی واپس آ جانا۔"نور نے اپنے بالوں کو سکھانے کے بعد جوڑے میں باندھتے ہوئے کہا۔

"چلو تم لوگ !اس صاحبزادی کے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے۔" سلمیٰ بھی اسے سناتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں پھر رکیں۔

"ٹھیک ہے سو جانا پر کمرے کو اچھی طرح لاک کر دینا۔" وہ جاتے جاتے کہہ کر گئیں تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ شکر ہے انھوں نے زیادہ استفسار نہیں کیا۔

"پیاری ماں !"

وہ لوگ چلے گئے تو اس نے جلدی سے دروازے کو لاک کیا اور اپنے بیگ سے کیمرہ نکالا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ باہر نہ جا سکی تھی اور کافی دیر سے تنہائی کی خواہشمند تھی کہ اپنی تصویریں ڈیلیٹ کر دے۔ نیند تو اسے آئی ہی نہیں تھی اور ٹھنڈ اسے لگتی نہیں تھی اور اتنے خوبصورت شہر میں ڈر کر کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔ صرف کیمرہ چیک کرنا چاہتی تھی۔ اس نے کیمرے کا کیچ اتارا اور اپنی تصویریں ڈھونڈنے لگی پر اسے اپنی ایک بھی تصویر اس کیمرے میں نظر نہیں آئی جس میں وہ بذاتِ خود ہو۔ اس نے پھر سے چیک کیا۔ وہاں صرف وہ لوگ تھے جنھوں نے

شاید ان کی مدد کی تھی لیکن وہ نہیں تھی۔اس کا غصہ بڑھ گیا اور دل کیا کہ کیمرہ دریائے سوات میں پھینک دے۔اس لڑکے نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔

"ایڈیٹ!"اور وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح اس کے کیمرے میں ساری تصویریں دیکھتی رہی۔

وہ ملک سے باہر بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ تصویروں میں نظر آرہا تھا۔اسے اتنا پتا چل گیا تھا کہ آیان سکندر اور روحان سکندر بھائی ہیں جسے وہ کبھی کبھار ٹی وی پر دیکھتی رہتی تھی اور آیان سکندر سے بھی پہلے مل چکی تھی۔شاید ٹونز ہیں لیکن آیان چھوٹا لگتا تھا۔ساری تصویریں دیکھ لینے کے بعد اب اسے اپنے کیمرے کی فکر ہو رہی تھی گو کہ اس میں ایسا کچھ نہیں تھا جس سے اس کو مسئلہ ہو یا اس کی اپنی کوئی تصویر لیکن اس میں ایسا بہت کچھ تھا جو نورالفجر کے لئے بہت قیمتی تھا کیونکہ وہ پچھلے سات سال سے اس کے پاس تھا اور اگر وہ اسلام آباد یا میرپور میں کہیں بھی جاتی تو اسی میں تصویریں لیتی تھی اور وہ اس آیان سکندر کی وجہ سے وہیں چھوڑ آئی۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹاانسان!" وہ غصہ اس وقت مزید بڑھا جب اسے یاد آیا کہ اس میں نورالفجر کے مرحوم دادا دادی کی تصویریں تھیں جو اقبال عالم نے فریم کروائی تھیں۔ فیملی سے دوری صحیح وہ اپنے والدین سے محبت کرتے تھے اور اس کے علاوہ گھر میں کسی کے پاس بھی ان کی تصویریں نہیں تھیں۔

"ڈیم اٹ نورالفجر!" وہ غصے سے کمرے میں چکر لگانے لگی۔اس کا دل کر رہا تھا کہ آیان کا کیمرہ اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دے لیکن اب یہ تو طے تھا جب تک اس کا اپنا کیمرہ واپس نہیں مل جاتا تب تک وہ اسے اس کا کیمرہ واپس نہیں کرے گی اور وہ اپنا کیمرہ بدقسمتی سے دریا کے پاس ہی بھول آئی تھی۔وہ اب آیان کا کیمرہ واپس نہیں کرے گی۔اس نے جھنجھلا کر بالکونی کی کھڑکیاں کھول دیں۔ باہر پرسکون سا ماحول تھا۔ہلکی ہلکی خنکی والی ہوا اور دریائے سوات کی لہروں کا شور ایک ردھم سا پیدا کر رہا تھا اور اب اسے پچھتاوا ہوا کہ وہ گھر والوں کے ساتھ چلی ہی جاتی۔اب پتہ نہیں وہ سب کب تک واپس آتے۔

www.novelsclubb.com

اس کے دماغ میں ایک خیال آیا تو بالکونی کی کھڑکیاں بند کر کے اندر آئی۔ کپڑے اس نے گرم ہی پہن رکھے تھے سو عینی کا بیگ کھول کر اس میں سے گہرے بھورے رنگ کی شال نکالی اور خود پر اوڑھ لی۔ حجاب سر پر لے لیا کیونکہ اسے کانوں میں ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

اپنا فون اور کمرے کی چابی اٹھائی اور باہر آ گئی۔ کمرہ لاک کرنے کے بعد ایک تفصیلی نگاہ اس نے کاریڈور میں ڈالی جہاں نا جانے کتنے ہی کمرے کے ایک قطار میں آمنے سامنے بنے ہوئے تھے۔

"سوات کا فائیو سٹار ہوٹل!" اس نے ہوٹل کو نام دیا جس کا نام اس نے نہیں دیکھا تھا۔ یہ اس کی عادت تھی ہر چیز کو وہ مرضی کا نام دیتی تھی۔

وہاں باہر کھڑے ہو کر کمروں میں ہونے والے شور کی آوازیں آتی تھیں اور ایک کمرے سے بے سرے راگ لگانے کی آوازیں بھی سنائی دے رہیں تھیں۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے سیڑھیاں اترتی نیچے آ گئی۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں جا سکتی تھی۔ بے شک اسے سوات کا محل وقوع اور سڑکیں کچھ حد

تک معلوم تھیں لیکن وہ اکیلے کہیں جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔وہ بیرونی سیڑھیاں اتر کر باہر آ گئی۔

"پتا نہیں یہ لوگ کب تک آئیں گے ؟"کمرے کی نسبت باہر سردی زیادہ تھی اور ان علاقوں کی یہی تو خاص بات ہوتی ہے کہ دن کے وقت موسم گرم اور رات کے وقت موسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔وہ ہوٹل کے سامنے والی طرف چلی آئی۔وہاں کرسیاں اور میز لگی ہوئی تھیں جہاں کوئی بھی نہیں بیٹھا ہوا تھا۔وہ اوپر سے دیکھ چکی تھی اس لیے وہیں بیٹھنے کی نیت سے آئی تھی۔کرسیوں کے ساتھ لگے گرل سے اس نے جھانک کر نیچے بہتے دریا کو دیکھا۔

دریائے سوات ایک لامحدود دریا ہے جو خیبر پختونخوا کے مشرقی اطراف میں واقع ہے۔یہ کوہستان سوات کی وادی کالام سے شروع ہوتا ہے اور دو بڑے راستوں کے ساتھ (اشو اور اترار) کے ساتھ مل کر باغ دیری کی طرف بہتا ہے۔وہ اس پر غور و فکر کر کے بیٹھ گئی۔اس کے بائیں طرف دریا تھا اور

www.novelsclubb.com

اس نے گردن اسی طرف موڑ رکھی تھی۔اس نے ہیڈ فون نکال کر کانوں میں اڑسائے اور بی ٹی ایس کا گانا "یور آئی ٹیل" اس کے کانوں میں گونجنے لگا۔

اب وہ اتنے حسین وقت کو خاموشی سے تو نہیں گزار سکتی تھی، گانے سنتے ہوئے اس کو ساتھ گانے کی عادت تھی سو وہ بھی گانے لگی۔وہ داخلی دروازے کی طرف بھی نگاہ اٹھا کر دیکھ لیتی کہیں اس کے گھر والے اندر بھی چلے جائیں اور اسے پتہ بھی نہ چلے۔ابھی اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اس کی نظر ہوٹل کے اندر سے آنے والی تین لڑکیوں پر پڑی جو جینز اور شرٹس میں ملبوس تھی۔وہ ان کو دیکھتی رہی۔

یہ بارہویں جماعت تک اس کی آئیڈیل ڈریسنگ ہوا کرتی تھی۔اب بہت کچھ بدل چکا تھا لیکن وہ ان کا موازنہ خود سے نہیں کر سکی تھی۔اب اس کی وارڈروب میں جینز وغیرہ نہیں ہوتی تھیں۔وہ عبایا نہیں پہنتی تھی صرف سر کور کر لیتی تھی اور اس سب سے کیا ہوا تھا وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ

اسے ہنستے ہوئے چار لڑکے بھی آتے دیکھائی دیے۔اس نے اپنی نظریں واپس دریا کی طرف موڑ لیں۔

آیان بھی ان کے ساتھ تھا۔اسے فوراً کیمرے کا خیال آیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اگلے ہی لمحے غصے سے واپس بیٹھ گئی۔اس نے اپنا کیمرہ زمین پر رکھا تھا اسے دیا تو نہیں تھا کہ وہ اس سے جا کر مانگتی۔رخ واپس دریا کی طرف موڑ لیا۔ تھوڑی دیر پہلے والا سکون غارت ہو گیا تھا۔کچھ دیر بعد اس نے پیچھے دیکھا کہ وہ سب چلے گئے ہیں یا ادھر ہی ہیں۔آیان اور روحان وہیں تھے، باقی سب چلے گئے تھے۔ دونوں نے ہی کالے رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس تھے۔اس نے ایک لمحے میں پہچان لیا کہ آیان کون ہے اور روحان کون؟ داڑھی والا روحان تھا اور کلین شیو والا آیان تھا۔جو بڑا لگتا تھا وہ روحان تھا اور دوسرا آیان۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ چلے جائیں تو نور اٹھ کر اندر جائے۔اس نے سوچ کر گردن واپس دریا کی جانب موڑ دی جو خاموشی سے بہہ رہا تھا۔

"ہیلو کیوٹ گرل!"نور کو تو اس طرزِ تخاطب پر ہی غصہ آ گیا۔اس نے یوں ظاہر کیا جیسے سنا ہی نہ ہو حالانکہ آواز آ گئی تھی۔آیان اس کے سامنے آیا اور اپنا ہاتھ ہلایا۔اس کے کالے بال رف سے سٹائل میں اس کے ماتھے پر پھیلے ہوئے تھے۔نور نے اسے دیکھا۔وہ اچھا لگ رہا تھا شاید کالے کپڑوں کا کمال تھا۔نور نے ہیڈ فون اتارے اور اس سے نظروں سے استفسار کیا۔

"کیا ہے؟"

"ہیلو!"

"السلام علیکم!"نور نے فون اور ہیڈ فونز ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے شرمندہ کیا۔

"اوہ۔۔۔وعلیکم السلام!"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کافرانہ فیلنگ آئی تھی۔

"اجازت ہو تو بیٹھ جاؤں؟"

"پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے منع کروں گی تو چلے جاؤ گے۔پبلک پلیس ہے بیٹھ جاؤ۔" وہ اپنے کیمرے کے غم میں تھی۔سات سال کی یادیں گئیں پانی میں! بے رخی سے بات کرنے کا اسے حق تھا۔آیان سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چلو اپنا تعارف کرواؤ!"

"کیوں؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔کوئی اتنا سیدھا کیسے ہو سکتا ہے اور لڑکوں سے تو ویسے بھی وہ اتنی فری نہیں ہوتی تھی۔

"ویسے ہی ٹائم پاس کیلئے۔" آیان نے سادگی سے کہا۔

"تم میرے کچھ نہیں لگتے تو تعارف کروانا ضروری نہیں۔"

"خیر لگتا تو کچھ نہیں ہوں دوست کے طور پر بتا دو۔" اس نے اصرار کیا۔

"میں تمہاری دوست نہیں ہوں۔" نور نے پھر ٹکا سا جواب دیا۔

"یہ بھی ہے خیر تمہارا کیمرہ میرے پاس ہے شاید وہیں بھول آئی تھیں۔"آیان نے بھی پھر زیادہ فری ہونا ضروری نہیں سمجھا سو اسے وہ بات بتادی جو اسے بتا کر چلے جانا چاہیے تھا۔

"شکریہ!"اس نے دل میں شکر ادا کیا اگر سنبھال کر رکھا ہوا تھا تو واپس بھی کر دے گا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا پھر رکا۔

"میں نے اپنا کیمرہ تمہیں دیا تھا وہ کہاں ہے؟اگر ابھی دے دو تو بہتر رہے گا۔"اب اسے نور کو دوبارہ مخاطب نہیں کرنا تھا سو اپنا کیمرہ مانگا۔

نور بڑے ہی شاہانہ انداز میں کھڑی ہوئی۔

"میں جلدی میں تھی اس لیے اپنی تصویریں ڈیلیٹ نہیں کر سکی سو تمہارا کیمرہ دریا میں پھینک دیا۔"

اپنے کیمرے کا سنتے کے بعد اس نے سکون سے آیان کے سر پر ٹھنڈے پانی کی بالٹی گرائی جس میں بھیگ کر آیان فوراً چونکا۔

"کیا؟" وہ فوراً سیدھا ہوا۔

"ڈونٹ ٹیل می جو تم کہہ رہی ہو وہ سچ ہے۔" ایک تو اتنا روڈلی بات کر رہی تھی اوپر سے اتنا مہنگا کیمرہ پھینک دیا۔

"میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گی اور ویسے بھی تم نے مجھ سے بد تمیزی کی تھی۔ تمہیں اس کی سزا ملنی چاہیئے تھی۔" وہ واپس بیٹھ گئی۔ چلو ٹائم پاس کے لئے کوئی مرغا تو ملا۔ وہ اسے زچ کرنے کے بعد کیمرہ واپس کر دے گی۔

"میں نے کب تم سے بد تمیزی کی تھی؟ میں نے تو تمہاری کوئی پکچر بھی نہیں بنائی تھی اور تم ہو کہ چھوٹے سے مذاق کے پیچھے میرا کیمرہ پانی میں پھینک دیا۔" نور نے حیرت سے اسے دیکھا کوئی اتنا سادہ بھی ہو سکتا ہے؟ وہ غصے میں نہیں تھا لیکن سنجیدہ تھا۔ نور نے شانے اچکائے کہ اب کیا ہو سکتا ہے؟

"تم۔۔۔اس قدر سیریس لڑکی ہو؟میں نے مذاق میں کہہ دیااور تم میری سالوں کی محنت پانی میں ڈبو آئی؟"وہ پچھتا رہا تھا کہ اپنا کیمرہ اس فارغ دماغ لڑکی کو کیوں پکڑا دیا؟لعنت ہے آیان!

"ایسےreactمت کرو جیسے تم نے مجھے ہیرا سنبھالنے کے لیے دیا تھا۔اگر اتنا قیمتی ہے تو دریائے سوات میں سرچ آپریشن کروالو مل جائے گا۔ٹھیک کروانے کے پیسے میں دے دوں گی۔"نور کو اس کا چلانا بالکل پسند نہیں آیا۔اسے چلانے والے مرد اچھے نہیں لگتے تھے اور جو چیخ چنگھاڑ کر اپنی مردانگی کا اظہار کرتے ہیں وہ مرد نہیں ہوتے۔

"میں نے صرف تم سے مذاق کیا تھا۔"آیان کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"تو نہ کرتے مذاق!پہلے ہی سچ بول لیتے تو یہ نوبت نہ آتی۔"وہ ابھی بھی بے نیازی سے شانے اچکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم ڈیڈ سیریس تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے ابھی اسی دریا میں پھینک دیتا جس میں اس نے میرا کیمرہ پھینکا ہوتا۔" وہ سرخ چہرہ لئے بولا۔

وہ اپنے کمانڈر کو نئے پراجیکٹ کی کیا تصویریں بھیجے گا اب؟ نور کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ شخص ایک کیمرے کے پیچھے اتنا پاگل کیوں ہو رہا ہے؟ حالانکہ وہ اسے واپس کرنے کا پورا ارادہ رکھتی تھی۔

"اب خود کو اتنے obsessive (جنونی) مت ظاہر کرو، پیسے بتاؤ میں تمہارا نقصان پورا کرنے کی کوشش کروں گی۔" آیان نے گہرا سانس لیا جیسے یقین کر رہا ہوں کہ واقعی اس کا کیمرہ اس نے دریا میں پھینک دیا ہے۔

"میں نے پیسے مانگے تم سے؟"

www.novelsclubb.com

"انداز تو یہی ہے کہ کیمرہ واپس کرو یا پیسے۔"

"ہر چیز پیسے سے نہیں خریدی جا سکتی مس فجر!"

"کیوں نہیں خریدی جاسکتی؟ پیسہ ہی تو سب کچھ ہوتا ہے۔" وہ اس کی بات سے اتفاق کرتی تھی لیکن اس کے سامنے نہیں۔

"کیا تم پیسوں سے سکون خرید سکتی ہو؟"

"یہ سکون اور بے سکونی والی منطق امیروں کو اچھی لگتی ہے مسٹر آیان! ہم مڈل کلاس کے لیے پیسہ بہت قیمتی ہے۔" اس نے پھر سے پیسے کو فوقیت دی۔

"کچھ چیزوں کو دل میں جگہ دی جاتی ہے۔ میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ نیا کیمرہ خرید سکوں۔"

"تو جا کر خرید لو۔" اس نے مشورہ دیا۔ اسے ذرا برا نہیں لگا کہ وہ کسی کا دل توڑ رہی ہے۔

"تم نہیں سمجھو گی۔" وہ تاسف سے سر جھٹکتا جانے کے لیے مڑا۔

"میرا کیمرہ کب واپس کرو گے؟" وہ فوراً بولی۔

"اصولاً مجھے واپس نہیں کرنا چاہیئے پر تم روم نمبر بتاؤ دے جاؤ نگا۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تو نور نے اسے اپنا روم نمبر بتا دیا۔

"تم اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ تمہاری باقی فیملی کہاں ہے۔"وہ جانے لگا تو پھر پوچھا۔

"تمہیں کیسے پتہ میں یہاں اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہوں؟"

"یہ تم ہر بات پر شک کیوں کرنے لگتی ہو؟ بندہ ویسے بھی پوچھ سکتا ہے۔"وہ واپس بیٹھ گیا کیونکہ جو کھو جائے وہ پھر واپس نہیں ملتا۔

"میں نے کب شک کیا؟ بس پوچھ رہی ہوں تمہیں ایسا کیوں لگا؟"

"کیونکہ چند دن پہلے غلطی سے میں تمہارے بھائی سے اپنے بھائی کی شادی پر ملاقات کر چکا تھا اور آج اس نے بتایا کہ وہ فیملی کے ساتھ ادھر موجود ہے۔"آیان کے کہنے پر نور نے سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جو نور کو الجھا رہا تھا شاید وہ کیمرہ گم ہونے کی وجہ سے اداس تھا پر نور نے اسے واپس کر دینا تھا۔

"اچھا!" نور نے کہا جیسے اس کا اندازہ ٹھیک ہونے کا اشارہ دے رہی ہو۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر ہی نور نے سوال کیا۔

"انڈے بیچنے کے لیے آیا ہوں، ایک ہفتے بعد واپس چلا جاؤں گا۔" آیان نے بھی بے ڈھنگا سا جواب دیا۔

"روحان سکندر کے بھائی ہو اور انڈے بیچتے ہو! مان گئے بھئی جب روحان کہتا ہے کوئی کام چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔ بالکل صحیح کہتا ہے۔" آیان اس کی بات پر ہنسا۔

"تو تم بھی میرے بھائی سے انسپائر ہو؟"

"نہیں اس میں ایسا کیا ہے؟ وہ کیا لی من ہو ہے؟"

"اور تم کورین بخار میں مبتلا ہو؟" وہ خوشگوار حیرت سے بولا تو نور ایک پل خاموش رہی۔

"نہیں تو مجھے صرف پڑھائی کا بخار ہے۔" وہ اسے کیوں بتاتی کہ وہ کورین بخار میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی ہے۔

"اوکے میں نے مان لیا۔ روحان لی من ہو نہیں ہے۔"

"پتہ ہے میری فرینڈز کو اور یہاں تک کہ میری بہن کو بھی روحان پر کرش ہے۔ میرپور کی شاید ہی کوئی لڑکی ہو جسے وہ اچھا نہ لگتا ہو۔"

"خیر میرپور کا تو میں بھی ہوں۔" آیان نے تفاخر سے کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

"روحان سکندر تو منگنی شدہ ہے تم اپنا نمبر دے دو میں اپنی فرینڈز میں بانٹ دوں گی۔ سستے والے روحان سکندر سے بات کر لیں گی۔" اس نے خوشگوار انداز میں کہا تو آیان ہنسا۔

"ایک شرط پر نمبر دے سکتا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"پہلے تم کال کرو گی۔" آیان نے کہا۔

"میں تمہیں کیوں کال کروں گی؟ بھلا میرا کیا رشتہ ہے تمہارے ساتھ؟" نور نے حیرانگی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"تم صرف اسی سے بات کرتی ہو جس سے تمہارا کوئی رشتہ ہوتا ہے؟" اس نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔ کیا لڑکی تھی ہر بات پر وضاحت مانگتی تھی۔۔۔ ہر بات پر شک کرتی تھی۔ تب تک بندہ اصل بات ہی بھول جاتا تھا۔

"عموماً!" یک لفظی جواب پا کر آیان کو غصہ آیا۔

"پھر ہمارا تو کوئی رشتہ نہیں ہے۔ تم مجھ سے بات کیوں کر رہی ہو؟"

"بات یہ ہے کہ بات پہلے تم نے شروع کی تو بندے کو مروتاً کچھ بات کر ہی لینی چاہیے کسی اجنبی سے اگر وہ آپ سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہو۔" آیان کچھ خفت زدہ ہوا۔ وہ واقعی اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔

"اچھا میں جا رہا ہوں میرے رشتے دار انتظار کر رہے ہوں گے۔ بہتر ہے تم اندر چلی جاؤ۔" نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں بچی نہیں ہوں۔ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔"

"کول!" آیان نے کہا اور اٹھ کر دوسری طرف چلا گیا۔

"آیان سنو۔۔۔" وہ بے اختیار اسے آواز لگا بیٹھی تاکہ اس کے کیمرے کا بتا دے۔ آیان حیرت سے واپس پلٹا اور ابرو اچکا کر پوچھا۔

"سناؤ!"

"کچھ نہیں۔" وہ فوراً کھڑی ہو گئی۔

"آر یو او کے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔" اس نے اپنا فون اور چابیاں اٹھائیں اور واپس ہوٹل کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

آیان مسکرایا۔ ابھی تو کہہ رہی تھی اپنی حفاظت کرنا جانتی ہے۔ وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

وہ خوبصورت تھی، بالکل تھی لیکن آیان سکندر کو خوبصورت لڑکیاں متاثر نہیں کرتی تھیں۔ وہ اس کا اعتماد تھا، اس کا وقار تھا جو اسے متاثر کر رہا تھا اور وہ ہو رہا تھا۔ نور الفجر میں کچھ مقناطیسی سی کشش تھی جو مخالف کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔ وہ جس کانفیڈنس سے اس کی بے عزتی کر رہی تھی کوئی بھی اس لڑکی سے بات کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچتا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"اوبھائی ذرا سائیڈ پہ ہو کر کھڑے ہو جاؤ!" کسی نے پیچھے سے کہا تو وہ فوراً سائیڈ پر ہوا اور پھر مسکراتے ہوئے دوسری طرف چلا گیا۔ راستے پر جاتے ہوئے اس نے ایک نمبر نکالا اور اس پر میسج سینڈ کیا۔

"UAF کے پراجیکٹ کی تصویریں میل کر دو جن ینگ!" UAF(یونائٹڈ ایرو ناٹیکل فورس) جنوبی کوریا اور پاکستان کا ایک مشترکہ پراجیکٹ تھا جو سکس جنریشن وار کے لیے تیار کیا جا رہا تھا اور وہ کوریا میں جاری تھا۔ آیان بھی اس پراجیکٹ کا حصہ تھا۔

"ایک سرپرائز ہے میڈم پائلٹ کے لیے۔" ایک دوسرے نمبر پر میسج کیا تو دوسری طرف سے بھی فوراً جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"سرپرائز پی اے ایف کے جوان پائلٹ دیتے ہیں سکواڈرن لیڈر آیان!" وہ سر جھٹکتے ہوئے آگے چل پڑا۔

****

اگلے دن نور نے ہی شور مچایا کہ وہ ان سب کے ساتھ دوبارہ بازار جائے گی۔ابھی وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے اور عینی کے علاوہ سب اس وقت اقبال عالم کے کمرے میں براجمان تھے اور ان میں سے کوئی بھی راضی نہیں تھا نور کے ساتھ جانے کے لئے۔وہ رات کو ویسے بھی کافی دیر سے واپس آئے تھے اور تب تک نور سو چکی تھی۔وہ ان سب کو واپسی کے پلین پر نظر ثانی کا بھاشن دے رہی تھی لیکن سب کو کام تھا جیسے وہ سوات سے بیزار ہو گئے ہوں لیکن نور نے سوات دیکھا ہی نہیں تھا ابھی تک!

ایک آندھی کی طرح عینی کمرے میں داخل ہوئی اور سب خاموش ہو گئے۔

"ادھر کون سی گول میز کانفرنس چل رہی ہے؟"اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔گھر کے آخری بچے والے سارے نخرے اس میں موجود تھے۔

"کچھ نہیں!میں اور عمیر بھائی عاصم انکل کی طرف جا رہے ہیں اور محترمہ نے بازار جانا ہے۔ہم تو اپنا پلان نہیں بدل سکتے کل واپس میر پور پہنچنا ہے۔"عمر نے اسے بتایا۔

"آپ کیوں جارہے ہیں ابھی؟ ہمیں تو اکٹھے جمعرات کو وہاں جانا تھا۔" عینی نے حیرت سے پوچھا۔

"بچے مجھے آفس میں کام ہے۔ عمر کو بھی ساتھ لے کر جانا ہوگا۔" عمیر نے تحمل سے کہا۔

"ایسے کیسے بھائی؟ ہم نے تو نور کے ساتھ سارا سوات کا لام گھومنا تھا۔" عینی نے شکوہ کیا۔

"تم غلط کہہ رہی ہو۔ نور بی بی یہاں صرف سونے آئی ہیں پھر اس کا پہرہ دینے کے لئے آپ سب یہاں موجود ہیں۔" عمر نے کہا۔

"اچھا نا اب نہیں سوؤں گی پلیز مت جائیں آپ لوگ۔" نور نے منت سے کہا۔

"انہیں چھوڑو نور میں نے علیزے لوگوں سے بات کی ہے وہ لوگ جارہے ہیں مال روڈ پر۔ ہم بھی ان کے ساتھ چلتے ہیں۔ بہت اچھے ہیں وہ سب اور پھر روحان سکندر اس کا منگیتر ہے تو وہ میری اس سے تھوڑی بات بھی کروادے گی۔" اقبال عالم نے عینی کو کچھ نہیں کہا۔ وہ لوگ کسی نہ کسی کو ہر

وقت موضوع گفتگو بنائے رکھتیں تھیں جیسے اگر نورالفجر کے۔پاپ فین تھی تو عینی بھی موٹیویشنل اسپیکرز کی فین تھی۔

"ہم ان کے ساتھ کیوں جائیں گے ؟تم خود سے ہی ہر کام نہ کرنے لگ جایا کرو اور روحان سکندر کی منگیتر ادھر کیا کر رہی ہے اور وہ تمہاری اس سے کیوں بات کروائے ؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

روحان کی منگنی کا بھی اسے عینی سے پتہ چلا تھا اور اس کی منگیتر بھی ادھر ہے یہ بھی عینی سے پتہ چلا۔

"ہاں علیزے اس کی منگیتر ہے۔تم ملی نہیں اس سے ؟وہ بہت کیئر نگ ہے اور وہ بھی ڈاکٹر بن رہی ہے۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے میں نے اس کا اکیڈمک ریکارڈ نہیں پوچھا تم سے۔"

"نور تم سب انھیں لوگوں کے ساتھ چلے جاؤ۔اچھے بچے ہیں سب۔"اقبال عالم نے بھی کہا۔

"چلیں بھابھی آپ بھی۔"نور نے ہادیہ سے کہا۔

"میں تو عمیر کے ساتھ واپس جا رہی ہوں۔"

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟" وہ ناراض ہو گئی۔

"آپ لوگ جائیں واپس ہادیہ کا ٹور کیوں خراب کر رہے ہیں؟" وہ عمیر سے بولی۔ عمیر نے فوراً نفی کی کہ اس نے ہادیہ کو ساتھ چلنے کا نہیں کہا۔

"نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے نور! میں خود بھی واپس جانا چاہتی ہوں۔" ہادیہ نے فوراً کہا تو اس نے بھی زیادہ انسیسٹ نہیں کیا۔

"ماما بابا آپ لوگ نہیں چلیں گے؟" نور نے پوچھا تو ان دونوں نے انکار کر دیا۔

"پھر ہم اکیلے کیسے ان لوگوں کے ساتھ؟" اس نے احتجاج کیا۔ وہ فیملی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی نہ کہ انجان لوگوں کے ساتھ۔

"پھر تم کمرے میں رہ کر سونے کا مراقبہ کرو۔" عمر نے ناشتہ ختم کرتے ہوئے اس پر چوٹ کی۔

"اچھا اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ چلو عینی!" اسے تو پورا سوات اکیلے گھومنے میں بھی دقت نہیں تھی لیکن گھر والوں کے ساتھ ان کی مان کر چلنی پڑتی ہے۔ وہ دونوں تیار ہونے اپنے کمرے میں آ گئیں۔ رات کو سلمیٰ ان کے ساتھ تھیں اور عمر اقبال عالم کے کمرے میں۔

****

وہ لوگ تیار ہو رہیں تھیں کہ دروازہ ناک ہوا تو عینی نے جھٹ سے کھول لیا۔

"السلام علیکم لڑکیو! تیار ہو گئیں؟" نور نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا پھر عینی کو۔ وہ ان دونوں لڑکیوں میں سے کسی کو بھی نہیں جانتی تھی لیکن رات کو آیان لوگوں کے ساتھ دیکھا تھا۔

"ثانیہ، صبا یہ نور ہے میری سسٹر اور نور یہ ہیں وہ لوگ جن کے ساتھ ہم نے جانا ہے۔" عینی ان لوگوں کا تعارف کروایا۔ نور نے آگے بڑھ کر مسکرا کر ان دونوں کو سلام کیا۔

"ہم بس تیار ہو گئے ہیں۔ بابا سے پرمیشن بھی لے لی ہے۔" عینی نے پرجوش انداز میں بتایا۔

"ویسے بڑی ممی ڈیڈی لڑکیاں ہو۔"صبا نے خفا سے انداز میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے والدین کے ساتھ آئے ہیں تو ان کو بتا کر ہی جانا ہے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔"نور نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ صبا کی بات کی وضاحت ضروری تھی۔انہیں اپنی حدود کا پتہ تھا۔

"تم لوگ آجاؤ ہم آیان وغیرہ کو بھی دیکھ لیں۔"یہ کہتے ہوئے وہ جانے لگی تو نور نے پوچھا۔

"آیان لوگ بھی جائیں گے؟"نور کے پوچھنے پر عینی نے اسے گھورا۔

"میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔"بے نیازی سے شانے اچکا کر اس نے کہا۔

وہ فطرتاً لاپرواہ تھی اور اسے دوسروں کا دل نہیں رکھنا آتا تھا۔اس کی زندگی صرف اس کی فیملی تھی۔ باقی لوگ کیا سوچتے ہیں اسے کبھی پرواہ نہیں رہی تھی۔

"ہاں وہ لوگ بھی جائیں گے۔ان فیکٹ انہوں نے ہی تو ہمیں کہا تھا کہ تم دونوں کو لازمی ساتھ لائیں۔"

"وہ کیوں؟"شک کرنے کی عادت سے مجبور نور!

"کہاں بور ہوتی رہو گی سارا دن؟ ہمارے ساتھ چلو بہت انجوائے کرو گی۔"صبا نے پھر سے کہا۔

"آہاں۔۔۔ بڑی فکر ہے ہماری؟"نور نے ہنستے ہوئے حجاب کی آخری پن لگائی۔

"یار تم لوگ اپنے میر پور کی ہو تو ہماری دوستی ہی سمجھو۔پہلے پتہ ہوتا تو تم لوگوں کے ساتھ ہی آتے۔ تم لوگوں کی حفاظت کریں گے ڈرو نہیں۔"

"ڈر کون رہا ہے؟ تم لوگ ہمارے ساتھ جا رہے ہو اپنی حفاظت یقینی بنالو۔"

"آیان نے ٹھیک کہا تھا بڑی والی کے ساتھ بحث بالکل مت کرنا۔"ثانیہ نے نور سے کہا تو وہ ہنسی۔

"ہاں تمہارا دوست مجھے لڑاکا سمجھتا ہے۔نیور مائنڈ!"اس نے بات کو مذاق میں اڑا دیا۔

"چلو آجاؤ ہم اپنا سفر تم لوگوں کے ساتھ یادگار بنانا چاہتے ہیں۔"

"بس کرو ثانیہ! یہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے۔" نور نے ہنستے ہوئے کہا۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ نور کو جلدی آنے کا بول کر کے چلی گئیں۔ عینی بھی ان کے ساتھ چلی گئی۔ اب نور وہیں کھڑی سوچ رہی تھی کہ آیان کا کیمرہ ساتھ لے جائے اسے واپس کر دے یا نہ دے؟ کیونکہ اس نے جھوٹ بول رکھا تھا کہ وہ دریا میں پھینک چکی ہے۔

"مٹی پاؤ یار۔۔۔ نیا خرید لے گا۔" کافی سوچ وبچار کے بعد اس نے فیصلہ کر ہی لیا۔

کمرے سے نکلنے میں اس نے کافی دیر لگا لی تھی کیونکہ اس کے اندازے کے مطابق سب نیچے انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس نے سفید رنگ کی قمیض شلوار کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کا سکارف لیا ہوا تھا۔ اسٹرپ والے بیگ کو اپنے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔ سفید جاگرز پہنے وہ چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔ اقبال

عالم کے کمرے میں سب کو سی آف کرنے کے بعد وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے نیچے آرہی تھی کہ نیچے سے آنے والے ویٹر کو دیکھ نہ سکی اور اس سے ٹکرا گئی۔

"اندھے ہو یا آنکھیں استعمال کرنا گناہ سمجھتے ہو؟" وہ غصے سے بولی۔

"سوری میم!" وہ مسکراتا ہوا بولا۔ نور کو اس کی مسکراہٹ پر غصہ آیا۔ یوں لگا جیسے وہ جان بوجھ کر ٹکرایا ہے۔

"Attention Seeker!" نور بڑبڑاتی ہوئی نیچے چلی گئی۔ پیچھے سے اترتے آیان نے سن لیا تھا۔

"جی؟" ویٹر نے رخ موڑ کر پوچھا لیکن وہ 420 کی اسپیڈ سے جا چکی تھی۔

"کچھ نہیں لالہ اپنا کام کرو انگریزی میں گالی نکالی ہے! بڑے لوگوں سے ایسے پنگے نہیں لیتے۔" آیان کی بات پر ویٹر کھسیانا سا ہو کر وہاں سے اوپر کی طرف بھاگ گیا۔

نورالفجر ہوٹل کی بیرونی سیڑھیوں پر کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔اسے کوئی جانا پہچانا چہرہ نظر نہیں آیا۔

"کیا یہ سب چلے گئے؟"وہ حیران سی خود سے گویا ہوئی۔

"آ گئیں مادام؟"آیان کی آواز پر نور نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔وہ بلیک شرٹ پر براؤن جیکٹ پہنے ہوئے بھی کافی ہینڈسم لگ رہا تھا لیکن وہ کہاں حسن سے مرعوب ہوتی تھی؟

"ہاں آ گئی!سوری تھوڑا سا لیٹ ہو گئی۔باقی سب کدھر ہیں؟"اس نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

"تھوڑا سا لیٹ نہیں پورے بیس منٹ لیٹ ہو!آدھے لوگ تو چلے بھی گئے ہیں۔"آیان کا موڈ کافی خوشگوار تھا لیکن اس کے بات پر نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب کون چلا گیا اور عینی کدھر ہے؟" عینی سے تو اسے یہ امید نہیں تھی کہ وہ بہن کو انجان لوگوں میں چھوڑ کر اکیلی چلی جائے گی۔

"کول ڈاؤن فجر! ایسے تو react مت کرو جیسے موت کی خبر سن لی ہو!" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"عینی چلی گئی؟" نور نے ناراض لہجے میں پوچھا۔ اب اتنی بڑی بات بھی نہیں تھی کہ وہ چیختی۔

"وہ تبریز لوگوں کے ساتھ چلی گئی ہے۔ روحان اور علیزے آجائیں پھر ہم بھی چلتے ہیں۔" آیان نے مسکرا کر جواب دیا۔

نور نے دل میں شکر ادا کیا کہ اسے اکیلے آیان کے ساتھ نہیں جانا پڑے گا۔ اگر وہ پھر سے اپنے کیمرے کے بارے میں پوچھ لے گا تو وہ جھوٹ نہیں بول پائے گی۔ ابھی ان دونوں کو ساتھ کھڑے کچھ وقت گزرا تھا کہ علیزے اور روحان باتیں کرتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اس نے مسکرا کر انھیں دیکھا اور آیان نے بھی استقبالیہ مسکراہٹ دونوں کی طرف سے اچھالی۔ روحان کو تو وہ پہچان ہی چکی تھی

لیکن علیزے سے براہ راست آج پہلی مرتبہ مل رہی تھی کیونکہ رات کو وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ روحان کی منگیتر ہے۔اسے ماننا پڑا تھا روحان نے اپنے سٹینڈرڈ کی لڑکی سے کمٹمنٹ کی ہے۔وہ تینوں انجان تھے سو نور نے ان کا تعارف مانگا۔علیزے نے ان تینوں کا تعارف بمعہ تفصیل بتایا۔

"سوری میری وجہ سے تم لوگ لیٹ ہو گئے۔"اس نے اب کہ معذرت کی۔اسے اچھے طریقے سے بات کرنی چاہیے اور بحث کرنے کے بارے میں آیان کو غلط ثابت کرنا ہو گا۔

"نو پرابلم ڈاکٹر صرف تمہاری وجہ سے ہی نہیں روحان کی وجہ سے بھی۔یہ نا جانے کمرے میں کون سے خزانے تلاش کرنے کے لئے بیٹھ گیا تھا۔"علیزے نے روحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ بھورے رنگ کی جینز شرٹ پہنے ہوئے، بالوں کو ایک طرف کو پھینکے ہوئے پیاری لگ رہی تھی۔وہ حیران ہوئی کے علیزے کیسے اس کے بارے میں جانتی ہے پھر اسے یاد آیا کہ بی بی سی کا رپورٹر پہلے ہی اس کا تعارف کروا چکا ہو گا۔ایک دم عینی کا خیال آنے پر وہ دوبارہ غصہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری اور نور کی طرف سے تمہیں اور آیان کو معذرت!" روحان نے فوراً کہا۔ وہ گرے شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔ آنکھوں پر شیڈز چڑھا رکھے تھے۔

"آیان کو کیوں؟" علیزے نے پوچھا۔

"اسے نور کی وجہ سے رکنا پڑا۔"

"میں نے تو آیان کو ویٹ کرنے کے لیے نہیں کہا تھا۔" اس نے حیرت سے آیان کو دیکھا تو اس نے بھی نظروں سے تائید کر دی۔

"میں نے آیان کو روک دیا۔ دراصل ہم بہت آہستہ چلتے ہیں اس لیے تمہیں اور آیان کو ایک دوسرے کی کمپنی کی ضرورت پڑے گی۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے آیان کی ضرورت۔۔۔ کس نے کہا؟" اس نے بھنویں سکیڑ کر پوچھا۔

"اگر میں تم لوگوں کی پرائیویسی میں مداخلت کر رہی ہوں تو نوایشو میں اکیلی بھی جا سکتی ہوں۔" وہ فوراً سنجیدگی سے بولی۔

"میرا وہ مطلب نہیں ہے۔ میں کیوں اپنی سیر کا مزہ خراب کرواتا؟ اس لیے آیان کو روکا۔ اب اس ہینڈسم کی کمپنی اتنی بری بھی نہیں ہے کہ تم اکیلے جانا پسند کرو۔"

"کیوں میں نے تمہارے ساتھ سائیکل پر جانا تھا؟" اس نے کہا تھا۔ آیان کی بات کو غلط ثابت کرنے کے تمام ارادوں پر نور نے پانی پھیرا اور لگی بحث کرنے۔

"اب میں تم دو لڑکیوں کو لے جاتا ہوا اچھا تو نہیں لگوں گا کیونکہ دونوں ہی خوبصورت ہو۔ لوگ کیا سوچیں گے میرے بارے میں؟ میری بھی کوئی ریپوٹیشن ہے۔ میں دو لڑکیاں ایک ٹائم پر افورڈ نہیں کر سکتا پھر ایک تو منگیتر بھی ہے۔" روحان باقاعدہ آیان کو روکنے کی وجوہات بیان کرنے لگا۔

"تم موٹیویشنل اسپیکر ہو؟"نور نے پوچھا۔روحان ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا کہ کیا جواب دے شاید وہ بھی روحان کو پرپوز کرنے والی ہو سو اس نے اپنے رشتے کے بارے میں ہی بتایا۔

"دیکھو اس لڑکی نے مجھے خریدا ہوا ہے۔میں کسی دوسری لڑکی سے کمٹمنٹ نہیں کر سکتا!"اس نے علیزے کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ خدایا!کتنا فضول بولتے ہو تم۔"وہ خفگی سے بولی۔روحان سکندر سے پہلی ملاقات ہی اچھی نہیں رہی تھی۔

"تم نے سوال کیا میں نے جواب دیا،اس میں فضول کیا ہے نور؟"

"تم کتابیں پڑھ کر شاید خود کو بہت سمارٹ سمجھنے لگے ہو لیکن آپس کی بات ہے تمہارا سینس آف ہیومر زیرو ہے۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔

"علیزے تم میرے ساتھ چلو۔"نور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے آگے چل دی۔آیان اور روحان ہکا بکا سے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔

"ٹولڈ یو!"آیان بھی ان کے پیچھے چل دیا۔

"یار یہ تو واقعی بحث کرتی ہے۔"روحان اس کے کان میں بولتا اس سے آگے نکل گیا۔

"نور بات تو سنو۔تم آیان کے ساتھ چلی جاؤ۔"روحان پھر سے اس کے پیچھے آیا۔

"تمہارے بھائی کو تمہاری کمپنی کی زیادہ ضرورت ہے۔"نور نے اس کے سیلیبرٹی ہونے کی بھی پرواہ نہ کی۔

"یہ لڑکی خاصا ٹف ٹائم دے گی بچے!"آیان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے روحان نے کہا۔وہ دونوں ساتھ چل پڑے۔

"نور تمہاری اسپیشلٹی کیا ہے؟"

"گائناکالوجسٹ اور تمہاری؟"نور نے بتادیا۔

"کارڈیولوجی!"علیزے خوشگوار حیرت سے بولی۔

"نور ایک بات تو بتاؤ۔"روحان علیزے کے دوسری جانب چلنے لگا۔اب وہ لوگ یوں چل رہے تھے کہ نور کے بائیں طرف علیزے اور علیزے کے بائیں طرف روحان تھا اور اس کے ساتھ نیچے بہتا ہوا دریائے سوات تھا۔آیان ان تینوں سے تھوڑا پیچھے چل رہا تھا۔

"پوچھنے والی ہے تو ضرور پوچھو۔"وہ لوگ اب سڑک پر چل رہے تھے۔آہستہ آہستہ بازار میں رش بھی لگنا شروع ہو چکا تھا۔

"یہ تمہیں ہم بھائیوں سے اتنی insecurity کیوں ہو رہی ہے؟اوپر سے ہماری ہی دوست کو ڈھال بنایا ہوا ہے۔"وہ بھی گھما پھرا کر بات نہیں کرتا تھا،سیدھی بات کرتا تھا۔

"مجھے علیزے سے گپ شپ لگانی تھی اور یہ مجھے تم لوگوں سے ان سکیورٹی کیوں ہونے لگی۔ذرا کوئی غلط حرکت کر کے تو دکھاؤ میرے ساتھ۔یہیں مرغے نہ بنوادیا تو میرا نام بھی نور الفجر نہیں۔"نور نے اعلانیہ طور پر دھمکی دی تو علیزے نے تالیاں بجا کر نور کو داد دی اور نور نے نوٹ نہیں کیا کہ اس کی بات پر آیان بھی ہنسا ہے اور علیزے نے تالی مشکل سے بجائی ہے۔

"فجر اس بچاری کا ہاتھ تو چھوڑ دو۔وہ چھوٹی بچی تھوڑی ہے جو بھاگ جائے گی۔"آیان نے پیچھے سے کہا تو نور نے اگلے ہی لمحے علیزے کا ہاتھ چھوڑا۔

"سوری!"نور کو تھوڑی سی شرمندگی بھی ہوئی لیکن وہاں کوئی اسے شرمندہ نہیں کر رہا تھا۔نور سڑک کی طرف تھی جہاں گاڑیاں بھی وقفے وقفے سے آجا رہی تھیں۔علیزے کا ہاتھ چھوڑنے کی دیر تھی روحان نے اسے اپنی دوسری طرف کر لیا اور اس کی اس حرکت پر نور ہکا بکا رہ گئی۔

"تم بہت بڑے چیٹر ہو۔"وہ ناراضگی سے صرف یہی کہہ پائی تو روحان دلکشی سے ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب تو زندگی میں چلتا ہے ڈاکٹر!" اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔

"جب میں نے کہا تھا کہ علیزے میرے ساتھ جائے گی تو تمہیں مان لینا چاہیے تھا۔" اب وہ نور اور علیزے کے درمیان چل رہا تھا اس لئے نور کو مزید سڑک کی طرف ہونا پڑا تاکہ اس کے اور روحان کے درمیان فاصلہ رہے اور پیچھے چلتے آیان نے یہ محسوس کیا تھا۔

اس نے خاموشی سے یہ بھی نوٹ کیا کہ اب نور الفجر کمفرٹیبل نہیں ہے لیکن اپنا موڈ خوشگوار رکھنے کے لیے وہ وقفے وقفے سے علیزے سے ڈاکٹری کے متعلق کوئی نہ کوئی بات پوچھ رہی ہے۔ وہ ان کے ساتھ حد سے زیادہ بور ہو گئی تھی۔

آیان خاموشی سے چل رہا تھا، نور نے یہ محسوس کیا تھا اور وہ جانتی تھی جس طرح وہ کل اس سے بات کر رہی تھی وہ اس سے بات نہیں کرے گا لیکن اسے کیا؟ علیزے اور روحان اپنی کوئی نہ کوئی بات شروع کر دیتے تھے۔ بے شک وہ لوگ اس سے بھی کوئی نہ کوئی بات کر رہے تھے لیکن اب نور کو اپنا آپ مس فٹ لگ رہا تھا۔ ایک مرتبہ پھر اسے عینی پر غصہ آگیا اور دل کیا جا کے اسے اتنی چپیڑیں

لگائے کہ وہ یاد رکھے۔ابھی تو اس کا پہلا ہی دن تھا اور وہ ادھر بور ہو گئی تھی۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ بابا کے ساتھ عنایہ کے گھر جائے گی۔کم از کم وہاں باتیں کرنے کے لیے عنایہ تو موجود ہو گی۔ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ کسی نے بہت زور سے اس کو بازو سے کھینچ کر ایک طرف کیا۔پہلے تو کچھ سمجھ نہ آئی کہ جب اس کے بہت قریب پیچھے سے گاڑی گزری تو اسے ہوش آیا۔

"تمہارا دماغ کدھر ہے؟مرنے کا ارادہ ہے کیا؟"آیان بہت غصے سے پوچھ رہا تھا۔نور کو اب سمجھ آیا کہ وہ سڑک کے کنارے پر نہیں سڑک پر چل رہی تھی اور آیان کے اتنے قریب کھڑی تھی اوپر سے اس کی دھاڑ سن کر سہم گئی۔وہ کچھ نہ بولی تو آیان نے کچھ سمجھ کر اس کا بازو چھوڑ دیا۔روحان اور علیزے سمیت بہت سے لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔آیان تو ان سب کی نظریں

www.novelsclubb.com

خود پر پا کر جیسے شرمندہ ہی ہو گیا تھا۔روحان بھی آیان کی جلد بازی پر حیران تھا۔اس نے بے نیازی سے ہلکے سے شانے اچکا دیئے جیسے بتا رہا ہو غلط نہ سمجھو میرا کوئی ایسا ویسا مقصد نہیں تھا تو روحان بڑے شریر سے انداز میں مسکرایا۔

"سوری!"نور نے اسے صرف اتنا کہا اور باقی سب کو اگنور کرتے آگے چلی گئی۔راستہ اسے پتہ نہیں تھا پھر بھی اب وہ ان لوگوں کے ساتھ چلنا نہیں چاہتی تھی۔روحان نے آیان کو اشارہ کیا کہ وہ اس کے پیچھے جائے تو آیان پہلے تو اسی شش و پنج میں مبتلا رہا کہیں غلط نہ سمجھ لے کیونکہ ہوٹل کے باہر روحان نے جو کچھ کہا وہ محض مذاق تھا پھر بھی وہ دوڑتا ہوا نور تک پہنچ گیا۔

"فجر کیا ناراض ہو گئیں؟میرا کوئی غلط مقصد نہیں تھا۔تم سڑک پر چل رہی تھی اور وہ ٹرک قریب آگیا اس لیے تمہیں سائیڈ پر کھینچ لیا۔"آیان نے جیسے خود کی صفائی پیش کی۔

"You are lifesaver, thanks!"اس نے دل سے کہا۔

"تم ناراض تو نہیں ہو؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔"اس نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

جس راستے پر وہ چل رہے تھے وہاں سے آگے دو راستے جاتے تھے۔ایک اندرون بازار کی طرف جاتا تھااور ایک دریا کے ساتھ ساتھ سڑک پر ہی آگے چلتا جارہا تھا۔نور ناچاہتے ہوئے بھی بازار والی سڑک پر چل پڑی کیونکہ وہ خود کو ان لوگوں میں غائب کرنا چاہتی تھی۔آیان نے پیچھے دیکھا۔وہ دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے تو وہ مسکرایا۔

"سنا ہے تم ڈاکٹر ہو؟"وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ خاموش اچھی نہیں لگ رہی تھی۔وہ لڑتی ہوئی اور بحث کرتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔

"ہمم صحیح سنا ہے تم نے!"وہ مختصر جواب دینے لگی۔

"کہاں رہتی ہو؟"آیان نے سوال کیا۔اس نے ایک سنجیدہ سی نظر اس پر ڈالی۔وہ جانتا تھا پھر بھی پوچھ رہا تھا۔

"میر پور!"اس نے بتادیا۔

"واہ میرے شہر کا نام بھی میر پور ہے۔ تم میر پور خاص سے ہو؟"

"میں میر پور عام سے ہوں۔"

"مطلب تم اپنے کشمیر والے میر پور میں ہی رہتی ہو؟" وہ اس اتفاق پر خوشی منانا چاہتا تھا۔

"ہاں آزاد کشمیر والے میر پور سے ہی ہوں۔"

"اپنے شہر کی بات ہی الگ ہے۔ کیا کہتی ہو؟" آیان نے اس سے رائے مانگی۔ نور نے شانے اچکائے۔

"اپنی برتھ پلیس سے تو سب کو پیار ہوتا ہے۔ مجھے بھی ہے۔"

"ہاں لیکن میر پور، میر پور ہے۔"

"بالکل جیسے لاہور لاہور اے!" آیان نے سر ہلا کر تائید کی۔ وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ اب علیزے اور روحان ان کے ساتھ نہیں ہیں۔

"لیکن میں نے میر پور میں بہت کم وقت گزارا ہے۔" آیان نے اسے بتایا۔

"کیوں؟" وہ جانتا تھا کہ نور تجسس کے مارے نہیں صرف بات کرنے کی وجہ سے پوچھ رہی تھی۔

ظاہر ہے وہ خاموشی سے نہیں چل سکتی تھی سو وہ بھی بتانے لگا۔

"ہم اسپیشل کیس تھے امریکہ میں پیدا ہوئے تھے۔" نور کو امریکی اچھے نہیں لگتے تھے۔

"میں اور روحان جڑواں ہیں، اس لئے شروع میں ہم دونوں کو کافی مسائل کا سامنا تھا، ایسا مام بتاتی ہیں کہ ہماری وجہ ایک تو ان کی اپنی جان کو بھی خطرہ تھا اور دوسرا ان کا آپریشن مشکل تھا۔ شروع میں روحان کا بلڈ کم تھا، میرا وزن کم تھا اور ہمیں میڈیکل ٹریٹمنٹ کی ضرورت تھی تو اس لیے تین چار سال ہم امریکہ میں رہے جب ڈاکٹر نے کلیئر قرار دیا تھا ہم پاکستان آ گئے۔ تب ڈیڈ کراچی والے گھر میں رہتے تھے اور مناہل کی پیدائش کے بعد ہم میر پور آئے، تب سے میر پور سے پیار ہو گیا پھر یہیں اسکول کالج وغیرہ میں پڑھا۔ اپنا شہر تھا محبت ہو ہی جانی تھی مجھے بھی ہو گئی۔ پھر بیچ میں ایک ٹریجڈی ہو گئی، میں واپس اسلام آباد پمز میں رہا۔ جب وہاں سے فارغ ہوا تو کالج کا ایک سال میر پور میں گزارا اور واپس اسلام آباد یونیورسٹی میں، یونیورسٹی سے فارغ ہوا تو۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا پھر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر آرمی جوائن کی تو اس کے لیے بھی اسلام آباد، لاہور میں رہنا پڑتا تھا۔ آرمی میں میرے تو عیش ہیں۔ امریکہ میں تھا چند سالوں سے اور اب ساؤتھ کوریا میں، میر پور میں بہت کم رہا ہوں۔" آیان نے بتایا کہ وہ میر پور سے کتنا دور رہا اس سارے میں نور کے دماغ میں ہزاروں سوال آئے پر وہ ایک سوال بھی پوچھ نہ پائی کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایسی بے تکلفی نہ تھی کہ ذاتی سوال جواب کرتے۔ اب وہ خود بتا رہا تھا تو اس نے ٹوکنا مناسب نہ سمجھا۔

"تمہاری مام سے ایک مرتبہ سرسری سی ملاقات ہوئی تھی۔ بہت سویٹ ہیں۔" وہ کچھ یاد کرتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔ ایک سیمینار میں حدیقہ سکندر مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھیں اور روحان سکندر کی والدہ کے طور پر بھی ان کا تعارف کروایا گیا تھا۔ وہ ایک عطیاتی ہسپتال بھی چلاتی تھیں اور این جی اوور کر بھی تھیں۔ اس لئے نور کے بیج سے ان کی تفصیلی ملاقات ہو گئی تھی۔

"ہمم! دنیا میں وہ واحد خاتون ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔" اپنی ماں کے ذکر پر وہ بہت عزت سے بولا اور خوبصورتی سے مسکرایا۔

"کرنی بھی چاہیے۔" اسے بھی اپنے والدین سے محبت تھی لیکن کبھی کسی کے سامنے ایسے اظہار نہیں کیا۔ آیان نور کے بجائے دکانوں کو دیکھ رہا تھا اور خود بھی اس سے فاصلے پر چل رہا تھا جس سے وہ کمفرٹیبل رہے۔

"تم کیا کرتے ہو؟" ابھی تو اس نے بتایا تھا کہ وہ آرمی میں ہے۔ نور نے ویسے ہی پوچھ لیا۔ بات کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔

"انجینئر ہوں۔" آیان نے مختصر کہا۔

"ہاں مجھے علم ہونا چاہیے تھا سیاستدانوں کی اولادوں کو ویسے بھی ڈگریاں تحفے میں ملتی ہیں۔" اس نے واضح طور پر طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

کالام کی وادی میں سنہری صبح دودھ کے ساتھ چھائی ہوئی تھی، دور سے پہاڑوں پر پڑی برف دلکش لگ رہی تھی لیکن جو یہ سب محسوس کر رہا تھا اچانک رک گیا اور ششدر رہ گیا۔ کیسے اس نے صرف

ایک ہی جملے میں اس کی محنت کو سیاستدان کی اولاد ہونے کا تحفہ قرار دیا تھا۔ ٹھیک ہے وہ ایک سیاسی بندے کا بیٹا ہے لیکن اپنے اکیڈمک کیریئر میں کبھی باپ کے سیاست دان ہونے کا حوالہ استعمال نہیں کیا تھا۔ اگر کیا ہوتا تو اس وقت وہ پاکستان آرمی میں سکوارڈن لیڈر سے بڑے عہدے پر ہوتا۔ یقینی طور پر پاکستان آرمی کے پاس ایک بہترین دماغ والا انجینئر تھا۔

"ٹھیک ہے تم آرمی میں ہو لیکن تم نے پڑھا کیا ہے؟"

"ایئرو ناٹیکل انجینئرنگ ہی پڑھی ہے۔" آیان کو واضح طور پر برا لگا تھا نور کا اس طرح کا طنز کرنا۔

"Unbelievable!" اس نے خود کو قدرے حیران ظاہر کروایا۔

"اس میں ناقابل یقین کیا ہے؟ ہم پڑھ نہیں سکتے کیا؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پڑھ سکتے ہو لیکن پڑھتے نہیں ہو، تم لوگوں کے لیے پڑھائی کیک طرح ہوتی ہے۔ عام طور پر تم لوگ اپنے باپ کے پروفیشن میں ہی چل سکتے ہو۔"

"تمہارے مطابق جیسا باپ ویسا بیٹا ہو گا۔ رائٹ ؟" آیان اب اس کا دماغ ٹھیک کرنے کا سوچ رہا تھا کیونکہ اس کا نظریہ وہ سمجھ چکا تھا جو اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"آں نہیں! زیادہ تر کیسز میں باپ محنتی ہوتا ہے اور بیٹے صرف اس کی کمائی ہوئی دولت اڑاتے ہیں۔"

"اپنے باپ اور بھائیوں کے بارے میں کیا خیال ہے ؟" آیان نے بھی بے باکی سے کہا۔ نور کو تو حیرت کا جھٹکا لگا وہ اس کے باپ بھائی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

"میرے باپ نے میرے بھائیوں کو خوددار بننا سکھایا ہے۔ انھیں آسائشیں نہیں دیں۔" اس نے خفگی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے باپ نے 18 سال کی عمر کے بعد سے ہمیں جو پیسہ دیا وہ صرف قرض تھا اور ہم بھائی اپنے باپ کے مقروض ہیں۔ پڑھائی بھی اس لئے کی ہے تا کہ خوددار بن سکیں۔ تم بغیر سچ جانے ہم پر بھی

الزام نہیں لگا سکتی۔"اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔یہ حقیقت تھی کہ وہ بہت سی آسائشوں میں پلے بڑھے تھے لیکن یونیورسٹی شروع ہونے کے بعد کی فیس ان پر قرض ہی تھی۔شایان اور روحان سمیت وہ بھی باپ کا مقروض تھا۔اس کے تو صرف یونیورسٹی کے اخراجات وغیرہ تھے جو وہ بہت جلد اتارنے والا تھا لیکن شایان بزنس کی وجہ سے اور روحان اپنے کاموں کی وجہ سے باپ کے قرضوں میں ڈوبا ہوئے تھے۔اس لیے وہ اپنے باپ سے پیسے نہیں مانگتے تھے۔خوددار تو وہ بھی تھے لیکن سیاستدانوں کو کوئی اچھا انسان نہیں سمجھتا اور پھر ان کی اولادوں کو بھی!

"سننے میں بہت انٹرسٹنگ لگتا ہے مسٹر آیان!"نور نے تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اور آسائشیں پاس ہوتے ہوئے بھی اس کو استعمال نہ کیا جائے تو یہ آج کل کے دور میں ناقابل یقین سی بات ہے۔نہیں؟"وہ جیسے اس کا مذاق اڑا رہی تھی۔

"میں انکار نہیں کر رہا۔ہم نے آسائشیں استعمال کی ہیں لیکن صرف ضرورت کے وقت۔"آیان نے خود کا دفاع کیا۔

"ضرورتوں کی ضرورت ختم نہیں ہوتی جب ہمیں معلوم ہوتا ہے سب کچھ آسکتا ہے۔سب کچھ ہماری پہنچ میں ہے۔"

"سب کچھ آسکتا ہے لیکن خوشی نہیں آسکتی اور میرے باپ کا پیسہ اور اسٹینڈرڈ میرے لیے معنی نہیں رکھتا مس فجر۔زندگی میں اتنے دھکے نہ کھائے ہوتے اگر باپ کی سفارش سے ہر چیز حاصل کی ہوتی۔"نور کو وہ پہلے سے زیادہ سنجیدہ لگا تھا جیسے واقعی وہ اسٹرگل کر کے یہاں تک پہنچا ہے۔

"روحان کو مجھ سے زیادہ جانتی ہو اس کے انٹرویو سن لینا۔وہ زیادہ اچھے سے وضاحت کرتا ہے ہماری آسائشوں کی۔وہ تمہیں بتادے گا کہ ہم بھائیوں نے کتنا باپ کے پیسے پر عیاشی کی ہے۔"ساتھ مفت کے مشورے سے بھی نوازا اور نور کو اس کے بارے میں اس طرح بات کر کے ذرا شرمندگی نہیں ہو رہی تھی۔بھلا وہ جانتی ہی کیا تھی آیان سکندر اور روحان سکندر کے بارے میں؟سیاست سے تو اسے نفرت تھی ہی لیکن اس نفرت کا اظہار وہ غلط بندے کے سامنے کر رہی تھی جو سیاست

www.novelsclubb.com

سے نفرت کرتا تھا لیکن سیاستدانوں سے نفرت نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ بھی بہت پاپڑ بیل کر اس مقام تک آتے ہیں۔

"میں سن لیتی تم لوگوں کی زندگی کی کہانیاں لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔"

"خیر چھوڑو بتاؤ دن کا کھانا کدھر کھایا جائے؟" آیان نے بات بدل دی کیونکہ وہ مزید تلخ ہو جاتا اگر بحث یونہی جاری رہتی اور نورالفجر کے ساتھ وہ تلخ لہجے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کچھ تھا جو اسے روک رہا تھا۔

"جدھر باقی سب کھائیں گے!" اس نے پھر بے نیازی سے جواب دیا۔ مجال ہے جو یہ لڑکی کبھی سیدھا جواب دے۔

www.novelsclubb.com

"وہی تو پوچھ رہا ہوں باقی سب کو کدھر بلاؤں؟"

"وہاں بلاؤ جہاں اچھے والے چپلی کباب ملتے ہیں۔" اس کی بات پر آیان مسکرا دیا۔

"یہاں ہمارے مظفر آباد والی بات تو نہیں ہے لیکن چپلی کباب ہر جگہ اصلی اور اچھے ملتے ہیں۔"

آیان نے فون نکالتے ہوئے بتایا۔

بازار کے دونوں طرف میں دکانیں تھیں اور خوب گہما گہمی لگ گئی تھی۔نور نے اسے اشارے سے بتایا کہ وہ ایک شاپ میں جا رہی ہے۔وہ پشاوری طرز کے لباس والی دکان میں چلی آئی تھی۔جس میں کپڑے، جوتے اور ہر چیز خالص پشاور کی تھی۔پٹھانوں کی خوبصورت ثقافت !اور خاص بات یہ تھی کہ ہر شے ہاتھ سے بنی ہوئی تھی بغیر مشینی چیزوں کے !کافی دیر تو وہ اس دکان کا معائنہ کرتی رہی۔جب آیان اندر آیا تو وہ بھی سرسری سا سب کچھ دیکھنے لگا کیونکہ اس نے کچھ نہیں لینا تھا۔

"کچھ پسند نہیں آیا کیا؟" وہ نور سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چیک کر رہی ہوں۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

اس کے مسکرانے پر آیان حیران ہوا کیونکہ وہ سنجیدگی سے ہی بات کر رہی تھی۔وہ شیشے سے کڑھائی کئے گئے بیگ دیکھنے لگی جو کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے تھے لیکن سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔

"کوئی لڑکی ساتھ ہوتی تو اس سے مشورہ کر لیتی۔"نور نے منہ بناتے ہوئے اس سے کہا۔

"کس بارے میں؟"

"شاپنگ کے بارے میں۔"

"مجھ سے پوچھ لو۔بہت اچھا مشورہ دوں گا۔"آیان کا انداز "ٹرائے می" والا تھا۔اس نے شکر کیا کوئی تو نارمل بات کی۔

"مجھے بیگ خریدنے ہیں تم کیا مشورہ دو گے؟"

اس کی بات پر آیان نے آنکھیں گھمائیں اور بیگ دیکھے پھر بولا۔"ابھی بتاتا ہوں۔"

اس نے ایک کے بعد دوسرا بیگ چیک کر کے دیکھا۔وہ اسے دیکھنے لگی،اتنا برا بھی نہیں تھا۔

"یہ لے لو بہت پیارا ہے۔" آیان نے ایک گہرے بھورے رنگ کا شیشے کے کام والا بیگ اس کی طرف بڑھایا اور مسکرا کر کہا۔ وہ سادہ سا تھا لیکن خوبصورت تھا۔ سادگی میں چیزیں کمال لگتی ہیں۔۔۔ بلاشبہ وہ خوبصورت تھا لیکن نور نے وہ نہیں لیا۔

"مجھے اس طرح کے کلر اچھے نہیں لگتے۔" اس نے انکار کر دیا۔

"پھر تو تمہارا ٹیسٹ کافی خراب ہے۔ آئی ایم شیور اس سے زیادہ خوبصورت کلر اور بیگ اس بازار میں نہیں ملے گا۔" وہ کہنا چاہتا تھا کہ رات کو تو تم اسی رنگ کی شال میں تھی لیکن اس نے اپنے الفاظ ریپلیس کر دیئے۔

آیان کو اس کے انکار پر حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وہ جان چکا تھا نور کو بحث کرنے کی عادت ہے۔

"تو پھر کسی اور شاپ میں دیکھ لیتے ہیں۔" شان بے نیازی سے وہ کہتی باہر کی طرف بڑھی۔

"تو اتنی دیر سے اس دکان میں کیا کر رہی تھیں؟" آیان کے چہرے پر افسردگی طاری ہو گئی جیسے نور کا بیگ ناپسند کرنا اسے برا لگا تھا۔

"کیا کبھی کسی خاتون کے ساتھ شاپنگ پر نہیں گئے؟" اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے سوال کیا گیا۔

"گیا ہوں۔"

(ہاں تمہارا تو کام ہی یہی ہو گا۔)

"پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے ہم لڑکیوں کو ایک دکان سے کبھی کوئی چیز پسند نہیں آتی۔"

"یہ تو سچ ہے لیکن پوری مارکیٹ گھومنے کے بعد بھی چیز پہلی دکان والی ہی خرید کر جاتی ہو۔ فیکٹ ہے۔" اس کی حاضر جوابی پر وہ حیران رہ گئی اور دیگر چیزیں دیکھتی شاپ سے باہر نکل گئی۔ وہ بھی اس کے پیچھے باہر نکلا۔

"ایک تو تم لڑکیوں کی یہ بہت بری عادت ہے۔اب وہ بیچارے دکاندار کتنی امید لگائے بیٹھے تھے کہ ہم ان کی شاپ سے کچھ خریدیں گے۔"آیان نے اسے شرمندہ کرنا چاہا لیکن نورالفجر نے شرمندہ ہونا کہاں سیکھا تھا؟

"میں نے تو انہیں جاتے ساتھ یہ نہیں کہا تھا کہ میں کچھ خریدنے آئی ہوں۔دکان کے اندر جا کر بھی تو ونڈو شاپنگ ہو سکتی ہے نا۔"آیان نے غور سے اسے دیکھا۔وہی لاپرواہ اور بے نیاز سا انداز!

اب وہ دونوں خاموشی سے چلنے لگے۔اب کے نور نے علیزے اور روحان کی کمی محسوس کی۔

"یہ دونوں کہاں گئے؟"اس نے باقاعدہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"جب تم غصے میں بازار کی طرف آئی تھی وہ لوگ دوسری طرف چلے گئے۔"آیان نے بتایا اور پھر اس ڈھابے کا بھی بتایا جہاں باقی سب کو بلایا تھا۔وہ جلدی پہنچنا چاہتی تھی۔

"ایک دکان کے اندر سے شارٹ کٹ آتا ہے جہاں کافی رش ہے۔ صرف یہ شارٹ کٹ ہے ورنہ اس بازار کی سڑک ختم ہونے کے بعد ٹرن لینا ہو گا اور اس جگہ تک کافی چلنا پڑے گا۔" آیان نے اسے آپشن دیا جو بہتر لگے۔

وہ وہیں کھڑی سوچ میں مبتلا تھی کہ لمبا راستہ اختیار کرے یا اتنے مردوں کے بیچ سے جائے۔ اب اسے سچ میں کوفت شروع ہو گئی۔ باقی سب ساتھ ہوتے تو کچھ کہہ دیتی لیکن اب اسے ہی ان دونوں کا فیصلہ کرنا تھا۔ مزید آگے جانے کی صورت میں آیان اس کے ساتھ ہی رہتا اور اس دکان سے گزر جانے سے جلد ہی باقی سب مل جاتے اور باقی کا سفر تو وہ ان کے ساتھ رہتی۔ ڈوآرڈائی کی صورتحال میں خود کو محسوس کرنے کے بعد اس نے فیصلہ کر ہی لیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے شاپ کے اندر سے چلتے ہیں۔"

"تمہیں میرے ساتھ اندر جانے میں کوئی مسئلہ تو نہیں؟" آیان نے پوچھا کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا زیادہ بولنے والی نورالفجر اچانک خاموش ہو گئی تھی۔

"ایک نہیں بہت ہیں۔"اس نے سوچا۔

"تم کوشش کرنا کم رش والی جگہ سے چلیں۔"نور نے حکم دیا یا منت کی آیان کو سمجھ نہیں آئی لیکن اس کا مقصد اور مفہوم دونوں سمجھ گیا اور سر ہلا کر ایک دکان کے اندر چلا گیا۔

نور بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی ایک عجیب سی خاموشی پھیل گئی۔بے تحاشہ بہت سی نظریں نور کی طرف اٹھیں جو نور سے زیادہ آیان کو برا لگا۔وہ بے اختیار اس کے سامنے کھڑا ہو کر اسے خود کے پیچھے چھپا گیا۔دوکان کے اندر بھی ایک بازار سا بنا ہوا تھا۔

"اگر تمہیں برا نہ لگے تو میں تمہارا بازو پکڑ سکتا ہوں؟"اس نے انگریزی میں پوچھا۔

وہ سب کو دکھانا چاہتا تھا کہ وہ لڑکی اس کے ساتھ آئی ہے مطلب اپنا کام کریں ورنہ بازار میں اکیلی لڑکی دیکھ کر سب اسے اپنی ہی ملکیت سمجھنے لگتے ہیں۔

"کیوں؟"نور کو شاک لگا۔

"مجبوری سمجھ لو جلدی نکل جائیں گے۔" آیان نے کہنے کے بعد اس کے جواب کا انتظار نہیں کیا اور اس کی بائیں کلائی پکڑ لی۔

"بھائی مہربانی کر کے راستہ دیں۔ ہمیں جلدی میں جانا ہے۔" اس نے اونچی آواز میں سختی سے کہا تھا۔ خاموشی سے لوگ راستہ دینے لگے۔ وہ اس قسم کی صورتحال سے پہلی مرتبہ نبرد آزما تھا ورنہ پہلے کبھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے ساتھ موجود لڑکی کو لوگ کیسے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ پہلے نور الفجر سے ملا بھی نہیں تھا۔ اس کی فیملی میں کبھی کوئی لڑکی بھی سر نہیں ڈھکتی تھی اور کم از کم وہ اتنی عزت اور پروٹیکشن اپنے ساتھ موجود لڑکی کو دے ہی سکتا تھا۔ نور اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی اور عجیب بات یہ تھی کہ اسے آیان کا بازو پکڑنا برا نہیں لگا تھا اور نہ ہی اس کا مقصد غلط لگا تھا۔ وہ باقی مردوں سے اسے بچا رہا تھا لیکن نور کو لگا یہ آیان کے لیے blessing in disguise ہے۔ ہو سکتا ہے ایک شہر کے ہونے کی وجہ سے دوستی نبھا رہا ہو! تنگ ترین راستے سے گزرتے آیان نے اسے کسی دوسرے مرد سے ٹچ ہونے نہیں دیا اور نہ خود اس سے قریب ہوا۔

www.novelsclubb.com

نور کو تو بدبودار گلی سے گزرتے دن میں تارے نظر آرہے تھے۔اوپر سے سگریٹ کی بدبو اتنی تھی کہ سر پھٹا جارہا تھا۔10 سے 15 منٹ کی طویل ترین مسافت کے بعد وہ ایک دوسری دکان سے باہر نکلے۔

اس نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور آیان سے بہت دور ہو کر کھڑی ہوئی اور خفگی سے اسے دیکھ کر بڑبڑائی۔

"ایڈیٹ۔"

"مجبوری تھی فجر !اب ناراض مت ہو جانا۔ویسے بھی تم میری کمپنی میں بور ہو گئی تھی۔"نور کی خفا نظریں خود پر پا کر وہ مسکرا کر بولا۔ناجانے کیوں اسے نورالفجر کی ناراضگی کی فکر ہو گئی تھی۔

"کدھر ہیں باقی سب؟"حلق میں اٹکا ہوا سانس بحال کرنے کے بعد اس نے سرد مہری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈونٹ ٹیل می تم یہ سوچ رہی تھی کہ اس دوکان کے اُس پار ڈھابہ ہو گا، تھوڑا آگے چلنا پڑے گا۔"

نور کو تو غصہ ہی چڑھ گیا۔پہلے بغیر اجازت کے ہاتھ پکڑا اور اب دانت نکال رہا تھا اور وہ اسے کہیں سے بھی آرمی آفیسر نہیں لگ رہا تھا۔

"جلدی چلو!" وہ سختی سے کہتی ہوئی چل پڑی۔آیان چند لمحے اسے دیکھتا رہا کیونکہ وہ غلط سائڈ پہ جا رہی تھی۔

"ہیلو عینی! آگئی تم؟" عینی کا نام سنتے ہی نور نے فوراً گردن موڑی تو آیان کے علاوہ کوئی جانا پہچانا چہرہ نظر نہ آیا۔

"ڈھابہ اس طرف ہے۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے مخالف سمت اشارہ کیا۔نور نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا۔اس نے ایک لمبا سانس اندر کو کھینچا جیسے اسے بتا رہی ہو کہ وہ برداشت کے آخری مراحل میں ہے۔وہ دونوں ایک مرتبہ پھر ساتھ چل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"ویسے یہ غصہ پیدائشی ہے یا میرے ساتھ آنے کی وجہ سے ہے؟"آیان نے ایک مرتبہ پھر شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کا سوچا۔

"اور تم سائیکو بچپن سے ہو یا میرے سامنے بنے ہوئے ہو؟"اس نے بھی اسی انداز میں پوچھا۔

"یقینی طور پر میں سائیکو نہیں ہوں لیکن تمہارے لئے فرض کر لیتے ہیں کیونکہ تمہیں غصے میں سب ہی سائیکو نظر آئیں گے۔"

"کتنا فضول بولتے ہو تم۔"نور نے جلے بھنے انداز میں کہا۔

"میں بولتا ہی کب ہوں؟ پاکستان میں شاید آخری ہفتہ ہے اس لیے یادگار بنانا چاہتا ہوں۔"آیان نے سنجیدگی سے کہا۔وہ سنجیدہ بارعب لگتا تھا اور ہنستے ہوئے شائستہ مزاج کا لگتا تھا۔نور اندازہ نہیں لگا پائی اس پر زیادہ سوٹ کون سا مزاج کرتا ہے۔

"بد نصیبی ہے تمہاری۔ تم ان لمحوں کو اپنے دوستوں اور گھر والوں کے بجائے میرے ساتھ یادگار بنا رہے ہو۔" اس نے طنز کیا۔ آیان مسکرایا۔ وہ واقعی نور کے ساتھ پورا ہفتہ یادگار بنانا چاہتا تھا لیکن وہ ایسا کیوں چاہتا تھا؟ کچھ یاد آنے پر وہ بولی۔

"میرا کیمرہ تم نے واپس نہیں کیا۔ کل میں نے کہیں اور جانا ہے۔"

"کہاں؟"

"کل ہم سارا دن مدیان میں گھومیں گے۔ میں ٹراؤٹ فش کے لیے بہت ایکسائیٹڈ ہوں۔ اس کے بعد شاید مہوندا د جھیل میں جائیں اور پھر سوات سے تھوڑا آگے شمال کی طرف ایک بہت خوبصورت جگہ ہے وہاں میرے بابا کے دوست رہتے ہیں ان کے گھر جائیں گے۔ شاید دو تین دن ان کے پاس رکیں کیونکہ بابا ان ہی کی وجہ سے ہمیں یہاں لائے ہیں۔ اس کے بعد واپس اسلام آباد اور وہاں سے۔۔۔ اپنی اپنی روٹین میں۔" اس نے سارا پلان اسے بتا دیا لیکن جنوبی کوریا کے بجائے اس نے روٹین کا لفظ کہہ دیا۔

"بہت گہری دوستی ہو گی پھر تمہارے بابا کی ان سے؟اتنے دور سے ملنے آئے ہو۔"آیان نے کہا۔

"میں زیادہ نہیں جانتی۔بابا نے بتایا تھا کہ برے وقت میں انکل نے بابا کی مدد کی تھی اور میں بچپن میں ایک مرتبہ ان کے گھر آئی تھی جب ان کے بیٹے کی ڈیتھ ہوئی تھی۔پھر وہ اسلام آباد رہنے لگے تھے وہاں میری ان سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی لیکن ان کی بیٹی کی میں فین ہوں۔بس جانے سے پہلے میں بھی اس سے ملنا چاہتی ہوں۔وہ میری اچھی دوست ہے۔"اس نے اپنے آگے کا منصوبہ بتایا۔آیان کے دماغ میں بھی کافی سوال آئے لیکن اس نے نہیں پوچھے۔

"تم اسلام آباد میں جاب کرتی ہو؟"

"نہیں میں پڑھتی تھی۔اب پی ایچ ڈی کے لیے باہر جا رہی ہوں۔"

"سیریسلی؟"وہ مرعوب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!"اب وہ اسے لائق فائق لگنے لگی گی اور نور کو سخت کوفت ہوتی تھی جب اسے کوئی پڑھا کو یا ذہین کہتا۔

وہ لوگ ڈھابے پر پہنچ گئے تھے۔ویسے تو وہ ایک ڈھابہ تھا لیکن سجایا بہت اچھے طریقے سے گیا تھا۔وہ دونوں جا کر تخت پر بیٹھ گئے۔

جا گرز اتار کر آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کی کوشش کسی نے نہیں کی۔خیر سے اتنے مہذب نہیں تھے وہ دونوں!

"تمہیں یہاں مزہ نہیں آیا؟"

"اچھی جگہ ہے۔مجھے مزہ بھی آیا لیکن یہاں سڑکوں پر مٹر گشتی کرنے کے بجائے کچھ نہیں ہے۔میرا خیال ہے ایسی جگہوں کو انسان اکیلے خاموشی سے محسوس کر سکتا ہے۔"

"تم نے ویو انجوائے نہیں کیا؟ ہوا بھی اتنی اچھی چل رہی تھی اور راستے میں لوگ بھی اچھے تھے۔ میں تو ہر چیز محسوس کر رہا تھا۔" نور نے حیرانی سے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہر چیز خاموشی سے observe کر رہا تھا اور نور تو سارا راستہ باقی سب کے ملنے کا انتظار کرتی رہی۔

"تم نے بتایا نہیں کیمرہ کب دو گے؟" اس نے کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد کہا۔

"واپسی پر یاد کروا نا دے دوں گا۔ رات کو آیا تھا تمہارے کمرے میں شاید تم سو رہی تھیں اس لیے واپس چلا گیا۔" آیان نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا!" اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔

کچھ دور سے علیزے اور روحان آتے دکھائی دیے۔ دونوں نے ہاتھ میں کچھ پکڑا ہوا تھا اور کھانے میں مشغول تھے مطلب وہ دونوں بھی انجوائے کر رہے تھے اور وہ ان سب کا انتظار کرتی آیان سے ویسے ہی لڑتی رہی۔ خود پہ اچانک غصہ بھی آنے لگا۔

وہ دونوں قریب آ گئے تو نور نے استقبالیہ مسکراہٹ ان کی طرف اچھالی۔

"ہیر رانجھا پہلے ہی پہنچے ہوئے ہیں علیزے!" روحان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔گہری براؤن اور کالی آنکھیں پل بھر کو ملیں، پھر دونوں نے ہی نظریں پھیر لیں۔

"علیزے کے کچھ لگتے! ہمیں اکیلا کیوں چھوڑ کے گئے؟"

"بتایا تو تھا علیزے کے ساتھ صرف مجھے ہی جانا ہے۔" اس نے شانے اچکاتے ہوئے نور کے سامنے پیکٹ کیا جس میں چنے تھے لیکن وہ ہلکے سرخ تھے۔

"یہ کیا ہے؟" نور نے پیکٹ لے لیا۔

"ہمیں نہیں پتہ لیکن ہم نے ان کا نام پنک کلر کے چنے رکھ دیا ہے۔" روحان نے بتایا۔نور نے انھیں کھا کر چیک کیا۔

"اسٹابری والے چنے! لیکن یہ تو بحرین سے ملتے ہیں۔" نور نے بھی نیا نام دیا۔

"اب ملک میں ترقی ہو رہی ہے اس لیے یہاں سے بھی ملنے لگے ہیں۔" وہ جو بھی تھا اسے کھا کر اچھا لگا۔ آیان کو علیزے نے مونگ پھلی پکڑا دی اور روحان نے اسٹابری والے چنے!

"اچھے ہیں۔" نور نے تعریف کی۔ آیان نے بھی چیک کیے لیکن اسے پسند نہیں آئے۔ منہ کا ذائقہ خراب سا ہو گیا۔

"The hell it's good!(خاک اچھے ہیں یہ!)" آیان نے کھانے کے بعد برا سا منہ بنا کر کہا تو نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"پھر میرے بھائی کی کمپنی کیسی تھی؟ مجھے یقین ہے تم یہ واک ہمیشہ یاد رکھنے والی ہو جس میں آیان سکندر تمہارے ساتھ تھا۔" کہتے ہوئے روحان کے انداز میں فخر امڈ آیا اور اس کے آیان کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"علیزے اپنے منگیتر کی غلط فہمیاں چیک کرو۔میں کیوں آیان کو یاد رکھنے لگی؟"اس نے واضح طور پر مذاق اڑایا۔وہ تینوں مونگ پھلی کھا رہے تھے اور چھلکے زمین پر پھینک رہے تھے۔اسے اس بات پر بھی غصہ آیا کہ وہ پاکستان میں سڑکیں گندی کر رہے ہیں۔

"تم شرط لگالو نور الفجر بنت انکل اقبال عالم! سوات میں گزرا ہوا ہر لمحہ تم زندگی بھر یاد کرو گی۔ بوڑھے ہو کر اپنے پوتے پوتیوں کو قصہ سنایا کروں گی۔ One day walk on the street of Sawat Kalam"روحان نے جس یقین سے کہا نور ایک لمحے کو خاموش ہی ہو گئی۔روحان مستقبل کا نقشہ کھینچتے ہوئے ہنس رہا تھا۔

"تمہیں موٹیویشنل اسپیکر کس نے بنایا؟"اس نے تاسف سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آیان نے!"

"وہ کیسے؟"اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

"ابھی تمہیں قصۂ پیرینہ سناتا ہوں۔" وہ ایک جست میں ان دونوں کے درمیان سے ہو کر تخت پر بیٹھ گیا۔

"علیزے تم بھی کیا سر پر کھڑی ہو آ کر بیٹھ جاؤ۔" آیان نے کہتے ہوئے علیزے کے لیے جگہ بنائی اور خود پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔اب وہ چاروں ایسے بیٹھے تھے کہ اس تخت کے چاروں کونوں پر چاروں تھے۔

"تو کہانی یوں شروع کرتے ہیں یہ جو آیان سکندر ہے نا۔۔۔" اس نے آیان کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ مجھے جان سے پیارا تو شروع سے ہی تھا پر کبھی کبھی ہماری بہت بری لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی۔"

(سب بہن بھائیوں کی ہو جاتی ہے۔اس میں نیا کیا ہے؟) اس نے سوچا۔

"ایک مرتبہ اس نے مجھے مارا تھا۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا جیسے یاد کر رہا ہو اور وہ تینوں ہمہ تن گوش تھے۔

"آیان یاد ہے میں نے تمہارا ریموٹ کنٹرول ایئر پلین توڑا تھا تو بدلے میں تم نے میرا لیا تھا اور وہ بھی مجھ سے ٹوٹ گیا تھا۔ ہائے میں فرمانبردار تو شروع سے ہی تھا سو میں نے اسے آپشن دیا کہ مجھے مار لو پر ناراض نہ ہو پھر کیا تھا آیان کو وہ آپشن اچھا لگا۔ اس نے مجھے مارا تھا۔۔۔ ویل میں تو تابعداری سے بھائی سے پیٹتا رہا جیسے استاد ہو لیکن اس رات میں نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عکس کو خوب سنائیں جیسے میرے سامنے آیان کھڑا ہو۔ میں اس سے ڈرتا تھا۔ سامنے کچھ نہیں بول سکتا تھا سو میں کتنی دیر آئینے کے سامنے بولتا رہا۔ مجھے اندازہ نہیں ہوا لیکن جب ہماری دوبارہ دوستی ہوئی تو آیان نے وہ سب باتیں ریکارڈ کر دی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے سامنے بٹھا کر سب کچھ اس کے منہ پر بھی کہا کہ تم پینڈو ہو۔۔۔ میرے بھائی نہیں ہو۔۔۔ وغیرہ اور یہ جو ہنسا تو پاگلوں کی طرح ہنستا رہا۔ وہاں سے میں نے ہر جگہ کی فرسٹیشن اس کے سامنے نکالنی شروع کر دی۔ اس نے مجھے مقرر بننے کا کہا پھر وہاں سے میں نے تقریریں شروع کیں۔

www.novelsclubb.com

ظاہر ہے تقریریں کرنا آپ کی observation اور thoughts پر منحصر کرتا ہے۔پڑھائی، پریکٹس اور کوشش سے میں نے اس طرف اپنا گراؤنڈ بنانا شروع کیا۔اس کے علاوہ میں نے کتابیں پڑھنا شروع کیں اور کچھ پرسنل ایکسپیرینس ہوئے تو ان سب چیزوں کے ملاپ سے روحان سکندر موٹیویشنل اسپیکر بن گیا اور پھر پتہ تو ہے تم لوگوں کو جس نے اسٹار بننا ہو وہ بن ہی جاتا ہے۔میں بھی بن گیا لیکن ایک مسئلہ ہے میرے ساتھ۔پتہ نہیں کیوں کبھی سٹار والی فیلنگ نہیں آئی شاید اس لئے کہ میں خود کو کچھ نہیں سمجھتا۔

جب خود کو بڑی پرسنالٹی سمجھتا ہوں تو اللہ کو دیکھتا ہوں۔۔۔اگر اللہ سب کچھ واپس لے لے تو میرے پاس کیا رہے گا؟میرے اس کردار کے پیچھے فیملی کا بھی ہاتھ ہے اور دوستوں نے تو جتنا ساتھ دیا میں کبھی نہیں بھول سکتا۔سب سے بڑھ کر آیان تھا جو ہر بات کے دس فائدے بتاتا۔۔۔آج کل کچھ ناراض ہے لیکن سچ میں مجھے یہاں تک پہنچانے میں اس کا ہاتھ ہے۔وہ کہاوت سراسر غلط ہے کہ ایک مرد کی کامیابی کے پیچھے صرف ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔جسے اس کی بیوی نے پانی میں دکھا

www.novelsclubb.com

دے کر کامیاب کروایا تھا۔۔۔ایک مرد کی کامیابی کے پیچھے کسی مرد کا ہاتھ بھی ہو سکتا ہے اور کچھ تو اکیلے struggle کرتے ہیں جیسے ہمارا دوست ہے تبریز۔" وہ سانس لینے کو رکا۔نور اب بور نہیں ہو رہی تھی۔

"اس کا تعلق بروکن فیملی سے ہے اور اس کی امی الزائمر کی مریض ہیں، تین بہنوں کو پڑھاتا ہے، امی کا علاج کرواتا ہے اور اس کی ساری struggle میں نہ کسی عورت کا ہاتھ ہے اور نہ کسی مرد کا، وہ اکیلا ہی ہر مشکل سے لڑتا ہے۔اب تو ماشاءاللہ سے بزنس کی ٹائیکون بنا رہا ہے لیکن لوگ صرف کسی بھی چیز کی برائٹ سائیڈ دیکھتے ہیں، اس کے پیچھے کی کہانی کوئی نہیں جاننا چاہتا۔کوئی کامیاب ہو گیا۔ اس کی محنت کو بھول کر اس کی لک کو سراہا جاتا ہے۔ہم تو مالی طور پر ڈیڈ کی وجہ سے فائدے میں رہتے اگر وہ ہمیں حقیقت نہ دکھاتے۔میں تو سر سے پیر تک قرضوں میں ڈوبا ہوا ہوں اور مزے کی بات ہم بھائیوں میں سے سب سے زیادہ قرض میں نے لیا ہے ڈیڈ سے۔18 سال کی عمر کے بعد انہوں

www.novelsclubb.com

نے ایسا سلوک کیا جیسے ہم اچانک سوتیلے ہو گئے ہیں۔"آیان کو دیکھتے ہوئے اس نے قہقہہ لگایا تو جواباً وہ بھی مسکرایا۔

"خیر مائی مام از گریٹ !انھوں نے ڈیڈ کو سمجھایا کہ ہم بیچاروں کو گھر سے تو نہ نکالیں پھر جا کر کہیں خلاصی ہوئی۔میں وہ وقت نہیں بھول سکتا نوری۔۔۔جب ہم اسلام آباد میں پزا ڈیلیوری بوائے تھے۔یہ صاحب شیف بننے کے چکروں میں تھے لیکن ہم نے کہہ دیا ہمیں باورچی لڑکا نہیں چاہیے اور اب ہم نے آگے پیچھے اتنے کھاتے کھولے ہوئے ہیں کہ گھر جانے کا بھی وقت نہیں ملتا۔"وہ بتا رہا تھا اور نور سن رہی تھی۔یہ انفارمیشن نئی اور دلچسپ تھی۔

"تم نے واقعی تیس ہزار کتابیں پڑھیں تھیں؟"وہ اس کا انٹرویو لینے لگی تھی۔روحان نے آیان اور علیزے کو دیکھا پھر نور سے پوچھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"یہ جھوٹ ہے اور پبلسٹی اسٹنٹ ہے۔"اس نے کہہ دیا جو اسے لگتا تھا۔

"نہیں! یہ ریکارڈ سچ ہے لیکن تم بتاؤ تمہیں یقین دلانے کے لیے میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"میرے کچھ سوالات کے جوابات دو۔"

"پوچھو!"روحان نے فوراً کہا۔

"تمہاری پسندیدہ کتاب؟"نور نے پوچھا۔روحان ہنسا کہ یہ سوال تھا۔

"روسی ناول زلیخا۔"اس نے بتادیا۔

"تم رشین کتابیں بھی پڑھتے ہو؟"وہ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ان کی انگلش ٹرانسلیشن!"روحان نے بتایا۔

"قدیم سرجری کے گاڈ فادر کون تھے؟"

"میں نے میڈیکل نہیں پڑھی لیکن ان کا نام سشرتا Sushruta ہے۔"

"مینڈک ایک سال میں کتنا عرصہ سوتا ہے اور کتنا عرصہ جاگتا ہے؟"اس نے ہنسی روکتے ہوئے پوچھا۔

"چھ ماہ جاگتا ہے اور چھ ماہ سوتا ہے۔"کامن سینس کا سوال تھا اس نے بتادیا۔

"کیچوا میل ہے کہ فی میل؟"

"تم جانوروں کی ڈاکٹر ہو؟"نور دل کھول کر ہنسی۔

"جواب؟"

"ویل اس میں دونوں خصوصیات ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہوائی جہاز کس میٹیریل سے بنا ہوتا ہے؟"

"ایلومینیم!"آیان اور روحان نے بیک وقت جواب دیا اور چاروں ہنس دیئے۔

"بارش میں کونسا وٹامن ہوتا ہے؟"

"B16."

"نہیں،B12 "روحان سکندر کی پہلی غلطی۔

"میں نے میڈیکل نہیں پڑھی۔"اس نے پھر کہا۔

"اوکے تم سے جہازوں کے بارے میں پوچھ لیتی ہوں۔"اس کے پاس سوالات کاانبار تھا۔

"دنیاکاپہلا ہیلی کاپٹر کس ملک کے پاس ہے؟"

"پہلے ہیلی کاپٹر کانام ہومر ہےاور یہ روس کے پاس ہے۔"وہ اسے کہیں سے بھی پکڑ نہیں پارہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کشمیر کے ہو تو آزاد کشمیر کا کل رقبہ بتاؤ؟"

"13,297"

"اضلاع؟"

"دس!" آیان اور علیزے کافی محظوظ ہو رہے تھے۔

"1945ء میں کیا ہوا تھا؟"

"ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے گئے تھے۔"

"کونسے؟" وہ یہاں روحان کو پکڑ سکتی تھی اسے عینی نے بتایا تھا ہر ایٹم بم کا الگ نام ہوتا ہے اور کوئی کتنا بھی لائق کیوں نہ ہو جائے ہر بات پوائنٹ ٹو پوائنٹ یاد نہیں رکھ سکتا۔

"6 اگست کو ہیروشیما پر Little boy گرایا گیا تھا اور 9 اگست کو ناگاساکی پر Fat man گرایا گیا تھا۔" وہ مرعوب ہو رہی تھی۔

"اس کا جواب مجھے نہیں پتہ تھا۔" اس نے تسلیم کیا۔

"انڈیا کا سب سے بڑا ملٹری ایوارڈ؟"

"آئی تھنک پرم ویر چکرا!"

"اور امریکہ کا؟"

"آف کارس وکٹری میڈل!" امریکہ کا نام سن کر وہ خوش ہوا۔

"تم کافی فارغ انسان لگتے ہو۔"

"ہمیشہ فارغ۔۔۔ کرنے کو کوئی کام نہیں۔" اس نے شانے اچکاتے ہوئے بتایا۔

"تم سی ایس ایس کر چکے ہو؟"

"سوری نہ میں نے کیا ہے اور نہ میرا کرنے کا ارادہ ہے۔"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے میں کوئی نوکری وغیرہ نہیں کر سکتا اور نہ میرا ایسا مزاج ہے۔ آپ ایک آرڈر پر یہ کرو اور دوسرے پر وہ۔۔۔ میں آزادانہ طور پر کام کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔"

نور نے آخر کار ان دونوں کی شخصیت میں فرق ڈھونڈ ہی لیا تھا۔ بلاشبہ وہ خوبصورت تھے لیکن یہ ان کی خوبصورتی نہیں تھی بلکہ ان کی شخصیت تھی جو متاثر کن تھی۔ روحان کا ٹھہرا ہوا لہجہ لیکن آیان کے محتاط الفاظ۔۔۔ وہ مختلف لگنے لگے تھے۔ روحان ہر کسی کے سامنے اپنا آپ کھول کر رکھتا تھا اور جلد ہی دوست بن جاتا تھا لیکن آیان ایسا نہیں تھا۔ وہ صرف خاص لوگوں سے گھلتا ملتا تھا۔

"لو اپنا اسکواڈ آ گیا۔" علیزے نے گردن موڑ کر احمر وغیرہ کو آتے دیکھا تو کہا۔

نور نے بھی دیکھا اور عینی تو اتنی خوش نظر آ رہی تھی جیسے فیملی کے ساتھ نہیں کسی کالج ٹرپ کے ساتھ آئی ہو اور فرینڈز کے ساتھ اتنی مصروف ہو کہ دنیا کی ہوش نہ ہو۔ وہ ثانیہ سے ہنس ہنس کر کچھ کہہ رہی تھی اور نور پر نظر پڑی تو بہت آرام سے اس نے نور کی کھا جانے والی نظروں کو نظر انداز کر دیا۔ نور کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا۔ وہ لوگ بھی آ کر انہیں کے ساتھ لگے اگلے تخت پر بیٹھ گئے۔ ماحول خاصہ دوستانہ تھا لیکن وہ عینی کو سنائے بغیر نہیں رہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"عینی بندہ اپنوں سے اتنا بے خبر بھی نہیں ہونا چاہئے کہ اس کی فون کال بھی نہ اٹھائے۔" جب وہ لوگ بیٹھ کر گپ شپ لگانے لگے تو نور نے اس سے کہا۔ آیان نے حیرت سے اسے دیکھا کیونکہ وہ سارا وقت اس کے ساتھ تھا اور اس نے ایک مرتبہ بھی فون بیگ سے نہیں نکالا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ دل ہی دل میں اسے جھوٹی کا خطاب دے چکا ہو گا۔

"تم نے مجھے کال کی؟" عینی نے کمال بے خبری کا مظاہرہ کیا۔

"نہیں میں نے کالز کیں تھیں۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ وہ تو اسے لفٹ ہی نہیں کروا رہی تھی۔

"پتا نہیں شاید فون سائلنٹ تھا۔" عینی نے لاپرواہی سے کہا۔ نور کا دل کیا کہ جوتا اٹھائے اور یہیں اس کی طبیعت صاف کرے۔

"عینی!" اس نے سختی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے نور؟ کیوں بہن کو ڈانٹ رہی ہو؟ چل کرو۔" روحان نے معاملہ ٹھنڈا کروایا۔ عینی نے تو شکر گزاری سے روحان کو دیکھا لیکن وہ علیزے سے کچھ کہہ رہا تھا۔

نور کو عینی کی فکر تھی، بڑی بہن جو تھی! وہ باہر اس کے ساتھ آئی تھی سو ساتھ رہنا چاہیے تھا، عینی کو ایسی لاپرواہی نہیں دکھانی چاہیے تھی۔

کھانے کے لئے مٹن کڑاہی، چپلی کباب اور نان منگوائے گئے۔ پہلے کی نسبت کھانے کے دوران نور کا موڈ ٹھیک تھا کیونکہ باتیں کرنے کے لئے بہت سے لوگ تھے۔

"ویسے آپ میر پور میں ہی رہتی تھیں تو ہمیں پہلے کیوں نہیں ملیں؟ ہمارے جگر کا موڈ ٹھیک کر دیا ہے۔" احمر نے آیان کے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے نور سے کہا۔ اب نور ان سب سے گھل مل گئی تھی، تبھی آیان سے بھی کوئی نا کوئی بات کر لیتی اور آیان خوش دلی سے جواب دیتا۔ نور الفجر کے ساتھ آیان کا خاص رویہ باقی سب نے بھی نوٹ کیا تھا سوائے خود نور الفجر کے۔ اس لئے احمر نے باقاعدہ تبصرہ بھی کر دیا۔

"سوری میں نے کیا کارنامہ سرانجام دیا جو آپ کے جگر کا موڈ اچھا ہو گیا؟"اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے احمر کو شرمندہ کرنا چاہا لیکن وہ اپنے بیک اپ کے ساتھ موجود تھا۔

"بھئی آیان نے پہلے تو کسی لڑکی سے ہنس کر بات نہیں کی جتنی تم سے کی ہے۔کچھ خاص ہو گئی ہو تم ہمارے لئے۔"ثانیہ نے بھی احمر کا ساتھ دیا۔

"تو اس میں میرا کیا قصور؟اپنے دوست سے بولیں کہ مجھ سے ہنس کر بات نہ کرے۔ سمپل!"اس نے جیسے حل پیش کیا گیا۔

عینی اور صباد وسرے تخت پر ان سب سے کافی فاصلے پر بیٹھیں کسی سنجیدہ مسئلے پر روشنی ڈال رہی تھیں چونکہ صبا فارن آفس میں کام کرتی تھی اور عینی بھی آئی آر (IR) کرنے والی تھی سو صبا سے اپنی فیلڈ کے فائدے اور نقصانات پوچھ رہی تھی کیونکہ باقی سب کی نسبت اس کا سیاست کی طرف زیادہ انٹرسٹ تھا۔اسے سیاست میں تو جانے کی اجازت نہیں دی تھی اقبال عالم نے البتہ وہ سروس جوائن کرنا چاہتی تھی۔اس لئے اپنی فیلڈ کے ماہر بندے سے وہ کنسلیشن کر رہی تھی۔

وہیں بیٹھے بیٹھے دن سے شام ہو گئی تھی۔ کشمیری چائے کے دو دور چلے تھے اور وہ سب باتیں کرتے وقت کو پر لطف بنا رہے تھے۔ وہ وقت نا جانے کیوں یادگار بننے لگا تھا۔ سب ہی ان لمحوں میں زندہ تھے۔

"اب ہم اتنے برے بھی نہیں ہیں کہ اپنے دوست کی خوشی بھی برداشت نہ کر سکیں۔" تبریز نے بھی کہا۔ آیان سب کو اشاروں سے خاموش رہنے کا کہہ رہا تھا لیکن وہ لوگ بھی اپنی مرضی کے مالک تھے۔

"ہاں بھئی! چمچہ گری بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ جس کے چمچے ہو گے اسی کی طرف داری کرو گے۔ کتنے اچھے وقت میں غالب صاحب کا شعر بھی یاد آ گیا ہے۔ ایک ڈھونڈو گے تو ہزاروں ملیں گے، میرے چمچے ہر گلی میں بیٹھے ملیں گے۔۔۔" نور اب اکیلے ہی اس سیون اسٹار سکواڈ کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھی لیکن مقابلہ کرنے کے چکر میں وہ غالب کے شعر کی کمر توڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ دراصل غالب نے ان چمچوں کے لئے کہا تھا۔" روحان نے اپنے سامنے رکھی چھوٹی چمچ اٹھا کر نور کو دکھاتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ تم لوگوں کا ہی منی سائز ہے۔" اس نے روحان کو بھی جواب دیا۔

جتنا وقت اس نے ان لوگوں کے ساتھ گزارا اسے اچھا لگا تھا۔ کسی میں غرور نہیں تھا۔ روحان میں کہیں سے بھی سیلیبرٹی ہونے کا گمان نہیں تھا۔ وہ عام لوگوں کی طرح دوستانہ رویہ رکھے ہوئے تھا۔ دوسری بات اسے ان کے ساتھ وقت گزارنا اس لئے بھی اچھا لگا کیونکہ گفتگو اور گپیں ہانکنے کے علاوہ کافی تخلیقی کاموں کو بھی ان لوگوں نے ڈسکس کیا تھا اور روحان نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ جب وہ کوریا سے پڑھ کر آئے گی تو وہ اسے اپنی ٹیم کا حصہ ضرور بنائے گا اور نور کو بھی مسئلہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر بتاؤ ان سب میں، میں کہاں ہوں؟" روحان نے پھر پوچھا۔

"تم سب ٹو میں ایک جیسی ہو، کوئی بھی اٹھا کر خود سے میچ کر لو۔"اس نے پھر بے نیازی سے کہا تو آیان کا قہقہہ سب سے جاندار تھا۔

"نور بابا کی کال ہے۔ بات کر لو۔"عینی نے اسے فون پکڑایا۔نور فون لے کر سائیڈ پر آ گئی۔

"جی بابا؟"

"جی ابھی تو اسی ڈھابے میں بیٹھے ہوئے ہیں جہاں پر دن کا کھانا کھایا تھا۔"دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے کہا۔

"جی ان لوگوں کا شاپنگ کا پلان ہے تو سہی لیکن انشاءاللہ دس بجے تک پہنچ جائیں گے۔"وہ بات کرتے ہوئے دور نظر آتے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔سوات کا آسمان بہت خوبصورت تھا۔اسی وقت اسے اپنا کیمرہ یاد آیا۔کاش ساتھ لے آتی تو اس منظر کو اپنے کیمرے میں قید کر لیتی۔

"بابا ہم اکیلے ہوتے تو جلدی آجاتے پر آپ نے خود ہی ان کے ساتھ بھیجا ہے۔ یہ لوگ تو بارہ بجے تک مال روڈ پر گھومنے پھرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے ہی جلدی واپسی پر تیار کیا ہے۔" وہ مشرقی باپ تھے بیٹیوں کو انجان لوگوں کے ساتھ باہر بھیجنے کے بعد پریشان تھے۔

"جی جی! آپ پریشان مت ہوں بس ہم یہاں سے نکل رہے ہیں۔" نور نے انہیں دلاسہ دیا۔ چھے تو ہو ہی گئے تھے اب انھیں واپسی کے لیے نکلنا چاہیے۔ جب وہ واپس آئی تو آیان کے علاوہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ ان کے گروپ میں آیان کی اہمیت جان چکی تھی سو اسی کے پاس آئی۔

"کیا ہم اب واپسی کے لیے نکل سکتے ہیں؟ بابا پریشان ہو رہے ہیں، جانتی ہوں تم لوگوں کا گھومنے کا شیڈیول تھوڑا سا متاثر ہو گا اس کے لیے سوری پر ہمارا ابھی واپس جانا ضروری ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ہم واپس چلتے ہیں لیکن تم پریشان کیوں ہو؟" پورے دن میں اس کا افسردہ چہرہ پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

"وہ بابا کافی سنجیدہ تھے۔وہ مجھ سے ایسے تب ہی بات کرتے ہیں جب کچھ نہ کچھ ہوا ہو۔"وہ واقعی پریشان تھی۔

"کم آن فجر!ایسے وسوسے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔اللہ پر بھروسہ رکھو کچھ نہیں ہوا ہوگا۔"اسے تسلی دیتا وہ باقی سب کی طرف متوجہ ہوا۔

"چلو گائز!I'm dead tired(میں بہت تھک گیا ہوں)واپس چلتے ہیں۔"

"لیکن آیان ابھی تو صرف چھے بجے ہیں۔"احمر حیران ہوا۔

"راستے میں کچھ شاپنگ بھی کر لیں گے پر یہاں مزید نہیں بیٹھ سکتا۔"اس نے سب کو راضی کیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی اتنی جلدی؟"

"کل پھر آجائیں گے!اب مزید کسی چیز کے لئے بحث نہیں کرنی۔میں تھک گیا ہوں یا پھر ایسا کرو تم لوگ انجوائے کرو میں جا رہا ہوں۔"

"ایسے کیسے یار؟سب چلتے ہیں۔روم میں ہی باتیں کرلیں گے۔"روحان نے بھی سچویشن سمجھ لی تھی سواٹھتے ہوئے بولا۔

پھر جلد ہی وہ لوگ وہاں سے اٹھ گئے اور بازار میں شاپنگ کرتے وہ لوگ واپسی کے راستے پر ہو گئے۔ کسی کسی دوکان پر وہ لوگ اندر بھی چلے جاتے لیکن خریدا کسی نے کچھ بھی نہیں تھا۔اب ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی اور لڑکیوں نے ٹھنڈ سے خود کو بچانے کے لئے کچھ ساتھ نہیں رکھا تھا۔نور کو لگا تھا وہ ہوٹل تک ایسے ہی چل سکتی ہے لیکن دریا قریب ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ زیادہ تھی۔واپسی کے راستے پر اس نے محسوس کیا آیان بہت خاموش ہے۔اس نے چلتے ہوئے ایک نظر غور سے اسے دیکھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔نور کو لگا شاید سردی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہو گا۔دریائے سوات ساتھ ساتھ چل رہا تھا جیسے کبھی ختم نہیں ہو گا بالکل ایسے جیسے انسان سمجھتا ہے وہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔

"میں تھوڑی دیر کسی شاپ میں جاؤں گا تاکہ ریسٹ کروں اور دکانداروں کے ساتھ گپیں لگاؤں۔" آیان نے کہا۔وہ باقی سب سے کافی پیچھے چل رہا تھا۔اس وقت بھی ٹولیاں وہیں تھیں جو صبح کے

وقت تھیں۔وہ اس وقت بھی روحان اور علیزے کے ساتھ ہی چل رہی تھی۔اب وہ ان کے ساتھ بور نہیں ہوئی۔

"کیوں ہم سے دل بھر گیا؟"علیزے نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"تم لوگ واک جاری رکھنا چاہتے ہو تو موسٹ ویلکم ورنہ میرے ساتھ اندر ہی آجاؤ۔"اس نے آفر کی۔

"چلو ہم بھی اندر چلتے ہیں۔ٹھنڈ زیادہ ہو رہی ہے کچھ خرید لیں گے۔"نور نے بھی آیان کی ہاں میں ہاں ملائی۔آیان نے دکان میں جاتے حیرت سے پلٹ کر اس کو ایک نظر ضرور دیکھا تھا پھر وہ ایک خشک میوہ جات کی دکان کے اندر چلا گیا۔نور بھی اس کے پیچھے دکان میں گھس گئی۔وہ دونوں بھی شریر سے انداز میں مسکراتے ہوئے ان دونوں کے پیچھے ہو لئے۔

"نور اچھی لڑکی ہے۔"

"کافی سٹریٹ فارورڈ ہے۔آیان کوایسی لڑکیاں اچھی لگتیں ہیں۔"روحان نے اسے بتایا۔

"مانے گاتووہ بھی نہیں۔"علیزے نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

سلام دعا کے بعد آیان ایک دکاندار کے ساتھ بیٹھ گیا جیسے بچپن کی دوستی ہواور ساتھ ارد گرد سے انجیر، کشمش، بادام، اخروٹ وغیرہ بھی اٹھا کر کھانے لگااور یہی حرکت علیزے اور روحان نے کی۔ نور حیرت سے اس برائے نام ایلیٹ کلاس کو دیکھے گئی جو بظاہر بڑے ٹھاٹھ باٹھ والے تھے لیکن اندر سے وہ بھی عام سے انسان ہی تھے۔کوئی امیروں والا رعب، غصہ، چال میں اکڑ کچھ بھی تو نہیں تھا ان لوگوں کے اندر۔ایسا نہیں تھا کہ وہ امیر لوگوں سے متاثر تھی لیکن وہ ان کے اخلاق سے واقعی متاثر ہوئی تھی۔امیر لوگ اسے اچھے نہیں لگتے تھے اس کے پیچھے بھی کالج یونیورسٹی میں ہونے والے چند واقعات تھے جو وہ سب کو ایک سا ہی سمجھ رہی تھی لیکن وہ لوگ اسے اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا یاد رکھو گے تم لوگ بھی۔۔۔روحان سکندر تم لوگوں کو چلغوزے کھلانے والا ہے وہ بھی مہنگائی کے اس دور میں۔"روحان چلغوزوں کا بھاؤ تاؤ کر چکا تو ان سب کو مخاطب کر کے بولا۔

"مسٹر روحان آپ کا یہ ادھار میں بہت جلد اتار لوں گی۔"نور بھی کہاں ادھار رکھتی تھی؟

"رہنے دو نوری۔ چلغوزے کھاؤ۔"روحان نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگا دی۔

"یہ کیا تھا؟"وہ قدرے حیران ہو کر بولی۔

"تمہاری غلط بات کی سزا!"ہتھیلی میں موجود چلغوزے نور کے سامنے سے کرتے ہوئے اس نے کہا۔

نور نے بھی کچھ اٹھا لیے پھر آیان کو دیکھا وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔کالے بال رف اسٹائل میں ماتھے پر گرائے ہوئے تھے۔پر کشش سرخ ہوتی آنکھیں، گوری رنگت، دکان میں لگے پیلے بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ایک لمحے کے لیے تو نور مبہوت ہی ہو گئی۔

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے تھوڑا سا پیچھے ایک شاپ تھی وہاں میرے ساتھ کوئی چلے گا؟"اس نے ان سب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔روحان تو اس کی بات سنتے ہی اسے کلین چٹ دکھانے لگا اور علیزے کو بھی بھیجنے سے صاف انکار کر دیا۔اب نور کو روحان پر غصہ آ رہا تھا۔علیزے کو لے کر اس کے تحفظات ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

"آیان کو لے جاؤ۔"

"وہ تھکا ہوا ہے۔"اس نے بتایا۔

"تم لوگ یہیں رکو میں علیزے کو لے جاتی ہوں اور سچ میں روحان اسے جلد ہی واپس لے آؤں گی۔"نور نے روحان کے کچھ بھی کہنے سے پہلے اسے خاموش کروایا۔وہ علیزے کے لیے حد سے زیادہ چپکو تھا اور ایسا ہی کچھ حال اس نے علیزے کا بھی دیکھا تھا۔وہ باقی سب کی نسبت روحان سے زیادہ بات کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہہ دیا تم آیان کے ساتھ جاؤ گی۔اس کا مطلب آیان کے ساتھ ہی جاؤ گی۔"روحان نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔نور نے حیرت سے اسے دیکھا آخر کرنا کیا چاہ رہا ہے؟

"جو تم چاہ رہے ہو وہ نہیں ہو رہا روحان اور نہ ہو سکتا ہے۔مجھے نہیں پتہ تم لوگوں کے کیا مسئلے ہیں لیکن مجھے ان مسائل کے ساتھ فکس کرنے کی کوشش نہ کرو۔"اس نے سنجیدگی سے انگریزی میں کہا کہ دکان میں موجود باقی لوگوں کو سمجھ نہ آئے اور آخری مدد طلب نگاہوں سے علیزے کو دیکھا تو اس نے بھی بیچارگی سے شانے اچکائے۔وہ مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے نکل گئی اور جاتے ہوئے روحان کا ادھار واپس کرنا نہیں بھولی مطلب اس کے چلغوزے بغیر کھائے واپس اس کے ہاتھ میں دئے۔وہ تینوں ہکا بکا سے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں؟وہ ہماری طرح کی نہیں ہے۔"آیان کو بھی برا لگا لیکن نور نے صحیح کہا تھا وہ لوگ آیان کو نور کے ساتھ فکس کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"تمہارے لیے جہاز بھیجے گی؟اٹھو جاؤ بھی!"وہ بنا اثر لئے بولا۔

"وہ میری تھوڑی سی عزت کرنے لگتی ہے تم لوگوں سے ہضم نہیں ہوتی۔ پھر سے میری بے عزتی کرواؤ گے گدھے۔" وہ بھی خفگی سے کہتا ہوا چلا گیا۔

"یار بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔" وہ خفگی سے بڑبڑایا۔

"اسے کہتے ہیں بھائی کے ساتھ نیکی کر دریا میں ڈالو۔" علیزے نے بھی ہنستے ہوئے تبصرہ کیا۔

وہ لوگ چلغوزوں کے اور باقی چیک کرنے والے لوازمات کے پیسے دیتے وہاں سے باہر نکل آئے۔

آیان تیز قدموں سے چلتا نور کی سپیڈ پکڑ چکا تھا۔ جو بھی تھا نور چلتی بہت تیز تھی۔

"مجھے اُمید نہیں تھی تم آؤ گے۔"

"اُمید اپنوں سے لگائی جاتی ہے مادام اور میں تمہارا کچھ نہیں لگتا۔" اس نے سادگی سے کہا۔

"پھر میرے پیچھے کیوں آئے؟" وہ خفا ہوئی۔

"It's a good question!" آیان نے سر ہلا کر اسے شاباش دی۔

"اب آدھی رات کو اکیلی لڑکی کو سڑک پر چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے خاص طور پر جب وہ ایک انجان جگہ پر ہو اور آپ کے اپنے شہر کی ہو۔"

"اوہ تو لڑکیوں کو کمپنی دینا بھی تمہاری جاب ہے۔ کیری آن!" نور نے جیسے اس کی بات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔" آیان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ عجیب لڑکی ہے ہر بات کا مطلب خود ہی اخذ کر لیتی ہے۔

"میں تمہاری بات سمجھ گئی ہوں۔" نور نے کہا۔

"لیکن تم غلط سمجھی ہو۔" وہ کچھ جھنجھلایا۔

"میں مذاق کر رہی تھی۔ تمہیں وضاحت دینے کی ضرورت نہیں۔" وہ کہتی ہوئی ایک شاپ کے اندر چلی گئی۔

نور شانلز دیکھنے لگی لیکن کن اکھیوں سے اس نے آیان کا موڈ جاننے کی کوشش کی جو ایک سائیڈ پر کھڑا اپنے فون میں مگن ہو گیا تھا۔اس نے گہرے بھورے رنگ کا شال خریدا۔پیسے دے کر وہاں آیان کے پاس آکر بولی۔

"چلیں؟"

"بہت جلدی فری ہو گئیں؟"آیان نے شاپر دیکھتے ہوئے کہا اور فون اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈال دیا۔یہ جیکٹ اس نے احمر کی پہنی ہوئی تھی۔

"ہاں تمہیں بھی جلدی ہے مجھے بھی سو جلدی کرنی پڑی۔"

"تم سکون سے خریداری کر لو میں ساری رات یہاں بیٹھا رہ سکتا ہوں۔"

"ہاؤ سویٹ! غالباً ہم پاکستان میں ہیں اور میں تمہارے ساتھ ساری رات باہر نہیں گھوم سکتی۔"

آیان لاجواب ہو گیا۔

وہ لوگ وہاں سے باہر آ گئے تو نور نے شال نکال کر شاپر آیان کو پکڑایا۔ گہرے بھورے رنگ کی شال کو آیان نے غور سے دیکھا تھا۔ اسے ایسے کلر ہی اچھے لگتے تھے۔ وہ سر جھٹک کر مسکرایا۔ نور نے شال رکھ کر آیان سے شاپر واپس لے لیا۔

"یقیناً پہلے کی طرح تمہارے دوست نکل گئے ہوں گے۔" اسے آیان کی مسکراہٹ کی سمجھ آ گئی تھی لیکن اپنی خفت مٹانے کے لئے نور نے کہا۔

"ویسے تمہارے دوستوں کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ ہماری اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو چکی ہے؟ ہر جگہ ہمیں اکیلا چھوڑنے کی فضول پلاننگ کرتے ہیں۔ افسوس اس طرح ہمیں لڑنے کے لیے کچھ وقت مزید مل جاتا ہے، نہیں؟" وہ بچی نہیں تھی جو ان باتوں اور اشاروں کو نہ سمجھ سکتی ہو۔ 23 سال کی عمر میں اس نے بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔

"ہاں مجھے بھی اندازہ ہو رہا ہے ان کی غلط فہمی کا۔" اس نے محض اتنا ہی کہا۔

"تمہیں ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے۔"

"شیور!"

"تم نے تو ان سب سے کچھ نہیں کہا نا ہمارے بارے میں؟" اس نے پھر پوچھا۔

"Please drop the subject!" اس نے گویا منت کی۔ نہ اس کا کوئی غلط مقصد تھا اور نہ وہ اس پر بات کرنا چاہتا تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟" نور نے اجازت چاہی۔

"اتنی دیر سے پہلے بات ہے جس کی تم اجازت مانگ رہی ہو تو مطلب کوئی خاص بات ہے۔" آیان نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں خاص تو نہیں ہے۔مجھے تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی مطلب لگتا ہے سردی کی وجہ سے سے تمہیں فلو ہو گیا ہے اور آواز بھی بھاری ہو رہی ہے۔آنکھیں بھی ریڈ ہو رہی ہیں۔"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پروفیشنل ڈاکٹر کی نشانی! بیماری کی بو سونگھ لیتے ہیں۔"

"میں پروفیشنل نہیں ہوں بس اندازہ لگایا۔تم بتاؤ واقعی طبیعت خراب ہے؟"

"کبھی کبھی ہو جاتا ہے ایسے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ بخار نزلہ زکام کو سر درد بنالو۔"

"تم کافی لاپرواہ ہو اپنی صحت کے بارے میں۔"اس نے محض اتنا ہی کہا تو آیان ہنسا۔

"اب تو عام بات ہے فجر! دو سالوں میں دو سو مرتبہ ایسی حالت ہوئی ہو گی لیکن اب سیکھ لیا ہے ایسی صورت حال میں بھی زندہ رہنا۔I'm full of beans(میں مکمل طور پر صحتیاب ہوں)۔"

"تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو؟ تم سمجھتے ہو کسی کو تمہاری ضرورت نہیں ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ تمہارے سب فرینڈز تمہیں بہت امپارٹنس دے رہے تھے جیسے تم ان کے لئے Bien aime(لاڈلا لوئس) ہو۔"نور نے ایک دن اس کے ساتھ اور اس کے دوستوں کے ساتھ گزارنے کے بعد اندازہ لگایا تھا۔ وہ بڑی دلکشی سے ہنسا۔

"ایسا ہی ہے لیکن اس دنیا میں کچھ تلخ حقیقتیں بھی ہوتیں ہیں۔ تم fantasy world میں رہتی ہو فجر یا پھر تم لڑکی ہو اس لئے تمہارے گھر والوں نے تمہاری پرورش نازک پریوں کی طرح کی ہو گی لیکن میں ایک پریکٹیکل آدمی ہوں اور حقیقت میں رہنا پسند کرتا ہوں۔ اب میں بیمار نظر آرہا ہوں تو یہ تمہاری نظروں کا دھوکا ہے اور کچھ نہیں۔"اس نے نور کے اندازے کی نفی کی۔

www.novelsclubb.com

"پریکٹیکل ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ منفی سوچیں۔"

"میں منفی سوچ بالکل بھی نہیں رکھتا میں صرف حقیقت پسند ہوں۔"

"تم وہ نہیں سمجھ رہے جو میں کہہ رہی ہوں۔"

"تم نے وہ سب فیس نہیں کیا جو میں نے کیا ہے۔" اس کی زبان سے بے اختیار پھسلا۔

"پرابلمز تو ہر کسی کی زندگی کا حصہ ہوتی ہیں ایسے میں خود پر یہ ٹیگ نہیں لگانا چاہیے کہ سب سے زیادہ مشکلیں صرف مجھ پر ہی آتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ خندہ پیشانی سے ہر مشکل میں سروائیو کریں کیونکہ مشکلات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں اور پھر اللہ ان کے ساتھ ہمیں حل بھی دیتا ہے۔ مشکلات ہمیں اللہ کے قریب لے جاتی ہیں۔" اس نے آیان کی اداسی کم کرنی چاہی۔

"جی بالکل ٹھیک کہا آپ نے مادام لیکن میں نے اپنی کون سی پرابلم کا کسی کے سامنے اشتہار لگایا ہے یا میں نے شکوہ کیا ہے اللہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ کیا میں نے اپنی قسمت کو برا بھلا کہا ہے؟ میں نے ایسا کچھ کہا جو مجھے یاد نہیں رہا؟"

"ایسا کچھ کہا تو نہیں پر تمہارا انداز تو ایسا ہی ہے۔" اس نے اپنی بات کو جسٹیفائے کیا۔

"تم ہر کسی کے بارے میں غلط اندازہ لگاتی ہوں یا صرف میرے بارے میں؟"

"تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے 23 سال گھر میں نہیں گزارے، پانچ سال اسلام آباد میں اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی میں رہ کر آدھے سے زیادہ دنیا کو تو جان ہی چکی ہوں اور میں نے اندازہ نہیں لگایا۔ ایسا میں تجربے کے بعد کہہ رہی ہوں۔"

"اوہ تو تم اسلامک یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ہو؟" اس نے بات بدل دی۔

"اور روحان کے بقول تم دونوں ایئر یونیورسٹی سے ڈگری یافتہ ہو؟" نور نے بھی اسی انداز میں کہا۔

وہ لوگ بازار سے باہر ہی آ گئے تھے لیکن آیان نے کچھ لینا تھا اس لیے وہ اس دکان میں چلا گیا جہاں وہ لوگ صبح بیگ چیک کرنے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا لینے آئے ہو؟"

"ایک بیگ۔ کیا تم نے کچھ لینا ہے؟"

"نہیں میں نے تو یہاں سے کچھ بھی نہیں لینا۔"

"آر یو شیور؟"

"مجھے کچھ لینا چاہیے؟"

"تمہاری مرضی!" اس نے کہا۔

"ہاں صبح ایک بیگ پسند آیا تھا سوچ رہی ہوں وہی خرید لوں۔ فرینڈ کو گفٹ کرنا ہے۔" اس نے میر پور سے عنایہ کے لیے صرف چند مقامی اشیاء لائیں تھیں اور اسے کچھ لینا چاہیے۔ آیان اس کی بات پر ہنسا۔

وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے دکان میں آ گئے۔

"تم اپنی فرینڈ کے لیے خرید لو اور ایک یہ والا میری طرف سے رکھ لو۔" آیان نے وہی بیگ اٹھا کر اسے دکھایا جو صبح اس نے پسند کیا تھا۔

"اور میں تم سے تحفہ کیوں لوں گی مسٹر؟" آیان کہنے کے بجائے اس نے مسٹر بولا تو آیان بدمزہ ہوا۔

وہ کوریا میں رہتے رہتے ان لوگوں کی کچھ عادتیں بھی اپنا چکا تھا۔ اسے بھی مارک اور کم جن کی طرح لفظ مسٹر اچھا نہیں لگتا تھا۔ آجیاسی کورین زبان میں مسٹر کو کہا جاتا ہے اور کورین لوگوں کو مسٹر یا مس کہا جائے تو وہ اچھا نہیں سمجھتے۔ انھیں نام سے پکارے جانا زیادہ پسند ہے۔

"کیونکہ میں دینا چاہتا ہوں اور تمہیں لینا چاہیے۔"

"یہ کوئی logic نہیں ہے۔" نور نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے آج مجھے اچھی خاصی کمپنی دی اس لیے میری طرف سے تحفہ رکھ لو۔" آیان نے بیگ اٹھا کر دکاندار کو پیک کرنے کا کہا۔ نور نے ایک بیگ اپنی پسند کا پیک کروایا۔ آیان نے پیسے پوچھے تو دکاندار نے کہا۔

"جناب یہ والا پندرہ سو کا ہے (نور والا) اور یہ والا اکیس سو (آیان والا) کا ہے۔ اللہ آپ کی جوڑی سلامت رکھے آپ دونوں کا پینتیس سو دے دو۔" دکاندار کی ادب سے کہی گئی بات نور کے سر پر لگی تلووں پر بجھی۔ پیسے نکالتے ہوئے وہ اس دکاندار کی بات پر سیخ پا ہو گئی۔ ظاہری سی بات ہے اب وہ کسی لڑکے کے ساتھ دکان پر آئے گی تو لوگ ایسی باتیں تو کریں گے۔

"شٹ اپ یو ایڈیٹ! ہم میاں بیوی نہیں ہیں۔"

"مجھے نہیں چاہیئے تمہارے بیگ اپنے منہ پر مارو۔" نور غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ آیان نے دکاندار کی بات پر غور نہیں کیا تھا لیکن نور کے شٹ اپ بولنے کے بعد بات اس کی سمجھ میں آیا تو وہ اس کو جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔ اب اس نے ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا کہ اسے جھاڑ ہی پلا دی جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ آیان کے انتظار میں باہر کھڑی ہو گئی لیکن وہ پورے پانچ منٹ ضائع کرنے کے بعد باہر آیا اور خریدی ہوئی چیزیں نور کو پکڑانے لگا۔

"تم ناراض ہو گئیں؟ وہ تو ویسے ہی بیچارے کے منہ سے نکل گیا۔" اس نے دکاندار کی حمایت کی۔

"کوئی بیچارے نہیں ہوتے، جانتی ہوں میں ان جیسوں کو ایک نمبر کے لوفر ہوتے ہیں۔" وہ جانتی تھی کہ اوور ریکٹ کر آئی ہے لیکن پھر بھی اپنی بات پر قائم رہی۔ اپنے بیگ سے پینٹیس سو نکال کر اس نے آیان کے سامنے کئے۔

"یہ کیا ہے؟" شاپنگ بیگ اس نے لے لیا۔

"شکریہ لیکن میں غیروں سے تحفے نہیں لیتی۔" اس نے پیسے اس تھما دیئے۔ آیان ہکا بکا سا اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"اوکے تم میرا تحفہ قبول مت کرو لیکن تم ان پیسوں کو پھینک سکتی ہو یا کسی غریب کو دے سکتی ہو۔" اس نے پیسے اسی شاپنگ بیگ میں ڈال دیئے۔ نور نے سنجیدگی سے اس کی اس حرکت کو دیکھا۔

ان کا اگلا سٹاپ یقیناً ہوٹل ہی ہونا تھا سو وہ دونوں خاموشی سے دریا کے ساتھ چلتے ہوئے اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں تھے۔ بیس منٹ کی مسافت کے بعد وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے۔ باقی سب بھی وہیں کھڑے تھے سو نور بھی علیزے سے باتیں کرنے لگی اور عینی کو کمرے میں بھیجا تاکہ وہ بابا کو بتا دے کہ وہ لوگ آ گئے ہیں۔

وہ وہاں سٹریٹ پر میوے اور انڈے بیچنے والے بچوں کو اکھٹا کر کے ان میں پیسے بانٹ رہی تھی جب آیان اسے دیکھتا جل کر رہ گیا۔ اف یہ لڑکیاں اور ان کی خود مختاری! کیا تھا جو تحفہ سمجھ کر رکھ ہی لیتی؟

"کل تم یہاں سے جا رہی ہو؟" آیان نے اس کے پاس آ کر پوچھا۔ بچے پیسے لیتے رفو چکر ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تمہیں اپنا متوقع پلین بتایا تو تھا۔" وہ اپنا بیگ بند کرتی حیران ہوئی اتنی جلدی بھول گیا۔

"اپنی فرینڈ کے گھر سے واپس کب آؤ گی؟"

"یہاں تو واپس نہیں آئیں گے ہم! بھائی لوگ تو شاید میر پور کے لئے نکلیں گے پھر ہم وہاں سے جمعے کو واپس چلے جائیں کیونکہ واپس جا کر میں نے اپنا سامان بھی ایک بار چیک کرنا ہے۔ایک ہفتے کا پلان تھا پورا سوات گھومنے کا لیکن بھائی اور عمر نہ ہوں تو مزا نہیں آئے گا۔"اس نے نہایت سادگی سے اسے بتا دیا۔سوموار کی صبح دو بجے اس کی فلائٹ تھی۔

"اور تم کون سے والے کوریا جا رہی ہو،ساؤتھ کوریا یا نارتھ کوریا؟"اس نے بات کو بڑھانے کے لیے سوال کیا۔

"ظاہری سی بات ہے ساؤتھ کوریا ہی جاؤں گی،مجھے کم جن اُن نے نارتھ کوریا میں ویزہ فری انٹری نہیں دی اور نہ ہی مجھے جنگ لڑنا آتی ہے جو نارتھ کوریا والی طرف جاؤں۔"اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"وہاں ملاقات کی امید رکھوں؟"نور نے چونک کر آیان کو دیکھا تو وہ سنجیدہ تھا۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔شاید کسی کام کے لیے ملنا پڑ جائے۔"نور نے خالص پاکستانی انداز میں اسے انکار کیا۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ "میں وہاں پڑھنے جا رہی ہوں تم سے ملاقاتیں کرنے نہیں!"لیکن وہ آیان کو ایسا نہیں کہہ سکی۔

"ہاں تمہیں وہاں کوئی بھی کام ہو تو مجھے بتا دینا۔میں مدد کر دوں گا۔"آیان نے کھلے دل سے آفر کی۔

"اہمم۔۔۔اہمم۔۔۔ہیر رانجھا کی تو باتیں ہی ختم نہیں ہو رہیں۔"روحان قدرے معصومانہ انداز میں ان کے پاس آ کر بولا۔

"شٹ اپ روحان!یہ کیا تم نے ہیر رانجھا لگا رکھی ہے؟ہم کہاں سے پرانے دور کے پریمی نظر آ رہے ہیں تمہیں؟"نور نے اسے پھر سے جھاڑ پلا دی۔آیان نے ایک چیز نوٹ کی کہ وہ ہر بری لگنے والی بات پر شٹ اپ بولتی تھی اور ہر برے لگنے والے انسان کو ایڈیٹ بولتی تھی شاید اس کی عادت ہو۔

"اوہ نور! یہ مرچیں چبا کر بات کیوں کرتی ہو؟ ریلکس ہو کر بات کرو۔" روحان نے برا نہیں منایا۔

"تم بھی مہذب شہریوں والے جملے بولو تاکہ میں مرچیں چبا کر بات نہ کروں۔"

"اوکے میں اپنا جملہ تبدیل کرتا ہوں۔۔۔ حیرت ہے اتنی لمبی واک کے بعد بھی تم لوگوں کی باتیں ختم نہیں ہوئیں۔" روحان نے پھر طنز کیا تو نور ہنسی۔

"آپ کی حیرانی بجا ہے مسٹر روحان۔ واک کے دوران ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔"

"کیا؟" وہ تو ششدر رہ گیا۔ پورا دن وہ خاموشی سے ایک دوسرے کے ساتھ چلتے رہے تھے کیا؟

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ جو تم لوگ چاہتے تھے وہ نہیں ہو سکا سمپل۔" آیان نے بھی جھوٹ بولنے میں نور کا پورا ساتھ دیا۔

"بیڑہ غرق ساری پلاننگ کا۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔

"چلوایک مرتبہ پھر ہم تینوں بازار کا چکر لگا کے آتے ہیں مزہ آئے گا۔"اس نے یہ خالص آفر صرف آیان کے لیے نور کو دی۔

"اگر تم بھول گئے ہو تو میں یاد دلا سکتی ہوں کہ یہ مری کا مال روڈ نہیں ہے جہاں ساری رات لڑکوں کو گھومنے پھرنے میں مزہ آتا ہو۔یہ سوات ہے اور یہاں ایسا نہیں چلتا۔سادے لوگوں کو خراب کرنے کی کوشش مت کرو۔"

"تو اس جگہ کو کیا کہتے ہیں؟"روحان نے اسے چڑاتے ہوئے پوچھا۔

"سوات کا مال روڈ یا پھر کالام کا مال روڈ کہہ سکتے ہیں۔"

"اسے کالام کا مال روڈ ہی کہتے ہیں۔"آیان نے بھی کہا۔

"نوری اوپر آجاؤ بابا بلا رہے ہیں۔"عینی ہوٹل کی بیرونی سیڑھیاں اترتے ہوئے اس تک آئی۔

"ہاں چلو۔۔۔"

"آپ سب سے مل کر بہت اچھا لگا اور آپ سے مل کر زیادہ خوشی ہوئی روحان بھائی۔" عینی ان سب سے کہہ رہی تھی اور نور بھی مسکرا دی۔ اسے بھی اچھا لگا تھا لیکن وہ کیوں تسلیم کرے؟

"ہمیں بھی تم دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔" علیزے نے کہا۔

"گڈ نائٹ!" وہ عینی کو بھی اوپر آنے کا اشارہ دے کر چلی آئی۔

آیان نے لاشعوری طور پر نور کو اوپر جاتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھا تھا جسے باقی سب نے نوٹ کیا تھا۔

"بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہیں۔۔۔۔ محبت کے آثار نظر آتے ہیں۔" روحان نے اسے کندھا مارتے ہوئے پوچھا تو وہ قدرے بوکھلا کر سیدھا کھڑا ہوا اور اسے غصے سے دیکھنے لگا۔

"آنکھیں کیوں نکال رہے ہو میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا!" اس نے آنکھ ونک کرتے ہوئے آیان سے کہا۔ آیان مزید کوئی بات کئے بغیر اندر چلا گیا اور عینی بھی۔ باہر موجود عوام نے ہوٹل کے باہر ہی محفل لگالی۔

******

"آپ لوگوں کی پیکنگ ہو گئی؟" سلام دعا اور دن کا مختصر حال بتانے کے بعد نور نے ان لوگوں سے پوچھا۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ سارا دن صرف آیان کے ساتھ رہی تھی۔ وہ سارا دن علیزے کے گروپ کے ساتھ تھی اور فی الحال یہ کہنا اسے مناسب لگا۔

"ہم سب واپس جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ، ایک منٹ۔ کیا مطلب سب واپس جا رہے ہیں؟ کدھر اور کیوں جا رہے ہیں؟" اس نے حیرانی بھرے غصے سے پوچھا۔

"تمہارے نانا کی طبیعت خراب ہے ہم نے مظفر آباد جانا ہے اس لیے۔۔۔" سلمیٰ بیگم نے کہا تو وہ فوراً دھیمی پڑی۔

"اوا چھا ٹھیک ہے۔ میں اپنا سامان بھی پیک کر لوں۔ صبح جلدی نکل جائیں گے۔" اس نے مزید کچھ نہیں کہا۔

"نہیں تم بابا کے ساتھ یہیں رک جاؤ چند دن۔" عمیر نے کہا۔

"آپ سب جا رہے ہیں تو ہم نے یہاں مکھیاں مارنی ہیں؟"

"نہیں نور! تم سوات گھوم لو۔ ہفتے بعد ہی آ جانا۔ ابو جی کی طبیعت کافی خراب ہے اسلئے میرا جانا ضروری ہے۔ ورنہ ضرور تم لوگوں کے ساتھ گھومتی۔" سلمیٰ نے پیار سے اسے کہا۔

"ماما ایسے کیسے ہم لوگ رک جائیں؟ آپ ادھر پریشان ہوں اور ہم ادھر موجیں کر رہے ہوں۔ بابا آپ ماما کو بولیں ناسب واپس چلتے ہیں۔" باپ کی بیماری کی خبر بیٹیوں پر کس طرح قیامت توڑتی ہے وہ جانتی تھی اس لیے وہ اپنی ماں کے ساتھ واپس جانا چاہتی تھی۔

"نور تم عنایہ کے گھر سے ہو آؤ۔ آنٹی کے ساتھ ہم ہیں اور ویسے بھی تم نے کوریا چلے جانا ہے پھر اس سے ملاقات کب ہو گی تمہاری؟" ہادیہ نے بھی گھر کا فرد ہونے کے ناطے رائے دی۔

"میں ماما کے ساتھ چلی جاؤں گی تم فکر مت کرو۔" عینی نے بھی سمجھ دار بہن کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہے لیکن ایک ہفتہ میں فیملی کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔" اس نے جیسے بات بنائی۔

"تم جلدی واپس آ جانا ہم بھی ویسے کام میں بزی ہوں گے تو بہتر ہے تم اپنی فرینڈ سے مل لو۔" عمر نے بھی کہا۔

"بابا آپ کیا کہتے ہیں؟"نور نے باپ سے پوچھا۔

"جو میرے بچے کہتے ہیں۔"انہوں نے مسکرا کر کہا جیسے وہ پہلے یہ ساری بحث کر چکے ہیں۔وہ سر اثبات میں ہلا کر کمرے سے باہر آگئی۔وہ کافی دیر مزید بحث کر سکتی تھی لیکن کچھ سمجھ کر خاموش رہی۔اسے واقعی عنایہ سے بھی ملنا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے اگلے سال اس کی شادی ہو جائے اور نور مل بھی نہ سکے۔

"اے لڑکی!اکیلے کدھر گھوم رہی ہو؟"وہ کاریڈور میں تھی جب سامنے سے روحان آتا دکھائی دیا۔

"اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔"اس نے بتایا۔روحان نے اس کا کیمرہ اسے تھما دیا۔

"آیان کے پاس رہ گیا تھا۔"اس نے دیتے ہوئے تفصیل بتائی۔وہ اسے بتانے ہی لگی تھی کہ آیان کا کیمرہ میرے پاس ہے لے جاؤ لیکن وہ پھر بولا۔

"کوئی پریشانی ہے کیا؟"اس نے اندازہ لگایا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ تمہارے پاس آلہ دین کا چراغ ہے جو تمہیں بتانے سے حل ہو جائے گی؟"

اس نے بد تمیزی سے کہا۔اس کا موڈ آف لگ رہا تھا۔

"اتنی روڈ کیوں ہو رہی ہو؟ ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے روحان! بس تھک گئی تھی۔اچھا سوری میں سونا چاہتی ہوں۔"

"اوکے کوئی بات نہیں، تم آرام کرو۔" وہ سمجھ کر کہہ کر چلا گیا اور نور وہیں کھڑی رہ گئی۔

"یہ لوگ اچھے ہیں۔" وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور آیان کا کیمرہ اس کے بیگ میں ہی پڑا رہ گیا۔عینی کمرے میں لیٹ آئی لیکن نور اس کی پیکنگ کروانے کے بعد سونے کے لیے لیٹی تھی۔

******

www.novelsclubb.com

اگلی صبح نو بجے ان سب کو رخصت کرنے کے بعد وہ اپنے بابا کے پاس بیٹھی ان کی پیکنگ کروا رہی تھی کیونکہ انہوں نے بھی آگے سفر پر نکلنا تھا۔ وہ ان کی دوائی وغیرہ الگ بیگ میں رکھ رہی تھی کہ اس کے ذہن میں ایک چہرہ آیا جو پہلی نظر میں ہی اسے برا لگا تھا۔

"بابا ایک بات بتائیں! آپ انکل مظہر سے بزنس پارٹنر شپ ختم کیوں نہیں کر لیتے؟" بات کہتے وہ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"اب دیکھیں ماشاءاللہ سے آپ کے دو بیٹے جوان ہیں اور عمیر بھائی اچھی طرح سے بزنس سنبھال رہے ہیں۔ دراصل میں چاہتی ہوں کہ یہ پارٹنر شپ یہیں ٹوٹ جائے نسل در نسل نہ چلے۔" وہ کسی بڑے بندے کی طرح اپنے باپ کو سمجھا رہی تھی۔ اقبال عالم کے چہرے پر اور بولو والے تاثرات دیکھ کر اس نے مزید کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"اور سچ پوچھیں تو انکل کے بیٹے کے عزائم مجھے ٹھیک نہیں لگتے۔ مجھے لگتا ہے وہ ضرور کسی غلط سرگرمی میں مصروف ہے۔ جیسے ال لیگل ڈرگز ڈیلنگ یا کسی مافیا کے ساتھ۔" اس کو تحمل سے سننے کے بعد اقبال عالم ہلکا سا مسکرائے۔

"میری بیٹی تجزیہ نگار بھی بن گئی ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ بزنس کو پڑھا نہیں تم نے ورنہ ایسے نہ کہتی۔ پارٹنر شپ اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹتی بچے! اگر ہم بزنس الگ کر بھی لیں تو ہم دونوں کو ہی نقصان ہوگا اور نسلوں کی فکر مت کرو۔ اللہ اپنے بندوں کی روزی کا ذمہ دار ہے۔ وہ کسی کو بھوکا نہیں مارتا۔ بزنس الگ کر کے میں ان لوگوں کی اور اپنی روزی پر لات نہیں مار سکتا اور شہریار کے بارے میں تم کب سے سوچنے لگی؟ وہ کسی غلط سرگرمی میں ملوث نہیں ہے۔ عمیر کی طرح وہ بھی بزنس سنبھالے گا۔ ہر کسی پر شک مت کیا کرو۔" آخر میں انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی صرف مسکرا سکی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میں اپنا سامان پیک کر لوں۔" وہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی جو بات وہ کہنا چاہ رہی تھی وہ کر نہیں پائی تھی۔ وہ صحیح کہہ رہے تھے اس کا مزاج کافی شکی ہوتا جا رہا ہے۔

******

وہ بالکونی میں کھڑا لاشعوری طور پر کل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ نورالفجر اچھی لڑکی تھی لیکن وہ اس کے لیے اچھا نہیں تھا۔ وہ ایسا اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اب ہر حال میں اسے نورالفجر سے دور رہنا چاہیے اور اس سے نہیں ملنا چاہیے۔ فی الحال وہ دماغ سے دل کے خلاف دلیل دے دے کر تھک چکا تھا۔ اسے کب سے لڑکیاں اچھی لگنے لگیں؟ ایک گہرا سانس لے کر وہ بالکونی سے ہٹ گیا اور کمرے میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

باقی سب اس وقت کمرے میں نہیں تھے شاید ہوٹل کی تیسری منزل پر موجود فرانسیسی سیاح کو کمپنی دے رہے تھے جس کے آنے کے متعلق انھیں صبح ہی پتہ چلا تھا۔ وہ اب سوات سے بھی جلد ہی

واپس جانا چاہتا تھا کیونکہ سوات اسے اپنی طرف کھینچتا تھا اور وہ صرف سوات کا ہو کر نہیں رہنا چاہتا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور کوریا کال ملائی۔

"لیفٹیننٹ جن ینگ بول رہا ہوں۔"ہشاش بشاش انداز میں کہا گیا۔

"مجھے تمہاری اور مارک کی اشد ضرورت ہے۔"

"یان(Yan)سب ٹھیک تو ہے؟"آواز میں تشویش تھی۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔تم لوگ دو دن کے لئے آسکتے ہو؟"

"مجھے کچھ وقت دو!"وہ جانتا تھا کہ جن ینگ دو دن کیلئے کہیں بھی ارجنٹ جانا افورڈ کر سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔میرے جانے سے پہلے یہاں آؤ۔"

"کتنے دنوں کے لیے؟"

"صرف دو دن کے لئے!" مزید کوئی بات کیے بغیر اس نے کال کاٹ دی۔ فون بند کرنے کے بعد وہ اٹھا ہی تھا کہ روحان آندھی کی طرح کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"بی آمین!" اس نے خفگی سے کہا کیونکہ اچانک افتاد پر وہ ڈر گیا تھا۔ اس کی بات کا جواب دیئے بغیر روحان نے دروازہ اسی طرح زور سے بند کیا تو وہ حیران ہوا۔

"کتنے ملکوں کی پولیس لگی ہے تمہارے پیچھے؟" وہ بے زاری سے بولا۔

"صرف پاکستان کی لیکن میں تمہیں کچھ اور بتانے آیا ہوں۔"

"جو تم بتانے آئے ہو میں جانتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"نور الفجر جا رہی ہے۔"

"تو؟"

"تو مطلب کوئی سین نہیں ہے اس کے ساتھ؟" روحان حیران ہوا تھا کیونکہ کل تک تو وہ آیان کی آنکھوں میں اس کے لیے پسندیدگی دیکھ رہا تھا اور آج وہ اتنا لاتعلق سا بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے جانتا بھی نہ ہو۔

"مائنڈ یور لینگویج روحان!" وہ بہت سخت لہجے میں بولا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اس لیے اب کسی سے ایسی فضول بات مت کرنا اور فجر کے بارے میں بالکل نہیں۔ گاٹ اٹ!" وہ اسے سختی سے تنبیہ کر رہا تھا۔

"واقعی ایسا کچھ نہیں ہے آیان؟ آج سے پہلے تو کسی لڑکی کو اتنے پروٹوکول سے نہیں گھمایا۔ کسی لڑکی سے خاص رویہ رکھو گے تو میں یہی سمجھوں گا کہ تم اس میں انٹرسٹڈ ہو یا وہ تمہیں اچھی لگنا شروع ہو چکی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"For God sake Rohan,stop this bullshit.(خدا کے لئے روحان یہ بکواس بند کرو۔)" وہ جھنجھلاہٹ سے اس پر چلایا۔

"کچھ تو ہے آیان جسے تم خود ایکسیپٹ نہیں کر رہے ہو۔" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔آیان اسے دیکھ کر رہ گیا۔ہاں وہ کچھ بھی قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"روحان دیکھو میرے بھائی تم سب جانتے ہو پھر بھی کیوں ایسے میرے کسی سے ریلیشنز بنا رہے ہو؟اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے پلیز سمجھو۔تم جانتے ہو ناوہ مجھے نامرد کہہ کر گئی تھی پھر۔۔۔"

"شٹ اپ آیان!" روحان اس سے اونچی آواز میں دھاڑا۔"اور ایسی بکواس دوبارہ مت کرنا۔" وہ لب بھینچ کر غصے سے اسے مزید بولنے سے روک گیا۔آیان نے ایک گہرا سانس لیا کیونکہ وہ اسے غصہ دلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے تم جاؤ۔میں کچھ نہیں کہہ رہا لیکن فجر کے بارے میں ایسا مت سوچنا۔وہ اچھی لڑکی ہے جسے مجھ جیسا انسان ڈیزرو نہیں کرتا۔"اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر جیسے بات ختم کرنی چاہی۔

"اس کے بکواس کرنے سے تم کچھ اور بن نہیں گئے آیان! میں قسم اٹھاتا ہوں اگر آج کے بعد تم نے اس طرح کا کوئی لفظ خود کے لیے استعمال کیا تو میں خود کشی کر لوں گا۔اسے وارننگ نہ سمجھنا پتھر پر لکیر سمجھنا۔تم نے اب پسند کی شادی کرنی ہے یا امام کی پسند کی۔عجیب آدمی ہو تم یار!"وہ غصے سے کہہ کر باہر چلا گیا اور آیان نے غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو لعن طعن کیا۔

روحان کو غصے سے کمرے سے نکلتا دیکھ کر وہ سہم کر وہیں کھڑی ہو گئی۔وہ علیزے وغیرہ کے کمرے میں جا رہی تھی تاکہ ان کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزار لے۔

www.novelsclubb.com

روحان سکندر غصے بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا اس کے قریب سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا گیا۔اس کے جانے کے بعد نور نے روکا ہوا سانس باہر نکالا۔

"اسے کیا ہوا؟ کھا جانے والی نظروں سے کیوں دیکھ رہا تھا؟" اس نے خود کلامی کی اور اس کمرے کی طرف گئی جہاں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا سو وہ اندر آ گئی۔ کمرے میں آیان کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ وہیں رک گئی۔ وہ کھڑا ہو کر پانی پی رہا تھا۔ نور کو آتا دیکھ کر اس نے گلاس ٹیبل پر رکھا اور سوالیہ نگاہوں سے اس کے آنے کا مقصد جاننا چاہا۔

"وہ روحان۔۔۔" اتنا سرد انداز تھا کہ نور کو جو پوچھنا تھا وہ بھول گئی۔

"بس مجھ پر غصہ ہے۔ ناٹ آ بگ ڈیل!"

"کیوں؟" ان کے درمیان تکلف تو حائل تھا لیکن آیان اسے بالکل کچھ نہیں بتائے گا اس کا اندازہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پرسنل ایشو ہے حل کر لیں گے۔ تمہیں کوئی کام تھا؟" وہ اس سے پہلے کی طرح ہی بات کر رہا تھا لیکن اس کا انداز کہیں سے خوشگوار نہیں تھا۔

"نہیں!"اس نے خود کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی۔اسے وہاں آکر ہتک کا احساس ہوا تھا۔

"Okay then let me go!"نور میکانکی انداز میں دروازے سے ہٹ گئی۔

وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے فون اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔وہ حیرت کا بت بنی وہیں کھڑی رہ گئی۔اسے ان دونوں کا یہ رویہ اچھا نہیں لگا تھا۔وہ آج جا رہی تھی اور یہ دونوں اس طرح رویہ رکھے ہوئے تھے۔کل تو ایسے بات کر رہے تھے جیسے ان سے اچھا کوئی ہے ہی نہیں! وہ اس طرح کی چند پل کی دوستیوں کو لعنت سمجھتی تھی پہلے دوسرے سے اتنے اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ متاثر ہو جائے اور پھر ایسے نظر انداز کرو کہ وہ آپ کو دوبارہ دیکھنا نہ چاہے۔وہ بھی مرے قدموں سے واپس اپنے کمرے میں آگئی۔باقی سب کا رویہ بھی یقیناً ایسا ہی ہو گا۔اسے مدیان نہیں سیدھا عنایہ کی طرف ہی جانا چاہیے۔وہ ان لوگوں سے اچھی تھی۔وہ بہت اچھی تھی!

www.novelsclubb.com

****

آج جمعرات تھااور وہ عنایہ کے ساتھ اس کے گھر کی چھت کے منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھیں۔دونوں کے ہاتھوں میں کافی کے مگ تھے وہ ایک دوسرے کو اپنے اپنے بچپن کے قصے سنا رہیں تھیں۔وہ اس کے گھر بدھ کو آئی تھی لیکن پہلے ہی دن بجائے ریسٹ کرنے کے وہ دونوں جنگل میں گئے تھے۔عنایہ سوات کا لام کے جنگل کے سارے راستے جانتی تھی لیکن پلین فاریسٹ حیرت انگیز طور پر بہت خوبصورت اور گہرا تھا۔اندر ہی اندر چلتے جاؤاور کبھی باہر جانے کا راستہ نہ پاؤ۔بالکل دریائے سوات کی طرح لامحدود!

کئی جگہوں میں چلنے کا راستہ نہیں بنا ہوا تھا۔لمبے لمبے درخت تھے اور ان کے درمیان سے گزر کر راستہ ڈھونڈنا پڑتا تھااور کئی جگہوں پر اونچی نیچی ڈھلوانیں تھیں۔وہ اپنے ساتھ عنایہ کے باورچی کو لے کر گئی تھیں تاکہ جنگل میں پارٹی کر سکیں۔انہوں نے باربی کیو پارٹی کی تھی اور اسے بہت اچھا لگا تھا۔ناجانے کیوں سوات کے لوگ اتنے سادہ اور صاف دل تھے کہ وہ ان کی دیوانی ہو رہی تھی۔

سوات کے لوگ رج کر مہمان نواز تھے!

www.novelsclubb.com

"عنایہ بی بی تمہارا دوست بہت تیز چلتا ہے۔ بالکل چیتے کی طرح!" آشک ان دونوں کے لئے پگڈنڈیوں کے درمیان راستے بنا بنا کر تھک چکا تھا کیونکہ نورا سے مسلسل محنت کا درس بھی دیے جا رہی تھی۔ آشک کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے ان دونوں نے ذرا سا سامان بھی اٹھا رکھا تھا۔ وہ دونوں سرخ حجاب اور پشاوری طرز کے فراکس میں ملبوس بہت پیاری لگ رہیں تھیں اور یہ فراک کل ہی عنایہ نے بازار سے دلوایا تھا۔

"آشک بھائی! میں نے سنا تھا پہاڑی لوگ بہت سخت جان اور مسلسل محنت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن آپ نے پٹھانوں کا اور پہاڑی لوگوں کا امیج میری نظر میں خراب کر دیا ہے۔" اس نے جیسے دکھ سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آشک لالہ اگلے دس منٹ میں ہم نے یہ جنگل دوسری طرف سے پار کر لیا تو مطلب رات کا کھانا میری طرف سے ادھار! میں ولایتی لوگوں کے سامنے اپنے علاقے والوں کی بے عزتی برداشت نہیں کروں گی۔ ہرگز نہیں! اب تم کو جلدی چلنا ہے۔"

"باجی تمہاری عزت بے عزتی کے چکر میں ہم ضرور کوئی ٹانگ بازو توڑ واڈالیں گے۔"آشک نے دہائی دی۔وہ درمیانی عمر کا پست قامت مرد تھا اور برسوں سے ان کے گھر میں کام کر رہا تھا۔

"یہ جو چیتے کی طرح تیز چلتا ہے نا؟ یہ طبیب ہے آپ کا علاج کر دے گا۔اس واسطے لالہ تیز چلو۔۔۔"عنایہ نے آشک کو بوسٹ اپ کیا۔

"سنو نور! کل ہم مالم جبہ چلیں گے۔"عنایہ نے نور سے کہا۔

"برف ہوتی تو اور بات تھی لیکن چلو ضرور چلیں گے۔"اس نے کہا۔

بدھ کا سارا دن وہ پلین فاریسٹ میں گھومتی رہیں اور جمعرات کی صبح سے شام تک آشک سمیت مالم جبہ کے ٹریک پر رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

دونوں دن انھوں نے خوب پچھلے سالوں کی دوستی کو تازہ کیا تھا۔

ابھی وہ دونوں کافی پی رہیں تھیں جب نور نے دور سے ایک جانی پہچانی جیپ کو دیکھا۔ذرا سا غور کیا تو اس نے ٹھیک سے پہچان لیا۔پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ جیپ عنایہ کے گھر کے باہر رکی۔کافی کا مگ اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا بلکہ وہ خود بھی منڈیر سے گرتے گرتے بچی۔

"یہ سب یہاں کیا کر رہے ہیں؟"وہ سوچ کر رہ گئی۔ سبزہ زار سے دور سڑک پر رکتی جیپ کے ساتھ اس کا غصہ بھی تیز ہو گیا۔

"یاہو وہ لوگ آ گئے۔۔۔"عنایہ کی خوشی دیدنی تھی۔

تیز تیز سیڑھیاں پھلانگتے وہ نیچے اتری اور باہر بھاگی لیکن وہ مہمان تھی اسی لئے مہذب انداز میں اتری اور عنایہ کے ساتھ باہر جانے کے بجائے اپنے ابو کے ساتھ آ کر سیٹنگ ایریا میں بیٹھ گئی کیونکہ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ لوگ یہاں بھی آ سکتے ہیں یا عنایہ کی فیملی سے کوئی تعلق رکھتے ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

"روحان سکندر کا بھائی میرا دوست ہے۔" عنایہ نے اسے بتایا تھا لیکن وہ آیان ہو گا اسے معلوم نہیں تھا۔

وہ کھڑکی کے پردے سے باہر بھی دیکھ رہی تھی جہاں آیان اور عنایہ گلے مل رہے تھے۔

یہ منظر نور کے لیے نیا تھا۔۔۔ بلکل نیا۔۔۔ بے یقینی سے وہ ان دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔ اسے یقین ہی نہیں آیا۔ ایک لمحہ لگا تھا آیان کو نور کے دل سے اترنے میں! صرف ایک لمحہ۔۔۔ وہ کسی بھی لڑکی کو گلے لگا لیا کرتا ہے بغیر رشتے کے؟ ہونہہ ایڈیٹ!

پھر اس نے سر جھٹک کر بے دلی سے اپنا دھیان بابا اور انکل کی باتوں کی طرف کرنا چاہا۔ اب عنایہ باقی سب سے صرف ہاتھ ملا رہی تھی اور آیان یقیناً تعارف کروا رہا تھا۔ نور کن اکھیوں سے باہر بھی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ لوگ ہنستے بولتے اندر کی طرف آرہے تھے۔جب وہ اندر آگئے تو جنرل عاصم اور اپنے والد کی دیکھا دیکھی وہ بھی کھڑی ہو گئی۔اقبال عالم نے نور کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں کہ یہ سب ادھر کیا کر رہے ہیں؟اس نے بھی شانے اچکا کر بتا دیا کہ اسے نہیں معلوم! عنایہ سب کو اپنے والد سے ملوا رہی تھی اور جب آخر میں آیان اندر داخل ہوا تو جنرل عاصم کو سامنے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ عنایہ نے بتایا تھا جنرل عاصم اسلام آباد میں ہیں۔نور الفجر کو سامنے دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا تھا لیکن اس کو ایک نظر دیکھنے کے بعد دوبارہ نہیں دیکھا۔

ہاتھ میں پکڑا بیگ اس نے زمین پر رکھا اور ملامتی نظروں سے عنایہ کو دیکھتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو کر جنرل کو سیلوٹ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ آ سرپرائز آیان!"جنرل عاصم نے کہا۔

"سیم ہیئر سر۔"اس نے بھی ادب سے کہا۔اب اتنے لوگوں میں اکیلا فوجی اپنی کلاس لگوانے لگا تھا۔

"دیکھ لیں بابا! آپ کا آفیسر کام کے بجائے سیر سپاٹے کر رہا ہے۔"

"بالکل میں بھی یہ جاننا چاہتا ہوں آیان تم امریکہ سے واپس کب آئے؟" آیان نے دانت پیستے ہوئے عنایہ کو دیکھا۔

"سر آپ کو ایپلیکیشن دی تھی بھائی کی شادی کے لیے۔ آپ نے چھٹیاں دیں تھیں۔" آیان نے کہا۔

"میں نے تمہاری درخواست صرف دس دن کی منظور کی تھی۔"

"لیکن شریفاں۔۔۔ میرا مطلب سر عدیل نے کہا تھا کہ میری چھٹی منظور کر لی گئی ہے۔"

"تم نے یہ نہیں پوچھا کتنے دن کی؟"

"وہ سر۔۔۔" اس سے جواب ہی نہیں بن پایا۔ نور بھی حیرت سے سارا ماجرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا اب مجھے نکال دیا جائے گا؟" اسے پتہ نہیں کیوں ایسا لگا کہ کچھ لوگ نہیں چاہتے کہ وہ آرمی میں رہے اور اسی وجہ سے وہ آرمی سے نکالے جانے سے ڈرتا تھا خیر جنرل عاصم کافی فیئر انسان تھے۔

"جینٹل مین اتوار کی رات آٹھ بجے رسالپور اکیڈمی میں مجھ سے ملاقات کر سکتے ہو۔ ہم معاملات طے کر لیں گے۔" جنرل عاصم وہ واحد انسان تھے جو اسے آرمی کے ساتھ ہی جوڑے رکھنا چاہتے تھے اسی لیے پہلے جب آیان نے ملک چھوڑنا چاہا تھا تو آرمی بھی چھوڑنا چاہتا تھا اور وہ اسے سپورٹ کرتے رہے۔

"یس سر۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ نور کو آج وہ واقعی فوجی لگ رہا تھا۔ ڈسپلنڈ سنجیدہ فوجی!

"بابا آپ کو پتہ تو ہے یہ جھوٹ بول کر چھٹیاں لیتا رہتا ہے نیور مائنڈ۔" عنایہ نے تیلی لگانے کے بعد معاملہ رفع دفع کیا۔

آیان نے "بیٹا باہر ملو" والی نظروں سے اسے گھورا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" روحان نے ہنستے ہوئے نور سے پوچھا۔

"بجلی کا میٹر ٹھیک کرنے آئی تھی اب جا رہی ہوں۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ اسے بھولا نہیں تھا کہ کل صبح وہ دونوں بھائی اسے سی آف کرنے نہیں آئے تھے۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ آیان کی دوست کے گھر تمہارا کیا کام؟" نور نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"نور! یہ آیان ہے میرا دوست اور یہ سب اس کے دوست۔"

"میں جانتی ہوں عنایہ۔ تمہیں وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ڈاکٹر! تم سب کچھ پہلے سے ہی جانتی ہو، کچھ تو میرے لئے چھوڑ دو۔" عنایہ نے جیسے شکوہ کیا۔

سلام دعا کے بعد عنایہ ان سب کو گیسٹ رومز کی طرف لے گئی تاکہ وہ فریش ہو لیں لیکن نور اور آیان اب ایک دوسرے سے لاتعلق نظر آ رہے تھے۔

جب تک وہ سب فریش ہو کر آئے نور اور عنایہ نے آشک کے ساتھ مل کر چائے اور لوازمات وغیرہ تیار کر لئے تھے۔

"آشک لالہ! آپ یہ سب چیزیں باہر سبزے پر لگا دینا ہم باہر جا رہے ہیں۔" عنایہ نے آشک سے کہا اور نور کا ہاتھ پکڑ کر باہر آ گئی۔

"آیان یہ میری بچپن کی فرینڈ ہے نور الفجر! دوست کم اور بہن زیادہ۔ ہم لوگ بچپن سے اتنے اٹیچ رہے ہیں کہ بالکل بھی دوری محسوس نہیں ہوتی اور اب بھی لگتا ہے سب کچھ پہلے جیسا ہے۔ پتہ ہے نور الفجر کو جہازوں سے بہت ڈر لگتا ہے اور تو اور اسے Acrophobia بھی ہے۔ ہم لوگ جب بھی اپنے فیوچر گولز کو ڈسکس کرتے تھے تو نور مجھے ہمیشہ منع کرتی تھی کہ جہازوں پر کبھی مت چڑھنا۔ جہاز سے گر کر مرنے والے اور جہاز کریش ہونے سے واقع ہونے والی موت سب سے بری ہوتی ہے اور میں اسے کہتی تھی کہ مجھے انجیکشن لگانے والے ڈاکٹرز زہر لگتے ہیں اور نور یہ آیان ہے میرا آرمی والا دوست۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آیان اسے موضوع سے ہٹانا چاہتا تھا کیونکہ اسے نور نامہ میں دلچسپی نہیں تھی اور وہ دلچسپی لینا بھی نہیں چاہتا تھا۔ دوسرا جتنا عجیب تعارف وہ نور کا کروا رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ عنایہ ایسا کچھ اس کے بارے میں نور کو بتائے۔

"عنایہ تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا کہ تمہارے بابا گھر پر نہیں ہیں؟ قسم سے تمہارا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں لکھا جانا چاہیے۔ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹ بولنے کا انوکھا ریکارڈ عنایہ عاصم کے نام!"

"چلو کہیں نہ کہیں تو نام ہو گا۔ بے نام تو نہیں مریں گے۔" عنایہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عنایہ تمہارا پہلا فلائٹ آپریشن کیسا تھا؟" نیچے آنے سے پہلے وہ لوگ یہی ڈسکس کر رہیں تھیں سو اب اس نے وہی سوال کر لیا۔ باقی سب تو لوکیشن دیکھ کر تصویر بنانے لگے تھے اور وہ تینوں وہاں سیمنٹ کی بنی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

نور کو اندازہ ہوا کہ آیان اور روحان کے درمیان سب ٹھیک ہے۔

"میں بتاتی ہوں پہلے میرے ساتھ شبانہ آپا کی گلی تک تو چلو۔ ہم لوگ خوبانیاں اور لیچی اتار کر لائیں گے۔ آج تم دونوں ساتھ ہو گے تو آسانی سے ہمیں اپنے گھر مہمان بنائیں گی۔" اس نے نور کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور آیان کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی اٹھ گیا۔

"اچھا میرا پہلا فلائٹ آپریشن اتنا مزے کا تھا نور۔ تمہیں پتا ہے میرا انسٹرکٹر اتنا پیارا تھا کہ کوئی حد نہیں۔ ایک تو انسٹرکٹر اتنا ہینڈسم اور اوپر سے پہلا پہلا مشن میری تو excitement حد ہی نہیں تھی۔" آیان بھی مسکراتے ہوئے ان دونوں کے ساتھ چلنے لگا۔ اسے پتہ تھا عنایہ نے بولنا شروع کرنا ہے تو ختم نہیں کرنا۔ اب اسے اندازہ ہوا کہ یہ دونوں اتنا کیسے بول لیتی ہیں؟ یہ ایک دوسرے کی سنگت کا اثر تھا!

"وہ انسٹرکٹر مجھے پتا نہیں کیا کیا سمجھا رہا تھا اور میں اس کی خوبصورتی کی دیوانی ہوتی گئی۔"

www.novelsclubb.com

"Kindly talk nineteen to the dozen!(برائے مہربانی جلدی جلدی بولو!)"وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا لیکن عنایہ اسے بتا بھی نہیں رہی تھی۔اس کا سامع نور تھی۔

"مجھ سے اردو میں بات کیا کرو۔"وہ خفگی سے کہتی دوبارہ نور کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اتنے ٹف ٹائم میں تمہارے پاس اتنا وقت تھا کہ اس کی خوبصورتی کو دیکھتی؟"نور نے پوچھا۔

"میرے پاس وقت تھا تو سہی لیکن میں زیادہ دیکھ نہیں پائی۔"وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ عنایہ صرف بات میں نمک مرچ ڈال کر پیش کر رہی ہے۔

"وہ جسے میں ہینڈسم انسٹرکٹر سمجھ رہی تھی اس نے اتنی بری طرح مجھے گھورا کہ مجھے لگا میں جہاز سے نیچے گر جاؤں گی اور قسم سے اس وقت مجھے تمہاری وہ بات یاد آئی تھی کہ جہاز سے گر کر ہونے والی موت سب سے بری ہوتی ہے۔خیر میرا پہلا فلائٹ مشن بہت مزے کا تھا اور مزے کی بات آیان بھی اس وقت وہیں تھا۔۔۔"وہ اسے اپنا پہلا فلائٹ مشن کسی جہاز کے نام کے ساتھ بتا رہی تھی اور

نورالفجر کوایف16 کے علاوہ کسی جہاز کا نام نہیں آتا تھا۔جو نام عنایہ نے بتایا تھا وقتی طور پر اس نے یہ سمجھ لیا کہ وہ ایف16 سے کم رینک کا جہاز ہی تھا جس پر اس نے بھرپور حیرت کا اظہار کیا۔

"ہم نے لیٹ نائٹ میری کامیابی کو تب سیلیبریٹ بھی کیا جب ہمیں یقین ہو گیا کہ سارے سینئر اور انسٹرکٹر سو نے چلے گئے ہیں۔"

"کیسے سیلیبریٹ کیا؟ کیا جیسے موویز میں ہوتا ہے ویسے ؟"نور نے پوچھا۔

"ارے کہاں؟ ہماری قسمت میں بغیر آواز کے یونٹ کے سب سے خاموش کونے میں سیلیبریٹ کرنا لکھا تھا۔ہم نے صرف کیک کھانا تھا اور خوشی منانی تھی لیکن آیان نے استغفار۔۔۔دسمبر کی سردی میں اس نے مجھ پر ٹھنڈے پانی کی بالٹی انڈیل دی۔کیک کھا کر یہ سب تو چلے گئے لیکن جب میں واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی تو ایک سینئر نے دیکھ لیا۔اس وقت جو میری حالت ہوئی اف نہ پوچھو۔یوں لگا ٹانگوں سے جان ہی نکل گئی۔اس نے مجھ سے ایک سے پچاس تک ساری رات کھڑے کر کے ٹائم ٹیبل (پہاڑے) سنے۔اب وہ پوچھتا پینتس کو چھیالیس سے ضرب دیں تو کتنا

آئے گا۔پہلے پانچ منٹ تو مجھے پینتس اور چھیالیس کو انگلش میں تبدیل کرتے ہو گئے۔اف وہ ساری رات ایک ٹانگ پر کھڑے رہ کر پچاس تک پہاڑے سنانا مجھے کبھی نہیں بھولے گا لیکن فلائٹ آپریشن تھا بڑے مزے کا۔ سیلیبریشن کا پول کھل گیا خیر ہے لیکن گیلے کپڑوں میں ٹیبلز سنانا ہائے میرے لیے یادگار ہے نور!"عنایہ اسے بتا رہی تھی اور وہ چلتے ہوئے مسکرا کر سن رہی تھی۔

"اس نے مجھ سے اگلی صبح 50 پش اپس بھی لگوانے چاہے تھے۔"وہ آیان کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"اور تم نے صرف دس لگائے تھے۔"آیان نے ہنستے ہوئے اسے یاد کروایا۔

"ہاں تو کیا تم سینئر تھے جو تمہاری بات من و عن قبول کرتی؟"وہ دونوں اپنی باتیں کرنے لگے اور نور کو کچھ عجیب لگا۔نور کو ایک مرتبہ پھر ان کے گلے ملنے والا منظر یاد آیا اور وہ ان دونوں کو غور سے دیکھنے لگی۔اس نے پہلے کبھی کو ایسے جج نہیں کیا تھا لیکن وہ آیان کو کر رہی تھی۔وہ دونوں ہنس ہنس کر

کوئی بات یاد کر رہے تھے کہ اچانک اس سب سے اس کا دل اچاٹ ہو گیا۔اسے سب بہت عجیب سا لگنے لگا اور وہ رک گئی۔

"رک کیوں گئی نور؟"

"میں تھک گئی ہوں واپس جانا چاہتی ہوں۔"اس نے فوراً کہا۔

"بس شبانہ آپا کے گھر والی گلی سے واپس آ جائیں گے۔"

"تم لوگ جاؤ میں آشک کے ساتھ کھانے پینے کا انتظام دیکھ لیتی ہوں۔"

"یار ہو جائے گا سارا انتظام! تم چلو تو۔۔۔"عنایہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ گھسیٹا۔

"عنایہ بابا سو جائیں گے انہیں بھی دوائی دینی ہے۔تم لوگ جاؤ واپسی پر ملاقات ہوتی ہے۔"وہ مزید کچھ سنے بغیر واپسی پر راستے پر آ گئی۔ان دونوں نے اسے ہکا بکا واپس جاتے دیکھا۔

اسے باقی لوگ گھر کے باہر ہی نظر آ گئے لیکن وہ اندر کچن میں آشک کے پاس آ گئی۔ ٹھنڈے پانی کا گلاس پیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"آشک! عنایہ کی شادی کب ہے؟" نور نے آشک سے پوچھا۔

"اگلے سال مئی میں ہے بی بی کی شادی۔" آشک نے مسکرا کر جواب دیا۔

"عنایہ سعد کے ساتھ خوش ہے؟" وہ جیلس نہیں ہو رہی تھی بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔

"کوئی ایسی ویسی؟ اللہ چھوٹی بی بی کے نصیب اچھے کرے۔"

"آمین!" اس نے مسکرا کر دل سے کہا۔ نور کو اس کی آزاد خیالی کا خوب علم تھا لیکن آیان کے ساتھ اس کی حد سے زیادہ بے تکلفی اسے اچھی نہیں لگی تھی۔ وہ اداس شکل لیے ادھر بیٹھی تھی کہ روحان ادھر آ گیا۔

"کیا سوچ رہی ہو نوری؟" وہ کچن کے دروازے سے اندر آتا بولا۔ نور نے ایک لاتعلق سی نظر اس پر ڈالی جیسے جانتی ہی نہ ہو۔

"تمہیں کیوں جاننا ہے؟"

"ویل! تمہارا موڈ خراب ہے اس لیے پوچھا۔"

"کچھ نہیں بس آیان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔"

"کیا کہا کس کے بارے میں؟" روحان حیرت سے چلایا یا خوشی سے نور کو سمجھ نہیں آئی لیکن وہ ڈر گئی۔ ایک خفگی بھری نظر سے اسے دیکھا پھر وہی بتایا جو پہلے بتایا تھا۔

"آیان کے بارے میں! کیا تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟"

"آہاں۔۔۔ کیا اس کو پسند کرنے لگی ہو؟" اب اس کی پوری آنکھیں حیرت سے وا ہوئیں۔

"اللہ اللہ کیا بول رہے ہو روحان؟ ہوش میں ہو یا نیند میں ہو؟" اس نے ترکوں کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کو لگائے جیسے بہت غلط بات سن لی ہو۔

"سچ میں بتاؤ اگر تمہیں روحان سکندر کا بھائی آیان سکندر پسند آ گیا ہے۔ میں تمہارے لیے شاید کچھ کر سکوں۔"

"شٹ اپ روحان! کچھ بھی بولتے رہتے ہو۔ حد ہے سیدھے پن کی بھی۔" وہ وہاں سے اٹھ گئی۔ وہ تو شکر ہے آشک باہر جا چکا تھا اور کسی نے سنا نہیں تھا۔

"میں تو کچھ بھی بولتا رہتا ہوں لیکن تمہاری آنکھیں کچھ خاص بول رہی ہیں۔ تم میرے سوال کا جواب دو۔"

www.novelsclubb.com

"قسم سے اگر تمہاری عزت کا خیال نہ ہوتا تو چار تھپڑ لگا کر میں تمہارا دماغ سیدھا کرتی۔ اب یہ بکواس کسی اور کے سامنے کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ اسے وارننگ دیتی وہاں سے نکل گئی۔ عجیب

سائیکولوگ ہیں یہ سب! روحان کے دل میں تو جیسے بہار آگئی تھی لیکن وہ بے عزتی پر سر کھجاتا وہاں سے باہر آگیا۔

"کیا ہوا روحان؟ تم کچن میں کیا کر رہے تھے؟ نور نے کہا کہ تم مجھے بلا رہے ہو۔" علیزے نے پوچھا۔

"ہانڈی میں نمک تیز کرنے گیا تھا۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں بابا تم نمک تیز کھاتا ہے؟" پچھلی طرف سے آتے آشک نے پوچھا تو وہ مسکرایا۔

"ہاں لالہ۔۔۔بی پی لو رہتا ہے میرا!" علیزے کو آنکھ ونک کرتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

"ڈرامے باز ہوا ایک نمبر کے۔" علیزے بھی بڑبڑاتی ہوئی اس کے پیچھے آگئی۔

****

"Exactly! I have only specialized knowledge.(بالکل! میرے پاس مخصوص علم ہے۔)"

"لیکن میں رینڈم نالج پر یقین رکھتی ہوں۔"

"رینڈم نالج کسی کام کا نہیں ہوتا عنایہ! ایسی معلومات کا کیا فائدہ جو آپ کو کسی بھی فیلڈ میں expert نہ بنا سکے اور اتنے سارے علم کو گاربیج نہیں کہا جاتا؟"

"تو ایسی نالج کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہونا چاہیے جو آپ کو ایک فیلڈ کے علاوہ کسی دوسری فیلڈ کے بارے میں جاننے نہ دے۔specialized knowledge صرف ان لوگوں کے لیے ضروری ہوتی ہے جن کو صرف ایک کام اور ایک ہی جگہ کام کرنے سے محبت ہوتی ہے۔ جسٹ لائیک یو!" عنایہ نے پر اعتماد انداز میں اپنا موقف رکھا تھا۔ سامنے بیٹھا روحان اس کی بات پر مسکرایا کیونکہ اب بحث کرنے کے لئے ان دونوں کا نام آیا تھا اور وہ اسے انجوائے کر رہا تھا۔ آیان کی دوست کافی چیلنجنگ تھی۔

"یہ بات آپ کو سچ بتائی گئی ہے کہ مجھے اپنے کام سے محبت ہے لیکن میں ایک جگہ رہ کر اپنا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ میں اپنے comfort zone سے باہر نکل کر کام کرنے کا عادی ہوں۔ میرے پاس اپنے کام سے متعلق معلومات تو ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مجھے باقی فیلڈز کے بارے میں رینڈم نالج ہے چونکہ میں نے اس میں expert نہیں بننا تو میں اس طرف اپنی توجہ کم سے کم رکھوں گا اور اپنی پاورا سپیشل فیلڈ میں استعمال کروں گا۔ مجھے جن شعبوں کے بارے میں آئی سے جنرل نالج ہے ان میں ماہر نہیں بننا کیونکہ وہ میرا کام نہیں ہے۔

وہ اس کا کام ہے جو اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اب مجھے آرمی کے بارے میں کافی معلومات ہے لیکن مجھے آرمی مین نہیں بننا سو وہ معلومات میرے لئے جنرل نالج میں آجاتی ہے۔ اس لیے وہ معلومات مجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اس کے بارے میں ڈیپ معلومات کا اگر کوئی فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ آیان اور آپ کو ہو سکتا ہے کیونکہ تم دونوں آرمی میں ہو۔" روحان بہت تسلی سے اپنا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"Knowledge is power!"عنایہ نے اس کی مکمل بات سننے کے بعد کہا۔

"اس proverb کو میں بہت strictly فالو کرتی ہوں۔یقیناً علم بہت بڑی طاقت ہے۔اس کا مطلب ہمیں ہمیشہ سیکھتے رہنا چاہیے۔نالج کیسی ہی کیوں نہ ہو ہمیں لینی چاہیے کیونکہ ہم آج سیکھیں گے تو کل کو کسی کو سکھا پائیں گے۔"عنایہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ روحان نے اسے ٹوکا۔

"لگتا ہے گیم آف تھرونز نہیں دیکھی ہوئی۔پاور اس پاور!آپ نے بھی درست کہا علم سیکھنا چاہیے لیکن جس نالج کے بارے میں عنایہ آپ کہہ رہی ہیں میں اسے رٹا فیکیشن کہتا ہوں جو چھوٹی کلاسوں سے ہی پاکستان میں دی جاتی ہے۔ میں نے کچھ بھی سیکھنے سے منع نہیں کیا۔سیکھنا چاہیے ہر انسان کو سیکھنا چاہئے اگر وہ اس کے لئے فائدہ مند ہو۔انسان کو passive knowledge کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہئے۔آپ علم لیتے جاؤ اور اس کا کوئی فائدہ آپ کی عملی زندگی میں نظر نہ آرہا ہو۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تو خود غرضی میں شمار ہوتا ہے۔اب ہم علم کے ساتھ بھی خود غرضی سے پیش آئیں؟"عنایہ نے بھی اس کی بات کاٹ کر کہا اور اس پر روحان ہنسا لیکن باقی سب تو خاموشی سے سن رہے تھے کیونکہ دس منٹ کی بحث میں سے دو منٹ باقی رہ گئے تھے اور مقابلہ خاصا تگڑا تھا۔

"کیا کہا تھا آپ نے؟Knowledge is power"روحان نے اس کی بات دہرائی۔

"بالکل غلط کہا تھا۔اصل میں یہ proverb بھی غلط ہے اور جو لوگ اسے فالو کرتے ہیں وہ دلائل ٹھیک سے نہیں دے پاتے۔دراصل علم طاقت نہیں ہے۔ Knowledge is potential power"روحان نے اپنی بات کہی۔

"ہاؤ؟(کیسے؟)"عنایہ نے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر انسان کے پاس دو طرح کا علم ہوتا ہے اور جو بحث ہم کر رہے ہیں وہی بات جنرل نالج (General knowledge) اور ایکسپرٹیس نالج (Expertise knowledge)" روحان مزید کہہ رہا تھا اور وقت ختم ہو رہا تھا۔

"جنرل نالج تو سب کے پاس ہوتی ہے۔ بچوں کو بھی اسکولوں میں جنرل نالج ہی دی جاتی ہے اور اس کا مقصد پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟ بچے کا ذہن ایک تخلیق کار کا ذہن بنے اور بڑے ہونے تک وہ یہ سمجھ جائے کہ وہ ہر طرف اپنا سر نہیں گھسا سکتا۔ اب آپ کو کسی ایک شعبے میں جانا ہو گا یا کمپیوٹر، سائنس، آرٹ، انجینئرنگ۔ یہی شعبے عام طور پر خاص مانے جاتے ہیں۔ اب آپ ایک وقت میں انجینئر، ڈاکٹر، سپورٹس مین اور پائلٹ نہیں بن سکتے۔۔۔ ہاں اگر کوئی ساری زندگی علم حاصل کرنے کو چنتا ہے اور ایک کے بعد ایک فیلڈ میں جاتا ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں ہم سے اشرف العلوم ہے جیسے لیانرڈو ڈیونچی (Leonardo Da Vinci) تھے۔"

www.novelsclubb.com

(لیانرڈوڈیونچی ایک اٹالین تھا جسے پندرھویں صدی کا سب سے ذہین ترین انسان مانا جاتا ہے۔وہ ایک تخلیق کار تھا جسے بہت سے شعبوں پر عبور حاصل تھا۔وہ بیک وقت انجینئر، موجد، سائینسدان، کیمیا دان، مجسمہ ساز، مصور اور بھی بہت شعبوں میں ماہر تھا۔اس کی وجہ شہرت مشہورِ زمانہ پینٹنگ مونا لیزا کا پورٹریٹ تھا جس کی وجہ سے اس کا اصل ٹیلنٹ چھپ گیا کہ وہ ایک سائنسدان بھی تھا۔)

"اب کس طرح تم لوگ صرف جہازوں کے بارے میں جانتے ہو۔سوری میں بھی!آرمی میں ہونے کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو بھی جانتے ہو اور یہی وجہ ہے ہم میں سے یہاں بیٹھا ہر شخص ایک دوسرے کی فیلڈ کے بارے میں جنرل نالج سے زیادہ کچھ نہیں جانتا!اگر کوئی کچھ زیادہ جان بھی لے تو ایکسپرٹ کو مات نہیں دے سکتا۔"

www.novelsclubb.com

"Time's up!"علیزے نے گھنٹی بجادی اور وہ دونوں مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اف کتنا بولتے ہو تم آیان کے twin۔"وہ ہنستے ہوئے روحان کو کہہ رہی تھی۔

"مجھے صرف بولنا ہی تو آتا ہے۔" وہ بھی ہنسا۔

اب نورالفجر روحان کی جگہ اور آیان عنایہ کی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"آل دا بیسٹ نوری!" روحان نے گھاس پر بچھی چٹائی پر علیزے کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بیسٹ آف لک آیان!" آیان کی ٹیم نے اس سے زور کا کہا تو وہ ہنسا۔

"آیان نور سے نہیں جیت سکتا۔"

"شاید جیت جائے۔" علیزے نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلو دیکھتے ہیں۔" وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

باؤل سے آشنک نے ایک پرچی نکالی اور ان دونوں کو دیکھائی۔

"فیصلہ۔۔۔" نور بڑبڑائی۔

"Decision..." آیان بھی تھوڑا پزل ہوا کہ اس پر کیا بحث کرے اور وہ بھی نورالفجر سے۔

"اس ٹاپک پر ہم کیا بحث کریں آشک؟"نور نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اس نے غلط پرچی نکالی ہو۔اسے یہ موضوع پسند نہیں آیا تھا۔

"تم لوگوں کا وقت شروع ہوتا ہے ابھی۔۔۔"علیزے نے انھیں وقت شروع ہونے کی اطلاع دی۔

"انسان کو ہمیشہ بروقت فیصلہ کرنا چاہیے۔"نور نے پوائنٹ اٹھایا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔"آیان نے ہنستے ہوئے تائید کی۔سارے میں ہنسی کے جلترنگ بکھر گئے کہ دونوں ایک ہی نقطے پر اتفاق کر رہے تھے۔

"لیکن سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔"بات آیان کی بھی ٹھیک تھی لیکن بحث تو کرنی تھی۔

"سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا مطلب slow decision اس میں آپ کا وقت ضائع ہوتا ہے۔"نور نے شانے اچکا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وقت ضائع کرنا مستقبل ضائع کرنے سے بہتر ہے۔ فیصلہ ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے تاکہ آپ اپنے مستقبل کے ساتھ مخلص رہو۔" آیان نے اپنا نظریہ واضح کیا۔

"جن کو مستقبل کی فکر ہوتی ہے وہ رسک لیتے ہیں۔ انہیں کشتیاں جلانی پڑتیں ہیں کیونکہ انہیں کامیابی حاصل کرنی ہوتی ہے اور جو لوگ کشتیاں جلاتے ہیں، پل گراتے ہیں اور رسک لیتے ہیں کامیابی انہیں کو ملتی ہے اور یہ سب اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ جلد فیصلہ کرتے ہیں۔ تاکہ وقت بچا سکیں۔"

"وقت بچانا ضروری نہیں ہے۔ میں پھر کہوں گا فیصلہ چاہے دو میں سے ایک کو چننے کا ہو یا ہزار میں سے ایک کو۔ سوچ سمجھ کر ٹھنڈے دماغ سے کرنا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"مطلب آپ اپنی لائف میں safe zone چاہتے ہیں جہاں آپ کی لائف smooth طریقے سے چلے اور آپ کو کوئی رسک نہ لینا پڑے؟"

"رسک نہ لینا مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ جلد بازی میں غلط فیصلہ لینے کا ہے۔"

"اگر دو لوگوں میں سے ایک کی جان بچانی ہو تو فیصلہ ڈاکٹر کے پاس ہوتا ہے وہ کس کو بچانا چاہتا ہے یا کس کے بچنے کی امید زیادہ ہے، اسے جلد بازی میں فیصلہ کرنا پڑتا ہے، رسک لینا پڑتا ہے۔" نور نے پھر کہا۔

"Could you please explain the risk."(کیا تم خطرے کی وضاحت کرو گی؟)" وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر ریلکس ہو کر بیٹھ گیا۔ نور ایک لمحے کیلئے لاجواب ہو گئی۔

"وہ کہانی تو پڑھی ہو گی سلو اینڈ سٹڈی ونزداریس؟" نور نے مسکرا کر اسے بتانا شروع کیا لیکن اسے آیان کے سوال پر غصہ بھی آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رسک لینے کا مطلب ہے quick decision، جلد بازی میں فیصلہ تو کر لیا اب اصل رسک یہ ہے کہ آپ کیسے اپنے فیصلے پر مسلسل کام کرتے ہو۔ اس پر کیسے ڈٹے رہتے ہو؟ آپ کو کچھوے کی

چال چلتے رہنا ہے اور یہ یقین رکھنا ہے کہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ ڈھیٹ انسان اللہ کو بڑا پسند ہے۔ڈھیٹ مطلب consistent کیونکہ وہ جان جاتا ہے ہر انسان کسی خاص مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے۔رسک لینے کے بعد آپ اس کو اپڈیٹ اور موڈیفائے بھی کرتے ہو لیکن آپ یہ سمجھ جاتے ہو کہ اب اس فیصلے پر قائم کیسے رہنا ہے۔ان شارٹ اگر میں کہوں تو Risk is equal to slow to change"نور نے اس کی مختصر الفاظ میں وضاحت کر دی۔

"اونہوں!رسک یہ نہیں ہوتا ڈاکٹر فجر۔"وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"رسک کا مطلب ہوتا ہے سمارٹ ورک۔آپ فیصلہ کر تو لیتے ہو لیکن اس میں ہارڈ ورک کرتے ہو سمارٹ ورک نہیں اور پھر اس hard work کے چکر میں زندگی کا زیادہ تر حصہ ضائع کر دیتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"وضاحت پلیز؟"اس کی بات کاٹ کر نور نے کہا اور ٹیک لگا کر ریلکس ہو کر بیٹھ گئی اور اس سبزہ زار میں رات کے اس پہر پھر سے کئی لوگوں کے قہقہے گونجے۔

"Silence is mysterious and powerful!"(خاموشی پراسرار اور طاقتور ہوتی ہے۔)" آیان نے ایک ہی جملے میں وضاحت دی تو نور پزل ہو گئی اور کتنی ہی دیر آیان کے جملے پر غور کرنے میں لگا دی۔

مطلب وہ کہہ رہا ہے کہ "آپ پلاننگ کر لو پھر خاموشی سے کام کرو۔۔۔اور پھر جیت جاؤ اور اپنے فیصلے کو منواؤ۔۔۔"آہ اتنی گہری بات لیکن اسے یہ مباحثہ ہر صورت میں جیتنا تھا۔ہونہہ فارغ انسان!

"خاموشی کسی بھی طرح موثر اور پراسرار نہیں ہو سکتی۔"اس نے مسکرا کر کہا اور ایک نظر نیچے بیٹھے روحان کو دیکھا جو ان دونوں کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔نور کے دیکھنے پر فوراً مسکرایا۔نور نے چہرہ واپس سامنے بیٹھے آیان کی طرف موڑ لیا۔

"خاموشی انسان کو اندر سے مار دیتی ہے۔وہ کچھ کہنے اور سمجھنے کے لائق نہیں رہتا پھر اس کا وجود بھی ایک بوجھ بن جاتا ہے اور یہ جو ہم لوگ سمجھتے ہیں نا خاموش رہ کر، دنیا سے الگ ہو کر اپنی

mysteriousness قائم رکھیں گے تو وہ غلط سوچتے ہیں۔ایسا کچھ نہیں ہوتا۔اپنی الگ حیثیت بنانے کے چکر میں وہ باقی دنیا کے لوگوں کے دلوں سے نکل جاتے ہیں۔"نور کے کہنے پر آیان کو بہت کچھ یاد آیا اور نور نے جیسے آیان کو آئینہ دکھایا تھا۔

"اگر کسی کا ایک فیصلہ غلط تھا تو کوئی بات نہیں، پوری زندگی آگے پڑی ہے Let's change"

وہ اب سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"ایک فیصلہ لیا چاہے جلد بازی میں ہی لے لیا۔۔۔غلط ثابت ہو گیا تو اٹس اوکے !آپ کو وہاں رک نہیں جانا آگے بڑھنا ہے کیونکہ سٹیو ہاروے(Steve Harvey)نے ایک مرتبہ کہا تھا اگر اپنی زندگی کا یہ دور جہنم لگ رہا ہے تو محنت کر کے آگے نکل جائیں، جہنم میں کون رکنا چاہتا ہے ؟اگر جلدی فیصلے نے آپ کی زندگی پر کوئی برا اثر چھوڑ دیا ہے تو کوئی بات نہیں !غلط فیصلوں سے ہی انسان صحیح فیصلے کرنے کا ہنر سیکھتا ہے۔ہمارا subconscious mind اس ٹیکنیک کا اس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ وہ auto correct موڈ پر چلنے لگتا ہے۔یہ زندگی ہے اور یہاں اپنے خوابوں

کو حاصل کرنے کے لیے تو انسان کسی بھی حد تک چلا جاتا ہے اور پھر وہ حاصل کر ہی لیتا ہے کیونکہ انسان کبھی نہ سمجھ میں آنے والی مخلوق ہے۔"

"Debate over!" آیان نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اور کھڑا ہو گیا۔ نور کی ٹیم نے خوشی کا نعرہ لگایا لیکن وہ کھڑے ہوتے ہوئے حیرت سے آیان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ہار مان رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

"You win the day!" نرمی سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا۔

"تم ہار مان رہے ہو؟" وہ حیران تھی۔

"ہاں!" نور نے تعجب سے اسے دیکھا اور مزید کچھ نہیں پوچھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی ٹیمز کی طرف آ گئے۔

آیان اتنی جلدی ہار مان رہا تھا۔اس کے چہرے کی سنجیدگی کی وجہ سے اپنی خوشی بھی ٹھیک سے نہیں منا سکی تھی۔روحان اس تک آیا اور اسے مبارک باد دی۔

"آیان نے اتنی جلدی کیوں ہار مان لی؟" وہ روحان سے پوچھ رہی تھی شاید اسے کچھ پتہ ہو۔

"وہ تمہاری بات کو پرسنل لے گیا ہے، تم فکر مت کرو ٹھیک ہو جائے گا۔"

"کیا؟میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔" وہ شاک سے بولی۔

"میں نے کہا تو ہے وہ کچھ دیر میں ٹھیک ہو جائے گا۔ویسے تم نے وہ کتاب پڑھی ہے Think and grow rich؟" وہ اس سے مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔

"کیوں کتابیں کیا صرف تم ہی پڑھ سکتے ہو؟"نور نے شوخ سے انداز میں کہا۔آہستہ آہستہ محفل برخاست ہونے لگی۔

"ایسا تو نہیں ہے، آدھی دنیا کتابیں پڑھتی ہے لیکن تمہارے بارے میں مجھے ایک نئی بات پتہ چلی ہے ڈاکٹر نورالفجر۔"

"میں نے کتاب نہیں پڑھی روحان! صرف ایک مرتبہ پوائنٹس کے نام پڑھے تھے۔ وہی یاد رہ گئے۔"

"میں یہ مان ہی نہیں سکتا تم پوائنٹس کے نام پڑھ کر ان کی detail سمجھ جاتی ہو گی؟"

"اتنا genius سمجھ رہے ہو؟ تمہیں کیوں لگتا ہے ہر کوئی تمہاری طرح تفصیلی مطالعہ کرتا ہے؟ دنیا میں ہر کسی کے پاس تمہارے جتنا سٹیمنا نہیں ہوتا کتابوں کو ہضم کرنے کا۔۔۔"

"گڈ نائٹ!" احمر اور تبریز اٹھ کر اندر جاتے ہوئے بولے کیونکہ کافی رات ہو گئی تھی اس لیے وہ لوگ سونے جا رہے تھے۔

"شاید تم ڈاکٹر ہوں اسی لیے میں تمہیں ذہین سمجھ رہا ہوں کیونکہ میں تو دل سے ڈاکٹرز کی قدر کرتا ہوں۔"نور نے دور کھڑے عنایہ اور آیان کو ہنس ہنس کر باتیں کرتے دیکھا اور اس کا دل بجھ سا گیا۔

"علیزے کو دیکھ کر پتہ چل ہی جاتا ہے کہ تم ڈاکٹرز کی کتنی قدر کرتے ہو۔"نور نے اسے چھیڑا۔ علیزے پاس سے گزر رہی تھی اس نے سن لیا تھا اور مسکرا کر اندر چلی گئی۔اس نے بھی اندر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

"ایک پلس پوائنٹ یہ بھی ہے کہ ہمارا گھر ڈاکٹرز سے بھرا ہوا ہے۔میری تو دونوں بھابھیاں ڈاکٹرز،(ایک مراد نور الفجر تھی)ہونے والی بیوی ڈاکٹر۔۔۔بہن میری ڈاکٹر ہم تو خاندان میں باقاعدہ ڈاکٹر فیملی کے نام سے مشہور ہونے والے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ بھابیوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟"روحان کی فیملی کا کچھ کچھ اسے پتہ تھا۔جب عینی اسے سب بتاتی تھی تو وہ نہیں سنتی تھی لیکن کچھ باتیں شعور میں رہ گئیں تھیں اور روحان کے صرف دو بھائی ہیں ایک کی شادی ہو چکی تھی اور دوسرا آیان تھا اس لیے اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"آیان کی ہونے والی بیوی کی بات کر رہا ہوں۔ تم اتنی سیریس کیوں ہو رہی ہو؟" وہ جان کر اسے چھیڑنے لگا کہ آخر میں بتادے گا کہ وہ نورالفجر کی ہی بات کر رہا ہے۔

"آیان کی شادی ہونے والی ہے؟" اس نے اپنے چہرے کو ممکنہ حد تک خوشگوار رکھنے کی کوشش کی۔

"ہاں بس وہ مان جائے۔"

"کیا مطلب؟ وہ شادی نہیں کرنا چاہتا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پھر کبھی بتاؤں گا ڈاکٹر! ابھی نیند آئی ہے۔ گڈ نائٹ۔" وہ کہتا ہوا گیسٹ روم کی طرف بھاگ گیا۔

"تم ہمیشہ آدھی بات بتاتے ہو روحان سکندر!" اس نے غصے سے اسے آواز لگائی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اس لیے کہ پوری بات سننے کے لیے تم میرا انتظار کرو۔"

"تمہاری طرح تمہاری لاجک بھی بالکل فضول ہے۔" وہ غصے سے کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور اس نے اندازہ لگایا کہ آیان عنایہ کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ پہلے ہی کسی کے نکاح میں تھی۔

وہ علیزے وغیرہ کے کمرے میں آگیا۔ صبا نماز پڑھ رہی تھی اور باقی دونوں اپنے فونز میں گھسی ہوئی تھیں۔

"یہ جگہ کافی اچھی ہے۔" روحان کو آتا دیکھ کر علیزے نے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرے ایک ہفتے کا کام ضائع کر کے جگہ اچھی تو لگے گی نا۔" وہ کچھ خفا ہوا تو علیزے ہنسی۔

"اگر آیان مان جائے تو ہم نور کی فیملی سے بات کریں گے۔" وہ دونوں سرگوشیوں میں آہستہ سے بات کر رہے تھے اور ان دونوں کو ہی ہمیشہ سے آیان کی فکر زیادہ رہی تھی۔

"ششش! دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔" روحان نے رازداری سے کہا تو وہ مسکرائی۔اس کی مسکراہٹ سچی تھی لیکن پھیکی تھی۔

******

جاری ہے۔

باب5

www.novelsclubb.com

Ray of Hope

شطرنج کی بساط پر

بادشاہ قلعہ بند رہتا ہے

جنگ وزیر لڑتا ہے

بادشاہ کی ساری امیدیں

وزیر سے وابستہ یوں ہی ہیں

وزیر اپنے مہروں کو تحفظ دیتا ہے

دوسرے کے مہروں کو شکار کرتا ہے

کھیل آگے بڑھتا ہے

قلعوں میں شگاف پڑ جاتا ہے

www.novelsclubb.com

وزیر اگلے محاذ پر لڑتے لڑتے

کام آجاتا ہے

لیکن بازی ختم نہیں ہوتی

بادشاہ قلعے سے نکلتا ہے

پیادوں پر بھروسا کرتا ہے

پیادے حوصلہ پاتے ہیں

راہ کی رکاوٹیں ہٹاتے ہیں

آگے بڑھتے بڑھتے

کچھ دیر میں

وزیر بن جاتے ہیں

www.novelsclubb.com

(مبشر علی زیدی)

"مو(کیا)؟تم نے مجھے یہاں شادی کرنے کے لیے بلایا ہے؟"آیان نے مسکرا کر شانے اچکا دئے۔

"یان!"وہ تنبیہی انداز میں چیخا۔وہ اسے ایسے ہی دیکھتا رہا۔

"انی یو۔اندوے۔(نہیں۔بالکل نہیں۔)"وہ کورین غصے سے لال ہونے لگا۔

"جوسیوہیونگ(پلیز بھائی)!"اس نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"یان تم پاگل ہو؟وہ لڑکی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو تم کیوں فورس کر رہے ہو؟"کورین سہ حرفی نام بہت شوق سے بولتے ہیں۔اسی لیے وہ آیان کو یان کہہ دیا کرتے تھے اور آیان کا کورین نام یان ہی بن گیا تھا۔

"میں کسی کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر رہا ہوں۔صرف تم سے اپنی بہن کا رشتہ مانگ رہا ہوں جبکہ اسے منانا اس کے والد کا کام ہے۔"اب اس نے نرمی پر سنجیدگی سے کہا۔

"اور تمہاری سوکالڈ بہن اس کا کیا کہنا ہے؟"وہ چاکلیٹی کلر کے بالوں والا کورین چلا ہی اٹھا کیونکہ آیان جس پرسکون انداز میں بیٹھا ہوا سب کہہ رہا تھا اسے اس کے پاگل ہو جانے کا گمان ہوا تھا۔

فلیٹ کا دروازہ کھول کر جن ینگ اندر داخل ہوا تھا۔ وہ گرے کلر کے بالوں والا سمارٹ سا کورین تھا۔ عمر لگ بھگ ستائس اٹھائیس سال تک تھی۔

"میں نے اس کے ابو سے بات کر تو لی ہے لیکن میں صرف تمہاری رضامندی سننا چاہتا ہوں۔"

"اور شتے کروانے والی ماسی! تم ایک منٹ رکو میں بات کرتا ہوں۔" جن ینگ باہر گیا تھا یہ دیکھنے کہ پاکستانی غیر ملکیوں کو کیسے ٹریٹ کرتے ہیں اور وہ کچھ دیر باہر گزار کر واپس آ گیا کیونکہ وہ تو لوگوں کے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے ہی پزل ہو گیا اور کالج جاتی لڑکیاں ایسے دیکھ رہیں تھیں جیسے ایلین زمین پر اتر آیا ہو۔ وہ جلد ہی واپس آ گیا کہ شاید پاکستان میں ہر کسی کو ایسے ہی گھورا جاتا ہے۔ واپسی پر بھی آگے وہی مسئلہ زیر بحث تھا جو جاتے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو چنگو (دوست)۔" جن ینگ اب مارک کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے اور نہ بننے کا دور دور تک چانس ہے، نہ کسی لڑکی سے وعدے وعید کئے ہوئے ہیں۔ پھر اُم مریم سے شادی کرنے میں کیا برائی ہے؟"

"میں نے کب کہا کہ اُم مریم سے شادی کرنا برائی ہے؟ میں بس چاہتا ہوں تم لوگ اسے فورس مت کرو میرے ساتھ شادی کرنے کے لیے۔ ایک غیر ملکی اجنبی سے کیسے کوئی شادی کر لیتا ہے؟"

مارک نے جن ینگ کے بات سننے کے بعد کہا۔

"ان ڈائریکٹلی تم شادی کیلئے راضی ہو؟ مبارک ہو کم جن۔" آیان خوشی سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"دیکھو تم دونوں غلط کر رہے ہو یار۔ میرے والدین نہیں ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے تم لوگ میرے لئے دوسرے ممالک میں رشتے تلاش کرنے لگ جاؤ۔ مل جائے گی مجھے بھی کوئی کورین مسلم لیکن اُم مریم پاکستانی ہے اور میں کورین۔ ہم ایک دوسرے کی زبان تک نہیں جانتے اور تم چلے ہو شادی کروانے۔ ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا تک نہیں۔ اتنی افراتفری میں شادی کیوں یان؟"

مارک کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ ان دونوں کو کیسے سمجھائے اور بیٹھے بٹھائے آیان کو کونسی بلا چمٹ گئی ہے جو وہ ایسی باتیں کر رہا ہے۔

"شادی کر لو پھر شکل بھی دیکھتے رہنا چنگو!" جن ینگ کے ہاتھ میں کچوڑی تھی اور اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے کھائے۔

"میں چاہتا ہوں تم اس سے نکاح کر لو اور اسے کوریا لے جاؤ۔ وہ سائنٹسٹ بن رہی تھی اور کسی وجہ سے اس نے پڑھائی چھوڑ دی ہے۔ تم اسے آگے پڑھاؤ۔"

"You are just making a shit deal Yan!" آیان کی بات کاٹ کر وہ غصے سے بولا تو کم جن بہت زور کا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"فائنلی مجھے پوائنٹ مل گیا۔ کتنپ (کیپٹن) مارک کو بھی غصہ آتا ہے اور وہ بھی شادی کے نام پر۔۔۔" اس نے ہنستے ہوئے ان سے کہا۔

مارک اسے گھور کر رہ گیا اور خود کو پر سکون کرنے کے لیے وہ کمرے کی کھڑکی کھول کر کھڑا ہو گیا۔

تازہ ہوا میں گہرے سانس لینے کے بعد وہ ان کی طرف پلٹا۔ آیان اور جن ینگ میں خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا۔ دونوں بھاگنے کے لیے بھی پوری طرح سے تیار تھے۔

"اوکے میں شادی کے لیے تیار ہوں۔ اس کے بعد کچھ بھی غلط ہوتا ہے تو ذمہ دار تم ہو گے یان!" وہ اپنے بالوں میں بے چینی سے ہاتھ مارتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔ وہ حیرانگی سے اٹھا۔

"جنجا؟ (سچ میں؟)"

"اتنے ٹف ٹائم میں تو میں مذاق کرنے سے رہا۔ سچ ہی کہہ رہا ہوں۔" مارک نے نروٹھے پن سے کہا۔ آیان اور کم جن ینگ اس تک آئے اور زور کے گلے ملے۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ مارک۔ بہت شکریہ!" آیان نے خلوصِ دل سے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے یقین تھا مارک انکار نہیں کرے گا۔

آیان جمعہ کو ہی سوات سے واپس آگیا تھا۔عنایہ کو کہا تھا کہ ضروری کام ہے اور وہ جنرل عاصم کی موجودگی میں سوات نہیں گھوم سکتا تھا۔اس نے سید اکرم حسین سے وعدہ بھی کیا ہوا تھا جو وہ بھولا نہیں تھا اور اسے اس وقت پر اعتماد بندہ مارک ہی ملا تھا جو پوری طرح سے سنگل تھا۔وہ تیس برس کا تھا لیکن لگتا بیس برس کا تھا اسی وجہ سے وہ دونوں اسے "بے بی فیس" کہتے تھے۔اس وقت بھی وہ بحث کر رہے تھے کیونکہ کل ان تینوں نے واپس جانا تھا۔اس لیے آیان سارے انتظامات پہلے ہی کر کے بیٹھا ہوا تھا۔اسے صرف مارک کی رضامندی کا انتظار تھا۔وہ اپنے پاکستانی دوستوں کو بھی کہہ دیتا تو وہ مان لیتے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی دوست کی فیملی مریم کو طلاق یافتہ کا طعنہ دے اس لیے اس نے مارک کے بارے میں سوچا اور اس کی منت بھی کی کیونکہ کورین عموماً اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ ان کے پارٹنر نے پہلے کتنی شادیاں کی ہوئی ہیں؟

www.novelsclubb.com

اکرم حسین سے پہلے ہی بات کر رکھی تھی اس لیے مولوی صاحب اور گواہان کو ساتھ لے کر وہ ان کے گھر چلا گیا تھا۔ دونوں کا نکاح کروایا۔ جو چند ایک مہمان آئے تھے وہ بھی چلے گئے تھے لیکن وہ تینوں ابھی بھی اکرم حسین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

احمر سے ایمرجنسی کا کہہ کر اس نے مریم کے کوریا جانے کے انتظامات کروائے تھے جو اس نے اتوار کی رات تک مکمل ہو جانے کا کہا تھا۔ فی الحال وہ مریم کے گھر تھا اور مریم کو اس نے ہی منایا تھا صرف یہ کہہ کر کہ وہ اس کے والدین کو باحفاظت جگہ منتقل کر دے گا اور ان کا خیال رکھے گا۔ مریم صرف اپنے والدین کی حفاظت ہی چاہتی تھی اس لیے آیان نے جس سے کہا اس نے شادی کر لی لیکن وہ ایک کورین ہے یہ اسے نکاح کے بعد پتہ چلا جس کی وجہ سے وہ اب کسی سے بات نہیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اکرم حسین کو جائیداد کے کاغذات میں مسئلہ آ رہا تھا اور آیان اس وقت وہ حل کر رہا تھا۔

"یہاں رہنا مشکل ہے امام صاحب! میں آپ کو پاکستان میں شفٹ کر دیتا ہوں۔ یہاں پر سب چیزوں کو میں دیکھ لوں گا۔" وہ ڈاکومنٹس کی فائل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ان کی جائیداد

بہت زیادہ نہیں تھی ایک دس مرلے کا پلاٹ تھا جو مریم کے نام تھا اور ایک وہ گھر جس میں وہ رہتے تھے اور ایک دکان جو انہوں نے کرائے پر دے رکھی تھی اور دکان کا کرایہ اتنا تھا کہ وہ تین لوگ بہت آسانی سے گزر بسر کرتے تھے۔

آیان کو اب ان کی فکر تھی کیونکہ وہ سب کچھ جان چکا تھا اور اس لیے مریم سے کئے وعدے کو نبھانا تھا۔ مریم کے چلے جانے کے بعد ان لوگوں کو وہاں خطرہ تھا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" اکرم حسین کچھ سوچ کر بولے۔

"آپ چاہیں تو میرے ساتھ کوریا چل کر رہ سکتے ہیں۔ میں کاغذات کا انتظام کر لوں گا۔" مارک نے صاف انگریزی میں کہا کیونکہ وہ لوگ انگریزی میں ہی بات کر رہے تھے۔ مارک کے کہنے پر آیان اور کم جن نے بے ساختہ چہرے پر امڈ آنے والی مسکراہٹ روکی۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ بیٹا! آپ میری بیٹی کو تحفظ دے رہے ہیں میرے لیے یہی بہت ہے۔" اکرم حسین نے انکار کیا۔

"آپ چاہیں تو گھر بیچ دیتا ہوں۔ چاہیں تو کرایے پر دے دیتا ہوں۔" آیان خاصا سنجیدہ بیٹھا ہوا تھا۔ انسان کو سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے، چاہے کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف ہو جائے۔

"انکل اگر آپ نے گھر بیچنا ہے تو میں خرید لیتا ہوں۔" جن ینگ نے کہا تو اکرم حسین نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"عام طور پر پاکستان کے لوگ یہاں سے بھاگتے ہیں اور میرا نہیں خیال کوریا جیسے ملک کا باشندہ یہاں رہ سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے کم جن اچھا گاہک ہے امام صاحب۔ ساؤتھ کوریا کے سابقہ صدر کا بیٹا ہے۔ آپ کافی فائدے میں رہیں گے۔" آیان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کسی صدر کی اولاد کے لیے یہ گھر بہت چھوٹا نہیں؟"امام صاحب نے پوچھا۔بات صحیح تھی اس لیے جن ینگ کچھ نہیں بولا۔

"میں یہ گھر کرائے پر دے دیتا ہوں۔میرا ایک کزن آج کل رینٹ پر گھر ڈھونڈ رہا ہے۔آپ چاہیں تو وہ آکر رہ لے گا۔دیکھا بھالا ہے،بھائیوں کی طرح ہے۔"ایمان کے دیور کو گھر چاہیے تھا۔آیان نے چند دن پہلے کسی کو بات کرتے سنا تھا۔

"کہیں کزنز میں اتنی محبت ہے اور کہیں سگے بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں،یہ بھی دنیا کے رنگ ہیں۔"اکرم حسین تاسف سے بولے۔

"انکل اللہ پر بھروسہ رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔میں اُم مریم کا پورا خیال رکھوں گا۔آپ اس کی طرف سے بے فکر رہیں لیکن جلد یہ ایریا چھوڑ دیں۔"مارک نے داماد ہونے کا حق ادا کیا۔آیان کی آنکھوں میں مارک کے لئے عزت صاف نظر آرہی تھی لیکن جن ینگ ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ پڑ رہا تھا۔

"ہر چیز کا مالک اللہ ہے جو چیز اس نے دی اسے کے سپرد۔اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے۔"

"آمین!"آیان نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے اپنا شہر چھوڑ کر جانے کا دکھ ہے۔میری ساری زندگی ادھر گزری ہے۔میں بڑھاپا بھی ادھر گزار کر مرنا چاہتا ہوں۔زندگی موت کا مالک تو اللہ ہے۔"

"جانتا ہوں یہ فیصلہ مشکل ہو گا لیکن پلیز مریم کے لیے آپ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔وہ کبھی وہاں سکون سے نہیں رہ سکے گی جب تک میں اسے اس بات کا یقین نہ دلا دوں کہ آپ دونوں یہاں میری حفاظت میں ہیں۔"باہر کھڑی مریم کا دل آج آیان کے لئے صاف ہو گیا تھا۔وہ ان سے مخلص تھا اور یہ گواہی اس کے دل نے دی تھی لیکن بہر حال وہ آیان سے ناراض تھی۔

www.noverscluBB.com

"تم بہت سمجھدار ہو آیان لیکن موت برحق ہے۔"

"میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ہمیں خود کو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ آپ کو فیصلہ لینا ہی ہو گا۔"

"اچھا کچھ سوچتا ہوں۔" اکرم حسین نے نپے تلے انداز میں جواب دیا۔

"آپ کے پاس کل تک کا ٹائم ہے۔ آپ اپنا ضروری سامان پیک کر لیں۔ میں لڑکے بھیجوں گا۔" آیان نے اٹھتے ہوئے کہا مطلب صاف تھا کہ وہ مزید کچھ نہیں سنے گا۔ آیان کی دیکھا دیکھی وہ دونوں بھی اُٹھ گئے۔

****

اپنی سیٹ بیلٹ باندھ کر نورالفجر ریلکس ہو کر بیٹھی ہی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ دھپ سے آکر گرا تھا۔

"ایڈیٹ!" وہ بڑبڑائی اور غصے سے دوسری طرف دیکھا۔ وہاں کوئی انیس بیس سال کا دبلا پتلا اور لمبا لڑکا بیٹھا اپنی سانسیں بحال کر رہا تھا شاید اس کا بھی نور کی طرح کسی جہاز میں بیٹھنے کا پہلا ایکسپیرینس تھا۔

"ہیلو سسٹر! یہ قطر ائیر لائنز والے بھی کوئی اچھی سروس نہیں دے رہے۔ ان کا جہاز بھی کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ اف کیا فائیو سٹار جہاز بک کروایا تھا اور کہاں دھکے کھا رہا ہوں؟" نور الفجر نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ دنیا کی بیسٹ ایئر لائن کی بے عزتی کر رہا تھا۔

"کہاں سے ہو؟" اس نے خاصے روکھے انداز میں پوچھا کیونکہ وہ اجنبیوں سے پہلی ملاقات میں روڈلی بات کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں کراچی سے ہوں اور میرا دوست بھی وہیں سے ہے۔ بس وہ باہر رش میں پھنسا ہوا ہے۔"

"قطر جا رہے ہو؟"

"ارے نہیں! ہم دونوں کو ریا جارہے ہیں۔ بڑی یونیورسٹی میں پڑھنے۔"

"کس یونیورسٹی میں؟"اس نے متجسس ہو کر پوچھا۔

"سیئول نیشنل یونیورسٹی۔"

"میں بھی وہیں جارہی ہوں۔"اس نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

"میں نے سنا تھا آج ہمارے ساتھ کوئی ڈاکٹر بھی جنوبی کوریا جائے گا تو کیا وہ آپ ہیں؟"

"ہاں میں ہی ہوں۔"

"آپ کو وہاں کسی بھی مدد کی ضرورت ہوئی تو ہمیں بتائے گا۔ آپ کی مدد کو حاضر ہوں گے۔"اس لڑکے نے بہت مخلص مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"یونیورسٹی میں پہلی مرتبہ جارہے ہو؟"اس نے باریک نگاہوں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

"جی!"

"میرا نمبر رکھ لیناضرورت پڑ سکتی ہے۔"اس ٹین ایجر کو دیکھتے ہوئے اس نے کافی شرارتی انداز میں کہا جس نے اصل دنیا تو دیکھی ہی نہیں تھی۔

"آپ گلگت کی لگ رہی ہیں اس لیے مجھے لگتا ہے ہم آپ کو اچھی کمپنی دیں گے۔"

"کیا پورے جہاز میں یہی جگہ ملی تھی؟"وہ اسے شرمندہ کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ تھری سکوئر میں بنی کرسیوں پر ظاہر ہے کسی نہ کسی کو بیٹھنا تھا اور وہ سیٹ پاکستانیوں کی ہی ہونگی اسے اندازہ نہیں تھا۔

اس نے مسکرا کر یہ بتانے کے بجائے اس کا سیٹ نمبر ہی یہی ہے وہ اسے تنگ کرنے کے لیے بولا۔

"ارے پورے جہاز میں صرف آپ ہی پیاری لگیں ہیں۔"

"عمر میں تم سے بہت بڑی ہوں۔"وہ حیرت سے کہہ رہی تھی۔

"میں آپ کے ساتھ فلرٹ تو نہیں کر رہا۔"وہ فوراً برا منا گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"میرا نام ثقلین ہے اور میرے دوست کا نام عقیل ہے۔"

"تم لوگ۔۔۔"

"لیں عقیل آ گیا۔" وہ ایک دوسرے لڑکے کی طرف اشارہ کر کے بولا جو پسینے میں شرابو تھا۔

پاکستان سے ساؤتھ کوریا کی فلائٹ لمبی اور کنیکٹنگ تھی اور اسے وہ ان دونوں کے ساتھ سفر کر کے گزارنی تھی۔اب وہ کیا باتیں کرتی چھوٹے بچوں سے؟

"ہیلو سسٹر۔" پھولے ہوئے سانس سے اس نے بھی نور کو سسٹر کہا۔

"ہیلو۔۔۔پانی!" نور نے بے اختیار اس کے سامنے اپنی واٹر باٹل کر دی جسے اس نے واقعی بہن کا مال سمجھ کر پی لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ چاہتی تھی جہاز چلنے سے پہلے ہی وہ جگہ چینج کر لے کیونکہ ان لوگوں نے یقیناً اس کا دماغ خراب کرنا تھا لیکن وہ جگہ تبدیل نہ کر سکی کیونکہ سیٹ بیلٹ پہننے کے بعد ان لمبے لڑکوں نے راستہ بلاک

کر لیا تھا اور کافی سیٹس خالی ہونے کے باوجود وہ اپنی جگہ سے اٹھ نہیں سکی۔اس کا acrophobia بھی جاگ گیا اور اس نے ایک نظر بھی کھڑکی سے باہر نہیں دیکھا۔

اپنے ہیڈ فونز نکالے اور کانوں پر چڑھائے۔فون سے کے۔پاپ کا البم نکالا اور اس کے کانوں میں ایگزو(Exo) کا گانا بلیک پرل گونجنے لگا۔والیم بڑھالیا اتنا کہ ائیر ہوسٹس کیا اعلان کر رہی ہے وہ بھی نہیں سن سکی۔

جہاز نے جھٹکا کھایا اور چل پڑا۔ساری مشکلات سے اکیلے مقابلہ کرنے والی نور نے خود کو موت کے قریب تصور کیا۔اس نے بے اختیار ساتھ بیٹھے لڑکے کا بازو پکڑ لیا جو خود بھی گھبرایا ہوا تھا۔

"ڈرو مت! میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔" تھوک نگلتے ہوئے اس نے ثقلین سے کہا۔وہ خود تو بالکل نہیں ڈر رہی تھی۔کانوں سے ہیڈ فونز واپس اتار لیے۔

www.novelsclubb.com

"اللہ جی! مجھے کیا پتہ تھا علم حاصل کرنے کے لیے چین جانا اتنا مشکل ہے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔دل کی رفتار کچھ نارمل ہونا شروع ہوئی تو اس نے خود کو آیت الکرسی پڑھتے پایا۔ آیت الکرسی سے اور کچھ نہیں لیکن اسے یقین تھا اللہ جہاز میں موت نہیں دیں گے۔ ثقلین اور عقیل بھی اسی کی طرح کی حالت میں تھے۔

جہاز اب اڑان بڑھ چکا تھا اور اس نے خود کو نارمل کر لیا۔

قطر ائیر لائنز میں اس نے راستہ گانے سنتے ہوئے، ثقلین اور عقیل سے باتیں کرتے ہوئے اور آنلائن عمر اور عینی سے معافیاں مانگتے ہوئے گزارا تھا کہ اگر جہاز کریش ہو جائے تو۔۔۔

وہ کنیکٹنگ فلائٹ سے آرہے تھے اسی لیے لمبی فلائیٹ کے بعد انھوں نے قطر ائیر پورٹ پر بارہ گھنٹے رکنا تھا اور نور الفجر کے لئے یہ خاصا صبر آزما وقت ہونے والا تھا۔اس نے پہلے تو گھر فون کر کے قطر پہنچ جانے کی اطلاع دی اور پھر سونے کے لئے کوئی بینچ ڈھونڈنے لگی کیونکہ وہاں لینڈنگ کے بعد وہ پہلے دو گھنٹوں میں ہی سارا ائیر پورٹ اندر سے گھوم چکی تھی اور وہ حلفیہ کہہ سکتی تھی کہ

پاکستانی ائیر پورٹ اور قطر کے ائیر پورٹ میں زمین آسمان کا فرق ہے گو کہ وہ ائیر پورٹ اس قدر پیارا تھا کہ کوئی بھی اسے ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد دوبارہ دیکھنا چاہے گا لیکن نور الفجر کا دل ایک مرتبہ دیکھنے سے ہی بڑھ گیا۔ وہ اپنی کمپنی خود انجوائے کرنے والی لڑکی تھی اس لیے اسے اکیلے گھومتے ہوئے ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔ بینچ ڈھونڈھتے ہوئے وہ گزرنے والے ہر بندے کو دیکھ رہی تھی کہ کون کس ملک یا سرزمین سے ہو گا اور نظریں نیچی رکھنے والا کام اس نے بعد پر رکھا ہوا تھا۔ آخر کار اسے بینچ نظر آ ہی گیا جو کافی کونے پر تھا اور وہاں ایک لڑکی بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جو کہ مسلمان لگ رہی تھی۔ وہ وہاں بیٹھ کر مختلف ممالک سے آنے والے سیاحوں اور مسافروں کو آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو! کیا میں ادھر بیٹھ سکتی ہوں؟" اس نے قدرے دھیمے لہجے میں پوچھا کیونکہ ساتھ ہی دو بینچز پر کوئی سو رہا تھا۔ اس لڑکی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ نور نے اس کی کتاب پر غور کیا تو وہ قرآن

پاک پڑھ رہی تھی۔اس کا بھی دل کیا اپنے بیگ سے قرآنِ پاک نکالے اور بیٹھ کر پڑھے لیکن وضو نہیں تھا اس لئے اسے کی قریب ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپ تھوڑی اونچی آواز میں تلاوت کریں گی؟ میں سننا چاہتی ہوں۔" وہ اب ان بینچز پر نہیں سو سکتی تھی کیونکہ قریبی بینچز پر لڑکے سو رہے تھے۔

"ضرور! ہم لوگ پرئیر ہال میں چلتے ہیں۔" اس لڑکی نے شائستگی سے کہا۔

قطر ائیر پورٹ میں مسافروں کے لئے کافی سہولیات ہیں جن میں سونے کی جگہ سے لے کر نماز ادا کرنے کے لیے الگ سے ہال بنے ہوئے ہیں۔ سگریٹ پینے والوں کے لیے بھی الگ دنیا ہے۔ نور اس لڑکی کے ساتھ چلتی، ایک کشادہ پرئیر ہال میں آگئی۔ کوریا اتنی آسانی سے نہیں پہنچا جاتا، اسے اندازہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی سورۃ مریم کی تلاوت کر رہی تھی اور نور کو سارے سفر میں گانے سننے کے بعد اب احساس ہو رہا تھا کہ اگر وہ قرآن سنتی ہوئی آتی تو اسے موت سے ڈر نہ لگتا۔اس لڑکی کے قرآن پاک سنانے کا یہ اثر ہوا کہ نور نے سوچ لیا کہ قطر سے کوریا والی فلائٹ کے دوران گانے نہیں سننے گو کہ یہ بہت لمبا راستہ تھا کیونکہ اب جہاز دوبارہ پاکستان سے ہوتا ہوا جنوبی کوریا کے شہر سیئول میں رکنا تھا جو یقیناً چودہ سے سولہ گھنٹے بنتا تھا اور نور نے اس سفر کو کے۔پاپ کے گانے سننے کے بغیر گزارنا تھا۔اس کے لیے مشکل تھا لیکن اسے یقین تھا وہ کر لے گی۔ایسے چھوٹے موٹے چیلنجز تو وہ خود کو دیتی ہی رہتی تھی۔ چند گھنٹے کے۔پاپ کی آواز کے بغیر!

****

www.novelsclubb.com

دوبارہ ائیر پلین پر بیٹھتے ہوئے آیان کو اس لڑکی کے ساتھ (جس نے اسے قرآنِ پاک سنایا تھا) دیکھ کر دھچکا لگا جو بڑے انہماک سے میں اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔سوات میں گزرا ایک ہفتہ نور کو واقعی نہیں بھولا تھا کیونکہ وہ ایک یادگار تھا جو اس نے آیان کے گروپ اور عنایہ کے گھر میں انجوائے کیا تھا۔

آیان کا امیج کچھ زیادہ خراب ہوا کہ اب عنایہ کے بعد وہ اس لڑکی کو کمپنی دے رہا ہے جیسے اس نے سوات میں نورالفجر کو کمپنی دی تھی۔

"ہونہہ ایڈیٹ!" وہ بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ جہاز میں گئی اور اب کے ثقلین اور عقیل سے بھی بات نہیں کی۔

"کیا ہوا آپی؟"

"خاموش ہو جاؤ تم سب لڑکے ایک سے ہوتے ہو۔" وہ سخت خفا تھی۔

"نہیں آپ کو غلط لگا۔" عقیل نے سادگی سے کہا۔

"ہوتے تو ایک سے ہیں لیکن ہم نے کیا کر دیا ہے؟" ثقلین نے بھی پوچھا۔

"کچھ نہیں کیا اور اب خاموش ہو جاؤ!"

"کیا آپ نے اپنے بوائے فرینڈ کو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا ہے؟" عقیل سنجیدہ نہیں ہوا۔

"شٹ اپ یو ایڈیٹ! میرا کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے۔"اس نے عقیل کو گھرکا۔

"عموماً لڑکیوں کا ایسا ریکشن تب ہی ہوتا ہے جب انھیں کسی لڑکے کی طرف سے دھوکا ملتا ہے۔"

"کیا اول فول بک رہے ہو۔دماغ ٹھیک ہے؟اللہ اللہ اپنی عمریں دیکھو اور باتیں دیکھو۔"

"سوری آپی وہ کوئی لڑکا آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو ہمیں لگا آپکا بوائے فرینڈ ہے۔"

"واٹ؟کون پوچھ رہا تھا؟"

"پہلے آپ بتائیں آپ نے ایسا کیوں کہا کہ سب لڑکے ایک سے ہوتے ہیں؟"

"اچھا تو کیا ابھی تم دونوں قطر ائیر پورٹ پر ان عربی لڑکیوں کو نہیں چھیڑ رہے تھے؟یہ جدھر لڑکیاں دیکھتے ہو اُدھر بھیگی بلی کیوں بن جاتے ہو؟"ان دونوں کو کچھ باور کروانے کا اس کا کوئی مقصد نہیں تھا لیکن آیان کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا تھا اور جلدی میں وہ اس لڑکی کا نام بھی نہیں پوچھ پائی تھی۔

"وہ تو ہم اس سے عربی سیکھ رہے تھے۔" ثقلین منمنایا۔

"اچھا کیا سیکھا؟"

"ہل انت مجنون۔۔۔"

"اس کا مطلب کیا ہوا؟" اسے مجنون سے سمجھ آ گیا تھا کہ کوئی محبوب ٹائپ چیز ہے پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا۔

"آپکا محبوب کیسا ہے؟"

"تو کیسا ہے تم لوگوں کا محبوب؟"

"استغفر اللہ!" ثقلین ہنستے ہوئے عربیوں کے انداز میں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"لیکن میرا محبوب ماشاءاللہ ہے۔" عقیل شرما کر بتا رہا تھا اور نور نے تاسف سے ان ٹین ایجرز کو دیکھا جن کے اس عمر میں ہی محبوب بن گئے تھے۔اف ہماری ینگ جنریشن کی عشق معشوقیاں !اس نے تاسف سے سوچتے ہوئے مزید کوئی بات نہیں کی۔

آگے کا راستہ اس نے کتاب پڑھ کر گزارا جو اسے ثقلین نے دی تھی۔وہ کوئی اردو ادب کی کتاب تھی جس کی مشکل اردو کی وجہ سے نور کو کتاب کا اصل مقصد سمجھ نہیں آیا۔

اس نے اپنا وعدہ نہیں توڑا کہ وہ فلائٹ کے دوران گانے نہیں سنے گی۔اس لیے جہاز جب انچن ائیر پورٹ(Incheon Airport) پر اترا تو سفر کی وجہ سے ساری تھکاوٹ اتر گئی اور اس نے دوبارہ سے ہیڈ فونز کانوں پر چڑھا لئے۔

www.novelsclubb.com

ساؤتھ کوریا کی سرزمین پر اترتے ہی وہ تازہ دم ہو گئی تھی۔ ثقلین اور عقیل کے ساتھ مل کر اس نے خود کو کورین میں ویلکم کہا۔ان دونوں کو ان کے سینئرز لینے آئے ہوئے تھے جو کہ پاکستانی ہی تھے لیکن نور نے ایسی تکلیف کسی کو دینا مناسب نہیں سمجھا کہ اتنا خرچہ کر کے کوئی صرف اسے لینے

آئے۔اس نے بس سے جانا مناسب سمجھا تھا۔ائیر پورٹ پر ہی اس نے اپنے پاس موجود پاکستانی روپے کورین وان میں تبدیل کروالئے تھے۔باہر کہاں وہ کرنسی ایکسچینج کا آفس ڈھونڈتی رہتی؟

"نانن ہنگک گئیدا۔(میں جنوبی کوریا میں ہوں)" وہ اپنی خوشی نہیں چھپا پا رہی تھی کیونکہ خوشی چھپائی نہیں جاسکتی۔

اس نے ایک مرتبہ پھر اونچی آواز سے کئی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ثقلین اور عقیل کو بھی خوشی تھی لیکن اس قدر خوشی نہیں تھی۔وہ خوشی سے چہچہاتے ہوئے چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔

سلام دعا کے بعد وہ دونوں چلے گئے لیکن ائیر پورٹ پر نور کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔

"گیدالیو جوبی ٹی ایس، گاٹ سیون، ایگزو، بلیک۔۔۔"(میرا انتظار کرنا بی ٹی ایس، گاٹ سیون، ایگزو، بلیک۔۔۔) کسی کی کھانسی کر کے گلا صاف کرنے کی کوشش سے تو وہ خاموش ہوئی تھی۔اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔سامنے کھڑا وہ یونانی دیوتا لگتا تھا لیکن نور نے چہرے پر زمانے بھر کی بیزاریت طاری کرلی جیسے کسی ناپسندیدہ شخصیت کو دیکھ لیا ہو۔

"تم یہاں یہ حرکتیں کرتے ہوئے بچی لگ رہی ہو اور یوں جیسے کوئی ایلین غلطی سے یہاں آ گیا ہو۔ ایکٹ لائک آ جینٹل پرسن!" وہ شائستگی سے بولا۔

"اپنے کام سے کام رکھو مسٹر! میں بڑی لگوں یا بچی! میں وہی کروں گی جو میرا دل کرے گا۔ یہاں پر میرا استاد بننے کی ضرورت نہیں ہے۔" آیان نے سلام دعا کے بغیر اس کو سنا دی تو نورالفجر نے بھی حساب برابر کر دیا۔

"اوہنگک! سرنگھیو (اوکوریا! میں تم سے محبت کرتی ہوں۔)" اس نے پھر اونچی آواز سے ہانک لگا کر کہا۔ آیان نے بے اختیار ہنسی کو ہونٹ چبا کر دبا ڈالا۔

"چونکہ تم یہاں پاکستان کی نمائندگی کر رہی ہو اس لیے مجھے فکر ہے کہ یہاں کوئی تمہیں پاگل نہ سمجھنے لگ جائے۔ آفٹر آل ہماری کنٹری کی کوئی ریپوٹیشن ہے یہاں۔" وہ صرف اسے یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ وہ بھی ادھر ہے سو اب بتا چکا تھا۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو حالانکہ ہمارا مذاق بنتا نہیں ہے سو اپنا کام کرو۔"

"Ok then!Hang in there."(ٹھیک ہے پھر ہار مت ماننا) آیان جانے لگا تو اس نے پکارا۔

"وہ لڑکی کون تھی؟"

"سیریسلی؟"وہ خوشگوار حیرت سے پلٹا۔

"مجھے اس کا شکریہ ادا کرنا تھا اس لیے پوچھا۔"اس نے گڑبڑا کر کہا۔

"میرے دوست مارک کی وائف ہے۔"آیان نے شرارت سے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"تم شادی شدہ عورتوں کو اچھی کمپنی دیتے ہو۔"وہ طنز کیے بنا نہیں رہ سکی۔

"غیر شادی شدہ کو بھی اچھی کمپنی دیتا ہوں جیسے تمہیں سوات میں دی تھی۔"اس نے بھی بے نیازی سے کہہ دیا۔

"اوہ میں بھول گئی تھی تمہارا تو کام ہی یہی ہے۔ کیری آن! خیر اس کا نام کیا ہے؟"

"ام ّمریم!" آیان نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ کہہ کر مڑ گئی۔

اسے گیٹ نمبر نو تک جانا تھا اور وہاں سے بس ٹکٹ لینا تھا۔ بس اسے چند گھنٹوں میں SNU تک چھوڑ دیتی اور وہاں سے ایک پاکستانی اسٹوڈنٹ اسے پک کر لیتی اور وہ اس کے ساتھ ڈورم چلی جاتی۔

"سنو فجر!" وہ اکتا کر واپس مڑی۔

"کیا ہے؟"

"ایک مرتبہ پھر نعرہ لگا کر بتاؤ کہ تم کوریا میں ہو۔" آیان ہنسا تو اس کی خفت میں اضافہ ہوا۔

"ایڈیٹ!" آیان اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹک کر ہنس دیا۔

"یہ حسین آنکھوں والی کون تھی؟"

"پاکستانی ڈاکٹر ہے۔پی ایچ ڈی کے لیے یہاں آئی ہے۔"جن ینگ اس تک آیا تو وہ بتا کر باہر کی طرف جانے لگا کیونکہ مارک اور مریم گاڑی میں انتظار کر رہے تھے۔

"یہ تم پاکستانیوں کو پڑھنے کے لیے کوریا ہی کیوں ملتا ہے؟ کیا پڑھائی سے بہت پیار ہے؟"جن ینگ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"ایسا تو نہیں ہے لیکن کوریا سے پیار ہے۔"

"اس کو لفٹ ہی دے دیتے!"

"وہ اجنبی لوگوں کی عنایات قبول نہیں کرتی۔"وہ کہتا ہوا گاڑی کا بایاں دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔جن ینگ بھی سمجھ کر فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھا۔

****

گیٹ نمبر 9 تک پہنچنے میں اسے بیس منٹ لگ گئے کیونکہ اس نے پاکستان کی ہر سڑک کی طرح کوریا کو نہیں کھنگالا تھا اور وہ راستہ بھٹک گئی تھی لیکن اس کا یہاں آنے کے بعد کوریا کے محل وقوع کو بھی یاد کرنے کا پورا ارادہ تھا۔ ٹکٹ مشین کے پاس رش دیکھ کر اس کی جھنجھلاہٹ میں اضافہ ہوا لیکن اس نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور بس انفارمیشن سسٹم کے سامنے کھڑے ہو کر اسے پڑھنے لگی کہ کس نمبر والی بس اسے کہاں تک چھوڑ سکتی ہے۔ وہاں سب سے پہلی چیز جو سمجھنے کی ضرورت تھی وہ اخلاقیات تھی۔

مشین پر ہر چیز نہایت آسان الفاظ میں سمجھائی گئی تھی۔ اس نے وہاں سے ٹکٹ لیا اور تقریباً بھاگتی ہوئی گیٹ نمبر 3 تک پہنچی کیونکہ بس نمبر 38 اسی گیٹ کے باہر ملنی تھی اور اس کے پہنچنے کا وقت قریب تھا۔ اب اسے تھوڑا ڈر لگنے لگا تھا اکیلے سفر سے۔ وہ آج سے پہلے کبھی اس طرح بیرونِ ملک سفر پر اکیلی نہیں گئی تھی۔ بہر حال یہ راستہ اس نے خود چنا تھا اور سب خود ہی سیکھنا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر مزید انتظار کے بعد بس آگئی اور وہ اپنے سامان کی ٹرالی گھسیٹتے ہوئی بس تک آئی۔ پاکستان ائیر پورٹ پر تو اُس کے بھائیوں نے سامان رکھوانے میں مدد کی تھی۔ یہاں کس کو کہے؟ اسٹوڈنٹ ویزا ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ سامان رکھنے کی اجازت تھی اور اسی وجہ سے اس کا سامان زیادہ تھا۔

"اپنی مدد آپ کرو نور الفجر!" اس نے ٹرالی سے بیگ نکالے اور بمشکل بس تک پہنچی۔ ایک کورین فربہی خاتون نے اس کی مدد کر دی اور سامان بس میں رکھوایا۔ وہ تو صدقے واری گئی کہ کورین ہمیشہ سے مدد کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔

"گوماوو! (شکریہ)" اس نے جھک کر شکریہ ادا کیا۔

بس تقریباً خالی ہی تھی کیونکہ غیر ملکی اسٹوڈنٹس نے اگست کے آخر تک آنا تھا اور نور الفجر جولائی میں آئی تھی۔ کلاسز کا آغاز ستمبر میں ہونا تھا۔ اس کے جلدی آنے کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو لینگویج ٹیسٹ تھا کیونکہ اس نے پچاس فیصد پڑھائی کورین زبان میں کرنی تھی اور کوریا میں رہنے کے لیے کورین زبان نہایت ضروری تھی اور دوسرا وہ پڑھائی شروع کرنے سے پہلے ساؤتھ کوریا گھومنا چاہتی

تھی کیونکہ وہ یہاں کی ٹف اسٹڈی روٹین سے واقف تھی۔ صبح سے رات تک صرف پڑھتے جاؤ، پڑھتے جاؤ! وہ لوگ ''ورک ہارڈ پارٹی ہارڈر'' کے مقولے پر عمل کرتے تھے۔

نورالفجر مکمل تیاری کے ساتھ ساؤتھ کوریا میں موجود تھی۔ بس میں بیٹھ کر اس نے ہر چیز کا غور سے مشاہدہ کرنا شروع کر دیا اور اس کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی وہ صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ یہاں ایسی کیا چیز ہے جو وہ اتنی اٹریکٹ ہو گئی؟ مانا وہ صرف کے۔ہاپ کی وجہ سے یہاں آنے کے لیے پاگل ہو رہی تھی لیکن اب صرف یہ واحد وجہ تو نہیں تھی۔ وہ اس ملک کے لوگوں کے لیے اپنے گھر والوں سے لڑتی رہی تھی۔ کیوں؟ اس کا جواب وہ ڈھونڈے گی۔ اس ملک میں ایسی کیا وجہ ہے جو پاکستان اس جزیرہ نما ملک سے اس قدر پیچھے ہے؟ کچھ بھی ہو وہ تمام وجوہات تلاش کر لے گی اور وہ پرامید تھی۔

www.novelsclubb.com

بس سے باہر جھانکتے ہوئے وہ ہر چیز کو نہایت غور سے دیکھ رہی تھی بلکہ گھور رہی تھی۔ جولائی کے آخر میں وہاں کا موسم درمیانہ تھا لیکن نورالفجر کو گرمی زیادہ محسوس ہو رہی تھی کیونکہ پاکستان میں

اس سے کم گرمی تھی۔بس میں سفر کر کے وہ کافی بور ہو گئی تھی کیونکہ اس کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی اور اسے ثقلین اور عقیل یاد آئے تھے جو فلائٹ کے دوران اس کے ساتھ تھے اور ان تینوں کی فلائٹ کو پچھلی سیٹس پر موجود بچوں نے رو رو کر خراب کیا تھا۔تینوں کا ہی جہاز پر بیٹھنے کا پہلا ایکسپیرینس تھا اور تینوں کا سفر اچھا نہیں گزرا تھا۔بہر حال فلائٹ کے دوران ان دونوں نے نورالفجر کو کافی اچھی کمپنی دی تھی۔وہ دونوں جاتے ہوئے زبردستی اسے اپنا نمبر دے کر گئے تھے کہ اُن سے مدد وغیرہ مانگ لے یا کم از کم رابطہ رکھے اور ظاہر ہے نورالفجر کو اُن ٹین ایجرز کی مدد کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہونی تھی لیکن وہ ان کی مدد کرنے کے لیے رابطہ ضرور کرلے گی۔

بس میں آٹھ گھنٹے سفر کرنے کے بعد وہ ایس این یو کی قریب ترین اسٹاپ پر اتری تھی جو بازار وغیرہ سے کافی دور جگہ تھی۔نور نے اپنا فون نکالا اور عائشہ جہانگیر کو فون ملایا جس سے اس کی بات ایس این یو کے پورٹل پر ہوئی تھی اور اب وہ کال پر ہی بات کر لیا کرتی تھیں۔نور کو عائشہ کے ڈورم میں ہی رہنا تھا اور اب وہ شہر غیار میں ایک دوسرے کی ساتھی تھیں۔مختصر بات چیت کے بعد عائشہ نے

www.novelsclubb.com

اسے صرف پندرہ منٹ رکنے کا کہا کہ وہ آ رہی ہے اور پندرہ منٹ بعد اسے دو لڑکیاں اسکیٹنگ بورڈ پر آتی ہوئی دکھائی دیں۔

عائشہ جہانگیر دراز قد، پیاری اور نور سے کافی صحت مند سی لڑکی تھی جو کہ ایس این یو میں سوشیالوجی پڑھ رہی تھی اور اس کے ساتھ موجود دوسری لڑکی ہاجنگ تھی جو بوسان سے تھی اور ایس این یو میں چائنیز لینگویج کورس کر رہی تھی لیکن فی الحال نور اسے نہیں جانتی تھی۔

"ہیلو نور!" عائشہ نے چہچہاتے ہوئے اسے ہیلو کیا اور اسکیٹنگ بورڈ کو مہارت سے روک کر نور کے گلے لگ گئی۔ اب نور کو پہلی ملاقات میں اتنے پیار کی بھی توقع نہیں تھی لیکن یہ ایس این یو کے اسٹوڈنٹس کی طرف سے خوش آمدید کا طریقہ تھا کہ وہ نئے آنے والے اسٹوڈنٹ کو نہایت گرمجوشی سے ویلکم کرتے تھے اور چونکہ نور کو ائیر پورٹ پر لینے کوئی نہیں آیا تھا اس لیے اس کے ساتھ اسپیشل گیسٹ جیسا سلوک کیا جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو عاشی! تم دو منٹ لیٹ ہو۔" وہ مسکرا کر اسے چھیڑنے لگی جو اسے بتایا کرتی تھی کہ وہ وقت کی نہایت پابند ہے اور کوریا میں وقت کا ضیاع بالکل بھی افورڈ ایبل نہیں ہے۔

"ارے چھوڑو بھی! ویسے تم تصویروں سے زیادہ خوبصورت ہو۔ اس سے ملو یہ ہماری ڈورم میٹ ہاجنگ ہے۔ محترمہ بوسان سے تشریف لائی ہیں اور تم سے ملنے کے لیے بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھیں جیسے تم پاکستان کے وزیر اعظم کی بیٹی ہو۔ میں نے تو سنا تھا کہ یہ کورین لوگ ہم برصغیر والوں کو پسند نہیں کرتے لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ وہ سب جھوٹ تھا۔ شروع شروع میں تھوڑے میسنے ہوتے ہیں بعد میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔" عاشی نے ہنستے ہوئے اردو میں اسے ہاجنگ کے بارے میں بتایا جیسے وہ نور کی برسوں پرانی سہیلی ہو اور نور نے خوش دلی سے مسکراتے ہوئے ہاجنگ سے مصافحہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"انی ینگ ہاسیو۔ (ہیلو)" نور نے مسکراتے ہوئے آگے کو جھک کر کہا۔

"اے اوے!" ہاجنگ نے بھی عاشی کے انداز میں نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو نور اس کی بات پر حیران ہوئی۔

"اس نے ہمارے واٹس ایپ ٹیسکٹ والا سلام کہا ہے۔نیور مائینڈ! تم ڈبلیو اوا ے کہہ دو۔"عاشی نے فوراً اسے سمجھایا۔

"بد تمیز عاشی یہ کیا سکھایا ہے تم نے اسے؟"

"جل جی نی سایو فاجر؟(تم کیسی ہو فاجر؟)"وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

"جو ہایو۔(بہت اچھی)"اپنا نام بگاڑے جانے پر بھی اس نے برا نہیں منایا۔

"انگلش میں بات کرو اس سے آگے میری کورین وفات پا جاتی ہے۔"عاشی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اعلان کرنے والے انداز میں مذاق کیا تو نور ہنسی۔عاشی کو کورین آتی تھی لیکن اسے پسند نہیں تھی۔ وہ کہتی تھی کورین لوگ دو سیکنڈ کی بات کو لمبا کر کے تیس سیکنڈ میں مکمل کرتے ہیں سو کورین کے مقابلے میں انگلش آسان ہے۔

"نائس ٹو میٹ یو ہا جنگ۔"اس نے ہا جنگ سے کہا تو وہ مسکرائی۔

ہاجنگ کا فون بجا اور وہ معذرت کرتی ان دونوں سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی اور وہ عاشی کی طرف متوجہ ہوئی۔ پہلے غور سے اسے دیکھا اور دل سے مسکرائی۔

"یہاں کورین بولے بغیر گزارا کیسے کر رہی ہو عاشی؟" اس نے سرسری سا پوچھا۔

"بھئی گوگل ٹرانسلیٹر زندہ باد اور بیٹا تم ڈورم تو پہنچو۔ فرینچ اور جاپانیز میں بھی بات کرنی پڑے گی۔" باب کٹ بالوں کو لہراتے ہوئے عائشہ نے کہا تھا۔

"اور ڈورم میں کیسی لڑکیاں ہیں؟"

"تمہیں ہر نسل کی چوزیاں ملیں گیں لیکن ہمارے ڈورم میں تین ہی پیس ہیں۔ کورین، جاپانی اور فرانسیسی!"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟ پانچ لڑکیاں ایک ڈورم میں؟" وہ قدرے حیران ہوئی۔

"ہاں! تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں؟"

"لیکن ہم کیسے رہیں گے ؟" وہ اپنے گھر میں بھی اکیلے کمرے میں رہتی تھی اور یہاں پانچ لڑکیاں ؟

"الگ رومز والا ڈورم ہے۔کافی کمفرٹیبل ہے لیکن پیسے تھوڑے زیادہ ہیں۔چل کے دیکھ لو اگر پسند نہ آیا تو تبدیل کروالینا لیکن دوسری صورت میں تمہیں کمرہ شئیر کرنا پڑے گا وہ بھی کسی کورین سے۔" اس نے شکر ادا کیا۔

"میں الگ کمرے میں رہنا پسند کروں گی۔" اس نے سر کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر دیر کیسی ؟" عاشی نے اس کے گلے کے گرد بازو کا گھیرا ڈالا۔

"یہ جو تین لڑکیاں ہیں یہ ڈرنک وغیرہ بھی کرتی ہیں ؟ میرا مطلب کچھ بتاؤ ہماری ڈورم میٹس کے بارے میں۔"

www.novelsclubb.com

"ظاہر ہے نور سب کرتیں ہیں اور اب یہ مت پوچھنا کہ بار وغیرہ بھی جاتی ہیں یا نہیں ؟ سب چلتا ہے یہاں لیکن ڈورم سے باہر۔ڈورم میں اس طرح کی حرکتوں کا نوٹس لیا جاتا ہے سو بے فکر رہو اور

تمہاری وجہ سے مجھے odd one والی فیلنگ نہیں آئے گی کیونکہ میں ان کے ساتھ کہیں نہیں جاتی تھی۔ جاتیں لاہور سے تھیں اور نکلتیں ملتان سے تھیں۔ عجیب اکیلے پن کا احساس ہوتا تھا۔ بٹ ویلکم ٹو سیئول!" عاشی کہتے ہوئے پھر اس کے گلے لگ گئی۔

"ارے عاشی اب مل کر اس شہر کا چپہ چپہ چھانیں گے۔" اس نے بھی پر جوش سے انداز میں کہا۔

"زندگی بڑی پیاری چیز ہے نور! اس لیے یہ بہت کم وقت کے لیے میسر ہوتی ہے۔ کیوں نا ابھی سے مشن پر نکلیں؟"

"مجھے سونے کی جگہ دے دو پہلے! مشن کل پر چھوڑتے ہیں۔" وہ سفر کی وجہ سے تھکی ہوئی تھی اور فی الوقت صرف سونا چاہتی تھی نا کہ سئیول گھومنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد ہاجنگ واپس آگئی اور نور کا سامان ایک ٹیکسی میں رکھوا کر وہ لوگ ڈورم تک آئے۔

کوریا کی تو ٹیکسی بھی وی آئی پی تھی اور نور یہ سوچ کر ہی مسکرا دی۔اسے کوریا کی ہر چیز سے محبت تھی۔

****

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایک آرمی آفیسر اس حد تک عقل کا اندھا ہو سکتا ہے۔" وہ خفا سی اونچی آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔

"میں سمجھا نہیں۔" مارک نے وضاحت طلب کی۔

"ایک انجان لڑکی سے کسی کے بھی کہنے پر نکاح کر لیا اور۔۔۔"

"میں نے کسی کے کہنے پر نہیں آیان کے کہنے پر شادی کی ہے۔" اس کی بات ختم ہونے سے پہلے مارک نے کہا۔یہ ان دونوں کی باقاعدہ پہلی بات تھی جو انہوں نے مریم کے گھر سے ایئرپورٹ اور

سیئول سے لے کر بوسان تک کی تھی کیونکہ اب وہ دونوں گھر میں اکیلے تھے۔وہ جان چکا تھا مریم اس سے لڑنا چاہتی ہے سو وہ بھی تیار تھا اور مریم مارک کی طبیعت سیٹ کرنا چاہتی تھی۔

"اس قدر اندھا اعتماد ہے آپ کو آیان پر؟" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"جس نے جھوٹ بول کر آپ کا مجھ سے نکاح کروایا ہے۔" مارک نے ابرو بھینچ کر پہلی مرتبہ اسے غور سے دیکھا۔بلاشبہ وہ خوبصورت تھی لیکن چہرے سے واضح طور پر بیزاریت کا تاثر نظر آرہا تھا۔

"کیسا جھوٹ؟" وہ پزل ہوا اور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔مریم اس سے دور ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یہی کہ میں طلاق یافتہ ہوں۔" اپنی طرف سے اس نے مارک پر پہاڑ گرائے تھے۔

"بس؟" مارک نے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا تو مریم نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"تو کیا آپ پہلے سے جانتے ہیں؟" مریم پھر سے کھڑی ہو گئی۔اصل شاک تو اب لگا تھا کہ مارک سب کچھ جانتا تھا۔

"آیان بھائی ہے۔اس پر یقین ہے تو کیسے واقف نہ ہوتا؟"

"مجھ سے شادی صرف آیان کے کہنے پر کی ہے؟ اگر وہ کسی لڑکی کو بھی آپ کے سامنے لے آتا تو آپ شادی کر لیتے؟" حیرت سی حیرت تھی مریم کے انداز میں۔

"شاید!" مارک نے صاف گوئی سے کہا۔

"آپ ایک طلاق یافتہ لڑکی سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے صرف آیان کی وجہ سے؟" وہ شدید شاک میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ طلاق یافتہ کیا چیز ہے ام مریم؟ میں تو اس لڑکی سے بھی شادی کر لیتا جس کو تین مرتبہ شادی کرنے کے بعد طلاق ہوئی ہوتی اگر اسے آیان نے میرے لئے پسند کیا ہوتا اور اگر تم مجھے یہ باور

کروانا چاہ رہی ہو کہ میں نے تم سے شادی کر کے غلطی کی ہے تو مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتا ہوں میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔ایسے اٹھا کر نہیں لایا تمہیں نکاح کر کے لایا ہوں۔اب تم ہمارے رشتے کو قبول کرنے میں کتنا وقت لیتی ہو تمہاری مرضی ہے اور میرے ساتھ رہتے ہوئے انشااللہ تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔اگر تم تعاون کرو اور حالات کا سامنا کرو تو ہم ایک اچھی زندگی گزار سکتے ہیں۔"وہ اب تقریر کرنے کے بعد سکون سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں پڑھنا چاہتی ہوں۔"مریم نے ہار مان کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا فکشن؟"مارک نے پوچھا۔

"میں اپنا تھیسز اور پی ایچ ڈی کی ڈگری کمپلیٹ کرنا چاہتی ہوں۔"مریم نے سنجیدگی سے کہا۔

"تھینک گاڈ! فائینلی تم کسی کام کی بات پر آئی ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ پورا ہفتہ ہماری لڑائی ہی ہو گی اور آیان نے اس لڑائی کے لیے مجھے اسپیشل ٹرینگ دی تھی۔"وہ اب ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"میرا کمرہ کہاں ہے؟" مریم نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آیان کا گھر ہے میرا گھر سیئول میں ہے چند دن تک ہم وہاں چلے جائیں گے۔" مارک نے بتایا۔

کورین لوگ Seoul کو سول بولتے ہیں لیکن لکھنے میں یہ سیئول لکھا جاتا ہے اور کوریا سے باہر اسے سیئول ہی بولا جاتا ہے۔

"آپ اتنا آیان پر کیوں ڈیپینڈ کرتے ہیں؟" وہ خفگی سے پوچھ رہی تھی۔ یقیناً مارک سانس بھی آیان کی مرضی سے لیتا ہوگا۔

"ایسا تو کچھ نہیں ہے۔ مجھے ضرورت تھی اس نے مدد کر دی بس!" مارک جانتا تھا اب وہ غصہ کرنے لگی ہے لیکن اس نے سرد آہ بھر کر فرمائش کی۔

www.novelsclubb.com

"میرا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کب کروائیں گے؟"

"جب تم کہو!" مارک نے مسکرا کر کہا۔

مریم نے ایک نظر غور سے اسے دیکھا۔اتنا برا بھی نہیں تھا وہ کورین! خیر اب برا لگ بھی جائے تو کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا ابو نے نا جانے کن لوگوں پر اعتماد کر کے ان کے ہمراہ کر دیا تھا۔

"مجھے کسی ہاسٹل میں رہنا ہے۔کم از کم تب تک جب تک میری پڑھائی ختم نہیں ہو جاتی۔"

"ناممکن! تمہیں میرے گھر میں رہنا ہے۔"مارک نے صاف انکار کیا۔

"میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔"

"اگر تم بوجھ ہوتی تو میں ساتھ لانے کا تردد بھی نہیں کرتا اینڈ پلیز میرے بارے میں اپنے دل سے سارے شکوک و شبہات نکال دو اور اچھا سوچو! میں پاکستانی مرد نہیں ہوں۔"مارک نے شائستہ انگریزی میں کہا۔اس کا لب و لہجہ ایشیائی تھا لیکن وہ لوگ انگلش میں ہی بات کر رہے تھے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی ملکی زبان سے ناواقف تھے۔

پاکستان میں انگریزی زبان نہ آنا بہت سے لوگوں کے لیے سر درد ہوتا ہے لیکن جنوبی کوریا میں ہائی اسکول تک انگلش نے آپ کی جان جوکھوں میں ڈالی ہوتی ہے اور اس زبان کے سبجیکٹ میں فیل ہونا ایک سال بعد دوبارہ امتحان دینے کے مترادف ہے کیونکہ یہ زبان وہاں بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے جتنی پاکستان میں!

"مرد کہیں کا بھی ہو ایک سا ہوتا ہے۔"

"تمہیں پہلے ایک لینگویج اسکول سے کورین زبان سیکھنے کا کورس کرنا پڑے گا اس کے بعد تم کسی یونیورسٹی میں داخلہ لے سکتی ہو۔" اس کی بات کو مزید نہ بڑھاتے ہوئے مارک نے کام کی بات بتائی تو مریم نے برا سا منہ بنایا کہ اب ایک نئی زبان بھی سیکھنی پڑے گی۔

www.novelsclubb.com

مارک کی بات پر مریم کچھ نہ بولی تو مارک نے ہی مزید کہا۔

"فی الحال ہمیں آرام کی ضرورت ہے اس لیے ہم لوگ یہ نیچے والا کمرہ استعمال کریں گے جتنے دن یہاں رہیں گے۔اوپر آیان کا کمرہ ہے اور میں نہیں چاہتا ہم اس کا کمرہ استعمال کریں۔" مارک نے اسے بتایا اور نیچے موجود دو کمروں میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

سفر کی وجہ سے وہ کافی تھک چکے تھے اس لیے سونا ضروری سمجھا۔ مسلسل 30 گھنٹے سے وہ لوگ سفر میں تھے کیونکہ وہ لوگ بھی اسی فلائٹ سے آئے تھے جس سے نورالفجر آئی تھی یعنی وہ لوگ اسلام آباد سے قطر ائیر پورٹ پر اترے پھر وہاں سے سیئول اور وہاں سے آگے انہوں نے بس پر سفر کیا تھا اور اب ان دونوں کو ہی نیند کی اشد ضرورت تھی۔ جس پورشن میں وہ لوگ تھے وہاں دو کمرے اور ایک واش روم تھا۔لونگ روم کے ساتھ اوپن کچن تھا۔نیلے اور سفید رنگ کے ملاپ سے بنا گھر چھوٹا سا تھا جیسا کہ کورین ہاؤس ہوتے ہیں لیکن خوبصورت تھا شاید رہنے والا بہت صفائی پسند تھا۔

www.novelsclubb.com

*****

عاشی اور ہاجنگ کے ساتھ وی آئی پی ٹیکسی پر وہ ڈورمیٹری پہنچی۔ تین ہزار کرایہ جب بنا تو نور نے خود ہی ادا کر دیا کیونکہ اسی کے سامان کی وجہ سے ٹیکسی کرنی پڑی تھی اور خود مختار تو وہ شروع سے ہی تھی۔

بہر حال ساؤتھ کوریا سستا نہیں تھا! اس بات کا اندازہ اسے ابھی ٹھیک سے ہونا تھا۔

وہ ڈورم کو باہر اندھیرے میں صحیح سے نہیں دیکھ سکی تھی کہ بلڈنگ کی اونچائی کتنی ہے لیکن عاشی کے ساتھ لفٹ سے پانچویں فلور پر اترتے ہوئے اس نے حیرانی ضرور ظاہر کی تھی۔ ہاجنگ کسی دوست سے ملنے اس کے ڈورم گئی تھی۔ عاشی کسی ماہر کی طرح اس کے دو بیگ گھسیٹتی آگے بڑھتی ہوئی اسے بریفنگ بھی دے رہی تھی اور وہ غور سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے اپنا ہینڈ کیری سنبھالے ہوئے تھی۔ ہر چیز مشینز کے ساتھ منسلک تھی کیونکہ کوریا ایڈوانس ٹیکنالوجی کا گھر تھا۔ ڈورم کا پانچواں فلور اس وقت سفید روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ وہ بھی عاشی کے پیچھے چلتی راہداری عبور کرتی

www.novelsclubb.com

آگے بڑھتی گئی۔ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ نیچے کو جھانک رہی تھی جہاں اسے اکادکا اسٹوڈنٹس نظر آرہے تھے۔آج کل اسٹوڈنٹس کم ہی تھے اور لڑکوں کے ڈورم الگ اور لڑکیوں کے الگ تھے۔

عاشی ایک دروازے کے باہر کھڑی اپنی جیب کھنگال رہی تھی۔پھر اس نے دروازے کے باہر موجود مشین میں کارڈ ڈالا اور دروازہ کھل گیا۔کارڈ ویسا تھا جیسے کریڈٹ کارڈ ہوتے ہیں لیکن یہ اسٹوڈنٹس کو یونیورسٹی یا ڈورم انتظامیہ کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔دروازہ کھول کر عاشی اندر گئی۔پہلے اپنا بیگ کندھے سے اتارا جس میں اسکیٹنگ بورڈ تھا اور پھر جاگرز اتارے۔

نور بھی اس کی تقلید میں اندر آگئی۔اس نے بھی دروازے کے پاس اپنے شوز اتارے۔ڈورم چھوٹا سا تھا تین کمرے ایک طرف اور دو کمرے ایک طرف آمنے سامنے تھے۔دروازے کے ساتھ ہی

www.novelsclubb.com

واش روم تھا اور اس کے ساتھ باتھ روم۔دروازے کے سامنے بھی کمرہ تھا اور جب تھوڑا آگے بڑھو تو بائیں جانب چھوٹی سی راہداری تھی جس کے ختم ہوتے ہی کچن تھا جہاں پانچ کرسیاں اور ٹیبل لگائی گئی تھیں جو کہ سائز میں کافی چھوٹی تھیں لیکن آسانی سے بیٹھا جا سکتا تھا۔

"یہ سنبالجنگ (جوتے رکھنے کی جگہ) ہے اور اندر صرف سلیپر پہنے جاتے ہیں۔ باہر استعمال والے جوتے یہیں اتارے جاتے ہیں۔" اتنا تو اسے بھی پتہ تھا کہ کورین گھروں میں جوتے اتار کر داخل ہوا جاتا ہے لیکن وہ مسکراتے ہوئے عائشہ کو سن رہی تھی۔ اسے یہ چھوٹی موٹی باتوں کو فالو کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن وہ آج پہلی مرتبہ یہاں آئی تھی تو ایسا تاثر دینا اچھی بات نہیں تھی۔

"اور یہ ہمارا چھوٹا سا ڈورم ہاؤس ہے جس میں پانچ کمرے ہیں، ایک کچن ہے، ایک باتھ روم ہے اور ایک واش روم ہے یعنی کہ ٹوائلٹ! میرا روم نمبر سی ہے اور تمہارا روم نمبر بی ہے۔ اے ہا جنگ کا ہے، ڈی سلینا کا ہے جو فرانسیسی ہے اور ای ہیکاری کا ہے جو مجھے ان کورین کی طرح ہی نظر آتی ہے لیکن وہ جاپان سے ہے اور ایک بات دماغ میں بٹھالو کہ ہیکاری سے کوئی جسمانی جنگ نہیں مول لینی۔ وہ جمناسٹک مقابلوں کی کھلاڑی ہے۔" وہ وہیں کھڑے ہو کر سر ہلاتے ہوئے عاشی کو یقین دلانے لگی کہ وہ اسے سن رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ سلیپر پہن لو اور فریش ہو جاؤ۔ میں تمہارے کمرے میں سامان رکھ لیتی ہوں۔" نور کا سامان لکڑی کے فرش پر رکھ کر اس نے نور سے کہا۔

"یہ ابتدائی پروٹوکول ہے یا تم واقعی اتنی اچھی ہو؟" وہ سر سے اسکارف اتارتے ہوئے اس سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکی۔

"تم نے کچھ کھانا ہے؟ نہیں کھانا تو سو جاؤ۔ صبح ملاقات ہو گی۔" عاشی نے شانے اچکاتے ہوئے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا اور نور کی بات کو مذاق میں اڑایا۔ نور کی نظر اندر پڑی۔

"یہ کمرہ ہے؟" وہ حیرانگی سے کہتے ہوئے عاشی سے پہلے اندر چلی گئی۔

"جب میں یہاں ایک سال پہلے نئی نئی آئی تھی تو ایسا شاک مجھے بھی لگا تھا لیکن اب میں آسانی سے رہ لیتی ہوں۔" وہ کمرہ تھا لیکن نور کے لیے وہ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔ لمبائی تو کافی تھی لیکن کمرے کی

چوڑائی بہت کم تھی کہ ایک سنگل بیڈ لگا ہوا تھا اور ساتھ میں چلنے کی تھوڑی سی جگہ۔ پاکستان میں اتنا چھوٹا تو اس کے گھر کا اسٹور روم بھی نہیں تھا لیکن وہ بھول گئی کہ نہ تو یہ گھر ہے اور نہ پاکستان!

"عاشی یہاں میں رہوں گی؟" تھوک نگلتے ہوئے اس نے استفسار کیا۔

"ظاہر ہے اپنے خاندان والوں کو تو نہیں لا سکتی۔"

"لیکن یہ بہت چھوٹا ہے اور میں جو اتنا سامان لائی ہوں وہ کہاں رکھوں گی؟" وہ منمنائی۔

"سامان آسانی سے فکس ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھو کپڑے لٹکانے کے لیے کبرڈ ہے اور ساتھ ہی شکل دیکھنے کے لیے شیشہ بھی موجود ہے۔" سنگل بیڈ کے پاؤں والی طرف ایک الماری تھی عاشی نے اسے کھول کر تفصیل سے بتایا۔

"یہاں تم جوتے رکھ سکتی ہو لیکن میں نے اپنے سارے جوتے اپنے بیڈ کے نیچے گھسائے ہوئے ہیں کیونکہ میرے کپڑے بہت زیادہ ہیں اور تمہارے تو بیڈ کے نیچے بھی کمپارٹمنٹ بنے ہوئے ہیں۔کافی جگہ ہے بھئی تمہارے کمرے میں،اب ناشکری مت بنو۔"الماری کے نچلے دراز کو کھول کر اس نے بتایا۔نور نے اسکارف بیڈ پر رکھا اور اپنے بالوں کی چٹیا کھولنے لگی۔

"یہ سارے کیبن بھی خالی ہیں چاہے تو کھانے کا سامان رکھو،چاہے میک اپ کا سامان رکھو اور کتابیں بھی رکھ سکتی ہو۔"بیڈ کے اوپر آٹھ کیبن اوپر نیچے بنے ہوئے تھے۔(چار اوپر اور چار اس کے نیچے)عاشی بیڈ پر چڑھی باری باری سارے کیبن کھول کر اسے بتا رہی تھی کہ سارے خالی ہیں۔

"اور یہ جو اتنے بڑے بڑے بیگ لے کر آئی ہو،یہ یہاں بیڈ کے نیچے بھی رکھ سکتی ہو اور وہاں سائیڈ پر بھی۔"عاشی نے زمین پر بیٹھ کر اسے بتایا اور بیڈ کے نیچے موجود کمپارٹمنٹ نکال کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ان چھوٹے ڈبوں میں اتنے بڑے بیگ نہیں آئیں گے تم وہاں سائیڈ پر ہی رکھ لینا۔" وہ کمپارٹمنٹ بھی کوئی آٹھ کے قریب تھے اتنے بڑے کہ اس میں جوتے، کوٹ اور ایکسٹر اسامان آسانی سے رکھا جاسکتا تھا۔

"اپنے شیمپو، فیس واش وغیرہ اگر تم کسی سے شیئر نہ کرنا چاہو تو اپنے کمرے میں یا باتھ روم کے لاکر میں رکھ سکتی ہو ورنہ میں تو ہیکاری کا شیمپو استعمال کرتی ہوں۔ جاپان کا خالص شیمپو! اب کیا رہتا ہے تمہارا؟ اور یہ رہی بیٹھ کر پڑھنے کی جگہ۔" وہ اسٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی۔

"یہاں بیٹھ کر اگر مزہ نہ آئے تو کامن روم میں چل کر بھی پڑھ سکتی ہو۔ خوبصورت لڑکوں کو دیکھ کر سبق جلدی یاد ہو جاتا ہے۔" وہ بس اس کی بات پر مسکرا کر ہی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اور دیکھو یہاں سے باہر کا ویو بھی بہت اچھا ہے، سامنے جگمگاتی روشنیاں، لمبی لمبی بلڈنگ، تمہیں ایسا لگے گا کہ تم بائیسویں صدی میں چلی گئی ہو۔ اب کیا خیال ہے اپنے کمرے کے بارے میں؟ اور کونسا سامان رہ گیا ہے؟"

"بالکل کارٹونز والا کمرہ ہے۔anime والا! لیکن یہ نوبیتا کے کمرے سے بھی چھوٹا ہے۔" وہ آخر میں بس اتنا ہی کہہ سکی۔ لمبے سیاہ بال اس کی کمر پر بکھر گئے تو اسے کچھ راحت کا احساس ہوا ورنہ یوں لگ رہا تھا کسی نے بالوں کو جکڑا ہوا تھا۔

"لیکن اب تمہارا ہے اور شکر کرو سامان رکھنے کے جگہ ہے اور سونے کے لیے بیڈ وہ بے چارہ تو زمین پر سوتا تھا۔" عاشی نے بھی کہا۔

"میں سونا چاہتی ہوں۔" وہ واقعی تھک گئی تھی۔

"روم ٹمپریچر اپنے حساب سے سیٹ کر لو اور... یہ رہا تمہارے کمرے کا ریموٹ!" اسٹڈی ٹیبل کی دراز سے ایک ریموٹ کنٹرول نکال کر عاشی نے اسے تھمایا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے گھر کال کر کے بتایا؟"

"ہاں بابا کو میسج بھیج دیا ہے۔ کال پہ صبح بات کروں گی۔"

"اور کورین سم کارڈ وغیرہ کل خرید لینا اور سنو او گیگا (فائیو جی بی) والا کارڈ لینا ورنہ تم صرف ڈیٹا آن کرو گی اور دو جی بی ختم ہو جائے گا اور زیادہ ڈیٹا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وائی فائی۔۔۔ وہ بھی فائیو جی پورے ملک میں فری موجود ہے۔" او کا مطلب پانچ اور گیگا کا مطلب GB ہوتا ہے۔

عاشی اسے سب کچھ سمجھا لینا چاہتی تھی جسے یہ سب حفظ تھا لیکن خیر کسی کسی کے سامنے انسان کو بیوقوف بن جانا چاہیے، اس میں حرج ہی کیا ہے؟

"اور تو اور اگر واٹس ایپ اپنے پاکستانی رشتے داروں کے لیے رکھنا چاہتی ہو تو مرضی ورنہ یہاں kakao talk چلتی ہے اور اس کے کچھ فیچرز واٹس ایپ جیسے ہی ہوتے ہیں۔ ادھر سب وہی استعمال کرتے ہیں ڈاؤن لوڈ کر لینا۔"

www.novelsclubb.com

"او کے عاشی اب باقی کی معلومات کل کیونکہ کل بہت کام ہیں لیکن اس سے پہلے آرام اور یہ باقی سب کہاں ہیں؟" وہ اپنا بھورے رنگ کا بیگ بیڈ پر رکھ کر کھولتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"ہیکاری تو جاپان سے واپس نہیں آئی۔ سلینا کا ارادہ بوسان میں چھٹیاں گزارنے کا ہے۔"

"اور تم ادھر کیوں رک گئی؟"

"میرا سیئول سے ہی دل نہیں بڑھتا۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ویسے تمہارے بال کافی پیارے ہیں۔" عاشی نے تعریف کی۔

"شکریہ! ماضی میں گنجا ہوتے ہوتے بچی ہوں۔" اس نے اپنا سلیپنگ سوٹ نکالا اور لوشن نکال کر بیڈ پر اچھالتے ہوئے اسے بتایا۔

"اور تو اور میرے گھر والوں کو میرے سفید بال بھی نظر آتے تھے۔" وہ ہنستے ہوئے بتانے لگی۔

"ویسے تم یہاں کیا پڑھ رہی ہو؟" اسے بھول گیا تھا کہ عاشی یہاں کیا کر رہی ہے۔

"میں یہاں سوشیالوجی پڑھ کر ریسرچر بن رہی ہوں اور تمہیں بار بار کیوں بتانا پڑتا ہے؟"

"بلکھڑ ہوں نا میں!" وہ ہنستے ہوئے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ فریش ہو کر اپنا بستر ٹھیک کر رہی تھی جب عاشی اس کے کمرے میں آئی۔

"یہ لو جی کورین چائے! پیو اور موج کرو۔"

"اس میں کوریا نظر آئے گا؟" اس نے شیشے کا درمیانے سائز کا کپ لیتے ہوئے پوچھا۔

کورین لوگ چائے میں دودھ نہیں ڈالتے اور اکثر لوگ بغیر چینی والی چائے بھی پسند کرتے ہیں اور جنوبی کوریا میں چائے سے زیادہ کافی کو فوقیت حاصل ہے۔

نور نے چائے کا سپ لیا۔ کچھ پل رکی اور مسکرائی۔ کیا بات ہے کورین چائے کی!

"چائے کے لئے شکریہ عاشی۔"

"میں شکریہ کے طور پر کورین لوگوں کی طرح کھانے کا سامان لینا زیادہ پسند کرتی ہوں لیکن ابھی تم نئی ہو اس لیے بخش دیا۔ چائے ختم کرو اور سو جاؤ۔" اور نور نے ایسا ہی کیا۔ اسے سخت نیند کی ضرورت تھی۔

"او سیئول! سرنگھیو۔(او سئیول! میں تم سے محبت کرتی ہوں)"اس نے مسکرا کر کہا۔ایک لمحے کو اسے آیان کا ریکشن یاد آیا۔

"ایڈیٹ!"وہ منہ میں بڑبڑائی۔

آنکھیں بند کرتے ہی وہ سو گئی کیونکہ اسے شدید نیند آئی ہوئی تھی اور ایسی نیند شاید ہی کوریا میں دوبارہ نصیب ہو۔

******

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے اس نے ایک اچٹتی نگاہ خبیب پر ڈالی جو کافی کا کپ پکڑے اپنی کولیگ سے کچھ کہہ رہا تھا۔وہ کافی بیزار سا کیمرہ مین کے پاس کھڑا سارا انتظام ہوتے دیکھ رہا تھا۔ایک گھنٹے کے انٹرویو کے لیے وہ پچھلے دو گھنٹے خبیب کی وجہ سے ضائع کر چکا تھا۔

"سب ایک دم الرٹ رہنا۔آج کے شو کی ریٹنگز بہت آئیں گی۔"خبیب فائنل تیاری کر چکا تھا اور اونچی آواز میں سب سے کہہ رہا تھا۔وہ اس کے سامنے آ کر رکا۔

"واہ باس!آج کا شو کمال ہونے والا ہے۔اتنے اداس کیوں لگ رہے ہیں؟"روحان کی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے وہ مسکرایا۔روحان کا انٹرویو ہو اور ریٹنگز نہ آئیں ہو ہی نہیں سکتا!

"تم کوئی پرسنل سوال نہیں پوچھو گے۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں وہی پوچھوں گا جو آپ کے ڈائی ہارٹ فینز سننا چاہتے ہیں۔"اس نے بھی بے نیازی سے کہا۔

"تمہارا چینل بند کروا لوں گا۔"اس نے اپنے فون پر آنے والا نوٹیفکیشن چیک کرتے ہوئے دھمکی دی۔

www.novelsclubb.com

"فاؤنڈر کون ہے باس؟"خبیب باز نہیں آیا۔وہ بھی بس خفگی سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ گرے شرٹ میں ملبوس وہ سنجیدہ سا علیزے کا گڈ لک کا میسج پڑھ رہا تھا۔

علیزے وہ واحد انسان تھی جو کہیں بھی ہو روحان سکندر کو نہیں بھولتی تھی۔اپنے انٹرویو کی وجہ سے وہ علیزے کو ائیر پورٹ پر سی آف کرنے نہیں جا سکا تھا اور علیزے امریکہ کی فلائٹ سے بھی اسے میسج بھیج رہی تھی۔اسے معلوم تھا کہ اس کے دوستوں میں سے کم از کم کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہے خاص کر آیان کے پاس کہ وہ اسکا انٹرویو دیکھیں لیکن علیزے وقت نکال کر دیکھ ہی لیا کرتی تھی۔بہر حال وہ اپنے دوستوں کی دل سے قدر کرتا تھا چاہے وہ بچپن کے دوست ہوں یا کام کے دوران بننے والے ہوں۔

"کافی لیں گے؟"خبیب نے اس کا موڈ آف محسوس کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

کافی،چاکلیٹ اور ماں کی ڈانٹ اُن چند چیزوں میں شمار تھیں جن سے روحان کا موڈ فوراً ٹھیک ہو جایا کرتا تھا۔

"موکا!(Mocha)"اس نے مختصر سا اپنی پسند کا بتایا۔موکا کافی میں کافی مکسچر کی مقدار دودھ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جو دماغ کے ہر حصے کو فریش کر دیتی ہے۔روحان سکندر کے لیے کافی کی کوئی بھی قسم ڈوپامین کا کام کرتی تھی کیونکہ کیفین اس کی "اور کام،اور کام" کرنے والی صلاحیت کو بڑھا دیتی تھی۔

"یار دیکھو ذرا کون سی کافی کا نام ہے۔باس کے لیے لے آؤ ورنہ انہوں نے انٹرویو کو فلاپ کرنا ہے۔"خبیب نے پاس کھڑے لڑکے سے کہا کیونکہ اسے کافی کی اقسام کا اتنا علم نہیں تھا۔اس کے پاس کرنے کو اور بھی بہت سے کام تھے۔

اس نے روحان کے کوٹ پر ریکارڈر مائیک سیٹ کیا اور جا کر اپنی کرسی سنبھال لی۔پہلے فوٹو گرافر نے چند تصاویر اتاریں اور اس کے بعد انٹرویو شروع ہوا جو کہ ٹی وی اور ان کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر لائیو آنے لگا اور ایک مرتبہ پھر سے روحان سکندر کو پورا پاکستان سننے لگا۔

خبیب 'ابتدائی تعارف کے بعد روحان کی طرف متوجہ ہوا۔

"بہت شکریہ روحان سکندر کہ آپ نے اپنی ٹف روٹین سے ایک مرتبہ پھر ہمارے لیے وقت نکالا۔ ہم جاننا چاہیں گے کہ آج کل آپ کن پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں۔ آپ کا اگلے چند سالوں کا کیا پلان ہے؟"

کیمرہ روحان کی جانب موڑا گیا۔ وہ باوقار اور وجیہہ مرد چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لیے خبیب کو دیکھ رہا تھا۔

"ویل یو آر ناٹ ویلکم خبیب! اور میں آج کل کسی پراجیکٹ پر کام نہیں کر رہا لیکن "کام" کر رہا ہوں۔ میں PBS کے لیے کام کر رہا ہوں اور میرا خیال ہے یہ کام صرف انسانیت کی خاطر کیا جا رہا ہے۔ پاکستان بلڈ سوسائٹی (PBS) کا پلان چند ماہ پہلے ہی میں نے اپنی ٹیم سے ڈسکس کیا ہے جس پر ہمیشہ کی طرح مجھے پازیٹیو رسپانس ملا ہے الحمدللہ اور ہم اسی پر محنت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں ہمارے ملک میں ویلفیئر سوسائٹیز اور خدمتِ خلق کرنے والے سینکڑوں لوگ موجود ہیں جو ضرورت مند کی کسی نہ کسی طرح مدد کرتے ہی رہتے ہیں۔ ان کا اجر تو اللہ پاک ہی دے گا لیکن ایسے

www.novelsclubb.com

ہی جب کسی ضرورت مند کو کسی کی زندگی بچانے کے لیے خون کی ضرورت ہو تو میرا خیال ہے ایسے لوگوں کی ضرورت بہت کم پوری ہوتی ہے اور جب تک خون وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے انسان زندگی کی بازی ہار جاتا ہے سو مجھے پاکستان کو کھڑا کرنے کے لیے قیمتی جانوں کو ضائع ہونے سے بچانا ہے جس کے لیے ہم پی بی ایس کو شروع کر رہے ہیں اور مجھے بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اس کے پہلے Volunteers (رضاکار) میرے DOP کے ہی شیر ہیں۔"

"اس کام میں آپ کو کتنا پیسہ لگانا پڑ رہا ہے اور کتنا وقت آپ اس کام کو دیتے ہیں کیونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے آپ کو ایک دن میں چالیس گھنٹے کام کرنے کی عادت ہے۔" خبیب نے مسکراہٹ دبا کر سوال پوچھا کیونکہ آج کل روحان سکندر کی جیب خالی ہوتی تھی اور کام واقعی زیادہ تھا اور وہ دعا کرتا تھا کہ ایک دن میں چند گھنٹوں کا اضافہ کر لیا جائے کہ وہ اپنے کام آسانی سے کر سکے۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کاموں کے لیے پیسوں کی نہیں بڑے دل کی ضرورت ہوتی ہے خبیب! ہر شہر میں الگ کیمپ بنانے کے لیے ہمیں لوگوں کی اور جگہ کی ضرورت ہے۔ اب چونکہ میں ایک غریب انسان

ہوں تو یہ دو چیزیں مینج کرنا چیلنجنگ ہو گا لیکن ہو جائے گا کیونکہ جگہ کہیں بھی بن جائے جب تک لوگ نہیں آئیں گے یہ کام نہیں چل سکے گا۔دوسری بات اس کام سے لوگوں کو آگاہی ملے گی تو وہ خون ڈونیٹ کرنے کے لیے آگے آئیں گے اور قیمتی جانیں بچانے میں اپنا کردار ادا کریں گے اور جہاں تک میرے وقت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے میں اس کام پر آج کل کافی وقت صرف کر رہا ہوں کیونکہ کوئی بھی کام جو آپ شروع کرتے ہیں وہ آپ سے تین چیزیں مانگتا ہے۔آپ کا ٹائم،آپ کی محنت و لگن اور آپ کی ڈیوشن !Devotion سے مراد یہ ہے کہ آپ کا یقین کتنا ہے؟سب سے پہلے اپنے رب پر، پھر اپنی محنت پر اور پھر اس کام کے آگے چلنے پر۔آپ کتنے پر امید ہو اور کتنے پازیٹو ہو اپنے کام کو لے کر! ساری گیم اس دماغ کی اور اس دل کی ہے۔اسے trackable رکھنا ہے یعنی کہ چلنے کے قابل بنانا ہے کہ یہ وقت کے ساتھ آپ کے ساتھ پنگے نہ کرے اور اپنا راستہ نہ بھولے۔"

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب آپ مستقبل میں اس کام پر پیسہ لگائیں گے ؟" روحان نے خفیف سی نگاہ اس پر ڈالی جو اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور اتنے لمبے جواب کے بعد بھی خبیب نے وہی سوال کیا۔

"ویل مجھے پیسے تو لگانے ہیں اس کام پر۔" اس کے دماغ نے دس سیکنڈ میں حساب لگایا کہ حدیقہ بیگم کے پاس پڑی جیولری بیچ دی جائے تو اسے کتنے پیسے مل سکتے ہیں۔

"لیکن امید ہے کچھ عرصے تک ڈونیشنز بھی اکھٹی ہو جائیں گی۔" پیسے اتنے زیادہ بھی نہیں تھے !

"آپ کے پاس پیسے کہاں سے آئیں گے ؟" خبیب کا سوال اب بھی وہی تھا جو کہ کافی پرسنل تھا خیر لائیو شو میں وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا لیکن روحان کا دل کیا کہ خبیب کے سر پر کچھ دے مارے۔

"میرا خیال ہے مجھے بالی ووڈ اور ہالی ووڈ میں کچھ فلمیں سائن کرنی چاہییں !" اس نے بے نیازی سے آنکھیں گھما کر جواب دیا کہ شاید ایسا کرنے سے وہ میلینری بن جائے۔ خبیب ہنسا۔

"آپ کر سکتے ہیں!" خبیب نے اسے حوصلہ دیا۔

"آف کارس میں ہینڈسم ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میر پور میں اقبال عالم کے گھر کے لاؤنج میں اگر نگاہ ڈالی جائے تو ہاتھ میں پیسٹری پکڑے عینی بڑے شوق سے ٹی وی کا والیم اونچا کئے روحان کا انٹرویو سن رہی تھی۔

"PBS کو شروع کرنے کے لیے آپ کی انسپائریشن کون تھا؟"

"جب میں نے یہ پلان بنایا تھا اور اس پر کام شروع کیا تھا تو آنیسٹلی اسپیکنگ میری انسپائریشن میرے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا جس نے میرے دماغ میں ایسا بہترین آئیڈیا دیا لیکن چند دن پہلے تھلیسیمیا کی وہ بچی جس سے میری ملاقات سوات میں ہوئی تھی۔ وہ میرے لئے انسپائریشن بن گئی تھی اور میں نے اپنے اس کام کو اُس بچی کی وجہ سے اپنے ہر کام سے اوپر رکھا ہوا ہے تاکہ میں وقت پر

کسی کی مدد کر سکوں۔اگر پلوشے جان مجھے دیکھ رہی ہے تو آئی مس یو بچے!"اس نے کیمرے میں دیکھتے ہوئے بائیں آنکھ ونک کی جو صرف پلوشے کو اشارہ تھا کسی خاص چیز کا!

اگلے سوال پر روحان سکندر مسکرایا تو سوات کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیڈ پر بیٹھی بچی بھی مسکرائی!

بچی کے سامنے ٹیبلیٹ کھلا پڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں خون کی ڈرپ لگی ہوئی تھی۔وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"اس ملاقات میں ایسا کیا تھا؟"

****

چند روز قبل۔

www.novelsclubb.com

آیان کے ساتھ نورالفجر کے بارے میں بات کر کے وہ غصے میں کمرے سے نکلا تھا لیکن سامنے نور کو دیکھ کر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا لیکن وہ کسی بھی وجہ سے نورالفجر کو کچھ غلط نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔اسی لیے اسے اگنور کر کے وہ ہوٹل سے نکل آیا۔

ہوٹل کے باہر کچھ دور چلا تھا کہ اسے دریائے سوات کے پاس سے گزرتے ہوئے چند بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے۔لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نے کچھ ابزرو(observe) کیا اور ڈھلوان پر سے نیچے آگیا۔اس نے جاگرز اور بوٹ اتار کر جینز کو تھوڑا اوپر فولڈ کیا اور پاؤں ٹھنڈے پانی میں ڈالے تو راحت کا احساس ہوا۔تھوڑے سے فاصلے پر وہ بچی بھی ایسے ہی پاؤں پانی میں ڈالے اداس بیٹھی تھی۔بظاہر اس بچی کو دیکھتے ہوئے وہ آیان کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ کسی کی کیوں نہیں سنتا؟

www.novelsclubb.com

"روحان سکندر؟"اس بچی نے کافی پر جوش سے انداز میں اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر پکارا۔اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تو سبز آنکھوں والی پیاری سی بچی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ قدرے حیران ہوا اور مسکرایا۔

"جی؟"

"میں سوات کی پلوشے جان ہوں۔آپ ادھر میرے لیے آئے ہو؟"وہ اٹھ کر اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی اور پیشانی پر دھوپ سے بچنے کو ہاتھ رکھے اور اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"اور پلوشے جان مجھے کیسے جانتی ہے؟"وہ پیار سے پوچھنے لگا۔

"آپ بہت پیارے ہو۔پیاری باتیں کرتے ہو اور زرینہ جان کہتی ہے روحان سکندر مجھ سے ملنے سوات آئے گا اگر میں اس کے ساتھ گندے ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی اور اب مجھے یقین ہو چکا ہے کہ زرینہ جان جھوٹ نہیں بولتی۔"

"زرینہ جان کو تو میں نہیں جانتا لیکن پلوشے جان کو جانتا ہوں۔ کیا آپ اصلی والی پلوشے ہو؟" ایسے اچانک سوالات کے لیے وہ تیار رہتا تھا۔

"ہاں میں بالکل اصلی والی ہوں۔ زرینہ جان کی قسم!" وہ دھپ سے روحان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"اور زرینہ جان آپ کو زبردستی گندے ڈاکٹر کے پاس کیوں لے کر جاتی ہے؟"

"وہ کہتی ہے کہ ہر چار مہینے بعد اچھے لوگ میرے لیے ڈھیر سارا نیا خون دے کر جاتے ہیں جو کہ مجھے لگوانا پڑتا ہے ورنہ میرا survival مشکل ہے لیکن مجھے یہ سب بالکل بھی پسند نہیں!" اسے سمجھنے میں دشواری نہیں پیش آئی کہ اس بچی کو کونسی بیماری ہے؟ وہ لمحے بھر کے لیے شاک ضرور ہوا تھا۔

"survival کیا ہوتا ہے؟" روحان نے تعجب سے پوچھا۔

"زندگی! جو ہمیں صرف ایک مرتبہ عطا ہوتی ہے۔"

"ایسا کون کہتا ہے؟"

"زرینہ جان!"

"زرینہ جان صحیح کہتی ہے،اس سے آپ زیادہ پاور فل ہو جاؤ گی اور آپ کا survival بھی آسان ہو جائے گا۔"روحان نے تسلیم کیا تھا کہ survival کی اس سے اچھی ڈیفینیشن نہیں ہو سکتی تھی ورنہ وہ survival کو law of jungle ہی مانا کرتا تھا کیونکہ وہ بھول گیا تھا کہ جنگل کی مخلوق بھی ایک زندگی کے لئے لڑتے ہیں کیونکہ زندگی صرف ایک مرتبہ عطا کی جاتی ہے۔

"پھر میں آرمی ڈاکٹر بن جاؤں گی؟"

"بالکل اور پھر میں آپ کے پاس علاج کے لیے آؤں گا۔"

"وعدہ؟"وہ نہایت اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔

"آں۔۔۔کچا والا!"

"آپ اصلی والے روحان سکندر ہیں؟"

"نہیں پلوشے ! میں چائنہ والا ہوں۔" وہ بچی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ میرے بارے میں سارے پاکستان کو بتانا کہ سوات کی پلوشے جان بہت بہادر ہے اور وہ ڈاکٹر بن کر سب کا مفت علاج کرے گی۔ ہر اس بیماری کا جو امیروں کو ہوتی ہے اور جو غریب کو ہوتی ہے۔" روحان دل سے ہنسا۔

"ایک شرط پر۔"

"آپ زرینہ جان کی طرح ہو۔ ہر بات پر شرط رکھ لیتے ہو۔ میں نہیں بات کرتی۔" وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔

"اگر آپ زرینہ جان کی ساری باتیں مانو گی تو میں آپ کے بارے میں سارے پاکستان کو بتاؤں گا۔" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"مجھے منظور ہے۔" اس نے وعدہ پکا کرنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

"شاباش میرا بچہ !اب مجھے اپنے بارے میں بتاؤاور یہ بھی بتاؤ کہ روحان سکندر واقعی پیارا ہے یا مکھن لگا رہی تھیں ؟"اس نے پلوشے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آخری بات سرگوشی میں کہی۔

"پلوشے جان سوات وادی کی سب سے بہادر لڑکی ہے اور بہت جلد تھیلسیمیا کو شکست دے کر بڑا نام بنائے گی۔پلوشے جان کو دوائیاں کھانے سے بالکل ڈر نہیں لگتا اور سنگترے کے ساتھ خوبانیاں بھی بہت پسند ہیں۔پلوشے جان کو روحان سکندر جیسا بننا ہے۔بہت پیارا اور سب کو سیدھی اور اچھی باتیں سمجھانے والا کہ وہ ہر بیماری اور مشکل سے لڑ سکتے ہیں اور پلوشے جان میں ہوں جو کہ آرمی ڈاکٹر بنے گی۔"وہ انتہائی معصومیت سے کہہ رہی تھی اور روحان اسے غور سے سن رہا تھا۔

"تھلیسیمیا سے فائٹ کرنے والی پلوشے تو واقعی بہادر ہے۔"وہ بھی اس کا حوصلہ بلند رکھنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں روحان سکندر کے بارے میں بتاؤں ؟"

"تعریف کرنی ہے پلوشے!" وہ ہنس کر کہہ رہا تھا لیکن یکدم کوئی لڑکی آئی اور پلوشے کا کان پکڑ کر اسے کھڑا کیا تو وہ دونوں ہی بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"پلوشہ مرا تم بہت بھگاتا ہے۔اب اس غیر مرد کے ساتھ بیٹھ کر کون سی کہانیاں سنا رہی ہے؟ ادھر بازار سے کیا لے کر بھاگی ہے؟" وہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ پلوشے کو کہہ رہی تھی۔

"زرینہ جان مرا میرا کان چھوڑ!" اپنا کان چھڑواتی وہ روحان کے پیچھے چھپ گئی۔

"اور غور سے دیکھ اس آدمی کو... یہ روحان سکندر ہے بالکل اصلی والا۔وہی جس کا بڑا سا تصویر تم نے اپنے کمرے میں لگایا ہوا ہے۔دیکھ دیکھ غور سے دیکھ!" روحان ناچاہتے ہوئے بھی پلوشے کی بات پر ہنس پڑا اور اس آٹھ سال کی بچی کو اٹھا لیا۔وہ لڑکی تو شرمندہ سی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"پلوشے یہ کون ہے اور اس نے تمہارا کان کیوں کھینچا؟" وہ تفتیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"یہی تو زرینہ جان ہے جو مجھے گندے ڈاکٹرز کے پاس لے کر جاتی ہے۔"روحان فوراً سنجیدہ ہوا اور زرینہ کو دیکھا۔

"اوو! پھر میرا تعارف کرواؤ زرینہ جان سے۔"

"یہ آپ کو جانتی ہے۔آپ کے بارے میں اسے سب پتہ ہوتا ہے۔"

"السلام علیکم! میں پلوشے کی بڑی بہن زرینہ ہوں۔"خفت سے اس کے گال تمتمانے لگے۔

"وعلیکم السلام! پلوشے اچھی بچی ہے اور آج سے یہ آپ کی ہر بات مانے گی۔کیوں پلوشے جان؟"

اس نے پلوشے کو نیچے اتار دیا تو اس نے گردن اثبات میں ہلائی۔

"شکریہ! آپ سے مل کر اچھا لگا۔"زرینہ جان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ روحان سے کیا کہے کیونکہ وہ ابھی تک فین مومنٹ میں تھی۔اتنے سالوں سے جسے ٹی وی پر دیکھتے رہو اور وہ اچانک سامنے آجائے تو انسان بوکھلا جاتا ہے اور زرینہ جان کچھ زیادہ ہی نروس ہو گئی تھی پلوشے کی وجہ سے!

"کچھ دیر صبر کریں برا بھی لگے گا۔" وہ ہنس کر کہہ رہا تھا۔

"آپ ان بچوں کے پاس جاؤ۔ میں زرینہ جان کو یہ سمجھا دوں کہ وہ آج کے بعد آپ کو نہ ڈانٹیں۔"

روحان نے پلوشے کو کھیلتے ہوئے بچوں کی طرف بھیجا۔ وہ بھی اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔

"کیا پلوشے کو تھلیسیمیا ہے؟" روحان سنجیدگی سے زرینہ جان سے پوچھ رہا تھا۔

"جی اور اسے ہر چار ماہ بعد خون کی ضرورت پڑتی ہے جو کبھی کبھی لیٹ ہو جاتا ہے۔"

"اور ایسے میں آپ کیا کرتی ہیں؟"

"ہم دونوں اپنی خالہ کے گھر رہتے ہیں اور پلوشے میری زندگی ہے۔ اس کا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے جو بہت مشکل سے میسر ہوتا ہے لیکن جب خون نہیں ارینج ہو پاتا تو میں اللہ سے ڈھیر ساری دعائیں کرتی ہوں کہ کوئی سبب بن جائے اور اللہ اسباب بنا دیتا ہے۔ ایسے وقت میں پلوشے کی طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے۔"

"آپ پلوشے کو لاہور لے آئیں، میں وہاں اس کا علاج کرواؤں گا۔" وہ زرینہ کو بتا نہیں سکا کہ اس کا بلڈ گروپ بھی او نیگیٹو ہے اور وہ پلوشے کو خون دے گا۔

"پلوشے سوات نہیں چھوڑ سکتی، سوات میں ہمارے والدین کی خوشبو ہے۔ میں اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی۔"

"آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ میں ہر ممکن کوشش کر کے پلوشے کو اچھے ہسپتال میں داخل کرواؤں گا اور اسے خون بروقت میسر کرواؤں گا۔"

"ہم کماتے ہیں اور الحمدللہ خوشحال ہیں، ہمیں زکوٰۃ نہیں لگتی۔ آپ ایک مدد کر دیں کہ میری بہن کے لیے دعا کیا کریں اور اسے کبھی کبھار فون کر دیا کریں۔ میں صرف آپ کی فین ہوں لیکن یہ آپ کو idealize کرتی ہے۔ آپ پلوشے کے لیے ہیرو ہیں۔"

"میں بہت جلد یہاں بلڈ کیمپ ارینج کروانے کی کوشش کروں گا۔پلوشے کا خیال رکھیے گا۔"اس نے بغیر کسی دوسری بات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک عزم سے کہااور PBS کا پہلا کیمپ سوات میں ہی بننے والا تھا۔

"شکریہ! کیا ہم آپ کے ساتھ ایک سیلفی لے سکتے ہیں۔"زرینہ کو لگا ہر انقلابی لیڈر اور بڑے دعوے کرنے والے سیاست دان کی طرح وہ بھی بس وعدہ کر رہا ہے اور یہاں سے جاتے ہی وہ بھول جائے گا۔

"دو لے لیں۔"وہ مسکرایا۔زرینہ جان نے پلوشے کو اشارے سے پاس بلایا تو وہ دور سے ہی تھوڑی دیر بعد آنے کا کہہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"پلوشے دلتہ راشہ!(پلوشے جلدی آؤ)"روحان نے بھی اسے آواز لگائی تو وہ دوڑتی ہوئی ان تک آئی۔

"بہت جلد ڈھیر سارے اچھے انسان آئیں گے اور آپ کو خون دیں گے۔تب تک آپ نے زرینہ کی بات ماننی ہے اور ڈاکٹر بننے کی تیاری کرنی ہے۔" سیلفی لینے کے بعد وہ پلوشے سے کہہ رہا تھا۔

"آپ کب واپس آئیں گے؟" پلوشے اداسی سے پوچھ رہی تھی۔

"امم! وعدہ نہیں کرتا پر کوشش کروں گا بہت جلد واپس آؤں۔"

"زہ تاسرا مناکم!" پلوشے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو روحان بہت زور کا ہنسا۔اتنے چھوٹے فین سے وہ پہلی دفعہ ملاقات کر رہا تھا۔

"اس کا مطلب کیا ہے؟" اسے معلوم تھا پھر بھی وہ پوچھنا چاہتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے پلوشے جان مار کھائے گی۔" زرینہ جان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"زہ تاسرا مناکم پلوشے جان!" وہ جھکا اور پلوشے کے دونوں گالوں پر پیار کیا۔

"شاپنگ کریں تھوڑی سی؟"

"زرینہ جان نہیں مانتی!"

"زرینہ جان میں پلوشے کو کچھ دیر کے لیے لے جاؤں؟"

"لیکن..."

"ایک گھنٹے بعد یہیں واپس لے آؤں گا۔"

"ٹھیک ہے لیکن اسے کچھ مت لے کر دیجئیے گا۔" وہ روحان کو منع نہیں کر پائی۔

"اوکے!" روحان نے پلوشے کو بائیں آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا جو منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روک رہی تھی۔پلوشے سے باتیں کرنے کے بعد اس کا موڈ بہتر ہو گیا تھا۔

"باہر آئیں ڈاکٹر صاحبہ! واک پر چلیں۔" اس نے علیزے کو میسج کیا اور وہ اگلے تین منٹ میں اس کے سامنے موجود تھی۔

"آہاں! کتنی کیوٹ ہے۔" پلوشے روحان کی انگلی پکڑے کھڑی تھی جب علیزے نے اس کے پھولے ہوئے گالوں پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا جو پلوشے کو شاید پسند نہیں آیا۔

"آپ بھی بہت کیوٹ ہیں۔" پلوشے نے جیسے جلنے والے انداز میں کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

"یہ میری ڈاکٹر ہے پلوشے۔" روحان نے اس بچی کو بتایا۔

"مجھے ڈاکٹر اچھے نہیں لگتے۔"

"لیکن مجھے تو لگتے ہیں۔" روحان نے کندھے اچکا کر کہا۔

"تمہیں بچے اچھے لگتے ہیں؟" علیزے نے پلوشے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے روحان سے پوچھا۔

"ہاں! مجھے بچے بہت پسند ہیں۔ بے ضرر ہوتے ہیں۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

علیزے نے صرف ایک لمحے کے لیے روحان کو غور سے دیکھا تھا اور پھر خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑی۔

******

"اس کا نام پلوشے جان تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ بہت بہادر ڈاکٹر بنے گی اور امیروں غریبوں کا مفت علاج کرے گی۔ان لوگوں کا بھی جن کی بیماری کا علاج پاکستان میں نہیں ہے۔"خبیب جو اشتیاق سے جواب سننا چاہ رہا تھا ٹھنڈا سا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔روحان کی کافی آگئی اور اس نے مگ اٹھا لیا۔

"ویل اس میں انسپائریشن کہاں ہے؟"

"میری انسپائریشن کا اندازہ سب کو بہت جلد ہو جائے گا انشاءاللہ! دراصل ہم PBS کا پہلا کیمپ سوات میں کھول رہے ہیں جو کہ خاصا ٹف ہے۔ہمیں وہاں جدید ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے کام جلدی شروع ہونے کے باوجود لیٹ ہو سکتا ہے۔بٹ ہوپ فار دا بیسٹ!"

"اس کام کے لیے آپ سب سے زیادہ توقعات کس سے رکھتے ہیں؟"

"یونیورسٹی کے طالب علموں سے کیونکہ میرا دل کہتا ہے میری یوتھ میرے ساتھ ضرور کھڑی ہو گی۔انھیں پتہ ہے کیریئر بنانے کے لیے آپ کو دل کے ایک کونے میں انسانیت کے لیے نرم گوشہ رکھنا پڑتا ہے تاکہ کل کو آپ اپنا ضمیر نہ بیچ سکو۔کل کو اس ملک کے ساتھ غداری نہ کر سکو۔اس ملک کو ماضی سے بہترین لیڈر شپ دے سکو۔ایک لیڈر وہی ہوتا ہے جس کے اندر قوم کا درد ہوتا ہے،وہ قوم کی خاطر اپنا خون پسینہ ایک کرنے والا ہوتا ہے۔وہ قوم کی خاطر کٹ مرنے والا ہوتا ہے۔وہ کسی بھی مصیبت کو قوم پر آنے سے پہلے خود جھیلتا ہے۔ایسا ہوتا ہے لیڈر!"روحان کے جواب کے بعد خبیب نے بریک لیا اور روحان کی طرف متوجہ ہوا۔

"باس اتنا پھیکا سا انٹرویو کیوں دے رہے ہیں؟کچھ اسپائسی سا بولیں۔"

www.novelsclubb.com

"مثلاً؟مجھے کوئی ایسی بات کرنی چاہیے جو سب کو ہلا دے؟یا کوئی ایسا شوشہ چھوڑنا چاہیے جو حقیقت نہ ہو؟"

"ایسا کرنے میں حرج ہی کیا ہے؟"خبیب نے ذو معنی انداز میں کہا۔

"تم میرا کافی وقت لے چکے ہو خبیب! مجھے لگتا ہے اب مجھے انٹرویو آدھا چھوڑ کر نکلنا چاہیے۔"

"ایسے کیسے بھئی؟ ابھی تو بہت ٹائم ہے۔ لائیو کالز بھی ہونگی۔"

"نو لائیو کالز پلیز!" وہ منت ہی کر رہا تھا۔ یہ سیشن ہمیشہ اسے برا لگتا تھا کیونکہ خبیب نے لڑکیوں کی کالز ہی اٹھانا ہوتی ہیں۔

"صرف دو تین۔" روحان نے نفی میں گردن ہلائی۔

"جلدی windup کرو میرے بھائی اور میں نے سنا ہے کل تم بلوچستان کے لیے نکل رہے ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟"

"ظاہر ہے! آن گراؤنڈ جا کر حقیقت کا آسانی سے معلوم ہو گا اور ویسے بھی آج کل کوئی خاص نیوز نہیں ہے۔"

"محتاط رہنا۔"

"کیوں پھر سے کوئی مجھے اٹھانے لگا ہے؟" وہ خوشگوار حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"کل رات مجھے ایک میل موصول ہوئی تھی جس میں مجھے نیوز چینل بند کرنے کا کہا گیا تھا ورنہ نقصان کا ذمہ دار میں خود ہی کہلوایا جاؤں گا۔ دوسرا تمہیں ایسی نیوز بریک کر کے مار کھانے کا بہت شوق ہے جو سٹیٹ (ریاست) کے خلاف ہو۔" اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کوئی مذاق کر رہا ہو۔"

"کیا تم نے ایسا مذاق کیا ہے؟"

"اللہ کو مانیں روحان بھائی! مجھ پر ویسے ہی شک کرتے رہتے ہیں۔" وہ خفگی سے بولا۔

روحان نے پرسوچ نگاہوں سے سامنے پڑے کافی کے مگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"DOP میں کوئی سازش کر رہا ہے یا وہ باہر کسی سے ملا ہوا ہے۔" خبیب ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹیم میں سیاست تب ہوتی ہے جب لیڈر پر یقین نہ رہے یا لیڈر اچھا نہ ہو۔آپ بے فکر رہیں DOP متحد ہے اور انشاءاللہ متحد رہے گی کیونکہ ہمارے لیڈر آپ ہیں۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"ویلکم بیک ناظرین! ہمارے ساتھ موجود ہیں ملک کے معروف موٹیو شنل اسپیکر اور DOP کے CEO روحان سکندر۔ سلسلۂ کلام کو وہیں سے جوڑتے ہوئے ہم چند لائیو کالز لیتے ہیں۔لوگوں کے سوالات ہیں جن کے جوابات روحان سکندر سے جانیں گے۔"

لائیو کالز کا سلسلہ شروع ہوا اور روحان باری باری کچھ کو مختصر اور کچھ کو تفصیلی جواب دینے لگا لیکن ساتھ ہی ساتھ تاسف سے خبیب کو بھی دیکھ رہا تھا جس نے نا جانے کیسے کالرز بلوا لئے تھے۔

"روحان سر آپ کی اتنی بزی روٹین ہے تو ایسے میں فیملی کے لیے وقت کیسے نکالتے ہیں؟"

"میری فیملی میرے کام کی نوعیت کو جانتی ہے۔اس لئے جسے میری یاد آتی ہے وہ میرے پاس لاہور آجاتا ہے۔" وہ اب سوالوں کے جواب مذاق میں دے رہا تھا کیونکہ ذاتی زندگی کو کم از کم وہ کام سے

الگ ہی رکھنا چاہتا تھا اور وہ کبھی کراؤڈ اکھٹا کرنے کے لیے پرسنل زندگی پر گفتگو نہیں کرتا تھا۔ کام والی زندگی گھر والی زندگی سے قطعاً مختلف تھی۔

"آپ انگیجڈ ہیں تو کبھی اپنی منگیتر کے ساتھ نظر کیوں نہیں آئے؟"

"اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں یا تو آپ کی نظر خراب ہے یا میں اس بارے میں اتنا چچی نہیں ہوں۔ کافی موقعوں پر وہ میرے ساتھ ہی ہوتی ہیں اور دوسری بات آج کل وہ ملک سے باہر ہیں۔" اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ شادی کب کر رہے ہیں؟"

"ویل آپ کو نہیں بلا رہا۔ آپ انتظار مت کریں اور شادی کر لیں۔" یہ سوال سب سے زیادہ اریٹیٹنگ تھا جس کا جواب اس نے خشک سا دیا تھا۔

"آپ نے recently کونسی کتاب پڑھی ہے؟"

"میں نے کل رات عائشہ صدیقہ کی کتاب ملٹری انک پڑھی ہے۔آپ سب کو بھی پڑھنی چاہیے۔ مجھے ایسے رائٹرز انسپائر کرتے ہیں۔"اور یہیں پر خبیب نے لائیو کالز کا سلسلہ ختم کر دیا۔

"اگلے سوال کی جانب بڑھتے ہیں روحان سکندر۔"

"دالاسٹ ون!"اس نے اب خبیب کو تنبیہی انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"شیور سر۔"خبیب ہنسا۔

"ملک کی سیاست کے بارے میں آپ کوئی تبصرہ کر دیں اور ساتھ ہی ساتھ ہماری یوتھ کے لئے کوئی میسج؟"

"ملک کی سیاست کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں؟جو سسٹم چل رہا ہے چلتا رہے گا۔کرپشن ہوتی ہے ہوتی رہے گی۔"

"آپ چینج پر یقین رکھتے ہیں۔رائٹ؟تو پھر سسٹم چینج کیوں نہیں ہو سکتا؟"

"ہم اس ملک کو اسکوائرون سے نہیں چلا سکتے خبیب ! سسٹم کرپٹ ہے سب کو پتہ ہے اور کون اتنا جگرے والا آکر یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ سب ٹھیک کر دے گا؟ جنہوں نے دعویٰ کیا وہ ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پائے کہ ٹھیک کیا کرنا ہے۔ میں اپنی یوتھ کو یہی پیغام دوں گا بیٹا کہ چند سالوں بعد جب اس ملک کی باگ دوڑ آپ کے ہاتھ میں آئے گی تو اس کو سلیقے سے چلانا ہے۔ آرٹ آف پالیٹکس ہمارے ملک میں نصاب کا حصہ ہونا چاہیے۔ آرٹ آف وار ہمارے بچوں کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جنگیں اور سیاستیں بے ڈھنگے انداز میں نہیں ہوتیں کہ آئے کرسی پر بیٹھے، اپنا حصہ نکالا، آرام سے کھایا اور نکل گیا۔

اس بات پر بڑی تنقید کی جاتی ہے کہ روحان سکندر کا باپ سیاست دان ہے اس لیے وہ ہمیشہ سیاست دانوں کی حمایت میں بولتا ہے۔ اول سیاستدان ہونا گناہ نہیں ہے اور ان سے نفرت کرنا سراسر غیر اخلاقی حرکت ہے اور ان پر کی جانے والی بے وجہ تنقید کے ذمے دار آخرت میں آپ لوگ خود ہونگے۔ دوم ان سے بیر رکھنے کی بڑی وجہ ان کا جھوٹا اور کرپٹ ہونا ہوتا ہے۔ رائٹ؟ تو خبیب !

www.novelsclubb.com

مجھے اس وقت کوئی ایسا انسان ڈھونڈ کر بتاد و سیاست دانوں کے علاوہ جو کرپشن سے پاک ہو؟ جو دعوے سے کہہ سکتا ہو کہ وہ صادق وامین ہے۔ ہر کوئی اپنے لیول پر ''دا'' لگائی جا رہا ہے اور پھر یہ لوگ بات کرتے ہیں کہ سیاستدان حرام کھاتے ہیں۔ خیر اس طرف موضوع چلا تو رکے گا نہیں سو یہیں پر بات ختم!" اس نے خود ہی بات ڈراپ کر دی۔

"آخر میں قوم کے بچوں سے میں کہنا چاہتا ہوں بلکہ منت کرتا ہوں خدارا وقت کی نزاکت کو سمجھو۔ پڑھو اور فضول کاموں سے بچو۔ اپنے ملک کو سنوارو، اسے ورلڈ پاور بناؤ۔ یہ ورلڈ پاور تب ہی بنے گا جب اس کی پاور کو اپنی پاور کا پتہ چلے گا اور اس کی پاور تم لوگ ہو۔ تم عام لوگ نہیں ہو پاکستانی ہو۔ اس سے بڑھ کر ایک مسلمان ہو۔ تم لوگ اللہ کا پیغام ہو، میرے بچو! ایک مومن اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ دشمن اس سے نہ ڈرے۔ مسلمان قوم ہی ایسی ہے جس سے بڑے بڑے سورما ڈرتے ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جس کے لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روئے ہیں اور ہم آج ان کے نقشِ قدم پر

www.novelsclubb.com

چلتے ہیں جن سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرد راتوں میں جنگ کرتے تھے، جن کی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی میں صحراؤں کی تپتی زمینوں پر ننگے پیر چلے۔

ہم آج اسی مغرب کے دلدادہ ہیں جن کو کبھی ہم مرعوب کرتے تھے۔ایک بات بتائیں آپ لوگ؟ آپ کو پتہ ہے ایک مسلمان ہونے کا کیا رتبہ ہے؟ کیا حیثیت ہے؟ نہیں جانتے لیکن وہ جانتے ہیں جو ہماری تاک لگائے بیٹھے ہیں کہ ہم کیا ہیں لیکن ہم نہیں جانتے ہم کیا ہیں؟ اسی لئے وہ ساری سائنس کو اکھٹا کر رہے ہیں صرف ہمارے خلاف کہ ہم سے آگے نکل جائیں لیکن باخدا وہ ایسا نہیں کر سکتے۔

آپ لوگوں سے گزارش ہے اس ملک کو اپنا گھر سمجھیں، اپنا گھر سمجھیں گے تو اپنی ذمہ داری سمجھیں گے، سو اس ملک کو بہتر بنانے میں ہر شخص اپنا کردار ادا کرے اور انڈین، ترکش ڈراموں کو idealize کرنا بند کر دیں کہ ہیش ٹیگ کپل گولز۔۔۔ ہیش ٹیگ سول میٹ۔۔۔ یہ سب فضول بکواس ہیں جسے اللہ نے لکھا ہو گا وہ بن جائے گا۔اپنی زندگی کا مقصد صرف شادی کرنا، بچے پیدا کرنا مت بنائیں اور آخری گزارش نہایت مخلصانہ ہے کہ بیٹا! زندگی کا رولر کوسٹر اتنا آسان نہیں ہے جتنا

ہم نے سمجھ لیا ہے۔ یہ زندگی رب کی عطا ہے جو ایک مرتبہ ملتی ہے۔ اسے سلیقے سے، بہترین طریقے سے گزارو۔"

خبیب نے آخر میں چند باتیں کیں اور پروگرام ختم کیا۔

"عائشہ صدیقہ والی بات کیوں کہی اور اگر کہہ بھی دی تو کتاب کا نام کیوں بتایا؟" روحان نے حیرت سے اسے دیکھا کہ اس کے بہادر جرنلسٹ کو کیا ہو گیا ہے؟

"میں نے سوال کا سیدھا کھڑا سا جواب دیا ہے اور تو کچھ نہیں کیا۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے نیوکلیئر ہتھیاروں کا راز انڈیا کو تھما دیا ہے۔" اس نے کوٹ سے مائیک اتارتے ہوئے کہا۔

"اب کتنے لوگ وہ کتاب پڑھیں گے کچھ اندازہ ہے؟"

"تو؟ کتابیں پڑھنے کیلئے ہی ہوتی ہیں۔ اچھی کتاب ہے۔ سب کو فیکٹ اینڈ فیگرز پتہ ہونے چاہیے اور ویسے بھی تمہیں کچھ سپائسی چاہیے تھا میں نے دے دیا۔"

"کیا آپ کا بھی ملک بدر ہونے کا پلان ہے اور بھول رہے ہیں کہ آپ کا بھائی بھی ملٹری میں ہے۔"

"شکل اچھی نہ ہو تو بات اچھی کر لیا کرتا ہے بندہ! میں کوئی غدار ہوں جو ملک بدر کیا جاؤں اور ایسا کیا کہہ دیا کہ میرے بھائی کے پروفیشن کو خطرہ پڑ جائے گا؟" وہ تھیکے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"میں racism بالکل برداشت نہیں کروں گا روحان سکندر!" وہ ایک ادا سے بولا۔

"فضول میں بولتے رہتے ہو تم بھی۔" وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن آج کل ملٹری لازبن گئے ہیں۔ایسی سیریس باتیں لائیو شو میں نہیں کہنی چاہیے۔آپ کو غدار بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔آفٹر آل آپ کو ایک دنیا سنتی ہے"

"اوہ کم آن خبیب! ایک کتاب کا نام بتانے سے میں غدار نہیں بن گیا اور ویسے بھی ہمارے لوگوں کو critical analysis آنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کتاب لکھ رہا ہے تو یقیناً کافی ریسرچ کے بعد

لکھ رہا ہے۔اگر کتاب پڑھ ہی رہے ہیں تو اپنی emotions سائیڈ پر رکھیں۔ Be realistic یار!"

"یہ بات تو طے ہے کہ میں آپ کو نہیں ہرا سکتا لیکن ابھی اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کئی گولیوں کی زد پر ہیں اپنا خیال رکھیں۔" وہ اس سے ہائی فائی کرتا ہوا جھینپ کر بولا۔

"سو تو ہے۔" وہ بھی ہنسا۔

"لوگ فوج سے عشق کرتے ہیں، ایسی باتیں بتا کر آپ اپنی پاپولرٹی میں کمی کریں گے۔" خبیب نے مزید کہا۔

"میں کسی اگلے شو میں یہ بھی سکھاؤں گا کہ فوج سیاست میں کیسے مداخلت کرتی ہے' کیا تم مجھے روک سکو گے؟"

"کیسے کرتی ہے؟" خبیب نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"وہ سیاست کے فیصلہ سازوں پر چار حربے آزماتی ہے۔پریشرائز کرنا، کچھ لو کچھ دو، دھمکی یا اثرانداز ہونے کی کوشش کرنا۔"

"You mean pressurize, bargain, threat and influence!"

روحان نے اثبات میں سر ہلایا کہ ٹھیک پہنچے ہو۔

خبیب انصاری نے نفی میں سر ہلایا کہ اس انسان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"کنسٹرکشن سائیڈ پر کیا صورتحال ہے؟"

"ابھی کام ایک دو ماہ کے لیے روکا ہوا ہے۔مزدوروں کو پیسے نہ دے سکا تو مجھے سکون نہیں ملے گا۔ ڈیڈ سے بات کروں گا پیسوں کے لیے۔"اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔فیکٹری کی طرف کا کام کچھ عرصے سے رکا ہوا تھا اور وجہ پھر سے پیسوں کی کمی تھی اور روحان سکندر کے پاس فی الحال پیسہ نہیں تھا اور بینک وہ لوٹ نہیں سکتا تھا۔

"سکندر انکل کو لوٹ رہے ہو پورے وثوق سے۔ لگے رہو باس!" خبیب نے طنزیہ کہا۔

"اب اوکھلی میں سر دیا ہے تو ڈرنا کیسا؟ اوکے خدا حافظ۔" وہ جیسے تھک کر مسکرایا لیکن وہ تھکنے کے لیے نہیں بنا تھا اور یہ اسے پتہ تھا!

"سر کا سامان گاڑی میں رکھواؤ۔" خبیب نے اپنے پی اے سے کہا اور روحان اسٹوڈیو سے باہر نکل آیا۔

******

اگلے روز وہ دوپہر کے دو بجے جاگی تھی۔ بال سیدھے کرتے اپنے کمرے میں موجود کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں سے ایس این یو سمیت کئی دوسری بلڈنگز بھی نظر آ رہیں تھیں۔ دوپہر کا سنہرا سورج بھلا معلوم ہو رہا تھا اور ڈورم کے سامنے موجود چیری بلوسم کے درخت پر گلابی پھول منظر کو پر رونق اور حسین بنا رہے تھے۔ بالوں کو جوڑے میں قید کرتی وہ باہر آ گئی جہاں عاشی کا من

روم (کچن) میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ آج عاشی نے اس کے لیے ناشتہ بنایا تھا اور اسے جگانے بھی عاشی آئی تھی اس ڈر سے کہ نور الفجر وفات نہ پا گئی ہو۔

"کتنا سوتی ہو تم یار!"

"اتنا نہیں سوتی بس آج تھکی ہوئی تھی اس لیے زیادہ سو گئی اور کمرے میں اندھیرے کی وجہ سے بالکل بھی وقت کا احساس نہیں ہوا۔" اس نے کمرے میں نائٹ کرٹنز گرا دئے تھے جس کی وجہ سے کمرے میں بالکل اندھیرا تھا۔ اگر باہر دھوپ بھی نکل آئے تو کمرے میں اندھیرا ہی رہتا تھا۔

"اچھا چھوڑو وضاحتیں نہیں مانگی۔ مجھے بتاؤ آج کا کیا پلان ہے؟"

"سم کارڈ لینا ہے۔ اس کے بعد شاپنگ پر چلیں گے اور رات میں میانگ ڈانگ روڈ کا ٹور کریں گے۔ کیا کہتی ہو؟"

"ہا جنگ بھی ساتھ ہو گی۔" عاشی نے بتایا۔

"اچھی بات ہے۔کوئی کورین بھی ہو جو ہماری بہتر رہنمائی کرے۔"

"اور تم یہاں سکارف ہی کیا کرو گی؟میرا مطلب جب تم آئی تھی تو سکارف میں تھی۔"

"ظاہر ہے سکارف کروں گی۔وہ صرف فیملی کو دیکھانے کے لیے نہیں تھا۔"وہ برا مناگئی۔

"صحیح!مجھے لگا وہ صرف پاکستان کے لیے تھا۔"عاشی بھی ہنسی۔

"دراصل عاشی میں کافی ماڈرن لڑکی تھی بلکہ ہوں۔میں کپڑوں پر کبھی کمپرومائز نہیں کرتی۔مجھے جو اچھا لگتا ہے وہی پہنتی ہوں اور اب مجھے سر کور کرنا اچھا لگتا ہے۔میں جینز شرٹ بھی پہن لوں تو سکارف نہیں اتار سکتی۔"

"ہائے میری اسلامی بہن!تم کچھ دن صبر کرو کوریا کے رنگ میں رنگ جاؤ گی۔لکھوالو!"

"ایسا ناممکن ہے۔"اس نے چائے کے ساتھ کوکیز کھاتے ہوئے کہا۔عاشی نے دیئے تھے مطلب حلال ہی ہوئے۔

"اور تم مجھے underestimate کر رہی ہو مس عائشہ۔نورالفجر کو ہرانا آسان نہیں ہے۔"

"نورالفجر سیئول سے محبت کرتی ہے۔ایسا ہی کچھ کہہ رہی تھی تم رات کو، میں نے سنا تھا۔اب دیکھتے ہیں کہ کوریا کی محبت تم سے کیا کیا کرواتی ہے۔"

"یہ محبت کچھ بھی کروالے لیکن میرا سکارف نہیں اتروا سکتی! تم بھی لکھ لو۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔

"Let see my love!" عاشی نے اس کی ناک کو پکڑ کر دبایا اور اٹھ کر چلی گئی۔

"عاشی ایسا کیوں کہہ رہی تھی؟ کیا میں واقعی اچھی مسلمان نہیں ہوں۔" اس نے ٹھٹھک کر سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ جانتا ہے میں یہ سکارف نہیں چھوڑوں گی۔ہونہہ! مجھے چیلنج کر رہی تھی۔" اس نے ناگواری سے سوچا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ عاشی کے ساتھ قریبی بینک گئی۔ وہاں سے کچھ پیسے نکلوائے۔

کوریا آنے سے پہلے اس نے اپنے اکاؤنٹ کو انٹرنیشنل استعمال کے لیے enable کروالیا تھا۔ اس کا شاپنگ کا پلان بھی تھا اور اسے معلوم تھا کہ کوریا میں شاپنگ کرنے کے لیے اس کی جیب میں خاطر خواہ رقم ہونی چاہیے۔ سم کارڈ کے آفس میں انھیں دو گھنٹے لگ گئے اور وہاں اس کی ہاجنگ نے بہت مدد کی۔ وہ کورین تھی اور اسے معلوم تھا کہ کورین لوگوں کے ساتھ جگاڑ کیسے لگایا جاتا ہے سو اس نے نور کے لیے جگاڑ لگایا اور اسے سم کارڈ نہایت سستے میں خرید کر دلوایا۔ جس کی وجہ سے وہ ایک سال اس اوگیگا کے ساتھ آسانی سے گزار سکتی تھی۔ یہاں سے فراغت کے بعد وہ قریبی شاپنگ مال میں گھس گئیں۔ وہاں پر حلال حرام اشیاء میں فرق کرتے اور چیزیں خریدتے ہوئے چار سے زیادہ گھنٹے گزر گئے۔ نور نے ایک شیمپو، پیکٹ میں بند فروٹس اور کھانے کے لئے چند جیلیز لیں تھیں اور یہ چیزیں وہ لینے نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے معلوم تھا کہ کوریا میں میک اپ پراڈکٹس بہت اچھی اور مہنگی ہیں لیکن اتنی مہنگی ہیں کہ وہ پندرہ ہزار کورین وان میں بمشکل ایک آئی لائنر خرید پاتی۔ فی الحال میک اپ پراڈکٹس کی طرف وہ نہیں گئی کیونکہ اس کا دل بہت جلدی پگھل جاتا تھا اور اب وہ کوئی ایک لاکھ ساتھ لے کر نہیں گھوم رہی تھی۔

"بارہ ہزار کا آئی لائنر تھا!" وہ عاشی سے پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی لیکن کافی بے بسی سے کہہ رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگا پانچ سو میں مل جائے گا؟ اور تم نے جا کر پسند بھی تو AmorePacific کے آئی لائنر کو کیا۔ کسی اور برانڈ پر ہاتھ رکھتی پانچ چھ ہزار تک تو آ ہی جاتا۔" عاشی نے اس برانڈ کا بتایا جس کا آئی لائنر نور کو پسند آیا تھا اور وہ کوریا کے مہنگے برانڈ میں سے ایک تھا۔

"تین ہزار کا مل جاتا یار!" وہ ابھی بھی اسی آئی لائنر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے تم بھی یہاں میری طرح مفلسی والی زندگی گزارنے لگی ہو۔ترسی ہوئی۔۔۔آج کے بعد ایسے کسی شاپنگ مال میں نہیں جانا۔آج سے کے۔شاپنگ مالز کا بائیکاٹ شروع۔"عاشی بھی اس کے غم میں برابر کی شریک تھی۔وہ دونوں اسٹوڈنٹس تھیں اور اتنے پیسے ڈورم کا کرایہ اور کھانے وغیرہ میں ہی لگ جاتے کہ ان extra comforts کے لیے پیسے نکالنا مشکل ہو جاتا لیکن اب نورالفجر،عائشہ جہانگیر کو سکھانے والی تھی کہ اپنے شوق کے لیے پیسے کیسے بچائے جاتے ہیں؟

وہ لوگ میانگ ڈانگ روڈ پر نہیں جا سکیں کیونکہ جس شاپنگ مال میں وہ موجود تھیں،وہ میانگ ڈانگ روڈ سے کافی دور تھا سو وہ لوگ جلد ہی واپس آ گئیں لیکن عاشی نے ایک بیکری سے کروسنٹ تائی یاکی(croissant taiyaki) سنیکس لئے تھے اور نور کا موڈ ٹھیک کرنا چاہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کروسنٹ تائی یاکی مچھلی کی شکل کا snack تھا جس کے اندر مختلف قسم کی فلنگ تھی مثلاً شہد، چاکلیٹ یا کسی فروٹ کو میش کر کے ڈالا گیا ہو۔عاشی نے bnana cheese کے کروسنٹ تائی یاکی لئے اور نور کو دیے۔نور نے بھی لے کر کھا لیا لیکن ایک نہیں تین۔پیسے عاشی نے دئے تھے اس

لیے اسے تھوڑی تکلیف ہو رہی تھی۔ چلو کوئی نہیں نورالفجر ابھی نئی نئی آئی ہے۔ عاشی کو دل بڑا کرنا چاہیے۔

کوریا میں کھانے پینے کا سامان عموماً سستا تھا یا یہ بھی شاید نورالفجر کو لگا تھا۔ اسی لیے اس نے ایک مارکیٹ سے مزید کھانے پینے کا سامان لے لیا۔ کچھ میٹھے سنیکس تھے اور کچھ کھانے پکانے والے ساسز۔ غرض نورالفجر نے بینک سے پاکستانی بیس ہزار نکلوائے تھے اور وہ بیس ہزار لگا کر ہی رات کو دس بجے ڈورم پہنچی تھی۔ اتنی سخاوت اس نے اپنی تئیس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ کی تھی اور اسے لگ رہا تھا وہ اس دنیا کی سب سے فضول خرچ انسان ہے۔ ہاجنگ کل کی طرح آج بھی کسی سے ملنے دوسرے ڈورم چلی گئی اور عاشی نور کے ساتھ اس کے کمرے میں بیٹھی وہ سامان دیکھ رہی تھی جو آج لائیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات بتاؤ۔ تمہارے ابو کا بزنس پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے یا کوئی زرعی زمینیں وغیرہ ہیں تم لوگوں کی؟"

"ایسا تو نہیں ہے۔بس بزنس اچھا جا رہا ہے الحمد للہ اور زرعی زمینیں وغیرہ تو نہیں ہیں ہماری۔تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

"اتنا دل کھول کر شاپنگ کی ہے تم نے جیسے اے ٹی ایم میں کھلا مال رکھتی ہو۔"

"کیا مطلب؟ یہ سب میں نے ہمارے کھانے کے لئے لیا ہے۔پاکستان میں تو عمیر بھائی سے کچھ بھی فرمائش کرتی تھی سب لے آتے تھے اور یہاں خود کرنا پڑے گا، سمپل!"اس نے جیلی منہ میں ڈالتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔وہ دونوں ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس پیاری لگ رہی تھیں۔

"گستاخی معاف نور رانی! اب تم باپ بھائی کی ممتا بھری چھاؤں سے باہر نکل آئی ہو اور کان کھول کر سنو اگر یہاں رہنا ہے تو اپنا ہاتھ ذرا کھینچو کیونکہ یہاں فضول خرچیوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔یہاں کے مسائل سے تم وقت کے ساتھ آگاہ ہو جاؤ گی۔تم بل گیٹس کی اولاد نہیں ہو اور نہ اپنے گھر والوں پر اس قدر بوجھ ڈالنا چاہو گی کہ وہ تمہیں روز کی بیس ہزار پاکٹ منی دیں۔شروع شروع میں اتنے پیسے خرچ کرنا اچھا لگتا ہے لیکن آگے اسائمنٹ وغیرہ بنانے کے لیے، نوٹس لینے کے لئے اور

ٹیچرز سے ایکسٹرا کلاسز لینے کے لیے پیسہ چاہیے ہو گا۔" عاشی نے بھی جیلیز منہ میں ڈالیں اور چباتے ہوئے اسے دیکھے گئی۔ نور صرف پیاری نہیں تھی وہ دلکش اور قابلِ تعریف بھی تھی یا وہ پیاری نہیں تھی صرف پر اعتماد تھی۔

"اوکے میں سمجھ گئی مس لیکچرار۔ آپ چاہتی ہیں نور الفجر بھی آپ کی طرح ساؤتھ کوریا میں ترسی ہوئی زندگی گزارے لیکن ایسا ممکن نہیں مس عاشی۔ میرے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔ نور الفجر عیاشی کرے گی یہاں۔" اس نے اپنے قد سے اونچی بھڑک ماری تھی لیکن خیر اس دنیا میں سب چلتا ہے۔

عاشی ہکا بکا سی اسے دیکھتی رہ گئی۔ یقیناً اس کے باپ کا بزنس پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ نور نے اس کے کھلے منہ میں جیلی ڈالی اور ذو معنی انداز میں مسکرائی۔

****

اس نے اپنا فون اسٹڈی ٹیبل سے اٹھایا اور کبرڈ سے بیگ نکال کر وہ ایک لمحے کو رکی۔ کبرڈ کے سائیڈ پر لگے شیشے میں خود کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔ آتشی رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک کے نیچے اس نے نیلی جینز پہنی ہوئیں تھیں اور سر پر فراک کے ہم رنگ سکارف لیا ہوا تھا۔ ہلکا سا میک اپ جو وہ عام روٹین میں کرتی تھی۔ اچھا لگ رہا تھا۔ خود کو اوکے کا سائن دے کر اس نے کبرڈ بند کی اور باہر بھاگی۔ اس وقت کچن خالی تھا اور اس نے جا کر چولہا آن کر کے اس پر چائے کے لئے پانی رکھا۔ نورالفجر جہاں بھی چلی جائے پاکستانی چائے کے بغیر اس کا دن شروع نہیں ہو سکتا تھا۔ سو اس وقت بھی وہ چائے بنا رہی تھی۔ کیبن کھول کر اس نے بسکٹس کا جار اور ڈارک چاکلیٹ کا بار نکالا۔ جار کو شیلف پر رکھ کر چاکلیٹ کا ریپر کھولتے ہوئے وہ عاشی کے کمرے کا چکر بھی لگا آئی جو کہ اپنے کمرے میں موجود نہیں تھی۔ عاشی صبح کے وقت جم جاتی تھی اس لیے ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ ہاجنگ اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔ وہاں ہر کام پر سکون طریقے سے اور خاموشی سے کرنا پڑتا تھا کیونکہ کوریا کے لوگ

اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف دینا سخت برا سمجھتے ہیں لیکن نورالفجر کا ہر کام افراتفری لئے ہوئے تھا جو شاید اس ڈورم کی لڑکیوں کے لیے مشکل ہونے والا تھا۔

اسے یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور آج اس نے کورین لینگویج ٹیسٹ دینا تھا جس کا اسے یقین تھا کہ وہ پاس کر لے گی، اسی لئے وہ بے فکر تھی۔ پاکستان میں کبھی بورڈ کے پیپرز کے وقت وہ سیریس نہیں ہوئی یہ تو بس سو نمبر کا چھوٹا سا امتحان تھا۔

کوریا جانے سے پہلے یہ ٹیسٹ آپ پاکستان میں بھی دے سکتے ہیں لیکن نورالفجر نے کوریا جا کر دینے والا آپشن پسند کیا۔ بہر حال وہ اس ٹیسٹ کے لئے بالکل بھی نروس نہیں تھی کیونکہ چالیس فیصد لینے تک بھی وہ پاس ہی کی جائے گی اور فیل کرنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایس این یو میں داخلہ لے چکی تھی اور ہاجنگ سے کورین میں باتیں کر کے وہ اسپیکنگ سکل بہتر کر چکی تھی۔

کپ میں چائے ڈال کر وہ ابھی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ عاشی آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم اٹھ گئیں؟ مجھے لگا ٹیسٹ سے پانچ منٹ پہلے مجھے تمہاری منتیں کرنی پڑیں گی کہ محترمہ اٹھ جائیں آپ کی زندگی موت کا امتحان ہے۔" عاشی نے اتنی آواز میں کہا کہ نورالفجر آسانی سے سن سکتی تھی۔

فریج سے پانی کی بوتل نکال کر وہ نورالفجر کے سامنے بیٹھ گئی۔

ایک ہفتے سے نور کی سونے کی روٹین دیکھ کر عاشی نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ محترمہ سونے کی بے حد شوقین ہیں لیکن کوئی بات نہیں کوریا میں رہتے ہوئے یہ شوق بہت جلد خون کے آنسو رونے والا ہے۔

"اچھا جلدی سے تیار ہو جاؤ آٹھ بجے نکلنا ہے۔" نور نے کہا۔

"ہاں میں تیار ہونے والی ہوں۔ چوتھے فلور کے اسٹڈی روم میں کوئی تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ کافی بھلی شکل والا تھا۔"

www.novelsclubb.com

لائبریری،اسٹڈی روم اور کامن روم ایک ہی جگہ تھی جہاں ڈورم کے اسٹوڈنٹس بیٹھ کر پڑھ سکتے تھے۔اس کے علاوہ یونیورسٹی کی لائبریری بھی چوبیس گھنٹے کھلی رہتی تھی کیونکہ اکثر اوقات پڑھتے ہوئے رات کے دو بھی ہو جایا کرتے تھے۔

"میرا انتظار؟"

"ہاں! میں وہاں کورین ہسٹری کی کتاب لینے گئی تھی۔کافی ہینڈسم تھا میں نے مدد کی آفر دی تو اس نے تمہارا پوچھا۔"

"تو تم نے بتا دیا۔"اس نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

"نہیں! اس نے مجھے پانچ سو وان (کورین کرنسی) دینے سے انکار کر دیا اور میں نے تمہارا پتہ نہیں دیا لیکن جا کر دیکھ لینا۔بے چارہ early morning (صبح سویرے) آیا ہوا ہے۔"عاشی نے شانے اچکائے۔

"کون ہو سکتا ہے؟"اس نے پر سوچ نظروں سے عاشی کو گھورا۔

"تمہارا کوئی رشتے دار کزن وغیرہ؟"چائے پیتی نور کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"نہیں!ان کی اتنی اوقات نہیں ہے۔خیر تم تیار ہو جاؤ میں جا کر دیکھتی ہوں۔"اپنے رشتے دار اسے ذرا پسند نہیں تھے کیونکہ اس نے اپنے ماں باپ کا برا وقت دیکھا تھا۔وہ رشتے داروں کا اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک بھی نہیں بھولی تھی۔اس کے دادا نے ایک مرتبہ سلمیٰ پر ہاتھ اٹھانے کی بھی کوشش کی تھی تب عمیر ماں کے آگے کھڑا ہوا تھا۔اقبال عالم کے گھر والے انھیں سلمیٰ کو طلاق کے لیے بھی اکساتے رہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔بہر حال وہ الگ رہتے تھے اس کے باوجود وہ رشتے داروں سے ڈرتی تھی۔ابھی عاشی نے صرف ایک عام بات کہی تھی اور اسے نا جانے کیا کیا یاد آ گیا۔

عاشی تیار ہونے چلی گئی اور وہ ناشتہ ختم کر کے اپنے ڈورم سے باہر آ گئی۔صبح کے آٹھ بجے بھی ہر جگہ گہما گہمی تھی اور یہ گہما گہمی رات کے دو تین گھنٹے بھی بمشکل تھمتی تھی ورنہ ایس این یو کا ڈورم

چوبیس گھنٹے زندہ رہنے والا ڈورم تھا۔ہر وقت چہل پہل رہتی تھی جو کہ آج کل فارن اسٹوڈنٹس کے نہ آنے کی وجہ سے شاید کم تھی۔ارد گرد اسٹوڈنٹس اپنے کاموں میں مصروف تھے۔وہ بھی سیڑھیاں اترتے چوتھے فلور کے کامن روم کی طرف بڑھ گئی۔

شیشے کی دیوار کے پار ہی اسے وہ نظر آیا۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہاں آسکتا ہے۔وہ کالی پینٹ پر براؤن جیکٹ پہنے ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔وہ بے نیازی سے شانے اچکاتی اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"تم یہاں؟"اس نے حیرت سے استفسار کیا۔

"اسلام علیکم! کیسی ہو فجر؟"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! اچھی ہوں۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"تمہارا انتظار کر رہا تھا۔بس ابھی عنایہ سے تمہارا نمبر لینے لگا تھا۔"

"اوراس سب کی وجہ؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

آیان نے اسے غور سے دیکھااور آگے ہو کر بولا۔

"I was missing you." نور کی آنکھیں حیرت سے وا ہوئیں۔

"کیا؟ کیا کہا تم نے؟"

"تم اونچا سنتی ہو؟"

"تمہاری ہمت پر حیران ہوں۔"

"ایسا کہنے کیلئے ہمت نہیں کرنی پڑتی بس خوش اخلاق ہونے کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو؟"وہ تقریباً چیخ ہی پڑی۔صد شکر وہاں کوئی کورین بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کر رہا تھا ورنہ وہ گردن موڑ کر نورالفجر کو سنگین گھوری سے ضرور نوازتا کیونکہ مطالعہ ہمیشہ خاموشی میں کیا جاتا ہے اور کورین تو ویسے بھی خاموش طبیعت لوگ تھے۔

"تمہیں میں نارمل کب لگا ہوں؟"

"کتنی چیپ باتیں کر رہے ہو تم آیان۔ میں تم سے ایسی بات کی توقع ہر گز نہیں رکھتی تھی۔"

"ایسی توقع مجھے خود سے بھی نہیں تھی۔ خیر ذلیل ہونے کا دل کر رہا تھا اسی لیے کہہ دیا۔"

"تم کیا کیا سوچتے رہتے ہو؟" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"مجھے چھوڑو تم بتاؤ میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہو؟" وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"یہ کہ تم بہت بڑے ایڈیٹ ہو!"

"اور شاید میں بھی یہی سننا چاہ رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا کہے جا رہے ہو تم؟ تمہارا یہاں پہ کیا کام؟ تم واقعی اسی لئے آئے ہو جو تم نے کہا؟"

"بالکل نہیں! غلط فہمی سے نکل آؤ۔ ویل مجھے ایک مدد چاہیے تھی۔ دراصل مجھے مریم کے لیے کوئی پاکستانی لڑکی چاہیے جو اس کی دوست بن جائے اور اس کے ساتھ رہے اور فی الحال میں یہاں تمہیں جانتا ہوں۔" وہ فوراً سنجیدہ ہوا۔

"وہ ائیر پورٹ والی لڑکی؟"

"ہاں! دراصل وہ کافی خاموش طبیعت لڑکی ہے اور ممکن ہے کچھ عرصے تک وہ مارک کے ساتھ بھی سیٹلڈ نہ ہو سکے کیونکہ ان کی شادی اچانک ہوئی تھی۔۔۔"

"اوکے اوکے مجھے سمجھ آ گئی! تم چاہتے ہو کہ میں مریم کو کچھ عرصہ اپنی کمپنی میں رکھوں تاکہ وہ میری طرح باتونی ہو جائے اور اپنے شوہر سے ٹھیک سے بات کر سکے۔" وہ آیان کی بات کاٹ کر نہایت پرجوش سی بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا تو نہیں کہہ رہا۔ میں چاہتا ہوں تم اس کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارو اور اسے یہاں کے بارے میں کچھ سمجھاؤ۔ آفٹر آل تم کوریا کی محبت میں یہاں آئی ہو تو یہاں کے بارے میں کافی معلومات ہو گی۔ نہیں؟"

"مجھے تو خود سیٹ ہونے میں کافی وقت لگے گا۔ آج میرا TOPIC(Test for proficiency in Korean) ہے۔ پھر میں نے نیشنل میڈیکل ٹیسٹنگ بھی پاس کرنی ہے اور ایسے میں کسی کو کمپنی دینا بہت مشکل ہو جائے گا۔" وہ بلاوجہ اس سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتی تھی اس لیے اپنے کاموں کا بتایا۔

"مختصر یہ کہ تمہارے لیے مریم کی دوست بننا مشکل ہے؟" آیان مایوس ہوا۔ اسے لگا تھا نور الفجر کی کمپنی مریم کو جلد ہی اس ملک سے مانوس کروا دے گی۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ مریم اچھی لڑکی ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب میں ایس این یو جانا شروع کر دوں اس کے بعد مریم کے ساتھ دوستی کروں؟"

"جیسے آسانی ہو ویسے اس نے بھی فنر کس میں پی ایچ ڈی کرنی ہے۔ تم اس کی اسٹڈی میں ہیلپ کر سکتی ہو۔"

"تو کیا وہ میرے ساتھ یہاں نہیں رہ سکتی؟"

"وہ شادی شدہ ہے اور مارک کبھی مریم کو ڈورم وغیرہ میں رہنے کی اجازت نہیں دے گا۔"

"یہ بھی ہے۔ کیا مارک کورین ہے؟" اس نے ویسے ہی پوچھا۔

"ہاں؟"

"ارے واہ! تم مجھے مریم کا ایڈریس اور فون نمبر دے جاؤ۔ میں جب بھی فری ہوئی اس کے گھر کا چکر لگا آؤں گی۔" اس نے آیان کی مدد کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔

"شکریہ!"

آیان نے مریم کااور اپنا نمبر نورالفجر کو لکھوایااور پھر مریم کاایڈریس بھی سمجھادیا۔وہ کسی کورین ہاؤس میں نہیں رہتی تھی بلکہ ایک ایلیٹ کلاس کی بلڈنگ کے اپارٹمنٹ میں رہتی تھی اور کوریا میں لوگ عموماً گھر کم بنوانا پسند کرتے تھے۔کسی اچھی بلڈنگ میں اپارٹمنٹ خرید لینا زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔

ڈورم کے بھی کچھ رولز تھے جس میں شام سات بجے کے بعد باہر سے آپ سے ملنے کوئی نہیں آسکتا اور صبح دس بجے سے پہلے بھی کوئی نہیں آسکتا لیکن ابھی اسٹوڈنٹس کی تعداد کم تھی اس لیے رولز فی الحال اپلائی نہیں ہوتے تھے اور اسی وجہ سے آیان صبح کے وقت وہاں موجود تھا۔

بحرالکاہل کے ساحل پر ایک جزیرہ نما علاقہ جنوبی کوریا ہے۔اس کی سرحدیں ایک طرف جاپان اور دوسری طرف چین سے ملتی ہیں۔کوریا کی آزادی پر ہمیشہ سوال اٹھتا تھا کیونکہ اس پر کبھی چین اور کبھی جاپان حکمرانی کرتا رہا تھا۔جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کو الگ ہوئے ستر سال سے زائد برس کا عرصہ

گزر چکا ہے اور اس وجہ سے دونوں ممالک کے لوگوں کے رہن سہن، طور طریقے اور سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

کورین وار کے بعد ملک کوریا دو حصوں میں بٹ گیا اور دونوں ممالک کے درمیان 38 پیرالل لائن کھینچ دی گئی۔

شمالی کوریا میں بادشاہت کا نظام قائم کیا گیا اور وہاں کمیونزم کو فوقیت دی گئی۔ جس کی وجہ سے کئی سال گزرنے کے باوجود بھی وہ ملک کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکا اور آج بھی وہ باقی دنیا سے الگ تھلگ سا ملک ہے جس کا فخر صرف اس کی ملٹری فورسز اور نیوکلیئر ہتھیار ہیں۔ شمالی کوریا ایک غریب ملک ہے جس میں لوگوں کو اپنے سپریم لیڈر کے قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہاں کے لوگوں کے پاس آزادی نہیں ہے، اس ملک میں صرف عیسائیت کا مذہب قانونی ہے، باقی تمام مذاہب شمالی کوریا میں بین ہیں۔ اللہ، مسجد یا نماز کا تصور بھی نہیں ہے۔ وہاں لوگ چند مخصوص کتابیں پڑھ سکتے ہیں اور چند مخصوص باتوں پر بول سکتے ہیں۔ باقی دنیا کے ساتھ رابطہ نہ ہونے کے

برابر ہے کیونکہ شمالی کوریا میں سیاحت ممنوع ہے۔چند مخصوص لوگ چین کے راستے وہاں سیاحت کے لیے جا سکتے ہیں لیکن وہ جن کو شمالی کوریا والے اجازت دیں۔شمالی کوریا میں اچھی زندگی صرف وہی گزار سکتا ہے جو یا تو آرمی میں ہو یا وہاں کی ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھتا ہو۔

وہاں انٹرنیٹ بند اور فلمیں دیکھنا جرم ہے۔بہر حال وہاں کے لوگ چھپ کر فلمیں دیکھ لیتے ہیں اور جو لوگ اس ٹارچر زدہ زندگی سے تنگ آجاتے ہیں تو وہ ملک سے بھاگنے کا بھی سوچتے ہیں۔کئی اس میں ناکام بھی ہوتے ہیں اور کئی فرار ہو کر جنوبی کوریا یا چین بھی چلے جاتے ہیں اور ایسے کاموں میں پیسے لے کر ایجنٹ بھی لوگوں کو ملک سے بھگانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔غرض شمالی کوریا ماڈرنزم کے خلاف ہے اور دنیا کے خطرناک ترین ممالک میں سے ایک ہے۔

www.novelsclubb.com

بارڈر کے دوسری طرف جنوبی کوریا ہے جہاں کے لوگ خوشحال اور آزاد ہیں۔اس ملک نے چھوٹے عرصے میں کافی ترقی کی ہے، جنوبی کوریا میں جمہوری نظامِ حکومت قائم کیا گیا تھا۔یہاں کے لیڈر نے اپنی قوم کو شمالی کوریا کے لیڈر کے برعکس پروان چڑھایا تھا۔یہاں کے لوگوں کو ہر چیز کی آزادی تھی

جو وہ کرنا چاہیں جہاں جانا چاہیں۔ پوری دنیا سے سیاحت کے لیے لوگ آ سکتے ہیں۔ یہاں کے لوگ کتابوں سے محبت کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کو جنوبی کوریا میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ان کے پاس بہت ایڈوانس ٹیکنالوجی ہے اور یہی وجہ ہے نت نئے تجربات کر کے یہ لوگ دنیا میں موبائل فون اور گاڑیوں کی بہترین انڈسٹریز لگا رہے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کو اپنے ملک کی آرمی پر اس قدر فخر نہیں ہے جس طرح شمالی کوریا کے لوگوں کو ہے گو کہ یہاں ہر شخص کو اٹھارہ سال کے بعد ملٹری ٹریننگ لازمی لینی پڑتی ہے۔ جنوبی کوریا دنیا میں امیر ممالک میں سے ایک ہے۔ یہاں تجارت کو کھلے دل سے ویلکم کیا جاتا ہے۔ یہاں کی میک اپ پراڈکٹس پوری دنیا میں سب سے بہترین مانی جاتی ہیں اور یہی وجہ ہے یہاں سے میک اپ کا سامان بہت مہنگا ملتا ہے۔

www.novelsclubb.com

کے۔ میڈیا (کورین میڈیا)، کے۔ پاپ، کے۔ ڈرامازاور کورین ٹیکنالوجی اس ملک کی اکنامی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں پر خوبصورتی بہت معنی رکھتی ہے اسی لیے یہاں ہر جگہ سرجری

کلینک دیکھنے کو مل جاتے ہیں اور یورپی ممالک سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد یہاں پر صرف پلاسٹک سرجری کروانے آتی ہے کیونکہ یہاں کی سرجری دنیا میں مشہور ہے۔ یہاں کے لوگ پڑھے لکھے اور امن پسند ہیں۔ یہاں کی روایات، رہن سہن اور طور طریقے بھی بہت سادہ ہیں۔ بہت محنتی، فیاض اور مہربان لوگ ہیں۔

باقی آپ کو وقت کے ساتھ پتہ چلتا رہے گا۔

******

ایل ای ڈی پر کورین نیوز چینل لگا ہوا تھا جس پر اینکر کچھ کہہ رہی تھی لیکن آواز بند تھی۔ وہ گود میں رکھے لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدہ سی شکل بنائے ہوئے تھا۔ مسئلہ ہی سنگین تھا۔ آیان سکندر کے پاس مسئلے کا حل تھا لیکن وہ سب کو سننا چاہتا تھا۔ ایسی گول میز کانفرنس سیریس موضوعات پر کبھی کبھی ہوتی تھیں جس میں وہ سب اسکائپ کے ذریعے جڑے ہوتے تھے۔

"علیزے مجھے تمہاری بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن۔۔۔"روحان نے سوچ سوچ کر بولنا شروع کیا۔

"بس تمہاری ڈولی آیان کی ساتھ اٹھنی ہے جو تمہیں فیصلہ لینے نہیں دے رہی۔یہی مسئلہ ہے؟" تبریز نے روحان کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

"یار! کیا تم لوگ عجیب بد دماغ ہو۔بیٹھے بٹھائے مسئلہ پیدا کر لیتے ہو۔میں اس وقت شادی وغیرہ کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔بس اتنی سی بات ہے،زندگی میں کرنے کے لیے اور بھی کام ہوتے ہیں۔"

"تم پھر علیزے کو چھوڑ دو! ایسا کرنے سے تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔کم از کم وہ اپنی زندگی اپنے طریقے سے جی سکے گی کیونکہ تم نے اسے درمیان میں لٹکایا ہوا ہے۔"ثانیہ بھی سنجیدہ سی بولی۔

صبا فی الحال خاموشی سے کانوں میں وائرلیس ائیر فون لگائے صرف سن رہی تھی۔وہ آفس میں تھی اور کام کے وقت صرف کام ضروری ہوتا ہے لیکن دوستوں کی مشترکہ کال بھی ضروری تھی۔

"میں نے ایسا نہیں کہا۔"

"دیکھو روحان !علیزے کی بھی ایک فیملی ہے جسے اس کی پرواہ ہے۔ تمہیں فیصلہ کرنے کا وقت دیا ہے۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔علیزے تمہیں پہلے بھی تنگ نہیں کرتی تھی اب بھی تنگ نہیں کرے گی لیکن اگر یہ چلی گئی تو تم ساری زندگی کنوارے رہنے لگے ہو شرط لگالو۔"ثانیہ نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں علیزے کے ڈیڈ سے بات کرلیتا ہوں۔وہ ضرور مجھے سمجھیں گے۔"روحان نے حل پیش کیا۔

"ڈیڈ سیریس ہیں روحان !میری پھوپھو بھی ایسا چاہتی ہیں۔تم شادی نہ کرو کم از کم نکاح کرلو۔اس سے ڈیڈ مطمئن ہو جائیں گے۔"وہ سنجیدہ سی لڑکی بھی آج صرف ہاں میں جواب چاہتی تھی۔

"اب تمہاری پھوپھو ایسا کیوں چاہتی ہیں؟" وہ جھنجھلا گیا۔

"کنزہ نے چند ماہ پہلے suicide attempt کیا تھا۔ وہ ڈری ہوئی ہیں کہ کہیں کنزہ مجھے کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔"

"کیا کنزہ تمہاری جان چھوڑ نہیں سکتی؟" تبریز سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"وہ سائیکو پیتھ عورت ہے یار کسی پاگل خانے میں بھیج دو۔" احمر نے بھی بیزار سے انداز میں کہا۔

"تم نے کیا سوچا روحان؟" علیزے واقعی پریشان تھی کیونکہ اس کے ڈیڈ اس کی شادی کروانا چاہ رہے تھے۔ روحان کو وہ جانتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی بیٹی کا مستقبل سیکیور کرنا چاہتے تھے اور صرف منگنی انھیں مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔

"ابھی نہیں!" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کیوں؟" وہ سیدھا ہوا۔ روحان اگر نہ کرلے تو اسے منانا مشکل تھا لیکن آیان سکندر اس کا فیصلہ تبدیل کروا سکتا تھا۔

وہ ہمیشہ علیزے کے ساتھ ہی کھڑا رہا تھا اور ہمیشہ اس کی مورل سپورٹ کیلئے کھڑا رہے گا۔ اس لیے وہ روحان کو کم از کم نکاح کے لیے منا سکتا تھا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

"یار آیان! دیکھو تم میری صورتحال سے واقف ہو۔ میں ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں۔"

وہ آیان کو دیکھتے ہوئے اپنی بات پر زور دے کر کہہ رہا تھا کہ وہ سمجھ جائے اس کے ہزار مسئلے ہیں۔

"علیزے اس دنیا کی پاگل ترین لڑکی ہے جو تم سے دل لگا بیٹھی ہے، یو نو واٹ تم علیزے کو ڈیزرو ہی نہیں کرتے لیکن وہ محبوب ہی کیا جو نخرے نہ دیکھائے؟ میں علیزے کی جگہ ہوتا تمہیں دو چپیڑیں لگاتا اور چھوڑ جاتا۔ عجیب یار وہ تمہارے پیچھے کب سے خجل ہو رہی ہے اور تمہارا سو کالڈ self pride ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔۔"

"اف آیان! کیا کہہ رہے ہو؟ایسا تو نہیں ہے۔علیزے میرے لیے اہم ہے۔"وہ تھوڑا گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔

"اسکائپ پر نکاح ہو جائے گا۔شادی علیزے کا ڈپلومہ ختم ہونے کے بعد کر لیں گے۔"آیان نے کندھے اچکا کر سادگی سے بتایا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے۔بس!

"میں اسکائپ وغیرہ کے نکاح کو نہیں مانتا۔"روحان بھی دوٹوک انداز میں بولا۔

"شادی سے پہلے دوبارہ نکاح کر لینا روحان کیونکہ اب وہ سات سمندر پار سے صرف نکاح کی تقریب کے لیے پاکستان نہیں آسکتی۔میرے بھائی ابھی علیزے کی سچویشن سمجھو۔"آیان کے کہنے پر روحان نے بے چارگی سے علیزے کو دیکھا اور خاموش ہو گیا۔خاموشی کافی لمبی ہو گئی تو سب ایک دوسرے کو ذومعنی انداز میں دیکھنے لگے۔

"کدھر غائب ہو گئے؟"صبا کو پوچھنا پڑا۔

"کچھ بولو بھی۔"ثانیہ نے بھی اسے اکسایا۔

"سوری علیزے!"اس نے کافی لمبی خاموشی کے بعد کہااور گہرا سانس لیا۔سب نے دھڑکتے دل سے روحان سکندر کو دیکھا کیونکہ انھیں یقین تھاوہ علیزے پر کبھی give up نہیں کر سکتا۔اسے علیزے کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھااور ایسا روحان خود کہتا تھا۔

جوانھوں نے سناوہ غلط ہے!روحان سکندر ایسا نہیں کر سکتا۔

"روحان!"علیزے نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"میں نے ہمیشہ تمہیں demoralize کیا۔تم صحیح تھیں۔ویل اب تم وہ کرو جو کرنا چاہتی ہو۔ میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تو سب کے رکے ہوئے سانس کو آکسیجن ملی۔

"تم نے ڈرا ہی دیا تھا۔"ثانیہ نے کہا۔

"میں ابھی لاہور کے لیے نکلتا ہوں۔"احمر نے خوشی کا نعرہ لگایا۔

"میں کل تک پہنچوں گا۔" تبریز بھی خوش تھا۔

"علیزے ہمارے لئے بھی امریکہ کی فلائٹ بک کرواؤ یار۔" ثانیہ نے علیزے کو چھیڑا۔

"تھینک یو روحان!"

"تمہارے لیے کچھ بھی!" اس نے مسکرا کر کہا۔

"چلو جناب سارے رفو چکر ہو جاؤ۔ ہمارے مولوی صاحب رومینٹک ہونے لگے ہیں۔"

"کچھ بھی بولتے ہو تم احمر۔ دیکھ لو جو کرنا ہے پھر مجھے بتا دینا۔ خدا حافظ!" وہ کہہ کر آف لائن ہو گیا۔

"گڈ لک میرے شیرو۔ خدا حافظ!" صبا بھی کہہ کر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

چند باتیں کرنے کے بعد باقی سب بھی چلے گئے۔

علیزے اور آیان رہ گئے۔

"آیان وہ زبردستی ہاں تو نہیں کہہ رہا؟" علیزے نے کسی خوف کے تحت پوچھا۔

"تمہیں چھوڑ کر کہاں جائے گا؟" وہ ریلکس تھا۔

"روحان کا کیریئر اسے بہت عزیز ہے۔"

"ویل! عزیز تو تم بھی ہو۔" آیان نے معصومیت سے کہا۔

"تم اس سے بات کرو۔ کوئی مسئلہ ہے تو ہم فکس کر لیتے ہیں۔"

"بھابھی جی نکاح کی تیاریاں کریں ہمارے مسئلے فکس ہوتے رہیں گے۔"

"تھینک یو آیان!"

"کس لیے؟"

www.novelsclubb.com

"میری سچویشن سمجھنے کے لیے۔"

"تمہارے لیے کچھ بھی!"

"او کے خیال رکھنا۔"

"خدا حافظ !"

لیپ ٹاپ بند کر کے اس نے سینٹرل ٹیبل پر رکھا اور اپنا سر دبایا۔

"شکر خدایا!" وہ آنکھیں بند کر کے بڑبڑایا اور ہاتھ سے ٹٹول کر صوفے پر سے اپنا فون اٹھایا۔

"کم جن ! میری میڈیسنز کب تک لاؤ گے جب میں مر جاؤں گا؟" وہ خفگی سے بولا۔

"یان رک جاؤ صرف پانچ منٹ ! کیا زیادہ طبیعت خراب ہے؟"

"انی یو (نہیں !)" اس نے فون بند کر دیا۔ وہ اب روحان اور علیزے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

اسے وہاں رہتے ہوئے ایک مہینہ ہونے کو آیا تھا۔ اسے ایک سال کورین ایم بی بی ایس مکمل کرنا تھا۔ اس کے بعد وہ پی ایچ ڈی کرتی اور اپنا ریسرچ کیریئر شروع کرتی۔ اس وقت وہ اقبال عالم سے بات کر رہی تھی۔ آج اسکا TOPIC کا رزلٹ آیا تھا اور ساٹھ فیصد نور الفجر کے لئے بہت تھا۔

"بابا! یہ تو میری سوچ سے بھی مہنگا ملک ہے۔مجھے لگا تھا یہاں کی کرنسی ہمارے ملک کے مقابلے میں سستی ہے تو سستی چیزیں ملیں گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہے۔ہر ازوان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے یہاں!" وہ نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی۔

"اور آپ کو پتہ ہے عاشی نہ ہوتی تو حلال فوڈ ڈھونڈنے میں کتنی مشکل پیش آتی۔ڈورم کے رولز بھی بالکل ویسے ہیں جیسے آپ کی بیگم لگایا کرتی تھیں۔اونچا نہیں بولنا، گانوں کی آواز کمرے سے باہر نہیں آنی چاہیے، پڑھائی پر فوکس کرنا ہے، فلاں وقت کے بعد باہر سے ملنے کوئی نہیں آسکتا، کھانا نہیں کھانا تو خود بناؤ نخرے نہ کرو۔مجھے لگتا ہے کہیں نہ کہیں میں سلمیٰ بیگم کو ساتھ لے آئی ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے سامنے کھلے لیپ ٹاپ میں باپ کا نورانی چہرہ دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی۔جانتی تھی ماں پاس ہی بیٹھی ہیں اور وہ باپ بیٹی مل کر انھیں تنگ کرتے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے میرے ڈورم میں ایلین کی طرح کے لوگ بھی رہتے ہیں۔جب تک انھیں فائیو جی کا سگنل نہ آئے انھیں سانس نہیں آتا اور تو اور یہاں پر انڈینز بھی ہیں اور مجھے بالکل بھی پسند نہیں!

حالانکہ عاشی کہتی ہے یہ لوگ بہت اچھے ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ وہ جو ہم فاشسٹ انڈین والی نیوز سنتے ہیں یہ لوگ ویسے نہیں ہیں۔ عاشی نے تو اپنی کلاس کے انڈین لڑکے کو راکھی بھی باندھی ہوئی ہے۔ ہاؤ چیپ! میں تو کسی کو ایسے بھائی نہ بناؤں اور انڈین لڑکوں کو تو بالکل بھی نہیں۔"

"ہاں بھائی بناتے ہوئے موت پڑتی ہے اور جوان کورین لڑکوں کو اپنا خاوند تک بولا کرتی تھی وہ کیا تھا؟" سلمیٰ بیگم خفگی سے بولیں تو اقبال عالم نے لیپ ٹاپ درمیان میں رکھ لیا کہ اب وہ دونوں کو دیکھ سکتی تھی۔ سلمیٰ بیگم کے چہرے پر ایسی خفگی تب ہی ہوتی تھی جب وہ بولنا شروع کرتی تو چپ نہ ہوتی اور باپ سے ایسے باتیں کرتی تھی جیسے ہم عمر سہیلی ہو۔

"دیکھیں والدہ!" اس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب میچیور ہونے میں وقت لگتا ہے اور وہ تو پری میڈیکل کے ٹائم کی باتیں ہیں جب میں ایسی بہکی بہکی باتیں کرتی تھی۔ اب تو ماشاءاللہ سے پانچ سال گزر چکے ہیں۔ قسم سے کل رات آپ بہت یاد آئیں۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی اور آخر میں بات بدل دی۔

"جھوٹے انسان کی پکڑ بڑی سخت ہے۔یہ مکھن اپنے باپ کو لگایا کرو۔" وہ ہنوز خفا تھیں۔اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ نور کو مس کر رہی تھیں اور اُن سے زیادہ نورا نھیں مس کر رہی تھی۔

"دیکھیں ماما۔مجھے پرایا نہ کیا کریں دل دکھتا ہے یار!" وہ اپنے والدین سے رات کا ایک ڈیڑھ گھنٹہ ضرور بات کرتی تھی۔ایسا کرنے سے نورالفجر کی ٹینشن ریلیز ہوتی تھی اور آگے ایسا موقع کم ملنا تھا اسے پتہ تھا اس لیے جتنا وقت وہ فری ہوتی گھر میں کسی نہ کسی کو کال کر لیا کرتی تھی اور اقبال عالم کو لیٹ نائٹ کال کرتی تھی تاکہ سکون سے بات کر سکے۔

کوریا کا وقت پاکستان کے وقت سے چار گھنٹے آگے ہے۔اگر وہ اپنے وقت کے مطابق رات کو دو بجے بھی اقبال عالم کو فون کرے تو پاکستان میں پچھلی رات کے دس بجے ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بابا بات سنیں! میں جھوٹ نہیں کہوں گی پر جب سے میں یہاں آئی ہوں ایک نماز بھی نہیں پڑھی کیونکہ میرے کمرے میں نماز ادا کرنے کی بالکل جگہ نہیں ہے اور ہمارے ڈورم ہاؤس میں جگہ تو ہے لیکن وہاں سب چلتے پھرتے ہیں تو میں کسی کا راستہ نہیں روکنا چاہتی اور پتہ نہیں وہ جگہ پاک

بھی ہے یا نہیں؟ آفٹر آل میری تین ڈورم میٹس نان مسلم ہیں۔ میں کیا کروں کدھر جا کر نماز پڑھوں؟"

"لائبریری میں بھی جگہ نہیں ہے؟"

"جگہ تو ہے لیکن وہاں سب پڑھ رہے ہوتے ہیں۔"

"ایک طرف جائے نماز بچھاؤ اور نماز ادا کرو۔ بس اتنی سی بات ہے!" اقبال عالم نے آسان سا حل پیش کیا۔

"لیکن بابا سب وہاں ہوتے ہیں۔ پاکستانی بھی بہت ہیں ادھر۔ کیا کہیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"کیا کہیں گے؟"

"آپ سمجھ نہیں رہے نا بابا! میں سب کے سامنے اُدھر لائبریری میں نماز کیسے پڑھ سکتی ہوں؟ میں نے ایک ماہ سے کسی کو بھی پبلک پلیس میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ پاکستانیوں کو تو بالکل بھی نہیں۔"

"اور ایک ماہ سے میری بیٹی لوگوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے محروم ہے؟"

"بابا!" وہ خفت مٹانے کو لاڈ سے بولی۔

"دیکھیں کوئی آسان حل بتائیں پلیز..."

"جائے نماز اٹھاؤ اور ڈورم میں کہیں بھی جگہ ملے جا کر نماز ادا کرو اور نماز اللہ کے لیے پڑھنی ہوتی ہے۔ ہمیں اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟" اقبال عالم کچھ خفا سے نظر آئے۔

"اوکے بابا!" وہ تابعداری سے بولی۔

"اور جگہ تمہیں آسانی سے میسر ہو جائے گی کیونکہ بقول تمہارے کورین لوگوں سے زیادہ صاف ستھرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ مصلہ تو پاک ہی ہے۔ اس کو بچھا لینا اور اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے بھی دعا کرنا۔" سلمیٰ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"پہلی بات تو سچ ہے ماما! مجال ہے جو کہیں کچڑا یا ذرا سی بھی گندگی نظر آجائے۔دوسری بات پر بھی ضرور عمل کروں گی اور تیسری بات آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ بتائیں میرے لیے دعا کرتی ہیں؟" وہ پھر سے ماں کو چڑانے لگی۔

"نور تم واپس آجاؤ۔" وہ اسے دیکھتے رہنے کے بعد نم زدہ آنکھیں لئے بولیں۔

"ماما پلیز!" اس نے سر اٹھا اوپر کیا تاکہ وہ بالکل ایموشنل نہ ہو اور پھر ماں کو دیکھا جو اب آنسو بہا رہی تھیں۔

"مت روئیں نا ماما۔آپ کے پاس چپ کروانے کے لیے بابا موجود ہیں میرے پاس کوئی نہیں ہے۔" وہ بھی جذباتی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو بچے آرام کرو۔کل بات ہوتی ہے اور مجھے بتانا فجر کی نماز کہاں ادا کی ہے۔"

"اوکے بابا! ڈھیر سارا پیار آپ دونوں کو۔" کہتے ساتھ ہی اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کی اور آنکھیں زور سے میچیں۔

"نہیں نورالفجر تم نے رونا نہیں ہے۔" اس نے رندھی ہوئی آواز میں خود کو مضبوط رہنے کا درس دیا۔

"یار۔۔۔آئی ایم مسنگ یو ماما۔" اور وہ رونے لگی۔اب مزید صبر نہیں ہونا تھا۔ایک ماہ ہو گیا تھا۔پورا ایک ماہ۔وہ غیر ملک میں اکیلی رہ رہی تھی۔وہ اتنی بہادر تو کبھی نہیں تھی۔وہ کب ایسی بنی؟

یہ گھر والوں کی اہمیت تب کیوں پتہ چلتی ہے جب وہ پاس نہیں ہوتے؟ جب وہ پاس ہوتے ہیں تو بس سکون کا احساس کیا اور اپنا کام کیا۔ایسا کیوں کرتا ہے انسان؟

www.novelsclubb.com

دیوار سے ٹیک لگائے چہرہ گھٹنوں پر رکھے وہ بے آواز روتی گئی۔

اسے لگا تھا اپنے خواب پانا بہت آسان ہیں۔ کوریا میں، کے۔ پاپ کے شہر میں وہ آسانی سے، موج مستی میں تین سال گزار کر واپس چلی جائے گی لیکن حقیقت کا سامنا کرنے کے بعد اسے یہ سب مشکل لگ رہا تھا۔ وہ روز اپنے والدین کو دیکھتی تو اسے تکلیف ہوتی کہ وہ ان کو تکلیف دے کر اتنے دور آگئی لیکن اسے کچھ تو قربان کرنا تھا سو والدین کا پیار ہی سہی، بہن بھائیوں کا ساتھ ہی سہی، گھر کی مانوس فضا ہی سہی! وہ ہار ماننے والوں میں سے کبھی نہیں تھی۔ اس اکیلے پن کا بھی کوئی نہ کوئی علاج وہ نکال ہی لے گی۔ سوں سوں کرتے وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ کمرہ سفید روشنیوں سے منور تھا اور عاشی کی عقابی نظر اس کے روئے ہوئے چہرے پر پڑی۔

"اے لڑکی! تم رات کے اس وقت کس کے غم میں رونے کا شغل فرما رہی ہو؟ ایسے وقت میں تو عشق معشوقی والے لوگ جاگ رہے ہوتے ہیں اور شاید رو رہے ہوتے ہیں۔ تم کو کیا ہوا؟ کیونکہ جہاں تک میں نے تمہیں سمجھا ہے ایسی لگتی نہیں ہو اور اگر مجھ سے چھپا کر کچھ ایسا ویسا کر رہی ہو تو

تمہاری خیر نہیں۔" وہ شاید کچھ لینے آئی تھی اور اسے روتا دیکھ کر حیرانی سے مسئلہ دریافت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ادھر آؤ عاشی!" روئی روئی آنکھوں سے اس نے عاشی کو اپنے پاس بیڈ پر آنے کا کہا اور وہ بھی کسی ماہر بندر کی طرح ایک ہی جست میں اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی ایسے کہ لمبی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں۔

"رو کیوں رہی ہو؟" سامنے دیوار پر روم ٹمپریچر کے لئے لگے ریموٹ کنٹرول کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"گھر والے یاد آ رہے ہیں۔"

"یہاں سب کو یاد آتے ہیں۔"

"کیا سب میری طرح اکیلے بیٹھ کر روتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں کر سکتے۔"

"تم روتی ہو؟"

"انسان ہوں۔ مجھے بھی رونا آتا ہے لیکن اب اس بات پر نہیں کہ میں گھر سے دور ہوں۔ بڑی آزادی ہے بھئی ادھر۔" وہ مزے سے بولی۔

"تم اس وقت آئی۔ کچھ چاہیے تھا؟" وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"ہاں پیناڈول لینے آئی تھی اگر تمہارے پاس میسر ہو۔ مجھے کچھ بخار والی فیلنگ آ رہی ہیں اور یہاں بیمار ہونا مطلب پچاس ہزار وان لگا کر ٹھیک ہونا۔ میں پیناڈول رکھتی ہوں پر ابھی پتہ نہیں کہاں ہیں۔ پاکستانیوں کی سو بیماریوں کا واحد علاج۔۔۔پیناڈول!" وہ کھلکھلائی۔

"اوہ تم بیٹھو، میں نکالتی ہوں یہیں کسی بیگ میں ہو نگی۔" اس نے اپنا سامان ابھی تک سیٹ نہیں کیا تھا سو اسٹڈی ٹیبل کے پیچھے موجود اپنے بیگ تک گئی۔

"شکریہ نور۔تم جیسی نرس بھی کسی کسی کو میسر ہوتی ہے۔"وہ ہنسی دبا کر بولی۔

"میں ڈاکٹر ہوں مس عاشی۔"وہ برا مناگئی۔

"پاکستان کے ڈاکٹر کو کوئی نہیں پوچھتا میرا بچہ ! یہاں سے پی ایچ ڈی مکمل کرو تو مانوں۔"عاشی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔وہ بس خاموشی سے پینا ڈول ڈھونڈتی رہی۔اس پی ایچ ڈی نے اب بڑا خوار کروانا ہے۔

******

وہ کم جن ینگ کے ساتھ فٹ بال کا میچ دیکھ رہا تھا اور گود میں رکھے باؤل میں پاپ کارن تھے جو وہ وقفے وقفے سے منہ میں ڈال رہا تھا۔صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے ان دونوں کی ٹانگیں سینٹرل ٹیبل پر تھیں۔لاؤنج کی بتیاں بجھی ہوئیں تھیں۔واحد روشنی ایل ای ڈی سکرین سے پھوٹ رہی تھی۔UAF کے کام سے جب کبھی چھٹی مل جائے تو وہ اپنے کمپاؤنڈ میں رہنے کے بجائے بوسان اپنے گھر آجاتا تھا جہاں اس کا وقت اچھا گزرتا تھا۔فی الحال تو وہ اس گھر کی قسطیں ادا کر رہا تھا لیکن

قانونی طور پر یہ گھر اس کا ہو چکا تھا۔ کم جن بھی اسی کے ساتھ رہنے آ جاتا تھا۔ بوسان ساؤتھ کوریا کا اینڈ پوائنٹ تھا جہاں یہ ملک ختم ہوتا تھا۔ سیئول سے شروع ہو کر بوسان پر ختم! بس اتنا چھوٹا سا تھا کوریا۔۔۔

آیان کا فون بجا اور ایک فسوں سا ٹوٹا تو وہ ہڑ بڑا کر سیدھا ہوا۔ اندھیرے میں فون کے لیے ادھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو وہ کشن کے نیچے پڑا ہوا تھا۔

"روحان کالنگ!" اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"پاکستان سے کال ہے۔" جن ینگ کو بتا کر وہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور سینٹرل ٹیبل سے جوس کا کین اٹھا کر منہ کو لگایا اور ایک ہی گھونٹ بھرنے کے بعد واپس رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"پاکستانیوں کو ذرا سکون نہیں ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو تم نے چھ لوگوں سے تین گھنٹے بات کی ہے۔ اب کس کی کال ہے؟" کم جن تھوڑا بد مزہ ہوا۔

"بھائی کی کال ہے۔کچھ ضروری بات کرنی ہے۔تم یہ سب سمیٹ لینا۔"

وہ کہہ کر فون کال آنسر کرتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

"یابو سیو(ہیلو)!"

"ہونہہ!دو دن اس کے گھر رہو اور ماسیوں کی طرح کام کرو۔"پیچھے جن ینگ خفگی سے بڑبڑا رہا تھا۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور روحان نے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیا۔

"تم نے آج دوسری مرتبہ کال کی ہے۔ذرا شرم نہیں آتی اتنی جلدی مچاتے ہوئے۔نکاح ہم آرام سے سوچ سمجھ کر کریں گے۔"وہ روحان کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

"فار گاڈ سیک آیان! اتنی جلدی کیوں پڑی ہوئی ہے تم سب کو؟ تمہیں پتہ ہے اس رشتے کو لے کر ہر کسی کے کچھ پلانز ہوتے ہیں علیزے کے بھی ہیں۔اس کو ایسے شہہ تو مت دو کہ وہ صرف میرے لیے اپنی خوشیاں قربان کر دے۔" روحان سنجیدہ تھا اور آیان فوراً تابعداری سے سنجیدہ ہو گیا۔

"علیزے میری دوست ہے اور ہر وہ کام کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے جس سے میرے دوستوں کو خوشی ہوتی ہے اور میرا خیال ہے کہ تمہیں بھی اب وہ کرنا چاہیے جو علیزے کہتی ہے۔وہ خلوصِ دل سے اگر کچھ کر رہی ہے تو کرنے دو۔کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے۔" اس نے سنجیدگی سے روحان کو سمجھایا۔

"مجھے سمجھنے کی کوشش کرو آیان! علیزے کو بھی سمجھاؤ کہ میں اس وقت شادی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔بینک میں ایک پھوٹی کوڑی نہیں ہے۔میں یہ ذمہ داری ابھی نہیں اٹھا سکتا۔"

"تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ نکاح کے بعد علیزے تمہارے سر چڑھ جائے گی اور لمبی لمبی ڈیمانڈز رکھے گی؟ دیکھو میرے بھائی! اگر تو تمہیں پیسوں کا مسئلہ ہے پھر ٹینشن فری ہو جاؤ۔علیزے کو تمہارے

پیسوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔وہ تم سے پیسے نہیں مانگے گی اور چونکہ تم سب کے سامنے اس سے کمٹمنٹ کر چکے ہو تو اگر مگر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔بغیر کسی ڈرامے کے نکاح کرو۔"

"وہ مانگے گی نہیں لیکن مجھے تو دینے پڑیں گے۔میں فائیننشلی اسٹیبل نہیں ہوں،میں مینٹلی تیار نہیں ہوں،میں اس کے پاس نہیں ہوں۔اس رشتے کے بہت سے اصول وضوابط ہوتے ہیں جو کہ میں ابھی fulfill نہیں کر سکتا اور یہ سارا ٹارچر میں اسے کیونکر دوں؟"

"یہ تم دونوں کی چوائس ہے اور اپنی vocabulary ٹھیک کرو۔اس سارے senario کے لیے ٹارچر کا لفظ استعمال مت کرو اور ویسے بھی تم دونوں اپنے کیریئر کے پیچھے بھاگنے والی مخلوق ہو۔جب کریئر بنا چکو گے تو خود ہی اسٹیبل ہو جاؤ گے اور مجھے یقین ہے تم لوگوں کو کوئی خاص پچھتاوا بھی نہیں ہونے والا۔"

"تم بھی تو کیریئر کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔"روحان نے خفگی سے کہا۔

"بات تمہاری اور علیزے کی ہو رہی ہے اینڈ یو نو واٹ یہ سب جو رہا ہے تمہارے لیے whiter than white ہے ورنہ آج کل کونسی لڑکی خود کہتی ہے آؤ جناب شادی کریں اور مجھے یقین ہے کہ آپ شادی کے بعد مجھے میرا کیریئر بنانے سے نہیں روکیں گے؟" روحان کے معاملات میں آیان سکندر اس سے بھی بڑا موٹیو شنل اسپیکر بن جاتا تھا۔

"تم دونوں چوبیس گھنٹوں میں سے دو گھنٹے ایک دوسرے کے لئے اسکائپ وغیرہ پر نکال لینا۔اس رشتے کے لیے فی الحال یہی کافی ہے! باقی تم لوگ ڈھائی تین سال بعد شادی کر لینا۔ It's not a black and white issue" وہ بے نیازی سے شانے اچکا کر بولا۔یہ سب اتنا آسان نہیں تھا جتنا آیان بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگ سمجھدار ہو۔صورتحال سمجھتے ہو۔فضول کی ٹینشن پیدا کئے بغیر نکاح کر لو تاکہ کوئی تیسرا نہ آئے! توریا بنو میرے بھائی توریا۔۔۔"

(توریا پشتو زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بہادر کے ہیں۔ وہ روحان کو ایک پشتو فلم کا حوالہ دے رہا تھا۔) روحان ہلکا سا مسکرایا۔

"اور میں اپنا وعدہ نہیں توڑوں گا کہ میری شادی تمہاری شادی کے ساتھ ہی ہو گی۔"

"پھر وہی فضول کی ضد! یار پہلے اپنی لائف سیٹ کرو۔ میرے پاس تو کوئی گرل فرینڈ نہیں بچی جس سے شادی کر لوں۔ تم اپنی سوچو اس لڑکی کو ایک بار ناراض کر لیا تو دوبارہ نہیں ملنی یاد رکھو۔ علیزے جیسی معصوم لڑکی کی قدر کرو پاگل آدمی۔" اس نے بات کا رُخ واپس روحان کی طرف موڑنا چاہا۔

"یہ لڑکی کہیں نہیں جائے گی مجھے چھوڑ کر اور ذرا مجھے یہ گنوانا پسند کرو گے کہ ماضی قریب اور ماضی بعید میں کتنی گرل فرینڈز رکھ چکے ہو؟" آیان کا قہقہہ بلند ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تمہارا علیزے پر اعتماد قائم رکھے۔ آمین!"

"آمین! تمہیں معلوم ہے آیان ہمیں کبھی اپنا خیال نہیں آیا کہ ہماری لائف اسٹیبل ہونی چاہیے۔ ہمیں فیملی بنا کر باپ کے پیسوں پر عیش کرنی چاہیے یا صرف پبلک فیگر بن کر لوگوں کو انٹرٹین کیا جائے۔ میں سوچتا ہوں اگر ہم ایسے ہوتے تو کہاں ہوتے؟"

"ہم جیسے بھی ہیں اللہ کا شکر ہے اور ہم ایسے ہی اچھے ہیں۔ ہم بچپن سے ہی struggling class کو اسپورٹ کرتے تھے اسی لیے ہمیں اب بھی ایسے ہی رہنا ہے۔"

"اب بڑے ہو گئے ہیں تو قوم کی فکر آ گئی ہے کہ اس قوم کا، اس ملک کا کیا ہو گا؟"

"مجھے تو صرف پاکستان کی فکر ہے لیکن تم نے اپنی سوچ کا زاویہ مسلمان امت تک وسیع کر رکھا ہے۔ تمہارے راستے میں تو شیطانوں کی فوج کھڑی ہے میرے بھائی! اللہ تمہارا کام آسان کرے۔" وہ شادی کی بات کو چھوڑ کر کہیں آگے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

"اینڈیونو کہ مسلمانوں کے لیے یہودی، عیسائی یا کوئی دوسرے مذہب کے لوگ خطرہ نہیں ہیں سوائے ان کی lack of awareness کے اور میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میری قوم خود سے ملاقات کر لے۔ خود کا مقام اور مرتبہ سمجھ لے۔ اگر ایسا ہو جائے گا تو روحان سکندر بہت پر سکون موت مرے گا کہ وہ اپنے حصے کا کوئی کام کر کے گیا ہے۔ ورنہ مجھ میں اور ایک کتے میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔"

"انشاءاللہ تم اپنے مشن میں سرخرو ہو گے روحان۔"

"آمین! انشاءاللہ۔"

"اور ہاں ایک بات پوچھنا بھول گیا۔ نورالفجر سے ملاقات ہوئی؟" روحان نے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں میں مریم کے سلسلے میں اس کے پاس گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"ظاہر ہے اپنے لیے تو نہیں جاتے۔" روحان نے شرارت سے کہا۔ مریم والا قصہ اسے آیان نے مختصر سا بتادیا تھا اس لیے وہ جانتا تھا کہ کیا چل رہا ہے۔ وہ ایسا ہی تھا سب پر چیک رکھنے والا اور سب کا حال دریافت کرنے والا۔

"اور اگر میں اپنے لئے چلا بھی جاتا تو؟" وہ تھوڑی خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں پھر بھی یہی کہتا تم مریم کے لیے گئے ہو۔" روحان ہنسا۔

"بات کو غلط رنگ مت دیا کرو روحان۔ بہت مار کھاؤ گے اور یہ کیا تم انٹرویوز میں سیاست دان بننے کی کوشش کرتے ہو؟ جنرل عاصم مجھے وارن کر رہے تھے کہ میرے بھائی کو اپنے چہرے کا زاویہ بگاڑنے کا شوق ہو چلا ہے۔ تمہیں سمجھاؤں۔" آیان کی بات پر وہ دل کھول کر ہنسا۔

"آہاں! آرمی کے جنرل بھی میرے انٹرویوز دیکھتے ہیں۔ ساؤنڈز گڈ۔" وہ معمولی سا حیران ہوا۔

"عام سی بات ہے جب تم لائیو شو میں بکواس کرو گے تو سنیں گے نا! آگے سے دیھان رکھنا۔"

"راجر باس!" وہ تابعداری سے بولا جیسے پکا اب اس کی بات پر عمل کرے گا۔

"کب کی ڈیٹ فائنل کی ہے؟"

"ابھی میر پور جارہا ہوں۔مام سے پوچھ کر فائنل کرتا ہوں!"

"اچھا ٹھیک! مام کو پیار دینا اور سلام دینا اور میری بات بھی کروانا!" وہ سوچ سوچ کر بولا۔

"یہ اتنا مہنگا فون تم نے آچار ڈالنے کے لیے رکھا ہوا ہے؟ مام کو کال کر لیا کرو موت نہیں آجاتی انسان کو۔"

"مجھ میں ہمت نہیں ہوتی روحان! مام سے بات کرنے کے بعد میں بہت ڈسٹرب ہو جاتا ہوں۔" وہ بات کو ہنس کر ٹال گیا۔

www.novelsclubb.com

"اور مام کا سوچا جو تمہاری کال کے انتظار میں رہتی ہیں؟"

"چھوٹی دن میں مام کی دس ویڈیوز بھیج دیتی ہے کہ وہ کیا کر رہی ہیں اور گھر والے بہت خیال رکھتے ہیں مام کا۔ خیر میں مام کو کال کروں گا تم فکر نہ کرو۔"

"تمہارے پراجیکٹ پر اور کتنے دن لگیں گے آیان؟ اب واپس بھی آجاؤ! یہاں ہوتے ہو تو گھر کا چکر تو لگا آتے ہو۔ وہاں سے تم سال بعد ہی چند دن کے لیے آتے ہو۔ اب تو ناراضگی ختم کرو۔"

"کہنے کو تو چند ماہ لگیں گے لیکن ممکن ہے تین چار سال لگ جائیں اور تم واپسی کا کہہ رہے ہو تو شاید مشکل ہے روحان! وہاں ہوتا ہوں تو سب کے لیے مسئلے بڑھ جاتے ہیں اور پھر شادی کے علاوہ کوئی دوسرا آپک نہیں ہوتا کسی کے پاس۔ یہاں مست ہوں کام میں۔"

"اللہ کرے تم جلد واپس آؤ۔" روحان نے مختصر سا تبصرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"انسانوں کو حادثات واپس لے آتے ہیں لیکن میرے کیس میں یہ بھی ممکن نہیں ہے بلکہ میں حادثات لے کر آتا ہوں۔" وہ ہنسا۔

"آیان! عجیب باتیں کرتے ہو۔" روحان خفا ہوا۔

آیان نے کچھ دیر اس سے مزید بات کی اور سلسلہ منقطع کر دیا۔ فون کو بیڈ پر پھینکا اور گہرا سانس لیا۔

بیڈ پر لیٹے وہ سفید چھت کو گھورتے ہوئے کسی ایسے حادثے کا انتظار کر رہا تھا جو اسے واپس پاکستان لے جائے۔ وہ پاکستان جانا چاہتا تھا۔ گھر والوں سے ملنا چاہتا تھا گو کہ وہ کسی کے سامنے کہتا نہیں تھا لیکن وہ واقعی سب کو مس کرتا تھا۔

یہ فیملی ہونا اور پھر اس سے محبت ہونا انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ اسے عادت ہوتی تو وہ بدل لیتا لیکن اسے محبت تھی جو کہ بھلائے نہیں بھولتی!

کیا اس کی زندگی میں پھر سے کوئی حادثہ ہونے والا تھا؟

کون جانے آنے والا حادثہ کس قدر نقصان لانے والا تھا؟

پاکستان جانے کے لیے کوئی حادثہ ہو گا یا نہیں؟

حادثہ پاکستان میں ہو گا یا جنوبی کوریا میں؟

کیا ہو گا اگر کچھ ہوا ہی نہیں؟

آیان سکندر نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ وہ سونا چاہتا تھا نا کہ رونا چاہتا تھا!

حقیقت سے فرار کا ایک ہی طریقہ ہے۔ سو جانا۔ گہری نیند میں چلے جانا!

******

"اوتو یہ ہے آیان سکندر! ملاقات کرنی پڑے گی۔" داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شہریار حسن زہریلی مسکراہٹ لیے بولا۔

وہ ہوتے ہیں نا کچھ لوگ میٹھی چھری ٹائپ؟ شہریار حسن ویسا تھا!

"ملک سے باہر ہے اور آسانی سے ہاتھ نہیں آئے گا کیونکہ وہ فوج میں ہے۔" سامنے والا اس کا ہم عمر ہی تھا جو بے چین سا بولا۔

"ایک فوجی تب تک پہنچ سے دور ہوتا ہے جب وہ ملک میں ہو۔ ملک سے باہر وہ عیاشیوں میں مصروف ہوتے ہیں اور آسانی سے ہاتھ آجاتے ہیں۔" وہ اطمینان سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا۔

"شہریار صاحب آپ اپنے شکار کو لائٹ لے رہے ہیں۔ وہ آرمی کا ڈسپلند بندہ ہے اور ایسے لوگوں کو اپنے شعبے سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرتے کہ فوج سے نکالا جائے۔ آیان سکندر کا نام خراب کرنا آسان نہیں ہے، جناب اٹھارہ سال کی عمر سے ہی جیل کی ہوا کھانے کے عادی ہیں۔ میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بڑی پرانی واقفیت ہے جناب کے ساتھ!" وہ کچھ بیزاری اور جیلسی سے بولا لیکن بات اس کے انٹرسٹ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیوں نہ اس مرتبہ ہمارے ایئر ونا ٹیکل انجینئر کو کورین جیل کی ہوا کھلائی جائے۔ پھر اسے آسکر ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ انٹرنیشنل جیل یافتہ فوجی!" شہریار بڑے زہر خندہ انداز میں ہنسا۔ آیان سے اس کا پرسنلی کبھی سامنا نہیں ہوا تھا لیکن اب وہ اس کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔ اس کا بہت نام سنا تھا۔

"یہ تو زیادہ برا ہو جائے گا میرے پرانے وقتوں کے دوست کے ساتھ۔آرمی سے نکالے جانے والے اکثر بعد میں مایوس ہو کر کریمنل بن جاتے ہیں اور آیان سیدھا سادہ سا انسان ہے۔" وہ مصنوعی سا افسوس کرتے ہوئے بولا۔

"ہم ہیں ناجناب کی رہنمائی کے لیے۔کتنے ہی بھٹکے ہوؤں کو راہ دلائی ہے۔آیان سکندر کو بھی دلا دیں گے۔" شہریار مطمئن سا بولا۔

"اور اگر تم ایسا نہ کر سکے تو وہ کتوں کو تمہاری بوٹی بوٹی کھلانے کا ہنر رکھتا ہے۔" جواباً شہریار کا قہقہہ بہت بلند تھا۔

"Never underestimate the power of evil."

www.novelsclubb.com

"اور تمہارا بزنس کیسا جا رہا ہے؟"

"بزنس کی پارٹنر شپ ختم ہو جائے تو اچھا ہو جائے لیکن وہ سالا عمیر بہت تیز ہے۔اس گدھے کو معلوم ہو جاتا ہے کون، کب، کہاں ڈنڈی مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔" وہ نخوت سے بولا۔

"تو سالے کو قابو کرو۔"

"ابھی بڑا وقت لگنا ہے۔وہ گھمنڈی عورت ملک سے باہر چلی گئی ہے۔ تین سال سے پہلے واپس نہیں آئے گی۔"

"سو سیڈ! کس ملک گئی ہے؟"

"کوریا۔" وہ بتاتے ہوئے اچانک چونکا۔

شہریار نے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور پھر وہ مسکرایا۔

شطرنج کی بساط بچھنے جا رہی تھی یا بچھ چکی تھی لیکن اس نے چال چلنی تھی اور وقت کم تھا۔

"کوریا!" وہ پھر سے بڑبڑایا اور ذو معنی انداز میں سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

"واہ! کیوں نہ ایک تیر سے دو شکار کئے جائیں؟" سامنے بیٹھے شخص نے ذو معنی انداز میں کہا۔

"لیکن دونوں شکار الگ الگ اوقات میں کرنے ہیں اور تیر ایک ہے۔ٹف ون!" وہ داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"یعنی رانی بھی ہماری اور راجا بھی بے بس!" وہ ہنسا اور پھر ہنستا چلا گیا۔

اب کہ سامنے والا بھی مسکرایا۔

آیان سکندر کا پرانا دوست واپس آ گیا تھا اور اس کا کلو (Clue) دینے شہریار حسن کو ریا جا رہا تھا اور نئے سرے سے جنگ کا آغاز کرنے والا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

اس ساٹھ منزلہ بلڈنگ کو باہر سے گھورتے ہوئے وہ دونوں سنجیدہ تھیں۔بے حد سنجیدہ!

ایسے کہ امتحانی مرکز میں بیٹھیں ہیں اور سب یاد ہونے کے باوجود لکھ نہیں پا رہیں۔

نیچے سے اوپر تک گردن اٹھائی اور پھر واپس نیچے لا کر ایک دوسرے کو دیکھا اور گردن نفی میں ہلائی۔

ہر گز نہیں!

"مریم کا فلور کونسا ہے؟" عاشی نے ویسے ہی اندازہ کرنا چاہا۔

"بیالیس!" اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"اور ہمیں سیڑھیاں استعمال کرنی ہیں؟" عاشی ہراساں انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"کیونکہ بلڈنگ کی تینوں لفٹس پر کام ہو رہا ہے۔"

"چلو نور! واپس بھاگ چلتے ہیں۔ تم آیان سے معذرت کر لینا کہ تم نہیں جا سکیں۔"

"میں یہاں آ کر واپس نہیں جا سکتی! بس کا کرایہ دے کر ادھر پہنچے ہیں۔ کوئی مذاق تھوڑی ہے؟" وہ ہنوز سر اٹھا کر لمبی بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی جیسے اس کے دیکھنے سے چھوٹی ہو جائے گی۔

"نور! ہمیں کل یونیورسٹی شروع کرنی ہے۔میرے گھٹنوں میں اتنی جان نہیں ہے۔"عاشی نے دہائی دی۔

"اس کے بعد مریم کے پاس آنے کا بالکل وقت نہیں ملے گا اور تم کوئی نوے برس کی خاتون نہیں ہو جس کے گھٹنے کام نہیں کرتے۔جوان ہو، ہٹی کٹی ہو، چل پھر سکتی ہو، ناچ کود سکتی ہو، یہ چند سیڑھیاں تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔"نور نے اسے حوصلہ دیا۔

"مریم کو کال کرو ہمیں آکر لے جائے۔"عاشی نے منہ بنا کر جواب دیا۔

"دماغ خراب ہے نا اس کا؟بن بلائے مہمانوں کو لینے اتنا نیچے آئے۔"

"پھر چلو نور۔واپس چلیں۔"

"رکو عاشی! میری پیاری بہن۔۔۔اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے؟ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے۔"اس نے عاشی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے آگے بڑھنے کے لیے ہمت دی۔

www.novelsclubb.com

عاشی چند پل رکی۔ گہرا سانس لیا اور پھر کہا۔

"اقبال کے شاہین ایسے چھوٹے موٹے چیلنجز سے گھبراتے نہیں ہیں۔" عاشی نے اپنا دایاں بوٹ زمین پر تین چار مرتبہ گھسیٹا جیسے دوڑ کے مقابلے میں موجود ہے اور بس بھاگنے ہی والی ہے۔

نور نے اسے دیکھا اور پھر خود کو! اب جو ہو گا وہ اللہ کو منظور ہو گا۔ نور نے قدم اٹھایا اور آگے بڑھایا اور دونوں بلڈنگ کے اندر گھس گئیں۔

شروع کے چند فلورز کی سیڑھیاں کچھ نہ تھیں لیکن پندرہویں فلور پر وہ دونوں سیڑھیوں پر بیٹھ گئیں۔

سانس لیا، پانی پیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

ایک دوسرے کو ٹھوکا لگایا کہ پہلے وہ اٹھے۔

دو تین منٹ مزید سر کے اور وہ دونوں ہی اٹھ گئیں۔

مزید دس فلور اوپر گئیں۔

سکون کا سانس لیا اور اس مرتبہ کافی لمبا لیا اور آگے بڑھیں۔

چالیس فلور تک آ گئیں اور یہاں دونوں کی بس ہو گئی۔

نڈھال سی ایک دوسرے پر گڑی پڑیں ہوئیں تھیں کہ ایک اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا اور کورین خاتون برآمد ہوئی اور عجیب نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

"پانی!" دونوں نے بیک وقت کہا۔

"مو؟(کیا)" وہ عورت حیران ہوئی۔

"مل(پانی)۔۔۔مل۔۔۔" نور نے فوراً کہا۔

وہ عورت کچھ سمجھی اور واپس اندر جا کر پانی کی دو بوتلیں لے آئی۔دونوں نے آب حیات کی طرح پانی پیا اور اٹھ کر اس عورت کا شکریہ ادا کیا۔

"گھم سم میدا(شکریہ)!"کورین لوگوں کی طرح وہ جتنا جھک سکتی تھیں اتنا جھکیں۔

پھر اسے بتایا کہ لفٹس کام نہیں کر رہیں۔اس لیے سیڑھیوں سے آتے ہوئے وہ تھک گئی تھیں لیکن جواب میں جو اس خاتون نے بتایا تو ان کا دل چاہا چلو بڑھ پانی میں ڈوب مریں۔خاک جانتی ہیں وہ کوریا کے بارے میں؟

لفٹ کام نہیں کر رہی تھی اسی لیے بلڈنگ کی بیک سائیڈ میں کار کی فری سروس دی جا رہی تھی جو آپ کو متعلقہ فلور تک پہنچا دیتی۔کورین ایسے ہی تھے۔ہر مسئلے کا فٹ سے حل تلاش کرنے والے۔ ہر مسئلے کو کسی کی مدد کے بغیر فکس کرنے والے!

بہر حال شرمندہ ہو کر وہ دونوں فلور نمبر بیالیس تک پہنچیں اور بائیں کوریڈور کی طرف مڑ گئیں۔

مریم کا اپارٹمنٹ ڈھونڈا اور اس کے دروازے پر دستک دی۔وہ پوش علاقے کی ایک مہنگی بلڈنگ تھی جسے کوئی امیر کورین ہی افورڈ کر سکتا تھا۔مارک ایک امیر کورین تھا۔

سیئول بھی دو طرح کے ہیں۔ایک امیروں کا خاص سیئول اور دوسرا مڈل کلاس لوگوں کا عام سیئول! چونکہ کوریا کی تقریباً چالیس فیصد آبادی سیئول میں ہی رہتی ہے اسی لیے یہ شہر کافی آبادی والا بھرا سا ہے جہاں کبھی رات نہیں ہوتی تھی۔ سیئول چوبیس گھنٹے روشنیوں میں نہایا رہتا ہے۔ کوریا کے باقی شہروں میں رش کم ہی ہوگا بلکہ یہ کہنا مناسب ہے کہ رش ہوگا ہی نہیں کیونکہ سیاح اور مقامی کورین زیادہ تر سیئول میں پائے جاتے ہیں۔ کچھ روزگار کے سلسلے میں اور کچھ یہاں کے مقامی ہوتے ہیں۔ سیئول میں تو انگریزی اور دوسری زبانیں بولنے والے کم و بیش افراد مل ہی جاتے ہیں لیکن باقی شہروں میں کورین کے علاوہ کوئی زبان بھی نہیں بولی یا سمجھی جاتی۔

فی الوقت وہ لوگ امیروں والے سیئول میں تھیں جو کہ سارے کوریا سے کئی گنا زیادہ ایڈوانس تھا جیسے وہ بائیسویں صدی میں قدم رکھ چکے تھے اور پاکستان ابھی تک اکسویں صدی میں تھا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھولنے والی ہستی کافی نیک پرور معلوم ہو رہی تھی جس نے سر پر دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اور گردن کے گرد اس کی بکل ماری ہوئی تھی۔

"انی ینگ!"ان دونوں نے دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے اسے ہیلو کیا جیسے کورین کرتے ہیں۔

کورین جب بھی کچھ لیتے یا دیتے ہیں دونوں ہاتھوں کا استعمال کرتے ہیں۔اسی طرح وہ سلام اور خدا حافظ وغیرہ کرتے ہوئے بھی دونوں ہاتھوں کو استعمال کرتے ہیں۔ایک ہاتھ کا استعمال کرنا وہاں اچھا نہیں مانا جاتا کیونکہ اس سے سامنے والا آپ کو ناپسند بھی کر سکتا ہے۔یہ آپ کی بیزاری کا پتہ دیتا ہے اور آپ کو ملنسار انسان کے بجائے روڈ انسان دیکھاتا ہے اور یہ اخلاقیات کے خلاف بھی مانا جاتا ہے۔

مریم کچھ دیر کھڑی انھیں دیکھتی رہی پھر مسکرائی۔

"آپ ائیر پورٹ والی لڑکی ہیں نا؟"اس نے نور سے پوچھا۔

"نے (ہاں)!"وہ پر جوش ہوئی اور کورین ہی بول گئی کہ مریم نے اسے پہچان لیا۔

"اندر آیئے!باہر کیوں کھڑی ہیں؟"مریم نے ان کے لیے راستہ چھوڑا۔

"اندر آنے کے لیے ہی آئے ہیں اور اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا میں آپ کا واش روم استعمال کر سکتی ہوں؟" عاشی نے جاگرز اتارتے ہوئے نڈھال سے انداز میں کہا۔

"جی کیوں نہیں؟" مریم نرمی سے مسکرائی اور عاشی کی واش روم تک رہنمائی کی۔

"ایم سوری یہ کچھ ایسی ہی ہے۔" نور نے معذرت کرنا چاہی۔ عاشی ایسی ہی تھی پہلی ملاقات میں ایسا تاثر چھوڑتی کہ اگلا بہت جلد اس سے گھل مل جاتا تھا۔

"ارے کوئی بات نہیں! آیئے آپ بیٹھیں اور مجھے کیسے ڈھونڈا اتنے بڑے شہر میں؟"

"بس ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے ہم نے بھی ڈھونڈ نکالا۔"

"بہت شکریہ! مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ میرے گھر آئیں۔" وہ اپنائیت سے بولی جیسے اکیلے رہتے ہوئے تھک گئی ہو۔

"دیکھو مریم! مجھے ادھر اپنا پکا والا دوست سمجھ لو اور آپ جناب کا تکلف مت کرو۔ مجھ سے تو ایک ملاقات کے بعد کسی کو اتنی عزت دینی نہیں آتی سو تم بھی مجھے صرف نور کہہ سکتی ہو۔ اوہ ہم نے تو ایک دوسرے کو تعارف تک نہیں کروایا! میں نور الفجر بنت اقبال عالم ہوں۔ ایس این یو میں پی ایچ ڈی کرنے آئی ہوں اور جو میرے ساتھ آئی ہے وہ عائشہ جہانگیر ہے اور سوشیالوجی پڑھ رہی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ واش روم میں وفات پا چکی ہے۔ ادھر کوریز کے شہر میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔ شروع میں تھوڑا اگنور کرتے ہیں پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یونو تھوڑے انٹروورٹ سے لوگ ہیں خیر تم اپنے بارے میں بتاؤ؟" وہ دوستانہ انداز میں بولی۔ ظاہر وہ دوستی کرنے آئی تھی اسی لیے اس کا انداز بھی دوستانہ تھا ورنہ پہلی ملاقات میں وہ کسی کو اتنا فری نہیں کرتی۔ مریم بس اسے دیکھ کر مسکرائے گئی۔

www.novelsclubb.com

"نور الفجر آپ میرا نام کیسے جانتی ہیں؟"

"مجھے آیان سکندر نے بتایا تھا کہ اس پیاری سی عورت کا نام اُمّ مریم ہے۔"

"اور آپ آیان کی کیا لگتی ہیں؟"

"میں آیان کی؟..." نور واقعی سوچ میں پڑ گئی کہ وہ آیان کی کیا لگتی ہے اور اس کے کہنے پر یہاں کیا کر رہی ہے؟

"یہ محترمہ آیان کی دوست ہیں اور آپ کے بارے میں آیان سے ہی معلومات حاصل کیں۔ کیوں نور؟" عاشی اپنی شرٹ سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"ہاں!" وہ یہی کہہ سکی۔ پھر تین لڑکیوں کی لمبی گپ شپ کا سلسلہ شروع ہوا تو تین گھنٹے گزر گئے۔ مریم کے پاس تین گھنٹے گزار کر وہ دونوں اس بلڈنگ سے باہر آئیں۔

مریم اچھی لڑکی تھی اور تھوڑی سی دیر میں ہی ان دونوں سے مانوس ہو گئی تھی شاید پاکستانی ہونے کی وجہ سے! وہ کورین زبان سیکھ رہی تھی تاکہ کسی اچھی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے سکے۔ سیئول میں

کورین زبان کے بغیر گزارہ ہو سکتا تھا لیکن پڑھائی نہیں سوا سے کورین زبان ہر صورت میں سیکھنی تھی۔

"یہ مریم کتنی لکی ہے۔ بیٹھے بٹھائے کورین لڑکے سے شادی ہو گئی۔ نا جانے مجھے کب کوئی کورین ملے گا!" عاشی نے چلتے چلتے حسرت سے کہا۔

وہ اکثر اسکیٹنگ بورڈ ساتھ رکھتی تھی اور کبھی کبھار نور کو سکھانے کی کوشش کرتی اور نور منع کر دیتی کہ عجیب لگتا ہے۔

"بیٹھے بٹھائے تو نہیں ہوئی ہو گی۔ کوئی ٹریجڈی ہوئی ہو گی ورنہ اتنی اسلامک لڑکی کورین لڑکے سے تو ہر گز شادی نہیں کرتی۔ سب ہی جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ان بے چاروں کو تو اکثر لوگ مرد بھی نہیں مانتے کہ مرد وہ ہوتے ہیں جو مردانگی شو کریں وغیرہ اور میری دعا ہے تمہیں کوئی امیر سا کورین مل ہی جائے۔" جتنی حسرت عاشی کو کورین سے شادی کرنے کی تھی اس نے یہ دعا دے ہی دی۔

"تم تو بہت بڑی حمایتی ہو ان کوریئنز کی۔ کوئی پیار محبت کا سین ہے یا بی ٹی ایس کے پیچھے ہو لڑکی؟"

"اف عاشی! کونسی پاکستانی لڑکی کو بی ٹی ایس نہیں پسند؟" اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں پسند!"

"تم اس دنیا کی ہو ہی نہیں۔ ایلین۔" وہ تھوڑی خفا ہو گئی۔

"تم اپنے دوست سے پوچھنا کہ مریم کی شادی مارک سے کیسے ہوئی؟ باتوں کے چسکے کے لیے ایک نیا موضوع مل جائے گا۔" عاشی سمجھدار تھی اور جانتی تھی کہ بی ٹی ایس کے فینز سے نہیں جیت سکتی سو موضوع ہی تبدیل کر دیا۔

"کونسے دوست سے؟" اس نے اچنبھے سے پوچھا۔

"آیان سکندر سے اور تمہیں پتہ ہے یہ روحان سکندر کا بھائی ہے جو کہ گریٹ موٹیو شنل اسپیکر ہے۔ مجھے اس دن تھوڑا شک سا ہوا تو میں نے تھوڑا ٹائم نکال کر روحان سکندر کی فیملی کو سرچ کیا اور

مجھے یہ پتہ چلا کہ آیان سکندر ہمارے موٹیو شنل اسپیکر کا جڑواں بھائی ہے۔کتنے پیارے ہیں دونوں۔

میں نے آیان سکندر کو گھاس نہ ڈال کر غلطی کی ہے لیکن نیور مائینڈ تم سے ملنے آئے گا تو میں بھی

دوستی کرلوں گی۔آخر کو اتنا ہینڈسم اوپا مل جائے گا۔"

"پہلی بات یہ کہ عاشی !آیان میرا دوست نہیں ہے۔دوسری بات آیان کی اپنی identity ہے وہ

پاکستان آرمی میں ایرو ناٹیکل انجینیئر ہے۔تیسری بات یہ کہ آیان دوبارہ ملنے نہیں آئے گا کیونکہ

میں اسے کال پہ ہی بتادوں گی کہ میں نے مریم سے دوستی کرلی ہے اور مجھے صرف گڈ لکس کی وجہ

سے لڑکوں کو ڈسکس کرنا ذرا پسند نہیں ہے اور یہ اوپا کونسے والا بول رہی ہو؟"

"یار بھائیوں والا۔اب وہ میرا بوائے فرینڈ تو ہے نہیں !"کوریا میں اوپا کا لفظ اب دو طرح سے استعمال

ہوتا ہے۔بڑے بھائی اور مرد دوست کے لیے لڑکیاں یہ لفظ بولتی ہیں۔

"اچھا چھوڑو نا!بولا ہے لڑکوں کو ڈسکس مت کیا کرو میرے ساتھ۔"

"اچھا کے۔پاپ کو بھی نہیں؟"

"بالکل نہیں۔"وہ منہ بنا کر بولی۔کونساعاشی ان کی فین تھی جو نوراس سے ان کے بارے میں بات کرتی؟

"اچھا جانے دو ابھی ہم ہاسٹل نہیں جارہے۔ویسے بھی کل سے رولز فالو کرنے پڑیں گے۔"عاشی نے دوبارہ آیان کے بارے میں کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا۔

وہ دونوں مریم کے گھر سے دریائے ہان(Han River)پر چلی گئیں۔

آج ہیکاری بھی جاپان سے واپس آرہی تھی اسی لیے ہاجنگ اور سلینا اسے لینے ائیرپورٹ گئی ہوئیں تھیں۔اب وہ دونوں خالی ڈورم میں جا کر کیا کرتیں؟سو وہ دونوں وہاں آگئیں۔

دراصل دریائے ہان ہی وہ جگہ ہے جو سیئول کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔امیروں کا سیئول جہاں وہ تھیں اور عام لوگوں کا سیئول اس دریا کے دوسری طرف تھا۔

"کوریا میں سکون نہیں ہے نانور!" عاشی نے دور نظر آنے والے سیئول برج کو دیکھتے ہوئے کہا تو نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ کچھ سنجیدہ تھی۔

"کیوں؟ اچھا بھلا ہے سیئول! سکون بھی ہے۔" اس نے عاشی سے اتفاق نہیں کیا۔

"تمہیں نیا نیا کورین بخار چڑھا ہوا ہے نور اور کچھ نہیں۔ سب پاکستان جیسا ہی ہے بس یہ ذرا ماڈرن ہے۔" وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"تم ٹھیک تو ہو؟ آج کیسے اتنی غمگیں باتیں کر رہی ہو؟"

"میں تم سے کچھ شیئر کر سکتی ہوں؟"

"ہاں کیوں نہیں؟" وہ فوراً بولی۔

"نور! میرا بھائی۔۔۔" وہ جیسے اپنا رونا ضبط کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عاشی؟" وہ پورا رخ عاشی کی طرف کر کے بیٹھ گئی۔ عاشی کسی مشکل میں تھی اور نور اندر تک ڈر گئی تھی۔

"وہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔" عاشی نے زخمی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو کچھ دیر کے لیے وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

"کیا؟ کیوں؟ تمہاری فیملی تو تم سے بہت پیار کرتی ہے نا۔"

"بابا نے اپنی پراپرٹی میرے نام کر دی کیونکہ میری سوتیلی ماں اور بھائی سب لینا چاہتے تھے۔ مطلب اتنا کچھ تھا نہیں ایک گھر ہی تو تھا اور وہ مجھے دے دیا۔ بابا نے کہا کسی دوسرے ملک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرو۔ میں یہاں آ گئی لیکن نور میں کبھی کبھی گھر بھی جانا چاہتی ہوں۔ میں سب اپنے بھائی کو دے دوں گی تاکہ وہ میری طرف سے اپنا دل صاف کر لے۔ میں اپنے بھائی کے گھر جانا چاہتی ہوں بے شک کاغذی طور پر وہ میرا ہو گیا ہے۔"

"اور تم ایسا ہر گز نہیں کرو گی۔"

"نور وہ میرا بھائی ہے۔ میں پیسوں کے پیچھے رشتے نہیں کھونا چاہتی۔"

"تمہیں پتہ ہے ایک مرتبہ میرے بابا نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اگر کبھی بھائیوں کے لیے قربانی دینی پڑی تو کیا کرو گی؟ ظاہر ہے میں بھی اپنا سب کچھ بھائیوں کے لیے قربان کر دیتی اور میں نے تب بھی ایسا ہی کہا۔ بابا نے کہا کہ زندگی میں کچھ بھی ہو جائے کبھی کسی کے لیے اپنا حق نہ چھوڑو کیونکہ یہ خونی رشتے شطرنج کی بساط کی طرح ہوتے ہیں جو ایک وقت میں صرف ایک طریقے سے چل سکتے ہیں۔ کبھی نبھانے کی خاطر اور کبھی بگاڑنے کی خاطر۔ ابھی تمہارے بھائی کی محبت تم سے یہ سب کروا بھی دیتی ہے لیکن یہاں سے جانے کے بعد اگر وہ تمہیں اپنے گھر "تمہارے گھر" میں دیکھنا بھی پسند نہ کرے تو کیا کرو گی؟ شادی کے بعد میکہ رکھنے کے لیے تمہیں کچھ اپنے پلے رکھنا ہو گا اور اگر وہ تمہیں مارنا چاہتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں تم یہاں شادی کر کے سیٹل ہو جاؤ۔ پاکستان واپس مت جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"یہاں شادی والا آئیڈیا مجھے پسند آیا ہے اور یہ بانو قدسیہ والی فلاسفیکل باتیں مجھے مت سمجھاؤ پر شادی کے بعد میں اپنے بھائی کے گھر نہیں جاؤں گی اگر کوئی روحان سکندر جیسا مل جائے۔" عاشی پھر شوخ ہوئی۔

"ابھی کچھ دیر پہلے تک تمہیں کوئی کورین چاہیے تھا لیکن میری دعا ہے تمہیں کوئی روحان سکندر جیسا مل جائے۔" نور نے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا پھر ایک دم اس کی انگلیاں ٹھہر گئیں۔

"ویٹ!" اپنا ہاتھ واپس گود میں رکھا اور عاشی کو دیکھا۔ "یہ تمہاری سوتیلی ماں کب آئی؟" وہ فوراً عاشی کی طرف گھومی۔

www.novelsclubb.com

"ایک اور بات بتاؤں؟" عاشی کھڑی ہو گئی اور تھوڑا سا پانی کے قریب چلی گئی۔

"ہاں کیوں نہیں؟" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور متجسس سے انداز میں پوچھا۔

"میں نے مذاق کیا تھا!" وہ پانی کی طرف بھاگی۔

"کیا؟"

"یہی کہ میرا بھائی مجھے مارنا چاہتا ہے اور کامن سینس رکھا کرو یار میری سوتیلی ماں کہاں سے آگئی۔"

نور کی آنکھیں حیرت سے وا ہوئیں اور تھوڑا سا منہ بھی کھل گیا۔

"یا اللہ! کتنی خراب لڑکی ہو تم۔۔۔اللہ پوچھے تم سے۔" وہ سخت خفا ہو گئی اور تاسف سے کہتی واپس جانے کے لیے مڑی۔وہ واقعی بلکھڑ ہے۔اسے کیسے بھول گیا کہ عاشی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہے اور یہ بہت پہلے اس نے نور کو بتایا تھا۔عاشی کی چھوٹی سی فیملی ہے لیکن خاندان اتنا ہی لمبا چوڑا تھا۔

"میں صرف تمہارا رد عمل دیکھنا چاہتی تھی رحم دل ڈاکٹر!" عاشی نے اسے چھیڑا۔

"دک چیو عاشی!(شٹ اپ عاشی)۔۔۔دک چیو!" وہ واپس جانے کے لیے مڑی۔اتنی فکر مند ہو گئی تھی وہ عاشی کے لیے اور وہ مذاق کر رہی تھی۔ایڈیٹ!

"راجر باس!" عاشی بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی۔

******

ہیل کی ٹک ٹک نے سارے میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا پھر ایک لمحے کے لیے وہ ٹک ٹک تھم سی گئی۔

ماحول میں کچھ الگ تھا۔

کچن کی کھٹ پٹ، سارے میں مردانہ پرفیوم کی مہک اور لاؤنج کے سینٹرل ٹیبل پر رکھیں اوپر تلے

تین کتابیں۔۔۔

"اوہ خدایا! روحان آیا ہے۔" وہ آسودہ سی مسکرائیں اور کچن کی جانب بڑھ گئیں۔

"آگئی جناب گھر کی یاد یا پھر یہ کہوں اس مرتبہ بھی پیسوں کی کشش کھینچ لائی شہزادے کو؟"

"ارے مام!" وہ جو کافی میکر سیٹ کر رہا تھا ماں کو دیکھ کر مسکرایا اور ان کی طرف آیا۔

"آئی مسڈ یو۔" وہ ماں کے آگے جھکا۔

حدیقہ بیگم نے اس کی پیشانی چومی اور اس کی پر وقار شخصیت کی نظر اتاری۔

"سکندر بتا چکے ہیں کیوں مس کیا جا رہا تھا۔" وہ خفگی سے بولیں۔

"سب ہی جلدی مچا رہے تھے تو میں کیا کرتا؟" وہ دوبارہ کافی میکر کی طرف گیا اور اس میں پانی ڈالا۔

"آپ کو espresso چاہیے؟"

"نہیں!" انھوں نے اس کی آفر رد کی۔

"آپ کو نکاح کے بارے میں بتانے آیا تھا۔ یہیں پر آپ سب کے ساتھ چھوٹا سا فنکشن رکھ لوں گا!"

"ابھی بتانے کی کیا ضرورت ہے؟ سکون سے نکاح کرو تین چار سال بعد شادی کرو اور پھر گھر آ کر مجھے بتاؤ کہ ماں میں فلاناں کام کر چکا ہوں۔" وہ خفگی سے روحان کو کہہ رہی تھیں۔

"دیکھیں پیاری ماں! وہ جو آپ کا بیٹا آیان ہے نا۔ وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے۔ اس نے کہا جلدی فیصلہ کرو۔ علیزے کو چھوڑ دو یا نکاح کرو۔ اب ظاہر سی بات ہے میں ایسی عورت کو نہیں چھوڑ سکتا تھا جو آپ کے بعد میرے اچھے برے وقت میں میرے ساتھ کھڑی رہی ہے۔" کافی کے لئے پانی گرم ہو چکا تھا۔ روحان نے کافیب بینز کے دو چمچ اس پانی میں ڈالے اور دوبارہ سے بٹن دبا دیا۔

"علیزے کو چھوڑ کر تو دیکھتے۔ تمہیں اپنی جائیداد سے عاق نہ کر دیتی۔" حدیقہ کی بات پر وہ مسکرایا۔

"لیکن تم لوگ اب ماں کو بھول گئے ہو۔ وہ جاتا ہے تو پاکستان واپس آنے کا نام نہیں لیتا اور تم بس اپنی کوئی بات منوانے آجاتے ہو۔ وہ کرو جو تم لوگوں کا دل کرتا ہے آخر میں مہمانوں کی طرح ماں کو انوائیٹ کر لیا کرو۔ بس یہی تو سیکھا ہے تم دونوں نے۔" وہ ہنوز خفا تھیں اور روحان تابعداری سے سنتا گیا اور خاموشی سے انھیں دیکھتا رہا کیونکہ وہ کچھ بیمار نظر آتی تھیں۔ وہ سنجیدگی سے مڑا اور پہلے سے پھینٹی ہوئی کریم کو اس نے مزید پھینٹنا شروع کر دیا۔ کیبن سے دو کپ نکالے اور کاؤنٹر ٹاپ پر رکھ کر گہرا سانس لے کر ماں کی طرف متوجہ ہوا۔

"اسے واپس گئے ہوئے صرف ایک مہینہ ہوا ہے مام۔اب کیا وہ ہر ویکنڈ پر واپس آجایا کرے؟"

"اب تم ماں کو بوڑھے ہونے کے طعنے بھی دو گے؟"

"فار گاڈ سیک مام! میں نے ایسا کب کہا اور ابھی تو آپ جوان ہیں۔"

"بس بس تمہاری باتوں کے سب مطلب جانتی ہوں۔"

"آپ پیکنگ کریں۔میرے ساتھ لاہور جارہی ہیں۔" وہ ہار مان کر صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

حدیقہ ہلکا سا مسکرائیں لیکن روحان وہ مسکراہٹ نہ دیکھ سکا۔کتنا آسان سا حل نکالا تھا ان کے بارعب بیٹے نے!

حدیقہ کوئی عیش و عشرت کی دلدادہ خاتون نہیں تھیں۔انھیں بس اپنی فیملی کی فکر تھی کہ سب اس وقت کس طرح کے حالات سے گزر رہے ہیں اور وہ سب کی دلجوئی کرنے والی نفیس سی خاتون تھیں لیکن روحان کو تنگ کرنا ضروری تھا کبھی یہ اولاد انھیں ایسے تنگ کیا کرتی تھی۔

"میں اپنا گھر چھوڑ کر تمہارے ساتھ کیوں جاؤں گی؟"

"گھر میں کوئی بھی تو نہیں ہوتا مام! شایان بھائی رات کو لیٹ آفس سے آتے ہیں۔ چھوٹی اپنی پڑھائی میں بزی ہے۔ڈیڈ کو سیاسی زندگی سے فرصت نہیں ملتی۔"

"تو تم کونسا میرے لیے سارا دن گھر بیٹھے رہو گے؟ یہاں بھی نوکروں کے ساتھ میرا دن گزر جاتا ہے۔وہاں بھی تم ایک عدد ماسی رکھ لو گے بس؟ مجھے یہاں اپنے بھی کام ہیں۔ایک کے لیے سب کو نہیں چھوڑ سکتی۔"

"آپ کیا چاہتی ہیں آیان واپس آجائے یا میں یہاں کام شروع کروں؟"

"تم لوگ جو کرو مجھے قبول ہے لیکن ماں کو مت بھولو۔میں مر گئی تو رونے تم دونوں نے سب سے پہلے آجانا ہے۔"

"مام! خدا کے لیے ایسی باتیں مت کریں۔آپ کچھ دن آیان کے پاس کیوں نہیں چلی جاتیں؟"اس نے مزید ایک حل دینے کی کوشش کی۔

"کیوں اب اپنے سر سے اتار کر آیان کے سر ڈال رہے ہو؟"

"آیان خوش ہو جائے گا اور آپ کا بھی موڈ بہتر ہو گا۔"اس نے تحمل سے کہا۔کافی میکر کپ میں کافی ڈال رہا تھا۔

"نہ مجھے آیان کو خوش کرنا ہے اور نہ تمہارے پاس جانا ہے۔اپنے مفت کے مشورے باہر کے لوگوں کے لیے رکھو۔مجھے مت بتاؤ کہ کیا کرنا ہے۔"

"یا الٰہی! کیا ہو گیا ہے مام آپ کو؟آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں؟میں کہیں بھی نہیں جاؤں گا! یہیں آپ کے پاس رکوں گا۔اب خوش؟"وہ کچھ خفت زدہ ہوا۔

"تم یہاں کیوں رکو گے؟اپنا اپارٹمنٹ بیچ آئے؟"

"نہیں آپ کے ساتھ کچھ وقت۔۔۔"

"مجھے تمہارے وقت کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اوہ گاڈ! میری پیاری ماں کو کیا ہو گیا ہے؟" وہ کچھ جھنجھلاہٹ سے ہنسا تو حدیقہ بھی ہنس دیں۔

"میں مذاق کر رہی تھی روحان! تم جاؤ اپنا کام کرو لیکن کبھی کبھی آ جایا کرو ماں کے پاس! اللہ تمہارے کام میں برکت ڈالے۔"

"آپ اتنی دیر سے سیریس نہیں تھیں؟" وہ حیرت سے بولا۔

"اب ماں کا مذاق بھی برداشت نہیں ہوتا رائٹر صاحب سے۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اوہ میری پیاری ماں!" وہ ان تک آیا اور ان کے دونوں ہاتھ چومے۔

"کب ہے نکاح؟"

"آپ سے مشورہ کرنے آیا تھا لیکن آپ نے پتہ نہیں کن ایموشنل باتوں میں الجھا دیا۔"

"کبھی کبھی ہنس بھی لیا کرو روحان! کتنے کمزور ہوتے جا رہے ہو اور یہ داڑھی تھوڑی چھوٹی کروالو۔ پورے مولانا لگتے ہو۔" حدیقہ کی بات پر وہ ہنسا اور حدیقہ کا کپ الگ کر کے اپنے لئے کافی میں دودھ اور کریم ڈالی۔

"اسکائپ پر ہی نکاح ہے۔اس لیے کوئی خاص تیاری کی ضرورت نہیں۔شایان بھائی نکاح خواں لے آئیں گے بس کام ختم!"

"اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے اور اپنے اس طلاق یافتہ بھائی کو بھی کچھ عقل دو کہ شادی کر لے۔"

"لڑکی تو میری نظروں میں آگئی ہے ماں بس اس عقل سے پیدل انسان کو نظر آجائے۔" اس نے ماں کا کپ انھیں تھمایا۔

"میں کافی نہیں پیتی!" حدیقہ کافی نہیں پیتی تھیں لیکن جب پیتی تو دودھ کے بغیر والی پیتی تھیں۔

"آپ نے سنا نہیں؟"اس نے تعجب سے کہا۔

"More Espresso,Less Depresso."اس نے مشہور مقولہ سنایا۔

"اگلے ویکنڈ پر رکھ دیتے ہیں نکاح!"

"مام پلیز دو چار دن کے اندر اندر رکھیں۔اگلے ویکنڈ تک انتظار نہیں ہو سکتا۔واپس بھی جانا ہے اور بھی کتنے کام پینڈنگ ہیں۔"

"اچھا وہ لڑکی کون ہے؟"

"نور الفجر بنت اقبال عالم!"

www.novelsclubb.com

"کیسی ہے؟"

"ابھی کیسے بتاؤں؟بس مجھے ایسا لگا کہ وہ آیان کو اچھی لگتی ہے۔"

"اسے راہ چلتی کئی لڑکیاں اچھی لگ جاتی ہیں لیکن اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اس نے شادی کرنی ہے۔"

"کہاں مام! وہ ہمیشہ آپ کو چھیڑتا ہے کہ فلاں لڑکی پیاری لگ رہی ہے اپنی بہو بنالیں۔"

"اس کے چہرے سے کبھی عیاں نہیں ہوا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟"

"اسے لگتا ہے وہ اپنے مسائل خود حل کر سکتا ہے لیکن مجھے لگتا ہے اس کی شادی والا مسئلہ ہمیں حل کرنا چاہیے۔"

"کیسے؟"

"وہ ایسے کہ اگر میں نور الفجر کو اپنے نکاح پر انوائٹ کر لوں؟" اس نے اپنے کپ میں مزید کریم انڈیلی اور پھر کافی پاؤڈر ڈال لیا۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

"آپ کو لڑکی پسند آئی تو ڈن کریں گے۔"

"اور لڑکی کی مرضی کا کیا؟"

"وہ ہم دیکھ لیں گے۔" کافی کا کپ منہ سے لگائے وہ پر سوچ نگاہوں سے سامنے دیکھ رہا تھا کہ مناہل کی آواز نے اس کا تسلسل توڑا۔

"سنا ہے بڑے بھیا گھر تشریف لائے ہیں۔لوگو! سنو۔۔۔میں نے عرض کیا ہے۔سنا ہے بڑے بھیا گھر تشریف لائے ہیں۔۔۔ہم نے کان نہیں دھرا کیونکہ کسی کو خواب آئے ہیں۔واہ واہ واہ!"

وہ حدیقہ بیگم کو ساتھ لیے باہر لاؤنج میں آیا جہاں مناہل اونچی آواز سے داخلی دروازے میں کھڑی شعر پڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عرض کیا ہے آپ نے بالکل سچ سنا ہے کیونکہ آپ کا بھیا سامنے کھڑا ہے!" وہ اپنا عبایا سنبھالتی دوڑتی ہوئی اس تک آئی اور روحان کے گلے لگی۔

"خیریت ہو! یہ تبدیلی کب رونما ہوئی اور تم حجابی کب سے بنی؟"

"میں حجابی نہیں بنی بھائی! بس یونیورسٹی میں عبایا پہن کر جاتی ہوں کیونکہ لڑکے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں۔اسی لیے میں نے سوچ لیا کہ عبایا پہن جاؤں۔"اس نے مختصر سا بتا کر روحان کو خاموش کر دیا تھا۔

"اور تم جانتی ہو کہ یہ تم پر کتنا پیارا لگ رہا ہے؟"

"ہاں میں جانتی ہوں!"

"میری شہزادی! اس مرتبہ آیان جو بھی چاکلیٹس لائے گا سب تمہاری۔"

"وہ تو پہلے ہی میری ہیں۔"وہ کھلکھلائی۔

حدیقہ نے مناہل کو کپڑے تبدیل کرنے کا کہا اور وہ وہاں سے چلی گئی۔روحان ابھی تک حیران تھا۔ مناہل اپنی تمام کزنز کے ساتھ فیشن کے مقابلے میں تھی اور اس مقابلے میں سب سے آگے تھی کہ

اس کی ڈریسنگ سینس سے لے کر شاپنگ سینس۔۔۔سب کمال تھااور ایسے میں وہ اچانک بغیر میک اپ کے اور عبایا کے اس کے سامنے آئی تھی تو اس کا حیران ہونا لازمی تھا۔

"مام! چھوٹی نے حجاب واقعی اپنی مرضی سے شروع کیا ہے یا کوئی وجہ ہے؟"

"اس نے وجہ بتائی تو ہے۔صرف تین دن وہ جینز شرٹ پہن کر گئی تھی اور اس کے بعد شایان کے ساتھ جا کر ڈھیر سارے عبایا خرید لائی کہ اگلے چار سال یہی پہن کر یونیورسٹی جائے گی ورنہ نہیں!"

"پھر تو اچھی بات ہے لیکن آیان کہہ رہا تھا مناہل کا ایڈمیشن اسلام آباد کروائے گا۔"

"مناہل یہاں پڑھنا چاہتی ہے۔"

"میں آیان سے اتفاق کرتا ہوں۔مناہل کو بھی خود دنیا کا سامنا کرنا پڑے گا۔جب تک انسان ہاسٹل لائف نہ گزارے اس کے اندر کا ڈر ختم نہیں ہوتا۔"

"دو تین سالوں بعد میں اس کی شادی کروادوں گی۔ کوئی ضرورت نہیں ہے اسے کہیں بھیجنے کی اور ڈرپوک تو وہ کہیں سے نہیں ہے۔ کوئی ایک بات کہتا ہے آگے سے چار سنا کر آتی ہیں محترمہ۔۔۔"

"یہ ٹیلنٹ تو ہے لیکن مام یہ دنیا ایسے نہیں چلتی۔ اپنے بیٹوں کے ساتھ تو سوتیلوں والا رویہ رکھا ہے۔ اب ذرا چھوٹی کو بھی والدین کی شفقت سے باہر رہنے دیں تاکہ اس کے اندر کا بھی بچپنا ختم ہو۔"

"مناہل اگر نہیں جانا چاہے گی تو تم دونوں زبردستی نہیں کروگے۔"

"اوکے ڈن!" اس نے تابعداری سے کہا کیونکہ اسے پتہ تھا آیان جو کہے گا مناہل مان لے گی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے تین بج رہے تھے اور وہ دونوں بیکاری کے ساتھ بیٹھی جاپانی فلم دیکھ رہیں تھیں۔ صبح سات بجے انھوں نے یونیورسٹی جانا تھا اور نیند تھی جو کسی کو بھی نہیں آرہی تھی۔ سلینا اور ہاجنگ

وقت کی پابندی کرتے ہوئے پہلے ہی سونے کے لیے اپنے کمروں میں چلی گئیں تھیں۔وہ دونوں ہیکاری کی جان نہیں چھوڑ رہی تھیں جو نہایت ہی ہار رقسم کی مووی لگا کر انھیں دکھا رہی تھی جو کہ رومانس سے بالکل عاری تھی۔ہاتھوں میں جاپان کی خالص کٹ کیٹ پکڑی ہوئیں تھیں جو ہیکاری لے کر آئی تھی۔نور کو تو جاپان کے لوگ بھی اچھے لگے تھے لیکن عاشی سے پاکستانی ہونے کے ناطے اتنی عزت ہضم نہیں ہو رہی تھی کیونکہ ہیکاری واقعی بہت پر خلوص اور محبت کرنے والی تھی۔

انٹر نیشنل لیول پر ڈورم شیئر کرنے کے لیے آپ کو اچھے لوگ مل جائیں تو یہ ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔بہر حال نور الفجر نہایت شوق سے فلم دیکھ رہی تھی اور عاشی بس مارے بندھے بیٹھی تھی۔

ہیکاری ساتھ ساتھ بریفنگ دے رہی تھی کہ یہ اتنی پرانی فلم جاپان میں کیوں اہمیت کی حامل ہے اور اس میں اداکار کون کونسے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ہیکاری تمہارا کوئی کزن ہے جو مسلمان ہو؟"عاشی نے سنجیدگی سے پوچھا تو نور نے اسے ٹھوکا لگایا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کے الگ الگ مذہب تو نہیں ہیں جیسے اکثر جاپان کے لوگوں کے ہوتے ہیں۔"نور نے عاشی کی بات کی تشریح کی۔وہاں پر کسی سے اس کے مذہب کے بارے میں پوچھنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ SNU میں سب برابر تھے۔

"نہیں! ہم سب بدھسٹ ہیں۔"ہیکاری نے بتایا تو نور دوبارہ اس سے فلم کے بارے میں پوچھنے لگی مبادا عاشی مزید مذہب پر بات نہ کر لے۔اگر انتظامیہ تک خبر پہنچ جاتی تو عاشی کے لیے خطرہ بھی بن سکتا تھا گو کہ ہیکاری کافی سادہ لوح انسان لگتی تھی۔

عاشی نے چاکلیٹ کا ریپر دیکھا کہ ان لوگوں کو کم از کم اس فلم سے بیزار کر دے۔

سوشی کے بعد جاپان کے لوگوں کی فیورٹ خوراک۔۔۔کٹ کیٹ چاکلیٹ!

www.novelsclubb.com

"تم لوگ اسے کٹو کیٹو(Kito Kato) کیوں کہتے ہو؟"ایک اور فضول سوال عاشی کی جانب سے پوچھا گیا تو نور نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔

(ظاہر ہے ان کی اپنی زبان میں چاکلیٹ کا کوئی تو نام ہو گا نا؟ تم کیوں پوچھ رہی ہو۔)نور نے تاسف سے سوچا۔

"کیونکہ ہم اس چاکلیٹ سے بہت محبت کرتے ہیں اور ہمارے ملک میں اس کے چالیس مختلف قسم کے فلیور ملتے ہیں۔ ہم اسے پیار سے کٹو کیٹو کہتے ہیں اور نفرت سے بھی یہی کہتے ہیں۔" عاشی مرعوب نہیں ہوئی تھی یقیناً ہیکاری جان بوجھ کر زیادہ چھوڑ رہی تھی۔

"یہ تمہیں ویسے ہی تنگ کر رہی ہے۔" نور نے ہیکاری سے کہا۔

"پچھلے ایک سال سے کر رہی ہے مجھے برا نہیں لگتا۔ حالانکہ اس سے زیادہ یہ تب irritate کرتی ہے جب حلال حرام کے بارے میں پوچھتی ہے۔" ہیکاری کی چھوٹی آنکھیں ہنستے ہوئے مزید چھوٹی ہو گئیں۔ نور اس کو دیکھ کر مسکرائی۔ شکر ہے وہ مائینڈ نہیں کر رہی تھی ورنہ جاپانی لوگ ذرا ایموشنل سے، جلد غصہ ہو جانے والے ہوتے ہیں پر ہیکاری ان کے برعکس cool سی تھی۔

اس کا صاف مطلب تھا کہ مس عائشہ جہانگیر بلاوجہ انھیں تنگ کر رہی تھی اور شاید اس کا ان ایشیئنز کے بارے میں ہوم ورک مکمل نہیں تھا کہ وہ حلال حرام کے بارے میں ہیکاری سے پوچھتی تھی لیکن نورالفجر کو تو ایک ایک چیز کے بارے میں معلومات تھیں اور وہ اس معلومات کے ساتھ موجود تھی۔ کچھ دیر گزری تو ہیکاری چلی گئی کیونکہ اس کا خیال تھا تین گھنٹے سونے کے بعد وہ تازہ دم ہو کر اٹھے گی اور آج تو نور کو ایس این یو کا ٹور بھی کروانا تھا کیونکہ آج اس کی اورینٹیشن تھی اور وہ تینوں کیمپس گھومنے والی تھی۔ سکالرشپ کے باوجود کافی بھاری فیس لینے کے بعد شروع شروع میں اتنا پروٹوکول تو دینا بنتا ہے۔

عاشی نے اٹھ کر لیپ ٹاپ اسٹڈی ٹیبل پر رکھا جس میں وہ لوگ مووی دیکھ رہی تھیں اور واپس مڑی تو نور وہیں عاشی کے بستر پر ہی لیٹ گئی۔

"او میڈم! ادھر کدھر؟" عاشی نے حیرانی سے پوچھا۔

"تم میرے کمرے میں چلی جاؤ۔"اس نے بے نیازی سے جواب دیا جیسے وہ اپنے گھر میں ہے اور عینی کو حکم دے رہی ہو کہ تم کسی اور کمرے میں جا کر سو جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے بستر پر نیند اچھی آ رہی ہے۔

"ساتھ ہو ذرا! میں بھی ادھر ہی سوؤں گی۔"نور تھوڑی سی دیوار کی طرف کھسکی اور عاشی کے لیٹنے کی جگہ بنائی۔اس سنگل سے بیڈ پر وہ دونوں خیر سے پوری آ ہی گئیں۔

"تمہیں کچھ بتانا تھا۔"عاشی نے چھت کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمیں سونا تھا!"اس نے ایک کشن اپنے کان کے اوپر رکھ لیا کہ اسے اب کوئی بات نہیں کرنی۔

"تمہیں پتہ ہے کوریا نے اتنی ترقی کیوں کی ہے؟"

"کیونکہ یہ لوگ وقت پر سوتے ہیں۔"

"بالکل نہیں! کوریا نے ترقی اس لیے کی ہے کیونکہ یہ اس وقت تک نہیں سوتے جب تک کہ تھک نہ جائیں۔ مشینز میں اور ان کو ریز میں کوئی فرق نہیں۔"

"جاپانیوں سے پھر بھی پیچھے ہیں کورین اور ہم تو شاید اس ریس میں ابھی قدم ہی رکھ پائے ہیں۔"

"تم دیکھنا پاکستان ایک دن ان سب سے آگے ہو گا۔" عاشی نے عزم سے کہا۔

"مجھے تمہاری بات بہت پسند آئی۔ اس پر ہم کل بحث کریں گے کیونکہ کچھ دیر بعد یونیورسٹی جانا ہے اور ہمیں سونا چاہیے اور اللہ کرے ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب ہو جب پاکستان ترقی میں سب سے آگے ہو گا۔

"سونے کو ساری زندگی پڑی ہے نوری۔"

"اور میرا ماننا ہے کہ انسان کو وقت پر نیند پوری کرنی چاہیے ورنہ وہ یونیورسٹی کے پہلے دن ہی لیٹ ہو جاتا ہے۔"

"چلو میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔۔۔"

"سو جاؤ عاشی۔"

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک موٹیو شنل اسپیکر کہتا تھا۔۔۔"

"شٹ اپ عاشی!" وہ غصیلی آواز میں بولی۔

"اوکے اوکے اس نے بس اتنا کہا تھا To win the wars of life, you need to lose some battles"

"اور ایسا روحان سکندر نے کہا تھا۔ سو جاؤ عاشی ورنہ بہت برا ہو گا۔" نور نے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ نیند میں تھی۔

www.novelsclubb.com

****

وہ پانچوں سو اسات بجے تک تیار ہو چکی تھیں۔

نورالفجر نے سفید گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہنا ہوا تھا اور اس کے اوپر سندھی کڑھائی والا اسکارف لے رکھا تھا۔عاشی نے اس کے لیے اور اپنے لیے چائے ہی بنائی اور باقی سب نے ناشتے میں چند بسکٹس کھائے کہ لنچ ٹائم تک وہ اس پر گزارہ کر سکتی ہیں۔

ڈورم سے باہر آ کر ان سب نے ایک یادگار تصویر لی اور بس اسٹاپ کی طرف بڑھ گئیں۔

سئیول بہت بڑا شہر ہے لیکن ایس این یو کے اندر بھی ایک الگ شہر آباد ہے۔اسٹوڈنٹس کا شہر!

مختلف ممالک، مختلف رنگ و نسل، ثقافت، مختلف زبانوں سے گھرا ایک ویل آرگنائز سا شہر۔۔۔

جہاں صرف علم دیا جاتا ہے، کھلے دل سے سچائی کے ساتھ، ایمانداری کے ساتھ۔۔۔ایک دوسرے کی آگے بڑھنے میں مدد کی جاتی ہے۔سب کو ان کی خوبیوں خامیوں کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔وہ شہر جہاں سب اچھا تھا۔جہاں ہر سو بہار تھی، خزاں کا موسم بہت چھوٹا ہوتا تھا۔ایس این یو کا موٹو ہی سچائی تھا۔Veritas Lux Mea جو کہ لاطینی زبان میں ہے اور اس کا مطلب ہے "سچ میری روشنی ہے"۔

وہ شہر جہاں جاتے ہوئے کچھ مل جانے کا، کچھ پا لینے کا، کچھ حاصل کر لینے کا الگ سا احساس ہوتا ہے لیکن جب وہاں سے کچھ بن کر، کچھ پا کر یا کچھ قربان کر کے باہر آیا جاتا ہے تو سب ایک خواب سا لگتا ہے کہ جو کبھی ممکن نہیں لگتا تھا وہ کر دکھایا اور وہ سب بھی اسی جوش و ولولے کے ساتھ یونیورسٹی جانے لگیں تھیں کہ کچھ پا لیں گی اور اگر پا نہ سکیں تو چھین لیں گی کیونکہ وہ علم رکھنے والوں کا شہر تھا۔ علم بانٹنے والوں کا شہر تھا۔

بس اسٹاپ پر وہ باتیں کرتیں، قہقہے لگاتیں پندرہ منٹ میں پہنچی تھیں اور سب کے ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگز الگ الگ تھیں سو وہ سب الگ بس پر ہی جانے والی تھیں۔ ہیکاری یہاں کلچرز اینڈ آرٹ ڈیپارٹمنٹ میں تھی۔ ہاجنگ اور عاشی ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں تھیں البتہ سلینا سائیکالوجی پڑھ رہی تھی اور اس کا ڈیپارٹمنٹ نور کے قریب تھا۔ آج مین کیمپس میں انٹرنیشنل اسٹوڈنٹس کی اوپننگ اورینٹیشن (orientation) بھی تھی جس کی وجہ سے نوریان گان کیمپس جانے کے بجائے مین کیمپس جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایس این یو کے تین کیمپس تھے۔ گوانک کیمپس(Gwanak Campus)کو مین کیمپس کہا جاتا تھا جہاں آرٹ اور سوشل سائنسز والے سارے سبجیکٹس پڑھائے جاتے تھے۔ یان گان (Yeongeon Campus)کیمپس میں میڈیسنز سے لے کر میڈیکل ریسرچ کے سارے سکول و کالج تھے۔ سووان کیمپس(Suwon Campus)میں زراعت اور اس کے سارے شعبوں کے متعلق کالج تھے۔ یونیورسٹی کا پہلا ہفتہ تو فریشرز کا ہفتہ تھا اسی لیے ایک ہفتے کے لیے کوئی خاص پڑھائی نہیں تھی اور اگر ہوتی تو صرف ابتدائی معلوماتی کلاسز ہوتیں۔ سٹی بس آ گئی اور وہ سب اس میں سوار ہو گئیں۔

کوریا میں ہر بس کے لیے ٹرانسپورٹ کارڈ تھا جو اسٹوڈنٹس کو کافی ڈسکاؤنٹ پر دیا جاتا تھا۔ اس سے بس لائن بدلنے میں آسانی رہتی تھی۔ وہ ہر چیز کو ماڈرنائز کر چکے تھے۔ عاشی نے اپنا اور نور کا بل ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

نورالفجر کاڈی ایس ایل آر اس کے پاس ہی تھا جو وہ ایسے موقعوں پر ساتھ رکھتی تھی اور اس میں تصوریں کھینچنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"ایس این یو میں فرانس سے بہت ڈاکٹرز آئے ہیں۔ وہ یہاں پڑھانے پر فخر محسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ انٹرنیشنلی بہت مشہور یونیورسٹی ہے۔" سلینا نور کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور سامنے موجود عاشی کو بتا رہی تھی کہ یورپ والے ایشیا میں آنا پسند کرتے ہیں۔

بس تقریباً بڑھی ہوئی تھی۔ اسکول جانے والے بچے، آفس جانے والے لوگ سب وہاں موجود تھے اور کئی اسٹوڈنٹس اپنے کانوں پر ہیڈ فونز چڑھائے اپنے فونز میں سے قارون کے خزانے نکال رہے تھے اور اپنی ہی دنیا میں مگن تھے۔ ہر وقت فری کا وائی فائی بھی بعض اوقات وبال جان بن جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسا بھی کیا ہے فون میں کہ آپ کو ارد گرد کا ہوش نہیں رہتا۔

"تم پاکستانی ڈاکٹرز اور انجینئرز سے نہیں ملیں؟ ایس این یو کو فخر ہے کہ پاکستان سے مسلمان پروفیسرز یہاں آکر پڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے پروفیسرز کو خود منتیں کر کر کے بلاتے ہیں کہ وہ

یورپی طلباء کو مفید علم سے فیض یاب کر سکیں۔ تم لوگوں کو تو پتہ بھی نہیں ہو گا کہ ہمارے عظیم فلاسفرز کی کتابیں تم لوگوں کے باپ دادا نے چرائی تھیں حتیٰ کہ ہمارا کوہ نور بھی!" عاشی نے پر اعتماد انداز میں اسے بتاتے ہوئے غالباً اسے شرمندہ کرنا چاہا۔ نور نے حیرت سے اسے دیکھا کہ واقعی؟

"اچھا ایسا ہے؟ میں تو آج تک سب پروفیسرز کو انڈین سمجھتی رہی تھی۔" سلینا نے گویا افسوس کیا اور بعد والی باتوں کو اگنور کر دیا۔

"ہم ایک ہی خطے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے آباؤاجداد بھی مکس ہی تھے۔ اسی لیے کئی یورپین لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ تم آج کے بعد جس بھی براؤن ہینڈسم ایشین پروفیسر کو دیکھو تو سمجھ جاؤ کہ وہ پاکستانی ہے۔" عاشی کے اعتماد میں ذرا فرق نہیں آیا اور نور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی مطلب جھوٹ بھی اتنے کانفیڈنس سے بول رہی ہے۔

وہ خود بڑی حقیقت پسند تھی۔ اسے معلوم تھا کہ پاکستان ان ممالک سے بہت پیچھے ہے پھر چاہے وہ ٹیکنالوجی کے اعتبار سے ہو یا تعلیمی لحاظ سے ہو۔ عاشی تو کچھ زیادہ ہی چھوڑ رہی تھی۔

"اوہ گاڈ عاشی! یو پیپل آر سو انٹیلجنٹ اینڈ میسنے۔" ہاجنگ نے بھرپور حیرت سے کہا اور نور تو بس اس کے منہ سے میسنے کا لفظ سن کر ہی حیران تھی۔ یہ تو "خالص پاکستانی زنانہ غیبتی" لفظ تھا جو ایک کورین کہہ رہی تھی۔ اف عاشی نے ان لوگوں کو کیا کیا سکھایا ہوا تھا۔

"ہاں ہمیں شو آف کرنا نہیں آتا۔ اب کیا سب کو بتاتے پھریں کہ تم لوگوں کے لیے ہم اپنا ملک چھوڑ کر آئے ہیں اینڈ یو نو ہم محنت بہت کرتے ہیں لیکن انٹرنیشنلی ہمیں ڈی گریڈ بہت کیا جاتا ہے۔ ہم تو دل کے اتنے اچھے ہیں۔" عاشی ایک شان سے بال سنوارتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔

"سیریسلی؟" نور بھنویں اچکا کر بس یہی پوچھ سکی۔

"ہاں نہیں تو؟ اب تم ان کو ہی دیکھ لو بے چاریاں پاکستانی پروفیسرز کو انڈین سمجھتی رہی تھیں۔ یہ ہمارے ساتھ انٹرنیشنل لیول پر ناانصافی نہیں ہے؟"

"سوری عاشی!" سلینا بے اختیار شرمندہ ہو گئی اور عاشی کے کلیجے تک کو ٹھنڈک پڑ گئی۔

"ارے کوئی بات نہیں! غلط فہمی تو ہو ہی جاتی ہے۔"

"تم مجھے پاکستان کے سب پروفیسرز سے ملوانا۔" سلینا نے فرمائش کی۔

"مو(کیا)؟" عاشی نے بے اختیار پوچھا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔" وہ فوراً سنبھل گئی اور کن اکھیوں سے نور کو دیکھا جو اسے تاسف سے دیکھتے ہوئے اپنے کیمرے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ اسے جیسے عاشی کی ہوا میں چھوڑی گئی باتوں سے فرق نہیں پڑا تھا۔

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب6

It was not dream

خدا نے جب شفا تقسیم کی سارے زمانے میں

تمہاری انگلیوں پر اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا

کسی بیمار کو چھو لو

شفا اس کا مقدر ہے

تم ہر بیمار کو اپنا سمجھتے ہو

www.novelsclubb.com

مداوا اس کا کرتے ہو

ہر اک بیمار کے چہرے پہ رونق تم سے قائم ہے

دعا عیسائی کی تم کو لگ گئی شاید

تمہی امید ہو اس کی

شفا ہاتھوں پہ تم نے رب سے لکھوالی

تم مسیحا ہو

(فاخرہ بتول)

ایس این یو کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ کر نور نے مزید تصاویر بنوائیں کہ وہ یہ سب یادگار کے طور پر اپنے ساتھ رکھے گی۔ایس این یو کی علامت "شا" ایک کورین لفظ ہے جو کہ برسوں سے اس یونیورسٹی کی نمائندگی کر رہا ہے۔1970 کے بعد جب گوانک کیمپس کو مین کیمپس کا درجہ دیا گیا تھا اور "شا" کا سمبل اس کی پہچان بن گیا تھا۔یہ سمبل یا علامت کورین کے تین حروف s،d،g کو جوڑ کر بنائی گئی ہیں جس کے معنی چابی کے طور پر لیے جاتے ہیں یعنی سچ کی چابی! اسی طرح اس یونیورسٹی کا موٹو بھی سچائی ہے۔

اس سمبل کی کافی تصویریں اتارنے کے بعد وہ عاشی کے ہمراہ اندر آئی۔ جابجا درخت اور حسین پھولوں نے ماحول کو پرکشش بنایا ہوا تھا اور یقیناً ان پھولوں میں کثرت تعداد میں چیری بلوسم کی تھی۔ جاپان کے بعد سب سے زیادہ چیری بلوسم کوریا میں ہی دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔ وہ اسٹوڈنٹ کمیونیکیشن سینٹر تک عاشی کے ساتھ رہی اور اس دوران وہ یونیورسٹی کی ہر بس اور ہر بس نمبر کے بارے میں پوچھتی رہی۔ یونیورسٹی میپ اور یونیورسٹی کارڈ آج ہی ملنا تھا۔

ایس این یو ہال تک عاشی اسے چھوڑ کر چلی گئی کیونکہ اس کی کلاس تھی اور وہاں کلاس مس کرنا فلائیٹ مس کرنے جیسا تھا۔ وقت کی پابندی نہایت ضروری تھی اور اگر آپ وقت کے پابند نہیں ہیں یا آپ وقت کے ضیاع کو اپنا نقصان نہیں سمجھتے تو آپ بہت سست ہیں اور آپ کا کوریا جیسے ملک میں کوئی کام نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

اسٹوڈنٹ ہال میں اسے اپنے جیسے کئی غیر ملکی نظر آئے۔ بیشتر کی شکلیں خوفناک ہو چکی تھیں شاید یونیورسٹی میں پہلا دن ہونے کی وجہ سے یا پہلے دن ہی کچھ غلط ہو جانے کے خوف سے۔ بہت سوں

کے رنگ اڑے ہوئے تھے شاید وہ کوئی ضروری ڈاکومنٹس ساتھ نہیں لائے تھے اور بہت سے اپنی ہی دنیا میں مست سے ادھر اُدھر مٹر گشتی کر رہے تھے جیسے وہ پکنک پر آئے ہوئے ہیں۔ کئی اسٹوڈنٹس سنجیدہ سے کھڑے تھے جیسے مسکرانے پر بھی کوریا میں پیسے خرچ ہو جائیں گے اور کئی اسٹوڈنٹس مسکرا رہے تھے کہ کیا ہوا جو کچھ زیادہ بے وقوف نظر آرہے ہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں زندگی میں سب کبھی نہ کبھی بے وقوف ہوتے ہیں آج ہم ہی سہی! اور کچھ نورالفجر کی طرح بالکل بے نیاز سے، لاپرواہ انداز میں اپنی باری کا اور سوالات کے جوابات کے انتظار میں کھڑے تھے کیونکہ وہاں کافی رش تھا اور سب کو کچھ نہ کچھ جاننا تھا۔

اسی رش میں اسے دو ڈرے سہمے پاکستانی نظر آئے جن کو وہ پچھلے ایک ماہ میں تقریباً بھول چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

آف کارس وہ عقیل اور ثقلین تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے ان ٹین ایجرز کی طرف گئی کہ ذرا ان کا حال دل تو جان لے کہ ایک ماہ کوریا میں کیسا گزرا؟

"السلام علیکم! عقیل، ثقلین۔ کیسے ہو تم لوگ؟"

"وعلیکم السلام ہم ٹھیک ہیں آپ کیسی ہیں نونا؟"

"نونا؟ واہ کورین سیکھ لی۔" اس نے ثقلین کو چھیڑا تو وہ شرما سا گیا۔

نونا کورین زبان میں لڑکے بڑی بہن کے لیے استعمال کرتے ہیں چاہے وہ سگی بہن ہو یا آپ کسی دوسری لڑکی کو کہہ رہے ہوں جیسے پاکستان میں بڑی بہن کو آپا یا باجی کہا جاتا ہے بالکل ویسے ہی نونا کورین میں تھا۔

"جی آپی سیکھنی پڑ رہی ہے ورنہ یہ لوگ واپس پاکستان بھیج دیں گے۔" عقیل نے دہائی دی۔

"ظاہر ہے سیکھنی پڑے گی اور یہاں اسٹوڈنٹ کارڈ کے لیے کھڑے ہو؟"

"جی! آپ ہماری مدد کریں گی کورین سیکھنے میں؟" عقیل نے پوچھا۔

"کیا مدد؟"

"آپ ہمیں اردو سے کورین سکھائیں۔ یہاں انگلش سے کورین سکھاتے ہیں تو ٹرانسلیشن میں ہی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔"

"تم لوگوں کو انگلش بھی نہیں آتی؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"آتی ہے نونا لیکن وہ صرف ضرورت کے وقت بولتے ہیں کیونکہ یہاں اس کی ضرورت کم ہی پیش آتی ہے۔ یہ کورین لوگ انگلش کو کوئی خاص گھاس نہیں ڈالتے پر سیکھنے کے لئے مرے جا رہے ہیں۔" ثقلین نے منہ بگاڑ کر جواب دیا۔

"اچھا اچھا کورینز کے بارے میں کچھ مت کہو۔ میں تم لوگوں کو سکھاؤں گی لیکن میری فیس کیا ہو گی؟"

www.novelsclubb.com

"فیس؟"

"ہاں۔ مفت میں تو یہاں پانی بھی نہیں ملتا۔" اس نے ہنسی دبا کر کہا۔

"کتنے شرم کی بات ہو گی اگر آپ اپنے چھوٹے بھائیوں سے پیسے لیں گی۔"اس نے غور سے شرم دلانے والے کو دیکھا۔

"معاف تو میں اپنے سگے بھائی کو بھی نہیں کرتی لیکن چلو تم لوگوں پر احسان کر دیتی ہوں۔کلاسز کے بعد فری ٹائم میں آجایا کرنا۔میں پڑھا دوں گی۔"وہ بے نیازی سے بولی۔ان دونوں سے چند باتیں مزید کرنے کے بعد اس نے اپنا اسٹوڈنٹ کارڈ بنوایا جو کہ پانچ سے سات منٹ کے اندر اندر بن گیا اور وہ ایس این یو ہال سے نکل گئی۔

اورینٹیشن گیارہ بجے شروع ہونی تھی اور اس کا میسج اسے یونیورسٹی کی طرف سے مل جانا تھا سو یہ کچھ وقت وہ مین کیمپس میں گھومنا چاہتی تھی۔اسے کبھی اکیلے گھومنے میں مسئلہ نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھومتے گھومتے یونہی ایک بلڈنگ کے باہر بنے یونیورسٹی کے لوگو کو دیکھنے لگی۔اس نے غور کرنے کی کوشش کی اور پھر وہ چونکی۔

اس لوگو پر صرف Veritas Lux Mea اور مین گیٹ کا نشان نہیں بنا ہوا تھا بلکہ اور بھی بہت کچھ تھا۔ وہاں ایک گول پھولوں کا ہار سا بنا ہوا تھا جو ایک مہک دار اور خوشبودار لاریل کے درخت کا تھا۔ یونیورسٹی کے لوگو پر یہ خوبصورت پھول ایس این یو کی شان اور تعلیمی میدان میں بڑھتی ہوئی کامیابیوں کو نمایاں کرتے ہیں جو کہ جنوبی کوریا کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں اپنا معیار رکھتی ہے اور پوری دنیا میں دی جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس لوگو پر مشعل اور قلم بنے ہوئے تھے جو علمی اور تعلیمی میدان میں اسٹوڈنٹس کی تحقیق کے ذریعے مستقل کی رہنمائی اور اس کے عزم کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہر وہ ممکن کام کیا جائے گا جس سے آنے والی نسلوں کی بہتری کی جا سکے۔ دنیا میں بہترین دماغ لائے جا سکیں۔

www.novelsclubb.com

اس لوگو کو دیکھ کر چند لمحوں میں ہی انسان کئی برس گزار آتا ہے کہ اس ادارے نے کتنی مخلصی سے کئی سالوں سے کام کیا ہے اور نور بھی کھو سی گئی تھی۔ وہ سیل فون کی بیل پر حال میں واپس آئی۔ بیگ

سے اپنا فون نکالا اور نمبر دیکھا جو کہ پاکستانی تھا لیکن اس کے پاس سیو نہیں تھا۔ گھر والوں کا سوچ کر اس نے کال اٹھالی۔

"السلام علیکم! لیڈی کیسی ہو؟"

"کون؟"

"مجھے نہیں پہچانتی؟ کتنے افسوس کی بات ہے نور الفجر۔" وہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی کیونکہ آواز نئی اور انجان تھی۔

"سوری رانگ نمبر!" اس نے فون بند کرنا چاہا۔

"میں شہریار حسن بات کر رہا ہوں۔ تمہارے باپ بھائیوں کا بزنس پارٹنر۔ تم مجھے اچھے سے جانتی ہو غالباً میرا رشتہ ریجیکٹ بھی کیا تھا بٹ نیور مائینڈ۔" اس کے ذہن میں جھماکا ہوا اور شہریار کا چہرہ

نظروں کے سامنے آگیا لیکن اپنے باپ بھائیوں کا نام بد تمیزی سے سننے پر اس کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔

"اوہ تو مسٹر شہریار۔۔۔"اس کی یاداشت بہتر ہوئی تو وہ اپنے ازلی انداز میں بھی واپس آگئی۔اب وہ آگے چلتی جارہی تھی کہ ایس این یو بہت خوبصورت اور نظروں کو خیرہ کر دینے والی تھی۔ایسے میں شہریار کی تلخ باتوں کا خاص اثر نہیں ہونا تھا۔

"آخر کار تم نے پہچان لیا۔"

"کس لیے یاد فرمایا؟"

"یہ پوچھو کب کب یاد نہیں فرمایا۔"

"دیکھو مسٹر! میں نہ ہی فضول گوئی سننا پسند کرتی ہوں اور نہ ہی چیپ باتوں میں وقت ضائع کرنا چاہتی ہوں۔اگر تو کام کی بات ہے تو کرو ورنہ اپنا بیلنس مت ضائع کرو۔ویسے بھی میں نے سنا ہے

پاکستان میں آئے روز مہنگائی ہو رہی ہے۔" زیلکو واکے درخت کے پاس پہنچ کر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم نے میرا پروپوزل کیوں ایکسیپٹ نہیں کیا؟"

"کیا اس سے تمہاری مردانہ ایگو ہرٹ ہوئی ہے؟" وہ ہنوز اس خوبصورت درخت کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں ہرٹ ہوئی ہے۔"

"تو کیا اب تم مجھ پر تیزاب پھینکو گے؟" وہ ایک لمحے کے لیے رک سی گئی۔

"مجھے اُمید ہے اس کی نوبت نہیں آئے گی کیونکہ تم صرف میری ہو۔"

"واٹ دا ہیل آر یو ٹاکنگ اباؤٹ؟" وہ غصے سے چیخی۔ یہ مردوں سے ریجکشن برداشت کیوں نہیں ہوتی؟ ایک دم سے قدیم زمانے والے مرد کیوں بننے لگتے ہیں؟ وہ سوچ کر رہ گئی۔

"تم نے غور سے نہیں سنا کیا؟ میں نے کہا نورالفجر صرف میری ہے۔"

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی نورالفجر کے ساتھ اپنا نام جوڑنے کی؟ تم ہو کون مسٹر اور کسی پرائی عورت پر حق جمانے والے مرد مجھے زہر لگتے ہیں اور آج سے تم بھی ان میں شمار ہوتے ہو۔ کوشش کرنا آئندہ نورالفجر کا نام اپنی زبان سے مت لینا اور اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو۔ اس طرح کی فضول بحث کے لئے مجھ سے دوبارہ رابطہ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ ایڈیٹ!" وہ سخت لہجے میں غصے سے بولی۔

"مائی ڈیئر غصہ نہیں کرتے۔ میں تو بس یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ میں بھی وہاں ہوں جہاں تم ہو یعنی کہ تمہارے آس پاس۔ اسی ملک میں جہاں تم ہو۔" نور کے جسم میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی۔

www.novelsclubb.com

"گھٹیا انسان! دوبارہ ایسی بکواس مت کرنا ورنہ تم میرے باپ کی عدالت میں پیشیاں بھگتنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

"اتنی کمزور ہو کہ میرا مقابلہ کرنے کے لیے باپ کا سہارا لو گی؟" وہ ایک گہرا سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ وہ اپنی لمٹ کراس کر رہا تھا۔

"ارے! تم تو چپ ہو گئیں۔ ڈر گئیں کیا؟"

"تم ابھی نور الفجر سے واقف نہیں ہو مسٹر شہریار حسن! مجھے مت للکارو کہ کچھ ایسا کر دوں کہ مرد ہوتے ہوئے بھی تمہیں منہ چھپانے کی جگہ نہ ملے۔"

"اگر میں اس ڈائیلاگ بازی سے متاثر ہوتا تو تمہیں اس اچھے جملے پر ضرور داد دیتا لیکن میں ذرا الٹی کھوپڑی کا مرد ہوں۔ چلو اچھی باتیں کرتے ہیں۔"

"شٹ اپ!" وہ سیخ پا ہو گئی۔

"لیٹس ویلکم می ان سیئول!" نور نے فون بند کر دیا اور چند گہرے سانس لیے۔

زیلکو واکا درخت خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ یہ عورت کیا ہے؟ کمزور ڈری سہمی سی، نازک مزاج عورت یا حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی یا dignity رکھنے والی، آزادانہ فیصلے کرنے والی عورت؟ وہ جیسی بھی تھی وقت کے ساتھ ساتھ شہریار حسن جان لے گا۔ اسے زیلکو وا درخت کے نیچے کھڑے ہونے کا احساس نہیں رہا تھا کیونکہ اس کا دماغ الجھ گیا تھا۔

اس کا فون پھر سے بجا اور پھر سے پاکستانی غیر شناسا نمبر! اسے غصہ ہی چڑھ گیا۔ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو؟ نورالفجر لحاظ کر رہی ہے تو بار بار کال کرے گا۔ کچھ سخت سنانے کی نیت سے اس نے فون کال آنسر کی۔

"کہیں جناب اب کیا مسئلہ ہے؟ خود کو بے عزت کروانے کا بہت شوق ہو چلا ہے تو میں پورا کیے دیتی ہوں کیونکہ میں نے سنا ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔"

"کیا آپ بریک پر پاؤں رکھنا پسند فرمائیں گی؟" یہ شائستہ اور بارعب آواز شہریار کی نہیں تھی۔ اس نے فون کان سے ہٹایا اور نمبر دیکھا۔

"کون؟"

"جناب کو روحان سکندر کے نام سے جانا جاتا ہے۔آپ جیسے لوگ بھول گئے ہوں تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔"

"اوہ روحان تم؟ کیسے ہو۔علیزے کیسی ہے اور باقی سب کیسے ہیں؟"اس نے شرمندگی سے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے پوچھا۔

"میں بمعہ اپنے گینگ کے اچھا ہوں۔کھاتا پیتا ہوں۔تمہارا موڈ ذرا خراب لگتا ہے۔"

"نہیں ٹھیک ہوں۔ایسے ہی رانگ نمبر سے کوئی تنگ کر رہا تھا تو مجھے لگا وہی ہے۔خیر تم نے کال کی کوئی کام تھا؟"

www.novelsclubb.com

"کام تو تھا اور بہت ضروری!اب پتہ نہیں تم کرو گی یا نہیں۔"

"کیا کام ہے؟"

"اگر تمہیں اپنی شادی پر انوائیٹ کروں تو آؤ گی؟"

"کیا تمہاری شادی؟" وہ تھوڑی سی ایکسائیٹڈ ہو گئی۔

"ہاں! میری شادی۔"

"میں کیسے آؤں۔ ابھی تو یہاں آئے ایک مہینہ ہوا ہے۔"

"میں کونسا ابھی شادی کر رہا ہوں بس تم سے وعدہ لے رہا ہوں۔"

"سیریسلی تم نے مجھے صرف اپنی غیر طے شدہ شادی پر انوائیٹ کرنے کے لیے کال کی ہے؟ بات کچھ جمی نہیں مسٹر! وہ بولو جس کے لیے کال کی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کافی انٹیلیجنٹ ہو۔"

"کامن سینس ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"آج ہمارا نکاح ہے۔"

"ہمارا کس کا؟" وہ متجسس ہوئی۔

"میرا اور آیان کا!" نور خاموش ہو گئی بلکہ اگلی بات کے لیے دماغ نے زور لگایا۔ غیر متوقع بات پر ری ایکشن دینا دنیا کا مشکل کام ہے جو کچھ وقت بعد نور سے ہو گیا۔

"اوہ اچھا! بہت مبارک ہو۔ کس وقت ہے نکاح؟"

"میرا اور علیزے کا آج دوپہر کے ٹائم ہے اور آیان کا جب وہ مان جائے۔"

"کیا مطلب؟ آیان کا آج نکاح نہیں ہے؟" وہ پزل ہو گئی۔

"نہیں!"

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ اس کا بھی نکاح ہے۔"

"جسٹ جوکنگ ڈاکٹر!" نور نے گہرا سانس لیا جیسے سر سے کوئی بوجھ اترا ہو ورنہ وہ وہیں گرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"تم حد سے زیادہ فضول انسان ہو۔"

"کیوں تم آیان کے نکاح کی بات پر ڈر گئی تھی؟"

"ایسا تو نہیں ہے۔" وہ فوراً خود کو کمپوز کر کے بولی۔

"میں چھوٹی کی ڈیوٹی لگاؤں گا کہ وہ تمہیں اسکائپ پر لائیو لے کیونکہ نکاح آن لائن ہے اور اس وقت میں یونو بزی ہو جاؤں گا!" وہ ہنسی۔

"اور تم نے اسپیشل انویٹیشن صرف مجھے کیوں دیا؟"

"کیونکہ ہم دوست بن گئے ہیں اور مستقبل قریب میں، میں تمہارا باس بھی بن جاؤں گا تو ابھی سے تعلقات اچھے بنانے چاہئیں۔ نہیں؟"

www.novelsclubb.com

"دیکھو مسٹر موٹیو شنل اسپیکر! میرے پاس ابھی آپشن موجود ہے کہ میں تمہیں جوائن کرنا چاہوں یا نہ لیکن ایسے ہی چھوٹے چھوٹے شاکس دے کر تم میرا ہارٹ فیل کرتے رہے تو معاملہ خراب ہو سکتا ہے۔"

"اچھا میں دیکھتا ہوں کونسا معاملہ خراب ہوتا ہے اور ایسی باتیں ہر گز مت کرو ورنہ مار کھاؤ گی۔ محبت کرو اور آکر DOP کو سرو کرو۔"

"پہلے ملک کو سرو کروں گی پھر تمہارے ادارے کو۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟ میں ملک کے لیے کام نہیں کرتا کیا؟" وہ کچھ خفا سا ہو گیا۔

"کبھی تمہارے بارے میں ریسرچ نہیں کی کہ تم نے ملک کے لیے کیا کام کیا ہے اور تمہیں سوات میں گزرے چند دنوں کے علاوہ جانتی بھی نہیں ہوں۔" اس نے شرارت سے کہا۔

"اوہ خدایا! تم میرے بارے میں نہیں جانتیں؟"

"بس اتنا جانتی ہوں کہ آیان سکندر کے جڑواں بھائی ہو۔" وہ اسے چھیڑنے لگی۔

"آیان کو بڑا جانتی ہو۔" وہ خفگی سے بولا۔

"اسے جاننے کی کوشش کر رہی ہوں۔" نور نے سنجیدگی سے کہا۔

"کاش تم اسے صحیح سے جان لو۔"

"اس بات کا مطلب؟"

"مطلب اگلی کال پر بتاؤں گا۔ خدا حافظ!"

"ارے۔۔۔" روحان نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"ایڈیٹ موٹیو شنل اسپیکر! ہمیشہ مجھ سے آدھی بات کرتا ہے۔" وہ جھنجھلا کر کہتی آگے بڑھ گئی اور زیلکو واکا درخت پیچھے رہ گیا۔

زیلکوواکادرخت ایس این یو میں سب سے زیادہ پایا جانے والا درخت ہے۔یہ درخت سخاوت اور طاقت کی نشانی ہے جو عمدہ لکڑی اور ساخت کی مضبوطی کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔اس کے خوبصورت پتے اور تنے کیڑوں کے خلاف مزاحمت اور بیماریوں کے علاج میں بھی کام آتے ہیں۔یہ درخت ایس این یو کے لیے قدیم زمانے سے روح کا کام کرتا آرہا ہے جو دنیا سے جمع کی گئی حکمت کو پھیلانے میں سخاوت اور فیاضی کا مظاہرہ کررہے تھے اور مستقبل میں بھی یہ عمل جاری رکھنے کا عزم رکھتے تھے۔ایس این یو ہر رنگ، نسل، ملک، مذہب کی تفریق کے بغیر دنیا بھر سے لوگوں کو اپناتی ہے تاکہ وہ علم و حکمت حاصل کر سکیں۔ایس این یو بالکل زیلکوواد رخت کی طرح تھی۔بے حد بلند! علم کے جذبے بلند سے بھی بلند تھے۔وہ زیلکوواکے درخت کو اپنے پیچھے چھوڑے ایس این یو کے اندر جذب ہوتی جارہی تھی کیونکہ ایس این یو نے نورالفجر کو own کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

******

ہم میر پور کے اس پوش علاقے میں آتے ہیں جہاں ثاقب سکندر کا گھر ایک شان سے کھڑا تھا۔ گھر کے داخلی دروازے سے اندر جھانکو تو سارے گھر میں افراتفری سی مچی ہوئی نظر آتی تھی۔ کوئی یہاں بھاگ رہا تھا اور کسی کو کوئی کام یاد آ رہا تھا۔ سب کو کاموں میں مصروف رکھ کر وہ اپنے نکاح والے دن بھی ڈرائینگ روم میں بیٹھا ایک ہاتھ لیپ ٹاپ کی کیز پر اور دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے ہوئے بیٹھا کچھ پریشان سا تھا۔ اس کے سامنے بیٹھے خبیب کی بھی یہی حالت تھی۔ البتہ ثناءاللہ اس کے باقی دوستوں کے ساتھ انتظامات کرنے میں مشغول تھا۔

"ظاہر ہے یار میرے کونسے خفیہ اثاثے ہیں جن کا انھیں پتہ چل جائے گا اور وہ مجھے ایکسپوز کر دیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"عامر! بغیر کسی وجہ کے مجھ پر کیس ڈالنا تمہارے ڈیپارٹمنٹ والوں کو مہنگا پڑے گا۔ مجھے صرف تم نام بتاؤ اس آفیسر کا جس نے یہ کیا ہے۔ آئی جی سے میں خود بات کر لیتا ہوں۔"

لیپ ٹاپ پر وہ نیب کے سینئر ڈائریکٹر کو ایک درخواست لکھ رہا تھا کہ اس کے خلاف کھولے گئے تمام مقدمات جھوٹے ہیں اور وہ فزیکلی بیان دینے نہیں آسکتا۔ کچھ دیر میں وہ عامر سے بات کر کے فارغ ہوا اور خبیب سے مخاطب ہوا۔

"سینیٹر ڈاکٹر جبار نے میرے خلاف مقدمہ کھلوایا ہے خبیب! میرا اس سے کوئی پرسنل گرج (grudge) نہیں ہے تو اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟" وہ سنجیدگی سے خبیب کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"مسٹر روحان! آپ نے اس کے کئی منصوبوں پر پانی ڈالا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں آپکا اس سے کوئی پرسنل گرج نہیں ہے؟ نانانا۔۔۔ پرسنل گرج بہت زیادہ ہیں جناب! کنسٹرکشن سائیڈ کی جگہ جبار کی ہی تھی اور وہاں کام رکا ہوا ہے تو جبار کی وجہ سے ورنہ کتنے اچھے مستری ہمیں مل جاتے۔ اب تو پیسوں کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ سب تو میں عام لوگوں کی فلاح کے لیے کر رہا ہوں اور وہ ملک کے پوش علاقوں میں شراب خانے کھلوا کر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے کہ بہت پیسے والا ہے؟ ان جیسے لوگوں کے لیے ملک کے ریڈ لائٹ ایریا کافی نہیں ہیں کیا؟ عجیب دماغ کے لوگ ہیں۔ سارے معاشرے میں گند پھلا رہے ہیں۔ دشمنی وہاں کرنی چاہیے جہاں بنتی ہو۔ یہ بے تکی دشمنیوں میں کسی کا فائدہ نہیں ہے۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔

"وہ بہت پیسے والا ہے اس کا اندازہ تو آپ کو بہت جلد ہو جائے گا باس لیکن اس کیس کو کیسے بند کرنا ہے اس کا حل سوچا؟ ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کہ وہ بات آگے نہ بڑھائے اور سب پرامن طریقے سے چلتا رہے۔"

www.novelsclubb.com

"آمین اور میں احمر سے کہتا ہوں وہ میرے تمام ڈاکومنٹس کلیئر کروا دے گا۔ مجھے ہزاروں کام ہیں اور ان فضول لڑائیوں میں پڑ کر میں اپنا فوکس نہیں کھونا چاہتا۔" وہ بے زاری سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ خبیب نے دونوں لیپ ٹاپ بند کر دیے اور وہ دونوں باہر لاؤنج میں آ گئے۔

سب کاموں میں مصروف تھے لیکن کوئی شخص مصروف نہیں تھااور وہ تھاخبیب کا چھوٹابھائی رحمان انصاری! وہ کسی اور ہی دنیامیں مصروف تھابلکہ کسی کو دیکھنے میں مصروف تھااور نہایت مگن انداز میں۔۔۔

روحان کی اس پر نظر پڑی اور پھر اس نے رحمان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھااور چونک سا گیا۔وہ مگن سا کسی اور کو نہیں اس کی بہن مناہل کو دیکھ رہا تھاجو کسی کزن کے ہاتھ میں گجرا پہنا رہی تھی اور حیرت انگیز طور پر اس نے لمبی فراک کے ساتھ سر پر چھوٹاسا اسکارف لیاہوا تھا۔چار لڑکیوں کے گھیرے میں بھی سب سے مقناطیسی شخصیت فی الوقت مناہل کی ہی لگ رہی تھی۔روحان نے واپس رحمان کو دیکھااور گہرا سانس لے کر خبیب سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میری چھوٹی بہن ہے اور مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا اگر تمہارا بھائی اسے میرے سامنے ایسے دیکھے گا۔"خبیب کے کندھے پر ہاتھ مارتا وہ ہلکا سا مسکرایااور مناہل کی طرف چلا گیااور ایسے کھڑا ہوا کہ رحمان اور مناہل کے درمیان دیوار بن گیا ہو۔

خبیب بھی شرمندہ سا رحمان کی طرف بڑھا جسے وہ صرف کشمیر کی سیر کروانے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور وہ اسے روحان کے سامنے شرمندہ کروا چکا تھا۔

"چھوٹی ایک منٹ بات سنو!" وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور روحان کو دیکھ کر مسکرائی بلکہ سب ہی مسکرائیں۔ روحان کہہ کر ذرا سا سائیڈ پر ہوا۔

"تم لوگ چلو! میں آئی۔" ساتھ کھڑی لڑکیوں کا دل توڑتی وہ ایک ادا سے بولی اور روحان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہائے! کاش آیان بھائی بھی یہاں ہوتے۔ کتنا مزا آتا پھر آپکے آنلائن نکاح پر۔" اس نے روحان سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بڑی پیاری لگ رہی ہو۔ ماشاءاللہ!"

"واقعی؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

"ہاں!" روحان نے دل سے کہا۔

"بدلے میں آپ کی تعریف تو نہیں کروں گی بڑے بھیا۔" وہ طنزیہ بولی۔

"تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کر دوں گا۔"

"کونسی والی؟" وہ کھلکھلائی۔

"کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتا سکتی ہو۔"

"اوہ میرے ریڈر بھیا! مناہل سکندر اپنے مسائل خود ٹھیک کر لیتی ہے کیونکہ وہ روحان سکندر کی بہن ہے، کوئی مذاق تھوڑی ہے؟ اس لیے اسے مسائل حل کرنے کے لیے روحان سکندر کی ضرورت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"واقعی؟" اس نے بائیں ابرو اچکا کر پوچھا۔

"ہاں! بھلا میں آپ کو کیوں بتاؤں کہ مجھے کیا مسئلہ ہے؟"

"بھائی ہوں تمہارا!" اس نے تھوڑا رعب جھاڑنا چاہا۔

"اچھا تو پھر میری بھی شادی کروالیں۔ مجھ سے نہیں ہوتی یونیورسٹی کی پڑھائی۔"

"استغفراللہ لڑکی! تین سال تو رہ گئے ہیں صبر کر جاؤ۔" وہ مصنوعی ساڈ پٹنے والے انداز میں بولا۔

"سنا ہے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے لیکن میں بتا رہی ہوں میرے صبر کا پھل ہینڈسم بھی ہونا چاہیے۔"

"بڑی بے شرم ہو گئی ہو۔ کس کی کمپنی میں رہتی ہو؟"

"آج کل تو آپ کی کمپنی میں ہوں ماشاءاللہ سے۔ سوچ لیں زیادہ بے شرم کون ہے؟"

"اپنے آگے پیچھے نظر رکھا کرو جو تنگ کرے تم اسے uncomfortable کر دیا کرو!" وہ اسے بائیں آنکھ ونک کرتا وہاں سے چلا گیا اور جب وہ ہٹا تو سامنے رحمان نہیں کھڑا ہوا تھا۔ مناہل تو روحان کی اس ادا پر صدقے واری گئی تھی کیونکہ وہ کافی دیر سے رحمان کی وجہ سے کمفرٹیبل نہیں تھی۔ خیر

روحان نے مسئلہ حل کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ کہہ رہی تھی اسے اپنے مسائل کے حل کے لیے روحان سکندر کی ضرورت نہیں ہے!

کچھ ہی دیر بعد مہمان آ گئے اور اب اسکائپ پر کئی لوگ مختلف جگہوں سے روحان کے نکاح میں شرکت کے لیے آ چکے تھے۔

ایس این یو کے ساکر (soccer) گراؤنڈ میں تماشائی بنی بیٹھی نور الفجر لائیو تھی۔ ہوا میں خنکی آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تھی لیکن فی الحال معمولی سی ٹھنڈ تھی۔ سنہری دھوپ بھی اس وقت ایس این یو میں اپنے جلوے بکھیر رہی تھی اور ساکر گراؤنڈ میں فٹ بال کا میچ کھیلا جا رہا تھا۔ شور بہت تھا لیکن وہ ہیڈ فونز کانوں پر چڑھائے اس وقت لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھی بلکہ آیان کو ہی غور سے دیکھ رہی تھی۔ اور رینٹیشن ہو چکی تھی اور وہ عاشی کے فری ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

Yongson Garrison ایریا کے ایک بڑے گھر کے لان میں اگر دیکھو تو آیان سکندر بیٹھا نکاح کی تقریب میں شرکت کر رہا تھا۔ Yongson Garrison ایریا میں امریکی فوجیوں

کے گھر تھے جو ایک چھوٹے سے گاؤں کی طرح تھے۔ سرخ لکڑیوں سے بنے محل جو کورین وار کے بعد سے امریکیوں کے لیے تحفہ تھے۔ وہ وہاں کسی جنرل سے ملنے آیا تھا جو کہ گھر نہیں تھے سو وہ باہر لان میں بیٹھ کر فون کے ذریعے کال پر تھا۔ فرنٹ کیمرہ میں دیکھتے ایک ہاتھ سے وہ اپنے بال درست کر رہا تھا کہ اس کی نظر نور پر پڑی۔ سندھی اجرک سر پر رکھے غور سے سکرین پر دیکھتی وہ بہت معصوم لگ رہی تھی اور پتہ نہیں کیوں وہ دل کو اچھی لگتی تھی۔ دونوں کی نظریں ملیں اور دونوں نے ہی اپنے کیمرہ بند کر دیے۔

سات سمندر پار امریکہ کے شہر نیویارک سے علیزے اپنے والد کے ساتھ اپنے نکاح کی تقریب میں شریک تھی۔ وہ سفید رنگ کے ہلکے کام والے فراک کے اوپر سرخ رنگ کا کامدار دوپٹہ لیے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ سکندر ہاؤس میں خوشبوئیں بکھری ہوئی تھیں اور سب ہی بہت پرجوش تھے۔

www.novelsclubb.com

نکاح شروع ہونے سے پہلے اللہ کے بابرکت نام پڑھے گئے اور پھر تلاوت کی گئی۔ نکاح شروع ہوا اور فضا میں مطعر سی خاموشی چھا گئی۔

نکاح خواں دعائیں اور کلمے پڑھ رہا تھا۔ سب خاموشی سے سن رہے تھے۔

پہلے علیزے سے ایجاب و قبول کا پوچھا گیا۔ اس نے دھڑکتے دل اور خلوصِ نیت سے روحان سکندر کو قبول کیا تھا اور اس کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ علیزے کے والد نے اسے خود سے لگایا اور پھر اسکرین کی طرف متوجہ ہوئے جہاں روحان سے نکاح کی قبولیت کا اقرار کروایا جانا تھا۔

روحان اسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ آج وہ کسی کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ سفید بغیر شکنوں والے قمیض شلوار پر نیلے رنگ کی ہاف ویسٹ کوٹ پہنی ہوئی تھی۔ ہلکا پرفیوم لگائے وہ بارعب لگ رہا تھا۔ گردن سے اوپر تک آتی داڑھی اور ہلکی مونچھیں جو سلیقے سے کٹی ہوئی تھیں اس کی شخصیت کا خاصہ تھیں۔ آج بال بھی جیل لگا کر پیچھے کیے ہوئے تھے اور معمول سے چھوٹے تھے۔ نظریں جھکائے وہ سنجیدہ سا اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

نکاح خواں روحان کی طرف متوجہ ہوا۔اس نے گردن ذرا سی ترچھی کر کے نکاح خواں کی طرف دیکھا جو اس سے کچھ پوچھ رہا تھا۔

"قبول ہے۔"

"قبول ہے۔"

"قبول ہے۔"

اس نے خود کو اقرار کرتے پایا۔کوئی اس کے نام سے منسوب ہو گیا تھا اور وہ کسی کے نام سے منسوب ہوا تھا۔کوئی اس کا ہوا تو وہ کسی کا ہو گیا تھا۔

اس کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔پیچھے کھڑے لڑکوں میں سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا تو اس نے دائیں ہاتھ سے رگڑ کر اپنی آنکھیں صاف کیں اور دعا کے

لیے ہاتھ بلند کیے۔دعا کے اختتام پر مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوااور وہ سب سے گلے مل کر دعائیں لیتا رہا۔اسکرین پر علیزے کو دیکھتے ہوئے نرم نگاہوں سے اسے مبارکباد دی تھی۔

"سلامت رہو۔آباد رہو!"حدیقہ بیگم بھی بھیگتی آنکھوں سے اسے گلے لگائے مبارک باد دے رہی تھیں۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ نکاح جیسی ذمہ داری نبھانے جارہا ہوں۔"

"اللہ یہ رشتہ میرے بچوں کے لیے مبارک کرے۔مردوں کو ڈرائنگ روم میں لے جاؤ۔میں ذرا نوراور آیان سے بھی بات کرلوں۔

"جی کیوں نہیں۔"وہ تبریز سے سب کو لے جانے اور کھانا دینے کا کہہ کر باہر آیا کیونکہ ضروری کال آرہی تھی۔

"ہاں عامر!کیا پراگریس ہے؟"

"نکاح مبارک ہو روحان اور پرا گریس کچھ خاص نہیں ہے۔"

"آہ۔۔۔کیا مسئلہ ہوا؟"

"روحان! تمہیں لیگل نوٹس آیا ہے عدالت جا کر ہی جواب دینا پڑے گا۔اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔ ممکن ہے تمہاری درخواست بھی قبول نہ کی جائے۔"

"کیا مصیبت ہے یار! اگر میں عدالت میں نہ جاؤں تو؟"

"تو تم جانتے ہو گرفتاری ہو گی اور زیادہ بدنامی ہو گی۔"

"بدنامی کا ڈر کس کو ہے عامر؟ مجھے یہ بتاؤ پیشی کب ہے؟"

www.novelsclubb.com

"پرسوں صبح!"

"آج ہی آنا پڑے گا۔ پھر ایسا کرو پیشی سے پہلے سینیٹر جبار سے میری ملاقات ارینج کرواؤ۔"

"اوکے اور کوئی کام؟"

"لاہور آکر دیکھتا ہوں۔کام تو بہت ہیں۔"

عامر سے بات کر کے وہ فون جیب میں رکھتا اندر کی جانب جا رہا تھا تو اس کی نظر رحمان پر پڑی جس کی اس کی جانب پشت تھی لیکن اس کا فون روحان کو نظر آ گیا۔اس کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔رحمان کے فون کا کیمرہ مناہل پر فوکسڈ تھا جو ایل ای ڈی سکرین کے سامنے کھڑی آیان سے کچھ کہہ رہی تھی۔نورالفجر شاید اس وقت تک چلی گئی تھی۔وہ اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا اور اس کو دائیں بازو سے سختی سے پکڑ کر قریبی کمرے میں لے گیا جو شایان اور سائرہ کا کمرہ تھا۔

"کیا ہوا روحان بھائی؟"وہ گڑبڑا کر بولا۔

"ایک مرتبہ میں سمجھائی گئی بات سمجھ نہیں آتی؟"رحمان نے تھوک نگلا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔"وہ روحان کے تیور دیکھ کر تھوڑا ڈر گیا تھا۔

"پورے فنکشن کے دوران میری بہن کی جتنی تصویریں لیں ہیں سب ڈیلیٹ کرو۔"

"بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔"

"دیکھو رحمان! میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں اور نہ کنزرویٹو سوچ کا بندہ ہوں۔اس عمر میں کوئی بھی پسند آجایا کرتا ہے لیکن ایک certain age تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔مجھے نہیں پتہ تم کس ٹائپ کے لڑکے ہو لیکن میری بہن میری عزت ہے اور مجھے قطعاً پسند نہیں ہے کہ میری بہن کی تصویریں تمہارے پاس رہیں۔"

"لیکن بھائی میں کسی کو بھی نہیں دیکھاؤں گا۔"وہ منمنایا۔

"تم خود بھی نہیں دیکھو گے۔۔۔فون دو۔"اس نے سختی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا تو ناچاہتے ہوئے بھی رحمان نے فون اسے تھما دیا۔روحان نے گیلری کھولی تو مناہل کی آج کے فنکشن کی کئی تصویریں دیکھ کر وہ بھونچکا سا گیا۔

www.novelsclubb.com

"یو۔۔۔" وہ اسے کچھ سخت سنانے لگا تھا لیکن خاموش ہو گیا اور مزید کچھ کہے بغیر اس کے فون کاڈیٹا اڑا گیا۔ رحمان خوف سے اسے دیکھ رہا تھا جس کی گردن کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔

"یہ لو اور آئیندہ ایسی حرکت مت کرنا۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچو، حقیقت جانو اور اگر تو سیریس ہو تو رشتہ بھیجو۔ یہ فضول کے کام آئیندہ کیے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اس طرح کے کاموں پر اپنا دماغ مت لگایا کرو۔" وہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کر رہا تھا۔

"جی روحان بھائی۔"

"چلو شاباش!" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنے ساتھ ہی باہر لے آیا۔

******

www.novelsclubb.com

رات کے دس بجے وہ لوگ لاہور جانے کے لیے گھر سے نکل پڑے تھے اور اس وقت وہ لوگ جی ٹی روڈ پر تھے۔ راستہ صاف تھا اسی لیے خبیب گاڑی تیز چلا رہا تھا۔ پیسنجر سیٹ پر ثناء اللہ بیٹھا ہوا تھا اور وہ

رحمان کے ساتھ پیچھے بیٹھا تھا۔ وقتاً فوقتاً وہ ونڈو سے باہر دیکھتے رحمان پر بھی نگاہ ڈال لیتا جو فون سے مناہل کی تصویریں غائب ہو جانے کے بعد سے خاموش تھا۔ اسے وہ مناہل کیلئے برا نہیں لگا تھا لیکن اتنی جلدی اچھا بھی نہیں لگ سکتا تھا۔ اگر وہ واقعی سنجیدہ ہوا تو خبیب کے ذریعے کوئی پیغام تو بھیجے گا۔

جی ٹی روڈ پر ایک موڑ آیا جو کہ اونچائی سے نیچے تھوڑا مشکل سا تھا۔ خبیب نے گاڑی کی رفتار کم کر دی کہ رات کا وقت تھا۔ گاڑی ہچکولے کھانے لگی۔

"یہ روڈ امریکن انجینیئرز نے بنائی ہے اور انھوں نے اسے امریکہ سمجھ کر بنایا ہے۔" خبیب نے بدمزہ ہوتے ہوئے بتایا۔

"جس وقت یہ روڈ بنی تھی پاکستان کے پاس کوئی خاص انجینیئرز نہیں تھے اس لیے امریکہ سے بلوانے پڑے۔" روحان نے اپنے لیپ ٹاپ کے بیگ سے چاکلیٹس نکالتے ہوئے اس کی تصحیح کی۔

"لیکن روحان یہ ماننا پڑے گا کہ ہمیں اس روڈ کا نقشہ بدلنے کی ضرورت ہے کیونکہ جی ٹی روڈ پر سب سے زیادہ حادثے اسی جگہ پر ہوتے ہیں۔" ثناءاللہ نے بھی کہا۔

روحان نے ایک چاکلیٹ رحمان کی طرف بڑھادی جو خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا جیسے ان لوگوں کے بابت ہونے والی گفتگو سے اس کا واسطہ نہیں ہے۔

"ویل! اب اتنی بزی سڑک پر نئی سڑک بنانا کافی مشقت طلب کام ہے اینڈ یو نو ہماری نازک مزاج گورنمنٹ اور عوام کو۔ کون کرے یہ کام؟" روحان ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"ارے یار پکڑ لو! اپنی چھوٹی بہن سے مانگ کر لایا ہوں۔ کھاؤ زیادہ ثواب ملے گا۔" رحمان نے ابھی تک چاکلیٹ نہیں پکڑی تھی اس لیے اس نے تھوڑا اکتا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی۔۔۔" وہ خفیف سا مسکرایا اور چاکلیٹ تھام لی۔ اس نے کھائی نہیں کیونکہ وہ کھانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے چاکلیٹ جیکٹ کی جیب میں رکھ لی اور دوسری طرف روحان نے چاکلیٹ کا ریپر کھول کر

ایک بائیٹ لی۔ خبیب اور ثناءاللہ کو چاکلیٹس پسند نہیں تھیں اور روحان جانتا تھا اسی لیے انھیں آفر بھی نہیں کی۔

وہ سڑک ختم ہوئی گاڑی دوبارہ مین روڈ پر آگئی۔ تھوڑی سی دور چلی تھی کہ یکدم رک گئی۔

"لگتا ہے ٹائر پینچر ہو گیا ہے۔" خبیب نے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے انھیں مطلع کیا۔

"گاڑی سے نکلو اور ٹائر تبدیل کرو۔" روحان نے حکم دیا۔

"ہاں مجھے تو تنخواہ دار ڈرائیور رکھا ہوا ہے نا!" وہ کچھ خفا ہوا۔

"پارٹ ٹائم یہی ڈیوٹی کرو۔ کھانا پینا فری۔"

www.novelsclubb.com

"اور تنخواہ؟"

"کبھی تمہارے آفس کا کرایہ مانگا؟" وہ کچھ جتاتے ہوئے بولا۔

وہ چاروں گاڑی سے باہر نکل آئے کہ دیکھیں آدھے راستے میں کونسے ٹائر کو موت پڑی ہے کیونکہ وہ ٹینکی فل کروا کر ٹائرز میں ہوا بھرنے کے بعد سفر کے لیے نکلے تھے۔

"What found the enemy!"(وقت کیا ہوا ہے؟)روحان نے ٹائر کو افسوس سے دیکھتے ہوئے ان لوگوں سے سوال کیا۔

"بارہ سے اوپر ہو گیا ہے۔"ثناءاللہ نے جواب دیا تو وہ کچھ محتاط ہوا۔

"جلدی کرو! یہ جگہ غلط ہے اور ہمارا یہاں رکنا بھی غلط ہے۔ہری اپ شیرو۔"وہ ڈگی کی طرف گیا کہ ٹائر نکالے لیکن قدموں کی آہٹ پر اندھیرے میں ارد گرد دیکھا۔دماغ نے خطرے کا سگنل دیا۔

"ڈو یور سیلف ڈیفنس!"اس نے اپنے پیچھے بھی دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔گاڑی کی ہیڈ لائٹس میں انھیں سایہ دیکھائی دیا۔

"خبیب! سنبھل کر۔۔۔" وہ فوراً خبیب کی طرف بھاگا جس کی پشت پر کوئی تھا اور اس کے کہنے پر وہ خبیب کو ڈنڈا مار چکا تھا۔ وہ لڑکھڑایا اور سیدھا روحان سے لگا۔

پھر نا جانے کہاں سے اتنے نقاب پوش لوگ آ گئے اور ان چاروں کو گھیرے میں لیا۔ وہ لوگ گاڑی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

ان تینوں نے رحمان کو درمیان میں کر کے اسے سیف رکھنے کے لیے ایک دوسرے کے ہاتھ کس کر تھام لیے۔

"کون ہو تم لوگ اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟" ثناءاللہ نے سختی سے پوچھا۔

"یہ والا روحان سکندر ہے اور وہ پچھلا خبیب ہے۔" ثناءاللہ کو جواب دینے کے بجائے ان میں سے کسی نے باقی سب کو بتایا۔

"میں نے پوچھا کون ہو تم لوگ؟"

"ملک جبار نے سلام بھیجا ہے روحان سکندر!" ایک نقاب پوش نے کہا اور کوئی بھی دوسری بات کہے بغیر ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا پوری شدت سے روحان کے پیٹ پر دے مارا جس سے وہ دہرا ہوا اور درد سے چیخ نکلی۔

خبیب اور ثناءاللہ اس کی مدد کو آئے لیکن ان پر بھی ڈنڈوں سے حملہ کر دیا گیا۔ رحمان مدد کرنے کی حالت میں تھا ہی نہیں اور اسے بچہ سمجھ کر ان لوگوں نے کچھ کہا بھی نہیں!

کچھ ہی دیر بعد ان لوگوں نے ثناءاللہ اور رحمان کو دوسری طرف کر کے روحان اور خبیب پر اندھا دھند تشدد کرنا شروع کر دیا۔ وہ دونوں بھرپور مزاحمت کر رہے تھے اور ایک عدد ڈنڈا اب ان دونوں کے پاس بھی تھا۔ روحان کا سر پھٹ گیا تھا اور خون اس کے سر سے بہہ کر سفید قمیض کو آگے پیچھے سے سرخ کر گیا۔ خبیب کا بھی یہی حال تھا۔ وہ بھی لہولہان ہو چکا تھا۔ ثناءاللہ اور رحمان کو دو دو بندوں نے بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ دونوں روحان اور خبیب کی مدد نہیں کر پا رہے تھے۔ جب مزید لڑنے کی ہمت نہ رہی تو وہ گھٹنوں کے بل زمین بوس ہوئے۔ ثناءللہ اور رحمان

چیخ چیخ کر انھیں آوازیں لگا رہے تھے۔ارد گرد کوئی بھی نہیں تھا جو رک کر ان کی مدد ہی کر دیتا۔جب وہ بالکل نڈھال ہو گئے تو جیسے وہ لوگ آئے تھے ویسے ہی اندھیرے میں فرار ہو گئے۔

سب اتنی اچانک ہوا کہ رحمان کے حواس سلب ہو گئے تھے۔

وہ دونوں بھاگتے ہوئے ان دونوں تک آئے۔

دونوں ہی ہوش و حواس سے بے گانہ پڑے ہوئے تھے۔

"ایمبولنس کو کال کرو!"اس نے رحمان سے کہا جو منہ پر ہاتھ رکھے شاک کے عالم میں کھڑا تھا۔فوراً خبیب کی طرف بھاگا۔

"بھائی!"وہ پوری شدت سے چلایا۔

خون مسلسل بہے جا رہا تھا۔ثناءاللہ نے روحان کا سر اپنی گود میں رکھ کر خون روکنے کی کوشش کی۔

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے دماغ کے کسی نرم حصے پر ہاتھ رکھا ہو۔

آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے اس نے ایمبولینس کا نمبر ملایا۔

انھیں لوکیشن بھیجی اور طبّی امداد کے ہمراہ فوراً پہنچنے کی تاکید کی۔

ثناءاللہ نے باری باری دونوں کی نبض چیک کی اور اسے شدید شاک لگا۔

اس کے لبوں سے اگلے الفاظ ادا نہ ہو سکے۔

******

وہ رات کو بڑی مشکل سے سویا تھا۔ سر درد کی وجہ سے اسے نیند نہیں آئی تھی اور جب آئی تو صبح کے چار ہو رہے تھے۔ وہ اوندھے منہ تکیے میں سر دیے محوِ خواب تھا جب اس کا فون بجا تو مسلسل بجتا چلا گیا۔ کوئی بیسویں مرتبہ پر اس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور چند سیکنڈ اندازہ لگایا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ جب اسے ادراک ہوا کہ وہ ایشیا کے جریزہ نما ملک کوریا میں ہے تو اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ فون دیکھا تو صبح کے ساڑھے پانچ ہو رہے تھے۔ شایان کی اتنی زیادہ مسڈ کالز دیکھ کر اسے تشویش

ہوئی کیونکہ شایان کام کے علاوہ کبھی کال نہیں کرتا تھا۔اس نے ری ڈائیل سے شایان کا نمبر ملایا اور پھر جو اس نے سنا تو اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بیڈ سے اٹھا۔نیند جانے میں دیر نہیں لگی۔وہ مضطرابی کیفیت میں کمرے میں ٹہلتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

کمرہ اچانک سے نہایت گھٹن زدہ ہو گیا تھا۔وہ کمرے کی بتیاں روشن کرتا باہر نکل گیا۔شایان سے ساری صورتحال جاننے کے بعد اس نے ثناءاللہ کو فون ملایا۔

اب وہ نیچے سیٹنگ ایریا میں جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹ رہا تھا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا آیان! ہم سب پرامید ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے حقائق سے آگاہ کرو حافظ! روحان کی موجودہ حالت کیسی ہے؟"وہ لب بھینچے سچ جاننا چاہ رہا تھا۔اس کی سرخ ہوتی آنکھیں نیند پوری نہ ہونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا اسے آئی سی یو میں رکھا ہوا ہے۔" آیان نے گہرے سانس لے کر خود کو بدتمیزی کرنے سے باز رکھا کہ تم لوگوں کو آدھی رات نکلنے کا مشورہ کس گدھے نے دیا تھا۔

"اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟" اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"ان غنڈوں نے مارنے سے پہلے ملک جبار کا نام لیا تھا۔" آیان کا چہرہ یکدم سرد ہو گیا کیونکہ وہ ملک جبار کے بارے میں روحان سے سن چکا تھا کہ کنسٹرکشن سائیڈ کی زمین پر اس کے ساتھ کوئی تنازعہ تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

"الحمدللہ! خبیب کو بھی کافی چوٹیں آئی ہیں۔"

"سب ٹھیک ہو گا۔ انشاءاللہ!" اس نے بے بسی سے کہہ کر فون بند کر دیا اور صوفے پر پھینک دیا۔ خود کو ریلکس کرنے کو کچن میں جا کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ واپس آیا تو اس کی آنکھوں میں

آنسو تھے۔پورے آستین والی گرے شرٹ بھی گیلی ہو گئی تھی۔بائیں بازو کو چہرے پر پھیرتا وہ واپس صوفے کی طرف گیا جہاں فون گرایا تھا۔

اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور ثاقب سکندر کو کال ملائی۔ان سے اس واقعے پر بات کی اور انھیں حوصلہ دیا۔ماں سے بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا اور نہ انھیں حوصلہ دے سکتا تھا۔

وہ سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اگلا لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔اگلا فون اس نے اپنے دوست احمر کو لگایا اور اسے جلد از جلد ملک جبار کا فون نمبر نکلوانے کا کہا۔اس سے اگلا فون اس نے پاکستان ائیر فورس کے ہیڈ کوارٹر میں کیا تھا کیونکہ وہ چند دن کے لیے پاکستان جانا چاہتا تھا۔جہاں سے اسے مثبت جواب نہیں ملا تھا۔پھر اسے مجبوراً جنرل عاصم کو فون کرنا پڑا جو رات کے اس وقت آیان کی کال دیکھ کر چونکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم جینٹل مین! کہو کیسے یاد کیا؟"

"سر میں پاکستان آنا چاہتا ہوں پلیز کچھ کریں۔" جنرل عاصم سے کچھ ذاتی تعلقات کی بنا پر وہ قدرے کھل کر بات کر لیا کرتا تھا۔

"اول تو ٹھنڈے ہو جاؤ اور اصل بات سے آگاہ کرو۔ دوم تم واپس نہیں آ سکتے۔"

"سر پلیز میرا آنا ضروری ہے۔ روحان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور۔۔۔"

لمحے کے ہزارویں حصّے میں وہ آیان کا مسئلہ سمجھ گئے تھے۔ پھر وہی فیملی کے لیے جذباتی پن! جب بولے تو آواز کچھ سخت تھی۔

"تم فوج میں ہو آیان سکندر! تمہیں پہلے بھی بتایا تھا اور آج بھی بتا رہا ہوں ڈیوٹی کے وقت کوئی رشتہ اہم نہیں ہوتا۔ صرف وطن ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"سر میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں آخری مرتبہ میرے واپس آنے کے لیے کچھ کریں۔اس کے بعد کوئی مر بھی جائے گا تو پراجیکٹ مکمل کرنے سے پہلے واپس نہیں آؤں گا۔وہ میرا بھائی ہے۔ مجھے خود سے بھی زیادہ عزیز ہے۔"

"آیان تم اپنے گھر والوں کے لیے حد سے زیادہ جذباتی ہو اور ایک فوجی کے لیے یہ نہایت خطرناک بات ہے۔وہ تمہارا بھائی چھوڑو ماں بھی ہوتی تو تم ایسے واپس نہیں آ سکتے۔تمہاری جتنی شکایتیں مجھے ائیر فورس والوں کی طرف سے آتی ہیں تم نہیں جانتے میں کیسے ہینڈل کرتا ہوں۔تم میرے اچھے ہونے کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ۔" وہ جانتے تھے کہ آیان کی ماں میں اس کی جان بستی ہے اسی لیے اتنی سخت بات کہہ گئے ورنہ آیان کو تکلیف دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ نہیں کریں گے؟" وہ ہمیشہ اسے پرسنل فیور دیا کرتے تھے۔اسے امید تھی کہ آج بھی مل جائے گی۔

"تمہیں واپس آنے کا حکم نامہ نہیں سنا سکتا میرے بچے!" آیان نے مزید آنسو پر ضبط کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہ خاموشی سے رو دیا۔ اس کی لمبی خاموشی سے جنرل کو اندازہ ہوا کہ وہ رو رہا ہے۔

"آیان مجھ پر اعتماد کرتے ہو؟" وہ قدرے نرم پڑے۔

"فوج میں سب سے زیادہ۔"

"تو میرا بچہ میں تمہارے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں کی جو صورتحال ہو گی تمہیں وقتاً فوقتاً آگاہ کروں گا لیکن تم واپس نہیں آؤ گے۔ گاٹ اٹ؟ اب میں تمہارے لیے ایک مرتبہ بھی ائیر مارشل کے پاس گیا تو وہ تمہیں اس پراجیکٹ سے الگ کر دیں گے اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا کہ تمہارا جذباتی پن تمہارے ٹیلنٹ کو کھا جائے اور تمہیں فوج میں ایک روایتی سپاہی کی طرح رہنا پڑے۔ تم نہایت قابل انسان ہو بس تھوڑے نرم دل ہو۔ بات کو سمجھو۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے کچھ نہ بولا۔ وہ کیا بولتا جب یہاں آگے سے جواب دینے کا حق نہیں رکھتا تھا۔

"سن رہے ہو؟"

"یس سر!"

"چلو بھائی کے لیے دعا کرو۔ میں بھی تہجد کی چند رکعات پڑھ لوں۔"

"سوری سر آپ کو اتنی رات کو تکلیف دی۔"

"تمہیں فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اب ہیڈ کوارٹر فون مت کھڑکانا۔"

"آپ کو تکلیف دینے سے پہلے وہیں فون کیا تھا۔"

"اچھا جی! اب صبح تمہاری شکایتوں کی ایک لمبی لسٹ پھر سے ملنے والی ہے۔آئی مسٹ سے تم نے مجھے فوج میں عنایہ سے بھی زیادہ تنگ کیا ہے."

www.novelsclubb.com

"معذرت چاہتا ہوں سر!"

"مجھے ہسپتال کا نام وغیرہ بتا دینا۔ میں نکلتا ہوں اور روحان کی کس نے پھینٹی لگائی ہے؟"

"ایک سینیٹر کے ساتھ اس کا کوئی تنازعہ چل رہا تھا،اسی نے ڈرانے کو غنڈے بھیجے تھے۔"

"ہوں۔پولیس کیس ہے۔چھوڑ نامت۔"

"ڈیڈ سے کہا ہے وہ پولیس سے رابطے میں ہیں۔"جنرل عاصم سے رابطہ منقطع ہوا تو وہ نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے چلا گیا اور وہیں جائے نماز بچھا کر نماز فجر ادا کی اور روحان کے لیے دعا کی۔

احمر کا میسج آیا جس میں ملک جبار کا نمبر تھا۔اس نے فوراً اس نمبر پر کال کی تھی۔کچھ دیر بجنے کے بعد فون اٹھا لیا گیا اور غنودگی بھری آواز سنائی دی جو کہ ایک لڑکی کی تھی۔

"ہیلو!"اس نے اپنے اشتعال کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

"محترمہ!اپنے ساتھ لیٹے گیدڑ کو جگاؤ اور فون اسے پکڑاؤ۔"دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر فون کسی اور کو دے دیا گیا تھا۔

"ہ۔۔۔ہیلو!"ہکلاتی ہوئی آواز یقیناً ملک جبار کی تھی۔

"نیچ انسان! تم نے جو حرکت کی ہے اس کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔ کمینے! میں اپنے بھائی کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لوں گا۔۔۔"

"کون بات کر رہا ہے؟"

"آیان سکندر۔"

"اوہ ایک منٹ۔۔۔ تم کہیں روحان سکندر کے بھائی تو نہیں اور یقیناً اسی کے بارے میں بات کر رہے ہو۔ کیسا ہے وہ؟"

"اپنی گندی زبان سے میرے بھائی کا نام بھی مت لینا اور یاد رکھنا صبح تک تم جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گے۔" آیان کی بات پر وہ دل کھول کر ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"نہ نہ شہزادے۔ غصہ نہیں کرتے اور بڑوں سے الجھنے کی کوشش تو ہر گز نہیں کرتے۔ تمہارے بھائی کو بہت شوق ہے نا اچھے کام کرنے کا؟ لوگوں کی نظر میں اچھا بننے کا تو اسے سمجھا دو آئیندہ ملک جبار سے پنگا لینے کا سوچے بھی مت ورنہ جان سے جائے گا۔"

"گیدڑ پھر گیدڑ ہی ہوتا ہے ملک۔۔۔ جس کے پر نہیں ہوتے! اڑنے کی کوشش کرتا ہے تو ہڈیاں تڑواتا ہے۔ تمہیں صبح معلوم ہو گا کہ کون در حقیقت کیا ہے۔ میری وارننگ ہے اگلی مرتبہ تم روحان سکندر کے راستے میں آئے تو جان سے جاؤ گے یا خاندان سے جاؤ گے۔" اس نے سرد مہری سے کہتے ہوئے فون بند کیا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کال لاگ سے ایک نمبر نکالا اور کچھ دیر اسے گھورتا رہا۔ پھر اس نے کال کا بٹن دبا دیا۔ جسے وہ کبھی کال نہیں کرتا تھا آج کر رہا تھا! وہ اس کا دوست نہیں تھا بس رسمی سی سلام دعا تھی اور جب بھی وہ اس سے ملتا تھا دونوں منہ ماری کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

دونوں میں عجیب سا غرور تھا کہ وہ بہتر ہے۔دونوں کو ہی ایک دوسرے کی شکل سے نفرت تھی اور سب سے بڑی بات وہ آیان کا خفیہ مددگار اور جیل پارٹنر تھا۔

کال اٹھالی گئی۔

"مجھے معجزات پر یقین آگیا آیان سکندر! تم آج سر کے بل چل کر آئے ہو۔کہو کیا شے تمہیں کھینچ لائی ہے۔"اس نے ضبط کر لیا۔

"مجھے ایک مدد درکار ہے۔میرا ایک کام کرو۔"

"بولو!"اسے جو کام تھا وہ مختصر سا اگلے کے گوش گزار کیا۔

"ناسائیں نا!اب ہم ایسے کام نہیں کرتے۔"

"تمہارا ماضی کا ریکارڈ تو غالباً ایسے ہی کارناموں سے بھرا پڑا ہے۔"

"میں نے کب انکار کیا؟ بس تم اپنے تمام سابقہ رویوں پر معافی مانگو اور اس کام کے لیے درخواست کرو۔"

"شاہ! میرے بھائی کی زندگی کا سوال ہے۔"

"تم تو زندہ ہو نا؟ چلو اب ریکویسٹ کرو اور مجھے ایمو شنل کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔" اس نے زیر لب اسے ایک موٹی سی گالی دی کہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب اس نے شاہ سے مدد مانگنے کے بارے میں سوچا۔

"اب اس دنیا میں آخری انسان بھی ہو گے تو بھی میں تم سے مدد مانگنے کی غلطی نہیں کروں گا مسٹر شاہ! تم انتہائی موقع پرست اور مفاد پرست انسان ہو۔ کوئی بات نہیں تم نے سیکھا ہی یہی ہے۔ دوسروں کو دھوکہ دینا اور اپنا مطلب نکالنا۔ تم اس لائق ہی نہیں ہو کہ کوئی تمہارے پاس مدد کو آئے۔ مجھے ہی پاگل کتے نے کاٹا تھا۔" وہ پہلے ہی تپا ہوا تھا اس نے معافی کا کہا اور وہ بغیر لحاظ کیے سنا گیا۔

"واہ لالے! بڑا تگڑا بولتے ہو۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔۔۔ اگر پتہ تھا تو فون کیوں کیا؟ میری بھی نیند خراب کر دی مطلبی انسان۔"

"ہاں میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ فٹ پاتھ پر کتوں کے ساتھ سونے کا اپنا ہی الگ مزہ ہے۔ شوق سے نیند پوری کرو۔ اللہ تمہاری نیند مبارک کرے۔"

"اب ایسے بددعا تو مت دو۔۔۔ نیند مبارک کرنے کے چکر میں، میں جب اٹھوں تو جنت کی حوروں کے ساتھ پایا جاؤں۔"

"جنت کی حوریں انسانوں کو ملنی ہیں۔ تم پہ تو شک ہی رہتا ہے کیونکہ شکل انھیں سے ملتی ہے جن کے ساتھ کچرے کے بغل میں بیٹھے ہو۔ رب رکھا!" فون بند کرنے سے پہلے اس نے سنا تھا کہ شاہ نے اسے گالی دی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے توقع تھی کہ وہ بکواس کرے گا لیکن کام کے لیے مان جائے گا پر ایسا نہ ہوا۔ خیر وہ روحان کے لیے کسی بھی حد تک چلا جاتا۔ اب ظاہر ہے وہ ملک جبار کو نہیں چھوڑنے والا تھا۔

اگلے نمبر پر کال ملاتے ہوئے وہ کچن میں چلا آیا۔

****

"اس دن تک جب مشرقی سمندر کا پانی خشک نہ ہو جائے اور ماؤنٹ بیکدو ختم ہو جائے۔۔۔ خدا ہماری قوم کی حفاظت کرے اور مدد کرتا رہے۔ ہماری قوم ہمیشہ رہے۔۔۔"

وہ جاگرز کے تسمے بند کرتے ہوئے گنگنا رہی تھی۔

"جیسے فور ماؤنٹین کے اوپر دیودار مضبوط کھڑا ہے جس میں ہوا اور ٹھنڈ کے نیچے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی گویا بکتر (armour) میں لپٹی ہوئی ہے۔ ہماری روح مضبوط ہے۔۔۔" کل اس نے کوریا کا قومی ترانہ سنا اور پڑھا تھا اور وہ دماغی طور پر ابھی تک اسی اورینٹیشن میں تھی جہاں کل یہ سنا تھا۔

"خزاں کا آسماں خالی اور وسیع ہے۔۔۔اعلیٰ اور بادل کے بغیر!

چمکتا ہوا چاند ہمارا دل ہے۔۔۔غیر منقسم اور سچا!"اس نے دروازے کو ایک نظر دیکھا اور پھر سر جھٹک کر رہ گئی۔

"اپنی تمام تر وفاداری چاہے دکھ میں یا خوشی میں،ایک جذبے اور دماغ کے ساتھ وطن کو دو اور وطن سے محبت کرو۔۔۔"

اپنے فون میں تشویش سے نظریں گاڑے عاشی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔نور نے کھڑے ہوتے محض ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنا کام جاری رکھا۔مسکارا لگاتے ہوئے وہ عاشی کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔جب مسکارا لگا چکی تو اس کی آواز پر چونکی۔

www.novelsclubb.com

"یا خدا!"

"اب سسپینس بڑھانے کے بجائے اصل بات بتا بھی چکو جو بتانا چاہتی ہو۔"اپنا بیگ چیک کرتے ہوئے اس نے بیزاری سے کہا۔

"شیرون گلاب تین ہزار لی کے شاندار دریاؤں اور پہاڑوں سے بھرا ہوا ہے۔۔۔عظیم کورین لوگ!"اس نے پھر سے سر ہلاتے ہوئے ترانہ پڑھا۔

"تمہیں کچھ معلوم نہیں؟"

"آیئے ہم عظیم کوریا کو ہمیشہ کے لیے قائم رکھیں۔۔۔"اس نے آخر میں تھوڑا مبالغہ لگایا اور پھر عاشی کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کس بارے میں؟"

"پاکستان کے سیاسی اتار چڑھاؤ کے بارے میں۔۔۔ڈفر تمہارے دوست کا پوچھ رہی ہوں۔"

"کونسا دوست ؟"اس نے بے نیازی سے پوچھا کیونکہ نورالفجر کسی سے بھی فارمل سی بات کرلے تو وہ عاشی کی نظر میں اُس کا دوست بن جاتا ہے۔

"نور میں آیان کی بات کر رہی ہوں۔اس کے بھائی روحان سکندر کو کل رات غنڈوں نے مارا ہے۔" عاشی نے تھوڑا خفگی سے کہا۔

"کیا؟ نیند میں ہو۔۔۔ابھی کل تو اس کا نکاح ہوا ہے۔"وہ یہ شاک ہضم نہیں کر پائی تھی اور ایسا ہونا اس کے خواب میں بھی ممکن نہیں تھا۔

"سارا انسٹا گرام بڑھا ہوا ہے اور لوگوں نے تو افواہیں بھی پھیلانا شروع کر دی ہیں کہ روحان کی حالت سیریس ہے مشکل ہے زندہ بچ پائے اور یہ لمبے لمبے دعاؤں کے پیراگراف لکھے جا رہے ہیں کہ پاکستان ایک ینگ لیڈر کو کھونے کی سکت نہیں رکھتا۔اللہ ہمارے مستقبل کے وزیراعظم کو صحت یاب کرے۔وغیرہ وغیرہ"وہ کوئی ردِ عمل نہیں دے سکی۔

"کیا کہے جا رہی ہو؟" وہ اگلے لمحے اپنا فون اٹھائے آیان کا نمبر ملا رہی تھی۔چند بیلز کے بعد اس نے فون اٹھا لیا تھا۔

"اسلام علیکم! آیان میں نور الفجر بات کر رہی ہوں۔"

"وعلیکم السلام! جان گیا تھا۔ خیریت سے کال کی؟"

"ہاں میں نے روحان کے بارے میں سنا۔ کیا یہ سچ ہے وہ ہاسپٹل میں ہے؟ اسے کیا ہوا ہے؟ اب کیسا ہے وہ؟" آیان نے ایک گہرا سانس لیا۔

"ہاں وہ ہاسپٹل میں ہے اور امید پر دنیا قائم ہے۔ فی الحال وہ کمپلیٹلی بلیک آؤٹ ہے لیکن اللہ سے جلد صحتیاب کریں گے۔ انشاءاللہ!" عاشی نے اسے فون اسپیکر پر کرنے کا اشارہ کیا۔

"انشاءاللہ! اور جو سوشل میڈیا والے کہہ رہے ہیں وہ سیریس ہے ایسا تو نہیں ہے نا اور اسے کب تک ہوش آجائے گا؟"

"پاکستان کے ینگ تجزیہ نگاروں کے خلاف جاتے ہوئے میرا خیال ہے وہ کافی بہتر ہے۔انشاءاللہ جلد ہوش بھی آجائے گا۔"وہ ایسے ہی کہہ رہا تھا۔اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کیسا ہے؟

"اور تم ٹھیک ہو؟"

"تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"اس نے چونک کر پوچھا۔

"انسانیت کے ناطے۔"اس نے فوراً کہا۔

"میں ٹھیک ہوں،شکریہ فجر!"اس نے کافی دیر بعد کہا۔اس کے منہ سے فجر سننا نورالفجر کو الگ ہی دنیا میں لے جاتا تھا جیسے کسی خاص انسان کو خاص لقب سے پکارا گیا ہو۔

"تم پاکستان جاؤ گے؟"وہ جانتی تھی کہ آیان ٹھیک نہیں ہے اس لیے گفتگو لمبی کر گئی۔

"صدر پاکستان کا بیٹا تو ہوں نہیں جو ایسے دوسرے دن منہ اٹھا کر واپس چلا جاؤں۔میں پاکستان نہیں جا رہا۔"وہ کچھ تلخی سے بولا۔

"انکل عاصم سے بات کر لیتے۔"

"وہ تمہارے انکل بعد میں ہیں اور آرمی کے جنرل پہلے ہیں۔ وہ نہیں مان رہے اور نہ میں واپس جا سکتا ہوں۔"

"امید ہے روحان جلد ہوش میں آ جائے!"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو کیونکہ مجھ سے یہاں پر صبر نہیں ہو رہا۔"

"ہمارے موٹیو شنل اسپیکر کو کچھ نہیں ہو گا آیان! بی سٹرانگ۔" اب کہ عاشی نے اس کی ہمت بندھائی۔

"آپ کا تعارف؟" اس نے تکلفانہ پوچھا۔

"نور کی بیسٹ فرینڈ عائشہ جہانگیر۔" نور مدہم سا مسکرائی۔

"اوہ وہ پانچ سو وان والی؟ شکریہ عائشہ!"

نور نے اسے حوصلہ دینے کو چند مزید جملے بولے اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

"یہ آیان سکندر کافی روڈ ہے۔"

"میں اس وقت اسے جج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی، وہ مشکل میں ہے۔اللہ کرے

روحان جلد ٹھیک ہو جائے۔آیان بھی بہت پریشان لگ رہا تھا۔"

"کہاں پریشان لگ رہا تھا۔مجھے تو کافی نارمل سا لہجہ لگا۔"

"اس کا لہجہ ہمیشہ سے ہشاش بشاش ہوتا ہے عاشی اور آج بس وہ مروتاً بات کر رہا تھا۔اب وہ ٹیگ تو

نہیں لگا سکتا کہ دیکھیں مس عائشہ میں اپنے بھائی کے لیے پریشان ہوں۔"

"اچھا بس بس۔تم تو آیان کے لیے بحث ہی کرنے لگ جاتی ہو۔"

"ہا۔۔۔میں نے کب بحث کی؟اور وہ میں نے سچ ہی کہا ہے کہ آیان پریشان تھا۔"

"چلو بھئی! تم اس کو مجھ سے زیادہ جانتی ہو۔میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ خیر ناشتہ کر کے یونی کے لیے نکلنا ہے۔آجاؤ!" عاشی واپس اپنے فون میں مصروف باہر چل دی۔

وہ بھی روحان کے لیے پریشان ہو گئی تھی۔دل میں دوبارہ اس کی لمبی عمر کی دعا کرتی وہ بھی باہر ناشتہ کرنے چل دی۔اس نے علیزے کی چیٹ کھولی اور اسے میسج لکھ بھیجا کہ وہ بات کرنا چاہتی ہے اور اگلے ہی لمحے علیزے کی کال آرہی تھی۔وہ فون کان سے لگائے ناشتہ کیے بغیر اٹھ گئی۔

عاشی کو ناشتہ جلدی کر کے آنے کا کہا اور اپنا ڈورم چھوڑ دیا۔

"نور وہ ٹھیک ہو جائے گا نا؟" علیزے نے چھوٹتے ہی پوچھا شاید وہ کسی ہمدرد کا کندھا چاہتی تھی۔

"علیزے! تم بہادر ہو اور روحان کے کام کو جانتی ہو۔اسی لیے پریشان ہونے کے بجائے اپنے شوہر کے لیے دعا کرو کہ وہ جلد از جلد ٹھیک ہو جائے۔"

"ابھی کل ہی تو ہمارا نکاح ہوا تھا۔" وہ رو رہی تھی۔

نورڈور میٹری سے باہر آگئی اور آتی سردیوں کے دنوں کی وجہ سے سنہری دھوپ جو سامنے سے چہرے پر پڑ رہی تھی بھلی معلوم ہوئی۔ وہ پاکستانی تھی اور سردیوں کی دھوپ اسے بھی اچھی لگتی تھی۔ کم از کم وہ کورین لوگوں کی طرح سورج سے ڈرتی نہیں تھی۔

"میں نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی کہ مجھے جلد نکاح کرنا ہے۔ وہ میری وجہ سے اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ اگر میں ضد نہ کرتی تو یہ سب نہ ہوا ہوتا۔ اسے کچھ ہو گیا تو علیزے مر جائے گی نور!"

"علیزے ہوش میں آؤ! کیسی باتیں کر رہی ہو؟ تمہاری وجہ سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب ایسے ہی ہونا تھا۔ اگر وہ میر پور نہ گیا ہوتا تب وہ لوگ اس پر کہیں اور حملہ کروا دیتے۔ تم ہمارے ملک کے نظام کو نہیں جانتی کیا؟ وہاں پر ایسے لوگوں کو ہر دوسرے دن پھینٹی لگتی رہتی ہے چاہے صحافی ہو، ایماندار پولیس افسر ہو یا کوئی ایمانداری سے کام کرنے والا خود مختار انسان! ہمارے ملک میں ایسے لوگوں کو جینے نہیں دیا جاتا اور مجھے فخر ہے روحان کوئی غلط کام نہیں کرتا، وہ ملک کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے۔ تم ایک بہادر انسان کی بہادر بیوی ہو، تمہیں ایسے دل چھوڑ کر بیٹھنا ہرگز زیب نہیں دیتا۔ اس

آئی سی یو میں موجود انسان کو ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے پلیز خود کو سنبھالو اور روحان کے لیے دعا کرو۔"اس نے خود کو بھی سختی سے رونے سے باز رکھا ہوا تھا۔علیزے کی حالت پر رونا تو اسے بھی آرہا تھا لیکن کسی ایک کو مضبوط بننا پڑتا ہے باقی سب کے لیے! کیوں نہ وہ ایک آپ ہی بن جائیں؟

"مجھ سے نہیں ہو رہا نور۔۔۔مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میری زندگی کی ڈوریں روحان کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔میرے پاس باپ کے بعد کوئی رشتہ نہیں تھا پھر روحان سے نکاح ہوا تو خود کو ساتویں آسمان پر تصور کرنے لگی۔ابھی ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہو پائی تھی کہ مجھے بتایا جاتا ہے تمہارا آدمی ہسپتال میں زندگی موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔میں کیا کروں نور؟رونا تو بے اختیار ہے،یہ آنکھیں میری سنتی ہی نہیں بس بہتی چلی جا رہی ہیں۔روحان کو ٹھیک ہونا پڑے گا۔وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے۔"علیزے بے بسی سے رو رہی تھی اور وہ اسے دلاسہ دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بس اسٹاپ تک پہنچ گئی تھی اور عاشی کا انتظار کیے بغیر وہ مرے مرے قدموں سے بس پر چڑھ گئی کیونکہ عاشی نے مین کیمپس جانا تھا اور نور نے اپنے کیمپس میں جانا تھا۔ سینسر کے ساتھ اپنا کارڈ لگایا اور آگے بڑھ گئی۔

"علیزے کیوں اتنا مایوس ہو رہی ہو؟ اللہ پر یقین رکھو میری جان وہ اپنے بندوں کو مصیبت میں اکیلا نہیں چھوڑتا۔ تمہیں معلوم ہے نا وہ کوئی عام انسان نہیں ہے وہ روحان سکندر ہے۔ کتنے لوگوں کی امید ہے، اس وقت کتنے لوگوں کی دعائیں اس کی ذات کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہیں ہمیں اندازہ بھی نہیں ہے۔ تمہیں پتہ ہے میری چھوٹی بہن عینی بھی اس وقت روحان کے لیے دعا کر رہی ہو گی۔ میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اسے کال کر کے اس کا حال جاننے کی کوشش کی ہے لیکن وہ روحان کو اپنا آئیڈیل مانتی ہے تو کیا کوئی اپنے لیڈر کے لیے دعا نہیں کر رہا ہو گا؟ اور کتنے لوگ ہونگے جو اس وقت تمہاری طرح سولی پر چڑھے ہوئے ہونگے انھیں ہمت دو۔ تمہیں روحان سے محبت ہے تو ایسا کرو اپنی محبت کو اللہ سے واپس مانگ لو۔ یقین کرو وہ رد نہیں

www.novelsclubb.com

کرے گا۔" وہ بس میں کھڑی ہوئی تھی کیونکہ اسے بیٹھنے کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔علیزے نے اس کی بات سمجھ کر رونا بند کیا اور اس سے رابطے میں رہنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔نور نے بھی ایک گہرا سانس لیا۔

"یااللہ! اچھے لوگوں کو ہم سے اتنی جلدی کیوں چھین رہا ہے؟ پلیز ہمارے گناہ معاف فرما اور روحان کو صحت عطا فرما آمین!" اس نے بڑبڑاہٹ میں دعا مانگی اور پچھلی نشستوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

اپنا انسٹا گرام اکاؤنٹ کھولا پھر یاد آنے پر عاشی کو میسج کیا کہ وہ یونیورسٹی کے لیے نکل آئی ہے سو وہ ہیکاری کے ساتھ چلی جائے۔

وہ دونوں چھ بجے تک جاگ جاتی تھیں۔کامن روم میں جا کر نماز ادا کرتیں اور قرآن پاک پڑھتیں۔ عاشی دو چار رکوع سے زیادہ نہیں پڑھ پاتی تھی شاید اس کی عادت نہیں تھی لیکن نور ایک پارہ ختم کرتی تھی کیونکہ وہ باقاعدگی سے قرآن پڑھنے والی تھی۔پاکستان میں بے شک وہ باپ سے جھوٹ نہ بولنے کی خاطر پڑھتی تھی لیکن یہاں آ کر اس نے دل سے پڑھنا شروع کیا تھا شاید وہ دین اور دنیا میں

متوازن قائم رکھنا چاہ رہی تھی۔عاشی پر نور کے مطابق صرف نمازِ فجر فرض تھی باقی سب کو وہ کسی کھاتے میں نہیں لاتی تھی یا اسے یاد نہیں رہتا تھا۔نور اسے کچھ نہیں کہتی تھی البتہ فجر کے لیے اٹھانا ضروری سمجھتی تھی۔ہیکاری،ہاجنگ اور سلینا یونیورسٹی جانے سے صرف پندرہ منٹ پہلے اٹھتی تھیں اور وہ اتنی کمال تھیں کہ منہ دھوئے بغیر میک اَپ کر کے بھی یونیورسٹی چلی جایا کرتیں تھیں۔یہ معلومات اسے عاشی سے ملی تھی اور آنے والے دنوں میں وہ یہ سب دیکھنے بھی والی تھی اور ان تینوں کی نسبت عاشی اور نور الفجر کے کمرے زیادہ صاف ستھرے تھے شاید پاکستانی ماؤں کی تربیت کا نتیجہ تھا یا کتا بھی اپنی جگہ صاف کر کے بیٹھتا ہے کا طعنہ تھا جو وہ اکثر ایک دوسرے کو دے دیتی تھیں پھر لائن پر رہتی تھیں کیونکہ وہاں وہ ایک دوسرے کی ضرورت تھیں،مددگار تھیں!

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال کے کاریڈور میں حدیقہ بیگم کی سسکیاں گونج رہی تھیں اور شایان ان کے ہاتھ تھامے حوصلہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ مسلسل روحان پر ڈنڈے برسانے والوں پر لعن طعن کیے جا رہی تھیں

لیکن دل تھا کہ اپنے لختِ جگر کی اس حالت پر کٹتا ہی جا رہا تھا۔ روحان کو انتہائی نگہداشت میں رکھا گیا تھا کیونکہ اس کے سر پر شدید چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کی یادداشت ختم ہو جانے کا خطرہ تھا اور ڈاکٹرز نے بتایا تھا کہ وہ اپنی پچیس فیصد یادداشت کھو چکا ہے۔ کھوئی ہوئی یادداشت واپس لانے سے قبل ضروری تھا کہ مزید یادداشت نہ کھونے پائے اس کے لیے وہ اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔

"مام! آیان کی کال ہے۔ بات کر لیں۔" شایان نے اپنا فون حدیقہ کو پکڑایا جسے انھوں نے کانپتے ہاتھوں سے تھاما۔

"آیان۔۔۔ تمہارا بھائی!" اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ ماں کی اس حالت پر آیان کے دل پر گھونسہ پڑا۔

www.novelsclubb.com

"مام! پلیز اللہ سے دعا کریں کہ وہ روحان کو سلامت رکھے۔" وہ شایان سے روحان کی موجودہ حالت پوچھ چکا تھا جو کہ کسی شاک سے کم نہ تھی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بھی بے اختیار بہہ رہے تھے۔ یہ آنسو ایسے ہی ہوتے ہیں، کسی اپنے کو تکلیف میں دیکھ کر بہتے ہی چلے جاتے ہیں۔

"تم واپس آجاؤ!" انھوں نے منت کی۔

"روحان کیسا ہے؟ ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟" وہ بائیں ہاتھ سے اپنے بالوں کو جکڑتے ہوئے دل گرفتگی سے پوچھ رہا تھا۔ اگر اس کا اتنی جلدی واپس آنا ممکن ہوتا تو کیا وہ وہاں بیٹھا انتظار کر رہا ہوتا؟ واپس آجاؤ... کتنا مشکل تھا اپنی ماں کو یہ بتانا کہ وہ واپس نہیں آسکتا!

"وہ کہتے ہیں بی بی دعا کرو تمہارے بیٹے کی یادداشت نہ ختم ہو اور اسے ہوش آجائے!

آیان۔۔۔ میرے بیٹے کو اسی بات کا مان ہے کہ اللہ نے اسے بہترین حافظہ دیا ہے۔ اگر اس کے پاس وہی نہ رہا تو کیا کرے گا؟ میرا روحان اس طرح کے سلوک کے قابل نہیں تھا۔۔۔ ان ظالموں نے اس کے چہرے کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اللہ ان لوگوں کو سکھ تک نصیب نہ کرے۔ میرے روحان کا سر پھاڑ دیا ہے اور وہ بچہ خبیب! اسے بھی ابھی تک ہوش نہیں آیا۔" وہ دوپٹے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ شایان نے انھیں کندھوں سے تھاما ہوا تھا اور خاموشی سے انھیں سن رہا تھا۔ ایک وہی تو تھا جو سب کی ہمت

بندھائے ہوئے تھا۔ سکندر کی الگ طبیعت خراب تھی اور طلحہ ان کو آرام کے لئے کسی کمرے میں لے کر گیا ہوا تھا۔

ثاقب سکندر نے روحان پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں سینیٹر جبار کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی تھی اور اسلام آباد کے آئی جی کو کاروائی تیز کرنے کی تاکید کی تھی۔ جنھوں نے مدد کی یقین دہانی کروائی تھی۔ یہ بات سب ہی جانتے تھے کہ سکندر آرام سے نہیں بیٹھنے والے جب تک اصل مجرم تک نہ پہنچ جائیں۔ اسی لیے پولیس راتوں رات ایکشن میں آئی اور سینیٹر جبار کے خلاف اریسٹ وارنٹ نکلوا کر اس کے گھر ریڈ ڈالی لیکن اسے گرفتار نہیں کر سکے کیونکہ وہ ضمانت قبل از گرفتاری کا نوٹس رکھے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"روحان کو کچھ نہیں ہو گا مام! وہ اتنی جلدی جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ میں واپس آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔"

"تم ہمیشہ کوشش ہی کرتے ہو لیکن مجھے معلوم ہے تم نہیں آؤ گے کیونکہ تمہارے افسر تمہیں چھٹی نہیں دیں گے۔اگر تمہارے بھائی کو کچھ ہو گیا تو کیا کرو گے آیان؟ چھوڑ دو فوج کی نوکری۔۔۔واپس آجاؤ۔تمہارے باپ کو اپنے بیٹوں کی ضرورت ہے۔شایان ماں کو سنبھالے؟ باپ کو سنبھالے یا بہنوں کو؟ یہ یہاں بھی گھن چکر بنا ہوا ہے اور باہر بھی۔تمہاری گھر والوں کی طرف کوئی ذمہ داری نہیں بنتی کیا؟" وہ روتے ہوئے اپنے لاڈلے بیٹے کو بھی سنائے جا رہی تھیں اور وہ ساکت سا حواس چھوڑتے دماغ سے سب سن رہا تھا۔حدیقہ بیگم کی بات مکمل ہوتے ہی آیان نے فون بند کر دیا۔

اس کی ماں نے کتنی آسانی سے کہہ دیا تھا کہ فوج چھوڑ دو! کیا فوج بھی چھوڑنے والی چیز ہے؟ کیا فوج بھی کبھی چھوڑی جا سکتی ہے؟ کیا معلوم آیان سکندر کے لیے ماں کی بات پتھر پر لکیر ہو اور وہ فوج چھوڑ بھی دے؟

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے وہ جنرل عاصم کو واپس پاکستان جانے کے لیے مناتا کہ دوسری طرف سے عنایہ کی کال آ رہی تھی۔

"آیان! تم ٹھیک ہو؟ روحان کی حالت اب کیسی ہے؟ تم پاکستان آرہے ہو؟" دوسری طرف جیسے وہ سوالات کا پٹارہ لیے بیٹھی تھی۔

"پلیز سر سے کہو مجھے پاکستان آنے کی اجازت دیں۔ میری فیملی کو میری ضرورت ہے۔" اس کی آواز سے لگا وہ رو رہا ہے یا منت کر رہا ہے۔

"کیا بابا نے تمہیں آنے سے منع کیا ہے؟" وہ فوراً سے سنبھلی۔ وہ کیوں ہر مرتبہ بھول جاتے تھے کہ وہ فوج میں ہیں؟ پاکستانی فوج میں!

"میں ایک مہینہ پہلے کوریا واپس آیا ہوں۔ اصول کے مطابق میں چھ ماہ سے پہلے واپس نہیں جا سکتا لیکن مجھے ایمرجنسی میں جانا ہے۔ پلیز میری مدد کرو۔" عنایہ چھٹیاں لینے میں ہمیشہ اس کی مدد کرتی تھی۔ ایک امید تھی شاید اب بھی وہ اس کی مدد کرے۔

"ہم فوج میں ہیں آیان! ہم اصول وضوابط کو سختی سے فالو کرتے ہیں۔میری ہمدردی تمہارے ساتھ ہے لیکن رولز نہیں توڑے جاسکتے۔اس وقت میں کچھ نہیں کرسکتی لیکن میں صبح کچھ دیر کی چھٹی لے کر روحان سے ملنے جاسکتی ہوں۔تم وہیں رہو اور اللہ پر یقین رکھو روحان ٹھیک ہو جائے گا۔ یہاں ہم سب ہیں۔"

"سر عاصم سے ایک مرتبہ بات تو کر کے دیکھو!"

"وہ ہمارے جنرل ہیں۔میرے بابا اور تمہارے دوست بہت بعد میں ہیں۔فوج کے اصول پتھر پر لکیر ہوتے ہیں جو کہ کبھی نہیں توڑے جاتے سکواڈرن لیڈر آیان!"

"لیکن فوج تو چھوڑی جاسکتی ہے نا؟" وہ تلخی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا سوچنا بھی تمہارے لیے گناہ ہے آیان!" وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا کہ عنایہ عاصم اسے لیکچر دینے والی تھی۔

"یاد رکھنا فوج کو چھوڑنا تمہاری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو گی۔ایسا تمہیں پہلے بھی کرنے سے روکا تھا اور اب بھی روکوں گی۔اللہ پر یقین رکھو یار روحان کو کچھ نہیں ہو گا لیکن فوج میں رہ کر تم وطن کو بہت کچھ دے جاؤ گے۔اس سے کبھی منہ مت پھیرنا۔اگر تم فوجی نہیں رہے تو ہمارا ساتھ ختم ہو جائے گا آیان! تم مر جاؤ گے ہم سب کے لیے۔

تمہارے یہاں آنے سے کیا ہو گا؟ حوصلہ ملے گا سب کو؟ لیکن روحان تو وقت پر ہی ریکور کرے گا پھر واپسی کا فائدہ! دیکھو ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔روحان کا کام ایسا ہے کہ اسے جان ہتھیلی پر رکھ کر چلنا پڑتا ہے۔ایسے میں کیا تم ہمیشہ اپنا فرض چھوڑ کر صرف روحان کی خاطر چلے جایا کرو گے؟ تم جانتے ہو کہ کتنے اہم پراجیکٹ پر کام کر رہے ہو پھر ایسا بچکانہ فیصلہ کیوں آیان؟ تمہیں اسی وجہ سے پاکستان کا اتنا اہم کام سونپا گیا تھا کہ تم جب چاہو اپنی من مانی کر کے کبھی اس ملک آؤ اور کبھی دوسرے ملک جاؤ؟ اپنا فرض ادا کرو جس کے لیے تمہیں پردیس کی خاک چھاننی پڑ رہی ہے۔" وہ اسے لگی لپٹی کے بغیر سنا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے نصیحتیں کرنے کے لیے فون کیا تھا یار وحان کی تیمارداری کے لیے؟"

"تم سامنے ہوتے تو تمہارے چہرے کا حلیہ بگاڑتی لنگور کہیں کے۔ تم نے سوچا بھی کیسے کہ فوج چھوڑ دوگے؟ وطن کا سوچو آیان سکندر وطن کا!" وہ شدید غصے میں تھی۔ وہ اپنی کہہ کر خاموش ہوئی۔

"بولو بھی!"

"کیا بولوں؟ وطن کا سوچ رہا ہوں۔ ٹھیک کہا تم نے وطن! جب بات وطن کی ہو تو باقی سب بے معنی ہو جاتا ہے۔ ہر رشتہ اور ہر کام۔ شکریہ عنایہ۔ میں واپس نہیں آ رہا۔" عنایہ نے گہرا سانس لیا جیسے سر سے بوجھ اترا ہو۔

"مجھے روحان کے لیے افسوس ہے۔"

"تم بتا چکی ہو کتنا زیادہ افسوس ہے۔ میں دوبارہ نہیں سننا چاہتا۔" کچھ دیر مزید بات چیت کرنے کے بعد عنایہ سے رابطہ ختم ہوا تو اس نے شایان کے نام پیغام لکھا۔

"سوپر برو! پلیز مام کو سنبھال لیں۔ باقی سب کو میں دیکھتا ہوں۔"

پھر باری باری اس نے ایمان اور مناہل کو فون کیا اور انھیں سمجھا بجھا کر تسلی دی کہ مام ڈیڈ کو پریشان نہیں کرنا پھر ثاقب سکندر کو کال لگائی تو وہ ملک جبار پر سیخ پا تھے۔ آیان نے انھیں بھی ٹھنڈا کیا اور کہا کہ وہ اس معاملے کو خود دیکھ لے گا۔ سب کو تسلیاں دیتے دیتے وہ خود اندرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا کہ وہ روحان کے پاس کیوں نہیں ہے؟ وہ وہاں بیٹھا سب کی حالت سمجھ رہا تھا انھیں سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہاں بیٹھا کوئی شخص اسے نہیں سمجھ رہا تھا۔ وہ تھک کر قریب کھڑے جہاز کی سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔

****

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھ کھلی اور پھر ایک جھٹکے سے وہ اٹھ بیٹھا۔ ایسے اچانک اٹھنے سے نا جانے جسم کے کتنے حصوں میں درد جاگا تھا۔ اس نے ارد گرد دیکھا اور پھر کافی دیر پر سوچ انداز میں دیکھتا ہی رہا۔

"میں آخری مرتبہ یہاں کب آیا تھا؟" وہ ایک ایک چیز کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ جگہ کونسی ہے؟" اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی پشت پر ڈرپ لگی دیکھی تو عجیب سے انداز میں کہا۔

تکیے سے ٹیک لگا کر وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی اور پھر وہ زور کا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"اوہ تو میں ڈرامے کی شوٹنگ کر رہا تھا لیکن مجھے چوٹ کیسے لگی؟" وہ پھر غور و فکر کرنے والی پوزیشن میں چلا گیا۔

"کوئی ایکشن سین تھا شاید۔۔۔" اس نے دماغ پر زور دیا۔

"ہیرو اور اس کے تین دوست۔۔۔ڈنڈوں سے مار کھانا۔۔۔اور پھر ہاسپٹل میں آنکھ کھلنا۔۔۔"

اچانک اس کا دماغ گھوم سا گیا اور اس نے اپنے سر کو تھاما۔

"کوئی ہے،ڈائیریکٹر صاحب؟۔۔۔خرم!کہاں ہو سب کے سب؟کوئی پانی ہی پوچھ لو یار!کیمرہ مین۔۔۔اوہ مائی گڈنیس میں اپنا پی اے بھی تبدیل کروالوں گا۔ایڈیٹ تم سب کسی کام کے نہیں ہو۔"وہ جھنجھلا سا گیا۔اس کے چلانے کی آواز پر نرس اندر آئی اور اسے ایسے بیٹھے دیکھا تو کچھ پل رکی اور پھر اس کے قریب آئی۔

"کیا؟۔۔۔"روحان نے کاٹ کھانے والے انداز میں پوچھا۔

"وہ میں ڈرپ چیک کرنے آئی تھی۔"وہ ڈر گئی۔

"اس کی ضرورت نہیں۔تم جاؤ اور ڈائریکٹر کو بلوا کر لاؤ۔"

"جی؟"وہ نرس غالباً اسے جانتی تھی اسی لیے حیران ہوئی۔

"بہری ہو کیا؟جا کر اُس ناکارہ،ناکام اور غریب ڈائریکٹر کو بلاؤ جس نے مجھے اس حالت میں پہنچایا۔"

وہ نرس سمجھ گئی تھی کہ دماغ پر اثر پڑا ہے اور کافی گہرا پڑا ہے۔

"آپ کا نام کیا ہے؟"اس نرس نے پوچھا تاکہ جان لے کہ اس کی یادداشت ٹھیک ہے یا نہیں لیکن روحان نے اسے ایسے دیکھا جیسے سالم نگلنے والا ہو۔

"How dare you to ask me such a silly question?."وہ اٹھنے والا تھا کہ نرس نے روکا۔

"میں۔۔۔بلاتی ہوں ڈاکٹر صاحب کو!"وہ کہتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی۔

"ڈائیریکٹر صاحب!"اس نے پیچھے سے تصحیح کی۔

"Ahhh...disgusting!"خود کو ایک نظر دیکھتے اس نے کہا اور منہ کے زاویے بگاڑتا اس سفید دیواروں والے کمرے کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"چار دوست۔۔۔!"اس کے ذہن پر دھندلا سا منظر چلا تھا۔

"قبول ہے۔۔۔قبول ہے۔۔۔قبول ہے۔۔۔"

"آپ کا نام کیا ہے؟" نرس نے ابھی تو پوچھا تھا اسے کیوں یاد نہیں آرہا تھا؟ اس نے تھکے ہوئے انداز میں سر کو پیچھے گرایا۔ کچھ ہی دیر بعد نرس ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ شایان کو بھی اندر لے آئی۔

"روحان تم ٹھیک ہو۔" شایان آگے آیا اور اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جو چوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ روحان نے ایک لاتعلق سی نگاہ اس پر ڈالی۔ دماغ نے کچھ فلیش بیک دیا تھا کہ وہ اس شخص کے ساتھ ہنستے ہوئے بات کر رہا تھا۔

"دور رہو مجھ سے دھوکے باز! میں تمہاری ڈائریکشن میں کوئی فلم نہیں کروں گا۔ تم نے مجھے یہاں مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔" وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔ شایان نے حیرت سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔

"پیشنٹ کو سب یاد آنے میں کچھ وقت لگے گا۔ الحمدللہ ان کی میموری ختم نہیں ہوئی۔ ابھی ان کو انجکشنز لگیں گے جو درد کی کمی کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ ان کے دماغ پر بھی اثر کریں گے۔"

"یہ ٹھیک تو ہو جائے گا نا؟" شایان نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"میرے ساتھ کوئی گیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میرا ایک دوست میڈیا میں ہے تمہیں اور تمہارے چیلوں کو ایکسپوز کر دوں گا۔"شایان ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"میری جان! جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر چاہے جو جی میں آئے کرنا۔"شفقت سے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس نے کہا۔

"میں تمہارا بڑا بھائی شایان ہوں۔تم یاد کرو جب گھر سے نکلے تھے۔"

"ہونہہ!"روحان نے خفگی سے چہرہ موڑ لیا۔وہ اس شخص کے گلے مل رہا تھا کیوں؟فلیش بیک میں جاتے ہی اس پر بہت سے دروازے کھل گئے۔

"بائے فورس انھیں کچھ یاد کروانے کی کوشش مت کریں۔اس سے سٹریس بڑھتا ہے۔"ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔انشاءاللہ پازیٹو رسپانس ملے گا۔ برائے مہربانی آپ باہر تشریف لے جائیں۔"ڈاکٹر نے مرعوبیت جھاڑنے والے انداز میں نہیں بلکہ پیشہ ورانہ نرم سے تسلی آمیز انداز میں کہا کہ شایان باہر نکل گیااور سب سے پہلے آیان کو فون کر کے ساری صورتحال بتائی۔

****

آج وہ اپنے کیمپس آئی تھی یعنی کہ یان گان کمپیس !اس سال نئے آنے والے تمام اسٹوڈنٹس کو آج سارے ہسپتالوں اوران سے متعلقہ تمام بلڈنگز کے بارے میں بریفنگ دی جارہی تھی لیکن نورالفجر اس وقت روحان سکندر کو لے کر پریشان تھی اسی لیے کسی چیز پر دیھان نہیں دے پارہی تھی۔ایس این یو مین ہاسپٹل، کینسر ہاسپٹل، چلڈرن ہاسپٹل، ڈسپنسریز، آئی ہاسپٹلرز، بائیو میڈیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، نرسنگ ہاسپٹل، ڈینٹل ہاسپٹل غرض ہر بلڈنگ میں لے جاکر انھیں وضاحت دی جارہی تھی۔کالج آف میڈیسن اور مین ہاسپٹل میں ان کا کافی وقت صرف ہوا تھا۔وہ وقتاً فوقتاً سوشل میڈیا کھول کر روحان کے بارے میں خبر ڈھونڈنے کی کوشش کرتی لیکن اسے فیس بک،

www.novelsclubb.com

انسٹا گرام، ٹویٹر کہیں پر بھی کوئی اپڈیٹ نظر نہیں آرہی تھی۔علیزے کو کال نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ پہلے ہی پریشان تھی۔عاشی کو میسج کیا تھا لیکن وہ کلاس میں ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے رہی تھی۔آیان کو کال کرنا چاہتی تھی لیکن آج کے وزٹ کی وجہ سے صبح سے شام ہو گئی اور وہ کال نہ کر سکی۔

پانچ بجے کے قریب فارغ ہو کر کیفے میں گئی تھی۔اپنے لیے کافی اور برگر لے کر ٹیبل پر آکر بیٹھی اور آیان کو فون لگایا۔کوریا کے سکول و کالج میں کیفے میں اسٹوڈنٹس کے لیے دو وقت کا کھانا مفت تھا لیکن یونیورسٹی میں یہ اصول تھوڑا مختلف تھا کہ وہاں پر آپ کو یونیورسٹی کارڈ کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے کیفے کیلئے کارڈ بھی رکھنا پڑتا تھا تاکہ آپ کے کھانے کی روٹین جان لی جائے۔اکثر

www.novelsclubb.com

اوقات آپ کو پیسے دینے پڑتے تھے۔اس نے چند سو وان دے کر اپنا آرڈر لیا تھا اور بقیہ اسے واپس کر دیے گئے تھے۔نورالفجر اتنی شاہ خرچ ضرور تھی کہ وہ پیسے اسی ویٹر کو ٹپ دے دیتی لیکن کوریا

میں آپ ویٹر کو ٹپ نہیں دے سکتے اگر ایسا کرنے کی جرأت کریں گے تو ممکن ہے کہ ویٹر آپ کی بے عزتی کر لے۔

آیان نے کال پک کر لی تھی۔فون کان سے لگائے وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"ہیلو!"

"نورالفجر بات کر رہی ہوں۔تکلیف دینے کے لیے معذرت چاہتی ہوں لیکن مجھے روحان کے بارے میں جاننا ہے۔اسے ہوش آیا؟اب اس کی طبیعت کیسی ہے؟"

"تمہیں معذرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔روحان کو ہوش آگیا ہے بس کسی کو پہچاننے سے انکار کر رہا ہے۔"اس نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا اور نور کو شاک ہی تو لگا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟"اس نے ہمت مجمع کر کے پوچھا۔

"ڈاکٹرز کہتے ہیں رپورٹس کلیئر ہیں الحمدللہ۔بہت جلد سب یاد آجائے گا شاید وقتی ٹراما سے سے گزر رہا ہے۔"

"تو کیا وہ مذاق کر رہا ہے؟"اس نے اچھنبے سے پوچھا۔روحان ایسا بندہ نہیں تھا کہ اتنی سیریس صورتحال میں مذاق کرتا۔

"میں اس کے پاس نہیں ہوں ورنہ تمہیں صحیح سے ساری صورتحال بتاتا۔میرا یہی خیال ہے کہ کچھ دیر تک ٹراما سے نکلنے کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

"انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔انسان کے ساتھ ایسا ہوتا ہے جب اُس کے دماغ پر ہٹ لگے تو کچھ پل کے لیے اسے سب بھول جاتا ہے۔روحان کو اگر اُن تمام جگہوں پر لے جایا جائے جہاں یہ حادثہ پیش آیا ہے تو ممکن ہے اسے سب جلدی یاد آجائے۔اس کے علاوہ وہ جن جگہوں میں بھی جاتا رہتا تھا اسے وہاں لے جایا جائے تو دماغ جلد ریسپانس دے گا۔"

"ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

"تم کیا کام کرتے ہو؟"نور نے غیر متوقع سوال پوچھا تو وہ چونک گیا۔

"میں...انجینئر ہوں جنگی آلات بنانے والوں کے ساتھ کام کرتا ہوں مثلاً فائٹر طیارے بنانا۔"

"یہ سب بنانے کا مقصد؟ کیا ہم سب امن سے نہیں رہ سکتے؟"نور نے حیرت سے پوچھا۔اتنی سیریس صورتحال میں بھی آیان ہنس دیا۔اسے معلوم نہیں تھا کہ نور الفجر اس کے پروفیشن کے بارے میں جاننا چاہے گی۔

"کبھی میڈیکل کی پڑھائی کے نکل کر کوئی سوشل سائنسز سبجیکٹ پڑھا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"جیسا کہ؟"

"جیسا کہ ڈیفنس اور سٹریٹیجک مینجمنٹ یا وار اینڈ پیس اسٹڈی ٹائپ سبجیکٹ؟"

"شاید کبھی پڑھا ہو گا پاکستان میں اب یاد نہیں کیونکہ کبھی سبجیکٹ کے نام پر غور نہیں کیا۔"

"اور موجودہ جنریشن کونسی جنریشن ہے؟"

"جنریشن زی!" اس نے فوراً سے بتادیا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟

"اور آج کل کونسی جنریشن کی وار چل رہی ہے؟"

"کیا جنریشن کی جنگیں بھی ہوتی ہیں؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"جی ڈاکٹر صاحبہ! آج کل ففتھ جنریشن وار کا دور ہے اور آنے والے وقتوں میں سکس جنریشن وار کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔" آیان نے تحمل سے بتایا۔

"یہ جنگیں کیسے لڑتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"بغیر فوج کے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی وار۔"

"تھوڑی وضاحت تو کرو۔"

"مطلب یہ کہ اب ہمارا ملک پاکستان...تاریخ کی بدترین ففتھ جنریشن وار سے گزر رہا ہے،اس جنگ میں سوشل میڈیا تو ایک مہرہ ہے دراصل یہ ایک طویل المدتی اور بھیانک جنگ ہے جس کو بغیر فوج اور ہتھیاروں کے کسی بھی ملک پر مسلط کر کے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ففتھ جنریشن وار پاکستان پر پچھلے 20 برس سے مسلط ہے لیکن اس محاذ پر الحمدللہ پاکستانی عوام نے دشمن کو شکست دے رکھی ہے۔اب ہماری سوشل میڈیا یوتھ کتنی ایکٹو ہے تم تو جانتی ہو گی۔اسی لیے کسی بھی جنگ کو لڑنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے متعلق مکمل معلومات اور شعور ہو،تب ہی جنگ لڑی جا سکتی ہے۔انٹرسٹنگ فیکٹ یہ ہے ففتھ جنریشن وار کے ساتھ ساتھ سکس جنریشن وار بھی شروع ہو رہی ہے جس کے تحت اس دنیا کے کئی ممالک برباد کیے جائیں گے اور انٹرنیشنلی دشمن ممالک کی ہٹ لسٹ پر پاکستان ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ... تو اب پاکستان کیا کرے گا؟ اور یہ جنریشن وار کب شروع ہوئیں؟ اگر آج کل ففتھ جنریشن وار چل رہی ہے تو پہلی چار کیسے لڑی گئیں؟" وہ اپنی کم علمی پر حیران تھی۔ میڈیکل کے باہر کی دنیا میں کیا چل رہا تھا اسے علم ہی نہ تھا۔

"پاکستان اگر Garrison State نہ ہوتی تو اس وقت شاید دنیا کے نقشے پر موجود نہ ہوتی سو ہم ہر وہ کام کریں گے جو پاکستان کی سلامتی اور عظمت کے لیے ضروری ہو گا۔"

Garrison State سے مراد ایسا ملک ہے جس ملک میں فوج کی مداخلت اور اس کا اثر ہر ادارے اور سیاست پر ہو اور ملکی معاملات بھی فوج کے ساتھ مل کر چلائے جائیں جیسے پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ میں دو ہی لوگوں کو طاقتور سمجھا جاتا ہے۔ ایک چیف آف آرمی سٹاف اور دوسرا آئی ایس آئی چیف۔ عام زبان میں اسٹیبلشمنٹ سے مراد کسی بھی ملک کی طاقتور اشرافیہ ہے جو نظام لانے والے بھی ہوتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانے والے بھی ہوتے ہیں۔ کوئی حکمران اسٹیبلشمنٹ سے بگاڑ کر زیادہ عرصہ چل نہیں سکتا اور اس کے لیے پاکستان کی مثال ہمارے سامنے واضح ہے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اور جنریشن وارز؟"

"جنریشن وار ایسے کہ فرسٹ جنریشن وار قدیم ماضی کی جنگیں تھیں جن میں افواج تیر و تلوار، خنجر اور نیزوں سے لڑا کرتی تھیں، اس جنگ میں انسانی طاقت، مہارت اور افرادی قوت اس کے بڑے عوامل تھے۔ ترکش ڈرامہ ارطغرل غازی دیکھا ہوا ہے؟"

"نہیں! جب عینی اور عمر دیکھتے تھے تب بس چلتے پھرتے نظر پڑ جاتی تھی۔ کیا تھا اس میں؟" اسے ترکش سے زیادہ کورین ڈراموں کا کریز تھا۔

"وہ فرسٹ جنریشن وار کی بہترین مثال ہے۔ کورین ڈراموں سے نکل کر اسے دیکھنا۔" نور نے ہونہہ کیا کہ وہ نہیں دیکھے گی۔

www.novelsclubb.com

"اور سیکنڈ جنریشن وار؟"

"پھر لوگوں نے ترقی کی۔ بندوقیں اور توپیں بنائیں اور یوں سیکنڈ جنریشن وار لڑی جاتی رہی جس کی سادہ مثالیں فرسٹ انگلش وار اور امریکہ کی جنگ آزادی ہے۔ اب چونکہ تم نے میڈیکل کی دنیا سے باہر دیکھنے کی کوشش نہیں کی تو تم کو کیا معلوم یہ دونوں جنگیں کب، کیوں اور کیسے لڑی گئی تھیں۔"

"ایسی بات نہیں ہے مجھے پتہ ہے ان کے بارے میں امریکی انقلاب پڑھا ہوا ہے۔" وہ دفاعی پوزیشن میں آگئی۔

"خیر بات تو ایسی ہی ہے بٹ نیور مائینڈ! تھرڈ جنریشن وار کا آغاز تب ہوا جب لوگوں نے مزید ترقی کی اور جنگ کے لیے جنگی جہاز، بحری بیڑے اور میزائل وغیرہ بنائے۔ ممالک جوں جوں آگے بڑھتے گئے ان کے جنگی آلات میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر فوجوں نے جاسوسی کے آلات بنائے، کمپیوٹر وائرس، ہیکنگ اور بڑے پیمانے پر ان ڈائریکٹ حملے کرنا یہ سب فورتھ جنریشن وار میں شامل رہا۔"

www.novelsclubb.com

"اس کے بعد آج کے زمانے کی ففتھ جنریشن وار؟" اس نے اپنی طرف سے سارا سمجھ لیا۔

"ویسے فون پر تمہیں یہ سب سمجھ نہیں آرہا ہوگا آئی نو۔۔۔ لیکن موجودہ دور ففتھ جنریشن وار کا ہے جس کیلئے ایک اصطلاح ہائبرڈ وار بھی استعمال کی گئی ہے۔ یہ ایک طویل المدتی اور پیچیدہ جنگ ہے کیونکہ اب بہت سے ممالک بہترین جنگی جہازوں سے لیس، آبدوزیں اور بحری بیڑے رکھتے ہیں۔ میزائل ٹیکنالوجی اور ایٹمی قوت بھی ہیں، یعنی اب کسی بھی ملک کا دوسرے ملک پر براہ راست حملہ کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے سو پاکستان پر ہائی برڈ وار کو کافی پہلے مسلط کیا جا چکا ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنا ہر طریقے کا ڈیفنس مضبوط کرنا پڑتا ہے۔"

"ہوں...اور سکس جنریشن وار کیا ہے؟"

"آہ فجر! تمہیں یہ سب پوچھنے کے لئے ابھی وقت ملا تھا؟"

www.novelsclubb.com

"بتاؤ تو!" اس نے اصرار کیا۔

"نیو جنریشن وار یعنی کہ سکس جنریشن وار! یہ انتہائی خطرناک وار ہے۔ چھٹی نسل کی جنگ کے تین بنیادی مقاصد ہیں۔ نمبر ایک... کسی بھی مخالف ملک کی مسلح افواج کو اپنے ملک میں شکست دینا۔ نمبر دو... اس ملک کی تجارت یا اقتصادی سرگرمی اور صلاحیتوں کو تباہ کرنا۔ نمبر تین... اس ملک کے سیاسی نظام یا حکومت کو اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کرنا۔ اس وار میں سب سے زیادہ کام دماغ پر کیا جاتا ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"لوگوں کے دماغ میں اپنی ریاست کے خلاف جھوٹی خبریں اور شیطانی پروپیگنڈوں سے زہر بھرا جاتا ہے اور اس مقصد کیلئے سوشل میڈیا پر فیک اکاؤنٹس بنائے جاتے ہیں۔ جہاں اس جنگ کو

www.novelsclubb.com

بڑھاوا دینا ہو تو سب سے پہلے اس ملک کے میڈیا کو بھاری رقوم دیکر اپنے مقصد کی خبریں چلوائی جاتی ہیں، پرنٹ میڈیا پر جھوٹی خبریں اور پروپیگنڈوں کے کالم شائع کروائے جاتے ہیں یعنی تمام ذرائع جو اس ملک کے لوگ استعمال کرتے ہیں ان سب پر ریاست اور ریاستی اداروں کے خلاف زہر

بھرا جاتا ہے۔ذہن سازی کی جاتی ہے تاکہ لوگ بغاوت کریں اور ریاست اندر سے کمزور ہو، زیادہ تر مسلمان ملکوں میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکائی جاتی ہے، فقہ حنفیہ و جعفریہ، اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی یعنی تمام کو آپس میں لڑوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

"جنجا(سچ میں) کیسے؟" وہ اس نئی معلومات پر حیران تھی۔

"ویل وہ ایسے کہ اس کام کے لیے ڈالرز دے کر جعلی علماء کو خرید کر ریاست کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔پھر مذہبی چینل خرید کر یا ٹی وی چینل کے کسی ایک پروگرام میں ریاست کے خلاف بکواس کی جاتی ہے۔سوشل میڈیا سمیت ہر پلیٹ فارم کو ڈالرز کے عوض خفیہ طاقتیں استعمال کرواتی ہیں پھر ڈالرز کے لیے مختلف غلام سیاست دان استعمال ہوتے آرہے ہیں۔حکومتی بنچوں میں، اپوزیشن میں، اداروں میں جہاں جہاں ملکی معیشت کا کوئی بھی بڑا فیصلہ کیا جاتا ہو وہاں اپنے مقصد کے لوگ بٹھائے جاتے ہیں یا وہاں موجود لوگوں کو خریدا جاتا ہے اور معیشت کے حوالے سے غلط فیصلے کروایے جاتے ہیں۔جس سے ملک قرضوں میں ڈوب جاتا اور ملک کی کرنسی کی قیمت گرتی

www.novelsclubb.com

اور مہنگائی بڑھتی ہے۔جسٹ سی پاکستان میں یہ سب چل رہا ہے۔پھر آہستہ آہستہ عوام سڑکوں پر آجاتی ہے اور پھر ملک دیوالیہ ہونے کو آجاتا ہے۔"

"سیریلی اور پھر اس سب میں فوج کا کیا کردار ہے؟"

"آہ بیچاری فوج!"آیان نے حسرت سے کہا۔

"ہماری فوج کم از کم بیچاری نہیں ہے۔"ساری معلومات ہضم کرنے کے باوجود نور نے فوراً اختلاف کیا۔

"اچھا کبھی پبلک میں گالیاں خاموشی سے کھائیں ہیں؟ یا کھانے کو چھوڑو انھیں برداشت کرنے کی ہمت ہے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے کیوں گالیاں پڑیں گی؟"وہ شاک سے بولی۔عجیب ہی منطق ہے اس آدمی کی!

"وہی تو! ہمیں کیوں پڑتی ہیں؟ ہم کیا کرتے ہیں... یونو واٹ فوج کسی بھی ملک کا سب سے بڑا اور اہم ستون ہوتا ہے۔ جب تک فوج کو عوام کی حمایت حاصل ہو فوج شکست نہیں کھاتی لہٰذا اس عوامی حمایت کا خاتمہ کرنے کیلئے کئی راستے اور غدار استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک میں عزت تو ملتی ہے لیکن مخالفت اس سے ڈبل آتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں فوج کی ساری غلطی ہے اور ایسا اس لیے سمجھتے ہیں کیونکہ انھیں ایسا بتایا جاتا ہے۔ ایسا کون بتاتا ہے؟ کوئی بھی Unauthentic source جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

فوج کے خلاف من گھڑت خبریں، پروپیگنڈے اور بے بنیاد باتیں پھیلا کر عوام کو فوج سے بد ظن کیا جاتا ہے تاکہ عوام فوج سے نفرت اور بغاوت کریں جس سے فوج اندرون ملک خانہ جنگی میں پھنس کر کمزور ہو جائے اور ملک پر بیرونی دشمن قابض ہو سکیں جیسے لیبیا، شام، فلسطین، عراق اور یمن کے ساتھ ہوا ہے۔ ملک کی محرومی کو ہتھیار بنایا جاتا ہے۔ ملک کے محروم طبقے کو وسائل فراہم کر کے ریاست کے خلاف بغاوت پر اکسایا جاتا ہے اور اداروں کے خلاف زہر بھرا جاتا ہے تاکہ عوام اور

ادارے ایک دوسرے کیخلاف ہتھیار اٹھالیں اور خون کی ندیاں بہنا شروع ہوں۔ملک کے ادارے کنڑول کیے جاتے ہیں۔

یہ ایک پراکسی(proxy)ہوتی ہے جس میں مخالف ممالک کی ایجنسیاں ملوث ہوتی ہیں جو پاکستان میں اس کے اعلیٰ عہدیداران اور حکمرانوں کو ڈالرز کے ذریعے خرید کر اداروں میں اپنی مرضی کے فیصلے کرواتے ہیں جس میں عدلیہ کے ججز سمیت بڑے بڑے بیوکریٹس اور بزنس مین وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔خاص کر الیکشن پر اثرانداز ہوا جاتا ہے۔غدار سیاستدانوں کی جیت کیلئے ووٹ خریدا جاتا ہے تاکہ مستقبل میں من پسند فیصلے لینے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ملک کی داخلہ وخارجہ پالیسی پر اثرانداز ہونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ملک کو بین الاقوامی سطح پر تنہا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ اکیلے ملک کو تباہ کرنا آسان ہدف ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہر وہ کام کیا جاتا ہے جس سے ملک اندر سے کھوکھلا ہو،معیشت تباہ ہو،فوج کے مسائل میں اضافہ ہو،عوام میں انتشار پیدا ہو تاکہ ملک کو تباہ کرنے میں آسانی ہو جس ملک کو برباد کرنا ہو تو دشمن کی

طرف سے اس ملک کے غداروں کو جائیداد، گاڑی بنگلہ، بینک بیلنس، ملک کے اندر اور بیرون ملک سب مال متاع دیئے جاتے ہیں۔ خوبصورت خواتین کا لالچ دیا جاتا ہے یعنی ہر طرح سے کوشش کر کے اپنے من پسند افراد اپنے ساتھ شامل کیے جاتے ہیں۔ کیا ہمارے لوگ... آں سب کا نہیں کہہ رہا بہت سے لوگ فوج سے محبت بھی کرتے ہیں لیکن کیا ہم چاہتے ہیں ہماری حالت ان تمام مسلم ممالک جیسی ہو جائے جنہیں توڑنے کے لیے دشمن ممالک اکھٹے ہو جاتے ہیں؟"

"تم کہاں کام کرتے ہو؟" آیان ایک لمحے کے لیے خاموش ہی ہو گیا۔ کیا عجیب انسان تھی وہ! نورالفجر ہمیشہ غیر متوقع سوال پوچھتی تھی۔ اب تک آیان سکندر کو اس بات کا اندازہ نہیں یقین ہو گیا تھا۔ وہ کیسے اچانک مشرق سے مغرب چلی جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری ورک پلیس دیکھنا چاہتی ہو؟"

"ہاں شاید!"

"خیریت؟ کیا تم مجھ سے ملنے آنا چاہتی ہو؟"

"ایسا نہیں ہے غلط فہمی سے نکل آؤ۔ میں نے اسی لیے پوچھا کبھی تمہاری مدد کی ضرورت پیش آجائے تو کہاں آیا جائے؟" نور کی بات پر وہ کچھ حیران ضرور ہوا۔

"شکریہ! سئیول میں کورین بیس کے قریب ایک خالی ائیر پورٹ ہے وہاں پر کام کرتا ہوں۔ زیادہ تر کورین بیس میں یا بوسان میں پایا جاتا ہوں اور اگر تم چاہو تو اپنی لوکیشن بھی بھیج دیا کروں گا۔" وہ بے نیازی سے کہہ رہا تھا۔

"وہاں خالی ائیر پورٹ پر کیا کام کرتے ہو؟" وہ پھر سے پہلے سوال پر آگئی۔

"ابھی تو بتایا ہے جنگی آلات بناتا ہوں۔"

"وہ تو اپنے ملک میں بنائے جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ میزائل پاکستان میں نہیں بن سکتے اس لیے ہم یہاں اپنا کام کرتے ہیں اور میزائل پاکستان بھیجتے ہیں اور بھول کر بھی یہاں مت آنا۔"

"کیوں؟"

"اس جگہ پر امریکیوں کی خاص نگرانی ہے۔ کہیں جاسوس ڈکلیئر نہ کر دیں اور ویسے بھی ساؤتھ کوریا والے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستانی ڈاکٹر کو جاسوس بھی بنا سکتے ہیں۔"

"استغفر اللہ! ڈراؤ تو مت۔ اگر اتنی سختی ہے تو تم وہاں کیسے کام کر رہے ہو؟" وہ پزل ہو گئی۔ پاکستانی فوجی امریکہ کی زیر نگرانی ہوائی اڈوں پر کیسے اور کیوں کر کام کر رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

"سارے مشن میں تمہارے کام کی بات صرف یہی ہے کہ میرے پاس امریکہ کی نیشنلٹی ہے اور یہاں صرف ایک پراجیکٹ کے لیے موجود ہوں۔یونو میزائل بنانے کے لیے!" وہ لاپرواہی سے کہہ رہا تھا۔

"تم پاکستان آرمی میں ہو یا امریکہ کی فورس میں؟" وہ نہایت تعجب سے پوچھ رہی تھی۔

اس کی بات پر وہ مدہم سا ہنسا۔

"پاکستان آرمی میں!" آیان نے تحمل سے بتایا۔

"ہماری آرمی نے تمہیں کیسے رکھ لیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم امریکن نیشنلٹی لیے ہوئے ہو؟ آج کل تو امریکیوں سے ہمارے تعلقات اچھے نہیں چل رہے۔ہم انھیں پوچھتے بھی نہیں اور تم پاکستان کی آرمی میں۔یہ سب چل کیا رہا ہے؟"

"ہماری آرمی بہت سمارٹ ہے ڈاکٹر فجر! چونکہ میں ایک قابل انسان ہوں اسی لیے پاکستان آرمی نے مجھے قبول کیا اور مجھے فخر ہے کہ میری دہری شہریت میرے ملک کے کام آرہی ہے۔"

"تم سفارش پر نہیں آئے تھے آرمی میں؟" وہ کوئی پچھلی بات یاد کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"آف کارس میں کیسے بھول گیا کہ میں۔۔۔یعنی سکواڈرن لیڈر آیان وہ قابل افسر ہے جو باپ کی سفارش پر آرمی میں آیا تھا۔میں یہاں ڈانس وڈیتھ تو کر نہیں رہا۔" آخری جملہ اس نے کچھ خفا سے لہجے میں کہا۔

"واقعی؟"

"تم کچھ بھی فرض کر سکتی ہو تمہارا حق ہے میرے بارے میں غلط رائے قائم کرنا۔"

"واؤ...!Brave enough" وہ متاثر لگ رہی تھی۔

"شکریہ!" اس نے تعریف قبول کی۔

"کیا تمہارا یہاں کام کرنا مجبوری ہے؟"

"نہیں، ضروری ہے۔"

"وہ کیوں؟"

"تم صرف میڈیکل کی پڑھائی پر توجہ دو۔ میرے کام تمہاری سمجھ میں آنے والے نہیں ہیں۔ شایان بھائی کی کال آرہی ہے۔ اللہ حافظ پھر بات ہوتی ہے۔"

"اللہ حافظ!" اس نے فون بند کر لیا۔ ابھی تک وہ آیان کی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟

اپنا بر گر اور کافی ختم کر کے وہ کیفے سے باہر نکلی۔ یونیورسٹی کی لمبی لمبی سڑکیں پار کرنے کے بعد وہ یونیورسٹی سے باہر نکل آئی۔ یونیورسٹی کا پہلا ہفتہ ریلکس سا ہی تھا تاکہ نئے آنے والے اچھی طرح

ایڈجسٹ ہو جائیں اور یونیورسٹی میں دوست بنالیں اسی لیے آج اپنے کیمپس میں کوئی خاص کام نہیں تھا۔

ابھی اس نے مین کیمپس میں جانا تھا جہاں سینٹرل لائبریری کی کتابیں چیک کرنی تھیں کیونکہ وہ وقت کے ضیاع کے خلاف تھی اور پھر وہاں چند گھنٹے گزارنے کے بعد وہ عاشی کے ساتھ واپس ڈورم چلی جاتی۔

بلیک پنک کے فولڈر سے گانا نکال کر ہیڈ فونز لگائے۔ہیڈ فونز ابھی کانوں پر چڑھا کر وہ فٹ پاتھ پر تھوڑا سا ہی آگے چلی ہو گی کہ ایک کار اس کے پاس آکر رکی اور زور سے ہارن دیا۔وہ بوکھلا کر پلٹی اور کار کے بائیں طرف بیٹھے ڈرائیور کو دیکھنے کی کوشش کی۔وہ شاکڈ سی اسے دیکھتی رہ گئی۔وہ واقعی وہاں تھا۔اس کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ مغرور چال چلتا کار سے باہر نکلا اور قدم قدم چلتا اس کے سامنے آکر رکا۔

وہ گہرا سانس لے کر نارمل ہوئی تاکہ اسے ٹکا سا جواب دے سکے۔

"ہیلو ڈیئر! کیسا لگا سرپرائز؟" نور نے ایک سنجیدہ اور سرد سی نگاہ اس پر ڈالی۔

"مجھے ایسے بیچ راستے میں روکنے کا مقصد؟"

"تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ میرے ساتھ چلو۔"

"اگر نہ چلوں تو؟"

"تو تم ایک ماہ سے زیادہ یہاں ٹک نہیں پاؤ گی۔"

"اور تم ایسا کیا کرو گے؟" وہ کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی کہ اس کی دھمکی کی آخری حد دیکھ لے۔

www.novelsclubb.com

"میں ہر وہ کام کروں گا جس کی وجہ سے تمہارا یہاں رہنا محال ہو جائے گا۔"

"اپنی اوقات میں رہ کر بات کرو۔ تم ہوتے کون ہو مجھے بتانے والے کہ مجھے یہاں کب تک اور کیوں رہنا ہے؟"

"وہ کیا ہے نا تمہارا بھائی جانتا ہے میں یہاں موجود ہوں اور اس نے مجھے قابل اعتماد جان کر تمہاری خیر خبر لینے کا بھی کہا ہے۔اب اگر میں اسے اپنی مرضی کی خبریں دوں تو کیا وہ تمہیں واپس آنے کا نہیں کہے گا؟"نور نے کینہ توز نظروں سے اسے دیکھا۔وہ بہت ٹاکسک انسان تھا۔

"اور تم کیا خبریں دو گے میرے بھائی کو؟"

"یہ تو واپس جا کر ہی بتاؤں گا اگر تم میرے ساتھ جانے سے انکار کر دو۔"

"تو سن لو میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا رہی ایڈیٹ انسان! میرے بھائی کے لیے تم سے پہلے میں آتی ہوں۔"نور اسے پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھی تھی کہ اس کی آواز پر پاؤں ساکت ہو گئے۔وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکی۔

www.novelsclubb.com

"سر اقبال عالم کی جان کو خطرہ ہے۔مجھے تم سے اس بارے میں بات کرنی ہے۔" وہ چند لمحے فیصلہ نہ کر سکی کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔انسان کو رسک لیتے ہوئے جلد فیصلہ ہی کرنا چاہیے۔اس نے ٹھیک کہا تھا۔وہ ایڑھیوں کے بل گھومی کہ وہ کیوں ایسا کہہ رہا ہے۔

"کیا بات کرنی ہے؟"

"یہاں نہیں! میرے ساتھ چلو۔" نور نے ایک جانچتی نگاہ اس پر ڈالی اور گاڑی کی طرف بڑھی۔ اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی شہریار نے نہایت مؤدبانہ انداز میں اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اس کے بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کیا۔ہوا میں تھمبس اپ کر کے اس نے کسی کو گڈ لک کا سائن دیا اور آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں چلیں؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔گاڑی اب سیئول کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔

"میں تمہارے ساتھ بلائنڈ ڈیٹ پر نہیں جارہی کہ پسند کی جگہ بتاؤں۔ مجھ سے میرے کام کی بات کرو۔" شہریار عجیب سے انداز میں مسکرایا۔

"تم ہر وقت مرچیں کیوں چبائے رکھتی ہو؟" وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھک کر پوچھ رہا تھا۔ نور بے اختیار پیچھے ہوئی۔

"یہ کیا حرکت ہے؟"

"تمہارے تھوڑا سا قریب ہونے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کھا نہیں رہا۔"

"اپنی حد میں رہنا سیکھو مسٹر شہریار! ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ گاڑی روکو۔۔۔" وہ لب بھینچ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟"

"میں نے کہا گاڑی روکو۔ میں اپنے بھائی سے خود بات کرلوں گی۔" وہ تقریباً چیختے ہوئے بولی۔ کیوں اس پر یقین کر کے اس کی کار میں بیٹھی؟ خود کو ملامت بھی کی۔

"اب بیچ راستے میں کہاں گاڑی روکوں؟ میں نہیں چاہتا کوریا میں مجھے جرمانہ ہو جائے۔ کسی اچھی جگہ چل کر رکتے ہیں۔"

"تم گاڑی نہیں روکو گے؟" اس نے وارننگ دیتی آنکھوں سے شہریار کو دیکھا۔

"بھئی کافی ٹیڑھی کھیر ہو ماننا پڑے گا۔ اپنے بھائی کو یہ بھی بتا دینا کہ تم انتہائی بد تمیز اور بے حیا لڑکی ہو۔ کسی کے ساتھ بھی ایک ذرا سی آفر پر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہو جیسے ابھی میرے ساتھ موجود ہو۔"

نور نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ وہ کیا کہہ رہا تھا؟ نور الفجر کسی ایسے ارادے سے اس کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھی تھی۔

"بکواس بند کرو اور مجھے بتاؤ میرے بابا کی جان کو کس سے خطرہ ہے؟"

"ان کے بھائیوں سے۔" شہریار نے پراسرار انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔اس کے لیے یہ کوئی نئی اطلاع نہیں تھی۔

"اوکے اب گاڑی روکو!" شہریار نے نفی میں گردن ہلائی۔نور نے بیک ویو مرر اور سائیڈ مرر سے پیچھے دیکھا کہ پیچھے سے کتنی گاڑیاں آرہی ہیں اور اگلے ہی لمحے اس نے ہینڈ بریک کھینچ لی تو گاڑی کا پچھلا حصہ جیسے ہوا میں اڑا تھا اور اس کا سر جا کر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا۔

"پاگل لڑکی...اگر ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو؟" شہریار نے اس کی طرف گردن گھما کر غصے سے کہا لیکن نور نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلی۔

"آج کے بعد مجھے اپروچ کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہیں کافی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ کتنی ٹیڑھی کھیر ہوں۔"

"دیکھتے ہیں کس کو کہاں سے مات ملتی ہے۔" شہریار کا انداز بھی چیلنجنگ تھا۔ نور نے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا اور آگے بڑھ گئی۔

وہ حیران تھی کہ آخر شہریار کو اس سے کیا بیڑ ہے جو وہ اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے؟ ویسے بھی وہ اس سے اسی لیے کتراتی تھی کہ شہریار حسن سے اسے کبھی پازیٹو وائبز نہیں آئیں اور نہ وہ اس کی کمپنی میں کمفرٹیبل محسوس کرتی تھی۔ اور آیان؟ اس کے ساتھ بات کر کے اسے اچھا لگتا تھا۔ پتہ نہیں کیوں؟ اس نے سر جھٹک کر خود کو کچھ بھی اول فول سوچنے سے باز رکھا۔

"اپنے بھائی کو یہ بھی بتا دینا کہ تم انتہائی بد تمیز اور بے حیا لڑکی ہو۔" اس نے گہرا سانس لیا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے نور الفجر۔ چھوٹے لوگوں کی سوچ چھوٹی ہوتی ہے۔ دیکھ لوں گی تمہیں شہریار دا ایڈیٹ۔۔۔" اس نے خود کو نارمل کرنا چاہا۔

مین کیمپس جانے کا ارادہ ملتوی کر کے اس نے مریم کے گھر جانے کا ارادہ کیا کیونکہ وہ جہاں اس وقت موجود تھی مریم کا اپارٹمنٹ یہاں سے قریب پڑتا تھا پھر بھی اس نے نیور میپ(Naver map)نکال کر تصدیق بھی کر لی۔نیور میپ کوریا میں گوگل میپ کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ چائنہ مریم کی طرح کوریا بھی ترقی کر رہا ہے۔وہ امریکی سافٹ ویئر بہت کم استعمال کرتے ہیں۔مریم سے اب اس کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی کہ وہ اس کے گھر بے تکلفی سے جا سکتی تھی اور اس کی کوئی اتنی فیملی نہیں تھی اس لیے اسے نور کا آنا اچھا لگتا۔

******

ریسٹورنٹ ایریا میں گہما گہمی اپنے عروج پر تھی۔وہ ارد گرد سے بے پرواہ اپنے لیپ ٹاپ میں مگن کوئی میل لکھ رہا تھا۔چار گھنٹوں سے مسلسل ایک پوزیشن میں بیٹھے رہنے سے اب اس کی گردن میں درد ہونے لگا تھا لیکن خود کو باور کروایا کہ تھوڑا سا کام رہتا ہے۔اس نے ٹیبل پر لگا ریموٹ بٹن دبایا اور اگلے ہی لمحے ویٹر اس کے سر پر کھڑا تھا۔اس نے کافی کے ساتھ کمچی پیزا آرڈر کیا کہ اپنا کام ختم

کرنے کے بعد کھانا کھالے۔کل رات کے بعد سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھااور کچھ روحان کی ٹینشن تھی کہ وہ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھول گیا۔

دس منٹ بعد اس کا آرڈر آگیا تھااور اس نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے ویٹر کا شکریہ ادا کیااور کھانے کا ٹرے اپنے سامنے کیا۔

"آیان سکندر؟"ابھی وہ کافی کا ایک ہی گھونٹ لے پایا تھا کہ اپنا نام سن کر گردن موڑی اور بائیں طرف کھڑے مرد کو غور سے دیکھا۔شکل وصورت سے ایشیائی ہی لگتا تھا۔

"جی کہیں؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں شہریار حسن ہوں پاکستان سے۔تم سے کالج میں سینئر تھا۔"شہریار نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو آیان نے کچھ پل کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے رہنے کے بعد ہاتھ تھام لیا۔

"میں آپ کو نہیں جانتا۔"اس نے سادگی سے کہا کیونکہ وہ اپنے کالج میں اس قدر سوشل تھا کہ سینئیرز تو کیا جونئیرز کی بھی خبر رکھتا تھا۔شارپ میموری ہونے کے باوجود شہریار اسے بروقت یاد نہیں آیا کہ کتنا سینیئر تھا۔

"جب تم اولیولز کر رہے تھے تب میرا اے لیولز ختم ہوا تھا۔"آیان مسکرایا اور اسے بیٹھنے کی پیشکش کی تو وہ بھی سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔اپنا فون ٹیبل پر رکھا اور ارد گرد کا جائزہ لیا۔آیان اب بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا کہ جان لے وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"کافی اچھی اور پر سکون جگہ ہے۔"شہریار نے تبصرہ کیا۔

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔کافی شور زدہ اور غیر آرام دہ جگہ ہے اور ریستوران ایسے ہی بزی سے ہوتے ہیں۔"اس نے شانے اچکا کر اپنا مؤقف واضح کیا۔

"ہاں یہ بھی ہے۔"شہریار کچھ خجل سا ہوا۔

"دراصل مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔" شہریار نے قدرے تکلفانہ انداز میں کہا۔ آیان اسے دیکھتا رہا۔ وہ خوش شکل نوجوان اس کے کالج میں پڑھتا تھا اور اسے جانتا تھا لیکن آیان اسے نہیں جانتا تھا۔ وہ ابھی بھی یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں تمہیں کالج کے زمانے سے جانتا ہوں کافی اچھی کارکردگی تھی تمہاری۔ کلاس کے برائٹ شرارتی اسٹوڈنٹ تھے اور سپورٹس میں بھی کافی ایکٹو تھے۔ کچھ سال پہلے ہی مجھے تمہاری اور قاسم کی لڑائی کے بارے میں پتہ چلا تھا اور مجھے تمہارے لیے کافی برا لگا۔ تم اپنے کلاس فیلو کی وجہ سے جیل بھی چلے گئے تھے۔۔۔"

"Talk to the point." وہ اتنے سال پہلے کی باتیں اور وقت یاد نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا اور نہ کسی دوسرے کو یہ اختیار دیتا تھا کہ وہ اس کا ماضی کھودنے بیٹھیں۔ ہر کسی کو اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"دراصل قاسم میرا کزن ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ غلط کاموں میں ملوث ہے اور بہت پہلے سے ہے۔اب تو وہ جیل سے بھی باہر ہے۔میرا اس سے کچھ پہسوں کا مسئلہ چل رہا ہے میں چاہتا ہوں تم اس سلسلے میں میری مدد کرو۔"آیان نے عقابی نگاہوں سے اسے جانچا۔

"تم سوچ رہے ہو گے میں تمہارے پاس ہی کیوں مدد کے لیے آیا ہوں تو میں بتائے دیتا ہوں کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔امید ہے تم میری کچھ مدد کرو گے۔"

"ویل!آپ کا مدد کے لیے میرے پاس آنے کا بہت شکریہ لیکن نہ ہی قاسم میرا دشمن ہے اور نہ ہی آپ میرے دوست!میں آپ کے ذاتی معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"اس کے دو ٹوک انداز میں منع کرنے کی وجہ سے شہریار کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزرے لیکن وہ مسکرایا۔ سادہ سے انکار پر وہ حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلے مجھے لگا تھا کہ کوئی کسی اجنبی کی مدد کیسے کر لیتا ہے لیکن مجھے خیال آیا تم الگ ہو گے کیونکہ کالج میں بھی تم ہر کسی کی مدد کر دیا کرتے تھے۔مجھے لگا تم مجھے سمجھو گے کہ ہم دونوں کی پیٹھ پر ایک ہی

شخص نے وار کیا ہے۔۔۔"شہریار کا ٹیبل پر پڑا فون بجا جوان دونوں کے تقریباً درمیان میں پڑا ہوا تھا۔آیان کی نظر سکرین پر پڑی۔

"عمیر کالنگ" لکھا دیکھ کر اس نے شہریار کی طرف دیکھا کہ وہ مزید کہہ رہا تھا۔

"لیکن خیر انسان کو ہمیشہ سیف زون چننا چاہیے۔کسی دوسرے کے مسئلے میں خود کو نہیں الجھانا چاہیے۔میں چلتا ہوں۔"وہ اٹھا اور فون اپنے ہاتھ میں لیا۔وہ آیان کو ایموشنل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آیان کب غیروں کے لیے ایموشنل ہوتا تھا؟

"امید ہے آپ اپنا معاملہ سمجھداری سے حل کریں گے۔"آیان نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے شہریار نے ٹھنڈے انداز میں تھام لیا۔دوسری مرتبہ پھر بیل ہوئی تو اس نے فون اٹھا لیا اور جانے کے لیے مڑا۔آیان اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے کچھ اندازہ لگا رہا ہو۔

"ہاں عمیر؟"وہ کچھ تلخ سا بولا جیسے آیان کے رویے کا غصہ کسی اور پر نکال رہا ہو۔

"ہاں ہاں میں نورالفجر سے ملا تھا لیکن یار۔۔۔"شہریار کی آواز آنا بند ہو گئی کیونکہ وہ اب دور جا رہا تھا لیکن وہ اپنی جگہ پر چند پل شاک ضرور ہوا تھا۔

عمیر نورالفجر کا بھائی؟

"کیا نورالفجر اس شخص کو جانتی ہے؟"اس کے ذہن میں پہلا سوال آیا جس کا بروقت جواب یہی تھا کہ وہ نورالفجر سے اس شخص کے بارے میں پوچھ لے گا کیونکہ نورالفجر پر وہ بھروسہ کر سکتا تھا۔

کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی اس نے پھر سے ویٹر کو بلا کر مزید ایک کافی منگوائی اور پیزے کا سلائس نکال کر پلیٹ میں رکھا۔

****

www.novelsclubb.com

موسم حبس زدہ نہیں تھا لیکن اسے ایسا معلوم ہو رہا تھا اور آج کل تو کوریا میں سردیوں کے ویلکم کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ چھ بجے کے قریب وہ مریم کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑی دروازہ کھلنے کا انتظار

کر رہی تھی جب اندر سے ایک خوبرو کورین جوان نے سر باہر نکالا۔نور نے اس کے بال دیکھے جو گرے کلر کے تھے اور پھر اسے غور سے دیکھا۔وہ مارک تھا مریم کا شوہر! وہ مسکرائی اور سلام کیا۔

آخری مرتبہ جب وہ عاشی کے ساتھ یہاں آئی تھی تب اس نے مارک کی تصویر مریم کے فون میں دیکھی تھی جس میں مارک کے بال گہرے براؤن تھے اور کوریا کے لوگ تو کپڑوں کی طرح بالوں کے رنگ بدلتے ہیں۔اس بات نے اسے حیران نہیں کیا کہ مارک کے بالوں کا رنگ تبدیل تھا۔

(پکا کورین ہی ہے)اس نے مارک کو دیکھتے ہوئے اپنے دماغ میں فوراً سے ججمنٹ پاس کر دی۔

"آپ کی تعریف؟"مارک نے سلام کا جواب دینے کے بعد شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا حالانکہ وہ آیان کے توسط سے اسے جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب اپنی تعریف خود کیسے کروں؟مریم سے کہہ دیں نور الفجر آئی ہے اور اگر آپ یہیں سے واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو بتا دیں۔"اس نے کورین زبان میں شکوہ کناں لہجے میں کہا۔ایک تو پہلے ہی اس کا موڈ خراب تھا اوپر سے اس کورین کے نخرے!

"اوہ نور الفاجر۔۔۔بہت سنا ہے آپ کے بارے میں !آئیں اندر آئیں۔" وہ مسکرا کر دروازے سے تھوڑا سائیڈ پر ہوا۔نور اندر آگئی تو مارک نے دروازہ بند کر دیا۔ابھی جوتوں سمیت آگے بڑھنے ہی والی تھی کہ کارپیٹ بچھا دیکھ کر رک گئی۔

"عجیب روایات ہیں ان کوریئنز کی۔۔۔اب کون جا گرز اتارے !" وہ جھنجھلاتے ہوئے بڑبڑائی اور جوتے اتارنے لگی۔ پچھلے چند ماہ سے وہ دروازے کے پاس جوتے اتارنے والی عادت سے واقعی تنگ آگئی تھی۔اس سے اچھا تو پاکستان تھا کہیں بھی ایک ہی جوتے پہن کر چلی جاتی تھی۔

"کیا مجھ سے کچھ کہا؟" مارک پہلے ہی اندر جا چکا تھا اس لیے واپس آکر پوچھا تو ساتھ میں مریم بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نور۔۔۔تم بہت اچھے وقت پر آئی ہو۔کھانا بھی بالکل تیار ہے اور مارک بھی تم سے ملنا چاہتے تھے۔"

"مریم! میں تمہیں بغیر بتائے ملنے آگئی۔ مجھے لگا تم اکیلی ہو گی۔" نور نے اُردو میں ہی کہا کہ وہ مارک کی گھر موجودگی سے واقعی لاعلم تھی اور مارک کو تو اس نے اگنور ہی کر دیا کہ اس وقت وہ اپنی ٹینشن میں تھی۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں بلکہ مجھے خوشی ہوتی ہے جب تم میرے گھر آتی ہو۔ آؤ پہلے کھانا کھاتے ہیں۔" مریم نے خوشدلی سے کہا۔

"ویسے تمہارا شوہر کافی ڈیشنگ ہے۔" وہ مریم کے ساتھ کچن میں آتے مارک کی تعریف کر رہی تھی۔ مریم مسکرائی اور انگلش میں مارک کو بتایا کہ نور الفجر اُس کی تعریف کر رہی ہے۔ وہ کچن میں ہی موجود تھا۔ کوریا کا روایتی شوہر جو گھر کے کاموں میں بغیر جتائے مدد کرتا ہے۔ مارک بھی شاید ویسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تمہاری دوست کو مینرز سیکھنے کی ضرورت ہے اُمّ مریم۔۔۔ جتنی تعریف سنی تھی وہ سب تو اس میں موجود نہیں ہیں۔ نا جانے کونسی زبان میں گفتگو فرما رہی ہیں۔" نور نے ڈائینگ ٹیبل کی

کرسی کھینچی اور اس پر بیٹھتے ہوئے ایک لاپرواہ سی نگاہ اُس کورین پر ڈالی جس کے گھر وہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر مسکرا کر مریم کو دیکھا اور مارک سے مخاطب ہوئی۔

"میری ماں کا بھی یہی خیال ہے کہ کاش مجھے مزید اخلاق سکھائے ہوتے لیکن وہ کیا ہے نا مریم کے شوہر! میں انتہائی بداخلاق ہوں اور آپ کو پہلی ملاقات میں ہی میری حقیقت معلوم ہو گئی ہے جس کے لیے میں انتہائی شرمندہ ہوں ورنہ میں منافقت کا چولہ اوڑھ کر انتہائی میٹھی گفتگو کرنے میں بھی ماہر ہوں۔" مریم نے حیرت سے نور کو دیکھا جو اب کورین میں مارک سے کچھ کہہ رہی تھی اور مارک جس سنجیدگی اور حیرت سے سن رہا تھا اسے یقین ہوا تھا کہ نور کچھ خوشگوار نہیں بول رہی۔

"وہی تو اب آپ مجھے مرعوب کرنے کی کوشش مت کریں کہ آپ تین زبانیں بول سکتی ہیں۔ ہم انگریزی میں ہی بات کرتے ہیں تاکہ کوئی odd فیل نہ کرے۔" مارک نے مریم کی آسانی کے لیے ایسا کہا جو ابھی کورین زبان سے اتنی واقف نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کیوں نہیں؟ مریم کیا بنایا ہے؟" مارک کو جواب دے کر وہ اٹھ کر مریم کے پاس چلی آئی جو چاول کو پیالوں میں ڈال رہی تھی۔ وہ بھی کوریا کے رنگ میں رنگ رہی تھی۔

"میں نے چاول اور مچھلی پکائی ہے پاکستانی اسٹائل میں اور مارک نے کالگسو (kalguksu) کے ساتھ ٹوفو بنایا ہے۔ امید ہے تمہیں پسند آئے گا۔" کالگسو نوڈلز کی ایک قسم تھی جس میں کچھ اشیاء کو پاؤڈر فارم میں مکس کیا جاتا تھا اور ٹوفو ایشیائی ڈش ہے جو ماش کی دال سے بنتی ہے۔

"ویسے تو مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے لیکن میں کالگسو کھانا پسند کروں گی۔ اس میں کچھ حرام تو نہیں ملایا؟"

"مارک مسلمان ہیں نور!" نور نے زبان دانتوں تلے دبائی اور معذرت خوانہ انداز میں مریم کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اچھے ماحول میں ان تینوں نے کھانا کھایا اور نور کی مارک کے ساتھ پہلے والی سرد مہری ختم ہو گئی۔ کچھ دیر بعد مریم اور نور لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نور خاموش تھی جیسے کچھ سوچ رہی ہو تو مریم پہلی مرتبہ حیران ہوئی کیونکہ جب سے وہ آئی تھی گھر میں رونق سی آگئی تھی اور اب اچانک چپ ہو گئی تھی جیسے کچھ بتانا چاہتی ہے لیکن نہیں بھی بتانا چاہتی۔

"کوئی پریشانی ہے نور؟" اس نے سامنے دیوار گیر ٹی وی دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر تم اتنی اداس کیوں ہو گئی؟ کافی دیر سے چپ ہو۔"

"بس ایسے ہی۔۔۔ بابا کی یاد آرہی تھی۔" نور نے دھیمی آواز میں کہا گو کہ اس بات کا یہاں مقصد نہیں تھا لیکن اسے یاد آیا تھا کہ مریم کے گھر آنے سے پہلے وہ کیا کر رہی تھی اور وہ یاد کوئی اچھی نہیں تھی۔

"میں سمجھ سکتی ہوں۔"

"تمہیں اپنے ابو یاد نہیں آتے؟"

"پتہ ہے نور! جب مجھے اپنے ابو کی شدید یاد آتی ہے تو میں ان کے لیے ڈھیر ساری دعائیں کرتی ہوں۔اس سے مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ میرے ابو اللہ کے حفظ و امان میں ہیں اور صحیح سلامت ہیں۔ تم بھی یہی طریقہ اپناؤ بہتر محسوس کرو گی۔"

"شکریہ مریم!"نور نے اپنا سر صوفے پر گرا دیا۔

"ابھی بھی کوئی بات ہے جو تمہیں تنگ کر رہی ہے؟"

"ایک بات پوچھوں مریم؟"

"ہزار پوچھو!"

"کیا میں بے حیا لگتی ہوں؟"مریم نے چونک کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کسی نے کچھ کہا ہے؟"نور نے بغیر کسی اضافی بات کے اسے اپنی اور شہریار کی کچھ دیر پہلے کی ملاقات کے بارے میں بتایا کہ روحان کی پریشانی کے بعد شہریار کی فضول گوئی سے وہ ڈسٹرب ہوئی تھی اور اس سوچ سے فرار حاصل کرنے کے لیے وہ مریم کے پاس موجود تھی لیکن سوچ تو وہیں کی وہیں تھی۔

"تم نے وہیں اُسے اوقات یاد کیوں نہیں دلائی؟"

"میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ میرے بارے میں ایسی بات کہے گا۔"

"نور ہم جس زمانے کی لڑکیاں ہیں وہاں یہ سب باتیں اپنی اہمیت کھو چکی ہیں۔ باحیا اور پاکیزہ عورت سے مرد ایک ہی عورت مراد لیتے ہیں...Stone ages کی عورت! جس کی ساری زندگی کسی گھر کی چار دیواری میں گزری ہو، اسے کسی مرد نے نہ دیکھا ہو، نا کہ تمہارے جیسی نڈر، بہادر اور ان کی سوسائٹی میں موو کرنے والی عورت! اور یہ مردوں کی دنیا میں عورتوں کی حکومت کو پسند ہی کب

کیا جاتا ہے؟اور myth یہ ہے کہ انھیں اپنی بیوی کے روپ میں ہی باحیا لڑکی چاہیے ہوتی ہے ورنہ اپنی انا کی تسکین کے لیے یہ ماڈرن اور چھوٹے کپڑے پہننے والیوں کو ہی دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ وہ شہریار کی گندی ذہنیت تھی اور تمہیں اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر مجھ سے پوچھو گی کہ نورالفجر کیسی لڑکی ہے تو میں صرف اتنا کہوں گی کہ نورالفجر اپنی عزت کرنے والی، ہائی سیلف اسٹیم والی، اپنا وقار بلند رکھنے والی ایک پرفیکٹ لڑکی ہے، جس کی dignity کے آگے ہر چیز بے معنی ہے۔اس سے بڑی کوئی حقیقت نہیں ہے کہ تم کسی مرد کو اپنی پرسنل اسپیس ڈسٹرب کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔"مریم خاصی فیمنسٹ تھی اور اسے مردوں سے کبھی اچھی وائب نہیں آئی تھیں۔ناجانے کیوں آیان پر بھروسہ کرکے وہ مارک کے ساتھ کیسے رہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مارک آیا اور لیمن اسکواش کے گلاس ان دونوں کے سامنے کیے۔

"میں غلط نہیں ہوں پھر بھی پتہ نہیں کیوں مجھے گلٹ فیل ہو رہا ہے۔"

"تم نے شہریار سے کوئی توقعات وابستہ کی ہوئیں تھیں؟"مریم نے گلاس اٹھالیااور پھر نور سے پوچھا۔

"گھمسم میدا۔(شکریہ)"نور نے مسکرا کر تھوڑا سا سر کو خم دیااور دونوں ہاتھوں سے ایک گلاس اٹھا لیا۔کورین لوگوں والی عادت ہر کام میں دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جاتا۔چاہے کچھ لیا جائے یا دیا جائے،سلام کیا جائے یا خدا حافظ کیا جائے ہمیشہ دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جائے۔

واپس مریم کی طرف متوجہ ہوئی۔

"شاید ہاں۔میں سمجھی کہ مستقبل میں وہ میرے بابا کا داماد بننے کا اہل ہے اور شاید ایسا ہی ہونا ہے۔"

وہ زخمی مسکراہٹ سے بولی۔اب مارک نے اسے نہیں ٹوکا کہ وہ اردو میں بات کر رہی ہے کیونکہ وہ مریم سے کوئی ذاتی گفتگو کر رہی تھی۔اس نے سینٹرل ٹیبل سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایااور وہاں سے چلا گیا۔

"مستقبل میں جینے کی وجہ سے اپنا آج خراب مت کرو۔ ٹھنڈا ٹھار اسکواش پیو اور چل کرو۔۔۔ کل جو ہونا ہے وہ اللہ پر چھوڑ دو سٹریس فری ہو جاؤ گی۔" مریم نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو نور پورے دل سے مسکرائی۔

****

ایک ہفتہ مزید گزرا تھا اور روحان کی حالت بہتر ہونا شروع ہوئی تھی۔اس کی یادداشت بہتر کرنے میں دوائیوں سے زیادہ ان تمام لوگوں کا زیادہ ہاتھ تھا جو اس کے ساتھ رہتے تھے اور خبیب بھی اس سے ملنے آتا تھا کیونکہ وہ تین دن بعد ہی ڈسچارج ہو گیا تھا۔اس کی بازو فیکچر ہوئی تھی اور سر پر چار ٹانکے لگے تھے۔رحمان بھی اب اس حادثے کے ایفیکٹ سے نکل رہا تھا۔وہ روحان سے ملنے آیا تھا اور روحان نے اسے کافی سمجھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

روحان ہسپتال میں ہی زیر علاج تھا اور آج تبریز اور احمر اس سے ملنے آئے تھے اور اس وقت وہ اپنے سیون اسٹار اسکواڈ کے ساتھ اسکائپ پر لائیو تھا۔علیزے سے بھی اتنے دنوں بعد آج ہی بات ہو رہی

تھی جو اسے مریضوں کی حالت میں دیکھ کر رونا ہی بند نہیں کر رہی تھی کیونکہ اس نے روحان کو ہمیشہ ٹپ ٹاپ تیار اور صحیح سلامت ہی دیکھا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ روحان کے ساتھ اتنا شدید حادثہ ہوا تھا جس نے سب کی جان نکال دی تھی۔

"کیا یہ رونا نہیں بند کر سکتی؟" وہ کچھ اکتا کر بولا۔

"بد تمیز انسان! اتنے دور بیٹھ کر وہ رونے کے سوا کر بھی کیا سکتی ہے؟ علیزے تم رونا جاری رکھو۔"

تبریز نے اسے جھڑکا۔

"دیکھو علیزے میں زندہ سلامت تمہارے سامنے موجود ہوں۔ تم سے بات بھی کر رہا ہوں اور میری یادداشت بھی اے ون ہے تو یہ ٹسوے بہا کر مجھے کیوں پریشان کر رہی ہو؟ مانا کہ بہت پیار کرتی ہو لیکن یار اچھی بھلی مضبوط دل والی ہو پھر بھی اتنی جذباتی؟ خدا کے لیے اپنے آپ پر تھوڑا رحم کھاؤ۔"

"اسے کچھ مت کہو روحان۔ وہ واقعی ڈر گئی تھی۔" صبا نے علیزے کا دفاع کیا حالانکہ جو روحان کی حالت ہوئی تھی ڈر تو وہ سب بھی گئے تھے پر اللہ کا کرم ہوا اور وہ بہتر ہو گیا۔

"اسے بتایا ہی کیوں جب پتہ تھا اس نے خود کو تکلیف دینے کے بجائے کچھ نہیں کرنا۔" وہ کچھ خفا ہوا۔

"چونکہ وہ تمہاری بیوی ہے اس لیے بتانا ضروری تھا اور دوسرا جو سوشل میڈیا پر اپڈیٹس دینے کو ٹیم بٹھائی ہوئی ہے نا اس نے ہی پورے پاکستان کو بتایا ہے۔" ثانیہ نے بھی کہا۔

"واٹ میری بیوی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا تم لوگوں کی کچھ نہیں لگتی؟" دوسری بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم نے ایسا تو نہیں کہا۔" صبا نے فوراً وضاحت دی۔

"ان بیچاریوں سے کیوں لڑ رہے ہو۔اصل مسئلہ کیا ہے؟"آیان نے اب کہ گفتگو میں مداخلت کی۔

وہ تو کب سے بس خاموشی سے روحان کو دیکھے جا رہا تھا جس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔وہ زندہ شخصیت اس وقت ہسپتال کے بستر پر پڑی ہوئی تھی۔جس کو اس حالت میں دیکھنے کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

"میں اب ٹھیک ہوں اور لاہور جانا چاہتا ہوں۔ایک ہفتہ ضائع ہو گیا ہے اور کام کافی۔۔۔"

"رکھ کر الٹے ہاتھ کا جھانپڑ لگاؤں گا اور بتا دوں گا کہ کتنا وقت ضائع ہوا ہے۔گدھے ادھر زندگی موت کے بیچ میں لٹکا ہوا ہے اور کام کی ایسے پڑی ہوئی ہے جیسے ساری دنیا کو علم پہنچانے والا واحد انسان صرف تو ہی ہے۔کیا ہوتا اگر یادداشت واپس نہ آتی؟کیا ہوتا اگر ہاسپٹل پہنچنے میں دیر ہو جاتی؟ ہاں۔۔۔اس ساری تکلیف کا کیا جس میں اتنے دنوں سے تمہارے گھر والے، تمہارے دوست اور چاہنے والے گزر رہے ہیں لیکن نہیں دا گریٹ روحان سکندر کو صرف گریٹ بننا ہے۔دوسروں کو اپنی آخری سانس بھی دینی ہے لیکن اپنا نہیں سوچنا۔"احمر تو علیزے سے بھی زیادہ جذباتی ہو گیا تھا اور لمحے بھر کے لیے سب کے سانس رکے تھے کہ جو باتیں وہ کہہ رہا تھا خطرناک تھیں۔روحان نے

www.novelsclubb.com

اسے دیکھا جو صوفے پر بیٹھا خفگی سے کہہ رہا تھا اور اب اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے روحان نے اس کا ادھار واپس کرنا ہو۔

"ایسے تو react مت کرو جیسے میں نے جان بوجھ کر خود پر حملہ کروایا ہے۔ یار ایسے unexpected حادثات زندگی میں ہونے چاہیے ورنہ پتہ کیسے چلے کہ آپ صحیح کام کر بھی رہے ہو یا نہیں؟ اتنے جذباتی کب سے ہو گئے تم سب میری سمجھ سے باہر ہے۔ اب میں تم سب کو کیسے سمجھاؤں کہ میں ٹھیک ہوں۔" اس نے لاجک دینے کی کوشش کی۔

"تم انتہائی خود غرض انسان ہو روحان۔ تمہیں کسی دوسرے کی کوئی پرواہ نہیں! تمہیں کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا؟" علیزے بھی سرخ آنکھیں رگڑتے ہوئے غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری دوسری شادی ہوتی پھر بچے ہوتے اور ان کے سنگ لائف خوشحال گزرتی اور تم روحان سکندر کو بھول جاتی! بس یہ ہوتا۔" اس نے بے نیازی سے کہا تو علیزے نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ وہ اتنی لاپرواہی سے کہہ رہا تھا کہ دل چاہا اس کا منہ توڑ دے۔

"شٹ اپ روحان! تم اتنی جلدی مجھ سے تنگ آ گئے ہو؟ تم مجھ سے محبت کرتے ہی نہیں ہو۔"

"تمہارے ان آنسوؤں سے تنگ آ گیا ہوں جو بلاوجہ بہے جا رہے ہیں۔ سوچ رہا ہوں ایک مرتبہ مر کر ہی تمہارے سارے آنسو لے جاؤں پھر تمہیں میری ذات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ کم از کم تم موو آن تو کر پاؤ گی۔ بلاوجہ ہر دوسرے دن میرے لیے روتی ہو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن کبھی اظہار نہیں کر پاؤں گا۔" تبریز اور احمر نے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے فیصلہ کر رہے ہوں کہ اب کال بند کر دینی چاہیے کیونکہ علیزے بے یقینی سے روحان کو تکے جا رہی تھی جو اس کا دل توڑتے ہوئے ذرا نہیں سوچ رہا تھا۔

"فضول کی بکواس کیے جا رہے ہو روحان! اگر تمہاری زندگی میں علیزے کی موت کی خبر سننے کو مل جائے تو تمہارا کیا حال ہو گا؟"

"بکواس..." وہ ابھی کچھ کہتا کہ آیان مزید کہنے لگا۔

"سن کر ہی دل میں تکلیف ہوئی ہے نا؟اور جو حال ایسی کسی ناممکنہ صورت میں تمہارا ہو گا وہی علیزے کا ایک ہفتہ پہلے ہوا تھا۔اس کی جیسے روح نکل گئی تھی اور تم بکواس کر رہے ہو اپنے بغیر اس کی ہیپی لائف کی سٹوری سنا کر۔جب دماغ کے پرزے ٹھیک ہو گئے تو بات کرنا۔اب تم آرام کرو اور شاباش باقی سب بھی اپنے کام پر نکلو۔اچھے حالات میں انشاءاللہ پھر بات ہوتی ہے اور علیزے تمہیں اس کی اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جتنے سال امریکہ میں ہو سمجھو سنگل ہو اور کوئی روحان سکندر تمہاری زندگی میں معنی نہیں رکھتا چاہے وہ تمہارا شوہر ہی ہو۔زندگی آسان ہو گی اور اس بے قدرے کو بھی تمہاری قدر ہو جائے گی۔خیال رکھنا اپنا۔"آیان کہہ کر آف لائن ہوا تو روحان نے علیزے کو دیکھا جیسے معذرت کرنے لگا ہو۔

www.novelsclubb.com

"گیٹ ویل سون روحان سکندر!"علیزے نے چند لمحے اسے اداسی سے دیکھا اور اگلے لمحے وہ بھی چلی گئی تو وہ اداس ہو گیا۔

"ہم سب تم سے ملنے آتے رہتے ہیں روحان لیکن ان دونوں کو تکلیف مت دو کیونکہ وہ دونوں یہاں نہیں آ پائے حالانکہ دونوں نے اپنی سی کوشش کی ہے۔ وہ دونوں بہت پریشان ہیں اور ابھی تک یقین نہیں کر پا رہے کہ تم بالکل ٹھیک ہو بھی یا نہیں... ان دونوں نے تمہاری ساری رپورٹس منگوائی ہیں تاکہ خود کو یقین دلا سکیں کہ آل از ویل! تم جب تک بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتے پلیز کسی بھی قسم کی سرگرمی سے پرہیز کرو۔ اللہ نے پھر سے زندگی دی ہے تو اس کی قدر کرو۔" ثانیہ نے سمجھانے والے انداز میں سنجیدگی سے کہا تو اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ دونوں ناراض ہو کر گئے ہیں اور ان دونوں کی ناراضگی اسے بے چین کر گئی تھی۔

******

www.novelsclubb.com

سب کچھ نارمالئز ہونا شروع ہو گیا اور وہ اس کرائسز سے گزر کر ایک ماہ آگے آ گئے۔

وہ انچن ائیر پورٹ پر "سر عاطف رانا" کا بورڈ تھامے ہوئے کھڑا تھا۔ آج پاکستان آرمی کے ائیر چیف کوریا آرہے تھے اور وہ انھیں ریسیو کرنے کے لیے خود آیا تھا گو کہ ڈرائیور موجود تھا۔ وہ نیلے رنگ کے یونیفارم میں ملبوس چہرے پر ہلکی بیرڈ اور مسکراہٹ کے ساتھ بھرپور مردانہ وجاہت لیے انتظار میں ٹہل رہا تھا۔

پندرہ منٹ مزید گزر جانے کے بعد جب وہ تھوڑا تھک چکا تو سامنے سے اسے اپنی جیسی وردی میں شان کے ساتھ چلتا چار لوگوں کا گروپ آتا دیکھائی دیا۔ اس نے کارڈ رکھ دیا اور ان کی جانب بڑھا۔ ائیر چیف کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے سلیوٹ پیش کیا اور انھوں نے جواباً سلیوٹ کیا جس سے آیان کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

سلام دعا کے بعد وہ ان لوگوں کو پہلے کوریا میں موجود پاکستانی سفارتخانے لے گیا جہاں انھوں نے چند اہم عہدے داروں سے اہم میٹنگز کیں جن میں کورین ڈیفینس منسٹر بھی شامل تھے اور پھر رات کا کھانا وہیں کھانے کے بعد وہ انھیں ہوٹل چھوڑنے جا رہا تھا۔

سارے راستے میں ایئر مارشل اس سے کئی قسم کے ذاتی سوال جواب کرتے رہے جن کی گہرائی سے وہ ڈر گیا تھا۔ وہ اس کے ماضی کے متعلق بھی سوال کر رہے تھے اور حال ہی میں ہوئے روحان کے حادثے کے بارے میں بھی۔ وہ اس پر اس قدر چیک رکھے ہوئے تھے۔ کوریا کے متعلق اہم معلومات وہ خود ہی دے رہا تھا۔ ہوٹل پہنچنے پر اس نے سکھ کا سانس لیا کہ سوال جواب کے گھٹن زدہ ماحول سے باہر نکلا ہے۔

"سر آپ کا سامان آپ کے کمروں میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ آرام کریں۔ صبح ملاقات ہوتی ہے۔"

انھیں کمروں کے کی کارڈز پکڑوا کر وہ مؤدب انداز میں کھڑا بتا رہا تھا۔

"ہمم... آیان سکندر!"

www.novelsclubb.com

"یس سر!"

وہ ائیر مارشل سے ون ٹو ون پہلی مرتبہ ملاقات کر رہا تھا جس کی وجہ سے ان کے ساتھ نہایت تکلفانہ انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔ کچھ ادب تھا۔ کچھ عزت تھی۔ کچھ ان کا رعب تھا۔ وہ سادہ گفتگو کرنے کی کوشش کرتا رہا اس طرح کی گفتگو جو ایک کمانڈر اور اس کے سپاہی کے درمیان ہوتی ہے۔ انھوں نے باقی سب کو جانے کا اشارہ کیا اور آیان کے ساتھ وہیں لابی میں کھڑے رہ گئے۔ پیلے رنگ کی روشنی میں لابی کا ہر کونہ، ہر حصہ جگمگا رہا تھا۔

"کافی ambitious ہو آیان سکندر لیکن اب جو کہنے والا ہوں سن پاؤ گے؟" اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"بالکل سر!" وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری پوسٹ کو خطرہ ہے جینٹل مین! کس سے اور کیوں یہ جاننا اہم نہیں ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیا پلان بناؤ گے؟" انھوں نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آیان کے کندھے کچھ ڈھیلے پڑ گئے کیونکہ وہ جانتا تھا جتنے بلنڈر اس نے کیے ہیں۔ اس کی پوسٹ کو خطرہ تو رہنا ہی ہے ورنہ جتنے اہم

پراجیکٹ کا وہ حصّہ ہے اس کے لیے کسی عام انسان پر بھروسہ نہیں کیا جانا تھا۔اس لیے وہ خود کو اسپیشل مانتا تھا۔

"I try to secure my post."اس نے محض اتنا ہی کہا۔پلان؟وہ پلان نہیں بناتا تھا بس عمل کرتا تھا۔

"اس پوسٹ کی حفاظت کے لیے کیا کر سکتے ہو؟"ائیر مارشل کا چہرہ پروفیشنل انداز میں سنجیدہ تھا اور آیان سکندر؟اس کا چہرہ ان سے بھی زیادہ سنجیدہ تھا۔

"ہر اس امتحان سے گزرنے کے لیے تیار ہوں جس میں یہ ثابت کر سکوں کہ میں ہی اس پوسٹ کا حقدار ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تکبر نہیں ہے سکواڈرن لیڈر آیان؟"وہ جیسے اس کے پر اعتماد انداز سے محظوظ ہوئے تھے۔

"نہیں سر!میں اسے خود اعتمادی اور سیلف بیلیف مانتا ہوں۔"

"اپنے امتحان کے لیے تیار رہنا جینٹل مین۔First and last chance"

اس نے سر کو ہلکا سا خم کیا لیکن اس نے محسوس کیا کہ جانے سے پہلے ائیر مارشل نے نرم نگاہوں سے اسے گڈ لک کا سائن دیا تھا اور چلے گئے تھے اور وہ پیچھے سے ہلکا سا مسکرایا۔

آنے والا کل اہم تھا کیونکہ UAF کے پراجیکٹ پر اب تک جتنا کام ہو چکا تھا اس سب کی بریفنگ ائیر مارشل کو دی جانی تھی اور وہ آیان نے ہی دینی تھی۔مزید وقت ضائع کیے بغیر وہ ہوٹل سے باہر نکل آیا۔

رات بھر وہ بیٹھ کر کام کرتا رہا۔لیپ ٹاپ پر پریزینٹیشن بنائی اور کورین ملٹری بیس جا کر کچھ جہازوں کا معائنہ کیا۔صبح کے وقت اس نے فجر کی نماز ادا کی اور وہیں سے جاگنگ کرنے چلا گیا۔

راستے میں جن ینگ کو اپنے ساتھ لے کر جب واپس آیا تو میزائل والے ایریا کی طرف گیا لیکن جن ینگ نیند سے بھاری آنکھوں کو مسل رہا تھا۔

"ابھی تک نیند میں ہو؟"اس بڑے سے ہال کی ساری بتیاں آن کرتے اس نے پوچھا۔ہال روشن ہو گیااور جگہ جگہ کئی جہازاور میزائل کھڑے ہوئے تھے۔وہ اپنے مطلوبہ میزائل کی طرف گیا۔

"نے!(ہاں)"

وہ خاموشی سے اپنا کام کرتا رہااور جن ینگ حیران ہوا۔ایک تو کچھ لوگوں کی خاموشی بہت بولتی ہے جیسے وہ کچھ چھپائے ہوئے ہیں۔وہ بولتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہیں۔آیان سکندر بھی بولتے ہوئے اچھا لگتا تھا۔

"تم کچھ پریشان ہو یان؟"جن ینگ نے فوراً پوچھ لیا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔"قدرے رک کر بولا۔"لیکن مجھے لگتا ہے کوریا میں آخری دن چل رہے ہیں میرے۔"

"ایسا کیوں؟ابھی تک تو ہمارا آدھا کام ہوا ہے اور تم بیچ راستے اپنا کام کیسے چھوڑ سکتے ہو؟"وہ سرپرائز ہوا۔نیند فٹ سے غائب ہوئی تھی۔

"شاید کوئی مجھ سے بہتر آگیا ہے۔"اس نے بے نیازی سے کہا۔

"تم سے بہترین بھی ہو تو اس پراجیکٹ پر تم سے زیادہ اچھا کام نہیں کر سکتا۔تم پچھلے دو سالوں سے اپنا سارا وقت اسے دے رہے ہو اب فائنل سالوں میں کوئی نیا کیسے آسکتا ہے۔"

"میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔ہو سکتا ہے کوئی نہ آئے۔"

"میں نے تمہیں پروفیشنل لائف میں بڑا realist پایا ہے اور تم ہوا میں تو ہرگز بات نہیں کرتے اور پتہ ہے تم پاکستانی اسی وجہ سے ترقی بھی نہیں کر پاتے کہ ایک انسان کو اس کا کام پورا نہیں کرنے دیتے۔سیاست ہو تو کسی وزیر اعظم کو اُس کا tenure پورا نہیں کرنے دیتے اور اگر فورس میں ہو تو وقت سے پہلے اسے بدل دیتے ہو۔ایسے تو ملک آگے نہیں بڑھتے۔"

"بڑا جانتے ہو تم پاکستان کو!" وہ ہنسا اور پاس کھڑے میزائل کو چیک کرنے لگا۔

"تم لوگوں کی تاریخ کافی انٹرسٹنگ ہے۔ایک ایسی بفر سٹیٹ(Buffer State) جس کو ہر ملک اپنے طریقے سے استعمال کرتا ہے۔فیئر انف!" وہ شاید حقیقت بیان کر رہا تھا لیکن آیان کو لگا وہ طنز کر رہا ہے۔

Buffer State سے مراد ایسا غریب ملک ہے جسے ترقی یافتہ ممالک یا سوپر پاورز اپنے طریقے سے استعمال کرتی ہوں۔پاکستان ایک آزاد ملک ہونے کے باوجود Buffer State کا درجہ رکھتی تھی جسے امریکہ،چین،روس اور کئی ممالک اپنے طریقے سے چلاتے تھے جیسے امریکہ نے افغان جہاد میں پاکستان کو روس کے خلاف استعمال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم Buffer State نہیں ہیں اور ہمارا ملک ایک آزاد ملک ہے اور بہتری کی طرف جا رہا ہے۔" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے نوٹ پیڈ پر میزائل کے بارے میں کچھ معلومات لکھتے ہوئے کم جن ینگ کو جیسے موسم کا حال بتایا تھا۔وہ کورین تھا آسانی سے فیئر تجزیہ کر سکتا تھا لیکن پاکستانی ہونے

کے ناطے اسے پاکستان کا دفاع کرنا تھا۔ہاں پاکستان کئی موقعوں پر استعمال ہوا تھا لیکن اب ایسا نہیں تھا۔ہاں کم از کم وہ ایسا کہہ سکتا ہے۔

"تم اپنے ملک کے رائٹرز کو نہیں پڑھتے کیا؟" وہ بلونڈ بالوں والا کورین حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

آیان کا چلتا ہوا ہاتھ رک گیا اور اس نے سر اٹھا کر جن ینگ کو دیکھا۔اس کا پہلا شک روحان کی طرف گیا۔کہیں اس نے اپنی کسی کتاب میں پاکستان کے بارے میں ایسا نہ لکھ دیا ہو کیونکہ وہ روحان کی موٹیو شنل اور تجزیاتی کتابیں نہیں پڑھتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ روحان محب وطن پاکستانی نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت پسند آدمی ہے جسے پاکستان کی دوسری سائیڈ کے بارے میں زیادہ علم تھا کیونکہ وہ کتابیں شوق سے پڑھتا تھا یا کتابیں پڑھنے کے لیے ہی پیدا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس رائٹر کی بات کر رہے ہو؟"

"ڈاکٹر اشتیاق احمد!"

"اوہ اچھا! میں نے انھیں نہیں پڑھا ہوا۔ میں نے بھی ایسے ہی کہیں پڑھا تھا کوریا نے پاکستان سے ہی پانچ سالہ ترقیاتی پروگرام لے کر ترقی کی تھی۔ ویسے کوریا کے متحد ہونے کا کوئی چانس ہے؟" وہ بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا لیکن جن ینگ خاموش ہو گیا تھا۔

آیان جانتا تھا کہ جن ینگ کو کیسے پاکستان کے موضوع سے ہٹانا ہے اور وہ ہٹ گیا تھا۔ اس نے یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ پاکستان کو اس ترقیاتی پروگرام کا کریڈٹ دیتے رہتے ہیں۔

خیر اسے کیا؟ وہ پرسکون ہو کر اپنا کام کرتا رہا۔

****

وہ آج پریس کانفرنس کے لیے DOP میں موجود تھا۔ پریس کانفرنس میں اس نے سب کو واضح کر دیا کہ وہ کسی سے بھی ذاتی اختلافات نہیں رکھتا لہذا اس کے راستے میں آنے کی یا دوبارہ اس پر حملہ کروانے کی صورت میں مخالفین کو ٹف ٹائم دینے سے گریز نہیں کرے گا۔

سفید رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ کالی جیکٹ پر گول شیشوں والی عینک کے ساتھ سر پر پی کیپ سجائے جب وہ کسی صحافی کا سوال سن رہا تھا تو خبیب اس کے برابر آ کر بیٹھا۔

"Looking so attractive."خبیب نے آ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کمپلیمنٹ پاس کیا تو روحان ہلکا سا مسکرایا۔اس نے تو سر کی پٹی اور آنکھ کے پاس بنے زخم کو چھپانے کے لیے یہ سب کیا تھا ورنہ اسے عینک پہننے کا کوئی خاص شوق نہیں تھا۔

"دیکھیں فراز! زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایسے چھوٹے موٹے حملوں سے کم از کم روحان سکندر ڈرنے والا نہیں اور اپنے چاہنے والوں سے بھی میں یہی کہوں گا کہ دل جگر بڑا کریں یار! موت پر کسی کا زور نہیں۔"اس نے صحافی کو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"روحان سر! آپ کی ہمت اور جذبے کو داد دینی پڑے گی لیکن میرا سوال یہ ہے کہ کیا اب آپ اپنے مخالفین کو معاف کر دیں گے اور کوئی انتقامی کاروائی نہیں کریں گے؟ آپ کی تمام باتوں سے ایسا ہی لگا کہ آپ ان کے دشمن نہیں ہیں۔"ایک خاتون صحافی نے پوچھا۔

"نہیں! میں کوئی انتقامی کارروائی نہیں کروں گا۔"اس نے مختصر جواب دیا۔

"اس طرح تو آپ کے دشمن آپ کو کمزور سمجھیں گے۔"

"میں انتقامی کارروائی نہیں کروں گا لیکن قانونی کاروائی ضرور کروں گا اور عدالتوں سے امید رکھوں گا مجھ جیسے بندے کے لیے فئیر کیس چلایا جائے گا کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ امیر وکیل ہائر کر سکوں۔"اس نے شانے اچکا کر مصنوعی بے بسی سے کہا تو ہال میں قہقہے گونجے۔

"سر آپ تو ایسے نہ کہیں کئی وکیل آپ کا کیس فری لڑلیں گے۔"

"سو نائس آف یو۔میرا ایک وکیل دوست ہے،بے چارے کو یا تو کیس نہیں ملتے اور اگر مل جائیں تو مجھ جیسے غریبوں کے ملتے ہیں تو کیا وہ میرا کیس فری لڑے گا؟ہر گز نہیں آفٹر آل اس نے بھی اپنی روزی روٹی چلانی ہے۔"وہ عادتاً مذاق کرنے لگا تو ٹیبل کے نیچے سے خبیب نے اپنا پیر اس کے پیر رکھ کر باور کروایا کہ سنجیدہ باتیں کرو!

"آپ امیر سیاستدان کے بیٹے ہیں۔اپنے والد سے مدد کیوں نہیں لیتے؟"ایک اور سوال کیا گیا۔

"جناب! میرے والد صاحب کے لیے اس بندے کو مارنا مشکل نہیں ہے جس نے مجھ پر حملہ کروایا تھا لیکن ایسی جنگوں کے کچھ ethics ہوتے ہیں۔ہم sportsman spirit کا مظاہرہ کریں گے ورنہ تو گھی ہمیں بھی ٹیڑھی انگلی سے نکالنا آتا ہے۔ سمجھے؟ والد صاحب کو ایسے کاموں کے لیے نہیں تکلیف دینی چاہیے۔ان کی اپنی سیاسی زندگی ہے اور اپنی ریپوٹیشن ہے جو کہ مجھے عزیز ہے۔"

"سننے میں آرہا ہے کہ نیب میں آپ کے خلاف کیس چل رہا ہے۔آپ کے پاس آمدن سے زائد اثاثہ جات ہیں۔کیا یہ سچ ہے؟"اس نے خشمگیں مسکراہٹ سے خبیب کو دیکھا۔

"جی یہ سچ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی DOP کو ملنے والی فنڈنگ میں آپ کرپشن کر رہے ہیں؟"اس کا چہرہ یکدم سرخ ہوا اور جب بولا تو آواز سخت تھی۔

"میں اس شخص کو نہایت بے غیرت مانتا ہوں جو اپنے ہی گھر میں چوری کرے، ڈاکہ ڈالے یا گھر والوں کو دھوکہ دے اور اللہ کے فضل سے میرا ضمیر ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوا اور جو کیس میرے خلاف چل رہے ہیں انشاءاللہ جلد ہی ان کی سچائی آپ سب کے سامنے ہو گی۔ نیب کو تحقیقات کرنے کا حق ہے۔ میں کسی قسم کے گلٹ یا خوف میں نہیں ہوں کہ میرے خلاف کیس چل رہا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں۔ میرا اللہ جانتا ہے کہ سب اوکے ہے۔ لوگ جو چالیں چلتے ہیں شوق سے چلیں۔ ہو کیئرز؟(who cares)"

"آپ کی ٹیم کو آپ پر اعتماد ہے لیکن جب آپ نہ ہوئے تو DOP کا کیا ہو گا؟" روحان ایک لمحے کو چونکا ضرور تھا۔ سوال نہایت گہرا تھا۔ اگر تو وہ واقعی کل کو مر جاتا ہے تو اس کی ساری محنت و ریاضت کا کیا ہو گا؟ کیا اس کے مرتے ہی یہ سب بھی ختم ہو جائے گا؟

www.novelsclubb.com

"فرانسیسی کہاوت ہے Qui vivra vera یعنی کہ وقت بتائے گا۔" وہ اب سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"وقت کیا بتائے گا؟ میں بتاتا ہوں۔اس وقت آپ سب یہاں نہایت بے تکلفی سے بیٹھے ہوئے یہ سو ال نہیں کر رہے ہونگے کہ اگلا سی ای او کون ہو گا؟"روحان نے ساتھ بیٹھے خبیب کو دیکھا جس نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"DOP will get a new CEO."خبیب کے رویے کو اگنور کرتے ہوئے اُس نے سادگی سے دوبارہ مسکرا کر جواب دیا۔

"اور نیا CEO کون ہو گا؟"

"unborn چیزوں پر ابھی بات نہیں کرتے،مزید کوئی سوال نہیں!"وہ مسکرا کر اٹھ گیا تو خبیب بھی ساتھ ہی اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"عجیب سائیکو جرنسلٹ ہیں۔سوال بھی ڈھنگ سے نہیں پوچھنے آتے۔سی ای او کون ہو گا؟ بلڈی!..."خبیب ہال سے باہر نکلتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا اور وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔

"ہر بات کا جواب دینے کا وقت ہوتا ہے۔لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوا کرو کیونکہ وہ ہمارا فوکس کیچ کرنے کی کوشش کرتے ہیں سو تمہارے لیے لائف لیسن ہے خبیب ! Don't engage with people" مسکرا کر کہہ کر وہ لفٹ کی جانب بڑھ گیا کہ اس کا آفس ٹاپ فلور پر تھا۔لفٹ کے اندر قدم رکھا تو اس کا سر چکرا گیا۔

"آہ!اب یہ سر درد جان نہیں چھوڑنے والا۔"اس نے اپنے سر کو بائیں جانب سے مسلا۔

******

"نور اٹھو!"عاشی اسے تیسری مرتبہ جگانے آئی تھی جو اتوار ہونے کی وجہ سے ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔رات کو دیر تک پڑھنے کی وجہ سے اس کی آنکھ نہیں کھل رہی تھی اور وقت صرف صبح کے آٹھ بجے تھے لیکن یہ پاکستان تھوڑی تھا جہاں بارہ بجے تک سونے کا رواج ہو۔آج انھوں نے سیئول نیشنل ٹاور جانے کا بھی پلان بنایا ہوا تھا اور عاشی کو لگ رہا تھا کہ نور کی وجہ سے وہ لیٹ ہو جائیں گے۔

"نور یار اٹھ جاؤ۔ بوسان سے تمہارا پارسل آیا ہے۔"

"کیا پارسل آگیا؟ اتنی جلدی؟"

"جی جناب یہاں ہر کام جلدی ہی ہوتا ہے۔" نور نے کسلمندی سے آنکھیں کھولیں اور نہایت مظلومانہ انداز میں کمبل خود سے پڑیں کیا۔ ریموٹ سے ہیٹر بند کیا کہ کمرہ اب گرم تھا۔ لمبے بالوں کو اس نے لپیٹ کر جوڑے کی شکل میں باندھ دیا۔ اس کے سلکی بال آج کچھ فریش لگ رہے تھے کیونکہ کل وہ دونوں سیلون کا چکر لگا آئیں تھیں۔ ہاجنگ کی وجہ سے ان کے کافی پیسے بچ گئے تھے کیونکہ اس نے انھیں سستے اور سب سے اچھے والے سیلون کا بتایا تھا۔

نومبر کے شروع کے دن چل رہے تھے لیکن کوریا میں سردی بڑھنے لگی تھی اور ساتھ ہی ساتھ یونیورسٹی میں بھی ٹف اسٹڈی جاری تھی۔ اس کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے تھے۔ ایک مزید سر درد کہ اسے عقیل اور ثقلین کو کورین ٹیسٹ کی تیاری کروانے کے لیے وقت نکالنا پڑتا تھا کیونکہ وہ پاکستانیوں کو آگے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔

"لڑکی تم نے سنگل ہڈی بن کر یہاں سے واپس جانا ہے؟رات اتنی دیر تک کیوں پڑھتی رہی جب پتہ تھا کہ صبح چھٹی ہے اور کوئی مقابلے کا امتحان نہیں ہے؟"عاشی نے کہتے ہوئے اس کے ساتھ باہر آگئی۔

"بس آج سے ڈٹ کر کھانا ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے تمہارا کافی پیسہ اڑایا ہے۔اب میری باری ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے عاشی سے کہا۔

کچن میں نور کے پارسل کے تین بڑے بڑے باکس موجود تھے۔وہ دونوں وہاں آئیں اور چھری لے کر زمین پر بیٹھ کر ان باکس کی پیکنگ کھولی۔اس سارے سامان کے پیسے نور نے ادا کر دیے تھے اور یہ سب نور نے اسی لیے منگوایا کہ وہ اب تین سال کسی دوسرے کی چیزیں تو استعمال نہیں کر سکتی گو کہ سامان موجود تھا لیکن وہ استعمال شدہ اور پرانا تھا اور اسے اپنے لیے سب نیا لینا پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلا باکس کھولا تو اس کے اندر کچن کا مختلف سامان موجود تھا جیسے کافی میکر، سینڈوچ میکر، برنر، کافی مگز، سیریل کپ، پلیٹس، چمچ وغیرہ اور ساتھ ہی کھانے پینے کا کافی سامان تھا جیسے بریک فاسٹ

سیریل، کافی بینز، چاپ اسٹکس، چاکلیٹس، جیلیز، رامن، نوڈلز اور کئی دوسری چیزیں تھیں۔ وہ سب عاشی کو پکڑاتی گئی اور عاشی وہ سب نور کے حصّے کے دو کیبنز میں رکھنے لگی۔ کمرے کے کیبنز میں بھی جگہ تھی لیکن نور نے باہر رکھنے کو ترجیح دی کہ سب استعمال کریں۔

باقی تین بھی بس اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتیں۔ ہاجنگ اور ہیکاری یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جاب بھی کرتی تھیں اور سلینا کو جب وقت ملتا وہ ویڈیوز بنانے کے لیے کہیں نہ کہیں چلی جاتی۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی نیند کا اتنا شوقین نہیں تھا یہ صرف نور الفجر تھی جب وقت ملتا تو سو جاتی۔ عاشی بھی فری ٹائم میں پڑوسیوں کے ڈورم میں پائی جاتی لیکن نور کو کسی کے ڈورم میں جانے کا دل نہیں کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلا باکس کھولا تو اس کے اندر کچھ بیڈ شیٹس اور گرم کمبل تھے۔ ساتھ ہی ٹیبل لیمپ، بیڈ لیمپ اور folded ٹیبل بھی تھا اور ان سب چیزوں کی نور الفجر کو اپنے کمرے میں ضرورت تھی۔

نور کو سیئول سے خریداری کرنے کا وقت نہیں ملا تھا اور دوسرا سیئول میں باقی شہروں کی نسبت چیزیں زیادہ مہنگی تھیں اور شاپنگ کے لیے ایک پورا دن درکار ہوتا۔ بوسان کے ایک اچھے اسٹور سے اس نے ضرورت کا سارا سامان آن لائن آرڈر کیا تھا اور کوریا میں آن لائن منگوائی گئی چیزوں کی کوالٹی کافی اچھی ہوتی ہے اور اگر کوئی چیز خراب آ بھی جائے تو وہ معذرت کے ساتھ اچھی چیز دے جاتے ہیں۔ تیسرے باکس میں کچھ کتابیں، اسکیٹنگ بورڈ، اوور کوٹ، شرٹس، بوٹس، جاگرز، سلیپر، کاسمیٹکس کا سامان وغیرہ موجود تھا۔ ایک جیسی پانچ شرٹس تھیں جو اس نے اپنے سمیت ڈورم میٹس کے لیے منگوائی تھیں۔ باقی ایک کمبل اور بیڈ شیٹ اس نے عاشی کو پکڑائی تھی۔ ساتھ ہی اسکیٹنگ بورڈ بھی عاشی کے لیے میز پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو عاشی اپنا سامان سمیٹو! پھر تیار ہو کر مریم کی طرف چلتے ہیں اور اسے بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔" ان لوگوں کا این ٹاور گھومنے کا پلان تھا جو وہ کسی صورت پس پشت نہیں ڈال سکتی تھیں۔ کیا پتہ آئندہ اتوار کو وہ یونیورسٹی کی لائبریری کے چکر لگا رہی ہوں سو آج کا کام آج ہی کرنا تھا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ! تم نے اتنا سامان مجھے کس خوشی میں دیا ہے؟ مجھے تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اور اگر تم یہ سب مجھے دے کر یہ سمجھ رہی ہو کہ پچھلے تمام دنوں کا احسان اتار رہی ہو تو میری تیری یاری ختم۔"

"میں نے اپنی بہن سمجھ کر خوشی سے دیا ہے عاشی! اب انکار کر کے میرا دل مت توڑنا کیونکہ پچھلے کئی دنوں سے تم نے میری بہت مدد کی ہے اور یہ احسان نہیں اتار رہی بلکہ تمہیں فیملی سمجھ رہی ہوں۔ یہ دیکھو ذرا! یہ اوور کوٹ اور گرم سوٹ میں نے مریم کے لیے منگوایا ہے۔ اسے پسند آئے گا نا؟" عاشی کو اوور کوٹ اسی لیے نہیں دیا کیونکہ اس کے پاس پہلے سے موجود تھے اور چند مزید وہ دسمبر میں لینا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نا جانے کس بل گیٹس کی اولاد ہو جو اتنی شاہ خرچ ہو۔ ہاں جی سقراطنی صاحبہ اسے سب پسند آئے گا۔" نور ہنسی۔

اس نے جیلیز اور چاکلیٹس کے پیکس اٹھائے اور فریج میں رکھے اور جلد ہی باقی کا سامان سمیٹنے لگی۔

عاشی جانے لگی تو اس کے پیر کے قریب ایک ریپر گرا ہوا تھا۔

"ڈھائی لاکھ وان۔۔۔"اس نے حیرت سے نور کو دیکھا جس نے محض شانے اچکائے کہ اتنے زیادہ بھی نہیں ہیں اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"تمہارے گھر والوں کو خبردار کرنا پڑے گا۔"وہ دروازے سے منہ نکالے کہہ رہی تھی۔

"خبردار جو ادھر کی بات اُدھر کی۔منہ توڑ دوں گی۔"اس نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا لیکن عاشی نے نفی میں سر ہلایا۔

****

www.novelsclubb.com

دو دن کی سخت ڈیوٹی کے بعد آج وہ مارک کے گھر ریسٹ کر رہا تھا۔آج صبح ہی وہ پاکستان سے آئے مہمانوں کو ائیر پورٹ پر چھوڑ کر آیا تھا اور اس کے بعد مارک کے گھر آ گیا۔تقریباً نو بجے کا وقت تھا

جب وہ لیٹا تھا اور دس بجے اس کے فون کی چھنگاڑتی آواز نے اس کی نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو پورا کھولا تھا۔اس نے نیند سے بوجھل آواز میں ہیلو کہا اور جس افراتفری میں اسے دوسری طرف سے خاص کام کا حکم دیا گیا تھا وہ فوراً بیڈ چھوڑ کر اٹھا اور اپنے لیپ ٹاپ کے لیے ارد گرد نظر دوڑائی لیکن وہ تو لیپ ٹاپ ساتھ لایا ہی نہیں تھا۔فوراً کمرے سے باہر بھاگا۔

"مریم!مارک کا لیپ ٹاپ لاؤ۔ہری اپ۔"اس نے کچن میں موجود مریم سے کہا اور وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی کیونکہ مارک سو رہا تھا۔

"جی سر۔۔۔اگر میری پائلٹ سے ڈائریکٹ کال کانٹیکٹ کر دی جائے تو میں جلد ہی کچھ کر سکوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"شیور سر!"مریم مارک کا لیپ ٹاپ آن کر چکی تھی اور پاسورڈ کھول کر اس کے سامنے لا رکھا۔

آیان فون پر اس قدر الجھا ہوا تھا کہ وہ اس سے پوچھ نہیں سکی کہ کیا ہوا ہے۔

"ایف۔16 زیادہ سے زیادہ کتنی دیر اس جگہ رہ سکتا ہے؟" وہ پائلٹ سے پوچھ رہا تھا۔

"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ۔" اس نے دھڑکتے دل سے فون پر پائلٹ کو کہتے سنا تھا۔

"کوڈ توڑنے میں پچیس منٹ لگیں گے۔" اس نے بتایا۔

"یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے ملک میں ہونے والے اس بڑے حملے کو روکو۔ اگر وہ میزائل شوٹ کر دیا گیا تو پاکستان کی تباہی کے ذمہ دار تم ہو گے آیان سکندر! صرف تم کیونکہ اتنا اہم کام تمہارے ذمے لگایا گیا ہے۔ جلدی کچھ کرو۔" وہ بھونچکا کر رہ گیا۔ یہ ائیر مارشل عاطف رانا تھے جنھیں وہ کچھ دیر پہلے ہی ائیر پورٹ پر چھوڑ کر آیا تھا۔

"میں پوری کوشش کروں گا سر!" اس نے چند کیز پریس کیں تو لیپ ٹاپ جہاز کے پائلٹ والے حصے میں لگے کیمرے سے منسلک ہو گیا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ فون پر اپنے سینئر افسر سے بات کر رہا تھا۔

"جی سر میں سمیع سے بھی رابطہ کرلیتا ہوں۔"اس نے فوراً کہا اور آفیسر کا فون بند کر کے ایک دوسرا نمبر ڈائل کیا۔چہرے پر پریشانی کے آثار واضح تھے۔

"سکواڈرن لیڈر آیان کوریا سے کال پر موجود ہے۔اگلے پندرہ منٹ میں ایف۔16 اُس ایریا میں ہوگا۔پکی اطلاع ہے کہ ساری آبادی کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔دس منٹ کے اندر لوگوں کو وہاں سے نکالو۔"اسکرین پر ایک دوسرا کیمرہ کھل گیا جو کہ اس حساس علاقے میں موجود آرمی کے ڈران سے منسلک تھا۔آیان نے اب کو ڈ کھولنے پر فوکس کرنا تھا۔

"Sir...they have suicide bombers!"آیان نے ایک گہرا سانس لیا۔اسے جلد از جلد کوئی حکمتِ عملی ترتیب دینا تھی۔اسے پتہ تھا کہ ایسی صورتحال میں کیا کرتے ہیں۔صرف اپنے سپاہیوں کا مورال بڑھاتے ہیں۔

"ہم آرمی میں کیوں ہیں کیونکہ ہمیں خود کی جانوں کی پرواہ کیے بغیر معصوم لوگوں کو بچانا ہوتا ہے، ان کی حفاظت کرنی ہوتی ہے، ہم عام لوگوں کے لیے ہی خاص بنے ہوئے ہیں۔تمہارے پاس آٹھ

well trained سولجرز ہیں اور تم ان کے لیڈر۔۔۔ایک لیڈر نہ خود ڈرتا ہے اور نہ اپنے سے نیچے والوں کو ڈرنے دیتا ہے۔لیڈر کا کام اپنے لوگوں کو مستحکم کرنا ہوتا ہے،انھیں مشن یاد دلانا ہوتا ہے۔تم اس مشن میں فیل کیسے ہو سکتے ہو سمیع جب اللہ کی مدد ساتھ ہے تو suicide bombers بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔"لیپ ٹاپ سکرین پر ایک طرف اسے ایف۔16 کا اندرونی منظر نظر آرہا تھا اور دوسری طرف ایک بار کوڈ جس پر کوڈ لکھنا تھا۔اس علاقے میں اینٹی۔ائیر کرافٹ کا جیمر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے ایف۔16 وہاں نہیں جا سکتا تھا اور بیک وقت وہ سمیع سے بھی رابطے میں تھا اور اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"Make a trap for them!"اس نے اگلا حکم دیا۔

www.novelsclubb.com

"What's your plan Sir?"

"Divide and rule!"نظریں سکرین پر جمائے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا۔اس ایک جملے میں ہی ساری کہانی چھپی ہوئی تھی۔اس نے طاقت کا ایک اہم اصول بتایا اور سمجھنے والا سمجھ گیا تھا۔

"Information received Sir!"

"صرف دس منٹ سمیع...دس منٹ"اس نے فون بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

"مریم،مارک کو جگاؤ پلیز!"مریم ایک لمحے کی دیر کیے بغیر مارک کو جگانے بھاگی۔

ملک کی حفاظت۔۔۔

اگر وہ میزائل شوٹ کر دیا گیا تو پاکستان کی تباہی کے ذمہ دار تم ہو گے آیان سکندر۔۔۔

یہ تمہارا فرض ہے۔۔۔

اپنے امتحان کے لیے تیار رہنا جینٹل مین۔First and last chance

www.novelsclubb.com

اتنا اہم کام تمہارے ذمے لگایا گیا ہے۔جلدی کچھ کرو۔۔۔

Live together

Fight together

Rise together

Die together

Be unite

سب کچھ گڈ مڈ ہونے لگا۔اسے وقت دوڑتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔اس کے ہاتھ لیپ ٹاپ کے کی۔پیڈ پر تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔کوڈ توڑنا تھا اور نیا پاس کوڈ بنانا تھا اور اسے وقت کم دیا گیا تھا۔آدھا وقت گزر چکا تھا اور "Enter the Code" والا حصہ ابھی تک خالی تھا۔وہ خود کو فوکسڈ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ یہ کام کر سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

علم و عمل، جہاد مسلسل...

(Knowledge and practice, The continues struggle)

"کیا چل رہا ہے یہ سب؟" مارک اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور لیپ ٹاپ سکرین کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا جیسے کچھ کچھ سمجھ آ گئی ہو۔

"کال لاگ سے سر عاصم کا نمبر ملاؤ۔" نظریں ہنوز سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارے ذمے کیا کام ہے؟"

"Enter the Code then lock F-16 at the target!" مارک نے سمجھ کر سر ہلایا اور اس کا فون لے کر سر عاصم کا نمبر ملایا۔ آیان کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ وہ خوفزدہ نہیں تھا لیکن اپنے لوگوں کی موت کا سبب نہیں بننا چاہتا تھا۔ وہ اپنے ملک میں نہیں تھا پر اپنے لوگوں کی حفاظت کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ سب پاکستانی تھے۔ اس کے ملک کے لوگ! اس کے پاکستان کے لوگ!

"وہ کال نہیں اٹینڈ کر رہے۔" مارک نے دو تین مرتبہ کال کرنے کے بعد اسے بتایا۔

"ٹرائے اگین!" اس نے مختصر سا اسی پوزیشن میں کہا۔ شرٹ کے آستین موڑے ہوئے، ماتھے پر بکھرے بال اور کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھا ہوا آیان بظاہر پر سکون لگ رہا تھا لیکن وہ پر سکون نہیں تھا۔ مارک نے پھر سے کال نہ اٹھانے کا بتایا۔

"ڈیم اٹ! سر عاطف رانا کا نمبر ملاؤ۔" وہ جلدی سے بولا۔

"اوکے اوکے... ڈونٹ پینک!" مارک نے فوراً اس کے کہے پر عمل کیا۔ مارک نے ائیر پوڈز اسے تھمائے جسے آیان نے فوراً اپنے کان میں اڑسایا۔ کال مل گئی۔ آیان نے اپنا پلین سنایا جس سے سخت اختلاف کیا گیا کہ اتنے رسکی ایریا میں سارے سولجرز کو بھیجنا حماقت ہے۔

"انشاءاللہ سر ہمارے لڑکے سویلینز (civilians) کو بچالیں گے اور خود بھی باحفاظت نکل آئیں گے۔" اس نے امید سے کہا۔ دوسری طرف موجود آفیسرز مطمئن نہیں ہوئے تھے لیکن انھیں آج آیان سکندر پر یقین کرنا ہی تھا کہ آج کا خاص مشن اس کو دے دیا گیا تھا۔ ہاں اس وقت وہ

decision maker تھااور رسک لے چکا تھا۔نورالفجر نے صحیح کہا تھا کبھی کبھی زندگی میں جلد فیصلہ لیناپڑتا ہے۔وہ تیار تھا!

"اللہ ہماری ٹیم کی حفاظت کرے۔"اس نے ہاتھ پر کچھ نمبر لکھے اوران کی کیز غور سے ایف۔16 کے اندر لگی کیز سے میچ کرنے لگا۔فون پر دوسری طرف سے مزید کچھ کہا گیا۔

"As your order Sir!"وہ پرعزم انداز میں بولا۔

"مریم ایک پیپر لاؤ۔"وہ جو خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی اس کے بے جان وجود میں فوراً حرکت ہوئی اور وہ آیان کے لیے کاغذ لے آئی۔

آیان نے اسکرین کو دیکھا جہاں اب کچھ ہندسے جگمگا رہے تھے۔اس نے وہ سب ہندسے فوراً کاغذ پر گھسیٹے۔

"کونیکٹ کال ود سمیع!(Connect call with Sami)"

اس علاقے میں اینٹی ائیر کرافٹ میزائل تھے اور آیان کو وہ کوڈ توڑنا تھا تاکہ ایف۔16 وہاں داخل ہو کر باقی کا کام کر سکے۔دیے گئے وقت میں سے اس کے پاس صرف دو منٹ مزید بچے تھے اور جہاز خطرے کا بزر بجا رہا تھا۔اس نے کاغذ پر لکھے ہندسے بار کوڈ میں ڈالے اور اینٹر کا بٹن دبا دیا۔اس نے دعا کی کہ سمیع نے لوگوں کو بچا لیا ہو۔ایف۔16 کی ونڈ سکرین سے ٹارگٹ واضح ہو چکا تھا۔اس کے چہرے پر بے بسی اور ندامت تھی۔کیا سب ایسے ختم ہونا تھا؟وقت آخری چند سیکنڈز چل رہے تھے جب اسے سمیع کی آواز آئی۔

"سر بلڈنگ کی چھت پر دو بچے ہیں۔ایف۔16 کو روکیں۔"اس کی ہانپتی کانپتی آواز آئی تھی اور آیان کو لگا تھا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا۔

www.novelsclubb.com

Don’t shoot the target...I repeat. Don’t shoot the !"

target"وہ چیخ کر بولا۔لیپ ٹاپ کی اسکرین پر ٹارگٹ اور طیارہ دونوں نظر آ رہے تھے۔وہ اپنا

جملہ بار بار دہرا رہا تھا لیکن ایف۔16 آج آگے ہی بڑھتا جا رہا تھا شاید وہ کبھی کام مکمل کیے بغیر واپس نہیں جاتا تھا۔آج اسے جانا پڑے گا۔آیان سکندر کے کہنے پر...اپنے فوجیوں کی زندگی کی خاطر!

Don’t shoot the target...I repeat. Don’t shoot the !"

target"وہ ہذیانی انداز میں بولا اور ایف۔16 نے اپنا راستہ بدل لیا...اس نے میزائل نہیں پھینکا۔

"سمیع...ہر حالت میں دونوں بچوں کو اس بلڈنگ سے نکالو۔ہری اپ۔"وہ ہانپتے ہوئے بولا جیسے لمبی مسافت طے کر کے آیا ہو۔

اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

مارک قریب شاک کے عالم میں کھڑا یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

مریم کا چہرہ بھی حق دق سا تھا جیسے جو ہو رہا ہے اسے سمجھ نہیں آ رہا۔

آیان کا رابطہ سمیع سے کٹ گیا۔اس کی کال دوبارہ آئی تو مارک نے اس کے کان سے ائیر پوڈ نکال لیا اور اس کا فون بند کیا۔

"تم یہاں اتنی دور بیٹھ کر اتنا رسکی مشن ہینڈل نہیں کر سکتے۔اب جو ہوتا ہے خدا پر چھوڑ دو۔" مارک نے اسے سمجھایا۔

"شٹ اپ مارک! میں اپنے ملک کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا۔" اس کے ہاتھ سے فون واپس لیا نہیں بلکہ جھپٹا تھا۔

وہ اب کنٹرولر تھا۔پائلٹ اس سے ڈائریکشن پوچھ رہا تھا کہ ہمارے سپاہی اس جگہ سے کتنی دور ہیں اور میزائل کہاں پھینکنا ہے۔

www.novelsclubb.com

"North, 36-38-20-01!" آیان نے فوراً کہا۔

"East, 40-45-30-13!"اس کے بعد اس نے اونچائی، ٹارگٹ کی جگہ اور لیزر کوڈ(laser code) بھی بتایا۔

"Confirmed!"پیغام کو سن لیا گیا اور دوبارہ ایک منٹ کا وقت دیا گیا۔

وہ وقت کو روک دینا چاہتا تھا کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے صرف چند لمحوں کے لیے ہی سہی وہ ہر چیز کو ساکن کر دینا چاہتا تھا لیکن اپنی ٹیم اور لوگوں کی جان بچانا چاہتا تھا۔

"سر 30 سیکنڈ چاہیے! ہم بلڈنگ سے دور ہو رہے ہیں۔"

"اللہ تم لوگوں کا حامی و ناصر ہو!"اس نے سکرین پر چلنے والے ٹائمر کو دیکھا اور ٹارگٹ کو دیکھا وقت صرف 20 سیکنڈ کا وقت رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹارگٹ لاکڈ!"

فضا میں ایک سناٹا سا چھا گیا...

اسکرین پر ٹارگٹ نظر آنے لگا...

ٹارگٹ کے گرد سرخ دائرہ بن رہا تھا...

وہ خاموشی کے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھ رہا تھا۔اگر وہ اس مشن میں فیل ہو جاتا ہے تو ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر سکے گا۔پائلٹ نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دی۔ناجانے وہ وارننگ تھی یا اطلاع؟

" Approaching the target!"

دس...ٹارگٹ قریب ہوتا جا رہا تھا اور نہایت واضح تھا!

نو...صاف شفاف، شیشے جیسا سامنے نظر آتا!

آٹھ...فون لائن کٹی نہیں تھی لیکن خاموش ہو گئی تھی!

سات...اسے محسوس ہوا فضا میں آکسیجن کی کمی ہو رہی ہے اور اس کے دل کی دھڑکن بند ہو رہی ہے!

چھ...ڈور بیل کی آواز سے اس نے خوف سے سر اٹھا کر مارک کو دیکھا!

پانچ...پائلٹ کے طیارے کی اونچائی میں کمی ہونے لگی!

چار...!Hurry up...Hurry up بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے روہانسی آواز میں کہا کیونکہ اسے ابھی تک یقین نہیں ہوا تھا کہ سمیع نے بچوں کو نکال لیا ہے یا نہیں؟

تین...مریم دروازہ کھولنے باہر گئی تھی اور مارک نے بھی کاؤنٹ ڈاؤن پر نظر رکھتے ہوئے آیان کے کندھے پر ہاتھ رکھا!

www.novelsclubb.com

دو... وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھے لیپ ٹاپ کے اوپر جھکا جیسے سہارا لینے کی کوشش کر رہا ہو۔ مریم کے ساتھ نورالفجر اور عاشی اندر آئیں لیکن ان دونوں کو شاک اور سکتے میں کھڑا دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئیں۔

آیان اور مارک نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں!

ایک... آیان نے گہرا سانس لے کر آنکھیں بند کیں تو دائیں آنکھ سے آنسو کا قطرہ اس کے گال پر بہہ گیا اور یکدم جیسے ہر جگہ دھماکے سنائی دیے۔ اتنی آواز سے جیسے کانوں کے پردے پھاڑ کر نکلی ہو!

دھماکے کی آواز پر تینوں لڑکیوں نے زبردست اجتماعی چیخ ماری تھی۔ عاشی تو ہاتھ سر پر رکھ کر زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ نور نے آیان کو دیکھا جس کی پوزیشن میں ذرا فرق نہیں آیا۔ وہ اسی طرح ٹیبل پر جھکے لیپ ٹاپ کو دیکھ رہا تھا جہاں اب دھماکے کے بعد کی خاموشی سنی جا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایگل 1 از سپیکنگ... کیا یہ آپریشن کامیاب ہوا؟" آیان نے ائیر پوڈ پر کوئی آواز سننے کی کوشش کی لیکن وہاں بھی خاموشی تھی جیسے لائن کٹ گئی ہو۔

"سمیع؟"اس نے دھیمی آواز میں پکارا۔

"یااللہ!..."

"ایگل 1 از آسکنگ... کیا یہ آپریشن کامیاب ہوا سکواڈرن لیڈر آیان؟"اس نے گہرا سانس لیا۔

"نوسر!"

"It's impossible...Well Allah bless you!"دوسری طرف سنجیدگی سے کہا گیا۔

"Thank you Sir!"اس کا سب سے رابطہ کٹ گیا اور وہ گرنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔وہ اپنے لوگوں کی جان بچانے میں کامیاب نہیں ہوا تھا اور آیان کا دل ٹوٹ گیا تھا۔وہ آج سے پہلے اتنا دلبرداشتہ نہیں ہوا تھا۔

"یااللہ!"اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے محض اتنا کہا۔مارک نے بھی افسوس میں سر ہلایااوراس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جن ینگ کواپنے گھر آنے کا میسج کیا۔

کیاآیان سکندر کا آپریشن ناکام ہو گیا تھا؟

کیااب وہ فوج میں نہیں رہے گا؟

اگرایساہواتوآیان کیا کرے گا؟

نورالفجرابھی تک صرف اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اسے کبھی ایساٹوٹا بکھرا تو دیکھا ہی نہیں تھا لیکن آج کیسے؟کیوں؟

قدم قدم اٹھاتی وہ اس کی طرف بڑھی لیکن آیان کا چہرہ یکدم اس قدر سرخ ہو گیا جیسے وہ رو رہا ہو...

نوررک گئی!وہ آگے بڑھ ہی نہ سکی۔اس کے قریب پہنچ کر وہ کیا کرتی؟کیااس کے آنسو صاف کرتی

یااس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیتی؟ کیاہوا تھا؟ کیوں ہوا تھا؟اسے نہیں معلوم تھا لیکن جو

ہوا تھاوہ آیان سکندر کے لیے اچھا نہیں ہوا تھا۔

اس کے قدم گویا زمین پر جم سے گئے!

*****

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب7

The Silent Thought

چلو فرض کر لیتے ہیں کہ تم ٹھیک ہو

مان لیا کہ میں ایک سست دماغ،

بچگانہ ذہن اور نصف عقل ہوں

یہ بھی فرض کر لیتے ہیں کہ میں

کبھی گولف کا اچھا کھلاڑی نہیں بنوں گا

یا جدید ٹیکنالوجی کو سمجھ نہیں پاؤں گا

یا نہیں بن پاؤں گا پائلٹ

کیا ان باتوں سے تمہیں یہ حق حاصل ہو جاتا ہے

www.novelsclubb.com

کہ تم میری زندگی پر قابض ہو جاؤ؟

اگر میں کوئی اور ہوتا

اگر تم کوئی اور ہوتے

تو ہم دوست ہو سکتے تھے

ہم اعتراف کر سکتے تھے کہ

ہم کتنے احمق ہیں

شائلاک جیسے بے وقوف

لیکن کیا؟

بے وقوف دل نہیں رکھتے

انھیں روزگار کی ضرورت نہیں ہوتی؟

www.novelsclubb.com

ان کی آنکھیں آنسوؤں سے نہیں بھرتیں؟

لاہور شہر میں اس وقت سحر طلوع ہو رہی تھی۔DOP کی شان سے کھڑی مغرور عمارت

روشنیوں میں نہائی ہوئی تھی۔اندر باہر ہر طرف روشنیوں کا سماں تھا لیکن گراؤنڈ فلور اور اس سے

اوپر کے سارے فلورز میں کوئی موجود نہیں تھا۔سب لوگ بیسمنٹ میں بنی مسجد کے ہال میں موجود تھے۔جنھوں نے نماز پڑھنی تھی وہ پڑھ کر فارغ ہو چکے تھے اور اب چائے کا دور چل رہا تھا لیکن روحان سکندر سامنے ٹیبل پر پڑا پانچواں کافی کا مگ اٹھا رہا تھا۔زینب اندر ہی اندر کڑھ رہی تھی کہ کیوں اپنے باس کے لیے کافی بنا کر لے آتی ہے۔اس وقت وہ نماز ہال نہیں بلکہ کمبائن اسٹڈی روم لگ رہا تھا۔جہاں ہر جگہ جیسے مشینیں کام کر رہی ہوں۔کوئی لیپ ٹاپ کی اسکرین کو گھور رہا ہے تو کسی کے ہاتھ کی پیڈ پر تیز تیز چل رہے تھے، کوئی فائلز تھامے ان کی رو گردانی کرنے میں مصروف تھا تو کوئی ڈسکشن میں مصروف تھا۔وہ سب رات سے وہاں تھے کیونکہ روحان چاہتا تھا کہ وہ پچھلے مہینے میں ہوئے تمام کاموں پر ایک رپورٹ بنا کر غور کر لے اور آنے والے پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ اپنے کیسز کے بارے میں بھی ڈسکس کر لے۔روحان اس وقت ثناءاللہ کے ٹیبل پر موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جس پر وہ سنجیدگی سے بھنویں جوڑے فکر مندی سے تک رہا تھا۔

کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور ثناءاللہ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کام صرف لوگوں کو سکل سکھانا ہے نہ کہ ان کی جاب کے مسائل حل کرنا۔اب سکوپ نہ ہونے کا بہانہ بنا کر گھر بیٹھنے سے سکوپ نہیں بن جاتا۔خود کو فیلڈ میں اتارنا پڑتا ہے خود کا سکوپ خود بنانا پڑتا ہے۔ان کنویں کے مینڈکوں سے کہو کل تمہارے آفس آئیں۔میں ان سے بات کرتا ہوں۔" سر پر پی کیپ پہنے، کالے رنگ کی شرٹ کے آستین موڑے ہوئے، نیلی جینز میں آج اس کا حلیہ عام سا تھا اور جس وجہ سے خاص لگ رہا تھا وہ اس کے نئے فریم کا کالے رنگ کا چشمہ تھا۔ ٹیبل پر جھکے ہوئے ثناءاللہ سے کہہ رہا تھا جب زینب پیچھے سے آئی اور خاموشی سے اس کا بھرا ہوا مگ اٹھا کر مڑ گئی۔

"ہاں زینب! تم نے اس میں کافی بینز کم ڈالے ہیں۔خیریت ہے؟ جاؤ دوبارہ بنا کر لاؤ۔" اس نے مصروف سے انداز میں زینب سے کہا جیسے وہ بتا رہا ہو کہ میری چاروں اطراف میں نظریں ہیں۔

"سر! آپ ایسا کریں کافی کا نشہ چھوڑ کر سگریٹ شروع کریں۔وہ جلدی اثر کرتا ہے۔" وہ تنک کر بولی۔

"تم نے ٹرائے کیا ہوا ہے؟" وہ سادگی سے پوچھ رہا تھا۔

"اخ... کیا کہہ رہے ہیں؟ لڑکیاں کیوں سگریٹ پینے لگیں؟"

"کافی بنا کر لاؤ پھر بتاتا ہوں۔" شاباش جاؤ والے انداز میں اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"مجھے کل تک کچھ اہم فائلز آپ کو جمع کروانی ہیں اور یقیناً آپ میرا کافی بنانے والا عذر قبول نہیں کریں گے اسی لیے آج کے لیے بس اتنی ہی کافی تھی۔ خدا حافظ!" وہ کہتی ہوئی مگ ہاتھ میں تھامے تیز رفتاری سے وہاں سے کھسک گئی اور اپنے ٹیبل پر جا کر دم لیا اور وہاں پہنچ کر کافی کا مگ لبوں سے لگا لیا۔ وہ روحان کی جونیئر اسسٹنٹ بن گئی تھی اور سارے کام شوق سے کرتی تھی سوائے کافی بنانے کے! روحان نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا اور پھر کافی پیتے۔ خفگی سے سر جھٹک کر وہ فائل دیکھنے لگا جیسے یاد کر رہا ہو کیا بات کر رہا تھا۔

"میز لیس!" وہ بڑبڑایا اور ثناء اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"چھوڑو اسے۔ تم اگلے پیج کی تیاری کرو اور صرف اتنا کام کرو جتنی تمہاری ذمہ داری ہے۔ جاب وغیرہ کے مسائل کا میں حل نکالتا ہوں۔" ثناءاللہ سے کہہ کر وہ آگے بڑھا۔

PBS کے پراجیکٹ پر کام بہت اچھا جا رہا تھا۔ دوسرا سوشل میڈیا کی وجہ سے انھیں آگاہی مہم چلانے میں بہت آسانی ہوئی تھی اور ملک کے کئی شہروں میں PBS کے کیمپ لگ چکے تھے۔ اگلا کیمپ کس شہر میں اور کہاں لگنا ہے؟ اس کے لیے لوگ کہاں سے آنے ہیں؟ کتنے لوگ رضاکارانہ طور پر کام کریں گے؟ اس ایریا کی ٹیم میں کتنے لوگ ہونگے۔۔۔ سب تفصیلات دیکھنے کے بعد روحان، صہیب کو شاباش دیتا ہوا آگے بڑھا۔ اگلا ٹیبل مومل کا تھا جس کا مسئلہ بھی ثناءاللہ جیسا تھا کہ اسٹوڈنٹس چاہتے تھے انھیں کیس لا کر دیے جائیں تو وہ کام کریں گے۔

www.novelsclubb.com

"مومل! آپ صرف استاد ہیں اور آپ کا کام اسٹوڈنٹس کی رہنمائی کرنا ہے۔ جابز کے لیے اور کیس لینے کے لیے آپ کے اسٹوڈنٹس کو اس قابل ہونا چاہیے کہ لوگ خود اس کے پاس کیس لے کر آئیں۔ اب پریکٹیکل لائف میں آپ ان کی مدد نہیں کر سکتیں۔ کنویں کے مینڈک!" اسے آج سب

ہی کنویں کے مینڈک لگ رہے تھے کہ کوئی ان کے لیے بات کرے، کوئی ان کا کام کرے، خود وہ آگے بڑھ کر نہیں دیکھنا چاہتے کہ زندگی نے ان کے لیے کیا کیا رکھا ہوا ہے؟ یہ دنیا کتنی وسیع ہے۔

"لیکن آپ کا کیس... کیا میں آپ کی وکیل بن سکتی ہوں؟"

آہ اس کا کیس! وہ تو بھول ہی چکا تھا۔

"No offense!" وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔

"آپ مجھے بہت مہنگی پڑیں گی۔" پھر وہ ہنسا جیسے شائستہ طور پر منع کر رہا ہو کیونکہ مومل اس کا کیس بغیر پیسوں کے لڑتی۔

"سر! آپ کے لیے ڈسکاؤنٹ رکھوں گی لیکن فیس لوں گی۔"

"بہت بہتر! اپنی فیس کا میسج کر دیجیے گا مجھے یاد نہیں رہے گا۔ آج ہی آپ کے اکاؤنٹ میں فیس ٹرانسفر کروا دوں گا۔ اس کے بعد کیس ڈسکس کروں گا۔"

"دراصل فیس پیسوں کی صورت میں نہیں لے رہی! آپ DOP کی ٹیم کے ساتھ میرے گھر میں لنچ پر انوائیٹڈ ہیں۔ بس وہاں آجائیں اور سمجھیں فیس ہو گئی۔"

"ناٹ پاسیبل مومل! آپ سب اپنا کام اچھے سے کرتے رہے ہو ماشاءاللہ۔ آپ لوگوں کے پاس ابھی ہینگ آؤٹ کا وقت ہے۔ انجوائے! پر میں بالکل بھی کہیں جانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔"

وہ واقعی اتنی چھٹیوں کے بعد خود کو بہت پیچھے دیکھ رہا تھا۔

"سر! آپ یہ دعوت ادھار رکھ لیں۔ جب آپ فری ہونگے باقی سب بھی تب ہی ساتھ چلیں گے۔"

"ایک تو تم لوگ مجھے باس کے بجائے دوست سمجھتے ہو۔ میں نہیں گیا تو قیامت نہیں آئے گی۔ آپ لوگ اپنا پلان کینسل مت کریں۔"

"اس کا مطلب آپ آئیں گے؟" وہ پرجوش سی بولی۔

"باس سے پوچھامت کرو کہ کیا آپ کو دعوت پر بلا سکتی ہوں؟ بلکہ انھیں بتایا کرو اور ساتھ میں لالچ دیا کرو کہ دعوت پر ہر چیز بنانے میں کوکین کی خاصی مقدار استعمال کی جائے گی۔" خبیب ہنستا ہوا آیا اور روحان کے کندھے پر ہاتھ مارا جس سے وہ تھوڑا غیر آرام دہ ہوا۔ جسم میں ابھی تک آرام نہیں آیا تھا۔

"ہم دونوں بہت فنی لگ رہے ہیں۔" خبیب ہنسا۔ روحان نے بس ایک نگاہ اس پر ڈالی۔ اس کا چھٹیوں کا سارا کام کور تھا اسی لیے وہ چل تھا لیکن روحان کا کام ڈبل ہو چکا تھا۔

"اور ایسا DOP کی ساری ٹیم کہہ رہی ہے۔" خبیب نے مزید کہا۔

"تم کل قبائلی علاقوں میں جا رہے ہو؟" روحان کو یاد آیا۔

"جی جناب!"

www.novelsclubb.com

"تمہیں ٹاک شوز کرنے میں کیا تکلیف ہے؟ آرام سے گھنٹہ ایک پاکستان کی سیاست پر بات کرو، تبصرے لو۔ مختلف پارٹیوں کو لڑواؤ اور بس بات ختم۔ یہ ہر دوسرے دن میرا خرچہ کروانا ضروری ہوتا ہے؟" وہ فکر مند تھا لیکن بظاہر خفگی سے کہہ رہا تھا۔

"پہلی بات یہ کہ میں اپنے خرچے پر جاؤں گا۔ دوسری بات یہ کہ ہماری عوام ٹی وی نیوز پر اندھا اعتماد کرتی ہے۔ ہمارا میڈیا عوام کو وہی دیکھاتا ہے جو وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیسا ہو گا اگر میں انھیں سوچ کا ایک نیا سرا تھما دوں؟"

"مثلاً؟"

"مثلاً؟ زینب ادھر آؤ!" اس نے دور کھڑی زینب کو آواز لگائی جو منہ بسورتی ہوئی ان تک آئی۔ اسے خبیب بالکل بھی پسند نہیں تھا کیونکہ اسے وہ بہت شوخا لگتا تھا۔ ہر وقت اس کے باس کے سر پر موجود!

www.novelsclubb.com

"کل ہم ایک پراجیکٹ پر بات کر رہے تھے قبائلی علاقاجات کی عورتوں کو خود مختار کرنے کے بارے میں! میں نے اس پر کام مکمل کر لیا ہے کیونکہ مجھ میں بھی باس والے جراثیم پیدا ہو گئے ہیں اور میں بھی لیٹ نائٹ اول (owl) بن گیا ہوں۔ خیر پراگریس یہ ہے کہ ہم کل ہی وہاں جا کر چند ایک گھروں میں بات کریں گے۔ ساری تفصیلات میں نے محترمہ زینب کو میل کر دی ہیں اگر تو ممکن ہوا۔۔۔" وہ اسے بتانے لگا اور آخر میں زینب سے کہا۔

"وہ پٹھان لوگ ہیں اور اپنی عورتوں کو کبھی ایسے کام نہیں کرنے دیں گے اس لیے ان علاقوں کے لیے جو بھی پلان ہے اسے تبدیل کر دو یا سرے سے ختم ہی کر دو۔" روحان نے سنجیدگی سے اس کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"جانے میں حرج ہی کیا ہے؟"

"وہاں کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ وہاں نیشنلسٹ موومنٹ چل رہی ہیں۔ فوج شاید وہاں تک نہ جانے دے۔"

"اللہ پر بھروسہ رکھیں روحان بھائی! اگر کسی غائب دماغ انسان نے گولی چلا بھی لی تو وہ مجھے بچا لے گا اور وہاں پہنچنا کیسے ہے میں نے سب سیٹ کر لیا ہے۔"

"بکواس کر والو تم سے۔ زینب جو پلان ہے پہلے مجھے دکھالو۔" اس نے خبیب کو اگنور کر کے زینب سے کہا۔ زینب یس باس کرتے وہاں سے چلی گئی۔

"پاکستان کی تقریباً اڑتالیس فیصد آبادی عورتوں کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے مردان عورتوں کو دنیا کیوں نہیں دیکھنے دیتے؟ کیوں کنویں کا مینڈک بنا کر رکھا ہوا ہے؟ کیوں خود سے آگے بڑھتا ہوا برداشت نہیں کر سکتے؟" خبیب اونچی آواز سے کہہ رہا تھا۔

کل سے کنویں کے مینڈک کی کہانی سننے کے بعد سب کی زبان پر یہی چڑھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ ایک مرد دوسرے مرد کو جانتا ہے۔" روحان نے سنجیدگی سے کہا۔ زینب نے چند پرنٹڈ پیپرز روحان کو تھمائے۔

"سب مرد بے غیرت تو نہیں ہوتے روحان سر! ہمیں اپنی ماؤں بہنوں کی عزت کی پرواہ ہے تو باہر کی عورت کی اس سے زیادہ پرواہ ہے۔ ہم میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں جو راہ چلتی عورت کو بری نظر سے نہیں بلکہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"

"بس کچھ مرد یہی چاہتے ہیں کہ باہر کا مرد اس کے گھر کی عورت کی پرواہ نہ کرے۔ گندی نظر سے نہیں دیکھتا تو عزت سے بھی مت دیکھے۔ ناؤ کینسل یور پلان!" ہاتھ میں تھامے پیپرز خبیب کو تھماتا وہ آگے بڑھ گیا۔

"آپ ڈرپوک نہیں ہیں سر بس میرے لیے فکر مند ہیں۔ میں ایک کوشش تو ضرور کروں گا۔" اس نے روحان کی پشت گھورتے ہوئے عزم سے کہا۔

www.novelsclubb.com

*****

"کیا یہاں کوئی فلم چل رہی تھی؟" عاشی کی آواز نے ماحول میں چھائی خاموشی کو توڑا۔ وہ آگے آتے ہوئے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ نور بھی آگے آگئی۔ آیان کرسی سے اٹھا اور سلائڈنگ ونڈو کھول کر باہر ٹیرس پر چلا گیا۔ اسے تازہ ہوا کی شدید ضرورت تھی۔ دل کو آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

"اسے کیا ہوا؟" عاشی اب لیپ ٹاپ کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ اگر واقعی فلم تھی تو اس کا نام نوٹ کر لے۔

"عاشی! چپ کر جاؤ۔ مریم سب خیریت ہے؟" نور نے اسے ڈپٹتے ہوئے مریم سے پوچھا۔ مارک کچھ لینے کے لیے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

مریم نے گہرا سانس لیا۔

"مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا کہ ادھر کیا ہوا ہے۔" پھر اس نے شروع سے آخر تک ساری بات بتا دی۔

نور کے چہرے پر حیرت سی حیرت تھی۔ کیا فوجی ایسے بھی مشنز ہینڈل کرتے ہیں؟

"کیا پاکستان میں دھماکہ ہوا ہے یا فوجی آپریشن؟" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔ مریم کا جواب ابھی راستے میں تھا کہ اس نے اقبال عالم کو بھی کال لگا کر یہی سوال پوچھا۔ انھوں نے صاف انکار کیا اور نیوز چینل بھی لگا لیا لیکن پاکستان میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے غلط فہمی کا کہہ کر کال بند کی تو عاشی پوچھ رہی تھی۔

"اس کا مطلب آیان سکندر فوج کے کام نہیں آسکا؟" نور کا دل زور کا دھڑکا۔ ایسا نہیں ہو سکتا! وہ آیان کو کامیاب دیکھنا چاہتی تھی۔ کیوں؟ اس کا جواب اسے معلوم نہیں تھا۔

"اس نے کوشش کی تھی۔" مریم نے آہستگی سے کہا۔

"لیکن دل سے کام نہیں کیا۔" عاشی ہنوز ایسے ہی کہہ رہی تھی۔

"تم تو چپ کرو عاشی!" نور نے خفگی سے اسے کہا اور اس طرف چلی گئی جہاں آیان گیا تھا۔

سلائیڈنگ ڈور کے باہر پودے رکھے ہوئے تھے جو وہاں سے منظر میں جان ڈال رہے تھے۔ نور نے شیشیے کے دروازے پر دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کی پشت سے ناک کیا تو آیان نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ریلنگ کے اوپر جھکا ہوا تھا جیسے آنکھ سے نکلنے والے ہر آنسو کو سیدھا زمین پر گرنے کا راستہ دے رہا ہو۔

"آجاؤ فجر!" اس کا لہجہ کسی بھی جذبے سے عاری تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ چلتی ہوئی اس سے قدرے فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔

"پتہ نہیں! لگتا ہے دل ٹوٹا ہے۔"

"اور کس نے توڑا ہے؟"

"آیان سکندر نے۔"

"اب آیان سکندر کی کیا سزا ہے؟" وہ چند لمحے خاموش رہا۔دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی لیکن نورالفجر کو جواب چاہیے تھا۔

"اس کی وردی اس سے واپس لے لی جائے۔"

"کیا کوئی دوسرا راستہ نہیں نکل سکتا؟"

"آیان سکندر کو دوسرا موقع کوئی بھی نہیں دیتا فجر!" نور خاموش ہو گئی۔

وہ ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگائے آیان کے بائیں جانب کھڑی ہو گئی اور آیان سامنے والی بلڈنگ کے شیشوں کو دیکھے جا رہا تھا۔اس کا چہرہ ابھی تک سرخ اور رنجیدہ سا تھا۔

"تم نے تو اپنی پوری کوشش کی ہے نا..." آیان کو اداس دیکھ کر نا جانے کیوں اسے تکلیف ہوئی تھی۔

"یہاں پر کوشش کرنا معنی نہیں رکھتا۔ یہاں پر ہر حال میں کر گزرنا معنی رکھتا ہے۔"

"مجھے اُمید ہے کہ وہ تمہیں دوسرا چانس ضرور دیں گے کیونکہ..." آیان کا فون بجا اور وہ خاموش ہو گئی۔

"آہ!... جنرل عاصم کی کال۔" وہ تکلیف سے بولا کہ اس وقت وہ ان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کال اٹھاؤ!"

"یہ انسان ہمیشہ مجھے عروج پر دیکھنا چاہتا تھا فجر! میں اپنے زوال کا قصہ کیسے سناؤں؟" وہ خود سے شکوہ کناں تھا۔ وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ بھی آیان سکندر کا عروج دیکھنا چاہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں بات کر سکتی ہوں؟"

"تم کیا بات کرو گی؟"

"مجھے اپنی کوئی بات کرنی ہے۔" اس نے نہیں بتایا وہ چھوٹی سی سفارش کرے گی۔

"شیور!" آیان نے اپنا فون اس کی طرف بڑھایا۔ نور نے فون تھام کر کال آنسر کی۔

"تم اتنے بیوقوف کیسے ہو سکتے ہو آیان؟ تم کچھ بھی سمجھ نہیں سکے؟ وہ سب ٹریپ تھا۔ پلین تھا اور تم آسانی سے اس میں پھنس گئے؟" وہ شدید غصّے میں تھے۔

"ہیلو..." اس نے گلا صاف کیا۔ "السلام علیکم انکل! میں نور الفجر بات کر رہی ہوں۔ پلیز آپ آیان کو ایک موقع اور دیں۔ وہ بہت اچھا آفیسر ہے۔ میں نے اسے وطن کے لیے جان دینے والا پایا ہے..."

"اوہ نور بچے! کیسی ہو آپ اور پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" ان کا لہجہ یکدم شیریں ہو گیا تھا جیسے وہ کبھی غصہ ہوئے ہی نہیں اور ایسے ہی بات کرنے لگے جیسے وہ ہمیشہ نور الفجر سے بات کرتے تھے۔ شفقت سے، محبت سے، نرمی سے۔

www.novelsclubb.com

"جی انکل سب اچھا ہے۔آپ آیان کو ایک موقع اور دیں پلیز..."آیان ہکا بکا سا اسے دیکھ رہا تھا۔

اس نے تو اسے ایک موقع مانگنے کو نہیں کہا تھا اور نور کو لگا تھا ابھی کچھ نہ کیا تو وہ آیان کے لیے کبھی کچھ نہیں کر سکے گی۔

"آیان کہاں ہے اس وقت؟"

"وہ یہیں ہے۔آپ سے شرمندہ ہے بس اسی لیے بات نہیں کر رہا۔"

"فون اسپیکر پر کرو بیٹا! کم از کم وہ مجھے سن تو لے۔"

"جی انکل!"نور نے تابعداری سے فون اسپیکر پر کیا اور دایاں ہاتھ بڑھا کر اپنے اور آیان کے درمیان میں کر لیا کہ اب وہ دونوں سن سکتے تھے۔آیان نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں میچ کر کھولیں۔وہ کبوتر نہیں بن سکتا تھا۔وہ حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتا تھا۔

"مبارک ہو سکواڈرن لیڈر! تم جیت گئے ہو۔ تم اپنے ٹیسٹ میں پاس ہو گئے ہو۔" آیان نے شاک سے نورالفجر کو دیکھا اور نورالفجر اچھنبے سے اسے دیکھنے لگی۔ دونوں کو سمجھ نہیں آیا کہ جنرل عاصم کیا کہہ رہے ہیں لیکن دونوں کو سمجھ آ گیا کہ انھوں نے کچھ اچھا کہا ہے۔

"ائیر مارشل نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ بغیر کسی وجہ کے تمہیں اس پراجیکٹ سے الگ نہیں کریں گے اور اسی لیے تمہارا ایک ٹیسٹ لیا جائے گا۔ انٹیلیجنس ٹیسٹ، کرائسز مینجمنٹ ٹیسٹ، پریشر ہینڈلنگ ٹیسٹ، اسمارٹنیس ٹیسٹ، ٹیم مینجمنٹ ٹیسٹ وغیرہ اور یقین کرو وہ تمہاری پرفارمینس سے اس قدر مطمئن ہیں کہ مجھ سے معافی مانگ رہے تھے کہ انھوں نے میرے انتخاب پر یقین نہیں کیا۔ سمجھو اگلے سال تک انشاءاللہ ونگ کمانڈر کے عہدے پر پہنچ جاؤ گے۔ میں تمہاری صلاحیتوں کا پہلے بھی قائل تھا اب فین ہوں آیان! تم نے میرا سر جھکنے نہیں دیا۔ اللہ تمہیں سلامت رکھے اور تمہیں کوئی سیکنڈ چانس کی ضرورت نہیں ہے۔ نور تمہیں بھی اس کی سفارش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ دونوں ہونق سے، ششدر سے بس سنے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جیسے زندگی کی نوید ملی ہو

جیسے بہار کے پھول کھلے ہوں

جیسے صحرا میں پانی پھوٹ پڑا ہو

جیسے آسمان سے آب رحمت اترا ہو

جیسے چاروں طرف ہریالی آگئی ہو

نور نے آیان کو دیکھا جو ابھی تک شاک کی کیفیت سے باہر نہیں نکلا تھا۔وہ فوج میں نہیں تھی کہ ساری بات صحیح سے سمجھ پاتی لیکن اسے اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ آیان کا سرپرائز ٹیسٹ ہوا تھا جیسا کبھی سکول میں کوئی ریاضی کی ٹیچر لے لیا کرتے تھے اور آیان اس ٹیسٹ میں پاس ہو گیا تھا۔

کال کب کی بند ہو گئی تھی اور نور کو ہوش آیا تھا۔

"کیا مراقبے میں چلے گئے ہو؟"

"ہوں؟ نہیں۔۔۔ کیا کہہ رہی تھیں؟" اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا بول رہا ہے لیکن اس کا چہرہ اب خوشی سے تمتما رہا تھا۔

"کیا سب ٹھیک ہو گیا؟"

"کرے (ہاں)!"

"دیباک (زبردست)" نور نے خوشی سے کہا اور گلاس ڈور سے اندر دیکھا جہاں عاشی نئے آنے والے کورین کو گھور رہی تھی جو مریم سے آیان کا پوچھ رہا تھا۔ اسے بھی مریم کے گھر لگی تصویروں میں دیکھ رکھا تھا۔ آیان اور مارک کا تیسرا دوست... کم جن ینگ! اس کے بالوں کا رنگ مسٹرڈ تھا۔ مارک کے بالوں کا رنگ کیا تھا آج؟ جب آئی تھی تب نہیں دیکھا تھا چلو اب دیکھ لے گی۔

www.novelsclubb.com

نور نے آیان کا فون اسے واپس کیا اور وہ دونوں آگے پیچھے چلتے اندر آئے۔ اب آیان سب کو وضاحت دے رہا تھا کہ اصل میں معاملہ کیا تھا۔ نور بھی خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ اتنے سوالوں میں

سے اسے صرف اسے ایک سوال کا جواب چاہیے تھا کہ کیا مارک اس قدر بھروسے والا آدمی ہے کہ آیان اس کے سامنے اپنے ملک کی آرمی کا کام کر سکتا ہے؟ سوال کو پھر کسی وقت پر چھوڑتے ہوئے اس نے عاشی سے سیئول ٹاور پر چلنے سے پہلے ان تینوں سے بھی پوچھنے کا کہا کیونکہ سوات میں آیان اور اس کے دوستوں نے بھی اس سے پوچھا تھا۔اسے یقین تھا کہ وہ منع کر دیں گے لیکن پوچھنے میں کیا حرج تھا۔

"آرڈر آرڈر آرڈر۔۔۔ہم نے آج نامسن ٹاور پر جانے کا پلان بنایا ہوا ہے اور مریم ہمارے ساتھ جائے گی۔آپ تینوں کو بھی ساتھ چلنے کی آفر دی جاتی ہے۔منظور ہے تو تیاری پکڑو ورنہ گھر رہ کر موج مستی کرو۔"عاشی نے اعلان کرنے والے انداز میں ان سے پوچھا جس پر تینوں کے درمیان نظروں کے تبادلے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جن ینگ تو ہر پل تیار تھا لڑکیوں کے ساتھ جانے کے لیے جھٹ سے بولا۔

"آپ کی کمپنی میں کچھ اردو سیکھنا میرے لیے قابل فخر ہو گا مس..."اسے عاشی کا نام نہیں پتہ تھا۔

"عائشہ!" عاشی نے فوراً ہی کہہ دیا۔

"گھن چانا۔(ٹھیک ہے)" جن ینگ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"آئی ہوپ ہمارے ساتھ چلنے سے تم لوگوں کا پلان خراب نہیں ہوگا!" آیان نے تحفظات لیے انداز میں کہا۔

"مجھے ایک ہینڈسم کورین کی کمپنی درکار ہے تم فکر نہ کرو ہمارا کوئی پلان خراب نہیں ہوگا۔" عاشی نے سرگوشی میں آیان سے کہا تو وہ ہنسا۔عاشی کا اشارہ جن ینگ کی طرف تھا۔

"کیوں نہیں! بس ہمیں پانچ منٹ دو۔" آیان نے کہا اور نور کے پاس سے گزرتے ہوئے اس سے بھی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ساتھ چلنے میں مسئلہ تو نہیں ہے؟"

"میں نے کونسا گود میں اٹھا کر لے جانا ہے۔مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے؟"اس نے اب لاپرواہی سے کہا۔ کچھ دیر پہلے والی فکر مندی کا اس کے چہرے پر شبہ تک نہیں تھا۔وہ جتنی جلدی اپنے خول میں چھپ جاتی تھی اتنی ہی جلدی سب سے گھل مل بھی جاتی تھی کیونکہ وہ نورالفجر عالم تھی اور اسے معلوم تھا اس نے کہاں، کیسا رویہ رکھنا ہے۔

آیان سر ہلا کر مسکرا کر آگے بڑھ گیا اور لونگ روم میں رکھے یوشیپ کے صوفے پر کالے رنگ کا کوٹ دیکھا اور بس ایک نظر مڑ کر دیکھا کہ کس کا کوٹ ہے۔جن ینگ اور عاشی نے اپنے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور وہ کوٹ کس کا تھا؟زیر لب مسکراتے ہوئے وہ کمرے میں چلا گیا۔نور نے مریم کے لیے لایا گیا گفٹ اسے دیا اور اسے بھی جلد ہی تیار ہونے کا کہا۔مارک اور مریم بھی چلے گئے۔جن

www.novelsclubb.com

ینگ بھی اس کمرے میں چلا گیا جہاں آیان گیا تھا۔ان سب نے تیار ہونے میں کم از کم دس سے پندرہ منٹ لگانے تھے۔وہ دونوں باہر ٹیرس پر آکر سیلفیاں بنانے میں مصروف ہو گئیں۔تقریباً دس

منٹ تک سب ہی تیار ہو کر باہر آ گئے۔اس نے بس ایک نظر سفید شرٹ پر کالا کوٹ پہنے آیان کو دیکھا تھا۔(وہ صرف کوٹ پہننے گیا تھا پھر بھی دس منٹ لگا لیے۔ایڈیٹ!)

نور نے صوفے پر سے اپنا کوٹ اٹھایا اور اسے بائیں بازو پر رکھا۔کالی جینز پر اس نے سفید رنگ کا گھٹنوں سے نیچے تک آتا کھلا فراک پہنا ہوا تھا اور سر پر کالا حجاب رکھا ہوا تھا۔اتنے مہینے گزر گئے تھے لیکن نور الفجر کا حجاب نہیں اترا تھا۔وہ کوریا کے رنگ میں نہیں رنگی تھی اور اسے فخر تھا خود پر!بیک پیک کندھوں پر ڈالا اور اب وہ اپنے ڈی ایس ایل آر کی سیٹینگ چیک کر رہی تھی۔

"چلیں؟"سب آ گئے تو عاشی نے پوچھا۔

"مارک تم لڑکیوں کو گاڑی میں لے کر میانگ ڈانگ اسٹیشن تک پہنچو۔کم جن اور میں بس میں آ جاتے ہیں۔"آیان نے سب کی آسانی کے لیے کہا کیونکہ کار میں وہ چھ لوگ نہیں آ سکتے تھے۔

*****

کم جن ینگ کی الیکٹرک کار میں مارک کے ساتھ وہ تینوں تھیں۔ باقی دونوں بس سے ہی آرہے تھے۔

"نور یہ تو بڑی مہنگی کار ہے۔" عاشی تو اس سرخ رنگ کی کار کو اندر باہر سے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"شش... مہنگی اسی لیے ہے کیونکہ الیکٹرک کار ہے۔" نور نے آہستہ سے اس کے کان میں کہا۔

عاشی کا ہر جگہ اسے یہ بتانا لازمی تھا کہ ہم پاکستانی پینڈو ہیں اور وہ جی بھر کر بدمزہ ہو جاتی تھی۔

"یہ سب اتنے امیر کیسے ہیں؟"

"جن ینگ ساؤتھ کوریا کے ایکس پریزیڈنٹ کا بیٹا ہے عاشی اسی لیے۔" اس نے گھور کر بتایا۔

"اوہ۔۔۔ اتنا امیر ہے تو کورین ملٹری میں کیا کر رہا ہے؟" عاشی نے حیرت سے پوچھا کیونکہ اسے علم تھا کہ پاکستان کی طرح کوریا میں کسی کو فوج میں جانے کا اتنا شوق نہیں تھا۔ یہ لوگ اپنی زندگی اپنے حساب سے عیش و عشرت میں گزارنا چاہتے ہیں۔

"اس بارے میں تو مارک ہی بتا سکتا ہے۔"نور نے مارک کو بھی گفتگو میں گھسیٹا۔آج مارک کے بال ہلکے بھورے رنگ میں تھے اور اس کو رین پر بھلے لگ رہے تھے۔

"ہمارے ہنگل میں ملٹری کو کم از کم دو سال سرو کرنا ہر فرد کے لیے ضروری ہے جسے ہر حال میں پورا کرنا ہوتا ہے یعنی mandatory military training۔۔۔تم لوگوں کو پتہ ہی ہو گا چند سال پہلے ہی کے۔پاپ (کورین سٹارز) کے لیے یہ اصول بدلا گیا ہے ورنہ ہر اٹھارہ سے اٹھائیس سال کے شخص کے لیے یہ ملٹری ٹریننگ اہم ہے اور ہر حال میں لینی ہی پڑتی ہے۔"مارک سے کورین میں سوال پوچھا تو اس نے بتایا۔

"اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟"عاشی نے بیچ میں ہی سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ 1957 سے ہمارے قانون کا حصّہ ہے اور تب سے اسے فالو کیا جا رہا ہے۔ہاں وقتاً فوقتاً کسی کسی کو اس ٹریننگ سے چھوٹ بھی مل جاتی ہے اگر وہ ملک کی اکنامی کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہا ہو یا کوئی انٹرنیشنل گیمز وغیرہ کے کھلاڑی ہوں۔اس کے علاوہ کوریا کے سر پر جو نیوکلیئر وار کا خطرہ منڈلا

رہا ہے اس کے بارے میں لوگ واقف ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں ساؤتھ کوریا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نارتھ کوریا کے ساتھ ہم ابھی تک حالت جنگ میں ہیں، ان سے ہمیں خطرہ ہے۔ اس لیے دوسری جنگ عظیم اور کورین وار کے بعد سے امریکہ ہمارے ساتھ کھڑا ہوا ہے اور اس کی کئی بیسز ہمارے ملک میں ہیں۔"

"ہونہہ! امریکی غلام۔" نور کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے خود سے بولی۔ اسے کورین مینڈیٹری ٹریننگ کے بارے میں معلوم تھا اور مزید جاننے کا شوق نہیں تھا۔

وہ اس وقت آیان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ کم از کم ہمارے ملک کے آرمی آفیسر کو اپنا مشن کسی ایسے ملک کے فوجی کے سامنے نہیں کرنا چاہیے جو امریکیوں سے انسپائر ہو اور کوریا کے امریکہ سے بہت مضبوط تعلقات ہیں۔ اسے معلوم تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو تم لوگ اس ٹریننگ سے ڈسپلنڈ رہتے ہو اور ضرورت کے وقت کام پڑنے پر اس ٹریننگ کو اپنے کام میں لا سکتے ہو۔ ویسے نارتھ کوریا کے ساتھ تم لوگ جنگ ختم نہیں کر سکتے ؟ متحدہ کوریا بن جائے گا؟" عاشی نے مارک سے پوچھا تو وہ ہنسا۔

"ایسا ممکن ہو سکتا ہے اگر کوئی بڑی جنگ ہو اور لاکھوں لوگ مارے جائیں۔ فی الحال تو حالات ایسے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اصل کوریا کے لوگ ہیں اور یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ اصل کوریا کے لوگ ہیں۔ متحد ہونے والے آپشن پر کوئی غور نہیں کرتا۔"

"سو سیڈ۔۔۔ ویسے مارک تمہاری اور آیان کی دوستی کیسے ہوئی؟" نور نے افسوس کرنے کے بعد پوچھا۔ اسے کوریا کے اندرونی مسائل جاننے کے بارے میں کوئی شوق نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"تین سال پہلے امریکہ میں ہم ملے تھے۔ شروع میں کوئی خاص بات چیت نہیں تھی لیکن جب آیان UAF کے پراجیکٹ سے جڑا تب سے وہ میرا اور جن ینگ کا جگری یار بن گیا ہے۔ آئی مسٹ سے آیان کے ملنے سے پہلے پاکستانیوں کا امیج میری نظر میں بہت خراب تھا۔ جب کسی پاکستانی سے ملتا

تھا ایک ہی خوف رہتا کہ یہ دہشت گردوں کے ملک سے ہیں۔ پھر میرا خیال بدلا۔ میں نے اور جن ینگ نے نئے سرے سے پاکستان کی تاریخ پڑھی پھر ہمیں معلوم پڑا عام پاکستانیوں کی کوئی غلطی ہی نہیں ہے یہ سب غلطیاں کچھ دوسرے ممالک کے باہمی تعاون کی ہیں کہ پاکستان پر جنگ مسلط کی جاتی ہے پر انڈیا سے نا جانے تم لوگوں کو کیا مسئلہ ہے ہر جنگ پاکستان کی شروع کی ہوئی ہے۔" وہ فیئر سا تجزیہ دے رہا تھا۔

"میں نے صرف آیان کے بارے میں پوچھا تھا۔" نور نے اسے یاد دلایا کیونکہ انڈیا سے اس کا بھی اللہ واسطے کا بیڑ تھا اپنے کشمیر کی وجہ سے!

"آیان اچھے وقتوں میں بننے والا ایک مخلص انسان دوست ہے اور میں اس کی دوستی کی قدر کرتا ہوں۔ کبھی اس کی زندگی پر نظر ڈالوں تو خاصا بیوقوف لگتا ہے لیکن وہ کہتا ہے لوگوں کی نظروں میں بے وقوف ہی بنے رہنا چاہتا ہوں۔ اس سے جناب کی انرجی ضائع نہیں ہو گی اور وہ اپنے کام پر فوکسڈ رہے گا۔"

www.novelsclubb.com

"مریم آیان کی وجہ سے تمہاری زندگی میں آئی۔تم نے انکار کیوں نہیں کیا؟"

"مریم جیسی لڑکی کے لیے انکار کرتا تو شاید ساری زندگی پچھتاتا۔اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔"

"تم واقعی مسلمان ہو؟"

"ڈونٹ ٹیل می ابھی تک تم مجھے عیسائی سمجھ رہی تھی؟"

"نہیں میں تمہیں atheist(لادین) سمجھتی تھی۔"

"چھوٹی سی تم ہو اور باتیں کتنی خطرناک کرتی ہو۔اگلے کی دل دھڑکنے کی سپیڈ بڑھا دیتی ہو۔"مارک نے کہا تو وہ ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"تم ڈر گئے؟مریم تو کہتی ہے بڑے بہادر ہو۔"

"نور!"مریم نے گردن موڑ کر اسے گھورا۔

"اوکے اوکے! میں مارک کو کچھ نہیں بتا رہی کہ مریم اس کے ساتھ کتنا خوش ہے۔"نور کی بات پر مارک بھی ہنسا۔

"مریم میری ایسی تعریف نہیں کر سکتی نور الفاجر لکھوالو۔"وہ کہنے لگی تھی کہ میرا نام تو ٹھیک سے لیا کرو لیکن گاڑی رک گئی اور وہ منزل تک پہنچ گئے۔

******

سیئول ٹاور کا دوسرا نام نامسن ٹاور بھی ہے جسے این-ٹاور کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ سیئول کا دوسرا بلند ترین سیاحتی مقام ہے جو سمندر کی سطح سے 400 میٹر بلند ہے۔یہ ٹاور 1971 میں نامسن کے پہاڑوں کے درمیان میں بنایا گیا تھا جو کوریا میں سب سے زیادہ وزٹ کیا جانے والا سیاحتی مقام ہے۔یہاں سیاح بیک وقت دو مختلف نظاروں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ایک تو این۔ٹاور سے نامسن کے پہاڑ بہت دلکش نظر آتے ہیں اور دوسرا اس ٹاور کی نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ بلندی پر ہونے کی وجہ سے یہاں سے پورے سیئول کا نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے۔یہاں سے سیئول بہت

چھوٹا اور پہنچ سے دور نظر آتا ہے۔ سیئول کی بڑی بڑی بلڈنگز جو زمین پر کھڑے ہونے سے آسمان سے بادلوں میں چھپتی ہوئی نظر آتی تھیں یہاں سے ان کا اینڈ پوائنٹ بہت آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔

رات کے وقت یہ ٹاور روشنی میں ڈوب جاتا تھا اور اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے تھے۔ دور سے اس ٹاور کو دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ صرف دیکھنے کے لیے کوئی یادگار ہے اور اس کا اوپر والا مینار اس طرز میں تھا جیسے وہ کوئی میزائل ہے جو دیکھنے میں بہت چھوٹا اور ایک ہی نظر آتا تھا لیکن اس کے اندر دنیا سموئی ہوئی تھی۔

نامسن ٹاور تک جانے کے تین طریقے ہیں۔ کیبل کار، بس اور پیدل چلنا! اگر بس کا استعمال کیا جائے تو وہ ٹاور تک بہت لیٹ پہنچتی ہے۔ اگر آپ پھرتیلے ہیں اور چل کر جا سکتے ہیں تو آپ کو وہاں چل کر جانا پڑے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ آپ ساتھ ساتھ قدرتی نظاروں کو انجوائے کرتے ہوئے جائیں

www.novelsclubb.com

گے اور پانچ ہزار کے قریب سیڑھیاں چڑھنا آپ کو مشکل نہیں لگے گا اور تیسرا اور سب سے آسان طریقہ کیبل کار کا ہے جس سے آپ جلد ٹاور تک پہنچ سکتے ہیں۔

چونکہ ان لوگوں کا کافی وقت ضائع ہو چکا تھا اور یہاں پہنچنے تک دوپہر ہو چکی تھی اس لئے وہ کیبل کار کے ذریعے ہی جانا چاہتے تھے۔ واپسی پر وہ چلنے کے بارے میں سوچ سکتے تھے۔ ٹکٹس کم جن ینگ نے لے لیے تھے اور یہ ان لوگوں کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت رش کم تھا اور انھیں ٹکٹس آسانی سے مل گئے تھے ورنہ وہاں پر آنلائن ٹکٹس کی بکنگ کی جاتی تھی کیونکہ این۔ سیئول ٹاور کوریا میں سب سے بڑا ٹورسٹ اٹریکشن سپاٹ ہے۔

ایلیویٹر سے آنے کی بجائے ان لوگوں نے سیڑھیوں سے جانا آسان سمجھا کیونکہ صرف تین فلور تھے اور ایلیویٹر کے باہر بوڑھے لوگ کافی تعداد میں کھڑے تھے۔ عاشی اور مریم باتیں کر رہی تھیں لیکن وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل رہی تھی لیکن وہ خوش تھی کہ اتنی بزی روٹین سے نکل کر آؤٹنگ پر آگئی ہے کیونکہ مسلسل کام بہت ہی تھکا دینے والی چیز ہے۔ وہ لوگ کیبل کار میں چڑھے اور وہ آگے

بڑھ گئی۔آیان کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا نورالفجر سب کے ساتھ ہونے کے باوجود وہاں نہیں تھی۔

اس کا کیمرہ بھی اس وقت عاشی کے پاس تھا جو تصویروں لے رہی تھی۔

"تمہارے بابا ٹھیک ہیں؟"نور لفٹ سے ٹیک لگائے باہر دیکھتی رہی جیسے وہ کسی اور دنیا میں ہے۔

آیان کو تشویش ہوئی۔اس نے نور کی آنکھوں کے سامنے تالی بجائی۔نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

"پاکستان کب جا رہی ہو؟"آیان نے سوال بدل دیا۔کیبل کار اب آہستہ آہستہ چلتے اونچائی کی طرف جا رہی تھی۔نورالفجر نیچے نظر آتے سبز، سرخ اور نارنجی درختوں کو دیکھ رہی تھی۔سیئول دھیرے دھیرے چھوٹا لگنے لگا تھا۔

"شاید ایک سال بعد کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں کوئی چیز پریشان کر رہی ہے؟"نور نے چند لمحے غور سے اسے دیکھا۔دل کیا سب پریشانیاں اسی کو بتادے۔پھر مارک کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"تم پاکستان کب جا رہے ہو؟"نور کی نظر اس کے جاگرز پر پڑی۔

"مارچ میں۔"

"واپس کب آؤ گے؟"اس نے پھر آیان کو دیکھا۔

"مل لا(نہیں معلوم)!"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"تو کیا ہمیشہ کے لیے جا رہے ہو؟"نور نے اس کے جوتوں پر نظر ڈالی۔اس کے جاگرز کے تسمے کھلے ہوئے تھے۔

"پاکستان جانے کے بعد اہم فیصلے ہوں گے! واپسی کا ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔"نور خاموش ہو گئی۔

اسے یاد نہیں رہا کہ اسے بتا دے اپنے لیسز بند کر لے۔

مریم عاشی سے کہہ رہی تھی۔

"تمہیں ایک بات بتاؤں پہلے مجھے چائنیز، کورین اور جاپنیز لوگوں میں فرق نہیں پتہ چلتا تھا۔اب کافی حد تک میں ان سب میں فرق کر پاتی ہوں جیسے ان کے کپڑے، میک اپ، رہن سہن وغیرہ سے۔"

"لو بتاؤ۔۔۔تم بھی میری طرح پینڈو ہو۔ تمہیں ان سب میں فرق اس لیے نہیں نظر آتا تھا کیونکہ تم بھی یہی سمجھتی تھی کہ یہ سب ایک ہی نسل کے، ایک ہی خطے کے ہیں۔" عاشی نے کیمرے میں تصویر لیتے ہوئے مریم کو بتایا۔

"ہاں ان سب کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں اسی لیے پاکستانیوں کو ایک جیسے لگتے ہیں!" نور نے مریم کے علم میں اضافہ کیا۔

"وہی تو! ایسے لگتا ہے جیسے سب نے چہروں پر استری پھیری ہو۔" مریم نے ایسے کہا جیسے اس نے واقعی کسی کورین کو چہرے پر استری پھیرتے ہوئے دیکھ لیا ہو اور اس کے ایسا کہنے پر نور نے واضح برا منایا جبکہ عاشی اور آیان ہنسنے لگے۔

مارک اور کم جن آپس میں کوئی بات کر رہے تھے۔

"مریم تم نے کسی کو چہرے پر استری پھیرتے ہوئے دیکھا ہے؟"نور نے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

اسے عمر کی بات یاد آئی تھی جب وہ اسے کوریا آنے سے روکتا تھا کہ وہ کیسے ان استری شدہ چہرے والے لوگوں کے ساتھ رہے گی۔

نور کے پوچھنے پر مریم نے ہنس کر نفی میں سر ہلایا۔نور اور اسکی کوریا کے لوگوں کے ساتھ آبسیشن!

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ کیبل کار سے اتر گئے اور اس کشادہ بلڈنگ نما ایریا سے باہر آ گئے۔سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر انہوں نے چاروں اطراف کا بھرپور جائزہ لیا۔اوپر نیچے ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔کوئی باتیں کر رہا تھا اور کوئی تصویریں لے رہا تھا، کوئی ابھی تک نور الفجر کی طرح اس خوبصورت جگہ کے سحر سے ہی باہر نہیں نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوپر جاتی سیڑھیوں کے دونوں اطراف میں ریلنگ لگی ہوئی تھی اور درمیان میں ایک سڑک جتنا راستہ بنا۔اوپر جاتے راستے کے بائیں جانب کوئی نہ کوئی چیز بنی ہوئی تھی جو کورین کلچر کو نمایاں کر رہی تھی۔دائیں طرف سے پورے سیئول کا نظارہ دیکھنے کو مل رہا تھا۔ساتھ ساتھ درخت اور پودے بھی تھے جو بہت خوبصورتی سے لگائے گئے تھے۔فضا انھیں درخت اور پودوں کی مہک سے معطر تھی۔

نورالفجر تو بس سیڑھیوں پر کھڑی ہر چیز کو دیکھتی رہ گئی۔

"اے نور ادھر دیکھو!" عاشی نے سیلفی کے لئے فون اوپر کیا ہوا تھا۔سب ہی وہاں کھڑے تھے۔نور نے بھی دونوں ہاتھوں کا وی بنا کر اپنے چہرے تک اونچا کیا اور تصویر میں شامل ہو گئی ایسے کہ وہ آیان کے پیچھے کھڑی تھی اور سب سے چھوٹی لگ رہی تھی۔دو چار تصویریں بنوا کر وہ چلنے لگے۔

"لیڈیز سلکا (سیلفی) اسٹک لیں۔" ایک کم عمر کورین جوان ان تک آیا اور آفر کی۔

نور نے اپنا کوٹ پہن لیا اور عاشی سے اپنا کیمرہ بھی واپس لے لیا۔اس کے ہاتھ میں کیمرہ دیکھ کر آیان کو کچھ یاد آیا۔

"گھم سم میدا!" عاشی نے اس نوجوان سے سیلفی اسٹک لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جواباً وہ بھی مسکرایا۔عاشی نور کا ہاتھ پکڑے آگے چل پڑی تو وہ وہ نوجوان ہکا بکا ان کے پیچھے بھاگا کیونکہ اس نے فری میں آفر نہیں کی تھی، وہ بیچ رہا تھا۔

"اس کی قیمت سات سو وان ہے۔"

"میں تو ایک وان بھی نہیں دوں گی۔"

"وے (کیوں)؟" وہ پریشان ہو گیا۔

"میں نے تو نہیں کہا تھا کہ آکر مجھے سیلفی اسٹک کی آفر کرو، خود ہی دی ہے۔" عاشی بے نیازی سے کہہ رہی تھی۔انھوں نے اس جوان کی آنکھوں میں حیرت دیکھی تھی۔

"It's my style Mam!" اس نے بے چارگی سے کہا۔

"اومیرا بچہ۔۔۔تم نے عائشہ جہانگیر کو غلط اسٹائل میں سلکا اسٹک دی ہے۔ بھئی پیسے تو میں نہیں دے رہی۔"عاشی چہرے پر سنجیدہ سا تاثر لیے بولی۔

"یہ لڑکی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے گی۔"نور بڑبڑا کر ماتھا پیٹ چکی تھی۔آیان نے اس کی حرکت کو غور سے دیکھ کر آنکھوں سے سوال کیا کہ کیا مسئلہ ہے؟نور نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو آپس میں دو تین مرتبہ رگڑ کر دیسی اسٹائل میں بتایا کہ پیسوں کا مسئلہ ہے۔آیان اس کی حرکت پر مسکرا کر سر جھٹکتا ان کے قریب آیا۔

"ہر جگہ یہ بات ضرور شو کروانا ہوتی ہے کہ تم سے بڑا بھوکا کوئی نہیں ہے؟کونسا اس نے دو سو ڈالر مانگ لیے ہیں جو بحث کر رہی ہو؟"آیان نے عاشی کو گھورتے ہوئے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے پیسے نکالے۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔" وہ خفگی سے بولی۔

"عاشی جانے بھی دو۔ میں پیسے دے دیتی ہوں۔" نور نے بھی آفر کر ڈالی۔

"کیوں تمہارا باپ دنیا کا سب سے امیر شخص ہے یا تمہارا تعلق شریف فیملی سے ہے؟"

"تم کون سے والے شریف کی بات کر رہی ہو؟"

"میں اُن شریفوں کی بات کر رہی ہوں جنکی لندن تو کیا پاکستان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔"

آیان اور نور کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ باقی سب حیرت سے انھیں دیکھنے لگے۔

"میرا تعلق بدمعاش فیملی سے ہے شریف فیملی سے نہیں۔" نور نے خفگی سے عاشی کو کہا۔

"ان کے پاس جائیدادیں نہیں قارون کے خزانے ہیں۔" آیان نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس سیلفی اسٹک بیچنے والے کو پیسے دیے اور کہا۔

"آدل (بیٹا) کوشش کرنا آئندہ ان لڑکیوں کو ایسی آفر مت کرنا۔" وہ بھی سر ہلاتا مسکرا کر چلا گیا۔

"تم لوگوں نے اس بیچارے کو ڈرا دیا ہے۔" مارک نے بھی ان پر طنز کیا۔ وہ سب اب اکھٹے اوپر کی طرف چلنے لگے۔ نورالفجر کسی کسی جگہ کی تصویر اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیتی۔

"ویسے تم لوگ بھی حد سے زیادہ شریف ہو۔" عاشی نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے انگریزی میں کہا۔

"شریف ہونا گناہ ہے؟" مارک نے پوچھا۔

"گناہ تو خیر نہیں ہے لیکن اس طرح زندگی میں مزہ نہیں آتا۔"

"آپ کے نزدیک ہم شریف کیوں ہیں؟" جن ینگ نے ہنسی روکتے ہوئے عاشی سے پوچھا۔

"تم لوگ عجیب روبوٹ ٹائپ انسان ہو۔ قانون فالو کرتے ہو، اپنے کام سے کام رکھتے ہو، کوئی پنگے والا تو سین ہی نہیں ہے ادھر۔ بہت ہی پرامن لوگ ہو بھئی!"

"کیا نہیں ہونا چاہیے؟" جن ینگ حیرت سے ابرو اچکائے پوچھ رہا تھا۔

"بورنگ سی لائف ہے یہاں تم لوگوں کی، کوئی ایڈونچر تو ہے ہی نہیں۔ ہم پاکستانی زندگی میں ہونے والے ڈراموں کو بڑا انجوائے کرتے ہیں۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کس طرح کا ایڈونچر ہم نہیں کرتے اور آپ کرتی ہیں؟"

"یار تم لوگ نہ کوئی قانون توڑتے ہو اور نہ کسی کی ہڈیاں، ٹیکس بھی دیتے ہو اور پیسے پر عیش بھی کرتے ہو، کے۔ ڈرامے بنا بنا کر اور پھر دکھا دکھا کر پاکستانی لڑکیوں کو پاگل کرتے ہو لیکن خود اس بیماری سے بچے ہوئے ہو۔ تم لوگ پھاپے کٹنیاں ٹائپ لوگ نہیں ہو، پڑوسیوں کا وائی فائی بھی ہیک نہیں کرتے۔۔۔ بہت ہی بور لوگ ہو۔" عاشی نے وہ ایڈونچر دکھائے جو اس کے مطابق ان لوگوں کو کرنے چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"ویل! آپ کہنا چاہتی ہیں کہ ہم قانون توڑیں، لوگوں کی ہڈیاں توڑیں، پورے ملک میں فری وائی فائی ہونے کے باوجود پڑوسیوں کا وائی فائی ہیک کریں، کے۔ ڈرامے کے ہیروز کو نکال کر پاکستانی لڑکوں کو ڈالنے پر غور کریں اور ہم لڑائیاں کروانا شروع کر دیں؟ بہت ہی اعلیٰ ارادے ہیں آپ کے

مس عائشہ جھانگیر! اب آپ بتائیں آپ اپنے ملک میں ایسے ایڈونچر کر چکی ہیں کیا؟" جن ینگ نے مسکرا کر پوچھا۔ باقی سب ساتھ ساتھ چلتے اوپر چڑھتے گئے۔

"ہاں بہت مرتبہ! کئی مرتبہ ٹریفک سگنل توڑا ہے (تین دفعہ چالان کٹا ہے)۔ لائسنز نہ ہونے کے باوجود گاڑی ڈرائیور کی ہے (ابا سے ہائی لیول کی بے عزتی ہوئی ہے)۔ پہلے کراچی میں اور پھر لاہور میں رہی ہوں، جس جس گھر کے سگنل آتے ہیں اس کا وائی فائی ہیک کیا ہے۔ (اسلام آباد والے پڑوسیوں کو پتہ چل گیا تھا.) کے۔ ڈراموں کی تو میں دیوانی ہوں پھر لڑائیاں کروانا تو میں نے وراثت میں پایا ہے۔ قسم سے میں نے تو بہت ایڈونچرس زندگی گزاری ہے۔" عاشی مزے لے لے کر بتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"خدا کا واسطہ ہے ہماری تھوڑی عزت رکھ لو۔" آیان نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے۔ باقی سب تو ہنس رہے تھے عاشی کے کارنامے سن کر!

"جیبال (پلیز) عاشی! اپنا منہ بند کرو۔ ہم نے ساری زندگی ایسا کوئی کام نہیں کیا۔" نور نے بھی تائید کی۔ وہ ایسی ہی تھی ہر جگہ پاکستان کا پازیٹو امیج رکھنے والی۔

"بہت ہی چھپی رستم ہو عاشی!" مریم نے بھی کہا۔

"چھپی رستم ہوتی تو ایسے منہ پھاڑ کر تم لوگوں کو سب بتا نہ رہی ہوتی۔" عاشی نے ایک ادا سے کہا۔

"چلو کوئی ایڈونچر کرتے ہیں۔" جن ینگ نے فوراً عاشی کو آفر دی جسے اس نے قبول کر لیا۔ کل

"کل (ڈیل)!" عاشی نے کہتے ہوئے ایک نظر کچھ جتانے والے انداز میں آیان کو دیکھا ضرور تھا۔ اسے بس جن ینگ کی کمپنی چاہیے تھی۔ آیان سمجھ کر سر جھٹک کر رہ گیا۔ وہ دونوں بدھسٹ ٹیمپل کی طرف گئے اور سائیڈ سے تیز تیز چلنے لگے اور جلد ہی وہ ان چاروں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

مارک مریم سے کچھ کہہ رہا تھا۔ نور اور آیان خود ہی ان دونوں سے الگ ہو گئے کہ چلو شادی شدہ جوڑے کو پرائویسی ملے گی۔

"کوریا پسند آیا؟" آیان نے ساتھ چلتے ہوئے اس سے پوچھا۔ نور نے کیمرے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"پاکستان سے کم۔"

"تم اور تمہاری پاکستان سے جذباتیت!" وہ دونوں باقی سب سے پیچھے رہ گئے کیونکہ اب وہ دونوں آہستہ چل رہے تھے۔

"کم از کم میں تمہاری طرح تو نہیں ہوں۔"

"تم میری طرح ہو بھی نہیں سکتی۔ ہماری زندگیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔"

"میں تمہاری طرح ہونا بھی نہیں چاہتی۔" نور نے رک کر خفگی سے جواب دیا۔

"مطلب؟"

"مطلب کو رہنے دو آیان سکندر! ہماری لڑائی ہو جائے گی۔"

"تم مجھ سے لڑنے کے موڈ میں لگتی ہو۔اب یہ بتاؤ اصل مسئلہ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟چند گھنٹے پہلے تک تو تم بہت اپنی اپنی لگ رہی تھی جیسے کوئی دوست مصیبت میں اپنے دوست کے لیے ہر کام کر گزرنا چاہتا ہے۔"نور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"مارک کے گھر بیٹھ کر اپنے فوجی آپریشن کرنے کا مقصد؟"

"وہ صرف ٹیسٹ تھا!"اس نے لاپرواہی سے بتایا۔

"جنرل عاصم کی کال سے پہلے تک تم نہیں جانتے تھے کہ وہ ٹیسٹ ہے یا کچھ اور!"

"ہاں میں نہیں جانتا تھا اور تمہیں میرا مارک کے گھر میں ہونے سے ایشو کیوں ہو رہا ہے؟"

"کیونکہ وہ کورین سولجر کا گھر ہے آیان اور اپنے ملک کے مشن غیر ملکی سولجر کے سامنے نہیں کیے جاتے اور تب تو بالکل بھی نہیں جب وہ امریکہ سے انسپائر ہو۔کوریا کے پاکستان سے زیادہ امریکہ سے بہتر تعلقات ہیں۔"آیان نے ساری بات سنی اور پھر ہنس پڑا۔

"اوہ تو تم مارک کی بات کر رہی ہو؟"

"تمہارے ساتھ وہی فوجی موجود تھا۔" اس نے ہنوز خفا لہجے میں کہا اور آگے چل پڑی۔

"ہاں تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ اپنے ملک کی ملٹری کا وفادار ہے اور میں اپنے ملک کی ملٹری کا۔ ہم ایک دوسرے سے مشن شیئر نہیں کرتے لیکن کچھ چھپاتے بھی نہیں ہیں۔ میں یہاں ان کے ساتھ مل کر کام کرنے آیا ہوں نہ کہ اپنا کام خفیہ رکھنے۔"

"بس یہ بات تھی؟" آیان اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس کے پیچھے نور کو Beacon Mounds نظر آ رہے تھے لیکن وہ صرف آیان کو دیکھ رہی تھی۔ غصے سے، دکھ سے جسے اس کی بات مذاق لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے یہ بات معمولی ہے؟"

"مارک میرا دوست ہے فجر! اور مجھے یقین ہے کم از کم وہ مجھے دھوکہ نہیں دے گا۔"

"دوست؟ کب سے دوستی ہے تم دونوں کی؟"

"الحمدللہ تین سال سے۔"

"تم لوگوں پر حد سے زیادہ اعتماد کرتے ہو آیان! بہت غیر سمجھدار انسان ہو لیکن میری دعا ہے کہ اللہ تمہارا اعتماد قائم رکھیں۔" وہ ذرا صاف گوئی کا سہارا لیتے ہوئے اسے سنا گئی پھر بھی اس کا دل رکھنے کے لیے اس نے بے وقوف کی جگہ مہذب لفظ کا استعمال کیا۔ اسے لگتا تھا سب دوست ایک جیسے ہوتے ہیں۔ وہ جو اپنا فون چیک کر رہا تھا اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"صاف کہو تمہیں میں بے وقوف لگتا ہوں جو ہر کسی پر بھروسہ کر لیتا ہوں کیونکہ مجھے لوگوں کو پڑھنا نہیں آتا۔" وہ اپنے بارے میں ایسے کمنٹس سنتا رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔" وہ خفا ہوئی۔

"آیان سکندر کو لوگ بہت بے وقوف سمجھتے ہیں فجر! تم بھی یہی سمجھتی ہو۔ واللہ مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میری ایک ہی زندگی ہے جو اللہ نے کسی خاص مقصد کے لیے دی ہوئی ہے۔ میں اسے لوگوں کو جسٹیفی کیشنز دینے کے لیے برباد نہیں کر سکتا۔ اگر لوگ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں تو سمجھتے رہیں۔ اس سے انھیں خوشی ملتی ہے تو ملے۔ آئی ڈونٹ مائنڈ تمہیں معلوم ہے آیان سکندر کی طاقت کیا ہے؟" وہ آیان سکندر تھا۔ اسے معلوم تھا کس کے سامنے خود کو بیوقوف ظاہر کرنا ہے اور کس کے سامنے سمارٹ بننا ہے۔ نورالفجر اگر اسے بے وقوف سمجھتی تھی تو اسے نورالفجر کے سامنے بے وقوف ہی رہنا چاہیے۔

"آیان تم عجیب انسان ہو۔ میں نے تمہیں تعریفی انداز میں غیر سمجھدار نہیں کہا۔"

www.novelsclubb.com

"آیان سکندر بے وقوف ہے اور یہی اس کی طاقت ہے!" وہ پراسرار سا مسکرایا۔ نور کی بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس تاسف سے اسے دیکھا۔ اسے لوگوں کے سامنے خود کو ہیرو بن کر پیش کرنا نہیں آتا تھا بس وہ خود ہی ویسا لگنے لگتا تھا۔

"اب چلیں؟" وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔ نور نے اسے خفگی سے گھورا اور کہا۔

"اپنے جاگرز کے تسمے باندھ لو۔" نور نے Beacon Mounds کو دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا تو آیان نے چونک کر اپنے جوتوں پر نگاہ ڈالی اور واپس نور کو دیکھا۔

"شیور!" آیان نے اپنا فون نور کو پکڑایا جو آن تھا اور کسی کی واٹس ایپ چیٹ کھلی ہوئی تھی۔

"ڈیول۔" نام پڑھ کر وہ مسکرائی۔

وہ جھک کر بیٹھ گیا اور نور اسے دیکھنے لگی۔

وہ کتنا سادہ تھا یا شاید اچھے اخلاق والا تھا جو بھی تھا وہ ایک اچھا انسان تھا۔ اس نے اپنی سوچ پر لگام لگائی اور سنجیدگی سے کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ میں فون وائبریٹ ہوا تو وہ فوراً سیدھی ہوئی۔ جس نمبر کی چیٹ کھلی ہوئی تھی اسی نمبر سے ویڈیو بھیجی گئی تھی۔ نور کے اندر فطری تجسس جاگا کہ آیان کس طرح کی ویڈیوز دیکھتا ہے اسی

لیے آیان کے اٹھنے سے پہلے اس نے ویڈیو ڈاؤن لوڈ کی اور چلالی۔جوں جوں وہ ویڈیو دیکھتی گئی اس کی آنکھیں حیرت وخوف سے پھیلتی چلی گئیں۔وہ پلک تک نہیں جھپکا رہی تھی۔

"لیں ڈاکٹر فجر!آپ کا حکم مان لیا۔"وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور نور کو دیکھا جو بہت غور سے اس کے فون میں کچھ دیکھ رہی تھی۔آیان نے اپنا فون جلدی سے کھینچا اور اس کی اسکرین پر چلنے والی ویڈیو کو دیکھا۔اسے بھی کم شاک نہیں لگا تھا۔شاہ کے اگلے پچھلوں کو سناتے ہوئے اس نے فون بند کر کے جیب میں رکھا اور نور کو دیکھا جو اسی طرح ہونق بنی کھڑی تھی۔

"چلیں؟"اب اس نے قدرے آہستگی سے پوچھا۔

"تم ایسے کام بھی کرتے ہو؟"وہ جیسے شاک سے بولی تھی۔سارا افسوں پل میں چکنا چور ہوا تھا۔وہ سادہ اور اعلیٰ اخلاق والا اس طرح کے کام بھی کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی کسی انسان پر ایک مان سا ہوتا ہے کہ دنیا بدل سکتی ہے لیکن وہ انسان ایسا نہیں کر سکتا۔یقین تو تب آتا ہے جب وہ انسان ویسا کر لیتا ہے جیسا آپ نے سوچا نہیں ہوتا۔نور الفجر کو کچھ ایسا ہی آیان کے بارے میں لگا تھا لیکن غلط لگا تھا۔وہ اسے جانتی ہی کب تھی؟

آیان اسے جواب نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ جواب مشکل تھا۔وہ غنڈہ گردی کے کاموں میں نہیں پڑتا تھا۔یہ کام خود اس کے پاس آتے تھے۔جیسے وہ مشکل میں نہیں پھنستا تھا مشکلیں اس کا راستہ ڈھونڈتے ہوئے اسے تلاش کر لیتی تھیں۔وہ ایک ماہ پہلے کی ویڈیو تھی جب شاہ نے آیان کے کہنے پر ملک جبار کو الیکٹرک شاکس لگا کر ٹارچر کیا تھا اور پھر اس کو مار مار کر انجان سڑک پر پھینک کر ایدھی سینٹر فون کر دیا تھا۔آیان اس سے کئی دنوں سے یہ ویڈیو مانگ رہا تھا تاکہ وہ روحان کے ساتھ برا

www.novelsclubb.com

کرنے والے کی حالت دیکھ سکے لیکن شاہ نے بھیجی بھی تو کب؟اف شاہ میر اف!اب وہ نور الفجر کو کیا کہے؟

"ایسے کام کرنے پڑتے ہیں... مطلب کچھ لوگوں کے ساتھ ایسا رویہ رکھنا پڑتا ہے۔" وہ نپے تلے انداز میں جواب دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جس نے بھی اس شخص کو مارا ہے یقیناً تمہارے کہنے پر مارا ہے۔ تبھی ویڈیو تمہیں ملی ہے۔"

"ہاں ایسا ہی ہے۔" اس نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کیا۔

"کیوں؟" اس کا دل کیا کہ سامنے والے کی سفاکی پر اس کے چہرے کا حلیہ بگاڑ دے بھلا ایسے بھی کوئی کسی کو مارتا ہے؟

"روحان کی تکلیف کا بدلہ لیا ہے۔" نور گہرا سانس لے کر رہ گئی۔ آیان کے لیے روحان اور روحان کے لیے آیان! عجیب ہی رشتہ تھا دونوں کا۔۔ وہ مزید کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔

"تم انتہائی خطرناک انسان ہو۔" وہ جیسے ضبط کرنے کے بعد صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

"پانی!" آیان نے راہ چلتے مسافر سے پانی کی ایک بوتل لے کر نور کے سامنے کی۔ نور نے کھینچنے والے انداز میں پانی کی بوتل پکڑی اور Beacon Mounds کے ساتھ لگی ریلنگ پر بیٹھ گئی۔ آیان بھی مسکراہٹ دباتے خاموشی سے اس کے ساتھ قدرے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"جب بھی میں جن ینگ اور مارک کے ساتھ یہاں آتا ہوں تو ان لوگوں سے پوچھتا ہوں Beacon Mounds سے آگے کتنا راستہ مزید رہ گیا ہے۔ آج تم بتاؤ کتنی دیر مزید چلنا ہے؟" وہ اسے نارمل کرنا چاہ رہا تھا۔

"مجھے کیا معلوم میں یہاں کی انچارج لگی ہوں؟"

"یہاں آکر میں تھک جاتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اس جگہ کوئی خاص بات ہے جو تم یہاں آکر تھک جاتے ہو؟" پانی پینے کے بعد وہ قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی۔ آیان بھی اس کا دھیان بٹانے کے لیے کہہ رہا تھا تاکہ وہ کچھ دیر کے لیے ہی سہی نارمل ایکٹ کرے۔ کم از کم باقی سب کو تو اس ویڈیو کے بارے میں نہ بتائے۔

"گرین سگنل؟" آیان نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا کہ اب چلیں؟ نور نے ناراض سی نظر اس پر ڈالی اور اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آیان نے بھی اس کی پیروی کی۔ نور نے گھوم کر ہر طرف دیکھا جہاں اسے اینٹوں کے مینار کے علاوہ کچھ خاص نظر نہیں آیا۔

"یہ بیکن ماؤنڈز! (اس نے نور کی پیچھے اشارہ کیا) ان کی وجہ سے میں یہاں تھک جاتا ہوں بلکہ خود رک جاتا ہوں۔ یا کبھی کبھی ایسا لگتا ہے یہ یہاں رکنے کا کہتی ہیں۔ مجھے یہ پانچوں ماؤنڈز بہت fascinate کرتے ہیں۔" نور نے حیرانگی سے سنا اور بائیں طرف گھنے درخت کے پاس سے ہوتی ہوئی گرل کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور غور سے دیکھنے لگی۔ وہ آگ کی بھٹیوں کی طرح کے پانچ

www.novelsclubb.com

ایک جیسے مینار تھے لیکن ایک ہی شیپ میں گول سے۔وہ بہت اونچے نہیں تھے لیکن باہر سے خوبصورت نظر آتے تھے۔

انBeacon Mounds کا تعلق کوریا کی قدیم تاریخ سے تھا۔جس زمانے میں اسمارٹ فون نہیں ہوتے تھے اس زمانے میں کوریا میں ان کے ذریعے رابطہ کیا جاتا تھا اور یہ کوریا کے لیے ایک تاریخی قلعوں کی طرح تھا۔کورین وار کے دوران بھی ان کا استعمال کیا گیا تھا۔نیشنل ڈیفنس میں بھی اس کی بہت اہمیت تھی۔نور نے چند ایک تصویریں ان کی بھی لے ڈالیں اور پھر وہ دونوں اوپر کی جانب چل پڑے۔

جلد ہی انھیں مارک اور مریم نظر آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"وہ دیکھو مارک اور مریم!"نور نے ایسے کہا جیسے وہ دونوں کھو گئے تھے اور اب ملے تھے۔

"تم دیکھو شاید انہیں کافی عرصے بعد دیکھ رہی ہو۔"آیان کے کہنے پر نور کا جوش ماند پڑ گیا۔

"ہم پیچھے رہ گئے تھے اس لئے کہا۔" اس نے برا منایا۔

"ناٹ آ بگ ڈیل!"

وہ دونوں مریم اور مارک تک آئے تو مارک نے کہا۔

"تم دونوں رات گزارنے آئے تھے یہاں؟ تیز چلو۔"

"مارک ایڈیٹ! کیا کہہ رہے ہو؟" مارک کی بات پر تو نور تو شرمندہ سی ہو گئی اور فوراً زبان سے نکلا۔

"تم لوگ جس رفتار سے ٹہلتے ہوئے آ رہے ہو مقاصد تو ایسے ہی لگتے ہیں۔" مارک نے مزید کہا۔

"میں فجر کو بیکن ماؤنڈز دکھا رہا تھا۔" نور کا شرمندہ چہرہ دیکھ کر آیان نے وضاحتی انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیری آن ہیونگ!" مارک کہتا پھر مریم کا ہاتھ پکڑے آگے چل پڑا۔

"ویسے کتنا مزہ آیا ہم لوگ صرف چند منٹ میں 400 میٹر اونچائی پر آ گئے ہیں۔" وہ پھر سے کہنے لگی۔

"یہ تمہارا پہلا ایکسپیرینس ہے اس لیے کہہ رہی ہو۔میں پورا کوریا گھوم چکا ہوں۔ویسے مجھے حیرت ہے تمہیں ڈر نہیں لگا۔"

"بچی تھوڑی ہوں جو ڈروں گی؟اور تم صرف ساؤتھ کوریا گھومے ہو۔"نور نے تصحیح کی۔

"ہاں پورا ساؤتھ کوریا گھوم چکا ہوں۔"وہ بھی ہنسا۔"اچھا کیا تم نے یاد دلوادیا ساؤتھ کوریا اور نارتھ کوریا میں جنگ ہے۔"

"ویسے سیئول بہت خوبصورت ہے۔"نور نے مسکرا کر گزرنے والی ہر بندے،ہر چیز کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔سوات کی طرح یہاں پر وہ اپنا وقت آیان کے ساتھ لڑنے میں ضائع نہیں کر سکتی تھی اور ویسے بھی آیان کی کمپنی اتنی بری بھی نہیں تھی۔وہ اس کے ساتھ کمفرٹیبل تھی۔

"ہے تو سہی لیکن کیا کریں اپنے میر پور سے کم خوبصورت ہے۔"وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔

آیان کو کچھ یاد آیا تو اس نے نور سے پوچھا۔

"تم کسی شہریار حسن کو جانتی ہو؟"نور کا دل زور کا دھڑکا تھا۔اس نے آیان کو دیکھا اور پھر سامنے نظر آتے Pavilion کو! چہرے کے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے اس نے آیان سے کہا۔

"نہیں۔تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"اس نے کہیں پڑھا تھا اپنا جھوٹ چھپانے کے لیے دوسرے سے سوال کر دو اور تب تک سوال کرو جب تک وہ اپنا سوال بھول نہ جائے۔

"ویسے ہی! یہاں پر پاکستانیوں سے اکثر اوقات ملاقات ہو جاتی ہے اس لیے پوچھا۔خیر آؤ اس Pavilion میں چلتے ہیں۔"آیان نے اشارے سے جگہ کی نشاندہی کروائی اور اس طرف چل پڑا جیسے اسے جاننے میں کوئی خاص تجسس بھی نہیں تھا۔اس نے دل سے شکر ادا کیا کہ نور الفجر اس ویڈیو والی بات کو بھول چکی ہے یا کم از کم ابھی کسی سے تذکرہ نہیں کر رہی۔

www.novelsclubb.com

"آہ کیا آیان اور شہریار کی ملاقات ہو چکی تھی؟اف شہریار تم بہت زیادہ irritating ہو۔"وہ خود سے ہی بڑبڑائی۔

"آ بھی جاؤ فجر!" آیان نے اسے ساتھ نہ پا کر گردن موڑ کر کہا۔

"یہ پال گا جیونگ (Pal-ga-jeong) ہے نا؟" وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے آگے چلی آئی۔ اب اس کے چہرے پر خوشی تھی جیسے کسی اپنی چیز کو پہچان لیا ہو اور اب وہ کسی منفی بات کے بارے میں نہیں سوچے گی۔ کم از کم تب تک جب تک وہ این۔ سیئول ٹاور سے واپس نہیں چلی جاتی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" آیان سمجھا تھا کہ وہ یہاں پہلی مرتبہ آئی ہے تو اسے کچھ معلوم نہیں ہو گا بلکہ وہ اس کا ہر جگہ سے تعارف کروائے گا لیکن نور نے بالکل ٹھیک جگہ کا نام بتایا تھا۔

"وہ ایک لیمن جوس کا ایڈ دیکھا تھا یہیں ریکارڈ ہوا تھا تو مجھے یاد رہ گیا۔" نور نے بے فکری سے شانے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"سیریسلی تم اتنی فری ہو کہ لیمن جوس کے ایڈز دیکھتی رہتی ہو؟" آیان نے حیرت سے کہا۔

"انسٹا گرام پر سکرولنگ کے دوران دیکھا تھا۔ تم بھی کیا بات کو پکڑ کر ہی بیٹھ جاتے ہو۔" اب نور اسے ساری تفصیل بتانے سے رہی کہ وہ ساؤتھ کوریا کی ایک ایک چیز سے واقف ہے اور کیوں وہ بھی الگ کہانی ہے جو آیان کو سمجھ نہیں آنی تھی اس لیے بات ہی بدل دی اور پال گا جیونگ کے بارے میں بتانے لگی۔

"ہم ایشیائی لوگ تو اسے پال گا جیونگ ہی کہتے ہیں یعنی آٹھ کونوں والا محل اب تم ولایتی زیادہ ایشائی کم لوگ اسے Octagonal Pavilion ٹائپ کچھ کہتے ہو۔" وہ آٹھ کونوں والا کورین روایتی پال گا جیونگ تھا جو کسی مندر کی طرح تھا اور اس کے اندر ہونے والا آرٹی ٹیکچرل کام اس کے قیمتی اور تاریخی ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ وہ ٹیمپل آٹھ کونوں والا نہایت خاموش سا تھا جیسے لوگوں سے کہہ رہا ہو، آؤ میری خاموشی سنو۔

www.novelsclubb.com

"بہت خوبصورت جگہ ہے۔ پتہ نہیں عاشی کہاں دفع ہو گئی ہے۔ ہم نے اکھٹے تصویریں لے کر پاکستان بھی بھیجنی ہوتی ہیں۔ اپنا مشن بھول جاتی ہے۔ تم بیکن ماؤنڈز کے پاس تھک گئے تھے وہاں

پال گا جیونگ کے شیڈ کے نیچے ریسٹ کرو میں عاشی کو کال کر لوں۔" وہ جلدی سے کہتی ہوئی اپنا فون نکال رہی تھی اور اس نے آیان کے حیرت زدہ چہرے کو بالکل نہیں دیکھا تھا۔

عاشی کو کال کر کے پوچھا کہاں ہے تاکہ وہ ان لوگوں تک پہنچ جائے۔ ساتھ ہی مریم کو بھی ایک جگہ رکنے کا کہا اور واپس مڑی تو آیان اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا اور اسی کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن وہ دور کسی سوچ میں گم تھا۔

"طلاق لے لی ہے میں نے آپ کے بیٹے سے۔ آپ کا بیٹا نامرد ہے۔ اس کے ساتھ کوئی لڑکی خوش نہیں رہ سکتی! کوئی لڑکی نہیں۔ یہ کسی سے جتنی مرضی محبت ہی کیوں نہ کر لے۔ یہ ہر طرف سے دھتکارا جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ مجھے لگا تم وہاں بیٹھ چکے ہو گے!" نور نے پال گا جیونگ کے باہر لگی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا لیکن آیان ٹس سے مس نہیں ہوا۔ وہ وہاں تھا ہی نہیں۔

"آیان؟"نور نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔اس کا چہرہ یکدم زرد پڑ گیا تھا۔نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔آیان نے ارد گرد دیکھا اور گہرا سانس لیا جیسے کسی خواب سے جاگا ہو۔

جیسی زندگی وہ چاہتا تھا اس کی زندگی اس سے بھی تلخ تھی اور اب نور الفجر۔۔۔وہ اس سے محبت نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ نور الفجر کی دھتکار برداشت نہیں کر سکتا تھا لیکن کیا کرتا اس کے ساتھ وقت گزار کر اچھا محسوس کرتا تھا۔نور الفجر سے محبت کرنی نہیں پڑتی تھی اس سے محبت ہو جاتی تھی۔

"مجھے پال گا جیونگ کے شیڈز کے نیچے کھڑے ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"وہ سرسری سا کہہ رہا تھا لیکن پال گا جیونگ کہہ کر جتا دیا تھا کہ وہ بھی ایشیائی ہے اور کہہ کر وہاں رکا نہیں آگے بڑھ گیا۔کم از کم نور الفجر اس کے چہرے پر لکھی تحریر پڑھ نہ سکی کہ وہ کونسے ماضی میں کھو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو تمہاری آسانی کے لیے کہا تھا۔اب جیسے تمہاری مرضی۔"نور نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا اور اس کے ساتھ چلنے لگی۔

وہ کچھ دیر خاموش رہا پر جب اندر کا شور زیادہ ہونے لگا تو اس نے نور سے کہا۔

"آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کوریا کی پہلی ریڈیو ٹرانسمیشن یہیں سے شروع ہوئی تھی۔ تمہیں ڈاکٹر کے بجائے نیوز اینکر ہونا چاہیے تھا۔" نور پورے دل سے مسکرائی۔ وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔ ہمیشہ کی طرح نور الفجر زیادہ بول گئی تھی۔

"مجھے نیوز اینکر بننے کا شوق نہیں ہے اور رہی بات یہاں سے پہلی ریڈیو ٹرانسمیشن شروع ہونے کی تو تم نہ بھی یقین کرتے تو سب کو معلوم تھا۔"

آیان کو اس کا لاپرواہ انداز بہت بھاتا تھا۔ وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگا۔ نور کو اس کی خاموشی کا احساس ہوا تو اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مارک اور مریم اوپر پارک والے ایریا میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں اور باقی دونوں بھی وہاں آ جائیں گے۔"

"ہوں۔"

"ویسے تصویریں لینے کے لیے یہ پرفیکٹ سپاٹ ہے۔"

"آؤ ہم تصویریں لیتے ہیں۔" آیان نے کیمرے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور نور نے میکانکی انداز میں اسے تھما دیا۔ آیان نے اسے ایک جگہ کھڑے ہونے کا کہا اور خود کیمرہ تھام کر کھڑا ہو گیا۔

نور کے پیچھے سبز و شاداب درخت نظر آتے تھے اور ان کی شاخوں کے درمیان سے بہت دور سیئول سٹی نظر آ رہی تھی۔ سہ پہر کا وقت تھا اور دھوپ کبھی نکلتی اور کبھی بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتی۔ آیان نے نور کی تصویر کلک کی اور اسے دیکھائی۔ وہ ایک اچھا فوٹو گرافر بھی تھا۔ نور الفجر نے تسلیم کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب نور نے آیان کی تصویر بنائی جو کہ اس اینگل سے لی گئی تھی کہ آیان اوپر کی جانب جانے والے راستے کو دیکھ رہا تھا اور اس کا بائیں طرف کا پوز بنا تھا۔

"مجھے اپنا کیمرہ یاد آ گیا۔" آیان نے ہنستے ہوئے کیمرے میں تصویر دیکھنے کے بعد اسے تھما دیا۔ نور بھی شرارتی سے انداز میں ہنسی۔ آیان کا کیمرہ اس کے ڈورم کے کمرے میں پڑا ہوا تھا اور وہ اسے پاکستان جانے سے پہلے واپس کر دینے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن کون جانے وہ آیان کا کیمرہ واپس بھی کر پاتی تھی یا نہیں؟

"ابھی تک نہیں بھولے؟" اس نے انتہائی معصومانہ انداز میں پوچھا۔

"جان تھا میری!" آیان نے جیسے دکھ سے کہا۔

"تمہاری پیکچر پیاری آئی ہے۔" نور نے اس کی تصویر کو سراہتے ہوئے کیمرے کا کور بند کیا۔ وہ اسے ڈائریکٹلی نہیں کہہ سکتی تھی کہ تم اچھے لگ رہے ہو۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں۔ بائیں طرف کے پوز سے میں واقعی فواد خان لگتا ہوں۔" نور بس مسکرائی۔ وہ فواد خان نہیں اس سے بھی اچھا لگتا تھا لیکن وہ آیان کو کیوں بتائے؟

وہ دونوں چلتے ہوئے اوپر آ گئے وہاں چھوٹے سے پارک کی طرح کا ایک سپاٹ تھا۔ایک جانب کھانے پینے کی دکانیں اور درخت وغیرہ تھے۔یہ جگہ بھی بہت سے ٹی وی کمرشلز کے لیے استعمال ہوتی تھی اور یہاں سے سیئول شہر خوبصورت نظر آتا ہے۔بلڈنگ میپ کے قریب پہنچ کر وہ دونوں اسے دیکھنے لگے جہاں پر پورے شہر کے نقشے تھے۔الگ الگ سڑکوں پر چلنے والی روٹ بسیں اور ٹیکسیاں سب کی معلومات وہاں بلڈنگ میپ میں موجود تھی۔ابھی وہ دونوں دیکھ ہی رہے تھے کہ پیچھے سے سے کسی نے ان دونوں کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔نور نے گردن موڑی تو اس کے حلق سے بے ساختہ چیخ نکلی اور آیان اس کی چیخ سے ڈر گیا۔

"کیا اسپیکر فٹ ہے تمہارے گلے میں؟"آیان اپنا کان بائیں ہاتھ سے ہلاتے ہوئے نور کو خفگی سے دیکھ کر بڑبڑایا۔اسے تو یوں ہی لگا تھا کہ کان کا پردہ پھاڑ دیا گیا ہو۔خیر آنے والے زمبی نے ماسک اتارا تو نیچے سے ہنستی ہوئی عاشی برآمد ہوئی اور نور کا دل کیا جوتا اتار کر اسے شروع ہو جائے۔جن ینگ بھی

وہاں آیا اور وہ بھی عاشی کے حلیے سے مختلف نہیں تھا۔ سامنے سے آتے مارک اور مریم بھی ان کو دیکھ کر ہنس پڑے۔

"یہ کیا حرکت تھی عاشی؟ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" سب کے سامنے سبکی پر وہ شرمندہ ہو گئی تھی اور اس پر ستم یہ کہ آیان بھی ہنس رہا تھا۔

"ڈاکٹرز کو اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں ڈرنا چاہیے۔ یہ تو بس ایسے ہی ہم نے خرید لیے۔ راہ چلتے بچے ڈر جاتے ہیں۔"

"اور گالیوں سے نوازتے ہیں۔" آیان نے لقمہ دیا۔

"صدقے جاؤں تم دونوں کے! کس خوشی میں ٹین ایجرز والی حرکتیں کر رہے ہو؟" پیچھے سے آتی مریم نے بھی ان دونوں کو زمبی والے حلیے میں دیکھ کر طنز کیا۔

"بس آج بچے بننے کا دل کیا تو ہم نے بھی گیٹ اپ اوڑھ لیا۔ ہیلووین ماسک جلد ہی مل گئے تھے۔"

جن ینگ نے مسکرا کر بتایا۔

"کارٹون لگ رہے ہو تم دونوں۔" نور نے منہ بسور کر کہا۔

"نوبیتا اور ڈوریمان!" آیان نے کہا اور وہ دونوں ہنس پڑے۔ آیان نے ڈوریمان عاشی کو کہا تھا جس کا اس نے واضح برا مانا۔

"یہ تم دونوں کو ایک ساتھ ہی ہنسی کا دورہ کیوں پڑتا ہے؟" عاشی نے ان دونوں کا ریکارڈ لگانے والے انداز میں کہا۔

"ڈوریمان۔" نور پھر ہنس پڑی۔ عاشی اس کا ڈوریمان!

"نوری مار کھاؤ گی۔ اپنے دوست کے ملتے ہی بہن کو بھول گئی۔" عاشی کو اب نور اور آیان کا ٹیم اپ کرنا برا لگا۔

"تم نے بھی تو جن ینگ سے دوستی کر لی۔"

"یہ ہینڈسم گدھا پہلے ہی کسی کورین لڑکی کے عشق میں پاگل ہے۔میں نے اس کا آچار ڈالنا ہے؟"

عاشی نے اُردو میں کہا تو جن ینگ نے آیان کو اشارے سے پوچھا کہ کیا کہہ رہی ہے؟

"یہ کہہ رہی ہے تمہاری اور عاشی کی اس قدر دوستی ہو گئی ہے کہ تم اس کی خاطر کاہیوا کو چھوڑ سکتے ہو۔"آیان نے جن ینگ کی گرل فرینڈ کا نام لیا۔

"مو(کیا)میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔"وہ فوراً عاشی کی طرف گھوما۔

"جسٹ گڈ نگ۔۔۔"آیان کی غلط ٹرانسلیشن پر عاشی نے اسے گھور کر جن ینگ سے کہا۔

"ایک تو ہر جگہ تم لوگوں کا لڑنا ضروری ہوتا ہے؟جلدی چلو اندھیرا ہو جائے گا۔"مارک نے معاملہ رفع دفع کرایا اور وہ سب اب ایک ساتھ چل پڑے۔Love Lock Areaمیں پہنچ کر سب سے پہلے نور خوشی سے چلائی تھی۔

"یہ تو لولاک ایریا ہے۔ہے نا مارک؟" چلتے چلتے اس نے مارک سے پوچھا۔

"دے!" مارک مسکرایا۔

"آپس کی بات ہے فجر کیا تم نے بچپن کوریا میں ہی گزارا ہے؟" آیان نے آہستہ سے پوچھا کیونکہ ہر جگہ کے نام اور ٹھیک ٹھیک انفارمیشن سے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا۔اصل بات سے وہ ابھی بھی ناواقف تھا کہ نورالفجر کوریا آنے سے پہلے مارک کر کے آئی تھی کہ کس کس جگہ لازمی جانا ہے۔

"نہیں انٹرنیٹ پر دیکھا ہوا ہے۔قسم سے میرا بہت دل کرتا تھا ہمیشہ سے یہاں آنے کا اور آج میں تم سب کے ساتھ یہاں موجود ہوں۔"

"تم لوگ واپس چلے جانے کے بعد ہم لوگوں کو مس کرو گی۔" جن ینگ نے گردن اکڑا کر فخر سے کہا تو نور مسکرائی۔ایسے ہی سوات میں روحان نے بھی کہا تھا اور نور کو سوات کی سیر نہیں بھولی تھی۔

جن ینگ بھی اچھے مزاج کا خوشگوار قسم کا کورین تھا بالکل آیان کی طرح اس کا سینس آف ہیومر بھی اچھا تھا لیکن وہ آیان کے مقابلے میں نور کے لیے کچھ نہیں تھا۔ آیان تو پھر آیان ہے! ہاں یہ سوچ اسے ضرور آئی تھی کہ کورین ملٹری میں نا جانے کتنی لڑکیاں ان پر مرتی ہو نگی۔

"ہمیں تم لوگوں کے نام یاد نہیں رہنے۔ مس کرنا تو دور کی بات ہے!" عاشی نے بے نیازی سے کہا۔

وہ چلتے چلتے باڑ کے قریب آ گئے جہاں لاکھوں کی تعداد میں لاک لگے ہوئے تھے اور وہ بہت بڑی باڑ تھی۔

"کیا خیال ہے ہمیں بھی یہاں کوئی نشانی چھوڑنی چاہیے؟" عاشی نے سب سے رائے طلب کی۔

"آپ ہمارے نام یاد رکھنا بھی پسند نہیں کریں گی تو نشانی چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے؟" جن ینگ نے جھلے بھنے انداز میں کہا۔

"میں مریم اور نوری سے پوچھ رہی ہوں۔ ہو آر یو؟" عاشی نے آنکھیں ٹپٹپا کر جن ینگ سے کہا حالانکہ چند سیکنڈ پہلے اس نے سب سے پوچھا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں؟" نور نے اتفاق کیا۔

"آؤ بھائیو... ہم اپنا پرانا لاک ڈھونڈتے ہیں۔"

"ویٹ ویٹ ویٹ۔۔۔ تم لوگ یہاں آ کر کپلز والی حرکتیں کرتے ہو؟" نور نے جن ینگ کے کہنے پر حیرت سے پوچھا۔

"کپلز والی حرکتوں سے مراد؟ ہم تو یہاں فرینڈ لاک لگاتے ہیں جیسے آج تم تینوں لگانے لگی ہو۔" آیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو تم لوگ ہر مرتبہ یہاں چولیاں مارنے آتے ہو آیان؟ بندہ کوئی ہلکی پھلکی لڑکی کو ساتھ رکھ لیتا ہے۔" عاشی نے اردو میں کہا۔ جن ینگ نے پھر متجسس ہو کر آیان سے ٹرانسلیشن کے لیے کہا۔

"میں ایسی ہلکی پھلکی لڑکیوں سے کوسوں دور رہنا پسند کرتا ہوں۔" آیان نے عاشی کو جواب دیا۔

"عاشی چاہتی ہے ہم سب ساتھ مل کر کوئی لاک سائن کریں۔ ہماری یادگار ہو گا۔" ساتھ ہی جن ینگ کو ٹرانسلیشن کر کے بتایا۔

"میں نے ایسا کب کہا؟"

"تم ایسا اپنے دماغ میں سوچ رہی تھی۔" آیان ہنسا تو ساتھ عاشی بھی ہنس دی۔ وہ سب اب اوپر کی طرف چل دیے۔

"یہ موٹی ہر وقت غصہ کیوں کرتی ہے؟" جن ینگ نے سرگوشی کرنے والے انداز میں نور سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے موٹی مت کہنا ورنہ تمہیں بھی کھا جائے گی۔" نور نے بھی سرگوشی کے انداز میں اسے وارن کیا کیونکہ عاشی fat نہیں ہے وہ بس healthy ہے۔ ہاں عاشی نے بالکل یہی سکھایا تھا!

"آدم خور!" جن ینگ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

آیان نے سرخ رنگ کا لکڑی کا ایک لمبا سا لاک خریدا جیسے موبائل فون کے کور ہوتے ہیں وہ ویسا ہی تھا اور اس پر سب نے اپنے سائن کئے۔ نور نے اس لاک کو پہلے چابی لگا کر کھولا اور پھر بڑی محنت سے جگہ ڈھونڈ کر اسے باڑ کے ساتھ لاک کیا۔ وہ باڑ بہت لمبی تھی بہت زیادہ اور اس پر اتنے ہی زیادہ لاک لگے ہوئے تھے۔ سیاح جب بھی وہاں آتے تو ایک پریت، یاری، محبت، خیر اندیشی اور بھلائی کا لاک ضرور لگاتے۔ اس کے پیچھے منطق یہ تھی کہ لوگوں کا ماننا تھا وہ اس سیئول ٹاور پر واپس ضرور آئیں گے اپنا پرانا لاک ڈھونڈنے اور نیا لاک لگانے! اور جو واپس آتے تھے انھیں اپنا پرانا لاک کبھی واپس نہیں ملتا تھا۔ سیئول ٹاور کے اس ایریا میں ان کی نشانی چھپ جاتی تھی وہ انھیں کبھی نہیں ملتی تھی لیکن لوگ آتے تھے صرف امید کے سہارے کہ ان کا لاک مل جائے گا یا وہ اسے ڈھونڈ ہی لیں گے۔

www.novelsclubb.com

نور نے چابی سب کو دکھائی کہ وہ نامسن کے پہاڑوں میں اسے گم کرنے والی ہے۔اسے پتہ تھا یہاں سے چابی نیچے پھینک دی جاتی ہے تاکہ ان کا لگایا گیا لاک کوئی نہ کھول سکے اور ان کی دوستی کی یادگار ہمیشہ قائم ودائم رہے۔

"نور اس باکس میں ڈالو کیوں کہ اب یہاں سے نیچے کوئی بھی چابی نہیں پھینکتا۔"مارک نے فوراً کہا۔

"کیوں؟ یہاں سے پھینکنے میں زیادہ مزا آتا ہے۔"نور نے کہا۔

"مس پاکستان! ہم اپنا ملک گندا ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔اس لیے قانونی طور پر ہمیں کہا گیا ہے کہ آپ نے چابی وہاں موجود باکس میں ڈالنی ہے اور دوسرے کو بھی یہی کہنا ہے۔"جن ینگ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بات ہوئی؟"عاشی بڑبڑائی۔

"نیچے پھینکنے سے کوڑا بڑھتا ہے اسی لیے کوئی نیچے نہیں پھینکتا۔"مارک نے بتایا۔

"کچڑا تو نہیں پھینک رہی۔ایک چابی ہی تو ہے۔"مریم کو بھی یہ فیصلہ کوئی خاص پسند نہیں آیا۔

"اگر آپ پھینکیں گے تو کوئی اور آپ کو دیکھ کر پھینک دے گا اس طرح پھر زیادہ لوگ پھینکیں گے تو کچڑا ہی پڑے گا۔"مارک نے سمجھایا۔عاشی اور نور نے ایک دوسرے کو دیکھا۔دونوں کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ ابھر کر ختم ہو گئی۔

"ڈال دو فجر باکس میں!"آیان نے بھی کہتے ہوئے گردن دائیں جانب موڑ کر اشارہ کیا۔اس کا اشارہ سمجھ کر نور کو حوصلہ ہوا۔سارے پاکستانیوں کے ایک سے دماغ!وہ بددلی سے باکس کی طرف گئی اور مڑ کر باقی سب کو دیکھا۔سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"میا نھے مارک!(سوری مارک)"نور نے کہتے ہوئے پورا زور لگا کر چابی ہوا میں اچھال کر نامسن کے پہاڑوں کی طرف پھینکی اور وہ ان سب کی نظروں کے سامنے نیچے جاتی نامسن کے سبزے میں گم ہو گئی۔مارک اور کم جن ینگ حیرت سے اسے دیکھے گئے پھر خفگی سے سر جھٹک دیا۔

"یے پویو(یہ اچھا ہے)۔"مارک نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے نور سے کہا تو سارے ہی ہنس پڑے۔

پاکستانیوں کو جس کام سے روکو گے وہی کریں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے اور وہاں موجود چار لوگ یہ بات جانتے تھے!

سورج ڈوبنے کا منظر اتنی اونچائی سے دیکھنا بہت دلچسپ تجربہ رہا تھا۔نور کا کیمرہ آیان کے پاس تھا اور وہی اب ساری تصویریں لے رہا تھا۔

"چلو کھانا کھاتے ہیں!"عاشی کی نظر ڈائننگ پلیس پر پڑی تو وہ پرجوش سی بولی۔اتنی اونچائی پر کھانے کا پہلا موقع ملا تھا جسے قطعاً اگنور نہیں کیا جا سکتا تھا۔

"مس عائشہ جہانگیر کہہ دیں اور ہم نہ جائیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"آیان نے جواب دیا تو عاشی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔وہ سب اب ڈائننگ ایریا کی طرف چلے آئے۔

"سوال یہ ہے کہ یہ اتنا کھانا کیوں کھاتی ہیں؟اپنا وزن کم کیوں نہیں کرتیں؟"

"آجیاسی (مسٹر) جن ینگ! ہر بات میں ٹانگ اڑانا لازمی ہے؟" وہ کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔

"بالکل اتنا ضروری ہے جتنا تمہارے لیے کھانا ضروری ہے۔"

"کھانا میرے لیے ضروری نہیں ہے بلکہ میں کھانے کے لیے ضروری ہوں۔ اگر میں نہ کھاؤں تو تمہارے ملک کا بیس فیصد کھانا ضائع ہو جائے لیکن تم تو جیسے بولنے کی بیماری کے ساتھ پیدا ہوئے ہو۔ کہاں ہوتے ہیں تمہارے ماں باپ آج میں ان سے اجازت لے کر تمہاری لمبی زبان کو کاٹنے کا شرف حاصل کر ہی لوں گی۔"

"میرا باپ ساؤتھ کوریا کا ایکس پریزیڈنٹ ہے۔ ان سے اجازت لینے کے لیے تمہیں کئی مہینے یا شاید سال لگ جائیں۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے یہ بتانا ضروری نہیں تھا کہ تمہارا باپ کوریا کا سابقہ صدر تھا۔انتہائی کوئی شودی حرکت ہے۔"عاشی آخری جملہ پھر اردو میں بول گئی۔جن ینگ نے پھر آیان کی طرف دیکھا کہ ٹرانسلیشن کردو۔

"جن ینگ اپنے ساتھ اردو کی ڈکشنری رکھ لو۔"آیان سر جھٹک کر گلاس ڈور کھولتے ہوئے اندر داخل ہونے کے بعد کہا۔

ریسٹورنٹ ایریا وہیں لاک ایریا کے ساتھ تھا جو بہت شاندار طریقے سے سیٹ تھا۔فرنشڈ فرنیچر اور صاف ستھرا ماحول،فضا میں مختلف کھانوں کی گھلی ملی خوشبو اور سلیقے سے ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھاتے کورین،خاموش سا شور جو نہ بہت کم تھا اور نہ کان پھاڑنے والا۔وہ لوگ شیشے کے سامنے لگی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔وہاں سے سٹی کا نظارہ بہت نیا نیا لگ رہا تھا۔یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ فضا میں ہوں اور سیئول کو بہت نیچے چھوڑ آئے ہوں۔بہت اونچائی پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا نور کا پہلا ایکسپیرینس تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک مرتبہ شیشے سے نیچے جھانکنے کی غلطی کر کے اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔اچانک اس کا Acrophobia بیدار ہوا تھا اور اس نے سب کو دوسری میز پر بیٹھنے کا کہا تھا۔

"یہاں کیا مسئلہ ہے اتنا اچھا ویو ہے۔" جن ینگ حیران ہوا۔

"وہ دراصل۔۔۔" وہ کوئی مناسب بہانہ بنانا چاہ رہی تھی۔

"تمہیں تو پتہ ہے جن ینگ مجھے ایسی جگہوں پر کھانا ٹھیک سے نہیں کھانے ہوتا اسی لیے ٹیبل بدل لیتے ہیں۔" نور کے کہنے سے پہلے آیان نے کہہ دیا۔

نور نے ممنونیت سے اسے دیکھا جو نہیں چاہتا تھا کہ نور کے کسی خوف کے بارے میں باقی سب جانیں۔پھر وہ سب اٹھ کر دوسرے ٹیبل پر بیٹھ گئے۔

"ہاں جی! حکم کریں کیا کھانا پسند کریں گے؟" جن ینگ نے مسکرا کر ان تینوں سے پوچھا۔

"اپنا کھانا ہم خود ڈال کر لا سکتے ہیں۔" عاشی نے تنک کر جواب دیا۔

"نور یہ کچھ لوگ ہر وقت جلتے کیوں رہتے ہیں؟ مجھے لگتا ہے اسی وجہ سے ان کا کیلسٹرول بڑھ جاتا ہے۔"نور نے عاشی کو دیکھا جو کھا جانے والی نظروں سے جن ینگ کو دیکھ رہی تھی اور پھر واپس جن ینگ کو جو اب مینیو کارڈ دیکھ رہا تھا۔

"اہم اہم اہم۔۔۔"نور نے کھانسی کر کے کم جن ینگ کی توجہ اپنی طرف دلائی۔

"میں یہ بیف سالاد کھاؤں گی اور مریم تم؟"نور نے جن ینگ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔اس لیے وہ اب سب سے ان کی پسند پوچھ رہی تھی۔انھیں حلال حرام کے لحاظ سے اپنے لیے کھانا ڈالنا تھا اسی لیے ڈیسائیڈ کرتے ہوئے کافی وقت لگ گیا۔

"میں وہی کھاؤں گی جو تم سب کھاؤ گے۔"مریم نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں کم چی پیزا کھاؤں گی۔"عاشی نے بھی کہا۔

"میرے لیے بھی یہی منگوالو۔" آیان اپنے فون پر کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا اس لیے مصروف سے انداز میں بولا۔

"سوشی بھی دیکھیں گے جن ینگ! اگر وائن نہ ہوئی تو!" آیان نے ایک نظر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"اگر تم سی فوڈ لور ہو تو شیل فش مسٹ ٹرائے کرو۔" جن ینگ نے اسے صلاح دی۔ نور نے وہ بھی منگوالیا۔ مارک اور کم جن کے ساتھ عاشی اٹھ کر کھانا ڈالنے گئی تھی۔ آیان ہنوز فون میں بزی تھا اور مریم اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ صرف اس تجسس میں تھی کہ آیان اپنے فون میں کیا دیکھ رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"مریم! تمہارا بھائی بہت بزی انسان ہے۔" نور نے کن اکھیوں سے آیان کو دیکھا جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ مریم نے بھی آیان کو دیکھا۔

"مجھے حیرت ہے تم سوشی بھی کھا سکتی ہو!" مریم کے بھائی نے فون بند کر کے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"کیوں نہیں کھا سکتی یا مجھے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے؟" نور نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"مجھے مچھلی کھانے سے بھی کوفت ہوتی ہے اور تم سوشی کھانے لگی ہو؟"

"ہر کسی کی اپنی پسند ہوتی ہے۔"

"دیکھ لینا حرام تو نہیں۔"

"حرام ہے کیا؟" نور کو اب واقعتاً شک ہوا تھا لیکن وہ خود ایک اسکالر سے سن کر آئی تھی کہ مچھلی کسی بھی قسم کی ہو حلال ہے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! مچھلی تو حلال ہوتی ہے۔" مریم نے کہا۔

"ہر طرح کی؟" آیان نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"مجھے معلوم ہے لیکن یہاں پر جاپانیز ٹائپ سوشی ملتی ہے اور اس میں وائن گارڈ ہوتا ہے اور الکوحل تو ہم مسلمانوں کے لیے حرام ہے۔ پھر بھی تمہیں شوق ہے تو تسلی کر والو کہ اس میں کچھ حرام شامل تو نہیں۔" آیان نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا۔

"میں جا کر دیکھتی ہوں۔" نور اٹھنے لگی تو آیان نے اسے روکا۔

"میں پتہ کرواتا ہوں شاید الکوحل کے بغیر والی بھی مل جائے۔" وہ مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور کاؤنٹر والی سائیڈ چلا گیا جہاں کھانے کے مختلف ٹرے لگے ہوئے تھے اور لوگ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کھانا ڈال رہے تھے جیسے پاکستانی شادیوں پر ہوتا ہے۔ نور نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔ وہ اتنا کیئر نگ کیوں تھا یا صرف نور کو ایسا لگ رہا تھا۔ اس نے سر جھٹکا کیونکہ سامنے سے عاشی اور مارک دو دو پلیٹس اٹھائے ٹیبل کی طرف آ رہے تھے۔

"تم لوگوں نے کبھی سوشی نہیں کھائی؟" نور نے مارک سے پوچھا۔

"آیان نے نہیں کھائی ہم تو کھا لیتے ہیں۔" مارک نے بتایا۔ عاشی واپس چلی گئی۔

"الکوحل والی؟" اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

"نور تم واقعی خطرناک سوال کرتی ہو۔ یار مسلمان ہوں الکوحل کیوں استعمال کروں گا؟ جب بہت زیادہ دل کر رہا ہو تو گھر پر بنا لیتا ہوں۔" نور ہنسی اور مریم کو دیکھا جس کے ذہن میں یقیناً کوئی بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔

"حیرت ہے سالوں سے یہاں رہ رہے ہو اور کبھی الکوحل کا استعمال نہیں کیا۔" وہ پھر تفتیشی انداز میں بول رہی تھی۔

"میں باقی کا سامان لے کر آتا ہوں۔" وہ سر جھٹکتا واپس چلا گیا تو نور مریم سے اس کی پڑھائی کا پوچھنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں عاشی، مارک اور آیان کھانے کی ٹرے اٹھائے واپس آ گئے لیکن نہیں آئی تو نور کی سوشی نہیں آئی اور نہ ہی جن ینگ آیا!

"یہ کیا ہے؟"نور نے حیرت سے کھانے کی میز پر انواع واقسام کے کھانے کو دیکھا جو دیکھنے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا لیکن کھائے گی کیسے؟اس نے بیف سالاد کو دیکھا جس میں بیف تو بس چکھنے کے لیے موجود تھا باقی نا جانے کیا الم غلم تھا اور پھر کم چی پیزا کو دیکھا کیونکہ آرڈر کرتے ہوئے اس کے دماغ میں اس کا کوئی اور نقشہ موجود تھا اور اب جو سامنے تھا وہ پیزا کم اور ستر نگی ڈش زیادہ لگ رہا تھا اور جو کولڈ نوڈلز اس نے منگوائے تھے اس کے ساتھ اتنے پیسٹ تھے کہ ان کو دیکھ کر اسے ہنسی آئی اور حیرت تب ہوئی جب بیرا اس کے پاس قینچی رکھ گیا۔

"اس سے آپ نوڈلز کاٹ سکتی ہیں۔"پھر وہ چلا گیا تو نور اس رنگ برنگی ٹیبل کو دیکھنے لگی۔

"یہ سلاد ہے۔"آیان نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے مسکرا کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ تو پکے ہوئے جھینگے لگ رہے ہیں۔"نور نے حیرت سے آنکھیں ٹپٹپائیں۔آیان کے تصور میں جھینگوں کی نہایت بری تصویر بنی۔

"ڈاکٹر فنجر !اس میز پر کسی بھی سمندری مخلوق کا نام لینے سے پرہیز کیا جائے۔"نور کی تو ہنسی چھوٹ گئی۔

"اوکے اوکے !"اس نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

"اوہ تو آیان سکندر کو سی فوڈ پسند نہیں ہے۔ گڈ !"دل ہی دل میں خوشی بھی ہوئی۔

"اور یہ ننگ میون(naengmyeon)ہے یعنی ٹھنڈے نوڈلز !"

"بہتر ! یہ یہاں فرسٹ ٹائم مل رہے ہیں؟"

"ہاں نارتھ کوریا کی خاص ڈش ہے لگتا ہے اتحاد کی کوشش کی جارہی ہے۔"آیان ہنسا۔عاشی بھی بیف سالاد میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

"مارک اس ڈش کی وضاحت کرو !"اس نے مارک سے کہا۔یقیناً ان تینوں لڑکیوں کو ہی اس کا جواب چاہیے تھا۔

"وہی سب ہے جو تم لوگوں نے آرڈر کیا تھا شاید تم لوگ بیف سالاد سے پہلی مرتبہ مل رہی ہو تو۔۔۔"مارک نے درمیان میں پڑے ٹرے میں سے کچھ سالاد اپنی پلیٹ میں ڈالا۔

"یہ سوگوگی (بیف) ہے۔یہ مشروم ہیں اور ساتھ میں مانیل (لہسن) ہیں اور یہ سالاد کے پتے وغیرہ ہیں۔پہلے بیف کو اچھی طرح بوائل کیا جاتا ہے اور پھر ان سب چیزوں کے ساتھ ملا کر اچھی طرح پکایا جاتا ہے۔تم لوگ شاید کوئی خاص شکل کا بیف چاہ رہی تھیں لیکن یہاں پر تو یہی بیف سالاد موجود ہے۔اب اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔"مارک نے کھانا شروع کیا۔

"لیں پاکستانی ہگسینگ (اسٹوڈنٹ) نورالفجر! آپ کی حلال سوشی بھی حاضر ہے۔"جن ینگ بیروں والے انداز میں ادب سے جھک کر سوشی کا باؤل اس کے سامنے رکھ رہا تھا۔نور کے چہرے پر ایک خوشگوار حیرت در آئی پھر وہ مسکرائی۔آیان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔جن ینگ پیچھے ہو کر ادب سے اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"گوماویو۔(شکریہ)"اس نے آگے کی طرف جھک کر جن ینگ کا شکریہ ادا کیااور پھر جھک کر سوشی کی خوشبواندر اتاری۔وہ نہیں جانتی تھی کہ سوشی میں وائن گارڈنہ ڈالنے کے لیے آیان نے کتنے پیسے دیے تھے۔

"کھاناشروع کرتے ہیں۔"وہ سوشی کھانے کے لیے پرجوش تھی۔اس نے چاپ اسٹک کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں تھاما۔باقاعدہ پاکستان سے سیکھ کر آئی تھی پھر ایک نظر سب کو دیکھ کر سوشی کھانے کی دعوت دی۔

"یہ شارک اور وہیل کا گوشت تمہیں مبارک ہو۔"آیان نے جھنجھلاہٹ سے کہا۔نور نے دل میں اسے ایڈیٹ کہتے ہوئے عاشی کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو پیزا آرڈر کیا ہے اسی لئے میں اسے انجوائے کروں گی۔"اس نے بھی سوشی کھانے سے صاف انکار کر دیا۔

"میں نے کبھی نہیں کھائی تو بہتر ہے اب بھی نہ کھاؤں۔" مریم سے پوچھنے پر جواب ملا۔

"میرا بیف سالاد ضائع ہو گا۔ بہتر ہے میں یہی کھاؤں۔" مارک بھی اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔ نور نے جن ینگ کی جانب دیکھا جو ابھی تک کھڑا تھا۔

"آف کارس میں کھانے میں تمہارا ساتھ دونگا۔ آئی لو سوشی!" وہ نور کے دائیں طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ نور کا چہرہ کھل اٹھا۔ چلو کوئی تو اس کے ساتھ کھائے گا۔

"ابھی تو جن ینگ نے کہا کہ یہ حلال ہے تم سب بھی ٹرائے کرو۔" نور نے آخری مرتبہ آفر کی۔ باقی سب ایسے بن گئے جیسے سنا ہی نہیں۔ نور نے نفی میں سر جھٹکا اور وہ بھی کھانے کے لیے اپنے باؤل میں جھکی۔ چاپ اسٹک سے کھانے کے لیے ہمیشہ آگے کی طرف جھکنا پڑتا ہے ورنہ کوئی بھی کھانا سلپ ہو کر کپڑے خراب کر سکتا ہے۔ خاص کر تب جب آپ کوریا میں نئے ہوں۔

www.novelsclubb.com

"Oh my God! Jinyoung it’s amazing." اس نے دو تین بائٹس لینے کے بعد جن ینگ سے کہا۔

"تمہیں پسند آئی؟" وہ ہنسا۔ نور نے آیان کو دیکھا اور پھر کہا۔

"کوئی ایسی ویسی؟ سوچ رہی ہوں ساتھ پیک کروا کے لے جاؤں۔ باہر کہاں سے حلال سوشی ملے گی؟" وہ بھی ہنسی۔

"میں تمہیں کچھ جگہوں کے بارے میں بتاؤں گا جہاں پر آسانی سے حلال سوشی مل جاتی ہے اور کبھی بہت دل کرے تو مجھے بتا دینا تمہیں دے جایا کروں گا۔"

"میں تو اب روز ناشتے میں سوشی کھانا چاہوں گی۔" آیان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے پتہ لگ رہا تھا کہ وہ بمشکل بیٹھا ہوا ہے۔

"اتنی پسند آگئی؟"

"بالکل اور ابھی بھی سب سے کہہ رہی ہوں ایک مرتبہ چیک کر لو۔ تمہارے لیے منگواؤں آیان؟"

وہ آیان سے پوچھ رہی تھی۔

"اٹس انف فجر!" آیان اٹھ کھڑا ہوا جیسے وہاں بیٹھنا محال ہو گیا ہو۔ سوشی نہیں ہو گئی آب حیات ہو گیا جس کی تعریفیں ہی ختم نہیں ہو رہیں۔

"ایسے بغیر ٹیسٹ کئے کسی کھانے کو برا بھلا کہنا توہین ہے۔" نور نے اب واضح برا منایا۔

"ہر کسی کی اپنی پسند ہوتی ہے۔" جن ینگ نے بھی کہا۔

"ہاں تم لوگوں نے کھانا نہیں ہے تو مت کھاؤ کم از کم ہمیں تو کھانے دو۔" جن ینگ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے نور نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

"کھا تو رہی ہو اور کیا چاہیے؟" عاشی نے بھی منہ بنایا۔

"مجھے ایک کال کرنی ہے تم لوگ جلد فری ہو کر آؤ۔" آیان اپنا فون اٹھاتا کھڑا ہوا۔

"اوکے آیان تم سالاد کھالو۔ میں اب نہیں بولوں گی۔" نور کو لگا وہ ناراض ہو کر جا رہا ہے۔

"تمہیں ایسا کس نے کہا کہ مجھے تمہارے بولنے سے پرابلم ہے؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"بظاہر تو یہی نظر آ رہا ہے کہ تم نور کے زیادہ بولنے سے تنگ پڑ رہے ہو۔" عاشی نے بھی کہا۔

"تم لوگ بھی کیا کیا سوچتی رہتی ہو۔ کھانا کھاؤ!" وہ سر جھٹکتے ہوئے واپس اپنے کھانے پر جھک گیا لیکن وہ نور کے بولنے سے تنگ نہیں ہو رہا تھا۔ اسے روحان کی کالز پہ کالز آ رہی تھیں۔

اس نے تھوڑا سا پیزا کھایا اور پھر اپنے لیے پت.بنگسو ڈال کر لے آیا۔

پت.بنگسو (pat bingsu) کوریا کی مشہور آئس کریم ہے جس کے ساتھ ریڈ بین (red bean) پیسٹ اور کورین رائس کیک ڈالا جاتا ہے اور یہ اپنے آپ میں ایک بہترین آئس کریم ہے۔

اب کی مرتبہ باقی سب نے بھی جلدی سے اپنا کھانا ختم کیااور پت.ننگسو ڈال کر خوب کھایا۔آیان کال کا کہہ کر پہلے ہی اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"آیان مجھے سچ سچ بتانا ملک جبار کی اس حالت کے پیچھے تمہارا ہاتھ تو نہیں؟"روحان سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا ہوا اسے؟"اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

"میسج پر بتا چکا ہوں کہ اسے کئی دن حبسِ بے جا میں رکھا گیا ہے اور الیکٹرک شاکس دیے گئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے اس کے دماغ پر اثر پڑا ہے۔"

"اوہ اچھا! تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟اس کا مسئلہ تمہارے ساتھ تھا۔میں کہاں سے بیچ میں آ گیا؟"اس نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"اگر اس سب کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں!"

"اور تم یہ یقین رکھو کہ اس سب کے پیچھے میرا ہاتھ تو کیا انگلی بھی نہیں ملنے والی۔" وہ مطمئن تھا۔

"تم نے واقعی کچھ نہیں کیا؟" روحان اب مشکوک انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔ٹرائے ٹو واک آن ایگ۔(محتاط رہنے کی کوشش کرو)" روحان اسے چند ایک ہدایات دیتا فون بند کر چکا تو اس نے سکون کا سانس لیا۔خدا کا شکر ہے کہ وہ روحان کے سامنے جھوٹ نہیں بول رہا تھا ورنہ وہ چہرے پڑھ لیا کرتا تھا۔

باقی سب جب فارغ ہوئے تو جلد ہی باہر آیان مل گیا۔

"اتنی جلدی کھانا ختم کر لیا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں تم نے کوئی خاص ڈش کھلانی تھی؟"

"کیا میں نے آفر کی تھی؟" اس نے خوشگوار انداز میں عاشی سے پوچھا۔

"نہیں!" عاشی نے منہ بنایا۔

"پھر تمہیں خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہیے۔"

"ظاہر ہے جسے خاص ڈش کھلانی تھی وہ تو کھلا چکے ہو۔" عاشی نے ذو معنی انداز میں کہا تو وہ ہنسا۔

"بڑی خراب لڑکی ہو تم۔ سب پر نظر رکھتی ہو۔ اپنے کام سے کام رکھا کرو۔"

"جی جناب! بس ایک سراغ مل جائے۔"

"کس چیز کا؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔ عاشی نے قدرے فاصلے پر مریم کے ساتھ آگے بڑھتی ہوئی نور کو دیکھا پھر آیان کے کان میں سرگوشی کی۔

"کیا آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی ہے یا ایک طرف سے ہی سراو کھلی میں دیا گیا ہے۔" آیان کا قہقہہ بہت بلند تھا۔ کم از کم اسے عاشی سے توقع نہیں تھی کہ وہ اسے اتنی جلدی پکڑ لے گی۔ نور نے پلٹ کر ایک نظر اسے دیکھا تھا۔ پھر اس نے واپس آیان سے نظریں نہیں ملائیں۔

وہ لوگ ان سائیڈ سیئول Inside Seoul میں جا رہے تھے۔ وہ جگہ اپنے اندر ہی ڈسکوری تھی جہاں انھیں ایک نیا سیئول دیکھنے کو ملنا تھا۔

ان سب نے جن ینگ کے کہنے پر گرین کارپیٹ پر کھڑے ہو کر تصویر بنوائی۔ ایسے کہ نور اور آیان درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ نور کے بائیں جانب مریم اور اس کے ساتھ مارک تھا جبکہ آیان کے دائیں جانب جن ینگ اور اس کے ساتھ عاشی تھی۔ نور نے دونوں ہاتھوں کو اونچا کر کے وی بنایا۔ اس کا فیورٹ سائن! کیمرہ مین نے تصویر کلک کی اور وہ ہمیشہ کے لیے امر ہو گئی۔

تصویر ڈیویلپ کرنے کے لیے ٹاپ فلور پر جانا تھا اور ابھی تو ان کے پاس کافی وقت تھا۔

ان سائیڈ سیئول کو ہیلووین کے طرز کا سجایا گیا تھا کیونکہ ابھی چند دن پہلے ہی ہیلووین منا گیا تھا۔ وہاں جگہ جگہ pumpkins پر کئی اشکال بنی ہوئی تھیں اور اسی طرح دوسری کئی اشکال چھت سے لٹکی ہوئی تھیں اور ڈسکو لائٹس نیلے اور سرخ رنگ کی تھیں جو ماحول کو خوفناک بنا رہی تھیں۔ مارک ان سب کے ٹکٹس لے آیا اور وہ لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے۔

"باہر لکھا ہوا تھا observation deck entrance پر یہاں پر کیا کیا observe کریں؟" عاشی نے ہنستے ہوئے اس لامحدود نمائشی ہال کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اندر اندھیرا تھا جیسے وہ لوگ کسی ہارر موووی کے سیٹ پر آ گئے ہیں۔

"تمہارے شوز کے لیسز پھر سے کھلے ہوئے ہیں۔" نور نے آیان سے کہا۔

"اوہ ہولڈ آن!" اس نے کیمرہ نور کو پکڑایا اور دروازے سے سائیڈ پر ہو کر جھک کر بیٹھ گیا۔ باقی سب آگے بڑھ گئے اور وہ آیان کے لیے رک گئی۔

انسائیڈ سیئول 10 جولائی 2019 کو ہی این۔ سیئول ٹاور کا حصہ بنا تھا۔ اس سے پہلے یہاں پر بھی ایک کھلا پارک ہوا کرتا تھا جہاں سیاح صرف تصویریں بنانے آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

آیان کھڑا ہوا اور نور سے کیمرہ لے لیا۔ وہ دونوں ساتھ چلتے باقی سیاحوں کے جھرمٹ میں گم ہو گئے۔

اس کے اندر تو دنیا ہی الگ تھی۔پروجیکٹرز کے ذریعے سے تھری ڈی مناظر دیکھائے جارہے تھے۔ 650 سکوئر میٹر پر پھیلے ایریا میں چالیس سے زیادہ پروجیکٹر مل کر فارمیشن بنا رہے تھے اور پورے سیئول کا ایسا نظارہ دیکھنے کو مل رہا تھا کو انھیں بائیسویں صدی میں لے گیا تھا۔دلکش رنگوں اور مدہم موسیقی سے فضا میں ایک ایسا سحر طاری ہو گیا تھا کہ ہر کوئی اس نظارے میں جا بسا تھا۔سب ایک خواب کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔دیواروں پر آویزاں سکرینوں پر تو سب دیکھنے کو مل رہا تھا لیکن زمین پر بھی تھری ڈی تصاویر بن رہی تھیں اور وہاں سمندر کا نظارہ دکھائی دے رہا تھا۔وہ کھڑے ہونے کے باوجود سمندر کے پانی کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔قدموں تلے منظر تبدیل ہوا اور وہاں کھڑے لوگوں نے خود کو نامسن پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے محسوس کیا اور ان لوگوں میں نورالفجر بھی تھی۔جب نور اس جگہ کے سحر سے نکلی تو تھوک نگلتے ہوئے اپنے پیروں کی طرف دیکھا۔یوں لگا جیسے پیراگلائڈر تیزی سے پہاڑوں کو چیرتا ہوا نیچے کی جانب پرواز کر رہا ہے۔وہ لڑکھڑا کر گر جاتی لیکن آیان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ریلیکس ڈاکٹر! یہ صرف الوژن ہے حقیقت نہیں۔"اس بلیو اینڈ ریڈ لائٹ کے خواب ناک ماحول میں اتنی اونچائی پر خود کو محسوس کر کے نور کو لگا ٹانگوں میں جان نہیں ہے۔اس نے دائیں ہاتھ سے آیان کا بازو تھام لیا۔چند پل گزرے تھے اور منظر بدل گیا تھا۔اب پیروں کے نیچے صاف ستھری سڑکوں پر تیز رفتاری سے چلتی گاڑیاں تھیں اور ان گاڑیوں کے ساتھ خود کو آگے بڑھتے محسوس کرتے لوگ! وہ اپنے پیروں پر ہی کھڑی تھی اور کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔اس نے آیان کا بازو چھوڑ دیا اور اب قدرے فاصلے پر کھڑی ہو گئی جیسے شرمندگی مٹانے کی کوشش کر رہی ہو۔کوئی یہ منظر نہایت شوق سے دیکھ رہا تھا۔

"ڈیم اٹ نور الفجر۔۔۔ڈیم اٹ! ایک تھری ڈی امیج سے ڈر گئی۔"وہ خود سے جھنجھلا کر کہہ رہی تھی۔ہر منظر انہیں اپنے اندر جذب کر رہا تھا لیکن وہ اب شرمندہ تھی اسی لیے آیان کی طرف دیکھا بھی نہیں۔

"کیسی جگہ ہے؟"آیان نے ہی دوبارہ پوچھا۔

"unbelievable!"خود کو نارمل کر کے اس نے جواب دیا۔

"میں کس دنیا میں ہوں؟"تھری ڈی امیج شو ختم ہوا اور اس ہال میں پیلے رنگ کی بتیاں جگمگانے لگیں۔عاشی کی آواز اسے دور سے آئی اور وہ اس تک پہنچ گئی۔

"یہ تو ایک الگ ہی سیئول ہے۔جتنا میں نے چند ماہ میں دیکھا ہے وہ تو کچھ بھی نہیں!"مریم بھی حیرت زدہ تھی۔

"اپنے منہ تو بند کرو۔کیا میرے شہر کو نظر لگاؤ گی؟"جن ینگ نے ان لوگوں کے تاثرات دیکھ کر مزے سے کہا۔

"اتنی بھی خوبصورت جگہ نہیں ہے کہ ہم منہ کھول کر حیرت سے کھڑے ہو جائیں۔"عاشی فوراً اپنی ٹون میں آئی۔

"کچھ دیر پہلے تمہاری شکل پہ لکھا حال پڑھ چکا ہوں۔"

"پھر تو بہت ہی برے نجومی ہو۔ چہرے دیکھ کر دلوں کا حال جانتے ہو۔" اب وہ لوگ لفٹ کی طرف جا رہے تھے۔

"مجھے نجومیوں سے نفرت ہے۔" جن ینگ نے کہا۔

"کیوں؟" نور نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"کامن سی بات ہے وہ جو کام کرتے ہیں وہ غلط ہے۔"

"کیا ادھر کوریا میں بھی نجومی ہوتے ہیں؟"

"ہاں!"

www.novelsclubb.com

"کس جگہ؟" عاشی نے فٹ سے پوچھا۔

"یار یہ سائیکو لوگ ہوتے ہیں۔ ویسے ہی باتیں کرتے ہیں۔ تم لوگ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔" آیان نے دانستہ طور پر موضوع بدلا۔

"آیان کو تو ان سائیکو لوگوں سے چڑ ہے۔" جن ینگ ہنسا۔

"وہ کیوں؟" نور نے پھر خود کو باتوں میں مصروف رکھنے کی کوشش کرنی چاہی۔

"آیان کو یہاں کسی نے مستقبل کا حال بتا دیا تھا۔" مارک نے آیان کو دیکھ کر شرارت سے کہا۔

"کیا بتایا تھا؟" نور کا انداز متجسس ہو گیا۔

"یہی کہ مستقبل قریب میں میری شادی ایک چڑیل سے ہونے والی ہے۔" اس نے جل کر بتایا۔ وہ اس طرح کے موضوع پسند نہیں کرتا تھا۔

"اوہ اسی چڑیل کے خوف سے تم خوش نہیں رہتے۔" عاشی نے ذو معنی انداز میں اسے کچھ باور کروایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا فضول بات لے کر بیٹھ گئے ہو تم لوگ۔" اس نے عاشی کو گھور کر کہا۔

وہ سب لفٹ میں داخل ہو گئے۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا تو نور دروازے کی طرف پشت کر کے کھڑی ہو گئی۔

"اور کیا کہا تھا اس نجومی نے؟" نور نے پھر معصومیت سے پوچھا۔ آیان نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ بھی اسی طرح دیکھتی رہی پھر دونوں نے ہی نظریں پھیر لیں۔

"یہی کہ شادی کے بعد میں اس چڑیل کو بہت رلانے والا ہوں۔" اس کے چہرے پر مذاق کا شبہ تک نہیں تھا۔ نور کے چہرے کا رنگ ایک لمحے کو بدلا ضرور تھا اور وہ ایک لمحہ آیان کی نظروں سے چھپا نہیں رہا تھا۔

وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔

"وہ کیوں؟"

"اگر میں نے اس سے آگے اس نجومی کو مزید بولنے دیا ہوتا تو تمہیں ضرور بتا دیتا کہ کیوں؟"

"تم واقعی ایک چڑیل سے شادی کرنے والے ہو؟"نور کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"جب کروں گا تو تمہیں یقین آجائے گا۔"

"مطلب واقعی؟"

"فجر!"وہ ضبط سے بولا۔

"بتاؤ تو!"اس نے پھر پوچھا۔

"میں نارمل انسان ہوں ڈاکٹر فجر تو نارمل عورت سے ہی شادی کروں گا۔کیا چڑیل،شادی،نجومی وغیرہ لگا رکھی ہے؟"

"مطلب تم چڑیل سے شادی نہیں کروگے؟"نور اسے تپانے والی مسکراہٹ لیے بولی۔

"نہیں!"وہ جیسے جھنجھلا سا گیا۔

"اس نجومی نے ایسا کیوں کہا تھا؟"وہ اسے زچ کرنے لگی۔

"جا کر اس نجومی سے پوچھو!" اس نے ایک کٹیلی سی نگاہ مارک اور جن ینگ پر ڈالی تھی کہ کیا ضرورت تھی یہ موضوع کھولنے کی؟ باقی سب حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگے بھلا لڑکس بات پر رہے ہیں۔

"کب لے کر چلو گے؟"

"ابھی اس کے پاس چھوڑ آتا ہوں۔"

"جنجا؟" وہ خوشی سے بولی۔ آیان نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

"تم شادی کر رہے ہو چڑیل سے؟"

"فجر!" اب اس نے ذرا سخت لہجے میں کہا لیکن نور پر اثر نہ ہوا۔

"اف کتنا مزہ آئے گا تمہاری شادی پر آیان! لڑکا انسان اور لڑکی چڑیل' لڑکے کے پاؤں سیدھے اور لڑکی کے۔۔۔اوہ مائی گاڈ! مجھے تو سوچ کر ہی مزہ آرہا ہے۔ اپنی شادی ہر ضرور بلوانا!"

"فجر! مجھ سے بحث کا کتنا ثواب مل رہا ہے؟"اس نے بے چارگی سے پوچھا۔

"بھلا بحث کرنے کا بھی ثواب ملا ہے؟"اس نے واپس اسی انداز میں پوچھا۔لفٹ کا دروازہ کھلا تو نور پلٹی کیونکہ اس کی دروازے کی طرف پشت تھی۔

اس لئے پلٹنے پر سامنے والے شخص کو دیکھ کر اس کے چہرے کی ساری مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی اور وہ ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گئی تھی۔چہرے پر حیرانگی سی حیرانگی تھی۔

"ہاں یہ بھی محض اتفاق ہو سکتا ہے۔"اس کی نظر سامنے والے پر اور پھر اس کے ساتھ موجود لڑکی پر پڑی۔وہ کورین نہیں تھی شاید پاکستانی بھی نہیں تھی۔

"نکلو بھی نور!"عاشی نے پیچھے سے کہا۔وہ جلدی سے سائیڈ پر ہو کر باہر نکلنے لگی لیکن اس شخص کے ساتھ نور کی ٹکر ہو گئی۔اس نے جان بوجھ کر اپنا کندھا نور کے کندھے سے مس کیا تھا اور یہ منظر آیان کی آنکھوں کو غلطی یا اتفاق بالکل نہیں لگا تھا۔وہ فوراً سے آگے بڑھا لیکن نور اس سے پہلے ہی

معذرت کر کے سائیڈ پر ہوئی۔اس کے پاؤں اب کی مرتبہ لڑکھڑائے نہیں تھے۔وہ شہریار کے سامنے آئرن لیڈی بن جایا کرتی تھی۔آیان ابھی غصے سے شہریار کو کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ عاشی کی آواز آئی جو اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے نور کو کہہ رہی تھی۔

"نور رہنے دو اس بیچارے کو۔ابھی اس نے رونا شروع کر دینا ہے۔"وہ سنے بغیر تیز تیز قدموں سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

"لگتا ہے نور کو پیکچر ڈیولپ کروانے کی بہت جلدی ہے۔"مارک نے تبصرہ کیا۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟کیا یہ ابھی تک پاکستان واپس نہیں گیا؟"وہ پریشانی میں خود سے کہہ رہی تھی۔وہی نور کی عادت پریشانی میں خود کلامی کرنا شروع کر دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آیان لفٹ بند ہونے سے پہلے چند پل شہریار کے پاس رکا تھا بلکہ اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ہیلو ہائے ہوئی اور وہ دونوں اپنی اپنی راہ پر ہو لیے۔

"کیا ہوا فجر تم ٹھیک ہو؟" آیان نے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ لفٹ کی جانب دیکھ رہی تھی جس کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا تھا۔ آیان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں شہریار حسن اسے نظر آیا جو ابھی تک نور کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی براؤن آنکھوں میں غصہ اور سنجیدگی در آئی۔ اس کی اور شہریار کی آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا اور وہ اسی پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ آیان کو دیکھنے لگا۔ آیان نور کے سامنے آیا کہ شہریار اس کے پیچھے چھپ گیا۔

"سب ٹھیک ہے نور؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ نور نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تم انتہائی بدتمیز اور بے حیا لڑکی ہو۔" اس کی آنکھیں دھندلی ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"نور تم ٹھیک ہو؟" آیان نے فکرمندی سے پوچھا۔

اگلے لمحے ہی نور کسی خوف سے باہر نکلی اور نارمل ہو گئی۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔مجھے کیا ہونا ہے؟ چلو پیکچر کے لیے بیک گراؤنڈ دیکھتے ہیں۔" وہ افرا تفری میں بول کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ باقی سب وہیں پر موجود تھے۔وہاں پر تصویر کا کوڈ دے کر آپ اپنی مرضی کا بیک گراؤنڈ بنوا سکتے تھے۔ باقی سب بھی سکرین کے پاس کھڑے بیک گراؤنڈ چوز کر رہے تھے۔وہ بھی دھیرے دھیرے چلتا ان لوگوں کے پاس آگیا۔ تصویر میں سب بہت خوش نظر آرہے تھے اور اب اس تصویر کا اچھا سا بیک گراؤنڈ دینے کی ہدایات دے رہے تھے۔

"یہ والا پیارا لگے گا۔رات کا ٹائم اور ہمارے پیچھے سرخ سبز روشنیوں میں جگمگاتا نامسن ٹاور!" نور نے کہا تو سب نے مسکرا کر اسے ڈن کا سائن دیا۔

وہ تصویر بیک گراؤنڈ لگ جانے کے بعد یوں لگ رہی تھی جیسے وہ لوگ شدید سردی میں، ٹھنڈ سے برف بنتے ہوئے، خوشی سے سیئول ٹاور کے نیچے کھڑے ہیں۔ان کے عقب میں برف باری بھی ہو رہی ہے۔خوشی سے ان کے چہرے تمتما رہے ہیں اور ٹاور کی بلند و بالا عمارت کے پیچھے نامسن کے پہاڑ بھی برف کے ساتھ ڈھکے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ تصویر بننے میں پانچ منٹ لگنے تھے اسی لیے وہ

www.novelsclubb.com

سب گلاس وال کی طرف آ گئے۔ وہ سارا ایریا کسی شاپنگ مال کے فلور کی طرح لگتا تھا۔ اس بلندی پر شاپنگ کرنے کا بھی اپنا ہی مزہ تھا۔ وہ گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی۔ کیمرہ اب عاشی کے پاس تھا اور وہی تصویریں بنا رہی تھی۔ اندھیرا ہو رہا تھا اور جگہ جگہ مصنوعی روشنیاں جگمگانے لگی تھیں۔ وہی روشنی رات کے وقت اس جگہ کو مزید دلکش بنا دیا کرتی تھی۔ شیشے کی دیوار پر ہاتھ رکھے وہ آگے چلتی جا رہی تھی جب آیان اسے اکیلا دیکھ کر اس کے پاس آیا۔

"وہ آدمی کون تھا؟" وہ چونکی اور پھر آیان کو دیکھا۔

"میں نہیں جانتی۔" یہ شخص اتنا سادہ کیوں تھا؟ وہ سب جان چکا تھا پھر بھی چاہتا تھا نورا اسے کچھ بتائے حالانکہ اسے پتہ تھا نورا اسے کچھ نہیں بتائے گی۔

www.novelsclubb.com

"تم واقعی اسے نہیں جانتیں؟"

"کہا نا نہیں جانتی۔" وہ خفگی سے بولی۔

"اسے دیکھ کر تم ڈر کیوں گئی تھی؟ کچھ ہے جو تمہیں پریشان کر رہا ہے تو مجھے بتاؤ۔"

"تمہیں کیوں بتاؤں؟ تم کیا کرو گے اس کے ساتھ؟ وہی جو کچھ دیر پہلے والی ویڈیو میں دیکھا تھا میں نے؟" اف وہ ابھی تک ویڈیو نہیں بھولی تھی۔

"اس کا مطلب کچھ ہے جو تم چھپا رہی ہو۔"

"فار گاڈ سیک آیان! میں تم سے کچھ کیوں چھپاؤں گی؟ کچھ ہوا بھی تو میں خود ہینڈل کر سکتی ہوں۔ مجھے اپنی سپورٹ کے لیے مردوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ میں اپنے مسئلے خود فکس کرتی ہوں۔" وہ یکدم غصے سے بولی۔

"میں صرف اسی لئے پوچھ رہا تھا کہ اگر غیر ملک میں میرے شہر کی لڑکی کو کوئی پریشان کر رہا ہے تو اس کا مسئلہ حل کرنا میرا اخلاقی فرض ہے لیکن تم نے ٹھیک کہا نورالفجر اتنی بہادر ہے کہ وہ اپنے مسائل خود حل کر سکتی ہے۔ تمہیں واقعی کسی مرد کی سپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ You

"are of the first water, a fine lady indeed وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی

وہ بیسٹ نہیں ہے بس نور الفجر کو گوارہ نہیں تھا کہ کوئی اسے کمزور سمجھے۔

اسے لگا کہ اس نے آیان کا دل توڑا ہے۔اسے آیان کو تھوڑی تلخ حقیقت بتا دینی چاہیے۔

"سنو آیان!" وہ جاتے ہوئے رکا لیکن واپس نہیں پلٹا۔

"سن رہا ہوں۔" وہ اسے صرف سن ہی سکتا تھا کیونکہ جب وہ سنجیدہ ہوتی تھی تو زیادہ خطرناک باتیں کرتی تھی۔

وہ شیشے پر اپنے پیچھے اس کا عکس دیکھ سکتی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا اور کہا۔

"تم جانتے تھے مجھے بلندی سے ڈر لگتا ہے۔تم نے آج میری بہت مدد کی،شکریہ!آج تمہیں ایک بات بتا رہی ہوں کہ نور الفجر کا فوبیا آج اسی وقت ختم ہو گیا ہے کیونکہ میں نے اس فوبیا نامی بلا کو آج فیس کر لیا ہے۔ہم ہمیشہ اپنے خوف کو unjustify ہی رکھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ فوبیا بن کر

ہمیں ڈراتا ہے۔ ہم انسانوں کو سیکھ لینا چاہیے کسی ان دیکھی بلا سے ڈرنے سے بہتر ہے اسے خود بلایا جائے اور پھر اس کا مقابلہ کیا جائے۔ پھر دیکھا جائے کہ وہ کتنی طاقتور ہے۔ اللہ نے انسان سے زیادہ مضبوط کسی کو نہیں بنایا۔ انسان سے بڑی کوئی بلا نہیں ہے۔ تم میرے لیے فکر مند مت ہوا کرو کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ میرے جو بھی مسائل ہونگے وہ میں خود حل کر سکتی ہوں۔ ہم صرف اچھے دوست ہیں آیان!" آیان نے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اس کی طرف پلٹا پھر اس کے برابر آکر کھڑا ہوا اور باہر دیکھنے لگا۔ دل میں کچھ ٹوٹا تھا۔ نور الفجر نے شفاف باؤنڈری لگا دی تھی کہ اسے کراس کرنے کی ہمت مت کرنا۔

"ہم کبھی دوست نہیں تھے فجر! ہم آج ابھی اسی وقت دوست بنے ہیں لیکن میں اپنے خیالات میں کافی آگے نکل گیا تھا۔ کوشش کروں گا کہ ہم صرف اچھے دوست ہی رہیں۔" نور نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائی۔ آیان مسکرا بھی نہ سکا۔ کتنی خوبصورتی سے نور الفجر نے اسے کہا تھا کہ مجھ سے دور رہو کہ میں تمہاری نہیں ہوں۔ آہ یہ لڑکی کتنی مرتبہ دل توڑتی تھی!

www.novelsclubb.com

"چلیں؟"نور نے باقی سب کی طرف اشارہ کیا جو تصویر مل جانے کے بعد اسے دیکھ رہے تھے۔

"شیور۔"اس نے سر کو خم کیا اور وہ دونوں چلتے ہوئے باقی سب تک آ گئے۔مارک نے نور کو تصویر دیکھائی۔

"امیزنگ!"اس نے تصویر دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا۔

"کیسی ہے آیان؟"اس نے آیان سے بھی رائے مانگی۔

"اچھی ہے۔"اس نے محض اتنا ہی کہا۔

عاشی نے اپنا فون ہوا میں بلند کیا اور ان سب کو اس طرف دیکھنے کا کہا۔سیلفی بن گئی اور اس نے فون جیب میں رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤنور شاپنگ کریں۔" عاشی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا اور وہ اسی کے ساتھ چلی آئی۔ مریم بھی ان کے ساتھ تھی۔ مارک نے ان تصویروں کی چھ کاپیاں نکلوائیں تھیں تاکہ سب کے پاس رہ جائیں۔

وہاں پر کھانے پینے کی بہت سے اشیاء تھیں۔ نور نے شاپنگ کا تو نہیں سوچا لیکن چند کھانے پینے کی اشیاء خریدنے لگی۔ کچھ اپنے لیے اور کچھ پاکستان بھیجنے کے لیے۔ اس کا ماننا تھا کہ پیسہ آنے جانے والی چیز ہے اس کو سنبھال کر نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لئے وہ اسے کہیں نہ کہیں خرچ کر دیا کرتی تھی۔

شاپنگ کرتے رات کے آٹھ ہو گئے اور اب انھوں نے واپسی کا سوچا۔ سب نے کچھ نہ کچھ خریدا تھا سوائے آیان کے۔ اس کے پاس صرف وہی ایک تصویر تھی جسے وہ ہمیشہ سنبھال کر رکھنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ یادگار تھی۔

نئی دوستی بن جانے پر۔

کچھ دل ٹوٹنے پر۔

کچھ احساس بدلنے پر۔

کچھ خواب نئے دیکھنے پر۔

نئے رشتے بننے پر۔

ہاں وہ یادگار تھی۔

وہ لوگ واپسی پر پیدل ہی چلنے لگے۔رات کے اس وقت نامسن ٹاور سے واپسی کے راستے پر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ٹھنڈ میں مری کے مال روڈ پر ہیں لیکن اطراف میں لگے درخت اور پھولوں کی خوشبو انھیں اس تصور سے نکال دیتے کہ وہ مری میں ہیں۔نامسن ٹاور اب پیچھے جانے لگا تھا اور وہ لوگ واپس اپنی روٹین پر !کالے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ دونوں خاموش تھے۔عاشی جن ینگ اور مریم سے باتیں ہی کرتی جا رہی تھی اور مارک بھی انھیں کے ساتھ مصروف تھا۔ایسے میں ان

دونوں کی خاموشی کسی نے محسوس نہیں کی۔نور کو ٹھنڈ لگ رہی تھی اسی لیے وہ وقفے وقفے سے گرم ہاتھ چہرے پر لگاتی۔

"اف کل سے پھر وہی بورنگ روٹین شروع ہو جائے گی۔"عاشی نے افسردگی سے کہا۔

"ایسے ہی تو نہیں یہاں کے لوگ ترقی کرتے۔یہ لوگ ہماری طرح کرسیوں پر بیٹھ کر نہیں بلکہ محنت کر کے کماتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں۔"مریم نے عاشی کو جواب دیا۔

"پاکستان میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔وہاں بھی محنت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔"عاشی نے فوراً کہا۔

"وہاں کے لوگ ہڈ حرام ہوتے ہیں۔"مریم شدید بدگمان تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے مریم ہم صرف ایک دو لوگوں کی وجہ سے سب کو بدنام نہیں کر سکتے۔جب ہم کہتے ہیں نا کہ پاکستان کی 30 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے ہے تو وہ محنت ضرور کرتے ہیں۔وہ ہڈ حرام کبھی نہیں ہو سکتے جب انہیں ضروری خوراک بھی میسّر نہ ہو۔"

وہ لوگ سیڑھیوں کے ذریعے ہی اترتے چلے آرہے تھے۔اب لوگوں کا رش بھی کم ہو گیا تھا۔وہ ان سیڑھیوں کو اپنی ملکیت سمجھ کر آرام آرام سے اتر رہے تھے۔

"یہ تو حکومت کی غلطی ہے وہ ایسے لوگوں کو ضروریات زندگی مہیا کیوں نہیں کرتی؟ گورنمنٹ کا کام ہے ان کی مدد کرنا۔" مریم پھر کہہ رہی تھی۔

"گورنمنٹ اپنی ذمہ داری تب پوری کرے گی جب اس کی گئی امداد ایمانداری سے اصل حقدار تک پہنچے گی۔یہاں پر ہمارے ہاں ایسا سسٹم ہے کہ وہ لوگ جن کے دو دو گھر ہیں، جو بیس گریڈ کے گورنمنٹ افسر ہیں پھر بھی وہ لوگ حکومت کی طرف سے دی جانے والی مدد کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ گورنمنٹ کی غلطی نہیں ہے۔ہماری گورنمنٹ اتنی بے حس بھی نہیں ہے جتنی ہم سمجھتے ہیں۔" مارک اور جن ینگ آگے بڑھ گئے نا جانے اُردو میں کیا بات کر رہی تھیں۔البتہ نور اور آیان خاموشی سے سن رہے تھے۔

"تو عام لوگوں کی کیا غلطی ہے؟"

"اس ساری بحث کا یہ نتیجہ نکلا کہ پاکستانی بہت اچھی قوم ہے اور محنتی بھی ہے۔" آیان نے فیصلہ کن انداز میں بحث ختم کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اس فضول سیاسی باتوں سے تنگ آ گیا تھا۔

"ہاں بس ہمارے لوگ اندھے ہیں۔" عاشی مزید کہہ رہی تھی۔

"اب اس بات سے کیا مراد ہے؟" مریم نے عاشی سے پوچھا۔

"اس بات سے میری بہت سی باتیں مراد ہیں مثلاً لوگوں میں شعور تو ضرور ہے لیکن استعمال نہیں کرتے، لوگوں میں انسانیت ختم ہو رہی ہے، لوگ غلط ہوتا دیکھیں گے بولیں گے کچھ نہیں۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے کیونکہ ہمارے لوگ بہت بدل چکے ہیں، ہمارے لوگوں میں تعلیم اور شعور آ چکا ہے، وہ لوگ اپنا اچھا برا سمجھنے لگے ہیں، انہیں پتہ ہے کہ ملک نہیں چل سکے گا اگر حکومت کے لوگ ایماندار نہ ہوں۔ اب اگر تم لوگوں کے اندرونی مسائل ختم ہو گئے ہوں تو میرا خیال ہے جلدی چلا جائے کیونکہ میرا اس ٹھنڈ میں ساری رات گھومنے کا ارادہ قطعی طور پر نہیں ہے۔" عاشی اور مریم

اس کی بات پر ہنس پڑیں۔وہ آرمی میں تھا اس لیے ملک کی گورنمنٹ سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن وہ لڑکیاں سویلین تھیں انہیں فرق پڑتا تھا۔

"نوری تم کیوں خاموش ہو؟ایک مزے کی بات بتاؤں؟آج تم دونوں پر فیکٹ میچ لگ رہے ہو بلیک کوٹ میں۔میں نے ایک بات نوٹ کی تھی یہاں جتنے بھی کپلز آئے تھے ان سب کی ڈریسنگ سیم تھی۔تم دونوں بھی پاکستانی کپل ہی لگتے رہے ہو مجھے سارا دن۔"وہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔

"جب بھی بولنا فضول بولنا۔"آیان نے عاشی کو ڈپٹا۔وہ واقعی نور کا کالا کوٹ دیکھ کر ہی اپنا کالا کوٹ نکال کر لایا تھا لیکن اگر نور چاہتی تھی کہ وہ صرف اچھے دوست رہیں تو وہ اس کی بات کی قدر کرے گا۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن مصروف اور ان سب کے لیے یادگار تھا۔آج وہ سب اکٹھے تھے۔مستقبل کا کچھ پتہ نہیں تھا کہ کون ہو گا اور کون نہیں ہو گا۔وہ سب سیڑھیاں اترتے،بے فکر قہقہے لگاتے اپنی اپنی فکروں سے کچھ پل کے لیے آزادی حاصل کر رہے تھے ورنہ اس دنیا میں ہر کسی کو ہر وقت کوئی نہ کوئی بات

ستائے جاتی ہے اور وہ فکر مند ہی رہتا ہے کیونکہ انسان تخلیاتی فکروں سے آزادی کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

****

دسمبر کی شاموں میں مانچسٹر کی ٹھنڈ کے ساتھ ہونے والی برفباری میں وہ لوگ پہلی مرتبہ وہاں موجود تھے۔مانچسٹر کے پاکستانیوں کے ساتھ ایک اسلامی سیشن اور ایک ٹی وی کو انٹرویو دینے کے لیے وہ اور اس کی ٹیم یہاں موجود تھی۔ایک لگژری ہوٹل کے کمرے کی کھڑکی سے باہر کا شہر دیکھتا وہ اداس لگ رہا تھا۔

پچھلے کئی دنوں سے وہ علیزے سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہمیشہ اس کا فون بند ملتا تھا۔ اسے ایسا لگنے لگا تھا جیسے وہ آیان کی بات مان کر اب اپنی بیچلر لائف گزار رہی ہے اور یہی بات اسے بے چین کر رہی تھی۔علیزے ایسا کیسے کر سکتی تھی؟کیا روحان اس کے لیے میٹر نہیں کرتا؟وہ اس کا شوہر ہے کم از کم حال ہی پوچھ لے لیکن نہیں۔۔۔وہ اس کے لیے ضروری تھی کیونکہ اب وہ اس کی

زندگی کا حصّہ تھی۔آیان سے اس کی بات ہو جاتی تھی پر علیزے کی طرف مکمل خاموشی تھی اور یہ خاموشی اسے ڈسٹرب کر رہی تھی۔دروازہ ناک کر کے ثناءاللہ اندر آیا اور اسے بتایا کہ انٹرویو والی ٹیم آگئی ہے۔وہ ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھتا دروازے کی جانب بڑھا۔ گرے سوٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے باقی دنوں کی نسبت آج وہ نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا۔بال اور داڑھی بھی معمول سے چھوٹی اور تراشیدہ تھی۔

"روحان رکو ذرا!"ثناءاللہ نے اسے روکا پھر اس کے جیل لگے بالوں کو سیدھا کیا۔اسے پرفیوم لگایا اور پھر اوکے کا سگنل دیا۔

"شکریہ ثناءاللہ!"وہ باہر نکل گیا۔ثناءاللہ بھی ساتھ ہو لیا۔

www.novelsclubb.com

"پریشان ہو؟"ثناءاللہ نا جانے کیسے اس کے چہرے سے اندازہ لگا لیتا تھا۔

"ہاں!"

"کام کی وجہ سے؟"

"نہیں!علیزے کی وجہ سے۔وہ کافی دنوں سے فون نہیں اٹھا رہی۔"لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اصل وجہ بتائی۔

"اس کے والد سے پتہ کر لو۔"ثناءاللہ نے مشورہ دیا۔

"وہ آج کل پاکستان میں ہوتے ہیں انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتا۔"اس نے 2 کا بٹن دبایا اور لفٹ کے دروازے بند ہوئے اور وہ نیچے جانے لگی۔

"پریشانی والی کیا بات ہے بس انھیں کہہ دو کسی وجہ سے تمہارا علیزے بہن سے رابطہ نہیں ہے اس کی خیریت بتا دیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہوں۔۔۔وہ بھی بلاوجہ کی ٹینشن لیں گے۔میں کچھ کرتا ہوں۔"

وہ خاموش ہوا پھر کچھ یاد آنے پر اس سے پوچھا۔

"اور خبیب کا کام کیسا جا رہا ہے؟" لفٹ کے دروازے وا ہوئے اور وہ دونوں نکل کر راہداری سے بائیں طرف مڑ گئے۔

"تمہیں تو پتہ ہے قبائلی علاقہ جات کی طرف سگنل مشکل سے ہی آتے ہیں۔ جب اسے سگنل ملتا ہے وہ میسج بھیج دیتا ہے۔ کل صبح کے بعد سے اس کی کوئی کال میسج نہیں آیا۔" ثناءاللہ نے بتایا۔

"جب بھی لائن ملے، میری خبیب سے بات کروانا۔" وہ ایک کمرے کے سامنے رکے۔ دروازے کے باہر کھڑے گارڈ نے دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئے۔ یہاں روحان سکندر کا انٹرویو ریکارڈ ہونا تھا۔ سارا سیٹ اَپ تیار تھا۔ سب سے سلام دعا کرتا وہ اپنی نشست پر بیٹھا۔ انٹرویو کرنے والا پاکستانی نژاد برٹش تھا۔

www.novelsclubb.com

انٹرویو شروع ہوا اور روحان سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اب وہ ونگ بیک چیئر پر دونوں ہاتھ باہم ملا کر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا سوالات کا ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دے رہا تھا۔

"کہتے ہیں اچھائی کی طرف اٹھنے والا پہلا قدم آسان ہوتا ہے پھر راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کو شیطان کھڑے ہوتے ہیں۔آپ کے کام میں کبھی مشکل پیش آئے تو کیسے ہینڈل کرتے ہیں؟"

"سب سے پہلے تو اللہ کی طرف سے ہی مدد مانگنے جاتا ہوں پھر جو میری DOP کی کور (core) ہے جو ہمیشہ سے فیملی کی طرح ہے۔وہ امید اور ڈر کے درمیان ہمیشہ ساتھ کھڑی رہتی ہے الحمدللہ۔ سارے راستے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں جب اللہ برکت ڈالتا ہے۔بس ایک یقین سا ہوتا ہے کہ اللہ ہر کام سنوار لے گا۔شیطان تو کیا اس کے چاچے ماموں بھی کچھ نہیں کر سکتے۔"وہ ہنسا اس نے سوال کا آسان سا جواب دیا تھا وہ مشکلات کو اللہ کے بھروسے چھوڑ دیتا ہے۔وہ خود حل ہو جاتی ہیں۔

"ڈی او پی آج کل خسارے میں جا رہی ہے۔ایسی سٹیٹمنٹ DOP کے وسل بلور کی طرف سے دی گئی ہے۔کیا یہ سچ ہے؟"

وہ ہلکا سا ہنسا۔عام عوام اور ان کے اندازے!

www.novelsclubb.com

"نو آئیڈیا راحیل! ہمارا کام الحمدللہ بہتر جا رہا ہے اور چھوٹے موٹے اونچ نیچ ہر کام میں ہوتے ہیں۔ یہ ایسی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ خسارہ تھوڑی extreme ٹرم ہے۔ میرا خیال ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے ہم بہترین کام کر رہے ہیں کوئی خسارہ نہیں چل رہا۔ آپ کا سورس آف انفارمیشن غلط ہو سکتا ہے۔" اس نے عام سے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اگلا سوال اسی سے متعلق ہے۔ ہمارے ملک میں ڈس انفارمیشن کا بازار گرم ہے اور اکثر پیرنٹس اس بارے میں کافی شکایات کرتے ہیں کہ موبائل فون نے ان کا بچہ بگاڑ دیا ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

"پہلے تو غور کریں موبائل فون نے آپ کو بگاڑا ہے یا آپ کے بچے کو؟ آپ زیادہ فون استعمال کرتے ہیں یا آپ کا بچہ؟ اور یہ بات بالکل درست ہے کہ آجکل ڈس انفارمیشن یعنی غلط خبروں کا بازار گرم ہے۔ یہاں یہ حال ہے ادھر کوئی شوشا بنا نہیں اور ادھر اسکی ایسی تشہیر شروع ہو گئی کہ شیطان بھی منہ دیکھنے لگتا ہے۔ موبائل کو استعمال کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ اس موبائل کے استعمال سے

پہلے انسان اچھا خاصا بندہ ہوتا ہے لیکن جیسے ہی اس کو استعمال کرنے کی لت میں لگتا ہے سوری ٹو سے وہ گدھا بن جاتا ہے اور بنتا بھی کیسے ہے کہ وہ ہر بات کو فوراً آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لیتا ہے' ایسی باتیں جن کو نہ تو کبھی اس نے دیکھا اور نہ ہی محسوس کیا۔ بس ٹی وی یا موبائل میں دکھایا یا بتایا اور فوراً اس پر لبیک کہہ دیا۔

یہ نہیں سوچنا کہ کونسی بات صحیح ہے اور کونسی غلط بس اسی بات کی گردان جاری رہتی ہے کہ ٹی وی میں یہ بتایا اور موبائل میں یہ دکھایا گیا ہے اور مسئلہ بھی یہیں پر پیدا ہوتا ہے جب آپ دن بھر سکرولنگ کے دوران ایک ہی ٹویٹ کو دس مرتبہ سے زیادہ دیکھتے ہو تو وہ آپ کی توجہ کھینچتا ہے پھر آپ کو لگتا ہے سب ایسا سوچتے ہیں تو مجھے بھی ایسا سوچنا چاہیے اور آپ اسے نیکی کا کام سمجھتے ہوئے اپنے سرکل میں شیئر کرتے ہو اور یہ ڈس انفارمیشن کا کاروبار بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ ہم گدھے بن گئے اور سنی سنائی بات کو آگے ہزار لوگوں کو بتاتے ہیں جیسے ہمیں سب سے پہلے غلط خبر دینے کا انٹرنیشنل ایوارڈ ملنے والا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ جب تک

کسی بات کی تصدیق نا ہو جائے اسکو مت آگے پھیلاؤ لیکن یہاں پر تو دھندہ ہی الٹا چلتا ہے خیر اسی طرح آج کے دور کے جو حالات چل رہے ہیں اس میں ڈس انفارمیشن اور یوتھ کو ڈسٹریکٹ کرنے کے لیے انہی موبائل اور ٹی وی کا سہارا لیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے بچوں کا دماغ اس قدر زرخیز ہوتا ہے کہ وہ جلد ہی غلط انفارمیشن کو اپنے دماغ میں بٹھا لیتے ہیں۔

اسی ڈس انفارمیشن کے تحت بچوں میں بے حیائی بھی پھلائی جاتی ہے۔اس کا حل یہ ہے کہ پیرنٹس ہماری موجودہ ڈپریس جنریشن کی کونسلنگ کریں۔انھیں اپنا دوست بنائیں۔الگ الگ کمرے میں بیٹھ کر سارا دن سوشل میڈیا پر ان دیکھے دوستوں سے گفتگو کرنے سے ہزار درجے بہتر ہے کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ وقت گزاریں۔ان کا ریموٹ کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیں نہ کہ دوسرے کے ہاتھ میں دیں۔ورنہ آپ کا یہ مسئلہ ساری زندگی حل نہیں ہونے والا کہ اولاد فرمانبردار نہیں ہے۔"

"یہ تو آپ نے پیرنٹس کے لیے بات کہہ دی۔اب آپ یوتھ کو کیا مشورہ دیں گے کہ اس طرح کی سچویشن سے کیسے نپٹنا ہے؟"

"میری یوتھ مجھے سنے تو بات ہے نا!" وہ جیسے بے چارگی سے ہنسا۔

"اگر آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ موبائل ہی آپ کا فوکس ڈسٹریکٹ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے تو خود پر ڈنڈا رکھو کیونکہ ہم وہ قوم ہیں جو ڈنڈے کے بغیر سیدھی ہو ہی نہیں سکتی۔ No offense میں بھی ڈنڈے کے زور پر پڑھتا تھا لیکن جنریشن زی کا مسئلہ ذرا سنگین ہے۔ فون ان کے لیے جسم میں بلڈ سرکولیشن سے زیادہ اہم ہے۔ تو ٹھیک ہے اسے استعمال کرو لیکن پھر یہی کہوں گا خود پر ڈنڈا رکھواؤ۔ گھر میں کوئی نہ سہی کسی استاد سے کہہ دو۔ بیٹا یہاں ہر کسی کو خود کسی نہ کسی مقام پر پہنچنا ہوتا ہے اور پھر وہاں پہنچ کر خود کو منوانا ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں نا پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے، کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔ اسی لیے خود اپنے لیے کوئی میچور انسان کی تلاش کر لیں۔ کوئی استاد، کزن، کوئی بڑا رشتے دار جس کی صحبت میں آپ مثبت چیزیں سیکھ سکو۔

www.novelsclubb.com

دنیا، دوست، آپ کے فین، آپ سے رسمی ہیلو ہائے کرنے والے سب صرف تماشہ دیکھنے کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ آپ کو اللہ نے اس لیے نہیں بنایا کہ سارا سارا دن سوشل میڈیا پر سکرولنگ

کرتے رہو اور گیمز کھیلتے رہو۔آپ کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔اس مقصد کو ڈھونڈو اور پھر اس کے پیچھے پڑ جاؤ یعنی اس مقصد اور فیلڈ میں ایکسپرٹ بن جاؤ اور ایکسپرٹ بننے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی زندگی میں مستقل مزاجی لائی جائے اور لائف کو ڈسپلن رکھا جائے اور ڈسپلن کا ایک ہی طریقہ ہے صبح اٹھیں نمازِ فجر ادا کریں، قرآن پاک پڑھیں اور اپنے دن میں برکت ڈلوائیں۔باقی کی نمازوں کا ٹائم نکالیں اور اللہ کے نام سے سارے کام شروع کریں۔

آپ کو کوئی نہیں پوچھتا تو کوئی بات نہیں۔بھئی ایک وقت تھا ہمیں بھی کوئی گھاس نہیں ڈالتا تھا۔ہم نے تو نہیں انا کا مسئلہ بنایا۔بس ایک بات پلو سے باندھ لو کہ آپ کے ساتھ اللہ ہے نا وہ آپ کے ہر قدم پر آپ کو شاباشی دینے کے لیے کافی ہے۔یو ڈونٹ نیڈ اینی ایکس وائے زی ان یور لائف (آپ کو اپنی زندگی میں کسی ایکس وائے زی کی ضرورت نہیں ہے)۔"

www.novelsclubb.com

انٹرویو جاری تھا اور روحان مزید سوالات کے جواب دے رہا تھا۔سائیڈ ٹیبل پر پڑی کافی ٹھنڈی یخ ہو چکی تھی لیکن روحان آج کافی کی طرف متوجہ نہیں تھا شاید وہ بھول گیا تھا۔

****

فروری کے دن تھے جب نورالفجر کو شدید بخار نے آن گھیرا تھا۔وہ تین دن سے نزلہ زکام کے ساتھ سوتی جاگتی حالت میں تھی۔ڈاکٹر نے بخار کو سردی بڑھنے کی وجہ قرار دیا تھااور نور کوریا کی سردیوں کی عادی نہیں تھی اسی لیے اس نے کوئی خاص کیئر نہیں کی تھی جس کی وجہ سے وہ بیمار تھی۔آج وہ بہتر محسوس کر رہی تھی اور عاشی اس کے بیڈ پر بیٹھی اسے مچھلی کا سوپ پلا رہی تھی۔ پچھلے چند دنوں میں زندگی بڑی تیزی سے گزری تھی۔عاشی اور نور نے بھی پارٹ ٹائم جاب شروع کر دی تھی اور یونیورسٹی میں بھی ان کا کام ٹف چل رہا تھا۔اب تو ویکنڈ بھی سیئول کی لائبریریاں کھنگالتے گزر جاتا۔ گزرے دنوں انٹرٹینمنٹ صرف یونیورسٹی کے کسی فیسٹیول تک محدود تھی۔ کلچر سٹال لگائے جاتے، کوئی چھوٹا کانسرٹ ارینج کیا جاتا، فیشن شو رکھ دیا جاتا، گیمز وغیرہ رکھے جاتے۔اس طرح کی اور بھی کئی سرگرمیاں تھیں جو وقتاً فوقتاً طلباء منعقد کرتے تھے اور انتظامیہ بھرپور ساتھ دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ پڑھائی کا سٹریس ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے تھے اور ان کا سٹریس بھی اسی طرح ختم ہوتا تھا۔

"کل سے یونیورسٹی جانا ہے آج کے آج ٹھیک ہو جاؤ نورالفجر!" عاشی نے دوٹوک انداز میں کہا جو نور کے ساتھ مووی لگائے بیٹھی تھی۔ ابھی کل ہی نیٹ فلکس پر آئی تھی ہاجنگ نے بتایا تھا۔

"اتنے مہینے گزر بھی گئے اور پتہ بھی نہیں چلا۔"

"ہاں مئی جون میں چھٹیاں ہیں۔ پاکستان جاؤ گی یا یہاں گھومو گی؟" عاشی آدھی بلینکٹ کے اندر تھی اور آدھی زمین پر!

"پاکستان جاؤں گی یار! بابا کو بہت مس کر رہی ہوں اور ویسے بھی ایکسیڈنٹ کے بعد سے وہ کافی بیمار ہیں۔"

شہریار نے اسے ڈرا دیا تھا اور اس کے بعد ہونے والے اقبال عالم کے روڈ ایکسیڈنٹ سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اس کے چچا تایا اس کے باپ کو مروانا چاہتے ہیں گو کہ اس نے عمیر سے تفصیلی گفتگو اور لڑائی کے بعد اقبال عالم کے لیے اور گھر کے لیے سیکیورٹی کا انتظام کروا دیا تھا لیکن وہ مطمئن نہیں تھی۔اب اس کے باپ کے ساتھ کوئی چھوٹا حادثہ بھی ہو جاتا تو اسے ڈر لگنے لگتا۔اگر شہریار کا مقصد اسے ڈرانا تھا تو وہ کامیاب ٹھہرا تھا کیونکہ نور الفجر ڈر گئی تھی۔پڑھائی تو اب اسے بوجھ لگنے لگی تھی لیکن وہ اپنا اسکالرشپ چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اور جو اس نے اقبال عالم کے پیسے ضائع کروائے تھے وہ بھی ایسے نہیں جانے دے سکتی تھی۔کوریا آکر اگر اس نے کوئی فیری ٹیل والی زندگی گزارنے کا سوچا تھا تو نہیں ہوا تھا البتہ ڈپریشن ضرور ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسی سٹریس کی وجہ سے بیمار ہو کہ کوئی تمہارے بابا کو مار دے گا۔نور جب تک اللہ نہ چاہے کوئی انسان کسی دوسرے کا بال تک بیکا نہیں کر سکتا۔تم دن رات اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچنا بند کرو۔وہاں سب کا خیال رکھنے کے لیے تمہارے بھائی موجود ہیں اور یہاں میں اکیلی تمہارے لیے

ہلکان ہو رہی ہوں۔اب تو تمہیں فارمیسی میں جاب بھی مل گئی ہے اچھا خاصا ٹف کام ہے اور تم فضول میں بیمار پڑ گئی ہو۔"نور اس کی بات پر نقاہت سے ہنسی۔

"اچھا بابا کل سے ٹپ ٹاپ ملوں گی۔دیکھ لینا اور اب خاموش ہو جاؤ مووی لگائی ہے تو دیکھنے دو۔"

اسی وقت کمرے کا دروازہ ناک ہوا اور ہاجنگ مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"انی ینگ ہاسیو بے پو(سلام دوست)!"ہاجنگ کمرے کے دروازے میں دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے انھیں سلام کر رہی تھی شاید ابھی کام سے واپس آئی تھی اور سیدھا اسی کے پاس آئی تھی۔اس نے چہرے سے ماسک اتارا اور روم سینیٹائزر سے ہاتھ صاف کیے۔

"انی ینگ۔"نور نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

عاشی نے سارے پاکستانی طور طریقے ان لڑکیوں کو سکھائے تھے جیسا کہ اگر گھر میں مریض ہو تو اس کی عیادت دن میں چار پانچ مرتبہ کرنی ہے اور کم از کم دو مرتبہ ساتھ میں کھانے کو کچھ لانا ہے۔

مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنا ہے۔ مریض کے لیے بننے والا کھانا سب نے کھانا ہے۔ مریض کو آرام نہیں کرنے دینا اور اس کے پاس رش لگائے رکھنا ہے تاکہ وہ بور نہ ہو۔

ہاجنگ نے پچھلے دو تین دنوں سے روٹین بنالی تھی جب بھی واپس آتی ساتھ میں کھانے کے لیے کچھ نہ کچھ لے آتی۔ ہیکاری کچن میں ہی سوپ وغیرہ بنا کر نور کو پلاتی۔ عاشی کے مطابق وہ "جاپانی دیسی ٹوٹکے!" نور الفجر پر آزمارہی تھی۔ سلینا کچھ دیر ان کے ساتھ گپیں لگاتی اور پھر نکل جاتی۔

"تم مجھے آج بہتر لگ رہی ہو نور۔"

"تم سب نے اتنا خیال رکھا اب مجھے ٹھیک ہونا ہی پڑا۔ تم سب کا بہت شکریہ!"

"اسی خوشی میں میرے پاس ایک گڈ نیوز ہے۔" گڈ نیوز کا لفظ سنتے ہی عاشی نے معنی خیز نظروں سے نور کو دیکھا لیکن نور نے اسے گھور کر دیکھا کہ یہ پاکستان نہیں ہے جہاں گڈ نیوز کا ایک ہی مطلب ہو۔

"وہ کیا ہاجنگ؟" نور نے پوچھا۔

"وہ یہ کہ میرے پاس بی ٹی ایس کے کانسرٹ کے ٹکٹس ہیں۔"

"گرے؟(کیاواقعی)"وہ جیسے بیڈ سے گرنے لگی تھی۔عاشی تھوڑی مزید زمین کی طرف ہو گئی تھی۔ایک اور دھکااور وہ زمین پر!

نور بے یقینی سے ہاجنگ کو دیکھا۔ہاجنگ نے معصومانہ انداز میں آنکھیں ٹپٹپائیں۔کہاں وہ waversاورvliveپران کے لائیو آنے کاانتظار کرتی تھی اور کہاں ان کے کانسرٹ میں جانا! عمر کی بددعاپوری نہیں ہوئی تھی۔نور کانسرٹ پر جارہی تھی!

"سرنگھیوہاجنگ۔۔۔"نور نے آگے بڑھ کر ہاجنگ کو گلے لگالیا۔

"میں ہاجنگ کو جانتی ہوں،اس نے اپنے پیسوں سے ٹکٹ نہیں خریدی ہونگی۔سچ سچ بتاؤ کس کے ٹکٹ چرائے ہیں؟"عاشی فوراً سنجیدہ ہوئی۔اسے ذرا سا بھی کے۔پاپ کریز نہیں تھا۔

"عاشی ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟"نور نے عاشی کو گھورا۔

"کیونکہ محترمہ پہلے بھی اپنے کزن اور اس کے دوستوں کے ٹکٹ پر ہم سب کو لے کر گئی تھی۔"

"تو اس میں کونسی راکٹ سائنس ہے؟ وہ لڑکے ہو کر بی ٹی ایس کا کنسرٹ پر جا کر کیا کرتے اور ویسے بھی میری ان سے بنتی نہیں ہے اسی لیے میں نے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔"

"کیا بات ہے ہاجنگ! تو آج والے ٹکٹ کہاں سے آئے؟" نور نے پہلے داد دی پھر اس سے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

"اول تو یہ کہ جس دن کانسرٹ ہے اس دن میری برتھ ڈے ہے اور دوسری بات یہ کہ میری طرف سے تم سب کو ٹریٹ ہے۔ میں نے پری بکنگ کروادی ہے۔"

"پکی بات ہے؟" عاشی ہنوز مشکوک نظروں سے ہاجنگ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی ہی پیاری تھی جتنی کے۔ ڈراموں میں آنے والی لڑکیاں ہوتی ہیں۔

"اوہ تو ہم واقعی بی ٹی ایس کے کانسرٹ پر جا رہے ہیں؟" نور نے اپنے کام کی بات پوچھی۔

"ہاں اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔" ہاجنگ چند ایک باتیں مزید کر کے وہاں سے چلی گئی اور عاشی نے فوراً مریم کو فون لگا کر ساتھ چلنے کی آفر کی۔ مریم بھی نور کی خیریت دریافت کرنے دو تین مرتبہ ان کے ڈورم آ چکی تھی۔

"عاشی میں کانسرٹ پر جا کر کیا کروں گی اور مجھے گانے سننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

"ہمارے ساتھ چلنا مریم بہت مزہ آئے گا اور اگر مزہ نہ آیا تو واپس آ جائیں گے۔" عاشی نے کہا۔

"کب چلنا ہے؟"

"اگلے ہفتے!"

"اچھا سوچوں گی اور میں دو ہفتوں بعد پاکستان جا رہی ہوں۔"

"گھر میں سب خیریت ہے؟" نور نے فوراً پوچھا۔

"ہاں بس امی ابو سے ملنے جا رہی ہوں۔"

"ہم کل ہی آتے ہیں تمہاری پیکنگ کروانے۔"نور نے فوراً مشورہ دیا۔مریم ہنسی۔

"پہلے خود تو ٹھیک ہو جاؤ نوری۔"

"میں اب بہت بہتر ہوں۔"اس نے بتایا۔

"ہاں جناب آج آیان سکندر کی کال جو آگئی تھی۔"عاشی بڑی اماں بن کر نور کے بیڈ پر ذرا پھیل کر بیٹھ گئی۔

"بکومت!"نور نے عاشی کو گھورا۔

"مریم تمہیں نئی کہانی سناتی ہوں نا!آج میں یونیورسٹی سے واپس آئی تو نور کے کمرے سے آوازیں آرہی تھیں۔میں تو ڈر گئی اللہ جانے بخار میں کس سے باتیں کر رہی ہے؟اندر آکر دیکھا تو فون کان سے لگا ہوا تھا اور پوچھنے پر پتہ چلا کہ دوسری طرف تو آیان صاحب مخاطب ہیں اور مجھے کہتے ہیں اپنی دوست کا خیال رکھو نا مسن ٹاور کی اونچائی سے بخار ہو گیا ہے۔"

"بس کرو عاشی!" نور نے بیزاری سے کہا۔ عاشی اور اس کے فضول اندازے۔

"مریم تم مانو نہ مانو مجھے نور الفجر کی دال کالی لگتی ہے۔"

"عاشی۔۔۔" وہ مریم کے سامنے ایسے کہنے پر شدید خفت زدہ ہوئی اور پاس پڑا کشن رکھ کر عاشی کو مارا جسے اس نے بروقت کیچ کیا۔

"اچھا اچھا چلو میں نہا کر آتی ہوں تم دونوں باتیں کرو۔" عاشی نور کو فون پکڑاتی فوراً اٹھ کر باہر بھاگی۔

"سوری مریم! جیسا عاشی کہہ رہی ہے ویسا کچھ نہیں ہے۔ آیان نے صرف طبیعت کا پوچھنے کے لئے فون کیا تھا شاید اسے مارک نے بتایا ہو۔" اس نے نا جانے کیوں آیان کے لیے صفائی دی۔

"ہاں وہ کل یہاں آیا تھا۔ میں نے ہی بتایا تھا۔" مریم نے اسے بتایا۔

اوہ شکر مریم کچھ غلط نہیں سمجھ رہی تھی!

نورا اپنے بستر سے اٹھی اور بلائینڈرز ہٹا دیے۔ سامنے سے وہی ایس این یو کی ڈورم بلڈنگز اور کئی دوسری بلند عمارتیں! مریم سے ہی بات کرتے کرتے اس نے اپنا کمرہ صاف کیا اور خود بھی نہانے کے لیے کپڑے نکالنے لگی شاید اس سے وہ فریش ہو جائے۔

****

بوسان کے اس پوش علاقے میں تمام گھر ایک ہی طرز کے بنے نظر آتے تھے۔ انھیں گھروں میں ایک گھر آیان سکندر کا بھی تھا۔ وہ دو منزلہ عمارت باہر سے روشنیوں میں گھری جگمگا رہی تھی۔ اس نے یہ گھر کیوں خریدا تھا اس کا جواب وہ خود کو آج تک نہیں دے پایا تھا لیکن یہ گھر اسے بہت پسند تھا۔ اسے پاکستان جانا تھا اور اسی وجہ سے وہ پیکنگ کرنے کے لیے بوسان میں موجود تھا۔ مارکیٹ سے کچھ چاکلیٹس اور کھانے پینے کی دوسری چیزیں خرید کر وہ گھر آیا تھا۔ گاڑی سے سامان نکالا اور لاک کر کے وہ اندر آیا۔ لونگ روم کی بتیاں جلائیں اور ہاتھ میں پکڑا سامان صوفے پر پھینک دیا جہاں کم جن ینگ آرام سے بیٹھا کوئی فلم دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوئے نہیں؟"اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کی سکرین آن کر کے ٹائم دیکھا۔کالا کوٹ اتار کر اس نے صوفے پر رکھا۔اب وہ کالی پینٹ اور کالی ہائی نیک میں ملبوس تھا۔

"تمہارے گیسٹس کا انتظار کر رہا تھا۔"

"ٹھیک ایک منٹ بعد!"وہ مسکرایا۔اس کے چہرے پر آج عجب خوشی تھی۔وہ پاکستان جا رہا تھا لیکن کون جانے آیان سکندر کے لیے زندگی ایک اور امتحان لیے کھڑی تھی۔

"کون آ رہا ہے؟"جن ینگ صوفے سے اٹھا اور صوفے کے پیچھے لگے پردے ہٹائے لیکن باہر کوئی نہیں تھا پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور گھر کے مین ڈور کی طرف لگے پردے ہٹائے۔

"آیان تمہارے گھر کے باہر پولیس کھڑی ہے۔"جن ینگ نے پردے سرکا کر باہر دیکھا تو جیسے حواس باختہ ہو کر چلایا۔

"کیا چائے پانی پوچھوں؟"وہ بھی اس کے قریب آیا۔ہائی نیک کے بازو اوپر چڑھا لیے۔

"یہ پاکستانی پولیس نہیں ہے۔کیا کر کے آئے ہو تم؟"وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

"ڈر گز سمگلنگ!"وہ مطمئن انداز میں بولا۔

"وہ تمہاری کار چیک کر رہے ہیں۔"

"کرنے دو۔"

"ہماری پولیس غیر قانونی طور پر ایسے چیکنگ نہیں کر سکتی۔ضرور تمہارے خلاف کوئی شکایت ملی ہو گی۔"

"تم ایمبیسی میں فون لگاؤ۔میں انھیں دیکھتا ہوں۔"وہ اسے کہہ کر واپس اپنا کوٹ پہنتا باہر نکلا۔جن ینگ نے اس کے کہے پر عمل کیا۔بیرونی سیڑھیاں آہستہ آہستہ اترتے اس نے بائیں بازو پر لگی گھڑی میں وقت دیکھا۔

"صرف دو منٹ!" سلام دعا کے بعد اس نے پولیس سے آنے کی وجہ دریافت کی۔ وہی ڈرگ سمگلنگ! آیان سکندر کو اس کیس کے علاوہ کہیں اور کیوں نہیں پھنسایا جاتا؟ مانا اسے جیلوں میں رہنے کا شوق ہے لیکن کسی بڑے الزام میں... اس نے اپنا آرمی کارڈ نکالا اور پھر یو اے ایف (UAF) کا ممبر ہونے کا کارڈ نکال کر افسر کے سامنے کیا۔ سامنے والے کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔

"وہ سر۔۔۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" وہ شائستہ انداز میں بولا۔

"ہمیں ثبوت فراہم کیے گئے تھے۔"

"ثبوت جھوٹے ہیں۔" کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ لاپرواہی سے جواب دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے گھر کی تلاشی لینے کا آرڈر ملا ہے۔" اگلے ہی لمحے اس آفیسر کا فون بجا اور وہ سائیڈ پر ہو کر کال سننے لگا۔ جب واپس آیا تو آیان سے معذرت خوانہ انداز میں بولا۔ ملٹری کارڈ دیکھ کر تو ویسے بھی ڈر گیا تھا۔

"سوری سر! ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ ملٹری کے بندے ہیں۔ کسی نے آپ کے خلاف ڈرگ سمگلنگ کے ثبوت لائے تھے جس کی بنا پر ہمیں آپ کی کار کی چیکنگ کرنی پڑی۔ ہم پھر سے معذرت خواہ ہیں۔"

"نظر تو نہیں آ رہے۔"

"کیا مطلب سر؟" وہ کچھ پزل ہوا۔

"آپ کو پتہ ہے جب کسی غیر ملکی پر غلط الزام لگایا جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟"

"سوری سر! ہم معذرت خواہ ہیں۔" وہ پھر سے دہرا رہا تھا۔

"میں تمہارے ادارے میں رپورٹ کر سکتا ہوں جہاں تم پوری ٹیم سمیت سسپینڈ ہو سکتے ہو۔دوم تمہارا ادارہ فائن بھرے گا۔بولو کیا میں ایسا کروں؟"آفیسر نے تھوک نگلا۔

"یان!"جن ینگ باہر آیا۔اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

"دوبارہ ایسی غلطی نہیں کرنی۔بائے!"وہ آفیسر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"یان؟"جن ینگ نے پھر پکارا۔

"کھاجا(آؤ چلیں)۔"اس نے سیڑھیاں چڑھتے اشارہ کیا۔

"کیا معاملہ تھا؟"

"کوئی پاکستانی سٹاک کر رہا تھا بس اسی کو شاک دیا ہے۔"وہ مسکرایا۔

"کیسے؟"

"وہ چاہتا تھا کہ میں کورین جیل کی ہوا کھاؤں۔اسی لیے میری کار میں ڈرگز رکھ دی گئیں۔ تین دن پہلے ہی مجھے کار بدلنے کا خیال آیا اسی لیے چیکنگ کے لیے لے گیا۔بس وہیں پتہ چلا کہ سارا معاملہ کیا ہے۔"

"اور وہ پاکستانی کون تھا؟"

"شہریار حسن!"

"اوہ مائی گڈنیس کتنا چالاک انسان ہے۔تمہارا کیا لینا دینا ہے اس سے؟"

"بتانے آیا تھا کہ قاسم پیچھے نہیں ہٹا خیر فٹبال کا سیمی فائنل لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" وہ دروازہ بند کرتا جن ینگ سے کہہ رہا تھا۔اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس ساری گیم سے البتہ وہ نور کے لیے فکر مند ضرور ہو گیا تھا کیونکہ شہریار کا نور الفجر سے کوئی نہ کوئی لنک ضرور تھا اور آیان کو یہ پتہ لگانے کے لیے عمیر عالم سے ملنے کشمیر جانا تھا!

****

نیویارک کی مصروف ترین سڑک پر وہ ایک ہاتھ میں کافی پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے موبائل فون میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے جا رہی تھی۔ بائیں کندھے پر بیگ تھا جس میں کچھ نوٹس اور کتابیں تھیں۔ سفید شرٹ پر گہرے نیلے رنگ کا کوٹ پہنے، گلے میں کالے رنگ کا مفلر ڈالے اور سر پر گاگلرز چڑھائے وہ سڑک کے سائیڈ پر چل رہی تھی۔ بلونڈ بال ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے کمر پر گرے ہوئے تھے۔ اچانک ٹرن آیا تو وہ بڑبڑائی۔

"آہ نیویارک تمہارے شارٹ کٹ! زندگی میں کبھی واپس نیویارک آئی تو ان گلیوں میں ضرور آؤں گی۔" کبھی کبھی سٹریٹ واک کے لئے جب وہ نکلتی تو واپسی ہمیشہ شارٹ کٹ سے ہوتی۔ یہ اس کا راستہ آسان بناتے تھے۔

www.novelsclubb.com

آج وہ نیو کلئیر کارڈیالوجی کے پروفیسر سے وقت لے کر ان کے گھر چند اہم ٹاپکس سمجھنے گئی تھی کیونکہ روحان کے چند ماہ پہلے ہونے والے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وہ کچھ دن یونیورسٹی نہیں جا پائی تھی اور

اس کے کئی لیکچرز مس ہو گئے تھے اور پھر چند دن بے زاری سے جاتی اور بغیر کوئی لیکچر نوٹ کیے ایسے ہی اٹھ کر آ جاتی تھی۔اب امتحان پاس آئے تو اسے بھی ہوش آیا۔پروفیسرز کے دروازے ہمیشہ سیکھنے والے اسٹوڈنٹس کے لیے کھلے رہتے تھے۔علیزے بھی فری ٹائم میں کسی نہ کسی پروفیسر کے گھر چلی جاتی اور وہاں چائے ضرور لیتی۔

اچانک کوئی اس کے ساتھ چلنے لگا تو اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔علیزے نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"طلال؟"اس کے چہرے پر حیرت در آئی۔وہ اسے فوراً پہچان گئی۔یہ کنزہ کا والد کی طرف سے اسکا فرسٹ کزن تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو علیزے!کچھ وقت مل سکتا ہے؟آپ سے بات کرنی ہے۔"اس نے ارد گرد دیکھا۔

"کیا کنزہ بھی یہاں ہے؟"علیزے نے فوراً سے پوچھا جیسے وہ کنزہ سے ملنا چاہ رہی ہو یا بچنا چاہ رہی ہو۔

"ہاں۔"علیزے کی گردن پر کوئی سوئی چبھوئی گئی تھی اور وہ اگلے ہی لمحے ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

"چ!"کنزہ اسے زمین پر گرا دیکھ کر حسد سے بولی۔

"ڈونٹ ڈئیر ٹو ٹچ ہر اگین!"طلال غصے سے بولا اور علیزے کے پاس زمین پر جھکا۔اس کو فوراً اٹھا کر قریب کھڑی اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالا۔کنزہ بھی واٹ ایور کے انداز میں اپنے بال جھٹکتی آ کر پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"یہ مر جائے گی تو روحان کی محبت بھی ختم ہو جائے گی۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔

"اور میں اسے مرنے نہیں دوں گا یاد رکھنا۔"

"ہاں ہاں پتہ ہے۔اسے لے کر کسی دوسرے ملک چلے جاؤ۔"

"پہلے روحان سے الگ کرو۔"

"کچھ دنوں میں روحان خود اسے ڈائیوورس کر دے گا۔" وہ جانتا تھا کنزہ کیا کرنا چاہ رہی ہے۔ وہ دیار غیر میں بیٹھے محبوب کو تکلیف دینے والی تھی۔

"تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں دو گی۔" طلال کا اشارہ علیزے کی طرف تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ صرف میری مدد کرنے کے لیے علیزے کو روحان سے دور کرنے میں میرا ساتھ دو گے لیکن تمہاری فکر کچھ اور ہی کہہ رہی ہے۔ علیزے سے محبت کا چکر تو نہیں ہے؟" طلال خاموش رہا اور کنزہ اپنے اندازے پر طنزیہ ہنسی۔

بلڈی علیزے۔ ہر کسی کے لیے خاص بن جاتی تھی! اس کے انداز میں نفرت ہی نفرت تھی۔ وہ علیزے کو بھی ختم کر دے گی اور اپنا کام ہو جانے کے بعد طلال کو بھی راستے سے ہٹا دے گی۔ اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

سنا تھا کہ فرشتے جان لیتے ہیں

خیر چھوڑو اب انسان لیتے ہیں

اس شہر منافق سے تنگ آ گیا ہوں میں

آؤ کسی گاؤں میں کچا مکان لیتے ہیں

بخشش جب ہے تیرے اختیار میں خدایا

پھر لوگ کیوں اتنے امتحان لیتے ہیں؟

****

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب8

Nothingness

معدوم ہوتے لفظوں کے درمیان سے گزرنے والو!

تمھاری اور سے تلوار، ہماری طرف سے خون

تمھاری اور سے فولاد

ہماری طرف سے گوشت

تمھاری طرف سے ایک اور ٹینک

ہماری طرف سے پتھر

www.novelsclubb.com

تمھاری طرف سے آنسو گیس

ہماری طرف سے وہی آنسو اور بارش

ہم پر بھی اور تم پر بھی آسمان

ہمارے لیے بھی اور تمھارے لیے بھی ہوا

اس لیے لے لو ہمارے خون میں سے اپنا حصہ

اور چلے جاؤ

جاؤ چلے جاؤ کسی رقص کی تقریب میں

ہمیں تو ابھی آبیاری کرنی ہے

پھولوں کی، شہیدوں کی

ہمیں تو ابھی اور زندہ رہنا ہے

www.novelsclubb.com

جہاں تک بھی ممکن ہو سکے گا

(محمود درویش کی نظم: وہ جو لفظوں کے درمیاں گزرے)

سیئول شہر کی ہوا ابھی بھی ٹھنڈی تھی۔مارچ شروع ہو چکا تھا اور بارش جیسے روز کا معمول بن چکی تھی۔فی الحال وہ سب بی ٹی ایس کے کانسرٹ پر جانے کے لیے تیار تھیں۔نورالفجر نے جامنی رنگ کے کوٹ اور سکارف کے ساتھ کوریا کی ٹھنڈ سے خود کو بچانے کا اچھا انتظام کیا تھا اور اس پر اچھا لگ رہا تھا۔جامنی رنگ خاص کانسرٹ پر جانے کے لیے ہی پہنا گیا تھا کیونکہ جامنی رنگ اور بی ٹی ایس آرمی کا چولی دامن کا ساتھ تھا۔یہ رنگ ان کے لیے ایک جذبہ تھا۔۔۔دوستی کا، محبت کا، امید کا، مثبت رہنے کا، متحد رہنے کا، آگے بڑھنے کا!

عاشی اور ہاجنگ دونوں کالے رنگ کی جینز شرٹ میں تھیں جن پر بی ٹی ایس کے مختلف ممبرز کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور کوٹ پر بال کھولے وہ دونوں پیاری لگ رہی تھیں۔تینوں تیار ہو کر سہ پہر تک ڈورم سے نکلیں کیونکہ ابھی مریم کو بھی لینا تھا لیکن آج سارے ڈورم میں غیر معمولی ہلچل محسوس کی جاسکتی تھی۔پوچھنے پر پتہ چلا ڈورم کی آدھی آبادی کانسرٹ کے لیے تیار ہو رہی ہے کیونکہ یہ بی ٹی ایس کا کم بیک تھا اور سب ہی پر جوش تھے۔

www.novelsclubb.com

مریم کے اپارٹمنٹ سے اسے لیا اور سفر پر نکل پڑیں۔بس کے سفر کے بعد وہ شام چھ بجے متعلقہ اسٹیڈیم پہنچیں اور وہاں رش دیکھ کر انھیں لگا شاید اندر جانے کا موقع نہ ملے۔ہر عمر کے لوگ وہاں موجود بس اندر جانے کی تگ و دو میں تھے۔

"سیکیورٹی والوں سے کیمرہ چھپا کر اندر لے جانا۔"عاشی نے اسے باور کروایا۔

"کیمرہ ہی ہے یار کونسا نیوکلیئر ہتھیار ہے؟"وہ بدمزہ ہوئی۔

"جو کہہ رہی ہوں وہ سنو!اگر وہ پوچھیں بھی تو اپنا منہ انکار میں ہلانا۔"عاشی نے ڈپٹا۔

پھر ہاجنگ نے سب کے ٹکٹس اپنے موبائل فون سے چیک کروائے اور انھیں اندر جانے کے لیے ٹکٹ بریسلٹ دے دیے گئے جو کہ وہاں کا اسٹاف خود پہناتا تھا۔سلوگن فلیگ بھی دیے گئے جو کہ آرمی clapper کے طور پر استعمال کرتی تھی۔نور کے فلیگ پر "لو یور سیلف" کورین میں درج تھا۔

"کانسرٹ شروع ہونے سے پہلے واش روم سے ہو آتے ہیں۔" ہاجنگ نے کہا تو وہ سب واش روم کی طرف چلی آئیں لیکن وہاں پر رش پاکستان کے پبلک واش رومز سے بھی زیادہ تھا۔

"سنو! وہ لڑکوں کے واش روم خالی ہیں۔" عاشی نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے ان سب سے کہا۔

"نہیں عاشی! آج کے دن کوئی غلط حرکت نہیں۔ میں نہیں چاہتی ہمیں کانسرٹ شروع ہونے سے پہلے ہی یہاں سے نکال دیا جائے۔" نور نے اسے پیشگی وارن کیا۔

"چلو تو۔۔۔" وہ ہاجنگ کا ہاتھ پکڑتی مینز(Mens) واش روم میں گھس گئی۔ مجبوراً نور اور مریم کو بھی وہاں جانا پڑا۔ ان کی دیکھا دیکھی اور بھی لڑکیاں وہاں آتی گئیں اور چند منٹوں بعد صورتحال یہ بن گئی کہ عورتوں، مردوں دونوں حصوں پر خواتین کا قبضہ تھا۔

www.novelsclubb.com

بہر حال وہاں سے فارغ ہونے کے بعد اسٹیڈیم کے دوسرے فلور پر ان سب نے اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ مریم صرف ان کے اصرار پر ساتھ آئی تھی ورنہ اسے کوئی شوق نہیں تھا۔ شام کے بعد آہستہ آہستہ اندھیرا ہونے لگا اور سارے میں مصنوعی روشنیاں جگمگانے لگیں۔

کانسرٹ شروع ہوا۔ ابتدائی پرفارمنسز کے ساتھ ہی ان سب کا جوش دیدنی تھا۔ پورے کانسرٹ کے دوران وہ جھومتی رہیں۔ ایک کے بعد ایک گانا چلتا رہا اور ان سب نے چیخ چیخ کر اپنے گلے بند کر دیے۔ کیمرہ بھی نور نے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا۔ عاشی نے صحیح کہا تھا وہاں سیکیورٹی بہت ہی سخت تھی لیکن کیا کرتی پاکستانی تھی نا۔۔۔ جس کام سے روکا جائے گا وہ کیے بغیر آرام کیسے آتا؟ کھانے کے شاپر میں کیمرہ بھی لے آئی۔ سب ہی کانسرٹ کے دوران غیر یقینی صورتحال سے دوچار تھیں کہ وہ بی ٹی ایس کے کانسرٹ میں موجود ہیں۔ نور نے تو عمر اور عینی کو ویڈیو کال بھی کی ہوئی تھی کہ عمر دیکھ لے اس کی بددعا پوری نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تین گھنٹے تک یہ سب چلتا رہا اور اس دوران نور نے محسوس کیا کہ مریم اس سب سے سخت بے زار ہو رہی ہے لیکن وہ صرف مریم کے لیے بی ٹی ایس کا کانسرٹ نہیں چھوڑ سکتی تھی۔آرمی کے ہاتھوں میں موجود army bombs نے کچھ پلوں کے لیے سارے ماحول کو جامنی کیا تھا۔اسی دن فائر فیسٹیول بھی تھا تو پورے اسٹیڈیم میں آتش بازی کا بھی مظاہرہ ہوتا رہا۔ایک ٹکٹ میں دو شوز کے مزے ہو گئے تھے۔ایک کے بعد ایک گانا چلتا رہا اور وہ کے۔پاپ بینڈ پرفامنسز دیتا رہا۔

واپسی پر عاشی اور ہا جنگ تو اسی کیفیات میں تھی کہ ابھی تک کانسرٹ میں ناچ رہی ہیں لیکن وہ سارا راستہ مریم کے ساتھ بحث کرتی رہی کیونکہ مریم کو وہاں آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا اور نور اسے کہہ رہی تھی کبھی کبھار ایسے انجوائے کر لینا چاہیے۔مریم کے نزدیک نور الفجر غلط ہی تھی پھر بھی وہ بی ٹی ایس کا پورا پورا دفاع کرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

پھر نور نے خود ہی اس بحث کو اتنا طول نہیں دیا کہ مریم اس سے زیادہ اسلامی ہے تو اس کے اس طرح بحث کرنے پر وہ ناراض ہو سکتی ہے اور ساتھ نور الفجر کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ غلط ہے،اسلام میں

گانے سننا حرام ہے لیکن وہ اسی بھیڑ کا حصّہ تھی جہاں کچھ حرام چیزوں کو حلال تصور کیا جاتا ہے۔ اسے ہمیشہ سے وہ لوگ برے لگتے تھے جو extra اسلامک بننے کی کوشش کرتے تھے لیکن مریم کے لیے وہ ایسا محسوس نہیں کرتی تھی۔ مریم بہت سادہ اور عام سی لڑکی تھی اور نور اسے پسند کرتی تھی۔ اس سے بات کرنے سے جیسے ٹینشن ختم ہو جاتی تھی۔ وہ جانتی تھی اپنی جگہ پر مریم بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ خود کو نہیں روک سکتی تھی۔

واپسی رات گئے ہوئی تھی۔ مریم کو چھوڑ کر ڈورم پہنچنے کے بعد احساس ہوا کہ دروازہ بند ہو چکا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں لڑکیوں کا رش لگ گیا جو ابھی کانسرٹ سے واپس آ رہیں تھیں۔ لڑکوں کے ڈورم کے باہر ایسی صورتحال بنی تھی لیکن وہ سب چھت کے راستے اپنے ڈورم میں چلے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اصل مسئلہ انھیں ہوا تھا۔ اس بارش میں باہر کھڑے ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یہ صورتحال نور کے لیے نئی تھی اسی لیے اسے لگا کہ ساری رات باہر ہی گزارنی پڑے گی لیکن وہ سب

بھی کہاں پیچھے ہٹنے والی تھیں؟ کبھی کبھار تو ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ان کی بلڈنگ کے سامنے والا ڈورم جو لڑکوں کا تھا،ان لڑکیوں نے وہاں سے مدد مانگی اور یہاں شروع ہوا کورین بہن بھائی چارہ!

لڑکوں کے ڈورم میں آدھی رات کو چراغاں ہو گیا۔اسپیکر وغیرہ سیٹ کیے گئے اور آدھی رات کو کورین میوزک اس ایریا میں گونجنے لگا اور ساتھ میں جھومتے ہوئے لڑکے۔لڑکیوں کے ڈورم میں بھی اچانک روشنیاں وغیرہ پھیل گئیں۔جو ڈورم میں موجود تھیں سب نے اپنی کھڑکیاں کھول دیں اور تمام لڑکیاں بندروں کی طرح اچھلتی کودتی ان کھڑکیوں سے اندر جانے لگیں جیسے کسی پاکستانی شادی کا کھانا کھلا ہو یا سیل لگ گئی ہو۔پہلے میں جاؤں گی۔نہیں،پہلے میں! عجیب افراتفری سی پھیل گئی تھی اور لگ رہا تھا زمین ہل رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

نورالفجر تو حیرت سے سب دیکھ رہی تھی کہ عاشی نے اسے کھینچا اور اپنے ساتھ ایک لڑکی کی کھلی کھڑکی کی طرف لے کر چلی آئی لیکن یہ کیا اگلے ہی لمحے میوزک بند ہوا تو ہوا۔ساتھ ہی ساتھ کھڑکی بھی ان کے منہ پر بند ہو چکی تھی۔اب چند ایک لڑکیاں باہر رہ گئیں۔

"ہاہ!"نور کے منہ سے حیرت سے نکلا۔

"لو جی!اب رات باہر گزارو۔"عاشی نے ماتھا پیٹ لیا۔ہاجنگ اندر چلی گئی تھی۔

"کیوں؟"

"محترمہ یہ ڈرامہ صرف دو منٹ کے لیے ہوتا ہے۔اب بھاگو یہاں سے اس سے پہلے پولیس آجائے۔"

"اب پولیس کیوں؟"وہ ہکا بکا تھی۔

"کیونکہ انتظامیہ نے یہی کہا ہے جب کبھی آپ کو اس ایریا میں پولیس کی ضرورت پڑے تو اونچی آواز میں میوزک چلاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"ہیں۔۔۔ایسا بھی ہوتا ہے؟اب ہم کہاں جائیں گے؟"

"چنگو مریم کے گھر!"

"نہیں یار۔وہ کیا سوچے گی؟"

"یہی کہ ہم اس کے گھر رات رکنے آئے ہیں۔ڈکیتی کرنے نہیں۔"

"عاشی مارک کیا سوچے گا؟"ایسی جگہوں پر نورالفجر کی خود مختاری آرے آجاتی تھی۔

"وہ گھر پر نہیں ہے نوری۔چلو ٹیکسی کرتے ہیں اور چلتے ہیں۔"

نور کی نا بھی کسی طرح عاشی کو روک نہیں سکی اور وہ مریم کے اپارٹمنٹ پہنچیں۔مریم کو ساری صورتحال پہلے ہی بتادی تھی اس لیے ان کو دیکھتے ہی وہ ہنس پڑی اور پھر ان تینوں کو ہی ہنسی کا دورہ پڑا۔ایسی صورتحال اگر پاکستان میں ہوتی تو ہاسٹل والے سب سے پہلے ذمہ داران کو کال کر کے بچوں کے کارنامے بتاتے۔بہرحال حقیقت یہ تھی کہ اس وقت وہ پاکستان میں نہیں تھیں اور ایسی غیر متوقع صورتحال میں وہ ہنسنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

"پھر کیسا دیا ڈورم والوں نے؟"مریم کی ہنسی تھم نہیں رہی تھی۔

"ہم تمہاری پیکنگ کروانے آئے ہیں۔" عاشی نے منہ بگاڑ کر کہا تو نور نے بھی تائید کی۔

اسی دوران نور کا فون بجا۔ نمبر پاکستانی تھا اس لیے اس نے کچھ سوچ کر کال اٹھالی۔ اس کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ اتنے سالوں بعد اسکول کی کوئی دوست اسے فون کر سکتی ہے۔ ان دونوں سے ضروری کال کا کہتی وہ سائیڈ پر ہو گئی۔ دوسری طرف تالیہ تھی جو سلام دعا کے بعد سے اسے گالیاں دیتی جا رہی تھی۔ وہ حیران پریشان سی ان دونوں کو چھوڑ کر ٹیرس کی طرف چلی آئی۔

"اوہ بہن اب بریک بھی لگا چکو! اگر میں نے نہیں یاد کیا تو تم لوگوں نے کونسا میری یاد میں بھوک ہڑتال کر لی ہوئی تھی۔ میں تو ابھی بھی حیران ہوں تم نے مجھے کال کیسے کر لی؟" باہر ٹھنڈ تھی۔ اس نے بایاں ہاتھ جیب میں ڈال لیا۔ بارش تھم چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت ہی کوئی ذلیل عورت ہو تم نور الفجر! میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ تم کوریا مری ہوئی ہو۔ وہ تو آج شادی کا کارڈ دینے تمہارے گھر گئی تو خود ہی شرمندہ ہو گئی جب تمہاری امی نے پوچھا کہ

میرا ان کی لاڈلی سے کوئی رابطہ نہیں ہے؟ میں نے بتادیا کہ آپ کی لاڈلی چھوٹے سے مذاق کے پیچھے ہم سب سے ناراض ہے۔"

"کس کی شادی ہے؟" اس نے باقی سب باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"میری!"

"ارے واہ... کب ہے؟" وہ ریلنگ پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ کئی دن پہلے وہ یہاں آیان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔

"مارچ میں!" تالیہ نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈھیلی پڑی۔

"مئی جون تک پاکستان آنے کا پلان ہے تمہارے گھر ضرور آؤں گی۔"

"اور باقی سب کے گھر؟"

"نہیں جاؤں گی۔"اس نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا۔

"کیوں؟"

"تم جانتی ہو۔"

"پرانی باتیں بھول جاؤ نور۔"

"سب بھول تو گئی ہوں۔"

"پھر سب سے رابطہ کرو۔"اس کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔

"فار گاڈ سیک تالیہ! میں اپنی ان پرانی دوستوں کے بغیر بہت خوش ہوں۔میں نہ یہاں سے کسی کو کال کروں گی اور نہ ہی پاکستان جانے کے بعد کسی کے گھر جاؤں گی کیونکہ کسی کے گھر بن بلائے مہمان بن کر جانے سے میری شان میں کمی واقع ہوتی ہے جو کہ مجھے بالکل برداشت نہیں ہے اور تمہاری یادداشت کے لیے بتائے دیتی ہوں جس کے لیے تم reunion کروانے کی کوشش کرنے لگی ہو تو

یادرکھو غلطی میری نہیں تھی اور نہ میں پہلے ناراض ہوئی ہوں۔مزید یہ کہ جس کو تم مذاق کہہ رہی ہو وہ میرے لیے گالی تھی اور جانتی ہو نا اس سے میرے گھر میں کیا قیامت ٹوٹی تھی؟میرے بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا تالیہ۔میں اپنے باپ کو کھونے والی تھی۔بھاڑ میں گئی باقی دوستیاں۔میرے لیے صرف میرا باپ اہم ہے اور میں کسی پرانے دوست سے بات نہیں کرنا چاہتی۔اگر تم رابطے میں رہنا چاہتی ہو تو مرضی ہے۔"وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔کول ڈاؤن نورالفجر!

"آج اتنے سالوں بعد تم نے کال کی ہے میں پرانی باتیں ہرگز نہیں کرنا چاہتی۔تم سناؤ کیا چل رہا ہے؟"

"شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں یار اور قسم سے سارا دن بازار کے چکر لگا لگا کر حالت بری ہو گئی ہے۔"اس نے برے دل سے جواب دیا۔نورالفجر وہی تھی۔اپنی بات پر اڑ جانے والی۔ڈھیٹ!اگر اس نے کہہ دیا کہ وہ کسی سے بات نہیں کرے گی تو مرتی مر جائے گی پر اپنی بات سے نہیں مکرے گی۔

www.novelsclubb.com

"کسی کزن یا دوست کو لے جایا کرو ناساتھ۔"

"ہر کسی کا اپنا کام ہوتا ہے اور کزنز کونسا میرے شہر میں ہوتی ہیں۔مارچ کے شروع میں آجائیں گی سب۔تم یہاں ہوتی تو مجھے تھوڑی مدد مل جاتی کہ باجی نورالفجر کم از کم مجھے شاپنگ کے لیے نہ نہیں کرتی۔"

"میڈم کی غلط فہمیاں چیک کرو اور تمہاری ہاؤس جاب کیسی جا رہی ہے؟"اس نے جان بوجھ کر موضوع تبدیل کیا۔

"بہت بزی!"تالیہ نے بتایا۔

وہ دونوں کئی گھنٹوں تک باتیں کرتی رہیں۔پاکستان میں تو رات کے گیارہ ہو رہے تھے لیکن کوریا میں صبح کے تین ہو رہے تھے۔

عاشی اور مریم نا جانے کب جا کر سو بھی گئیں تھیں کیونکہ نورالفجر کو اگر گھر سے کال آجایا کرتی تو وہ دن رات نہیں دیکھتی تھی۔یہ تو پھر دوست کی کال تھی۔

اس نے صبح یونیورسٹی جلدی جانا تھا لیکن وہ تالیہ کو خود خدا حافظ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ اسے کافی عرصے بعد اسکول کی کسی دوست نے فون کیا تھا اور اسے اچھا لگا تھا۔تالیہ خود ہی سب کے متعلق بتاتی رہی کہ کون کیا کر رہا ہے اور وہ غیر دلچسپی سے سنتی رہی کیونکہ اسے کسی دوسرے کی زندگی سے اب فرق نہیں پڑتا تھا۔تالیہ سے بات کر کے وہ اندر جانے لگی تو ایسا لگا فریز ہو گئی ہے۔جلدی سے اندر بھاگی۔نا جانے وقت کیا ہو رہا تھا۔

مریم جاگ رہی تھی یا سو کر جاگ گئی تھی اور نور کو گلاس ڈور بند کرتا دیکھ کر اُدھر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم سوئی نہیں تھیں؟" مریم نے حیرت سے پوچھا۔

"پاکستان سے ایک فرینڈ کی کال تھی۔ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا۔"گلاس ڈور بند کرتے اس نے شانے اچکائے اور پھر پردہ آگے کر دیا۔

"تم ساری رات باہر کھڑی کال پر بات کرتی رہی۔"نور نے مریم کو دیکھا تو آنکھوں سے ہی جیسے سوال کیا۔"تو؟"

"پاگل لڑکی اندر بیٹھ جاتی۔پھر سے بیمار پڑ گئی تو؟"نور ہنسی۔

"لگتا ہے آج کی نیند میرے نصیب میں نہیں! نماز پڑھ کر کچھ دیر آرام کروں گی پھر واپس ڈورم جاؤں گی۔وہاں سے ہاسپٹل پھر فارمیسی اور آجا کر رات دس بجے سونے کا ٹائم ملے گا۔ویسے کانسرٹ مزے کا تھا نا؟"لاپرواہی سے وہ اپنے آج کے دن کا شیڈیول بتانے کے بعد اس نے پچھلی رات کے بارے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کوٹ اتار کر صوفے پر رکھ دیا اور ٹانگیں اوپر کر کے صوفے پر بیٹھ کر کانسرٹ پر بنائی گئی تصویریں دیکھنے لگی۔

"مجھے تو نہیں مزہ آیا۔" مریم نے ریموٹ سے ہیٹر آن کر دیا اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"کیوں؟"

"ہم مسلمان ہیں نور اور گانے سن کر ہمیں سکون کیوں ملے گا؟"

"میں نے سکون کی بات کی بھی نہیں۔ صرف انجوائے منٹ کی بات کی ہے کیونکہ عمران خان کہتا ہے سکون صرف قبر میں ہے۔" اس نے بات کو مزاح کا رنگ دینا چاہا۔

"کیا تم گانے سننا چھوڑ سکتی ہو؟" نور نے فون سے نگاہ اٹھا کر مریم کو دیکھا جیسے اس نے پوچھا ہو کیا تم سانس لینا چھوڑ سکتی ہو؟ دھیرے سے فون اس نے سائیڈ پر رکھ دیا کیونکہ مریم سنجیدہ تھی۔

"میرے لیے ناممکن ہے۔مجھے ان سے موٹیوشن ملتی ہے اور یہاں پر تو ہر گز نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ ہر سڑک پر ان کے پوسٹرز آویزاں ہیں۔ہر مال کی اسکرینز پر یہی سب چل رہا ہوتا ہے۔ہر سڑک پر hongdae performances ہو رہی ہوتی ہیں جنھیں دیکھنے اور سراہنے کے لیے ہم لوگ رک جایا کرتے ہیں۔ایسے میں خود کو روکنا بالکل نئی دنیا کی باتیں ہیں۔" یہ سوال اس نے کوریا آتے ہوئے خود سے بھی کیا تھا کیا وہ کے۔پاپ کو چھوڑ سکتی ہے لیکن تب بھی جواب نہ میں تھا اور اب بھی!

"موٹیوشن کے لیے قرآن موجود ہوتا ہے نور۔گانے نہیں!" مریم نے قطعی انداز میں کہا۔

"مریم تم مجھے مشکل میں ڈال رہی ہو یار! میں ایسا نہیں کر سکتی۔تم مجھے فضول کے گلٹ میں ڈالنا چاہ رہی ہو۔دیکھو میں نے گانے چھوڑ دیے ہیں صرف کے۔پاپ کو سنتی ہوں کیونکہ یہ موٹیوشن دیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ملی نغمے گاتے ہیں کہ باقی گانے چھوڑ دیے اور انھیں نہیں چھوڑا؟اور کیسی موٹیوشن ملتی ہے ان سے؟"وہ خفگی سے بولی۔

"اف مریم!دیکھو مجھے پتہ ہے میں اچھی مسلمان نہیں ہوں اور اس دنیا میں اکیلی میں مسلمان تو نہیں ہوں جو گانے سنتی ہے۔"

"میرے لیے فی الحال تم ہی اہم ہو۔"یہ بات نور بھی جانتی تھی لیکن وہ خود پر زبردستی کیسے کرتی؟

"میں نمازیں پوری پڑھتی ہوں۔قرآن پاک کے لیے ضرور وقت نکالتی ہوں اور پھر کبھی کبھار کوئی اسلامی بیان بھی سن لیتی ہوں لیکن کے۔پاپ نہیں چھوڑ سکتی۔"وہ جتا نہیں رہی تھی بس بتا رہی تھی کہ وہ اپنے اسلامی فرائض بھی بخوبی سرانجام دیتی ہے اور کیا کے۔پاپ کو بھی چھوڑا جا سکتا تھا؟

"تمہارے خیال میں یہ سب کافی ہے؟قرآن کے ساتھ رشتہ رکھنے کے باوجود یہ گانے تمہیں اپنی طرف کیسے کھینچ لیتے ہیں نور؟ کبھی سوچا ہے ایسا کیوں ہے تم دنیا کو اور اللہ کو ایک ہی مقام پر کیوں

رکھتی ہو؟اللہ کا حق تو زیادہ ہوتا ہے پھر تمہیں کیسے لگا کہ نمازیں اور قرآن کو دن میں تھوڑا سا وقت دینے سے تمہارا اس دنیا میں آنے کا مقصد مکمل ہو گیا ہے؟اس معاملے میں اپنا محاسبہ کیا کرو۔"مریم نے سادگی سے اسے آئینہ دکھایا لیکن نور کو لگا آج وہ تلخ ہو رہی ہے اسی لیے نور نے مزید کچھ نہیں کہا۔

اسے برا نہیں لگا کہ مریم نے اتنی ڈائریکٹ بات کر رہی ہے پر وہ ایسا سننا نہیں چاہتی تھی۔مریم کے علاوہ کوئی اسے نصیحت کر رہا ہوتا وہ یقیناً اسے بھی مفت کی تبلیغ کرنے کا طعنہ دے کر ان سنا کر کے آگے بڑھ جاتی کیونکہ وہ تو منہ توڑنے پر آجاتی تھی اگر کوئی اس کی ذاتی زندگی پر ایسے کمنٹ کرے لیکن وہ اُمّ مریم تھی۔اس کی بات سے اختلاف کیا جا سکتا تھا پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

www.novelsclubb.com

"چلو نماز پڑھتے ہیں پھر دیکھتے ہیں گانوں سے کیسے بچا جائے ایون یہاں کوریا میں رہتے ہوئے بھی!"

نور کا دل کیا مریم کے سامنے سے غائب ہو جائے وہ اسے کس مشکل کی طرف لے کر جا رہی تھی؟

پھر بھی خاموشی سے اٹھ گئی اور وضو کر کے نماز ادا کی۔

وہیں بیٹھے بیٹھے مریم اسے سمجھانے لگی۔کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کا کوئی بھی کہا ماننے سے آپ خود کو نہیں روک سکتے۔تکلیف تو بہت ہوتی ہے لیکن آپ کا دل راضی نہیں ہوتا کہ آپ انھیں منع کریں۔مریم اس کے لیے ویسی ہی تھی۔وہ اسے بتا رہی تھی کہ گانے چھوڑنے کے لیے پہلا لیکن چھوٹا اسٹیپ کیا لینا ہے؟

"سب سے پہلے تم نے کوئی بھی نیا آنے والا گانا ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے پاس محفوظ نہیں کرنا۔"نور نے مجبوراً اثبات میں سر ہلایا۔(ابھی کل ہی تو ایک کے۔پاپ بینڈ کا ایلبم ریلیز ہوا تھا۔وہ کیوں نہ ڈاؤن لوڈ کرے؟)

"کوئی بھی گانا سننے سے پہلے صرف ایک بات دماغ میں دہراؤ کہ کیا یہ قرآن سے بہتر ہے۔اگر لگا قرآن پاک کی تلاوت سے بہتر چیز ہے تو سنو ورنہ تم خود ہی شرمندہ ہو کر گانا بند کر دو گی۔"وہ کشن ہاتھ میں دبائے بس وہاں سے اٹھ جانا چاہتی تھی۔(ایسا صرف اسلامک فیری ٹیلز میں ہو سکتا ہے مریم!)

www.novelsclubb.com

"پھر تمہارے پاس جتنے بھی گانے ڈاؤن لوڈ ہیں انھیں کسی اچھی چیز سے replace کر دو کیونکہ اس دنیا میں ہر چیز کا replacement موجود ہے جیسے ہر درد کی دوا ہے ویسے بھی ہر برائی کے مقابلے میں اچھائی ہوتی ہے۔ سمجھ رہی ہو؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔(بچپن کے عشق کا بھی کوئی replacement ہوتا ہے؟)

"اچھے قاریوں کی تلاوت سنو۔یقین جانو اس دنیا میں سب سے خوبصورت آواز اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔" اب کی مرتبہ وہ مسکرائی۔(میں کوشش کر سکتی ہوں اچھے قاریوں کو زیادہ سننے کی۔)

"ایسی کسی محفل میں بیٹھو ہی مت جہاں یقین ہو کہ یہ پھر سے تمہیں گانوں کی طرف لے کر جا سکتی ہیں یا ان کے متعلق باتیں ہو سکتی ہیں۔" وہ اپنے ناخن کھرچنے لگی جیسے یہ سب سننا اسے ناگوار گزر رہا ہے۔(پھر انسان کو isolation میں جا کر بیٹھ جانا چاہیے۔)

www.novelsclubb.com

"شروع میں بہت مشکل ہو گا۔ چیزیں ہلیں گی، مزاج میں گڑ بڑ ہو گی لیکن ہار نہیں ماننی اور مستقل مزاجی دیکھانی ہے پھر یہی چیزیں pay back کرتی ہیں۔" اس نے پھر سے موبائل ہاتھ میں پکڑ لیا۔ (بن جاؤ تم بھی روحان سکندر!)

"سب سے آسان حل! خود کو اتنا مصروف کر لو کہ گانوں کی طرف دیھان ہی نہ جائے۔ تمہارے پاس ایسی چیزوں کے لیے وقت ہی نہ ہو جیسے کام کے دنوں میں تمہیں کسی چیز کا ہوش نہیں ہوتا بالکل ویسے۔" وہ سب سننے کی حد تک بہت اچھا لگ رہا تھا اور کافی آئیڈیلائز بھی لگ رہا تھا لیکن نور جانتی تھی وہ نہیں کر پائے گی۔ (یہ مجھ سے پوچھو کام کے دنوں میں کیسے گانوں سے دور رہتی ہوں۔)

www.novelsclubb.com

"مریم! میں نہیں چھوڑ سکتی یار۔۔۔" وہ خود کو جانتی تھی اسی لیے آہستگی سے بولی۔

"اللہ کے لیے کوشش بھی نہیں کر سکتی؟"

وہ چپ ہو گئی۔ اللہ سے آگے بھی کوئی ہوتا ہے؟ اس نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا کہ وہ معمولی سی کوشش کرے گی۔ مریم نے ہمت بندھائی اللہ مدد کرے گا۔ وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی جہاں عاشی سو رہی تھی۔ اسے خود سے ایک مرتبہ پھر اس بارے میں بات کرنے کی ضرورت تھی۔ وہ اللہ کے لیے کیا کر سکتی ہے؟ صرف گانے سننا ہی تو چھوڑنا تھا۔ کیا وہ اتنا بھی نہیں کر سکتی تھی؟

****

لاہور میں اس وقت رات کا آخری پہر تھا۔ فجر کی اذانیں شروع ہونے کا وقت قریب تھا۔ پوش علاقے میں ایلیٹ کلاس کی ایک بلڈنگ کے اس اپارٹمنٹ میں خاموشی کا راج تھا۔ لونگ ہال میں سفید کارپیٹ پر نیلے رنگ کے صوفے سلیقے سے لگے ہوئے تھے اور پورا ہال نیلی مگر مدھم روشنی میں روشن نظر آتا تھا۔ اسے رات گئے تک کام کرنے کی عادت تھی اسی لیے وہ ہمیشہ نیلے رنگ کی روشنی کا انتخاب کرتا تھا۔ اس اپارٹمنٹ کا انٹیریئر آیان کا ہی پسند کردہ تھا۔

www.novelsclubb.com

نیلا رنگ انسان کو فریش رکھنے اور دماغی طور پر پرامن رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اس کے علاوہ نیلے رنگ کی روشنی میں آپ مزید creative اور productive ہو جاتے ہیں۔ہمیشہ کوئی بھی innovation نیلے رنگ کے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ یہ رنگ کبھی دھوکہ نہیں دیتا اور قابلِ اعتبار ہوتا ہے۔روحان سکندر کے لیے بھی یہ رنگ خوش قسمت تھا۔

اس وقت وہ صوفے پر سر پیچھے کو گرائے سویا ہوا تھا۔لیپ ٹاپ ساتھ ہی پڑا ہوا تھا۔کام کرتے کرتے وہیں اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ٹیبل پر پڑا فون بار بار وائبریٹ ہو کر بند ہو جاتا۔اس پر کال آ رہی تھی لیکن وہ بے خبر تھا۔دور کہیں سے اذانوں کی آواز کانوں میں پڑی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ارد گرد دیکھا تو اسے یاد آیا کہ سر درد کی وجہ سے وہ یہیں بیٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ!"اس نے کنپٹی مسلی۔سر درد پھر سے شروع ہو گیا تھا۔

شرٹ کے بازو فولڈ کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔نیلی بتیاں بند کیں اور سفید بلب جلا لیے۔سارا اپارٹمنٹ صاف ستھرا سفید روشنیوں میں نہایا نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا۔

وہ وضو کر کے واپس آیا اور وہیں نماز ادا کرنے کے بعد قرآن پاک کھول کر سورۃ کہف کی تلاوت کرنے لگا۔اس کی آواز مسحور کن تھی۔وہ قرآن پاک کی تلاوت بھی خوبصورت آواز سے کیا کرتا تھا۔کچھ دیر بعد وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا۔

"یااللہ! خبیب اور علیزے کی حفاظت فرمانا۔مجھے نہیں پتہ وہ دونوں کس طرح کے حالات سے گزر رہے ہیں لیکن میں انھیں آپ کی امان میں دیتا ہوں۔کوئی تو مجھ سے رابطہ کر لے۔میرا دل کہتا ہے وہ دونوں کسی مصیبت میں ہیں۔میں نہیں جانتا کہ کون اس وقت کس طرح کی ذہنی اور جسمانی اذیت سے گزر رہا ہے لیکن آپ ان دونوں کی حفاظت کرنا۔میرے اللہ! ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔"آخر میں والدین اور گھر والوں کے لیے دعا کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ آج کل صرف دو لوگوں کے لیے پریشان تھا اور اسے وسوسوں نے گھیرا ہوا تھا کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔اس مرتبہ خبیب کہاں جا رہا ہے اس نے روحان کو نہیں بتایا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے اس لڑکے کے لیے پریشان رہتا ہے۔ابھی تین دن پہلے ہی تو اپنے شوٹاک شوپر اس نے ایک سینئر

سیاستدان کوexpose کیا تھااور اسی شو کے تقریباًایک گھنٹے بعد اس پر حملہ ہوا تھاپر وہ بچ گیا تھا۔

انسان کو بہادر اور نڈر ہونا چاہیے لیکن اتنا نہیں کہ خود سے موت کا ویلکم کیا جائے!دوسری طرف

علیزے نے تو جیسے اس سے رابطہ ہی ختم کر لیا تھا۔کہاں وہ علیزے جسے روحان سے بات کیے بغیر نیند

نہیں آتی تھی اور کہاں یہ علیزے جو اتنے ماہ سے روحان کے بغیر رہ رہی تھی۔

دعا مانگ کر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا بہت کچھ غلط ہو چکا ہے۔

وہ کچن کی طرف آگیا کہ کافی بنانے کے بعد جاگنگ پر جائے کہ اس کا موبائل ایک مرتبہ پھر

وائبریٹ ہوااور اب کی مرتبہ اس نے دیکھ لیا تھا۔کال ثناءاللہ کی تھی۔اس نے سبز بٹن دبا کر کال

آنسر کی۔وہ اسے جلدی سے کسی ہاسپٹل میں بلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سب ٹھیک ہے ثناءاللہ؟"

"تم جلدی سے آؤ۔ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔" وہ تیز رفتاری اور دھڑکتے دل سے اپنا اپارٹمنٹ چھوڑ کر نکل آیا۔ ہال سفید بتیوں میں ہی روشن رہا۔

ہسپتال پہنچنے تک وہ حفاظتی دعائیں پڑھتا رہا کہ جو مصیبت ہے اللہ اسے ٹال دے۔

اس کے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی خبیب اس دنیا سے جا چکا تھا۔ اسے چھ گولیاں لگی تھیں اور ثناءاللہ اس کے پاس کھڑا روئے جا رہا تھا۔

وہ بے یقینی سے ان تک گیا۔ خبیب کو دیکھا۔ اسکے لیے یقین کرنا بہت مشکل تھا۔

خبیب! اس کا بھائی، اس کا دوست، اس کا ساتھی۔ ایسے کیسے مر سکتا تھا؟

وہ تو جرنلزم میں اپنا نام بنانے کے لیے پیدا ہوا تھا۔۔ وہ کیسے دشمنوں کی گولیاں کھا کر مر سکتا تھا؟

وہ نہیں جانتا تھا کہ حق کے ساتھ چلنے والوں کو ایسے راستے سے ہٹایا جاتا ہے۔ اتنے خود غرض لوگ!

اتنے ظالم لوگ!

اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا۔ایسے لگا کہ زندگی میں بہت بڑا نقصان کر بیٹھا ہو۔خبیب کے ہاتھ چومتے ہوئے وہ آنسو بہائے جا رہا تھا۔

"اللہ کی امان میں میرے بھائی! اللہ کی امان میں۔"شکستہ خود سے لہجے میں وہ کہہ رہا تھا۔

خبیب کے بھائی بھی وہاں پہنچ گئے اور ان کی حالت ایسے تھی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔رحمان دیوانہ وار بھائی بھائی کرتے خبیب کو جھنجوڑ رہا تھا لیکن اس نے اٹھنا تھا نہ ہی وہ اٹھا۔روحان نے رحمان کو خود سے لگا کر تسلی دی لیکن وہ بھائی بھائی کرتا رہا۔

چند ہی منٹوں میں یہ خبر پورے پاکستان میں پھیل گئی۔سیاسی و سماجی شخصیات کی تعزیت، تبصرے، تجزیے، دکھ افسوس ہر جگہ کیا جانے لگا۔ہر طرف فضا سوگوار ہونے لگی۔یہ سوگ شاید دو دن چلنا تھا یا پھر تین دن۔ہاں میڈیا اس سے زیادہ اس کو بریکنگ نیوز نہیں بنا سکتا تھا۔خبیب کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کفن دفن کا سارا انتظام روحان اور ثناءاللہ کرتے رہے۔ڈی او پی کی ساری ٹیم خبیب کے گھر موجود تھی اور ان کا مورال نہایت پست ہوا لگتا تھا۔

روحان باہر لان میں کھڑا تھا جب رحمان نفرت لیے انداز میں اس تک آیا اور اسے دھکا دیا۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا اور حیرت سے اسے دیکھا۔سب ہی ہکا بکا تھے۔

"میں آپ کو جان سے مار دوں گا۔میرے بھائی کے قاتل آپ ہیں!آپ نے مارا ہے میرے بھائی کو۔میں ایک سیکنڈ بھی آپ کو زندہ نہیں رہنے دوں گا۔میرے بھائی نے آپ کا ساتھ ہم سے زیادہ دیا۔اس کے لیے پہلے روحان پھر رحمان اور باقی بھائی آتے تھے۔آپ نے کیا کیا اس کی پیٹھ پر چھرا گھونپا!کیوں کیا میرے بھائی کے ساتھ ایسا؟ نفرت ہے مجھے آپ سے روحان بھائی!آپ کو اپنے بھائی کا قتل معاف نہیں کروں گا۔میں قتل کے بدلے قتل کروں گا۔"اس نے تنفر سے کہتے ہوئے اپنی جیب سے گن نکال لی۔ابھی تو اس نے اپنے دوست سے سنا تھا کہ ٹی وی پر نیوز چل رہی ہے کہ روحان سکندر کا نام بھی ملزمان کی لسٹ میں شامل ہے کیونکہ خبیب اس کی گاڑی میں تھا اور قوی

امکان ہے کہ خبیب کو روحان نے ہی مروایا ہے اور اس کے کچے ذہن نے فوراً تسلیم کر لیا اور اب وہ چلا تھا مرے ہوئے بھائی کا بدلہ لینے!

"رحمان! میرا بچہ میں ایسا کیوں کروں گا؟ خبیب تو بھائیوں جیسا تھا۔" اس نے قدرے سنبھل کر صورتحال سمجھی اور قدم قدم رحمان کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اس کا دکھ بھی رحمان سے کم نہیں تھا لیکن وہ چھوٹا تھا اور خبیب کا سگا بھائی تھا۔

"مجھے آپ پر یقین نہیں ہے۔ آپ کو قتل کرنے سے ہی میرے بھائی کی روح کو سکون ملے گا۔" اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے جیسے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ گن چلانے لگا ہو۔ رحمان کے بڑے بھائی نے پیچھے سے آکر اس کے ہاتھ سے گن کھینچ لی اور رکھ کر اس کے گال پر چماٹ دے ماری۔

www.novelsclubb.com

"اپنے بھائی کے جنازے پر میں کوئی ڈرامہ نہیں چاہتا رحمان! دفع ہو جاؤ اندر۔" بڑا بھائی چھوٹے پر چیخا۔

"انھوں نے مارا ہے خبیب بھائی کو۔" جواباً اُس نے بھی روحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"رحمان گھر سے نکل جاؤ۔" بڑا بھائی پھر چیخا۔

ایک تماشہ لگ جاتا لیکن روحان آگے آیا اور رحمان کو خود سے لگایا۔ وہ لڑکا زار و قطار روتا رہا۔ اسے صبر نہیں آ رہا تھا۔ وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتا رہا اور ہر کسی سے کہتا رہا کہ میرا بھائی واپس لا دو۔ روحان اسے پر سکون کرنے کی پوری کوشش کرتا رہا لیکن رحمان بے ہوش ہو گیا۔ خبیب چلا گیا تھا اور یہاں سے روحان سکندر کا برا وقت شروع ہوا تھا۔

******

www.novelsclubb.com

فلائٹ کے دوران ہی اسے خبیب کی موت کی خبر ملی تھی اور وہ سیدھا لاہور، خبیب کے گھر آیا تھا۔ رات کے دو بجے کا وقت تھا اور روحان اسے وہیں ملا۔ وہ آیان کے گلے لگ کر کافی دیر تک روتا رہا۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔آیان کا دل بھی بھر آیا۔وہ خبیب کے بھائیوں سے بھی ملا۔سب ہی سوگوار تھے۔ثناءاللہ سے بات کرتے ہوئے اسے معلوم ہوا کہ رحمان نے غلط فہمی کی وجہ سے روحان پر گن بھی تانی تھی۔اسے یہ معاملہ سنگین لگنے لگا تھا کیونکہ جس نے بھی خبیب کو مارا ہے وہ روحان کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا تھا۔آیان کے اولین کاموں میں ڈی او پی کے لوگوں کو سیکیورٹی مہیا کرنا بھی شامل ہو چکا تھا۔کم از کم وہ روحان کو ایسے کرائسز میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔علیزے کے ساتھ اس کا رابطہ نہیں ہوا تو اس نے NYP(نیویارک پولیس) سے مدد لے کر وہاں کا معاملہ دیکھ لیا تھا۔علیزے اب ٹھیک تھی اور اپنے والد کے ساتھ پاکستان آ رہی تھی۔

فی الوقت اسے اسلام آباد جانا تھا کیونکہ صبح ائیر فورس کے اعلیٰ عہدے داران کے ساتھ میٹنگ میں شامل ہونا تھا۔وہ اپنے کام کی وجہ سے رک نہیں سکتا تھا ورنہ روحان اور اس کے دوستوں کو اس حالت میں ہرگز نہ چھوڑ کر جاتا۔مارک اور مریم بھی اس کے ساتھ آئے تھے اور وہ انھیں ڈرائیور

www.novelsclubb.com

کے ساتھ مریم کے والد کے گھر بھیج چکا تھا کیونکہ ان کا گھر بھی اب لاہور میں تھا۔اسے سب کا سوچنا پڑتا تھا ورنہ وہ زندہ کیسے رہتا؟ تبریز اور احمر کو بھی لاہور پہنچنے کا کہا تھا کہ روحان کے ساتھ کوئی تو رہتا۔

اسلام آباد میں جو سب سے زیادہ اس کی آمد کا منتظر تھا وہ عنایہ تھی۔وہ رات کے اس وقت بھی ہیڈ کوارٹر میں اسے مارچ کرتی نظر آئی۔

"کیسے ہو پاٹنر؟۔۔۔روحان کیسا ہے؟ مجھے اس کے دوست کے لیے بہت افسوس ہوا۔" وہ اس تک آئی اور گلے لگ کر افسوس کیا۔الگ ہوتے ہوئے آیان نے اثبات میں سر ہلا کر جیسے کہہ دیا ہو وہ کسی بارے میں جواب نہیں دینا چاہتا۔

اتنے لمبے سفر کے بعد اتنی بری خبر اور پھر مزید کام وہ بہت الجھا ہوا تھا۔اسے یقیناً گھر جانے کا وقت بھی مشکل سے ملنا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ پاکستان میں اس کی آمد اس کے لیے کتنے دکھ لے کر آنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سفر کیسا رہا؟" وہ اب ساتھ چلتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ٹھیک تھا!"

"میں نے تمہیں بہت مس کیا۔" وہ حیران نہیں ہوا۔ جب پہلی مرتبہ پاکستان چھوڑا تھا تو سب سے زیادہ اداس عنایہ ہی تھی۔ اب واپس آیا ہے تو خوش بھی شاید وہ تھی۔

"سعد مجھ سے جیلس نہیں ہوتا؟" اس نے ایسے ہی پوچھا کیونکہ عنایہ کے لیے اس کے شوہر سے پہلے بھی اس کا دوست آیان آتا تھا۔

وہ ہلکا سا ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"تم بھائی ہو آیان!"

"سگا تو نہیں ہوں۔"

"کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ بس مسکرایا۔

"کوریا میں رہ کر مزید ہینڈسم ہوتے جا رہے ہو۔" آیان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ دونوں درمیان کا لمبا سا گارڈن عبور کرتے اب اندر کی طرف جا رہے تھے۔ پھر اس کے ساتھیوں اور افسران سے ملاقات کا لمبا دورانیہ چلا۔

صبح کے پانچ ہو گئے تو وہ اپنے پرانے کمرے میں چلا آیا جو کسی دوسرے سکواڈرن لیڈر کے زیر استعمال تھا اور وہ چھٹیوں پر تھا۔ پھر بھی وہیں فریش ہو کر نماز ادا کی اور سات بجے تک ناشتے کے لیے باقی سب کے پاس آ گیا۔ اس والی دنیا میں فی الحال سب ٹھیک تھا پھر بھی وہ کل ہونے والے خبیب قتل کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ وہ فوجی تھے ہر خبر پر نظر رکھتے تھے۔

"ہونا ہو خبیب کو کسی اندر کے بندے نے مروایا ہے۔" ایک افسر نے رائے دی۔ وہ خاموشی سے جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

یہ ٹوینٹی فائیو اسکواڈرن تھا جس کا آیان حصہ تھا۔ان کا نام "نائٹ اسٹرائیک ایگل" تھا جو دن کو تو کام کرتے تھے لیکن اہم کام رات کو مشنز کرنے والا تھا۔وہ اپنے زیادہ تر آپریشن رات کو کیا کرتے تھے اور یہ اس اسکواڈرن کی خصوصیت تھی۔

"خبیب اور اس کا باس۔۔۔کیا نام ہے؟روحان۔ہاں!سنا ہے وہ بھی ملزمان میں شامل ہے۔ویسے تو بڑے سگے بنے گھومتے تھے۔اب نا جانے کیا بات ہوئی کہ قتل ہی کروا دیا۔اس دن مسٹر خبیب اکیلا تھا ورنہ سنا ہوا ہے وہ جہاں جاتا ہے باس کے بغیر نہیں جاتا۔"جس نے بھی یہ کہا تھا شاید وہ نہیں جانتا تھا کہ روحان کا بھائی وہاں موجود ہے اور وہ اس بات پر اس کا منہ توڑ سکتا ہے لیکن آیان؟وہ **الصبر والصماح** بنا بیٹھا رہا۔وہ خاموشی سے ناشتے پر جھکا رہا۔کئی لوگوں نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی خاموشی کا مطلب ہاں میں لیا کہ واقعی روحان سکندر نے ہی اپنے جرنلسٹ کو مروایا ہے۔تو کیا واقعی؟

"وہ کیوں مروائے گا اپنے ہی بندے کو؟اتنا اچھا انسان تو ہے۔"اگلی رائے دی گئی۔

"جانتے تو ہو ان سیاست دانوں کی اولادوں کو۔ پیسے کا خمار اور پھر کئی مرتبہ پرانی دشمنیاں۔ بڑے پیار سے ڈستے ہیں۔ شہرت حاصل کرنے کے لیے ایک کمپنی بنالی اور خود کو ساتویں آسمان پر سمجھنے لگے۔ کیا ہی بات ہے ایسے لوگوں کی! تم لوگ جو بھی کہو اس قتل کے پیچھے روحان سکندر کا ہاتھ ضرور ہے۔"

سیاست دان کی اولاد! اف یہ سننا آیان کے لیے بہت مشکل تھا۔ (کاش ڈیڈ آپ صرف بزنس مین ہوتے!)

"بی آجینٹل مین یار! اس شخص کی ایک کریڈیبلٹی ہے۔ وہ اسے ہر گز داؤ پر نہیں لگائے گا۔ ضرور کوئی اسے پھنسا رہا ہے۔ بہت اچھا انسان ہے۔" کوئی آیان کا حمایتی بولا۔

www.novelsclubb.com

"روحان سکندر بھی کوئی دودھ کا دھلا ہوا شخص نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے جیسا وہ سوشل میڈیا پر بنتا ہو ویسا ذاتی زندگی میں نہ ہو! ہر کسی کی زندگی میں ایک ڈارک سائیڈ ہوتی ہے۔"

"نہیں یار! وہ قتل و فساد والا انسان لگتا ہی نہیں اور اپنے آیان کو ہی دیکھ لو۔ یہ ایسا لگتا ہے کیا؟ تو اس کا بھائی بھی ایسا نہیں ہو گا۔ جلد یا بدیر حقائق تو کھل ہی جائیں گی۔ تب تک انتظار کرتے ہیں۔" میز پر خاموشی چھا گئی۔ محسوس کی جانے والی خاموشی۔ سب کی نظریں آیان کی طرف تھیں۔ چند لمحے لگے سب کو یہ تسلیم کرنے میں کہ وہ اپنے اسکواڈرن لیڈر کے سامنے اس کے بھائی کو قاتل کہہ رہے تھے بلکہ اس کی عزت کی دھجیاں بکھیر رہے تھے۔

"کیری آن!" اس نے شانے اچکاتے ہوئے انھیں شہہ دی 'مزید بولو' اور بولو!

"تو کیا ہو گا اگر ہمارے انٹرنیشنل شہرت یافتہ سکواڈرن لیڈر کا بھائی قاتل نکلا۔" آیان نے سر اٹھا کر کہنے والے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں سرد مہری تھی اور سامنے والے کی آنکھوں میں حقارت تھی یا شاید حسد تھا۔ وہ مٹھیاں بھینچتا ضبط کر گیا۔

"میرا بھائی قاتل نکل بھی آئے تو میری سروس متاثر نہیں ہو گی۔ تمہاری فکر مندی کا شکریہ۔" اس نے خود کو کول ہی رکھا۔

"یار کیا کہہ رہے ہو؟"ایک افسر نے بھی کہنے والے کو آنکھیں دیکھائیں۔

"ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔آج کل کون کسی کی گارنٹی دے سکتا ہے بھائی؟یہ جانتا ہو گا کہ اس کے بھائی نے قتل کیا ہے تبھی خاموش تھا۔"

"ایکسکیوزمی!"وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے ہٹ گیا۔کوئی بعید نہیں تھی وہ وہاں بکواس کرنے والے کو پیٹنا شروع کر دیتا۔

"بے شک تم دونوں کا رینک ایک سا ہے لیکن یاد رکھو وہ تم سے پہلے یہاں آیا ہے اور آرمی کو بہت سرو کر چکا ہے۔دوبارہ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں بکواس مت کرنا کہیں تمہارا منہ ہی نہ توڑ دے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھ سے پنگا لے گا تو خود ہی گھر جائے گا۔قاتل کا بھائی!"تنفر سے کہا گیا۔

آیان کی رگیں تن گئیں اور ایسا لگا کہ اس کے ہاتھ شدت سے کسی کو مارنا چاہ رہے ہیں کہ اندر کا غصہ باہر نکل آئے۔

"بات سنو۔" ایک کیڈٹ کو روک کر اس نے کہا۔

"جی سر!"

"تمہارے بائیں طرف کی سیدھ میں نیلی عینک والے افسر کا کیا نام ہے؟" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

"جی میں بتاتا ہوں۔" اس کیڈٹ نے غیر محسوس انداز میں اس ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں سے آیان اٹھ کر آیا تھا اور پھر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسکواڈرن لیڈر جاسم!" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم جا سکتے ہو۔" پھر وہ خود ہی وہاں سے چلا آیا۔

اس نے احمر اور تبریز کو کال کر کے سارا معاملہ بتایا اور پھر کسی اچھے وکیل کو ہائر کرنے کا کہا۔ وہ روحان کو کرائسز میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا کیونکہ روحان قاتل نہیں تھا۔ اسے تو صرف باتوں سے کھیلنا آتا ہے اور لفظوں سے مارنا آتا تھا۔ قتل و غارت اور خون ریزی سے اس کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ وہ کسی کو بھی روحان کی credibility کو خطرے میں نہیں ڈالنے دے گا۔ وہ روحان کی نیک نامی کی ہر قیمت پر حفاظت کرے گا۔

******

کوریا میں موسم بہار کی خوشبوئیں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ رنگ برنگے پھول جن میں چیری بلوسم، ریپسیڈ فلاور (توریا کے پھول)، پلم بلوسم (سفید اور گلابی پتیوں والے پھول)، جامنی رنگ کے ازالیہ، سن سویو (پیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول جو اکثر گھروں کے اندر بھی رکھے جاتے ہیں)، غرض ہر طرح کے پھول وہاں کھلنا شروع ہو چکے تھے۔ ایسے وقت میں کوریا اتنا ہی خوبصورت لگ رہا تھا جتنا کورین ڈراموں میں لگتا تھا۔ ہر کوئی درخت کو ہلا کر پھولوں کے گرنے کا

منظر کیمروں میں قید کرتا نظر آتا یا کوئی وہاں بیٹھ کر اپنا وقت گزارتا۔ پارک، اسکول، یونیورسٹی ہر جگہ یہی سب چل رہا تھا اور یہ سب وہاں رہ کر خود محسوس کرنا نہایت دلچسپ تجربہ تھا۔ کئی خاص مقامات پر رش بڑھ جاتا اور رات میں وہاں رونق ہوتی۔ ایس این یو میں بھی فائنل پیپرز کا دور چل رہا تھا اور ہر کوئی پڑھائی میں مصروف تھا۔ امتحانات کا یہ وقت ایسا تھا جس میں پتہ چلتا تھا کہ وہ جگہ واقعی تعلیمی درسگاہ ہے ورنہ پورا سال وہاں موج مستی ہوتی رہتی تھی۔

اس دن کا موسم بھی کافی خوشگوار تھا۔ بارش ہو جانے کا قوی امکان تھا۔ شام کے چھ بجے کا وقت تھا جب وہ ایس این یو کی مین بلڈنگ سے باہر نکل رہی تھی۔ اس نے سرخ سفید رنگ کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا اور ساتھ سر پر سفید حجاب، جینز اور جاگرز بھی سفید تھے اور آج کل وہ کورین

www.novelsclubb.com

اسٹوڈنٹس کی طرح ماسک بھی پہن کر آتی تھی۔ سرخ ماسک اس پر اچھا لگ رہا تھا۔ مختلف رنگوں کے ماسک پہننا کوریا میں بہت عام تھا اور یہ وہاں کا فیشن بھی تھا۔ میک اپ وغیرہ پر وہ کمپرومائز کیا ہی نہیں کرتی تھی اس لیے ہلکا سا میک اپ بھی کیا ہوا تھا۔

آہستہ آہستہ بارش کے قطرے ٹپکنے لگے۔اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا اور پورے دل سے مسکرائی۔وہ اگلے ماہ پاکستان جا رہی تھی اور اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔آہستہ آہستہ وہ فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔بارش تیز نہیں تھی اور وہ انجوائے کر سکتی تھی۔

یونیورسٹی روڈ تک آتے آتے شام کے سات ہو چکے تھے اور ابھی اس نے دو گھنٹے ایک سرجن کے ساتھ گزارنے تھے۔اسے امید تھی کہ وہ وقت پر پہنچ جائے گی کیونکہ اسے بے وقوف اسٹوڈنٹس کی طرح کلاس میں لیٹ آنے کا شوق نہیں تھا۔یہ یونیورسٹی شروع ہونے کے بعد سے معجزہ ہوا تھا ورنہ کلاسز بنک کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ رہا تھا۔

اسے نا جانے کیوں احساس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے۔اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو حلق تک کڑوا ہو گیا۔فارغ بزنس مین! ہر دوسرے دن وہاں آ ٹپکتا تھا۔وہ اب تیز تیز چلنے لگی کیونکہ عاشی بس اسٹیشن پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔وہ مارکیٹ سے کچھ لینے گئی تھی اسی لیے اب نور کا انتظار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو مس ریڈ اینڈ وائٹ!" وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔ وہ جواب دیے بغیر تیز تیز چلتی رہی۔

"ایڈیٹ!" وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

"حیرت ہے ہمیں تو جواب بھی نہیں دیتیں اور کسی کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر گھوما جاتا ہے۔"

"تم شروع سے اتنے بوجۂ تکلیف ہو یا صرف مجھ سے گالیاں سننے کا شوق ہے؟" اگنور کرنے کا فائدہ نہیں تھا۔ اس نے جو کہنا تھا کہے بغیر تو جانا نہیں تھا۔

"اور یہ کھینچا کھینچا رویہ صرف میرے ساتھ کیوں ہے؟ باقیوں کے ساتھ تو ہنسا جا رہا ہوتا ہے۔"

"تمہارا مسئلہ کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"آیان سکندر!"

"واٹ؟ آیان نے کونسی تکلیف دی ہے تمہیں؟"

"تمہیں مجھ سے دور کر رہا ہے۔" نور کو اس کی تکلیف کا اندازہ ہوا تو بہت زور کا ہنسی۔

"سیریسلی؟اتنی سی بات پر ڈر گئے ہو؟"وہ سر نفی میں ہلاتے ہنستی جارہی تھی۔

"پاکستان چلو ہم شادی کر لیتے ہیں۔"وہ سنجیدہ نظر آتا تھا۔

"تم آج کان کھول کر سن لو شہریار حسن!اگر آئندہ میرے پاس یہ مطالبہ لے کر آئے تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔میں اپنے باپ کو زبان دے کر آئی ہوں ان کی مرضی سے شادی کروں گی تو بہتر ہے اس وقت کا انتظار کرو اور یہ روز روز ناکام عاشقوں کی طرح میرا راستہ روکنا چھوڑ دو۔انتہائی چیپ حرکت ہے۔"یہ کوریا میں اس کے ساتھ تیسری ملاقات تھی اور اسے بالکل پسند نہیں تھی۔

"تم بھی آج پہلی اور آخری مرتبہ سن لو۔کچھ بھی غلط کہنے سے پہلے یہ بات دماغ میں بٹھالو کہ ہمارا مستقبل اکٹھا لکھا جا چکا ہے۔تم نے اگر اپنے باپ کو زبان دی ہے تو تمہارے باپ نے مجھے زبان دی ہے اور ہم مردوں میں یہ بات طے ہے کہ نورالفجر میری امانت ہے اور یہاں رہ کر تم میری امانت میں خیانت کر رہی ہو۔"

"تمہیں کب سے غلط فہمیاں رہنے لگیں کہ نورالفجر کا انتخاب تم ہو گے؟" وہ طنزیہ ہنسی اور آگے چل پڑی کیونکہ بس کے آنے کا ٹائم ہو رہا تھا اور وہ فضول بحث میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتی تھی۔

"ظاہر ہے پہلا انتخاب تو آیان سکندر ہی ہو گا۔"

"اپنی زبان کو لگام دو اور دوبارہ ایسا کہنے کی جرأت مت کرنا۔" وہ شیرنی کی طرح پھنکاری۔ آیان سن لیتا تو وہ شرم سے ڈوب جاتی۔

"واہ واہ۔۔۔ معصوم بننے کی ایکٹنگ اچھی کر لیتی ہو نورالفجر۔ ویسے کھلے عام پبلک پلیس میں اس کے ساتھ گھومو اور ہمارے سامنے ماننے سے انکار کرو۔ واہ واہ!" وہ بھی مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

نور کو فرق نہیں پڑا۔ وہ تو گھر والوں کو نامسن ٹاور کی سیر کا بتا چکی تھی لیکن اس مرتبہ بھی یہ بات نہیں بتائی کہ وہ زیادہ تر آیان کے ساتھ ہی تھی۔

"اچھا یہ چہرے سے ماسک تو ہٹاؤ۔۔۔ تمہارا نقاب مجھے تنگ کر رہا ہے۔اتنے دنوں بعد دیکھنے کا موقع ملا ہے۔"نور تو اس کے خیالات سن کر دنگ رہ گئی تھی۔وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا؟

"شہریار حسن لگتا ہے آج تک کسی لڑکی نے تمہاری اوقات یاد نہیں دلائی لیکن میں نور الفجر ہوں۔ میرے سامنے آنا چھوڑ دو۔"اس نے لب بھینچ کر کہا۔وہ سڑک پر ٹرن لے کر مڑی تو سامنے ہی عاشی نظر آ گئی۔وہ بس کے آنے کا وقت تھا اور یونیورسٹی کے کافی اسٹوڈنٹس وہاں موجود تھے۔

"تمہارا ہونے والا شوہر کیسے برداشت کرے کہ تم دوسرے مردوں کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھومتی رہو۔"وہ بھی مسکرا کر بولا۔نور کی برداشت جواب دے چکی تھی۔

"ہونے والا شوہر واٹ؟ تم کیا کیا پلان کر کے بیٹھے ہو شہریار؟"اس نے تاسف سے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"آج تم کان کھول کر سن لو۔ میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔اب جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔"نور نے سینے کے گرد دونوں ہاتھ باندھ کر گردن اکڑا کر کہا۔دور کھڑی عاشی ان دونوں کی گفتگو سے غافل فون میں مگن تھی۔

"میں کیا کر سکتا ہوں رکو ایک منٹ۔"اس نے اپنی جیب سے فون بر آمد کیا۔

"ویسے تو تمہارے بھائی نے بھی وعدہ کیا ہوا ہے کہ اپنی اس آوارہ بہن کی شادی مجھ سے کروائے گا۔ بے چارہ دوست ہے نا میرا بس ذرا بیوقوف ہے اور مجھ پر یقین بھی کرتا ہے۔"نور کے ماتھے کی رگیں تن گئیں۔ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔دل تو کر رہا تھا اس کا چہرہ نوچ لے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی عمیر کے بارے میں اس طرح بات کرنے کی؟

www.novelsclubb.com

"میں اسے یہ تصویریں جا کر دیکھاؤں گا۔"نور نے اس کے فون کی اسکرین پر چلنے والی ویڈیو کو دیکھا۔سر پر جیسے مینہ برساتا آسمان آ کر گرا تھا۔

وہ اس کی اور آیان کی سیئول ٹاور کی تصویریں تھیں۔

بیکن ماؤنڈز کے پاس بیٹھے آیان اور نور۔۔۔

پالگا جیونگ کے باہر کھڑے نور اور آیان۔۔۔

تصویر بناتے ہوئے ہنستے ہوئے آیان اور نور۔۔۔

انسائیڈ سیئول میں ہاتھ پکڑے کھڑے نور اور آیان۔۔۔

ڈائینگ پلیس پر ساتھ کھانا کھاتے آیان اور نور۔۔۔

پہلی نظر سے دیکھنے پر وہ اکیلے ہی نظر آرہے تھے کیونکہ تمام تصویریں صرف انھیں دونوں پر فوکسڈ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے شادی نہیں کروں گی کمینے انسان! تم انتہا کی گھٹیا سوچ رکھنے والے انسان ہو۔" وہ چلائی تھی اور قریب سے چلتے لوگوں نے مڑ کر انھیں دیکھا تھا۔اس کو غصّہ چڑھا تھا اور پھر غصے میں وہ

کچھ بھی بولتی تھی۔ایسا تو کبھی کچھ نہیں تھا اس کے اور آیان کے درمیان جیسا وہ دیکھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ کھینچ لوں گا بے ایمان عورت۔"نور کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا۔ارد گرد دیکھا اور ایک قدم اس کے قریب ہوئی۔گہرا سانس لے کر خود کو کنٹرول کرنے کا درس دیا ورنہ دماغ کی نسیں پھڑک رہی تھیں۔

"دیکھو شہریار! ہم ایک غیر ملک میں ہیں اور میں یہاں کوئی تماشا نہیں چاہتی۔میں صرف پڑھنے آئی ہوں اور پڑھنا چاہتی ہوں۔شادی کے سارے معاملات پاکستان چل کر دیکھ لیں گے۔"اس نے جب اسٹوڈنٹس کو خود کو گھورتے پایا تو تحمل سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہاں ہیں۔تمہارے تماشے میں بخوبی دیکھ رہا ہوں۔باز آجاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

"کونسے تماشے؟آیان صرف میرا دوست ہے۔"

"میرا منہ مت کھلواؤ۔"وہ تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کھولو اپنا منہ۔میں دیکھوں تو ذرا اس میں کتنا خناس بھرا ہوا ہے۔"وہ نفرت سے پھنکاری۔

"آج کل آیان سکندر کے ساتھ ڈیٹنگ(dating)کر رہی ہو نا؟"وہ جلانے والے انداز میں بولا۔

نور کو نا جانے کیا ہوا؟صرف ایک لمحہ لگا تھا اور اس نے شہریار کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔

فضا میں اوہ کی آواز کے ساتھ ہی یکدم خاموشی چھا گئی۔

مینہ برسنا بھی ایک پل کے لیے جیسے تھم سا گیا۔

www.novelsclubb.com

کئی نگاہیں ان کی طرف اٹھیں شاک سے،حیرت سے،دلچسپی سے،تجسس سے!

"بس بہت بکواس کرلی تم نے۔آئیندہ یہ تھپڑ مت بھولنا۔"اس کی سخت!چٹانوں سی سخت آواز وہاں گونجی۔اس نے شہریار حسن کو اتنے لوگوں کے سامنے تھپڑ مار دیا تھا۔

نورالفجر کی برداشت سے باہر تھا کہ کوئی اس کے کردار پر سڑکوں میں کھڑا فتوے لگاتا پھرے۔اب اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ تصویریں جا کر اس کے باپ بھائیوں کو دکھا کر اس کی ذات سے بے اعتبار کر سکتا ہے یا نہیں۔ تھپڑ کی گونج اتنی تھی کہ بس کا انتظار کرتی عاشی اور اس کے ساتھ موجود دیگر اسٹوڈنٹس نے اتنے دور سے وہاں دیکھا تھا۔شاک سے، حیرت سے، بے یقینی سے، دلچسپی سے! آگے کیا ہونا تھا سب مزید دیکھنا چاہتے تھے۔

یہ کورین سکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو ایسی چیزیں بہت مزہ دیتی تھیں۔Gossips کرنے کا موقع ملتا تھا اور اسے آگے پھیلانے کا تو اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔سب کے موبائل فون کے کیمرے کھل گئے۔سب انھیں دلچسپ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ایسے نظارے بہت کم دیکھنے کو ملتے تھے اور مسلم گرلز میں تو بہت نایاب!

www.novelsclubb.com

"یونچ! تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔" شہریار چیخا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا ناجانے کیا کر دے۔

"جیسے تمہاری ہمت ہوئی مجھ پر الزام لگانے کی۔"اس نے ہنوز سخت لہجے میں جواب دیا۔عاشی بھی بھاگتے ہوادھر پہنچی تھی۔

"تم اس کی بہت بھاری قیمت چکانے والی ہو۔تمہاری اس پاک بازی کا پول تو میں کھولوں گا۔باپ بھائیوں سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔"وہ ہتک سے سرخ ہوتے چہرے سے غرایا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری دھمکیوں سے ڈر جاؤں گی؟جاؤ جس مرضی کو چیخ چیخ کر بتادو۔مجھے اپنے کردار کی گواہی دینے کی ضرورت نہیں ہے شہریار حسن!میری زندگی میں نہ تم اہم ہو اور نہ آیان سکندر۔اب جاؤ جا کر بتاؤ جو بتانا چاہتے ہو،جس کو بتانا چاہتے ہو شوق سے بتاؤ۔میں سب خود سنبھال لوں گی۔"وہ بھی جواباً چیخ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"نور کیا کر رہی ہو؟سب لوگ دیکھ رہے ہیں چلو یہاں سے!"عاشی اس کے کڑے تیور دیکھ کر اس کے قریب آکر سختی سے بولی۔وہ تو شکر تھا کہ دونوں کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے اور کوئی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

"تمہیں اپنی کردار کی گواہی دینی پڑے گی نورالفجر اور تمہاری وجہ سے اقبال عالم کا سر بھی جھکے گا۔

بہت ناز ہے نا کہ یقین کرتا ہے تمہارا باپ تم پر۔اب دیکھو کیسے اعتماد توڑتا ہوں اور تمہارا غرور سب

کے سامنے توڑوں گا مکار عورت!"

اس کو لگا دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔

"میں تو ڈر گئی شہریار۔پلیز ایسا کچھ مت کرنا۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔"وہ مذاق اڑانے

والے انداز میں کہتے اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی آرام سے بولی۔

"نور چلو یار۔۔۔سب ویڈیو بنا رہے ہیں۔"عاشی نے اسے اپنے ساتھ کھینچنا چاہا۔

"I damn care about what you do!"اس کا انداز مستحکم تھا۔اتنا مستحکم کہ

اگر وہ مزید ایک غلط لفظ بولتا اور نور اس کا قتل کرنے میں دیر نہ لگاتی۔

"اتنے ہی لوگوں کے سامنے تم مجھ سے معافی مانگو گی نورالفجر اقبال عالم!" وہ اس کے قریب ہو کر اس کے کندھوں کو جھنجوڑ کر بولا۔ نور نے دونوں ہاتھوں کے زور سے اسے پیچھے کر کے ایک اور تھپڑ دے مارا۔ عاشی شاک سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے شہریار کو دیکھنے لگی۔

"تم..." وہ حد سے زیادہ مشتعل ہو چکا تھا اور اس نے نور کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔

عاشی بروقت ہوش میں آئی اور نور کو خود کے پیچھے کر لیا۔

"تم اتنے گھٹیا ہو مسٹر شہریار۔ اگر مجھے پہلے ملتے تو یہ دو تھپڑ تمہیں مجھ سے پڑتے۔ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے اور اپنا مزید مذاق نہ بنواؤ۔ میں کراٹے میں بلیک بیلٹ ہوں اور سامنے والے بندے کے منہ اور ناک سے خون آسانی سے نکال سکتی ہوں۔" کہتے ہوئے عاشی نے نور کو اپنے ساتھ گھسیٹا اور رش سے دور لے کر جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اف نور! میں کیا بکواس کر رہی تھی کہ اسٹوڈنٹس ویڈیو بنا رہے ہیں۔اب وہ مر جانے اپ لوڈ بھی کر دیں گے۔کل تک پوری یونیورسٹی میں شہرت پا چکی ہو گی۔"عاشی غصے سے کہہ رہی تھی۔

"کیپشن دینا مسلم گرلز پاور!"وہ ایک ویڈیو بناتے لڑکے کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں دائیں ہاتھ کا وی بناتے ہوئے بولی تو لوگ ہنسنے لگے۔

"بہت جلد تمہیں یونیورسٹی کی طرف سے لیونگ سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔"عاشی افسوس سے ماتھا پیٹتے ہوئے بولی۔

"That was self defense boss..."وہ مزے سے بولی جیسے اسے فرق نہ پڑا ہو لیکن وہ اندر سے نہایت خوفزدہ ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کرے مل ہی جائے تمہیں لیونگ سرٹیفکیٹ۔"

"تم کراٹے میں بلیک بیلٹ کب بنی؟"نور نے موضوع ہی تبدیل کر دیا۔

"دو منٹ پہلے ہی!" اب عاشی نے بے نیازی سے کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کراس کر کے چہرے کے آگے کیا۔

"اگر وہ سچ میں لڑنے کے لیے تیار ہو جاتا تو؟" نور نے تاسف سے سر جھٹکا اور اس کی کمر پر ایک دھپ لگائی۔

"تو ہم دو تھیں، اس کا بھرکس نہ نکال دیتیں تو بات کرتی!" وہ فخر سے کہہ رہی تھی۔

"کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔" وہ دونوں اب بس میں سوار ہو چکی تھیں۔

شوٹائم ختم ہو چکا تھا اب آگے کیا کرنا ہے اس بارے میں سوچنا تھا۔ نور کے ذہن میں وہ تصویریں گھومیں تو جھرجھری لے کر رہ گئی۔ اف آیان کو پتہ چلے گا تو وہ کیا سوچے گا اور اب شہریار پاکستان میں کیا ہنگامہ کرنے والا تھا۔ یہ تو آنے والا وقت بتانے والا تھا۔

****

اسے پاکستان آئے دو ماہ ہونے کو آئے تھے اور وہ ایک مرتبہ بھی گھر نہیں جا سکا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ اس کا دل نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ اس قدر مصروف رکھا گیا تھا کہ اسلام آباد سے باہر جا ہی نہیں سکا۔ کبھی کبھار اسے دو آپشن دیے جاتے کہ میر پور یا لاہور میں چند گھنٹوں کے لیے جا سکتا ہے اور وہ ہمیشہ لاہور کو چنتا۔روحان اس وقت خبیب کیس کے سلسلے میں پھنسا ہوا تھا کیونکہ میڈیا اس کیس کی خوب کوریج کر رہا تھا۔وہ اس کی پیشیوں کے دن ضرور لاہور جاتا۔سکندر اور شایان سے بھی لاہور میں ملاقات ہو جاتی تھی لیکن ماں اور بہنوں کو اب تک علم نہیں تھا کہ آیان پاکستان میں ہے۔

اس وقت بھی وہ ائیر مارشل اورونگ کمانڈرز کے ساتھ میٹنگ میں تھا جب اس کا فون وائبریٹ ہوا۔Queen of Happiness کے آگے سرخ دل والا ایموجی تھا۔اس کے دل کو کچھ ہوا۔ایک دل کیا سب چھوڑ کر ماں سے مل کر آئے لیکن اس نے سائیڈ سے فون بند کر دیا اور بریفنگ دیتے افسر کی جانب متوجہ ہو گیا۔پھر کئی مرتبہ کالز آئیں اور وہ آنکھیں بند کئے رہا۔

www.novelsclubb.com

"آیان جا کر کال آنسر کرو۔" ائیر مارشل نے سنجیدگی سے کہہ کر رخ دوسرے افسر کی طرف موڑ لیا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر آیا۔ فون بج بج کر اب بند ہو گیا تھا۔ اس میں کال بیک کرنے کی ہمت نہیں تھی لیکن پھر بھی اس نے کال کی اور فون اب کہیں اور انگیج تھا۔ اس نے انتظار کیا اور اگلے لمحے اسے روحان کی کال آئی۔ اس نے بھی جلدی سے کال آنسر کی۔

"آیان! مام کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ سی ایم ایچ پہنچو۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔

"کیسے، کہاں، مام کیسی ہیں؟" اگلے لمحے وہ حواس پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"انھیں تمہارے آنے کے بارے میں ڈیڈ نے بتایا تھا۔ وہ تم سے ملنے اسلام آباد آئیں تھیں۔ روڈ ایکسیڈنٹ بہت برا تھا۔ ان کی کار جل گئی ہے۔" آیان کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس میٹنگ روم میں گیا اور لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا ائیر مارشل تک پہنچا اور انھیں بتا کر وہاں سے باہر آ گیا۔ وہ کسی پراسیس کے مکمل ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اسے اپنی ماں کے پاس پہنچنا تھا۔

"نہیں مام آپ ایسا نہیں کر سکتیں۔ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔ پلیز اللہ مام کو کچھ نہ ہو۔ پلیز اللہ۔۔۔" عنایہ سے گاڑی کا کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے پارکنگ میں پہنچا۔

"آنٹی ٹھیک ہو جائیں گی۔" اس کی آنکھوں کا سیال بہنے لگا۔ انھیں روکنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔

"میں ساتھ چلوں؟" عنایہ نے پوچھا۔

"مام کے لیے دعا کرنا۔" وہ کہہ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی کو سڑک پر ڈالتے ہوئے وہ نڈھال لگ رہا تھا۔ وہ اب دوبارہ کسی کو کال نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی بری خبر اس کی منتظر نہ ہو۔ وہ جس حد تک تیز ڈرائیو کر سکتا تھا کر رہا تھا۔

وہ کب سی ایم ایچ پہنچا پتہ نہیں چلا۔ آرمی کے یونیفارم میں ہونے کی وجہ سے اسے کسی قسم کے سخت سوالات کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا ورنہ وہاں صرف وی آئی پی پیشنٹس کو دیکھا جاتا تھا۔ ریسیپشن پر کھڑی لڑکی سے حدیقہ بیگم کے بارے میں پوچھنے لگا۔ وہ آیان کو حیران کن نظروں سے دیکھتی رہی جیسے کسی چیز کی تصدیق کر رہی ہو۔

"محترمہ! مجھے گھورنے کا شوق پورا ہو گیا ہو تو میرے سوال کا جواب دو۔" وہ غصے سے بولا۔

"جی؟" وہ جیسے نیند سے جاگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مہربانی کر کے روم نمبر بتادیں۔" وہ غصہ ضبط کر کے بولا۔اس لڑکی نے خفت مٹانے کے لیے اس کی روم تک رہنمائی کی۔اس لڑکی کی غلطی نہیں تھی۔وہ آیان اور روحان کی ایک سی شکلوں میں کنفیوز ہو گئی تھی۔

مزید کچھ کہے بنا وہ کاریڈور سے بھاگتا ہوا بائیں طرف مڑ گیا۔وہاں اسے شایان،روحان اور طلحہ کھڑے نظر آئے۔وہ جلدی سے چلتا ان تک پہنچا۔

"السلام علیکم!مام کیسی ہیں؟"

"وعلیکم السلام بھائی!آنٹی ابھی آئی سی یو میں ہیں۔" طلحٰہ نے بتایا۔

"مام ٹھیک ہو جائیں گی۔" شایان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔وہ ہمیشہ سے مثبت رہنے والا شخص تھا لیکن ان سب کا چہرہ کچھ اور ہی بتا رہا تھا۔وہ جلد سے جلد از جلد اپنی ماں کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔

"میں مام کو دیکھنا چاہتا ہوں پلیز شایان بھائی!" وہ کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔

"میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔" شایان اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ روحان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ وہ رو رہا تھا لیکن روحان سنجیدہ تھا۔ دل کر رہا تھا آیان کو رکھ کر ایک لگائے۔ کیا ہو جاتا اگر ایک مرتبہ میر پور کا چکر لگا آتا؟

"ڈیڈ کہاں ہیں؟" وہ طلحہ سے پوچھ رہا تھا۔

"سکندر انکل کچھ دیر پہلے ہی واپس گئے ہیں۔"

"وہ ٹھیک ہیں؟" اس نے افسردگی سے پوچھا۔

"ہاں وہ ٹھیک ہیں۔ ہم نے گھر بھیجا ہے۔" طلحہ کو شایان کی کال آئی تو وہ بھی وہاں سے ہٹ گیا۔ وہ بے چینی سے جا کر بینچ پر بیٹھ گیا۔

"گلٹی فیل کر رہے ہو؟" روحان نے پوچھا۔

"میں ڈر گیا ہوں روحان۔"

"مام کو بتا دیا ہوتا۔"

"یاد ہی نہیں رہا۔" وہ جیسے اپنے جرم کا اعتراف کر رہا تھا۔

"مام ٹھیک ہو جائیں گی۔اس مرتبہ کوئی تباہی نہیں آئے گی۔" روحان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا۔وہ آنکھیں بند کر کے رو دیا۔روحان بھی اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھوں کو نرمی سے پکڑا۔

"Put yourself together.(خود کو مضبوط کرو)،آیان روتا نہیں ہے۔" روحان نے مسکرانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"آیان ہی ہر مصیبت کو ساتھ لاتا ہے، مان لو حقیقت۔" وہ روحان کے گلے لگ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ اس کی کل زندگی صرف ماں کے لیے تھی۔ اگر اس کی ماں کو کچھ ہو گیا تو وہ کیسے رہے گا؟ کیوں رہے گا؟ لیکن سب سے زیادہ تکلیف وہی تو دیتا تھا اپنی ماں کو۔

"ہر آزمائش اللہ کی طرف سے ہوتی ہے میرے بھائی! ایسے میں ناشکرے کلمات کہہ کر اللہ کو ناراض نہیں کرتے۔ صبر و نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔" روحان اسے سمجھاتا رہا۔ حوصلہ دیتا رہا۔ اس کاریڈور میں وہ دونوں بیٹھے روتے رہے۔ کتنے لمحے سرکتے گئے کچھ معلوم نہیں تھا لیکن وقت ان کے لیے آہستگی سے چلنے لگا۔

ان دونوں کو ہی فیملی کے پیار کی بہت ضرورت تھی۔ دونوں ہی فیملی سے دور رہتے تھے۔ کچھ فاصلے پر کھڑا شایان ان دونوں کو سن رہا تھا۔ دل میں ان دونوں کی عزت مزید بڑھ گئی تھی۔ وہ کیا ہوا کرتے تھے اور کیا بن گئے تھے؟

****

بہت بیزاری سے وہ سامنے رکھا کھانا کھا رہی تھی۔اس بلڈنگ میں آکر کھانا اچھا لگتا تھا کیونکہ یہاں کا کھانا باقی کیفے کی نسبت اچھا ہوتا تھا۔اس کا فون بجا تو اس نے بیگ سے فون نکالنے کے لئے ہاتھ ڈالا اور عاشی کا نمبر دیکھ کر اس کا دل کیا نہ ہی اٹھائے۔ایک یونیورسٹی میں ہوتے ہوئے بھی وہ دن میں بیس مرتبہ کال کرتی تھی صرف یہ پوچھنے کے لئے کیا کھایا؟کلاس میں ہو یا لائبریری میں؟ہاسپٹل میں ہو تو کسی پیشنٹ سے بات کروادو،فری ہو تو میری بلڈنگ میں آؤ۔لیب میں ہو تو ویڈیو کال کرو وغیرہ۔اسے عاشی کے رویے پر سخت غصہ آتا تھا،ایک تو اتنی ٹف اسٹڈی اور پھر اس کی فضول کی بحث!ابھی بھی اسے سنانے کی غرض سے اس نے فون اٹھا ہی لیا۔

"نوری کدھر ہو؟"عاشی کی متجسس آواز اسپیکر پر ابھری۔نور نے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا جیسے عاشی کو گھور رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"برج خلیفہ میں۔"اس نے دانت پیس کر جواب دیا۔

"وہاں جانے کے چانسز نہیں ہیں تمہارے۔سیدھے سے بتاؤ کہاں ہو؟"

"پاکستان میں !"اس نے کافی کا سپ لیتے ہوئے مزے سے بتایا۔

"فٹے منہ ! تمہیں بہت اہم بات بتانی ہے۔"عاشی نے غصے سے کہا۔

"اچھے سے جانتی ہوں پھر کسی کورین لڑکے سے منہ ماری کی ہو گی تم نے۔"نور نے برا سا منہ بنایا۔

"قسم سے نور الفجر اگر اب تم نے نہ بتایا کہ کہاں ہو تو یہ اہم بات میں ساری زندگی نہیں بتاؤں گی اور تم بہت پچھتاؤ گی۔"عاشی پھولی ہوئی سانس کے ساتھ کہہ رہی تھی جیسے کسی مقابلے میں دوڑ رہی ہو۔

"مجھے بتائے بغیر تمہارے پیٹ میں آرام بھی نہیں آنا خیر بلڈنگ نمبر 101 کے کیفے میں آجاؤ۔"
نور نے سر جھٹکتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"گڈ ادھر ہی رکو، میں وہیں آتی ہوں۔ میں 103 میں ہوں۔"عاشی شاید اب بھاگنا شروع ہو گئی تھی اس لئے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"اوہ خدایا! یہ میرے گناہگار کان کیا سن رہے ہیں؟ عاشی اور بلڈنگ 103 میں مطلب مین لائبریری میں۔" وہ اسے چھیڑنے لگی۔

"تمہیں ڈھونڈنے گئی تھی بدتمیز۔ میرا وہاں کیا کام؟" عاشی کو کتابوں سے الرجی تھی۔ وہ یونیورسٹی کا ہر کام لیپ ٹاپ یا پی ڈی ایف وغیرہ سے گزارہ کر کے کرتی تھی۔ کتابیں رکھنے یا پڑھنے کا اسے کوئی شوق نہیں تھا۔

"اچھا جلدی آؤ۔ مجھے اپنے کیمپس بھی جانا ہے۔" چونکہ ایس این یو جنوبی کوریا کی بڑی یونیورسٹیز میں سے ایک تھی اس لیے بلڈنگز کو ناموں کے بجائے نمبر سے یاد رکھا جاتا ہے کہ فلاں بلڈنگ کس سبجیکٹ کی ہے کیونکہ یہ زیادہ آسان اور ڈھونڈنے میں مددگار رہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

چند لمحوں بعد عاشی اس کے سامنے بیٹھی سانس بحال کر رہی تھی۔ نور نے اس کے لیے سلش منگوالیا تھا اس لیے وہ اس کے سامنے کیا۔

"اب یہ مت کہنا کہ لائبریری میں غیر اخلاقی حرکات کرنے کی وجہ سے پھر دس دن کے لیے بین ہو گئی ہو۔" عاشی لائبریری میں بیٹھ کر فون کا والیم کبھی کم نہیں رکھتی تھی، کبھی فون سائلنٹ نہیں کیا اور ہمیشہ دوسروں کو تنگ ہی کرتی تھی، کافی جگہ ہونے کے باوجود وہ رش والی جگہوں پر جا کر بیٹھتی تھی کیونکہ وہاں زیادہ طلباء بیٹھ کر پڑھ رہے ہوتے تھے۔ پیپرز کے دنوں میں وہ لائبریری کی لائٹ تک آف کر دیا کرتی تھی۔ وہاں کے لوگ پاکستانی تھوڑی تھی جو ہر گھنٹے بعد بجلی بند ہو جانے کے عادی ہوں سو وہ پینک ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ، دو مرتبہ پھر کئی مرتبہ وارننگ دی جا چکی تھی لیکن وہ کسی کو خاطر میں نہ لاتی تھی۔

"میرے پاس اس سے بھی اہم خبر ہے۔ تمہیں پتا ہے مریم کے ساتھ آیان بھی پاکستان گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"تو؟" اس نے لاتعلق نظر آنے کی پوری کوشش کی۔ اب وہ نہ آیان سے بات کرنے کی متمنی تھی اور نہ اس کے بارے میں بات کرنے کی خواہش مند!

"تو یہ کہ اس کی امی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور انھیں ابھی تک ہوش نہیں آیا۔اب پلیز کوئی ٹھنڈا تبصرہ مت دینا کہ اس کی کسی تکلیف سے تمہیں تکلیف نہیں ہوتی یا وہ تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔" عاشی اس کے لاپرواہ انداز پر برس پڑی۔

"ہوش میں ہو عاشی؟ یہ کیا کہہ رہی ہو؟" وہ فوراً سیدھی ہوئی۔اب چہرے پر مذاق کا شائبہ تک نہیں تھا کیونکہ یہ تصور کرنا بھی محال تھا کہ وہ عورت تکلیف میں ہے جس سے آیان سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

"جن ینگ کی کال آئی تھی پھر میں نے مریم سے کنفرم کروایا ہے۔اس کی مدر سیریس ہیں۔" عاشی نے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ضروری بات تم مجھے اب بتا رہی ہو اور آیان اس سے بات ہوئی تمہاری؟" وہ پریشان سی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی چیزیں اٹھانے لگی۔وہ اتنی لاعلم کیسے ہو سکتی تھی؟ عاشی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب کدھر جانا ہے؟" عاشی نے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کی۔اس کی بات پر وہ رک گئی۔

"اپنے کیمپس جا رہی ہوں۔"

"تم نے آج شاپنگ پر جانا تھا۔"

"دیکھوں گی اور ہاں میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ میں جون کے آخر میں نہیں جون کے شروع میں پاکستان جا رہی ہوں۔" وہ باہر نکل گئی۔عاشی بھی اس کے پیچھے دوڑی۔

"پھر؟"

"پھر کیا؟" وہ رک گئی۔کیا وہ آیان کے پاس جائے گی؟ بابا کیا سوچیں گے؟

"اچھا سب ٹھیک ہو جائے گا۔" عاشی نے اسے کندھے سے لگایا کیونکہ اسے سمجھ آ گیا تھا نور کے لیے سب آسان نہیں تھا۔ایک شہر میں رہتے ہوئے بھی وہ آیان سے ملنے نہیں جا سکتی تھی۔کچھ شہریار

کی باتوں کا اثر بھی تھا وہ آیان کو کال کرنے سے بھی کتراتی تھی۔ عاشی تو آیان سے بات کر لیا کرتی تھی لیکن نور بالکل لاتعلق ہو چکی تھی۔

"آیان کو کال کر لو۔"

"ابھی نہیں!"

"کیوں؟"

"وہ اپنی مام کے ساتھ مصروف ہو گا۔"

"فار گاڈ سیک نوری! اس کی ماں کا ایکسیڈنٹ تین دن پہلے ہوا تھا اور وہ اب تک ہوش میں نہیں آئیں۔ یہ نہ ہو کل تم آیان کو اس کی ماں کی موت پر تعزیت کے لیے کال کر رہی ہو۔"

"شٹ اپ عاشی۔ فضول میں کچھ بھی بولتی ہو۔" وہ شدید غصّے سے بولی۔

"تم اسے کال کر کے ہمت دلاؤ۔ دوست ہونے کا فرض ادا کرو۔"

"عاشی میرے ہمت دلانے سے کیا ہو گا؟ ہم دعا کریں گے وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔" دل تو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ آیان کو فون کر کے اس کا دکھ بانٹ لے لیکن پھر شہریار کی پاس موجود تصاویر نظروں کے سامنے گھومنے لگتیں۔

"نور کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تمہیں ڈاکٹر نہیں بننا چاہیے۔ بہت بے حس ہو جاتی ہو تم۔ آیان بھی انسان ہے اور کوئی تعلق نہ سہی لیکن اس نے ہماری یہاں بہت مدد کی ہے۔ وہ ہمارا دوست ہے۔ صرف انسانیت کے ناطے اسے کال کر لینا مجھے یقین ہو جائے گا تم بھی انسان ہو اور دل میں انسانوں کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہو۔ ٹھیک ہے آیان سے محبت نہ سہی ہمدردی ہی کر لو۔" عاشی نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے بے حس کہہ رہی تھی جسے دوسروں کا سب سے زیادہ احساس تھا۔ آیان اس کا دوست سہی لیکن اس نے کبھی مدد کے لئے آیان کو فون نہیں کیا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے فون پر بھی بات نہیں کرتے تھے۔ اب ایسے کال کرنا نور کو بہت عجیب لگ رہا تھا لیکن اگر وہ فون نہ کرتی تو عاشی

کا موڈ اس سے بنا ہی رہتا۔ سر جھٹک کر اس نے ارد گرد دیکھا تو وہ اکیلی کھڑی تھی۔ عاشی اپنی لمبی ٹانگوں کا استعمال کرتے وہاں سے غائب تھی۔ اس نے غصّے سے عاشی کو دور جاتے دیکھا۔

"اف عاشی!" وہ بڑبڑاتی ہوئی عاشی کی بلڈنگ کی طرف جانے لگی۔

****

وہ آنکھیں رگڑتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ماں کے پاس پڑے سٹول بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ پچھلے دو ہفتے سے اس کا یہی معمول تھا۔ ماں کے پاس بیٹھ کر رونا! ماں کا دایاں ہاتھ دھیرے سے اپنے دونوں ہاتھوں سے تھاما اور اسے چوما۔

"سوری ماں!" بائیں ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے اور ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھا۔

"یہ کب تک جاگ جائیں گیں؟" اس نے پاس کھڑی خاکی یونیفارم میں کھڑی ڈاکٹر سے پوچھا۔

"انشاءاللہ بہت جلد!"ڈاکٹر نے مسکرا کر جواب دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔دو ہفتے سے زیادہ ہو چکے تھے وہ ہوش میں نہیں آئیں تھیں۔کئی دنوں سے وہ خوب واویلا کر چکا تھا لیکن ڈاکٹرز پر امید تھے آج وہ خاموشی سے سن کر بیٹھا رہا۔وہ اب ہاتھ کی پشت پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"کیا چوٹیں زیادہ سیریس ہیں؟"

"کچھ زیادہ نہیں لگی بچت ہو گئی ہے۔بازو کے فریکچر کو ٹھیک ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا۔باقی ایک دو مہینے میں ریکور کر لیں گی۔جلے ہوئے حصوں پر بھی ٹیوب لگاتے رہنے سے زخم جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔"(کیا یہ کم چوٹیں ہیں احمق؟)

"ہوش میں آنے کے بعد مام کو گھر لے کر جا سکتا ہوں؟"اس نے پھر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل!"ڈاکٹر نے اسی انداز میں مسکرا کر جواب دے رہی تھی۔آیان کا فون بجا تو اس نے جیب سے نکال کر نمبر دیکھا۔نمبر انجان نہیں تھا لیکن وہ حیران ضرور ہوا تھا۔اتنے مہینوں بعد؟

"ایکسکیوزمی۔"ڈاکٹر اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے ہٹ گئی۔اصولاً تو آیان کو اٹھ کر جانا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں اٹھا کیونکہ پچھلے کئی دنوں سے وہ ہی ماں کا قریبی سٹول نہیں چھوڑتا تھا۔باقی سب تو بس کچھ دیر کو آتے یا باہر ہی رہتے۔ابھی بھی ڈاکٹر کو وہاں سے جانا پڑا کیونکہ وہ نہیں اٹھنے والا تھا وہ جانتی تھی۔پچھلے کئی دنوں سے ہر کال کا جواب وہ وہیں دیتا تھا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد اس نے کال اٹھالی۔

"ہیلو!"اس کی آواز احساس سے عاری تھی۔سنجیدہ، ٹھہری ہوئی۔دوسری طرف چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"اگر اتنی ہمت کر کے کال کر لی ہے تو کچھ بولو بھی۔"اس نے اپنی بھری شیو پر ہاتھ پھیرا۔

"نورالفجر بات کر رہی ہوں۔"

"ہر کال پر یہ بتانا لازمی تو نہیں ہوتا فجر۔نمبر سیو ہے۔"

اس کے طنز پر نور کو غصہ ہی آ گیا لیکن پھر بھی اچھے انداز میں بولی۔

"مجھے لگا تمہیں یاد نہیں ہو گا۔"

"ہاں پاکستان آ کر میری یاداشت چلے گئی تھی۔ شکریہ یاد دلانے کے لیے!" وہ بائیں ہاتھ سے ہلکے ہلکے ماں کا ہاتھ دبا رہا تھا۔ دوسری طرف وہ کچھ سخت کہتے کہتے رک گئی کہ اس کی ماں کی عیادت کے لیے کال کی ہے۔

"میں نے آنٹی کی خیریت جاننے کے لیے کال کی تھی۔" اس نے دانت پیس کر جواب دیا۔

"آنٹی جب available ہوں گی تو بات کروا دوں گا۔" روحان کمرے میں آیا تو آیان نے اسے اشارے سے مام کے پاس رکنے کا کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاؤ ایر وگنٹ آیان۔ میں نے لڑنے کے لیے کال نہیں کی تھی۔" وہ خفت زدہ ہوئی۔

"میں لڑائی کر بھی نہیں رہا۔" وہ اتنے دنوں میں پہلی مرتبہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ کمرے سے باہر آ کر اس نے گہرا سانس لیا۔

"میں پھر کبھی کال کر لوں گی۔ تم ابھی مصروف ہو گے۔" وہ ہسپتال کا کاریڈور عبور کرتا باہر آ گیا۔

"نہیں میں فری ہوں۔" اس نے جلدی سے کہا۔

"پھر تم اتنے روڈ کیوں ہو رہے ہو؟" آیان نے صاف آسمان کو دیکھا۔ پاکستان میں شام اتر رہی تھی۔ کوریا میں یقیناً رات ہو چکی تھی۔

"میں شاید تھکا ہوا ہوں اس لئے سمجھ نہیں آ رہا کیا بول رہا ہوں۔" اس نے گہرا سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی ٹھیک ہو جائیں گی۔"

"تم دعا کرنا۔"

"جب آنٹی جاگیں گی تو میرا اسلام کہنا۔"

"صحیح۔۔۔لفافے میں ڈال رہا ہوں۔بعد میں انہیں پارسل کر دوں گا۔"

"میرا مطلب میری طرف سے ان کا حال احوال پوچھ لینا۔"اس نے اعلیٰ ضبط کا مظاہرہ کیا۔

"تم خود بات کر لینا ان سے!"آیان نے کہا۔وہ چلتا ہوا ہسپتال کے باہر بنے گارڈن میں آ گیا۔اسے واقعی تازہ ہوا کی ضرورت تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"آیان چند لمحے کچھ بول نہیں سکا۔وہ اس سے ایسا کیوں پوچھتی تھی جب جانتی تھی کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔

"تمہیں پتا ہے فجر جان کیسے نکلتی ہے؟"اس کا لہجہ اتنا اداس تھا کہ نور کو اس سے ہمدردی ہوئی۔اس نے اپنی زندگی میں پہلا انسان دیکھا تھا جو اپنی فیملی کے لیے اس قدر حساس تھا۔فیملی سے سب کو محبت ہوتی ہے لیکن یہ کچھ ایسا تھا کہ وہ آیان کی عزت کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"ظاہر ہے تم ڈاکٹر ہو، ہزار لوگوں کو اپنے سامنے مرتا ہوا دیکھتی ہو گی لیکن مجھے اس روز پتہ چلا کہ موت کیا ہوتی ہے جب اپنی ماں کو مشینوں اور کئی تاروں کے سہارے سانس لیتے ہوئے پایا۔ میرا بس چلتا تو اپنی سانسیں ماں کو دے دیتا لیکن انسان ہوں نا نہیں دے سکتا تھا۔ جب مجھے پتہ چلا مام کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو مجھے لگا پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہے۔ قیامت کا آنا کسے کہتے ہیں مجھے اس ایک لمحے میں اندازہ ہوا تھا۔ تمہیں یہ سب باتیں ایموشنل لگ رہی ہو نگی لیکن باخدا میری حالت اس سے بھی بری تھی فجر! مام کی اس حالت کا ذمہ دار صرف میں ہوں۔ جب سے پاکستان آیا ہوں ایک مرتبہ بھی ان سے ملنے نہیں جا سکا۔

کوریا میں ہوتا تھا تو مجھے کہتی تھیں کہ ہر مہینے اپنی شکل ضرور دکھا دیا کروں اور پاکستان ہوتے ہوئے

www.novelsclubb.com

بھی اتنے دن دور رہا۔ میں ان کی بات نہیں مانتا فجر! مجھے ایسا لگا کہ وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے ناراض ہو گئی ہیں۔ میں نے ساری زندگی صرف انھیں دکھ دیا ہے۔ تم نہیں سمجھو گی مجھے فجر بس اللہ سے دعا کرنا کہ وہ آیان سکندر کو اس کی نافرمانیوں کے لیے معاف کر دے۔ میں نے اس کی ناشکری کی ہر حد

پار کر دی ہوئی ہے لیکن وہ ہے کہ نوازتا ہی چلا جاتا ہے۔دعا کرنا اللہ میری ماں کو مجھ سے کبھی دور نہ کرے۔"وہ خاموش ہو گیا تو لگا چاروں طرف خاموشی پھیل گئی ہو۔نہیں وہ خاموش تو نہیں ہوا تھا بلکہ فون بند ہو گیا تھا۔بالکل جامد،تاریک اور ٹھنڈا۔

وہ کتنی ہی دیر اس ائیر پورٹ میں کھڑی اس کے مزید بولنے کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں بولا۔فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو لائن کٹ گئی تھی۔

کوریا کے انچن ایئر پورٹ پر کھڑے وہ ارد گرد سے بے نیاز ہو گئی تھی۔وہ اس ائیر پورٹ سے بہت متاثر تھی کیونکہ جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس یہ ایئر پورٹ بہت پیارا تھا لیکن اس لمحے ساری چمک دمک آیان کے لہجے کے پیچھے کھو گئی۔

www.novelsclubb.com

عاشی نے پیچھے سے آکر اسے ڈرایا تو وہ حال میں آئی۔

"عاشی کسی دن میں تمہارا قتل کر دوں گی۔ کتنی بار کہا ہے اس طرح پیچھے سے مت ڈرایا کرو۔" وہ غصے سے کہہ رہی تھی اور کئی لوگ ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے جن سے اب عاشی جھک کر معذرت کر رہی تھی۔

"آہستہ بولا کرو یار۔ یہ بے چارے ڈر جاتے ہیں۔" عاشی نے خفگی سے اسے گھورا اور اپنے ساتھ ایک قدرے خاموش گوشے میں لے آئی۔ وہاں تھوڑے سے حصے میں مصنوعی گھاس لگائی گئی تھی جیسے کسی جنگل کا چھوٹا سا خوبصورت حصہ ہو۔

"اچھا اب میں ایک بات پوچھنے لگی ہوں سچّی سچّی بتاؤ اور جاؤ پاکستان کیونکہ تمہاری فلائٹ کا وقت ہونے والا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یا اللہ کس عذاب میں پھنسا دیا۔" اس نے مسکین صورت بنا کر اوپر کی جانب دیکھا۔

"آیان کو ناپسند کرنے کی وجہ؟"

"ہیں؟"اس کی زبان سے حیرت زدہ انداز میں صرف یہی نکلا۔

"اس کی براؤن آنکھیں تمہیں پسند نہیں؟"

"عاشی!"وہ چلائی۔ابھی تو اس نے ذرا سی ہمدردی کی تھی آیان کے ساتھ۔

"بتاؤ تو۔اس کی براؤن آنکھوں سے نفرت ہے کیا؟"

"فار گاڈ سیک عاشی اس کی آنکھیں دنیا کی خوبصورت ترین آنکھوں میں سے ہیں۔"ناجانے عاشی اس سے ایسے سوال کیوں کر رہی تھی۔اسے تو آیان گہری براؤن آنکھوں اور بکھرے بالوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا ہی لگتا تھا کیونکہ اس کا پہلا تاثر ہی اچھا پڑتا تھا۔

"تو یقیناً اس کے ہیر وو الے بالوں سے تمہیں نفرت ہے۔"

"اللہ کو مانو عاشی!میں کیوں آیان سے نفرت کرنے لگی؟ہم دوست ہیں۔"

"یہی پوائنٹ میرے دماغ میں کلک نہیں ہو رہا آیان سے نفرت کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟" عاشی اس کے گرد چکر لگاتے گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"شاید میرا نام اناؤنس ہو رہا ہے۔" نور نے یاد دلانا چاہا۔ "اور تم مجھ سے ناراض بھی تھیں۔" اس نے اور بھی جتلایا۔

"وہ صرف آیان سے بات نہ کرنے تک تھا اور ویسے بھی مسلمان تین گھنٹوں سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے ناراض نہیں رہ سکتا۔"

"تین دن!" اس نے منہ بناتے ہوئے تصحیح کی تھی۔

"وہ صرف پاکستان میں ہوتا ہے لیکن پھر بھی لمبا لمبا عرصہ لوگ ناراض رہتے ہیں۔"

"عاشی!..." وہ ضبط سے بولی۔

"خاموش ہو جاؤ اور مجھے سوچنے دو۔ آیان سے بھلا کوئی خوبصورت لڑکی نفرت کیوں کر سکتی ہے؟"

"دیکھو عاشی! میں خوبصورت ہوں لیکن آیان سے نفرت نہیں کرتی۔"

"تمہاری بات کون کر رہا ہے؟"نور کو لگا عاشی کا دماغ ہل گیا ہے۔

"اچھا سنو! شہریار والی ساری بات خود اپنے بابا کو بتا دینا۔"

"یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے؟"

"امید ہے اس سر پھرے کا دماغ سیٹ ہو گیا ہو گا۔"

"ہاں اور واپس آ کر میں تمہیں بھی سیدھا کرتی ہوں۔ عجیب باتیں کرنے لگتی ہو۔"

"عورت پسلی سے بنی ہے اور مرد کی پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گی تو ٹوٹ جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا بس بس۔۔۔ فلسفی مت بنو۔"نور نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

"پتہ ہے میرے ڈیڈ فلاسفی پڑھتے تھے اور وہ چاہتے تھے۔۔۔"

"کہ تم بھی پڑھو اور ان کی گہری باتیں سمجھو وغیرہ وغیرہ۔ میں تمہاری یہ کہانی اتنی مرتبہ سن چکی ہوں جتنی مرتبہ ہمارے سیاستدان یوٹرن لیتے ہیں۔ اب مجھے تمہارا یہ لیکچرز زبانی بھی یاد ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہے کوئی اور بات بتاؤ۔"

"تم فکر مت کرو آئیندہ میں موضوع تبدیل کر دیا کروں گی۔"

"خدا حافظ۔ میں جا رہی ہوں۔" وہ جان چھڑانے والے انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی۔

"گڈ بائے مس کوریا!" عاشی نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

نور نے مسکرا کر دور سے ہی اسے بائے کیا اور چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ذہن کے پردے پر اندھیرا تھا لیکن انہوں نے بہت جلد کسی کا لمس محسوس کر کے آنکھیں کھول دی تھیں۔ روحان کو پاس دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ ابھی سانسیں چل رہی ہیں۔ پھر وہ چہرہ ان کے

سامنے آیا جس کو دیکھنے کے لیے انہوں نے آخری وقت میں دعا کی تھی۔"آیان سکندر"کار کھائی میں جارہی تھی اوران کے بیٹے کا چہرہ تھا کہ نظروں کے سامنے سے ہٹتا نہیں تھا۔انھوں نے اللہ سے آیان کو دیکھنے کے لیے مہلت مانگی تھی۔

سر کو دائیں طرف موڑے وہ روحان کو دیکھنے لگیں۔وہ بھی آیان کی طرح ہی تو تھا۔

"وہ نہیں آیا؟"

"مام!"روحان جلدی سے سیدھا ہوا۔

"آیان آج بھی نہیں آیا؟"جتنے دکھ سے انہوں نے کہا تھا روحان کا دل کٹ کر رہ گیا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ٹھیک ہیں مام؟"وہ ان کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

"ظاہر ہے میں ٹھیک ہوں۔"وہ خفا ہوئیں جیسے اپنے سوال کا جواب نہ ملا ہو۔

آیان لاڈلا تھا اس لیے جاگنے کے بعد سب سے پہلے اسی کے بارے میں پوچھا۔انھوں نے ماں کی آواز سننے کا کتنا انتظار کیا تھا۔یہ وقت اتنا لمبا تھا کہ راتیں کٹتی نہیں تھیں۔وہ جلے پیر کی بلی بنے ہوئے تھے۔نہ بیٹھے میں آرام ں۔ٹہلتے ہوئے آرام۔سب کو اپنے کام بھولے تھے۔اگر کوئی یاد تھا تو صرف ماں۔۔۔جو اس وقت بیمار تھی۔آیان تو جیسے اس کمرے سے چپک سا گیا تھا۔زبردستی باہر نکالنا پڑتا پھر بھی باہر ہی کھڑا رہتا۔آج بھی روحان نے منت سماجت کر کے اسے قریبی مسجد میں ں ماز ادا کرنے بھیجا تھا۔

"آپ ابھی ٹھیک نہیں ہیں اور وعدہ کرتا ہوں بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔میں ابھی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آیان کیسا ہے؟" وہ انہیں آیان کی حالت نہیں بتا سکتا تھا۔کئی دنوں سے بھری شیو اور لمبے بالوں میں وہ ایک گینگسٹر ہی معلوم ہو رہا تھا کیونکہ غیر منظم رہنا اس کی شخصیت کا خاصہ نہیں تھا۔وہ تو ہر وقت ٹپ ٹاپ رہتا تھا لیکن آج کل اسے اپنا آپ بھی بھولا ہوا تھا۔

"ابھی اسے بلاتا ہوں۔آپ مل لیں۔"

"تم کیوں بلاؤ گے ؟اسے ذرا احساس نہیں کہ اس کی ایک ماں بھی ہے۔وہ اتنا لاپرواہ کیوں ہے ؟اگر میں مر جاتی تو کیا ایسے ہی دنیا کے باقی کام نپٹاتا رہتا؟تمہارے ساتھ حادثہ ہوا وہ نہیں آیا۔میرا ایکسیڈنٹ ہوا وہ یہاں ہوتے ہوئے بھی نہیں آیا۔ایسا طوطا چشم بیٹا میرا نہیں ہو سکتا۔"وہ کہتے ہوئے خفگی سے گردن موڑ گئیں۔

"پلیز مام ایسے تو نہ کہیں۔"اس نے آیان کی سائیڈ لی۔

"تم دادا ابو نہ بنو اس کے۔اسے ذرا پرواہ نہیں ہے۔"وہ ناراضگی سے بولیں۔

"ایسا نہیں ہے مام !اسے ایک پل بھی آرام نہیں ہے۔یہ اسٹول چھوڑ کر صوفے تک نہیں جاتا تھا کہ کسی بھی لمحے آپ اٹھ جائیں گی تو اسے قریب نہ پا کر دکھی ہوں گی۔ابھی بھی وہ لاکھ منتوں کے بعد باہر مسجد میں نماز پڑھنے گیا ہے اور کہیں نہیں جاتا۔"

ہسپتال کی مسجد میں دوزانو بیٹھے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھائے وہ دعا مانگ رہا تھا۔

"یا میرے اللہ! صبر ختم ہو گیا ہے پلیز مام کو ٹھیک کر دیں۔"

"تم ٹھیک ہو؟" انہوں نے نرمی سے روحان سے پوچھا۔ دل کو سکون ملا تھا کہ آیان ان کے پاس ہی ہے۔

"میں صابرین شاکرین میں سے نہیں ہوں، میرے مالک میں پرہیز گاروں میں سے بھی نہیں ہوں۔ مانتا ہوں کہ بہت بڑا گناہ گار ہوں لیکن آپ کی ذات تو بہت بڑی ہے میرے گناہوں کی سزا ایسے مت دیں پلیز! میری ماں کو مجھ سے دور مت کریں۔" ہاتھوں کی کشادہ ہتھیلیوں پر اس کے آنسو گرے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ٹھیک ہیں تو سب ٹھیک ہے مام!" وہ واپس آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"تم رو رہے تھے؟" حدیقہ بیگم نے غور سے روحان کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں اتنا بہادر نہیں ہوں میرے اللہ۔۔۔میں اتنا بڑا نہیں ہوا کہ ماں کے بغیر رہنا سیکھ لوں۔میں جانتا ہوں یہ سب مجھے میری غلطی کا احساس دلانے کے لیے ہوا ہے۔مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اللہ۔۔۔پلیز ایک بار مام کو ٹھیک کر دیں۔"چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"ماں کو تکلیف میں دیکھ کر رونا آ ہی جاتا ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن روحان سکندر تو بہت بہادر ہے۔"

"ہاں تو صبح سے کام کر رہا تھا اس لئے تھکا ہوا ہوں۔آپ نے کیا سمجھا بچہ ڈر گیا؟"وہ کچھ شوخ ہوا تو حدیقہ ہنسیں۔

"لیکن آپ کو دیکھ کر بالکل فریش ہو گیا ہوں۔"

"بس کرو مکھن نہ لگاؤ اور اپنے بھائی کو فون کرو۔"انہوں نے روحان کو ڈپٹا۔

دعا ختم ہو گئی تو اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔آنکھیں صاف کیں اور اٹھ کر مسجد سے باہر نکل کر گہرا سانس لیا۔ہسپتال کے اندورنی دروازے کی طرف جاتے ہوئے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔دعا مانگنے کے بعد ایسا لگا کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے۔

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں ڈیڈ کی کسی چوتھی بیوی کی اولاد ہوں۔آپ تو سوتیلوں والا سلوک کرتی ہیں۔یقیناً ان کی چوتھی بیوی سے آپ کی بنتی نہیں تھی۔"روحان نے مصنوعی سنجیدگی سے شکوہ کیا۔

"ظاہر ہے اپنی اولاد اپنی ہوتی ہے،اب شوہر کی چوتھی بیوی کی اولاد سے کون سی عورت لاڈ کرتی ہے جو میں کروں؟"حدیقہ نے بھی روحان کے انداز میں جواب دیا۔

"مام!"وہ شاک سے بولا۔

www.novelsclubb.com

کاریڈور سے وہ مسکراتے ہوئے اندر آرہا تھا کہ کسی نے اسے روک کر ٹی وی کی جانب دیکھتے ہوئے کچھ پوچھا۔وہ خاکی وردی والا پریشان نظر آرہا تھا۔اس نے ٹی وی اسکرین کو دیکھا۔اسکرین پر چلنے والی

بریکنگ نیوز کو غور سے پڑھا تو آنکھیں حیرت سے پوری کی پوری کھل گئیں۔بے یقینی سی بے یقینی تھی۔اس نے ارد گرد دیکھا کہ سب خواب ہے یا حقیقت؟وہ چند قدم کا فاصلہ مزید طے کر کے ایل سی ڈی کے قریب چلا گیا شاید دور سے غلط خبر دیکھنے کو ملی تھی لیکن نہیں قریب سے بھی وہی خبر پڑھنے کو ملی تھی۔

"فائٹر پائلٹ عنایہ عاصم کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا تھا۔"اس نے اپنی آنکھیں مسلیں شاید رونے کی وجہ سے آنکھیں دھندلی ہو گئیں تھیں۔ابھی چند دن پہلے ہی تو وہ اس کی ماں کی خیریت پوچھنے ہسپتال آئی تھی اور ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش تھی پھر یہ سب کیسے؟ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔اس کا چہرہ سفید پڑ گیا جیسے برف ہو۔ساکت!بے تاثر!ٹھنڈا!

www.novelsclubb.com

"یہ لائیو ٹرانسمیشن ہے؟"وہ نا جانے کیا پوچھنا چاہتا تھا۔

"علیزے کو واپس بلا لو شاید اپنی بیوی کے لاڈلے بن جاؤ۔"

"بہت شکریہ! آپ کا سگا بیٹا آزادی کی زندگی گزارے اور میں شادی کر لوں۔ایسا تو ممکن نہیں ماں!"

"علیزے کیسی ہے؟"

"وہ تو اب بات بھی نہیں کرتی۔پاکستان آ گئی ہے۔" وہ اداس ہوا۔

"کیوں؟"

"کہتی ہے پڑھائی میں بزی ہوتی ہے اور میرے علاوہ بھی اسے بہت کام ہیں۔"

"تم نے ہی کچھ کہا ہو گا۔علیزے ایسی نہیں ہے۔"

"ناظرین آپ کو تازہ ترین خبر سے آگاہ کرتے چلیں کہ بلوچستان کے علاقے مچھ میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی کے نتیجے میں پاک فوج کا بڑا قدم...دہشت گردوں کے تین بڑے اڈے تباہ کر ڈالے۔

پاک فوج نے ہمیشہ کی طرح ملک دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔دہشت گردوں کی جانب سے بھی جوابی کاروائی کی گئی تھی۔ابھی خبر یہ ہے کہ یہ کامیاب آپریشن پاک فوج اور انٹیلیجنس ایجنسیز کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے دہشت گردوں کا ایک بڑا نیٹ ورک بے نقاب ہوا ہے۔

امن دشمنوں کے پاس سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد بھی برآمد ہوا ہے۔اس مشن میں سیکیورٹی فورسز کے تین بہادر جوانوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔دو فائٹر پائلٹس عنایہ عاصم اور عدیل رانا نے بھی ملک کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔آپ کو مزید بتاتے چلیں کہ جنرل عاصم انصاری سے تصدیق کی جا چکی ہے کہ ان کی بیٹی عنایہ بھی اس خفیہ مشن کا حصّہ تھی اور انھیں اپنی بیٹی کی شہادت پر فخر ہے۔"نیوز اینکر دیکھنے والوں کو مزید آگاہی دے رہی تھی لیکن آیان کا ذہن تو صرف ایک نام پر ہی رک گیا۔

فائٹر پائلٹ عنایہ عاصم!

دماغ نے فیصلہ کرنے کے لیے چند سیکنڈ لئے اور وہ پاگلوں کی طرح باہر کی طرف دوڑا۔ماں کے پاس باقی سب تھے اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن ملک کو اس کی ضرورت تھی۔اس کی دوست کو اس کی ضرورت تھی۔ان کے درمیان طے تھا جو پہلے مرے گا دوسرا اس کے جنازے کو کندھا دے گا۔عنایہ کے جنازے کو کندھا دینے کا وقت اتنی جلدی آجائے گا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔اس کی زندگی آسان نہیں تھی کیونکہ وہ خود غرض نہیں تھا۔اسے اپنوں کو تکلیف میں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی۔ معصوم لوگوں کو ایسے دہشت گردوں کے ہاتھوں مرتا دیکھ کر اس کا دل خون کے آنسو روتا تھا۔اسے راتوں کو نیند نہیں آتی تھی۔اب عنایہ نہیں رہی تھی۔اس کی دوست نہیں رہی تھی! یہ بہت تکلیف دہ تھا۔دوستوں کو کھونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔دوست مر جائے تو انسان کی زندگی خالی ہو جاتی ہے۔وہ دوست تھی۔وہ بہن تھی۔وہ اتنی جلدی کیسے جا سکتی ہے؟

وہ بھاگتا ہوا پارکنگ ایریا میں پہنچا تھا۔

"آیان بھائی!" گاڑی کے لاک پر رکھا ہاتھ کانپا تھا۔ وہ پلٹا نہیں تھا۔ خود پر سنجیدگی کا خول چڑھایا۔

مناہل بھاگتی ہوئی اس تک آئی۔ وہ جب سے پاکستان آیا تھا مناہل سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

"بھائی آپ کو بہت مس کیا۔" وہ اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے بولی۔

"گڑیا! مام کا خیال رکھنا۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔" وہ مناہل کو پیار کر کے شایان کی طرف گیا۔ اسے مختصر سا بتایا کہ کہاں جا رہا ہے اور وہاں سے نکل گیا۔ وہ اپنی بے بسی پر جی بھر کر رونا چاہتا تھا لیکن رونے کا بھی وقت نہیں تھا۔ اب وہ ائیر فورس ہیڈ کوارٹر میں فون کر کے خبر کنفرم کر رہا تھا۔ کاش سب افواہ ہو جائے۔ ہائے کاش!

****

www.novelsclubb.com

اسلام آباد ائیر پورٹ پر اتر کر اسے اپنے پن کا احساس ہوا جیسے اس جگہ کو کب سے مس کر رہی تھی۔

چوبیس گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ پاکستان پہنچی تھی۔ پہلا کام تو اسے گھر والوں سے کسی کو اپنے

یہاں ہونے کی اطلاع دینا تھی۔اقبال عالم کو فی الحال نہیں بتانا چاہتی تھی کیونکہ سرپرائز تھا۔عمیر کو کال کی لیکن نمبر بزی جارہا تھا۔عینی کو کال کی توجواسے معلوم ہوا وہ اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھا۔وہ زمین پر ہی گر گئی۔سارے وجود میں ایک سوگواریت چھا گئی۔

"بابا کے فرینڈ کی بیٹی کی وفات ہو گئی ہے۔"

"کونسے والے؟"وہ اپنے بابا کے ہر دوست سے واقف تھی۔

"انکل عاصم!"نور کو لگا کانوں کو دھوکہ ہوا ہے۔

"ان کی بیٹی؟عنایہ۔۔۔وہ کیسے؟"

"طیارہ کریش ہوا ہے۔"

"یہ کب ہوا؟"

"آج شام کو!"

www.novelsclubb.com

"عینی پلیز بول دو تم مذاق کر رہی ہو۔اس ماہ اس کی شادی ہے۔"

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔سب اتنی افراتفری میں سوات کے لیے نکلے ہیں۔"

پھر فون اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا۔سب کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"کسی نے اس کا کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔"

"مجھے سوات جانا ہے۔"وہ ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عنایہ ایسے تو نہیں یار۔۔۔"وہ منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔اسے یقین کرنے کے لیے عنایہ کے پاس جانا تھا۔اسے ہی جانا تھا۔

"میں تمہاری شادی پر آؤں نہ آؤں جنازے پر ضرور آؤں گی۔"نور نے کب کہا تھا یہ؟ کہا ہی کیوں تھا؟ تو کیا وہ اس کے جنازے کے لیے پاکستان آئی تھی۔

"یااللہ!" وہ روتے ہوئے سوات کی سیٹ بک کروا رہی تھی۔

کتنا ٹائم لگا۔ کس نے اس کی مدد کی۔ وہ سب غائب دماغی سے کرتی رہی۔ جہاز پر بیٹھ کر اسے احساس ہوا کہ اب اسے جہاز سے ڈر نہیں لگا تھا۔ وہ آسانی سے سفر کر رہی تھی لیکن عنایہ؟ نور کہتی تھی جہاز سے ہونے والی موت سب سے بری ہوتی ہے عنایہ نہیں سنتی تھی۔ اس کی موت جہاز میں ہوئی تھی۔ سب جیسے کسی فاسٹ موشن رائڈ کی طرح چل رہا تھا۔ اعصاب سلب ہو گئے تھے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے، کہاں جائے؟ وہ اب سوشل میڈیا کھولے خبریں دیکھ رہی تھی کہ عنایہ عاصم کی موت کیسے ہوئی؟ سب کچھ جیسے ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

وہ جتنی دیر حدیقہ کا دھیان بٹا سکتا تھا ادھر اُدھر کی باتوں سے بٹاتا رہا لیکن آیان اس سے بھی زیادہ دیر لگا رہا تھا۔

اس نے نورالفجر کے بارے میں حدیقہ بیگم کو بتایااور کافی اچھے الفاظ میں اس کاذکر کیالیکن آیان وہاں نہیں آیا۔

"مام جاگ گئی ہیں۔کم آن آیان!"اس نے آیان کے نام میسج لکھ چھوڑا۔

اس نے فون اٹھاکر روحان کا میسج پڑھاتودائیں ہاتھ کی مٹھی بناکر منہ پر رکھ کر خود کو رونے سے روکا۔ آنکھیں ضبط سے لال ہورہی تھیں۔

"یااللہ۔۔۔صبر دیں۔اس آزمائش پر صبر دیں۔"

گاڑی ڈرائیو کرتے اس نے اپنے کولیگ سے ساری معلومات لی تھیں اور سوات جانے والی فلائٹ کا معلوم کیا تھا۔آج بہت سے لوگوں کو جہاز سے ہی سوات پہنچنا تھا۔اب وہ فون پر پھر کوئی نیوز چینل کھولے دیکھ رہا تھا۔

"دہشت گردوں نے بلوچستان کے ایک بڑے علاقے مچھ پر پھر سے حملہ کرنے کی منصوبہ بندی بنا رکھی تھی لیکن پاک فوج نے دشمن کے عزائم خاک میں ملا دیئے۔دہشت گردوں کی جوابی کارروائی سے پاک فوج کے تین جوان شہید ہوئے اور دو کی حالت تشویشناک ہے۔پاک فضائیہ کے دو بہادر جوانوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے دہشت گردوں کا بھاری نقصان کرنے کے بعد شہادت کا رتبہ پایا۔انٹیلیجنس کے مطابق اس منصوبہ بندی کے پیچھے پاکستان دشمن ممالک کی ایجینسیوں کا ہاتھ ہے۔۔۔"

"Curse۔۔۔Curse۔۔۔God damn you۔۔تم لوگ کتوں سے بھی برے موت مروگے۔۔۔"وہ گہرے سانس لیتے ہوئے چلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔اس نے کھینچ کر فون دوسری سیٹ پر پھینک دیا جو گاڑی کے دروازے سے لگ کر سیٹ کر آ گرا۔بے چینی سے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔بے یقینی سی

بے یقینی تھی۔عنایہ نہیں رہی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔اور کتنا دکھ دیکھنا تھا؟کتنے اپنوں کو کھونا تھا؟

"لکھوالو بیٹا!لڑکی پٹالی تم نے۔"

"ایں۔۔۔کونسی لڑکی؟"آیان اس کی بات پر حیران ہوا تھا۔

"نوری جیلس ہو کر گئی ہے۔"وہ سوات میں اس کے گھر تھا جب وہ،نور اور عنایہ واک کے لیے باہر نکلے تھے اور نور اچانک واپس چلی گئی تھی تو عنایہ نے اس سے کہا تھا۔

"وہ کیوں جیلس ہو گی؟"

"وہ اس لیے میرے بھولے دوست کہ تم مجھ سے زیادہ فری ہو رہے ہو۔"

"مجھ سے قسم لے لو یہ عادت مجھ میں ہر گز نہیں ہے البتہ تم ہر مرتبہ اپنا لو فرانہ پن ضرور شو کرتی ہو۔دیکھا اب اس بے چاری کو بھی ناراض کر دیا۔"آیان نے افسوس سے کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔

"اے ماں صدقے۔اتنی فکریں۔۔۔لگتا ہے آگ دونوں طرف لگ چکی ہے۔"

"کیا فضول میں بولتی جا رہی ہو؟"

"ہمیں بھی کوئی ایسا مل جائے تو بات بن جائے۔"عنایہ نے اسے چھیڑا۔

"تمہیں جو ملا ہوا ہے اللہ اس کا بیڑا پار لگائے۔تم نے تو اس بیچارے کو ہر جگہ شرمندہ ہی کرنا ہے۔"

"ایویں شرمندہ کرنا ہے؟تم دیکھنا میری شادی جس سے ہو رہی ہے نا اسے مجھ پر کتنا فخر ہو گا۔وہ مجنون رات کو کال پہ کہتا ہے میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں،بہت رونے سے ڈرتا ہوں۔دیکھو ذرا اس پاگل کو میں ماشاءاللہ سے بہادر اوپر سے آرمی میں۔۔۔میں کہیں کھو سکتی ہوں بھلا۔تم دیکھنا جب

وہ میرے ساتھ چلا کرے گا نا تو تم جیسے لوگ جیلس ہو گے۔ تم آیان سکندر تم۔۔۔عام لوگوں میں کھڑے مجھے سلیوٹ پیش کیا کرو گے۔پر وعدہ کرو مجھ سے دوستی کبھی نہیں توڑو گے؟"وہ مذاق کرتے کرتے سیریس ہو جاتی تھی۔

"اف بطخی کتنا بولتی ہو۔۔۔تم جیسے پاگل دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں۔وعدہ کبھی دوستی نہیں توڑوں گا۔"اس نے وعدہ کیا تھا اور عنایہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"پاگل ہو گے تم اور تمہاری آنے والی سات نسلیں۔میں تو سوچ رہی ہوں میرے بچے بھی مجھ جیسے خوبصورت ہوں گے۔ان کو الگ مجھ پر فخر ہو گا۔"

"اللہ کی بندی بس کرو پورے ملک کو تم پر فخر ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"جب میں شہید ہو جاؤں گی تب ہر پاکستانی کو مجھ پر ناز ہو گا، فخر ہو گا اور تم لوگ مجھے شہید پائلٹ کے نام سے یاد کیا کرو گے۔" وہ اس وقت ساکت رہ گیا تھا۔ وہ یہ بھول گیا تھا کہ آرمی والوں کو شہادت کی کتنی طلب ہوتی ہے؟ ان کے لیے جشن ہوتا ہے۔

"ہم آرمی میں وطن کی حفاظت کے لیے آئے ہیں اور ہماری پہلی ترجیح ملک کی حفاظت ہی ہونی چاہیے۔" آیان نے تب اسے خفگی سے کہا تھا اور آج کیا؟ وہ اپنے حصّے کے دونوں کام کر کے جا چکی تھی۔ آیان کے آنسو روانی سے بہتے گئے۔ وہ ایک دوست کھو چکا تھا۔ وہ عنایہ عاصم کو کھو چکا تھا اور یہ زندگی میں پہلا واقعہ تھا جب آیان کو لگا اس کا دل بند ہو گیا ہے۔

******

www.novelsclubb.com

شبِ ظلمت سے پھوٹے گی سحر پھر اک نئی تازہ

تمہارے ہی لہو سے تو چمن اب مسکرائیں گے

زمیں، سورج، فلک اور کہکشاں سارے جہاں بھر کے

چمکتے چاند تارے بھی تمہاری راہ دکھائیں گے

نہیں ممکن، نہیں ممکن، تمہیں ہم بھول پائیں گے

تمہاری داستانیں ہم زمانے کو سنائیں گے

(وسیم حجازی)

وہ خالی خالی نظروں سے سامنے پاکستانی جھنڈے میں لپٹے وجود کو دیکھ رہی تھی۔اسے آج الگ ہی فخر ہو رہا تھا۔وہ پاکستانی جھنڈے میں لپٹا وجود اس عنایہ عاصم کا تھا جس نے ملک کے لیے جان دی تھی اور اس سے زیادہ خوش قسمتی کیا ہو گی کہ وہ شہادت حاصل کر کے اپنی اصل منزل کی طرف جا رہی تھی۔سوات کے لوگوں کو اپنی اس بہادر بیٹی پر فخر ہو رہا تھا۔وہ میدان کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا

تھا۔لوگوں کا جم غفیر تھا جو عنایہ کے جنازے میں شرکت کے لیے آیا ہوا تھا۔ مطمئن ہونے کے باوجود وہ مطمئن نہیں تھی۔وہ ٹھیک نہیں تھی۔

پاکستان آرمی کی طرف سے خراج تحسین پیش کیا گیا اور پاک فضائیہ نے اسے گارڈ آف آنر پیش کیا تھا۔ حکومت پاکستان بھی اسے کوئی تمغہ دینے کا اعلان کر چکی تھی لیکن ایسی چیزوں کا موت کے بعد کیا فائدہ؟ اصل جشن تو جنت میں جا کر منایا جانا تھا۔اس کی شہادت پر تپاک انداز میں منائی جانی تھی۔

نیلے عبایا کے ساتھ سفید اسکارف اوڑھے وہ پر اعتماد انداز میں شہید کے جنازے کو سلیوٹ پیش کر رہی تھی۔اس کے جنازے کو کندھا جنرل عاصم،اقبال عالم،اس کا شوہر سعد اور اس کا دوست آیان سکندر دے رہے تھے۔آیان کو دیکھ کر اس کے دکھ کا اندازہ ہو رہا تھا۔اس کا سنجیدہ چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ بھی تکلیف میں ہے۔وہ کفن دفن کے تمام معاملات میں جنرل عاصم اور اقبال عالم کے ساتھ ساتھ رہا تھا۔آرمی کے دستے بھی وہاں موجود تھے اور لوگوں کو منظم رکھے ہوئے تھے۔جنازے کے دوران رقت آمیز مناظر بھی دیکھنے کو ملتے رہے لیکن نور الفجر اپنے آنسو خاموشی سے اندر ہی اتارتی

رہی۔ صبح کے تین بجے اسے سپردِ خاک کیا گیا تھا۔ مٹی کے بندے مٹی میں ہی جاتے ہیں۔ آج عنایہ تھی تو کل کوئی اور سہی۔ پھر کوئی اور! ہر ذی روح نے اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہے اور انسان کا اصل یہ خاک ہے جس پر یہ اکڑ کر چلتا ہے۔

سوات کے باسی اپنی بہادر بیٹی کے قصے ایک دوسرے کو سنا رہے تھے۔ کچھ خواتین اسے عنایہ کے بچپن کے قصے بھی سنا رہی تھیں اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

"نہ کرو۔۔۔ تم نے اس لڑکے کا کیمرہ اپنے پاس رکھ لیا۔"

"واپس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آخری وقت پر وہ مجھ سے روڈ ہو گیا تو میں نے واپس نہیں کیا۔" نور نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا تھا۔ وہ سوات میں عنایہ کے ساتھ اس کے گھر کی چھت پر بیٹھی ہوئی تھی جب اس نے عنایہ کو ایک چوری میں اپنا رازدار بنایا تھا۔ وہ اسے آیان کے کیمرے کے بارے میں بتا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ بھی ہے آج کل کے لڑکے اس طرح کی چیزوں کے پیچھے جان دیتے ہیں۔مجھے حیرت ہے اس نے تمہاری جان کیوں نہیں لی۔"

"اچھا اب بس کرو اور ڈراؤ مت!" وہ خفا ہوئی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔یا تو وہ بہت امیر تھا یا اس میں صبر کا مادہ عام انسانوں سے زیادہ تھا۔" وہ حیرت سے کہہ رہی تھی۔

عنایہ کے بارے میں سوچتے سوچتے رات سے صبح اور پھر صبح سے رات ہو گئی تھی۔وہ اسی منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی جہاں پر آخری مرتبہ سوات میں عنایہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ کبھی نہیں سوچا تھا کہ واپس اس جگہ ایسے حالات میں آئے گی۔

www.novelsclubb.com

اب میرا سب تیرا، چاہے تو مانگ لے جاں

وعدوں پہ جاں دیں گے، کہتی رہی گی یہ زباں

دھرتی دھرتی اپنی ماں، بوند بوند اپنا ایماں

چاند تو کیا تیرا مول نہیں، سات سمندر سات جہاں

اس کا گلہ رندھ گیا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ عنایہ عاصم چلی گئی ہے۔وہ اس کے لیے یہاں آئی تھی لیکن وہ کیوں چلی گئی۔

"کافی پی لو۔اچھا محسوس کرو گی۔"نور نے آہٹ پر گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔پھر اپنی آنکھیں صاف کر کے گہرا سانس لیا۔آیان نے کپ اس کی طرف بڑھایا جو اس نے تھام لیا۔وہ بھی اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔اب دونوں کے درمیان خاموشی تھی۔ان دونوں کا دکھ ایک سا تھا،دونوں نے ایک قیمتی دوست کو کھویا تھا۔

www.novelsclubb.com

کافی کا مگ اس کے ہاتھ میں تھا۔اس نے ایک سپ لیا اور خاموشی سے مگ ساتھ رکھ لیا۔

"کیسے ہو تم؟" دور آسمان پر ہلکے سے چاند کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔ وہ جواب نہ بھی دیتا تو بھی اسے معلوم تھا وہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ خود بھی کہاں ٹھیک تھی؟

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں اپنی بہن کو قبر میں اتار کر آیا ہوں۔ وہ دوست نہیں تھی فجر! وہ بہن تھی۔ بھلا بہنیں ایسی بھی جاتی ہیں؟" کہتے ہوئے اس کی آواز میں درد تھا شاید وہ رویا تھا یا رونا چاہتا تھا یا اسے رونے سے منع کیا گیا تھا لیکن وہ تکلیف میں تھا۔ نور نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کیا کہتی؟

"تم کیسی ہو؟"

"مجھے کیسا ہونا چاہیے آیان؟ میں یہاں اس کی شادی کے لیے آئی تھی۔" وہ جیسے ضبط کے بعد صرف اتنا ہی بول سکی۔

"اور میں اس کی شادی تک کسی بھی طرح یہاں رکنا چاہتا تھا۔"

"میں بہت مایوس ہو گئی ہوں آیان۔ کیا ہم سب لوگ پر امن طریقے سے نہیں رہ سکتے ؟ کیا ان لوگوں کے دل نہیں ہوتے ؟ یہ لوگ کیسے معصوم لوگوں کو مار دیتے ہیں ؟" وہ واقعی مایوس تھی اور چاہتی تھی یہ سب ختم ہو۔

"کب تک یہ معصوم لوگوں کو مارتے رہیں گے ؟ اس کی شادی تھی آیان۔ وہ بہت خوش تھی۔ اس نے مجھ سے کیا کیا نہیں منگوایا تھا؟ میک اپ پراڈکٹس سے لے کر اپنے جہیز کی چیزیں وہ کوریا سے منگواتی رہی۔ اس نے اپنی شادی کے لیے ڈریس بھی پسند کر رکھے تھے۔ کیسے لوگ ہیں یہ سب ایک پل میں معصوم لوگوں کی خوشیوں کا قتل کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح زندہ رہتے ہیں ؟" وہ رونے لگی۔ آیان نے گردن دائیں جانب موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ سادہ لان کے سوٹ میں سر پر دوپٹہ اوڑھے سر جھکائے رو رہی تھی۔ وہ اس کے دل کے قریب تھی لیکن پہنچ سے بہت دور تھی۔ اس نے خاموشی سے گردن سیدھی کر لی۔ وہ اس کی نہیں تھی!

www.novelsclubb.com

"ہم انہیں ضرور جہنم واصل کریں گے فجر! ابھی تم ان سب کے بارے میں مت سوچو۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"کیسے نہ سوچوں؟ روز ہمارے بارڈرز پر سولجرز مرتے ہیں۔ روز وہاں پر آپریشن ہوتے ہیں۔ کیا حکمتِ عملی ہے ہماری؟ روز جو جوان شہید ہوتے ہیں ان کا خون اتنا سستا ہے آج کسی کو پیش کیا تو کل کسی کو۔ کیسے برداشت کرتے ہو تم لوگ اتنا ظلم اپنے بھائیوں پر؟ اصل میں آرمی والوں نے تم لوگوں کو پتھر دل بنا دیا ہے۔ تم لوگوں کو بالکل فرق نہیں پڑتا اپنے شہیدوں کی لاشوں سے کیونکہ تم لوگ بھی صرف وہی کرتے ہو جو سیاستدان کرتے ہیں۔ تم لوگ اپنے شہیدوں کی لاشوں کے ساتھ سیاست کرتے ہو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اسٹاپ اٹ فجر۔ کیا جاہلانہ بات کر رہی ہو؟ آرمی والے کبھی سیاست نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے فوجیوں کی جانوں کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔ تم واقعی مایوس ہو چکی ہو سو کلوز داٹاپک۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"براوو۔۔۔ہاں براوو!"اس نے تالی بجاتے ہوئے جیسے طنزیہ انداز میں اسے داد دی۔آیان نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"تم بھی آرمی والے ہو یہی کہو گے۔انھیں ہی ڈیفنڈ کرو گے۔کوئی شک نہیں مجھے آرمی سے محبت ہے لیکن کب تک معصوم لوگ مرتے رہیں گے؟حکومت اور فوج مل کر ایسے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کوئی بہترین حکمت عملی کیوں نہیں بنا رہی؟کیوں سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی ہے؟ہم جانتے ہیں کون ممالک ہمارے دشمن ہیں تو انھیں منہ توڑ جواب کیوں نہیں دیتے؟"

"بس کرو دفجر!تم صرف جذباتی ہو کر یہ سب کہہ رہی ہو کیونکہ تم نے اپنی دوست کو کھویا ہے۔تم صرف وہ کہہ رہی ہو جو تمہیں دکھایا جاتا ہے نیوز میں،سوشل میڈیا پر۔جو بھی آپریشن ہوتا ہے اس کے پیچھے آرمی والوں کی اور انٹیلیجنس والوں کی کتنی محنت شامل ہوتی ہے یہ تمہاری سوچ سے بھی بالاتر ہے۔ٹارگٹ عنایہ یا پاک فوج نہیں تھے،ٹارگٹ عام عوام تھے۔تم جیسے لوگ جن کو نفسیاتی طور پر اس قدر ٹارچر کیا جائے کہ وہ مایوس ہو کر موت کی آرزو کریں۔ہماری آرمی کے لوگ مسلسل

کئی گھنٹے کام کرتے ہیں بغیر سوئے کیوں؟ صرف اس لیے کہ ملک میں امن کی فضا قائم رہے اور کوئی ہمارے شہریوں تک نہ پہنچ سکے، ہم جیسے لوگ سکون سے سو سکیں۔

جو کام یہ خفیہ طور پر کرتے ہیں اگر تم لوگوں کے سامنے کرنے لگیں تو تم لوگ سیاست سے نفرت کرو اور آرمی سے محبت کرو لیکن نہیں ہمیں صرف باتیں کرنا آتی ہیں۔ گفتگو میں مرچ مصالحہ ڈالنے کے چکر میں ہم ان عظیم لوگوں کو بدنام کر دیتے ہیں جو پاک جذبات لے کر اس ملک کے لیے اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم لوگ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ کم از کم ہماری عزت کی جائے جس کے ہم حقدار ہیں۔ ایک ہمارے باہمت جوان ہی تو ہیں جو بے لوث ہو کر ملک کے لیے کام کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

جب ہمارا کوئی جوان شہید ہوتا ہے اور وہ ہمارے پاس لایا جاتا ہے تو ہمارے دکھ کا اندازہ تم لوگ نہیں کر سکتے کیونکہ ہمیں یہی سکھایا گیا ہے کہ don't show your emotions۔۔۔ ہمیں کسی شہید کے جانے پر آنسو بہانے کی بھی اجازت نہیں ہے اور تم ہمیں ہی ولن سمجھ رہی ہو۔ تم

سر عام عنایہ کے جانے کا غم منا سکتی ہو لیکن میں اور جنرل عاصم نہیں! ہمیں ہر جگہ یہی بتانا ہے کہ ہمیں عنایہ کی شہادت پر فخر ہے اور لوگ داد دیں گے دیکھو کتنے مضبوط شخص ہیں۔ہاں یہ شہداء ہمارا فخر ہیں جو ہمیں اکساتے ہیں کہ ہم مزید اپنے یونیفارم کے ساتھ مخلص رہیں اور جنت میں اپنے شہید بھائیوں کو جوائن کریں۔ کسی بھی سپاہی کی شہادت ہمارے لئے جشن کی طرح ہوتی ہے اور مجھے عنایہ پر فخر ہے جس نے ملک کے لیے جان دی۔" وہ جب بولا تو بولتا ہی چلا گیا اور وہ خاموشی سے سنتی رہی لیکن مجال ہے جو اس کا دل ذرا سا بھی پگھلا ہو۔

"پلیز آیان! ابھی میں بالکل اچھا محسوس نہیں کر رہی اور نہ کوئی بحث کرنا چاہتی ہوں۔ کیا تم مجھے اکیلا چھوڑ سکتے ہو؟" اس نے منت بھرے انداز میں کہہ کر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔ آیان نے ایک زخمی سی نظر اس پر ڈالی۔ وہ اسے ہمت دلانے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"Sure, I can!" وہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ "لیکن جو ہوا اس کے لیے فوج کو blame مت کرو۔ اچھے برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔"

"تو برے لوگ کیوں نہیں مر جاتے؟ عنایہ جیسے لوگوں کا کیا قصور ہے؟"

"اللہ نے اس کی زندگی اتنی ہی لکھی ہوئی تھی۔" وہ خاموش رہی۔

"اندر چلو۔"

"میں یہاں ٹھیک ہوں۔"

"عنایہ کی بہن ہونے کے ناطے تم اس گھر میں میزبان ہو۔ نیچے عورتوں کے پاس بیٹھ جاؤ۔"

"یہ مہمانی، میزبانی کا موقع ہے آیان؟"

"اکیلے بیٹھ کر روتی رہو گی۔ بہتر ہے سب کے ساتھ بیٹھو۔"

www.novelsclubb.com

"میں کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی۔" وہ جیسے ضبط سے بولی۔

"عنایہ زندہ ہے بس یہی بات یاد رکھو۔ رونا نہیں آئے گا۔" وہ کہہ کر جانے لگا۔

"تم واپس کب جا رہے ہو؟"

"اگلے ماہ اور تم؟"

"اگلے ماہ۔" اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"سنو!" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کافی کے لیے شکریہ لیکن میں بغیر چینی کے کافی نہیں پیتی۔" اس نے کپ واپس آیان کے سامنے کیا تو اس نے چونک کر نور کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑے کافی کے مگ کو پھر خفیف سا مسکرایا۔ اف کوریا میں رہتے ہوئے وہ بھی ان کی طرح کی کافی پینے لگا تھا۔

"اوہ سوری! مجھے دھیان نہیں رہا۔"

"اٹس اوکے!" اس نے کپ آیان کو پکڑایا اور وہاں سے چلی گئی۔ آیان نے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا پھر افسوس میں سر ہلا کر کافی پینے لگا۔ وہ تو ایسی ہی کافی پیتا تھا۔

****

"مجھے کل واپس جانا ہے۔" لاؤنج میں سب بیٹھے ہوئے تھے لیکن اس کی بات پر کوئی خاص رد عمل نہیں آیا۔ان سب کا رویہ ایسا تھا تم رکو یا جاؤ ہمیں پرواہ نہیں۔

"ٹھیک ہے تو جاؤ۔" عمر نے سادہ سے انداز میں کہا جیسے وہ اس صورتحال کو انجوائے کر رہا تھا۔

"یار آپ سب ایسے کیوں نظر انداز کر رہے ہیں جیسے نور الفجر نے گناہ کر دیا ہے۔ٹھیک ہے غلطی ہو گئی' مار دیا تھپڑ' ہو جاتا ہے کبھی کبھار ایسا' بول دیا سوری۔اس نے بھی تو غلط جگہ پر غلط بات کہی تھی۔غصّے میں کسی کا بھی ہاتھ اٹھ جاتا ہے۔میرا بھی اٹھ گیا۔جب میں نے کہا تھا تین سال تک شادی وغیرہ والی بات نہیں ہو گی پھر وہ کیوں میرے پیچھے آتا تھا؟" شہریار نے اس کے گھر آکر ہنگامہ کیا تھا کہ نور الفجر نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے شادی والی بات پر۔آیان کی تصویروں والا ذکر اس نے نہیں کیا تھا۔کوئی بعید نہیں تھی کہ اقبال عالم بیٹی کو کسی اور کے ساتھ خوش دیکھ کر وہیں بیاہ دیں۔

www.novelsclubb.com

"ہر جگہ جا کر یہ ضرور ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ تم بہت بڑی جاہل ہو۔" سلمیٰ بیگم بھی غصے میں تپی بیٹھی تھیں۔ کتنا شرمندہ ہونا پڑا تھا انھیں شہریار کے سامنے۔ ہونے والے شوہر کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے؟ اور نور کی اسی عادت سے وہ سخت خائف تھیں وہ عمل پہلے کرتی تھیں اور سوچتی بعد میں تھی۔

"کاش میں سوات سے ہی واپس چلی جاتی۔ آپ سب تو چاہتے ہی یہی تھے کہ میں واپس آؤں اور میری شادی کر دیں۔" اب اس نے جھنجھلا کر کہا۔

وہ تقریباً بیس سے پچیس دن عنایہ کے گھر رہ کر وہاں گھر والوں کی مدد کرتی رہی تھی۔ تعزیت کرنے والے ہزاروں آتے تھے اور ایسے میں اس نے جنرل عاصم کو اکیلا چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ اقبال عالم بھی وہیں تھے۔ میر پور واپس آئی تو محاذ کھلا ہوا تھا۔ وہ تو شکر ہے اقبال عالم کو وہ اپنی طرف سے پہلے ہی کلیئر کر چکی تھی کہ اصل بات کیا ہوئی ہے۔ وہ بس خاموش تھے۔

"ایسا کسی نے نہیں کہا لیکن کچھ حدود ہیں جنہیں تم پار کر رہی ہو۔" عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔ اسے بھی تو آتے جاتے شہریار بہن کا طعنہ مارتا تھا کہ اس کی بہن باہر ہی کسی کے ساتھ سیٹ ہو جائے گی۔

"بھائی میں کہہ رہی ہوں ناسوری۔وہ مجھے دھمکیاں دے رہا تھا۔ڈرا رہا تھا۔"

"بس نور! جلدی سے اپنی پڑھائی ختم کرواور واپس آؤ۔"عمر نے بھی سنجیدہ ہونے کی ناکام کوشش کی تھی۔آج ہی تو نور ہاتھ آئی تھی کہ اس پر رعب جمایا جاسکتا تھا۔

"بابا پلیز مجھ پر یقین کریں۔آئی پرامس میں پڑھنے کے بعد آپ کی مرضی کے مطابق شادی کروں گی لیکن پلیز اسے سمجھائیں وہ وہاں نہ آئے۔میں کوئی سکینڈل یا افیئر افورڈ نہیں کر سکتی۔وہاں کتنے نان مسلم اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں وہ ہم مسلمانوں کے بارے میں کیا سوچیں گے؟"وہ اب بھائیوں کو چھوڑ کر باپ کے قدموں میں جا بیٹھی۔

"بچے وہ چاہتا ہے کہ تم نکاح کر لو تاکہ کوئی افیئر وغیرہ نہ سمجھے اور رخصتی تمہاری پڑھائی کے بعد کر لیں گے۔"نور کا چہرہ یکدم زرد پڑ گیا تھا پھر بھی سنبھل کر سر اٹھایا اور باپ کی آنکھوں میں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بابا! اگر اسے اتنا ہی شوق ہے نہ مجھ سے شادی کرنے کا تو تین چار سال انتظار کرے اور آپ اس میں اس کی کوئی مدد نہیں کریں گے۔"

"ایک ذرا سا نکاح کرنے میں تمہارا کیا جاتا ہے نور؟" اس نے تڑپ کر عمیر کی طرف دیکھا۔

"بھائی نکاح کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ میں صرف اپنا یہ وقت کیریئر کو دینا چاہتی ہوں۔ نکاح، شادی کے لیے تو ساری عمر پڑی ہے۔ ٹوینٹی پلس کیا ہوئی آپ سب پر بوجھ ہی بن گئی۔" وہ مشتعل ہو کر بولی۔

اسے اندازہ کیوں نہ ہوا کہ حالات اس قدر خراب ہو سکتے ہیں اور آیان! اس کا کیا؟ نہیں نور الفجر تمہیں اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔ وہ رو دینے کے قریب تھی اس لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم نور؟"

"جس طرح مجھے کرنی چاہیے۔"

"تم باہر رہ کر ساری تمیز بھول گئی ہو۔" سلمیٰ بیگم نے غصے سے آنکھیں دکھائیں۔

"میری پیاری ماں۔اپنی تربیت پر بھروسہ رکھیں نورالفجر آپ کو دھوکہ نہیں دے گی۔"

"تو جو تمہارا بھائی کہہ رہا ہے مان لو۔" گلے میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا تو اسے لگا وہ اگلی بات نہیں کہہ سکے گی۔

"کیا اس سے آپ کو یقین آجائے گا کہ نورالفجر حق پر ہے؟" سلمیٰ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔آج ہی نکاح رکھ دیں کیونکہ کل میں واپس جا رہی ہوں۔آپ کے سر سے ایک بیٹی کا بوجھ تو اترے۔" آخری بات اس نے مسکرا کر صرف اپنی ماں سے کہی تھی۔وہ سب دنگ رہ گئے تھے کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اقبال عالم اٹھ کر اس تک آئے جو سمجھ رہی تھی کہ گھر والوں کو اس پر اعتبار نہیں رہا۔

"تم پڑھائی ختم کرلو پھر اس موضوع پر بات کریں گے۔ شہریار کو میں سمجھادوں گا وہ دوبارہ تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔"

"بیٹیاں بوجھ نہیں ذمہ داری ہوتی ہیں اور انسان کو اپنی پھر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ زندگی میں ہی اپنی ذمہ داریاں پوری کر لینی چاہیے۔ باپ کے مرنے کے بعد ان شہزادیوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں!" وہ تڑپ کر باپ کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔ ٹھیک ہے اس نے غصے میں کہہ دیا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کریں اور ابھی تو عنایہ کو کھونے کا زخم تازہ تھا۔ وہ اپنے باپ کا بہت دل دکھاتی تھی اسے اس بات کا اندازہ تھا۔

"اچھا اب بس مزید نہیں رونا۔ جب سے واپس آئی ہو رونا ہی ختم نہیں ہو رہا۔ چلو تھوڑا آرام کرو۔ کل سفر بھی کرنا ہے۔" اقبال عالم نے اس کے آنسو صاف کر کے کہا۔

"جی بابا!" وہ جھکے سر سے بولی۔

"میں یہ سین خود کو کیمرے میں بند کرنے سے روک نہیں پایا۔" عمر نے ماحول میں چھائی اداسی کو ذرا کم کرنا چاہا۔

"بہت شرارتی ہو تم۔" اقبال عالم کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیئے اور وہ تھکے ہوئے انداز میں ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

"کیا شہریار بابا کی طرح اعلیٰ ظرف والا ہے؟" اس نے اپنا سر ماں کی گود میں رکھ لیا۔

"تم نے اپنی کر کے ہی چھوڑی۔" سلمیٰ بیگم خفا ہوئیں۔

"میرے بابا بیسٹ ہیں۔" وہ مسکرائی۔

عمیر وہاں سے چلا گیا کیونکہ اقبال عالم کی بات کے سامنے اس کی بات کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی تھی۔

"آپ بہت خوش قسمت ہیں ہادیہ بھابھی آپ کو مجھ جیسی بد دماغ نند ملی ہے۔"اس نے بھی پچھلی کہی گئی تمام باتوں کا اثر زائل کرنا چاہا۔

"بد قسمتی کی انتہا پر ہیں آپ بھابھی!"عمر طنز کرتا ماں کے دوسری طرف آکر بیٹھ گیا اور اس کے بالوں کو چھیڑنے لگا۔

"قینچی کی طرح تیز زبانیں چلتی ہیں تم لوگوں کی۔"سلمیٰ نے ان دونوں کو کہا۔

"میرے بال چھوڑ والو۔"نور نے عمر کے ہاتھ پر چپت لگائی۔

"سفید بالوں والی چڑیل!"وہ صرف دیکھ رہا تھا کہ نور نے بال ڈائی تو نہیں کروالیے۔پھر یقین بھی ہو گیا جب اس کے سفید بال دیکھے۔

"کالا گوریلا۔"اس نے بھی بے نیازی سے کہا۔

"جاؤ عمر باہر بھائی کو دیکھو کوئی کام تو نہیں!" سلمیٰ نے عمر کو وہاں سے ہٹانا چاہا فضول میں لڑنے لگتے تھے دونوں۔

"میں آپ کے پاس دو منٹ کیا بیٹھ جاؤں آپ کو دنیا جہاں کے کام یاد آجاتے ہیں۔"

"جاؤ گے یا جوتا اتاروں۔"

"اماں یار۔۔۔شریکوں کے سامنے تو پیار سے بولا کریں۔" نور اور ہادیہ ہنسنے لگیں۔اگر نور اقبال عالم کی لاڈلی تھی تو عمر سلمیٰ بیگم کا لاڈلا تھا۔شریکوں سے مراد نور الفجر تھی۔کھانے کا وقت تھا سو سلمیٰ اور ہادیہ کھانا لگانے چلی گئیں۔

"سنو نور۔یار ایک ضروری بات بتانی تھی۔"

"میں نہیں سن رہی۔" وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

"یار چڑیل۔۔۔یہ دیکھو!" اس نے اپنا فون سامنے کیا۔

"ہا۔۔۔عمر! تم اپنے فون میں لڑکیوں کی تصویریں بھی رکھتے ہو۔چچ چچ بہت بری بات ہے ابھی بابا سے پروٹوکول والی عزت کرواتی ہوں۔"

"اوہ ہاف کورین۔۔۔میری بات تو سنو۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسی کے کمرے میں لے آیا۔

"یہ میری جونیئر ہے۔میرا آخری سال ہے۔اس کے گھر رشتہ لے کر جاؤ۔" وہ بے حد سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔نور کو پہلے کھانسی کا اور پھر ہنسی کا دورہ پڑا۔بھلا ایسے رشتے لے کر جائے جاتے ہیں؟ پھر وہ سنجیدہ ہو گئی۔آج کل ایک منٹ سے زیادہ ہنس لیتی تو خوب رونے کا دل کرنے لگتا تھا۔ہر بات پر عنایہ یاد آنے لگتی۔

"جاؤ گی نا؟" وہ امید سے پوچھ رہا تھا۔

"ناممکن۔۔۔ناممکن!" وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔نور نے اس کی دوبارہ بات بھی نہیں سنی کہ وہ کس قدر سیریس تھا۔

****

"گڈ مارننگ مام!" وہ دروازہ ناک کر کے ماں کی خواب گاہ میں آیا۔ حدیقہ اور ایمان نے استقبالیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

"کیسی طبیعت ہے؟" وہ ماں کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ اس کی مسکراہٹ میں مصنوعی پن نہایت واضح تھا جیسے وہ مروتاً مسکرا رہا ہو۔ سب اس کی دلی کیفیت جانتے تھے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

"الحمدللہ!" ماں کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا۔

"پہلے سے فریش بھی لگ رہی ہیں۔ کیوں ایمان آپی؟"

"بالکل! ہماری ماں جلد صحت یاب ہو جائیں گی۔ تم بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔" ایمان نے سوپ کا پیالہ آیان کو پکڑایا اور باہر چلی گئی۔ مقصد صرف ماں بیٹے کو اکیلا چھوڑنا تھا۔

"ارے واہ بیماری میں آپ نے بھی سبزیاں شروع کر دیں۔۔۔آئی مسٹ سے آپ وقت سے پہلے ریکور کر رہی ہیں تو صرف سبزیوں کی وجہ سے۔" وہ سوپ میں چمچ ہلانے لگا۔

"تم آج واپس جا رہے ہو؟" آیان نے آنکھیں میچ کر گہرا سانس لیا۔ثاقب سکندر کبھی اس کے راز کو پیٹ میں نہیں رکھ پائے۔وہ خود یہی بتانے کے لیے آیا تھا۔

"میں آپ کو خود بتانے والا تھا لیکن ڈیڈ ہمیشہ کی طرح نمبر لے گئے۔" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"کیا تم واقعی جا رہے ہو؟" آج وہ سنجیدہ تھیں اور آیان موضوع کو سنجیدگی کی طرف نہیں لے کر جانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ضروری ہے مام!"

"میں تمہاری شادی کروانا چاہتی ہوں۔" اس نے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا پھر دلکشی سے ہنسا۔

"Joke of the Day."اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فی الحال میں تم سے مذاق نہیں کر رہی۔"

"میں بھی تو سیریس ہوں کہ میرے لیے یہ بات جوک کی طرح ہے۔ایک تجربہ کافی ہوتا ہے۔"

"تم جاؤ۔میرے ہاتھ ہیں خود پی سکتی ہوں۔"اس کے ہاتھ سے گرم سوپ کا پیالہ حدیقہ بیگم نے لے لیااور خفگی سے بیٹھ کر خود پینے لگیں۔آیان نے حیرانی سے انھیں دیکھا۔

"پلیز مام!"وہ دل گرفتگی سے بولا۔

"جانے سے پہلے کچھ کہنا چاہو؟کوئی آخری بات وغیرہ۔"وہ بے حد ناراض لگتی تھیں۔

"رات کی فلائٹ ہے۔ابھی آپ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں اور پلیز ناراض ہو کر یہ وقت ضائع تو مت کریں۔"

"ٹھیک ہے تو پھر تم بتاؤ کیا چاہتے ہو؟"

"کس بارے میں؟"

"نارمل لوگوں کی طرح شادی کرو، بچے پیدا کرو۔ میں اپنی زندگی میں تمہارے بچے دیکھنا چاہتی ہوں۔" آیان کا چہرہ یکدم سفید پڑ گیا۔ بالکل سفید! جیسے سارا خون نچڑ گیا ہو۔

"شایان اور ایمان کے بچے بھی تو ہیں۔ ان سے دل نہیں بھرتا؟" وہ بولا تو آواز کھائی سے آئی تھی۔

"اس وقت صرف تمہاری بات ہو رہی ہے آیان سکندر!"

"روحان کی بھی جلد شادی کروالیں۔ علیزے انتظار کر رہی ہو گی۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے تمہارے بچے دیکھنے ہیں آیان۔"

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ روایتی ماں بن رہی ہیں؟ بیٹے کو پوتے پوتیوں کے نام پر ایموشنل بلیک میل کر رہی ہیں کہ آج ابھی اسی وقت شادی کرو۔" وہ ہنسا۔

"بیٹے کی بھلائی کے لیے اگر تم اسے ایموشنل بلیک میلنگ کا نام دیتے ہو تو میرے بلا سے دیتے رہو لیکن مجھے پریشان مت کرو۔"

"فار گاڈ سیک مام! مجھے گناہ گار مت کریں۔ میں کبھی آپ کے لیے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہتا۔ وہ بات مت کیا کریں جو ممکن نہیں ہے۔ میں اس ٹاپک پر نہ آج، نہ کل اور نہ کبھی آئندہ کوئی بحث کرنا چاہتا پلیز میری پیاری ماں!" وہ منت کرنے لگا۔

"ساری زندگی اکیلے گزارو گے؟"

"ابھی تک اکیلے زندہ ہوں۔ جس نے یہاں تک لایا ہے وہ آگے بھی سبب بنا لے گا۔" وہ کچھ تلخ ہوا۔

"نور الفجر اچھی لڑکی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔" وہ جانتا تھا نور الفجر کے بابت ساری اطلاعات روحان کے مرہونِ منت ماں تک پہنچتی تھیں۔ایک تو اس کی فیملی کی باتیں شیئر کرنے کی عادت! وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہیں اچھی لگتی ہے۔"

"اس کی دوست بھی اچھی لگتی ہے اور اس کی فرینچ ڈورم میٹ بھی پسند ہے۔"

"بات کو مت بدلو آیان!" وہ کچھ جھنجھلا کر بولیں تو وہ ہنسنے لگا۔

"کیوں خود کو دوسروں کی وجہ سے تکلیف دیتے ہو؟ ہر شخص اپنا فائدہ دیکھتا ہے تم نرالے ایدھی بننے کا بھوت سر پر سوار ہے۔ تم کیوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کس نے کہا کہ میں تکلیف میں ہوں یا مجھے شادی کرنے کی ایمرجنسی ہے؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ عجیب ہی رویہ تھا۔جب گھر آؤ شادی کے علاوہ کوئی موضوع نہیں ملتا تھا کسی کو۔

"اگر میں مر جاتی تو کیا تم میری آخری وصیت بھی پوری نہ کرتے؟"اس نے خالی نظروں سے ماں کو دیکھا۔وہ اس کو شادی کے لیے راضی کرنے کے لیے اس کا دل دکھا رہی تھیں۔

"کم آن مام! کم از کم میں ایموشنل ٹریپنگ میں نہیں آسکتا اور یقیناً آپ کی آخری وصیت یہ تو نہیں ہو گی کہ آیان سکندر دوبارہ شادی کرلے۔"اس نے بے رحمی سے تبصرہ کیا کیونکہ اسے قائل کرنا ناممکن تھا۔

"دوبارہ سے کیا مراد ہے۔وہ شادی نہیں تھی صرف ایک کانٹریکٹ (معاہدہ) تھا۔"

"شادی، شادی ہوتی ہے مام۔زبردستی ہو یا مرضی سے اور پلیز مجھ سے ایسی کوئی توقع مت رکھیے گا کہ میں اس معاملے میں آپ کو خوش کر سکتا ہوں۔باقی آپ کے لیے جان بھی حاضر ہے۔"دایاں گھٹنا بیڈ پر رکھے وہ بائیں ٹانگ ہلا رہا تھا جیسے اس موضوع سے فرار چاہ رہا ہو۔

"تم پاکستان کیوں آئے تھے؟ میں مر تو نہیں گئی تھی۔"اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔

انسان سمجھتا ہے وہ مر کر بہت سے لوگوں کو تکلیف دیتا ہے، غلط نہیں سمجھتا۔

"آرمی والوں نے واپس بلایا تھا اور عنایہ کی شادی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔اب وہ تو رہی نہیں اس کے جنازے میں جو شرکت کر لی ہے۔اس لیے اب واپس چلا جاؤں گا۔شاید دوبارہ پاکستان نہ آؤں۔"وہ صرف دیکھنا چاہتا تھا ماں کیا کہتی ہیں۔باہر کھڑے روحان نے افسردگی سے ان دونوں کو دیکھا اور اندر آ گیا۔

"بہت مہربانی اسکوارڈرن لیڈر آیان! آپ نے اپنے قیمتی وقت سے میرے لئے وقت نکالا۔"ان کا طنز وہ بخوبی سمجھ رہا تھا اس لیے صرف مسکرایا اور کر بھی کیا سکتا تھا؟

"معاف کر دینا ہر غلطی کے لیے!"وہ اٹھا اور ان کی پیشانی چومی۔وہ تو کچھ پل ماں کے پاس بیٹھنے کے لئے آیا تھا لیکن شادی کا موضوع ہمیشہ اسے بے سکون کر دیا کرتا تھا۔

"کہیں جا رہے ہو؟"

"ہاں کمرے میں !"اس نے لاپرواہی سے جواب دیا جیسے ماں نے جو سب کہا اسے ذرا برا نہیں لگا یا اس کا دل نہیں دکھا۔

"یہیں رکو۔"روحان بھی کچھ خفا ہوا۔ناجانے آیان خود کے لیے لڑنا کب سیکھے گا؟

"نہیں یار! I'm feeling like bite the dust (میں خود کو ہارا ہوا محسوس کر رہا ہوں)۔"اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی اور وہ وہاں سے چلا گیا۔روحان اس کے لیے متفکر ہوا اور اس کے پیچھے جانے لگا۔

"تم بھی سوچ لو بھائی کے انتظار میں شادی شدہ کنوارے کا کردار ادا کرنا ہے یا علیزے کو کوئی مقام دینا ہے؟"وہ ماں کی طرف متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"علیزے نے کچھ کہا ہے؟"اس نے چونک کر پوچھا کیونکہ علیزے کل اس کی ماں کی عیادت کے لیے آئی تھی لیکن روحان کی اس سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔

"ضروری نہیں کوئی کچھ کہے تو اسے سنا جائے۔ وہ اداس ہے، اکیلی ہے روحان! اگر انسان محبت کرنے کا دعوے دار بن جائے تو ان دعوؤں کو پورا بھی کرتا ہے۔ سو کھی محبتوں سے لوگ تھک جایا کرتے ہیں۔"

"میں سوچوں گا۔" اس نے صرف اتنا کہا۔

"بہتر ہو گا۔"

"مام۔ آیان سے ناراض مت ہوں۔"

"تم بھی لاہور واپس جا سکتے ہو۔" وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"میں سوپ گرم کر کے لاتا ہوں۔" اس نے خاموشی سے سوپ والا پیالہ ماں کے ہاتھ سے لے لیا اور باہر نکل گیا۔

حدیقہ بیگم افسوس سے وہیں بیٹھی رہیں اور پھر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔آیان نے کہا وہ واپس پاکستان نہیں آئے گا اگر ایسا ہوا تو وہ کیسے رہیں گی؟

*****

بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں اور پھر مٹی کی خوشبو نے فضا کو خوشبودار بنا دیا تھا۔گاڑی میں خاموشی تھی کیونکہ آیان خاموش تھا۔روحان کار ڈرائیو کرتے گاہے بگاہے ایک نظر اسے بھی دیکھ لیتا جو خاموشی سے ونڈ اسکرین پر پڑنے والے بارش کے قطروں کو دیکھ رہا تھا۔جولائی کے موسم میں پاکستان میں بارش کسی نعمت سے کم نہیں تھی۔ابھی مون سون شروع نہیں ہوا تھا ورنہ سیلاب اور بارشوں سے ملک میں ایک ایمرجنسی سی نافذ ہو جاتی تھی۔حدیقہ بیگم سے گفتگو کے بعد سے وہ پریشان تھا اور گھر میں سب سے رسمی سا مل کر آیا تھا۔اسے ائیر پورٹ چھوڑنے روحان جا رہا تھا اور وہاں سے اس نے بھی لاہور چلے جانا تھا۔ایک ماہ کے بعد ہی سب اپنی روزمرہ پر آ گئے تھے۔

"اب کتنے عرصے بعد واپسی ہو گی؟"روحان نے ہی بات شروع کی۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن اب کوشش کروں گا صرف پاکستان میں رہ کر کام کروں۔"اس نے خالی الذہن کی کیفیت میں جواب دیا۔

"مام کو تو کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔"روحان نے کریدا۔

"مام مجھ سے غلط توقعات لگا رہی ہیں۔میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔کیا تم اسی سال شادی کر کے مام کا وقتی طور پر دھیان بٹا سکتے ہو؟"اب اس نے روحان کی طرف دیکھا کہ اس کے دل کا حال جان لے۔

"علیزے ڈپلومہ ختم کرنے کے بعد شادی کرنا چاہتی ہے۔"روحان بگڑا۔

"وہ پاکستان واپس آ گئی ہے اور شاید اسے یہاں ڈپلومہ کرنا پڑے۔اچھا ہو گا اگر شادی کر لو تم دونوں۔"اس نے بعد والی بات پر تبصرہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

"وہ اب بات کرنا پسند نہیں کرتی کجا ابھی ساتھ رہنے کے لیے مانے۔" روحان نے بھی اس کی آسانی کے لیے علیزے کے بارے میں ہی بات شروع کر دی۔ کم از کم وہ کچھ بولے تو!

"تم بھی تو کوشش نہیں کرتے۔"

"سیریسلی۔۔۔ میں کوشش نہیں کرتا؟" آیان نے لاپرواہی سے شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو مجھے معلوم نہیں۔

"میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن علیزے کوئی آسان ہدف تھوڑی ہے؟"

"کس بات کو لے کر جھگڑا ہے؟" وہ سرسری سا پوچھ رہا تھا کیونکہ پہلے وہ دوست تھے اسی لیے آیان مسائل حل کروا دیا کرتا تھا لیکن اب وہ کپل تھے شاید آیان کی مداخلت دونوں کو ہی پسند نہ آئے۔

"کوئی جھگڑا ہوا ہو اور انسان بات نہ کرے تو سمجھ میں آتا ہے۔ بغیر کسی وجہ کے اس نے مجھے پہلے کی طرح خود ہی اپنی زندگی سے نکال دیا ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"علیزے کے گھر چلیں؟"

"جانے دو آیان۔اس نے کہہ دینا ہے ذاتی معاملہ ہے۔اس لیے بہتر ہے جب وہ کچھ بتانے کے قابل سمجھے تو خود بتادے۔اگر وہ ایسے خوش ہے تو ٹھیک ہے' مجھے بھی اس کی خوشی عزیز ہے۔"اس کا انداز لاتعلق نہیں تھا لیکن وہ بہت فکر مند بھی نہیں تھا۔

"تم کوشش تو کرو۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے میں کوشش کے بغیر یہ سب کہہ رہا ہوں؟ میں اسے کالز کرتا ہوں وہ اگنور کرتی ہے۔وہ ہمارے گھر آتی ہے اور مجھ سے ملے بغیر چلی جاتی ہے۔اس کے گھر جاؤں تو سننے کو ملتا ہے وہ اسلام آباد میں ہے۔وہاں پتہ کروں تو محترمہ کسی سہیلی کے گھر موجود ہوتی ہیں۔مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ مجھ سے ون ٹو ون ملاقات کیوں نہیں کرنا چاہتی؟ تم نے اسے اچھا مشورہ دیا تھا اب تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالتی۔تب میں ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹا بکواس کرتا رہا تھا سن لیتی خاموشی سے۔اب ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا کہ انسان پورا سال بیگانوں کی طرح ٹریٹ کرے۔"

"دیباک (بہت عمدہ)۔دیباک! کیسی دھجیاں اڑی ہوئیں ہیں ہمارے موٹیو شنل اسپیکر کی ذاتی زندگی کی۔"آیان نے دونوں ہاتھ اٹھا کر گویا ستائش سے کہا۔

"ہاں تم بھی ہنس لو۔ تمہیں معلوم تھا میں نورالفجر کے بارے میں بات کرنے لگا ہوں۔علیزے کو درمیان میں لے آئے۔ سمارٹ بننا تو کوئی تم سے سیکھے۔"آیان نے نفی نہیں کی کیونکہ وہ واقعی اپنے اور نورالفجر کے بارے میں کچھ نہیں سننا چاہتا تھا۔

"علیزے کو سمجھو۔اسے تمہاری ضرورت ہے۔کچھ وقت اس کے ساتھ گزارو شاید وہ تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہو۔"

"کچھ بتانے پر پابندی پہلے بھی نہیں تھی لیکن علیزے کا رویہ میری سمجھ سے باہر ہے۔"علیزے کے بارے میں ان کی کافی لمبی بحث چلی تھی۔جو آیان کو معلوم تھا وہ چاہتا تھا علیزے خود روحان کو بتائے۔اگر وہ خود روحان کو بتانے لگے تو روحان اور علیزے کا جھگڑا تو ہونا ہی تھا ساتھ ہی ساتھ آیان سے بھی وہ ناراض ہو جاتا۔

"آج کی فلائٹ سے نور بھی جا رہی ہے۔" روحان نے کافی دیر بعد موضوع بدل لیا۔

"ہاں اور مجھے امید ہے تم وہاں اس سے ملاقات نہیں کرو گے۔"

"مجھے ڈاکٹرز اچھے لگتے ہیں آیان سکندر!" وہ مسکرایا۔ "لیکن آج ہم ڈاکٹر کے پاپا سے ملاقات کریں گے۔" روحان اب مسکرانے لگا جیسے کوئی خاص مقصد پورا کرنا چاہ رہا ہو۔

"اور تمہیں کیسے معلوم فجر کو چھوڑنے اس کے والد ہی آئیں گے؟"

"آج صبح میری نور سے بات ہوئی تھی۔ اسی نے بتایا۔" آیان نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی۔ اس کا بھائی اس کی پیٹھ پیچھے نا جانے کیا کرتا رہتا تھا۔ خیر وہ بھی تو اب یہی کام کرتا تھا۔

"Mind your own business." وہ سختی سے بولا۔

"جو حکم سر!" روحان ذو معنی انداز میں مسکرایا۔

آیان نے منہ بنا کر اسٹریو کا والیم اونچا کر دیا۔نورالفجر اور آیان صرف دوست تھے اور ہیں' اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ وہ کوئی قیاس آرائیاں سننا چاہتا تھا۔

روحان کی کار ہو اور نصرت فتح علی خان کی آواز نہ ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ہمیشہ کی طرح آج بھی پلے لسٹ میں نصرت کا ہی گانا تھا۔

میرے بعد کس کو ستاؤ گے

اسے کس طرح سے مٹاؤ گے

کہاں جا کے تیر چلاؤ گے

روحان کو دیکھتے ہوئے آیان کا والیم مزید اونچا کر دیا اور ساتھ گانے لگا کیونکہ حقیقت سے فرار انھیں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بدولت حاصل کیا جا سکتا تھا۔

میرے بعد کس کو ستاؤ گے

اسے کس طرح سے مٹاؤ گے

کہاں جا کے تیر چلاؤ گے

میری دوستی کی بلائیں لو

مجھے ہاتھ اٹھا کر دعائیں دو

تمہیں اک قاتل بنا دیا

مجھے اک شرابی بنا دیا

آیان گاتے ہوئے ہنسنے لگا۔کیسا حالات کے موافق گانا تھا۔روحان کا چہرہ لال بھبوکا ہونے لگا۔کہاں وہ آیان کا موڈ نارمل کرنا چاہتا تھا الٹا اپنا ہی موڈ خراب کروا بیٹھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اسٹریو بند کرنا چاہا لیکن آیان نے اس کا ہاتھ روک لیا۔

میری دوستی کی بلائیں لو

مجھے ہاتھ اٹھا کر دعائیں دو

تمہیں اک قاتل بنا دیا

مجھے اک شرابی بنا دیا

فاسٹ لین پر چلتی کار کو زبردست بریک لگا کر روحان نے روک دیا۔

"تم نصرت کی بے عزتی کر رہے ہو۔بہتر ہے خود سر لگانے کی کوشش مت کرو۔"روحان غصّے ہوا لیکن آیان کو پرواہ کہاں تھی؟اس نے بس سائیڈ مرر سے دیکھا کہ ان کے پیچھے کوئی کار تو نہیں تھی۔

"یہ جو ہلکا ہلکا سرور ہے۔۔۔یہ تیری نظر کا قصور ہے۔۔۔کہ شراب پینا سکھا دیا۔۔۔مجھے اک شرابی بنا دیا۔۔۔واہ واہ واہ!آج سے پہلے نہ نصرت کو غور سے سنا نہ ان کے کلام کی سمجھ آئی۔آج تو دماغ کے سارے پردے چھٹ رہے ہیں۔"

روحان نے ایک سرد آہ بھر کر گاڑی آگے بڑھادی لیکن اس مرتبہ اس نے والیم بند کر دیااور آیان نے بھی نہیں روکا۔

"یہ جو ہلکا ہلکا سرور ہے۔۔۔یہ علیزے کی بے رخی کا قصور ہے۔۔۔کہ غصہ پینا سکھادیا۔۔۔روحان کو اک مجنوں بنادیا۔۔۔"اب آیان خود شروع ہو چکا تھااور باہر دیکھتے ہوئے راگ لگا رہا تھا۔

"تمہاری لائنز میچ نہیں کر رہیں۔"روحان بھی ہنسا۔

"کوشش کون کر رہا ہے؟"

"اچھاایک بات بتاؤ۔ملک جبار کی پٹائی کے پیچھے تمہارا ہاتھ تو نہیں تھا؟"خوشگوار ماحول میں ذرا سی بدمزگی پیدا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں ایک بات کی بار بار وضاحت نہیں دیا کرتا۔فی الحال خبیب کے کیس کو فالو کرو۔"سارے موڈ کا بیڑہ غرق ہوا تھا۔

"ایک اور نوٹس آیا ہوا ہے غبن کیس کا۔" روحان اب سنجیدہ تھا۔اسے آیان کو اپنی پرابلمز بتانے کے لیے کافی ہمت مجتمع کرنا پڑتی تھی۔بے اختیار اس نے ماتھے سے نادیدہ پسینہ صاف کیا تھا۔

"واٹ۔۔۔کیا بکواس ہے؟کس نے بھیجا نوٹس؟"آیان فوراً برہم ہوا۔

"باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ نوٹس ملک جبار نے ہی بھیجا ہے۔"

"ملک جبار کی جان کو سکون نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"پہلے بھی اس نے تم پر حملہ کروایا تھا۔اب کیا چاہتا ہے؟"

"اسے لگا ہو گا کہ میں اپنی زبان سے مکر گیا ہوں۔میڈیا کے سامنے کوئی انتقامی کاروائی نہ کرنے کا دعویٰ کیا تھا پھر اس پر حملہ ہو گیا۔صاف ظاہر ہے یہ سٹنٹ بھی مجھے پھنسانے کے لیے کیا گیا ہو گا۔"

وہ غصیلے لہجے میں بولا۔اب اس کے چہرے پر مذاق کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"جس نے بھی یہ کروایا تھا اللہ اس کا بھلا کریں۔اگر مرواہی دیتا تو کم از کم ہم یہاں اس ٹینشن میں نہ ہوتے۔"وہ مٹھیاں بھینچ کر باہر دیکھنے لگا۔ملک جبار ایسے نہیں مانے گا۔

"میں ملک جبار سے بات کرنے کی کوشش کروں گا۔"روحان نے حل پیش کیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔اگر وہ کورٹ میں ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اسے وہیں ملاقات کا شرف بخشو۔"آیان نے کہتے ہوئے فون نکالا اور کسی کو کال کرنے لگا۔

"تم کیا کرنے والے ہو؟"روحان نے پوچھا۔

"گاڑی چلانے پر فوکس کرو۔"وہ سرد مہری سے بولا۔اس کیس سے بھی وہی روحان کو نکالنے والا تھا کیسے اور کب روحان نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

اسلام آباد میں جناح ائیر پورٹ پر معمول کا رش تھا۔ کوئی آرہا تھا اور کوئی جارہا تھا۔ یہاں ملن اور ہجر کا عجیب سا امتزاج تھا۔ کوئی کسی کے انتظار میں تھا اور کوئی اپنے پیارے کو رخصت کرنے کے بعد دکھ سے کھڑا تھا۔ وہ بھی ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے والد کے ساتھ وہاں آکر بیٹھی تھی۔ اس کے دونوں بھائی بھی وہاں موجود تھے جب روحان چلتا ہوا ان تک آیا۔ سلام دعا کے بعد وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ نور نے بھی آیان کی تلاش میں نظریں ارد گرد گھمائیں اور وہ مریم اور مارک کے ساتھ مصروف نظر آیا۔

"ہونہہ! آکر بابا کو مروتاً سلام بھی نہیں کر سکتا۔" اس نے کڑھ کر سوچا۔

وہ اقبال عالم اور روحان کی باتوں کو نہیں سن رہی تھی اور نہ اس کا دل کیا۔ اس لیے وہ اٹھ کر مریم کی طرف جانے لگی لیکن وہ لوگ وہیں آرہے تھے۔ روحان کافی دیر اقبال عالم اور عمیر کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کوئی بھی کمفرٹیبل ہو کر بات کر لیا کرتا تھا اور اپنے شہر کا ہونے کی وجہ سے کچھ فخر سا ہوتا تھا روحان کے ساتھ بات کرنے میں۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم!" آیان اس کورین جوڑے کے ساتھ وہاں آیا اور سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کیسے ہو بیٹا؟" اقبال عالم آیان کے لیے کھڑے ہوئے اور اس سے بغل گیر ہوئے اور نور کے لیے یہ حیران کن منظر تھا۔ عمیر نے بھی غور سے آیان کو دیکھا اور عمر نے ذرا دلچسپی سے آیان کو دیکھتے ہوئے نور کو کہنی ماری۔ آیان اس قابل تھا کہ وہ نورالفجر کا فیوچر اس کے ساتھ سوچ سکے۔ نور اسے سخت نظروں سے گھور کر کھڑی ہو گئی اور مریم سے ملنے لگی۔ ابتدائی تعارف کا فریضہ آیان اور نور نے ادا کیا اور جلد ہی مریم، نورالفجر کے والد کو اپنے والد کی طرح سمجھنے لگی۔ گھنٹے تک ان کی فلائٹ کا وقت ہو چکا تھا اور یہ گھنٹا شاید دنیا جہاں کی باتوں کی نذر ہوا تھا اور وہ لوگ بے تکلف ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آیان اچھا لڑکا ہے اور صرف تمہارا دوست رہنا چاہیے۔" عمیر نے اسے آخر میں اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا۔ وہ اس بات کے پیچھے کی تنبیہ سمجھ گئی تھی۔

"نورالفجر مر سکتی ہے لیکن بابا کا سر نہیں جھکنے دے سکتی۔ آپ یقین رکھیں بھائی۔"

"نوری! تم یہ مت سمجھنا کہ مجھے اپنی بہن پر اعتماد نہیں ہے۔ مجھ سے صرف اپنے باپ کا غم برداشت نہیں ہوگا۔ انھوں نے ہمارے لیے بہت قربانیاں دی ہیں اور اب ہماری باری ہے۔" نور نے بھاری دل سے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اپنے باپ کے برے وقت کو نہیں بھول سکتی تھی۔

"میری بات نہیں سن کر نہیں جا رہی نا۔ اللہ کرے تمہارے ساتھ شادی کے لیے کوئی کورین نہ مانے۔" عمر بھی وہاں آ کر اس کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

جاتے ہوئے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ روحان سے بھی چند باتیں ہوئیں تھیں لیکن وہ آج انتہائی سلجھے ہوئے انداز میں بات کر رہا تھا جیسے ان کے درمیان دوستی وغیرہ کا کوئی رشتہ نہیں ہے اور اس نے کبھی نور کو تنگ بھی نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

جہاز کے روانہ ہونے تک اس نے آیان سے بات نہیں کی تھی اور آیان نے بھی ایسی کوشش نہیں کی تھی۔ البتہ جہاز میں جب وہ مارک اور مریم کے ساتھ آگے بیٹھی تھی تو اسے آیان کا میسج آیا تھا۔

"ایک فیور چاہیے۔" پہلے اس کا دل کیا اگنور کر دے لیکن اس کے ہاتھ خود بخود ٹائپ کرنے لگے۔

"سپیک اپ!"

"ان بچوں کی ماں سے کہو کہ انھیں یہاں سے اٹھا کر کہیں اور بٹھائے۔" نور نے سرعت سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ آیان کے ساتھ دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اس قدر چاکلیٹ میں رنگا ہوا تھا کہ اس اصل شکل پہچاننے میں دقت ہو رہی تھی اور دوسرا شاید رونے کی تیاری پکڑ رہا تھا۔ نور کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ امڈ آئی۔ اتنی جیم پیکڈ فلائٹ میں دوسری جگہ انہیں کہاں ملنی تھی؟

"اتنے پیارے تو ہیں۔ تمہیں کیا کہہ رہے ہیں۔" اس کا دل کیا آیان کو تنگ کرے۔

"تم مدد کر رہی ہو یا نہیں؟" وہ شاید بے زار تھا۔

"ہم سیٹس switch کر لیتے ہیں۔" نور نے سیٹ بدلنے کی آفر دی۔

"میری وجہ سے تم خوار ہو جاؤ گی۔"

"مجھے پتہ ہے ایسے بچوں کو کیسے قابو میں کیا جاتا ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے لکھا اور واش روم کے بہانے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی اور آیان جا کر مارک کے ساتھ بیٹھ گیا۔مریم کو نور کی سیٹ پر جانا پڑا تھا۔نور چند منٹوں بعد ہی واپس آ گئی اور آیان کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گئی۔اسے باتیں کرنے کے لیے دو مزید لوگ مل گئے تھے۔نا جانے کونسے ملک کے تھے لیکن وہ انگلش بول رہے تھے۔کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد نور الفجر نے انھیں ڈرائنگ کی ایک ایک کتاب پکڑائی اور رنگ بھرنے کیلئے دے دیے۔وہ اس طرح کی چیزیں ویسے ہی ساتھ رکھ لیتی تھی۔وہ دونوں اپنے کام میں اس قدر مگن ہو گئے کہ انہیں ہوش ہی نہیں رہا کہ کہاں ہیں؟

www.novelsclubb.com

چند گھنٹوں بعد ان کا جہاز قطر پہنچ چکا تھا۔پچھلی مرتبہ کی طرح اس بار بھی وہ کنیکٹنگ فلائٹ میں تھی۔اس کا مطلب اسے بارہ سے چودہ گھنٹے اس ائیر پورٹ پر گزارنے تھے اور دوحا انٹر نیشنل

ائیر پورٹ نہایت خوبصورت اور امارت سے بھرپور ہونے کے باوجود اسے کوئی خاص پسند نہیں آرہا تھا کیونکہ جب انسان خوش ہونا ہی نہ چاہے تو دنیا کی کوئی شے اسے خوشی نہیں دے سکتی۔

وہ بس جلد از کوریا پہنچ جانا چاہتی تھی۔اپنا یہ سفر جلد ختم کرنا چاہتی تھی تاکہ اس کے گھر والوں کو مزید بے یقینی والی زندگی نہ گزارنی پڑے۔کچھ ایسا تھا جو وہ پاکستان چھوڑ آئی تھی۔ایک خالی پن سا اس کے وجود میں چھا گیا تھا۔وہ ہنستی تو ایسا لگتا کھوکھلی ہنسی ہے جو مروتاً چہرے پر سجانی پڑتی ہے شاید عنایہ کی شہادت کا دکھ ابھی تک دل و دماغ کو اپنے قبضے میں لیے ہوا تھا۔گھنٹوں میں ہی وہ اس جگہ سے بیزار ہونے لگی۔مارک اور مریم پبلک لاؤنج میں ہی بیٹھے ہوئے تھے اور آیان نا جانے کہاں چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے ان عربیوں کے شہر نے ڈاکٹر کو بور کر دیا ہے۔" وہ ایک میپ کے پاس کھڑی اسے دیکھ رہی تھی کہ آیان کی آواز پر پلٹی۔

"حقیقتاً ایسا ہی ہے۔" اس نے نفی نہیں کی۔ صرف آیان ایک ایسا شخص تھا جس کے سامنے وہ مصنوعی پن اور زبردستی کی ہنسی نہ بھی ہنستی تو وہ جان جاتا کیونکہ دونوں کا دکھ سانجھا تھا۔ بھلے وہ تسلیم نہ کرے لیکن عنایہ کے جانے کا دکھ اسے بھی تھا اور بہت تھا۔

"ایسا بورنگ بھی نہیں ہے لیکن اس وقت تمہیں اس لیے لگ رہا ہے کہ تم پہلے بھی یہ ساری بے زاریت جھیل چکی ہو غالباً اسی ائیر پورٹ پر۔"

"ہاں جب پہلے آئی تھی وہ بھی بمبی (ناہموار) فلائٹ تھی اور آج والی تو کچھ زیادہ جیم پیکڈ تھی اور پھر بچوں کا رونا۔۔۔ میں تو تھک ہی گئی ہوں۔ ابھی تک کانوں میں وہی آوازیں گونج رہی ہیں۔" وہ دونوں ساتھ چلتے ایک سنکی بینچ پر بیٹھ گئے۔ اس کی بات پر آیان ہنسا۔ مسئلہ تو اسے بھی ہوا تھا لیکن انٹرنیشنل فلائٹس کی اسے عادت ہو چکی تھی کہ یہ مسئلہ اب مسئلہ نہیں زندگی کا حصہ لگتا تھا سو اس نے کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ایک ویڈیو کوریا میں وائرل ہوئی ہے۔" آیان نے سرسری سے انداز میں کہہ کر موضوع بدلا جیسے وہ دھماکہ کرنا چاہ رہا ہو اور دوسری طرف دھماکے کے اتنے ہی سنگین نتائج دیکھنے کو ملے۔

"کیا کونسی والی؟" وہ شاک سے آیان کی طرف مڑی۔

"وہی گرلز پاور والی جس میں شہریار حسن نامی لڑکے کو تم نے دو تھپڑ مارے تھے حالانکہ تم اسے جانتی نہیں تھیں اور تو اور تمہارے لئے آیان سکندر بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔" آیان نے شانے اچکا کر لاپرواہی سے کہا لیکن وہ طنز ہی کر رہا تھا۔

"تم میری جاسوسی کرتے پھرتے ہو؟" وہ لاجواب تو نہیں ہوئی لیکن شہریار کو چھوڑ کر آیان پر غصہ ہونا زیادہ ضروری سمجھتی تھی۔ وہ کب سے اس کے بارے میں اتنی معلومات رکھنے لگا؟

"واللہ۔۔ میں اس قدر فضول کام نہیں کرتا۔ تم اب یہ مسٹری حل کر بھی دو کون ہے شہریار حسن؟"

"بھائی کا بزنس پارٹنر ہے۔اس دن اس نے کوئی غلط بات کہہ دی تو میرا ہاتھ اٹھ گیا۔اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی۔"(اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتانا چاہتی۔)

"کیا ہر کسی ایرے غیرے کو تھپڑ مارتی پھرتی ہو یا جو غلط بات کہے اسے؟"

"تمہیں تو نہیں مارا تھا پہلی ملاقات میں حالانکہ تم نے بھی بدتمیزی کی تھی۔"وہ شان بے نیازی سے بولی۔

"امید ہے آگے بھی اس قسم کی آکورڈ(بدسلیقہ)صورتحال سے بچا رہوں گا۔"اس نے ایک نظر نور کو دیکھ کر کہا۔وہ آج سیاہ عبایا پر گہرے نیلے رنگ کا سکارف رکھے ہوئے تھی اور نا جانے کیوں اس حلیے میں وہ آیان کو بہت پیاری لگتی تھی۔وہ صرف سفر کے وقت ہی عبایا پہنتی تھی ورنہ اسے کبھی عبایا میں نہیں دیکھا تھا شاید اس لیے زیادہ پرکشش لگتی۔نہیں، وہ ہر حال میں اچھی لگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس کے لیے کچھ حفاظتی انتظامات ضروری ہوتے ہیں مثلاً کبھی بھول کر بھی نورالفجر کا راستہ نہیں کاٹنا چاہیے کیونکہ وہ کالی بلی سے بھی زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے۔اسے فضول کے میسجز اور اور کالز سے گریز کرنا پڑتا ہے۔اگر دوست ہیں تو بس دوست ہی رہا جاتا ہے۔نورالفجر کے سامنے تھرڈ کلاس کے گھٹیا جملے بولنے سے اپنے آپ کو باز رکھا جاتا ہے۔نورالفجر کے ساتھ کبھی دھونس جمانے والے انداز میں بات نہیں کی جاتی۔۔۔"

"نورالفجر جہاں ہو وہاں کبھی نہیں جایا جاتا۔گاٹ اٹ ڈاکٹر۔ساری بات سمجھ آگئی۔خیال رکھوں گا۔"اتنی زیادہ ہدایات کے بعد آیان نے خود ہی بات ختم کر کے ہنسا۔

نورالفجر اپنی ویلیوز کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے جانتی تھی۔غالباً چوبیس سال تک انسان اس قدر گرون اپ ہو جاتا ہے کہ اسے دوسرے انسانوں کی پہچان ہونے لگتی ہے۔نورالفجر اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والی لڑکی تھی اور یہ بات وہ پہلے ہی جان چکا تھا کہ نورالفجر ٹکر کی لڑکی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور نورالفجر کو کبھی آیان کا مقصد غلط نہیں لگا تھا جس وجہ سے وہ اس کے ساتھ شہریار جیسا سلوک نہیں رکھ سکتی تھی۔اس کے ساتھ رہ کر وہ ایک کمفرٹ زون میں چلی جاتی تھی جیسے وہ اس کا محافظ ہو۔بہر حال یہ تو طے ہوا اگلے دو سال تک آیان صرف دوست ہی رہنا چاہیے اور اس کے بعد تو وہ پاکستان چلی جائے گی اور آیان جہاں مرضی جاتا۔اسے بس اس دوستی کی قدر کرنی تھی جو کوریا کے لوگوں کے ساتھ بنائی تھی۔آیان بھی بس ایک دوست ہی رہ جاتا۔شاید ہی زندگی میں اسے کبھی اپنے دوستوں کی ضرورت پڑے۔

دوست بنانے چاہیے۔صرف ایک بیسٹ فرینڈ والی منطق کو فالو نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر دوست کا مقام،اخلاق،کردار،مزاج اور احساس الگ ہوتا ہے۔ہر دوست الگ موقع پر کام آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

دوست بنا لینے چاہیے۔کیا پتا زندگی کے کسی موڑ پر آپ مشکل میں ہوں اور اللہ انہیں آپ کے لئے وسیلہ بنا دے،ہمت بنا دے۔دوست اگر دھوکہ دیتا ہے تو اس کے ذمہ دار بھی آپ ہوتے ہیں کہ ان کے مطلب کو وفاداری سمجھ لیتے ہیں لیکن ایسے دھوکے بھی کھا لینے چاہیے انسان اپنی نفسیات کو

بیلنس کرنا سیکھ جاتا ہے۔جب انسان اپنی نفسیات کو سیکھ جاتا ہے تو وہ دوسرے لوگوں کو سیکھ جاتا ہے

کیونکہ سب انسانوں کی فطرت تو ایک سی ہوتی ہے نا!

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب9

Don’t Yes Me

کوہساروں اور پتھروں کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

صبح کے پرندوں کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

پانی میں مچھلیوں کے ساتھ

صحراؤں میں ہرنوں کے ساتھ

www.novelsclubb.com

تیرے بندوں کی یاہو کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

آسمان میں عیسیٰ کے ساتھ

طور پر موسیٰ کے ساتھ

ہاتھ میں تھامے عصا کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

درد سہنے والے ایوب کے ساتھ

اشک بہانے والے یعقوب کے ساتھ

ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

www.novelsclubb.com

حمد و شکر کے ساتھ

وصف قل ہو اللہ کے ساتھ

دایماً ذکر اللہ کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

میں جانتا ہوں دنیا کا حال

ترک کر چکا ہوں قیل و قال

سر اٹھائے ننگے پاؤں کے ساتھ

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

یونس نے گایا گیت یہ قمری بلبل کی طرح

حق کے محبوب ترین غلاموں کے ساتھ

www.novelsclubb.com

میں پکارا کروں میرے مولا تجھے

*****

کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے فون پر اچھنبے سے کوئی میسج پڑھتا وہ دنیا سے بے نیاز اور لاتعلق سا نظر آتا تھا۔ وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ بیٹھنا اسے مہنگا پڑ رہا تھا کہ اس کا بہت سا کام پڑا ہوا تھا۔ بلیک ڈنر سوٹ پہنے اور جیل سے بال سیٹ کیے وہ کسی خاص تیاری میں لگ رہا تھا۔ ریسٹورنٹ ایریا سے اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبوئیں اٹھ رہی تھیں۔ رنگ برنگی روشنیوں میں نہایا ہوا ریسٹورنٹ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔

گاہے بگاہے ایک نظر وہ داخلی دروازے پر بھی ڈال لیتا لیکن دل کہہ رہا تھا وہ آج بھی نہیں آئے گی اور اسی پل دروازے سے وہ اندر آتی دیکھائی دی۔ سیاہ لانگ فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنے اور سر پر چھوٹا سا سکارف ٹکائے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ ایسا لباس عموماً ترک عورتیں فوتگی وغیرہ پر پہنتی تھیں لیکن یہ پاکستان تھا اور یہاں کالا رنگ فیشن کے طور پر پہنا جاتا تھا۔ وہ آج پیاری لگ رہی تھی یا تھی ہی پیاری! رحان سکندر کنفیوز ہو گیا۔ علیزے کمزور ہو گئی تھی یا روحان کو لگ رہی تھی اس کا اندازہ کرنا بھی مشکل تھا۔ وہ اسے ہی دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ نظریں ہر ٹیبل پر بیٹھے اکیلے مرد کو دیکھتے ہوئے روحان کو ڈھونڈ رہی تھی۔اپنے اسٹرپ والے بیگ سے فون نکالنے ہی لگی تھی کہ روحان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور علیزے کی اس پر نظر پڑی۔ دل تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا۔روحان نے اشارے سے اسے اپنی طرف آنے کا کہا لیکن علیزے کو لگا یہ فاصلہ جیسے صدیوں کا تھا۔وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی تھی اور اسے اپنی جگہ سے ہلتا نہ دیکھ کر روحان اس کی طرف بڑھا۔علیزے کی آنکھوں میں نمی چمکی اور وہ بہت سے لوگوں کے درمیان سے ہوتی روحان کی طرف بڑھی۔کچھ تھا اس میں کہ لوگ اسے مڑ کر دیکھنے لگے۔

لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ روحان کے سامنے کھڑی ہوئی اور پھر اس کے سینے سے لگ گئی۔دل کیا اس کندھے سے لگ کر روتی رہی اور اپنا سارا غبار نکال لے۔روحان اس حرکت پر ششدر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے ذرا توقع نہیں تھی پھر بھی اس نے خشمگیں مسکراہٹ سے ارد گرد دیکھا۔روحان خفیف سا مسکرایا اور علیزے کے گرد گھیرا تنگ کیا۔

"مجھے پہلے ہی بتا دیتی کہ ایسے ملو گی۔ پرائیویسی کا انتظام کر لیتا۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔

علیزے اس سے الگ ہو کر اس کے کندھے پر دھپ رسید کرنے کے بعد مطلوبہ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ صرف ایک لمحے کے لیے وہ اپنی لگی تھی اور پھر دونوں اپنے اپنے خول میں بند ہو گئے۔ روحان بھی آ کر علیزے کے بائیں طرف والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ ہمیشہ سے اچھی لگتی تھی اور آج اتنے عرصے بعد وہ قریب تھی تو دل خوش فہم ہو رہا تھا۔

"کیوں بلایا؟" وہ خود پر قابو پا چکی تھی۔

"میرے بلانے پر تم آئی ہو، شکریہ! خوشی ہوئی تم مجھے اس قابل تو سمجھتی ہو۔" وہ بھی ایسے کہہ رہا تھا جیسے کسی تیسرے کے بارے میں تبصرہ کر رہا ہو۔

"تمہاری چوٹیں کیسی ہیں؟" وہ حیران ہوا۔

"دل کے زخم ابھی تازہ ہیں۔ ٹھیک ہونے میں وقت تو لگے گا۔" اس کے ذو معنی جملے کے پیچھے کا طنز علیزے کو سمجھ آ گیا تھا۔

"ہمارے درمیان طے ہے روحان کہ آیان کی شادی تک ہم صرف دوست ہیں۔ ہمیں اپنے کیریئر پر فوکس رہنا چاہیے۔ یہ دل لگانا وغیرہ ٹائپ فضولیات کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ایسا ہی ہے نا؟" وہ اس سے رائے لینا چاہتی تھی۔

"جان سکتا ہوں کہ آیان کی شادی تک ہم دوست بھی نہیں رہ پا رہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟"

"تم نے ایکسیڈنٹ والی چوٹوں کا بتایا نہیں۔" وہ زخمی سا ہنسا۔

"غالباً ایک سال ہو گیا ہے میرے ایکسیڈنٹ کو۔ کافی پرانی بات ہے کیوں نہ آج کی بات کی جائے؟"

وہ اسے کچھ جتا نہیں رہا تھا صرف بتا رہا تھا کہ ایک سال ہو گیا ہے ان دونوں کو بات کیے۔

"میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔" اچھے بچوں کی طرح روحان نے یہ عذر بھی قبول کر لیا۔

"ایکسیڈنٹ کی چوٹوں کی وجہ سے سر میں درد رہتا ہے۔ کوئی حل ہو تو بتاؤ۔" علیزے نے دکھ سے اسے دیکھا پھر اس کے چہرے پر چھائے حزن کو۔ اس کے دل کو کچھ ہوا۔

بیرا مینیو کارڈ لے آیا تو روحان نے دو تین کھانوں پر نشان لگا کر اسے لانے کو کہا۔ اسے معلوم تھا ان دونوں نے کیا کھانا ہے۔

"کچھ کہو گی نہیں؟"

"تم نے ڈاکٹر کو دکھایا؟"

www.novelsclubb.com

"آہ میرے طبیب! او کے اب اپنا ڈاکٹر بھی تبدیل کرنا پڑے گا۔ نو آفینس۔" وہ سرد آہ بھر کر رہ گیا۔

علیزے اسے دیکھنے لگی۔دل بھر آیااور پھر آنکھیں نم ہو گئیں۔آنسو بہنے لگے تواس نے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

"کس چیز سے لڑ رہی ہو؟مجھے بتاؤ۔ہم مل کر مقابلہ کریں گے۔"روحان نے ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر یقین دلایا کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔علیزے سے کچھ کہا نہ گیا۔

"میرے رویے کی وجہ سے خفا ہو؟"وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔اپنے آنسو صاف کرتی وہ سر جھکا کر بیٹھی رہی۔

"میں نہیں جانتا آج کے بعد ہم کب ملیں گے پلیز ایسے خاموش مت رہو۔ہم بات چیت سے معاملات حل کر سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہم الگ ہو جاتے ہیں روحان۔لوگ ہمیں جینے نہیں دیں گے۔"علیزے نے سر اٹھا کر بتایا۔

"کون لوگ؟"اس نے اطمینان سے پوچھا۔

"وہ لوگ بہت طاقتور ہیں روحان۔ وہ تمہیں میری وجہ سے برباد کر دیں گے۔ اگر میں نے تم سے طلاق نہ لی تو وہ ہم سب کو مار دیں گے۔۔۔ انھوں نے مجھ سے میری آزادی چھین لی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے ڈیڈ کو بھی مار دیں گے پھر مجھے ایسی جگہ بھیج دیں گے جہاں مجھ تک تم یا کوئی اور کبھی نہیں پہنچ پائے گا۔" روحان نے تحمل سے سنتے ہوئے تسلیم کیا کہ آج اسے علیزے کو کسی پبلک پلیس میں ملنے کے لیے نہیں بلانا چاہیے تھا۔ وہ بہت کچھ اندر چھپائے بیٹھی تھی۔

"میرے ساتھ دو دن کیلئے لاہور چلو گی؟ میرے کیس کی فائنل سماعت ہے۔" روحان نے چند سیکنڈ میں سارا حساب کیا تھا۔ علیزے نے نفی میں سر ہلایا تو روحان دکھی ہوا۔

"پلیز علیزے۔" بیرا کھانا لے آیا تو اس نے علیزے کے ہاتھ پر سے اپنا ہاتھ ہٹا دیا اور پیچھے ہو کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔

"میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ کھڑی رہو علیزے۔ تم لوگوں کی کیوں سنتی ہو؟ ہم ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ تمہیں اللہ کے فیصلوں سے زیادہ لوگوں کی دھمکیوں سے کیوں ڈر لگتا ہے؟"

"کیونکہ میں بے وقوف ہوں۔ کیونکہ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔ کیونکہ مجھے بھی اپنی زندگی کے کچھ پل سکون سے جینے ہیں۔ کیونکہ میں خود غرض بننا چاہتی ہوں۔ سب سے دور چلے جانا چاہتی ہوں تاکہ میری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کیونکہ میں تھک گئی ہوں۔" وہ جیسے چیخ پڑی تھی۔

"علیزے اتنی کمزور تو نہیں تھی۔ اب ایسا کیا ہوا ہے؟" اس نے نارمل رہنے کی کوشش کی۔

"ایک ماہ تک مجرموں کی طرح ٹارچر ہونے کے بعد انسان کے اندر کوئی خیر خواہی کا جذبہ باقی رہ جاتا ہے روحان؟"

"ٹارچر۔۔۔" اس کو لگا کان سائیں سائیں کر رہے ہیں۔

"کس نے کیا؟" وہ شاک میں تھا۔

"ایسا کچھ ہے جو مجھے معلوم ہونا چاہیے تھا اور ابھی تک میں ناواقف ہوں؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ علیزے اس کے سنجیدہ رویے پر ڈر گئی تھی۔

"روحان۔۔۔تم کنزہ سے شادی کر لو۔"اس نے دھڑکتے دل سے اسے کہا۔

"کہاں تھی تم ایک سال سے؟"وہ کچھ اس انداز میں پوچھ رہا تھا علیزے کا گلا سوکھ گیا۔ان کی گفتگو میں یا پھر زندگی میں ہی کنزہ بہت بڑا کانٹا تھی۔

"میں امریکہ میں ہی تھی۔ تمہیں سب اس لیے نہیں بتایا کہ تم پریشان رہو گے۔تمہاری اپنی زندگی میں بہت سے کام ہیں۔"اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔

"خاموش رہو۔"اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور آنے والے ہر جھٹکے کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔

"کھانا کھاؤ۔"وہ اپنے لیے کھانا نکالنے لگا۔کم از کم وہ کسی ریسٹورنٹ میں علیزے سے کچھ ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا۔نا جانے حقیقت کتنی تلخ ہوتی اور ان کی لڑائی ہو جاتی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"علیزے کے کہنے پر روحان کا چائینیز ڈالتا ہاتھ رکا۔اس نے ٹرے واپس رکھااور اپنی کرسی دکھیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی بھوک بھی بھاڑ میں گئی۔

"چلو۔"

"روحان کھانا کھالو۔"وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر جھکااور جب بولا تو آواز کسی قسم کے جذبے سے عاری تھی۔

"جب تک میں نہ کہوں مجھے مخاطب مت کرنا۔"علیزے تو روحان کے اس رویے پر شاکی تھی۔ایسا لگاوہ آگے جواب نہیں دے سکے گی۔والٹ سے چند نوٹ نکال کر ٹیبل پر پڑے کھانے پر رکھنے کے بعد علیزے کو دائیں کلائی سے پکڑ کر اس نے اٹھایااور ریستوران سے نکلتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

پارکنگ میں آکر اپنی کار میں بٹھایا۔

پھر علیزے کے سامنے اس نے علیزے کے والد سیٹھ درانی کو فون کر کے بتا دیا کہ وہ علیزے کو اپنے ساتھ لاہور لے کر جا رہا ہے۔

"روحان کیا ہوا ہے؟ ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو؟"

"تمہیں طلاق چاہیے؟" علیزے کا دل دھڑکنا بھول گیا۔ گردن اپنے آپ نفی میں ہل گئی۔ اسے لگا کوئی خواب سچ ہونے لگا ہے۔ روحان اسے چھوڑنے والا ہے۔ روحان سے الگ رہنا! یہ سوچ ہی اس کے لیے اذیت ناک تھی۔

"تم مجھے پاگل کر دو گی لڑکی۔ بڑی محبت کی دعوے دار رہی ہو تم۔۔۔ میرے لیے چند گھنٹے خاموش نہیں رہ سکتی؟" علیزے کو ذرا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

"روحان تم مجھے ڈرا رہے ہو۔" روحان کچھ نہیں بولا۔ کچھ دیر بعد گاڑی اس نے اپنے گھر کے باہر کھڑی کی اور اندر چلا گیا۔ اسے اندر آنے کی آفر تک نہیں کی اس لیے وہ بھی خاموشی سے بیٹھی رہی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اپنے ضروری کاغذات اور فائلز اٹھا کر باہر آ گیا تھا۔علیزے بس اس کی حرکات دیکھتی جا رہی تھی۔ پچھلی سیٹ پر سب فائلز رکھیں اور آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

علیزے نے سوچا کہ آیان سے مدد لے پھر خود ہی روحان کا سامنا کرنے کا ارادہ کیا۔

"روحان تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ روہانسی ہو گئی۔

"تم نے کہا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کرنے کی وجہ سے مجھے کال نہیں کرتی تھی۔ سیریسلی پہلے کبھی ایسا خیال کیوں نہیں آیا تمہیں؟"

"روحان۔۔۔پہلے اتنے دشمن نہیں تھے۔اب ایک کے بعد ایک شخص جان کا دشمن بنا ہوا ہے۔میں کدھر جاؤں؟"

www.novelsclubb.com

"تم صرف نام بتاؤ گی۔ سمجھیں؟"

"کس کا نام؟"

"کس نے ٹارچر کیا؟"

"کنزہ اور طلال نے۔"

"طلال کون ہے؟"

"کنزہ کا کزن۔"

"تم کیسے اس سے ملیں؟"

"تم یقین کرو گے؟"

"کم از کم مجھے وفا نبھانی آتی ہے اور بد قسمتی سے تمہیں چھوڑنا نہیں چاہتا تو وضاحت ضرور مانگوں گا اور پھر اس کے بعد فیصلہ کروں گا۔" علیزے پر گویا گڑھوں پانی پڑ گیا۔

اس نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ اسے پہلے والا روحان ملے گا۔ اس نے روحان کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔ وہ روحان سے دور رہ کر صرف اسے اور خود کو تکلیف دیتی تھی۔ روحان اس کی

پیش قدمی جھٹک نہیں سکا تھا۔ وہ ایسا کر بھی نہیں سکتا تھا کہ دوسری طرف علیزے تھی۔ اس کی جان سے عزیز منکوحہ!

*****

وہ ایک ہال میں موجود تھی جہاں بہت بڑے بڑے صندوق قفل لگا کر رکھے گئے تھے۔ وہ چند پل آگے پیچھے دیکھتی رہی پھر اسے سامنے سے کنزہ آتی دیکھائی دی۔

"اوہ تو تم نے مجھے یہاں بھی تلاش کر لیا۔" علیزے کو سمجھنے میں بالکل دقت پیش نہ آئی کہ اس کی وہاں موجودگی کنزہ اور طلال ہی کے مرہونِ منت ہے۔

"کیسے تلاش نہ کرتی اپنی کزن کو۔ جس کے پاس میری سب سے قیمتی چیز ہے۔"

"کیا چاہتی ہو؟"

"روحان سکندر کو!"

"ناممکن ہے کیونکہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔"

"پیاری علیزے۔ تم تو بہت ایثار مند ہو۔ اتنی سی قربانی نہیں دے سکتی ایک انسان کے لیے؟ میں تمہاری منت کرتی ہوں پلیز۔ میں روحان کے بغیر مر جاؤں گی۔ میں پاگل ہو چکی ہوں۔ تم تو میری دوست ہو نا! خدا کے لیے میرے حال پر رحم کرو۔" کنزہ نے فوراً پینترا بدلا۔

"میرا کیا ہو گا کنزہ؟ میں نے تو آدھی زندگی روحان اور اس کے دوستوں کے ساتھ گزاری ہے اور اب جب ہم ایک ہو چکے ہیں تم کیوں ہمارے بیچ آنا چاہتی ہو؟ میں تمہارا خیال کروں لیکن میرا کیا ہو گا؟ میں کہاں جاؤں گی؟ مجھے زندگی نے رشتوں کے لیے بہت ترسایا ہے پلیز تم مجھ سے روحان سے دور جانے کا مت کہو۔" کنزہ کا بدلا رویہ دیکھ کر وہ بھی نرم پڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے دل کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں علیزے!" طلال آ کر کنزہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"میں سچے دل سے تمہیں اپنانا چاہتا ہوں اور کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہتا۔ اگر تم مجھے نہ ملی تو میں

سب برباد کر دوں گا لیکن اس سے پہلے روحان کو مارنا پسند کروں گا۔"علیزے کو فرق نہیں پڑا تھا لیکن روحان کو مارنے کی دھمکی ہمیشہ دل پر جا کر لگتی تھی۔

"تم دونوں آپس میں شادی کیوں نہیں کر لیتے؟"وہ جھنجھلا کر بولی۔

"اور اگر مجھے روحان نہ ملا تو میں علیزے کو قتل کرنے کے بعد مرنا پسند کروں گی۔"کنزہ نے بھی اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔علیزے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اگر اسے لگا تھا کہ روحان سے نکاح کر کے وہ کنزہ سے چھٹکارا پا سکتی ہے تو یہ اس کی بھول تھی۔

بس بہت ہوا یہ چوہے بلی کا کھیل۔۔۔اگر ایسے ٹھیک ہے تو ایسے ہی صحیح!

"یہاں مجھے قتل کرنے کے لیے لایا ہے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں تم سے معاہدہ طے کرنے کے لیے۔"

"مجھے موت قبول ہے۔اس کے بعد روحان اور تم دونوں آزاد ہو جو جی میں آئے وہ کرو۔علیزے کسی کے راستے میں نہیں آئے گی۔"

"اور علیزے کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ طلال اسے ایسے مرنے دے گا۔"

"خدا کے لیے میرے لیے اذیت کا سامان مت بنو۔میں تمہیں جانتی تک نہیں۔"اس نے رندھی ہوئی آواز میں ہاتھ جوڑ لیے۔

"روحان کو چھوڑ دو۔ہم وعدہ کرتے ہیں کبھی زندگی میں کوئی دکھ نہیں ملے گا تمہیں۔"طلال نے سنجیدگی سے کہا۔

"روحان کو چھوڑنا موت سے کم ہے کیا؟"وہ چیخ کر بولی۔

"اتنا مشکل بھی نہیں ہے جتنا تم بنانے کی کوشش کر رہی ہو۔خیر اب یہ تمہارے جواب پر منحصر کرتا ہے ورنہ ڈی او پی میں موجود روحان کی کافی میکر اس کی کافی میں کسی بھی وقت زہر ڈال کر اس کا کام

تمام کر سکتی ہے۔وہ صرف ایک کال کی منتظر ہے۔"علیزے کو لگا ارد گرد یکے بعد دیگرے دھماکے ہوئے ہیں۔روحان کی کافی میکر زینب تھی اور وہ کیسے اسے زہر دے سکتی تھی۔ایسا ناممکن ہے۔نہیں زینب ایسا ہر گز نہیں کر سکتی!ایسا ناممکن ہے۔۔۔موت روحان کے بہت قریب کھڑی تھی اور علیزے کا فیصلہ اسے فی الحال بچا سکتا تھا۔اس کی آنکھوں میں نمی چمکی اور وہ زمین پر گر گئی۔

"وہ بغیر بات کیے مجھے کبھی طلاق نہیں دے گا۔میں خلع بھی مانگوں تو وہ انکار کر دے گا۔"اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا جیسے وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

"یہ سب کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔"

"مجھے اس سے ون ٹو ون ملاقات کرنی پڑے گی۔وہ یہاں نہیں آئے گا۔مجھے پاکستان جانا ہو گا۔"وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں کہہ رہی تھی جیسے وہ تصور میں دیکھ رہی تھی روحان اسے طلاق دے رہا ہے اور علیزے اس کی منت کر رہی ہے کہ ایسا مت کرو۔میں تو مجبور ہوں تم کیوں چھوڑ رہے ہو۔

"تو جاؤ پاکستان! اپنے روحان سے طلاق لینے۔" کنزہ نے سنجیدگی سے کہا اور علیزے نے اسے زخمی نظروں سے دیکھا۔

"کیا میں ابھی جا سکتی ہوں؟ جب پاکستان جاؤں گی تو روحان سے طلاق لے لوں گی۔ اگر اسے کچھ ہوا تو خدا کی قسم تم لوگوں کا انجام بہت برا ہو گا اور میں اپنے ہاتھوں سے تم لوگوں کو قتل کروں گی۔"

"اوکے تمہارے پاس بہت وقت ہے۔ جاؤ اور بچا لو روحان کو۔" طلال نے کہا اور علیزے وہاں سے نکل گئی۔

جانا کہاں تھا؟ پاؤں کہاں پڑ رہا تھا؟ کس سمت مڑنا چاہیے تھا؟ کونسا دروازہ امید دکھانے والا تھا؟ کون سہارا دینے والا تھا؟ کون اس مشکل میں علیزے کے ساتھ کھڑا ہونے والا تھا؟ اب کچھ گڈ مڈ ہونے لگا۔ کب اس نے کیب لی اور کب اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچی وقت کا اندازہ دماغ سے مٹنے لگا۔ یاد رہا تو وہ تصور میں کہے گئے روحان کے تین الفاظ! اگر وہ سچ ہو جاتے تو علیزے کی روح پرواز کر جاتی۔ ابھی

تک تو وہ روحان کے ساتھ مل کر نکاح کی خوشی بھی سیلیبریٹ نہیں کر پائی تھی اور وہ ظالم لوگ کہہ رہے تھے اسے چھوڑ دو۔ طلاق لے لو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

اس نے آیان کا نمبر ملایا۔ ہر کرائسز میں بے غرض مدد کرنے والا صرف وہی تھا۔ اسی کے پاس مدد کو جایا جاتا تھا جو دوست تھا۔ بھائی تھا۔ وہ حل نکال لیتا تھا۔ وہ بچا لیتا تھا۔

"آیان۔۔۔ میری مدد کرو۔ پلیز روحان کو بچا لو۔ یہ لوگ اسے مار دیں گے۔ اس کو کافی میں زہر ملا کر دے دیں گے۔ پلیز میری مدد کرو۔" وہ بری طرح رو رہی تھی۔

"کیا آج پھر کوئی برا خواب دیکھا ہے میرے بھائی کے بارے میں؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔

"نہیں میں مکمل ہوش و حواس میں ہوں۔ تم روحان سے کہو کسی کے ہاتھ کی بنی کافی نہ پیے اور ڈی او پی کی مین بلڈنگ میں کم سے کم جائے۔"

"ایک بات مانو گی؟" آیان نے دکھ سے کہا۔

"سب باتیں مانوں گی لیکن روحان کو بچالو۔" وہ صرف روحان کو بچانا چاہتی تھی۔

"بچانے اور مارنے والی ذات اللہ کی ہے۔ تم کچھ دنوں کے لیے پاکستان آجاؤ۔"

"میں روحان سے الگ نہیں ہونا چاہتی۔" اسے معلوم تھا اگر وہ روحان کے پاس گئی تو اس سے طلاق کا مطالبہ ہی کرے گی۔

"کیا ہوا ہے؟" علیزے سب کچھ اسے بتانے لگی۔

"زینب کو جاب سے نکلوا دیتے ہیں۔"

"اس کے بعد بھی وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے آیان!"

"تم بہت وہمی عورت ہو علیزے۔ روحان کو کچھ نہیں ہوگا۔ میں طلال کی تھوڑی مہمان نوازی کروا دیتا ہوں۔ فکر مت کرو وہ پیچھے ہٹ جائے گا۔"

"اور کنزہ؟"

"اسے کسی مینٹل ہاسپٹل میں داخل کرواؤ۔" آیان نے اسے سمجھا دیا کہ وہ سب سنبھال لے گا اور علیزے پاکستان چلی جائے۔

اس کے باوجود چند دن بعد وہ پھر سے کنزہ اور طلال کے پاس تھی اور اس مرتبہ وہ مغوی کے طور پر تھی۔ اسے یقین کرنا تھا کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی یہ لوگ روحان کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں لیکن ایک ماہ کی بھوک پیاس اور ٹارچر سے اس کی حالت مردوں سی ہو گئی تھی۔ وہ کوئی عادی مجرم نہیں تھی کہ یہ ظلم برداشت کر پاتی۔ اگر کسی سے رابطہ تھا تو آیان سے تھا اور وہ کوریا میں بیٹھ کر اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کے اندازے کے برعکس آیان نے اس کی مدد کی۔

ایسے میں بھی آیان نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔ مارک کے امریکی دوست اور پولیس کی وجہ سے وہ علیزے کو چھڑوانے میں کامیاب ہوا تھا۔ طلال اور کنزہ لمبا عرصہ امریکی جیلوں میں اپنا وقت گزارنے والے تھے۔ دوسری طرف علیزے کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اکیلی رہ پاتی۔ آیان نے

www.novelsclubb.com

ہی علیزے کو پاکستان بھیجنے کا انتظام کروایا اور وہ اپنے گھر آ گئی تھی۔ دنیا میں کیا چل رہا ہے اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔ اس نے واپس آ کر روحان سے ملاقات کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔

ایک دن اسے اپنے والد سے ہی حدیقہ کے ایکسیڈنٹ اور خبیب کے قتل کے بارے میں معلوم ہوا اور وہ اگلے دن سکندر ہاؤس میں تھی۔ اتفاقاً روحان سے ملاقات نہیں ہوئی اور اس کے بعد اس نے خود بھی کوشش نہیں کی۔ روحان کی غیر موجودگی میں وہ ڈی او پی گئی کیونکہ اسے زینب کو جاب سے فارغ کرنا تھا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا زینب ایک سال کی چھٹی پر ہے کیونکہ اس کی شادی ہے۔

روحان کی نئی کافی میکر سے بات چیت کرنے کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ کنزہ زینب کی نہیں اس نئی لڑکی کی بات کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک دن روحان نے میسج کر کے ڈنر پر بلایا اور وہ انکار نہیں کر سکی۔ نکاح کے بعد پہلی ملاقات تھی اور وہ تیار ہو کر چلی گئی تھی لیکن روحان کا رویہ اسے ڈرا گیا تھا۔

****

اسے اپنے گھر لا کر وہ کب سے کمرے میں بند تھا اور ابھی تک اس سے بات نہیں کی تھی۔علیزے نے کئی مرتبہ دروازے کے قریب جا کر کھولنا چاہا لیکن روحان کا سامنا کرنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پاتی تھی۔اب وہ ٹینشن سے رو دینے کے قریب تھی۔کچن میں آ کر اس نے فریج کھولا اور پانی کی بوتل لے کر باہر صوفے پر بیٹھ گئی۔آیان کو بار بار فون کرتے کرتے رک جاتی۔چار گھنٹے گزر گئے اور اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔وہ جارحانہ انداز میں دروازے کی طرف بڑھی لیکن اس کے ناک کرنے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول چکا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ عام سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔رات والے غصّے کا چہرے پر گمان تک نہ تھا۔

"اگر گھر میں کسی مہمان کو زبردستی لایا جائے تو اسے کمپنی بھی دی جاتی ہے نا کہ بزدلوں کی طرح کمرے میں بند ہو جایا جاتا ہے۔" وہ غصے سے کہہ رہی تھی۔

"کون مہمان تم؟" اس نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"غالباً رات سے میں ہی اس گھر میں مہمان ہوں۔"

"تم سے ایسا کس نے کہا ڈاکٹر؟ یہ اپارٹمنٹ میرا ہے اور تم میری بیوی ہو۔ بیویاں کب سے اپنے ہی گھر میں مہمان بننے لگیں؟ اینڈ ڈونٹ ٹیل می تم پچھلے چار گھنٹوں سے میرے باہر آنے کے انتظار میں لاؤنج کے چکر کاٹ رہی ہو۔ ساتھ والا کمرہ تم استعمال کر سکتی تھی یا مجھ سے پوچھ ہی لیتی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اگر بھوک لگی تھی تو کچھ بنا کر کھا لیتی۔" وہ نارمل سے انداز میں سارے مسائل کا حل بتاتا گیا اور علیزے حیرت سے اس کا منہ دیکھتی رہ گئی۔ کوئی اور بس نہ چلا تو اس نے کھینچ کر روحان کے گال پر طمانچہ دے مارا۔ وہ چہرے پر ہاتھ رکھے کچھ سخت کہنے لگا تھا کہ علیزے چیخ پڑی۔

"تم اس قابل ہی نہیں ہو روحان کہ میں تمہارے لیے آنسو بہاؤں۔ تم۔۔۔ بے مروت انسان کل رات سے مجھے سولی پر چڑھایا ہوا ہے اور اب آ کر کہہ رہے ہو میڈم یہ تمہارا گھر ہے جو جی میں آئے کرو۔ واٹ دا ہیل روحان؟ میں تمہیں بے وقوف نظر آتی ہوں۔ مجھ سے ساری کہانی سننے کے بعد بھی تم نے مجھ سے ذرا ہمدردی نہیں کی۔ تم مجھ سے کس چیز کا بدلہ لے رہے ہو؟ کیا علیزے کو

رلانے میں مزہ آتا ہے تمہیں؟علیزے ہی پاگلوں کی طرح کیوں تمہارے پیچھے بھاگتی رہے؟آج مجھے اپنے انتخاب پر افسوس ہو رہا ہے۔مجھے تم سے شادی تو کیا نکاح بھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔میری محبت نے مجھے خوب رسوا کر لیا۔بھاڑ میں جاؤ آج سے تم روحان سکندر۔علیزے کو تمہاری پرواہ نہیں۔ میں۔۔۔میں تمہیں کسی کے ہاتھوں قتل ہونے سے پہلے خود ہی مار دوں گی تاکہ جیل میں ساری زندگی یہ افسوس باقی نہ رہے کہ میری وجہ سے قتل ہو گیے تھے۔تم آزاد ہو۔علیزے نے تمہیں چھوڑ دیا روحان سکندر۔۔۔تم آزاد ہو اپنی زندگی میں۔خوش ہو جاؤ علیزے نام کی بیڑیاں تمہارے پاؤں سے نکل گئیں ہیں۔مجھ پر تف ہے کہ تم جیسے شخص سے محبت کی۔ہر اس لمحے پر لعنت ہے جس میں تم سے محبت پروان چڑھتی رہی۔"چیخ چیخ کر کہتی وہ آخر پر رو دی تھی اور پھر اس کے سینے پر دونوں مار کر وہ وہاں سے ہٹ گئی۔صوفے سے اپنا بیگ اٹھا کر آخری نظر دروازے کے ساتھ بت بنے روحان پر ڈالی۔غصّے کا دورہ پھر پڑا اور وہ اس کی طرف بڑھی۔اپنے بیگ سے اس پر حملہ کیا اور روحان نے اس کے دونوں بازو پکڑ لیے۔

www.novelsclubb.com

"بولو کیا چاہتی ہو؟ کیا طلاق چاہتی ہو ڈاکٹر؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ آج آر یا پار! اس کا انداز ایسا تھا کہ علیزے کا سانس حلق میں اٹک گیا۔ دل دھڑکنا بھول گیا۔ روحان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پیچھے ہوئی۔

"تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔"

علیزے کا غصہ سوا نیزے پر چڑھا تھا۔ گیلی آنکھوں کو صاف کر کے اس نے ایک مزید جھانپڑ روحان کو رسید کیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا روحان کا خون پی جائے۔ دوسری طرف وہ ہکا بکا سا اپنے گال پر ہاتھ رکھے اس کی جرأت دیکھ رہا تھا۔ ایک تھپڑ قابل برداشت تھا لیکن وہ اسے دو تھپڑ مار چکی تھی۔

گہرے سانس لیتے اس نے یہ حقیقت بھی تسلیم کر لی کہ اس کی بیوی نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے۔

www.novelsclubb.com

"خبردار۔۔۔ خبردار ایسا سوچا بھی تو۔ علیزے نے تمہیں چھوڑا ہے۔ تم مجھے چھوڑ کر دکھاؤ تمہارے گھر کو تم سمیت آگ نہ لگا دی تو نام بدل دینا۔ مرنے نہیں دوں گی اور ساری زندگی جلے ہوئے وجود کے ساتھ مجھے یاد کر کے آہیں بھرو گے۔" انگلی اٹھائے وہ وارننگ دے رہی تھی اور روحان پر سے

گویا منوں بوجھ اترا تھا۔علیزے الگ نہیں ہونا چاہتی تھی۔اپنے جبڑے کو سہلاتا وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"کسی جلاد کی اولاد ہو تم علیزے! یہ جان سیناوالا ہاتھ کب سے میرے لیے تیار کر رکھا تھا؟شوہر پر ہاتھ اٹھانا کہاں کا انصاف ہے؟ڈومیسٹک وائلنس کر چکی ہو۔میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔"کالے بادل چھٹنا شروع ہوئے۔اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔علیزے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

"اب کیا مراقبہ کر رہی ہو؟مزید گلفشانی کرو کیونکہ میں منتظر ہوں۔"

"تم مجھ پر بھی ہاتھ اٹھا سکتے ہو۔"وہ شرمندگی سے بولی کیونکہ اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ غصے میں کیا کر بیٹھی ہے۔وہ ہنسا اور اسے ساتھ لیے کچن میں چلا آیا۔

"تمہیں پتا ہے میں ایسا نہیں کر سکتا۔"علیزے کاؤنٹر ٹاپ سے ٹیک لگا کر شرمندہ سی کھڑی ہو گئی جیسے روحان پر ہاتھ اٹھانے کے بعد پچھتا رہی ہو۔اس نے کیا کر دیا تھا؟اف!

"خدا کے لیے اب رونا مت شروع کرنا۔ ظلم بھی خود کرتی ہو اور مظلوم بھی خود بن جایا کرتی ہو۔"

وہ فریج کا جائزہ لیتے ہوئے خفگی سے بولا تو وہ کچھ نہیں بولی۔

"کچھ بنانا آتا ہے؟"علیزے سے پوچھتے ہوئے وہ فریج سے سبزیاں نکال کر شیلف پر رکھ رہا تھا۔پھر اس نے ایک کیبن سے پاستا کا پیکٹ نکالا۔

علیزے خاموشی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔روحان اسے کبھی کیوں نہیں کہتا تھا کہ وہ غلطی پر ہے۔ خاموشی سے اس کی بات کیوں مان لیا کرتا تھا۔بے تحاشہ اس کا دل چاہا روحان کو مزید مارے اور اتنا مارے کہ وہ خود اعتراف کر لے کہ اسے علیزے سے محبت ہے۔

"کمرے میں کیا کر رہے تھے؟"

"صبح کیس کی سماعت ہے اسی کے حوالے سے کچھ کام تھا وہی دیکھ رہا تھا۔"

"مجھے بتا بھی تو سکتے تھے۔ میں خوامخواہ پریشان ہو گئی کہ طلاق کے پیپرز تیار کر رہے ہو۔" فریزر سے بون لیس نکالتے ہوئے اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"تم مجھے مارنے کے شرف سے محروم ہو جاتیں اور اگر یہ جاننے کا اتنا ہی شوق تھا کہ میں کیا کر رہا تھا تو کمرے میں آ جاتی۔ میں منع کر کے تو نہیں گیا تھا۔" وہ سنجیدگی سے کہتا پاستا ابالنے کے لیے پانی رکھ رہا تھا۔

"میں معافی نہیں مانگوں گی۔" علیزے نے ایپرن پہن لیا۔ روحان عام سے حلیے میں تھا اور اس کی بات پر محض شانے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"تھپڑوں کے لیے معافی مت مانگو لیکن جب اپنے کہے گئے الفاظ کا احساس ہو تو کبھی بھی آ کر معافی مانگ سکتی ہو۔"

"تم چاہتے ہو میں تم سے معافی مانگوں؟"سبزیوں کا باؤل پکڑے وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں کیونکہ تمہارے الزامات ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں محترمہ!انسان کو مجھ جیسا ڈھیٹ ہونا پڑتا ہے یہ سب سننے کے لیے۔"اس کے ہاتھ سے باؤل لے کر وہ سبزیاں دھونے لگا۔

"نکاح مبارک ہو۔"روحان نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر بگڑے تیوروں سے اسے دیکھا۔وہ خفیف سا مسکرادی۔

"کچھ دیر پہلے والے مناظر کے پیشِ نظر اس وقت تم مجھے طلاق مبارک کہہ رہی ہوتیں۔"

"کچھ بھی بولتے رہتے ہو۔"وہ گڑبڑا کر کہتی کیبن کھول کر مصالحے وغیرہ نکالنے لگی۔

روحان نے مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور سر جھٹک کر پلر سے کھیرے اور گاجریں چھیلنے لگا۔علیزے نے پاستا کا پیکٹ ابلتے پانی میں ڈالا اور فریج سے باقی کے ساسز نکالنے کے بعد گوشت کو مصالحہ لگایا۔

روحان ڈائٹ کانشیس تھا اور اسی لئے اس کے فریج میں ہمیشہ تازہ سامان موجود رہتا۔

"آئی ایم سوری روحان!" لمبی خاموشی کو علیزے نے توڑا۔

روحان کا چلتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا۔ گلے میں آنسو کا گولہ اٹکا پھر اس نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ وہ علیزے کی حرکت پر دکھی تھا لیکن اسے معاف بھی کر چکا تھا۔ اگر ایسے علیزے کا غصہ اترتا ہے تو ایسے سہی لیکن وہ ہر اس لمحے پر لعنت بھیج چکی تھی جس میں وہ روحان سے محبت کرتی رہی تھی۔ کیا وہ اتنا برا ہے؟ اس کا دل دکھی ہوا۔ غصہ حرام کیوں ہوتا ہے آج اس کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

پاستا ابل گیا تو اس نے دو باؤلرز نکال لیے اور ان میں پاستا انڈیلا۔ اس کے بعد روحان نے مشروم کو ابالنے کے لیے رکھ دیا۔ فرائینگ پین میں تیل ڈال کر اس نے گاجروں کو ریڈ چلی فلیک میں پکایا۔

www.novelsclubb.com

علیزے اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔

"ناراض ہو؟" اس کے چہرے پر وہ انگلیوں کے نشانات دیکھ سکتی تھی۔

"یہ حق صرف تمہارا ہے۔"اس نے شانے اچکا کر لاپرواہی سے کہا۔

"زیادہ زور کی لگی ہے؟"وہ ہنسا جیسے اپنا مذاق بن جانے پر خوش ہو رہا ہو۔

گاجریں پکانے کے بعد اس نے دونوں باؤلز میں پاستا کے اوپر ایک سائیڈ پر کر کے ڈالیں اور پھر علیزے کو دیکھا۔دل نے کہا کہ غصے میں انسان کچھ بھی کہہ جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ دل میں نفرت یا بدگمانی کو جگہ دی جائے۔

"کھیرے اور سلاد!"اس نے کہتے ہوئے اپنی جگہ چھوڑ کر فرائینگ پین کے سامنے علیزے کو کھڑا کر دیا اور خود مشروم کو پانی سے نکالنے لگا۔

"ہر بات کے لیے سوری۔"اس نے روحان کی طرح ہی کھیروں کو اور پھر سلاد کے پتوں کو باری باری پکانا تھا۔

"ایک مرتبہ کہہ دیا بہت ہے۔واپس کب جارہی ہو؟"اسے فی الحال علیزے سے ایسا ویسا کچھ نہیں سننا تھا۔

"واپس کبھی نہیں جاؤں گی۔"اس نے قطعیت سے کہا تو روحان چونکا۔

"آیان نے انھیں جیل تو بھیج دیا ہے نا پھر کیا مسئلہ ہے؟"اس نے فریج سے انڈے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پھر باہر آجائیں گے۔کنزہ کو تو ڈیڈ ہی رہا کروادیں گے اور طلال کے بھائی اسے بھی بچالیں گے۔"

"غالباً وہ پاکستان نہیں ہے۔"روحان نے فوراً کہا۔

"رشوت خوری پوری دنیا میں عام ہے روحان۔اگر وہ امریکہ کی جیل میں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں ہر شخص ایمانداری سے کام کرتا ہے۔"

"کونسے قانون کے تحت انھیں جیل ہوئی تھی؟"وہ مصروف سا پوچھ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے انٹرنیشنل لاء ہی نافذ ہوا ہوگا کیونکہ وکٹم ایک فارن اسٹوڈنٹ تھا۔ باقی آیان کو معلوم ہوگا۔" دوسرا فرائینگ پین نکال کر روحان اس پر انڈا فرائی کرنے لگا۔

"مجھے تم دونوں ہی پسند نہیں ہو۔" فرائیڈ ایگ کو پلیٹ میں رکھتے اس نے منہ بسورا۔ وہ دونوں ہمیشہ اسے لاعلم رکھ کر کام کر لیا کرتے تھے۔

"جانتی ہوں۔ تمہیں ہم دونوں سے محبت ہے۔"

"ہونہہ۔ بلی کو خواب میں چھیچھڑے۔" وہ استہزائیہ ہنسا۔

"لو جی ہماری کورین ڈش تیار ہے۔" مشروم کے بعد چکن کو پکایا اور پھر پاستا پر ڈالنے کے بعد آخر میں فرائیڈ ایگ دونوں باؤلز میں رکھ دیے۔

"ہم نے آیان سے دنیا کے بہت سے کھانے بنانا سیکھ لیے ہیں۔" علیزے بھی ہنسی۔

ان دونوں نے مل کر bibimbap بنایا تھا جسے کوریا میں مکس رائس بھی کہا جاتا ہے اور یہ کوریا کی نیشنل ڈش بھی مانی جاتی ہے۔ بہت آسان سی تھی یا شاید آج روحان کو ایسا لگا۔ روحان ڈائٹ کا سختی سے خیال رکھتا تھا اور چاول وہ کھاتا نہیں تھا اس لیے وہ پاستا یا نوڈلز کا استعمال کر لیا کرتا تھا۔

علیزے کھانا باہر سینٹرل ٹیبل پر لگا کر فریش ہونے کا کہہ کر کمرے میں چلی گئی اور وہ دل گرفتگی سے اپنے بال جکڑتا کچن میں آیا اور سنک پر جھک کر اپنے چہرے پر کئی مرتبہ پانی کے چھپاکے مارے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر آگ لگی ہوئی ہے جو وہ کسی صورت علیزے کے سامنے نہیں نکالنا چاہتا تھا۔ ہاں وہ عورت کی عزت کرتا تھا اور علیزے تو پھر اس کی بیوی تھی۔ اس پر غصہ کیسے نکالتا؟ آنکھوں سے پانی رواں ہوا تو آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔ گہرے سانس لے کر اس نے خود کو کمپوز کیا۔ پانی کی بوتل منہ سے لگا کر سارا پانی پیا اور علیزے کے آنے سے پہلے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آئی مسٹ سے تمہیں اور آیان کو شیف ہونا چاہیے۔ بہت مزے کی خوشبو آ رہی ہے۔" علیزے بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

"کاش کہ ایسا ہی ہوا ہوتا۔" وہ بھی ہنسا اور علیزے کو اس کا باؤل اٹھا کر دیا۔

"شکریہ!" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی۔ علیزے کی سائیڈ سے سب ٹھیک ہو چکا تھا لیکن روحان کے چہرہ ابھی تک سرخ تھا۔

*****

"ہاں جی محترمہ۔۔۔ آج کب تک واپس آؤ گی؟" کامن روم میں نور ناشتہ کر رہی تھی جب عاشی نے اس کے سامنے کرسی لگاتے ہوئے استفسار کیا۔ نور نے آئی پیڈ پر سے ایک نظر ہٹا کر اسے دیکھا اور کہا۔

"کل صبح چار بجے تک فری ہو جاؤں گی۔ کوئی مسئلہ ہے؟" اس نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"اوہ خدایا۔۔۔ نور تم مرنا چاہتی ہو کیا؟ اتنی جانفشانی سے کون کام کرتا ہے یار۔ پہلے شام تک آ جایا کرتی تھی پھر رات دیر سے آتی اور اب غضب یہ کہ اگلی صبح واپس آتی ہو۔ میں تو تمہارے والد کو

فون کر کے آج ہی کہہ دوں گی کہ اپنی بیٹی عزیز ہے تو فوراً سے اسے پاکستان بلالیں ورنہ اس کی لاش ہی واپس ملے گی۔"

"صبح صبح تمہاری بکواس سے میرا موڈ خراب ہو رہا ہے۔ جلدی ناشتہ کرو آج مجھے مین کیمپس بھی جانا ہے۔"اس نے لاپرواہی سے کہااور آئی پیڈ پر سلائیڈز آگے کرتی رہی۔

"کل آیان بھی تمہارا پوچھ رہا تھا۔"عاشی نے اسے دیکھتے ہوئے مزے سے کہا۔

"اس میں نیا کیا ہے؟ تم ہر تیسرے دن یہی جھوٹ بولتی ہو۔"

"اف نور بہت بور نگ ہوتی جارہی ہو تم!"عاشی خفا ہوئی۔

"اچھا اس ویکنڈ پلان بناؤ کہیں چلتے ہیں اس سے پہلے تمہیں نور الفجر میسر نہیں!"نور نے ناشتہ مکمل کیااور عاشی سے کہا۔

"سیئول میں تو کہیں نہیں البتہ بوسان وغیرہ کا سوچ رہی ہوں۔ کم از کم دو دن رہ کر آئیں گے۔"

عاشی نے حتمی فیصلہ کیا۔

سیئول تو واقعی وہ ہر دن گھومتی تھیں۔ کبھی اسٹریٹ فوڈ کھانے چلی جاتیں، کبھی کسی ایشین ریسٹورنٹ میں کھانا چیک کرنے جاتیں، کبھی کسی کافی شاپ میں یا شاپنگ مال میں پائی جاتیں۔ شاپنگ مال کی سیر کے لیے انھیں ویکنڈ کا انتظار کرنا پڑتا کیونکہ کوئی بھی اچھا مال ستر فلورز سے کم پر راضی نہیں تھا اور انھیں پورا دن لگانا پڑتا اور ستم یہ کہ عاشی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ پیسے ضائع ہونے سے بچاتی تھی۔ نور تو سخاوت میں حاتم طائی کو پیچھے چھوڑ جایا کرتی تھی لیکن عاشی اسے پیسے استعمال نہیں کرنے دیتی تھی اور اسی وجہ سے نور الفجر کے اکاؤنٹ میں خاطر خواہ رقم موجود رہنے لگی تھی۔ دوسرا اس کی جاب کی وجہ سے بھی کافی پیسے اس کے پاس موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

نور نے اپنی ریسرچ ٹیم کے ساتھ چند ماہ بعد بوسان جانا تھا اس لیے وہ عاشی کے ساتھ بوسان تو نہیں جا سکتی تھی اس کے علاوہ کسی شہر کے بارے میں سوچ سکتی تھی۔

اس ویکنڈ پر وہ مریم کی طبیعت خرابی کی وجہ سے کہیں نہیں جا سکی تھیں۔اس لیے اسی کے گھر رک گئی تھیں۔نور کی ملاقات آیان سے ہو گئی تھی جو کوریا سے واپس جا رہا تھا۔کہاں جا رہا تھا؟ یہ وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ جاننا چاہتی تھی۔کھانے کے بعد اسے ٹائم مل ہی گیا آیان سے بات کرنے کا۔عاشی جن ینگ کے ساتھ کچن میں برتن دھو رہی تھی۔مریم اور مارک صوفے ڈائینگ ٹیبل پر ہی بیٹھے کوئی بات کر رہے تھے۔آیان واک کا کہہ کر اپارٹمنٹ چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا۔وہ بھی ان لوگوں کو ایکسکیوز کر کے اپارٹمنٹ سے باہر آ گئی تھی۔

"آیان!" جاگرز پہنتی وہ اسے آواز لگا رہی تھی۔آیان لفٹ تک نہیں پہنچا تھا پر اس کے بلانے پر حیرت سے پلٹا ضرور تھا۔نور نے جلدی سے اپنے لیسز بند کیے اور اس تک آئی۔

www.novelsclubb.com

"خیریت ہے فجر؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔میں بھی رات کے کھانے کے بعد واک کرتی ہوں۔سوچا تمہارے ساتھ ہی چلی جاؤں۔" لفٹ کے اندر جاتے اس نے بے نیازی سے کہا۔وہ ایک لمحے کو رکا اور اسے غور سے دیکھا۔

وہ جانتا تھا جتنی مصروف اس کی زندگی ہے کھانے کا وقت ہی بمشکل ملتا ہوگا کجا کھانے کے بعد واک کرنا پھر بھی اس نے مسکراتے ہوئے نور کو خوش آمدید کہا۔

"کیسی ہو؟" لفٹ کا دروازہ بند ہوا تو آیان نے گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کر کے اس کی طرف رخ کر کے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔ روحان کے کیس کے بارے میں پوچھنا تھا۔ کافی دنوں سے اسے کال کرنے کا سوچ رہی تھی لیکن کر نہیں پائی۔" وہ اب سرسری سا پوچھ رہی تھی کہ اس کا آیان کے ساتھ آنے کا کوئی خاص مقصد نہیں تھا۔ وہ بس جاننا چاہتی تھی کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور عنایہ کے بارے میں وہ کم سے کم ہی بات کرتے تھے تاکہ کوئی دکھی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"کل خبیب کیس کی فائنل سماعت ہے۔ اب آر یا پار! اس کے بعد بھی دو کیسز ہیں۔ اپنے کچھ قریبی پراسیکیوٹرز سے بات کی ہے انشاءاللہ جلد ہی کیس وائنڈ اپ ہو جائیں گے۔" لفٹ کا دروازہ وا ہوا اور وہ دونوں باہر نکلے۔ سارے میں دن کا سماں تھا اور ہلکی روشنیوں میں بھی وہ فلور جگمگا رہا تھا۔ گلاس

ڈور کھول کر وہ لوگ باہر آ گئے۔ گرمیوں کا موسم تھا لیکن گرمی اس قدر نہیں تھی کہ برداشت سے باہر ہو۔

"اس طرح تو روحان کا بہت وقت برباد ہو گا۔"

"ان مسائل کا حل نکالے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔ روحان کے پاس صرف اس کا نام اور کام ہے جس کی وہ ہر قیمت پر حفاظت کرتا ہے۔ اس کا نام اس طرح گھٹیا کیسز کی نذر ہو ہمیں ہر گز برداشت نہیں ہے اس لیے ہم وہ کر رہے ہیں جو سب کرتے ہیں۔" آیان نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور سب کیا کرتے ہیں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ایک شارٹ کٹ کا استعمال کرتے ہیں اگر کورٹ آپ کے خلاف فیصلہ دینے لگے تو فیصلہ بدل دو لیکن اپنی ساکھ پر آنچ نہ آنے دو۔"

"اور بالفرض آپ اس قابل نہ ہوں کہ فیصلہ بدل سکو تو کیا کرنا چاہیے؟"اس کے قدم سیونگ سو ڈانگ(Seongsu dong)سڑک کی طرف مڑ گئے۔آیان بھی اس کے ہمقدم رہا۔

"پھر لمبے ٹرائل پر چلے جاؤ یا سیٹلمنٹ کروالو۔کم از کم تب تک آپ مجرم نہیں کہلائے جا سکتے جب تک فیصلہ نہیں آجاتا۔"

"اس کا مطلب روحان بے گناہ نہیں ہے؟"وہاں بھی ابھی مکمل رات نہیں ہوئی تھی۔کافی شاپس، چھوٹے ریسٹورنٹ اور دکانیں کھلی ہوئی تھیں۔

"اس کا مطلب روحان کے دشمنوں کی پہنچ اُس سے بہت اوپر ہے۔"آیان نے لاپرواہی سے کہا۔

کبھی کبھی اس کے رویے سے لگتا کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں ہے لیکن اس کا عمل ایسا ہوتا جیسے اس سے بڑا خیر خواہ کوئی نہیں ہے۔اگر انسان کسی مشکل میں پھنس جائے تو بغیر مقابلے کے مدد کے لیے سب سے پہلا نام آیان سکندر کا ہی آتا۔وہ ایسا ہی بیوقوف سمجھا جاتا تھا کہ مدد بھی کر لیتا اور کریڈٹ

تک نہ لیتا لیکن وہ اتنا ہی سمارٹ تھا کہ کریڈٹ کے بدلے وہ کئی کام نکلوالیتا۔روحان اس کا بھائی ضرور تھا لیکن اتنے دور بیٹھ کر وہ کس طرح اس کے کیسز دیکھ رہا تھا نور واقعی امپریس ہوئی تھی۔اگر عنایہ زندہ ہوتی تو وہ یقیناً یہ سن کر حیرت سے غش کھا جاتی۔

"اف پاکستان کا عدالتی نظام!"وہ جھرجھری لے کر رہ گئی۔

"بس یہی پوچھنا تھا؟"آیان ہنسا۔

"نہیں میں تو واک پر آئی تھی۔"اس نے بغیر برا منائے کہا۔

وہاں ایک کافی شاپ کے باہر Hongdae پرفامنس ہو رہی تھی۔آیان بھی اس طرف بڑھ گیا اور ڈانس کرتے لڑکوں کے گروپ کو دیکھنے لگا۔اسے شاید یقین تھا کہ نور بھی یہ دیکھنا چاہے گی اس لیے اسے باقاعدہ ساتھ آنے کا نہیں کہا۔وہ بی ٹی ایس کے گانے "مصنوعی محبت" پر ناچ رہے تھے۔

Hongdae پرفامنسز کوریا میں بہت عام تھیں جس میں چند ٹین ایجر لڑکے لڑکیاں سڑکوں

پر، ریستوران کے باہر یا کسی ہجوم والی سڑک پر ڈانس کرنا شروع کر دیتے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں لوگوں کا رش لگ جاتا اور کئی لوگ پرفامنس میں ان کا ساتھ دیتے۔ کوریا میں یہ ہر دوسرے دن کا شغل تھا اور لوگ بہت انجوائے کرتے تھے۔ وہ سردی گرمی نہیں دیکھتے تھے بس چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے مواقع بنالیا کرتے تھے۔

نور شش و پنج میں مبتلا ہو گئی کہ آیان کے پیچھے وہاں جا کر پرفامنس انجوائے کرے یا آگے بڑھ جائے؟ واپس چلی جائے یا رک کر انتظار کرے؟ اللہ کے لیے گانے سننا ہی چھوڑنا تھا اتنا مشکل کیوں لگ رہا تھا؟ وہ اسپیکر پر گونجنے والی آواز سن سکتی تھی۔ اس کا پسندیدہ گانا بج رہا تھا۔ اف یہ بہت مشکل تھا۔

"ایم سو سوری بٹ اٹس فیک لوو..." وہ اس طرف قدم نہیں بڑھا پائی۔

www.novelsclubb.com

لوگ ویڈیو بھی بنا رہے تھے اور تالیاں بجاتے ہوئے داد بھی دے رہے تھے۔ ماحول دوستانہ تھا، بے تکلفانہ تھا لیکن نور کو مشکل فیصلہ لینا تھا اور اس نے کان بند کرتے ہوئے قدم آگے بڑھا لیے۔ اس نے جلد فیصلہ لے لیا! کبھی نہیں سوچا تھا کہ صرف مریم کے کہنے پر وہ اپنی عزیز ترین

عادت بلکہ ایڈکشن کو چھوڑنے کی کوشش کرے گی۔وہ کے۔پاپ کو چھوڑنے کی کوشش کرے گی اور نورالفجر نے کوشش شروع کر دی تھی۔

آیان نے اسے آگے بڑھتے دیکھا تو حیران ہوا پھر اسے یاد آیا کہ وہ صرف واک پر آئے تھے کوئی پرفامنس انجوائے کرنے نہیں۔اس نے سامنے پڑے ہیٹ میں چندوان ڈالے اور جلدی سے نور کے پیچھے گیا۔

"میان!(سوری)مجھے وہ پسند آیا تو دیکھنے کے لیے رک گیا۔"اس نے وضاحت پیش کی۔

"گھن چانا!(کوئی بات نہیں)"بے اختیار اس کے منہ سے نکل گیا۔وہ کورین نہیں تھے لیکن وہاں رہتے ہوئے کورین زبان بولنے سننے کی عادت سی ہو گئی تھی۔بات سمجھ کر دونوں مسکرائے۔

"ہماری غلطی نہیں ہے۔"نور نے شانے اچکاتے ہوئے کہا.

"میں واپس جا رہا ہوں۔" آیان نے جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے بتایا تھا۔اس کا حلیہ ہمیشہ لاپرواہ ہوتا تھا۔آج بھی وہ میرون جینز اور ڈارک گرے شرٹ پہنے ہوئے تھا۔

سیونگ سوڈانگ کی گلیاں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن وہاں صفائی اس قدر تھی کہ سیئول کا حصّہ نہ ہونے کا گماں ہوتا۔ سیئول اچھا شہر تھا لیکن وہاں صفائی کے معاملے میں کہیں کہیں گڑبڑ نظر آجاتی تھی۔امیروں کے سیئول میں سب پرفیکٹ تھا لیکن عام سیئول کے کئی مسائل تھے اور صفائی نہ ہونا بھی مسئلہ تھا۔

دراصل سیئول ایک بہت آبادی والا شہر ہے جس کی وجہ سے وہاں ہمہ وقت عجیب اقسام کی بدبو پھیلی رہتی ہیں۔لوگ سگریٹ پی کر سڑکوں پر تو نہیں پھینکتے لیکن اسے پبلک مقامات پر پینا نہایت عام ہے۔جگہ جگہ تھوکنا بھی وہاں پر عام سی بات ہے اور کچرے کے ڈبے اگرچہ آسانی کے لیے الگ الگ ہیں لیکن سڑکوں کے اطراف پر وہ کچرے کے بڑے ڈبوں سے باہر گر رہے ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یقیناً یہ مسائل پاکستان میں بہت عام سے ہیں حالانکہ ایسا کوئی بھی مسئلہ پاکستان میں مسئلہ نہیں سمجھا جاتا۔ یہ روٹین ہے! سگریٹ پیو، اگر نہ پینے کا بورڈ لگا ہوا ہے تو کوئی بات نہیں تھوڑا آگے جا کر پی لو۔ کچرے کے ڈبوں کا تو صرف ایلیٹ کلاس میں سسٹم ہو سکتا ہے وہ بھی صرف اتنا کہ کوئی کچرا اٹھانے والا آئے اور لے جائے ورنہ حالت سامنے ہے۔ کوریا جیسے امیر ملک میں یہ لوگوں کے اہم مسائل میں شامل تھا۔ جیسے ہر وقت خوبصورت لگتے رہنا کوریا میں ایک مسئلہ تھا اسی طرح صفائی نہ ہونا بھی بہت بڑا مسئلہ تھا۔

بہر حال ہم سیونگ سو ڈانگ واپس چلتے ہیں۔

"پاکستان؟" نور کا دل کر رہا تھا کہ وہ خود ہی بتا دے کہ کہاں جا رہا ہے لیکن اسے پوچھنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں یہاں سے بہت دور۔" ارد گرد دیکھتے ہوئے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ کئی لوگ آفس سے واپس آ رہے تھے۔ اس کا اندازہ وہ آنے جانے والے لوگوں کے چہروں اور بیگز سے لگا رہے تھے۔ کوریا میں اوور ٹائم لگانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ کچھ ٹین ایجرز اپنی اسکوٹیز کے ساتھ باہر نکلے ہوئے

تھے۔ کئی گھروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ گلی میں مختلف کھانوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اگر وہ کھانا نہ کھا کر آئے ہوتے تو یقیناً کسی ریسٹورنٹ میں رک کر کھانا کھا لیتے۔

"کیا مارس پر جا رہے ہو؟" نور نے اس کی بات کو مذاق سمجھا۔ یہ ماڈرن کوریا میں دیسی سا ماحول لگ رہا تھا۔ محلے والوں کی بے تکلفی، کھلے دروازے چھتوں پر سامنے والے گھر کی عورت سے محو گفتگو دوسری عورت۔ ایسا لگ رہا تھا یہ سب پہلے کہیں دیکھا ہوا ہے۔

"کاش کہ جا سکتا۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور گلی میں فٹبال کھیلتے لڑکے کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ وہ اشارہ سمجھتے ہوئے ابنا فٹبال لیتا ان کی طرف بڑھا۔

"تم پریشان ہو؟" نور نے بھی اس لڑکے کو دیکھا۔ وہ سولہ سترہ کا لگ رہا تھا کیونکہ کوریا کے لڑکے عموماً اپنی عمر سے کم ہی نظر آتے ہیں۔

"بالکل بھی نہیں۔" نرمی سے کہہ کر وہ اس لڑکے کی طرف بڑھ گیا اور فٹبال کھیلنے لگا۔

اشارے سے نور کو بھی دعوت دی لیکن نور نے منع کر دیا۔وہ سائیڈ پر لگے بینچ پر بیٹھ گئی۔سفید کرتا ٹراؤزر پر سلیقے سے نیلے رنگ کا اسٹالر رکھے وہ ان دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھنے لگی۔

اس جگہ عجیب سا سکون تھا جو اس کے اندر اتر رہا تھا۔اس نے لمحے بھر کو آنکھیں بند کیں اور ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

اقبال عالم مریم کے گھر میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ آیان کے ساتھ اپارٹمنٹ میں داخل ہوتی ہے۔

سب جانے پہچانے چہروں پر بے یقینی۔

عمیر کا نور کی طرف بڑھتا جارحانہ انداز۔

عمر اور عینی کی آنکھوں میں بے یقینی۔

وہ یکدم بینچ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔آوازیں پھر سے آنے لگیں۔سب نارمل ہونے لگا۔

"ہیونگ (بھائی)! ابّا (والد) کو کچھ ہو گیا ہے۔ پلیز ہاسپٹل لے کر جائیں۔ کچھ کریں۔" روتی ہوئی آواز اور زبان اسے شناسا لگی۔ وہ خواب سے باہر نکلی اور آواز کی سمت دیکھا۔ دس بارہ سالہ لڑکی فٹبال کھیلتے لڑکے کو دور سے آوازیں دے رہی تھی۔ نور الفجر نے دماغ جھٹکا اور سرعت سے اس کی طرف بڑھی۔ آیان اور وہ لڑکا بھی اس طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"کہاں ہیں تمہارے ابّا؟ مجھے جلدی ان کے پاس لے چلو۔ میں ڈاکٹر ہوں۔" وہ اس کے سامنے جھکے ہوئے جلدی سے کہہ رہی تھی۔ وہ بچی اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر بھاگتی سیونگ سوڈانگ کی گلیوں میں گم ہونے لگی۔ نور بھی اس کے پیچھے بھاگتی گئی۔ آیان اور وہ لڑکا بھی نور کی تقلید میں بھاگے۔ متعلقہ گھر پہنچنے تک انھیں کچھ ہی منٹ لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آیان میری مدد کرو۔" نور نے کچن میں گرے آدمی کو دیکھا اور پھر آیان کی مدد سے اسے سیدھا کیا۔ اس کی نبض چیک کی جو کہ نہ چلنے کے برابر تھی۔ اگلے لمحے ہی نور کو اس شخص کی حالت کی وجہ معلوم ہوئی۔

"ایمبولینس کو کال کرو۔ہری اپ۔۔۔"بے ہوش لیٹے شخص کی شرٹ کے بٹن کھولتے وہ آیان سے کہہ رہی تھی۔اسے بھی نور کی ہدایات پر عمل کرنا پڑا۔

وہ مریض کو سی پی آر دینے لگی۔ہارٹ اٹیک کے بعد سی پی آر ہی ابتدائی طبّی مدد ہوتا ہے جس سے کم از کم مریض کو ہاسپٹل پہنچنے سے پہلے مرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔اگلے چند ہی منٹوں میں ایمبولینس اس گھر کے باہر تھی اور نورالفجر اب ایک پروفیشنل ڈاکٹر بن گئی تھی۔جب ایک ڈاکٹر سرجن بن جاتا ہے تو اس کے لیے زندگی کا کوئی کام مشکل نہیں رہتا۔آیان شاید ان بچوں کے ساتھ رک گیا تھا یا وہ بھی ہاسپٹل آرہا تھا لیکن نورالفجر کی ساری حساسیات اس مریض کو بچانے کی تگ ودو میں صرف ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل پہنچنے تک وہ نہایت بہادری سے اس مریض کو بچانے کے جتن کرتی رہی۔کارڈیالوجی ہاسپٹل آکر اور پھر ساری معلومات ڈاکٹر کو دینے تک وہ ایک پروفیشنل ڈاکٹر ہی بنی رہی تھی۔آپریشن تھیٹر کا

دروازہ بند ہوا تو اس کے چہرے پر ایک زخمی سا تاثر ابھرا۔ وہ وہیں شیشے کے دروازے کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی اور اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا۔

"سی پی آر دو عمر پلیز۔۔۔پہلے بابا کو سی پی آر دو۔" وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔

"فار گاڈ سیک نور! آسان زبان میں بتاؤ کیا کرنا ہے۔" نور نے عمر کی مدد سے اقبال عالم کو زمین پر لٹایا تھا۔ اس نے خود کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے اور اس وقت تو اس نے صرف پری میڈیکل کی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔

"دیکھو۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر سینے کے درمیان تھوڑا بائیں سائیڈ پر پانچ سینٹی میٹر پریس کرو۔۔۔" عمر اس کی ہدایت پر جلدی سے عمل کرنے لگا۔ اقبال عالم کے جسم میں حرکت نہیں ہوئی اور وہ سب جلدی سے انھیں ہاسپٹل لے گئے۔

منظر تبدیل ہوا۔ عمیر اس کے سر پر کھڑا کہہ رہا تھا۔

"کبھی کبھی رشتوں کو بچانے کے لیے جھوٹ بھی بول دینا چاہیے۔ بابا ہم پر اندھا اعتماد کرتے ہیں برداشت نہیں کر پائے۔ تم ان سے سوری کر لینا اور آئندہ دھیان رکھنا۔ بابا ہمارا واحد سہارا ہیں نور اس دنیا میں، اگر کسی کے بارے میں سوچنا ہے تو وہ صرف بابا ہیں۔ ہر خواہش کو بابا کے پیچھے چھوڑ دینا۔ بابا کو کبھی تکلیف مت دینا۔" اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔ وہ کہاں تھی اور آج کہاں پہنچ گئی تھی۔ اس نے اتنا لمبا سفر طے کر لیا تھا اور وہ دماغی طور پر اسی ٹھنڈے فرش پر موجود تھی جب اس کا باپ آئی سی یو میں تھا۔

"پانی!" آیان کی آواز پر وہ چونک گئی۔ سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر دیکھتی رہ گئی۔ آنسو گالوں پر بہنے لگے۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ اس شخص سے کبھی نفرت کر سکے گی؟ جواب دل نے دیا تھا، نہیں! لیکن اسے آیان سے محبت بھی تو نہیں کرنی چاہیے۔ اسے خود کو یہیں روک دینا چاہیے۔ وہ اپنے باپ کے لیے ہر خواہش کو چھوڑ

سکتی ہے۔اپنی محبت کو صرف اپنے باپ کی خاطر دل کے کسی کونے میں چھپادے گی۔وہ کبھی آیان سکندر کو نہیں بتائے گی کہ نورالفجر اس سے محبت کرنے لگی ہے۔

"فجر تم ٹھیک ہو؟"وہ فکر مندی سے کہتااس کے ساتھ بیٹھ گیا۔وہ فوراًہوش میں آئی اور کھڑی ہو گئی۔

"میں ٹھیک ہوں آیان۔تم گھر جاؤ۔میں رات یہیں رکوں گی جب تک اس مریض کو ہوش نہیں آجاتا۔"اس نے آیان کو دیکھے بغیر جواب دیا۔وہ بھی اس کا رویہ سمجھنے کی کوشش میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ ڈاکٹرز اتنے سیلف لیس کیوں ہوتے ہیں؟"نور کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔اس نے آیان کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لی اور جا کر ویٹنگ ایریا میں بیٹھ کر سارا پانی پی کر خود کو نارمل کیا۔

"میں صرف اس قابل بننا چاہتی ہوں کہ میرے سامنے کوئی مریض ہو اور میں اس کی زندگی بچا سکوں۔شاید ہر ڈاکٹر ایسا ہی چاہتا ہے۔ہم زندگیاں بچانے کے لیے ہی بنے ہیں۔"

"اوکے۔کیاہر مریض کو بچانے کے بعد ایسے ہی روتی ہو؟"وہ بھی سادگی سے پوچھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں نہیں روئی۔بس آج سی پی آر دیتے ہوئے مجھے کچھ یاد آگیااور اسی لیے ایموشنل ہو گئی۔ورنہ ڈاکٹر اور رونا۔۔۔دور دور تک چانس نہیں ہے جناب!"آخر میں وہ ہنس دی۔

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو۔"آیان نے اسے ایک نظر دیکھ کر گردن سیدھی کر لی۔نور کی ہنسی فوراً سمٹی۔

"ویل!تم چلے جاؤ۔میں جب فری ہو جاؤں گی تو ڈورم چلی جاؤں گی اور عاشی سے کہنا میرا فون وغیرہ ساتھ لے جائے۔"اب وہ سنجیدگی سے بولی۔

"میں بھی یہیں ہوں۔مریض کے گارڈین میں میرا ہی نام لکھا ہوا ہے اور میرا یہاں ہونا ضروری ہے۔"اس نے نرمی سے جواز پیش کیا۔وہ آدھی رات کو اسے ہسپتال میں کسی غیر کے لیے اکیلا چھوڑ جائے تو تف ہے اس پر!

"اور وہ بچے؟"

"انھیں گھر پر ہی چھوڑ کر آیا ہوں۔اس لڑکے کے لیے چھوٹی بہن کو گھر چھوڑنا ممکن نہیں تھا اسی لیے میں آگیا اس کا بڑا بھائی بن کر۔" وہ مسکرایا۔

"آیان سکندر جیسے لوگ سیلف لیس کیوں ہوتے ہیں؟" وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔وہ خفیف سا مسکرایا۔

"کیونکہ آیان سکندر کی زندگی کا مقصد ہی دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔" اس نے سوچا۔

"سیلف لیس کہاں؟ بس تمہیں ایمپریس کرنا چاہ رہا تھا۔کیا تم مجھ سے ایمپریس ہوئیں؟" وہ ہنسی دبائے پوچھ رہا تھا۔نور نے ہنس کر اسے ایڈیٹ کہا۔وہ کہاں لڑکوں سے ایمپریس ہوتی تھی۔ہاں آیان سکندر کی ایثار مندی کی فین ضرور بن رہی تھی۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"اس نے پھر پوچھا کیونکہ اس لڑکے کے ساتھ کھیلنے سے پہلے بھی وہ یہی بات جاننا چاہ رہی تھی۔

"سات سمندر پار!"اس نے بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے ہاتھ سے جہاز فلائی کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا کہا تو نور بھی ہنس دی۔وہ نہیں بتانا چاہ رہا تھا اسی لیے نور نے بھی مزید نہیں کریدا۔

وہ دونوں خاموشی سے وہاں بیٹھے رہے یہاں تک کہ رات گہری ہو گئی اور آہستہ آہستہ سر کنے لگی۔

نور نیند میں جھولنے لگی۔

ناجانے کس وقت ڈاکٹر باہر آئے اور آپریشن کامیاب ہونے کے بابت بتایا۔آپریشن کی اجازت آیان نے دی تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح تک وہ انھیں روم میں شفٹ کروا چکے تھے اور آیان نے ان بچوں کو بھی بلا لیا تھا۔اس مرتبہ وہ کسی بڑی عمر کی عورت کے ساتھ آئے تھے جو کہ ان کی رشتہ دار تھی۔بل انہوں نے ہی بھرا بلکہ یہ

کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ بل آیان نے بھرا۔ مریض کا سارا حساب کتاب کلئیر کر کے وہ دونوں وہاں سے واپس آ گئے۔

نو بجے کے قریب آیان اسے ٹیکسی سے ڈورم چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ نور نے اس کے ساتھ ٹیکسی شیئر کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی تھی۔ ساری رات وہی اس کے ساتھ اس ویٹنگ ایریا میں بیٹھا خوار ہوتا رہا تھا۔

اس کی شفٹ ایک بجے شروع ہونی تھی اور اس سے پہلے ایک کلاس بھی تھی اور فی الحال وہ اس قابل نہیں تھی کہ کلاس لینے چلی جاتی۔ اس کا فون کمرے سے ہی مل گیا۔ ڈاکٹر مائیکل کا نمبر نکال کر بیل دی۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو مس ینگ ٹیلنٹ!"

"ہیلو مسٹر آسٹریلیا! مجھے ایک مدد درکار ہے۔"

"حکم کریں جناب۔آپ کی طرف سے توکب کا مدد مانگنے کا منتظر تھا۔"

"دراصل میں آج کسی وجہ سے کلاس نہیں لے سکوں گی۔آپ میری ڈیوٹی کے ٹائم ہاسپٹل تشریف لا سکتے ہیں مجھے سمجھانے کے لیے؟"

"میں کوئی پرسنل فیور کی توقع کر رہا تھا۔کبھی تو پڑھائی سے باہر نکل جایا کرو لڑکی۔"ڈاکٹر مائیکل نے تاسف سے کہا۔

"آپ میرے سب سے اچھے کلاس فیلو ہیں۔گڈ بائے مجھے نیند آ رہی ہے۔"اس نے کہہ کر جھٹ سے رابطہ منقطع کیا اور دوسری طرف ڈاکٹر مائیکل کچھ کہتے کہتے رک گئے۔

ڈاکٹر مائیکل چالیس سالہ ایک اچھے انسان تھے جو آسٹریلیا سے ایس این یو میں پی ایچ ڈی کرنے آئے تھے۔اپنے بیچ میں سب ہی نورالفجر کو ینگ ٹیلنٹ کہتے تھے کیونکہ وہ عمر میں چھوٹی تو تھی ساتھ ہی ساتھ اپنی شکل اور عادات کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی چھوٹی لگتی تھی۔

اس نے جلد سے خواب ناک ماحول بنایا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

"آیان سکندر جیسے لوگ سیلف لیس کیوں ہوتے ہیں؟"

"سیلف لیس کہاں؟ بس تمہیں ایمپریس کرنا چاہ رہا تھا۔ کیا تم مجھ سے ایمپریس ہوئیں؟"

"پاگل!" وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔

****

دفاع کی کرسیاں آج کھچا کھچ بڑھی ہوئی تھیں۔ روحان سکندر پر سکون سا بیٹھا ہوا تھا لیکن علیزے بہت پریشان سی تھی۔ احمر اور تبریز نے بھی اسے حوصلہ دیا کہ کیس کا فیصلہ ان کے حق میں آئے گا لیکن اسے تسلی نہیں ہو رہی تھی۔ آیان بھی کال پر تھا اور علیزے اس سے بحث کر رہی تھی۔

"تم نے وعدہ کیا تھا کہ آج روحان اس کیس سے باعزت بری ہو گا۔"

"جج کو فیصلہ تو سنانے دو علیزے۔"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"تو روحان کے ساتھ کیوں آئی؟ گھر بیٹھ کر کوئی نماز تسبیح وغیرہ پڑھتیں۔" وہ بیزاری سے بولا۔

"چپ کرو آیان۔ میں پریشان ہوں۔"

"نظر تو نہیں آ رہی اور رات کے رات جناب سے دوستی بھی ہو گئی اور مجھے بتانے کی زحمت بھی گوارہ نہیں کی۔"

"یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے۔"

"اف علیزے پاگل کر دیتی ہو یار۔ نا جانے سی ای او صاحب کیسے گزارہ کرتے ہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولا تو علیزے ہنسی۔

www.novelsclubb.com

جج آ گیا اور سب تعظیماً کھڑے ہوئے۔ معمول کی کاروائی کے بعد جلد ہی فیصلہ سنایا گیا اور روحان کو باعزت بری قرار دیا گیا۔

کچھ دیر بعد کمرۂ عدالت سے باہر آتے ہوئے روحان سنجیدگی سے احمر اور تبریز کو دیکھ رہا تھا۔

"اتنی آسانی سے فیصلہ میرے حق میں کیسے آسکتا ہے؟"علیزے سمیت ان دونوں نے حیرت سے روحان کو دیکھا۔

"جس آسانی سے جھوٹا الزام لگا تھا اسی آسانی سے ہم نے سچ ثابت کر دیا جس کی وجہ سے کیس ختم۔ سمجھو رات گئی بات گئی۔"احمر نے شانے اچکا کر لاپرواہی سے کہا۔روحان نے ایک نظر علیزے کو دیکھا اور پھر ان دونوں کو گریبان سے تھام کر قریبی دیوار سے لگایا۔

"کیا کچھ کر رہے ہو میری بیٹھ پیچھے؟"روحان نے سختی سے استفسار کیا۔

"روحان کیا کر رہے ہو تم؟"علیزے فوراً آگے آئی اور احمر کا گریبان چھڑوانا چاہا۔

"کیا تم کچھ جانتی ہو؟"اب وہ سرد مہری سے علیزے سے پوچھ رہا تھا۔

"فار گاڈ سیک انھیں چھوڑو۔"اس نے روحان کو پیچھے کیا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کہا بھی تھا اسے سب بتا دو۔" وہ خفگی سے بولی تو وہ دونوں ہنسنے لگے۔

"سوری ٹو سے علیزے! اس الو کے پٹھے کو دو نمبری کرنا نہیں آتا اس لیے ہم نے اسے بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔" تبریز بھی لاپرواہ انداز میں بولا۔ روحان کی رگیں تن گئیں اور وہ آگے بڑھ گیا۔

"اچھا چلو کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ وہ ناراض ہو گیا ہے۔" علیزے بھی وہاں تماشا نہیں چاہتی تھی۔ وہ تینوں بھی آگے پیچھے چلتے اس تک آئے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ علیزے پیسنجر سیٹ پر اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

"علیزے تم اُن لوگوں کے ساتھ چلی جاؤ۔ مجھے کچھ کام ہے۔"

www.novelsclubb.com

"نکاح تم سے کیا ہوا ہے اُن لوگوں سے نہیں۔اگر تم غصہ نہ کرو تو ہم تمہیں ساری بات بتا سکتے ہیں۔"اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھ کر وہ کچھ نہ بولا تو علیزے کو حوصلہ ہوا اور اس نے باقی دو کو بھی کار میں آنے کا اشارہ کیا۔

"اب کوئی بات بھی مت چھپانا۔"وہ سرد مہری سے بولا۔

"لالے سچ بالکل پکے والا سچ تو یہ ہے کہ تمہارے لیے ہمارا کیا گیا کوئی بھی کام آیان کی ڈیکٹیشن (حکم نامہ) کے بغیر نہیں ہوتا۔وہ تمہارے لیے فکر مند تھا اس لیے پہلے اس نے ہمیں ایف آئی آر کروانے والوں کو دھمکانے کا کہا اور پھر جھوٹے گواہان کو اغواء کرنے کا کہا۔آخر میں ہم نے مخالفین کے پراسیکیوٹر کے بیٹے کو ثانیہ کے گھر رکھ کر اسے وارننگ دی کہ ہم اسے قتل کر دیں گے۔"روحان کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔اسے لگا دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔"بس اس کے پاس ثبوتوں کی کمی ہو گئی اور کیس ہم جیت گئے۔اولاد سے بڑھ کر تو کچھ نہیں ہوتا نا!"احمر نے ڈھیٹ پن کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس سب کے بعد بھی میں باعزت بری نہ ہوتا پھر کیا کرتے تم لوگ؟"

"جج خریدنا بھی مشکل نہ تھا۔اس کی بیٹی پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔"تبریز نے جیسے آگ پر مزید پیٹرول ڈالا تھا۔

"اور کوئی بکواس رہ گئی ہو؟"وہ انھیں شوٹ کر دینا چاہتا تھا۔

"فی الحال تو نہیں مگر تمہیں اگلے کیس میں بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے بھائی۔"احمر ڈھٹائی سے بولا۔

"تم دونوں جا سکتے ہو۔"دائیں ہاتھ سے سر دباتے ہوئے وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

"ہمارے لائق اور کوئی کام؟"گاڑی کا دروازہ کھول کر اترنے سے پہلے تبریز نے پوچھا۔

"دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔"اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی اور وہ دونوں ہنستے ہوئے خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گئے۔

"جو حکم سرکار!"

"اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے روحان کہ تم ایسے ناراض ہو جاؤ۔"علیزے نے اس کا سخت رویہ دیکھ کر کہا۔روحان نے کار آگے بڑھا دی۔

"سیریسلی یہ بڑی بات نہیں ہے علیزے؟ہاں تمہارے لیے نہیں ہو گی لیکن میرے ایمان کا مسئلہ ہے۔میں بے گناہ تھا یار! میں بے گناہ ہوں پھر بھی مجھے اس کیس سے نکلنے کے لیے منافقت کا سہارا لینا پڑا۔ایک جرنلسٹ کا قتل ہوا ہے اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔میڈیا شروع سے آخر تک اس کیس کو فالو کرتا رہا ہے۔عام زبان میں یہ ہائی پروفائل کیس بن گیا تھا جسے ہمارے لاء(قانون) کے کالجز میں زیرِ بحث لایا جانا ہے۔کیا اب پروفیسرز بچوں کو یہ بتائیں گے کہ روحان سکندر کے دوستوں نے چور راستوں سے اسے بچایا ہے؟کیا روحان اس قدر ڈرپوک تھا کہ مردوں کی طرح مقابلہ نہ کر سکا؟میں یہ کیس جیت ہی جاتا کیونکہ سب جانتے تھے کہ میں اس قسم کا انسان نہیں ہوں لیکن تم لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ روحان میں ہمت نہیں ہے۔کل کو یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس کیس

www.novelsclubb.com

کا فیصلہ ایسے تبدیل کروایا گیا ہے تو نام روحان سکندر کا خراب ہو گا۔ کونسے دوست کیسے دوست تب کوئی بھی نہیں ہو گا میرے ساتھ۔"

"بس بھی کر دو روحان۔۔۔ تمہارا غصہ انتہائی خطرناک ہے اور تم غصّے میں بہت غلط باتیں کہہ جاتے ہو۔ تم سب لوگوں کو اپنی طرح دیکھنا چاہتے ہو جو کہ ممکن نہیں ہے۔ اس دنیا کے لوگ مسائل میں الجھے ہوئے ڈیپریس لوگ ہیں، تمام لوگوں کا توکل اتنا مضبوط نہیں ہے کہ وہ تمہاری طرح کرائسز میں ہونے کے باوجود یقین رکھیں کہ اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔ آیان اور باقی سب نے جو بھی کیا وہ تمہارے لیے کیا۔ ہم مانتے ہیں کہ سب غلط طریقے سے ہوا لیکن اس سے تمہارا وقت برباد ہونے سے بچ گیا۔ تم کب تک کورٹ میں اس کیس کی سماعتوں کے لیے جاتے رہتے؟ شاید ایک سال یا دس سال۔۔ تب تک تمہارے فینز، دوست، کولیگز سب تمہیں ہی مجرم سمجھتے رہتے۔ اس دنیا میں ہر انسان کے پاس ہر کام کو کرنے کی کوئی وجہ ہوتی ہے اور تمہیں معلوم ہے ہمارے دوستوں کی

www.novelsclubb.com

intention(نیت)غلط نہیں تھی لہذا انھیں سمجھو۔تم الٹا یوں ناراض ہو رہے ہو۔"علیزے نے اسے سمجھانے کو سختی سے کہا۔

"آف کارس میرے دوستوں کی نیت غلط نہیں تھی لیکن فی الوقت تمہاری کوئی دلیل بھی مجھے مطمئن نہیں کر سکتی کیونکہ تم لوگوں نے غلط کیا ہے اور غلط طریقے سے کیا ہے جو کہ مجھے بالکل پسند نہیں آیا۔جسٹ ایڈمٹ اٹ!"

"معلوم ہے روحان پر سب کو تمہاری فکر تھی۔"

"اور اب امید رکھوں گا کوئی بھی میرے کیسز کے سلسلے میں میرے لیے فکر مند نہ ہو ورنہ معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔"اس نے کار کو اپنے اپارٹمنٹ کی بلڈنگ کے باہر روکا۔

www.novelsclubb.com

"انتہائی خود غرض انسان ہوں۔"وہ غصے سے بولی۔کب سے سمجھا رہی تھی اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ!

"تم کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔"

"تم ہم جیسے اچھے لوگوں کو ڈیزرو ہی نہیں کرتے روحان سکندر۔"

"تمہیں غصہ اس بات کا آرہا ہے کہ میں تمہیں اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر کیوں جارہا ہوں۔" وہ سیٹ کی بیک کے ساتھ ٹیک لگا کر ریلیکس انداز میں بیٹھ گیا۔

"اب تم مجھے طعنے دیا کرو گے کہ میں لڑاکا ہوں اور لڑائی کے موقع ڈھونڈتی ہوں؟" وہ گویا آپے سے باہر ہوئی۔

"لڑائی کا موقع تو خیر میرا پیدا کردہ ہے۔ تم سناؤ ساتھ چلو گی؟"

"یہاں اکیلے چھوڑ کر دکھاؤ۔" وہ للکارنے والے انداز میں بولی۔ روحان نے ہنستے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

*****

اکتوبر کے شروع کے دن تھے جب ان پانچوں نے پرپل آئی لینڈ جانے کا فیصلہ کیا۔ ویکنڈ گزار کر اگلی صبح واپس آنے کا پلان بنا تھا لیکن نور نے مریم کو بھی ساتھ لے جانے کا کہا جس پر کسی نے کوئی خاص مخالفت نہیں کی۔ جمعہ کی شام کو وہ سب اپنے سامان کے ساتھ انچن ائیر پورٹ پر پہنچیں تھیں کیونکہ سفر ٹرین کے ذریعے کرنا تھا اور انڈر گراؤنڈ ٹرینز کی سروس وہاں بہترین تھی بس مسئلہ یہ تھا کہ انھیں رات سونے کے لیے جگہ نہیں ملنی تھی۔ کے ٹی ایکس (کورین ٹرین ایکسپریس) کے ذریعے انھوں نے سفر کرنا تھا جو انھیں ماکپو اسٹیشن تک پہنچاتی اور وہاں سے ایک بس انھیں انجوا میون لے کر جاتی اور پھر وہاں سے آگے پرپل آئی لینڈ کی مخصوص بس انھیں متعلقہ جگہ پر پہنچا دیتی۔ اسٹیشن پہنچنے کے بعد انھیں معلوم ہوا کہ سامنے لڑکوں والے ڈورم میں سے بھی چار پانچ لڑکے ان کے ساتھ جا رہے ہیں۔ نور کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اتفاق تھا یا انھیں بھی ساتھ چلنے کا دعوت نامہ ملا تھا پر ظاہر ہے وہ انھیں ساتھ چلنے سے منع نہیں کر سکتی تھی سو ایک سیٹ پر مریم کے ساتھ بیٹھ گئی کیونکہ مریم کی

www.novelsclubb.com

کمپنی میں اسے ہمیشہ سے فائدہ ہی ہوا تھا۔اس کے دوسری طرف عاشی تھی جوان لڑکوں میں سے کسی سے بات کر رہی تھی۔ باقی تین بھی مصروف تھیں۔

مریم نے اپنے بیگ سے چھوٹا قرآن نکالا اور وہ اسے پڑھنے لگی۔نور نے ایک نظر عاشی کو دیکھا جو زور و شور سے سلینا اور ہیکاری کے ساتھ ساتھ ان لڑکوں کے ساتھ بھی باتوں میں مشغول تھی۔ ہاجنگ ہیڈ فونز چڑھائے گانے سنتے ہوئے لیپ ٹاپ پر کام بھی کر رہی تھی۔وہ بہت محنتی تھی یا وقت کا ضیاع اسے قبول نہیں تھا۔نور نے بھی ہیڈ فون نکالے اور اسے ٹرین کے وائی فائی سسٹم سے کنیکٹ کرنے کے بعد کسی قاری کی تلاوت نکالی اور وہ سننے لگی۔ سنتے سنتے اس کا سر مریم کے کندھے پر ڈھلک گیا اور وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔پندرہ گھنٹوں کا سفر تھا اور وہ اس آئی لینڈ پر صبح سے پہلے نہیں پہنچنے والے تھے اس لیے نیند آجانا بھی غنیمت تھا۔ باقی سب نے تو سارا راستہ گپیں ہانکتے گزارا تھا لیکن نور الفجر جو آج کل کبھی کبھی نیند لیتی تھی وہ ایک ہموار سفر میں سوتے جاگتے اور تصویروں بناتی آئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ پرپل آئی لینڈ پہنچنے کے بعد بھی فریش رہتی۔

www.novelsclubb.com

2015 میں جیولا کے لوگوں نے بنول (Banwol) اور باکجی (Bakji) آئی لینڈ میں جدیدیت لانے کا فیصلہ کیا اور وہاں پر پل پراجیکٹ شروع کیا۔ بنول آئی لینڈ کو ہی پر پل آئی لینڈ کہا جاتا ہے جو کوریا کے جنوب مغربی ساحل پر واقع ہے ایک چھوٹا اور کم آبادی والا جزیرہ ہے۔ اس کی انفرادیت میں وہاں کے کسان طبقے کا اہم کردار ہے۔ پر پل پراجیکٹ شروع کرنے کا مقصد اس بے جان آئی لینڈ کو نئی زندگی بخشنا اور سیاحوں کو اس جانب راغب کرنا تھا جس میں مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ کورین گورنمنٹ نے بھی مدد کی۔ اس پراجیکٹ کے تحت سارے آئی لینڈ کو جامنی کر دیا گیا تھا اور اس کی ایک بڑی وجہ بنول کے مقامی پھول کمپنولا تھا جو عموماً جامنی اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ ہر چیز کو ایک سے رنگ میں منتقل کرنا گو کہ آسان نہ ہوتا اگر مقامی لوگ مدد نہ کرتے۔ اس آئی لینڈ کا ہر گھر، دکان، پل، سٹور، سائیکلیں، گاڑیاں، ریستوران، کھانے غرض ہر چیز جامنی رنگ کی کر دی گئی۔ کھیتوں میں جامنی کمپنولا کو خاصی اہمیت دی جانے لگی اور کسانوں نے ان مخصوص

www.novelsclubb.com

پھولوں کی طرف توجہ دینا شروع کی۔ پھر ایک وقت آیا کہ یہ جگہ پرپل آئی لینڈ کے نام سے مشہور ہو گئی۔

سیاح اور کوریا کے باشندے اس جگہ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ سیاحوں کے لیے یقیناً یہ جگہ بھی باقی ٹورسٹ سپاٹ کی طرح ہو گی لیکن کوریا خاص طور پر سیئول کے لوگوں کے لیے یہ جگہ ایک ریفریشمنٹ کی طرح ہے۔ لوگ دو دن کا پلان بنا کر آتے اور دس دن تک رک جاتے کیونکہ یہ جگہ بہت پر سکون تھی، شہری زندگی سے دور ایک خوبصورت گاؤں جہاں نہ گاڑیوں کا شور ہو اور نہ بھاگتی ہوئی زندگی ہو۔ قدرت آپ کے قریب ہو اور آپ ہوں۔ پورے آئی لینڈ کو اکیلے گھومنا ہو یا اس کے پہاڑوں پر چڑھنا ہو ہر چیز کا خود میں مزہ تھا۔

www.novelsclubb.com

صبح کے کسی وقت وہ سب انجوا کے گاؤں پہنچیں تھیں۔ نور کا دل تھا وہاں کچھ کھا لیا جائے لیکن باقی سب تھکے ہوئے تھے اور ان کا ارادہ بنول آئی لینڈ پر جا کر ہی کچھ کھانے کا تھا۔ نور نے زیادہ شور نہیں مچایا کیونکہ اس آئی لینڈ پر بھی سی فوڈ ہی نور کا منتظر تھا۔ اسے تو ہر جگہ جا کر ہی مزہ آنا تھا کیونکہ وہ

باقیوں کی نسبت فریش تھی۔وہاں رہنے کا مسئلہ نہیں تھا کیونکہ وہاں ہوٹل موجود تھے۔پرپل آئی لینڈ کے اندر مفت میں نہیں جایا جاتا اور یہ انھیں وہاں پہنچنے پر ہاجنگ نے بتایا کہ تین ہزار وان میں اینٹری کروانی پڑے گی۔

"پر میں تو اتنے پیسے ساتھ نہیں لائی۔"عاشی عادت سے مجبور غریبی کا رونا رونے لگی۔

"جھوٹ مت بولو۔میں نے صبح تمہیں بینک سے ستر ہزار وان نکالتے ہوئے دیکھا تھا۔"نور نے کیمرہ سیٹ کرتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔

"میں مفت میں اندر جانا چاہتی ہوں۔"عاشی بضد ہوئی۔وہ جامنی برج پر موجود تھیں۔

"تمہیں کہا تو تھا کچھ جامنی پہن کر آؤ گی تو مفت اینٹری ہو جائے گی۔اُس وقت تو بڑا سر ہلا ہلا کر کہہ رہی تھی گھومنے جا رہی ہوں بی ٹی ایس کے کانسرٹ پر نہیں جو پرپل پرپل ہو کر جاؤں۔"نور نے اس

کی نقل اتاری۔ہاجنگ ہنستے ہوئے مریم کے ساتھ آگے بڑھ گئی کہ عاشی کو نورالفجر ہی سیدھا کر سکتی تھی۔

"اچھانا!ابھی تو کچھ کرو۔"عاشی منت پر اتر آئی۔

"اوکے جا گرز اتارو۔"نور نے کچھ سوچ کر اپنے جوتے اتارے اور پھر گلے میں ڈالا جامنی مفلر بھی عاشی کی جانب بڑھایا۔

"نور تم سے اچھا کوئی نہیں!"عاشی نے چہچہاتے ہوئے اس سے مفلر اور جوتے لے لیے۔

باقی سب آگے بڑھ گئے تھے لیکن دو لڑکے ابھی بھی پیچھے ہی موجود تھے جو نا جانے ان کا انتظار کر رہے تھے یا کسی اور کا اور وہ دونوں وہاں برج پر ہی بیٹھ کر جا گرز پہننے لگیں۔نور اور عاشی کو ایک ہی نمبر کے جوتے آجاتے تھے اس لیے زیادہ مسئلہ بھی نہیں ہوا۔

"ہائے عاشی! اپنی دوست سے کہو سر پر رکھا کپڑا ہمیں دے۔ ہم بھی فری اینٹری کروانا چاہتے ہیں۔" وہ لڑکے یقیناً ان سے ہی مخاطب ہونے کے انتظار میں وہاں کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک کے کہنے پر نور کے ماتھے پر شکنیں واضح ہوئیں۔ عاشی کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ نور کو ہاتھ جھاڑ کر اٹھتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔ پھر اس نے تصور میں یہ بھی دیکھا کہ نور نے کہنے والے کے چہرے پر دو تھپڑ رسید کیے ہیں۔ ہاں دو تھپڑ! فوراً اپنی سوچ پر لاحول پڑھتی نور سے پہلے وہ غصے سے بولی۔

"جب معلوم تھا یہاں فری اینٹری نہیں ہوتی تو کوئی حل نکال کر آتے۔ میری دوست ہر ایرے غیرے کو اپنا ذاتی سامان نہیں دیتی۔ اب جاؤ یہاں سے!" عاشی نے انھیں آگے کی طرف اشارہ کیا۔

"ہم نے صرف مدد مانگی ہے۔ غریبوں کی مدد کرنا ہر انسان کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔" نور نے غور سے ان غریبوں کو دیکھا۔ حال تو اچھا بھلا تھا پر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔ اس نے خاموشی سے اپنے بیک پیک سے چھوٹا کلچ نکالا اور اس میں سے چھ ہزار وان نکال کر اس لڑکے کی جانب بڑھائے۔ وہ حیرت زدہ رہ گئے لیکن ان سے پہلے کہ وہ پیسے تھام لیتے عاشی نے پیسے جھپٹ لیے۔

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ وہ بس ہمیں چھیڑنے آئے ہیں اور تم پاکستانی ایلون ماسک کی بیٹی چلی اپنی سلطنت ان پر وارنے۔ یہ لمبا والا تانگا منگولیا کے ایک بڑے بزنس مین کا بیٹا ہے اور ساتھ والا ہاتھی چین کے کھاتے پیتے گھر کا ہے۔ انھیں پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔" عاشی اپنی زبان میں غصے سے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

" سمجھو خیرات دی ہے غریبوں کو!" نور نے نرمی سے مسکراتے ہوئے پیسے عاشی سے واپس لیے اور لمبے والے لڑکے کو پکڑا دیے۔ وہ حیرت سے کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن وہ دونوں آگے بڑھ گئیں۔

"خیرات مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔" عاشی ساتھ چلتے غصے سے بولی۔ اسے نور کی اتنی سخاوت ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"غریب کسی بھی مذہب کا ہو اس کی مدد کرنا بری بات نہیں ہے۔" وہ ہنسی دبا کر مزے سے بولی۔

"آج کے بعد تم نے جو مدد بھی کرنی ہے میری کرو۔ مجھ سے غریب اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔" وہ مڑ مڑ کر پیچھے دیکھ رہی تھی کہ وہ لفنگے انھیں آواز لگا کر پیسے واپس کر دیں پر شاید وہ بھی عاشی کے بھائی تھے۔انھیں دیکھتے ہوئے پیسے جیب میں ڈال لیے۔

"جیسے میں تمہیں جانتی نہیں نا؟" نور نے سر جھٹکا۔عاشی کا موڈ خراب ہو چکا تھا اس کے باوجود انھوں نے اس خوبصورت برج پر چند تصاویر بنائیں اور پھر وہ ہوٹل کی طرف بڑھ گئیں۔

****

کھانے سے فراغت کے بعد باقی سب تو سونے کے لیے چل دیے لیکن نور ہوٹل سے باہر آ گئی۔اسے اکیلے گھومنا پسند بھی تھا اور اس میں کوئی مسئلہ بھی نہیں ہونا تھا۔ایسی خوبصورت جگہوں پر تنہائی نصیب ہونا خوش قسمتی کی علامت تھی سو وہ پیدل ہی بنول گاؤں میں گھومنے چلی گئی۔وہ کچھ ڈھونڈ رہی تھی اور آخر اسے وہ جگہ مل ہی گئی جہاں سے سائیکل رینٹ پر ملتی ہے۔

وہ چند گھنٹوں کے لیے سائیکل رینٹ پر لے سکتی تھی اور گھومنے کے بعد واپس کر دیتی۔اس کا فائدہ یہ تھا کہ وہ آسانی سے پورا آئی لینڈ گھوم سکتی تھی۔کچھ فروٹ ساتھ رکھا اور وہ سائیکل پر چل نکلی۔

جامنی رنگ کی شرٹ اور ہم رنگ سکارف پہنے وہ سائیکل پر "پرپل آئی لینڈ" دیکھنے لگی۔کیمرہ وہ ساتھ لے کر آئی تھی اور اگر کہیں بھی اسے رکنا ہوتا تو وہ مقامی لوگوں کو سمجھا دیتی کہ تصویر کیسے لیتے ہیں اور ساتھ ساتھ منظر کیمرے میں قید کرتی جاتی۔

گاؤں گھوم لینے کے بعد وہ پہاڑوں کی طرف چلی آئی جہاں ہائیکنگ کا مزہ سائیکل پر دوبالا ہو جاتا۔وہ ایوگائی کے پہاڑ اس قدر بلند نہیں تھے کہ اسے ڈر لگتا اور وہاں چلے آنے سے اسے پورے آئی لینڈ کا دلفریب نظارہ دیکھنے کو ملا۔ہر شے جامنی رنگ کی بہت بھلی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نیلے آسمان کے نیچے جامنی زمین کا منظر۔۔۔

سبز پہاڑوں کے درمیان میں گھرے جامنی گھر۔۔۔

خاکی پر چلتے جامنی کافی ٹرک۔۔۔

جامنی رنگ میں رنگے سیاحوں کا ہجوم۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کے ساتھ پانی کا شور۔۔۔

قدرت کے قریب ایک مکمل جہاں۔۔۔

پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے اس نے پر سحر اور پر کشش مقام کی کئی تصویریں لے ڈالیں۔ وہاں کھڑے اس نے جیسے مقامی لوگوں کی زندگی کو قریب سے دیکھا تھا اور وہاں کے لوگوں کی پر سکون زندگی کو دیکھنا اتنا خوشگوار تجربہ تھا کہ وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔ کتنا چھوٹا سا آئی لینڈ تھا جیسے دنیا کی پریشانیوں سے دور ایک اپنا سا گھر ہو۔ پہاڑوں سے نیچے آتے ہی وہ ایک مقامی گھر والوں کے پاس چلی گئی تاکہ ان سے بات چیت کر کے وہ یہاں کے لوگوں کے بارے میں مزید جانے۔

جامنی جنگ کا دروازہ کھٹکھٹا کر وہ سائیڈ پر ہو کر کھڑی ہو گئی۔ دروازہ کھلا اور وہ مسکرائی۔ سیاحوں کو کوئی نا نہیں کرتا!

"انی ینگ ہاسیو (ہیلو)!" وہ چہکتے ہوئے بولی جب ایک بڑی عمر کی خاتون نے دروازہ کھولا۔ جامنی رنگ کا خوبصورت دروازہ!

"انی ینگ ہاسیو۔۔۔ین ینگ ہدا۔۔۔اُل۔" وہ عورت پرجوش سی کورین میں بولی۔ (ہیلو۔۔۔خوش آمدید۔۔۔اندر آئیں۔)

نور کو یاد آیا کہ وہاں کے لوگ کورین کے علاوہ کوئی زبان نہیں جانتے شاید اکا دکا لوگ ایسے مل جائیں جو چینی زبان بولتے ہوں ورنہ کورین بولے بغیر کسی کو اپنی بات سمجھانا مشکل تھا۔ نور بھی اندر آ گئی۔

وہ چھوٹا سا گاؤں کا گھر ثقافتی انداز سے بنا ہوا تھا۔ کئی مہاراجوں اور بادشاہوں کی تصویریں بھی دیواروں پر لگی ہوئیں تھیں۔ سن تزو کی تصویر دیکھ کر نور حیران ہوئی۔ اسے یاد نہیں رہا وہ کسی کے گھر

آئی ہے نا کہ میوزیم جہاں ہر چیز کو دیکھنے اور ہھر سراہنے کے لیے رکا جاتا ہے۔وہ دیواروں پر لگے آرٹ کے کام کو دیکھتی رہی۔

"یہ تو Sun Tzu ہے نا؟"اس عورت نے گردن موڑ کر پہلے نور کو اور پھر تصویر کو دیکھا۔

"ہاں یہ آجیاسی Sun Tzu ہی ہیں۔انھوں نے ہمیں بہت کچھ سکھایا ہے اور یہ ہمارے خطے کے ہیرو ہیں۔اس آئی لینڈ کے کسی نہ کسی گھر میں بیٹی تمہیں آجیاسی سن تزو کی تصویر مل ہی جائے گی۔"

نور Sun Tzu کے بارے میں مزید سوال کرتی اسے یاد آیا کہ اپنا تعارف بھی نہیں کروایا۔

"اوہ سوری۔۔۔میں نور الفجر ہوں پاکستان سے کوریا آئی ہوں۔ سیئول میں پڑھتی ہوں اور آج ہی یہاں آئی ہوں۔آپ کا تعارف؟"

"میرا نام ہے چنگ او ہے۔اب تو سیاح یہاں آکر نام نہیں بلکہ عمر پوچھتے ہیں۔ تمہیں بھی بتائے دیتی ہوں ستر سال سے زائد کی عمر ہے میری۔"نور ان کے پیچھے چلتے ہوئے ہنس دی۔

"آپ عمر سے کم ہی لگتی ہیں۔"

"کچھ سیاح دل رکھنے کو ایسے کہہ دیتے ہیں۔"نور خفت زدہ ہوئی۔

"میں نے دل سے کہا ہے اور آپ واقع پچاس سے زیادہ کی نہیں لگتیں۔"

"تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں ورنہ یہاں کی سب سے عمر رسیدہ خاتون میں ہی ہوں اور ہماری اولادیں تو ناجانے کون کون سے ملکوں میں رہ رہی ہیں۔"

"آپ اتنی چست و توانا ہیں۔۔۔خدا آپ کو سلامت رکھیں۔"نور ان کے ساتھ آکر زمین پر رکھے کشن پر بیٹھ گئی۔ان کی اولاد کے بارے میں سوال کرنے سے گریز کیا۔

گھر کے اندر بھی جامنی رنگ کئی چیزوں میں شامل تھا مثلاً دیواروں، صوفے کے کپڑوں، کچن کے شیلف غرض وہاں کے لوگوں کے لیے جامنی رنگ کسی ضرورت کی طرح تھا۔ چھوٹا سا گھر نہایت اعلیٰ انداز میں سجا ہوا تھا جیسے وہ قدیم کوریا کی رانیوں کا مسکن ہو۔

"کیا کھاؤ گی بیٹی؟"

"جو آپ کھلائیں۔"نور نے مسکرا کر کہا۔

"سیاح فرمائش کرتے ہیں۔"

"پھر تو آپ کوئی بیف مٹن وغیرہ لے آئیں۔"نور نے ہنس کر کہا۔جانتی تھی وہاں یہ ملنا مشکل ہو گا کیونکہ یہ سب سیئول میں ہی اتنا مہنگا ہوتا ہے یہاں تو اس کی قیمت شاید کئی ہزاوان ہو گی۔

"بیف مٹن تو نہیں ملے گا بیٹی۔۔۔پورک ہے لیکن تم تو پاکستانی ہو، مسلمان ہی ہو گی۔کھالو گی؟"

اس عورت نے مسکرا کر پوچھا۔نور نے دل میں لاحول پڑھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور پھر ایک مقامی کھانے کا نام بتادیا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کوئی حرام شے نہیں ڈالی جاتی۔

"پاکستان میں بھی بچے بوڑھے لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟"

(نہیں جی! پاکستان میں تو بوڑھے لوگوں کو ان کے گھر سے نکال کر ہاتھ پکڑ کر اولڈ ہوم چھوڑ کر آیا جاتا ہے۔)

"انی یو! پاکستان میں سب بڑے، بچے اور پھر ان کے بچے ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ وہاں لوگوں میں محبت ہی اتنی ہے کہ الگ گھر میں رہنا یا ماں باپ کو چھوڑ کر چلے جانے والا سسٹم نہیں ہے۔" اس نے ادب سے جواب دیا۔

"تم بھی تو اپنے بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی ہو گی۔ انھیں فون وغیرہ کرتی ہو؟"

(میرے ماں باپ بڑے ینگ ہیں جی۔ ان کے پاس تین بچے، بہو اور پھر پوتا بھی ہے۔)

"جی میں تو ہر دن دس پندرہ مرتبہ انھیں فون کرتی ہوں۔ رات کو سونے سے پہلے بھی کال کرتی ہوں اور میں انہیں چھوڑ کر نہیں آئی بلکہ انہوں نے ہی زبردستی بھیجا ہے ڈاکٹر بننے کے لئے۔ اب

واپس جاؤں گی اوران کے ساتھ رہوں گی۔" وہ مہذب زبان کا استعمال کرتے ہوئے نہایت خوش اخلاقی سے جواب دے رہی تھی۔

"جب ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں اولاد انھیں کیوں چھوڑ جاتی ہے؟"

(اللہ کی مرضی جی! میں کیا کہوں؟ ہمارے وہاں تو نفسا نفسی کا عالم ہے۔اب ادھر کا مجھے معلوم نہیں۔)

"اولاد چھوڑتی تو نہیں ہے۔بس دور ہو جاتی ہے۔دیکھنا آپ کے بچے بھی واپس آئیں گے۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی لیکن ہے چنگ او مسکرائیں تک نہیں تو نور کو بلاوجہ شرمندگی ہونے لگی۔وہاں کیوزن کھا کر نورالفجر جلد ہی نکل آئی کہ کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب نہیں دیے جا سکتے۔

www.novelsclubb.com

چونسا برج(Cheonsa Bridge)جو بنول آئی لینڈ اور باکجی آئی لینڈ کو آپس میں جوڑتا ہے اور اسے اینجل برج بھی کہا جاتا ہے۔یہاں سے پانی اور قریبی پہاڑوں کا ایک دلفریب منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔نور نے کچھ دیر وہاں رک کر کافی پی تھی اور اب وہ باکجی کی طرف جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ عاشی کی کال آگئی۔

"آنکھ کھل گئی محترمہ؟"

"مجھے پتہ تھا۔۔۔مجھے پتہ تھا ہمیں سوتا چھوڑ کر اکیلی لور لور کرنے چل دی ہو گی لیکن مریم کی جان کو سکون نہیں تھا۔بے چاری ہلکان ہو رہی تھی نا جانے اس کی نور الفجر کہاں چلی گئی۔کہاں ہو؟"عاشی غصے میں تپی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دس منٹ میں تیار ہو جاؤ میں آتی ہوں۔"اس کا لڑنے کا قطعاً ارداہ نہیں تھا لہذا کام کی بات کہہ کر ٹھک سے فون بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ سائیکل واپس کر کے ہوٹل میں موجود تھی۔فریش ہو کر ظہر کی نماز ادا کی اور دوبارہ مریم لوگوں کے ساتھ باہر نکل آئی۔اب اس نے سفید فراک پر سرخ سکارف پہن لیا اور پہلے کی طرح وہ اب بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس مرتبہ اس نے باکجی کی طرف جانا بہتر سمجھا اسی لیے سب کو اسی طرف چلنے کا کہا۔پرپل برج پر ان سب نے ایک لمبا فوٹو سیشن کیا اور پھر باکجی کی طرف آ گئیں۔

"یہاں بیس سال سے کم عمر لوگوں کا کھانا میری طرف سے قبول کیا جائے۔" باکجی دوریستوران میں آ کر ابھی وہ سب بیٹھے ہی تھے جب سلینا نے اعلان کیا۔

"یہاں بیس سے کم کوئی نہیں ہے سلینا۔۔۔تم تیس سے کم والوں کی بات کرو۔" ہاجنگ نے اسے چھیڑا۔وہ دس سے بارہ لوگوں کا گروپ تھا جو دو میزوں پر پورا آ گیا تھا۔

"اگر تم سب کم کھانے کا وعدہ کرو تو آدھے پیسے میں دے سکتی ہوں۔" ہیکاری نے بھی گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا۔

"انھیں کیا ہوا ہے آج؟" عاشی نے نور کے کان میں سرگوشی کی۔

"آم کھاؤ گھٹلیاں مت گنو۔" نور نے بھی لاپرواہی سے کہتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہیکاری تم تو رہنے ہی دو۔" ہاجنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رکیے۔۔۔" سب نے آواز کی سمت دیکھا۔ "آج کا کھانا ریڈ سکارف والی کی طرف سے!" نور نے بھی چونک کر اسی جانب دیکھا تھا جہاں وہ لڑکا کھڑا اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا جسے صبح ہی وہ چھ ہزار وان بغیر جتائے دے آئی تھی۔ ریڈ سکارف کی تلاش میں سب کی نظریں نور کی جانب اٹھیں جس نے "میرے سینگ تو نہیں نکلے ہوئے" والے انداز میں سب کو گھورا۔

"آپ سب آرڈر کریں۔۔۔پیسوں کی فکر مت کریں۔کیوں مس ریڈ سکارف ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ آپ کو ہمیں آج کا لنچ کرواتے ہوئے برا تو نہیں لگے گا؟"نور نے حیرت سے اسے دیکھا کیا بکواس کیے جا رہا ہے؟

"کیوں بھئی نور نے کسی کو آفر کی ہے جو وہی کھلائے گی لنچ؟"عاشی پہلے میدان میں اتری۔

"سلینا اور ہیکاری کی طرف سے لنچ ہے پارک۔۔۔اس لیے کھانے کا آرڈر دیں۔"ہاجنگ نے بھی فوراً کہا شاید نور کے پاس پیسے نہ ہوں اور بلاوجہ سب کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑ جائے۔

"اوہ ریڈ سکارف والی اتنی کنجوس ہے؟"وہ پھر نور کو دیکھتے ہوئے ہی کہہ رہا تھا۔

نور نے مٹھی بھینچ کر ٹیبل پر رکھی اور پھر خود کو"کول ڈاؤن فجر"کہتے ہوئے مسکرائی۔

"تو پھر طے ہوا۔آج کا لنچ نور الفجر کی جانب سے۔سب کھل کر کھائیں۔"نور کے کہنے پر پارک نامی لڑکے کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کاش میرے پاس نیلا تھوتھا ہوتا۔۔۔پہلے اس تانگے کو کھلاتی اور پھر نورالفجر تمہیں!" عاشی تاسف سے کہتے ہوئے اپنے فون میں مگن ہو گئی۔نور اور مریم کی ہنسی نکل گئی۔باقی سب بھی خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔کھانا خوشگوار ماحول میں کھانے کے بعد جب بل کی باری آئی تو چوبیس ہزار وان بل بنا تھا۔عاشی کا تو گلا سوکھ گیا تھا۔بہر حال اپنی عزت بچانے کو نور کے پاس اتنی رقم موجود تھی لیکن بل دینے وقت عاشی کے بقول "لمبے تانگے" نے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے بل ادا کر دیا جس پر سب مزید حیران ہوئے۔

"یہ کیا تھا ہیونگ پارک؟" ہاجنگ نے حیرانی سے پوچھا۔

"ریڈ سکارف والی کا مجھ پر قرضہ تھا سوچا وہ اتار دوں۔" اس نے نور کو آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا تو نور سیخ پا ہو گئی لیکن باقی سب ہنسنے لگے۔

"لوفر کہیں کا۔" وہ بڑبڑا کر اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مریم آجاؤ۔"مریم اور عاشی بھی فوراً اٹھ گئیں۔

"عاشی ٹرانسلیشن پلیز؟"کسی نے فوراً پوچھا تھا۔

"اس نے آجیاسی پارک کو بل ڈاگ کہا ہے!"وہ بھی مریم اور نور کے پیچھے بھاگ گئی اور پیچھے قہقہے ابھی تک لگ رہے تھے۔وہ لڑکا شرمندہ سا ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ایسے تو مت کہتی نور۔اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا۔"عاشی نے باہر آکر نور کو مزید بھڑکایا۔

"دک چیو عاشی۔۔۔دک چیو!"اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

"اچھا جانے بھی دو مذاق کر رہا تھا۔"عاشی نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر اسے ساتھ لیا اور باجی دو کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

مریم بھی ساتھ ہی تھی لیکن وہ کال پر مارک کے ساتھ مصروف تھی۔

باکجی دو کیفے ایک طرح سے کافی شاپ تھی جو ایک ٹرک کی طرح تھی جیسے چھوٹے چھوٹے ٹرک بنول میں گھوم رہے تھے ویسے ہی وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ٹرک تھا۔ وہاں سے کافی لے کر وہ تینوں پرپل برج پر آ بیٹھیں۔

"کیسی لگی یہ جگہ؟" عاشی پوچھ رہی تھی۔

"دل کے بہت قریب!" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آئی ہوپ جو کھانا تم لوگ مجھے کھلا رہی ہو وہ حلال ہے۔ جگہ اچھی ہے۔" مریم نے بھی فون بند کر کے گفتگو میں حصہ لیا۔ پھر وہ تینوں وہیں بیٹھ کر اس آئی لینڈ کو ڈسکس کرنے لگیں۔

شام ہو گئی تو وہ باکجی کی طرف واپس آئیں۔ باقی سب بھی وہیں آگے پیچھے تھے۔ رات دیر تک وہیں باکجی میں گھومتے ہوئے، بے فکر قہقہے لگاتے اور باتیں کرتی گزری۔ تھک ہار کر جب سب واپس آئے تو رات کے تین ہو چکے تھے اور آتے ہی سب سو گئے۔ صبح دیر سے آنکھ کھلی اور پھر ناشتے کے

بعد بنول گھومنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ کسی نہ کسی گھر میں جا کر سب لوگ بتاتے کہ وہ سیئول میں پڑھتے ہیں۔ مقامی لوگ کھلے دل سے سیاحوں کو خوش آمدید کہتے اور بدلے میں سیاح واپس آنے سے پہلے کچھ پیسے ان کے گھر چھوڑ جاتے کیونکہ وہاں کے لوگ دل کے امیر تھے حالات اتنے اچھے بھی نہیں تھے۔

ایک بات جو نور نے وہاں نوٹ کی تھی وہ یہ کہ کسی بھی گھر میں جوان لوگ نہیں رہتے تھے۔ زیادہ تر لوگ بوڑھے ہی تھے یا ٹین ایجرز تھے جو شاید اپنے دادا دادی یا نانا نانی کے ساتھ چھٹیاں گزارنے وہاں آتے تھے۔ وہ دن بھی مصروف گزرا۔ سہ پہر کو ہی واپسی کا پروگرام بن گیا اور سب نے پیکننگ کر لی۔ دن کا کھانا بنول ریستوران سے کھانے کے بعد وہ سب اسی طریقے سے واپس آئے جیسے گئے تھے یعنی آئی لینڈ کی مخصوص بس سروس نے انھیں انجو اچھوڑا' وہاں سے وہ بس سے ماکپو اسٹیشن پہنچے اور پھر وہاں سے سیئول انچن ائیر پورٹ پہنچنا تھا۔

*****

سحر سے پہلے ہی وہ لوگ سیئول پہنچ چکے تھے۔ان دونوں کے ساتھ ہاجنگ، ہیکاری اور سلینا نے بھی مریم کے گھر رہنے کا فیصلہ سنایا۔نور کو مریم کے گھر ایسے رش لگانا برا لگ رہا تھا اس لیے وہ کچن میں کھڑی عاشی سے واپس ڈورم جانے کے بارے میں بات کر رہی تھی کیونکہ وہ دونوں مسلمان اور پاکستانی تھیں مریم ان کے رہنے کا برا نہ مناتی لیکن وہ تینوں غیر مسلم اور الگ الگ ممالک سے تھیں۔ نا جانے بڑے ان کے بارے میں کیا سوچتی؟

"تم دونوں کو کونسا سنگین مسئلہ درپیش ہے جو ادھر اکیلے کھڑے ہو کر حل کر رہی ہو؟"

"مریم! ہم ڈورم واپس جانے کا سوچ رہی ہیں۔"نور نے مسئلہ بتایا۔

"کیوں؟"وہ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ہم پانچ لڑکیاں ہیں چنگو (دوست) اور پھر وہ تینوں نان مسلم۔۔۔ تمہیں برا لگے گا۔ ہمیں نہیں پتہ تھا وہ بھی رکنے کے لیے اصرار کریں گی ورنہ ایئرپورٹ سے ہی ڈورم کی راہ لیتیں۔"

"عاشی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ہم کسی اور دن رکنے آجائیں گے۔"نور نے بھی تائید کی۔

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو۔ پچھلے دو دن ہم انھیں لڑکیوں کے ساتھ گھوم رہی ہیں اور آج وہ یہاں رکنا چاہتی ہیں تو میں یہ کہہ کر انھیں رخصت کر دوں کہ وہ میرے مذہب کی نہیں ہیں! اٹس ناٹ فیئر۔ تم سب آج یہیں رک رہی ہو کیونکہ تم دونوں کے ساتھ وہ بھی میری مہمان ہیں۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بس بستر لگوانے میں ذرا سی مدد کر دو۔"مریم نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ورنہ وہ جتنی اچھی مسلمان تھی وہ کسی نان مسلم کے برتن میں کھانا پسند نہ کرتی۔ خیر مریم نے ان کا مسئلہ اچھے سے حل کر دیا تھا۔

"مریم تم بہت اچھی ہو۔"عاشی اس کے گلے لگ گئی اور فوراً ہی باہر بھاگ گئی۔اپنی ڈورم میٹس کے ساتھ اپنی بہن کے گھر رکنا کسی فخر سے کم نہیں تھا۔

"تھینک یو مریم ورنہ مجھے بہت شرمندگی ہونے والی تھی سب کو واپس چلنے کا کہنے کے لیے!"نور مسکرائی۔

"اور نورالفجر کا شرمندہ ہونا مجھے ہرگز قبول نہیں ہے۔" وہ بھی ہنستے ہوئے باہر آ گئیں۔ لاؤنج میں باقی سب موجود تھیں لیکن وہ مریم کے ساتھ اس کمرے میں آ گئی جہاں وہ اور عاشی اکثر رکا کرتی تھیں۔

"اگر کبھی آیان اور جن ینگ رات رکنے آ جائیں تو اسی کمرے میں رہتے ہیں۔" مریم نے اس کمرے کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا ہوا تھا۔ صاف ستھرا کمرہ نہایت نفاست سے سیٹ تھا۔ بیڈ لگا ہوا تھا اور دو بستر انھیں نیچے لگانے تھے۔

"یہ تو گیسٹ روم ہی بن گیا ہے۔" نور نے تبصرہ کیا اور کچھ یاد آنے پر پوچھا۔

"آیان سے رابطہ ہوا؟"

"مارک کہہ رہے تھے وہ پاکستان گیا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"پر وہ کال کیوں نہیں اٹھا رہا؟ مطلب عاشی اسے بہت یاد کرتی ہے اور کال وغیرہ بھی کرتی ہے۔ مجھے لگتا ہے وہ پاکستان نہیں کہیں اور گیا ہوا ہے۔"

"پاکستان آرمی آفیسر کو سیر سپاٹوں کا وقت نہیں ملتا نور۔ پاکستان ہی ہو گا اور فون اسی لیے نہیں اٹھاتا ہو گا کہ بزی ہو گا۔" نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس نے کونسا اسے فون کیا تھا؟ وہ تو باتوں باتوں میں عاشی سے آیان کا ذکر کر دیتی اور وہ فوراً آیان کو فون کھڑکاتی لیکن جواب موصول نہیں ہوتا اور اسے فکر ہونے لگتی۔ اسے یقین تھا آیان پاکستان نہیں گیا لیکن یہ بھی معلوم نہیں تھا کہاں گیا ہے؟

ساتھ سمندر پار کون سی جگہ ہے؟ اس نے جھنجھلا کر سوچا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے کمرے میں سو نا نور!" مریم نے میٹرس پر چادر بچھانے کے بعد اس سے کہا جو کھڑی نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔

"استغفراللہ۔۔۔مارک قتل نہ کردے۔" وہ ہنسی اور دوسرے کونے سے چادر پکڑ کر ٹھیک کی۔

"مارک کا تو پتہ نہیں انکار کی صورت میں مریم ضرور قتل کر سکتی ہے۔" مریم نے رعب ڈالنے والے انداز میں کہا۔

وہ سب رات جلد ہی سونے چل دیں۔نور بھی مریم کے ساتھ ہی تھی۔

دوپہر کے وقت اس کی آنکھ مریم کی خوبصورت آواز کے ساتھ کھل گئی۔جو قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔"(سورۃ الاحزاب:59)

"یہ اہلِ ایمان والی عورتیں کون سی ہوتی ہیں؟" وہ بھی بال باندھتے ہوئے اٹھ گئی۔ مریم نے حیرت سے اسے پلٹ کر دیکھا اور پھر مسکرا دی۔

"اہلِ ایمان سے مراد ایمان والی عورتیں ہیں مطلب کہ مومنین عورتیں جو اللہ کے ہر حکم پر ایمان لاتی ہیں یعنی کہ مسلمان عورتیں۔۔۔ مراد ہم جیسی عورتیں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

"تم نے جو آیت پڑھی اس کے ترجمے میں تھا۔"

"اگر اس آیت کے پوائنٹ آف ویو سے دیکھا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پہچان لی جائیں کہ شریف اور باحیا عورتیں ہیں، مومن عورتیں ہیں، پاکباز ہیں، ممتاز ہیں تاکہ شیطان کے ایجنٹ ان سے چھیڑ خانی نہ کریں۔" مریم کے شیطان کے ایجنٹ کہنے پر نوٹ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ ابھی کل ہی وہ شہریار کے لئے یہی الفاظ کہہ رہی تھی۔ اس نے بال باندھ لیے اور اب وہ مریم کی بات نہایت دلچسپی سے سن رہی تھی۔

"ایک تصویر اور حلیہ مغرب کی پہچان ہے اور ایک تصویر کا تصور حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ کا ہے جو ایک مسلمان عورت کی پہچان ہے۔ اگر مغرب کو دیکھا جائے تو ان کا دہرا معیار بہت ہی عجیب ہے۔ اس دہرے معیار میں ایک جانب عورت کی مادر پدر آزادی ہے جس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اور وہ ہر وہ کام کرتی ہے جن سے ایک مسلمان عورت کو دور رہنا چاہیے۔" مریم نے قرآن پاک بند کر دیا۔

"یقیناً مجھے زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم بھی سمجھدار ہو سب جانتی ہوں اگر کوئی مسلمان عورت حجاب سے باہر آنا چاہتی ہے تو اس کے لئے کوئی شخصی آزادی نہیں ہے۔ نا جانے کیوں سب کو اس بات پر اختلاف ہے کہ حجاب واجب ہے یا فرض؟ قرآن پاک میں جو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ فرض ہے تو اس پر بحث کیوں؟ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے ہماری مسلمان عورتیں ہی ہمارے حجاب سے بیزار ہیں اور مغرب تو حجاب سے ایسے خوفزدہ ہے جیسے یہ کوئی بم ہے اور انہیں تباہ

www.novelsclubb.com

کر دے گا۔حالانکہ یہ ایسی بھی چیز نہیں ہے جس سے خوفزدہ ہوا جائے یا اسے ایٹم بم ہی سمجھ لیا جائے۔"نور مدہم سا مسکرائی۔

"تمہیں پتہ ہے مریم! پہلے پہلے میں بھی اس حجاب سے بیزار تھی۔اب مجھے احساس ہوا کہ میں غلط تھی۔یہ حجاب تو عورت کے لیے سب سے بڑی پروٹیکشن ہے اسلام کی طرف سے۔اللہ تعالیٰ کا تحفہ۔"

"ایگزیکٹلی پردہ تو 12 سال کی عمر میں فرض ہو جاتا ہے۔یہ اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کتنی قیمتی ہیں بالکل اس کے گھر کی طرح۔پردہ تو ہماری عزت کی حفاظت کرتا ہے نور! اللہ تعالیٰ اس حجاب کے ذریعے ہمیں تقدس دیتا ہے اور ہم لوگ اسے oldfangled قرار دیتے ہیں۔سچ تو یہ ہے کہ ہم مسلمانوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں ہے۔ہمیں خود ہی اپنے مذہب کی حفاظت نہیں کرنا آتی۔ہمیں تو اسلام کا محافظ ہونا چاہیے تھا گو کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ہم کیا کر رہے ہیں؟

www.novelsclubb.com

مغرب میں جب تک عورت حجاب سے باہر نہیں آجاتی ان کا کوئی کام مکمل نہیں ہوتا۔ان کے خیال میں پردہ کرنا ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ہم عورتیں مردوں سے برابری کی بات کرتی ہیں لیکن ہمارے اللہ نے خود ہمیں مردوں سے ایک درجہ پیچھے رکھا ہے اور ہمارا مقام بلند رکھا ہے۔ جنت بھی ہمارے ہی قدموں تلے رکھی ہے اور بچوں کی پہلی درسگاہ بھی ایک عورت کی گود کو قرار دیا۔اب تم دیکھ لو ہم ایک غیر مسلم ملک میں رہتے ہیں عورت اور مرد برابر سمجھے جاتے ہیں، ہر جگہ اکٹھے کام کرتے ہیں ان کے درمیان حیا نہیں ہے اور ہمارا مذہب ہمیں سب سے پہلے حیا اور شرم سکھاتا ہے۔"مریم اپنی رو میں کہے جا رہی تھی لیکن نور کو برابری والی بات پر اعتراض ہوا تو بولی۔

"آج کل کے دور میں عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا پڑتا ہے۔یہ بے حیائی نہیں وقت کی ضرورت ہے۔اب کیا ساری پابندیاں لڑکیوں کیلئے ہی رہ گئی ہیں؟"وہ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی کہیں ظہر کا وقت نہ نکل جائے۔

www.novelsclubb.com

"پابندی؟یہی وہ لفظ ہے جو غلط فہمی پیدا کرتا ہے۔حجاب پابندی نہیں ہے میری جان اور نہ ہی اسلام پابندیاں لگاتا ہے۔یہ عورتوں کے تحفظ کے لئے ہوتا ہے۔یہ ہمیں شیطانی چالوں اور غلط نگاہوں سے بچاتا ہے۔ہم مسلمان لڑکیوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس حجاب میں ہم محفوظ ہیں۔اگر اسے پابندی سمجھتی ہیں تو ٹھیک ہے یہی پابندی ہمیں جہنم کی آگ سے نجات دلاتی ہے۔یہ ہمارے رب سے ہمارے روحانی تعلق ظاہر کرتا ہے۔"

"لیکن ہر کسی کی مجبوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ چاہ کر بھی پردہ شروع نہیں کر سکتیں۔"

"ہر کسی کی مجبوری نہیں ہوتی صرف بہانہ ہوتا ہے۔دنیا کی کونسی طاقت ہے جو آپ کو اللہ کا فرمان ماننے سے روک رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہماری سوسائٹی۔۔۔یہاں جو پردہ شروع کر دے سب کو اس کے کردار اور طور طریقوں کی فکر پڑ جاتی ہے۔زندگی مشکل ہو جاتی ہے مریم۔"وہ نا جانے کیوں ایسا کہہ رہی تھی؟

"جن کا توکل مضبوط ہو ان کی زندگی مشکل نہیں ہوتی اور مجھے یہ بتاؤ اس دنیا میں کس کو مصیبت نہیں پہنچتی؟ یہ دنیا امتحان گاہ ہے جس کے پرچے میں آسان اور مشکل دونوں طرح کے سوال آتے ہیں تاکہ منافقین اور ایمان والوں کے درمیان فرق کیا جا سکے۔" مریم نے سادگی سے کہا۔

"یہ لمبی بحث ہے مریم اور مجھے معلوم ہے میں تم سے نہیں جیت سکتی۔ میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔" وہ شانے اچکا کر مسکرا کر کہتی واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

****

زندگی میں کبھی کبھار بہت غیر متوقع حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو سمجھ نہیں آتا کیا ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ بس جو ہو رہا ہوتا ہے وہ ہوئے چلا جاتا ہے۔ ہوتا ہی چلا جاتا ہے۔ سمجھنے کا موقع نہیں دیتا۔ بس جو ہونا ہوتا ہے ہو جاتا ہے لیکن آپ سے کچھ لے کر جاتا ہے۔ آپ کو کچھ سونپ کر جاتا ہے۔ کوئی نیا راز تھما جاتا ہے۔ آپ کو پالش کر جاتا ہے۔ آپ کو توڑ جاتا ہے۔ وہ حالات انسان کو

فرش سے عرش پر بھی پہنچاتے ہیں اور عرش سے فرش پر بھی۔ان چار ماہ میں آیان سکندر کی زندگی اتنی غیر متوقع ہو گئی تھی جس کا گمان تک نہیں کیا تھا۔

پاکستان کے لوگوں کے مطابق آیان سکندر ساؤتھ کوریا میں تھا اور وہاں کے لوگوں کے مطابق آیان سکندر پاکستان میں تھا لیکن وہ ان دونوں جگہوں سے کہیں پر موجود نہیں تھا۔وہ بقول اس کے "سات سمندر پار" امریکہ کے شہر نیویارک میں اقوام متحدہ کے ساتھ کام کرتا رہا تھا اور پھر وہاں چلا گیا جہاں سے فرار مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔

وہ اپنے چھوٹے سے کیبن میں بیٹھا یو اے ایف کے پراجیکٹ کا کوئی کام دیکھ رہا تھا کیونکہ یہاں اسے کیوں بھیجا گیا تھا وہ اعلیٰ افسران کو پتہ تھا اور یہاں ایک آفیسر کے علاوہ اسے کسی پر یقین نہ کرنے کے بابت کہا گیا تھا۔وہ افسر ملٹری انٹیلیجنس کا تھا جو آیان کے کیبن میں آیا اور بغیر تمہید کے کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"آیان تمہیں آج یہاں سے واپس جانا ہے۔" اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"سوری سر! کیوں؟"

"دونوں فریقین کے درمیان معاہدہ ہوا ہے اور اس معاہدے کے مطابق تم آج واپس جاؤ گے اور تمہاری جگہ نیا آفیسر اقوام متحدہ میں کام کرے گا۔"

"میں بھی تو کسی کی جگہ آیا تھا اور اتنی جلدی واپسی؟" وہ حیران ہی تھا۔

"یہاں پر پوسٹ کی تعیناتی اتنی جلدی ہی تبدیل ہوتی ہے اور تمہیں یہاں نوکری کے لیے نہیں ٹریننگ کے لیے بلایا تھا۔" آخری جملہ تھوڑا مدھم آواز میں کہا گیا۔

"اس ٹریننگ کو میں کہیں بھی لاگو نہیں کر سکا۔" وہ احتجاجاً بولا۔ اتنی سخت ٹریننگ تو شمالی کوریا کے فوجیوں کی نہیں ہوتی ہو گی جتنی آیان سکندر کو کروادی گئی تھی۔

"الصبر والصماح۔۔۔" آیان خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یقیناً جنرل سیکریٹری کو ہی میرے کام سے مسئلہ ہوا ہو گا۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

"ایک دوستانہ مشورہ دے رہا ہوں خاموشی سے پاکستان چلے جاؤ ورنہ یہاں رہے تو اتنے اسکینڈلز میں پھنس جاؤ گے کہ پاکستانی حکومت بھی تمہاری مدد نہیں کر سکے گی۔"

وہ اصل بات اب بھی نہیں سمجھا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے تمہاری ٹریننگ کا ٹیسٹ لینے کا وقت ہوا جاتا ہے۔ اب آر یا پار!

"مجھے حکومت کی مدد چاہیے بھی نہیں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا اور اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے بیگ میں ڈالنے کے بعد سیدھا کھڑا ہوا۔

"مجھے یہاں سے نکالنے کی ٹھوس وجہ چاہیے۔"

سامنے والے نے ضبط کیا ورنہ دل چاہ رہا تھا رکھ کر دو چپیڑیں آیان کو دے مارے۔

"دیکھو آیان! تم اور میں پاکستانی ملازموں کے سوا یہاں کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہم سے اوپر بہت سے لوگ ہیں۔ سب کا مقابلہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے اور تمہاری واپسی کا نوٹس جنرل عاصم کی

طرف سے آیا ہے۔اس لئے اپنے اور دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرو۔"اس افسر کا لہجہ نرم ہوا کہ آیان جنرل عاصم کا کہا نہیں ٹالے گا اور کم از کم اب خاموشی سے چلا جائے گا۔ابھی آیان کو اس سے بڑا کام کرنا تھا۔

اس نے خاموشی سے آفیسر کے ہاتھ سے اپنی معطلی کا نوٹیفکیشن لے کر پڑھا تو چہرے پر بڑی کمینی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔کسی اندھے نے یہ سب لکھا تھا جہاں اس کی صلاحیتوں پر سوالیہ نشان لگایا گیا تھا۔اسے مزید سیکھنے کی ضرورت ہے کا کہا گیا تھا اور وہ ساری گیم سمجھ گیا تھا۔کاغذ کو اس نے مٹھی میں بھینچا اور اپنے کیبن سے نکلنے لگا۔

"اپنی چیزیں تو سمیٹ لو آیان!"آفیسر نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔آیان نے ایک نظر ٹیبل کی طرف دیکھا اور پھر کہا۔

"میں خالی ہاتھ آیا تھا سر!"وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔نا جانے کیوں یہاں سے چلے جانا اور پھر بلڈنگ چھوڑنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا حالانکہ بمشکل وہاں کام کرتے ہوئے چند ہفتے ہوئے تھے۔

چار مہینوں کے لیے اسے امریکہ میں سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ یہ دن اس کی زندگی کے سخت دن تھے جس میں اسے اکیلے بہت کچھ برداشت کرنا پڑا تھا۔ اس کی امریکی نیشنلٹی کی وجہ سے اسے نیویارک ایک خاص کام کے لیے بلایا گیا۔ شروع کے دو ہفتوں میں اسے ناجانے کونسے جرم کی پاداش میں سخت ترین ٹریننگ کروائی گئی' دیکھتے ہی دیکھتے اس کا حلیہ تبدیل ہوا۔ وہ لمبے بالوں اور بھوری بیئرڈ اور نظر کے چشموں والا امریکی باشندہ لگنے لگا۔ اقوامِ متحدہ میں وہ کسی کی جگہ پر چند دن کام کرنے آیا اور اس کے پس پردہ بھی صرف ایک پاسورڈ معلوم کرنا تھا جو اس نے معلوم کر لیا تھا۔ مطلب وہاں کام ختم!

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آیان کا پلس پوائنٹ یہ تھا کہ وہ بہت جلد بہترین ورکر کے طور پر سی آئی اے ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کر چکا تھا جس کی وجہ سے انجینئر کے طور پر وہ واشنگٹن چلا گیا۔ یہ سب پیس آف کیک نہیں تھا اور نہ کوئی اتنی جلدی اس طرح کے حالات میں آگے جا سکتا ہے۔ اگر تو

www.novelsclubb.com

آیان پکڑا جاتا تو اس کا کام ختم کیونکہ اب وہ پاکستانی بیک گراؤنڈ والا آیان نہیں تھا۔ سی آئی اے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا پلین کا حصہ تھا اور اسے خود ہی پہنچایا گیا تھا۔

ڈائریکٹر کے مینیجر کے پاس ساری معلومات موجود ہونے کا معلوم ہوا تھا گو کہ وہ معلومات حاصل کرنا مشکل نہ تھا لیکن اس میں رسک بہت تھا۔ آیان کو اپنی شناخت واضح کرنی پڑ جاتی۔ اگر وہ رسک نہ لیتے تو معاملہ خراب ہو سکتا تھا۔

ان معلومات میں ایک ایسا پلان ترتیب دیا گیا تھا جس کے بعد امریکہ کو یہ اختیار حاصل ہو جاتا کہ وہ سو سے زائد ممالک میں اپنے آرمی بیس کھول سکتا ہے۔ پاکستان کو یہی خطرہ لاحق تھا اگر ایسا کچھ ہو جاتا ہے تو ملکی سالمیت کو خطرہ ہو سکتا ہے اور اس سے پہلے اگر ایسا کچھ منظر عام پر آ جاتا ہے تو ممالک کے درمیان کشیدگیاں بڑھ سکتی تھیں جو دنیا کو جنگ کی طرف لے جاتی۔

www.novelsclubb.com

اسے سخت گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا وہ بند گلی کی طرف جا رہا ہے۔ واشنگٹن جیسے زندہ شہر کی ایک مصروف سڑک پر وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ پھر بھی نا جانے کیوں اس کا دل کیا ایک مرتبہ ماں سے

بات کرلے۔وہ ناراض تھیں۔اگر پکڑے ہی جانا ہے تو ایسے ہی سہی۔ابھی اس نے فون نکالا ہی تھا کہ دوسری طرف سے کال آنے لگی۔

"You are on the fire!"

"اوکے سر!"مسئلہ ہی حل تھا۔اب ماں کو کال کرنے کا وقت نہیں تھا۔

"Expose yourself and follow plan B!"دوسری طرف سے سنجیدگی سے کہا گیا۔

"یس سر!"اس نے کہہ کر فون بند کیا۔

فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔وہاں شام کا وقت تھا اور رش معمول سے زیادہ تھا شاید آفس وغیرہ کی چھٹی کا وقت تھا۔وہ چلتا ہوا ایک عورت سے ٹکرا گیا جس سے اس عورت کے ہاتھ میں تھامی فائلز نیچے جا گریں۔

اب وہ معذرت کرتا فائلز اٹھا رہا تھا۔ فائلز واپس کر دینے کے بعد وہ اپنی راہ ہو لیا۔ ایک شاپنگ مال کے پرائیویٹ روم میں جا کر اس نے جیب سے اس عورت کا فون نکالا اور جلدی سے پاس ورڈ کھول کر کسی نمبر پر کال کرنے لگا۔ کسی جگہ کے بابت پوچھ کر اس نے وہ فون فلیش کر دیا اور وہاں سے نکل آیا۔ اپنا فون وہ اس عورت کی جیب میں ڈال آیا تھا کیونکہ اب وہ صرف فون سے ہی پکڑا جانا تھا اور ان لوگوں کے فون تک پہنچنے سے پہلے وہ کہیں اور پہنچ جاتا۔

******

"پوری آئی ایس آئی ایک طرف اور میں ایک طرف ہو جاؤں تو ایک سی معلومات اکٹھی ہوتی ہے۔"

"میں جملے میں درستگی کر دیتا ہوں پوری آئی ایس آئی ایک طرف اور شاہ بھی اُسی طرف ہو تو بہت اہم معلومات اکٹھی ہوتی ہیں۔" سمیع مسکرا کر کہہ رہا تھا لیکن آیان ان کو نہیں سن رہا تھا۔ وہ میز پر بکھرے پرنٹنگ پیپرز کو دیکھ رہا تھا جس پر خاص لوگوں کی ساری معلومات اکٹھی کی گئی تھیں اور یہ پچھلے دو دن اور دو راتیں لگا کر انھوں نے اکھٹی کی تھیں۔

"اگر تم لوگ یہاں تھے تو مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

"دراصل ہم آپ کے جاب لیس اور بھگوڑا ڈکلیئر ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔" شاہ نے قہقہہ لگایا۔

"ہم سرکاری آدمی کبھی جاب لیس نہیں ہوتے مسٹر شاہ!" وہ ہنوز پیپرز ٹٹول رہا تھا۔

"تبھی میری ماں نے مجھے آرمی میں نے بھیجا تھا۔اسے پتہ تھا اس کا بیٹا مر تو سکتا ہے لیکن آرمی میں نہیں چھوڑ سکتا۔اب آرمی نہیں چھوڑوں گا تو بے روزگار ہونے سے بچا رہوں گا۔"

"اگر فضول باتیں ختم ہو گئی ہوں تو کام کی بات پر آتے ہیں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔وہ کام کے وقت صرف کام کرنے والا بندہ تھا۔

"تین دن پہلے میں نے ڈائریکٹر کے مینیجر سے ملاقات کی تھی۔اس نے ڈاکومنٹس کی اصل جگہ بتانے پر کوئی عار محسوس نہیں کیا جو ڈائریکٹر کے سیف لاکر میں تھے۔اسی دن میری اصلیت واضح

ہوئی تھی اور مجھے علم ہے میرے بعد اس دن صرف تین لوگ ڈائریکٹر کے کمرے میں جاتے رہے تھے۔"

"دن میں صرف تین لوگ؟" شاہ کی زبان پر کھجلی ہوئی۔

"ہاں وہ تین لوگ دن میں تین سو مرتبہ سیکرٹری کے آفس میں جاتے رہے ہیں۔ یہ آئی ٹی ایکسپرٹ (اس نے ایک تصویر پر انگلی رکھی) دن میں کئی مرتبہ صرف اس لاکر کی جانچ کو جاتا رہا ہے۔ ایک یہ پی اے (اس نے اگلی تصویر پر انگلی رکھی) اس کا آنا جانا تو لگا ہی رہتا ہے۔ پر یہ تیسرا بندہ (اس نے آخری تصویر پر انگلی رکھ کر کہا۔) اینالیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہے جس نے فائل وہاں سے غائب کروادی ہے۔ مجھے یہ بندہ مشکوک لگ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری نظر میں یہ مشکوک اسی لیے ہے کیونکہ اس کا بیک گراؤنڈ انڈین ہے۔" شاہ نے داڑھی کھجاتے ہوئے لقمہ دیا۔

"اس کے انڈین ہونے سے مجھے کوئی ذاتی نقصان نہیں ہونا۔ مشکوک اس لئے ہے کیونکہ اس کے روس کی مختلف تنظیموں کے ساتھ تعلقات ہیں یعنی یہ بندہ شروع سے ہی گڑبڑ ہے۔ میرا دل کہتا ہے یہ فائل اس ڈینیئل کے پاس ہے کیونکہ اس وقت سی آئی اے اور یو این او کے پاس اس سے قابل اعتماد بندہ نہیں ہے اور آج رات ہم اس کے گھر جائیں گے۔ اگر فائل مل جاتی ہے تو بہت اچھا اگر نہیں ملتی تو ہم پلان سی کو فالو کریں گے۔"

"کوئی اتنی اہم فائل اپنے گھر میں کیوں رکھے گا؟" سمیع نے پر سوچ انداز میں سوال کیا تھا۔

"کیونکہ اپنے گھر کے علاوہ دنیا میں کوئی قابل اعتماد جگہ ان امریکیوں کو نہیں ملتی۔ وہاں یقیناً اس کی بیوی فائل کی حفاظت کر رہی ہو گی اور یہ ہفتے میں صرف ایک مرتبہ گھر جاتا ہے لیکن تین دنوں میں یہ گھر کے پانچ چکر لگا چکا ہے۔"

"ہو سکتا ہے کسی ذاتی کام کی وجہ سے گیا ہو۔" شاہ کا انداز بیزار سا تھا۔ آیان نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ وہ اسپیشل فورس کا جوان تھا۔ ہونہہ ایڈیٹ!

"ایسے لوگوں کو پرسنل کام بہت کم پڑتے ہیں۔ خیر ہم پتہ لگالیں گے۔" پھر ایک دوسری فائل اٹھا کے غور سے دیکھی۔

"ویری گڈ ورک سمیع اینڈ۔۔۔" اس کی زبان کو گویا قفل لگا تھا۔ وہ شاہ کا نام لیتے لیتے خاموش ہو گیا تھا۔

"تم نے اچھا کام کیا سمیع۔ انشاءاللہ ہم سرخرو ہوں گے۔"

"شکریہ سر!"

"لیکن یہ میں نے بنائی ہے۔" شاہ نے فوراً احتجاج کیا۔

"میں فائل کے کور کی بات کر رہا ہوں اس کا کلر کافی اچھا لگا مجھے۔ اندر کا کام جس بھی کیا ہو آئی ڈونٹ کیئر۔ تم لوگ یہی کام کرنے یہاں موجود ہو۔"

"جیسے مجھے تو پتہ نہیں اندر ہوئے کام کو دیکھ کر تمہیں خوشی سے مجھ پر فخر ہو رہا ہے۔ تمہارا دل کر رہا ہو گا مجھے گلے سے لگالو۔"

"اوہ کم آن مسٹر شاہ! تم پر فخر اور مجھے؟" وہ جیسے مذاق اڑانا چاہ رہا ہو۔

"بیٹا تمہیں اچھے سے جانتا ہوں۔" وہ مسکرا کر بولا۔ آیان نے جواب دیے بغیر اپنا حلیہ تبدیل کرنے پر فوکس کیا۔

شاہ نے بھی بھورے بالوں والی وگ لگائی جس سے اس کی شکل کافی مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔ سمیع بھی پی کیپ سر پر رکھ کر اور موٹے شیشوں والی عینک کے ساتھ کال داڑھی مونچھیں سیٹ کر رہا تھا۔ البتہ اب کی مرتبہ آیان نے اپنا حلیہ تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور گرے شرٹ پر کالی جیکٹ اور پی کیپ پہن لی۔ اس کے لمبے بال اور بھری ہوئی شیو اسے ایک لاابالی سا بگڑا ہوا امریکی باشندہ ہی ظاہر کر رہی تھیں۔

اس کمرے کا صفایا کرنے میں انہیں کچھ ہی دیر لگی تھی۔آیان کا پاسپورٹ اور باقی کا سامان تیار تھا اگر تو آج انھیں کامیابی ملی تو وہ واپس پاکستان چلا جائے گا۔

چند منٹ بعد وہ تینوں واشنگٹن کی ایک مصروف سڑک پر چل رہے تھے۔ایک سینٹرل چوک پر پہنچنے کے بعد ان تینوں نے روٹ تبدیل کر لئے۔آیان سیدھی سڑک پر چل رہا تھا اور وہ دونوں دائیں بائیں آبادی والے علاقوں کی طرف چلنے لگے۔

"ویسے مجھے لگتا ہے کتے تمہاری بو سونگھتے ہوئے میرے اور سمیع کے ٹھکانے پر پہنچ چکے ہوں گے۔ کیا کہتے ہو؟" شاہ کی آواز ائیر پیس میں سنائی دی تو سر جھٹک کر رہ گیا۔

"مجھے افسوس ہے انہیں وہاں آیان اور اس سے جڑی کوئی چیز نہیں ملے گی!" سمیع نے بھی کہا۔

"کام پر فوکس کرو یقیناً اب ہمارا پیچھا بھی کیا جا رہا ہو گا۔" وہ سنجیدہ سا بولا۔

"یار تو ہمارا باپ نہ بنا کر!" شاہ ناراضگی سے بولا۔

"مجھے تمہارا باپ بننے کا شوق بھی نہیں ہے اور ایسی نالائق اولاد تمہارے والدین کو ہی مبارک ہو۔"

"تیرے بیٹے کو میں یہی کہوں گا کہ ایسا نالائق باپ اسے مبارک ہو۔"

"شاہ کام پر فوکس کرو اور خیالوں میں میرا بیٹا مت بناؤ۔" وہ شاہ میر کی بات پر مسکرایا تھا۔ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا اور کسی کسی جگہ پر اسٹریٹ لائٹس روشن ہونے لگی تھیں۔

"صرف بیٹا نہیں بلکہ پورے تین بیٹے اور ایک بیٹی۔۔۔ تمہاری بیٹی کو میں اپنے درمیان والے بیٹے کے ساتھ بھگوا کر شادی کرواؤں گا اور سمیع تمہارے بیٹے کو میں گھر داماد بناؤں گا۔" شاہ نے ان دونوں کے مستقبل نقشہ کھینچ کر بتایا۔

"لاحول ولا قوۃ اللہ باللہ!" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

"Happy bachelor life!" سمیع خاصا محظوظ ہوا لیکن آیان اس کی قیاس آرائی پر حیرت زدہ تھا۔

"بھائی لوگو! اگر یہاں سے زندہ بچ گیا تو سب سے پہلے جا کر شادی کروں گا۔"

"خود بھی بھاگ کر شادی کرنے کا پلان ہے کیا؟" سمیع نے ہنس کر پوچھا۔

"الحمدللہ لڑکی میری واپسی کے دن گن رہی ہے بس ایک ٹینشن ہے عین نکاح کے پیپر زپر دستخط کرنے سے دس سیکنڈ پہلے آرمی والے نہ بلا لیں کہ مسٹر شاہ تمہارے لیے مشن ہے اور میں سرپٹ دوڑتے ہوئے واپس آجاؤں۔ اُدھر پتہ لگے میری ہونے والی بیوی کسی اور کی بیوی بن چکی ہے۔" وہ کہتے ہوئے افسوس بھی کر رہا تھا۔

"Happy bachelor life again!" اب آیان دل کھول کر ہنسا۔

"یار شاہ میر! تجھے رائٹر ہونا چاہیے۔" سمیع کہہ رہا تھا۔

چلتے چلتے آیان نے ایک محتاط نظر پیچھے کی طرف ڈالی پر وہاں کوئی مشکوک شخص نظر نہ آیا۔

"We have guests!" وہ مسکرایا اور قریبی ہوٹل کے ریسٹورنٹ ایریا کی طرف چلا گیا۔

اس کا تعاقب کار بھی وہیں آ گیا تو آیان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ون۔۔۔ٹو۔۔۔تھری۔۔۔ سمیع بھاگ!" شاہ کی آواز نے گویا کان کا پردہ پھاڑ دیا ہو۔ شاہ اور سمیع الگ الگ راستوں پر بھاگ نکلے۔

آیان اٹھ کر اس شخص کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"کیا چل رہا ہے جناب؟"

"اپنی ڈیوٹی کر رہا ہوں۔" کسی روبوٹ کی صورت میں جواب ملا تھا۔

"ویل! کافی رش ہے آج ریستوران میں۔" مسکراتے ہوئے اس نے اپنی جیکٹ ذرا سی سائیڈ پر کی اور اس کی جینز کے ساتھ منسلک جدید نائن ایم ایم کی جھلک نظر آئی۔ سامنے والا بے تاثر چہرہ لیے بیٹھا رہا۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر تھوڑا آگے کو ہوا۔

"ڈونٹ فالو می!" اب ذرا سختی سے بولا۔

"تم ہمارے لیے سر درد بن گئے ہو۔ میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

"کتنی لاشیں اٹھانے کی ہمت ہے؟" اس نے اپنی دائیں ٹانگ باہر کی طرف نکالی اور پھر اپنی شرٹ اوپر کرتے ہوئے سامنے والے کو بائیں آنکھ ونک کی۔ اس نے اپنے ساتھ خود کش بم لگایا ہوا تھا۔

"مان گئے باس!" یہ شاہ کی آواز تھی۔

"اوکے اوکے۔۔۔ تم جا سکتے ہو۔" ایک لمحے میں سامنے والے نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لیے۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھ گیا اور اوپر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ہوٹل تھا جس کے سب سے نیچے فلور پر ریسٹورنٹ اور باقی فلورز پر رہائشی کمرے تھے۔ آگے جا کر اس نے قطار میں لگی لفٹس کے جلدی سے بٹن دبائے۔ تعاقب کار بھی اوپر آیا لیکن اسے آیان کہیں نظر نہ آیا۔ ایک کمرے سے نکل

کر آیان نے اس اس کی گردن دبوچی اور ایک سوئی اس کی گردن میں چبھو دی۔اسے ٹھکانے لگا کر وہ نارمل سے انداز میں کچھ دیر بعد ریسٹورنٹ سے باہر نکل رہا تھا۔

"تمہیں یقین ہے اب وہ ہمارے پیچھے نہیں ہوں گے؟"

"نہیں ہیں یار!" وہ جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سڑک پر تیز تیز چل رہا تھا۔

"قسم اٹھاؤ۔" آیان نے گہرا سانس لیا۔

"تمہاری قسم مسٹر شاہ!"

"استغفر اللہ جھوٹا انسان۔میری شادی ہونے والی ہے۔"

"تمہاری شادی ہو جائے گی انشاءاللہ۔" آیان نے مسکرا کر اسے دعا دی۔

"تم نے کہا مطلب ہو گئی۔" شاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ڈینیئل کے چھوٹے گھر کے باہر کھڑے تھے۔شام گزرے بہت وقت بیت چکا تھا۔اب رات کا اندھیرا چاروں طرف خاموشی سے پھیلا ہوا تھا۔فضا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔وہ تینوں دیوار پھلانگ کر اندر آ گیے۔ڈینیئل تو یقیناً گھر پر نہیں تھا۔

"ویسے آیان تم کسی لڑکی میں انٹرسٹڈ نہیں ہو؟"شاہ نے پوچھا۔

"تم سے مطلب؟ذاتی سوال پوچھنے سے گریز کیا کرو۔"

"اس کا مطلب کوئی پسند ہے۔"

"کوئی بھی نہیں ہے۔خاموشی سے چلو۔"کہتے ہوئے ایک لمحے کے لیے نورالفجر کا چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے آیا تھا لیکن سچ کہنا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔

آگے پیچھے چلتے وہ پورچ پار کر کے داخلی دروازے کی طرف آ گئے۔

"عجیب!"سمیع نے بھی کہا تو آیان نے گردن گھما کر اندھیرے میں اسے گھورا۔

"کوئی خالہ کی بیٹی، کوئی تائی چاچی کی بیٹی۔۔۔"

"میں کسی کی بیٹی میں بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔آیان اور سمیع سائیڈ پر کھڑے ہو گئے اور شاہ نے دروازے پر لگی بیل بجائی۔

"ایک آفر ہے بہت معقول سی!"شاہ پھر سے شروع ہوا۔

"بولو!"آیان نے کہا۔

"میری بہن...نہایت خوبصورت...بناسینگ کے...باتونی..."

"تمہاری بہن مطلب میری بہن!"وہ زچ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"لوسیاپاہی مکا۔"سمیع نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا میری بہن چھوڑو۔سمیع کی کزن بہت خوبصورت تو نہیں ہے لیکن باتونی بہت ہے۔اوپر سے سرکاری جاب ہولڈر ہے۔۔۔"دروازہ کھلا اور وہ خاموش ہوا۔

"مجھے باتونی لڑکیاں پسند نہیں!" کہتے ہوئے سوات میں نورالفجر کے ساتھ کی گئی بحث یاد آئی تھی۔

ایک خوش شکل امریکی عورت باہر نکلی اور شاہ کو سلام کیا۔

"میں آج ہی آپ کے پڑوس میں رہنے کے لئے آیا ہوں۔ سوچا محلے والوں سے بات چیت کر لوں۔ سب سے پہلے آپ کے گھر کو شرف بخشا ہے۔"

"چاپلوس انسان!" آیان نے ائیر پیس میں اس سے کہا۔

"زندگی میں سنا گیا چیپ ترین بہانہ۔" سمیع بھی ساتھ ہی تھا۔

"سو سویٹ آف یو۔ اندر آئیں۔" اس عورت نے خوش دلی سے اندر آنے کی دعوت دی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ!" وہ اس کے پیچھے اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا۔

"میں لوگوں کے چہرے پڑھ لیتا ہوں۔ مجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کرو۔"

"ویسے اس گھر میں آپ اکیلی رہتی ہیں؟ کوئی فیملی نہیں ہے آپ کی؟"

"میرے شوہر کبھی کبھی۔۔۔"اس سے پہلے وہ مڑتی شاہ میر نے کلوروفام لگا رومال جیب سے نکال کر اس عورت کے منہ پر رکھا اور وہ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو گئی۔اس نے دروازہ کھول دیا اور وہ دونوں اندر آ گیے۔

"ایک گھنٹے سے بھی کم وقت ہے شاباش جلدی۔۔۔شاہ تم اوپر جاؤ۔ سمیع تم نیچے بیسمنٹ کی طرف جانے والا راستہ تلاش کرو۔"وہ خود اس لونگ روم کی تلاشی لینے لگا۔وقت آہستہ آہستہ سرکنے لگا اور وہ تینوں فائل کو تلاش کرنے میں جت گئے۔

"اگر تم ڈینیئل کی جگہ ہوتے تو فائل کہاں چھپاتے؟"آیان نے پوچھا۔

"کارپیٹ کے نیچے سیف لاک بنا کر وہاں چھپاتا!"

www.novelsclubb.com

"اونہوں...تم سمیع؟"

"میں اسٹڈی روم میں!"آیان نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہاں کچھ نہیں ہے۔" شاہ میر نے کہا۔ آیان کچن میں کھڑا ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

"اگر یہاں فائل نہ ملی تو ہم برے پھنسے گے آیان!" سمیع نے کہا۔

"ہم کیوں پھنسے گے؟ یہ والا پلان تو آیان کا تھا۔" شاہ فوراً بولا۔

"مل گئی!" آیان پر جوش سا بولا۔

"کیا مل گئی؟"

"میں ڈینیئل کی جگہ ہوتا تو فائل کو کچن میں چھپاتا!"

"لگتا ہے تمہارا دماغ چل گیا ہے۔" شاہ ہنسا اور آیان کے ساتھ ریکس کی تلاشی لینے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں چھپائی ہو گی؟" سمیع بھی وہاں آ گیا۔

"اوون میں یا فریج میں!" شاہ میر زور کا ہنسا تو آیان نے سرد نگاہ اس پر ڈالی۔

"اس کیبن میں جو سامنے بھی ہو اور کم استعمال ہوتا ہو۔" آیان سارے میں نظریں گھمائے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ "ہری اپ گائز! وہ فائل اسی کچن میں ہے۔" وہ لوگ پھر سے کچن کی تلاشی لینے لگے۔

شاہ نے مائیکرو ویو کے ساتھ والا کیبن کھولا تو اندر بیئر کی بے شمار بوتلیں رکھی تھیں۔ اس نے دیکھ کر بند کر لیا اور ساتھ والا کیبن کھولا کہ اسے کچھ کھٹکا اور وہ بیئر کی بوتلیں باہر نکالنے لگا۔

"ان سے تمہیں کیا کام؟" سمیع نے اسے فضول میں بوتلیں نکالتے دیکھا تو پوچھا۔

"مائی اسٹائل!" آیان نے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلایا پھر اسے کچھ عجیب سا لگا جس سے وہ بھی چونک گیا۔ وہ بھی شاہ تک پہنچا۔ وہ سرخ شیٹ تھی جس نے اسے چونکا دیا تھا جو اس کیبن کے سوا کہیں نہیں بچھی ہوئی تھی۔ اس شیٹ کو ہٹایا تو نیچے ایک فائل موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

آیان نے دھڑکتے دل سے وہ فائل نکالی اور اس کے اندر موجود کاغذات کو دیکھا۔۔۔پڑھا۔۔۔پھر پڑھا۔۔۔اور پھر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ان کو مطلوبہ شے مل گئی تھی۔وہ فائل اور اس میں موجود کاغذات ہی ضروری تھے کیونکہ اس کی کاپی یا کوئی پی ڈی ایف فائل کسی کے پاس موجود نہیں تھی ورنہ وہ سارا کام ایک ہیکر کی مدد سے ہو جاتا۔وہ سارے ڈاکومنٹس نکال کر لپیٹ کر اپنے کوٹ کی جیب میں رکھے اور دوسرے کاغذات فائل میں ڈالے۔

کچن چھوڑ کر وہ تینوں وہاں سے باہر آئے تو صوفے پر وہ عورت موجود نہیں تھی۔خطرے کی بو محسوس کرتے تینوں کے ہاتھ اپنی گن تک گئے۔

"تم لوگوں کو کیا لگتا ہے ڈینیئل کی اتنی اہم فائل تم لوگ آسانی سے لے جاؤ گے؟"آواز پر وہ تینوں چونک کر ایک ساتھ مڑے اور سیڑھیوں پر وہ عورت گن تھامے کھڑی تھی۔

"اوہ ہائے میم آپ کو چلانا آتی ہے؟"شاہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جو پیپر چرائے ہیں واپس کر دو۔"

"ہم نے واپس کرنے کے لیے نہیں چرائے!" آیان نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم لوگ بچ کر نہیں جا سکتے۔ باہر پولیس تمہارا انتظار کر رہی ہے۔" اس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔ تم نے اسے بے ہوش کیا بھی تھا یا نہیں؟" آیان نے اردو میں شاہ سے کہا۔

"چڑیلوں پر انسانی ہتھیار اثر نہیں کرتے۔ کیا انڈین موویز نہیں دیکھتے؟" جواباً شاہ نے کہا۔

"پیپر واپس کرو۔" وہ غصے سے غرائی۔

"یہ یقیناً پولیس میں ہے۔ تم لوگوں نے ٹھیک سے ریسرچ نہیں کی۔"

www.novelsclubb.com

"یہ پولیس میں نہیں ہے لیکن اسے شوٹنگ آتی ہے اور اس کا نشانہ بہت اچھا ہے۔" سمیع نے آہستہ آواز میں کہا۔

"تم لوگوں کو کیا لگتا ہے یہ گن چلے گی؟" آیان نے پوچھا۔

"ضرور چلے گی اور اس کا نشانہ میں ہوں۔" شاہ کہتے ہوئے آگے بڑھا۔

"دیکھیں مس امریکہ ہم آپ کو بالکل نقصان پہنچانے نہیں آئے۔ آپ ہمارے راستے میں مت آئیں اور اپنا کام کریں۔"

"پیچھے کھڑے رہو ورنہ میں یہ گولی چلا لوں گی۔"

"یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔" سمیع نے بھی کہا۔

"میں نے کہا مجھ سے دور رہو۔" شاہ قریب جا رہا کہ وہ پھر چلائی۔

"یار کیوں اپنی موت آواز دے رہی ہو؟" آیان نے بیزاری سے کہا۔ شاہ کا اس سے فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا رک جاؤ۔"

"شاہ رکو!" سمیع نے اسے ٹریگر دباتا دیکھا تو شاہ کو روکنا چاہا لیکن گولی چل گئی اور ٹھاہ کی بھرپور آواز کے بعد سارے میں خاموشی چھا گئی۔

وہ دونوں ساکت کھڑے رہ گئے۔

گولی شاہ کے سینے میں لگی تھی۔

وہ آبادی والا علاقہ تھا یقیناً پولیس اندر آنے کو تیار تھی۔

گولی کی آواز دور تک سنی گئی ہو گی۔

وہ دونوں آگے بڑھے۔

شاہ نے اس عورت سے گولی لے کر اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"شاہ تم ٹھیک ہو؟" آیان فکر مندی سے بولا۔

"جیسے تم نے مجھے بتائے بغیر سوسائیڈ بم ساتھ لگایا ہوا ہے میں نے بھی بلٹ پروف جیکٹ پہن لی تھی۔" وہ سینہ مسلتے ہوئے ہنسا۔

"باہر پولیس ہے۔بیسمنٹ میں راستہ صاف ہے۔" سمیع نے جلدی سے کہا۔

"پھر دیر کس بات کی؟" اس عورت کو باندھ کر وہ تینوں بیسمنٹ کی طرف سے گھر سے نکل گئے۔ چند گلیاں پیچھے ایک کار ان کی منتظر تھی۔ان تینوں کو دیکھتے ہی کار کے انجن میں حرکت ہوئی اور ان تینوں کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔

"ایسا لگ رہا ہے دل کے وال بند ہو گئے ہیں۔" اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"انڈین فلموں میں تو ہیرو بالکل صحیح سلامت رہتا ہے۔" آیان نے ہنستے ہوئے کہا۔رات گہری ہو رہی تھی جیسے سارے سیاہ بادل آج اکھٹے ہوئے ہوں۔

"پہلے تمہیں کسی ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں۔" آیان نے آفر کی۔

"ان امریکی ڈاکٹروں سے علاج کروانے سے پہلے میں مرنا پسند کروں گا۔" وہ امریکیوں سے متنفر تھا۔

وہ رات ان لوگوں نے بہت سی پیچیدگیوں سے بچنے کے لیے اقدامات کرنے میں صرف کی تھی۔ وہ صبح تک کام میں لگے رہے تھے۔ ڈاکومنٹس متعلقہ لوگوں تک پہنچادی گئی تھی کیونکہ اس کی کوئی کاپی موجود نہیں تھی۔

"مجھے صرف ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔" فجر کی نماز مسجد میں ادا کر کے وہ تینوں نکلے تھے جب شاہ میر نے سنجیدگی سے کہا۔

"وہ کیا؟" سمیع نے استفسار کیا۔

"کلوروفام نے اس لڑکی پر اثر کیوں نہیں کیا؟" شاہ جس سنجیدہ شکل سے کہہ رہا تھا وہ واقعی بڑا مسئلہ لگ رہا۔

www.novelsclubb.com

"نقلی کلور وفام ہو گا۔" آیان نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

*****

وہ کبھی بینچ پر بیٹھ جاتا اور کبھی ٹہلنے لگتا۔

پھر جا کر وہ سیمنٹ کے بنے بینچ پر لیٹ جاتا۔

ادھر بھی سکون نہ ملتا تو بیٹھ کر پیر ہلاتے ہوئے کچھ گنگنانے لگتا۔

پھر وہ پش اپس لگاتا۔

تھک جاتا تو سٹ اپس لگاتا۔

www.novelsclubb.com

پھر کوٹھڑی میں پڑے چھوٹے پتھروں سے کھیلنے لگتا۔

اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔ غرض اس کی ہر حرکت سے بیزاریت واضح تھی۔ وہ بور ہو رہا تھا۔ ٹہلتے ہوئے نا جانے اس کے دماغ میں کیا آیا وہ سلاخوں کے قریب آیا۔ آج کل اتنے سخت دنوں

میں آیان سکندر پانچ وقت کا نمازی بن گیا تھا۔ قبول کرنا نہ کرنا اللہ کی مرضی تھی لیکن وہ اب نماز پڑھنے لگا تھا۔ جیل سے رہائی کے لیے، آزمائش کے خاتمے کے لیے۔ امید کا ہر سرا اللہ سے شروع ہو رہا تھا۔

نا تیرا خدا کوئی اور ہے، نہ میرا خدا کوئی اور ہے

یہ جو راستے ہیں جدا جدا، یہ معاملہ کوئی اور ہے

وہ اونچی آواز میں پڑھنے لگا۔ اسے معلوم تھا اس طرح اونچی آواز میں پڑھنے سے اسے کوئی تمغۂ امتیاز نہیں ملنا بلکہ غیر انسانی سلوک کیا جانا ہے۔ اس کوٹھری کا جلاد یا مہذب زبان میں ہنٹر اس کی آواز سے سخت نفرت کرتا تھا اور اسے مارنے کے لیے اندر آجاتا تھا کیونکہ دو دن پہلے اس نے مار کھاتے ہوئے اسے اس کا مطلب سمجھایا تھا تو وہ غصے سے لال پیلا ہو گیا تھا اور آیان کو بہت مارا تھا۔

کیوں نہیں دیکھتا اس جہاں میں، ہر شے لا محدود ہے

جب اٹھی نگاہ تو جھک گئی' یہ معاملہ کچھ اور ہے۔

اللہ اللہ اللہ۔۔۔۔

جیل کا ہنٹر مین غصے میں بھرا ہوا جیل کا بڑا دروازہ کھول کر اندر آیا۔عام دنوں کی نسبت آج زیادہ غصے میں نظر آتا تھا۔

یہ پہاڑ درخت اور کائنات' سر جھکے ہوئے ہیں سجود میں

نہ تو بن سکا نہ بنا سکا' وہ نہ پھر بھی تجھ سے جدا ہوا

یہ سب اسی کے ہیں فیصلے' تو جان کر بھی انجان ہے

www.novelsclubb.com

نہ تیرا خدا کوئی اور ہے' نہ میرا خدا کوئی اور ہے

یہ جو راستے ہیں جدا جدا' یہ معاملہ کوئی اور ہے

وہ بور ہو رہا تھا اس لیے اس نے آج ہنٹر مین کو دعوت دی تھی کہ آ بیل مجھے مار۔ ناجانے کتنے دنوں سے وہ امریکی ٹارچر سیل میں تھا اور بڑا ٹارچر ہو چکا تھا لیکن اس نے نہیں بتایا کہ اصل پیپر کس کے پاس ہیں۔ بھلا ہو اپنے لوگوں کا جنھوں نے یہاں لاتے ہی سخت ٹریننگ دی تھی۔

اسے دو ہفتے پہلے امریکی ایجنسی نے ایئرپورٹ پر پکڑ لیا تھا۔ اب ناجانے زندگی نے کہاں لے کر جانا تھا۔ وہ آتے ہوئے اسے گالیاں بک رہا تھا اور آیان مسکراتے ہوئے اسے خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ قیدیوں نے بھی جلاد کا حوصلہ بڑھایا اور سب سلاخوں کے قریب آ کر نعرے لگانے لگے۔ ریسلنگ ٹائپ ماحول بن گیا تھا۔

"خوش آمدید دوست! تم لیٹ آئے ہو۔ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔" وہ مسکرا کر کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس کی گرے شرٹ جگہ جگہ سے خون آلود تھی اور آدھے سے زیادہ پھٹ چکی تھی۔ پرانے زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوئے تھے کہ وہ دوبارہ مار کھا سکتا لیکن اس نے دعوت دی تھی تو ہنٹر مین

کیوں نہ آتا؟اس کے چہرے پر بھی جگہ جگہ زخم بن چکے تھے۔ہونٹ کنارے سے پھٹا ہوا تھااور آنکھ کے قریب بھی زخم تھا۔اس کے باوجود وہ تازہ دم نظر آتا تھا۔

"میرا دل کرتا ہے تم مسلمانوں کی ساری نسل کو آگ لگادوں۔"کہتے ہوئے اس نے ہنٹر اٹھایااور ہوا میں گھما کر آیان کو مارنا چاہا لیکن وہ بروقت پیچھے ہو کر بچ گیا۔

ڈبل کک مارتے ہوئے اس نے ہنٹر مین کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہاتھ سے ہنٹر جھپٹااور تین چار اس کی کمر پر دے مارے جس سے وہ کراہ کر رہ گیا۔اس کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے وہ چلایا۔

"میرا دل کرتا ہے تم جیسوں کو قتل کر دوں۔"اس نے لب بھینچ کر کہا۔وہ قیدی نہیں تھااور نہ کبھی جیلوں نے اس کی نفسیات کو متاثر کیا تھا۔اسی لیے وہ اس ہنٹر مین کو خدا نہیں سمجھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

سارے میں سناٹا چھا گیا۔قیدی ہنوز سلاخوں سے باہر نکلنے کی کوشش میں اس سے ٹیک لگائے انھیں دیکھ رہے تھے۔یہاں تو مار کھانے کا رواج تھا واپس آج تک کس قیدی نے مارا تھا؟اب آیان سکندر

کی خیر نہیں! سب دلچسپی سے انھیں دیکھنے لگے۔وہ دیو ہیکل قامت آدمی دوبارہ گالیاں بکتے ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اب دونوں آمنے سامنے تھے۔بغیر ہنٹر کے لڑائی شروع ہو چکی تھی۔جیلر کا ایک پنچ ہی آیان کے چودہ طبق روشن کر دیتا تھا لیکن وہ آج بھرپور فارم میں تھا۔وہ صرف مہارت سے ڈیفنس کر رہا تھا جس سے وہ جیلر تھک جاتا۔وہ دفاعی پوزیشن میں تھا اور جنگ کا اصول بھی یہی ہے اپنے دشمن کو تھکنے دو۔اسے frustrated ہونے دو!

"تم میں جان نہیں ہے؟ پچاس لوگوں کا کھانا کھانے کے بعد ایک انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تم جانور!" بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ سے نکلنے والے خون کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے وہ اسے مزید سلگا گیا۔

www.novelsclubb.com

"۔۔۔تو آج ضائع ہو گا۔" ہنٹر مین گالیاں بکتا ہوا جلال سے بولا۔آیان اسے مزید طیش دلاتا چلا گیا اور مار کھاتا چلا گیا۔اب وہ دونوں آپس میں گھتم گھتا تھے کیوں کہ قیدی زور و شور سے ان کا لہو گرما رہے تھے۔دونوں ایک دوسرے کی جان نکالنے پر تلے ہوئے تھے۔

ہنٹر مین کو ایک قیدی سے ہارنا قبول نہیں تھا۔

آیان کے اندر کا جوان خون اسے ہار نہ تسلیم کرنے پر مجبور کیے ہوئے تھا۔

ایک گھنٹے تک یہ شو چلتا رہا۔ دونوں ہی نڈھال ہو گئے تھے۔ آیان کی حالت قابل ترس ہو گئی تھی پھر بھی وہ لڑنے کے لئے تیار تھا۔ کچھ دنوں کے لیے مزید بور ہونے کی بجائے اس کے پاس زخموں پر کراہنے کا موقع تھا۔ انسان آزاد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ آزادی کو پسند کرتا ہے۔ انسان کبھی بھی آئسولیشن میں نہیں رہ سکتا۔ وہ بھی ایک انسان تھا جو آئسولیشن میں رہ کر اکتا گیا تھا۔

کچھ دیر بعد تین چار جیلر مزید وہاں آ گیے اور آیان کی حالت دیکھ کر مزید مارنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے وہاں سے ہنٹر مین کو لے کر چلے گئے۔ وہ زمین پر بیٹھ کر گہرے سانس لینے لگا۔ پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ دہرا ہوا تھا۔ درد شدید تھا۔

"Poor guy." کسی قیدی نے تبصرہ کیا جو یقیناً اسے بے وقوف سمجھ رہا تھا۔

اچانک باہر گولیوں کا شور ہوا۔قیدیوں نے شور مچانا شروع کر دیا ہے۔

"گندی تہذیب کے گندے انڈے!" وہ اس شور سے تنگ بڑبڑاتا ہوا بڑی مشکل سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جسم کے انگ انگ میں شدید درد اٹھا تھا۔

بینچ کے دوسری طرف پھینکی چابی کو اٹھایا جو اس نے لڑائی کے دوران ہنٹر کی جیب سے نکال کر پھینک دی تھی اور اب سلاخوں کے قریب آیا۔ گولیوں کا شور قیدیوں کی چیخ وپکار کی وجہ سے کم ہو گیا تھا۔وہ دکھتے جسم کے ساتھ تیزی سے لاک کھول رہا تھا اور پھر وہ باہر نکل گیا۔قیدیوں میں یک دم سناٹا چھا گیا تو اس سے ان کی طرف گردن موڑ کر دیکھا۔وہ سب مدد طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔آیان کو ترس تو آیا لیکن وہ ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتا عموماً ایسی جیلوں میں بڑے مجرم رکھے جاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"I spend devil of a time with you people!" وہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔(میں نے تم لوگوں کے ساتھ بہت مشکل وقت گزارا ہے۔)وہ بائیں آنکھ ونک کرتا لڑکھڑا کر چلتا وہاں سے نکلتا گیا۔

سمیع نے مسکرا کر دروازہ کھول دیا۔ان دونوں کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا وہ وہاں سے نکلتا گیا۔

"تمہیں سرخ رنگ کا پسینہ آتا ہے؟" شاہ نے ایک گن اس کی طرف اچھالتے ہوئے پوچھا۔آیان کی حالت خراب تھی۔

"ایڈیٹ! یہ خون ہے۔" سمیع نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کس طرف چلنا ہے؟"اس کا جسم درد کر رہا تھا اسی لیے کسی قسم کی فضول بحث میں پڑنے کے بجائے وہاں سے نکلنا اصل مقصد تھا کیونکہ اس سے آگے آیان کی ہمت جواب دے چکی تھی۔وہ مزید ٹارچر نہیں سہہ سکتا تھا۔

وہ اس جگہ سے خاموشی سے نکلتے گئے جو راستے میں آتا اسے گولی مار دیتے اور اسی ایکشن میں آیان کو گولی لگی تھی۔

یہ سیل آبادی سے بہت دور ایک انجان علاقے میں تھا جہاں خطرناک مجرموں کو رکھا جاتا تھا اور چونکہ آیان اقوام متحدہ اور سی آئی اے تک پہنچا ہوا تھا اس لیے خطرناک بن گیا تھا۔

******

www.novelsclubb.com

"مجھے تم پر فخر ہے آیان! تم بہت مشکل حالات میں سروائیو کر کے آئے ہو۔اللہ تمہاری ریاضت قبول کرے آمین۔"

"شکریہ سر! آپ نے ہمیں انہی دنوں کے لیے ٹریننگ دی تھی۔" ائیر مارشل کے بعد اب وہ جنرل عاصم کے سامنے موجود تھا۔

"مجھے امید نہیں تھی کہ تم سی آئی اے والوں سے بچ کر آ سکتے ہو۔ ایک لمحے کو میں سمجھا تھا تمہیں بھی عنایہ کی طرح کھو دیا ہے۔" آیان نے تکلیف سے انھیں دیکھا۔ وہ اس وقت فوج کے جنرل نہیں صرف ایک باپ لگ رہے تھے۔

"ملک کے لیے جان بھی حاضر ہے سر!" وہ ان کا حوصلہ نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتے تھے اور عنایہ کے بعد تو بالکل اکیلے ہو گئے تھے۔

"اب تم ساؤتھ کوریا والے گروپ کے ساتھ کام کرو گے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن میں سی آئی اے کو وانٹڈ ہوں۔"

"ائیر مارشل سب سنبھال لیں گے۔ تم اس سال امریکہ گئے ہی نہیں۔"

"جو حکم سر۔"اس نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

وہ بہت کمپوزڈ سا ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔جنرل عاصم اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ایک ہفتہ پہلے وہ واپس آیا تھا اور بری حالت میں تھا۔وہ سوئی جاگتی حالت میں تھا اور وہ صرف اس کی زندگی کے لیے دعا کرتے رہے تھے۔آیان کی اس حالت کے بارے میں صرف ثاقب سکندر جانتے تھے اور وہ جنرل عاصم کو عہد دے چکے تھے کہ کسی سے اس بارے میں کسی سے ذکر نہیں کریں گے۔فی الحال وہ فریش نظر آ رہا تھا۔

"تمہارے زخم کیسے ہیں؟"

"وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گے سر!"

"چلنے پھرنے میں دقت تو نہیں؟"

"میں برداشت کر لوں گا۔"اس کے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"بلڈ پریشر نارمل ہے؟" وہ پھر پوچھ رہے تھے۔

"دنیا میں کئی لوگ ایسے بھی اچھی زندگی گزارتے ہیں سر! آپ فکر مند مت ہوں۔" وہ مدہم سا مسکرایا۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"تم ان چار مہینوں کو کسی کے ساتھ ڈسکس نہیں کروگے۔ یہ سب کانفیڈینشیل ہے۔" آیان نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔

"کل رات تم انٹیلی جنس والوں کی طرف سے ایک میٹنگ پر مدعو ہو جا کر اس کی تیاری کرو۔ اس کے بعد واپس کوریا کے لیے نکلو۔"

"کیا میں گھر جا سکتا ہوں؟"

www.novelsclubb.com

"تمہارے کمرے میں سکندر انتظار کر رہے ہیں۔ تم جاؤ مل لو اور پھر جو کہا ہے اس کی تیاری کرو۔" سادہ زبان میں کہا جائے تو وہ گھر جانے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ وہ سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اپنے کمرے میں آکر سکندر کو منتظر پایا۔ وہ ان تک گیا اور سکندر نے اسے گلے سے لگایا۔

"میں نے امریکہ میں آپ سب کو بہت مس کیا۔" اس کی آنکھیں بتا رہیں تھیں کہ وہ رونا چاہتا ہے۔

"کہا بھی تھا فوج میں مت آؤ۔" وہ اس کی حالت دیکھ کر تکلیف سے بولے۔

"فوج سہارا ہے میرا۔ اپنی دوست سے کیا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔"

"تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟" وہ ڈانٹ بھری فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔

"مام کیسی ہیں؟" اس نے کھنکار کر موضوع تبدیل کیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔ سکندر بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیے۔

"تم جو لفظوں کی مار اسے مار کر گئے تھے وہ ٹھیک کیسے ہو سکتی ہے؟"

"ان سے کہیں بس چند دنوں کی بات ہے میں ہمیشہ کے لیے واپس آجاؤں گا۔" دونوں ہاتھ آپس میں جوڑے وہ آگے کو ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔

سکندر کچھ نہیں بولے بس غور سے اسے دیکھتے رہے۔ بائیں آنکھ کے قریب ابھی تک نشان بنا ہوا تھا۔ وردی میں وہ بہت باوقار لگتا تھا۔ان کا فخر۔۔۔آیان سکندر!

"جو سب سہہ کر کے آئے ہو کبھی نہ بتاتے؟" سکندر نے اسے دیکھا۔آیان کو لگا وہ رو دے گا۔

"کبھی نہیں!" اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"باپ اس قدر ناقابلِ اعتبار ہو گیا ہے؟"

"آپ پر یقین ہے ڈیڈ۔آپ سے کوئی گلہ نہیں۔ملک کا راز تھا اگر سر عاصم آپ کو نہ بتاتے تو میں کبھی یہ راز کسی کو معلوم نہ ہونے دیتا۔"

"مجھے تم پر فخر ہے آیان!" اس نے گردن پیچھے پھینکی کہ آنکھوں میں آئے آنسو واپس چلے جائیں لیکن وہ نہیں گئے۔اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر خود کو نارمل کرنا چاہا۔

"فائنلی ڈیڈ نے تسلیم کیا۔" وہ خوش تھا۔

"تم میرے لیے آج بھی وہی معصوم سے آیان ہو جو کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتا۔۔۔جو اپنی فیملی کے لیے سب سے بڑا سیکیورٹی گارڈ بن جاتا تھا۔۔۔اپنی بہن کے لیے خود کو مارنے تک چلا گیا تھا۔۔۔"

"بس کریں ڈیڈ پلیز!"اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھوں سے پانی رواں ہو گیا۔وہ مشکل دن تھے بہت مشکل دن جب اس نے خود کو curse سمجھ کر اپنی فیملی سے دور جانے کا فیصلہ کیا تھا۔وہ سب یاد کرنا تکلیف دہ تھا۔اذیت ناک تھا۔وہ ماضی سے نکلنا چاہتا تھا۔

"میں واپس آؤں گا ڈیڈ سب کو بتا دیں۔آیان نہیں چھوڑے گا آپ سب کو۔بس تھوڑا سا وقت دیں۔میں سب ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے کچھ کام ہے میں چلتا ہوں۔تم بھی اپنے ضروری کام نپٹاؤ۔"آیان ان تک آیا اور گلے لگ کر اپنا سارا غبار نکالا۔وہ روتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ساری تکلیفیں جو اس نے امریکہ میں سہی تھیں۔ وہ ساری تکلیفیں جواب آگے سہنی تھیں۔ وہ دن پہلے دنوں سے بھی برے تھے لیکن وہ نکل آیا تھا۔ بس اسے کسی کا کندھا چاہیے تھا اور قدرت نے اسے باپ کا کندھا میسر کیا تھا۔ سکندر اس کی پیٹھ سہلاتے اسے رونے سے نہیں روک رہے تھے۔

"آئی لو یو ڈیڈ! آئی ریئلی لو زیو۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

سکندر کو احساس ہوا کہ انھوں نے آیان کے ساتھ کچھ غلط کر ڈالا ہے۔ وہ اگر فیملی سے الگ ہوا تھا تو صرف ان کی وجہ سے۔ اسے بچوں کی طرح روتا دیکھ کر وہ دکھی ہو رہے تھے۔۔۔ بہت دکھی۔ وہ آیان نہیں تھا۔ وہ ایک چھوٹا بچہ تھا جس کو اس حالت میں پہنچانے کے ذمہ دار سکندر تھے۔ اگر آج وہ کچھ کھو کر آیا تھا تو اس کا ذمہ دار بھی وہ خود کو ٹھہرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ترک دنیا کا سماں، ختم ملاقات کا وقت

اس گھڑی اے دلِ آوارہ کہاں جاؤ گے؟

******

جاری ہے۔

باب10

Off the line

قسم ہے فجر کی۔

اور دس راتوں کی۔

اور جفت اور طاق کی۔

اور رات کی جب وہ چلنے لگے۔

بھلاان میں کوئی قسم ہے صاحبِ عقل کے لیے؟

کیاتم نے دیکھانہیں تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔

عادارم اونچے اونچے ستونوں والی۔

کہ ان جیسا شہر میں پیدا نہیں ہوا۔

اور قوم ثمود جنھوں نے سخت چٹانوں کو تراشا۔

اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔

یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ملکوں میں سرکشی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اوران میں فساد پھیلایا تھا۔

توآپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

(سورۃالفجر:1تا13)

جنوری کے شروع ہوتے ہی سورج روپوش ہو گیا تھا اور ہمہ وقت بادلوں کا آسمان پر بسیرا تھا۔ دسمبر میں کبھی کبھار دھوپ میں بیٹھ کر دیسی ماحول بنالیا جاتا تھا لیکن جنوری تو پھر جنوری تھا۔ کوریا کے لوگ کئی کئی دن اسی طرح سورج کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس جاتے تھے۔ کبھی دھند چھا جاتی تو بصارت پر اثر پڑتا اور کبھی برف باری شروع ہوتی تو سخت سردی میں بھی اس سے لطف اندوز ہونے میں مزہ آتا۔ ایسے میں ہر دو گھنٹے بعد کافی کا ایک ڈسپوزیبل کپ آپ کا خون جمنے نہیں دیتا تھا۔ کنوینینٹ اسٹور (Convenient store) ایسے میں ایک رحمت تھے جہاں کافی ایک قدم دوری پر ہوتی۔ کوریا میں ہر جگہ کافی شاپس کیوں تھیں؟ اب سمجھ میں آیا تھا اور اچھے سے سمجھ میں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں معلوم ہے یہ سورت لفظ "و" سے شروع ہوتی ہے اور جس سورت کی ابتداء میں حرف مقطعات میں سے کوئی آجائے تو وہ سورت blessing ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے ابتداء میں ہی بتادیا

کہ تم صرف اتنا علم رکھتے ہو جتنا میں تمہیں رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔اللہ نے اس کی شروعات ہی قسم اٹھانے سے کی ہے۔"

ایس این یو کی مین لائبریری کی بیرونی سیڑھیاں اترتی نورالفجر منظر پر آئی۔اس نے کالے رنگ کا اونی کوٹ اور لانگ بوٹس پہن رکھے تھے۔سر پر رکھا سرخ اسکارف سلک کا تھا اور گردن کے گرد بھی کالا مفلر لپیٹا ہوا تھا۔بائیں بازو پر سفید اوور آل ڈالے اور دائیں ہاتھ میں بیگ تھامے وہ تیزی سے قدم اٹھا رہی تھی۔حرکت میں برکت ہے جس کی وجہ سے وہ کم سردی محسوس کر رہی تھی۔کانوں کو سردی سے بچانے کے لیے ہیڈ فونز چڑھا رکھے تھے جس میں مریم کی آواز گونج رہی تھی۔

"جانتی ہو حروفِ مقطعات کیا ہوتے ہیں؟"اس نے کیفے سے ایک کافی کا کپ پکڑا اور ساکر گراؤنڈ تک پہنچتے اسے برف میں فٹبال میچ کھیلتیں دو منچلی ٹیمز دکھائی دیں۔نا جانے کسی کو امپریس کرنے کی کوشش تھی یا جوانی دیکھانے کا شوق تھا پھر بھی بہت سے اسٹوڈنٹس وہاں بیٹھے، کھڑے، ہنستے، باتیں کرتے ہوئے میچ دیکھ رہے تھے اور جو میچ کھیل رہے تھے ان کی ہمت کو سلام تھا۔

"حُرُوفِ مُقَطعَات قرآنِ پاک کی بعض سورتوں کے آغاز میں پائے جاتے ہیں اور ان کا صحیح علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا تھا اس دور کے اسالیب بیان میں اس طرح کے حُرُوفِ مقطعات کا استعمال عام طور پر معروف تھا۔ خطیب اور شعراء دونوں اس کو طرزِ بیان کے طور پر لیتے تھے تاکہ وہ ایسے الفاظ بولیں کہ سامنے والے کو سمجھ نہ آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ پاک کے ان حروف کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر مخالفین میں سے کسی نے بھی یہ اعتراض کبھی نہیں کیا کہ یہ بے معنی حرُوف کیسے ہیں جو بعض سورتوں کی ابتداء میں بولے جاتے ہیں؟ یہ اللہ کی کتاب کا راز ہیں اور ان کی تحقیق کرنا نہ کرنا انسان پر منحصر ہے۔ اللہ ہمیں اتنا ہی علم دیتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

میچ جاری تھا اور وہ بھی وہاں آکر کھڑی ہو گئی۔ کوئی شک نہیں تھا یہ ماحول صرف پڑھائی کی ٹینشن کو کم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا کیونکہ ایس این یو میں ایگزامز فوبیا کی آمد آمد تھی۔ میچ جاری تھا۔ اس نے ایک تنقیدی نگاہ سارے میں ڈالی۔

"مجھے قرآن پاک کی وہ سورتیں بہت پسند ہیں جو حروفِ مقطعات سے شروع ہوتی ہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ اگر وہ قسم اٹھا رہا ہے تو یقیناً کچھ تو ہو گا۔ تو اے میرے بندے تو بھی یقین کر کہ تیرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے اور اگر ہم یقین نہ کریں اس بات پر ان چیزوں پر جس کی گواہی خود ہمارا اللہ دے رہا ہے تو ہم کیسے مسلمان ہوئے؟ سو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ پر یقین رکھو۔ تم نہ بھی اچھے مسلمان ہوئے، تمہارے عبادت گزار نہ ہونے سے بھی اللہ کی ذات کو فرق نہیں پڑتا۔ بس ایک یقین کامل رکھو۔ ایک مومن کا ایمان اتنا پختہ ہونا چاہئے کہ اگر اللہ کی طرف سے آزمائش آئے تو وہ اس یقین کے ساتھ اس کا سامنا کرے کہ اللہ ہی اس آزمائش میں اس کا ساتھ دیں گے تو اسے کبھی غم نہیں ہو گا۔ یہ جو ہم ہیں نا دکھ کے مارے۔۔۔ جنھیں لگتا ہے ساری مصیبتیں اور تکلیفیں اُنھیں کے لیے ہیں تو اُنھیں جان لینا چاہیے کہ اللہ نے مصیبت اپنے بندوں کے لیے ہی رکھی ہیں۔ اگر زندگی ایک سیدھی لائن کی طرح ہو تو کیا پتہ چلے ہمارے ایمان کا؟ زندگی تو نام ہی آزمائشوں کا ہے، دو دن سکھ اور پھر ایک نیا چیلنج! اس سورت کی ابتدائی چار آیات میں اللہ نے

قسم اٹھائی ہے۔ فجر کی، دس راتوں کی، جفت اور طاق کی اور رات کی۔ فجر کہتے ہیں کچھ پھوٹ پڑنے کو۔۔۔ کچھ نیا ہو جانے کو۔"

ہاتھوں میں نوٹس پکڑے رٹے لگاتے بے چارے اسٹوڈنٹس۔

سردی سے ٹھٹھرتے ہاتھوں کو آپس میں ملتے میچ دیکھتے بے چارے اسٹوڈنٹس۔

ایک ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے اور دوسرے سے لیپ ٹاپ پر بمشکل کیز پریس کرنے کی کوشش کرتے بے چارے اسٹوڈنٹس۔

اپنی پسندیدہ ٹیم کے حق میں نعرے لگاتے بے چارے اسٹوڈنٹس۔

ایسا منظر جو لائبریری میں دیکھنے کو ملنا چاہیے تھا وہ وہاں سا کر گراونڈ میں تماشائیوں کی صورت میں دیکھنے کو ملا تھا۔

"ان دس راتوں سے مراد اسلامی ماہ ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں اور زیادہ مفسرین اسی پر متفق ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو ان دس راتوں سے محرم کی پہلی دس راتیں بھی تو ہو سکتی ہیں۔اگر اسے محرم کے perspective(زاویہ نظر) سے دیکھیں تو ہمیں سمجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ محرم الحرام بہت مصیبتوں اور آزمائشوں والا وقت تھا۔میں تمہیں ڈرا نہیں رہی کہ ساری زندگی مصیبتیں اور تکلیفیں ہی اللہ نے ہمارے لیے لکھی ہیں بس کچھ خاص اوقات ہوتے ہیں جب ہمیں کوئی خاص سبق دینا ہوتا ہے۔آسانی کے دنوں میں ہمارا نعمتوں کی طرف دھیان کم ہی جاتا ہے۔پہلے روشنی کی قسم اٹھانے کے بعد اللہ تعالی نے ان دس راتوں کی،ان کٹھن راتوں کی بھی قسم اٹھائی جس میں اس نے اپنے محبوب کی اولاد کو آزمائش میں ڈالا تھا۔ان کی اور ہماری آزمائش کا کوئی مقابلہ ہے؟ ہر گز نہیں۔تو اللہ نے ہمیں باور کروایا ہے کہ وہ اپنے محبوب نبی کی اولاد کو اگر اس قدر سخت آزمائش میں ڈال سکتا ہے تو کیا وہ ہمارا امتحان نہیں لے سکتا؟جس چیز کی قسم رب اٹھا رہا ہو وہ یقیناً عظیم ہو جاتی ہے۔ان آیتوں کو سمجھنے کے لئے ہماری زندگی بہت کم ہے نور!"

جنوبی کوریا کا نظام تعلیم باقی دنیا سے بہت مختلف ہے۔ یہ لوگ دن کے پندرہ سے اٹھارہ گھنٹے بھی پڑھتے ہیں۔ ترقی یافتہ ملک ہونے کے باوجود یہاں پڑھائی اور روایات پر کوئی کمپرومائز نہیں ہے۔ زیادہ تر ہائی اسکول تک پڑھائی مشکل ہوتی ہے کیونکہ وہاں اسکول سے کالج یونیورسٹی جانے کے لیے ایک کڑے امتحان کی تیاری کرنی ہوتی ہے جو مسلسل آٹھ گھنٹوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہاں آٹھ گھنٹے مسلسل لکھتے جانا۔

ایسے اسٹوڈنٹس کو ساؤتھ کوریا کا ہر طبقہ سپورٹ کرتا ہے۔ جس دن یہ امتحان ہونا ہوتا ہے اس دن عام تعطیل ہوتی ہے یا آفس ٹائمنگ لیٹ رکھی جاتی ہے تاکہ سڑکوں پر ٹریفک جام نہ ہو اور طالب علم امتحانی مراکز میں باآسانی پہنچ سکیں۔ یونیورسٹی پہنچتے تک وہ اپنا آدھا کیریئر بنا چکے ہوتے ہیں لیکن یہاں بھی پڑھائی اتنی ہی سخت ہوتی ہے۔ پریکٹیکل لیبز سے لے کر ریسرچ کرنے اور لکھنے تک صبح سے شام اور پھر شام سے رات بھی ہو جایا کرتی ہے۔ کئی مرتبہ تو اسٹوڈنٹس اپنے استادوں کے

www.novelsclubb.com

گھروں میں راتیں پڑھتے ہوئے گزارتے ہیں۔جیسا کے۔ڈراموں میں دکھایا جاتا ہے حقیقت ذرا ہٹ کر ہے۔

"آگے چلیں تو یہاں ''وتر'' سے مراد نماز ہوتی ہے اور اللہ کہہ رہا ہے نماز پڑھو کیونکہ اس میں دنیا و آخرت کی کامیابی چھپی ہوئی ہے لیکن ہم لوگ ریاکاری کے لیے نماز پڑھتے ہیں نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔جفت کا مطلب ہوتا ہے جو برابر تقسیم ہو جائے جیسے ایون نمبرز۔۔۔2،4،6 وغیرہ اور طاق سے مراد وہ جو تقسیم نہ ہو سکیں یعنی آڈ نمبرز۔۔۔1،3،5 وغیرہ۔اب اس کے بارے میں علماء کی مختلف آرا ہیں لیکن حقیقی علم تو اللہ رب العزت کے پاس ہے نا!اب یہاں شفع اور وتر سے مراد مخلوق اور نماز بھی ہے،نو دس ذی الحجہ بھی ہو سکتی ہے اور پھر محرم کے دن بھی۔پھر رات کی قسم اٹھائی جب وہ جانے لگے۔دوبارہ سے فجر آنے لگے۔"

www.novelsclubb.com

میچ سنسنی خیز ہو رہا تھا لیکن نور اس طرف متوجہ نہیں تھی کیونکہ وہ مریم کو سن رہی تھی۔اس کا تسلسل ایک دم ٹوٹا تھا جب شور اس قدر تیز مچا کہ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔میچ دیکھتے ہوئے وہ مگن

سی مریم کو سن رہی تھی کہ ایک ٹیم نے گول کر دیا اور سارے میں جیسے زلزلہ آگیا ہو۔" بے چارے اسٹوڈنٹس "خوشی سے اچھل رہے تھے۔ہاں خوشی سے۔وقتی خوشی سے۔اس ایک لمحے کی خوشی سے جو لمحہ امر ہو جاتا ہے۔وہ شورر کا نہیں بلکہ ایک لڑکی کے میدان میں اترنے سے مزید زیادہ ہوا تھا اور وہ جھر جھری لے کر وہاں سے آگے چل دی کیونکہ اسے ابھی سٹار فیلڈ لائبریری بھی جانا تھا اور کافی ختم ہو چکی تھی۔مین لائبریری میں یا میڈیکل لائبریری میں اسے مطلوبہ کتاب نہیں ملی تھی اور ممکن تھا اسے سفر کر کے شاید ہی وہ کتاب مل جاتی۔

"یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔اگر ہمیں اس بات کا اصل مقصد پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی قسم کیوں اٹھائی ہے تو ہم نے اس دنیا کو جوتے کی نوک پر رکھنا تھا اور اسے قید خانہ سمجھنا تھا لیکن یہی تو سارا ہمارا امتحان ہے کہ ہم یہ کیسے کرتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

اگر وہ ٹیکسی کرتی تو یقیناً بیس منٹ تک پہنچ جاتی لیکن اسے بھی لمحے امر کرنے والی خوشی چاہیے تھی۔ وہ تھوڑا سا فاصلہ بھی انجوائے کرنا چاہتی تھی۔اس نے سب وے (Subway) سے جانے والا

راستہ چناجو تقریباًایک گھنٹے میں اسے کوایکس مال پہنچادیتی۔اسے سیئول سے ضلع گنگ نم کاراستہ انجوائے کرنا تھا۔

"اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ صاحب عقل والوں سے مخاطب ہے یعنی ہم انسانوں سے، خصوصی طور پر مسلمانوں سے مخاطب ہے۔ سمجھو وہ ہمیں کچھ بتارہاہے، ہمیں وارننگ دے رہاہے، کچھ باور کروانا چاہ رہاہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن ہمیں صرف قصے اور کہانیاں سناتاہے۔باخدا یہ قصے کہانیاں نہیں بلکہ ہم سے پہلے گزری ہوئی قوموں کاانجام تھاکہ ہم ان سے عبرت پکڑیں۔قرآن ان قصوں کے پیچھے چھپے سبق سکھاتاہے۔ہم نے قرآن کو سمجھنے والوں کے لئے بہت مشکل بنادیاہے لیکن جس کے اندر اللہ کی تڑپ ہو تواللہ اس کے لیے خود آسانیاں پیدا کرتاجاتاہے۔اللہ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ ہم نے قوم عاد کے بارے میں نہیں پڑھا؟ قوم عاد کو جانتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

سیم سونگ (sameseong) اسٹیشن پہنچ کر وہ پہلی بس پر چڑھی جس نے کو ایکس مال کی طرف جانا تھا۔ یہاں سے راستہ کافی سیدھا اور ہموار سا تھا کیونکہ یہ بس شہر کے بیچ سے گزر جاتی تھی۔ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے ایک لمبا سانس لے کر چاروں طرف دیکھا۔ اندر باہر عجیب سا ٹھہراؤ تھا۔

"قوم عاد اونچے قد والی قوم تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام ان کے پاس پیغمبر بن کر آئے تھے۔ وہ بہت لمبے قد والے لوگ تھے جو خود کو بہت توانا اور طاقتور سمجھتے تھے۔ وہ لوگ بھی یہ بھول گئے تھے کہ ان سے پہلے بھی کتنے زمانے اور لوگ گزرے ہیں ان لوگوں نے بھی سرکشی کی ہو گی اور ان کو بھی سزائیں ملی ہو گی لیکن وہ بھی ہمارے آج کے دور کی طرح اللہ کے، اس کے حکم اور تعلیمات سے غافل رہے۔ ہم میں اور ان سرکش قوموں میں کوئی فرق نہیں ہے نور۔ اگر اس دنیا میں اتنے زیادہ گناہ اور ایسے ایسے گناہ کرنے کے بعد بھی ہم زندہ ہیں جن کی معافی پہلی قوموں کو نہیں ملی تھی تو صرف اور صرف نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہیں۔ ہم کافر نہیں پھر بھی

ہمیں ان قوموں کے انجام سے سبق سیکھنا چاہیے۔ ہمیں عذابِ الٰہی سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے۔"

بس چل پڑی اور ہر شے پیچھے کی طرف جانے لگی۔ وہ کھڑکی سے سر ٹکا کر مریم کو سننے لگی۔ بس کے اندر ہیٹر لگے ہونے کی وجہ سے راحت پہنچ رہی تھی۔ وہ سیئول کو غالباً روز ہی بس میں بیٹھ کر دیکھا کرتی تھی لیکن آج راستہ اور جگہ الگ تھی۔

عاشی ایک ماہ سے پاکستان گئی ہوئی تھی اور وہ اکیلے ہی ہر جگہ جاتی تھی۔ ان دنوں وہ مریم کے گھر رکی ہوئی تھی کیونکہ عاشی کے بغیر ڈورم میں مزہ نہیں آتا تھا۔ آج عاشی واپس آ رہی تھی اور ایک دو دن میں نور نے بھی واپس ڈورم چلے جانا تھا۔ باہر ہلکی ہلکی برفباری بھی ہونے لگی تو وہ مسکراتے ہوئے باہر دیکھتی رہی۔ صبح میں بھی شام کا سماں بنا ہوا تھا۔

"قوم عاد بہت طاقتور تھے اور پھر شداد جو اس قوم کے بادشاہ کے بیٹوں میں سے تھا اس دنیا پر اس نے بہت حکومت کی۔ اس نے بہت سے بادشاہوں کو اپنا مطیع بنا دیا تھا کیونکہ وہ اس دنیا کو جنت بنانا چاہتا

تھا۔جب اسے طاقت کا غرور آیا تو اس نے بھی سرکشی شروع کر دی اور پھر اللہ کی ذات کو فراموش کرنا بھی اس کے لیے بالکل غلط ثابت ہوا۔

دنیا کو جنت بنانے کے ارادے سے اس نے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر ہوئے تھے اور اس کے ستونوں میں زبرجد اور یاقوت نصب تھے (قیمتی پتھروں کے نام)۔ پھر ایسے ہی فرش مکانوں اور راستوں میں بنائے گئے تھے اور سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے تھے۔ہر محل کے گرد جواہرات کی نہریں جاری کی گئی تھیں اور مختلف قسم کے درخت حسن تزئین کے ساتھ لگائے گئے تھے۔"

سفید، گلابی، نیلے، جامنی ہر رنگ و قسم کے درخوں پر برف کے سفید موتی پڑ رہے تھے۔مریم کی بات کا سحر تھا یا اس جگہ کی خوبصورتی کا اس کے منہ سے بے ساختہ "ریئلی!" نکلا اور کافی اونچی آواز میں نکلا۔مسافروں نے اس کی طرف دیکھا لیکن وہ پرجوش سی باہر دیکھتی رہی کیونکہ مریم ابھی بول رہی تھی۔مریم کی آواز بہت پیاری تھی۔

"جب شہر کی تعمیر مکمل ہوئی تو شداد جو خود کو دنیا کے بادشاہوں کا بادشاہ مانتا تھا اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس شہر کی طرف روانہ ہوا۔ جب صرف ایک منزل فاصلہ رہ گیا تھا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔" نور کی آنکھیں حیرت سے پوری کی پوری کھل گئیں مطلب وہ بادشاہ ایک دن بھی اپنے محل میں نہیں رہا۔ مریم کی وہ والی آڈیو بھی ختم ہو گئی اور نور کو بے تحاشہ کوفت ہوئی۔ اسے جاننا تھا کہ اس کے بعد کیا ہوا تھا اس لیے اس نے فوراً مریم کو کال ملائی۔ بس گنگ نم ڈسٹرکٹ میں پہنچ چکی تھی اسی لیے اسے اندر جانے سے پہلے سارا قصہ سننا تھا۔

مریم نے کال اٹھائی اور نور نے سلام دعا کا بھی تردد نہیں کیا اور سیدھا مدعے پر آئی اور سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"شداد بادشاہ کے مرنے کے بعد اس کے عظیم شہر کا کیا ہوا؟" مریم پہلے تو حیران ہوئی اور پھر مسکرا کر اسے سمجھانے لگی۔

"حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے تھے اور اس شہر کی زیب وزینت دیکھ کر حیران ہوئے لیکن انھوں نے وہاں کسی رہنے والے کو نہ پایا جیسے وہ شہر کی صدیوں سے خالی ہو تو انہوں نے چند ہیرے جواہرات اپنے ساتھ لائے۔ جب حضرت معاویہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے دریافت کیا تو انہوں نے سارا قصہ سنایا کہ انھیں وہ ہیرے جواہرات کہاں سے ملے۔ پھر حضرت معاویہ نے کعب جبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر موجود ہے؟ جس پر کعب جبار نے انہیں بتایا کہ ہاں ایسا شہر موجود ہے دنیا میں۔ قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے تھے۔ وہ شہر تب سے خالی ہے۔ اب تم کہو گی کہ حضرت معاویہ نے کعب جبار پر کیسے یقین کیا ہو گا تو تمہیں بتاتی چلوں کہ وہ ایک سکالر تھے اور جو انھوں نے پڑھا تھا وہی بتا رہے تھے اسی لیے انھوں نے مزید بتایا کہ آپ کے زمانے میں، یعنی حضرت معاویہ کے زمانے میں ایک مسلمان سرخ رنگ کا کبود چشم قیصر القامت جس کی آبرو

میں تل ہو گا،اپنے اونٹ کی تلاش میں اس شہر عاد میں داخل ہو گا پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن قلابہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ باخدا یہ وہی شخص ہے۔"

"دیباک مریم۔۔۔دیباک!"اس نے بے اختیار کہا۔

"بس اتنی سی بات تھی اور تم نے اتنے دھانسو قسم سے پوچھا کہ میں ڈر گئی۔"

"اوہ سوری! میں آج سٹار فیلڈ لائبریری جا رہی تھی سوچا پہنچنے سے پہلے سن لوں ورنہ دماغ ادھر ہی گھومتا رہتا۔"اس نے آرام سے بتایا۔

"میں باقی ابھی ریکارڈ کرنے ہی والی تھی۔"مریم نے اسے بتایا تو وہ مسکرائی۔

"تم مجھے عاد و ثمود کے بارے میں ایسے ہی بتا دو۔"بس رک گئی اور وہ کوایکس مال(Coex mall)کی طرف بڑھ گئی۔

"اچھا یہ بات تو تمہیں معلوم ہو ہی گئی ہے کہ پہلے زمانے میں لوگوں کے قد اور عمریں بہت زیادہ ہوا کرتی تھیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت نوح علیہ السلام کی تو مطلب قوم عاد کے قد ستونوں کی مانند تھے۔ وہ لوگ خود کو سب کچھ سمجھتے تھے جیسے انھوں نے کبھی مرنا نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ان میں غرور آ گیا۔ انھیں خود پر تکبر ہوا چلا تھا بس پھر اللہ نے ان کی لگامیں کھینچ لیں تھیں۔ ان کے ساتھ کیا ہوا تھا میں بتا چکی ہوں۔ اس کے بعد قوم ثمود کا ذکر آتا ہے۔ قوم ثمود نے پتھروں سے مدد مانگنے کی کوشش کی تھی۔ انھوں نے شرک کیا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ پتھر ہم پر اللہ کا عذاب نہیں آنے دیں گے سو انھوں نے پتھروں کو تراشنا شروع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُنھیں پتھروں کا عذاب ان پر نازل کیا اور اس قوم پر پتھروں کی بارش کر دی۔ پھر فرعون کے بارے میں ذکر آیا جو خود کو دنیا کا مالک سمجھتا تھا کیسے ہلاک ہوا ہر کوئی جانتا ہے۔ ہمارے لیے یہ قصے بار بار اسی لیے دہرائے جاتے ہیں کہ ہم ان سے سبق سیکھیں۔ ان جیسے نہ ہو جائیں۔ اب مجھے بتاؤ

www.novelsclubb.com

موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے بارے میں پڑھنے سے ہمیں کیا معلوم ہوا؟" وہ جو ابھی لائبریری کے دروازے کے پاس پہنچ کر دروازہ کھولنے لگی تھی رک گئی اور واپس مڑی۔

"چنگو مریم۔۔۔" اس نے پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھتے کہا۔

"موسیٰ علیہ السلام اللہ کی رضا میں راضی تھے اور انھیں اللہ پر یقین تھا۔ یعنی اس سے ہمیں اللہ پر توکل کرنے کے بارے میں گائیڈنس ملتی ہے۔" اس نے دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے ا ہوئے تھے شاید ایسا کرنے سے سردی میں کمی واقع ہو رہی تھی۔

"بالکل! دیکھو راستہ ایک ہی تھا اور لوگ دو طرح کے تھے۔ ایک کو اللہ پر توکل تھا اور وہ گزر گئے اور ایک کو اپنی طاقت پر غرور تھا تو وہ غرق ہو گیا۔ اسی سمندر کے پانی میں جس کے بارے میں وہ کہہ رہا تھا کہ وہ بادشاہ ہے۔ اگر آج کے انسانوں کا توکل موسیٰ علیہ السلام جتنا پختہ ہو جائے تو یقین کرو اسے کسی چیز کی ٹینشن نہیں رہتی کیونکہ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ ایک چھوڑ کر دس دروازے کھول دیتا ہے اپنے بندے کے لیے۔ دوسری طرف اس سورۃ میں عاد و ثمود و فرعون کے انجام کو ہی

ڈسکس کیا گیا ہے۔ تم نے کیا سیکھا اب تک ؟" منفی اٹھارہ کے موسم میں وہ برف سے قلفی بنتی وہیں کھڑی تھی۔

"میں نے اس قصے سے یہ سیکھا کہ ہمیں طاقت کا غرور نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ قوم عاد والا حشر کرتے ہیں اور یہ بھی سیکھا کے پیسوں کو سنبھال کر رکھنے کے بجائے ہمیں ان کو فلاح کے لیے خرچ کرنا چاہیے یا اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا چاہیے ورنہ شداد کی طرح محل بنانے تک کا وقت تو مل جاتا ہے لیکن اس میں رہنے کا نہیں۔" اس نے جلدی جلدی بتا دیا۔ اب وہ گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہو رہی تھی۔

"یہ تو لوگوں کے لئے بات ہوئی جہاں تک تم نے پڑھا وہاں تک کیا تزکیہ نفس کیا؟" نور نے صرف دس سیکنڈ کے لیے وہاں دروازے کے ساتھ کھڑے ہو کر پر سوچ انداز میں سارے میں دیکھا۔ وہ اسٹار فیلڈ لائبریری کے دوسرے فلور پر تھی اور یہاں سے ساری لائبریری آرام سے نظروں میں آ جاتی تھی۔

"جو کرنا ہے ابھی اسی لمحے کرنا ہے کیونکہ وقت بڑا ظالم ہے۔یہ کسی کا نہیں ہوتا۔"اس کی بات پر مریم نے تاسف سے گہرا سانس لیا تھا۔

"کیا ہوا؟"نور نے حیرت سے استفسار کیا۔

"تمہیں یہاں تک پڑھ کر اللہ کی طاقت کا اندازہ ہوا ہو گا اور یہ بات تم نے سیکھی ہو گی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

"جی بالکل میری استانی صاحبہ اس میں ذرا شک نہیں!اگر آپ اب کال بند کریں تو میں کچھ اس دنیا کے لیے سیکھ لوں؟"اس نے شرارت سے کہا۔

"تم نہیں بدلو گی نور!"

www.novelsclubb.com

"بدلنے کے لیے ساری دنیا پڑی ہے ہمیں تو ایسا ہی رہنا ہے۔"اس نے آگے بڑھتے ہوئے ڈائیلاگ بازی کی۔

"ایک بات بتاؤں؟" مریم نے پوچھا۔

"ہمم!" اس نے بتانے کو کہا۔ وہ بڑے شوق سے اس نئی جگہ کو دیکھ رہی تھی۔

"آج آیان واپس آرہا ہے۔" نور کو سماعتوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ پرجوش سی کچھ کہنے لگی لیکن یکدم چپ ہو گئی۔

"عاشی بھی آج ہی واپس آئے گی۔" آیان کے واپس آنے سے اسے کیوں فرق پڑتا۔

"مجھے عاشی نے ہی بتایا ہے ورنہ آیان خود کبھی نہ بتاتا۔" مریم نے اپنی ہنسی روک کر کہا۔ جانتی تھی کہ نور کو یہ بات سن کر خوشی ہوئی ہے۔

"اوکے مریم! میں گھر آکر بات کرتی ہوں۔"

"اوکے بائے!" دونوں کا رابطہ منقطع ہوا تھا اور نور اب ہیڈ فونز اتار کر آیان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

*****

شنگھائی ائیر پورٹ اس وقت مسافروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔اسی ائیر پورٹ پر موجود وہ کالے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ایک گلاس وال کے سامنے کھڑا دھند میں غائب جہاز کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔ ٹھنڈ سے برف بنتے چینیوں کی سردیاں اور پھر گرمیاں ایک سی ہوتی ہیں۔ موسم کی تبدیلیاں ان پر اثر انداز نہیں کرتیں۔ مصروف سے لوگوں کی مصروفیات بھری زندگی تھی۔اس ائیر پورٹ پر طرح طرح کے لوگ تھے جو بھاگتے چلے جاتے تھے۔

"اوہ جناب۔۔۔کوئی لفٹ نہیں؟"اس کے کندھے پر دھپ مارنے کے بعد وہ اس کے ساتھ آکر کھڑی ہوئی تو آیان نے ایک نظر گردن موڑ کر اسے دیکھا اور پھر اپنے پچھلے کام میں مصروف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں سے واپس آرہی ہو؟"کچھ لوگوں کو سلام دعا کرنے کا دل نہیں کرتا اور عائشہ جہانگیر ان کچھ لوگوں میں سے تھی جن سے بغیر سلام کے بات خود بخود شروع ہو جاتی تھی۔

"ظاہر ہے پاکستان سے ہی واپس آ رہی ہوں۔ میری پھپھو کی نند کے بیٹے کی شادی میری سگی خالہ کے دیور کی بیٹی سے ہو رہی تھی۔ میں تو شادی والے فنکشن مس نہیں کرتی سو فٹ پاکستان پہنچ گئی۔ ویسے تم کس خوشی میں غائب تھے؟ جانتے بھی ہو کسی کو تم بہت یاد آتے تھے۔" آیان نے چونک کر اسے دیکھا کیونکہ کسی کا مطلب وہ بھی سمجھ گیا تھا۔ اس سے پہلے والی بات اسے سمجھ نہیں آئی تھی اور نہ وہ فضول بات کا جواب دینا چاہتا تھا۔

"میں نے بھی کسی کو بہت مس کیا۔ فائنلی چار ماہ بعد کسی کو دوبارہ دیکھ سکوں گا۔" اس نے بھی برا منائے بغیر کہا۔

"ارے واہ۔۔۔ کاش کہ تم لوگ جلد ہی شادی کر لو۔ میں بڑی پر جوش ہوں تم دونوں کی شادی کے لیے لیکن شومئ قسمت یہ تسلیم تو کوئی بھی نہیں کرے گا کہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔" عاشی نے جیسے سرد آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

آیان نے دور کھڑے جہازوں کو دیکھتے ہوئے عاشی کی بات سے لطف اٹھایا تھا۔ایک پل کے لیے اس نے سوچا تھا کہ اگر وہ نور کو پرپوز کر دے تو؟آہ یہ مشکل تھا۔۔۔بہت مشکل!اگر اسے انکار سننے کو ملا تو نور کے سامنے کیا عزت رہ جائے گی؟اور ویسے بھی وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ صرف دوست ہیں۔

"تم کیا فضول کے اندازے لگا لیتی ہو؟فجر کی دوست تو کہیں سے نہیں لگتی۔وہ میری دوست ہے اور میں نے باقی دوستوں کی طرح اسے بھی مس کیا ہے۔"اس نے فوراً عاشی کے کہے کی نفی اور اپنے کہے کی وضاحت کی۔

"تم نے تو صرف کسی کو مس کیا ہے۔کسی سے مراد صرف نور الفجر تو نہیں تھی۔جن ینگ اور مارک بھی ہو سکتے ہیں۔"عاشی نے شانے اچکاتے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اسے چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ کم آن عاشی۔۔۔ہمارے درمیان کامن صرف نور الفجر کی ذات ہے اور تم بات بھی اسی کے بارے میں کر رہی تھی۔ایسے کوڈورڈنگ کم از کم تم جن ینگ کے لیے استعمال نہیں کر رہی تھیں۔"اس نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"ویسے اسے جا کر کیا کہو گے؟ یہ کہ۔۔۔نورالفجر بنت اقبال عالم! میں نے تمہیں سوتے جاگتے،اُٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے ہر جگہ مس کیا ہے۔کیا تم نے مجھے مس کیا؟"عاشی ہنس رہی تھی۔

"نہیں آیان! میں یہاں صرف پڑھنے کے لیے آئی ہوں۔کسی ایرے غیرے کو مس کرنے کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے اور میں تمہیں مس کیوں کرتی؟ کیا تمہیں مس کرنا چاہیے تھا؟" آیان نے بھی نورالفجر کی نقل اتارتے ہوئے اس کا متوقع جواب دیا اور وہ دونوں ہنس پڑے پھر کافی دیر تک ہنستے رہے۔نورالفجر کبھی تسلیم نہیں کرے گی کہ اس نے آیان سکندر کو مس کیا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے نورالفجر صرف اسی انسان سے شادی کرے گی جس سے اس کے بابا کہیں گے۔میں تو کہتی ہوں نور کو چھوڑ کر اقبال انکل کو پٹالو۔ سمجھو لڑکی تمہاری!"عاشی نے اسے مخلصانہ مشورہ دینے کی کوشش کی۔

"شکریہ تمہارے مفید مشورے کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"بات تو تب ہے جب تم عمل کرو۔" آیان نے بس گہرا سانس لیا۔

"ویسے نورالفجر کے ساتھ گزارہ کرلوگے؟" عاشی نے پھر پوچھا۔

"تمہیں اپنی زندگی میں کوئی کام نہیں؟ فضول کی باتیں۔۔۔ فضول کے مشورے! نورالفجر کے علاوہ بھی دنیا بہت بڑی ہے۔" وہ اسے جھاڑ پلاتا دوسری طرف چل دیا۔ عاشی کچھ زیادہ ہی پرسنل ہو رہی تھی۔

"ہونہہ۔۔۔ چل عاشی بھلائی کا زمانہ ہی نہیں۔" وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

"ہمارے درمیان کامن صرف نورالفجر کی ذات ہے۔ تم نے ہی ایسا کہا تھا۔" اس نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ آیان نے جاؤ جاؤ کان نہ کھاؤ کے انداز میں اسے اشارہ کیا تھا۔

وہ پھر بھی بھاگتی اس تک پہنچ ہی گئی۔

"اچھا سنو تو۔۔۔میں ولن کا رول ادا کر سکتی ہوں تم دونوں کی لو اسٹوری میں۔صرف یہ دیکھنے کے لیے نور کتنا سیریس ہے تمہارے بارے میں۔"

"دک چیو عاشی!"وہ جھنجھلاہٹ سے بولا۔اسے اس قسم کی چیپ حرکت کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔

"دونوں کو ایک ہی جملہ آتا ہے۔دک چیو عاشی۔۔۔دک چیو! جاؤ اب میں نہیں بولتی۔"

"کتنی دیر کے لیے؟"وہ ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔

"جب تک کوریا نہیں آجاتا۔"

"اوہ تھینک یو!"اس نے شکر ادا کیا۔

"ایڈیٹ!"عاشی بڑبڑاتی اس سے آگے نکل گئی اور وہ تاسف سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

****

کوایکس شاپنگ مال ایشیا کا سب سے بڑا انڈر گراؤنڈ شاپنگ مال ہے جو سیئول کے ضلع گنگ نم میں واقع ہے۔ یہ شہر کا مصروف ترین شاپنگ مال ہے اور اس کے اطراف میں آسمان کو چھوتی بلڈنگز نے سماں خوبصورت بنایا ہوا ہے۔ کوریا کا ورلڈ ٹریڈ سینٹر بھی اس کے قریب واقع ہے۔

سٹار فیلڈ لائبریری بھی اسی شاپنگ مال کا حصّہ ہے اور اس کے سینٹر میں واقع ہے۔ یہ جنوبی کوریا کی سب سے بڑی پبلک لائبریری ہے جہاں ستر ہزار کے قریب کتابیں موجود ہیں۔ یہ لائبریری زیادہ کتابوں کے مجموعے کے ساتھ ساتھ خوبصورت اور دلکش ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ سیاح یہاں کتابیں پڑھنے کیلئے نہیں بلکہ تصویریں بنانے کے لیے آتے ہیں۔ کتابیں پڑھنے کیلئے یہاں بھی کافی آسانی دیکھنے کو ملتی ہے۔ کوئی بھی کتاب جس کی آپ کو ضرورت ہے آپ لیپ ٹاپ پر اس کی لوکیشن دیکھ کر مطلوبہ کتاب نکال کر آرام سے پڑھ سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اس کے علاوہ آپ کو ای بکس اور کتابوں کے پی ڈی ایف بھی آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔ چائینیز سے لے کر انگلش، جرمن ہر طرح کی زبان میں کتابیں اور میگزینز یہاں موجود رہتے ہیں۔ اس کی

شہرت کی سب سے بڑی وجہ وہ تین بک شیلف ہیں جو تیرہ میٹر لمبے ہیں جہاں اصل کتابوں کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا ہے اور وہ دیکھنے والے کو اپنے اندر جکڑ لیتی ہیں۔ ویکنڈ پر وہاں خاصا رش ہوتا ہے کیونکہ سیاحوں کے ساتھ ساتھ مقامی لوگ بھی کوایکس مال گھومنے آئے ہوتے ہیں۔

کچھ دیر کے لیے نورالفجر بھی بھول گئی کہ وہ وہاں کس مقصد کے لیے آئی تھی۔ وہ لفٹ سے نیچے گئی اور ارد گرد دیکھتے ہوئے سینٹر پیس تک پہنچی۔Rotating Center piece Art اس لائبریری کے درمیان میں واقع ایک دائرہ نما خوبصورت جگہ ہے جس کے ڈیکوریشن پیس میں وقتاً فوقتاً تبدیلی کی جاتی ہے۔ اکثر تہواروں کے لحاظ سے وہاں ڈیکوریشن کی جاتی ہے جیسے اگر کرسمس کا سیزن ہے تو وہاں کرسمس کے درخت ہی نظر آئیں گے جو کچھ دن پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ فی الحال

www.novelsclubb.com

وہاں لکڑی کا ایک خوبصورت جھومر سا لٹک رہا تھا اور اس کے اندر کئی رنگوں نے مل کر روشنیاں کی ہوئی تھیں اور لوگوں کے رش کی وجہ سے وہ جگہ کافی زندہ لگ رہی تھی۔ کچھ لوگ اس سینٹر پیس کے ارد گرد بیٹھے کتابیں پڑھ رہے تھے اور کچھ فوٹو گرافی کر رہے تھے۔ اس نے بھی اپنا فون نکال لیا تاکہ

اس خوبصورت جگہ کی چند تصویریں لے کر اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ڈال سکے۔ کیمرہ وہ نہیں لائی تھی کیونکہ یہاں آنے کا پلان اچانک بنا تھا۔

وہ سب جیسے ڈرامیٹک ڈیزائن آرٹ تھا کیونکہ اس سے پہلے وہ سب صرف کے۔ ڈراموں میں دیکھا کرتی تھی اب حقیقت میں یہ سب غیر متوقع لگتا لیکن اچھا لگتا تھا۔ کافی دیر لگا کر پہلا فلور اچھے سے گھومنے اور تصویریں لینے کے بعد وہ واپس دوسرے فلور پر آئی تاکہ اب کام کی کتاب تلاش کر سکے۔ اپنی متوقع کتاب کے لیے وہ نیچے لیپ ٹاپ پر سرچ کر آئی تھی۔

دوسرے فلور پر بھی جگہ جگہ لوگ بیٹھے کتاب ہاتھ میں لیے مطالعہ کر رہے تھے۔ کچھ ویسے ہی فون نکالے تصویریں اور ویڈیوز بنانے میں مشغول تھے۔ وہ انفارمیشن ڈیسک تک آئی کیونکہ اب اس کا ارادہ کوایکس مال پورا گھومنے کا تھا۔ میپ دیکھ کر مال گھومنے میں آسانی رہتی۔

"ویٹ ویٹ ویٹ۔۔۔ پہلے میں دیکھ لوں؟" ابھی وہ بی ٹوایف پر کلک کرنے ہی والی تھی جب کسی نے تیزی سے کہتے ہوئے اسے ڈرایا۔

وہ ایک کورین تھا جو بھاگتا ہوا اس تک پہنچا اور ایسے کہا جیسے باقی سارے انفارمیشن ڈیسک بک ہوں۔

اس کی عمر بائیس سال کے لگ بھگ تھی اور بال کورین پاپ کی طرح ہلکے بھورے کیے ہوئے تھے یا

شاید اصل بالوں کا رنگ ہی ایسا تھا۔ منہ میں کینڈی تھی اور حلیہ بھی لاپرواہ سا تھا۔ نور بغیر برا منائے

خاموشی سے سائیڈ پر ہو گئی۔

"انڈین مسلم؟" ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھنے کے بعد وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔ نور نے منہ بناتے ہوئے

اسے دیکھا۔

"پاکستانی مسلم!" اس نے جواب دیا۔

"اوہ اوکے اوکے۔ مائی بیڈ۔" وہ فوراً ہلکا سا سر جھکا کر معافی مانگ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ انفارمیشن

ڈیسک پر کوایکس مال کے بارے میں بھی دیکھ رہا تھا۔

"ویسے یہ انڈین اور پاکستانیوں کی جنگ کس بات پر ہے؟ انڈین کو پاکستانی بول دو تو برا مناجاتے ہیں اور پاکستانیوں کو انڈین کہہ دو تو کھانے کو دوڑتے ہیں۔" وہ منہ سے کینڈی نکال کر انفارمیشن ڈیسک سے ٹیک لگا کر خاصی بے باکی سے اس سے پوچھ بیٹھا جیسے پرانا جاننے والا ہو۔ نور تھوڑا حیران ہوئی۔

"ساؤتھ کوریا اور نارتھ کوریا کی جنگ کس وجہ سے ہے؟" اس نے بھی آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت سے پوچھا تو وہ لڑکا ہنسا اور ٹیک چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہوا اور ہاتھ اٹھا کر جیسے ہار مانی۔

"ہمارے درمیان جنگ کہاں ہے بس یہ سارا کچرا روس اور امریکہ کا پھیلایا ہوا ہے اور بھگت ہم رہے ہیں۔"

"بس ہمارے اُدھر بھی برٹش نے کچرا کیا تھا اور بھگت کشمیری رہے ہیں۔" وہ بھی افسوس سے کہہ رہی تھی جیسے ان دونوں کا دکھ ایک سا ہو۔

www.novelsclubb.com

"ویری سیڈ!" وہ لڑکا کہہ کر سائیڈ پر ہوا اور سر جھکا کر شکریہ کہا۔ نور نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر انفارمیشن ڈیسک کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ویسے کتابیں پڑھتی ہیں؟" وہ جانے سے پہلے مڑا اور اس سے پوچھا۔

"نہیں مجھے شوق نہیں ہے۔ اگر کبھی پڑھنی پڑیں تو صرف کورس کی۔" اس نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"سو بیڈ! امریکی مصنف لیمنی سنیکٹ کہتا ہے اس شخص پر کبھی بھروسہ مت کرو جو اپنے ساتھ کتاب نہ لایا ہو۔"

"اف تم کوریز اور تم لوگوں کی امریکیوں سے عقیدت۔" وہ جی بھر کر بدمزہ ہوئی۔

"آپ کو امریکی اچھے نہیں لگتے؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"مجھے سب اچھے لگتے ہیں۔ کورین، انڈین، امریکی سب!" وہ تحمل سے بولی۔

"یہ کینڈی کھائیں۔میں چلتا ہوں۔"جیب سے نئی کینڈی اسٹک نکال کر اس نے نور کو تھمائی اور فوراً سے پہلے بھاگ گیا۔

"اب میں لالی پاپ کھاؤں گی سیریسلی؟"نور کینڈی کو عجیب سے انداز میں دیکھتی بڑبڑائی اور اسے بیگ میں ڈال کر آگے بڑھ گئی۔مطلوبہ کتاب ڈھونڈ کر وہ قدرے پر سکون گوشے میں گئی تاکہ جو ٹاپک وہ پڑھنا چاہتی ہے جلدی ختم کرے اور مال میں جا کر شاپنگ کرے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک وہ ٹاپک پڑھ کر خاص نوٹس بنا چکی تھی۔اب اس کا ارادہ شاپنگ مال کی طرف جانے کا تھا۔واپس گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر وہ مال کی جانب چلی آئی اور سب سے پہلے وہ سٹار بکس میں آئی تاکہ ایک مرتبہ پھر سے کافی پی لے۔کوایکس مال چونکہ ایک بڑا شاپنگ مال تھا اسی لیے وہاں

www.novelsclubb.com

ضروری اور غیر ضروری ہر طرح کی اشیاء دستیاب تھیں۔جگہ جگہ اسکرینز نصب تھیں اور ان پر ایڈز چل رہے تھے جس میں کسی نئی سیریز،ڈرامہ،فلم وغیرہ کے اشتہارات زیادہ تھے۔وہ ایک کوا گنور

کرتی اگلا سامنے آجاتا۔ کوئی شک نہیں بیک گراؤنڈ میں کورین میوزک بھی چل رہا تھا لیکن وہ پرواہ نہیں کر رہی تھی۔

"ہائے کچھ دیر کے لیے لائٹ چلی جائے یا گانے بند ہو جائیں۔" مسلسل گانوں کی آواز سے وہ گہرا سانس لے کر کہہ رہی تھی۔ کوئی بعید نہیں تھی کہ نورالفجر کا کورین کریز واپس آجاتا۔ اسٹیشنری شاپ میں آئی تو وہاں قدرے سکون تھا مطلب وہاں گانوں کی آواز نہیں آرہی تھی۔ وہ وہیں شاپنگ کرنے لگی لیکن کوئی پرانی بات یکدم اس کے دماغ میں آئی۔

"ارے مس ینگ ٹیلنٹ یہاں؟" جانی پہچانی آواز پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو ڈاکٹر مائیکل حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ وہ سیئول کے ایک کنونینٹ اسٹور میں عاشی کے ساتھ موجود تھی اور وہاں اپنے لیے اسٹیشنری کا سامان لینے آئی تھی۔

"اوہ سر آپ؟ کیسے ہیں۔ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا تھا پھر اسے احساس ہوا غلط سوال پوچھا ہے۔

"میرا مطلب اچھا اتفاق ہے ہم یہاں مل گئے۔"اس نے بات کی وضاحت کی۔

"میں تو اپنی بیٹی کے لیے کچھ سامان خرید رہا تھا پر مجھے لگتا ہے تم اپنے لیے کچھ لینے آئی ہو ویسے بھی آج کل کے بچوں کا دماغ ان کے۔پاپ سٹارز نے خراب کر رکھا ہے۔"وہ ہنس کر تبصرہ کر رہے تھے۔نور کی مسکراہٹ سمٹی۔اس کی بے عزتی ہوئی یا تعریف؟اب وہ ان کے سامنے کیا کورینز کو ڈیفنڈ کرے خود بھی یہاں رہتے ہیں سب کچھ دیکھتے ہیں۔خیر جانے دو۔

"جی بالکل ایسا ہی ہے میں بھی اپنے لیے کچھ سٹیشنری لینے آئی تھی لیکن کیا ہی بات ہے کورین لوگوں کی۔۔۔ماشاءاللہ ترقی کے جھنڈے گاڑے جا رہے ہیں۔"ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے بعد بھی وہ کورینز کا دفاع کرنا نہیں بھولی تھی۔اب وہ بات یاد آئی تو خود ہی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

اف اب یہ کورین فوبیا کب جان چھوڑے گا؟ڈاکٹر مائیکل صحیح کہتے ہیں آج کل کے بچوں کا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے اور اس کی زندہ مثال وہ خود تھی۔وہ وہاں سے کچھ خریدے بغیر باہر نکل گئی کیونکہ ہر

آئٹم پر کسی نہ کسی کورین پاپ سنگر کی تصویر ضرور بنی ہوتی تھی اور اسے یقین تھا وہ کہیں نہ کہیں سے اس کا فیورٹ نکل آتا اور نور الفجر واپس انھیں کی دنیا کی ہو کر رہ جاتی۔

کوایکس مال میں ونڈو شاپنگ کرنے کے بعد رات کے وقت وہ وہاں سے نکل کر گنگ نم لینڈ مارک کے پاس آئی۔ گنگ نم اسٹائل کے۔ پاپ سانگ دنیا میں بہت مشہور ہے اور اسی گانے کی وجہ سے وہ سٹائل یہاں کوایکس مال کے باہر بنا ہوا تھا۔ آتے وقت وہ دوسرے راستے سے آئی تھی جو سیدھا سٹار فیلڈ لائبریری تک جاتا تھا لیکن اب وہ وہاں موجود تھی۔ کئی تصویریں اس لینڈ مارک کے ساتھ بنانے کے بعد اسے وقت زیادہ ہو جانے کا اندازہ ہوا تو وہ بس اسٹیشن کی طرف بھاگی۔ بہر حال آج اس کا کام بھی ہو گیا تھا اور مفت کی آؤٹنگ بھی ہو گئی تھی اور صبح تک عاشی نے بھی واپس آ جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

*****

یہ اسلام آباد کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل کا منظر تھا جب وہ سنجیدگی سے چلتا ہوا اپنے مطلوبہ ٹیبل تک پہنچا۔ڈی او پی کی ساری ٹیم آج وہاں موجود تھی۔اس کے آنے پر سب نے تالیاں بجا کر خوش آمدید کہا اور باری باری اس سے ملے۔

"تم لوگ کبھی سیدھے نہیں ہو سکتے۔اگر زینب کی شادی کا ڈنر نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کی طرف سے دیا گیا ڈنر کبھی قبول نہ کرتا۔" وہ خفا ہونے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"کم آن سر آپ باس ہیں۔" زینب نے اس سے بکے لیتے ہوئے کہا۔

"باس کی حیثیت سے تو کبھی اس ڈنر کو جوائن نہ کرتا۔آفٹر آل آئی ایم روڈ مین!" وہ بھی ہنسا۔

اس کے لیے سربراہی کرسی چھوڑی گئی تھی جسے چھوڑ کر وہ ثناءاللہ کے ساتھ اس سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا جس پر خبیب کے نام کا ٹیگ لگا ہوا تھا۔وہ تو کبھی باس تھا ہی نہیں! وہ دوست تھا۔وہ کولیگ تھا۔وہ

ان ہی جیسا تھا۔اسے خاص بن کر لائم لائٹ پر آنے کا شوق نہیں تھا۔وہ عام ہی رہنا چاہتا تھا۔عام رہ کر خاص بننا روحان سکندر کو آتا تھا۔

"آج کے ڈنر پر میں اپنے بھائی کو نہیں بھولنا چاہتا۔حافظ پہلے خبیب کے لیے دعا کروادو۔" حافظ نے ایسا ہی کیا۔

اسی ہوٹل کے ایک کمرے میں وہ چار کھڑے تھے جو کسی اہم منصوبہ بندی پر عمل کرنے والے تھے۔

وہاں ملک جبار کھڑا تھا جس کی زندگی کا کانٹا روحان سکندر تھا۔

وہاں کنزہ لغاری کھڑی تھی جس کی زندگی کا کانٹا علیزے درانی تھی۔

وہاں شہریار حسن کھڑا تھا جس کو نورالفجر عالم سے بدلہ لینا تھا۔

وہاں قاسم افتخار کھڑا تھا جسے آیان سکندر سے بدلہ لینا تھا۔

"مجھے اپنے دشمن کے دشمنوں سے ہاتھ ملاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔" ملک جبار ان تینوں کو دیکھتا صوفے پر بیٹھ گیا۔اس کے ہاتھ میں سگار تھا۔

"کیوں مارنا چاہتی ہو اس کی بیوی کو؟"

"نفرت کرتی ہوں اس سے!" کنزہ کا انداز انتہائی زہر خندہ تھا۔

"کچھ عرصہ صبر کرو۔کچھ پل کی خوشی منا لینے دو اسے۔تب تک ایسے غائب ہو جاؤ جیسے اس کی زندگی میں کبھی تھی ہی نہیں۔ سمجھ آئی؟" کنزہ نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔ایک آخری حل یہی تھا کہ وہ روحان سکندر کے دشمنوں سے مل جائے کیونکہ طلال نے تو علیزے کی محبت میں اس کا مزید ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں سمجھ نہیں آئی۔میں سمجھاتا ہوں۔جاؤ اور اس سے معافی مانگ کر بہنوں کی طرح رہو۔ آستین کا سانپ بن جاؤ۔"

"مطلب؟"

"ہیر رانجھا کی کہانی سنی ہے؟اس کہانی میں ایک قیدو تھا۔پڑھ رکھا ہے کہ اس نے ہیر کو زہر دیا تھا۔ جو بھی تھا قیدو کو تو ہیر اپنا خیر خواہ مانتی تھی نا۔۔۔"کنزہ کچھ کچھ سمجھ گئی تھی۔

"کیوں مارنا چاہتے ہو اپنی ہونے والی بیوی کو؟"اب وہ شہریار کی طرف متوجہ تھا۔

"میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں۔بس اسے سبق سکھانا چاہتا ہوں۔آیان سکندر سے دور کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ مزیدار ہے۔"ملک جبار ہنسا۔"تو واپس چلے جاؤ۔وہاں جہاں وہ ہے۔"ملک جبار کو ان بچوں کو ان کے مسائل کا حل دے کر بڑا مزہ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم کیوں پڑے ہو میرے ہی شکار کے پیچھے؟"

"ذلالت چاہتا ہوں ان دونوں بھائیوں کی۔"اب قاسم زہر خندہ لہجے میں بولا۔

"تم میرے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو۔ کم از کم تمہیں عورت سے بدلہ نہیں لینا۔ تم دونوں جاؤ اور جو کہا ہے وہ کرو۔" کنزہ اور شہریار کو جانے کا اشارہ کیا۔

کنزہ تو نفرت سے ملک جبار کو دیکھتی نکل گئی کیونکہ اس کا کام وہاں بھی نہیں ہوا تھا۔ البتہ شہریار نے سوچ لیا تھا کہ نورالفجر سے بدلہ کیسے لینا ہے۔ مطمئن سا ہو کر وہ بھی چلا گیا۔

"مجھے کیا کرنا ہے؟"

"شطرنج کھیلنی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں!" وہ واقعی نہیں سمجھا تھا۔

"رانیوں کے پیچھے دو گدھے لگا دیے ہیں۔ تم اور میں صرف راجوں پر فوکس کریں گے۔ آیان اور روحان!" وہ مسکرایا۔ قاسم نے نا سمجھ کر بھی اثبات میں سر ہلایا۔ پتہ نہیں ملک جبار کے ذہن میں کیا چل رہا تھا۔

نیچے ہال میں ڈی او پی کی ٹیم خوش گپیوں میں مصروف پر تپاک ڈنر کر رہی تھی۔

"سر کبھی ہمیں بھی کوریا لے کر جائیں۔آپ کے بھائی سے بھی مل لیں گے۔"

"یہ ڈیمانڈ آؤٹ آف بجٹ ہے۔"اس نے اسٹیک کانٹے سے توڑتے ہوئے اپنے ایک ورکر کو ٹالا۔

"سر پلیز! ہمیں بھی آپ کے جڑواں بھائی سے ملنا ہے۔"روحان نے ایک نظر کہنے والے کو دیکھا۔

"کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔وہ اکثر اوقات پاکستان آتا رہتا ہے۔اگلے وزٹ پر آپ سب سے ملواؤں گا۔"

"لیکن ہمیں کوریا دیکھنا ہے۔"

"جو جانا چاہتا ہے چھٹیاں لے کر چلا جائے بلکہ میں بھی روحان کے ساتھ جانے کا پلان بناؤں گی۔"

منہ تک جاتا چمچ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔روحان نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ کھڑی مسکرا کر کہہ رہی تھی۔

"واٹ آ سرپرائز میم!" زینب نے اٹھتے ہوئے خوشی سے کہا اور علیزے سے آ کر ملی۔

"سوری تم لوگوں کا ڈنر خراب تو نہیں کرنا چاہتی تھی پر مجھے روحان کی لوکیشن اتنے اچھے ریسٹورنٹ میں ملی تو مجھ سے رہنے نہیں ہوا۔ اپنی نائٹ شفٹ چھوڑ کر آئی ہوں۔" زینب سے ملنے کے بعد وہ روحان کی سربراہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ سفید رنگ کی شرٹ اور کالی جینز پر کالا کوٹ اور سر پر چھوٹا اسکارف رکھے وہ روحان کو ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگی تھی۔ روحان سکندر کے لیے اگر خوبصورتی کو بیان کرنا ممکن ہوتا تو بلاشبہ وہ علیزے کو الفاظوں میں ڈھالتا۔

"تبھی باس آج دوسری کرسی پر بیٹھے تھے۔ اصل باس تو اب آئی ہیں ہماری! ویلکم ٹو ہوم آف ڈی اور پی علیزے بھابھی۔" کوئی کہہ رہا تھا اور علیزے روحان کو دیکھ کر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ! آپ لوگ جاری رکھیں۔" اس نے مسکراہٹ دبائی۔ وہ اب پھر سے مصروف ہو گئے۔

علیزے سر براہی کرسی پر بہت نمایاں دیکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کرسی علیزے کے لیے ہی تھی۔

پانی پیتے ہوئے روحان کی نظر سامنے پڑی۔گلاس وال کے دوسری طرف لگی سیڑھیوں سے کنزہ اور

شہریار اتر رہے تھے۔اس کا سانس رک گیا۔کم از کم وہ آج علیزے کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

روحان نے ایک نظر علیزے کو دیکھا جو زینب کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔

"ناٹ اگین!" وہ بڑبڑایا۔ثناءاللہ نے اسے دیکھا اور پھر گلاس وال کے اس پار۔

روحان بنا کچھ کہے وہاں سے اٹھا اور علیزے کے دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا جہاں زینب اور علیزے

جھک کر کسی خاص موضوع پر بات کر رہی تھیں۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ علیزے پھر سے کنزہ کو دیکھے یا

اسے کنزہ کے پاکستان میں ہونے کی بھنک بھی پڑے۔

www.novelsclubb.com

"باس! میں صرف علیزے آپی سے کھانے کا پوچھ رہی تھی۔"زینب سیدھی ہوئی۔

"تم سامنے جا کر بیٹھو! میں خود پوچھ سکتا ہوں۔" روحان نے گردن سیدھی رکھتے ہوئے کہا۔

علیزے اب دائیں جانب کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ سر اٹھا کر روحان کو دیکھنے لگی۔

"اوہ ہاؤ رومینٹک سر!"

"شٹ اپ!" وہ خفا ہوا اور ثناءاللہ سے گلاس وال کے پار دیکھنے کا کہا جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"راجر باس۔" زینب بھی ڈھیٹ تھی۔ وہ بادل ناخواستہ واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ علیزے کے لیے روحان کا رویہ نیا تھا۔ اس نے محتاط سی نظر سارے میں ڈالی لیکن اسے خطرے والی کوئی بات یا انسان نظر نہیں آیا۔ وہ شانے اچکا کر کھانا ڈالنے لگی۔

****

www.novelsclubb.com

دریائے ہان کے کنارے وہ اس کے ساتھ چل رہی تھی۔ آج پہلی مرتبہ دریائے ہان بہت پیارا لگ رہا تھا۔ سب ایک حسین سا خواب لگ رہا تھا۔ وہ اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں خوشگوار موڈ میں باتیں

بھی کر رہے تھے۔ مریم اور باقی سب کہیں پیچھے رہ گئے تھے۔ صرف وہ دونوں باتیں کرتے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

"تم نے مجھے مس کیا؟"

"کیا مجھے مس کرنا چاہیے تھا؟" اس نے بھی جواباً سوال کیا۔

"کرنا تو چاہیے تھا۔"

"میرے پاس تمہیں مس کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔" اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔

"میں توقع کر رہا تھا کہ میرے واپس آنے کا انتظار کیا جا رہا ہو گا۔" اس نے جیسے افسوس سے کہا۔

"کوئی تعلق ہوتا تو ضرور انتظار کرتی لیکن میں نے نہیں کیا کیونکہ ہم دونوں الگ منزلوں کی طرف جانے والے دو الگ لوگ ہیں۔ ہمیں ایسی کتابی باتیں زیب نہیں دیتی۔"

"اس کا مطلب تم نے واقعی مجھے مس نہیں کیا۔" وہ نا جانے کیا سننا چاہ رہا تھا۔

"نہیں۔" وہ زچ ہوئی کیونکہ وہ چاہ کر بھی دل کی بات نہیں بتا سکتی تھی۔

"شاید تمہیں مجھ سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔" نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ایسی بات تو نہیں ہے۔" اس نے بے اختیار کہا۔

"کبھی کبھی دل کرتا ہے تمہارے ساتھ بیٹھ کر اپنے دل کی ساری باتیں کہہ دوں۔" وہ کہہ رہا تھا۔

"تو کر لیا کرو۔" اس نے کھلے دل سے آفر کی۔

"پھر ڈر لگتا ہے کہیں تم دور نہ ہو جاؤ۔" وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے بولا۔

"زندگی میں ایک دن ایسا آنا تو ہے۔ تم کہیں اور ہو گے اور میں کہیں اور!"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"

"میری شادی ہو جائے گی اور تم بھی شادی کر لو گے پھر ہم ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔"

"کیا بھول جانا اتنا آسان ہے فجر؟" آیان نے اسے خالی خالی نگاہوں سے دیکھا۔ایک لمحے کے لیے سمندر کی لہریں بھی ساکت ہو گئی تھیں۔

"ہم کوشش کر سکتے ہیں۔" وہ دونوں اب آمنے سامنے کھڑے تھے۔وہ کالے رنگ کے عبایا میں تھی۔اس نے کوریا میں کبھی عبایا نہیں پہنا تھا لیکن آج وہ عبایا میں تھی۔سیاہ عبایا میں!

"میں تو نہیں بھولوں گا۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ میں تمہیں بھول جاؤں گی۔" نور نے بے رخی سے کہا۔

"تم مجھے بھول جاؤ گی؟" آیان نے حیرت سے دونوں ابروؤں اچکا کر پوچھا۔

"کافی حد تک ممکن ہے۔" وہ پھر سے چلنے لگی۔وہ اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکتی تھی۔اس کی بھوری آنکھیں ساحر تھیں۔وہ ہپنوٹائز کرتی تھیں۔وہ خوبصورت آنکھیں تھیں۔

"تم مجھے کبھی نہیں بھول سکتی فجر کیونکہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔" وہ پیچھے سے آواز لگا کر کہہ رہا تھا۔نور کے قدم ساکت ہوئے۔وہ اپنی جگہ شل کھڑی رہ گئی۔سانس تھم گئی۔

محبت؟ہاں محبت!تو وہ اس شخص سے محبت کرنے لگی تھی۔دماغ گویا قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔مردوں سے ایمپریس نہ ہونے والی کو محبت ہو گئی تھی۔وہ دل کے آگے ہار گئی تھی۔اسے لگا سارے کا سارا دریائے ہان اس پر ہنس رہا ہو۔آسمان بھی تو ہنس رہا تھا۔اف نور الفجر کو محبت ہو گئی تھی۔

وہ چل کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔نور نے نگاہ اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ مسکرا رہا تھا جیسے سچ سامنے آ گیا تھا۔اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی اور نور کے چہرے پر ہارے ہوئے کھلاڑی کے تاثرات تھے۔وہ دل سے ہار گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو؟میرے واپس آنے کا سن کر خوش ہوئی تھی نا؟" وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا لیکن نور الفجر کے پاس وضاحت دینے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔

"بولو فجر۔خاموش کیوں ہو گئیں؟"کیا عجیب سا انداز تھا اس کے پوچھنے کا!

"نورا ٹھو۔نور۔۔۔نور۔۔۔نور دیکھو کون آیا ہے؟"اس نے کسمکا کر آنکھیں کھولیں جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔اپنے آس پاس نگاہیں دوڑائیں تو جیسے سب کچھ یاد آ گیا تھا۔

"اوہ میرے خدایا!"خواب یاد آنے پر وہ خود ہی شرمندہ ہو گئی اور گردن میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

"نور چڑیل!تمہیں میرے آنے کی کوئی خوشی نہیں ہوئی؟"

"اف عاشی!کیا ٹائم ہے اور کیوں بلاوجہ شور مچا رہی ہو صبح صبح؟"وہ خفگی سے کہہ رہی تھی۔اسے خواب میں اپنا جواب جاننا تھا اور اب وہ دوبارہ سو بھی نہیں سکتی تھی۔عاشی کو بھی پتہ نہیں کیا ضروری بات کرنی تھی جو اس کے جاگنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔

"محترمہ صبح کے چار ہو رہے ہیں اور میں ابھی ابھی پاکستان سے اتنی لمبی فلائٹ کے بعد آئی ہوں لیکن نہیں تم سو جاؤ معذرت چاہتی ہوں صبح صبح ڈسٹرب کر دیا۔"عاشی نے خفگی سے کہا کیونکہ اسے

لگا تھا کہ نور اس کے انتظار میں جاگ رہی ہو گی لیکن محترمہ تو گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔اسے تو غصہ ہی آ گیا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔کان تو نہ کھاؤ۔"اس نے بے زاری سے کہا پھر لمحے بھر کو رک کر آنکھیں صحیح سے کھول کر عاشی کو دیکھا۔دماغ کے بلب کچھ روشن ہوئے تو وہ حقیقی دنیا میں آئی۔کمبل ہٹایا اور عاشی کے گلے لگ گئی۔

"اوہ عاشی تم واپس آ گئی۔شکر ہے!"عاشی مزید حیران ہوئی۔اب اسے ایسے ریکشن کی بھی امید نہیں تھی۔

"تم نہیں جانتی موٹی میں نے تمہیں کتنا مس کیا۔اتنا مس کیا جتنا پاکستانی قوم نواز شریف کو مس کرتی ہے۔"عاشی سے بغل گیر ہونے کے بعد وہ اس کے بازوؤں کو گرمجوشی سے پکڑ کر بتا رہی تھی۔

"تم بدلی بدلی لگ رہی ہو۔کچھ ہوا ہے کیا؟"عاشی کو وہ حیران پر حیران کر رہی تھی۔

"ہاں ہوا ہے نا۔آج تم آئی ہو اور آیان بھی۔۔۔"اسے فوراً گو بریک لگا۔یہ کیا بول رہی ہے؟عاشی کو دیکھا تو وہ ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کسی نتیجے پر پہنچ رہی ہے۔

"لعنت ہے فجر!"خود کو کوستی وہ مڑی اور بستر سے اپنا دوپٹہ اٹھالیا۔اب عاشی نے تفتیش کرنے بیٹھ جانا ہے۔

"اوہ تو یہ ساری خوشی آیان کے آنے کی ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے تمہیں تو میں نے بتایا ہی نہیں تھا۔"عاشی نے اسے دوبارہ اپنی طرف موڑا۔

"مریم نے بتادیا تھا اور تم کیا بات کی کھال ادھیڑنے لگتی ہو؟میرا مطلب تھا کہ تم دونوں آگئے ہو مریم کے گھر رونق لگ جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

"رونق تو تمہارے چہرے پر آئی ہوئی ہے نورالفجر۔"عاشی بھی نام کی ایک تھی آسانی سے ہار نہیں مانتی تھی۔

"چلو جلدی فریش ہو کر نیچے چلتے ہیں مریم کی مدد کریں گے۔"

"ہاں ہاں چلو۔" عاشی ابھی بھی جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے کسی بات کا سر پیر پکڑنے میں مگن ہو۔ بہر حال وہ بات کا سر پیر پہلے ہی پکڑ چکی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ عاشی کے ساتھ مریم کے پاس کچن میں کھڑی تھی لیکن نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

"عاشی تم بہت خوش لگ رہی ہو؟" مریم نے عاشی کے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ دیکھ کر پوچھا۔ وہ رات کے بچے کباب کھا رہی تھی کیونکہ اسے فلائٹ کا کھانا پسند نہیں آیا تھا۔ اس نے کچھ نہیں کہا بس باہر کی جانب دیکھتی نور کی طرف اشارہ کیا جواب کرسی پر بیٹھ کر سیب کھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیان تو بہت ہی خوش تھا۔پوری فلائٹ کے دوران ٹائم دیکھتا رہا ہے جیسے کسی کو دیکھنے کی بہت جلدی ہے۔"اس نے اونچی آواز میں کہا۔نور نے ایک گھوری زدہ نظر سے اس کو دیکھا۔عاشی کچھ زیادہ ہی قیاس آرائیاں کرتی تھی۔

اسی لمحے بیرونی دروازے سے وہ تینوں اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔نور کی نظریں اسی طرف ٹکی ہوئی تھیں سو جلدی سے سیب شیلف پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ ان دونوں سے پیچھے چل رہا تھا اور کالے رنگ کے شلوار قمیض میں آج اچھا لگ رہا تھا۔شاید یہ گیٹ اپ آیان سکندر کا پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔وہ واقعی پاکستان سے آیا تھا۔

"نور آج تو بڑی جلدی اٹھ گئی۔"مارک نے اسے جاگتے پایا تو مسکرا کر پوچھا۔وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور مارک کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اٹھنا تو تھا ہی آخر کو اب تمہارے گھر میں رہنے کے لئے مجھے بھی کوئی پارٹنر چاہیے۔" وہ عاشی کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہی تھی مطلب تمہارے گھر سے ابھی جانے والی نہیں۔ ایک نظر آیان کو دیکھا جو ابھی تک دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

"پریشان تو ایسے ہو رہی تھی جیسے عاشی نے کبھی واپس نہیں آنا۔" مارک نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے بس عاشی مجھے عینی کی طرح عزیز ہو گئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ یہ میرے ساتھ یہاں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے لیکن اس کے گھر کے سیاپے ہی نہیں ختم ہوتے۔ اتنی بڑی فیملی ہے اور پھر ہر فنکشن پر جانا بھی محترمہ کا ضروری ہوتا ہے۔" وہ سب سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم خود ہی انٹرٹینمنٹ کا پورا پیکج ہو نور۔ تمہیں کم از کم عاشی کی کمی محسوس نہیں ہو سکتی۔" جن ینگ بھی ہنستے ہوئے نور سے کہہ رہا تھا۔

"تم دونوں کورین سولجرز ہم پاکستانیوں کو بہت مس کرنے والے ہو۔ لکھوالو!" اس نے ہاتھ کے اشارے سے لکھنے والے اسٹائل میں پر یقین انداز میں کہا جیسے اس نے جو کہا ہے وہ پتھر پر لکیر ہونے جارہا ہے۔

"تمہارا تو پتہ نہیں البتہ عاشی کو بہت مس کرنے والا ہوں۔ اسلام علیکم!" وہ آیا اور سلام کیا۔ وقت تھم سا گیا۔ وہ کالے رنگ میں اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ اس کی نظر اتارنے کو دل چاہا۔ نور کو کسی مرد نے اتنا متاثر نہیں کیا تھا جتنا وہ کرتا تھا۔

اس نے تمام لوگوں پر سرسری نظر ڈالی۔ نور الفجر کو بھی ویسے ہی دیکھا لیکن نور کو دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے رکا ضرور تھا۔ دل بھی الگ انداز میں دھڑکا جیسے کوئی خواہش پوری ہو گئی ہو۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی دل کو اچھی لگی۔ سر پر گرم شال رکھے، چہرے پر مسکراہٹ سجائے، وہ وہاں سب سے نمایاں تھی۔

"وعلیکم السلام!" نور اور مریم نے ایک ساتھ جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو آیان؟" مریم نے پوچھا۔

"تمہارے سامنے ہوں ایک دم فٹ!" وہ مسکرا کر کہہ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"فلائٹ کیسی رہی؟ عاشی بتا رہی تھی تمہیں آنے کی بہت جلدی تھی۔" مریم کے دوبارہ پوچھنے پر آیان نے ایک نظر گھور کر عاشی کو دیکھا تو وہ دوسری طرف دیکھنے لگی جیسے اس نے تو کچھ نہیں بتایا۔

"مجھے پلین کا سفر پسند نہیں ہے اس لئے بار بار وقت دیکھ رہا تھا لیکن جلدی تو کوئی نہیں تھی۔" وہ وضاحت دے رہا تھا تو صرف نور کو کیونکہ اسے یقین تھا عاشی نے آتے ساتھ کچھ نہ کچھ فضول ضرور بتایا ہو گا۔ نور کو براہِ راست اس نے مخاطب نہیں کیا۔

"بیٹھ بھی جاؤ نور۔ غالباً تم سیب کھا رہی تھی کیری آن!" جن ینگ نے شرارت سے کہا۔ نور نے آنکھوں سے چبا جانے والے انداز میں اسے دیکھا۔

"میرے کھانے پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے تیزی سے بدلتے بالوں کے رنگ پر دیھان دو کہیں وقت سے پہلے بوڑھے تو نہیں ہو رہے؟ میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔" تیز لہجے میں کہتی وہ وہاں سے نکل گئی کیونکہ کچھ دیر کے لیے وہاں سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔

"بات سنو آیان! پلین میں تو تمہیں بہت جلدی تھی نور سے ملنے کی۔اب سامنے آئی ہے تو بات کیوں نہیں کی؟" عاشی کرسی پر بیٹھتے ہوئے خفگی سے پوچھ رہی تھی۔

"کیا بات کرتا اس سے یہی کہ میں پلین میں تمہیں بہت مس کر رہا تھا۔ گرون اپ لیڈی یہ کوئی ڈرامہ یا مووی نہیں ہے اور نہ ہی میں اتنا ایڈوانس ہوں کہ اسے بھری محفل میں embarrass کروں۔" وہ دوٹوک انداز میں کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پلین کو چھوڑو تم تو پچھلے چار ماہ سے اسے مس کر رہے تھے۔" مارک نے مسکرا کر اسے چھیڑا۔وہ تھوڑا ان کمفرٹیبل ہوا۔

"یہ ٹاپک فوراً سے پہلے ختم کر دو۔ فضول کے اندازے مت لگایا کرو۔" وہ بھی سنجیدگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ کمرے میں جانے لگا تو یاد آیا اس کمرے میں تو نور الفجر ہے۔

"اب کہاں جا کر سوؤں؟" وہ جھنجھلا کر پوچھ رہا تھا۔

"کل اسٹور صاف کیا تھا۔ تم اور کم جن وہاں رک جاؤ!" مریم نے ہنسی روک کر کہا۔

"واہ اپنی دوست کے لیے گیسٹ روم اور ہمارے لئے اسٹور روم! اچھا انصاف ہے اُم مریم۔" وہ مصنوعی ناراضگی دیکھاتے ہوئے اسٹور روم کی طرف چلا گیا۔

****

"تم کل چلی جاؤ گی نور؟" باقی سب رات کا کھانا کھا کر سونے چل دیے تھے۔ وہ باہر ٹیرس پر کھڑی ٹھنڈ میں نا جانے کن سوچوں میں گم تھی جب مریم اس کے پاس آئی۔

"ہاں مریم! ویسے بھی عاشی کے نہ ہونے کی وجہ سے میں یہاں تھی اور اب وہ آگئی ہے تو مجھے واپس چلے جانا چاہیے۔مارک بھی کہتا ہو گا اس لڑکی نے تو میرے گھر پر قبضہ ہی کر لیا ہے۔"آخر میں وہ عادتاً بات کو مذاق میں اڑا کر کہہ رہی تھی۔

"فضول باتیں مت سوچا کرو۔وہ ایسا کچھ نہیں کہتے اسی لیے بہتر ہے ہم لوگ ساتھ رہیں۔"

"ڈورم والوں کو حرام کے پیسے تو نہیں دیے ہوئے۔وہیں رہوں گی یار!"اس نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔

"آیان بھی چند دن یہیں رہے گا۔"

"اسی لیے میرا جانا ضروری ہے۔"وہ آہستہ سے بولی۔

"کیوں اگر تم آیان کی وجہ سے ڈسٹرب ہو رہی تو میں اسے آج ہی کہہ دیتی ہوں وہ اپنے گھر چلا جائے گا۔"مریم نے حیرانگی و پریشانی سے کہا۔

"نہیں مریم ایسی بات نہیں ہے بس میں ویسے ہی واپس جانا چاہتی ہوں ورنہ میرا بہت نقصان ہو جائے گا۔"

"کس چیز کا نقصان نور پلیز صاف صاف بات کرو۔"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" وہ تھک کر بولی۔پھر گہرا سانس لے کر اس نے مریم کو دیکھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے آیان سے محبت ہو گئی ہے مریم اور یہ چیز میرے لیے الارمنگ ہے۔" مریم اس کی اتنی صاف گوئی پر حیران رہ گئی۔

"محبت کسی سے بھی ہو سکتی ہے نور!" مریم نے سکون سے اس کی بات ہضم کر لی۔

"ہوتی ہو گی لیکن مجھے نہیں ہونی چاہیے تھی۔" وہ ایک دم بہت مایوس نظر آنے لگی۔

"کیوں تم انسان نہیں ہو؟"

"دیکھو مریم اسلام میں یہ غلط ہے گو کہ غیر محرم کو دیکھنا بھی غلط ہے لیکن میں اتنی اچھی مسلم نہیں ہوں اور دیکھو میں تو اس سے محبت کرنے لگی ہوں۔ مجھے نہیں پتا کب ایسا ہوا لیکن اب میں اس سے دور رہنا چاہتی ہوں اور وہ بھی یقیناً یہی چاہتا ہو گا کیونکہ ہماری زندگیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس کی زندگی میں نا جانے کتنی لڑکیاں ہو نگی، نہیں میں کوئی الزام وغیرہ نہیں لگا رہی پھر بھی یار! اب میں اس کے سایے کے پیچھے بھاگ رہی ہوں۔ میں اللہ کی رحمت سے دور ہو رہی ہوں مریم۔" آج سے پہلے نہ اس نے کبھی اس نہج پر سوچا تھا اور نہ کبھی کسی سے کچھ کہا تھا بلکہ وہ تو آگے رہ رہ کر سب کو کورین لڑکوں کی خوبصورتی کا بتاتی تھی اب اسے کچھ ہو رہا تھا اور جو ہو رہا تھا اسے قطعاً سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس سے بات کرو پھر شادی کر لو۔ اس ساری سچویشن میں آسان حل یہی ہے۔"

"شادی تو بالکل بھی ممکن نہیں ہے مریم! میرے گھر والے اسی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ میں یہاں سے پڑھ کر واپس جاؤں اور وہ اس شیطان کے ایجنٹ کے ساتھ میری شادی کریں اور تم یہ

سوچتی ہو کہ وہ آیان کے لیے مان جائیں گے ؟" وہ جیسے ایک دم پھٹ پڑی۔ "ہر گز نہیں۔ میں یہ آپشن اپنی زندگی سے نکال کر آئی تھی کہ میرے لیے کوئی پسند کی شادی اس دنیا میں ایگزسٹ کرتی ہے۔"

"اوکے کول ڈاؤن ! تم کیا چاہتی ہو؟" مریم نے اس سے پوچھا۔

"جو میرے بابا چاہتے ہیں۔" اس کے پاس ہمیشہ والا جواب موجود تھا۔ مریم نے گہرا سانس لیا کیونکہ اسے نورالفجر سے یہی امید تھی۔

"تو پھر آیان کے پیچھے کیوں بھاگ رہی ہو؟"

"مجھے خود نہیں پتا کیوں اس کے پیچھے بھاگ رہی ہوں۔ آج اسے دیکھا تو ایسا لگا جیسے وہ ہمیشہ سے ساتھ ہوتا تھا کسی نہ کسی صورت میں وہ میرے آس پاس ہی ہوتا تھا۔" وہ رکی اور پھر ہنس دی۔ "اف مریم پتہ نہیں میں کیا کہے جا رہی ہوں۔ اگنور کرنا۔"

مریم کو آج وہ بہت شکست خوردہ لگ رہی تھی۔

"میں تمہارے گھر والوں سے بات کروں گی۔" مریم نے اسے ہمت دلائی۔

"نہیں ایسا مت کرنا۔ الٹا مجھ جیسی لڑکی کی دوستی سے محروم ہو جاؤ گی۔" یہ اشارہ تھا کہ وہ بات اپنے تک رکھے۔

"اتنا ڈرتی ہو اپنے گھر والوں سے؟"

"نہیں بس بابا کا مان نہیں توڑ سکتی۔ یونو بابا کو یقین ہے نور الفجر کو محبت نامی بلا کبھی نہیں چمٹ سکتی اور دیکھو کیسے آ کر یہ محبت مجھے رسوا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے کیونکہ میری روح پاک نہیں ہے۔ میں اپنی روح کو نہیں جانتی۔ کبھی اس پر غور نہیں کیا۔ اسے سنوارنے کی کوشش نہیں کی۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس سے میں اپنی روح کو جان سکوں؟" مریم

حیران ہوئی تھی اور بہت زیادہ ہوئی تھی کیونکہ اس وقت نورالفجر اصل نورالفجر نہیں لگ رہی تھی۔ اس طرح کی باتوں کی امید کم از کم نورالفجر سے نہیں لگائی جاسکتی تھی۔نورالفجر ٹھیک نہیں تھی۔

"تمہیں پتا ہے روح کیا ہوتی ہے؟ جسم ہمیں نظر آتا ہے لیکن جان ہمیں نظر نہیں آتی۔جان میں ہی روح ہے اور سیانے کہتے ہیں کہ ہماری روح پاکیزہ ہونی چاہیے اور روحانی زندگی اسی کو کہتے ہیں جس میں انسان کی توجہ جسم کے بجائے روح کی طرف ہو۔" وہ دونوں اندر آگئی تھیں۔نور نے سینٹرل ٹیبل پر پڑی پلیٹ سے اخروٹ اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے الجھن زدہ نظروں سے اسے دیکھا کیونکہ اسے صحیح سے بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"اس جسم سے روح تک کا سفر کرنے کے لئے انسان کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اپنے آپ سے لڑنا پڑتا ہے،اپنوں سے لڑنا پڑتا ہے،اپنی انا سے لڑنا پڑتا ہے پھر جا کر ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی نظر آتی ہے۔" مریم جیسے تہہ در تہہ سارے راز کھول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنی روح کو نہیں جانتی تو اس کے پاک یا ناپاک ہونے کا بھی تمہیں نہیں پتا۔ جسم سے روح کا سفر بہت عجیب سفر ہے جو اپنی ذات سے شروع ہو کر اپنے اندر جا کر ختم ہوتا ہے۔ ظاہر سے شروع ہو کر باطن میں ختم ہوتا ہے۔ باہر سے شروع ہو کر اندر جا کر ختم ہوتا ہے۔ باہر کا درد نظر آتا ہے لیکن دل کا درد کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ہم نہیں جانتے کوئی انسان اندر سے کتنا خوش یا اداس ہے، اس کے اندر کیا چل رہا ہے؟ ہم صرف ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ اندر دیکھنے والا تو اللہ ہے۔"

"ہماری روح میں درد کب پیدا ہوتا ہے؟" وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور سنجیدگی سے پوچھا۔ مریم کو وہ شاک پر شاک دیے جا رہی تھی۔ اتنے گہرے سوال وہ کبھی نہیں پوچھتی تھی۔ بہر حال مریم نہایت آسان الفاظ میں اسے جواب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"روح کے اندر درد لانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں اللہ کی تڑپ لائی جائے۔ انسان اپنے اندر جھانک کر ہی اپنے اندر درد پیدا کر سکتا ہے کیونکہ یہ جسم کا درد نہیں ہے، یہ اعضائے جسم کا درد نہیں ہے، یہ روح کا درد ہے۔ ہماری روح کی تڑپ ہے۔ روح کی لگن ہے اور یہ درد، تڑپ اور لگن پتہ ہے

کس کے لئے ہونی چاہیے؟کسی نامحرم کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیے۔اس میں ریاکاری نہیں ہونی چاہیے۔

جب انسان کواندر کادرد محسوس ہوتاہے،اس کی روح میں تڑپ پیدا ہوتی ہے تب جاکر اسے اللہ کی موجودگی کااحساس ہوتاہے پھر اسے جسم کے درد سے فرق نہیں پڑتا۔وہ اپنااندر، باہر، ظاہر، باطن سب کچھ اللہ کے حوالے کر چکا ہوتاہے۔اس کا ہر کام اللہ کے لیے ہوناشروع ہو جاتاہے تب جاکر اس کی روح پاکیزہ ہوناشروع ہوتی ہے۔اب تمہیں اپنی روح کو جاننا ہے اور اس کو پاکیزہ بنانا ہے تو سب سے پہلے اللہ کے سوا ہر چیز کی محبت کو دل سے نکال دو۔چاہے وہ نامحرم کی محبت ہی کیوں نہ ہو۔ تم بہت سٹرانگ ہو نور! تم کے۔پاپ سننا چھوڑ سکتی ہو ٹرسٹ می تم سب کر سکتی ہو۔"مریم کہتے ہوئے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بھی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کوشش کروں گی اپنی روح کو پاکیزہ بناؤں اور جسم سے روح تک کے سفر میں کامیابی حاصل کروں۔انشاءاللہ!" وہ ابھی بھی افسردہ تھی اور ہمیشہ کی طرح اس نے کوشش کرنے کا کہا تھا کیونکہ انسان کے ہاتھ میں کوشش ہے۔کامیابی تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

"اور میں اس کوشش میں تمہارا پورا ساتھ دوں گی۔" مریم نے مسکرا کر کہا۔

"کیا آیان مجھ سے محبت کرتا ہوگا؟" اس نے شرارت سے پوچھا۔

"اللہ کے علاوہ کوئی اپنے بندے سے محبت نہیں کرتا۔" مریم نے اسے آنکھیں دیکھائیں تو اس نے رونی شکل بنا کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ایسے تو نہ کہو۔

*****

www.novelsclubb.com

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی سکارف ٹھیک کرتے ہوئے کل مریم سے ہوئی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔رات کو وہ طے کر چکی تھی کہ صرف دو دن مزید وہ مریم کے گھر رہ سکتی ہے۔

مریم سے بات کرنے کے بعد وہ اپنے پراجیکٹ پر کام کرتی رہی تھی اس لیے صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی تھی اور عاشی کمرے میں نہیں تھی۔

بیڈ سے اپنا فون اٹھا کر آن کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر آ گئی۔ کل عمر کی سالگرہ تھی اسی لیے عینی نے اسے تصویریں بھیجی ہوئی تھیں۔ وہ مسکرا کر انہیں دیکھتی کچن کی طرف آ رہی تھی۔ اپنی فیملی کو دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی۔ گلا کھنکھار کر آیان نے اسے متوجہ کیا۔

"گڈ مارننگ فجر!" آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ سامنے آیان بیٹھا ہوا تھا۔ آج وہ اپنے نارمل حلیے میں تھا اور موڈ بھی کل کی نسبت بہتر تھا کیونکہ وہ نوٹ کر رہی تھی کہ آیان کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا ہے جیسے وہ ہنسنا بھول گیا ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو۔ بہر حال وہ مسکرا کر وہاں آئی۔

www.novelsclubb.com

"گڈ مارننگ! السلام علیکم مریم۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا اور مریم سے کہا جو فریج سے کچھ نکال رہی تھی۔ کل وہ مریم کے سامنے اقرار محبت تو کر چکی تھی لیکن اس کے چہرے پر اب اس بات کا شائبہ تک نہ تھا۔

"کیسی ہو؟"آیان نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر پوچھا۔نور نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔کل تو نہیں پوچھا۔آج یاد آگیا۔

"الحمدللہ!"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی مریم نے کہا۔

"اچھاہوانور تم اٹھ گئیں۔میں نے ناشتہ بنالیاہے تم دونوں کے لیے۔"وہ خواہ مخواہ شرمندگی ہوئی۔ مریم اب آیان کے ناشتے کاٹرے اس کے سامنے رکھ رہی تھی۔

"تھینک یو سو مچ مریم۔"آیان نے خوش دلی سے کہااور ٹرے پکڑلی۔

"سوری مریم آج میں جلدی نہیں اٹھ پائی اور تمہیں میرے لیے دوبارہ ناشتہ بناناپڑا۔"اس نے معذرت کی کیونکہ جتنے دن وہ یہاں رہ رہی تھی اپناناشتہ تووہ خود ہی بنالیا کرتی تھی۔دن کے وقت ہاسپٹل میں کھانے کاہوش نہ ہوتااور رات کووہ کبھی باہر سے اور کبھی مریم کے ساتھ ہی کھانا کھالیا

کرتی تھی لیکن جب سے وہ سب وہاں آئے تھے مریم تو کچن میں ہی ان سب کے لئے کچھ نہ کچھ بناتی رہتی تھی۔

"کوئی بات نہیں نور! عاشی نے بتایا تھا کہ رات کو تم کافی دیر تک کام کرتی رہی ہو۔" مریم نے اس کے لیے بھی ناشتہ رکھا۔

"وہ تو ہے پھر بھی تمہیں۔۔۔"

"ڈاکٹر فجر! ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا بہتر ہے پہلے وہ کر لو۔" وہ فضول سی بحث کے درمیان میں ٹوک کر بولا۔ نور نے خفگی سے اسے دیکھا پھر واپس کرسی پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی۔

مریم ان دونوں کو دیکھنے لگی۔ دونوں ہی ہر چیز سے بے نیاز اپنا اپنا ناشتہ کر رہے تھے جیسے زندگی کا مقصد یہی ناشتہ کرنا رہ گیا ہو۔ آیان نے مریم کی طرف دیکھا جو انہیں دیکھ رہی تھی پھر وہ کچھ سمجھ کر وہ مسکرا دیا۔

"مریم پلیز ایک کام تو کر دو۔" اس نے منت کرنے والے انداز میں کہا کہ وہ مجبوراً کہہ رہا ہے۔

"ہاں کہو!" مریم نے مسکرا کر پوچھا۔

"کمرے میں میرے کپڑے پڑے ہوئے ہیں وہ پریس کر دو۔" جوس کا گلاس پیتی نورالفجر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"قمیص شلوار ہے؟" آیان نے آنکھیں گھما کر سر اثبات میں ہلایا۔

"ٹھیک ہے میں کر دیتی ہوں۔" مریم کی مسکراہٹ میں ذرا کمی نہ آئی اور وہ سٹور روم کی طرف چل پڑی۔

"نور تمہیں کچھ چاہیے تو نہیں؟"

"نہیں مریم کچھ چاہیے ہوا تو میں لے لوں گی۔" مریم سر ہلا کر چلی گئی۔

دروازہ بند ہونے تک نور آیان کو گھورتی رہی اور پھر آیان پر برس پڑی۔

"تمہیں شرم نہیں آتی مریم کو کام بولتے ہوئے۔وہ تمہاری نوکر تو نہیں ہے جو تمہیں کپڑے استری کر کے دے۔ہم یہاں اس کے مہمان ہیں اور اب ہم رحمت کم زحمت زیادہ بن رہے ہیں۔اپنے کام خود کیا کرو۔"

"تمہیں کہتا تو کر دیتیں؟"وہ مسکراہٹ روک کر پوچھ رہا تھا۔

"ہر گز نہیں!"اس نے فوراً کہا۔وہ کہتا تو کر ہی دیتی لیکن اسے پتہ تھا آیان اسے کبھی نہ کہتا۔

"اسی لئے مریم کو بول دیا اب خوش؟ویسے بھی بہنیں بھائیوں کے کام خوش دلی سے کرتی ہیں۔"

"لیکن تمہیں خود کرنے چاہیے تھے۔اتنا کام ہوتا ہے مریم کو۔۔۔"

"خود کر لیتا لیکن وہ کپڑے پتہ نہیں مجھ سے پریس نہیں ہوتے۔کوئی لڑکی مطلب خاتون کر دے تو میں ان کپڑوں میں ایک ہفتہ بھی گزار سکتا ہوں۔ڈیڈ نے دیے ہیں تو کسی نہ کسی طرح پہننے لازمی ہیں۔"

وہ کپڑے استری تو کیا دھو بھی لیا کرتا تھا کیونکہ ہاسٹل میں رہتے ہوئے اسے ان سب چیزوں کی اچھی خاصی پریکٹس ہو چکی تھی۔ وہ ہمیشہ جینز شرٹ پہنتا تھا اور شلوار قمیص صرف جمعہ کی نماز کے لیے پہنتا تھا اور ہاسٹل میں اسے جمعہ کے کپڑے روحان پریس کر کے دیا کرتا تھا۔ اس طرح کے کپڑے واقعی وہ پریس نہیں کر سکتا تھا۔

"اوہ آیان تمہیں کپڑے پریس کرنا نہیں آتے۔" اس نے جیسے افسوس سے کہا کہ اسے بہت ضروری کام کرنا نہیں آتا۔

"صرف کاٹن کے نہیں کر سکتا باقی تو کر لیتا ہوں۔" اس نے بھی جواباً وضاحت دی۔

نور کو تو خود بھی ٹھیک سے مردوں کے کپڑے پریس نہیں کرنے آتے تھے۔ عمر کے وہ کر لیتی تھی کیونکہ وہ جینز شرٹ پہنتا تھا لیکن اقبال عالم اور عمیر کے کپڑوں کو اس نے آج تک ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ یہ بہت ہی ٹائم ویسٹنگ کام ہے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مریم کو تو نہ بولتے۔" وہ اب بھی اسی بات پر تھی اور اب تھوڑا آہستہ سے بولی کیونکہ اسے کونسا کاٹن کے کپڑے استری کرنا آتے تھے۔

"تمہیں بھی نہیں آتے اور مجھے بھی نہیں۔ باقی کوئی گھر پر نہیں ہے اور پیچھے صرف مریم رہ جاتی ہے اسے نہ بولتا تو کسے بولتا؟"

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ مجھے کاٹن کے کپڑے پریس کرنے نہیں آتے؟" وہ دونوں اب فضول ٹاپک پر بحث کرنے کے لیے تیار تھے۔

"تمہاری شکل پر لکھا ہوا ہے۔"

"کہاں؟"

"پیشانی پر!" آیان نے ہنس کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے کپڑے استری کرنے آتے ہیں لیکن میرا دل نہیں کرتا۔" وہ نورالفجر تھی وہ سارے کام کر سکتی تھی۔

چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاگئی۔ بڑی عجیب سی خاموشی!

"ان چار مہینوں میں تم کیا کرتی رہیں؟" آیان نے پوچھا۔ یہ انتہائی غیر متوقع سوال تھا اس لئے نور نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ وہ چائے پیتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا کرتی رہی مطلب؟ میں یہاں پڑھنے آئی ہوں تو ظاہر ہے پڑھا ہی ہو گا۔ اس کے علاوہ مجھے اور کیا کرنا چاہیے تھا؟" اس نے جیسے سوال کا مذاق اڑایا۔ آیان سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنس پڑا۔

"یو نو واٹ ایک اور شخص بھی کوریا واپس آرہا ہے۔" وہ کچھ یاد کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔ "واپس آنے سے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی اور وہ انسان مجھے ہمیشہ نیگیٹو وائب دیتا ہے جیسے میں نے اس کا قرضہ دینا ہو۔"

"کون آرہا ہے؟" ناشتے سے ہاتھ روک کر اس نے پوچھا۔

"شہریار حسن سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے بتایا جلد ہی وہ یہاں واپس آرہا ہے۔" وہ ہمیشہ غیر متوقع جملے بولتا تھا نور کو سمجھ آگئی تھی لیکن اب شہریار بیچ میں کہاں سے آگیا؟

"تم اس سے کیوں ملے؟" وہ بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔

"دنیا بہت چھوٹی ہے فجر۔ کبھی کبھی راستے میں ایسے لوگ مل جاتے ہیں جنھیں آپ دیکھنا نہیں چاہتے۔ ویسے سنا ہے تم دونوں شادی کرنے والے ہو۔" وہ اپنا ناشتہ ختم کر چکا تھا اور شاید نور کو ناشتہ کرنے کے قابل نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"تم نے انکار نہیں کیا۔ اچھی بات ہے۔" وہ جیسے اپنا اندازہ درست ہونے پر خوش ہوا تھا۔ نور کا منہ تک جاتا توس والا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔ وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔

"اس میں انکار کرنے والی کونسی بات ہے؟"اس نے غیر محسوس انداز میں توس واپس رکھا۔

"کیاواقعی تم اس سے شادی کرنے والی ہو؟"نور کے ہاتھ لرزے تھے۔وہ اتنے مشکل سوال کیوں کرتا تھا؟

"ہاں بابا کی یہی مرضی ہے۔"آیان کے دل کو کچھ ہوا۔وہ اسے کچھ بھی کہنے کے قابل نہیں چھوڑ رہی تھی۔

"اور تمہاری کیا مرضی ہے؟"نور نے نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا۔آنکھوں میں بے بسی تھی۔

"میری؟"آیان نے اثبات میں گردن ہلائی کہ ہاں تمہاری!

"جو بابا کی مرضی ہے۔"اس نے لہجے کو پر اعتماد بنانے کی اپنی سی کوشش کی تھی۔اس کا سر جھک گیا۔وہ جوس کے گلاس کو دیکھتے ہوئے اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی۔

"تم کسی اور میں انٹرسٹڈ نہیں ہو؟"اس نے ایسا کچھ بھی پوچھنے کا نہیں سوچا تھا لیکن وہ پوچھ چکا تھا۔وہ ریجکشن کے لیے ہر گز تیار نہیں تھا اسی لیے دل بڑی اسپیڈ سے دھڑکنے لگا۔

"مثلاً؟"اس نے آیان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مثلاً میں!"اس نے صاف گوئی سے کہا۔وہ تھک کر گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"میں نہیں جانتی۔"ہاتھوں کو بھینچ کر اس نے گود میں رکھ لیے۔

"کیوں؟"وہ بہت آس سے پوچھ رہا تھا۔نور بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔گلا صاف کر کے سنجیدگی سے اسے دیکھا تو وہ گردن اٹھا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیونکہ میں اپنے باپ کو زبان دے چکی ہوں اور نورالفجر مر سکتی ہے لیکن اپنے باپ کو دی ہوئی زبان سے نہیں پھر سکتی۔"آنکھیں ضبط کے باعث سرخ ہونے لگیں لیکن اس کا لہجہ نہایت اٹل تھا۔

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہا کہ تم اپنے وعدے سے مکر جاؤ یا اپنے باپ سے بغاوت کرو لیکن۔۔۔" وہ گہرا سانس لے کر خود کو آگے کے لیے تیار کر رہا تھا۔ وہ سنجیدگی سے اسے تک رہی تھی۔

"لیکن شہریار اچھا لڑکا نہیں ہے۔" اس نے نور کو دیکھا جس کی آنکھوں میں کوئی ایسا تاثر تھا جس نے آیان کو نظریں موڑنے پر مجبور کیا۔

"میں جانتی ہوں۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"تم جان کر بھی انجان بن رہی ہو۔" وہ اس کی ہٹ دھرمی پر شکوہ کناں ہوا۔

"انسان ہے وہ اور اچھائی برائی ہر انسان میں ہوتی ہے۔"

"آنکھیں کھولو نور الفجر! یہ حقیقی زندگی ہے۔ ایسے کیسے خود کو اندھے کنویں میں پھینک سکتی ہو؟" وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔ وہ کیا کرنے جا رہی تھی؟

"میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔نہ آج اور نہ کبھی آئیندہ۔امید ہے تم سمجھو گے۔"

"تو کس موضوع پر بات کرنا چاہتی ہو؟"وہ بھی ضبط کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔وہ آج بہت الگ لگ رہا تھا۔

"ہم صرف دوست تھے آیان!"وہ نا جانے اسے کیا باور کروانا چاہ رہی تھی۔ٹیبل کے دونوں سروں پر آمنے سامنے کھڑے وہ دونوں سنجیدہ تھے۔

"مجھے اچھے سے معلوم ہے اور جب دوست کسی دلدل میں خود جا رہا ہو تو اسے روکا جاتا ہے نہ کہ بیٹھ کر تماشا انجوائے کیا جاتا ہے۔"

"مجھے کوئی جھوٹی تسلی مت دینا کہ تم میرے لئے کچھ کر سکتے ہو یا میری زندگی میں کوئی ہیرو والی اینٹری دینے کا سوچ رہے ہو جس سے سب کچھ ایک دم اچھا ہو جائے گا۔اپنے کام سے کام رکھو۔جو جیسا چل رہا ہے اسے ویسے ہی چلنے دو اور میرے لیے کسی قسم کا کوئی سکینڈل کھڑا کرنے کی کوشش مت کرو۔میں پھر بتا رہی ہوں کہ ہم صرف دوست ہیں۔یہ واحد رشتہ ہمارے درمیان موجود ہے

اور اپنی ہمدردی کے جذبے کی وجہ سے اسے سپائل مت کرو کہ اگر کل کو ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑے تو ہم ایک فون کال نہ کر سکیں۔" وہ کافی بے رحمی سے کہہ رہی تھی۔

"میرے جذبات کی توہین مت کرو۔ مجھے تم سے کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہیں ہے۔" اس کی آواز اونچی ہو گئی۔ نورالفجر کو اس کی محبت ہمدردی نظر آ رہی تھی۔ ڈیم اٹ!

"ہمدردی نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟ تم چاہتے ہو کہ میں شہریار سے شادی نہ کروں کیونکہ وہ اچھا انسان نہیں ہے۔ یہ ہمدردی ہی ہوتی ہے آیان سکندر کہ آپ کسی جاننے والے کو مستقبل میں کسی نقصان سے بچانا چاہتے ہو۔"

"جاننے والا۔۔۔ اب ہم صرف جاننے والے ہیں؟" وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا۔

اس سے پہلے نور مزید کوئی جواب دیتی مریم کمرے سے باہر آ گئی۔

"سب ٹھیک ہے؟" مریم نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"عاشی کہاں ہے؟"اس کے سوال کو نظرانداز کر کے وہ پوچھ رہی تھی۔اس کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا۔

"مارک اور جن ینگ کے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہے۔"مریم نے بتایا۔

"اوکے میں تیار ہو جاؤں کیونکہ مجھے آج رات کو ہاسپٹل جانا ہے۔عاشی آجائے تو اسے بتا دینا۔"

آیان کو نظرانداز کر کے وہ مریم کو بتا رہی تھی۔

"تم لوگوں نے تو کل واپس جانا تھا۔"

"مریم کپڑے پریس ہو گئے؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔مریم اس کی جانب مڑی۔

"ہاں وہ۔۔۔"اس نے مریم کی بات نہیں سنی۔

"شکریہ!"وہ کہہ کر کچن سے نکل گیا۔مریم نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا اور پھر نورالفجر کو دیکھا جو اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ کرسی پر ڈھے گئی۔

"نور میری جان کیا ہوا ہے؟"وہ پریشان ہو گئی تھی۔

"میں نے اسے انکار کر دیا۔ میں نے اسے بات کرنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔ مریم میں اتنی بہادر نہیں ہوں۔ بابا کو دھوکہ نہیں دے سکتی یار۔" وہ مایوسی سے بولتے ہوئے رونے لگی۔ آواز رندھ گئی تھی۔ مریم نے اسے خود سے لگایا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ان دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی ہو گی۔

"پھر تمہیں صبر کرنا ہو گا۔ آیان کو بھولنا ہو گا۔" وہ کچھ نہ بولی۔

"نور تم آج رک جاؤ۔" مریم کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"عاشی کو کال لگاؤ مجھے آج ہی یہاں سے جانا ہے۔" وہ اب آیان کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے وہ سب سن رہا تھا۔ ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اس نے گہرے سانس لیے۔

مریم نے عاشی کو کال ملائی اور گھر آنے کا کہا۔ کچھ ہی دیر تک وہ تینوں واپس آ چکے تھے اور وہ دونوں کمروں میں بند تھے۔ مریم نے مختصر سا سب کو بتا دیا تھا کہ کیا ہوا ہے اور اس وقت سب وہاں لاؤنج میں خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ دونوں کے دل ٹوٹے ہیں اور دونوں اکیلے رہنا چاہتے ہیں۔ کوئی کسی کو منانے نہیں گیا۔

****

شام کو آیان ان لوگوں کے نکلنے سے پہلے ہی بوسان کے لیے نکل چکا تھا۔ جن ینگ ان لوگوں کو چھوڑنے کے لیے ڈورم آیا تھا۔ عاشی اپنا سامان لے کر جا چکی تو جن ینگ نے نور کو روکا۔

"نوری بات سنو!"

www.novelsclubb.com

"بالون(بولو)۔"اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھااور فی الوقت وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس کا رویہ ان لوگوں سے پہلے جیسا ہی تھا لیکن اس قدر خوشگوار نہیں تھا۔اوپر سے مریم بھی ناراض ہو چکی تھی۔

"بھائیوں کی طرح ایک نصیحت دے رہا ہوں اس کو پلے باندھ لو۔"

"تم کیا بابے بڈھوں کی طرح بات کر رہے ہو جو بات ہے صاف صاف کہو۔"وہ ویسے بھی آج بیزار سی تھی۔خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا۔

"آیان بوسان چلا گیا ہے پلیز اسے ہرٹ مت کرو۔"جن ینگ نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس کے بوسان جانے سے میرا کیا لینا دینا؟اور میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے وہ ہرٹ ہو۔"اس نے لاتعلقی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ڈورم کے باہر موجود سیڑھیوں پر کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے عاشی ٹہل رہی تھی۔یقیناً وہ نورالفجر کا انتظار کر رہی تھی۔

"تم اندھی ہو یا ناٹک کر رہی ہو؟" وہ ایک دم سے تلخ ہوا تو نور حیران رہ گئی۔ اگر وہ تین سو سے زیادہ کورین ڈرامے نہ دیکھ چکی ہوتی تو یقیناً جن ینگ کا رویہ اسے نارمل لگتا لیکن وہ جانتی تھی کہ کورین کب، کیسے، کس طرح غصّے کا اظہار کرتے ہیں۔

"نہ میں اندھی ہوں اور نہ میں ناٹک کر رہی ہوں۔ اگر آیان کو انکار کی وجہ سے تم ڈسٹرب ہو رہے ہے تو میں معذرت کرتی ہوں اور اگر تم اس وجہ سے ہمارے درمیان کی اچھی بات چیت کو ختم کرنا چاہتے ہو تو شوق سے کرو۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔" اس نے کہہ دیا کیونکہ ماضی میں بھی سارے دوست اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے چھوڑ جاتے تھے۔ اب وہ چلا جاتا تو بھی نور الفجر کی زندگی رکنے نہیں والی تھی۔ وہ پر سکون رہنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دماغ یوں ہتھوڑے برسا رہا تھا جیسے وہ بھی نور کے رویے سے نالاں ہو۔ وہ اپنا بیگ گھسیٹ کر آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نظر کیوں نہیں آتا کہ وہ انسان تم سے محبت کرتا ہے۔" جن ینگ جھنجھلا کر بولا۔ اس کے قدم زنجیر ہوئے۔ وہ واپس پلٹنا بھول گئی۔ وہی محبت جسے وہ ہمدردی کہہ رہی تھی! اوہ خدایا۔

"اس کی زندگی پہلے ہی بہت پیچیدہ ہے پلیز تم تو اس کے ساتھ ایسا مت کرو۔"

"کیا کیا ہے میں نے اس کے ساتھ؟ بالون۔ میں نے اس سے اظہارِ محبت کیا ہے یا میں اس سے شادی کرنے کی قسمیں کھا چکی ہوں؟ بولو اب چپ کیوں ہو؟" وہ چیخ کر بولی۔ عاشی جو سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اسے ہی دیکھ رہی تھی فوراً ان کے پاس آئی۔

"کبھی کبھی سب کچھ کہنے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ بہت کچھ نظر آجاتا ہے۔ بہت کچھ محسوس کیا جاتا ہے۔ تم نے اظہارِ محبت نہیں کیا لیکن محبت تو تم بھی کرتی ہو۔ ہم سب اندھے نہیں ہیں ڈاکٹر۔"

"دک چیو جن ینگ! دک چیو۔" وہ غصّے سے چلائی۔

"جن ینگ ٹھیک کہہ رہا ہے نور! حقیقت سے منہ موڑ کر تم بھی تو خوش نہیں رہو گی۔ ہم تمہارے گھر والوں سے بات کریں گے۔" عاشی نے بھی جن ینگ کا ساتھ دیا اور نور کا پارہ ساتویں آسمان پر چڑھ گیا۔

"اگر تم لوگ چاہتے ہو جو تھوڑا ٹائم یہاں رہتا ہے وہ میں تم لوگوں کے ساتھ اچھے سے گزاروں تو پلیز آج کے بعد میرے اور آیان کے ٹاپک پر دوبارہ بات مت کرنا ورنہ نتائج کے ذمہ دار تم لوگ خود ہو گے۔" وہ سختی سے ان دونوں کو باور کروا رہی تھی۔

"اور وہ جو اتنی آس لگائے بیٹھا ہوا ہے؟" عاشی کہہ رہی تھی۔

نور کے دل کو کچھ ہوا۔اس نے آیان کا نقصان کر دیا تھا اور بہت زیادہ کر دیا تھا۔وہ جانتی تھی آیان نے ان دونوں کو نہیں بھیجا وہ دونوں اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ اپنی بات پر قائم تھی، ہے اور رہے گی۔

"آئی ڈیم کیئر!" وہ بے حسی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"فار گاڈ سیک نور کیا بول رہی ہو؟ کیوں آیان کے ساتھ ایسا کر رہی ہو؟" جن ینگ غصّے میں جتنا اونچا بول سکتا تھا بولا تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے آیان کے ساتھ؟ میں نے اسے کبھی بھی خود کی طرف سے پازیٹو سائن نہیں دیا۔ ہم اچھے دوست ہیں اور رہیں گے۔ بس بات ختم۔ تم لوگ کیوں بات پکڑ کر بیٹھ گئے ہو؟"

"اتنی بڑی باتیں مت کرو نور۔ تم بھی اب اسے دوست نہیں سمجھتی۔ تم اس سے محبت کرتی ہو۔"

"ہاں کرتی ہوں محبت۔ کیا کرو گے تم بولو؟ میرے گھر والوں سے بات کرو گے یا خود رشتہ لے کر میرے گھر جاؤ گے؟ ایک بات یاد رکھنا تم دونوں اگر میرے گھر تک ایسی کوئی خبر پہنچی تو میں خود کشی کر لوں گی اور ذمہ دار کون ہو گا تم لوگ جانتے ہو۔" وہ غصے سے ان دونوں کو سنا کر اپنا بیگ اٹھا کر اندر کی طرف چلی گئی۔

آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہنے لگے۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن روئے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ دل ٹوٹا تھا۔ اسے دل کے ٹکڑے جوڑنے میں وقت لگنا تھا۔ وہ ارد گرد سے بے خبر روتے ہوئے چلتی جا رہی تھی۔

ملال ہے مگر اتنا ملال تھوڑی ہے

یہ آنکھ رونے کی شدت سے لال تھوڑی ہے

بس اپنے واسطے ہی فکر مند ہیں سب لوگ

یہاں کسی کو کسی کا خیال تھوڑی ہے

پروں کو کاٹ دیا ہے اڑان سے پہلے

یہ خوف ہجر ہے شوق وصال تھوڑی ہے

مزا تو تب ہے کہ ہار کے بھی ہنستے رہو

www.novelsclubb.com

ہمیشہ جیت ہی جانا کمال تھوڑی ہے

لگانی پڑتی ہے ڈبکی ابھرنے سے پہلے

غروب ہونے کا مطلب زوال تھوڑی ہے

(پروین شاکر)

******

اپنے ڈورم میں پہنچنے تک اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔کارڈ ڈال کر دروازہ کھولا اور سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔سلینا اور ہیکاری کچن میں تھیں لیکن وہ ان کی طرف بھی نہیں گئی اور وہ دونوں حیران ہی رہ گئیں۔اس کے کچھ ہی دیر بعد عاشی بھی آگئی اور جوتے اتار کر بھاگ کر ان دونوں سے سلام دعا کی اور پھر نور کے کمرے میں آئی۔

"نور تمہارے مسئلے کب ختم ہوں گے؟ جن ینگ سے بدتمیزی کرنے کی کیا وجہ ہے۔وہ تو بس ایک دوست کی طرح بات کر رہا تھا۔"کمرے میں آتے ہی عاشی بنا یہ دیکھے کہ وہ رو رہی ہے اس پر برس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"عاشی پلیز خاموش ہو جاؤ۔میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔"وہ گرنے والے انداز میں اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے صبح آیان سے جو کہا اس سب کے بعد میں سکون میں ہوں؟جن ینگ سے بد تمیزی اسی لیے کی کیونکہ میں ہوں ہی بد تمیز!اب خوش؟تم سب لوگ صرف دو لوگوں کا سوچ رہے ہو۔میں خود کو اپنی فیملی کی نظروں میں نہیں گرا سکتی۔پلیز مجھے بھی تھوڑا ٹائم دو۔جو آتا ہے سنا کر چلا جاتا ہے۔اب میرے سامنے دوبارہ آیان کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اب جاؤ اور مجھے سونے دو۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔عاشی چند لمحے خاموش کھڑی رہی پھر اس کے قریب آئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا زیادہ درد ہو رہا ہے؟"اب اس نے نرمی سے پوچھا۔

"نہیں میں صرف ڈرامہ کر رہی ہوں۔"وہ خفا لہجے میں بولی۔

"سوری یار ادھر آؤ۔ میں تمہارا سر دبا دوں۔" عاشی اس کے سرہانے بیٹھ گئی اور دھیرے دھیرے اس کا سر دبانے لگی۔

"سلینا اور ہیکاری کو تجسس ہو رہا ہو گا کہ نور صاحبہ کیوں اتنی ہائپر ہو گئیں ہیں۔"

"تم سے صبر نہیں ہو رہا ہو گا جا کر پہلے انھیں میرے ناکام عشق کی داستان سنا آؤ۔" وہ طنز کیے بغیر نہیں رہ سکی۔

عاشی ہنسی تھی لیکن مزید کچھ نہیں کہا کیونکہ نور سونا چاہتی تھی اور وہ اسے مزید تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ صبح سے دماغی جنگ لڑتے لڑتے تھک چکی تھی سو اسی لیے جلد ہی نیند کی وادی میں کھو گئی۔

******

www.novelsclubb.com

"میں یہ نہیں کہہ رہا کہ انسان کو رونا نہیں چاہیے۔ رونا ایک قدرتی چیز ہے اور ہر انسان روتا ہے۔ مت روؤ میں میرا پوائنٹ آف ویو صرف یہ ہے کہ انسان کو ہار مان کر نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر آپ

نے ایک راستہ اختیار کر لیا ہے تو اس پر consistent رہیں یعنی مستقل مزاج رہیں۔ چاہے اس راستے میں آپ کو کتنی ہی ہٹیں کیوں نہ پڑیں۔

میں حفیظ صاحب کی طرح ماہرِ نفسیات تو نہیں ہوں لیکن میں لوگوں کو صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ تنہائیوں میں، اندھیروں میں، واش روم میں، لوگوں کے سامنے مت روئیں۔ آر یو سیریس؟ آج کل لوگوں کو واقعی آپ کے رونے سے فرق پڑتا ہو گا؟ آپ کا دکھ صرف آپ کا دکھ ہے۔ کسی دوسرے انسان کو آپ کی تکلیف سے تکلیف نہیں ہوتی اور مجھے بتائیں رونے سے آج تک کس انسان کی زندگی بہتر ہوئی ہے؟ رونا ایک فطری عمل ہے اور کبھی کبھی انسان کو اپنی بے بسی پر رونا آ جاتا ہے۔ میں بھی کئی مرتبہ رویا ہوں لیکن صرف اللہ کے سامنے!" کیمرہ اس پر فوکس تھا اور نیلے رنگ کا ڈنر

www.novelsclubb.com

سوٹ پہنے وہ سنجیدگی سے ہوسٹ کو جواب دے رہا تھا۔ تمام حاضرین و ناظرین اسے سن رہے تھے۔ وہ جو حبیب کے لائیو شو کے علاوہ کسی شو میں بہت کم دیکھا جاتا تھا آج ایک نجی ٹی وی چینل کا مہمان تھا۔

"ہمیں لگتا ہے لوگوں کے سامنے رونے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ ہوتا ہو گا لیکن کسی ایسے شخص کے سامنے جسے آپ کی ذات سے کسی قسم کے منافع کے بغیر محبت ہو جو صرف سائلنٹ لسنر (Silent Listener) ہو۔ ویسے لوگوں کے سامنے رونے سے ہم صرف انہیں اپنی کمزوری بتاتے ہیں اور پھر وہ کبھی بھی ہماری کمزوری کو ہتھیار بنا کر ہمارے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو کہہ سکے کہ وہ نہیں روتا۔ ہر انسان روتا ہے اور جو نہیں روتا وہ یا تو مشین ہے یا وہ ظالم ہے۔ اپنا دکھ صرف اسی کو سناؤ جو اس کے لیے کچھ کر سکتا ہو اور وہ صرف اللہ ہے۔ لوگ چسکے لینے کے لیے سن تو لیتے ہیں پھر وہ انھیں gossips کا موضوع بنا کر آپ کی ذات کو نیلام کرتے ہیں۔ میں اس فیکٹ سے بھی نظریں نہیں موڑ رہا کہ کچھ لوگ ہمت دیتے ہیں، بالکل دیتے ہیں لیکن لوگ ہمیں وقتی ہمت تو دے سکتے ہیں پر اندرونی ہمت تو صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔" چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے، نرم لہجے میں وہ اپنی بات کر رہا تھا۔ اسے سن کر ایک سکون سا محسوس ہوتا تھا۔

"ہمیں وہی گراتا ہے اور پھر وہی اٹھاتا ہے۔بس ہمیں اپنے برے وقت میں صبر اختیار کرنا ہوتا ہے اور اچھے وقت میں شکر گزار رہنا ہوتا ہے۔باقی سب اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔" وہ روحان سکندر تھا اس کی باتیں آئیڈیلسٹک باتیں ہوتی تھیں جو سننے والوں کو پسند آتی تھیں اور وہ ہمیشہ وہی کہتا جو لوگ سننا چاہتے ہیں اور لوگ اسی کو سنتے ہیں جو ان کے دل کی بات کرتا ہے۔

"بات کے آخر میں، میں پھر وہی کہوں گا Never give up...رونے سے مسائل کے حل نہیں نکلتے اور جو کام شروع کیا ہے بے شک چھوٹے پیمانے پر ہی کیوں نہ شروع کیا ہو اس میں مستقل مزاج رہیں۔اسے مکمل کر کے ہی دم لیں۔منزلوں تک پہنچنے میں صدیاں لگ جاتی ہیں۔بس انسان کا جگر ہونا چاہیے جو راستے میں پڑنے والی ساری ہٹوں کو برداشت کر سکے اور پھر جب وہ اس دنیا سے جائے تو اس کے پاس خود کو satisfy کرنے کے لئے کچھ تو ہو ورنہ losers کی طرح آپ بھی یہ کہہ کر مرنا چاہتے ہیں کہ مرنا تو سب نے ہے تو بیشک آرام سے بیٹھ کر موت کا انتظار کریں۔نیور مائینڈ!" آخر میں وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر روحان آپ لوگوں کو ان باتوں کے لئے اسی لیے موٹیویٹ کرتے ہیں کیونکہ آپ نے یہ سب فیس نہیں کیا ہوتا۔ برا وقت ہمارے لئے صرف ایک لفظ ہوتا ہے لیکن جو لوگ اس سے گزر کر آئے ہوتے ہیں انہیں تجربہ ہوتا ہے جو کہ ناخوشگوار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ سٹریس میں چلے جاتے ہیں اور بعد میں یہ سٹریس، ڈپریشن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔" ہوسٹ کے اگلا سوال کرنے سے پہلے ہی وہاں موجود مہمانوں میں سے ایک سینئر ڈاکٹر نے کہنا شروع کیا جیسے وہ کوئی ٹی وی پروگرام نہیں آپس کا مباحثہ ہو۔ روحان نے خندہ پیشانی سے ان کا نقطۂ نظر سنا۔

"جب انسان دنیا کے پیچھے بھاگنا شروع کرتا ہے پھر پریشانیاں بڑھتی ہیں اور نتیجتاً انسان ڈپریشن میں جاتا ہے۔" روحان کے جواب سے پہلے ہی وہاں موجود عالم دین نے جواب دیا تو روحان کے چہرے پر بڑی نرم مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"روحان سکندر! کیا آپ کبھی ایسے phase سے گزرے ہیں جب آپ بالکل اکیلے کھڑے ہوں، کسی نے آپ کا ساتھ نہ دیا ہو اور آپ نے خود صبر کیا ہو؟" ہوسٹ مسکراتے ہوئے دوبارہ روحان

سے پوچھ رہی تھی۔چونکہ روحان کے پاس وقت ہمیشہ کم ہوتا تھااس لیے سوال جواب بھی اسی سے زیادہ ہو رہے تھے کیونکہ وہ تین میں سے ڈیڑھ گھنٹہ وہاں بیٹھنے کے لیے آیا تھااور نہایت صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔

"ہر کام کی شروعات آپ اکیلے ہی کرتے ہیں۔اس وقت کوئی آپ کے ساتھ نہیں کھڑا ہوتا سوائے اللہ کے لیکن الحمدللہ زندگی میں پرسنلی میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا کیونکہ میرے بھائی نے مجھے ہر اچھے برے وقت میں سپورٹ کیاالبتہ میرے بھائی آیان سکندر کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔میرا خیال ہے ایسی سچویشن آ بھی جائے تو فیملی آپ کے ساتھ کھڑی رہے تو یو کین ہینڈل لیکن ایک وقت تھا جب میرے بھائی کے ساتھ فیملی بھی نہیں کھڑی تھی۔اگر آپ لوگ چاہیں تو میں اس کا ایکسپیرینس شیئر کر سکتا ہوں لیکن اس کے لیے میں آیان سکندر سے پہلے ہی آن ایئر معافی مانگ رہا ہوں۔" وہ کیمرے میں دیکھتے ہوئے ہنس کر کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کے ساتھ یہ سب چند سال پہلے ہوا تھا جب فیملی بھی اس کے ساتھ نہیں کھڑی تھی اور باہر کے لوگ تو تھے ہی اس کے خلاف۔تب میری اس سے بات ہوئی تھی لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ برے وقت کی وجہ سے ڈپریشن میں چلا گیا ہو۔اس نے بہت کچھ سیکھ لیا ہے جو وہ اپنی آنے والی زندگی میں اپلائے کر سکتا ہے۔"

وہ اب ماضی میں کھو گیا تھا۔

"تم یہاں کیوں ٹہل رہے ہو؟"وہ ٹیرس پر آیان کے پاس آیا۔

"خود کو سٹریس لینے سے بچانا چاہتا ہوں۔"

"کس چیز کا سٹریس؟"روحان ریلنگ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

"میں ڈیڈ کی باتوں کو سیریس نہیں لینا چاہتا لیکن وہ تو پیچھے ہی پڑ گئے ہیں کہ اقراء سے شادی کرو۔ اوکے فائن شادی کر لوں گا لیکن یہ پیپر میرج سے آگے نہیں چل سکے گی۔ میں صرف خوش رہنا چاہتا ہوں۔ جو ہو رہا ہے سب کچھ تسلیم کرنا چاہتا ہوں لیکن نہیں کر پا رہا۔"

"اپنے دل اور دماغ کے خلاف جا کر اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم خوش رہ سکو گے تو تمہاری خام خیالی ہے۔ صرف دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کیوں کر رہے ہو؟"

"وہ دوسرے میرے والدین ہیں۔" وہ ریکنگ سے ٹیک لگا کر اسے ڈپٹتے ہوئے بولا۔

"کم آن تم اکیسویں صدی میں ہو اور اپنی مرضی کر سکتے ہو۔ یہ بہت بھونڈا بہانہ ہے کہ ماں باپ نہیں مان رہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں مرضی کر سکتا ہوں لیکن میں جانتا ہوں بعد میں یہ نافرمانی بن جائے گی۔" وہ ہاتھ میں موجود رنگ کو گھماتے ہوئے بولا۔

"اقراء سے شادی مت کرو۔"

"You can bet your life I'll get married!"روحان منہ بسور کر رہ گیا۔

"کیا تم بھی اپنی اولاد پر ایسے ہی اپنا حکم مسلط کرنے کی کوشش کرو گے؟"روحان نے مذاق کے طور پر پوچھا۔

"نونیور! میں کسی انسان سے اس کی آزادی اور رائے نہیں چھین سکتا۔

"تو اپنی آزادی کیوں چھیننے دے رہے ہو کسی کو؟"

"یونو واٹ روحان! Boomslangایک گرین کلر کا سانپ ہوتا ہے جس کا زہر اتنا زہریلا ہوتا ہے کہ یہ آپ کو کاٹ لے تو آپ کے جسم کے ایک ایک حصّے سے خون بہنے لگتا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے اسی سانپ نے کاٹ لیا ہے لیکن اس کا زہر بھی مجھ پر اثر نہیں کر رہا۔ میں اندر سے تو ختم ہو رہا

ہوں لیکن میرا خون بہنا بھول گیا ہے یا شاید میرے اندر سے خون ہی ختم ہو گیا ہے اور اس کا سارا زہر میرے دماغ پر اثر کر رہا ہے۔" آخر میں وہ زخمی سا ہنسا۔

"سٹریس کسے کہتے ہیں؟" روحان نے بات بدل دی۔

"میں ماہر نفسیات نہیں ہوں ورنہ تمہیں اس کی ڈیفینیشن بتا دیتا۔" وہ اسی انداز میں بولا۔

"تم نے کہا کہ تم سٹریس لینے سے بچنا چاہتے ہو۔ میں اس سٹریس کا پوچھ رہا ہوں۔"

"میں ہر طرح کے سر درد سے بچنا چاہتا ہوں۔ دو دن پہلے ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس سے سر درد کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ مجھے Cluster headache ہے۔ میں نے ایسے ہی کہہ دیا کہ مجھے آنکھوں کے قریب شدید درد ہوتا ہے اور میری آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جس سے لوگ سمجھتے ہیں کہ میں روتا ہوں۔ اسی وجہ سے آنکھوں اور ناک سے پانی بہتا ہے جیسے تم نے کہا کہ رونے کی وجہ سے فلو ہو گیا ہے وغیرہ۔ یہ سب اسی لئے تھا کہ دماغ کی اندرونی نسوں میں خون کا پریشر بڑھ گیا تھا جو

آنکھوں میں نظر آرہا تھا۔ویل اب ختم ہو گیا ہے اور میں اسی طرح کے عجیب سر درد کو سٹریس کہتا ہوں۔ایسا لگتا ہے ہمالیہ کے پہاڑوں کو سر پر اٹھایا ہوا ہے۔"وہ روحان کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور وہ تو آیان کے ڈاکٹروزٹ پر ہی حیران تھا۔

"مائگرین (آدھے سر کا درد)!"

"اوہ کم آن! تمہیں پتا ہے مجھے مائیگرین سے بہت ڈر لگتا ہے اور نہیں ہے مجھے مائیگرین۔ڈاکٹر نے کنفرم کر دیا تھا۔"وہ روحان کے اندازے پر حیران ہی ہوا۔

"مائیگرین بھی ہو سکتا تھا لیکن نہیں ہوا۔"روحان نے بات مکمل کی۔

"تم چاہتے تھے کہ میں تمہارے پاس مائیگرین کا پیشنٹ بن کر آتا؟"وہ خفگی سے بولا۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد یا عورت مسلسل بخار یا سر درد میں مبتلا ہو اور اس پر احد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب وہ بیماری اس سے جدا ہوتی ہے تو اس کے سر پر رائی کے برابر بھی گناہ نہیں ہوتا۔" وہ جمپ لگا کر نیچے اترا اور آیان تک آیا۔

"واہ آیان تمہارے تو سارے گناہ معاف ہو گئے۔" وہ اس کے گلے بھی مل گیا اور آیان حیران اور ہکا بکا وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا پھر ہنس دیا۔

"اگر آپ پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو میرا خیال ہے آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کو اپنے گناہ دھونے کا موقع مل رہا ہے۔ اس کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ اس سے نکلنے کی تدبیر کریں، صبر اور نماز سے اللہ کی مدد طلب کریں کیونکہ مصیبت مومنوں پر ہی آتی ہے۔" اس نے نرم لہجے میں جواب دیا۔ ہوسٹ سمیت سب متاثر لگتے تھے لیکن حفیظ صاحب متاثر نہیں ہوئے۔ اس نے آیان کے سٹریس والی بات نہیں بتائی تھی بس اس کے سر درد اور حدیث کا حوالہ دے کر بات ختم کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب ہر کوئی آپ کی طرح اللہ سے اچھے تعلق تو نہیں رکھتا مسٹر روحان اور ایک چیز ہوتی ہے جسے حقیقت پسندی کہتے ہیں اگر آپ مذہب کو سائیڈ پر رکھ کر اپنی بات کو جسٹیفائی کریں تو بہتر رہے گا۔"

"پہلی بات کہ میرا نام روحان سکندر ہے۔دوسری بات اللہ سے اچھے تعلقات رکھنے کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ آپ کے ہاتھ میں تسبیح ہو، بڑی داڑھی ہو اور آپ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز ادا کر رہے ہوں۔اللہ سے بہتر تعلقات کا علم صرف آپ کو خود ہوتا ہے۔جب آپ تنہا ہوتے ہیں تو اس تنہائی میں خود پر غور و فکر کیا کریں آپ کو خود پتہ چل جائے گا کہ آپ کیا ہیں۔میں جو کام نہیں کر سکتا اسے اللہ پر چھوڑ دیتا ہوں پھر وہ کام جانے اور میرا اللہ جانے۔تیسری اور اہم بات! آپ نے فرمایا کہ مذہب کو سائیڈ پر رکھ کر بات کروں تو حضرت میرے لیے مذہب ہی سب کچھ ہے جسے میں نے discover کیا ہے اسے کیسے سائیڈ پر رکھوں؟اسلام کے بغیر تو روحان کچھ بھی نہیں ہے اور اسے سائیڈ پر رکھنا میرے لیے ناممکن ہے کیونکہ میں آج جو بھی ہوں صرف اور صرف میرے مذہب کی

www.novelsclubb.com

وجہ سے ہوں ورنہ میں کیا؟میری اوقات کیا؟یہ سب اللہ کا ہی تو کرم ہے ورنہ مجھے اگلے لمحے ذلیل کرنے کا اختیار بھی میرے اللہ کا ہے۔"وہ خوبصورتی سے کہہ رہا تھا۔

تالیوں کی گونج سے اس کی حوصلہ افزائی کی گئی تھی۔اب ہوسٹ ڈاکٹر حفیظ سے سوال کر رہی تھی اور وہ ان کی ڈاکٹری زبان سن کر خاصا بور نظر آرہا تھا لیکن اسے بہر حال بیٹھے رہنا تھا۔ناجانے علیزے کیسے یہ سب پڑھتی ہے؟

ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا اس کے لیے دنیا کا مشکل ترین کام تھا کیونکہ وہ بھاگ بھاگ کر کام کرنے والوں میں سے تھا۔

عالم دین اور مشہور ماہر نفسیات سے سوال جواب کرنے کے بعد بریک کا وقت ہوا اور اس نے ہوسٹ سے کہہ دیا کہ صرف بیس منٹ مزید وہ بیٹھا رہ سکتا ہے اس کے بعد وہ چلا جائے گا۔چار و ناچار ہوسٹ کو ماننا ہی پڑا۔

وقفہ ختم ہوااور ہوسٹ ایک مرتبہ پھراس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اگرآپ کو پتہ چل جائے کہ یہیں بیٹھے بیٹھے آپ کی کمپنی میں آگ لگ گئی ہے توآپ کیا کریں گے روحان سکندر؟"

"آپ کے منہ میں خاک ڈالوں گا۔"وہ جل کر سوچ کر رہ گیا پھر مسکرا کر بولا۔

"آپ کے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے سنبل؟"اس نے ہوسٹ سے پوچھا۔

"صبر!"ہوسٹ نے ہنستے ہوئے پراعتماد انداز میں کہاتوآڈینس نے پھرتالیوں سے اس گفتگو کو سراہا۔

"You really don't know the meaning of Sabar!"وہ مسکرایا۔

"اگرمجھے پتہ چل جائے کہ میری کمپنی میں آگ لگ گئی ہے تومجھے یہاں بیٹھ کر صبر نہیں کرنا چاہیے کہ وہ پوری جل جائےاور روحان سکندر بعد میں افسروں کی طرح جاکراپنے نقصان پر بیٹھ کر روئے

اور کوئی ایکشن لے۔ میں جائے وقوعہ پر پہنچ کر پہلے اس بات کی یقین دہانی کروں گا کہ کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا..."

"اگر جانی نقصان ہو جائے تو؟" ڈاکٹر حفیظ نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا تو وہ ایک مرتبہ پھر احترام میں ضبط کر گیا۔

"ویل پھر ان کی مغفرت کی دعا کی جائے گی تاکہ وہ اس کے بعد کی زندگی آسانی سے گزار سکیں۔ چونکہ آگ میں نے نہیں لگوائی تو ڈیڈ باڈیز کا الزام بھی میرے سر بالکل نہیں جائے گا۔" وہ سب لاجواب ہو گئے تھے۔

"میں صبر تب کرتا جب سب کچھ ختم ہو جاتا۔ چونکہ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ کون سی کمپنی کو آگ لگی ہے اور کتنے حصے کو آگ لگی ہے مطلب میرے پاس کچھ نہ کچھ بچ جائے گا۔ آپ کے سوال کے مطابق میں پوری طرح دیوالیہ نہیں ہوا تو میں پھر سے محنت کر کے اس حصے کو ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا اور اگر آپ یہ توقع کر رہی ہیں کہ ایسی صورتحال میں میرے ہاتھ پر پھول جائیں

گے یا میں exhausted ہو جاؤں گا تو آپ کو غلط لگ رہا ہے۔اللہ نے ہمیں ایسی صورتحال میں استعمال کرنے کے لیے دماغ دیا ہے نہ کہ صرف اس کا وزن اٹھانے کی ذمہ داری ہمیں سونپی ہے۔ آئی ہوپ یو گاٹ مائی پوائنٹ!"اس نے مسکرا کر ہوسٹ کو دیکھا کہ اب اس کے جانے کا اعلان کر دے کیونکہ اس سے زیادہ وہ بھی صبر نہیں کر سکتا تھا!

****

بس سے اتر کر تقریباً وہ بھاگتے ہوئے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی طرف جا رہی تھی۔اسے ریسرچ پیپر آج رات تک جمع کروانا تھا اور وہ ابھی تک اسے مکمل نہیں کر سکی تھی۔بلڈنگ تک پہنچ کر اس نے بیک پیک اتارا تاکہ اپنا آئی ڈی کارڈ دکھا کر اندر جا سکے لیکن نورالفجر کے پیروں تلے سے اس لمحے زمین نکلی جب سارا بیگ خالی کرنے کے باوجود بھی اسے آئی ڈی کارڈ نہیں ملا۔

"کام ڈاؤن نورالفجر! یہیں ہو گا۔"وہ اتنی سی بات پر رونا نہیں چاہتی تھی لیکن آئی ڈی کارڈ پاس نہیں تھا اور وہ وقت ضائع بھی نہیں کر سکتی تھی۔وہ گہرے سانس لیتے ہوئے پینک ہونے لگی۔واٹر باٹل

منہ سے لگائی اور ساری پی گئی۔بس رونا نہیں تھا۔آئی ڈی کارڈ ہی تھا۔منگوالے گی یا خود لے آئے گی۔ناٹ آبگ ڈیل۔ہاں بالکل ناٹ آبگ ڈیل!

سامان سمیٹ رہی تھی جب اس کے ہاتھ کے پاس کینڈی اسٹک گری۔رک کر اس نے سر اٹھایا اور اسے دیکھا جس کے منہ میں ویسی ہی کینڈی تھی۔اف یہ کورین کینڈی کھاتے ہوئے بھی کیوں پیارے لگتے ہیں؟وہ سر جھٹک کر رہ گئی۔اس کا لالی پاپ اٹھا کر اسے پکڑانا چاہا تو وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"میں کوئی مدد کروں؟"

"میں نے مدد مانگی؟"وہ اکھڑے انداز میں بول کر سارا سامان ٹھونسنے والے انداز میں بیگ میں ڈالنے لگی۔وہ کورین وہی تھا جو اسے سٹار فیلڈ لائبریری میں ملا تھا۔نور نے اسے آسانی سے پہچان لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا آئی ڈی کارڈ لے جائیں۔ باقی میں ہینڈل کرتا ہوں۔" وہ رکی اور تعجب سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ میرا آئی ڈی کارڈ نہیں ہے؟" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔اب وہ ڈاکٹرز کا کوٹ پہنے، فریم لیس گلاسز پہنے اتنا بھی برا نہیں لگ رہا تھا کہ اس سے بات ہی نہ کی جائے۔

"جس اسپیڈ سے بھاگ کر آپ یہاں تک آئی تھیں مجھے تو ایسا ہی لگا کہ اپنے بوائے فرینڈ کو رنگے ہاتھوں پکڑنے آئی ہیں لیکن یہاں پر رکا ہوا دیکھ کر میں نے اندازہ لگایا کہ آئی ڈی کارڈ مسئلہ کر گیا۔"

وہ اب کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

نورالفجر بھی اسے گھورتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔اگر اسے مدد کی ضرورت نہ ہوتی تو اسے بتاتی کہ وہ کونسے بوائے فرینڈ کو رنگے ہاتھوں پکڑنے آئی ہے۔بہر حال اس کا کارڈ اس نے تھام لیا۔

"واپس کہاں کرنا ہے؟" وہ کارڈ الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی شاید یہ آج پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔

"ای ڈی میں آجانا۔ایریابی میں ملوں گا۔" کینڈی واپس منہ میں رکھتے وہ وہاں سے چلا گیا۔وہ حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔نورالفجر نے آئی ڈی کارڈ پر اس کا نام دیکھا تو پارک چومن لکھا ہوا تھا۔

"شکریہ پارک!" وہ تیز تیز چلتی اس کا آئی ڈی کارڈ مشین سے ٹچ کرتی اندر بڑھ گئی۔

شام تک اس کا کام ختم ہو گیا تھا لیکن ابھی ڈورم جا کر اسے ریسرچ پیپر آخری مرتبہ دیکھنا تھا۔اس سب سے ضروری چومن کا کارڈ شکریہ کے ساتھ واپس دینا تھا۔وہ کیفے گئی دو کافی مگ لیے اور پارک کے لیے دولالی پاپ بھی اٹھا لیے۔ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ آ کر اس نے پارک چومن کے بارے میں سب سے پوچھا لیکن کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ کہاں ہے۔وہ ایک ایک وارڈ میں جا کر اس کو تلاش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ اب اس کو کہاں ڈھونڈوں؟" وہ جھنجھلاہٹ سے بڑبڑائی۔کئی ینگ ڈاکٹرز اس وقت ڈیوٹی پر تھے لیکن اسے پارک نہیں ملا۔شاید وہ کسی کلاس میں ہو لیکن نور کے پاس اب کلاسز میں جا کر اسے

ڈھونڈنے کا وقت نہیں تھا۔وہ تھک کر اپنا سامان ایک بینچ پر رکھتی پیپر گلاس لے کر فلٹر تک گئی تاکہ پانی پی سکے۔

اپنا سامان اٹھا کر وہ واپس جانے لگی جب اسے ایک بوڑھے آدمی کے پاس پارک بیٹھا نظر آیا۔وہ شکر کرتی اس بیڈ تک آئی۔پارک کی اس کی طرف پشت تھی۔

وہ خائف لہجے میں تیز تیز کورین بول رہا تھا۔

"آپ کو معلوم بھی ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔اگر ایکسیڈنٹ کے بعد آپ کو یہاں نہ لایا جاتا تو میں کس ہسپتال میں آپ کا مردہ جسم تلاش کرنے جاتا؟ کتنی مرتبہ کہا ہے دادا جان میرے لیے مشکلات مت کھڑی کیا کریں۔آپ کو میری فیس کے پیسے اکٹھے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتا ہوں کتنا کام کرنا ہے اور اپنی فیس کیسے پوری کرنی ہے۔آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا ڈاکٹر بننے کا کوئی فائدہ رہ جاتا؟" وہ پٹی کرتے ہوئے اپنے دادا کو غالباً ڈانٹ رہا تھا۔نور اس بیڈ کے قریب آئی۔

"مسٹر لالی پاپ!" اس نے گلا کھنکھار کر اسے پکارا جیسے وہ اس کے اصل نام سے واقف نہیں تھی۔

"اوہ ڈاکٹر آپ!" وہ پلٹا اور مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا پھر اس کی طرف آیا۔ "کام ہو گیا آپ کا؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ہاں اور تمہارا شکریہ!" اس نے مسکرا کر کافی کا گلاس اور شاپر میں بند کینڈی اس کی طرف بڑھائیں اور پھر اپنے کوٹ کی جیب سے اس کا آئی ڈی کارڈ نکال کر اسے دیا۔

"تمہارے دادا جان؟" اس نے بوڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں یہ میرے دادا جان ہیں۔ انھیں جب مجھ سے ملنے کا دل کرتا ہے تو چھوٹا موٹا ایکسیڈنٹ کروا کر یہاں آ جاتے ہیں۔" پیکٹ کے اندر سے لالی پاپ نکال کر اس نے ریپر اتار کر ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کا ایکسیڈنٹ ہوا؟ کیا آپ ٹھیک ہیں۔ زیادہ تو نہیں لگی؟" اپنا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ ان کی طرف بڑھی۔

"ڈاکٹر آپ جائیں ان کا روز کا ہے اور ہاں اپنا آئی ڈی کارڈ ساتھ رکھا کریں۔" چومن نے دوستانہ انداز میں کہا۔ نور نے چند ثانیے اسے غور سے دیکھتے رہنے کے بعد اثبات میں سر ہلایا اور اس کے دادا کو چھوٹی موٹی ہدایات دے کر واپس آ گئی۔

وہ تو اسکالرشپ پر پڑھ رہی تھی لیکن جانتی تھی یہاں ڈاکٹر بننا آسان نہیں ہے۔ اپنے اکاؤنٹ کی رقم دیکھ کر اسے تھوڑا سکون ہوا۔ وہ پارک چومن کی فیس بڑھ سکتی تھی۔ اس کام کو کل پر چھوڑتی وہ ہسپتال سے باہر نکلی۔ وہ اپریل میں چند دنوں کے لیے بوسان بھی جا رہی تھی۔ اس کے لیے بھی تیاری کرنی تھی۔ بس میں سوار ہونے کے بعد اس نے کافی ختم کی۔ عاشی کو اپنے ڈورم جانے کے بارے میں آگاہ کیا اور باہر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی اللہ وہاں سے مدد بھیجتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پارک چومن بھی آج ویسی ہی مدد تھی ورنہ اسے کوئی جگاڑ لگانا پڑتا اور اگر وہ نہ لگا سکتی تو واپس ڈورم جا کر اپنا آئی ڈی کارڈ لانا پڑتا اور اس کا کافی وقت ضائع ہوتا۔ اس کی وجہ سے وہ بچ گئی۔ اب اس کا فرض تھا اس کی وہاں سے مدد

کرتی جہاں سے اس نے گمان بھی نہ کیا ہو اور اس سے نور الفجر کو ایسی خوشی ملتی جس کا کوئی نعم البدل نہیں تھا۔

******

"تمہیں ہوا کیا ہے آیان؟ پہلے تم چار مہینے غائب رہے اور دو ماہ سے تم بالکل بجھ کر رہ گئے ہو۔ بوسان سے کہیں بھی نہیں جاتے سب ٹھیک تو ہے؟ اپنی اپائنٹمنٹ تک تم نے کینسل کروادی ہے۔ یہ کر کیا رہے ہو اپنے ساتھ؟" جن ینگ مارچ پاسٹ کرتا ہوا اس سے پوچھ رہا تھا۔ اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ نہایت غصے میں ہے۔ نور اور آیان کے ٹاپک پر اس دن کے بعد واقعی کسی نے کوئی بات نہیں کی۔ سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کام پر فوکس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم جب آتے ہو میرا سر کھانا شروع کر دیتے ہو۔ اور کوئی کام نہیں ہے تمہیں؟" لیپ ٹاپ اسکرین سے نظریں ہٹا کر وہ تھوڑا چڑچڑا ہو کر بولا۔ جن ینگ ایک لمحے کے لیے رکا اور پھر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"اپنی جاب کی وجہ سے تم اس قدر پریشان نہیں ہو سکتے۔کچھ اور ہوا ہے نا؟" وہ رازداری سے پوچھ رہا تھا۔آیان نے سامنے دیکھتے ہوئے گہرا سانس لیا۔

"میں جب بھی خاموش ہوتا ہوں تم یہ نتیجہ کیوں نکالتے ہو؟"

"کیونکہ تم بولتے ہوئے اچھے لگتے ہو۔فضول بولو،لڑو،ڈانٹو لیکن ایسے چپ نہ رہا کرو۔"

"ہو گیا تمہارا میلوڈرامہ؟اب جاؤ اور مجھے کام کرنے دو اور ہاں فجر کی وجہ سے تو بالکل بھی خاموش نہیں رہتا لہذا غلط اندازوں سے پرہیز کرنا۔" وہ سر جھٹک کر کام کی طرف متوجہ ہوا۔جن ینگ نے ہار نہیں مانی اور اٹھ کر کچن میں آیا۔

"نورالفجر اور عاشی میری اچھی دوستیں بن گئی ہیں۔" وہ فرج سے کریم نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔لیپ ٹاپ پر برق رفتاری سے اس کے چلتے ہاتھ رکے اور اوپن کچن میں کھڑے جن ینگ کو گھور کر دیکھا۔

"میں کیا کروں؟" وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے لیکن اپنی سرد مہری برقرار رکھی۔

"کل ہم سیئول جائیں گے ان سے ملنے۔مارک کے گھر ڈنر کر کے واپس آجائیں گے۔سب بہت خوش ہیں۔"

"سوری میں نہیں جارہا۔"وہ بیزاری سے بولا۔اسے سب کی خوشی کی وجہ جاننے کا کوئی شوق نہیں تھا۔

"یان میں آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں اپنا مسئلہ بتاؤ ورنہ انسان بن جاؤ۔"جن ینگ نے کپ پھینکنے والے انداز میں کاؤنٹر ٹاپ پر رکھے جیسے وہ برداشت کی آخری حدود میں ہو۔

"تم شاید جرمن زبان سمجھتے ہو۔میں کہہ رہا ہوں نا آل اوکے تو پھر کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہو۔کافی بناؤ پیو اور سو جاؤ۔"وہ بھی اب جھنجھلاہٹ لیے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا لیکن کچن میں کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی جس سے وہ ڈر گیا اور فوراً لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔جن ینگ نے کپ پھینکا تھا۔

"پاگل ہو گئے ہو؟" وہ افسوس سے ٹوٹے کپ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"فضول آدمی۔۔۔میں پچھلے تین گھنٹوں سے یہاں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جناب کا موڈ کیوں آف ہے۔آخر اس خاموشی کا راز کیا ہے اور تم مجھے کہہ رہے ہو کافی بناؤ پیو اور سو جاؤ۔مجھے ہی کسی ڈائن نے مشورہ دیا تھا جو تمہارے ساتھ مغزماری کر رہا ہوں۔سیدھا پاکستان فون لگانا چاہیے تھا اور تمہارے بارے میں بتانا چاہیے تھا یا نورالفجر کو ہی سنا دیتا کہ اب ہمارے سکواڈرن لیڈر کو کونسا غم دے دیا ہے جو ان کا چپ کا روزہ نہیں ٹوٹ رہا۔فضول آدمی!" کیبن سے ایک اور کپ نکال کر اس نے غصّے سے آیان کی جانب پھینکا لیکن وہ سرعت سے نیچے ہو کر بچ گیا اور کپ دیوار کے ساتھ جا کر بجا اور ٹوٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جن ینگ پاگل ہو گئے ہو یا نشہ کیا ہوا ہے؟ یہ بیویوں والے ڈرامے کیوں کر رہے ہو؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"ہٹو مرو پیچھے میں جارہاہوں۔بھابو(احمق)!"آیان کو تقریباً دھکادے کر وہ سائیڈ پہ کرتے ہوئے لاؤنج سے اپنی جیکٹ اُٹھاتا باہر کی جانب جارہا تھا۔

"یااللہ اس گدھے کو ہو کیا گیا ہے؟"وہ بھی بڑبڑاتا اس کے پیچھے جانے لگا لیکن اس کا فون بجا تو مجبوراً اسے جاکر فون اٹھانا پڑا۔

کال اس کے سینیئر آفیسر کی تھی جو اسے بتارہا تھا کہ کچھ دیر بعد وہ انٹیلی جنس آفیسرز کے ساتھ کانفرنس کال پر ہوگا تیار رہے۔اس نے اوکے کہہ کر فون بند کیا لیکن پھر سوچ میں پڑ گیا کہ اب انٹیلی جنس آفیسرز کو اس سے کیا کام پڑ گیا۔پہلے ہی وہ امریکہ والے آپریشن کو دماغی طور پر بھول نہیں پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر سارے میں ڈالی تو افسوس کر کے رہ گیا۔جن ینگ نے بالکل بچوں والی حرکت کی تھی۔

دروازہ بند کر کے وہ کچن میں آیا اور صفائی کرنے لگا۔

"اف خدایا! اتنا ٹارچر تو بیویاں بھی نہیں کرتی ہونگی جتنا یہ لڑکا مجھے کر دیتا ہے۔ایڈیٹ انسان۔" وہ صفائی کرتے ہوئے اب جن ینگ کو سنا رہا تھا اور اس کے مشورے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

وہ سیئول جانے کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔اسے ایک اتفاقیہ ملاقات مریم کے گھر پر رکھنی چاہیے۔ویسے بھی اس دن وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔وہ اسی سب کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کا فون دوبارہ سے رنگ ہوا۔

ابتدائی تعارف اور جملوں کے بعد اسے کام کی بات بتائی گئی۔آیان سکندر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔اب وہ ایسے کام بھی کرے گا؟ یا خدا! وہ سنتا جا رہا تھا لیکن کوئی ری ایکشن نہیں دے پا رہا تھا۔آخر میں اس نے صرف اتنا ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

"جو حکم سر!" اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

وہ کچن کی صفائی، سیئول جانا، جن ینگ کو منانا سب کچھ بھول گیا تھا۔اگلے مشن کا سوچتے ہوئے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اور اس کا کیریئر بھی داؤ پر لگ سکتا تھا۔وہ اب کیا کرے اور کیا نہ کرے۔اسے کسی قابلِ اعتبار بندے کی مدد بھی چاہیے تھی اور یہاں اس کی کون مدد کرے گا؟وہ گہری سوچ میں غرق ہو گیا۔

****

سرنگھیو ہاجنگ۔۔۔سرنگھیو!"(میں تم سے محبت کرتی ہوں ہاجنگ۔۔۔محبت!)ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھتے ہوئے وہ ہاجنگ کے گلے لگ کر کہہ رہی تھی۔وہ فائل پارک چومن کی تھی اور نور نے ہاجنگ کو اس کی ساری معلومات لانے کا کام سونپا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی تم اس کی فیس کیوں دے رہی ہو؟"

"اس نے میرا ایک کام کیا تھا اور مجھے بدلے میں کسی کا کام کرنا پسند ہے۔ خیر میرے ساتھ چلو۔ آج چومن کی فیس جمع کروانی ہے بینک میں!"

"عاشی نہیں جارہی؟" ہاجنگ نے پوچھا۔

"میں گاوی، باوی، بو میں اس سے ہار گئی۔ اسی لیے وہ ساتھ نہیں چل رہی۔" نور نے منہ بنایا تو ہاجنگ ہنسی۔

نور نے پہلے عاشی کو ہی ساتھ چلنے کا کہا تھا لیکن وہ کوئی فلم دیکھنے میں مصروف تھی۔ Gawi-Bawi-Bo کورین میں راک، پیپر، سیز روالی گیم کو کہتے ہیں جو کورینز اکثر کسی ایک چیز کو چننے کے لیے کھیلتے ہیں اور اس سے پہلے ایک جملہ کہتے ہیں۔ "اگر تم باہر نہیں ڈالتے تو تم ہار جاتے ہو!" عاشی نے فلم دیکھنے کو چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہاجنگ کے ساتھ پارک چومن کی فیس جمع کروا کر شاپنگ پر چلی گئی کیونکہ اس نے بوسان میں پہننے کے لئے کوئی موسمی کپڑے لینے تھے اور اسے شہریار نظر آ گیا۔ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی اکیلا نہیں تھا۔

"ہاجنگ! اس لڑکی کی تصویر لو۔ میں نیچے جا رہی ہوں" وہ جلدی سے کہہ کر لفٹ کی جانب گئی کیونکہ وہ شہریار سے قطعاً ملنا نہیں چاہتی تھی۔

مال سے باہر آ کر وہ ہاجنگ کا انتظار کرنے لگی۔

"تم اس لڑکے کو سٹاک کر رہی ہو؟" ہاجنگ نے تجسس سے پوچھا۔

"اس کی اتنی اوقات؟" وہ اردو میں بڑبڑائی۔

"اس لڑکی کے کپڑوں کا ڈیزائن اچھا تھا اسی لیے تمہیں کہا کیونکہ میں پبلک میں ایسی حرکت بالکل نہیں کر سکتی۔" وہ اسے وضاحت دے رہی تھی۔ وہ دونوں ٹیکسی کر کے واپس ڈورم پہنچی تھیں۔

آگے عاشی غصے میں ٹہل رہی تھی۔

"کتنے پیسے لگائے؟" عاشی کمر پر ہاتھ رکھے تھانیداروں کے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"ستر ہزار!" اس بے زاری سے محتاط جواب دیا۔ عاشی اس کے پیسوں کو لے کر بہت پریشان رہتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ نورالفجر بہت غلط جگہ پیسے لگاتی ہے اور نور کو عاشی کی پریشانی پر پریشانی ہوتی تھی کیونکہ پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے۔ آج ہے کل ہو نہ ہو!

"یقیناً پاکستانی؟" عاشی نے گویا پچکارتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنس کر رہ گئی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"یعنی سوا چار لاکھ وان؟" عاشی نے فوراً گورین کرنسی میں پیسے تبدیل کیے۔"

"اس میں کونسی بڑی بات ہے عاشی؟" وہ جھنجھلا کر کچن میں آگئی جہاں ہاجنگ چائے بنا رہی تھی۔

کوریا کے لوگ چائے، کافی چینی کے بغیر پیتے ہیں لیکن عاشی اور نور نے ہاجنگ کو پاکستانی چائے کی لت لگائی تھی۔ وہ بھی چینی ڈالتی تھی اور ان دونوں سے زیادہ ڈالتی تھی۔

عاشی پیچ وتاب کھا کر رہ گئی کہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

******

ہینگسن سٹیشن میں گہما گہمی عروج پر تھی جہاں ایس این یو کی بیس ڈاکٹرز پر مشتمل ٹیم پہنچ چکی تھی۔

ان کا دس روزہ ٹرپ دراصل بوسان کے مختلف گاؤں میں فری میڈیکل کیمپ لگانے اور رضاکارانہ طور پر کام کرنے کا تھا اور نورالفجر بھی اس کا حصّہ تھی۔وہ ریسرچ ٹیم کے ساتھ بھی کام کرتی تھی اسی لیے اس کا جانا ضروری تھا۔

سیئول کے بعد بوسان جنوبی کوریا کا زیادہ آبادی والا شہر ہے۔وہ سیئول کے طرح بہت مشہور تو نہیں ہے لیکن سیئول کی طرح ترقی یافتہ ضرور ہے۔

www.novelsclubb.com

کے ٹی ایکس ٹرین کا انتخاب ان سب نے باہمی مشاورت سے کیا تھا کیونکہ یہ ٹرین جلد انھیں بوسان پہنچا دیتی ورنہ پانچ گھنٹوں کے لمبے سفر کے بعد وہ کسی گاؤں کا دورہ نہیں کر سکتے تھے اور اس ٹرین کا

سفر نہایت آرام دہ اور لگژری تھا۔انھوں نے سیکنڈ کلاس سے سفر کرنا تھا کیونکہ اس سب کا خرچہ انتظامیہ اٹھا رہی تھی۔کے ٹی ایکس بلٹ ٹرین کوریا میں سب سے تیز چلنے والی ٹرین ہے جو نہایت کم وقت میں منزل تک پہنچتی ہے۔

وہ بھی سب کے ہمراہ اپنا ٹکٹ پکڑے ٹرین میں سوار ہوئی۔اس کے ساتھ ڈاکٹر لیزا تھی جو اٹلی سے آئی تھی اور اس کے ساتھ ہی پی ایچ ڈی کر رہی تھی۔

اپنی سیٹ پر بیٹھ کر وہ گانے وغیرہ سننے کے بجائے قرآن پاک کھول کر پڑھتی رہی۔مریم کی صحبت کا اثر تھا یا وہ کوریا میں رہتے ہوئے کورین فوبیا سے نکلنا چاہتی تھی،جو بھی تھا اس میں مثبت تبدیلی لا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے واقعی سارے گانے وغیرہ ڈیلیٹ کر دیے،نیٹ فلکس سے بھی دور رہنے لگی تھی،یونیورسٹی یا ہاسپٹل جہاں بھی کچھ وقت کا بریک ملتا وہ پریئر روم میں چلی جایا کرتی تھی۔اب وہی جگہیں اسے

عجیب لگنے لگیں تھیں جن کے لیے اتنے سال خوار ہو کر یہاں آنا چاہتی تھی اور اب یہاں آگئی تھی سب عجیب لگ رہا تھا۔

یہ حیران کن بات نہیں ہے کہ جنوبی کوریا میں تقریباً پینتالیس فیصد لوگ کسی مذہب کو نہیں مانتے لیکن باقی مذاہب کے لوگوں کو ہر طرح کی مذہبی آزادی ہے۔ کوریا میں عیسائیوں کے لیے چرچ بھی ہیں، یہودیوں کے کلیسا اور گرجا گھر بھی ہیں اور مسلمانوں کے لیے مسجدوں کا بھی بہترین انتظام ہے جہاں جمعہ کے روز بڑے اجتماع ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ جس علاقے میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ہو وہاں باقاعدہ آذان کا بھی اہتمام ہوتا ہے اور ہر مسلم ریستوران، میوزیم، شاپنگ مال، ہسپتال میں کہیں نہ کہیں نماز پڑھنے کی جگہ ضرور ہوتی ہے۔ اس سب وجوہات کی بنا پر وہ کوریز کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی کیونکہ وہ لوگ بہت سادہ تھے اور عزت کرنے کرانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ وہ سادہ تھے لیکن نہیں جانتے تھے دل کی خوبصورتی بڑی نعمت ہوتی ہے اور جس خوبصورتی کے پیچھے بھاگ کر وہ سرجریز کرواتے ہیں اس

www.novelsclubb.com

کی کوئی وقعت نہیں ہے۔اتنا زیادہ ترقی یافتہ ہونا بھی کبھی کبھی خطرناک ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کرائسز نام کی چیز نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ خود ساختہ ہے۔کوریا میں لوگ صرف اسی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں کہ وہ خوبصورت نہیں لگ رہے اور اسی وجہ سے کئی کے۔پاپ اسٹارز نے بھی خودکشی کی ہے۔

اس کے ساتھ لیزا بیٹھی ہوئی تھی اور نور کو پڑھتے ہوئے دیکھ کر اس نے بھی اپنے ہیڈ فونز چڑھا لیے تاکہ وہ ڈسٹرب نہ ہو۔نور کو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بہت محسوس ہوتی تھیں۔وہ واقعی لوگوں کی ان چھوٹی چھوٹی کوششوں سے خوش ہوتی تھی۔لیزا گانے سنتی رہی اور وہ سورۃ مریم بمعہ ترجمہ پڑھتی رہی۔تقریباً ڈھائی گھنٹے کے سفر کے بعد وہ بوسان پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"گوماوو لیزا (شکریہ لیزا)!" اسٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے اس نے جھک کر لیزا کا شکریہ ادا کیا۔

"وے (کیوں)؟" لیزا نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کس لیے۔"وہ مسکرا کر اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"آنیا(ویلکم)! ویسے میں نے تو صرف اندازہ لگایا کہ تم اپنی کوئی مقدس کتاب پڑھ رہی ہو اور میں ہر گز تمہیں ڈسٹرب کر کے گناہگار نہیں ہونا چاہتی تھی۔"لیزا بھی سمجھ کر ہنس پڑی۔وہ دونوں اپنا سامان دھکیلتیں باقی سب تک آئیں جو اب ٹیکسی ڈرائیورز سے حساب کتاب کر رہے تھے۔

"سنو لیزا! مجھے دس دن کے لیے کار رینٹ پر لینی ہے۔دراصل میں پہلی مرتبہ یہاں آئی ہوں تو فری وقت میں گھومنا چاہتی ہوں۔"

"ہاں تو لے لو۔کیا پیسوں کا مسئلہ ہے؟"

"نہیں مجھے ڈرائیور بھی چاہیے۔"

"تمہیں کار چلانا نہیں آتی؟"لیزا حیرت سے پوچھ رہی تھی۔اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے شانے اچکائے۔اب وہ کیا کہتی اتنی سست تھی کہ کبھی سیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔

"چلو کوئی مسئلہ نہیں یہاں ڈرائیور بھی مل جاتے ہیں۔"لیزا اس کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے بولی۔پھر انھوں نے اپنے ہی ٹیکسی ڈرائیور سے رینٹ پر ٹیکسی لینے کے بارے میں معلومات لیں۔

کوریا میں کئی طرح کی ٹیکسیاں چلتی ہیں اور ہر ٹیکسی کا اپنا کوڈ ہوتا ہے۔کالے رنگ کی ٹیکسی کا مطلب ہے کہ ڈرائیور تجربہ کار ہے لیکن رائڈ نارمل سی ہو گی۔سفید ٹیکسی کا مطلب ہے کہ ڈرائیور مہارت یافتہ ہے اور رائڈ تھوڑی مہنگی ہو گی۔

بہر حال آدھے گھنٹے بعد وہ میرائن ویو ہوٹل میں موجود تھے جہاں فریش ہونے کے بعد انھیں اپنے کام پر نکلنا تھا۔اس کے حصے میں ڈبل روم آیا تھا جس میں ایک ہی بیڈ تھا اور ظاہری سی بات ہے اسے وہ کسی کے ساتھ شیئر کرنا تھا اور لیزا کے علاوہ فی الحال کوئی مناسب نہیں تھا سو وہ اور لیزا اپنا سامان لیے کمرے میں آ گئیں۔

www.novelsclubb.com

کمرہ ویسا ہی تھا جیسا کسی فائیو سٹار ہوٹل میں ہونا چاہیے۔چھوٹی سی راہداری عبور کرنے کے بعد کمرے کا منظر واضح ہوتا تھا۔ڈبل بیڈ اور اس کے سامنے موجود ایل ای ڈی۔بائیں جانب باتھ روم اور

ٹائلٹ تھااور دائیں جانب ٹیرس تھا۔گلاس ڈور کے ساتھ ایک میز اور دو کرسیاں بھی سیٹ کی گئی تھیں۔ایل ای ڈی کی ساتھ ہی کاؤنٹر تھا جس پر چائے کافی بنانے کا سامان اور کافی میکر بھی رکھا ہوا تھا اور اس کے نیچے روم ریفریجریٹر بھی تھا یعنی ضرورت کا سامان انھیں وہاں میسر تھا۔اچھی طرح کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ دونوں تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"آج کا دن ٹف ہونے والا ہے۔"لیزا نے کہا۔

"باس ادھر زندگی ہی ٹف ہے۔خیر شاور لے کر فریش ہو جاتے ہیں۔ایسا کرو تم جا کر نہالو۔میں کچھ دیر آرام کر لوں۔جل جا(شب بخیر)۔"نور نے سکارف کھولتے ہوئے کہا۔

وہ ان لوگوں میں سے تھی جن کے لیٹتے ہی نیند ان پر مہربان ہو جاتی ہے۔لیزا نے بھی اسی پر اکتفا کیا اور اپنا بیگ کھول کر کپڑے نکالنے لگی۔بیڈ کے ایک سائیڈ پر بیٹھ کر نور نے فون دیکھا تاکہ عاشی کو بتادے کہ وہ ہوٹل پہنچ چکی ہے۔اسے میسج آیا اور میسج کرنے والے کا نام دیکھ کر ایک لمحے کو وہ ساکت ہوئی۔اس نے میسج کھولا اور پڑھا۔

"ویلکم ٹو بوسان ! وی آر ہیئر۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا۔ ہم ایک کال کی دوری پر ہیں۔"

آیان کا میسج تھا اور اسے شک نہیں تھا کہ عاشی نے ہی اسے نہ بتایا ہو گا۔ وہ کتنی ہی دیر ویسے ہی بیٹھی رہی۔

"اے نور ! تم نے سونا نہیں ہے؟" لیزا حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔ نور نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جلدی سے عاشی کو میسج کر کے بتایا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔

"پہلے میں نہا لوں؟ دو منٹ میں شاور لے لوں گی سچ میں۔ مجھے دو گھنٹے کے لیے کہیں جانا ہے !" اس نے اپنا بیگ کھولا اور جو کپڑے ہاتھ میں آئے وہ لیے باتھ روم میں چلی گئی۔ لیزا ہکا بکا سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"لیزا تم نے میرے لیے ڈرائیور کا انتظام کرنا تھا فوراً سے کر دو پلیز !" وہ واپس کمرے میں آئی اور بیگ سے شیمپو نکالنے کے بعد اسے کہہ کر دوبارہ سے غائب ہو گئی۔ لیزا بے اختیار ہنس دی۔ نور الفجر ایسے ہی تو نہیں سارے batch میں پسند کی جاتی تھی کوئی تو بات تھی اس میں !

وہ اس کے لیے ٹیکسی بک کرنے لگی جو وہ دس دن استعمال کرنا چاہتی تھی۔

"سفید والی ٹیکسی!" نور کی آواز آئی۔

"وہ مہنگی ہو گی۔" لیزا نے بھی ہانک لگائی۔

"میں پے کر دوں گی۔" وہ پھر سے بولی تو لیزا نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔اف نور الفجر اور اس کی شاہ خرچی۔

*****

کچھ دیر بعد جب وہ ہوٹل سے نکلتی ہوئی نظر آئی تو کالے رنگ کی جینز ٹاپ پر گہرے نیلے رنگ کا اسٹالر رکھا ہوا تھا۔دائیں کندھے پر اسٹرپ والا بیگ ڈالا ہوا تھا اور بائیں ہاتھ میں ڈی ایس ایل آر تھا۔ ٹیکسی میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو بتایا کہ کہاں جانا ہے اور عاشی کو کال ملائی۔وہ جانتی تھی کیا کر رہی ہے لیکن اسے واقعی ضروری کام تھا۔

"ہاں عاشی میں کچھ دیر کے لیے اوریو کدو سکائے واک(Oryukdo skywalk)پر جا رہی ہوں۔ تمہیں تصویریں بھیجوں گی۔"وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آرام سے جاؤ۔اللہ تمہاری حفاظت کرے۔"عاشی کی فکر مند سی آواز آئی۔

"اوئے ہوئے بڑی فکریں لگ گئی ہیں۔"نور نے اسے چھیڑا۔

"بکو مت! دس دن کے لیے دوسرے شہر گئی ہو۔ایسا لگتا ہے پاکستان چلی گئی ہو۔"عاشی اداس ہوئی۔کچھ دیر اس سے بات کرنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔

بوسان کا اپنا ایک نام جو اسے اپنے لوگوں نے دیا ہے وہ"ڈائنیمک بوسان"کہلاتا ہے۔یہ جنوبی کوریا کی سب سے بڑی بندرگاہوں کا مرکز ہے اور ملک کی اکنامی میں بوسان کے ذریعے ہونے والی سمندری تجارت کا بڑا ہاتھ ہے۔بوسان کو دنیا City of Beaches کے نام سے جانتی ہے۔ یہاں چھوٹے بڑے کئی طرح کے جزیرہ نما ساحل ہیں۔بوسان کوریا کو دنیا کے سمندروں سے ملاتا

ہے۔یہاں کے مچھلی بازار پوری دنیا میں مشہور ہیں اور کوریا میں سب سے زیادہ مچھلیاں بھی بوسان میں ہی پائی جاتی ہیں۔سمندری ہواؤں کی وجہ سے یہاں اکثر اوقات بارش رہتی ہے لیکن درجہ حرارت سیئول کی نسبت زیادہ گرم رہتا ہے۔

باہر موسم پہلے سے ہی خراب تھا لیکن اب بارش شروع ہو چکی تھی۔

"اللہ! میں تو چھتری بھی نہیں لائی۔" وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔بارش کی وجہ سے تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اوریو کدو میں موجود تھی۔ہلکی ہلکی بارش ابھی بھی ہو رہی تھی۔

"آپ ایک گھنٹے تک کہیں جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔مجھے یہاں ایک گھنٹہ لگے گا۔" اپنا بیگ واپس کندھے پر ڈالتی کیمرہ ہاتھ میں تھامتی وہ باہر نکل گئی۔تھوڑا سا چلنے کے بعد ایک کیفے نظر میں آیا تو وہ وہاں سے کافی لینے چلی گئی۔ڈی ایس ایل آر کا بیگ اس نے گردن میں ڈال لیا تھا۔

واپس باہر آئی تو بادلوں کی اوٹ سے سورج بھی اپنی کرنیں دیکھانے لگا۔وہ بے اختیار آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔ہلکی ہلکی بوندیں ابھی بھی پڑ رہی تھیں۔اللہ کتنا مہربان ہے!

وہ سکائے واک کی طرف چلی گئی جہاں سمندر کے اوپر پندرہ میٹر کی اونچائی پر یوشیپ کا گلاس فلور بنا ہوا تھا۔وہاں سے سمندر بہت خوبصورت نظر آتا ہے۔اس نے گلاس فلور پر پاؤں رکھنے سے پہلے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ آیا یا نہیں لیکن اسے مایوسی ہوئی۔اسے یقین تھا عاشی نے اسے بتایا ضرور ہو گا۔تو کیا وہ ناراض تھا؟

******

بوسان میں ہلکی پھلکی سی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی لیکن اسے یقین تھا بارش نہیں ہو گی۔سارے گھر میں خاموشی تھی سوائے لاؤنج کے ساتھ موجود کمرے کے۔جہاں سے پرنٹنگ مشین کے چلنے کی مدہم سی آواز آ رہی تھی۔کالی جینز پر گول گلے والی کالے رنگ کی شرٹ پہنے وہ اپنے ضروری ڈاکومنٹس کے پرنٹس نکال رہا تھا جب اس کا فون بجا۔نہایت سنجیدگی سے پیپرز دیکھتے ہوئے وہ چونکا

لیکن فون بائیں ہاتھ میں پکڑ کر بغیر دیکھے کال اٹھائی اور فون کان سے لگایا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا سر کھانے کے لیے دوسری طرف کون ہو گا۔

"آیان سنو! نور الفجر اور یوکدو (Oryukdo) جا رہی ہے۔ تم بھی وہاں جاؤ۔ وہ اکیلی ہے پلیز اس کا خیال رکھنا۔" عاشی کی پر جوش سی آواز اسپیکر پر ابھری۔

"وہ کوئی چھوٹی بچی ہے جو میں اس کی نینی بنوں؟ وہ اپنا خیال خود رکھ سکتی ہے عاشی! بار بار اس کی لوکیشن بتا کر سر نہ کھاؤ۔" وہ لیے دیے انداز میں بولا ورنہ کچھ دیر پہلے جب اسے معلوم ہوا تو اس نے خود ہی نور کو میسج کر دیا تھا۔

"وہ ہماری دوست ہے آیان۔ اس کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ وہ بوسان پہلی مرتبہ گئی ہے اسے کسی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔" عاشی بھی اس کی غیرت کو للکار کر کہہ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے دیکھ لوں گا اور کچھ؟"

"تمہیں پتہ ہے تم تھوڑے بہت اچھے ہو۔" عاشی نے مکھن لگایا۔

"شکریہ اور کچھ ؟" وہ فون رکھنے لگا تھا۔

"وہ تمہاری وجہ سے اداس بھی ہے۔" عاشی کی آواز اب آہستہ سے آئی۔

آیان کے ہاتھ تھم سے گئے اور چند لمحے ایسے ہی خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"میں فجر سے معافی مانگ لوں گا اور کچھ ؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو آیان ! جلدی جانا۔" عاشی نے کہہ کر جلدی سے فون بند کر دیا اور وہ مزید کچھ نہ کہہ سکا۔

"وہ تمہاری وجہ سے اداس بھی ہے۔" وہ گہرا سانس لے کر سامنے کھلے پیپرز کو دیکھتا رہا۔

اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔ نور الفجر بوسان میں ہے اور وہ ڈاکٹر بھی ہے۔ یا اللہ اس سے بہترین مدد کیا ہو سکتی ہے ؟ اگر وہ نہ مانی تو ؟ دیکھ لیتے ہیں۔

پرنٹنگ مشین بند کر کے پیپرز اکھٹے کرنے کے بعد وہ اوپر کی طرف چل دیا۔

چند منٹوں بعد واپس آیا تو اس کے گیٹ اپ میں کالے رنگ کی جیکٹ کا اضافہ ہوا تھا۔ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اس نے اپنی اور جن ینگ کی چھتریاں ساتھ رکھ لیں۔ اسے نورالفجر کی مدد درکار تھی اور اسے یقین تھا وہ اسے منا لے گا۔

*****

"اتنی بارش میں تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔" بارش پھر سے شروع ہو چکی تھی اور اس کے سامنے چھتری کی گئی تھی۔ نور نے چونک کر ساتھ کھڑے وجود پر نظر ڈالی تو ساری یاسیت ایک لمحے میں اڑن چھو ہو گئی۔ وہ سنجیدہ تھا لیکن بارعب لگتا تھا۔ شیو ہلکی سی بڑھی ہوئی تھی۔ کالی جینز اور جیکٹ میں وہ اچھا لگ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر نورالفجر نے بمشکل بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ روکی۔ عاشی نے اسے بتا دیا تھا اور وہ آ گیا تھا۔ مطلب وہ ناراض نہیں تھا۔ اس نے سکھ کا سانس لیا۔

"تم یہاں؟میرا مطلب تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں؟"

"میں ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔"اب وہ عاشی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اسی لیے اس کا نام نہیں لیا۔

نور نے اسے دیکھا اور پھر اپنے قدموں کی جانب جس کے نیچے سمندر نظر آرہا تھا۔اس نے گہرا سانس لے کر آیان کو دیکھا۔اسے بلندی سے کسی قسم کا کوئی ڈر نہیں لگتا تھا۔ہاں بالکل وہ نہیں ڈرتی تھی۔ وہ آرام سے یہاں کھڑے ہو کر بات کر سکتی تھی۔

"سپیک اپ!"اس نے سنجیدگی سے کہا۔آیان نے اس کی جانب دیکھا تو وہ سامنے دیکھنے لگی پھر یاد آیا اس کے پاس چھتری ہے اور وہ اسے کھولنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اس دن میں نے تمہارے ساتھ کافی مس بی ہیو کیا۔ میں اس سب کے لیے معافی چاہتا ہوں۔" اس کے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور وہ بے یقینی سے آیان کو دیکھنے لگی۔ چھتری اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ہوا میں اڑنے لگی لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔

"کیا کہا تم نے؟" وہ آیان کی طرف دیکھنے لگی۔ اسے چھتری ہاتھ سے نکل جانا تک محسوس نہیں ہوا۔ جو چیز محسوس ہوئی وہ آیان کے لہجے کی شرمندگی تھی۔

وہ چھتری کو حیرت سے اڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"تم نے چھتری چھوڑ دی۔" وہ ساری ضروری باتیں بھول کر کہہ رہا تھا۔

"اوہ سوری۔۔۔" ایک نظر ہوا کے سنگ اڑتی ہوئی چھتری پر ڈالے اس نے کہا اور دوسرے ہی لمحے واپس کام کی بات پر آئی۔

"تم معافی مانگ رہے تھے نا؟" آیان مدھم سا مسکرایا۔

اس نے اپنے سر پر تانی ہوئی چھتری نورالفجر کی طرف کر دی تاکہ وہ ہلکی ہلکی بارش سے بھی بچی رہے۔

نور نے شکریہ کہتی نظروں سے اسے دیکھا اور وہ چھتری بھی لے لی۔

"کیفے میں بیٹھ کر بات کریں؟" آیان نے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر پوچھا۔ وہ سر ہلا کر واپسی کے لیے چل دی اور وہ بھی اس کی تقلید میں واپس ہو لیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں وہاں موجود چھوٹے سے کیفے میں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نور کی نظریں گلاس وال کے باہر کے منظر پر تھیں۔ وہ آیان سے شہریار کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی مگر اب پہلے آیان کی بات سننا چاہتی تھی۔ آیان نے گلا کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کر دیا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں؟" اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

"تمہیں پاکستان سے محبت ہے۔ رائٹ؟" وہ آہستہ آہستہ اپنے مدعے پر آ رہا تھا۔

"ہاں ہے۔"اس نے نا سمجھی سے جواب دیا۔

"مجھے ایک مشن میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔میں یہاں تمہارے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔کیا تم میری مدد کرو گی؟"

"کس قسم کی مدد؟"

"پاکستان کے ایک اہم راز کی حفاظت کرنی ہے۔اس لیے مجھے کسی daring پاکستانی کی ضرورت ہے۔تم سے بہتر آپشن کوئی نہیں ہے۔"

"مجھے کیا کرنا ہے؟"نور نے مشکوک انداز میں سوال کیا۔

آیان نے جیکٹ کی جیب سے ایک لمبی سی ڈبی نکالی جیسے اس کے اندر کوئی نیکلس یا بریسلٹ ہو اور اسے نور کے سامنے کیا۔وہ ڈبی بہت اچھی طرح پیک تھی۔

"میں تمہیں سب سمجھاؤں گا بس یہ کیس اپنے پاس میری امانت سمجھ کر رکھو اور کسی سے اس کا ذکر مت کرنا۔ میں اگلی ملاقات پر تمہیں سب صاف صاف بتاؤں گا لیکن اس سے پہلے مجھے کچھ انتظام کرنے ہیں تاکہ تم آرمی کیمپ میں آسکو۔" وہ جلدی سے کہہ رہا تھا۔

"میرا آرمی کیمپ میں کیا کام؟"

"صرف تم نہیں تمہاری ساری ٹیم۔ کتنے ڈاکٹرز آئے ہیں؟" وہ ٹیبل پر آگے کو جھک کر آہستگی سے پوچھ رہا تھا۔

"بیس!"

"کیا اسپیشلٹیز ہیں؟" اس کی آنکھوں میں تفکر کی گہری لہریں تھیں۔

"غالباً ہر ڈیپارٹمنٹ کا ایک ڈاکٹر ٹیم کا حصہ ہے۔" وہ اس کے سوالوں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر ڈاکٹر فجر تیار رہنا۔"

"کس چیز کے لیے؟"اس نے فوراً پوچھا۔

"میری اسٹوڈنٹ بننے کے لئے۔"وہ چمک کر بولا۔

"تم نے کوئی سستی شراب تو نہیں پی لی؟"وہ اس کی عجیب بات پر طنز کیے بغیر نہیں رہ سکی۔

"نہیں تو۔میں مہنگی والی بھی افورڈ کر سکتا ہوں۔"وہ ہنس کر بولا۔نور نے اب کوئی رد عمل نہیں دیا۔

"کچھ کہو گی نہیں؟"

"بارش رک گئی ہے تم جا سکتے ہو۔"ساری بات کر لینے کے بعد وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"فجر! ہم اچھے دوست ہیں۔تم اپنے پرابلمز مجھے بتا سکتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"آیان! میں نے سیکھ لیا عورت مرد کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔"

"ایسا تم کہہ رہی ہو؟"

"نہیں مجھے کوئی کنٹرول کر رہا ہے اور اس کے کہنے پر میں نے ایسا کہا۔"وہ خفگی سے بولی۔

"ہم اچھے دوست ہیں اور رہیں گے۔اس دن کے لیے آئی ایم ریئلی سوری فجر۔میں واقعی کافی پرسنل ہو گیا تھا۔خیر میں چلتا ہوں۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ایک مرتبہ کی ریجکشن کافی ہوتی ہے کیونکہ اسے بھی عزت نفس پیاری تھی۔

وہ چند سیکنڈ نور کو دیکھتا رہا اور پھر بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔نور نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا اور نہ اسے جاتے ہوئے دیکھا لیکن جب وہ چلا گیا تو اس نے بند دروازے کی طرف ضرور دیکھا تھا۔کیا تھا وہ شخص پاس ہوتا تو سب ٹھیک لگتا اور جب چلا جاتا تو سب ادھورا سا لگنے لگتا۔

اس کی نظر آیان کی کرسی کے ساتھ رکھی چھتری پر پڑی۔وہ فوراً اٹھی تاکہ اسے واپس دے سکے لیکن آدھے راستے میں رک گئی۔وہ اسے بعد میں اس کے کیمرے کے ساتھ واپس کر دے گی کیونکہ اب آیان سے ویسے بھی کوئی واسطہ یا رابطہ نہیں رکھنا تھا۔وہ مدد کرنے کی ریکوسٹ کرنے نہیں آیا تھا بلکہ وہ حکم دینے آیا تھا کہ صرف تم ہی میری مدد کرو گی۔

www.novelsclubb.com

وہ چونکی تب جب اس کا فون بجا۔لیزا کی کال آرہی تھی۔اوہ وہ لیٹ ہو رہی تھی۔اسی لیے فوراً باہر بھاگی اور فون کان کے ساتھ لگایا۔

"لیزا میں دس منٹ تک پہنچ رہی ہوں۔"اس نے خالص پاکستانی جھوٹ بولا حالانکہ اسے واپس پہنچنے تک ایک گھنٹہ لگ جاتا۔وہ رکی اور لیزا کی بات غور سے سنی۔

"اوہ اچھا! یہ تو اچھا ہو گیا۔ٹھیک ہے پھر شام کو ملتے ہیں۔جے می (انجوائے)۔"وہ سڑک کے کنارے آہستہ آہستہ چلنے لگی کیونکہ آج کا پلان بارش کے باعث کینسل ہو گیا تھا۔اب وہ جہاں چاہے جا سکتی تھی۔اس کے پاس ٹیکسی اور ڈرائیور بھی تھا۔اسے کہاں جانا چاہیے؟اگلے ہی لمحے اس نے جگہ ڈیسائڈ کر لی۔

www.novelsclubb.com

******

وہ بوسان کے برج دیکھنے کے لیے نکل پڑی تھی اور وہاں اتنے زیادہ برج تھے کہ ٹیکسی یا کار کے بغیر ایک دن میں دیکھے نہیں جا سکتے تھے۔

"وہ بوسان برج ہے نا؟" گاڑی سے باہر سمندر کے اس پار کا منظر دیکھ کر وہ ڈرائیور سے پوچھ رہی تھی۔ کار رکنے کا اس نے اتنا نوٹس نہیں لیا۔

"دے (ہاں) اور یہ جس پر ہم جا رہے ہیں یہ یونگ دو برج ہے۔ کورین جنگ کے دوران اس پل نے ہمارے لوگوں کا بہت ساتھ دیا تھا۔ لوگ اس پل پر آتے تھے اور اپنے ان پیاروں کو تلاش کرتے تھے جو جنگ میں کھو چکے تھے۔ یہاں کمیونسٹ فوجیں نہیں پہنچ سکی تھیں۔ اب وہاں سے برج کھلے گا اور کچھ بحری جہاز گزریں گے جس کی وجہ سے ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا۔" ڈرائیور اسے بتا رہا تھا اور وہ آگے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ برج کیسے کھلتا ہے لیکن اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے کسی ماضی کی جنگ کے بارے میں سننے کا شوق نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ گاڑی کو تھوڑا آگے نہیں کر سکتے مجھے نظر نہیں آرہا؟"ہر اینگل سے دیکھنے کے باوجود کچھ نظر نہیں آیا تو اس نے ڈرائیور سے ہی کہہ دیا۔

"انی یو بیٹی ! آگے ٹریفک جام ہے۔"ڈرائیور کے جواب دینے پر وہ مسکرا کر رہ گئی۔یقیناً اس نے فضول سوال پوچھا تھا۔

اب بارش تیز ہو چکی تھی کہ چھتری بھی بمشکل اسے گیلا ہونے سے بچا پاتی۔باہر جاتی تو سارے کپڑے گیلے ہو جاتے۔کیا کرے؟ کیا دوبارہ برج کھلنے کا منظر وہ دیکھ سکے گی؟ شاید نہیں ! صبر بھی نہیں ہو رہا تھا۔باہر ہی چلتے ہیں۔

اس نے ڈرائیور سے لاک کھولنے کا کہا اور باہر نکل گئی۔چھتری نکال کر سر پر تانی۔خیر ہے کپڑے گیلے ہونے کے بعد سوکھ بھی جاتے ہیں۔اس کی کار سائیڈ پر تھی اسی لیے اس کے بائیں طرف کوئی کار نہیں تھی۔اس کی طرح اور بھی کئی لوگ گاڑیوں سے نکل کر دیکھ رہے تھے یعنی وہ اکیلی نہیں ہے جسے برج اوپننگ دیکھنے کا شوق ہے جس کے بارے میں صرف موویز میں دیکھ رکھا تھا لیکن پہلی

مرتبہ بارش میں کھڑے ہو کر وہ بے رنگ سا منظر دیکھنا بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا کیونکہ اس کی طرح کے اور بھی کئی نمونے وہاں موجود تھے جو انجوائے کر رہے تھے۔ بحری جہاز بھی جلد از جلد اپنے ساحل تک پہنچنا چاہتے تھے کیونکہ وہ سمندر کی طوفانی لہروں کی وجہ سے آگے کا سفر نہیں کر سکتے تھے۔

وہ جلد ہی واپس کار میں بیٹھ گئی۔ اسی لیے بہت زیادہ نہیں بھیگی تھی۔

"معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی ٹیکسی میری وجہ سے گیلی ہو رہی ہے۔" اس نے سر کو خم کر کے معذرت کی۔

وہ بوسان برج کی چند تصویریں اتار چکی تو یونگ دو برج کھل گیا۔ اس خوبصورت برج پر جلد ہی ساری روشنیاں جل اٹھی تھیں کیونکہ بارش کے باعث اندھیرا ہو رہا تھا۔ میسج کی بپ بجی اور اس نے فون نکالا۔

"ڈاکٹر! برائے مہربانی ایسے کام مت کرو جس سے جلد بیمار پڑ جاؤ اور میری مدد نہ کر سکو۔" وہ حیران ہی رہ گئی۔

"ہاہ۔۔۔اسے کیسے پتہ؟" وہ میسج کو گھور کر رہ گئی۔

"اپنے کام سے کام رکھو یگن جنگیو (آرمی آفیسر)۔" کاٹ کھانے والے انداز میں کہہ کر اس نے فون سائیڈ پر پھینک دیا۔

ہا۔۔۔وہ بھی یہیں کہیں ٹریفک میں پھنسا ہو گا اور مجھے دیکھ لیا ہو گا۔ حد ہے یار!

آہستہ آہستہ بوسان بھی سیئول کی طرح جگمگانے لگا۔ سیئول کی نسبت بوسان قدرت کے بہت قریب تھا۔ وہاں قدرتی مناظر اور قدرتی ہوا محسوس کی جاسکتی تھی جس کی ڈیجیٹل کوریا میں قلت تھی۔ بوسان میں بھی آسمان کو چھوتی بلڈنگز تھیں مگر وہاں موجود گاؤں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ بوسان کے گاؤں کوئی ہمارے دیہاتی علاقوں جیسے نہیں تھے۔ وہ گاؤں اسے کہتے تھے جہاں گھر

خوبصورت، چھوٹے اور مختلف رنگوں کے بنے ہوئے ہوں اور ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ یہ سارے گاؤں کسی نہ کسی ساحل کے اطراف میں بنے ہوئے تھے اور بہت دلکش تھے۔

وہ یونگدو برج، بوسان برج اور ہاربر برج کے بعد ایک مقامی سی فوڈ شاپ پر کچھ ہلکا پھلکا کھا کر واپس ہوٹل آ گئی۔ رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور اب وہ سونا چاہتی تھی تاکہ کل صبح فریش رہے۔

لیزا کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ اس نے زیادہ دھیان نہیں دیا کیونکہ وہ یقیناً کھانا کھانے جا رہی تھی۔

"نور تم نہیں چلو گی؟" لیزا نے اپنے ہلکے بھورے بالوں پر اسٹیٹنر چلاتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں؟" اپنا سامان ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ پلٹ کر پوچھ رہی تھی۔

"کسی پاکستانی بزنس مین کی طرف سے ڈنر ہے نیچے ریسٹورنٹ میں۔ ہم سب جا رہے ہیں۔"

نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"واہ کسی پاکستانی کی جانب سے؟ یہ تو اچھی بات ہے لیکن میں باہر سے کھانا کھا کر آئی ہوں بالکل بھوک نہیں ہے۔ میری جانب سے معذرت کر لینا۔" پردے ہٹا کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور سر سے اسٹالر اتارنے کے بعد وہ اپنے بال کھول رہی تھی۔

"ہم اس کے بعد باہر پارٹی کرنے بھی جا رہے ہیں۔ پہلے کسی بار میں اور پھر بیچ پر۔ ہمارا تو رات دیر سے آنے کا پلان ہے۔ تم بھی چلو مزہ آئے گا۔" نورا اٹھ کر اس تک آئی۔

"مجھے کچھ کام ہے لیزا! تم سب جا کر انجوائے کرو۔ میں جب فری ہوئی تم لوگوں کو جوائن کر لوں گی۔ ابھی نا میں نہانے جا رہی ہوں۔" وہ مسکرا کر کہتی اسے لپ اسٹک پکڑا رہی تھی جو لیزا پرسوٹ کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی یہی رنگ پسند ہے۔" سرسری سا تبصرہ کر کے وہ اپنے کپڑے نکالتی لیزا سے کہہ رہی تھی۔ اے سی اس نے لیزا کے کہنے پر آن کر دیا۔

"وے گلوگے سن جنے نورالفاجر؟"(تم اتنی معصوم کیوں ہو نورالفاجر؟)نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"تم سے کوئی ملنے آیا تھا۔ چلا گیا۔"لیزا کی تیاری مکمل ہو گئی تھی۔اپنا بیگ اٹھا کر اس نے اتنا ہی کہا۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔صاف ظاہر تھا لیزا کچھ چھپا رہی ہے لیکن کیا؟

لیزا چلی گئی تو وہ بھی شانے اچکا کر نہانے چلی گئی۔

نہا کر واپس آئی تو سرخ رنگ کی ہڈی اور ٹراؤزر پر اس نے سفید سکارف اوڑھا اور قضا نمازیں ادا کرنے لگی۔اے سی کی وجہ سے کمرہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کا دروازہ کھلا اور بند ہوا۔اسے یہی لگا کہ لیزا واپس آ گئی ہے یا شاید اس کی کوئی چیز رہ گئی ہو گی۔

نماز مکمل کرنے کے بعد جب وہ اٹھ رہی تھی تو اس نے کمرے میں مردانہ پرفیوم کو محسوس کیا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا سانس حلق میں اٹک گیا۔اسے یقین نہیں آیا کہ وہ یہاں ہو سکتا ہے؟

"ڈرو مت ابھی آیا ہوں۔"اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی کمرے میں آنے کی؟"وہ سخت لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"تم ہمیشہ بداخلاق تو نہیں تھی نورالفجر۔خیر بیٹھو بات کرتے ہیں۔"وہ کہتے ہوئے اسے کرسی کی جانب اشارہ کرتا اس کے پاس سے ہو کر ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اگلے دو منٹ تک تم یہاں سے نہ نکلے تو میں سیکیورٹی بلا لوں گی۔"پریئر میٹ بیڈ پر رکھ کر وہ وارننگ دینے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"کم آن نورالفجر۔میں کسی غلط ارادے سے نہیں آیا۔"

"تم میری طرف غلط اردے سے بڑھ کر تو دیکھاؤ۔"وہ مشتعل ہو کر بولی۔شہریار نے چند پل غور سے اسے دیکھا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔دراصل کورین آرمی کیمپ میں ایک پاکستانی ہے اسے بچانا ہے۔ تمہیں میری مدد کرنی ہو گی۔"وہ فوراً سے مدعے پر آیا۔وہ ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گئی۔آیان کو بھی تو ایسی کوئی مدد چاہیے تھی۔

"میں تمہاری مدد کیوں کروں شہریار؟"

"کیا پاکستان کی خاطر اتنا بھی نہیں کر سکتی؟"وہ پزل ہو گئی۔

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"تین دن بعد بتاؤں گا۔ ویسے آیان سکندر بھی بوسان میں ہوتا ہے اور تمہیں آرمی کیمپ میں آیان ہی لے کر جائے گا۔" وہ اٹھتے ہوئے جیسے اطلاع دے رہا تھا۔ وہ پزل ہو گئی تھی۔ کیا آیان اور شہریار ایک ٹیم تھے؟ یا اسے ان دونوں میں سے کسی ایک کی مدد کرنی تھی اور اسے کیسے معلوم ہو گا کہ کون حق پر ہے؟

"آئیندہ اس طرح بغیر اجازت کمرے میں آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ اب تم جا سکتے ہو۔" وہ سر ہلاتا کمرے کا جائزہ لیتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سرخ ہڈی میں پیاری لگتی ہو۔" نور کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور وہ شہریار کو گھور کر رہ گئی۔ وہ چلا گیا تھا لیکن نور وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی۔ کیا ہو رہا تھا؟ کچھ بھی اس کے پلے نہیں پڑ رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے گردن کا مساج کر کے خود کو نارمل کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت کنفیوز ہو چکی تھی۔ پاکستان کی خاطر سے کیا مراد تھی ان دونوں کی؟ وہ کس کی مدد کرنے کی حامی بڑھے؟ اسے آیان کو کال کرنی چاہیے۔ وہ فون کی طرف بڑھی لیکن پھر رک گئی۔ آیان سے کیا پوچھے؟ ویسے بھی وہ شہریار کو پسند نہیں کرتا تھا۔

سر سے سکارف اتار کر وہ اپنے بال سیدھے کرنے لگی جب اس کا فون بجا۔ اس نے فون بند کر دیا کیونکہ عاشی کی کال تھی اور اس وقت وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب 11

The Red Book

اور تو کوئی بس نہ چلے گا ہجر کے درد کے ماروں کا

صبح کا ہونا دوبھر کر دیں رستہ روک ستاروں کا

جھوٹے سکوں میں بھی اٹھا دیتے ہیں یہ اکثر سچا مال

شکلیں دیکھ کے سودے کرنا کام ہے ان بنجاروں کا

اپنی زباں سے کچھ نہ کہیں گے چپ ہی رہیں گے عاشق لوگ

تم سے تو اتنا ہو سکتا ہے پوچھو حال بیچاروں کا

www.novelsclubb.com

جس جپسی کا ذکر ہے تم سے دل کو اسی کی کھوج رہی

یوں تو ہمارے شہر میں اکثر میلا لگا نگاروں کا

ایک ذرا سی بات تھی جس کا چرچا پہنچا گلی گلی

ہم گناموں نے پھر بھی احسان نہ مانا یاروں کا

درد کا کہنا چیخ ہی اٹھو دل کا کہنا وضع نبھاؤ

سب کچھ سہنا چپ چپ رہنا کام ہے عزت داروں کا

انشاؔجی اب اجنبیوں میں چین سے باقی عمر کٹے

جن کی خاطر بستی چھوڑی نام نہ لو ان پیاروں کا

(ابن انشاء)

بوسان میں کام کرتے اسے پانچ دن ہونے کو آئے تھے اور آج اسے شہریار سے ملنا تھا جس کے لیے وہ ہیوندے ساحل پر موجود تھی۔وہ بوسان میں موجود مختلف جزیروں اور گاؤں میں جا کر میڈیکل کیمپ لگا کر علاج کے لیے سیئول ریفر کر رہے تھے جہاں ان مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا۔

شام میں دو گھنٹوں کا بریک لے کر وہ وہاں آئی تھی اور ارد گرد دیکھتے ہوئے شہریار کو ڈھونڈ رہی تھی۔

"کیا کہنے ہیں تمہارے۔ایک بلاوے پر ہی آجاتی ہو نورالفجر!" پیچھے سے آواز آنے پر وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔اس انسان میں مارل ویلیوز کی شدید قلت تھی۔وہ سلیقے سے بات کرنے کے ہنر سے نابلد تھا حالانکہ جانتا بھی تھا کہ وہ وہاں کیوں آئی ہے پھر بھی اوقات سے گری بات کرنے سے باز نہیں آتا تھا۔

"یقیناً تم اپنا کام کروانا چاہتے ہو گے۔لہذا کام کی بات پر آتے ہیں اس سے پہلے میرا دل تمہارا چہرہ بگاڑنے کا کرنے لگ پڑے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا۔۔۔ایزی رہو۔دراصل امریکن ملٹری کیمپ میں ہمارا ایک پاکستانی جاسوس داخل ہے۔اسے امریکی ڈاکٹرز کے زیرِ نگرانی ٹریٹمنٹ دیا جا رہا ہے تمہیں اسے وہاں سے نکالنے میں میری مدد کرنی ہے تاکہ ہم اسے کوریا سے نکال سکیں۔"

"کوریا سے نکال کر کہاں لے کر جاؤ گے ؟"

"وہ سب میری ذمہ داری ہے۔ تم نے صرف۔۔۔" وہ اسے ساری بات سمجھانے لگا کہ کیسے نورالفجر اسے وہاں سے نکالے گی۔

"سب سے ضروری بات ! میں تمہاری مدد کیوں کروں ؟ ہمارے درمیان کوئی خوشگوار تعلقات تو نہیں ہیں۔"

"میں یہاں تمہارے سوا کسی پر یقین نہیں کر سکتا۔"

"اور اگر میں تمہارا کام نہ کروں تو ؟"

"تو ڈاکٹر نورالفجر ! ہم پھر بھی اسے بچالیں گے لیکن تمہیں میری مدد نہ کرنے کا پچھتاوا ضرور رہے گا۔" وہ اس کی طرف جھک کر بولا۔

"نورالفجر کی زندگی میں کوئی کاش، اگر، مگر نہیں رہتا مسٹر شہریار۔ تمہاری مدد کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ میرا ہے اور مجھے آزادانہ فیصلہ لینے سے تم نہیں روک سکتے۔ میں کل تمہیں بتادوں گی کہ مجھے یہ کام کرنا ہے یا نہیں۔" وہ پراعتماد انداز میں بولی۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا مس اقبال کہ کس کو، کب، کس بات کا پچھتاوا ہونا ہے۔ میں چلتا ہوں۔" وہ مسکرا کر کہتا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے وہ ہیوندائی کے ساحل کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔

ہیوندے ساحل پر شام کے پہر خاموشی تھی کیونکہ گرمی کے باعث لوگ رات آٹھ بجے کے بعد وہاں آتے تھے۔ وہ پریشان سی پانی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آیان اور شہریار اس سے کیا چاہتے ہیں۔ اسے کس کا ساتھ دینا چاہیے؟ وہ یہاں پر آیان اور شہریار سے بھی مدد نہیں مانگ سکتی تھی۔ مریم یا عاشی سے تو اس بارے میں ذکر تک نہیں کر سکتی تھی۔ لیزا نے بھی شہریار کے بابت اس سے چھپایا تھا اور اپنا روم کارڈ اسے دیا تھا۔ اس پر بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ کس سے بات کرے؟

www.novelsclubb.com

اس لمحے نورالفجر پر ادراک ہوا کہ اس کی زندگی میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جس سے وہ اپنا مسئلہ ڈسکس کر سکے اور یہ ادراک ہونا، اس لمحے بدصورت حقیقت سے واقف ہونا اس کے لیے تکلیف دہ تھا۔ انسان کی زندگی میں ایسے واقعات بھی رونما ہوتے ہیں، ایسے لمحات بھی آتے ہیں جن کا وہ کسی سے تذکرہ نہیں کر سکتا۔ وہ ان لمحات کو خود سے بھی ڈسکس نہیں کرتا اور یہی لمحات یادیں بن کر اسے اندر سے ختم کرنا شروع کرتے ہیں۔ ہیوندے ساحل کے پانی میں کھڑے اس کا دل بے تحاشہ رونے کو چاہا لیکن ہمیشہ رونے سے تو کام نہیں چلتا۔ اسے حل نکالنا تھا۔

خود کو پرسکون کر کے اس نے آیان کو کال کر کے وہاں بلایا اور خود کو اس کی مدد نہ کرنے کے لیے تیار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ وہاں موجود تھا۔ آج وہ تھکا ہوا لگ رہا تھا اور اس کی آنکھیں بھی عجیب سی ہو رہی تھیں۔ نہ نارمل اور نہ سرخ! بس اس کی آنکھوں کا کوئی عجیب سا رنگ تھا۔

"میں تمہیں کل سارا پلان سمجھانا چاہ رہا تھا لیکن چلو اب ملاقات ہو ہی گئی ہے تو ہمیں پلان ڈسکس کرنا چاہیے ویسے تم نے مجھے کیوں بلایا۔ سب ٹھیک ہے؟" اس کا لہجہ بھی بوجھل تھا۔ کیا وہ رو کر آیا تھا؟ نورالفجر کو بے چینی ہونے لگی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

"ہاں بالکل! کیا کہیں سے بیمار لگ رہا ہوں؟" وہ ہنس کر پوچھ رہا تھا۔

"نہیں! بالکل نہیں۔ تم بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے؟"

"میں نے تمہیں اس دن ایک کیس دیا تھا اس میں ایک سرنج ہے۔ تم نے وہ ایک پیشنٹ کو لگانی ہے۔ بس اتنا سا کام! تمہیں ٹارگٹ کے کمرے تک میں پہنچاؤں گا۔ تمہیں کور میں کروں گا بس تمہیں ہر حال میں وہ انجکشن اس مریض کو لگانا ہے۔ تم ڈاکٹر ہو کسی کو تمہارے جانے پر اعتراض نہیں ہو گا لیکن میرا جانا بہت مشکل ہو گا۔"

"انجکشن کے بعد کیا وہ اٹھ جائے گا؟" اس نے بے اختیار پوچھا۔ آیان نے چونک کر اسے دیکھا۔ کیا وہ نور الفجر پر بھروسہ کر کے ٹھیک کر رہا تھا؟

"نہیں اس کے بعد جو بھی کرنا ہے مجھے کرنا ہے۔"

"اگر وہ پاکستانی جاسوس ہے تو تمہارے لیے میں اسے وہاں سے باہر نکالنے کا رسک بھی لے سکتی ہوں۔" آیان کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ پاکستانی جاسوس ہے؟" وہ اس کی طرف پلٹ کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ نور کو ایک لمحے کے لیے اپنی بات ہی بھول گئی۔

"تم نے ہی بتایا تھا۔" اس کے منہ میں جو آیا اس نے کہہ دیا۔

"میری یادداشت بہتر ہے ڈاکٹر فجر! تمہیں کس نے بتایا کہ وہ پاکستانی جاسوس ہے؟" وہ جس سرد مہری سے پوچھ رہا تھا وہ کانپ کر رہ گئی اور بولنے کی ہمت مجتمع کی۔

"میں۔۔۔میں نے اندازہ لگایا کہ اتنی رازداری صرف پاکستانی جاسوسوں کے لیے ہی کی جاسکتی ہے۔ ٹھیک کہا نا؟" وہ کسی بھی طرح آیان کو شہریار کی بھنک تک نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔اپنی طرف سے اس نے آیان کو بے فکر کرنا چاہا۔

"میں اپنا کیریئر داؤپر لگا کر تم پر بھروسہ کر رہا ہوں فجر! مجھے مایوس مت کرنا۔کوئی ایسی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو؟" وہ بے حد سنجیدہ تھا۔نور کے گلے میں آنسو جیسے اٹک سے گئے۔اس نے چہرہ سامنے کی جانب کر لیا۔

"میں اپنی دوستی داؤپر لگا کر تمہاری مدد کر رہی ہوں آیان سکندر! مجھ سے غلط کام مت کروانا ورنہ کچھ ٹھیک نہیں رہے گا۔" آیان نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ فجر۔" وہ ہلکا سا مسکرایا اور جانے کے لیے مڑا۔

"تمہیں ہوٹل ڈراپ کر دوں؟" اس نے رک کر پوچھا۔

"نہیں میں کچھ دیر یہاں رکنا چاہتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔ شاید آج کے بعد تم مجھ سے نفرت کرنے لگو۔" نور نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟"

"تمہیں دھوکہ جو دے رہا ہوں۔" وہ خاموش رہی کیونکہ دھوکہ تو وہ بھی اسے دینے والی تھی۔ کل وہ شہریار کی مدد کرنے والی تھی اور شاید آج کے بعد وہ آیان سے نہیں بلکہ آیان اس سے نفرت کرنے لگے گا۔ وہ رخ موڑ کر سامنے دیکھنے لگی اور وہ وہاں سے چلا گیا۔

وہ چلا گیا اور ایک مرتبہ پھر نور الفجر اکیلی رہ گئی۔ اب اس نے آنسوؤں کو بہنے دیا کیونکہ اب ان کو بہائے بغیر اس کا دماغ کام نہ کرتا۔

وہ کیا کرے؟اسے کیا کرنا چاہیے تھا؟اسے مشورے کی شدید ضرورت تھی اور وہ کس سے مشورہ مانگتی؟اس وقت ایک شخص کا چہرہ اس کے تصور میں آیا اور اس نے چہرہ صاف کرتے ہوئے فون نکالا اور اقبال عالم کا نمبر نکالا۔ایک ہی شخص اسے قیمتی نصیحت کر سکتا تھا اور وہ اقبال عالم تھے۔

"انی ینگ ہاسیو ڈاکٹر!"دوسری جانب سے کورین میں سلام سن کر وہ ہنس دی۔

"بابا کیسے ہیں آپ اور یہ کیا ہر کال میں کورین سلام کر کے مجھے طنز کرنا ضروری ہے؟"

"بیٹا جی ہم اللہ کے کرم سے اچھے ہیں۔آپ بتاؤ آج ویڈیو کال کے بجائے وائس کال کیوں کی؟"

اقبال عالم کا لہجہ خوشگوار تھا۔

"بس ایسے ہی بابا۔تھکی ہوئی تھی سوچا آپ سے بات کر کے فریش ہو جاؤں۔"

"وہاں سب ٹھیک ہے نور؟"اب ان کے انداز میں فکر مندی تھی۔وہ باپ تھے تھکن کے پیچھے کی پریشانی کو بھانپ گئے تھے۔بیٹیوں سے ایک ہی مرد تو بے غرض محبت کرتا ہے اور وہ ان کا باپ ہوتا ہے۔نور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے بابا آپ ادھر آجائیں۔"وہ بس کہہ دینے کے قریب تھی لیکن اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے خود کو رونے سے باز رکھا کہ ایک مرتبہ رونے کا سیشن کافی ہے نور الفجر!

"جی بابا سب ٹھیک ہے۔آپ کو بتایا تھا نا کہ بوسان آئی ہوئی ہوں۔بس وہیں ایک ساحل پر باقی ڈاکٹرز کے ساتھ گھومنے آئی تھی۔سوچا آپ سے بات کرلوں۔"وہ کبھی کال کرنے کی وضاحت نہیں کرتی تھی آج بار بار توجیہات پیش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا کام کیسا جا رہا ہے؟"وہ وضاحت سے قائل ہوئے تھے یا نہیں لیکن مزید کریدنا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

"بہت زبردست۔ایک بات مانیں گے؟"وہ لاڈ سے کہہ رہی تھی۔

"سومانوں گا۔"انھوں نے پیار سے کہا۔

"کچھ دنوں کے لیے آپ اور امی میرے پاس آجائیں۔"اس نے کہا۔جانتی تھی وہ کبھی نہیں آئیں گے لیکن شاید اس مرتبہ آجائیں۔

"نور کوئی پریشانی ہے بچے؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

"سب ٹھیک نا ابا۔۔۔آپ بتائیں آئیں گے؟"

"بیٹا کوشش کروں گا۔"وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ایک جنرل بات پوچھ رہی ہوں ذرا سوچ کر جواب دیں۔"

"پوچھو!"

"جنرل سی بات ہے اچھا! آپ ایک ایسی سچویشن میں پھنس جاتے ہیں کہ آپ کو کسی ایک کی مدد کرنی ہو اور آپ کے لیے وہ دونوں اجنبی ہوں یعنی A اور B ہمارے پاس دو بندے ہیں۔ آپ کا دل A کی مدد کرنا چاہتا ہے لیکن دماغ کو B کی مدد کرنا فائدے میں لگ رہا ہے۔ A سے آپکی تھوڑی جان پہچان ہے لیکن B آپ کو بالکل پسند نہیں ہے پر اس کی مدد کرنا بھی ضروری لگتا ہے تو کس کی مدد کرنی چاہیے بابا؟ صرف ایک آپشن چوز کرنا ہے۔ میں ویسے ہی جنرل نالج کے لیے پوچھ رہی ہوں۔"

آخر میں اس نے پھر وضاحت پیش کی۔

"پہلی بات ساری سچویشن کو دماغ سے ہینڈل کرو اور اس کی مدد کرو جو حق پر ہے۔ اپنے سوال کو سمجھو پہلے وہ اجنبی تھے پھر اچانک ایک جان پہچان والا اور دوسرا ناپسند کیوں ہو گیا؟ اگر معلوم نہیں ہے کہ کون حق پر ہے تو دونوں کو کا امتحان لو۔"

www.novelsclubb.com

"میں سمجھی نہیں!"

"چھوٹا سا سرپرائز ٹیسٹ لے لو۔ اگر تم مدد نہ کرو تو دونوں کا کیا ردعمل ہو گا۔"

"جس کا ردعمل پسند آیا تو اسی کا ساتھ دینا چاہیے؟"

"نہیں آخر میں دل کی سننی چاہیے۔"

"بات تو وہی آگئی کہ جو جان پہچان والا ہے اس کی مدد کروں۔"

"تم سمجھ دار ہو۔" اقبال عالم نے اسے مزید الجھا دیا تھا۔ کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا اور واپسی کے لیے مڑ گئی۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

******

تاریخ تھی دو مئی اور بوسان ٹرپ کا آخری روز تھا۔ صبح کے وقت ان سب کا پلان ہیوندے کے بدھسٹ ٹیمپل (مندر) میں جانے کا تھا۔ نورالفجر جانا نہیں چاہتی تھی۔ اس نے لیزا سے کہہ دیا کہ وہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں نہیں جاتی پر اسے معلوم تھا لیزا پچھلے دس دن سے اس کے ساتھ کمرہ شیئر کرنے پر اعتراض کرتی اور اس نے کیا۔ نورالفجر نے زیادہ بات کو نہیں بڑھایا اور ساتھ چلنے

کی حامی بھر لی گو کہ اس کا اندر جانے کا کوئی پلان نہیں تھا۔ دراصل آج امریکن ملٹری بیس میں جانے سے پہلے وہ آیان سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔ اس نے فون پر اس مشن کے بارے میں گفتگو کرنے سے منع کیا ہوا تھا اور اسے کچھ ضروری باتیں پوچھنی تھیں تاکہ وہ آیان کی مدد کرنے کی آخری سی کوشش کر لے۔

لیزا کے بے تحاشہ اصرار پر اسے تیار ہونا ہی پڑا کہ وہ وہاں فن تعمیر دیکھ سکتی تھی اور منظر انجوائے کر سکتی تھی۔ نور ایسا کر لیتی اسے کوئی دقت نہیں تھی لیکن اس کی جان کہیں اور اٹکی ہوئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ آیان نے اسے کونسا انجیکشن دیا ہے لیکن آج اس نے اپنے بیگ میں وہ انجیکشن رکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس مندر تک آئی تھی لیکن اندر اتنے زیادہ بتوں اور الگ الگ قسم کے مجسموں کو دیکھ کر تعجب زدہ رہ گئی۔ اس ٹیمپل کی لوکیشن اچھی تھی کیونکہ ہیوندے کا ساحل بھی وہاں سے نظر آ رہا تھا اور وہ غیر محسوس انداز میں وہاں سے ہٹ کر واپس ہیوندے ساحل پر آ گئی۔

دن کے ایک بجے وہ لوگ ملٹری کیمپ میں پہنچ چکے تھے۔

"نور تم کسی وجہ سے پریشان ہو؟" وہ لیزا کے پیچھے چل رہی تھی جب اس نے گردن موڑ کر پوچھا۔

"انی یو لیزا! سب ٹھیک ہے۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔

بس سے اترنے کے بعد وہ اندر کی جانب جا رہی تھی جب فون پر میسیج کی ٹون بجی۔ اس نے میسج کھول کر دیکھا۔

"اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔" (المائدہ)

اس کے لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے اور چہرے پر ایک سکون سا طاری ہو گیا۔ مریم دن میں اسے ایک آیت ضرور بھیجتی تھی۔ آج صرف آیت کا ترجمہ تھا اور وہی ایک طاقت تھا۔

وہ سب سے پیچھے سست رفتاری سے چلتی بھورے رنگ کی گھٹنوں سے نیچے تک آتی فراک پر سفید اوور آل پہنے، کالے رنگ کے سکارف اور ماسک پہنے آرہی تھی۔اس کا نیلے رنگ کا سٹیتھو سکوپ اوور آل کی جیب میں تھا جو آدھا باہر کو تھا۔

وہ پہلے فلور پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔وہ اسے لاکھوں لوگوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔خیر اب پہچان کر کرنا ہی کیا تھا پھر بھی وہ اسے دیکھتا رہا۔

کورین اور امریکن ملٹری کے جوان انھیں ویلکم کر رہے تھے اور سب سے ہاتھ ملا رہے تھے۔اس نے باقی سب کی طرح لڑکوں سے ہاتھ نہیں ملایا تھا بلکہ ہلکا سا سر جھکا کر کورینز کی طرح سلام کر رہی تھی اور اب لڑکیوں سے ہاتھ ملا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت ایک پرفیکٹ مسلم لگ رہی تھی۔مسلمان عورتیں غیر مسلموں میں جا کر اپنا وقار نہیں بھولتیں اور نورالفجر ایسی ہی تھی۔آیان کی ایک غلط بات کی وجہ سے وہ پچھلے چند مہینوں سے اس سے رابطے میں نہیں تھی اور اس نے تعلقات کو بڑھنے نہیں دیا تھا۔اس نے اپنے ارد گرد باؤنڈری لگا دی

کہ اب وہ آیان کی دوست بھی نہیں ہے! آرمی سٹاف سے ملنے کے بعد وہ راہداری سے دائیں طرف مڑ گئی اور وہ اب تک وہیں کھڑا اسی جانب دیکھ رہا تھا جہاں وہ گئی تھی۔ شاید اب تک بریفنگ ہال میں چلی گئی ہو گی۔

باقی فوجیوں کی نسبت اس کا حلیہ رف سا تھا اور وہ کسی بھی یونیفارم میں نہیں تھا۔ کالی جینز پر بھوری شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے کف فولڈ کر رکھے تھے۔ وہ وہاں صرف ایڈوانس سرجیکل انسٹرومنٹ پر ایک لیکچر دینے آیا تھا بلکہ یہ سب اس نے خود کیا تھا۔

"اسپیشل اسٹوڈنٹ کو انتظار کروانا آرمی رولز کے خلاف ہے سکواڈرن لیڈر آیان!" جن ینگ کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور مڑ کر اسے دیکھا۔ پھر اپنے سر کی پچھلی سائیڈ سے غیر خراب شدہ بال سیدھے کیے اور اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"خاص اسٹوڈنٹ کو سات منٹ بعد کا وقت دیا تھا۔" اس نے بغیر برا منائے گھڑی دیکھ کر کہا۔

"ایڈا تو وقت دا پابند!" مارک کی آواز پر دونوں نے حیرت سے گردن موڑ کر اسے دیکھا جیسے کسی خلائی مخلوق ہو دیکھ رہے ہوں۔

"کیا بولا تم نے؟" جن ینگ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"تمہیں پنجابی آتی ہے؟" آیان نے حیرانگی سے مارک کو دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے اس کے سر پر سینگ نکل گئے ہوں۔

"پہاڑی!" مارک نے سادگی سے آیان کی درستگی کی۔

"ہاں جو بھی ہے۔" وہ جواب سننا چاہتا تھا۔

"شادی کو دو سال ہونے والے ہیں جناب! اب مجھے پہاڑی زبان بھی نہ آئے؟" مارک نے فرضی کالر جھاڑے۔ جن ینگ کو ان دونوں کی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"اوہ اچھا مریم کا رعب چلنے لگا جناب پر۔" آیان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔اس کے بات پر مارک مسکرایا۔

"تم شرما رہے ہو یا صرف مجھے لگ رہا ہے؟" وہ بھرپور حیرت سے بولا۔

"مجھے لگا نور نے تمہیں بتا دیا ہو گا۔" مارک نے کہا۔

"کیا بتا دیا ہو گا؟" وہ اب سچ میں پر تجسس ہو رہا تھا۔

"تم ماموں پلس چاچو بننے والے ہو۔" چند لمحوں کے لئے آیان ساکت ہی ہو گیا تھا۔

"جنجا!" وہ بے یقینی سے کہہ رہا تھا۔مارک نے گردن ہلا کر تصدیق کی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب سچی؟" اسے سمجھ نہیں آیا کیسے ری ایکٹ کرے۔

"اے ماشااللہ ہیونگ!" وہ مارک کو گلے سے لگا کر کہہ رہا تھا۔

"اتنی بڑی خبر اور تم مجھے اب بتا رہے ہو؟" وہ خفا ہوا۔

"ابھی تو میں ذرا خاص اسٹوڈنٹس کی کلاس لے لوں پھر تم سے ملتا ہوں۔ تم نے اور مریم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا۔ یا اللہ!" وہ اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر پا رہا تھا۔ ایک لمحے کیلئے اس کا دل کیا تھا کہ کاش وہ اکرم حسین کے پاس ہوتا اور انہیں خود یہ خبر سناتا۔

"اچھا اتنا ایکسائٹڈ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب جاؤ!" جن ینگ نے اسے بھگانے کے لیے کہا۔

"ہاں اب میں چلتا ہوں۔ وقت پر سی سی ٹی وی بند ہو جانے چاہیے۔ سمجھے؟" وہ جن ینگ سے کہہ کر سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔ اسے مارک اور مریم کے لیے بہت خوشی ہو رہی تھی۔ آخری سیڑھی پر پہنچ کر اس نے واپس ان دونوں کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے پھر وہ اسی اسپیڈ سے واپس اوپر گیا۔

www.novelsclubb.com

"یار بہت بہت مبارک ہو۔ میں چاچو بھی بن چکا ہوں اور ماموں بھی لیکن آج سے پہلے کبھی اتنی خوشی نہیں ہوئی۔" مارک کیا کہتا؟ اللہ کا شکر گزار تھا اور کیا کر سکتا تھا؟

چند لمحوں بعد وہ نیچے کی طرف جا رہا تھا۔نور کو میسج کر کے باہر بلایا اور وہیں کاریڈور میں انتظار کرنے لگا۔وہ باہر آ گئی تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسے ایک طرف اشارہ کیا تو وہ اسی جانب چلنے لگی۔وہ باہر کھلی فضا میں آ گئے کیونکہ اندر ہر جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے اور فوجی بھی آ جا رہے تھے۔

"تم تیار ہو؟"اس کے سامنے کھڑا ہوتا وہ خوشگوار موڈ میں پوچھ رہا تھا۔

"یہ انجیکشن کس چیز کا ہے آیان؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔آیان کا چہرہ ایک لمحے کے لیے سفید پڑ گیا۔اسے نہیں معلوم تھا کہ نور اس سے یہ سوال پوچھے گی۔اس نے سر کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نور کو دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ نور الفجر سے جھوٹ بولنے کے لیے تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"Adenocor!"اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"تم کیا کرنا چاہ رہے ہو؟" وہ بات سمجھ کر کچھ نارمل ہوئی کہ کچھ دیر کے لیے مریض کے دل کی دھڑکن روکنی ہے۔

"بتایا تو تھا کہ پاکستان کے اہم راز کی حفاظت کرنے میں تمہاری مدد لینا چاہ رہا ہوں!"

"اگر میں تمہاری مدد نہ کروں؟"

"تم مصیبت میں مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔ میں نے اپنے تمام دوستوں میں سب سے قابلِ اعتبار تمہیں سمجھا ہے فجر! بیچ راستے میں چھوڑنے کا سوچنا بھی مت۔" وہ کسی برے نتیجے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ورنہ کیا ہو گا؟"

"میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گا کہ جانے سے پہلے ملک کا راز نہیں سنبھال سکا۔"

"اسے بعد میں سی پی آر کون دے گا؟" وہ صرف یہی پوچھ سکی تھی کیونکہ اسے پاکستان کے اہم راز سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ وہ خود غرض تھی کیونکہ اسے صرف مریضوں کی جان بچانی تھی اور اپنے سامنے موجود مریض کو جان بوجھ کر خطرہ پہنچانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"میں نے اس کا انتظام کر لیا ہے تم فکر مت کرو۔ میری بریفنگ کے بعد تم لوگوں کو کیمپ کے وزٹ پر لے جایا جائے گا اور تمہیں اسی ٹور میں، ایک خاص جگہ پر میں نظر آؤں گا۔ میں تمہیں کور کر لوں گا۔ تمہارے پاس صرف دو منٹ کو ہوں گے فجر!" وہ اب نہایت پیشہ ورانہ انداز میں اسے سمجھا رہا تھا۔

"تیس سیکنڈز میں تم اس کے کمرے میں پہنچو گی۔ دروازہ بند کرنا مت بھولنا۔ دس سیکنڈ دروازے سے بیڈ تک پہنچنے میں لگیں گے اور اگلے بیس سیکنڈز میں تم انجکشن تیار کر چکی ہو گی۔ انجکشن لگانے کے بعد آخری تیس منٹ میں تمہیں باہر واپس آنا ہے فجر! دھیان رہے کمرے کی کسی چیز کو ہاتھ

www.novelsclubb.com

مت لگانا اور بغیر گھبرائے اسی طرح واپس آجانا جس طرح تم گئی ہو گی۔ گاٹ اٹ؟" وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس کا فون بجا اور وہ ڈر گئی۔ خود کو پر سکون کر کے اس نے اوور آل کی جیب سے فون نکالا اور سامنے کیا تو شہریار حسن کا نام جگمگا رہا تھا۔ ایک نظر اٹھا کر آیان کو دیکھا۔ وہ ایک لمحہ صدیوں پر بھاری گزرا لیکن اگلے لمحے فیصلہ لیا جا چکا تھا۔ وہ کال آنسر کرنے لگی تو آیان نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"جسٹ فوکس آن مشن ڈاکٹر فجر! فون بعد میں واپس کر دوں گا۔ جب راؤنڈ پر ہو گی تو میری ہر بات غور سے سننا، میرا ہر اشارہ غور سے دیکھنا۔ ہر اشارہ تمہارے لیے ہو گا۔" وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالتی وہاں سے اندر کی طرف بڑھ گئی اور وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

اس کے چلے جانے کے بعد آیان سکندر نے اس کا فون سامنے کر کے پاسورڈ کھولا اور شہریار حسن اور نور کی کال ہسٹری دیکھنے لگا۔ ہاں وہ پاسورڈ ہیک کر لیتا تھا!

"سوری نورالفجر! میرا کام ضروری تھا۔" کال ہسٹری کی اپنے فون سے تصویر لی اور فون بند کر کے اپنی جیب میں ڈال کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ بے چینی سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی جب لیزا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟" وہ بمشکل مسکرائی اور اپنے کانپتے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔

"ہاں بس تھوڑی سی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"

"تازہ ہوا کھانے چلیں؟"

"نہیں ابھی باہر سے ہی واپس آئی ہوں۔" اس نے انکار کر دیا اور اسی لمحے آیان اس ہال میں داخل ہوا۔

نوریک ٹک اسے دیکھتی رہ گئی۔وہ اتنا پر سکون کیسے ہے؟اس کے چہرے کے تاثرات اس قدر نارمل کیوں ہیں؟وہ جا کر روسٹرم پر کھڑا ہو گیا پھر وہ کچھ مشینوں کی سلائیڈز دیکھانے لگا۔پھر سائیڈ پر رکھی ان مشینوں کے پاس جا کر ان کے بارے میں کچھ بتانے لگا لیکن نورالفجر کچھ نہیں سن رہی تھی۔وہ اس وقت غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی۔آیان نے اس کی جانب دیکھا اور پھر اسے حوصلہ دیا۔ہاں اس کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا کہ "نورالفجر یو کین ڈو اٹ!"

وہ چلا گیا اور پھر باقی سب اٹھ کھڑے ہوئے۔اب انھیں وزٹ کروایا جانا تھا پھر انھیں اعزازی شیلڈز دی جانی تھیں اور پھر ہلکا پھلکا سا ڈنر ہونا تھا۔وہ بھی سب کے ساتھ اس آرمی بیس میں گھومنے لگی لیکن نظریں صرف آیان کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"(المائدہ)

دماغ نے ہمت دینے کے لیے سیدھا مریم کا میسج اسکرین پر رکھا تو اس نے گہرا سانس لیا۔وہ کر سکتی ہے۔وہ نورالفجر ہے اور وہ سب کچھ کر سکتی ہے۔پاکستان کے لیے کچھ بھی!

وہ دوسرے فلور پر پہنچ چکے تھے جہاں پر اس وقت کافی فوجی تھے لیکن ان کا ڈنر بریک شروع ہوا تو وہ سب نیچے کی طرف جانے لگے۔

وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے جب بائیں راہداری سے اسے آیان آتا ہوا نظر آیا اور اس نے نورالفجر کو سامنے کی جانب اشارہ کیا اور ہاتھ سے وکٹری کا نشان بنا کر مسکرایا۔ وہ تیزی سے دھڑکتے دل اور کانپتی ٹانگوں سے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ ابھی سے اپنی جیت کے لیے پرامید تھا۔ نہیں وہ جیت کا نشان نہیں تھا۔ اس نے نظریں واپس آیان کی طرف موڑیں لیکن وہ آگے چلنے والے ڈاکٹرز اور وزٹ کروانے والے آفیسر کو روک چکا تھا۔ وہ کس چیز کا سگنل تھا؟ وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔ اس نے دائیں جانب موجود راہداری میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"روم نمبر ٹو میں نہیں لے کر جانا اور روم نمبر ون میں تالا لگا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے تمہیں تیسرے فلور کا وزٹ کروا کر ڈاکٹرز کو نیچے واپس لے کر آنا چاہیے۔"

"لیکن روم نمبر ون تو دیکھانا تھا۔" وہ آفیسر پریشانی سے کہہ رہا تھا۔ آیان نے غالباً روم نمبر ایک کی جانب دیکھا جس کا مطلب تھا روم نمبر ٹو اس کے مخالف سمت میں ہے۔

اس نے نورالفجر کو دیکھا اور جانے کا اشارہ کیا۔ وہ بوکھلا گئی کہ اتنے لوگوں کے سامنے وہ کیسے اس طرف چلی جائے۔

"وہاں کچھ مسئلہ ہوا ہے اسی لیے ڈاکٹرز کو نہیں لے کر جایا جا سکتا۔" وہ ابھی کہہ رہا تھا کہ سارے میں اندھیرا چھا گیا۔ نورالفجر نے اس کو پلان کا حصہ سمجھا اور آہستگی سے بغیر کوئی آواز پیدا کیے وہ اس طرف چلی گئی۔

تیس سیکنڈز! وہ اندھیرے میں ہی مطلوبہ دروازے تک پہنچی اور مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں آیان اور وہ آفیسر لائٹ بند ہونے پر تشویش کا اظہار کر رہے تھے اور ڈاکٹرز کو پر سکون رہنے کا کہہ رہے تھے۔ وہ اندر چلی گئی اور دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔

اگلے لمحے بجلی آگئی تھی اور نورالفجر تیزی سے بیڈ کی طرف بڑھی۔اوور آل کی جیب سے انجیکشن نکالا اور اسے لگانے کے لیے خود کو تیار کیا۔اس کا سانس گویا بند ہو گیا جب اس نے سامنے مریض کو جاگتے ہوئے پایا۔

دونوں کی آنکھوں میں چونکنے والے تاثرات تھے۔

بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ایک منٹ سے زیادہ کا وقت گزر چکا تھا۔

"کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"میں آپکی مدد۔۔۔"وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔نورالفجر بے اختیار پیچھے ہٹی۔وہ کیا کہہ رہی تھی؟

"آپ لیٹے رہیں! میں ڈاکٹر ہوں اور آپ کو انجکشن لگانے آئی ہوں۔"اس نے انجکشن پر اپنی گرفت مضبوط رکھنی چاہی لیکن اسے لگ رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

وہ بستر سے نیچے اتر گیا۔

اس نے اپنی آئی وی بھی اتار دی اور نور کہ طرف بڑھنے لگا۔

نور کو لگا کہ ٹانگوں سے جان نکل رہی ہے۔

وہ اور آیان پکڑے گئے۔آیان کا کیریئر تو داؤ پر تھا ہی !اس کا بھی کیریئر ختم ہی سمجھو۔وہ دونوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال چکے تھے۔آرمی سے پنگا لے بیٹھے تھے۔ٹائم نکلتا چلا جا رہا تھا۔

"کون ہو تم ؟اُردو کیسے بول سکتی ہو ؟"اس نے پھر سنجیدگی سے پوچھا۔کوئی اور وقت ہوتا تو یقیناً نور کا جواب ہوتا"منہ سے اُردو بول سکتی ہوں"لیکن اس وقت حالات نازک تھے۔

"آپ کے بارے میں سر نے بتایا کہ آپ پاکستان سے ہیں۔اسی لیے آپ سے اُردو میں بات کی۔"

اگلے ہی لمحے نور الفجر کی گردن اس کے ہاتھ میں تھی۔وہ ہاتھ پیر مارتی رہ گئی لیکن وہ اسے دیوار سے لگا چکا تھا۔یقیناً مارنے کا ارادہ بھی کر چکا تھا۔

وہ اس کے مضبوط بازو ہٹانا چاہتی تھی لیکن ہٹا نہیں پا رہی تھی۔

وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی لیکن آواز نہیں نکل رہی تھی۔اسے سانس نہیں آرہا تھا۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہونے لگیں۔

سانس لینا محال ہو گیا۔

ہاتھ میں پکڑی سرنج اس نے سامنے والے کے سینے میں پیوست کر دی۔

وہ ایک لمحے کے لیے رکا مگر اس کی گرفت تب بھی کمزور نہیں ہوئی۔

نورالفجر نے سائیڈ پر موجود آئی وی ڈرپ اسٹینڈ تھاما اور اس کا سہارا لینا چاہا لیکن وہ نیچے گر گیا۔اسی لمحے بتی پھر سے بند ہو گئی۔نور نے گردن پر گرفت کمزور محسوس کی تو فوراً بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے،اپنے دونوں ہاتھوں کا استعمال کرتے وہ اپنی گردن چھڑوا کر پیچھے ہٹی۔سرنج اس نے اپنی جیب میں ڈال دی۔

اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔اب تو پکا پکڑی گئی۔اندازاًوہ دورازے کی طرف بھاگی لیکن باہر سے آتے تیز قدموں کی چاپ سے وہ دروازے کے پاس جہاں کھڑی تھی وہیں جامد ہوگئی۔دروازہ انگریزی، کورین زبان میں سنجیدگی سے بات کرتے آفیسرز کی ملی جلی آوازوں سے کھلا۔کمرے میں ابھی بھی اندھیرا تھا۔

وہ سانس روکے جیسے وہاں اپنی موت کا انتظار کررہی تھی کہ کسی نے اس کا بازو یقیناً باہر کی طرف کھینچا۔وہ بھی اندھیرے میں کسی کٹھ پُتلی کی طرح کھینچتی چلی گئی۔

"ہم بری طرح پھنس چکے ہیں۔خدا کے لیے نارمل ایکٹ کرنا جیسے تمہیں یہ تک معلوم نہیں کہ اندر کوئی جاسوس تھا۔"وہ اسے باہر لے کر جارہا تھا اور ہلکی آواز میں اس کے کان میں سرگوشی کررہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس شور میں بھی وہ اپنی زبان میں ہونے والی سرگوشی آسانی سے سن سکتی تھی۔ڈاکٹرز کی ٹیم بھی اب تک وہیں موجود تھی اور آیان نے اسے وہیں لا کھڑا کیا جیسے وہ پہلے سے وہیں ان کے ساتھ موجود تھی۔

لائٹ آن ہونے سے پہلے وہ واپس دروازے کے پاس کھڑا تھا جہاں باقی آفیسرز بھی کھڑے تھے اور اس کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔

ڈاکٹرز بھی باہر کھڑے ہوئے تھے اور فوجی آفیسر اندر سے چلا رہے تھے کہ "ہی از ڈیڈ!" فوراً سے ان کے سینئر ڈاکٹر اندر بلائے گئے۔

آیان نے نور کو دیکھا جس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔ وہ ماسک میں نہیں تھی۔ اس کے ہونٹ بھی جامنی پڑ رہے تھے۔ نور الفجر کو فوراً وہاں سے ہٹانے کی ضرورت تھی لیکن حالات آؤٹ آف کنٹرول ہو گئے تھے۔ فوجی بھاگ بھاگ کر وہاں آ رہے تھے۔ وہ وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی رہی کہ اگر یہ ٹیک چھوڑ دی تو وہ گر جائے گی اور شاید نہیں یقیناً پکڑی جائے گی۔ آنکھیں بہنا بھول گئی تھیں۔ یہ اس نے کیا کیا تھا؟ ڈاکٹر کم سنگ من نے بھی موت کی تصدیق کر دی۔ آیان نے کہا تھا کہ یہ Adenocor ہے۔ مریض کو سی پی آر کی ضرورت تھی ورنہ وہ واقعی مر سکتا تھا۔ نور کے وجود میں فوراً حرکت ہوئی اور وہ اندر کی طرف جانے لگی جب آیان کے ساتھ ایک آفیسر نے اسے روکا۔

"ڈیوڈ ڈاکٹرز کو واپس ہال میں لے جاؤ۔" نور نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ وہ ایک دم سے اتنا بدل کیسے گیا؟ وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ مریض کو بچاؤ لیکن کہہ نہیں سکی تھی۔

"کیا مریض مر گیا؟" وہ ڈیوڈ نامی آفیسر سے پوچھ رہی تھی۔

"یس ڈاکٹر!" اس نے جواب دیا۔

نور نے آیان کو دیکھا جس نے اسے ریلکس رہنے کا اشارہ دیا۔ ڈیوڈ ڈاکٹرز کی ٹیم کو لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی۔ آیان نے پھر اس کا بازو پکڑ کر اسے ساتھ چلایا۔ وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔

"فجر! کسی چیز کو ہاتھ تو نہیں لگایا تھا؟" وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ نور نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ کیا پوچھ رہا تھا؟

"فجر پلیز ہیلپ می!" وہ منت کر رہا تھا۔ وہ لوگ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے۔

"آئی وی اسٹینڈ مجھ سے گرا تھا۔" اس نے خود کو کہتے ہوئے محسوس کیا۔

"بس؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ان کے پاس سے جن ینگ چلتا ہوا اوپر کی طرف جا رہا تھا۔

"نور! یان تم لوگ ٹھیک ہو؟ کسی کو کمرے میں جاتے یا نکلتے دیکھا ہے؟" وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

"انی یو جن ینگ!" دونوں نے بے اختیار کہا اور وہ سر ہلا کر چلا گیا۔

"شکریہ فجر!"

"اسے سی پی آر کی ضرورت ہے آیان۔" وہ اپنا بازو چھڑوا کر اوپر کی جانب بھاگنے لگی کہ آیان کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ واقعی مر چکا ہے کیونکہ اس سرنج میں Mercury toxicity تھا۔"

اس کے قدم زنجیر ہوئے۔شاید اس کی سماعتوں کو دھوکہ ہوا ہے۔ایسا نہیں ہو سکتا۔ارد گرد تیز آواز کے دھماکے ہونے لگے۔وہ جھوٹ بول رہا تھا۔Mercury toxicity وہ زہر ہے جو ہارٹ اٹیک کا باعث بنتا ہے اور جسم کے کئی حصوں مثلاً گردے، پھیپھڑے اور دماغ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

"وہ واقعی مر چکا ہے کیونکہ اس سرنج میں زہر تھا۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو نا؟" وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں۔یہ ضروری تھا۔" آیان نے کہا اور وہ ریکنگ تھام کر گہرے سانس لینے لگی۔

اس کا دماغ صرف ایک ہی بات سن رہا تھا۔

"وہ واقعی مر چکا ہے کیونکہ اس سرنج میں زہر تھا۔"

یہ کیا تھا؟اس نے جھوٹ بولا تھا! وہ کچھ بھی بول نہ سکی۔جو کر کے آئی تھی اسے کوئی الفاظ نہ پہنا سکی۔جو کیا تھا اسے نام نہ دے سکی۔وہ اپنے آپ کو جسٹیفائی نہیں کر سکی تھی کہ وہ کیا کر کے آئی ہے۔

"کتنپ آیان!(کیپٹن آیان)"آواز پر آیان نے اوپر دیکھا۔"آپ کو سر جن ینگ بلا رہے ہیں۔"وہ سر ہلا کر کہہ چکا کہ آرہا ہوں۔

"تم جاؤ فجر۔تم پر کسی کو شک نہیں ہو گا۔آئی پرامس۔"وہ کہہ کر اوپر کی جانب چلا گیا اور وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔وہ اکیلی کھڑی رہ گئی۔اسے نہیں معلوم تھا کہ اوپر جانا ہے نیچے؟آگے چلنا ہے یا پیچھے مڑنا ہے؟وہ کہہ رہا تھا کسی کو شک نہیں ہو گا۔کیا اب کسی کے شک کرنے کی ضرورت رہ گئی تھی؟

www.novelsclubb.com

زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب یہ جامد ہو جاتی ہے۔وہ موت کے لمحات تو نہیں ہوتے لیکن اس سے کم بھی نہیں لگتے۔اس وقت نہ کوئی منزل متعین ہو پاتی ہے اور نہ کوئی راستہ نظر آرہا ہوتا

ہے۔ان لمحات میں احساسِ تنہائی بری طرح انسان کو گھیرتا ہے۔وہ اکیلا نہیں ہوتا لیکن اکیلا محسوس کرتا ہے۔

وہ لوگوں کے درمیان ایک تمسخر بن کر رہ جاتا ہے اور کبھی کبھی تو وہ خود بھی ہنسنے لگتا ہے اپنے آپ پر کہ وہ ہے کیا؟ کر کیا رہا ہے؟ یہ لمحات، یہ یادیں، یہ پچھتاوے، سب اسے موت کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انسان بڑا ہی ڈھیٹ ہے حضرت! زندگی کی جنگ اتنی آسانی سے نہیں ہارتا۔ وہ لڑتا ہے۔اپنے خون کے آخری قطرے تک۔اپنے جسم کی آخری سانس تک۔وہ لڑتا ہے۔انسان لڑتا ہے۔

******

www.novelsclubb.com

وقت پر لگا کر اڑا اور پانچ ماہ آگے بڑھ گیا۔

اکتوبر کا مہینہ بھی پورے کوریا میں اپنے ساتھ کھوئی ہوئی مسکراہٹیں واپس نہ لا سکا۔سب کچھ بدل گیا تھا۔کچھ جو نہیں بدلا تھا وہ ان اجنبیوں کی دوستی ٹوٹنے کے بعد نہیں بدلی تھی۔سب پانچ مہینے پہلے جیسا چل رہا تھا۔

وہ کامن روم میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔عاشی اور باقی سب ڈورم میٹس آج لوٹی ورلڈ پارک گئی ہوئی تھیں۔ان سب نے نورالفجر کی بہت منتیں کیں لیکن وہ نہیں گئی۔اسے لگتا تھا کہ اس کا دل مر گیا ہے۔اس نے اکیلے ہونے کی وجہ سے مریم کو بلا لیا تھا۔آج کوریا میں ہنگل ڈے (کورین حروفِ تہجی کا دن) تھا جس کی وجہ سے اسے چھٹی تھی اور وہ ہسپتال نہیں گئی تھی۔

کیا سب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا؟

www.novelsclubb.com

وہ وہیں بیٹھے بیٹھے پانچ مہینے پیچھے چلی گئی۔

اس دن ڈاکٹرز کو ڈنر کے بعد ان کے ہوٹل چھوڑ دیا گیا تھا۔ جو بھی ہوا وہ ان کا اپنا معاملہ تھا۔ وہ مہمان ڈاکٹرز کو اس سب میں شامل نہیں کر سکتے تھے۔ آیان نے سارے ثبوت مٹانے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ اسے وطن کے راز کی حفاظت کرنی تھی۔ کوئی بڑی بات نہیں تھی اگر نور بد ظن ہو کر چلی گئی تھی۔

وہ ٹرین میں سارا راستہ خاموش رہی۔ لیزا کو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ اس کا فون بند تھا اور لیزا کے پاس تھا۔ لیزا نے عاشی سے بات کر کے اسے ساری بات بتائی اور ٹرین میں اس کا فون چارج پر لگا دیا۔ کوریا کے ٹرین سسٹم میں الیکٹرونک فون چارجنگ کا سسٹم بھی موجود ہے۔

وہ کب سیئول پہنچی۔ عاشی اور ہاجنگ اسے لینے آئیں۔ وہ اسے بتا رہی تھیں کہ اُنھوں نے نور الفجر کو کتنا مس کیا۔ وہ سب کسی فلم کی طرح چلتا ہوا محسوس کر رہی تھی جیسے کوئی خواب ہو اور وہ بھول جائے۔ کیا ہوا، کیوں ہوا، کیسے ہوا، کس سے ہوا، کیا وجہ تھی؟ وہ یہ سب سوال جواب بھول جاتی۔ کب ڈورم میں پہنچی اسے یہ تک نہیں پتہ تھا۔ وہ آ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔ عاشی کو کہہ دیا اسے

کوئی ڈسٹرب مت کرے۔کوئی بھی مطلب کوئی بھی!اس نے فون بند رہنے دیا۔بیڈ کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھ کر اس نے ساری فلم ریوائنڈ کی۔

کاش وہ Adenocor ہوتا۔اللہ میں کدھر جاؤں؟میں نے آج ایک انسان کو قتل کر دیا۔میں کیا کروں اللہ پلیز مدد کریں۔اسے زندہ کر دیں۔۔۔پلیز اللہ!اسے رونے کے لیے تنہائی چاہیے تھی اور وہ اسے میسر ہو گئی تھی۔وہ وہیں زمین پر بیٹھی روتی رہی۔عاشی ایک دو مرتبہ آئی بھی تھی لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔

عاشی نے آیان کو کال کی کہ کہیں اس نے پھر سے کچھ نہ کہہ دیا ہو۔

"تم نے نورالفجر کو کچھ کہا ہے؟وہ جب سے واپس آئی ہے نہ تو بات کر رہی ہے نہ کمرے سے باہر نکل رہی ہے۔مجھے تو شک ہے وہ رو رہی ہے۔"

"مجھے کچھ معلوم نہیں! میں تو اس سے ملا تک نہیں۔ جیسا تم کہہ رہی ہو اگر ویسا کچھ ہے تو اس کا خیال رکھنا۔ سیئول آیا تو اس سے ضرور مل کر معافی مانگوں گا۔" اس نے نارمل سے انداز میں جھوٹ کہا۔

"لیزا بتا رہی تھی ایک دو مرتبہ وہ کسی سے ملنے کا کہہ کر ہوٹل سے باہر گئی تھی۔ تو کیا وہ تم نہیں تھے؟"

"کم آن عاشی! پورے بوسان میں صرف میں ہی بچا تھا جس سے فجر ملنے کے لیے جاتی تھی؟ اس کا وہ منگیتر۔۔۔ کیا نام ہے اس کا؟ ہاں شہریار وہ بھی یہیں تھا۔ شاید اس سے ملنے کے لیے گئی ہو۔"

"تمہیں تبصرہ کرنے کے لیے نہیں کہا۔" عاشی واقعی نورالفجر کے لیے پریشان تھی۔

"نہیں کر رہا کوئی تبصرہ سیکرٹری صاحبہ! فجر کا خیال رکھنا۔ کوئی سیریس مسئلہ ہو تو فوراً مجھے بتانا ورنہ اب کال مت کرنا۔"

"تم اس کے سگے بھائی لگتے ہو جو تمہیں بتاؤں؟"

"لاحول ولا قوۃ! کیا کہہ رہی ہو لڑکی ہلکی سی شرم کر لو۔" وہ افسوس سے بولا۔

"نہیں تو تم کس رشتے سے اس کا حال پوچھ رہے ہو؟"

"ایک تو تم لڑکیوں کو ہر بات سے پہلے رشتہ نکالنے کی بری عادت ہے۔بی بی اس کا بھائی میرا دوست ہے۔اگر کوئی سیریس مسئلہ ہوتا ہے تو اس سے رابطہ کروں گا۔بائے!" اس نے کال کاٹ دی لیکن وہ تشویش میں مبتلا ہو گیا کہ نورالفجر اس بات کو سر پر ہی سوار نہ کر لے۔

وہ مرد تھا اور اپنی ڈیوٹی کے لیے، ملک کے لیے کتنی ہی جانیں کیوں نہ لے لیتا اسے خاص فرق نہیں پڑتا تھا لیکن وہ عورت تھی۔اس سے بڑھ کر ڈاکٹر تھی۔وہ لوگوں کے لیے مسیحا تھی۔لوگوں کی جانیں بچاتی تھی لیکن آیان نے اسے ایک جان نکالنے کی بھاری ذمہ داری دی تھی۔کہیں اس نے غلطی تو نہیں کر دی تھی؟ وہ ایک ڈاکٹر کی معصومیت سے کھیل تو نہیں گیا تھا؟ وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو کر رہ گیا۔

وہ فرش پر ہی سو گئی تھی۔اب آنکھ کھلی تو اسے سانس نہیں آ رہا تھا۔وہ اٹھ بیٹھی۔اس کا سارا وجود پسینے سے تر تھا۔اسے لگا پھر کوئی اس کا گلا دبا رہا ہے۔اس نے بے اختیار ان دیکھی چیز کو خود سے دور کیا۔ اسے کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔اس نے ساری بتیاں جلائیں۔روم ٹمپریچر بھی کم کیا اور پھر بالکل ایک ڈگری پر کر دیا۔اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ کہاں جائے؟اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر آ گئی۔راہداری خالی اور خاموش تھی یقیناً سب سونے جا چکی تھیں۔

عاشی کو بھی ڈسٹرب نہیں کر سکتی تھی۔وہ باتھ روم میں آئی اور شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی لیکن اسے لگا اب سانس بند ہو جائے گا۔چہرے پر پانی چلو بھر بھر کر ڈال رہی تھی لیکن سانس نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا سارا جسم گرم ہو رہا تھا۔اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔باہر آ کر اس نے عاشی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔عاشی لاک نہیں لگاتی تھی لیکن اس وقت نورالفجر کا دماغ بند تھا۔اسے

کوئی سوچ نہیں آرہی تھی۔اس سے پہلے عاشی دروازہ کھولتی وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامتی زمین پر گرتی چلی گئی۔عاشی نے دروازہ کھولااور نور کوایسے دیکھ کر وہ حواس باختہ ہوئی۔

"نور میری جان کیاہوا؟"نوراس کے بازوؤں میں جھول گئی۔عاشی بوکھلا گئی۔دو تین مرتبہ نور کو ہلایا لیکن وہ نہیں ہلی۔

"سلینا۔۔۔ہیکاری۔۔۔ہاجنگ۔۔۔پلیز باہر آؤنور کو کچھ ہو گیا ہے۔"عاشی وہیں سے روتے ہوئے چلائی تھی۔

وہ گیلے کپڑوں میں عاشی کی گود میں سر رکھے پڑی تھی۔عاشی اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ تینوں بھی باہر آئیں اور نور کو دیکھ کر اس تک آئیں۔

www.novelsclubb.com

"کال داڈاکٹر سلینا!" ہاجنگ نے اس کہ نبض چیک کرتے ہوئے کہااور ہیکاری کچن میں جا کر گلاس میں پانی لے آئی اور نور کے چہرے پر چھینٹے مارے۔نور نے ہڑ بڑا کر آنکھیں کھولیں تھیں۔پھر وہ اٹھ کر بیٹھی اور گہرے سانس لینے لگی۔اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔

"نوری تم ٹھیک ہو؟ کیا ہوا ہے؟" عاشی اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔ نوراب ٹھیک تھی۔وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔سانس بھی آرہا تھا۔سب ٹھیک ہی تو تھا۔

"میں کپڑے تبدیل کرلوں۔" عاشی کا سہارا لے کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر سے اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

دروازے سے ٹیک لگا کر اس نے اپنے چہرے اور گردن پر ہاتھ پھیر کر خود کو محسوس کیا۔پھر اس نے کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالے لیکن ایک عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔شاید وہ اکیلے نہیں رہنا چاہتی تھی۔

کرتا ٹراؤزر پہن کر، بال کمر پر کھلے چھوڑ کر وہ واپس باہر آ گئی اور ان چاروں کو دیکھا جو پریشانی میں باہر ہی کاریڈور میں چکر لگا رہی تھیں۔ وہ فوراً اس کے پاس آئیں۔

"کیا بوسان میں کچھ غلط کھا لیا تھا؟" ہاجنگ نرمی سے پوچھ رہی تھی۔ نور نے بمشکل مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"پھر کیا ہوا ہے؟" وہ سب اس سے سوال جواب کرنے لگیں اور وہ کامن روم میں جا کر بیٹھ گئی۔ باقی سب بھی جاننا چاہتی تھیں اسی لیے سب وہیں اپنی اپنی کرسی لگا کر بیٹھ گئیں۔

"بوسان پسند نہیں آیا؟" ہیکاری پوچھ رہی تھی۔ نور نے نفی میں سر ہلایا۔

"ظاہر ہے سیئول، سیئول ہے۔" سلینا نے بھی کہا۔

"دونوں شہروں کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔" ہاجنگ نے بھی گفتگو میں اپنا حصّہ ڈالا۔

"تمہیں تو بوسان سے ہی عشق ہو گا نا؟"

"لیکن نورالفجر کو پسند نہیں آیا۔" ہیکاری نے بحث کو ایک ہی جملے میں لپیٹا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور ان سب نے نورالفجر کو جلدی سے عاشی کے کمرے میں لٹایا تاکہ ڈاکٹر کو لگے وہ واقعی مریض ہے۔

ڈاکٹر آیا اور چیک کیا۔ نور اس سارے وقت میں خاموش رہی۔ ڈاکٹر کے کسی سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔

"خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ پینک اٹیک تھا۔ مریض نے کسی بات کا گہرا اثر لیا ہے۔ بہتر ہے انھیں کسی قسم کے صدمے سے دور رکھا جائے۔ یہ جان لیوا نہیں تھا لیکن اس قسم کے حالات سے انھیں دور رکھیں تو مستقبل میں بہتر رہے گا۔" کچھ کیپسول عاشی کو پکڑاتے ڈاکٹر کہہ رہا تھا۔ وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کو بھاری فیس بھی اس وقت عاشی نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ کوریا میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے۔ چاہے اپائنٹمنٹ لی جائے یا گھر بلایا جائے۔ نور کو گرم دودھ کے ساتھ دوائی زبردستی کھلانے کے بعد سب چلی گئیں اور عاشی دروازہ بند کر کے اس کے پاس آ بیٹھی۔

"کیا بات ہے نور پلیز مجھے بتاؤ۔ میں کب سے پوچھ رہی ہوں۔ تمہاری فکر میں میرا وزن کم ہو رہا ہے۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھتی نرمی سے پوچھ رہی تھی۔

نور کا دل کیا سب کچھ عاشی کو بتا دے۔ آیان کا پول کھول دے۔ عاشی کے سامنے رو دے لیکن وہ وہیں اسی طرح بیٹھی سامنے دیوار کو دیکھتی رہی۔ کیا عاشی سچ سننے کے بعد اس کے ساتھ پہلے جیسا رویہ رکھے گی؟ وہ ایک قاتل کی دوست رہے گی؟ وہ خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

"آیان سے ملاقات ہوئی تھی؟" اس کا سر اپنے آپ نفی میں ہل گیا۔

"اسے مس کر رہی ہو؟" اب بھی گردن نہ میں ہلی۔

"مجھے بھی نہیں بتاؤ گی؟"

"پاکستان جانا ہے۔ بابا کے پاس، امی کے پاس! بس ان دونوں کے پاس جانا ہے اور ڈھیر سارا رونا ہے۔" وہ اپنی حالت کو والدین کی یاد سے جوڑ گئی۔

"کوئی برا خواب دیکھا ہے؟" عاشی جانتی تھی کہ فی الحال پاکستان جانا ممکن نہیں ہے۔ عاشی کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ کسی بھی طرح اسے یہ تاثر نہیں دینا چاہتی تھی کہ اس ساری تکلیف کا ذمہ دار آیان ہے۔ وہ عاشی کے کندھے پر سر رکھے اس سے باتیں کرنے لگی۔ اس رات اس نے عاشی سے وعدہ لیا کہ وہ آیان کو اس کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گی اور عاشی نے وعدہ کر لیا۔

ہر گزرتے دن میں نور الفجر کی صحت بری طرح متاثر ہونے لگی۔ وہ اب بولنا بھول گئی۔ وہ اب گھر فون نہیں کرتی تھی۔ ہسپتال جا کر بھی بس ایسے ہی غائب دماغی سے سب دیکھتی رہتی جیسے وہ ڈاکٹر بننے نہیں آئی۔ وہ ڈاکٹر کہلانے کے لائق نہیں ہے۔ اسے اب اپنا اوور آل دیکھ کر رونا آتا تھا۔ سٹیتھو سکوپ تھامتے ہوئے ہاتھ کانپنے لگتے تھے۔ کسی کسی بیماری کا نام بھولنے لگا تھا۔ دوائی غلط لکھنے

لگی تھی۔اس حادثے نے نورالفجر کی سائیکی کو بری طرح متاثر کیا تھا۔مریم کے گھر جانا اس نے ترک کر دیا تھا۔اس کی بدلتی حالت کو سب نے محسوس کیا تھا۔عاشی باقاعدہ ایک دن روتے ہوئے آیان سے کہہ رہی تھی۔

"پلیز پتہ کرواؤ بوسان میں اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ کمزور ہوتی جا رہی ہے۔مجھ سے اس کی حالت نہیں دیکھی جا رہی۔اس سے بات کرو تو وہ بات کرتی ہے ورنہ خاموش رہتی ہے۔"

"عاشی اس کے پیرنٹس کو کال کرو اور ارجنٹ بلاؤ۔کہو فجر ٹھیک نہیں ہے۔اس سے آ کر ملیں پلیز۔ میں بھی آتا ہوں ایک دو دن تک۔"

www.novelsclubb.com

تین دن بعد آیان اس کے ڈورم میں موجود تھا۔باقی سب میں سے تو کوئی بھی موجود نہیں تھا لیکن عاشی کو معلوم تھا کہ آج آیان نے آنا ہے اسی لیے وہ یونیورسٹی نہیں گئی اور نورویسے بھی دل کرے تو

جاتی تھی ورنہ کمرے میں ہی بند رہتی تھی۔عاشی آیان کو کامن روم میں بٹھا کر پردہ آگے کر کے نور کو اٹھانے گئی اور اسے آیان کے آنے کا بتایا۔

"مجھے کسی سے نہیں ملنا۔اسے واپس بھیج دو اور کہو دوبارہ یہاں مت آئے۔"

"وہ بات کیے بنا نہیں جائے گا۔آج مجھے مریم کے ساتھ ہسپتال جانا ہے۔اس کی اپائنٹمنٹ ہے۔تم تو اپنے دکھ میں سب کو بھول جاتی ہو۔وعدہ کرو آیان سے بات کرو گی ورنہ میں تم سے بات نہیں کروں گی۔میں جا رہی ہوں جلدی سے اٹھ جاؤ۔وہ کچن میں انتظار کر رہا ہے۔"نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں کسی دن مریم سے ملنے جاؤں گی۔"وہ واقعی مریم کو بھول گئی تھی۔اس کے چہرے پر اتنے دنوں بعد خوشی کی ہلکی سی رمق بھی کتنی بھلی لگ رہی تھی۔وہ مریم کے لیے خوش تھی۔

"اٹھ جاؤاور اچھے سے بات کرنا۔خداحافظ !"عاشی اس کے گال پیار سے کھینچتی چلی گئی اور وہ وہیں کمرے میں چکر لگانے لگی۔وہ آیان سے نہیں ملنا چاہتی تھی لیکن اسے جانے کا کہنے کے لیے بھی اسے جا کر ملنا پڑنا تھا۔

وہ فریش ہونے کے بعد ہاسپٹل جانے کے لیے تیار ہو کر باہر آئی۔اپنا اوور آل اور بیگ دروازے کے پاس موجود الماری پر رکھا اور کچن میں آئی تاکہ اسے دکھا سکے کہ وہ پوری طرح سے اسے بھول چکی ہے اور اس سب کا نور الفجر پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا چائے کا کپ پکڑے باہر دیکھ رہا تھا اور ٹیبل پر ایک چائے کا کپ پڑا ہوا تھا جو یقیناً اس نے نور کے لئے بنایا تھا۔اس کی بنائی چائے پر لعنت بھیجتی وہ آگے بڑھی اور فرج سے جوس کا کین نکالا۔وہ چونک کر پلٹا اور اسے دیکھا جو کیبن سے گلاس نکال کر کاؤنٹر ٹاپ پر رکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے نام والے کیبن کے سامان سے چائے بنائی ہے۔امید ہے تمہیں برا نہیں لگے گا۔"نور نے غصہ ضبط کر کے کین سے جوس گلاس میں انڈیلا اور کین ڈسٹ بن میں اچھال کر اس کی طرف مڑی۔

"یہاں کیوں آئے ہو؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے؟"وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہوا۔

"In the best of health!"وہ جیسے مذاق اڑا رہی تھی۔"دھوکہ دینے کے بعد صرف یہ پوچھنے کے لیے یہاں آئے ہو کہ تم مر گئی ہو یا زندہ ہو؟"وہ سختی سے پوچھ رہی تھی۔

"ہر چیز کے لیے سوری فجر!"اس نے آسان زبان میں معافی مانگتے ہوئے جیسے اقرار جرم کر لیا تھا۔

"یہ کہنے کے لیے تمہیں یہاں آنے کی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

"میں تمہیں سارا سچ بتانے آیا ہوں۔"وہ چائے کا خالی کپ سنک میں دھو کر الٹا کر کے رکھ چکا تھا۔

"اور تمہیں لگتا ہے کہ نورالفجر ابھی تک تمہارا سارا سچ سننے کے انتظار میں زندہ ہے؟"

"فار گاڈ سیک فجر! میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ تم اس سب کو اتنا سیریس لو کہ ہنسنا بھول جاؤ۔ پلیز جو ہوا اسے بھول جاؤ۔"

"سیریسلی آیان سکندر! میں سب بھول جاؤں؟ تم نے اپنے مقصد کے لیے میرا استعمال کیا۔ تم چاہتے تو کسی سے بھی یہ کام کروا سکتے تھے لیکن تم نے نورالفجر کو دماغی مریض جو بنانا تھا کسی اور کو کیسے یہ سب کہتے۔ اب خوش ہو جاؤ۔ نورالفجر نے تم پر بھروسہ کر کے ایک قتل کر کے تمہارا کیریئر تو بنا لیا ہے لیکن اپنا کیریئر برباد کر چکی ہے۔ میں کیسے اب مریضوں کا علاج کروں گی آیان؟ مجھے ہر آپریشن تھیٹر کا مریض وہ شخص نظر آتا ہے جسے میں نے قتل کر دیا ہے۔ میں اب کیسے نارمل ہو جاؤں؟" اس نے سلگتے لہجے میں کہا۔ آیان نے تاسف بھری سانس لے کر سر جھٹکا۔

"وہ ہمارا سپائی تھا فجر!" اس نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔

"اس نے بغاوت کر دی۔اس نے ملک کے اہم راز صرف زیادہ ڈالرز کے لیے بیچنا چاہے۔اگر غیر ملکی یہ کہتے ہیں کہ پاکستانی ڈالرز کے لیے اپنی ماں تک کو بیچ دیتے ہیں تو غلط نہیں کہتے۔وطن ماں جیسا ہوتا ہے۔اس کو بیچنا،اس کو ذلیل کروانا ہمیں قبول نہیں ہے۔وہ امریکہ کو ایک اہم راز بتانے والا تھا۔

وہ پاکستان سے چین بھاگا، پھر ویت نام گیا اور جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا پیچھا کرتے پاکستانی جاسوس وہاں بھی پہنچ چکے ہیں تو وہ یہاں آ گیا۔ساؤتھ کوریا میں امریکہ کی بہت سی آرمی بیسز ہیں اور اس نے جان کی سلامتی کے بدلے امریکی نیشنلٹی کا مطالبہ کرنا تھا لیکن وہ زخمی تھا اور ریکور ہونے کے لیے یہاں علاج کروا رہا تھا۔وہ یہاں سے امریکہ کی پروٹیکشن میں تھا۔وہ یہاں سے امریکہ چلا جاتا تو سب ہمارے ہاتھ سے نکل جاتا۔مجھے یہاں اکیلے یہ سب کرنا تھا پھر بھی مجھے کسی قابلِ اعتماد انسان کی ضرورت پڑتی۔میں مارک اور جن ینگ کو اس سب میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا حتیٰ کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قتل میں نے کیا ہے۔کوئی تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا سوائے میرے ٹرسٹ

می۔مجھے بھروسہ تھا کہ تم یہ کرلو گی اور تم نے کرلیا۔"وہ آرام سے اسے سمجھانے کی کوشش کررہا تھا۔

نور نے سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی جیسے کچا چبا جائے گی۔شہریار نے صحیح کہا تھا کہ اس کی مدد نہ کر کے وہ پچھتائے گی اور وہ پچھتا رہی تھی۔

"کہہ دیا جو کہنا تھا؟"وہ سپاٹ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"کیا کچھ دیر کے لیے بوسان والا ناخوشگوار واقعہ ہم بھول نہیں سکتے؟"

"چلے جاؤ آیان!"

"فجر پلیز ایسے لاتعلقی کا اظہار تو مت کرو۔ہم پہلے دنوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔کبھی کبھار کسی جگہ اکھٹے گھومنے جا سکتے ہیں۔"آیان نے پھر کوشش کی۔اس سے نور الفجر کا یہ رویہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ نور نے آیان کے لیے جو کیا وہ بھول جائے۔پہلے کی طرح رہے لیکن آیان نے اس

سے ساری بات چھپا کر غلطی کی تھی اور اگر پہلے بتا دیتا تو نورالفجر یہ کام کبھی مت کرتی۔ نور نے ہاتھ میں پکڑا گلاس زمین پر دے مارا۔

"ڈیم دوستی! تف ہے مجھ پر آیان سکندر جو ہمیشہ دوست بناتی ہوں اور پھر ان کے ہاتھوں ذلیل ہوتی ہوں، دھوکہ کھاتی ہوں اور پھر پہلے جیسی ہو جاتی ہوں۔" وہ چیخ کر کہہ رہی تھی۔

"مجھے لگا تھا تم سب سے الگ ہو لیکن تم نے بھی میرے ساتھ وہی کیا جو سب نے کیا۔ تم نے بھی مجھے دھوکہ دیا آیان! میں اللہ سے کیسے کہوں کہ وہ مجھے قتل کا گناہ معاف کر دے؟ میں تمہیں معاف کر دوں گی ہر غلطی کے لیے۔ بس اس شخص کو واپس پہلے جیسا کر دو۔ میں نے بہت دن دعا کی کہ یہ سب خواب ہو۔ میں نے ایسا کچھ نہ کیا ہو۔ سب پہلے جیسا ہو لیکن کچھ بھی نہیں بدلا۔ حقیقت نہیں بدلتی آیان سکندر! تمہاری وجہ سے میں قاتل بن گئی ہوں۔

تم نے مجھے امریکی فوجیوں سے تو بچا لیا ہے لیکن اللہ سے کون بچائے گا؟ میں اللہ سے کیا کہوں گی؟ صرف ایک دوست کے کہنے پر میں نے قتل کر دیا۔ میرا ضمیر مجھے روز ملامت کرتا ہے۔ سوتے

ہوئے مجھے لگتا ہے کہ وہ آدمی زندہ ہے اور میرا گلا دبوچ رہا ہے جیسے اس دن اس نے دبوچا لیکن جاگنے پر سب ٹھیک ہوتا ہے۔"اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔سانس بے ترتیب ہو گیا تھا۔اس سے مزید کچھ نہیں کہا جا رہا تھا لیکن ابھی اس کا دل بھرا نہیں تھا۔آیان نے شاک سے اسے دیکھا۔

"اس نے تمہارا گلا دبایا؟"اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"نہیں وہ مجھے مار چکا تھا لیکن کیا کروں انسان ہوں سروائیول کے لیے سیلف ڈیفنس کرنا پڑتا میں نے بھی اسی کا استعمال کیا۔میں بچ گئی اور وہ مر گیا۔"آیان نے بے حد تکلیف سے اسے دیکھا۔دونوں کی نظریں ملیں اور آیان نے گردن جھکا دی۔وہ اس کی وجہ سے موت کے منہ سے واپس آئی تھی۔وہ اسے کیسے نارمل رہنے کا کہہ سکتا تھا؟

"کوئی ایسا حل جس سے تمہیں وہ سب کچھ یاد نہ آئے اور ابھی نہ سہی کبھی سہی لیکن تم نارمل ہو جاؤ۔"نور نے آنسوؤں سے تر آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر چند گہرے سانس لیے۔

"ہاں بڑا آسان حل ہے آیان سکندر!"اس نے پردہ سائیڈ پر ہٹایا اور لکڑی کا خالی کاریڈور نظر آیا۔وہ تیزی سے بڑھتی دروازے والی طرف غائب ہوئی۔

آیان وہیں کھڑا رہا اور اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ اداسی سے ہنسا۔

دروازہ کھول کر وہ اپنے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"تم یہاں سے چلے جاؤ۔میں تمہیں نہیں جانتی اور تم مجھے نہیں جانتے۔انی ینگ (بائے)!"اس نے سنجیدگی سے باہر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور رخ موڑ لیا۔آیان وہیں کھڑا رہا۔

"یہ سب ٹھیک نہیں ہو رہا فجر۔بات چیت سے معاملہ حل ہو جائے گا اور یہ کوئی مسئلہ فلسطین نہیں ہے۔آئی سوئیر میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔"وہ اب بھی قدرے پر سکون انداز میں کہہ رہا تھا ورنہ نور الفجر اس کی عزت خاک میں ملا رہی تھی۔

"آجاؤ آیان۔۔۔"اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"دروازہ کھلا ہے جلدی کرو۔اب اس طرح کے گھٹیا کاموں کے لیے کوئی نئی دوست تلاش کرو۔"

سرد' سپاٹ انداز میں کہتی وہ نورالفجر نہیں تھی۔ایسی زبان تو نورالفجر استعمال ہی نہیں کرتی تھی۔وہ نورالفجر نہیں تھی۔وہ اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔وہ سامنے دیکھتے ہوئے لب کچلنے لگی۔اس کا تنفس ابھی بھی تیز چل رہا تھا۔

اس لمحے آیان سکندر پر یہ راز کھلا کہ وہ نورالفجر کو کھو چکا ہے۔نورالفجر اب پہلے والی نورالفجر نہیں رہی۔دل اتنا بوجھل ہو رہا تھا کہ زور زور سے رونے کو چاہ رہا تھا لیکن وہ تو مرد تھا کیسے سر عام رو سکتا تھا؟اسے تنہائی کی ضرورت تھی کیونکہ وہ مرد کبھی نہیں روتے والے فارمولا پر عمل کرتے تھک چکا تھا۔وہ رونا چاہتا تھا۔بے تحاشہ رونا چاہتا تھا۔اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے خود کو پر سکون رکھا اور اس طرف آنے لگا۔اس کے قریب پہنچ کر وہ رکا۔

www.novelsclubb.com

"Don't get me wrong Fajar!"اس نے آہستہ سے کہا۔

نور نے بائیں ہاتھ سے پھر اسے باہر کا راستہ دیکھایا۔یقیناً یہ گھر آئے مہمان کی بے عزتی کرنے کے مترادف تھا لیکن نہ آنے والا مہمان تھا اور نہ نکالنے والا میزبانی کا خواہاں تھا۔وہ مزید کچھ کہے بغیر چلا گیا اور نور الفجر کی آنکھیں چھلک پڑیں۔آگے بڑھ کر جلدی سے دروازہ بند کیا اور اس سے ٹیک لگا کر منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔

اک بھنور میں رہا وہ بھی سدا

ریزہ ریزہ بکھر گئی میں بھی

لفٹ میں کھڑے ہو کر گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کرتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

اس نے صحرا کی ریت کو اوڑھا

خاک میں خاک ہو گئی میں بھی

وہ زمین پر بیٹھتی روتی گئی کہ اچانک اس کا تنفس بگڑنے لگا۔اس نے بے چینی سے اپنا سینہ مسلا۔

میرے دل کو بھی وہ نہ راس آیا

اس کے دل سے اتر گئی میں بھی

مین دروازے سے باہر نکلتے ہوئے اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا جیسے وہ ایک فیلنگ لیس ڈھیٹ انسان ہو۔

اس نے خود کو بدل لیا آخر

اور پہلی سی کب رہی میں بھی

کار کا دروازہ کھولنے کے بعد وہ اس میں بیٹھا۔"پلیز اللہ اب کی مرتبہ نہیں!"اس نے محض اتنا کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کے دل میں کوئی رنجش تھی

کچھ خفا اس سے ہو گئی میں بھی

اس نے گہرا سانس لے کر پاس پڑا اپنا بیگ اور اوور آل اٹھایا۔ وہ کسی چیز کو سر پر سوار نہیں ہونے دے گی۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔

اس نے بھی ہجر کی تپش کو جھیلا

برہا کی آگ میں جلی میں بھی

وہ اسٹیرنگ پر سر رکھے رو دیا۔ وہ کچھ دیر کے لیے آنسوؤں کے ذریعے اپنا غم ہلکا کرنا چاہتا تھا۔

زعم اس کے بھی سب ٹوٹ گئے

اور نہ باقی رہی میری میں بھی

لفٹ کے دروازے سے قدم اندر رکھا اور وہ لڑکھڑا گئی۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ لفٹ میں دو لڑکیاں موجود تھیں اور وہ نور کو جانتی تھیں۔

"ڈاکٹر نور آپ ٹھیک ہیں؟" گھومتے ہوئے سر کو سنبھال کر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

نیچے پہنچنے تک اس کا سانس بند ہونے لگا اور لفٹ کے کھلتے ہی وہ باہر نکل کر کھانسنے لگی اور توازن برقرار نہ رکھ کر گر پڑی۔ وہ لڑکیاں اس کی مدد کو آئیں اور اسے اٹھنے میں مدد دینے لگیں لیکن نورالفجر پھر بے ہوش ہو چکی تھی۔

عاشی ہاسپٹل کاریڈور سے بھاگتی ہوئی اس تک آ رہی تھی۔ وہ بھی بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے نور کو؟ تم نے کچھ کہا ہے اسے؟" وہ جلدی سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں ہم نے بس نارمل بات کی تھی۔ اسے پینک اٹیک ہوا ہے۔ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کیا؟"

"نہیں دو تین مرتبہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔" عاشی نے اسے بتایا۔

"واٹ؟ تم مجھے اب بتا رہی ہو؟" وہ تکلیف سے صرف اتنا ہی بول سکا۔

"میں نور سے وعدہ کر چکی ہوں کہ اس کی حالت کے بارے میں تمہیں کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔ سوری!" وہ پریشانی سے بینچ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"پہلی مرتبہ کب ہوا؟"اس نے آہستگی سے پوچھا۔

"جس رات وہ بوسان سے واپس آئی تھی۔"

اس لمحے آیان کو لگا اس نے نورالفجر کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکے گی۔

"اس کے پیرنٹس کب آئیں گے؟"وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔عائشہ پر غصہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"آج اسلام آباد سے قطر پہنچیں گے شاید کل صبح تک یہاں پہنچ جائیں گے۔"

"میں ہوٹل وغیرہ بک کروا دیتا ہوں۔انھیں ائیر پورٹ سے پک بھی کر لوں گا۔تم نور کا خیال رکھنا۔کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مارک کو بتانا۔جن ینگ بھی کچھ دیر تک یہاں پہنچ جائے گا۔نور کے گھر سے کتنے لوگ آ رہے ہیں؟"

"اس کے والدین اور ایک چھوٹا بھائی ہیں۔"

"دو کمرے بہتر رہیں گے۔" وہ سارا حساب کتاب کر رہا تھا۔

"تم کیوں کر رہے ہو یہ سب؟ اب وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔" وہ زخمی سا ہنسا۔

"پہلے کونسا محبت کرتی تھی؟" وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور عاشی تاسف سے اسے جاتے دیکھتی رہی اور پھر نور کے کمرے کی جانب بڑھی۔

اگلی صبح اس کی آنکھ کھلی تو سلمیٰ بیگم اس کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں۔

"یا اللہ! اب مجھے الوژن میں بھی امی دیکھائی دے رہی ہیں۔" وہ تاسف سے سر جھٹکتی اٹھ بیٹھی۔ دوسری جانب اقبال عالم تھے۔ "ہیں! اب بابا بھی۔" وہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔ وہ دونوں اسے دیکھ کر مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

"یہ خواب تو نہیں لگتا۔ بابا آپ سچی ادھر ہیں؟" وہ اقبال عالم کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"میری بیٹی بلائے اور میں نہ آؤں۔ایسا ممکن ہے بھلا؟" وہ شفقت سے کہہ رہے تھے۔

"بابا آپ سچ میں میرے پاس ہیں نا!" وہ آئی وی اتار کر بیڈ سے اتری اور اقبال عالم کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔یہ آج کل اس کا فیورٹ کام تھا اور باپ کے سینے کی گرماہٹ دنیا میں کہیں نہیں ملتی اور اتنے مہینوں بعد اس نے اپنے والدین کو واپس دیکھا تھا۔

"نور یہ کیا حالت بنالی ہے؟" وہ خفگی سے کہہ رہے تھے۔وہ چونکی اور آنسو صاف کرتے ہوئے وہ ان سے الگ ہوئی۔

"اکیلے ہی آجاتے! عمر کی امی کو کیوں تکلیف دی؟" وہ اپنی ماں کی طرف جاتے ہوئے شرارت سے بولی۔امی سے ملتے ہوئے وہ نہیں روئی لیکن سلمیٰ بیگم رو دیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے امی! رو تو ایسے رہی ہیں جیسے مجھے رخصت کر رہی ہوں۔" وہ انھیں چھیڑنے سے باز نہیں آئی۔

"آپ لوگ کب آئے اور کوئی ہوٹل وغیرہ بک کیا ہے؟ چلیں میں آپ کے رہنے کا انتظام کرتی ہوں اور پھر آپ کو کوریا گھماتی ہوں۔" وہ سارے غم بھول چکی تھی۔

اس وقت اتنی ایکسائٹڈ ہو رہی تھی کہ اپنے بخار تک کو بھول گئی۔ ابھی وہ اپنی امی کو ساتھ لیے باہر کی جانب ہی جا رہی تھی کہ دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔ نور تو مارے شاک کے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی۔ کتنے ہی لمحے وہ غور سے آنے والے کو دیکھتی رہی۔ کچھ کچھ پہچان پائی تھی۔

"یہ کون ہے؟" اس نے اقبال عالم کی جانب دیکھ کر شریر سے انداز میں پوچھا۔

"جناب کو عمر عالم کہتے ہیں محترمہ!" وہ کلین شیو اور چھوٹے بالوں والا ٹو کسیڈو پہنے جینٹل مین لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یعنی کہ الیجیبل بیچلر!" وہ چلتی ہوئی اس تک گئی اور گھوم کر اچھی طرح اس کا جائزہ لیا۔ اس کے کہنے پر عمر گڑبڑایا۔

"تمہیں معلوم ہے پاٹنر اس وقت تم انھیں لوگوں کے ملک میں موجود ہو جن کے چہرے تمہیں استری شدہ لگتے ہیں۔" وہ اس کے گلے مل رہی تھی۔

"تو کیا ہوا؟ کم از کم تمہاری طرح خود غرض تو نہیں ہوں۔ امی ابو کو اکیلا کیسے بھیج دیتا؟" عمر بھی نام کا ایک تھا۔

انھیں باتوں میں نور الفجر اپنی صحت کا موضوع ہٹانے میں کامیاب رہی تھی۔ اس نے کہا وہ بالکل ٹھیک ہے سو اسے ان لوگوں کے ساتھ ہوٹل جانا ہے۔ وہ چاروں باہر آئے تو عاشی اور آیان بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھیں دیکھ کر دونوں اٹھ کر ان تک آئے۔

"ابھی تم ڈسچارج نہیں ہوئیں۔" وہ دونوں ساتھ میں چلائے۔ نور نے غصیلی نگاہ دونوں پر ڈالی کہ اپنے منہ بند رکھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں، تم لوگوں کا شکریہ۔ابھی مجھے اپنی فیملی کے لیے رہنے کا بندوبست کرنا ہے پھر ملاقات ہوتی ہے اور ہاں عاشی ہاسپٹل کا جتنا خرچہ۔۔۔"

"بکواس بند کرو اور ہم نے سارا انتظام کر لیا ہے۔اپنے دوستوں کو اپنے والدین سے نہیں ملواؤ گی؟" عاشی نے قریب آکر اس کے بازو پر زور ڈالتے ہوئے پوچھا۔مل وہ چکے تھے لیکن نور الفجر تعارف کرواتی تو ایمپریشن اچھا جاتا۔

"اوہ ہاں سوری۔بابا یہ عاشی ہے میری فرینڈ۔"عاشی نے دباؤ مزید بڑھایا۔"اور یہ آیان ہے۔آپ پہلے مل تو چکے ہیں اسلام آباد ایئرپورٹ پر!"اس نے یاد دلایا اور عاشی کا ہاتھ اپنی بازو سے ہٹایا۔

"تم نے کونسا ہوٹل بک کروایا ہے؟"وہ عاشی سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم نے جانے کا سوچ ہی لیا ہے تو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔ہوٹل میرے راستے میں ہی پڑتا ہے۔"آیان نے نور کو دیکھتے ہوئے گفتگو میں مداخلت کی۔

"نہیں ہم چلے جائیں گے۔ شکریہ!" اب وہ آیان کا کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔

"انکل میرے پاس کار موجود ہے۔ مجھے آپ کو ہوٹل تک چھوڑنے میں خوشی ہو گی۔" وہ اقبال عالم سے کہہ رہا تھا۔

"زحمت کے لیے معذرت چاہتے ہیں بیٹا۔ اگر نور کو معلوم ہوتا تو تمہاری جگہ وہ سارا انتظام کر لیتی۔" وہ شرمندہ لگ رہے تھے کیونکہ انھیں ایئرپورٹ سے پک کرنے بھی آیان آیا تھا پھر ہوٹل میں ان لوگوں کا سامان رکھوانے کے بعد انھیں ہسپتال بھی وہی لے کر آیا تھا۔ اس وقت نور کی وجہ سے ٹینشن تھی اس لیے اسے شکریہ یا معذرت نہیں کر سکے تھے اور وہ اب بھی وہیں تھا۔

"آپ میرے ڈیڈ کی جگہ ہیں۔ معذرت کر کے شرمندہ مت کریں۔ میں کاؤنٹر پر حساب وغیرہ دیکھ لیتا ہوں تب تک آپ لوگ پارکنگ میں پہنچیں۔ عمر میرے ساتھ آؤ۔" وہ سادگی سے کہتا وہاں سے واپس مڑ گیا اور وہ وہیں کھڑی سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔ عمر بھی آیان کے ساتھ چلا گیا۔

"تم بھی ساتھ چلو۔"اب وہ عاشی سے کہہ رہی تھی۔

"اگر کار میں میری جگہ ہوتی تو میں تمہاری فیملی کے ساتھ وقت گزارنے ضرور چلتی لیکن بد قسمتی سے میری جگہ نہیں بنے گی اور ہاں کل میں ہاجنگ لوگوں کے ساتھ آجاؤں گی اگر انکل آنٹی کو مسئلہ نہ ہو۔"

"نہیں جی میرے معصوم سے اماں ابا کو کیا مسئلہ ہونا ہے۔آجانا تم لوگ!"

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔ویسے آیان نے عمر کو کافی حد تک یہاں کا نظام سمجھا دیا ہے پھر بھی کسی چیز کی ضرورت ہو آپ لوگ ہم سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ہم ایک کال کی دوری پر ہیں اور نور کا خیال رکھیے گا۔"اب وہ نور کے والدین سے اجازت چاہ رہی تھی۔عاشی بھی چلی گئی اور وہ بھی اپنے والدین کو لیے پارکنگ میں آئی۔

www.novelsclubb.com

"کتنے اچھے بچے ہیں۔آج کل کون کسی کو پوچھتا ہے؟ہمارا کتنا خیال کر رہے ہیں۔" سلمیٰ بیگم تبصرہ کر رہی تھی۔نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کچھ ہی دیر میں آیان اور عمر بھی آ گئے اور وہ اپنے والدین کے ساتھ پیچھے بیٹھی۔عمر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔نور نے تب بھی کوئی تاثر نہیں دیا۔وہ اقبال عالم کے کندھے پر سر رکھے عمر کو تنگ کرنے لگی۔آیان تو جیسے اس کے لیے وہاں موجود ہی نہیں تھا۔

"عمر! وہ سامنے پوسٹر دیکھو۔۔۔بتاؤ سب سے پیاری کون ہے؟"ایک شاپنگ مال کے باہر بڑا سا بلیک پنک کا پوسٹر لگا ہوا تھا اور وہ عمر کو اس طرف دیکھنے کا کہہ رہی تھی۔

"بابا اسے کہیں خاموش رہے۔میں اس کی بیماری کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ۔۔۔"عمر تو آیان کے سامنے شرمندہ ہو گیا تھا۔

"ورنہ کیا؟"وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

"ورنہ میں ماما کو لے کر واپس چلا جاؤں گا۔" نور کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ آیان بھی ہنسا کیونکہ کچھ ایسے ہی وہ بھی مناہل اور ایمان سے لڑتا تھا کہ حدیقہ بیگم صرف اس کی ماں ہیں۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کھانے میں کیا لو گے؟ ادھر سارا سی فوڈ مثلاً آکٹوپس، کیکڑے، جھینگے، شیل فش، کچی مچھلی، سیپ، ابالون، تو ناسب کھانے کو ملتا ہے۔ تمہارے لیے کیا مینیو رکھواؤں؟" آیان کو بے وقت کھانسی لگی اور اس نے اپنی سائیڈ ونڈو کھول دی۔ کوئی بعید نہیں تھی وہ سمندری مخلوقات کے نام پر ہی قے کر دیتا۔

"بیٹا تم ٹھیک ہو؟" سلمیٰ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔ نور بھی چونکی۔ اسے یاد آیا کہ آیان کو سی فوڈ پسند نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"جی۔۔۔جی آنٹی آئی ایم اوکے! آپ فکر مت کریں سیئول میں حلال کھانا آسانی سے مل جاتا ہے۔ اگر صرف پاکستانی اور انڈین کھانا چاہیے تو بھی بہت سے ریسٹورنٹ موجود ہیں۔ میں عمر کو سب کی

تفصیلات سمجھادوں گااور نورالفجر کو بھی ایسی جگہوں کا پتہ ہے۔"وہ کسی ٹور گائیڈ کی طرح سمجھا رہا تھا لیکن اس کے بعد نور خاموش ہو گئی۔

وہ کیوں اس کے والدین کے سامنے اچھا بننے کی کوشش کر رہا ہے؟ وہ دماغ پر زور نہیں ڈال پا رہی تھی۔اس نے اپنی آنکھیں بند کر دیں۔

آنکھوں کے سامنے پھر کوئی منظر لہرایا۔

اس کا گلا دبایا جا رہا تھا۔

وہ ہاتھ پیر ہلا رہی تھی۔

آئی وی ڈرپ اسٹینڈ گرا اور اس کی آنکھ کھل گئی۔

وہ گہرے سانس لینے لگی۔

وہ ڈورم میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی اور بیل مسلسل بج رہی تھی پھر اس کا فون بھی رنگ ہوا۔اوہ دروازے پر مریم آگئی تھی۔وہ ہڑبڑا کر اٹھی تاکہ دروازہ کھول سکے۔وہ کچن میں بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔

****

اب ہم چند سال پیچھے چلتے ہیں۔

منظر ہے ایک شادی ہال کا جہاں ثاقب سکندر کی دو اولادوں کی مہندی کا فنکشن جاری تھا۔اسٹیج پر ایمان کی مہندی کی رسومات کی جا رہی تھیں اور آیان اس کی سیدھ میں بہت دور کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔اسٹیج کی طرف وہ گیا ہی نہیں تھا۔اس کے چہرے پر خوشگواریت کا شائبہ تک نہ تھا۔ سفید قمیض شلوار پر گہرے بھورے رنگ کی ویسٹ کوٹ پہنے' بال سلیقے سے پیچھے سجائے وہ لب بھینچے فون کان سے لگائے خاموشی سے سن رہا تھا۔

"یونو واٹ آیان! میرے مہندی کے ڈریس سے میری کزن اتنی جیلس ہو رہی ہیں۔ وہ یقین نہیں کر پا رہیں کہ یہ لہنگا پندرہ لاکھ کا ہے۔ مجھے تو یہ سوچ سوچ کر خوشی ہو رہی ہے جب کل وہ لوگ میرے بارات کے ڈریس کو دیکھیں گی تو صدمے سے ہی مر جائیں گی اور جب انھیں میرے حق مہر کی رقم کا پتہ چلے گا تو ان کا کیا حال ہو گا؟" آیان بے زاری سے اس کو کہتے ہوئے سن رہا تھا۔

"میں نے صرف تمہیں وعدہ یاد دلانے کے لیے کال کی تھی۔"

"ویسے میں اب سچے دل سے اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوں۔ اپنے فیصلے پر ایک مرتبہ پھر نظر ثانی کر لو۔ میں تو رات سے ہواؤں پر اڑ رہی ہوں۔" اس نے سونے کی چڑیا ہاتھ سے جاتے دیکھا تو پھر فکر مندی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"سچے دل سے تم صرف پیسوں کے ساتھ مخلص ہو اور یہ بات ہم دونوں جانتے ہیں۔ تمہیں پیسے مل جائیں گے۔" ایمان اسی کی طرف دیکھ رہی تھی تو وہ بھی اپنی بہن کو دیکھ کر مسکرایا۔

"یو آر سو انٹیلیجنٹ آیان اور تم جیسے ذہین لوگوں کے ساتھ گزارا بہت مشکل ہے۔" وہ اب مسلسل مسکرا رہا تھا کیونکہ اسٹیج پر موجود عوام اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"لیکن یو آر لٹل بٹ فول!" وہ تمسخرانہ ہنسی۔

"آئی ایم ٹوٹلی فول اور ویسے بھی ہم نے الگ ہو جانا ہے تو تمھیں مجھ پر اتنی ریسرچ نہیں کرنی چاہیے۔" وہ اب اسٹیج کی طرف جا رہا تھا کیونکہ مناہل نے اسے اشارے سے بلایا تھا۔

"میں تمہیں اس نمبر سے پکچر بھیج رہی ہوں دیکھ کر بتانا میں کیسی لگ رہی ہوں۔" وہ خوش لگ رہی تھی۔

"میں نہیں چاہتا کہ تمہارے نمبر کی طرح آنٹی کا نمبر بھی بلاک لسٹ میں ڈال دوں سو پلیز اتنا تردد مت کرنا۔"

"پھر مجھے ان بلاک کر دو۔" اس نے کہا۔

"خدا حافظ!" اس نے مزید بات سنے بغیر فون جیب میں ڈال دیا۔

"میری شہزادی آج بہت پیاری لگ رہی ہے۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔" اس کے جاتے ہی ایمان اٹھ کھڑی ہوئی اور آیان نے اسے خود سے لگا کر بے شمار دعائیں دیں۔ مناہل فوراً ان تک آئی اور آیان کو پیچھے کیا۔

"بھائی آپ نے آپی کے بال خراب کر دیے۔" مناہل نے نروٹھے پن سے کہا اور ایمان کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

آیان سمیت سب اس کی بات پر ہنسے لگے۔ آیان نے پیچھے سے اس کے جوڑے کو ہلکا سا ہاتھ لگایا تو وہ زور سے چیخ پڑی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی!" ساتھ ہاتھ لگا کر وہ اپنا جوڑا چیک کر رہی تھی کہ کہیں خراب تو نہیں ہو گیا۔

"چڑیل لگ رہی ہو۔" وہ عادت سے مجبور اسے تنگ کرنے لگا۔

وہ ایمان کے دائیں طرف بیٹھ گیا کیونکہ بائیں طرف طلحٰہ بیٹھا ہوا تھا۔اسے سارے فنکشن میں اپنے والدین اور روحان نظر نہیں آئے تھے بلکہ وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ نظر آئیں۔وہ بھی مطمئن سا اسٹیج پر بیٹھا رہا پھر نا جانے کون کون آکر رسمیں ادا کرتا رہا لیکن وہ کچھ نہ بولا۔

فنکشن ختم ہونے کے قریب اسے تبریز لوگوں کے ساتھ روحان اندر آتا دکھائی دیا۔وہ اسٹیج سے اتر کر ان لوگوں کے پاس آگیا۔

"تم لوگوں کو شرم تو نہیں آتی؟دولہا خود اسٹیج سے اتر کر تم لوگوں کے پاس آیا ہے۔"وہ انھیں شرم دلانے کی خاطر بولا۔

"ابھی دولہے کے گھر کے سیاپے مکا کر آئے ہیں۔"احمر تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

"کونسے دولہے کے۔میرے یا طلحٰہ کے؟"وہ پریشان ہوا۔

"چشمِ بدور آپ!"تبریز سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔وہ تھوڑا ڈھیلا پڑا۔

"اچھا کیا ہوا؟" وہ اب سرسری سا پوچھ رہا تھا۔

"انکل سکندر کا خیال ہے تمہاری شادی کروا کر وہ غلطی کر بیٹھے ہیں کیونکہ مستقبل قریب میں انہیں اپنا گھر فاقوں کے زیرِ اثر لگ رہا ہے۔" احمر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"سیدھی بات بتاؤ کیا ہوا ہے؟" وہ ایک دم سے بیزار ہو گیا تھا۔

"تم نے اپنا اسلام آباد والا پلاٹ کیوں بیچ دیا ہے؟ انکل نے وہ تمہیں شادی کا گفٹ دیا تھا۔" احمر نے درشتگی سے پوچھا۔

"وہ میرا تھا۔ میں نے بیچ دیا اس میں نیا کیا ہے؟ ویسے بھی اگر ڈیڈ نے وہ مجھے دے دیا تھا تو میں اس کے ساتھ جو مرضی کرتا کسی کو پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔" وہ بالکل پچھتاوے میں نہیں لگ رہا تھا۔

"الو کے پٹھے! تم نے چوہدری شوکت کو بیچا ہے اور وہ ڈیڈ کی مخالف پارٹی کے کارکن ہے۔" اب روحان غصے سے بولا۔ آیان نے ایک لمحے کو اسے دیکھا پھر گہرا سانس لیا۔

"کیوں نہ ہم لوگ مہندی کا فنکشن انجوائے کر لیں؟"ان سب کا موڈ خراب دیکھ کر وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا کیونکہ مزید بحث کرنے سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہونا تھا۔

ان سب کو لیے وہ اسٹیج کی طرف آگیا اور باقی سب نے نہایت افسوس سے اسے دیکھا جو اس شادی کو نبھانے کے لیے سب کچھ داؤ پر لگا رہا تھا صرف اس لیے کہ وہ ثاقب سکندر کی خواہش تھی۔

******

شادی کے ہنگاموں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ثاقب سکندر سے ون ٹو ون ملاقات نہ کرنے میں کامیاب رہا تھا لیکن بارات والے دن' رات کو ثاقب سکندر سے لمبی چوڑی بحث کے بعد وہ کمرے میں آیا تو اقراء گھونگٹ لیے بیٹھی تھی۔اب وہ برداشت کی آخری حد پر تھا کیونکہ ثاقب سکندر بڑے جلال میں تھے اور ان کے سامنے کول بنے رہنا اس نے سیکھ لیا تھا اس لیے خاموش رہا اور ساری ذلالت و ملامت کو آب حیات سمجھ کر پیتا گیا۔اب وہ اقراء کو مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"سیریسلی اب تم چاہتی ہو کہ میں آدھی رات کو تمہارے ساتھ لڑوں کہ میرا بستر چھوڑو؟" وہ بہت تھکا ہوا اور بے زار تھا۔

"آیان ہمارے درمیان ایک مہینے کی ڈیل ہوئی تھی۔ ہم ایک مہینہ تو اچھے میاں بیوی کی طرح رہ سکتے ہیں۔"

"سوری یہ اچھے میاں بیوی کیا ہوتے ہیں؟" وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہا تھا۔

"اور ڈیل صرف یہ ہوئی تھی کہ تم ایک مہینہ میرے کمرے میں گزار سکتی ہو اگر میں گھر پہ نہ ہوں۔ فوراً سے پہلے بیڈ خالی کرو۔" وہ اپنا ٹریک سوٹ نکالتا کہہ کر واش روم میں بند ہو گیا اور پیچھے وہ بڑبڑاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس آیا اور بغیر کچھ کہے بستر جھاڑ لیٹ گیا۔ اس کا دماغ پھٹ رہا تھا اور اسے صبح اسلام آباد کے لیے بھی نکلنا تھا اسی لیے ابھی وہ سونا چاہتا تھا کیونکہ اس نے ایمان کی شادی کے لیے صرف تین چھٹیاں لی

تھیں اور آیان کی بارات کے ساتھ ایمان کا ولیمہ ہو چکا تھا اور وہ کل جا رہا تھا۔اپنا ولیمہ اٹینڈ کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ وہ مزید رکنا چاہتا تھا۔

اگلی صبح اس کی آنکھ چوڑیوں کی چھن چھن سے کھلی تھی۔وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔اقراء ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بناؤ سنگھار کر رہی تھی۔اس نے سستی سے گھڑی پر نظر ڈالی تو ساڑھے نو بج رہے تھے مطلب وہ لیٹ ہو رہا تھا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور فوراً واش روم میں گھس گیا۔

اقراء نے حیرانی سے مڑ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا۔نہا کر واش روم سے نکلا تو سفید شرٹ اور زیتون رنگ کی گرین جینز میں ملبوس تھا اور گیلے بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے۔ڈریسنگ روم سے اپنا بیگ نکالا اور اس میں کپڑے ٹھونسنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یہ واقعی جا رہا ہے؟" وہ حیران سی کھڑی اس کے پھرتی سے ہوتے کام دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے پاس تیس دن ہیں۔خوب عیش کرو اس گھر میں۔" بیگ بند کر کے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا۔بال سیدھے کیے،خود پر پرفیوم چھڑکا اور شوز پہننے لگا۔

"چلو!" اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔اپنا بیگ اور موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ تیزی سے اس کے سامنے تیار ہو کر کمرے سے باہر چلا گیا اور وہ وہیں شاک سی کھڑی رہ گئی پھر ہوش آنے پر اس کے پیچھے باہر لپکی۔

بیگ لاؤنج کے صوفے پر پھینکتا وہ ڈائینگ ٹیبل تک آیا۔

"مارننگ!" وہ مسکرا کر کہتا ماں کے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"کہیں جا رہے ہو؟" ثاقب سکندر نے سوال کیا۔

(قسم سے دو منٹ بھی خوش نہیں رہنے دیتے۔)

"اور اقراء کہاں ہے؟"

(جہنم میں!)

"سر نے ارجنٹ کیمپ بلایا ہے۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا اور جوس کا گلاس اٹھالیا۔

"آج تمہارا ولیمہ ہے اور۔۔۔"

"ملک میری پہلی ترجیح ہے۔میں اپنے ولیمے کھانے کے لئے انجینئر نہیں بنا ملک کے لوگوں کی حفاظت کے لیے بنا ہوں۔آپ ولیمہ کینسل کر دیں مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔"ایک ہی سانس میں اس نے جوس کا گلاس ختم کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مام دروازے تک چھوڑنے تو آئیں۔"وہ باقی سب کو نظر انداز کرتا ماں سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ناشتہ تو کر لو آیان!"

"مام بارہ بجے تک پہنچنا ہے سمجھا کریں۔"(بارہ تک مہمان آنا شروع ہو جاتے ہیں۔)

"اللہ حافظ بھائی!"شایان کے گلے لگ کر اس نے کہا۔

"یار اپنا ولیمہ تو کھا جاؤ۔" شایان نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔ بغیر جواب دیے وہ روحان کی طرف بڑھا۔

"اللہ حافظ روحان۔" اب وہ روحان کے گلے لگ کر کہہ رہا تھا۔ اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔ اقراء سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہو کر آیان کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی شکل پر بارہ بجے ہوئے تھے۔

"خدا حافظ ڈیڈ۔ پتہ نہیں واپسی کب ہو گی۔ آپ سب سنبھال لینا۔" مسکرا کر ان کے گلے لگ کر کہا۔

"چھوٹی!" ان کی کوئی دوسری بات سنے بغیر وہ مناہل کو آواز لگاتا وہاں سے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"چھوٹی میں جا رہا ہوں یار اٹھ جاؤ۔" دروازہ ناک کر کے وہ اندر چلا گیا۔ مناہل آنکھیں رگڑتی بیٹھ گئی۔

"آپ جا رہے ہیں بھائی؟" اسے لگا نیند میں غلط سنا ہو گا۔

"ہاں ضروری کام ہے۔اپنی بھابھی کو اچھے والے پارلر سے تیار کروا کر اسٹیج پر بٹھانا۔" اس کے سر پر پیار کرتا وہ سرگوشی میں بولا اور مناہل کا قہقہہ بلند ہوا۔

"چلو اب اٹھ جاؤ لیزی لڑکی۔" وہ کہتا ہوا اس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

باہر سب بالکل خاموشی سے کھڑے تھے جیسے وہ ان سب کو کھڑے رہنے کا حکم دے کر گیا تھا اور سب اس کے حکم کی تکمیل کرتے نظر آ رہے تھے۔

"مام آ جائیں۔میں لیٹ ہو رہا ہوں۔" اپنا بیگ اٹھاتا وہ حدیقہ بیگم کو آواز لگا رہا تھا۔

"اقراء بچے آ جاؤ ناشتہ کرو پھر ولیمے کی تیاری بھی کرنی ہے۔" ثاقب سکندر بھی اسی کے باپ تھے اس کی حرکتوں کو جانتے تھے۔وہ سن چکا تھا پھر بھی لاپرواہ بنا باہر کی طرف چلا گیا۔

"جی انکل!" وہ تابعدار بیٹی کی طرح کہتی ان تک گئی۔

"آیان! برا لگتا ہے بیٹا۔ آج ولیمے کے بعد چلے جانا۔" حدیقہ اس کے پیچھے باہر آئیں اور داخلی دروازے کے باہر اسٹیپ پر کھڑے اس سے کہا۔

"کیوں؟" وہ اب سنجیدہ تھا۔

"ڈیڈ نے جو کہا میں نے وہ کیا۔ اب میں تنگ آ گیا ہوں۔ مام پلیز آپ مجھے رکنے کے لیے نہ بولیے گا۔" وہ پیار سے ان کے گلے لگا۔

"وہ ایک دن کی دلہن ہے آیان! کیا سوچے گی؟"

"شادی کو اتنا مشکل نہیں بنانا تھا نا۔" وہ سنجیدہ سا کہہ رہا تھا۔

"وہ تمہاری بیوی ہے۔" اس کے ساتھ چلتیں وہ گاڑی تک آئیں۔

"میں اس کی اور اپنی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا۔ ایک ماہ بعد آپ کو سمجھ آ جائے گا۔"

"آیان تم کیا کرنے کا سوچ رہے ہو؟ وہ ہمارے خاندان کی لڑکی ہے۔"

"کچھ غلط نہیں کروں گا پرامس! آئی لو یو مام۔" وہ اس وقت صرف ماں سے ماں کی بات کرنا چاہتا تھا نہ کہ اقراء کی۔ وہ جانتا تھا یہ کوئی اچھا رویّہ نہیں ہے لیکن زبردستی کی شادی میں ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا تھا اور وہ شادی تھی بھی نہیں بس ایک سودا تھا۔

"میرے لئے رک جاؤ۔"

"آپ سوچ بھی نہیں سکتیں مام پچھلے چند دنوں سے میں کیسے یہاں رہ رہا ہوں۔ پلیز آپ تو مجھے ایموشنل بلیک میل نہ کریں۔ میں تھک گیا ہوں۔" بیٹے کو تکلیف میں دیکھ کر حدیقہ کا دل بھر آیا۔ وہ گاڑی کے پاس کھڑے تھے اور اقراء کھڑکی سے ان دنوں کو دیکھ رہی تھی۔

"آہ میری کوئن آف ہیپی نیس اس وقت بالکل نہیں روئے گی۔" انھیں دوبارہ خود سے لگاتے ہوئے اس نے کہا جو ہمیشہ وہ ان کے لیے کہا کرتا تھا۔

"جاؤ اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔" حدیقہ نے اس کی پیشانی کو چوم کر کہا۔

اب وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تو اس کی تیز نظریں کھڑکی میں کھڑی اقراء پر پڑیں جس پر اسے بلاوجہ ترس آیا پھر اس کے دل نے کہا۔

"اس نے خود یہ راستہ چنا تھا۔" ہاتھ کو ماتھے تک لے جا کر اس نے سلام کرنے والے انداز میں اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں ملیں اور پھر اقراء وہاں سے ہٹ گئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سمیت سب کو دھوکہ دے رہے تھے۔

*****

"کیسی رہی تمہاری بہن کی شادی؟" وہ میس میں بیٹھا ہوا تھا جب عنایہ دھپ سے اس کے سامنے آ کر بیٹھی تھی۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے کھانے پر جھکا رہا۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ بھی۔"

"فرسٹ کلاس!" اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"چل جھوٹے تصویریں تو دکھائی ہی نہیں۔"اس نے منہ بنایا۔

"میں نے اپنے فون پر کوئی پک نہیں بنائی۔کسی سے مانگ کر دکھاتا ہوں۔"کھانا ختم کرتے اس نے محتاط انداز میں کہا۔

"آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں آپ کے فون پر تصویریں دیکھ چکی ہوں لیکن ایک بات سمجھ نہیں آئی مجھے۔۔۔"

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے فون کو ہاتھ لگانے کی؟"وہ غصے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔وہ دو ہفتے کی ٹریننگ کے لئے لاہور میں تھا چونکہ ٹریننگ جنرل عاصم دے رہے تھے لہٰذا وہ اس سے ملنے ادھر آگئی تھی۔کلاس میں موبائل فون استعمال کی اجازت نہیں تھی اس لیے وہ کمرے میں رکھ کر گیا تھا۔اب عنایہ عاصم کو جنرل عاصم کی وجہ سے پلس پوائنٹ حاصل تھا کہ وہ اس کے کمرے تک پہنچ گئی تھی۔

"پی اے ایف کے جوانوں کی ہمت کی تو بات ہی نہ کرو لیکن تمہارا پاسورڈ کھولنے میں خاصی دقت پیش آئی۔"

"تم نے میرا پاسورڈ کیسے کھولا؟" وہ گویا چیخ پڑا۔ عنایہ نے اسے دیکھنے کے بعد باقی سب کو دیکھا جو آرمی یونیفارم میں ہی ملبوس کھانا کھا رہے تھے لیکن سب دیکھ چکے تھے کہ وہ دونوں کسی بات پر بحث کر رہے ہیں۔ خاموش نظروں کا نہایت خاموشی سے تبادلہ ہوا۔

"تم نے ہی تو دو منٹ میں پاسورڈ ہیک کرنا سکھایا تھا۔ بھول گئے؟ میں نے چار منٹ لئے لیکن کھول دیا۔ اب تم دو گھنٹے کی کلاس میں تھے۔ اس لیے میں نے پاسورڈ کھول کر تسلی سے تصویریں دیکھیں اور مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ تم ہر فنکشن میں اسٹیج پر کیوں بیٹھے ہوئے تھے؟ کہیں تمہاری۔۔۔" اس نے قدرے آہستگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شش! چپ کر جاؤ یار۔ چلو میرے ساتھ۔" اس آفت کی پرکالہ سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتا اپنے ساتھ باہر لے گیا۔

"مطلب واقعی تم شادی شدہ ہو گئے ہو؟"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ خوشی سے چیخیں مارے یا آیان کے کہنے پر خاموش رہے۔

"تمہیں اللہ کا واسطہ ہے دو منٹ منہ بند رکھو۔یہاں کوئی اس بارے میں نہیں جانتا۔"

"اتنی خوشی کی بات تم چھپا کیوں رہے ہو؟"عنایہ نے اچھنبے سے پوچھا۔

پھر دونوں خاموش رہے کیونکہ جس کاریڈور سے وہ ساتھ چلتے باہر جا رہے تھے وہاں لیفٹیننٹ کے کمرے تھے۔وہ آگے جا رہے تھے تو پیچھے سے ہر کمرے سے ایک سر باہر نکل کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔یہ بریکنگ نیوز تھی کہ عنایہ عاصم آج کل آیان سکندر کے ساتھ تھی۔

"تم لوگ مانو یا نہ مانو آیان نے لمبا ہاتھ مارا ہے۔"ان دونوں کے جانے کے بعد ایک سنجیدہ سی آواز آئی۔

"میجر عاصم کی بیٹی کا نکاح ہو چکا ہے۔"ایک اور آواز۔

"نکاح ہوا ہے، شادی نہیں۔ پکا آیان کا چانس ہے۔" کسی اور نے بھی تبصرہ کیا۔

"آیان کو تم لوگوں کے روشن خیالات کے بارے میں پتہ چلانا تو وہ اچھے سے سب بتادے گا۔"

"آج تو آیان سے دو دو ہاتھ ہو ہی جانے چاہیے۔" وہ سب سوچوں میں ڈوبے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے کہ اب انہیں آیان سے دو دو ہاتھ کرنے تھے۔

"یعنی تم کہہ رہے ہو کہ یہ صرف پیپر میرج ہے اور یہاں سے جا کر تم اسے مارنے کا ڈرامہ کرو گے۔ وہ تم سے طلاق کا مطالبہ کرے گی اور تم اسے حق مہر سمیت طلاق دے کر اپنے گھر والوں کی نظروں میں برے بن جاؤ گے۔ واٹ آ پلین۔ میں متاثر ہوئی ہوں۔ واہ آیان واہ!"

"یہ رشتوں کو نبھانے کے لیے ایسے گھٹیا پلان تمہیں دماغ کا کون سا حصہ دیتا ہے آیان؟" اس کی ساری کہانی کو غور سے ذہن نشین کرنے کے بعد وہ اب اسے سنانے میں مصروف ہو چکی تھی اور چکر

لگا رہی تھی جب کہ وہ تب سے صرف ایک پائپ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا۔

"میں جانتا ہوں کہ میں غلط کر رہا ہوں لیکن یار وہ عورت ہے۔اگر لوگوں کو یہ پتہ چلا کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے تو ممکن ہے مستقبل میں کوئی اس سے شادی نہ کرے۔اس لیے ہم یہ تاثر دیں گے کہ میرے مارنے پر اس نے خود طلاق لی ہے۔اس سے وہ آسانی سے اپنی زندگی گزار سکے گی اور کوئی اس کے کریکٹر پر بات بھی نہیں کرے گا۔"

"براوو آیان براوو!"عنایہ نے باقاعدہ تالیاں بجا کر اس کو داد دی تھی بلکہ شرم اور عقل دلانے کی کوشش کی تھی جو دوسروں کا اچھا سوچتے سوچتے خود دوسروں کی نظر میں برا بن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں گیا تمہارا ذہین دماغ؟کہاں گیا تمہارے اندر کا غیرت مند مرد جو عورت کی طلاق کے خلاف تھا اور ایسے مردوں کو برا سمجھتا تھا جو چھوٹی سی غلطی پر عورت کو طلاق دے دیا کرتے ہیں۔ہاں بولو؟

شادی کرلی ہے تو اسے نبھاؤ بے وقوف انسان! تم اس بات کو سیریس کیوں نہیں لے رہے؟" وہ غصے سے بولی۔

"اسے پیسے چاہیے تھے اور مجھے آزادی۔ ہم نے مشترکہ فیصلہ کیا ہے ہم میں سے کسی کو بعد میں پچھتاوا نہیں ہوگا اور لوگ ایک دن برا کہیں گے زیادہ سے زیادہ دس دن پھر کیا ہوگا بھول جائیں گے اور میں مستقبل میں آزادانہ زندگی گزار سکوں گا۔ تم مجھے اچھے سے جانتی ہو، میں ٹاکسک ریلیشن میں نہیں رہ سکتا۔ میں الگ ہو جانا بہتر سمجھتا ہوں۔" اس نے مسکرا کر عنایہ کو سمجھایا۔

"تم اکیلے رہ جاؤ گے یار۔ تم آل ریڈی اپنے گھر والوں سے دور ہو۔"

"میں فلاسفی کا استعمال کرتے ہوئے کہوں گا کہ انسان اکیلا آیا تھا' اکیلا رہتا ہے اور اکیلا جائے گا۔ اس کے درمیان سب فانی ہے۔"

"کیا مطلب تم شادی نہیں کرو گے؟" وہ دوبارہ حیران ہوئی۔

"شادی بہت مشکل چیز ہے عنایہ اور مجھے نہیں لگتا مجھے ایک فیملی بنانی چاہیے۔میں اپنی زندگی آرمی کو سرو کرنا چاہتا ہوں۔"

"لعنت ہے تمہاری سوکالڈ سوچ پر آیان۔یہ مسئلہ ختم کرو۔میں تمہاری شادی بھی خود کرواؤں گی اور اسے نبھانا بھی سکھاؤں گی۔دیکھنا کیسے تم آرمی کو بھی سرو کروگے اور فیملی بھی بناؤ گے۔"اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"جب میں طلاق یافتہ مرد بن جاؤں گا تو کوئی عورت میرے پاس بھی نہیں پھٹکے گی کجا کہ شادی کرے گی۔"وہ ہنس رہا تھا اور عنایہ کو اچھا لگا۔

"جو بھی ہے دولہا بنے بہت پیارے لگ رہے تھے۔کاش میرا دولہا بھی اتنا پیارا لگے۔"

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ سے ہمارا شیر بہت ہینڈسم ہے۔ تمہاری شادی سے پہلے میں نے سعد کے لیے پاکستان کا سب سے اچھا اور مہنگا پالر بک کرواؤں گا تاکہ اس کا فشل ہو جائے اور تمہیں وہ شادی والے دن بہت اچھا لگے۔"

"ہاں پانچ کروڑ سے نیچے کا بیوٹی سلون نہیں ہونا چاہیے میرے سعد کے لیے۔" اس نے طنز کیا۔

"پانچ کروڑ کو چھوڑ بھی دو پلیز۔" جواباً وہ التجائیہ انداز میں بولا تو عنایہ نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"مجھے ماننا پڑے گا کہ تم ایدھی نمبر دو ہو۔"

"نہ میں لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور نہ غریبوں کے لئے بھیک مانگتا ہوں سو مجھے ان سے کمپیئر مت کرو کیونکہ نہ میں ان جیسا ہوں اور نہ بن سکتا ہوں۔" وہ ہنوز اسی طرح کھڑا ہوا تھا۔

"اف آیان اب اس ڈنڈے کی جان چھوڑ بھی دو۔ تمہاری کمر نہیں اکڑتی؟" وہ سخت کوفت زدہ ہوئی۔

"اب یہ مت کہنا میرے ایسے کھڑے ہونے سے تمہیں irritation ہو رہی ہے۔" وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہوا اور واپس اندر کی طرف چل دیا۔ عنایہ بھی ساتھ ہو لی۔

"تم ذہین بیوقوف ہو اور تم جیسا انسان شاید ہی کوئی ہو۔" وہ دونوں ساتھ چلنے لگے۔

"دائیں بائیں بالکل مت دیکھنا۔ تمہارے بیچ کے سکوارڈن لیڈرز نے ہم دونوں کی دوستی کو غلط سمجھ لیا ہوا ہے۔" آیان نے تاسف سے کہا۔

"وہ سب یقیناً ہم سے کوئی غیر اخلاقی حرکت کی امید رکھ رہے ہیں۔ ادھر تم کچھ الٹا سیدھا کرو۔ اُدھر تمہیں میرے بابا کے سامنے پیش کروا کر ذلیل کریں۔ دیکھو کیسے آنکھیں نکال کر دیکھ رہے ہیں۔" عنایہ باقاعدہ سب کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اور آیان کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی اتنی دیر سے یہی سوچ رہا تھا کہ تمہارے ادھر آنے سے یہ لوگ مجھ پر اتنی نظر کیوں رکھنے لگے ہیں؟ تم تو بیٹا پکا مجھے یہاں سے نکلوا کر دم لو گی۔"

"نکل جاؤ یار۔ عیش کرو اپنی زندگی میں۔ شادی کی تو فکر ہی نہ کرو۔ مطلب تم اتنی سی عمر میں بھی شادی کے لیے الیجیبل ہو۔"

"بہن جیسے پی اے ایف تمہارا جنون ہے اسی طرح میرا بھی ہے۔ یہاں سے نکل کر کیا زندگی ہو گی؟" وہ بھی تھوڑا اونچا بولا۔ بظاہر سب اپنی باتوں میں مگن ہو گئے تھے کیونکہ وہ دونوں واپس اندر کی طرف جا رہے تھے۔

"بھائی صاحب میں تو صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ یہاں سے نکلنے کے بعد زیادہ ترقی ملے گی۔"

"نہیں بہن اپنا جینا مرنا آرمی والوں کے ساتھ ہے۔" جس طرح باہر جاتے ہوئے ان سب کی گردنیں انہیں دیکھنے کے لیے باہر نکلی تھیں اسی طرح اندر جاتے ہوئے بھی وہ سب انہیں دیکھنے لگے اور وہ دونوں ایک دوسرے کو بھائی بہن کہتے مزید ڈائلاگ بازی کر رہے تھے۔

*****

"سر ماجد کے سر کے بالوں کی قسم۔ ہم صرف اچھے دوست ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔" وہ اس وقت الٹا لٹکا ہوا تھا۔ اس کے آفیسرز اس سے واقعی دو دو ہاتھ کرنے آئے تھے۔

"اوئے خانہ خراب کا بچہ ہمارے سر پر تو بال ہی نہیں ہے۔" پختون ماجد غصے سے بولا اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔

آیان کا تو بس نہیں چل رہا تھا عنایہ کو جا کر اتنا مارے کہ اس کے سر پر بھی بال نہ رہیں جو پہلے اس کے ساتھ تھی اور اب ان لوگوں کو فری ہینڈ دے کر گئی تھی کہ آج آیان کو اسپیشل گیسٹ کی طرح ٹریٹ کرنا ہے اور وہ فرمانبردار اور تابعدار بھائی اسے اسپیشل گیسٹ سمجھ رہے تھے۔

"اپنی وہ خوبی بتاؤ جو اسے سب سے زیادہ پسند ہے۔"

"میں آپ سب سے زیادہ خوبصورت ہوں۔" وہ جو منہ میں آیا بول گیا اور اب اسے اپنے افسر کا غصہ سہنا تھا۔

"تمہارا کیا مطلب ہے ہم بدشکلے ہیں؟"

"بالکل!" وہ سوچ کر رہ گیا۔

"تم زیادہ خوبصورت ہو؟ ابھی تمہاری خوبصورتی نکالتے ہیں۔ اتارو اسے نیچے۔" وہ اب مشتعل ہو چکا تھا۔ وہ سب پی اے ایف کے جوان کم اور جیل کے جلاد زیادہ لگ رہے تھے۔

"سر میں دل کی خوبصورتی کی بات کر رہا تھا ورنہ یہاں خوبصورتی نہیں بہادری دیکھی جاتی ہے اور آپ مجھ سے زیادہ بہادر اور قابل ہیں۔" واپس کھڑا ہونے پر اسے لگا جیسے وہ کسی دوسری دنیا میں چلا گیا ہے۔ دماغ کے خلیوں کو سیٹ ہونے میں وقت لگا تھا۔

"ایک ہاتھ سے سوپش اپس لگاؤ۔" آفیسر کی گرجدار آواز گونجی۔ وہ غصہ پی کر رہ گیا کیونکہ اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

"ایک انگلی پر دو سو لگالوں گا۔" اس نے تنک کر سوچا اور پھر شروع ہو گیا۔ وہ گنتے گنتے تیس تک پہنچ گیا پھر آفیسر کی بارعب آواز سارے میں گونجی۔

"کتنے ہوئے؟"

"زیرو!" باقی سب کی مشترکہ آواز آئی اور آیان ایک مرتبہ پھر ایک سے پش اپس کرنا شروع ہو چکا تھا۔

"اللہ کرے آج تم سب کی کمر میں درد رہے اور صبح اٹھنے بھی نہ ہو۔" اس نے بے بسی سے سوچا۔ گنتی پھر ایک سے شروع ہو چکی تھی اور وہ سب اس کا مذاق اڑا رہے تھے اور آیان پسینہ پسینہ ہوتے ایک ہاتھ پر سو پش اپس مکمل کرنے کی کوشش میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"سکواڈرن لیڈر آیان! جنرل عاصم نے بیس میں بلایا ہے۔" ایک کیڈٹ نے آیان کی درگت بنتے دیکھا تو اپنی ہنسی روک کر پیغام دیا۔

اس نے مدد طلب نگاہوں سے آفیسر کی طرف دیکھا جو نہ جانے خود کو کیا سمجھتا تھا۔

"اگر تم ابھی جاؤ گے تو ساری رات ایک ٹانگ پر کھڑے رہو گے۔"

"عنایہ۔۔۔ عنایہ اللہ تم سے پوچھے۔" وہ کھڑا ہو گیا اور بغیر کوئی جواب دیئے وہاں سے باہر نکلا۔ اپنے پیچھے قہقہوں کا شور وہ باآسانی سن سکتا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس کے افسر تھے۔

"شششش۔۔۔ سر!" کیڈٹ نے نا جانے کون سے جہاز کے پیچھے چھپ کر اسے آواز لگائی۔

"کیا ہے؟" وہ سخت کوفت زدہ تھا۔

"سر جی ایسے تو نہ بولیں آپ کو بچا کر لایا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ تمہیں کیا چاہیے؟" وہ بیزاری سے بولا۔

"بس سر جی ہم کو ایک فون کال کرنی ہے۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ اصولوں کے خلاف ہے۔" اسے جنرل عاصم نے نہیں بلایا تھا۔

"پتہ ہے سر جی پر ہماری امی بہت بیمار ہے۔اس کی یاد آ رہی ہے۔" آیان فوراً سیدھا ہوا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ!" ایسے چھوٹے موٹے فیور وہ سب کو ہی دیتا رہتا تھا۔وہ اسے اپنے کمرے میں لے کر آیا اور اس کی بات پر بھی کروائی۔جب تک وہ بات کرتا رہا آیان خاموشی سے بیڈ پر بیٹھا رہا۔

باہر شور سا اٹھا تو اسے لگا سب آفیسرز اپنے کمروں میں جانے کے لیے آ گئے ہیں۔

"فون بند کرو۔" اس نے سرگوشی میں اس کیڈٹ سے کہا اور اس نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"سر جی تمہارا بہت بہت شکریہ!"

"جلدی بیڈ کے نیچے چھپ جاؤ۔"

"سر! یہ چھوٹے سے بیٹھ سے سب نظر آ جاتا ہے۔"

"تم مجھے کتنے غلط وقت پر بلانے آئے تھے۔ جانتے بھی ہو میں ٹریننگ کر رہا تھا۔" وہ تھوڑا گرجدار آواز میں بولا تھا کہ باہر آواز چلی جائے۔

"شرمندہ ہونے کا ڈرامہ کرو ورنہ ایک جھانپڑ رسید کروں گا۔" اب وہ سرگوشی میں بولا تو کیڈٹ نے فوراً سر جھکا لیا۔ شرمندہ بھی لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا آیان؟" دروازہ کھلا ہوا تھا افسر بمعہ گینگ اندر تھا۔

"سر یہ مجھے تب بلانے آیا جب میجر عاصم چلے گئے تھے۔" وہ غصے سے بولا۔

"کوئی بات نہیں۔ یہ تمہیں ڈھونڈ رہا ہو گا اور تم تو ٹریننگ کر رہے تھے۔ چلو تم جاؤ شاباش!" ایک آفیسر نے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا تو آیان حیران ہوا۔ وہ کیڈٹ فوراً وہاں سے کھسکا۔

"آپ نے اسے جانے کیوں دیا؟ میں اس کا دماغ ٹھکانے لگانے والا تھا۔"

"تم آرام کرو چھوڑو اسے۔" وہ حیران ہوا۔ ابھی تو کچھ اور کہہ رہے تھے یہ لوگ!

"میں آرام کرلوں؟"اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل! چلو بھائی آیان کو آرام کرنے دو۔"وہ وہیں ہکا بکا کھڑا رہا۔جب وہ سب چلے گئے تو وہ کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

"کیا انہوں نے میرے کمرے میں کچھ رکھا ہے؟"وہ حیران سا کمرے کی ہر چیز کو چیک کرنے لگا۔ اس وقت تو اسے کچھ نہ ملا البتہ رات کو وہ ٹھیک سے سو نہیں سکا تھا شاید اس کے بستر کو جوئیں پڑ گئی تھیں۔وہ کھجلی پاؤڈر کو بیڈ کو جوئیں پڑنا سمجھتا رہا لیکن خیر رات کسی نہ کسی طرح گزارنی تھی۔

*****

"تم کبھی مجھے تنگ کیے بغیر کھانا کھا سکتی ہو؟معلوم بھی ہے آج مجھے گھر جانا ہے پھر بھی میری ڈیوٹی لگادی۔"وہ غصے سے عنایہ کو کہہ رہا تھا جس نے جان بوجھ کر ٹیسٹ دینے نئے آنے والے بچوں کو بریفننگ دینے کے لیے اس کا نام دیا تھا۔

"آیان کوئی بڑا مسئلہ تو نہیں ہے۔ہزار بارہ سو لڑکیاں ہو نگی اور تم نے بس انھیں بتانا ہے کہ ٹیسٹ کیسے کرنا ہے۔تم بڑی آسانی سے ہینڈل کر سکتے ہو۔"وہ بڑی بے نیازی سے کہہ رہی تھی۔

"اور جو میرا وقت برباد ہو گا؟"وہ جہاز کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا اور عنایہ ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔

سحر کا وقت تھا اور اذانیں ہونے میں ابھی وقت تھا۔

"تم آج بہت غلط کرنے جا رہے ہو۔اسی لیے میں نہیں چاہتی کہ تم اپنے گھر جاؤ۔"

"بہتر ہے میری پرسنل لائف کو پرسنل ہی رہنے دو۔میں جانتا ہوں کہ کیا کر رہا ہوں۔"اپنے جاگرز کے تسمے بند کرنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ابھی وقت تھا وہ جاگنگ پر جا سکتا تھا۔

"اگر سب ویسا نہ ہوا جیسا تم چاہتے ہو تو کیا کرو گے؟"وہ بھاگتے ہوئے لمحے بھر کو رکا۔گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"پھر دعا کرنا کہ آیان سکندر کہیں کھو نہ جائے۔ ہمیشہ ایسا رہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔" اس کا لہجہ پھیکا سا تھا۔

"میں دعا کروں گی اللہ تمہیں عقل سلیم عطا کریں۔" وہ سر جھٹک کر مسکرایا۔

"کونسے سینٹر میں بریفننگ دینی ہے؟"

"پنڈی سینٹر میں!" وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گیا۔

صبح سات بجے کے قریب وہ سینٹر پہنچا کیونکہ آج ٹیسٹ کی تاریخ تھی اور اس کی ڈیوٹی عنایہ نے جان بوجھ کر لگوائی تھی حالانکہ سکواڈرن لیڈر جاسم کی ڈیوٹی تھی۔ بریفننگ دیتے ایک گروپ کے ساتھ اسے عنایہ بھی نظر آئی۔ وہ جینز ٹاپ پہنے چھوٹی بچی ہی لگ رہی تھی۔ آیان سے نظریں ملیں تو اس نے بائیں آنکھ اسے ونک کی۔ وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ میڈم ادھر کیا کر رہی ہو لیکن پوچھ نہیں سکا کیونکہ

یکے بعد دیگرے لڑکیوں کا گروپ آتا رہا اور وہ بریفنگ دیتا رہا کہ کمپیوٹر ٹیسٹ کیسے دینا ہے اور عنایہ کو بھی جانتا تھا کہ اسے نت نئے تجربات کرنے کا شوق ہے۔

آج نیلی وردی پہنے وہ کم عمر آیان لگ رہا تھا جو ایک پروفیشنل بن چکا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ بارہ بجے کے قریب فری ہوا تھا۔ عنایہ ایک لڑکی کو ساتھ لیے اس تک آئی جب وہ اپنی کار میں بیٹھنے لگا تھا۔

"سر! میرا آئی ڈی کارڈ گھر رہ گیا ہے۔ اب میرا ٹیسٹ نہیں ہو گا کیا؟" وہ اتنی معصومیت سے پوچھ رہی تھی کہ آیان کو ہنسی کنٹرول کرنا مشکل لگا۔

"گھر جائیں اور فوراً لے آئیں۔" اپنے شیڈز اتار کر اس نے عنایہ کو دیکھا اور سنجیدگی سے کہا۔

"سر میں تو سوات سے آئی ہوں۔"

"پھر اگلے سال کوشش کرنا پی اے ایف کیلئے۔"

www.novelsclubb.com

"سر پلیز کچھ کریں۔ میرا خواب ٹوٹ جائے گا۔" عنایہ منتوں پر اتر آئی۔ وہ اس کی اوور ایکٹنگ پر بدمزہ ہوا۔

"انصر!" اس نے ڈاکومنٹ ویریفی کیشن کرتے افسر کو آواز لگائی۔

"اس بچی کا مسئلہ دیکھو اور حل کرو۔" اس کا انداز منت کرنے والا تھا کہ اس بلا سے جان چھڑاؤ۔ انصر نامی افسر نے بھی ان دونوں کو دیکھا اور پھر غور سے دیکھا۔ یہ وہی دونوں تھے جو سارے پی اے ایف میں مشہور دوست تھے۔ وہ بھی مسکرا دیا لیکن سنجیدہ پروفیشنل بنا رہا۔

"جی سر! جیسا آپ کہیں۔" ابھی وہ عنایہ کو ساتھ چلنے کا کہنے ہی لگا تھا کہ کہیں سے چیخوں کی آوازیں آئیں اور وہ سب اس جانب دیکھنے لگے۔ لڑکیاں اچھل اچھل کر کرسیوں پر چڑھ رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے یہاں؟" ڈیوٹی پر مامور ایک اور افسر کی آواز سارے میں گونجی تو یکدم خاموشی چھا گئی۔

"سر چھپکلی ہے یہاں۔" کسی لڑکی کی سہمی ہوئی آواز آئی اور وہاں موجود افسر تاسف سے سر جھٹک کر رہ گئے۔

"کس ڈیپارٹمنٹ کے لیے ٹیسٹ دینے آئی ہیں آپ سب؟" انصر نے بڑے غصے سے پوچھا۔

آیان اور عنایہ کی نظریں ملیں اور دونوں نے ہی نفی میں گردن ہلائی۔

"سر فائٹر پائلٹ!" چند ملی جلی آوازیں آئیں۔

"یہ بنیں گی فائٹر پائلٹ!" وہ بڑبڑاتا ہوا مزید کوئی بات سنے بغیر شیڈز پہنتا گاڑی میں جا بیٹھا۔ اسے میر پور پہنچنا تھا اور وہ عنایہ کی وجہ سے پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا۔

"اس طرح کے کاموں کے لیے تمہارے پاس وقت کہاں سے آجاتا ہے؟" اس نے وائس نوٹ بھیج کر پوچھا۔ وہ کار گیٹ سے باہر نکال رہا تھا۔ دروازے کے پاس کھڑے سولجرز نے اسے سلیوٹ پیش کیا۔

"اب ہر کوئی تمہاری طرح سڑیل تو نہیں ہوتا۔" ایک منٹ بعد ہی جواب موصول ہوا تو وہ مزید حیران ہوا۔ اصول' اصول ہوتے ہیں اور ٹیسٹ والے دن فون ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی اور عنایہ کے پاس فون کیسے تھا جب وہ ٹیسٹ دینے والوں میں شامل تھی۔

"تم بہت بگڑی ہوئی ہو۔" اس نے بھی میسج لکھ بھیجا۔

"پی اے ایف کے جوان ہیں' کوئی مذاق تھوڑی ہے؟" اس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ وہ مسکرا کر رہ گیا اور کار سڑک پر ڈالتے ہوئے فون بند کر کے رکھ دیا۔

*****

وہ بہت دلچسپی سے اقراء کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ پروفیشنل تشدد کی وکٹم رہ چکی ہے۔ وہ لپ اسٹک اور دیگر میک اپ اشیاء سے چہرے اور بازوؤں پر تشدد کے نشان بنائے جا رہی تھی اور آیان کو ہنسی آ رہی تھی مطلب وہ سب کو یہ بتائے گی کہ آیان نے اتنا زیادہ مارا ہے۔ آیان نے دستخط شدہ طلاق کے پیپرز

اسے دے دئے تھے اس لئے اب وہ ریلکس تھا۔ایک جگہ سے تو جان چھوٹی۔کل شام کو وہ گھر پہنچا تھا اور آج اس نے یہ کام نپٹانا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس رشتے کو نبھانا مشکل ہے۔

"تم بہت بیوقوف ہو آیان سکندر! بھلا کوئی حق مہر میں بھی پانچ کروڑ لکھواتا ہے؟"

"آیان سکندر نے لکھوایا تھا۔"

"وہ بھی تب جب شادی صرف پیپر میرج ہو اور ایک ماہ تک چلی ہو۔تم ذہین بیوقوف ہو۔"اس کے کہنے پر آیان نے لب بھینچے اور بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس پیا اور پورا زور لگا کر زمین پر دے مارا اور پھر گلاس کے ساتھ بھی یہی کیا۔پہلے تو اقراء ڈر گئی پھر اس تک آئی۔

"یہ چھری پکڑو اور میری کلائی کاٹو۔"آیان کی تو پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔اس ڈرامے کو اصل شکل دینے کے لیے خون نکالنا ضروری تھا۔وہ واقعی تشدد کی وکٹم رہ چکی تھی لیکن آیان ایسا کبھی نہیں کرتا۔

"دماغ خراب ہے تمہارا؟"اس نے جگ بھی زمین پر دے مارا۔

نیچے سب کو آواز آئی تو وہ سب بھاگے اوپر چلے آئے لیکن دروازہ بند تھا۔

"جلدی کرو!"اقراء نے آہستہ سے کہا۔

"مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔ تمہیں تکلیف ہو گی۔"اسے سمجھ نہیں آیا کیا کرے؟ کچھ بھی تھا وہ کسی عورت کو خود تکلیف نہیں دیتا چاہتا تھا۔اس کے انکار پر اقراء نے اپنے چہرے اور بازو پر دو ہلکے کٹ لگائے اور پھر گردن پر چھری رکھ کر ہلکی سی دبائی۔ چھری کی دھار تیز ہونے کی وجہ سے فوراً گردن سے خون بہہ نکلا۔

"تم پاگل ہو؟"وہ ہکا بکا تھا۔اقراء نے چھری اس کے ہاتھ میں پکڑائی۔

"آیان۔۔۔اقراء کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟"شایان کے چلانے کی آواز آئی۔

"سب ٹھیک ہے بھائی۔ جاؤ یہاں سے۔"وہ غصّے سے بولا۔

اب وہ اقراء سے بھی لاتعلق ساجینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

"بچاؤ۔۔۔یہ مجھے مار دے گا۔"اقراء اپنے منہ کو دباتے ہوئے چلائی۔اس نے سرد نظروں سے اقراء کو دیکھا۔

"بکواس بند کرو۔تمہیں آزادی چاہیے اس گھر سے؟مجھ سے؟ایک مرتبہ پھر بول کر دکھاؤ۔"وہ غصے سے پھنکارا۔

"آیان بچے دروازہ کھولو۔کیا کر رہے ہو تم؟"حدیقہ کی ڈری سہمی آواز سنائی دی۔

"آیان دروازہ کھولو۔اقراء تم ٹھیک ہو؟"شایان نے پھر پوچھا۔

"بھائی مجھے بچائیں۔یہ مجھے مار دے گا۔"اقراء نے روتی ہوئی آواز میں کہا۔آیان نے داد دینے والے انداز میں اسے دیکھا اور پھر مسکرایا جیسے اس کے بھائی کہنے پر تمسخر اڑا رہا ہو۔کبھی وہ شایان کے قریب ہونے کی کوشش کرتی تھی۔

"یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے۔سب جائیں یہاں سے اور میرا دماغ خراب مت کریں۔"وہ بھی چیخ کر بولا۔وہ کل رات بھی اس سے تھوڑا لڑنے کا ڈرامہ کر چکا تھا۔

"آیان دروازہ کھولو۔اقراء کو کچھ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"ثاقب سکندر بھی سختی سے بولے۔جو بھی تھا اقراء کا رشتہ آیان سے انھوں نے ہی کروایا تھا۔

"ڈیڈ پلیز!آپ کا دیا تحفہ مجھے بہت پسند آیا ہے۔اب مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔"وہ بیڈ پر بیٹھ کر پیر ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اب اسے بے چینی ہو رہی تھی۔

"آیان۔۔۔مجھے چھوڑو!"اقراء ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تمام چیزیں زمین پر گرا دیں۔آیان نے افسردگی سے اسے دیکھا جو پورے دل سے اسے گھر والوں کے سامنے ذلیل کرنے پر تلی ہوئی تھی۔خیر وہ بھی تو یہی چاہتا تھا۔

"روحان دروازہ توڑو جلدی!"ثاقب سکندر کی گھبرائی ہوئی آواز ان دونوں کے کانوں میں پڑی۔

"چھوٹی اسٹڈی روم میں چابیاں پڑی ہوئی ہیں فوراً لے کر آؤ۔" شایان کی آواز بھی وہ دونوں سن سکتے تھے۔

اب وہ ڈریسنگ روم کے دروازے کے باہر آمنے سامنے کھڑے تھے۔اگلا اسٹنٹ دروازہ کھلنے پر ہی کرنا تھا۔

"تمہاری گردن سے خون نکل رہا ہے۔" اس کو لگا اقراء کو معلوم نہیں ہے۔

"فار گاڈ سیک آیان! ہم دشمن ہیں اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔ہم آخری مرتبہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں۔اب ایسی باتیں مت کرو۔" جواباً وہ بھی دھیمے لہجے میں غرائی۔

"میں دشمنی میں بھی اخلاقیات نہیں بھولتا۔"

"میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے چھوڑ دو۔" وہ پھر سے چلانے لگی۔

دروازہ کھل گیااور جو منظر سب نے دیکھاوہ کچھ یوں تھا کہ آیان کا بایاں ہاتھ اقراء کی گردن پر تھااور دائیں ہاتھ میں چھری تھی جس سے وہ اس کی گردن کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔کمرے کا منظر اور پھر ان دونوں کو دیکھ کر سب کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔شایان اور روحان آگے آئے اور آیان کو اقراء سے دور کیا۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا آیان؟"روحان چلایا۔

"چھوڑو مجھے۔میں اسے قتل کر دوں گا۔"وہ بپھرے شیر کی طرح غصے سے آگے آتا بولا۔اقراء گہرے گہرے سانس لے کر اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی۔حدیقہ بیگم فوراً اس تک گئیں۔

"چھوڑو مجھے!"وہ چلایا۔

www.novelsclubb.com

وہ کسی صورت قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ سکندر نے اسے جھنجھوڑ کر سامنے کھڑا کیا اور اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔ آیان بالکل شاکڈ سا کھڑا رہ گیا۔ اسے اس قدر سنجیدہ رویے کی امید نہیں تھی۔

"بس کر دیں ڈیڈ! کب تک آپ مجھے تھپڑ مار کر خاموش کرواتے رہیں گے؟" وہ ہنوز ڈھیٹ بنا کھڑا رہا۔

"میں تمہارا گلا دبا دوں گا آیان!" وہ پھر اس کی طرف بڑھے لیکن روحان نے ثاقب سکندر کو روکا۔

"میں آیان سے بات کرتا ہوں ڈیڈ! آپ غصہ مت کریں۔" وہ پریشانی سے کہتا آیان کے پاس آیا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر باہر کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں معاف نہیں کروں گی آیان سکندر! تمہیں مجھے طلاق دینی ہو گی۔" وہ دروازے تک پہنچا تھا کہ اقرا نے آواز لگائی۔ اب آیان سچ میں غصے سے پلٹا تھا کیونکہ اسے سکندر سے تھپڑ پڑا تھا اور وہ

یقیناً اس سے نفرت کرنے لگے تھے۔آیان کو اس قدر سنگین رویے کی امید نہیں تھی کہ وہ اس پر ہاتھ اٹھا دیتے۔

"کیا کہا طلاق چاہیے؟" وہ اس کی طرف بڑھا لیکن روحان نے اسے پکڑے رکھا۔

"آیان خاموش ہو جاؤ۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔" حدیقہ بیگم فوراً آیان کے سامنے آئی تھیں کیونکہ وہ معاملے کی نوعیت کو سمجھتی تھیں۔

"آنٹی یہ میری خواہش ہے۔میں اس جلاد انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"

"تم میری بیوی کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو۔میں آیان سکندر آج پورے ہوش و حواس میں۔۔۔"

ابھی اس کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ ثاقب سکندر نے اسے شرٹ سے پکڑ کر کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور مزید ایک تھپڑ رسید کیا جیسے اسے ہوش میں لانا چاہ رہے ہیں۔

"اب ایک لفظ مزید مت کہنا ورنہ تم میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔" آیان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

وہ اپنے باپ کی نظر میں اتنا بے وقعت تھا؟ وہ رک نہیں سکتا تھا۔ وہ سب کچھ اپنے ہاتھوں برباد کر چکا تھا لیکن اب رکنا چاہتا بھی نہیں تھا۔ طلاق ہو چکی تھی۔ یہ سب تو ڈرامہ تھا۔ اس ڈرامے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا تھا۔

"میں آیان سکندر پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔"

وقت رک گیا۔

لمحے ساکت ہو گئے۔

سب کے چہرے سفید پڑ گئے گویا ان کی سانسیں چھین لی گئی ہوں۔

ان کا پورا جسم کان بن گیا لیکن آیان سکندر ثاقب سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا۔

"اقراء میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔" اس کی شرٹ پر ثاقب سکندر کی گرفت ڈھیلی پڑتی گئی۔

"میں تمہیں ان سب کے سامنے طلاق دیتا ہوں۔ میری طرف سے تم آزاد ہو۔" ثاقب سکندر نے اس کی شرٹ چھوڑ دی۔

اسے لگا اب سانس آیا ہے لیکن انھوں نے اس کے منہ پر تھوکا تھا جیسے وہ کوئی غلاظت ہو۔ ان کی آنکھوں میں نفرت، حقارت سب کچھ تھا۔ اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گالوں پر بہہ نکلے۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور سب کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھے شاید یہ سب آخری مرتبہ تھا۔ سرخ چہرہ اور ویران نگاہوں سے سب کو دیکھتا رہ گیا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جانتا تھا اب اس کے پیچھے کوئی نہیں آئے گا۔ سب اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلا تو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے مناہل کھڑی روتی ہوئی نظر آئی۔ وہ اس تک گیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا لیکن وہ جیسے اچھل کر اس سے دور ہوئی کہ وہ کوئی اچھوت بن گیا ہو۔ وہ زخمی سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ہیٹ یو بھائی۔۔۔آئی ہیٹ یو۔آپ نے ان کی زندگی برباد کر دی۔" وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

بے بسی سی بے بسی تھی آج آیان سکندر کے انداز میں!

"اگر سب ویسا نہ ہوا جیسا تم چاہتے ہو تو کیا کرو گے؟"

"پھر دعا کرنا کہ آیان سکندر کہیں کھو نہ جائے۔ہمیشہ ایسا رہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔"

سب ویسا نہیں ہوا تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔

نیچے آ کر اس نے خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے نیپکن سے چہرہ صاف کیا اور بیسمنٹ میں چلا گیا۔

اس وقت اس کا دل بہت بوجھل تھا اور وہ کہیں بھی نہیں جانا چاہتا تھا۔

واپس اوپر آیان کے کمرے میں آؤ تو اقراء زرد چہرے کے ساتھ زمین پر گرتی چلی گئی۔

"اقراء میری بچی!" حدیقہ بیگم کو آج صحیح معنوں میں اس کے لئے دکھ ہوا تھا۔

"میرے ابو کو بلائیں۔مجھے گھر جانا ہے۔"

"روحان! بھائی صاحب کو کال ملاؤ اور گھر بلاؤ۔" وہ جو سنجیدہ سا کچھ سوچ رہا تھا سکندر کی آواز پر چونکا۔ثاقب سکندر کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔شایان بھی ان کے پیچھے باہر نکل گیا۔

روحان نے ماں کو بھی کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔

اس کے ہاتھ میں فون تھا اور اس نے کال کر کے تایا کو بلا لیا تھا۔حدیقہ بیگم بھی کچھ دیر بعد کمرے سے چلی گئیں۔اب لکیر پیٹنے کا فائدہ نہیں تھا۔روحان ابھی بھی کمرے کے بگڑے ہوئے حلیے کو دیکھ رہا تھا۔

"پلاننگ تھی!" وہ غیر مرئی نقطے کو گھور کر بول رہا تھا۔اس کی بات پر اقراء ایک لمحے کے لیے ساکت ہی رہ گئی پھر غصّے سے بولی۔

"دفع ہو جاؤ تم بھی یہاں سے۔کچھ دیر کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

"یہ سب پلین تھا۔ کس کا تمہارا یا آیان کا؟" وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب جا رہا تھا۔ اقراء دیوار کا سہارا لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یا پھر تم دونوں کا؟" سرد آنکھیں اقراء کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا تھا یہ سب؟" اب وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"تمہارے بھائی کا گھٹیا پن۔" وہ چیخ کر بولی۔

روحان نے مزید کچھ نہ سنا نہ دیکھا۔ ویسا ہی ایک تھپڑ اقراء کے چہرے پر رسید کیا جیسا ثاقب سکندر نے آیان کو مارا تھا۔

"یقیناً اس لڑائی میں آیان نے تمہارے ساتھ ایسا بھی نہیں کیا ہو گا۔" وہ سرد لہجے میں بولا اور اقراء اس کے تھپڑ مارنے پر ہی شاکڈ سی کھڑی تھی۔

"بولو! کیا یہ سب پہلے سے طے شدہ تھا؟ اگر مجھے پتا چلا کہ تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو تو خدا کی قسم تم میرا نام ساری زندگی نہیں بھولو گی۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہہ رہا تھا اور اقراء کی روح تک کانپ گئی۔ وہ آیان نہیں تھا، وہ روحان تھا جو آسانی سے سامنے والے کا چہرہ پڑھ لیا کرتا تھا۔

"آیان کی پلاننگ تھی۔" وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولی۔

"تم دونوں کی طلاق کب ہوئی؟" وہ شعلے برساتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"تم اندھے تھے؟ ابھی تمہارے سامنے..."

"میں دوسرا تھپڑ مارنے کی بھی ہمت رکھتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آج صبح ہم نے طلاق کے پیپرز سائن کیے تھے۔" وہ روحان سے جھوٹ بول کر کچھ نہیں حاصل کر سکتی تھی۔

روحان جانتا تھا کہ ڈیڈ کی اتنی بڑی بات سننے کے بعد آیان خاموش ہو جاتا لیکن وہ آج نہیں ہوا کیونکہ ان کی طلاق پہلے سے ہی ہو چکی تھی۔

"اگر آیان کو کچھ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ تمہاری شکل بگاڑ کر رکھ دوں گا لیکن بخشوں گا نہیں!"

"شٹ اپ روحان! جسٹ شٹ اپ۔ تم اب بھی اس کی سائیڈ لے رہے ہو؟ دیکھ نہیں رہے اس نے کیا حال کیا ہے اس کا؟ اگر ہم وقت پر نہ پہنچتے تو وہ قتل کر چکا ہوتا۔" شایان اندر آیا تھا اور غالباً اس نے روحان کے آخری الفاظ سنے تھے اس لئے غصے سے بولا۔

"بھائی! لیکن..."

www.novelsclubb.com

"آؤٹ!" شایان نے ابرو اچکا کر سختی سے کہا۔

"بھائی میری بات تو سنیں۔"

"دفع ہو جاؤ یہاں سے جلدی۔" وہ اب چلا کر بولا تو روحان ہکا بکا رہ گیا۔

"تمہیں میں ایسے نہیں چھوڑوں گا۔ یاد رکھنا!" وہ اقراء کو وارننگ دیتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا اور اس نے شکر کا سانس لیا۔ فی الحال اس کی پوزیشن مضبوط تھی اس لئے وہاں کھڑے کھڑے ایک اور فیصلہ کیا تھا۔ آیان سکندر کو گھر میں ہی نہیں باہر بھی بے عزت کرنا تھا۔ روحان کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے یہ ضروری تھا کیونکہ اگر آیان اور روحان ایک ساتھ کھڑے ہو گئے تو اس کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔

"تم سکون سے اپنا سامان پیک کر لو۔ تم جو چیز لے کر جانا چاہتی ہو یہاں سے لے کر جا سکتی ہو۔ تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔ تایا جان اور خالد تمہیں لینے آ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"آیان نے بہت غلط کیا ہے بھائی۔" اس نے مسکین صورت بنا کر کہا۔

"میں آیان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔" شایان واقعی شرمندہ تھا۔ کم از کم اسے اپنے بھائیوں پر اتنا یقین تھا کہ وہ عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے لیکن آیان نے سارا غرور خاک میں ملایا تھا۔

"بھائی آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں؟ معافی تو آیان کو مانگنی چاہیے۔" شایان سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا۔

اسے اب انتقام لینا تھا روحان سے۔ اس کی بے عزتی ہوئی تھی اور اسے غصہ تھا۔ روحان نے آیان کی وجہ سے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ وہ ان دونوں کا نام' ان کا کیریئر' ان کی زندگیاں تباہ کر دے گی۔ وہ آگ لگا دے گی ہر طرف!

*****

www.novelsclubb.com

وہ موبائل پر گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیل رہا تھا کیونکہ وہ پچھلے دو گھنٹے سے یوں ہی بور ہو رہا تھا۔ اسے گھر سے باہر نکل جانا چاہیے تھا نہ کہ روحان کی انسپائرنگ دنیا میں آجانا چاہیے تھا۔ وہاں اسے سب کچھ

بور نگ لگ رہا تھا۔اسے کتابیں پڑھنے اور رکھنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔اب تک اس کے تایا اور سالے کو آجانا چاہیے تھا یقیناً وہ لوگ ریوالور وغیرہ خریدنے میں دیر لگا رہے تھے۔آیان نے اتنا بڑا گناہ کیا تھا اب دنیا والوں نے اسے سزا بھی تو دینی تھی۔

وہ مزید بور نہیں ہونا چاہتا تھا لہٰذا اس نے سوچا خاموشی سے گھر سے باہر نکل جائے گا گو کہ شایان اور ڈیڈ باہر سیٹنگ ایریا میں ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے گا۔یہی سوچ کر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا لیکن تایا کی رعب دار آواز سن کر اس کا سانس حلق میں اٹک گیا اور وہ وہیں کھڑا رہ گیا۔

"اقراء...اقراء!"آیان نے بیزاریت سے کان صاف کیا جیسے ان کے اونچا بولنے سے اس کا کان متاثر ہوا ہو۔وہ اب ثاقب سکندر کو آیان کی وجہ سے کوس رہے تھے اور اس نے ان سے ایک قدم آگے چلتے ہوئے پولیس کو بھی بیس منٹ بعد آنے کا کہہ دیا۔

وہ ان سب باتوں کے لئے تیار تھا۔

ابھی اقراء نے آکر رونا ڈالنا تھا۔آیان کے ظلم کی داستان سنانی تھی۔تایا اور ڈیڈ کی لڑائی ہونی تھی۔ ممکن ہے تایا اسے جیل بھیجنے کا کہیں اور پھر اقراء ان کے پیر پڑ کر آیان کو کچھ نہ کہنے کو کہے اور وہ پھر سے آزاد ہو جائے۔تایا اقراء سمیت اس کا گھر خالی کر دیں گے اور ڈیڈ کو دو تین دن بعد وہ راضی کر لے گا۔مام سے معافی مانگ لے گا پھر سب سیٹ ہو جائے گا۔اب بھی سب کچھ سیٹ تھا لیکن اقراء کے رونے اور آیان کے ظلم کی داستان سنانے کے بعد وہ حدیقہ بیگم سے لڑنے لگی تھی۔

"آپ نے اگر اپنے بیٹے کو عورت کی عزت یا تمیز کرنا سکھایا ہوتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔"

"میں آیان کی وجہ سے شرمندہ ہوں لیکن تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ہم نہیں جانتے تم دونوں کے درمیان ایسا کیا ہوا ہے کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔تم ہمیں کچھ تو بتاؤ"انھوں نے شائستگی سے کہا کیونکہ واقعی آیان نے غلط حرکت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"طلاق لے لی ہے میں نے آپ کے بیٹے سے۔آپ کا بیٹا نامرد ہے۔اس کے ساتھ کوئی لڑکی خوش نہیں رہ سکتی!کوئی لڑکی نہیں۔۔۔وہ کسی سے جتنی مرضی محبت ہی کیوں نہ کرلے ہر طرف سے دھتکارا جائے گا۔"

"بکواس بند کرواقراء!"وہ بھی جواباً اونچا بولیں۔

"آپ کے نامرد بیٹے کے بارے میں جو کہا آپ کو برا لگا؟میں ایسے شخص کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔وہ گھٹیا ذہنیت کا گھٹیا مرد ہے۔اس کے ساتھ میں تو کیا دنیا کی کوئی لڑکی خوش نہیں رہ سکتی۔ اب میں اس کے خلاف کورٹ جاؤں گی اس پر اتنے کیسز کرواؤں گی کہ سکون کے لیے ترس جائے گا۔"آیان کے چہرے سے مسکراہٹ بالکل غائب ہو چکی تھی۔اگر وہ دیوار کا سہارا نہ لیتا تو یقیناً سیڑھیوں سے نیچے گر جاتا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ تو سب کچھ پلین کر کے بیٹھا ہوا تھا۔اقراء اس کی ذات کو سب کے سامنے نیلام کر رہی تھی۔Character assassination(کردار کشی) کرنا تو کسی پلین کا حصہ ہی نہیں تھا۔اتنے سخت الفاظ سن کر بھی وہ کھڑا ہوا تھا۔

("اگر سب ویسا نہ ہوا جیسا تم چاہتے ہو تو کیا کرو گے؟"

"پھر دعا کرنا کہ آیان سکندر کہیں کھو نہ جائے۔ہمیشہ ایسا رہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔")

"اقراء زبان سنبھال کر بات کرو۔"شایان غصے سے بولا۔آیان جیسا بھی تھا اس کا بھائی تھا اور وہ اتنے غلط الفاظ نہیں سن سکتا تھا۔

روحان خاموشی سے اوپر والی سیڑھیوں پر کھڑا یہ ڈرامہ دیکھ رہا تھا اور وہ اس ڈرامے کی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا۔وہ بیسمنٹ کی سیڑھیوں پر کھڑے آیان کی جھلک بھی دیکھ چکا تھا۔آیان سکندر نے یہ ساری پلاننگ جیل جانے کے لئے کی تھی۔اف آیان سکندر اف!

"میں نے بہت سنبھال لی اپنی زبان! تمہارا بھائی گھٹیا انسان ہے۔اس نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔وہ زندگی میں کبھی سکون سے نہیں رہ سکے گا۔" وہ چلا چلا کر کہہ رہی تھی اور اب کی مرتبہ اس نے شایان کا بھی لحاظ نہیں کیا۔

یہ سب تو اقراء نے کہنا ہی نہیں تھا۔وہ یہ سب کیوں کہہ رہی تھی؟ وہ ایک مرتبہ پھر سے بیوقوف بن گیا تھا اور اس مرتبہ اس نے عزت گھر والوں کے سامنے گنوائی تھی۔وہ کوئی رد عمل نہیں دے پا رہا تھا۔بس شاکڈ تھا۔

"ابو آپ کو بہت مان تھا نا اپنے بھتیجے پر؟ دیکھ لیا آپ کے بھتیجے نے طلاق دے دی مجھے۔آپ کے بیٹے کو زندگی میں کبھی سکون میسر نہیں ہو گا۔" اپنے ابو کے کہنے کے بعد وہ ثاقب سکندر سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماننا پڑے گا تمہاری ایکٹنگ کو۔" روحان بڑبڑا کر رہ گیا اور شایان نے مڑ کر اسے سختی سے گھورا۔

اب روحان کا آیان کے پلین کو بیچ میں خراب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ثاقب سکندر شرمندہ سے کھڑے ہوئے تھے۔آج ایک مرتبہ پھر آیان انھیں ذلیل کروا رہا تھا۔

"میں یہ دن دیکھنے سے پہلے مر کیوں نہیں گیا؟آیان تم نے ہمیشہ مجھے رسوا کروایا۔"ثاقب سکندر نے دکھی دل سے کہا۔

آیان کو لگ رہا تھا اب اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا لیکن اس کی سماعتیں ابھی بھی سن رہی تھیں۔

"تم جو سزا کہو گی میں آیان کو دلواؤں گا۔بولو کیا چاہتی ہو؟"ثاقب سکندر اقراء سے پوچھ رہے تھے۔

وہ سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔اب مزید کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔وہ ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنے لگا تھا!

"میں آیان کو ابھی کے ابھی گرفتار کرواؤں گا۔اس نے میری بہن کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔"خالد نے کہا تو روحان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"واہ سالے صاحب کی بھی زبان نکل آئی ہے۔" روحان پھر بڑبڑایا اور شایان نے اب کی مرتبہ اسے اوپر دفعان ہو جاؤ کا اشارہ کیا لیکن وہ باقی کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔

"طلاق کا مطالبہ آپ کی بہن نے کیا تھا۔" روحان نے ہلکی سی مزاحمت کی۔

"مارنے کے لیے میری بہن نے نہیں کہا تھا۔" وہ بھی سختی سے بولا۔

"ہم سب میں سے وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے اقراء نے خود کو خود مارا ہو۔" وہ اب سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ سب کے دلوں میں وہ اقراء کے لیے بھی شک ڈال رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ تم بھی میری نظروں کے سامنے سے!" ثاقب سکندر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود کشی کر لیں۔ ان کی اولاد ان کا مان تھی لیکن آج وہ انہیں اپنوں میں ہی ذلیل کروا رہی تھی۔

"پر ڈیڈ یہ سب سچ نہیں ہے۔" وہ منمنا کر رہ گیا۔

"تم وہاں تھے؟ نہیں۔اس لیے اب مزید بکواس مت کرنا۔" آیان حیران ہوا تھا کہ روحان کو کیا ہوا؟ وہ کبھی بھی غلط چیز کا ساتھ نہیں دیتا تھا۔

"مجھے آیان اور روحان دونوں کو گرفتار کروانا ہے۔" اقراء روحان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔روحان سمیت سب نے حیرت سے اقراء کو دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی بڑی چیز کو فتح کر کے آئی ہو نہ کہ شوہر کا تشدد سہہ کر!

"روحان کو کیوں؟" شایان سب سے پہلے ہوش میں آیا۔آیان بھی فوراً حرکت میں آیا۔روحان پر تو وہ کوئی بات نہیں آنے دے گا کیونکہ اس نے کچھ کیا ہی نہیں۔

"روحان نے مجھ پر..."

www.novelsclubb.com

"میں نے پولیس کو کال کر دی ہے۔وہ مجھے گرفتار کرنے آتی ہو گی۔اگر روحان کو کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" طنزیہ لہجے میں کہتے وہ اقراء کو بہت کچھ باور کروا چکا تھا۔وہ کسی

صورت روحان کی بنی ہوئی ساکھ کو تباہ نہیں کر سکتا تھا۔ خود کی کردار کشی قبول تھی لیکن روحان کی کسی صورت نہیں۔ چاہے اس کو بچانے کے لیے اسے اپنی زندگی ہی کیوں نہ داؤ پر لگانی پڑتی۔ کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ وہ گھر پر موجود ہے کیونکہ اس کے وہاں ہونے سے معاملہ بگڑنے والا تھا۔

"میرے جیل جاتے ہی تمہارے حق مہر کی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی اور طلاق کے کاغذات بھی تمہارے گھر ڈاک کے ذریعے پہنچ جائیں گے۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ اتنا سپاٹ تھا کہ وہ سب کو غصہ دلا رہا تھا اور اپنے ڈھیٹ ہونے کا پتہ دے رہا تھا۔

"مارک مائی ورڈز!" الٹے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دے رہا تھا۔ "روحان کا نام کہیں بھی آیا تو اب کی مرتبہ گولی ماروں گا جو سیدھا تمہارے دماغ سے آر پار ہو گی۔" اس کی لال انگارہ ہوتی آنکھیں اور چہرے پر سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے ہونٹ کسی کو بھی ہمت نہیں دلا رہے تھے کہ وہ اس کے قریب جائے یا آگے سے کچھ بولے اور وہ اپنے باپ کی نظروں سے گرنے والا ہر کام کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں دھمکیاں دینے والا انسان نہیں ہوں۔ مجھے اچھے سے جان چکی ہو۔" آخری جملہ ان سب کے لئے تھا کہ وہ اس کے غصے کی آخری حد دیکھ لیں کہ وہ کسی کی جان بھی لے سکتا ہے۔

"شرم آرہی ہے مجھے کہ تم جیسے انسان کو اپنی بیٹی دی۔" تایا جان دور سے ہی غصے میں بولے۔

"یہ تو دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

"ثاقب یہ تربیت ہے تمہاری؟" وہ بہت مشتعل ہو چکے تھے اور ثاقب سکندر کیا کہتے آیان نے پہلے ہی ان کے کہے کا پاس نہیں رکھا اور اب اسے کچھ بھی کہنا بے معنی تھا۔ وہ نافرمان اولاد تھا۔ ہاں ایسا ہی ہے!

"بدکردار مرد۔" اقراء کے کسی الزام کا اب کوئی جواب نہیں دینا تھا۔ وہ کچھ نہیں کہہ رہا تھا نہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کیونکہ وہ بہت سخت اور غلط الفاظ بول رہی تھی اور آیان؟ وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سن

رہا تھا کیونکہ ان دیکھی بیڑیاں آسانی سے نہیں ہٹنے والی تھیں۔ کسی نے اچھے وقتوں میں اسے الصبر والصماح کا درس دے دیا تھا۔

"کمینے انسان میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔" خالد آگے آیا اور آیان کا گریبان پکڑ کر گھونسا اس کے منہ پر دے مارا۔ وہ چونک کر سیدھا ہوا۔ شایان اور روحان بھی فوراً آگے آئے اور خالد کو آیان سے الگ کیا۔ وہ کتنی ہی دیر آیان کو گھورتا رہا لیکن اس کو فرق پڑتا تو کوئی بات ہوتی۔

پولیس کے سائرن کی آواز آنے لگی۔ اس نے پولیس کو بلا لیا تھا اور وہ آگئی۔ روحان کو خود سے دور کیا اور شرٹ کی آستین سے منہ سے نکلنے والا خون روکا اور غصے سے باہر کی طرف نکل گیا۔ کچھ تھا جو ثاقب سکندر نے کھو دیا تھا۔ وہ دکھ سے اسے باہر جاتا ہوا دیکھتے رہے لیکن بروقت یاد آیا کہ وہ نافرمان اولاد ہے اور انھوں نے اپنا رخ موڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

پولیس انسپکٹر آیان کو جانتے تھے پھر بھی وہ اندر کی طرف چلے گئے اور آیان خود جا کر پولیس موبائل کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس نے کسی کو فون کر کے اپنے آنے کا بتایا اور فون بند کر کے جیب میں رکھنے

کے بعد موبائل پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔پولیس اہلکار حیران تھے کیونکہ ان کی زندگی میں پہلا مجرم تھا جو خود آکر گرفتاری دے رہا تھا۔روحان بھی بھاگتا ہوا باہر آیا۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟میں سب کیسے ٹھیک کروں گا۔"

"آل سیٹ باس! تمہیں کچھ ٹھیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے حوصلہ دیا۔

"تم بہت بیوقوف ہو آیان!"

"شکریہ مجھے ہر مرتبہ بتانے کے لئے،یاد دلانے کے لئے اور فیل کروانے کے لیے کہ تم میرے ساتھ ہو۔"وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں نے اگر یہ سب کرنا تھا تو شادی کا ڈرامہ کیوں کیا تھا اور اگر طلاق۔۔۔"

"نہ یہ ایسی باتوں کا وقت ہے اور نہ میں ایسا کچھ سننا چاہتا ہوں۔" اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ روحان کو سب پتہ چل چکا ہے لیکن وہ بھی اس وقت دماغی طور پر بہت ہلا ہوا تھا اور اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ایک مرتبہ مجھ سے اپنا مسئلہ ڈسکس تو کیا ہوتا یانی!" جذبات کی حد تھی کہ وہ اسے بچپن کے نام سے بلا رہا تھا، لاڈ سے، محبت سے۔ وہ جیسے اس کے پلان چھپانے پر خفا ہو رہا تھا۔ وہ اس پر لگائے گئے الزامات پر رنجیدہ تھا۔

"اس سے کیا ہوتا؟" وہ زخمی سا مسکرایا۔ روحان اس کے ساتھ باہر کھڑا ہوا تھا۔

"تم سے اچھی پلاننگ کر لیتا۔"

www.novelsclubb.com

"میرا ایک کام کر سکتے ہو؟ پلیز مام کو سنبھال لینا۔ ان کو یقیناً مجھ سے ایسے کام کی امید نہیں تھی۔"

"مجھے امید ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ آگے ہو کر آیان کے گلے ملا۔اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے لئے فکر مند ہے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"مبارک ہو آیان تم جیل جانے کی ہیٹ ٹرک مکمل کرنے جا رہے ہو۔" پیچھے سے آتے ایس پی نے اس سے کہا۔

"کیا کریں مجبوری ہوتی ہے بندے کی ایس پی صاحب سمجھا کریں۔" وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

"پہلے انسان ہو جسے جیل جانا کول لگتا ہے حالانکہ ہر مرتبہ برے طریقے سے پھنسائے جاتے ہو۔"

"فی سبیل اللہ تو نہیں پھنستا بس جیل جانے کا شوق ہی بڑا ہے۔آفٹر آل وہ میرا سیکنڈ ہوم ہے اور وہاں بڑے بڑے لوگوں سے آسانی سے ملاقات ہو جاتی ہے۔" وہ بھی جواباً مسکرا کر سیدھا ہوا۔

ایس پی روحان سے مل رہا تھا۔اس کے بیٹھتے ہی موبائل آگے بڑھ گئی اور روحان پولیس موبائل میں بیٹھے آیان کو دور جاتے دیکھتا رہا۔وہ اسے دیکھتا رہا۔افسوس سے...بہت زیادہ افسوس سے!

*****

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں آج چھوڑ دیا جاؤں گا؟"

"بیٹا جس سیاسی پارٹی کے کتے بنے ہوئے ہو لکھوالو آدھے گھنٹے سے پہلے نکل رہے ہو تم یہاں سے!" اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کو وہ چبا رہا تھا۔

"مجھے تو میری معلومات مل گئیں۔ تمہارے کسی کام آجاؤں تاکہ احسان یاد رکھو۔ اگر تم چاہو تو میں یہاں سے نکلنے میں مدد کر سکتا ہوں۔"

"وہ کیسے؟" بڑھی ہوئی شیو کو کھجاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"تیرے ہونے والے سسر نمبر دو کو فون کر کے!"

"کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔" وہ سر جھٹکتا اٹھ کر سلاخوں کے قریب آگیا۔

"قسم سے اس دن ہیڈ کوارٹر گیا اور عنایہ سے بھی سلام دعا ہوئی۔ ہر کوئی ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کچا چبا جائے گا کہ میں تمہارے کے حق پر ڈاکہ مار رہا ہوں۔"

"پھر تمہیں پتہ چلا ہو گا کہ عنایہ کا میرے ساتھ چکر ہے اور تم سر عاصم کو میرا سسر نمبر دو کہہ رہے ہو؟" اس نے بیزاری سے کہا۔ وہ یہ سن کر تھک گیا تھا کہ وہ عنایہ میں انٹرسٹڈ ہے۔

"میرے پاس تمہاری poor guessing کی مذمّت کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔" آیان نے تاسف سے اسے دیکھا۔ وہ اسے جو معلومات دینے آیا تھا دے چکا تھا لہٰذا مزید اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں نے میجر عاصم سے بات کی تھی۔"

"کیا؟" اس کی پوری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

www.novelsclubb.com

"آہستہ بولو یار۔ میں بہرا نہیں ہوں۔" اس نے کان میں انگلی دے کر صاف کیا پھر سنجیدگی سے بولا۔

"میجر عاصم بہت تعریف کر رہے تھے تمہاری!"

"میں یقین نہیں کر سکتا۔" وہ واپس آ کر اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گیا۔

"تیرے ہونے والے بچوں کی قسم۔" ایک لمحے کے لئے آیان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ بہت کچھ یاد آیا تھا اور ابھی تو زخم تازہ تھے۔

"اگر عنایہ کا نکاح نہ ہوا ہوتا..."

"تو وہ مجھ سے ہرگز اس کی شادی نہ کرواتے۔ سٹاپ دس نان سینس شاہ!" وہ سخت قسم کا بیزار اور اکتایا گیا تھا۔ شاہ میر واقعی خاموش ہو گیا۔

جیل میں اس سے ملنے روحان کے علاوہ کوئی نہیں آتا تھا اور اس نے اسے بھی آنے سے منع کر دیا تھا۔

"آدھے گھنٹے میں سے بیس منٹ تو نکل گئے ہیں۔ کہیں وہ موٹا گنجا مجھے بھول نہ گیا ہو۔"

"ویسے ماننا پڑے گا دماغ تمہارا ابھی کوئی خاص نہیں چلتا!"

"دراصل میرے دماغ کو کم ایریا ملا ہوا ہے ورنہ اس سر کی باؤنڈری سے باہر آجاتا تو دنیا کو آگ لگا دیتا۔" آیان نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو فضول انسان گلے پڑ گیا ہے۔

"زبردستی کی جگتیں نہ مارو۔"

شاہ میر کو ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر سے کچھ معلومات لینے کا کام ملا تھا اور اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لیے وہ غنڈہ گردی کرنے سے لے کر ووٹ مانگنے تک ہر کام میں وہ پیش پیش تھا کیونکہ اسے اس سیاستدان کی نظروں میں آنا تھا اور وفادار بن کر دہشت گردوں کا سراغ لگانا تھا۔ اسی وفاداری کو ثابت کرتے ہوئے اس وقت وہ جیل میں بیٹھا ہوا تھا

"اوہو! وہ موٹا گنجا آگیا۔ دیکھ تو..." شاہ میر کی نظر باہر پڑی تو چہک کر بولا۔

"کہا تھا نا!" آیان ہنسا۔ وہ اب انسپکٹر کے ساتھ چلتے ہوئے جیل کی اندرونی طرف آرہا تھا۔ شاہ تو ایک دم سیدھا ہو کر اس کے حق میں نعرے لگانے لگا۔ آیان نے تاسف سے سر جھٹکا اور بینچ پر لیٹ گیا۔

اسے کیا وہ جس مرضی کو رہا کروائے۔

ان دونوں کے سیل کے سامنے آکر وہ اور اس کی گارڈز کے۔

"آیان سکندر؟" وہ دونوں چونکے۔

آیان نے گردن موڑ کر سنجیدگی سے اس طرف دیکھا اور ابرو اچکائے۔

"الحمدللہ!" اس نے گردن سیدھی کرنے کے بعد جواب دیا۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ یہ وہی چوہدری شوکت ہے جسے اس نے اپنا پلاٹ بیچا تھا اس کے باپ کی مخالف پارٹی کا بندہ تھا۔ اس لئے اسے تو بالکل پسند نہیں تھا۔

"انسپکٹر صاحب اسے چھوڑ دیں۔" آیان نے سلاخوں کے پاس کھڑے شاہ میر کو دیکھا کہ کیا چل رہا ہے تو اس نے بھی شانے اچکا دیے۔

"جناب ایس پی صاحب کے آرڈر نہیں ہیں۔" انسپیکٹر تھوڑا گڑبڑایا کیونکہ وہ یہاں کالا (شاہ میر) کے لیے آئے تھے۔

"یہ لو۔ اسے باہر نکالو۔" اپنی جیب سے چند نیلے نوٹ نکال کر انسپکٹر کی طرف اچھالتے اس نے کہا جنھیں انسپکٹر نے بروقت کیچ کر لیا تھا۔ آیان کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے تھے۔

"تم کس لئے مجھ پر یہ احسان کر رہے ہو؟ مجھے میرے باپ کے خلاف استعمال کرو گے؟" وہ کھڑا ہو گیا اور سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"صحیح پہنچے ہو بچے۔" وہ واقعی کم عمر لگتا تھا شاید اسی لیے بیوقوف بھی بن جاتا تھا۔

"میں یہاں سے کہیں بھی نہیں جا رہا اور مجھے تمہاری بھیک میں ملی ہوئی رہائی بھی نہیں چاہیے۔"

"ایڈیٹ باہر نکل جاؤ پھر جو مرضی کرنا۔" شاہ نے دانت پیس کر سوچا۔

"سر میں آپ کا ورکر ہوں آپ اسے کیوں رہا کروا رہے ہیں؟" وہ بروقت آگے آیا۔

"ہاں اسے بھی رہا کرو۔" ایک نظر غلط اس پر ڈالتے ہوئے چوہدری شوکت نے بیزاری سے کہا۔ شاہ کا تو خون ہی گرم ہو گیا۔ اتنی بے قدری؟ آیان نے ایک تسلی بخش نظر سے شاہ کو دیکھا اور اسے ہونے والے بے عزتی کا احساس آنکھوں ہی آنکھوں سے کروایا۔

"دروازہ کھولو۔ اس کے ساتھ بیٹھ کر مجھے بھوک لگنا شروع ہو گئی ہے۔" شاہ نے بے دلی سے انسپکٹر سے کہا۔

"دروازہ نہیں ہے۔ تالا، زنجیر اور سلاخیں ہیں۔" آیان اسے جانے سے پہلے تپانا چاہتا تھا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو چودھری صاحب جیل سے نکلوا رہے ہیں شکر ادا کرو۔"

"مجھے یہ جگہ پسند ہے۔ میں کہیں نہیں جارہا۔" اس نے بھی دوٹوک انداز میں کہااور واپس بینچ کی طرف مڑ گیا۔

"تمہاری چھوٹی بہن! کیا نام ہے اس کا؟" آیان کے قدم ساکت ہوئے، رگیں تن گئیں اور وہ غصّے سے واپس پلٹا۔

"منال! نہیں مناہل... ہاں مناہل۔" اس کی بہن کا وہاں ذکر آیان کا خون گرما گیا تھا۔

"میری بہن کا نام بھی مت لینا۔" وہ سرد آواز میں بولا۔ آنکھوں میں سرد تاثرات لیے وہ سامنے والے کا گلا دبوچنے کے قریب تھا۔

"اپنی سوتیلی خالہ کے گھر رہ رہی ہے۔ تمہاری خالہ کے دو بیٹے بھی ہیں نا۔۔۔" وہ فی الحال اس کی پہنچ سے دور تھا اور اب جیسے معمول کی گفتگو کر رہا تھا۔ آیان کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ وہ کیا کرنا چاہ رہا تھا؟ شاہ میر بھی غصہ پی کر رہ گیا۔

"سنا ہے آج کل اسلام آباد میں کم عمر خوبصورت لڑکیوں کو اغواء کرنے کا دھندا بڑے زور و شور سے جاری ہے۔" وہ بے خوف سی شیطانی مسکراہٹ لیے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم میری بہن کو لے کر مجھے ڈرا سکتے ہو؟" اس نے مسکرا کر پوچھا ورنہ اسے واقعی مناہل کی فکر ہونے لگی تھی۔

"نہیں نہیں... میں تو صرف تمہیں محتاط کر رہا تھا ورنہ میری بھی ایک بیٹی ہے۔"

"کیا چاہتے ہو؟" اس نے سنجیدگی سے چہرہ اوپر اٹھا کر پوچھا اور جب بولا تو آواز چٹانوں سی سخت تھی۔

"یہ ہوئی نا بات!" وہ جیسے خوش ہو گیا تھا۔

"چلو پھر آ جاؤ۔ میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔" وہ خود کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اور آیان نے کوٹھری کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"تمہاری بہن کو کچھ نہیں ہو گا۔" شاہ میر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

"آئی ہیٹ یو بھائی۔۔۔آئی ہیٹ یو بھائی۔آپ نے ان کی زندگی برباد کر دی۔"لڑائی والے دن مناہل نے کہا تھا۔وہ ابھی معصوم تھی،اس کی چھوٹی تھی۔وہ اپنی بہن کی حفاظت کرنا جانتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔وہ بھی لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔

******

"آیان چھوڑو یہ کیا کر رہے ہو؟"

"مام پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔میں جو کر رہا ہوں اپنے لئے کر رہا ہوں۔"وہ اپنے کپڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے چیخا تھا۔

وہ تیار تھا جانے کے لیے۔کبھی نہ واپس آنے کے لئے۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ کو میری بات ماننا ہو گی ورنہ نتائج آپ سب بہت جلدی دیکھ لیں گے۔"اس نے زپ لگا کر بیگ بند کیا اور ڈریسنگ روم میں جا کر اپنی گن لے کر واپس آیا اور اسے لوڈ کیا۔اگلے ہی لمحے وہ بیگ اٹھا کر اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آیان!"حدیقہ بیگم کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بھی اس کے پیچھے لپکیں۔

ثاقب سکندر،شایان اور روحان اس وقت سیٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔آیان کو تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے دیکھ کر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ کیا پاگل پن ہے آیان؟"شایان نے اس کے ہاتھ میں گن دیکھی تو غصے سے پوچھا۔آیان نے بیگ زمین پر پھینک دیا اور سنجیدگی سے سکندر کے سامنے آیا۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا سوچا آپ نے؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے گھر چھوڑ کر جانے سے میں اپنے اتنے سالوں کی محنت کو پل بھر میں ختم کر دوں گا؟ جاؤ تم نے جہاں جانا ہے۔ کرو تم نے جو کرنا ہے۔ میں اپنے ارادے سے نہیں پھروں گا۔" سکندر بھی سپاٹ لہجے میں بولے۔ وہ دکھ میں تھے کہ آیان یہ سب کر رہا ہے۔ وہ گھر چھوڑ کر جا رہا تھا۔

"میرے گھر چھوڑ کر جانے سے آپ کو تکلیف نہیں ہو گی۔" سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی ماں کو ایک نظر دیکھا۔

"پھر میرے دنیا چھوڑ کر جانے پر بھی آپ کی آنکھوں سے ایک آنسو نہیں نکلا چاہیے ڈیڈ!" گن کا سیفٹی کیچ ہٹا کر اس نے گن کی نالی اپنی کنپٹی پر رکھ دی۔

www.novelsclubb.com

"آیان!" بیک وقت سب کے منہ سے نکلا۔

"آیان یہ کیا پاگل پن ہے؟" روحان آگے بڑھا لیکن آیان نے گن کا رخ اس کی طرف کر کے اسے پیچھے ہو جانے کو کہا۔اس کا چہرہ بالکل سرد تھا۔ہر جذبے سے عاری۔ سرد اور سفید... برف کی طرح!

"آنے والے الیکشن آپ کے لئے مبارک ہوں ڈیڈ۔نافرمان اولاد کی خودکشی پر غمزدہ مت ہونا۔"

اس نے گن واپس اپنی کنپٹی پر رکھی۔ثاقب سکندر شاک زدہ رہ گئے تھے۔آیان کو ہو کیا گیا تھا؟

"سکندر روکیں اسے؟" حدیقہ بیگم روتے ہوئے گویا ثاقب سکندر کی منت کرتے ہوئے بولیں۔

"کیوں کر رہے ہو تم یہ سب؟"

"کیونکہ میں اس گند کو ہماری زندگی سے باہر نکالنا چاہتا ہوں۔"

"تم مجھے تکلیف دے رہے ہو آیان۔"

"آپ اپنی پارٹی سے استعفیٰ دیں گے یا نہیں؟" وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ گن ہٹاؤ۔" سکندر کو بیٹے کی زندگی کے آگے ہار ماننی ہی پڑی تھی اور انہیں بہت تکلیف ہوئی تھی۔ وہ اپنی سالوں کی محنت کو اس طرح بالکل بھی نہیں چھوڑنا چاہتے تھے لیکن آیان! یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟ وہ صوفے پر گرتے چلے گئے۔

"آپ کل ہی اپنے کاغذاتِ نامزدگی واپس لیں گے اور اپنی پارٹی کو استعفیٰ دیں گے۔" اس نے گن ابھی بھی خود پر تانی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔" باقی سب بھی ڈھیلے پڑ گئے تھے کیونکہ آیان کی بات مانی جا چکی تھی۔ اب وہ کچھ نہیں کرنے والا تھا۔ حدیقہ بیگم بھی ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی نیچے آ گئیں۔

آیان نے دکھ سے انھیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کاش میں آپ کو بتا سکتا کہ اس لمحے میں کتنی اذیت میں ہوں مام!" سوچ کر اس نے سر جھٹکا۔ اسے اس لمحے کمزور نہیں پڑنا تھا۔ مناہل وہاں نہیں تھی اسے مناہل کے لئے سب کچھ کرنا تھا۔ وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھا۔

چند لمحے اسی طرح گزر گئے پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے باہر چلا گیا۔

"تمہاری بہن میری بیٹیوں کی طرح ہے۔ میں نہیں چاہوں گا کہ اسے کوئی اغوا کرے یا۔۔۔"

"اپنے کام کی بات بولو!" وہ سنجیدہ سا بولا۔

"تم میرے الفاظ بچانا چاہتے ہو؟" آیان نے حقارت آمیز نگاہ اس پر ڈالی۔

"الیکشن قریب آرہے ہیں اور میر پور سے تمہارے والد صاحب لڑ رہے ہیں اور دھاندلی کے بغیر ان کے جیتنے کی امید بھی نظر آرہی ہے۔ میں چاہتا ہوں تم انہیں لیکشن لڑنے سے روکو اور..." اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ آیان بولا۔

"اور اگر میں ایسا نہ کرو تو؟"

"تو تمہاری بہن کی حفاظت کی ذمہ داری میں نہیں لے سکتا۔ تمہارے سوتیلے خالہ زاد میرے بندے ہیں۔" آیان کا چہرہ ایسا ہو گیا گویا سارا خون نچڑ گیا ہو۔ مناہل ان سے بہت اٹیچ تھی اور انھیں اپنے بھائیوں کی طرح مانتی تھی۔ وہ شرط لگا کر کہہ سکتا تھا کہ مناہل اس وقت ان میں سے کسی کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہو گی۔ وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتے لیکن اس بات کی کیا گارنٹی تھی کہ وہ اس سے مخلص تھے؟

"پہلی بات یہ کہ میری بہن کی عزت اور زندگی کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ کی ہے جس کے لیے نہ مجھے پریشان ہونے کی ضرورت ہے اور نہ تمہیں۔ دوسری بات یہ کہ میں اپنے ڈیڈ کو الیکشن لڑنے سے نہیں روکوں گا۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ بس جیل سے باہر نکلنا چاہتا تھا جو کہ نکل چکا تھا۔ جیل بھی صرف شاہ سے ملاقات کے لیے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو میں تمہیں کچھ پریکٹس کر کے بتا دیتا ہوں۔ تمہاری بہن ابھی ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہی ہے۔ چاہو تو کنفرم کروا سکتے ہو۔ کیا ہو گا آیان سکندر جب وہ ریسٹورنٹ سے گھر کے بجائے کہیں اور پہنچ جائے۔" اس نے اپنا فون آیان کی طرف بڑھایا جس نے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے فون تھام لیا اور مناہل کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دو تین بیل کے بعد مناہل نے فون اٹھا لیا۔

"ہیلو!" دوسری طرف سے آواز آئی اور آیان کا فیصلہ ہو گیا۔

"ہیلو مناہل۔ میں آیان بات کر رہا ہوں۔"

"آیان بھائی آپ؟" وہ خفا ہوئی یا حیران! اسے اندازہ نہیں ہوا۔

"مناہل کہاں ہو؟" اس نے دل سے دعا کی کہ وہ گھر پر ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں خلیل بھائی وغیرہ کے ساتھ آؤٹنگ پر آئی تھی۔ڈیڈ سے اجازت لے لی تھی۔"اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ برا نہ مان جائے۔

"ٹھیک ہے گھر آنے کی تیاری کرو اور خلیل کو فون دو۔خالہ کے گھر پہنچ کر روحان کو کال کر کے بتاؤ۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔مناہل نے فون کسی اور کو دے دیا۔

"مناہل کو ابھی کے ابھی گھر واپس چھوڑو۔میرا دوست اسے وہاں سے پک کر لے گا۔مناہل کو کچھ ہوا نا خلیل تو تم اپنی خیر منا لینا۔تم نے میرا اعتبار توڑ کر بہت برا کیا ہے۔"اس نے غصّے سے کہہ کر فون بند کیا۔

"اگر وہ اسے گھر واپس لانے کے بجائے کہیں اور لے جائے تو کیا کرو گے آیان؟"

"میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گا۔"وہ غصے سے بولتا اس کی طرف بڑھا۔

"او بابو غصہ قابو میں رکھو۔" شاہ نے آگے ہوتے ہوئے اسے چوہدری سے پیچھے کر کے چوہدری کی بات مان جانے کا کہا۔

"پیچھے ہٹو تم!" وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے چلایا۔

"بہن کی عزت پیاری ہے یا باپ کی؟" شاہ اسے اشارے دے رہا تھا کہ بات مان لے یقیناً اس کے پاس کوئی پلین تھا۔

اس نے گہرا سانس لیا اور سرد مہری سے بولا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے ڈیڈ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔" اس کا لہجہ سخت تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ کوشش نہیں کرنی راضی کرنا ہے۔ کل کی خبر ہو ثاقب سکندر نے الیکشن سے ایک مہینہ پہلے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے اور اپنی پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔"

"ایسا ہی ہو گا۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"میں کیسے یقین کر لوں؟"

"مت یقین کرو۔ تمہیں یقین دلانا میرا کام نہیں ہے۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو تمہارے ساتھ ایک ڈیوائس لگاتے ہیں جو تمہارے گھر میں ہونے والی گفتگو مجھ تک پہنچائے۔"

"کل تک صبر کرو ورنہ بھول جاؤ کہ میں ایسا کچھ کروں گا۔"

"تمہاری بہن ابھی گھر نہیں پہنچی۔ یاد رکھو اگلے پندرہ منٹ میں اگر تم ثاقب کو استعفیٰ دینے پر مجبور نہیں کر پائے تو نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے اور یہ فون تمہاری جیب میں رہے گا۔ میں ہر ایک بات سنوں گا۔" اس نے فون آیان کی جیب میں ڈال کر اپنے نمبر سے اس پر کال کی جسے آیان نے بند کیا لیکن اگلی بیل پر شاہ میر نے کال اٹھائی اور فون اس کی جیب میں ڈالا۔

"اور ہاں تم! کالا۔۔۔ہاں کالا۔ تم اس پر نظر رکھو گے۔" وہ کہہ کر اندر کی طرف چلا گیا۔ شاہ کو اس موٹے گنجے پر سخت غصہ آ رہا تھا لیکن بہر حال وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ معاملہ پلان کا حصہ نہیں تھا۔ اگلے دس منٹ میں وہ گھر پر تھا اور اسے وہ سب کہنا پڑا تھا کرنا پڑا تھا۔ مناہل چھوٹی تھی، وہ ہر گز اسے کسی قسم کے مسئلے میں پھنسنے نہیں دے سکتا تھا۔

باہر آ کر اس نے فون کان سے لگایا۔

"تم نے جو کہا میں نے کر لیا اب میرے فون کا انتظار کرو۔" اس کا فون بند کر کے وہ دیوار پر مار چکا تھا۔ فون کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے گارڈز اور چوکیدار نے بھی دیکھے تھے۔ آیان کے ہاتھ میں گن تھی جو وہ پہلے بھی دیکھتے رہتے تھے لیکن آج وہ غصے میں بھی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گل خان اپنا فون دو۔"

"صاحب پیکج نہیں ہے۔" وہ فوراً رائفل سنبھالتا ہوا اپنا فون نکالنے لگا۔

"کنجوس انسان! میرا ادھار لکھ لو۔ بیلنس ہے؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"جی صاحب۔" اس نے کہا۔ آیان اس سے تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔

"پلین کیا ہے؟" شاہ کے کال اٹھاتے ہی اس نے پوچھا۔

"دو بجے آ جانا باقی سب تیار ہے۔"

"اور مناہل؟" اس نے یاد دلایا۔

"فکر مت کر لالے۔ اپنے بندے بھیجے ہیں جو ہماری بہن کو فالو کر رہا ہے ہم اسے آج دنیا سے ہی ان سین کر دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ شاہ۔"

"کون شاہ!"

"کالا شاہ!" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"تجھے فون دلا رہا ہوں؟ ادھار لکھ لوں گا۔" اس نے سخاوت کا مظاہرہ کیا۔

"ہاں خرید لو۔ میں کونسا پیسے دینے والا ہوں؟" اس کا فون پولیس اسٹیشن میں گم ہو گیا تھا اور اسے دوسروں کے فون سے بات کرنی پڑ رہی تھی۔

"یقیناً گل خان کو ہول اٹھ رہے ہوں گے۔ تم اس کا بیلنس ضائع کر رہے ہو۔"

"ہاں میں بھول گیا۔ چلو ٹھیک ہے مناہل روحان کو کال کرے تو تھوڑا سکون ہو۔" شاہ میر آیان کے گھر بھی مالی رہ چکا تھا اس لیے اس گھر کے نوکروں کے بارے میں معلومات تھیں۔

"گدھے میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری بہن ٹھیک ہے۔"

"وہ صرف میری بہن ہے۔" آیان نے اسے یاد دلایا۔

"اب میں تمہارے سامنے اس پر لائن ماروں؟ اتنا بے غیرت تو نہیں ہوں لیکن گرین سگنل دینے کے لئے شکریہ!"

"بکواس بند کرو اسٹوپڈ انسان! میں پہنچ جاؤں گا دو بجے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ لو گل خان! تم ہمیشہ مشکل وقت میں کام آتے ہو۔" فون بند کر کے اس نے شاہ کا نمبر ڈیلیٹ کرتے ہوئے گل خان سے کہا۔

"صاحب گھر میں عورت لوگ بھی ہیں۔ یہ گن ان کے سامنے مت نکالا کرو۔"

"آئندہ نہیں نکالوں گا۔" وہ مسکرا کر واپس اندر کی طرف چلا گیا۔

باقی سب ابھی تک لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کو ایک نظر دیکھ کر وہ بھی وہیں بیٹھ گیا۔ کسی نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا۔ اب وہ اس قدر عجیب برتاؤ کرنے لگا تھا کہ کسی کا دل بھی نہیں کیا اسے پکارنے کا۔ وہ صرف مناہل کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جس صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اس کی سیدھ میں ثاقب سکندر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ٹیبل کو گھور رہا تھا اور ثاقب سکندر افسوس اور ملامتی نگاہوں سے اسے۔ وہ ان کی نظریں خود پر مرکوز محسوس کر سکتا تھا اور اسی لیے وہ مزید سنجیدگی سے بیٹھا رہا۔

روحان کا فون بجا جو سینٹرل ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔ روحان کے اٹھانے سے پہلے ہی آیان نے فون اچک لیا۔

"یہ میرا فون ہے۔" آج پہلی مرتبہ روحان نے اسے یہ بات باور کروائی تھی۔ آیان نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اور فون کان سے لگایا۔

"ہیلو روحان بھائی!"

"تم گھر پہنچ گئی؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جی بھائی!" وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

"تبریز بھائی پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں، بغیر کوئی نخرہ کیے تم واپس آؤ گی۔"

"کیا ہوا بھائی سب خیریت تو ہے؟" مناہل نے پوچھا۔اسے احساس ہوا کہ وہ زیادہ ری ایکٹ کر رہا ہے۔اس نے گہرا سانس لیا۔

"ہاں بیٹا خیریت ہی ہے۔بس تمہیں مس کر رہا تھا۔اس دن تم مجھ سے ناراض تھیں اور آج میں واپس جا رہا تھا سوچا تم سے بات کر لوں۔آج سے میرے دو بندے ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔ کالج، آؤٹنگ ہر جگہ وہ تمہارے ساتھ ہوں گے۔ان کو ساتھ لیے بغیر تم کہیں نہیں جاؤ گی۔ دوستوں کے گھر ضرور جاؤ لیکن پہلے مجھے میسج کرو۔شاپنگ پر بھی ضرور جاؤ لیکن اپنے ارد گرد دھیان رکھو۔اگر میری باتوں پر عمل نہ کیا تو ممکن ہے کہ میں تمہیں واپس میر پور ماتھیلو ٹرانسفر کروا دوں۔" وہ سنجیدگی سے اسے ہدایات دے رہا تھا۔اگر آیان سکندر مناہل سے سنجیدگی سے بات کر رہا تھا تو ضرور کچھ بات تھی۔

"کسی اجنبی کے گھر نہیں جاؤ گی۔یہ میرا حکم ہے اور شاپنگ پر بھی کوشش کرنا کم ہی جاؤ۔"

"بھائی آپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں۔سب خیریت ہے؟"

"پتہ نہیں کیوں میں تمہیں مس کر رہا ہوں اور مجھے ایک بات کا ڈر ہے کہ تم میری چھوٹی ہو اور واقعی معصوم ہو۔اس لیے تمہیں ہدایات دے رہا ہوں ورنہ ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ مجھے پتہ ہے تم نے ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالنا ہے۔"

"تیاری کر لو تبریز آتا ہو گا۔"اس نے فون بند کیا اور تبریز کا نمبر ملایا جو ہمیشہ ایسی سروس کے لیے تیار رہتا تھا۔اسے مناہل کو لانے کا کام دیا اور پھر فون واپس سینٹرل ٹیبل پر پھینکا۔

"مجھے شاید ٹریننگ کے لیے بیرونِ ملک جانا پڑے۔اسی لیے اب گھر نہیں آسکوں گا اور ڈیڈ آپ کو استعفیٰ دینے اور کاغذات واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ سب میں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا۔"

وہ اپنے بیگ کی طرف بڑھا۔سب کھڑے ہو گئے۔آیان نے ایک اور دھماکہ کیا تھا۔

"آئی لو یو مام!" ماں کے قریب رکا اور ان کا ہاتھ چوما۔ وہ ماں تھیں اس کو کیسے نہ سمجھتیں؟ بلکہ سب کو اس افراتفری کے پیچھے کا مقصد پتہ چل گیا تھا۔ وہ فیملی ایسی ہی تھی بغیر کچھ کہے باتیں سمجھ لیتی تھی خیر آیان کو سمجھنا مشکل تھا۔

اپنی ماں کے گلے ملنے کے بعد وہ واپس آکر ثاقب سکندر کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔ شرمندگی سے، ندامت سے، سر جھکائے۔ وہ واقعی پشیمان تھا لیکن جو ہو گیا سو ہو گیا۔

"آئی ایم سوری ڈیڈ۔ میں اچھا بیٹا نہیں بن سکا لیکن کوشش بہت کی تھی۔ آپ کی بھتیجی کو طلاق دے کر آپ کو بہت مایوس کیا اس کے لئے بھی سوری اور آپ کی عزت اور نیک نامی کو خاک میں ملایا اس کے لئے بھی سوری۔ مجھے ہر غلطی کے لیے معاف کر دیجیے گا۔" وہ جا رہا تھا سب سے دور! اور اب اکیلا رہنا بھی سیکھنا تھا۔

"آئی لو یو ڈیڈ!" وہ خود آگے بڑھ کر ان کے گلے لگ گیا اور ثاقب سکندر کی آنکھوں میں پہلی مرتبہ آیان سکندر کے لیے آنسو نکلے تھے اور اس کے بعد وہ گھر میں رکا نہیں۔

اس دن آیان سکندر نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ دوبارہ اس گھر میں نہیں آئے گا۔ وہ سب کچھ چھوڑ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا اس لیے ان میں پانی نظر آ رہا تھا اور پھر وہ اپنی آنکھوں کو رگڑ رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھیں مسلنی پڑیں کیونکہ ان میں درد ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ دل تھا کہ پھٹ کر باہر آ جائے گا لیکن وہ نکلتا گیا۔ سڑک پر نکل گیا۔ اپنے گھر سے دور ہو گیا اور آج آیان سکندر صحیح معنوں میں بے گھر ہوا تھا۔ فیملی اس کے لیے بہت معنی رکھتی تھی لیکن اسے ان سب کو بھولنا تھا۔ اقراء نے اسے سر بازار ننگا کیا تھا۔ وہ کسی کو منہ دیکھانے لائق نہیں رہا تھا۔ وہ اسے گھٹیا، نامرد، بدکردار، بیوقوف اور نا جانے کیا کیا کہہ کر چلی گئی تھی۔ اتنی ذلت کے باوجود آیان سکندر زندہ تھا اور اس کی سانسیں چل رہی تھیں اور وہ مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

("اگر سب ویسا نہ ہوا جیسا تم چاہتے ہو تو کیا کرو گے؟"

"پھر دعا کرنا کہ آیان سکندر کہیں کھو نہ جائے۔ ہمیشہ ایسا رہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔")

******

"ایسے کیسے تم ہر چیز چھوڑ کر جا سکتے ہو؟"

"ایسے کیسے کا کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیا ابھی بھی کچھ رہتا ہے۔" اس نے سنجیدگی سے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"مطلب پلیز تھوڑا کمپرومائز کرو۔ تمہاری فیملی ہے، تمہاری مام! وہ تم سے اتنا پیار کرتی ہیں۔ وہ تمہارے بغیر..."

"میری بات کان کھول کر سنو عنایہ! کمپرومائز کر کے میں اپنا اور خود سے جڑے لوگوں کا بہت نقصان کر چکا ہوں۔ اب مجھے خود ان لوگوں سے دور چلے جانا چاہیے کیونکہ میں اپنی فیملی کے لئے مزید خطرات لانے کا باعث نہیں بن سکتا۔" آخر میں وہ زخمی سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب تم یہ کہہ رہے ہو جہاں تم وہاں خطرہ۔" آیان نے اس کی بات ماننے والے انداز میں شانے اچکائے۔ وہ غصے سے اسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"Stay away from him. He's a danger!"اس نے آواز بلند کر کے ارد گرد بیٹھے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟"وہ دانت پیس کر بولا۔

"لوگوں کو چیخ چیخ کر بتانا چاہتی ہوں کہ دیکھو یہ وہ بندہ ہے جس نے اپنی لائف میں اب تک صرف دوسروں کو خوش کرنے کے لئے کمپرومائز کیا ہے۔اب تھک چکا ہے اور ان لوگوں سے دور جا رہا ہے۔"

"فار گاڈ سیک عنایہ سٹاپ اٹ! میرا تماشہ مت بناؤ۔"اس نے سختی سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ عنایہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوری گائز کیری آن!"آیان نے ریسٹورنٹ میں بیٹھے باقی لوگوں سے معذرت کی اور واپس بیٹھا۔

"تم پاکستان سے باہر جانا چاہتے ہو لیکن تم خوش نہیں ہو۔یہی بات ہے نا؟"وہ کچھ سوچ کر مسکرائی۔

"کیوں؟میں بہت خوش ہوں کینڈا جانے کے لئے اور مجھے پاکستان کے لیے کام کرنے کو ہی بھیجا جا رہا ہے۔"سنجیدگی سے عنایہ کے کہے کی نفی کی۔

"اوہ آیان...آرمی چھوڑنے کا ریزائنگ لیٹر تو میں لے کر گئی تھی بابا کے پاس اور ان سے بدتمیزی بھی یقیناً میں نے کی تھی۔انہوں نے سمجھایا بھی مجھے تھا اور اقوام متحدہ کے ادارے آئی سی اے او کے ساتھ کام کرنے کی آفر بھی یقیناً مجھے دی تھی۔ہاں بالکل ایسا ہی ہوا تھا۔میں کیسے بھول سکتی ہوں؟"

وہ آنکھیں ٹپٹپا کر نہایت معصومیت سے کہہ رہی تھی۔آیان اس کی بات پر ہنسا۔

"سر تم سے کوئی بات نہیں چھپاتے۔"اسے داد دینا پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے متعلق باتیں وہ مجھ سے اکثر کرتے رہتے ہیں۔"

"کیا سچ میں سسٹر؟یقین دلاؤ کہ میں ان کے لئے اس قدر اہمیت رکھتا ہوں۔"

"یہ سسٹر کس کو بولا ہاں؟ سسٹر ہو گی تمہاری بہن۔ میرا نام عنایہ ہے' عنایہ عاصم! یاد رکھو۔" وہ رعب جماتے ہوئے بولی۔

"اور اپنی اہمیت کی تو بات ہی نہ کرو۔ اس دن ڈرائیور گھر پر نہیں تھا اور مجھے کہیں جانا تھا۔ مجھے کہتے ہیں آیان آرہا ہے۔ بھلا تم ہمارے ڈرائیور بنے ہوئے اچھے لگو گے؟"

"وہ ڈرائیور مجھے لینے آیا تھا میڈم پائلٹ!" آیان نے بتانا لازمی سمجھا جو اس کی ساری اہمیت اور قدر پر پانی پھیر رہی تھی اور اچھی بھلی عزت مٹی میں ملا رہی تھی۔

"آیان تم چلے جاؤ گے؟" اس نے بے چارگی سے کہا۔

"اف خدایا کس پاگل سے پالا پڑ گیا ہے؟" اس نے تاسف سے کہا بس ہاتھ اٹھانے کی کسر رہ گئی تھی۔

"تم یہاں ہوتے تھے تو ہم کبھی نہ کبھی مل لیتے تھے اور اب؟" دراصل وہ اس کے کینڈا جانے پر اداس تھی۔

"تم مجھے مس کرو گی؟" وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

"تم مجھے بہت یاد آؤ گے۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی ایموشنل ہو گئی اور آیان صرف مسکرا سکا۔

"عنایہ پلیز ایسے تو نہ کرو۔ کچھ دیر پہلے مجھے رکنے پر درس دے رہی تھی اور اب جانے کا کہہ رہی ہو تو لگی ہو آنسو بہانے۔" وہ خفگی سے بولا۔

"آنسو؟ استغفر اللہ۔ تمہارے جانے پر جو ایک آنسو بھی عنایہ عاصم کی آنکھ سے نکلے۔" وہ فوراً آنکھیں صاف کرتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

"میں پاکستان کو بہت یاد کروں گا۔"

"ایک بات یاد رکھنا وہاں جا کر کسی گوری میم سے شادی کا سوچنا بھی مت۔ میں تمہارے لئے بذاتِ خود پیاری سی لڑکی ڈھونڈوں گی جو نور و حیا کا پیکر ہو گی، حسین ہو گی، پریوں سی، شہزادیوں سی آن بان والی..." اس نے گلہ کھنکار کر اسے متوجہ کیا۔

"دو گھنٹوں بعد میری فلائٹ ہے میڈم پائلٹ!"

"دو گھنٹوں میں ایک سو بیس منٹ اور 7200 سیکنڈ ہوتے ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے تم ایئرپورٹ آسانی سے پہنچ جاؤ گے۔" اس نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا اور آیان نے نفی میں سر ہلایا اور کھانے کا بل ٹیبل پر رکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب نکل گیا۔

عنایہ نے بھی ایک اداس سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور اس کے پیچھے باہر نکل گئی۔ اسے ایک گھنٹے میں کسی سے ملنا تھا اسی لیے وہ کچھ نہ بولی۔ اگر آیان سکندر پرسنل اسپیس چاہتا ہے تو وہ اسے دے گی۔ وہ اس کا ہر قدم پر ساتھ دے گی کیونکہ وہ دوست تھی اور دوست کردار جج نہیں کیا کرتے۔ وہ بس خاموشی سے ساتھ چلتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

****

رات اپنی پراسراریت کو برقرار رکھے ہوئے تھی اور سارے میں اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا۔ میر پور کے پوش علاقے کے اس گھر کے مکین بھی گویا گہری نیند میں تھے۔ ایسے میں گھر کے ماسٹر بیڈ روم کے بیچوں بیچ وہ کھڑا کپڑے سے اپنی گن صاف کر رہا تھا۔

"دیکھو یہ تمہاری زندگی کی بہت بڑی غلطی ہے اور بڑی غلطیوں کے بڑے کفارے ادا کرنا پڑتے ہیں۔ تم نے آیان سکندر سے پنگا لیا اور بات اس کی بہن تک لے گئے۔ تم سے بڑا بزدل کوئی بھی نہیں ہے چوہدری ایکس وائے زی۔" اس کی پیشانی پر گن رکھ کر اس نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ اس کے چہرے پر آنے والے پسینے کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

اگر ساری بلیک میلنگ میں مناہل کو استعمال نہ کیا گیا ہوتا تو وہ کسی حد تک رعایت کا سوچتا لیکن گھر کی عورت کی دھمکی وہ کم از کم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی بیٹا۔ مجھے معاف کر دو۔ میں تمہارے باپ کی عمر کا ہوں۔" چوہدری شوکت منمنایا۔ اسے شاید معلوم نہیں تھا کہ آیان کے پہنچ بہت اوپر تک تھی اور شاہ میرا انٹیلی جینس کا بندہ تھا جو ایسے کاموں میں ماہر تھا۔ بندے کو قبر تک لے جا کر واپس لانا ان کا روز کا معمول تھا۔

"میری بہن کا بے غیرتی سے ذکر کرتے خیال نہیں آیا کہ وہ تمہاری بیٹی کی عمر کی ہے؟ اور باپ کا حوالہ تو مجھے دو ہی مت۔ اپنے باپ کی سننا بھی چھوڑ دیا ہے۔"

"مجھے معاف کر دو۔ آئیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"

"اگر تمہارے سارے گارڈز واپس آ جائیں جن پر تمہارا انحصار ہے تو تم سے دوبارہ کچھ بھی توقع کی جا سکتی ہے۔ اب سیدھے سے بتاؤ کس تنظیم کو اسلحہ اسمگل کرتے ہو ورنہ خدا کی قسم گولی تمہارے بھیجے سے آر پار ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

اس دن گھر سے نکلنے کے بعد وہ شاہ کے بتائے ایڈریس پر پہنچا تھا۔ان دونوں نے چند انٹیلی جینس والوں کو ساتھ ملا کر پلان بی پر عمل کرنے کا سوچا تھا جس سے پہلے آیان اس کا حصّہ نہیں تھا پر اب بن گیا تھا۔اس لیے شاہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر تمام سکیورٹی گارڈ اور ملازموں کو بے ہوش کر دیا تھا۔

اب وہ اٹک اٹک کر کسی پختون تنظیم کا نام بتا رہا تھا جو افغانستان سے اسلحہ سمگل کرتی تھی۔وہ اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے ٹارچر کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے اور وہ صرف دھمکیوں سے ڈر کر سب کچھ بول چکا تھا۔

رات کے تین بجے کا وقت تھا جب وہ لوگ اپنا کام مکمل کر چکے تھے۔باقی کا کام انٹیلی جنس اداروں کے افسران وغیرہ کا تھا۔بہر حال آیان اسے دو چار ہاتھ لگا کر خود کو پر سکون کر چکا تھا۔

"شکریہ کہنا تو نہیں چاہتا لیکن تم نے مدد ہی ایسی کی ہے کہ تجھ جیسے الو کو گلے لگانے کا دل کر رہا ہے۔" شاہ اس کے گلے لگ ہی گیا۔

"میرا نام آیان سکندر ہے۔" وہ جذبات سے عاری لہجے میں بولا اور آگے بڑھ گیا۔

"اب کہاں جا رہے ہو؟" وہ جانتا تھا کہ آیان گھر نہیں جا رہا۔

"ایک ہفتے کے اندر کہاں کا ویزہ لے کر دے سکتے ہو؟"

"ترکی، ایران، اٹلی اور امریکہ!" شاہ نے فر فر بتایا۔

"دو دن میں مجھے امریکہ کا ویزہ چاہیے۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

"اور فوج؟" شاہ میر کو پوچھنا پڑا کیونکہ آیان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہر چیز پر give up کر بیٹھا ہو۔

"جنرل عاصم سے بات کر لوں گا۔ باقی وہ سنبھال لیں گے۔ ابھی میں چلتا ہوں۔" وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کدھر؟" وہ اب شاہ کے سوالات سے تنگ پڑنے لگا۔

"کسی دوست کے گھر چلا جاؤں گا۔"اس نے مجبوراً مسکرانے کی کوشش کی اور وہاں سے چلا گیا۔شاہ میر کی آنکھوں میں دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

چار بجے کے قریب وہ ایک سنسان سڑک پر چل رہا تھا جب اسے پیچھے سے کسی گاڑی کے آنے کی آواز سنائی دی۔ذہنی طور پر چند دن قبل کے واقعے کو سوچنے کی وجہ سے ڈسٹرب ہونے کے باوجود وہ چونکا۔آواز بہت قریب آتی جا رہی تھی۔اسے لگا آج وہ پکا لوٹا گیا۔اتنی رات کو چور ڈاکو ہی ہو سکتے ہیں۔پھر اسے یاد آیا کہ جس بیگ کو وہ لے کر جا رہا ہے اس میں ایک عدد گن بھی پڑی ہوئی ہے۔اس سے پہلے کہ وہ نکالتا گاڑی کا انجن اس کے بہت قریب آ کر بند ہوا۔

"کیا ہوا انکل؟کسی دوست نے گھر میں پناہ نہیں دی؟"آیان نے ایک خفگی بھری نظر اس پر ڈالی جو ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے سے باہر نکل کر کھڑا مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔وہ منہ بناتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"نہیں!"ایک لفظ میں جواب دیا۔

"یا تم گئے ہی نہیں کسی کی طرف۔" وہ بھی واپس بیٹھ گیا۔

"مجھے اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے؟"

"اوکے میں سمجھ گیا کہ تمہیں ہر طرف سے دھکے مار کر نکالا گیا ہے۔" آیان نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی کہ اب خاموش رہے۔

"اداس ہوا نکل؟" شاہ نے گاڑی سٹارٹ کر کے سڑک پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں!" وہ گاڑی سے باہر دیکھنے لگا۔

"تو پھر کیا موت ہے؟"

"ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں۔" وہ ہنوز شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔

"سچ بتا بھی دو کیا ہوا ہے؟" وہ اسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔

"زیادہ پھوپھو سکینہ مت بنا کرو۔ اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ بیزاریت سے بولا۔

"ایک بات بتاؤں جو میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ تم برا تو نہیں مناؤ گے ؟" آیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ تھوڑی دیر چپ کر جاؤ۔

"خاموش رہو۔ میں تمہاری بات کا برا منالوں گا۔" وہ آدم بیزار نہیں ہوا تھا اور نہ اسے فی الحال شاہ سے مسئلہ تھا۔ وہ مکمل خاموشی چاہتا تھا اندر باہر ہر جگہ صرف پر سکون سی خاموشی چاہتا تھا۔

"مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا لیکن پتہ ہے کیا تمہارے ساتھ بیٹھ کر بہت اداس روحوں والی فیلنگ آتی ہے۔"

"مت بیٹھو میرے ساتھ۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

"یار مطلب ایسا لگتا ہے کہ تم کسی پرابلم میں ہو اور اگلے بندے کو تمہاری پرابلم حل کرنی چاہیے۔"

"مجھے ایک اچھا سا ریزائننگ لیٹر لکھ دو۔" پرابلم کا لفظ سن کر وہ سیدھا ہوا۔

"اوبھائی مجھ ان پڑھ کو اردو تک ٹھیک سے لکھنا نہیں آتی تم چلے مجھ سے انگریزی میں ریزائننگ لیٹر لکھوانے۔پتا تو ہے میری گرائمر کتنی خراب ہے اور مجھے تو آج تک لیٹر لکھنے کا طریقہ ہی نہیں سمجھ میں نہیں آیا۔" وہ اپنے کم تعلیم یافتہ ہونے کا رونا پیٹنے لگا اور آیان کو کوفت ہوئی اور بری طرح ہوئی۔ وہ ڈی ایس ایس میں ایم فل کر چکا تھا اور بکواس کر رہا تھا کہ ایک استعفیٰ نامہ نہیں لکھ سکتا۔آیان نے دوبارہ اسے مخاطب نہیں کیا اور اگر اب شاہ میر ایسا کرتا تو یقیناً آیان اسے کار سے نکل جانے کو کہتا۔وہ رات آیان نے شاہ میر کے ساتھ سفر میں گزاری تھی۔

اگلی صبح وہ میجر عاصم کے سامنے اپنا ریزائننگ لیٹر لیے کھڑا تھا۔پہلے تو وہ شاک ہوئے اور پھر اسے سمجھایا۔چونکہ وہ میجر عاصم کے بہت قریب تھا اس لیے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ یہاں سے جائے لیکن آیان کے بدتمیزی کرنے پر وہ سمجھ گئے کہ آیان واقعی سب چھوڑنا چاہتا ہے تاکہ وہ اسے روکنے کے لیے کوئی حکمت عملی نہ بنائیں شاید اس کا ڈیفنس میکانیزم یہی تھا سب کچھ چھوڑ کر الگ ہو جانا۔ اپنے کمفرٹ زون میں چلے جانا۔

www.novelsclubb.com

کافی بحث کے بعد وہ ان کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا اور ان کے آرڈر پر کینڈا جانے پر بھی تیار ہوا تھا۔اسے یو این کے ادارے انٹرنیشنل سول ایویشن آرگنائزیشن (ICAO) کے ساتھ کام کرنے کا کہا گیا۔یہ آپشن اور ریفرنس اس کے لیے بعد میں بہت فائدہ مند رہا۔اگلے دو دن وہ ایک ہوٹل میں رکا پھر شاہ میر کے توسط سے ہی اس کا کینڈا کا ویزہ لگا۔

وہ اسلام آباد میں ہی تھا اس لئے صرف روحان سے ملا اور اسے سب کچھ بتا کر وہ پاکستان سے چلا گیا۔ وہ دو دن میں بہت بدل گیا تھا شاید اس نے زندگی سے پھر ایک نیا سبق سیکھ لیا تھا کہ وہ کسی کی عادت نہیں بننا چاہتا تھا اور نہ ہی مجبوری اور نہ ہی خود کسی کو اپنی عادت اور مجبوری بنانا چاہتا تھا۔ تئیس سال کی عمر میں وہ پاکستان چھوڑ کر چلا گیا تھا اور خود سے کیا وعدہ اس نے ہر حال میں نبھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

کینڈا سے وہ امریکہ گیا تھا اور پھر جنوبی کوریا کی کمپنی کے ساتھ ہونے والے معاہدے کے تحت وہ وہاں چلا گیا تھا۔

وہاں اس نے اپنی زندگی کو نئے طریقے سے جینا سیکھا تھا۔ کوریا نے اسے بدل دیا تھا۔ وہ زندگی کے تلخ دنوں سے گزر کر آگے بڑھنے کا ہنر سیکھ چکا تھا۔

واپس پاکستان جانا اس کے لیے ضروری ہوا تھا کیونکہ وہ ماں کو تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ساتھ ہی شایان کی شادی بھی آرہی تھی اور وہ اسے آنے کا کہہ چکا تھا کہ وہ ضرور آئے۔ وہ انکار کر دیتا لیکن روحان کا رویہ اور پھر علیزے سے امریکہ میں ملاقات! اسے سب کچھ ٹھیک کرنے کے لیے پاکستان جانا پڑا تھا وہ خود اپنی زندگی کو ٹھیک نہیں کر سکتا تھا لیکن دوسروں کی زندگیوں میں آسانیاں لانا چاہتا تھا۔ دو سال بعد وہ پاکستان آیا تو اپنے ساتھ خوشیاں لے کر آیا۔ اسے واقعی واپس آکر اچھا لگا تھا کہ وہ اپنے گھر آیا ہے۔ دو سال پہلے والا غصہ' وعدہ سب کچھ بھول چکا تھا۔ یاد تھا تو صرف یہ کہ اس کے واپس آنے سے اس کی فیملی خوش ہے اور سب نے اسے معاف کر دیا ہے یا سب کچھ جان لیا ہے۔

www.novelsclubb.com

سب اس سے پیار سے ملے تھے حالانکہ ثاقب سکندر بھی۔ مطلب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔

شایان کی شادی پر اقراء سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ آیان کو بہت کچھ یاد آیا تھا۔

"ہمارے درمیان ہوا معاہدہ اختتام کو پہنچا۔اب اپنا پیسہ مہنگا وکیل ہائر کرنے میں اور وقت مجھے کورٹ کچہریوں کے نوٹس دینے میں ضائع مت کرنا۔اپنی باقی کی زندگی سکون سے گزارو۔خدا حافظ!" کینڈا جانے سے پہلے اس نے آخری گھنٹے کی ملاقات اقراء سے کی تھی اور اسے سب نہایت نرمی سے سمجھا دیا تھا۔وہ اپنی زندگی میں موو آن کر چکی تھی لیکن وہ دو سال میں ایک نئی شخصیت بن گیا تھا۔

وہ حادثاتی طور پر سوات میں نور الفجر سے ملا اور اس کے ساتھ بات کر کے نا جانے کیوں وہ اس کے بارے میں سوچنے لگا۔اسے صحیح معنوں میں حیرت اور خوشی تب ہوئی جب نور الفجر کو انچن ایئرپورٹ پر دیکھا تھا۔وہ کب دوست بنے، پھر کب محبت ہوئی اور کب نفرت کی دیوار کھڑی ہوئی وقت گزرتے پتہ نہیں لگا۔

www.novelsclubb.com

*****

جاری ہے۔

باب12

Two Stranger

اپنے اپنے رستے سے

منزلوں کو پائیں گے

منزلوں کی دوری کو

حادثہ بتائیں گے

حادثے پہ ہنس لیں گے

ہم بھی مسکرائیں گے

www.novelsclubb.com

تو دکھی نہ ہو ہمدم

وقت بیت جائے گا

رنگ لوٹ آئیں گے

جب بھی گزرے وقتوں کے

آہنی فصیلوں میں

حبس پھیل جائے گا

ہم پرانے وقتوں کی

www.novelsclubb.com

آہنی فصیلوں میں

کھڑکیاں بنائیں گے

کھڑکیوں سے جھانکیں گے

اپنے گزرے وقتوں کی

بے بسی کو دیکھیں گے

اور پرانے پیڑوں کو

اپنے دکھ سنائیں گے

ہم پرانے رستوں سے

حوصلے اٹھائیں گے

حوصلوں کی چھایا میں

www.novelsclubb.com

کوئی گیت گائیں گے

سُر میں گنگنائیں گے

جیسے سارے ہنستے ہیں

ہم بھی مسکرائیں گے

تو دکھی نہ ہو ہمدم

وقت بیت جائے گا

رنگ لوٹ آئیں گے

مسکراتے ہوئے دروازہ کھولنے کے بعد اس نے مریم کو اپنے کمرے لا کر بٹھایا اور خود چائے بنانے چلی گئی۔چند منٹوں بعد چائے کے دو کپ اور کوکیز کا جار اٹھائے وہ کمرے میں آئی۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے مریم؟"ٹرے بیڈ پر مریم کے سامنے رکھتے اس نے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں نور۔تم بتاؤ چہرہ کیوں اتنا مرجھایا ہوا ہے؟"مریم بیڈ پر نیم دراز سی تھی اور وہ اسٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیڈ کے قریب لگا چکی تھی۔وہ جانتی تھی مریم کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔

"پتہ نہیں مریم زندگی بڑی عجیب سی ہو گئی ہے۔کچھ بھی کرنے کا دل نہیں کرتا۔ویسے تمہیں آنے میں تکلیف تو نہیں ہوئی؟مجھے معاف کرنا تمہاری ایسی حالت میں مجھے تمہارے پاس آنا چاہیے الٹا تمہیں یہاں بلا رہی ہوں۔تمہارا آخری مہینہ چل رہا ہے۔"وہ معذرت خواہانہ انداز میں بولی۔اس نے اپنے لمبے بالوں کو دونوں ہاتھوں کی مدد سے جوڑے کی شکل میں باندھ دیا۔وہ ڈھیلے سے نیلے رنگ کے شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔چہرہ اگرچہ تروتازہ تھا لیکن وہاں واضح اداسی پھیلی ہوئی تھی۔

"نور ایسا کیا ہوا تھا بوسان میں جس نے تمہارے اندر کی زندہ دلی کو سرے سے ہی ختم کر دیا ہے؟ ناجانے کیوں کبھی کبھی مجھے آیان پر شک ہونے لگتا ہے کہ اس نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے لیکن میں اس کی گارنٹی لے سکتی ہوں کہ وہ کسی کے ساتھ غلط نہیں کر سکتا۔وہ بہت اچھا انسان ہے..."نور نے کپ اٹھاتے ہوئے اس کو درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

www.novelsclubb.com

"حقیقت سامنے آنے تک سب ہی اچھے لگتے ہیں مریم!وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں جو لوگوں کے اصل سے واقف نہیں ہوتے۔کم از کم وہ ذہنی سکون میں تو ہوتے ہیں۔آیان نے میرے

ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔ہاں وہ بہت اچھا ہے۔میرے ساتھ بوسان میں جو بھی ہوا، جیسے بھی ہوا سب میری اپنی وجہ سے ہوا۔پلیز تم میرے لیے پریشان ہونا چھوڑ دو اور عاشی کی طرح میری ہر پریشانی کو آیان سے مت ملایا کرو۔"وہ بڑے دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔مریم اسے دیکھ کر رہ گئی۔کہاں وہ بات منہ پر کرنے والی، ہر وقت حاضر دماغ رہنے والی نور الفجر اور کہاں یہ سامنے نظر آنے والی زندگی سے بیزار نور الفجر۔وہ اچانک کیا سے کیا بن گئی تھی۔

"تمہاری پاکستان فائنل واپسی کب ہے؟"مریم نے چائے کا سپ لینے کے بعد پوچھا۔

"شاید جولائی اگست تک چلی جاؤں اور ہاں میری شادی جس سے بھی ہوئی تم ضرور آنا۔"وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا شہریار سے ہی شادی کرو گی؟"

"ہاں بابا نے کب سے اس کی فیملی کو ہاں کہی ہوئی ہے۔" وہ جیسے کسی دور پار کی رشتے دار کا رشتہ پکا ہونے پر تبصرہ کر رہی تھی۔

"بظاہر شکی مزاج رکھنے اور عورت کو کم تر سمجھنے کے اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ چونکہ میں خود کو جانتی ہوں کہ شہریار کو سیدھا کیسے کرنا ہے تو مجھے اس سلسلے میں کوئی ٹینشن نہیں ہے کہ وہ شادی کے بعد مجھ سے اچھا سلوک نہیں رکھنے والا۔ پتہ ہے مریم بوسان جانے سے پہلے بڑے جوش سے میں اس کی سچائی جاننے کا مشن مکمل کرنا چاہتی تھی لیکن اب وہ جیسا ہے ٹھیک ہی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں جاننا۔"

"اور آیان؟" مریم کے منہ سے پھسلا۔

www.novelsclubb.com

نور نے گویا آئندہ ذکر نہ کرنا والے انداز میں مریم کو دیکھا۔

"اس کا میری زندگی سے کیا لینا دینا؟" وہی لاپرواہ سا انداز تھا۔

"تم اس سے محبت کرتی ہو۔"

"کرتی تھی محبت۔اب سوچتی ہوں تو خود پر غصہ آنے لگتا تھا۔اتنی ڈفر تھی میں بھی سبحان اللہ!" وہ زخمی سا مسکرائی۔

وہ اسے اپنا اکتوبر کا پلین بتانے لگی کہ کہاں کہاں جانا ہے اور کیوں جانا ہے۔

دراصل ہیکاری اور سلینا واپس اپنے اپنے ملک جا رہی تھیں اس لیے وہ جنوبی کوریا کی خاص خاص جگہوں پر گھوم رہی تھیں۔عاشی اور ہاجنگ بھی ان کے ساتھ ہوتی تھیں اور ہر مرتبہ باہر جانے کی آفر وہ نورالفجر کو بھی کرتی تھیں اور اس کے انکار پر اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی تھیں۔ایسا نہیں تھا کہ وہ ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی بلکہ وہ باہر جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بہر حال آج کافی عرصے بعد وہ یہ بات محسوس کر چکی تھی کہ جو ہو گیا ہے وہ بدلا نہیں جا سکتا۔کم از کم اسے اپنی ڈورم میٹس کو گڈ بائے تو اچھے طریقے سے بولنا چاہیے سو اس نے سوچ لیا جب تک سلینا

اور ہیکاری یہاں ہیں وہ ان کے ساتھ خوب انجوائے کرے گی۔اسی لیے دو دن پہلے ہی وہ جیجو آئی لینڈ پر جانے کا منصوبہ بنا چکی تھیں اور نومبر کے آخر تک ان کا جیجو آئی لینڈ جانے کا ارادہ تھا۔باقی سب تو بس یا کے ٹی ایکس کے ذریعے سفر کرنا چاہتی تھیں لیکن نورالفجر نے جہاز کے سفر کو ترجیح دی اس سے وقت اور پیسے دونوں کی بچت تھی اور اپنی ٹف روٹین کی وجہ سے وہ اب زیادہ باہر نہیں جا سکتی تھی کیونکہ اس کی ریسرچ اور پریکٹس کا آخری سال تھا اور وہ پہلے ہی ذہنی طور پر کہیں پیچھے رہ چکی تھی اور اب مزید وقت برباد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مریم کے وہاں آنے کا یہ فائدہ ہوا وہ فضول قسم کی سوچوں سے بچ گئی اور اب خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

******

ایس این یو کے سینیئر ڈاکٹر کم سانگ آج آپریشن تھیٹر میں ایک پیچیدہ سرجری پر بریفنگ دے رہے تھے۔وہ بھی وہاں سرجری کے کپڑوں میں ملبوس کھڑی تھی۔وہ اس سرجری میں فرسٹ

اسسٹنٹ کے طور پر ساتھ دینے والی تھی۔آدھا وقت گزرنے کے بعد کچھ دیر کا وقفہ دیا گیا تو وہ غائب دماغی سے وہیں کھڑی رہ گئی۔ناجانے دماغ میں کہاں سے اس کا بے فکر قہقہہ گونجا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ان کورین لوگوں سے صاف ستھرا اور پرامن اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ دیکھیں آپ کو جمعہ کی نماز کے لیے اتوان (سیئول کا ایک علاقہ) میں اتنی پیاری مسجد میں نماز پڑھنے کی جگہ ملی۔میں تو کہتی ہوں یہاں ایک پیارا سا گھر بنا لیتے ہیں۔میرا واپس جانے کا دل نہیں کرتا۔آپ کیا کہتی ہیں عمر کی امی؟" وہ سب سیئول سینٹرل مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھ کر فارغ ہوئے تھے اور نور سب کو اتوان کا بازار گھماتے ہوئے بریفنگ دے رہی تھی۔جو بھی تھا وہ اپنی خراب دماغی حالت کی بھنک کسی طور پر بھی اپنے گھر والوں کو نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تمہیں تو اپنے ان ایرے غیرے کے۔پاپ کا شہر اچھا ہی لگے گا۔خبردار جو کوئی نئی پھلجڑی چھوڑنے کی کوشش بھی کی۔چپ چاپ اللہ اللہ کر کے آخری سال لگاؤ اور پاکستان پہنچو۔"

"ویسے عمر کی شادی وادی کب کر کر رہے ہیں؟"اس نے موضوع تبدیل کر دیا۔وہ عمر کے سامنے کبھی تسلیم نہیں کر سکتی تھی کہ اس نے گانے سننا ترک کر دیا ہے۔ویسے بھی وہ یقین نہ کرتا اور اسے یقین دلانا بھی ایک کھٹن مرحلہ تھا۔ایک لوکل اسٹریٹ فوڈ شاپ پر رک کر وہ داک گینگ جیونگ (چکن کے تلے ہوئے ٹکڑے) لے رہی تھی جو نہایت کرسپی اور کھانے میں نرم اور میٹھا سا ذائقہ دیتے تھے۔

"شاباش ہے بیٹی! ابھی تمہارا نمبر ہے اور سوچ رہی ہوں ساتھ ہی عینی کی بات وغیرہ بھی پکی کر لوں۔زبینہ نے اشاروں کنایوں میں اس کے لیے بات کی ہے لیکن ابھی ہم نے کوئی جواب نہیں دیا۔"اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے تین پیکٹ لیے اور ان کے پیسے دے کر باری باری پیکٹ ان تینوں کے سامنے کیے۔

www.novelsclubb.com

"آپ اور بابا بہتر فیصلہ کریں گے۔ایسا کریں عمر اور عینی کی شادی کی تیاریاں کر لیں۔میری تو آرام سے ہوتی رہے گی۔نہ مجھے جلدی ہے اور نہ میرے والدین کو۔"اس نے شانے اچکا کر بے نیازی

سے کہااور اقبال عالم کو بتانے لگی کہ داک گینگجیو نگ کیا شے ہے اور وہ اسے سنتے ہوئے کھانے لگے۔

"بی بی جلدی تو ہمیں بڑی تھی لیکن تم ہاتھ سے نکل گئی۔" سلمیٰ بیگم نے سلسلہ کلام ٹوٹنے نہیں دیا۔

"سبحان اللہ جی... کوریا آکر عمر کی امی نے طنز کرنے میں مہارت حاصل کرلی ہے۔ کمال ہے بھئی!"

"اعلان تو ایسے کرتی ہو جیسے تمہاری سوتیلی ماں ہوں۔" نورالفجر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"ڈاکٹر نورالفجر!" وہ چونک سی گئی۔ وہ اس وقت کہاں کھڑی تھی؟ اف وہ آپریشن تھیٹر میں کھڑی تھی۔

"آپ دماغی طور پر غیر حاضر ہیں ڈاکٹر۔ پہلے بھی پری سرجری چیک اپ میں آپ نے غلطی کی تھی۔ آپ کی ذرا سی غفلت سے پیشنٹ کی جان بھی جاسکتی ہے۔" وہ شرمندہ سی ہو کر رہ گئی۔

"سوری سر اب کوئی غلطی نہیں ہو گی۔" وہ جھک کر معذرت کر رہی تھی۔

"بلڈ پریشر ڈراپ ہو رہا ہے۔" ایک سرجیکل اسسٹنٹ کی آواز آئی۔

"ہمیں ایکسٹرا بلڈ پلیٹ لٹ چاہیے۔ ہری اپ!" وہ کہتے ہوئے فوراً اپنی پوزیشن سنبھال چکی تھی۔

ایک ڈاکٹر سب سنبھال سکتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کا دماغ ہر قسم کی صورتحال میں پر سکون رہتا ہے۔ وہ پوری طرح فوکس رہنے کی کوشش کرنے لگی۔ سرجری دوبارہ شروع ہوئی اور نورالفجر نے اب کے کوئی غفلت نہیں کی۔ ایک گھنٹے بعد سرجری مکمل ہوئی۔

"آپ نے اچھا کام کیا ڈاکٹر نورالفجر!" ڈاکٹر کم سانگ سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے اور وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ سرجری کے دوران صرف اسے آبزرو کیا گیا تھا لیکن وہ غائب دماغ تھی۔ آہ سب ٹھیک تھا! اس کے اندر ایک سکون سا اترا تھا لیکن وہ قدرے پریشان بھی ہو گئی تھی اور تھکے تھکے قدموں سے آپریشن تھیٹر سے باہر آ گئی۔ ابھی کہیں جانے کا دل نہیں کیا تو وہیں دروازے کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر نورالفجر ایک ایمرجنسی ہے شاید ڈلیوری کیس ہے آپ کی ضرورت ہے۔" فون کان سے لگائے وہ ہاسپٹل سے باہر جا رہی تھی۔اس کے قدم تھمے، سانس رک سا گیا۔اس دن اس کے گھر والے واپس پاکستان گئے تھے اور وہ پھر سے عجیب سی حالت میں چلی گئی تھی۔وہ سب یاد آنے لگا جو پچھلے چند دنوں سے بھول چکی تھی آج پھر یاد آیا تھا۔

"اوٹی تیار کرو۔میں پہنچ رہی ہوں۔" وہ ایسی حالت میں نہیں تھی کہ جا کر کوئی کیس وغیرہ دیکھتی لیکن پھر بھی وہ اوٹی سینٹر کی طرف بھاگی اور جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف گئی۔آپریشن تھیٹر میں پہنچ کر اس نے پیشنٹ کا معائنہ کیا۔

"پیشنٹ کو اینستھیزیا دو۔ہمیں فوراً سی سیکشن کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن ڈاکٹر ابھی ڈلیوری میں کافی وقت ہے۔"

"بچے کی جان خطرے میں ہے۔ڈاکٹر مائیکل کو بلاؤ کرو۔وہ مجھے اسسٹ کریں گے اور ہیماٹولوجسٹ(خون اور ہڈیوں کے ڈاکٹر)ڈیپارٹمنٹ سے ایک ڈاکٹر بلواؤ۔"وہ سنجیدگی سے کہہ کر مریض کا بی پی چیک کر رہی تھی۔پانچ منٹ بعد ڈاکٹر مائیکل وہاں موجود تھے اور ہیماٹولوجسٹ ڈیپارٹمنٹ سے ایک ڈاکٹر بھی آچکا تھا۔

"شکریہ ڈاکٹر۔ہم سرجری شروع کرنے والے ہیں۔سب تیار ہیں؟"اس نے اپنی ساری ٹیم پر ایک نظر دوڑائی۔

"یس ڈاکٹر!"سب ہی بولے۔اس نے بھی گہرا سانس لیا۔ایک نظر مریض کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔وہ بھی جواباً اسے تسلی آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرائی لیکن اچانک اس کا سر چکرا گیا۔

www.novelsclubb.com

سب گول گول گھومنے لگا۔اگلے لمحے وہ سنبھلی۔اس نے ارد گرد دیکھا تو وہ آپریشن تھیٹر میں کھڑی تھی۔

"ڈاکٹر نور سرجری شروع کرو۔"ڈاکٹر مائیکل کی آواز پر اس نے سر جھٹکا۔

"اسکالپل۔"اس نے سرجری شروع کرنے کا عندیہ دیا اور اپنا ہاتھ آگے کیا۔

اسکالپل تھامتے ہی اس کا ہاتھ کانپا۔اس کے ہاتھوں کی لرزش سب محسوس کر رہے تھے۔اسے گلے کے گرد گھیرا تنگ ہوتا محسوس ہوا۔اسے لگا سانس نہیں آرہا۔ابھی اس نے ایک کٹ بھی نہیں لگایا تھا کہ اسکالپل اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا۔سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ڈاکٹر نورالفجر!"ڈاکٹر مائیکل نے سختی سے اسے پکارا۔اس نے ہراساں سی نظروں سے انھیں دیکھا جیسے وہ نہیں کر پائی گی۔اس سے کچھ غلط ہو جائے گا لیکن وہ ڈٹی رہی۔وہ کر سکتی ہے۔

"سرجری شروع کرتے ہیں۔"اس نے جلدی سے کہہ کر دوسرا اسکالپل تھاما۔سرجری شروع ہوئی لیکن نورالفجر کے ہاتھوں کی لرزش کم نہ ہوئی۔اس کا دل بھی زور سے دھڑکنے لگا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کتنے کٹ کس جگہ لگانے ہیں۔ایک غلط کٹ لگا اور خون کی ایک دھار اس کے چہرے اور ماسک پر پڑی۔اس نے بے اختیار خون روکنے کے لئے اپنے ہاتھ اوپر رکھا۔وہ زندگی میں پہلی مرتبہ آپریشن تھیٹر میں بوکھلا کر کنفیوز ہو گئی تھی۔اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔گلاسز

کی وجہ سے آنکھیں بچ گئیں لیکن سارا چہرہ گویا خون سے رنگ گیا۔اسے اس مریض کا خون بھی اپنے ہاتھوں ہوتا نظر آرہا تھا۔وہ دو لوگوں کی قاتل بن جاتی...

"مریض کا بلڈ پریشر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔"اینستھیالوجسٹ کی آواز آئی۔

"یہ کیس مجھے ریفر کرو نورالفجر۔"ڈاکٹر مائیکل کی سنجیدہ آواز آئی اور وہ بغیر کچھ کہے پیچھے ہٹ گئی۔

وہ واقعی یہ نہیں کر سکتی تھی۔اس کے ہاتھ قاتل کے ہاتھ تھے۔وہ اس عورت اور بچے کو بھی مار دے گی۔وہ یہ آپریشن کرنے کے قابل نہیں ہے۔اسکالپل اس کے ہاتھوں سے گر گیا۔وہ پیچھے ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ دروازے سے لگ گئی۔فی الحال کسی کے پاس نورالفجر کی حالت سمجھنے کا وقت نہیں تھا۔ انھیں مریض کو بچانا تھا۔وہ اس کمرے سے باہر نکل گئی۔وہ اس آپریشن تھیٹر سے بھی دور ہو گئی۔

رات کے اس وقت ہسپتال تقریباً خالی اور خاموش تھا۔وہ قدرے خاموش سے گوشے میں چلی گئی۔ اس نے اپنا ماسک اور گلاسز تک نہیں اتارے تھے۔وہ تھک کر گر گئی اور اپنے خون سے رنگے گلوز کو دیکھنے لگی۔

"اللہ میں کہاں جاؤں؟" جذبات کی انتہا تھی کہ نورالفجر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ وہ زندگی میں کئی مرتبہ روئی تھی لیکن یہ رونا الگ تھا۔ یہ تکلیف دہ رونا تھا' ایک پچھتاوے والا رونا تھا' شدید ندامت والا رونا تھا' یہ اپنی جان بچانے والا رونا تھا اور اس طرح رونے کے بارے میں کبھی نورالفجر نے سوچا تک نہیں تھا۔

"ہیلو کشمیر کے شاہین! آج کل کن چکروں میں ہیں؟" آواز پر وہ چونکی۔ حال میں آئی۔ ارد گرد دیکھا تو وہ آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہیلو! تم یہاں لالی پاپ؟" اس نے سنبھل کر گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ پارک چومن تھا جو کبھی کبھار ہاسپٹل میں اس سے ٹکرا جاتا تھا اور نورالفجر نے اس کی فیس بھی دی تھی۔ وہ ایک محنتی لڑکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"او ٹی (آپریشن تھیٹر) میں جب آپ کی بے عزتی ہو رہی تھی میں وہیں تھا۔" اس نے فلیور ملک کا کین نورالفجر کی جانب بڑھایا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ اس نے بھی خاموشی سے کین تھام لیا۔ فی الحال نورالفجر میں وہاں سے اٹھ کر جانے کی ہمت نہیں تھی۔

"اوا چھا۔ میں نے تمہیں پہچانا نہیں تھا۔" آپریشن تھیٹر میں تمام ڈاکٹر، نرسز سرجیکل ماسک میں ہوتے ہیں اسی لیے وہ اسے پہچان نہ سکی۔

"ظاہر ہے آج کل حقیقی دنیا میں کم ہی نظر آتی ہیں آپ ڈاکٹر کویک۔" وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔ ہاں شاید وہ ڈاکٹر کویک ہی تھی۔

"کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائیں۔ میں جادو سے فوراً ٹھیک کر دوں گا۔" اس نے بڑے دوستانہ انداز میں آفر کی لیکن نورالفجر کا مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ مسئلہ کسی کو بتا نہیں سکتی تھی۔

وہ کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر پوچھا۔

"ایک بات پوچھوں مسٹر لالی پاپ؟ اگر ایک ڈاکٹر قتل کر دے تو کیا اس کی معافی ہو سکتی ہے؟"

"ڈاکٹرز جان بچانے والے ہوتے ہیں قتل کرنے والے نہیں۔ کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے جب ڈاکٹر کے ہاتھوں کوئی ایسا مریض مر جائے جو پہلے ہی مرنے والا تھا تو وہ تھوڑا عرصہ شاک میں رہتا ہے پھر

سنبھل جاتا ہے اور جو نہیں سنبھلتا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ انسان ڈاکٹر تو ہے لیکن بہت قابل ڈاکٹر نہیں! وہ اعصابی طور پر کمزور ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں بڑا پتہ ہے قابل ڈاکٹر کیا ہوتا ہے؟ ہو سکتا ہے کسی اچھے قابل ڈاکٹر سے قتل کروایا گیا ہو اور وہ شاک میں ہو۔" اس نے منہ بنا کر کہا لیکن پارک چومن چونکا اور اس کی جانب دیکھا۔

"کیا کشمیر کے شاہین سے کسی نے قتل کروایا ہے؟" وہ الجھن زدہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"ہم جنرل بات کر رہے تھے۔ اگر میں ایسا کچھ پوچھ رہی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھ سے ایسا کچھ کروایا گیا ہے۔ فضول میں اندازے لگاتے رہتے ہو۔" وہ خفگی سے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہنستی رہا کریں ڈاکٹر کویک! نا جانے کیوں اداس ہیں؟" وہ کورین بڑے عجیب سے لہجے میں کہہ رہا تھا لیکن نور الفجر کو محسوس بہت ہوا۔

"شکریہ۔ مجھے ڈاکٹر کویک مت پکارو۔"

"جب آپ کو پرفیکٹ سرجری کرتے دیکھوں گا تب کہنا بند کر دوں گا۔"

"بڑے آئے میرے استاد!" وہ جھنجھلا کر کہتی آگے بڑھ گئی کہ اس کا فون بجا۔مارک کا فون تھا۔اس نے فوراً ریسیو کیا۔وہ جلدی جلدی کچھ کہہ رہا تھا۔

"کونسے ہاسپٹل؟" اس نے پوچھا۔

"میں پہنچ رہی ہوں۔" اس نے فون بند کیا اور جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تاکہ لباس تبدیل کر سکے۔پانچ منٹ بعد وہ ہاسپٹل سے باہر نکل رہی تھی۔

"کہاں جانا ہے ڈاکٹر؟" پارک اس کے پیچھے ہی آ رہا تھا۔

"کہیں نہیں جانا۔" وہ تنک کر بولی۔اس نے ٹیکسی منگوالی تھی۔

"چلیں پھر آج ایک کافی ہو جائے؟" اس کی ٹیکسی آ گئی اور وہ اسے انکار کرتے ہوئے ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔

******

ہسپتال کے کاریڈور میں اس وقت خاموشی تھی۔وہ مارک کو تسلی دے رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو گا کہ اچانک بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز پر وہ چونکا۔اس نے گردن موڑی جہاں سے وہ بھاگتے ہوئے آرہی تھی اسے دیکھ کر قدرے شاک سی رہ گئی یقیناً وہ آیان سکندر کی وہاں موجودگی سے ناواقف تھی۔دونوں کی نظریں ملیں تو دونوں پتھر کے ہو گئے۔کالی آنکھوں میں پل بھر میں شکوہ در آیا تھا۔وہ خاموشی سے نظریں چرا گیا تو اگلے ہی لمحے وہ سنبھل کر آگے بڑھی۔آیان نے گردن سیدھی کر لی تاکہ اسے مسئلہ نہ ہو۔

"مریم کیسی ہے؟"ان کے قریب پہنچ کر اس نے مارک سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپریشن تھیٹر میں ہے۔دعا کرو وہ دونوں ٹھیک ہوں۔"مارک نے جواب دیا اور اس نے بس اثبات میں سر ہلایا۔

آیان تو جیسے اب وہاں تھا ہی نہیں۔مارک کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ بہت پریشان ہے اسی لیے نور نے مزید کچھ پوچھنے سے خود کو باز رکھا۔عاشی کو بھی میسج کر کے بتا دیا کہ کونسے ہسپتال میں ہے شاید وہ بھی آنا چاہے۔وہ بھی بے چینی سے کاریڈور میں ٹہلنے لگی۔کچھ دیر بعد مارک وہاں سے چلا گیا۔آیان خاموشی سے بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیسی ہو؟"نور کے پریڈ کرتے قدم رکے۔اس نے قدرے چونک کر اسے دیکھا جیسے اسے یاد ہی نہیں رہا تھا کہ وہ بھی وہاں ہے۔

"الحمدللہ۔"وہ پھر ٹہلنے لگی۔

"ابھی تک ناراض ہو؟"

"ہوں؟نہیں۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مارچ تک میں ونگ کمانڈر بن جاؤں گا۔" آیان نے بات جاری رکھنے کی کوشش کی۔اس نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔اسے خوشی ہوئی تھی لیکن اگلے لمحے اسے دکھ ہوا۔اس کا سکون برباد کر کے آخر وہ اپنے کیریئر کی مزید ایک سیڑھی چڑھ چکا تھا۔

"مبارک ہو۔" زخمی انداز میں بولتے ہوئے وہ بینچ کے دوسرے سرے ٹک گئی۔

"جنرل عاصم تم سے ملاقات کے لیے آنا چاہتے ہیں۔"

"میں پاکستان جا کر ان سے مل لوں گی۔انھیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے اور ان سے امید رکھوں گی کہ تمہاری حمایت وغیرہ کے سلسلے میں ملاقات کا موضوع نہ رکھیں۔"

"ہر انسان چاہتا ہے کہ لوگ اسے سمجھیں' اسے سنیں' اس کی قدر کریں' وہ بغیر کچھ کہے انھیں مطمئن کر سکے لیکن ہر انسان خود لوگوں کو نہیں سمجھنا چاہتا۔وہ خود کبھی بیٹھ کر لوگوں کے مسائل

سننا نہیں چاہتا۔ کیا میرا گناہ اتنا بڑا تھا کہ تم نے پچھلے دو سالوں کی دوستی کو بھاڑ میں جھونک دیا؟" وہ اداسی سے پوچھ رہا تھا۔ نور شل سی وہاں بیٹھی رہ گئی۔ اس کے منہ سے الفاظ ادا نہیں ہوئے۔

بے چین سی خاموشی جب بڑھنے لگی تو اس نے کہا۔

"تم نے تو وہ گناہ کیا ہی نہیں تھا آیان! وہ گناہ مجھ سے ہوا تھا اور میں نے اپنی وجہ سے ہی اس دوستی کو بھاڑ میں جھونک دیا جو بننی ہی نہیں چاہیے تھی۔ میں نے غلطی کی تھی اور سزا کی حقدار بھی صرف میں ہی ہوں۔"

"تم کسی بھی غلطی کی قصوروار نہیں ہو۔ کاش تم میری مجبوری سمجھ سکتیں۔"

"کاش کہ پہلے سمجھ لی ہوتی تو آج شہریار کی مدد نہ کرنے کا افسوس نہ رہتا۔" وہ بھی سامنے دیکھتے ہوئے اسی انداز میں بولی۔ آیان چونکا۔

"شہریار کی کونسی مدد؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"اس نے جاسوس کو ملٹری بیس سے نکالنے کی مدد مانگی تھی اور میں نے اس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تمہاری مدد کر دی۔ ابھی تک پچھتا رہی ہوں لیکن یہ تو اب ساری زندگی کا رونا ہے۔"

"شہریار کو کیسے پتہ چلا کہ وہ ایک جاسوس ہے؟" آیان کا انداز ٹھٹکا ہوا تھا جیسے اس نے کوئی ضروری معلومات کو اگنور کیا ہو۔ نورا اگر بدگمانی کے زیرِ اثر نہ ہوتی تو ضرور اس کی مزید مدد کرنے کے بارے میں سوچتی لیکن وہ مزید بات نہیں کر سکے۔

"نور... آیان! مریم کیسی ہے؟" عاشی سامنے سے بھاگتے ہوئے آ رہی تھی اور اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ وہ دونوں آسانی سے سن سکتے تھے۔

نور نے آیان کی بات کو ان سنا کیا اور عاشی کی جانب بڑھ گئی۔ آیان بھی قدرے پزل سا اٹھ کھڑا ہوا۔ نورا سے کچھ بتانے لگی اور وہ بھی وہیں بینچ پر آ کر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد مارک بھی وہاں آ گیا اور بینچ پر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں خاموشی سے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے رہ گئے۔آیان اسے دیکھ رہا تھا لیکن نور الفجر نے اس کی طرف دیکھنے یا مزید بات کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔وقت دھیرے دھیرے سرکنے لگا۔ڈاکٹر باہر آیا اور اس کے ہاتھ میں کوئی ننھی جان بھی تھی۔مارک آگے بڑھا اور اسے تھاما۔وہ بچے کو دیکھتے ہوئے تشکر سے رونے لگا۔وہ تینوں بھی اسے مبارکباد دے رہے تھے۔نور نے ڈاکٹر سے آپریشن تھیٹر میں جانے کی اجازت لے لی کیونکہ وہ بھی ایک ڈاکٹر تھی۔مریم کی حالت خطرے سے باہر تھی۔نور اندر آئی تو مریم جاگ ہی رہی تھی۔وہ آگے بڑھی اور محبت سے مریم کی پیشانی چومی۔

"بہت بہت مبارک ہو مریم!" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔مریم بھی مسکرا دی۔

*****

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ گزرا اور مریم کو گھر لایا گیا۔

اس ایک ہفتے میں نورالفجر، عاشی، آیان اور جن ینگ نے ان دونوں کی بھرپور دیکھ بھال کی تھی۔ وہ سب ٹوینٹی فور سیوین انھیں میسر رہے۔ لڑکیاں اگر یونیورسٹی، جاب، ڈورم اور ہسپتال میں گھن چکر بنی ہوئی تھیں تو لڑکے ہسپتال، سیئول ملٹری بیس، بوسان، ایمبیسیز وغیرہ میں اپنا سر کھپا رہے تھے۔ مارک چھٹیوں پر تھا۔ آج وہ سب پھر سے مریم کے گھر تھے۔ نور اور جن ینگ کچن میں کھانا بنا رہے تھے، عاشی کمرے میں مریم اور بچے کو دیکھ رہی تھی، مارک اور آیان لاؤنج میں بیٹھے لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مشغول تھے۔ وہ گاہے بگاہے ایک نظر نورالفجر پر بھی ڈال لیتا جو معمول کے انداز میں کام کر رہی تھی اور کبھی کبھار جن ینگ کے کسی چٹکلے پر مصنوعی سا مسکرا دیتی تھی۔ اس کی وہ بے اختیار ہنسی جیسے کسی بیتے زمانے کی یاد بن گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جن ینگ سالاد اور رائتہ وغیرہ دیکھ رہا تھا اور وہ بریانی دم پر رکھ کر مریم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا کر رہا ہے میرا باقر؟" اس نے ہاتھ صاف کرنے کے بعد عاشی سے بچہ اپنی گود میں لیا اور اسے پیار کرنے لگی۔ "ویسے اس کا نام مکس ایشین رکھ لیتے بڑا مزہ آتا۔" نور ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اچھا لڑکیو! میں اور آیان مریم کے پیرنٹس کو ایئرپورٹ سے ریسیو کرنے جا رہے ہیں۔ تم سب کھانا کھا لینا ہمیں تو ٹائم لگ جائے گا۔" جن ینگ دروازہ ناک کر کے اندر آتے ہوئے بولا۔ یقیناً اس کا بھی کام ختم ہو گیا تھا۔

"ایسا ہے تو ہم دونوں کو تم لوگ ڈورم تک چھوڑ دو۔ یہاں تو رش ہی لگ جائے گا۔" عاشی نے نور کے اشارے پر فوراً کہا کیونکہ آج گیسٹ روم ان دونوں نے مریم کے والدین کے لیے سیٹ کروایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں نے رکنا نہیں تھا؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"نہیں دراصل ہمیں کچھ کام ہے۔ابھی ہم چلتے ہیں۔کل جب بھی ٹائم ملا ضرور چکر لگائیں گے۔"

نور نے بھی باقر کو آرام سے بیڈ پر لٹایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔کم از کم آج یہاں رکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔وہ مریم کے گلے ملی اور عاشی کے ہمراہ باہر نکل گئی۔وہ دونوں بھی تیار تھے۔مارک کھانا کھائے بغیر جانے پر ناراض ہو رہا تھا لیکن وہ لوگ پھر بھی آ گئیں۔

"کچھ دیر رک جاتیں تم دونوں۔"جن ینگ نے افسوس سے کہا۔

"تم واپسی پر بھی بریانی کھا سکتے ہو۔مارک برا نہیں منائے گا۔"نور نے ہنستے ہوئے کہا کیونکہ جن ینگ واقعی بریانی کھانا چاہ رہا تھا۔اپارٹمنٹ بلڈنگ سے نکل کر وہ لوگ جن ینگ کی کار میں بیٹھے۔

"تم دونوں ابھی تک ناراض ہو؟"آیان نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی تو جن ینگ نے اچھنبے سے پوچھا۔نور نے بھی چونک کر اندھیرے میں عاشی کی جانب دیکھا۔وہ چاہتی تھی کہ آیان اور نور کے بارے میں کوئی بات نہ ہو اور عاشی اس کا اشارہ سمجھ گئی۔

"تمہیں پرسنل ہونے کی ضرورت نہیں۔" عاشی نے فوراً کہا۔

"ٹھیک ہے میں پرسنل نہیں ہوتا۔ یان گاڑی Hangang river کی طرف لو ادھر آج فائر فیسٹیول ہے۔" جن ینگ کو بھی احساس ہوا کہ ان دونوں کو پسند نہیں کوئی تیسرا ان کے معاملے میں بولے۔

"نہیں جن ینگ تم لوگ لیٹ ہو جاؤ گے۔ ہمیں صرف ڈور میٹری چھوڑ دو۔" نور نے کہا کیونکہ آیان کی موجودگی میں وہ کچھ انجوائے نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اس کے قتل کا گواہ تھا اور اسے لگتا تھا آیان سب کو بتا دے گا کہ نور الفجر سے قتل ہوا ہے۔ وہ اس پر الزام لگا کر اسے کرائسز میں اکیلا چھوڑ دے گا۔ ہاں آیان ایسا کر سکتا تھا۔ نور الفجر کو اس پر بالکل بھی یقین نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی جہاز آنے میں ٹائم ہے۔ ہم جلدی نکلے تھے۔ تھوڑا سا مزہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔" جن ینگ کے کہنے پر وہ خاموش رہی اور اس کی خاموشی کو ہاں سمجھ کر آیان نے کار دریائے ہان کی طرف موڑ لی۔

"تم لوگ کروز پر چلو گے ؟میں ٹکٹس کا کہہ دیتا ہوں۔"جن ینگ نے پھر آفر کی۔

"نہیں ہم باہر سے ہی دیکھ لیں گے۔"نور نے بادل ناخواستہ کہا کیونکہ اب اسے جن ینگ کے احسانات بوجھ لگنے لگے تھے۔عاشی خاموش رہی۔اب وہ اسے کچھ نہیں کہتی تھی۔

دریائے ہان قریب ہی آچکا تھا۔آتش بازی جاری تھی۔ماحول میں خوبصورت آتش بازی کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔آیان نے گاڑی تھوڑا پیچھے پارک کی کیونکہ رش کافی تھا۔نور دائیں جانب سے باہر دیکھ رہی تھی اور یہاں سے بھی آتش بازی بہت نمایاں اور دلکش نظر آرہی تھی۔

"آجاؤ سب۔"جن ینگ نے سیٹ بیلٹ اتارتے ہوئے کہا۔

"چلو نور۔"عاشی نے اسے ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔باہر بہت شور ہے۔تم لوگ جاؤ اور جلدی آنا۔"اس نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔عاشی اس کی طبیعت خرابی کے ڈر سے فورس کیے بنا نکل گئی۔

وہ بھی گردن موڑے باہر کی جانب دیکھ کر مسکراتی رہی۔سب بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔اتنے خوبصورت اور زندہ دل کوریا میں اس نے اتنی پیاری چیزیں محسوس کرنا کیوں چھوڑ دیا تھا؟سب بہت عجیب سا کیوں ہو گیا تھا؟کوریا ابھی بھی وہی خوبصورت اور ساری دُنیا سے اچھا تھا تو وہ کیوں بدل گئی تھی؟ایک حادثہ انسان کا اندر خالی کیوں کر دیتا ہے؟اسے اس سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔وہ اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے تو نہ تھی۔پھر کیوں وہ ہر خوبصورت احساس سے خالی ہوتی جا رہی تھی؟

"شہریار کو کس نے بتایا کہ وہ شخص جاسوس تھا اور اس وقت وہ کس ملک میں چھپا بیٹھا ہے کیا تمہیں معلوم ہے؟"آواز پر وہ ہڑبڑا کر گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔دل تیزی سے دھڑک کر نارمل ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم یہیں تھے؟"خود کو نارمل کرتے اس نے پوچھا۔وہ سمجھی تھی کہ عاشی اور جن ینگ کے ساتھ باہر چلا گیا ہو گا۔

"مجھ سے سچ کہنا نورالفجر۔ یہ معلومات میرے لیے ضروری ہیں۔" وہ خاموش رہی۔ کتنی دیدہ دلیری سے وہ اب بھی توقع کر رہا تھا کہ نورالفجر اسے معلومات دے گی۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ نورالفجر نے سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر واپس باہر دیکھنے لگی۔ باہر کی دنیا میں سب کتنے مست تھے۔ کسی کو کیا خبر تھی کہ نورالفجر کتنے بڑے مینٹل ٹراما سے گزر رہی ہے۔ وہ سب تو آتش بازی کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اسے بھی اندر کی جنگوں کو چھوڑ کر باہر کی دنیا میں مزہ کرنا چاہیے۔ وہ کیوں مردہ دل ہوتی جا رہی ہے؟ اس نے لاک پر ہاتھ رکھا۔

اس نے دیکھ لیا کہ وہ باہر نکلنے والی ہے۔ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہنا شروع کیا۔

"میرے ساتھ ایسا مت کرو فجر! میں نے کہا تھا میں مجبور ہوں۔ میں صرف تمہارے پاس اسی لیے آیا کہ مجھے لگا تم مجھے سمجھو گی۔ شاید تم باقی لوگوں سے الگ ہو لیکن میں غلط تھا۔ تم نے مدد تو کر دی لیکن مجھے میری نظروں میں ایسا گرا دیا کہ اب خود کو تمہارا قصوروار سمجھ رہا ہوں۔ کیا تم اپنے غم کا بوجھ میرے سامنے ہلکا نہیں کر سکتیں؟ میں ساری نفرت، ملامت، حقارت سننے کے لیے تیار ہوں۔

سٹیپ فارورڈ۔اپنا غصہ ،اپنی نفرت سب مجھ پر اتار دو۔"اسٹیرنگ پر ہاتھ جمائے وہ سیدھا سامنے کی طرف نظر آتے جامنی رنگ کے آتش بازی کے نظارے کو اداسی سے دیکھتا کہہ رہا تھا۔

نور کی آنکھیں پانیوں سے بڑھ گئیں۔وہ جانتی تھی کہ آیان کے سامنے رونا آسان ہے۔اس سے دل کی بات کرنا اس سے بھی آسان ہے لیکن وہ اب ایسا کبھی نہیں کر سکتی تھی۔ایک غلطی کو بار بار نہیں دہرا سکتی تھی۔گلا صاف کر کے خود کو بولنے کے قابل بنانا بھی ایک مرحلے سے کم نہیں تھا۔

"میں شہریار کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔نہ مجھے معلوم ہے اسے کیسے علم تھا کہ وہاں کوئی جاسوس ہے اور نہ مجھے معلوم ہے اسے کیسے پتہ چلا کہ اس بیس تک تم مجھے پہنچانے والے ہو لیکن اسے اندر کی سب معلومات تھیں۔"اس نے کسی نفرت، ملامت اور حقارت کا اظہار نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ مزید کہہ رہی تھی۔

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے آئیندہ مجھے اس طرح کے کاموں میں شامل کرنے کی غلطی مت کرنا آیان!

بہت پچھتاؤ گے۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئیندہ اس قتل کے بارے میں مجھ سے کچھ مت

پوچھنا۔ کچھ مت کہنا۔ مجھے زندگی میں آگے بڑھنے دو، میں ایک ٹریجڈی کی وجہ سے

سٹک (stuck) نہیں ہونا چاہتی۔ مجھے اپنے خواب پورے کرنے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر

گاڑی سے اتری اور دریائے ہان کی طرف بڑھ گئی۔

وہ وہیں بیٹھا اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔ وہ دور جاتی تو دل گویا دھڑکنا بھول جاتا۔

وہ خاموشی سے سامنے ہوتی آتش بازی کو خالی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا

تھا۔

www.novelsclubb.com

آہ کیا کبھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے؟

******

انچن ایئرپورٹ پر بورڈنگ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد فلائٹ 701 سے وہ جیجو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچی تھیں۔زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے کی فلائٹ تھی اور سفر اتنا جلدی گزرا کہ پتہ ہی نہیں چلا۔ایئرپورٹ اس قدر خوبصورت اور دلکش تھا کہ وہ لوگ ڈیڑھ دو گھنٹہ اسے گھومنے میں ہی ضائع کر چکی تھیں۔

"یہ پودا دیکھو نور! لگتا ہے اسے پینٹ کیا گیا ہے۔"عاشی نے نورالفجر کو متوجہ کیا جو سفید گھٹنوں تک آتی سکرٹ پر گہرے بھورے رنگ کا لانگ کوٹ پہنے کیمرے میں سر جھکائے ہوئے تھی۔وہ کئی جگہوں پر رک کر تصویریں بنا رہیں تھیں جیسے زندگی کا پہلا اور آخری ٹرپ ہو۔باقی تین بھی ساتھ ساتھ تھیں۔

www.novelsclubb.com

نور نے ان پودوں کی جانب سرسری سا دیکھا جو سفید رنگ کے گولائی میں تراشے گئے گلدانوں کے اندر واقعی مصنوعی پودے لگ رہے تھے لیکن وہ اصلی پودے تھے پھر وہ آگے بڑھ گئی۔وہ عاشی کو ہزارہا سمجھا چکی تھی کہ ہر نئی چیز کو دیکھ کر شہد کی مکھی بننے کے بجائے ایسے دیکھو جیسے تم اسے پہلے

دیکھ چکی ہو اور اب دوسری مرتبہ دیکھ کر خوش ہو لیکن عاشی ہمیشہ ایسی چیزیں دیکھ کر آؤٹ آف کنٹرول ہونا فرض سمجھتی تھی۔نور کو عاشی کے ایسے ری ایکشن سے مسئلہ نہیں تھا بلکہ اس کی اونچی آواز سمیت بہت سے لوگوں کا ان کی طرف متوجہ ہونا اسے برا لگتا تھا لیکن خیر عاشی کے لیے وہ برداشت کر جاتی تھی۔

وہ صرف تین دن کے لیے جیجو آئی لینڈ آئی تھیں۔دو چھٹیاں ویکنڈ کی اور ایک ورکنگ ڈے ملا کر یہ پلان بنا تھا۔کوریا میں ایسے چھٹیاں کرنا بہت ہی مشکل تھا کیونکہ یہاں ہر گھنٹے منٹ کا حساب رکھنا پڑتا ہے۔heyy seogwipo ہوٹل پہنچنے کے بعد وہ سب فریش ہونے میں مشغول تھیں۔

کمرہ ایک ہی لیا کیونکہ اچھے ہوٹل کے کمرے ان کے بجٹ سے باہر تھے اور پھر انھیں اس آئی لینڈ پر تین دن رکنا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج جیجو آئی لینڈ کے چند میوزیم گھومنے کا پلان تھا لہٰذا فریش ہونے کے بعد پہلا سپاٹ ٹیڈی بیئر میوزیم ہونے والا تھا۔یہ میوزیم کوریا میں سب سے بڑا ٹیڈی بیئرز کا میوزیم ہے جو جیجو آئی لینڈ میں

واقع ہے۔اسے 2011 میں پبلک کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ یہاں دنیا جہاں میں مشہور ٹیڈی بیئرز کی کلیکشن رکھی گئی تھیں۔

ہوٹل کمرے سے فریش ہو کر نکلنے کے بعد وہ بس اسٹیشن پہنچیں اور وہاں سے اپنی مطلوبہ بس پکڑی جس نے تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد جنگم شہر میں میوزیم کے قریبی اسٹیشن پر اتار دیا۔

آج نورالفجر بھی فریش محسوس کر رہی تھی۔ کم از کم وہ چندپل کی خوشی محسوس کر کے خود کو نارمل رکھ سکتی تھی۔ آج کیمرہ وومین ہاجنگ بنی ہوئی تھی۔ ٹکٹس لینے کے بعد وہ سب اندر آ گئیں۔ ہاجنگ وہاں پہلے بھی آئی ہوئی تھی اسی لیے وہ فر فر انگریزی میں انھیں بریفنگ بھی دے رہی تھی۔

"اس میوزیم کے تین ہال ہیں جن میں سے ایک میں تاریخ کے عظیم بھالو دیکھنے کو ملیں گے، دوسرے میں آرٹس کا زبردست کام دیکھنے میں آئے گا اور تیسرا ہال' ایگزیبیشن ہال ہو گا اور وہاں بہترین قسم کے ٹیڈی بیئرز ہونگے۔ باہر سے دیکھنے میں بڑا چھوٹا سا لگتا ہے لیکن اس کے اندر دو بڑی

بڑی گیلریاں ہیں اور پھر یہاں میوزیم گفٹ شاپ بھی ہے اور کیفے' ریستوران' بار وغیرہ بھی ہے۔"

"کیا ہی بہتر ہوا گر ہم یہ سب خود دیکھ کر انجوائے کریں۔" سلینا کے کہنے پر ہاجنگ شرمندہ سی ہو گئی۔

"بالکل! ہاجنگ یہ بورنگ ٹریول گائیڈ مت بنو۔" عاشی نے بھی سلینا کی تائید کی۔ نور کو ہاجنگ کے لیے برا لگا۔

"ان سب کو چھوڑو تم مجھے بتاتی چلو۔" نور نے ہاجنگ کے بازو میں اپنا بازو ڈالا اور آگے بڑھ گئی۔ باقی سب بھی اب خود سے دیکھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"اس ٹیڈی بیئر کو دیکھ کر تمہیں کیا یاد آ رہا ہے؟" ہاجنگ نے ایک شیشے کے پیچھے رکھے ٹیڈی بیئر کو دیکھتے ہوئے نور سے پوچھا۔

"مجھے کچھ بھی یاد نہیں آرہا کیونکہ میں اسے پہلی مرتبہ دیکھ رہی ہوں۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"یہ ٹیڈی بیئر تمہیں مائیکل اینجلو کی شکل سے ملتا جلتا نہیں لگ رہا؟"ہاجنگ نے پوچھا۔

"یہ جناب کون تھے؟"ہاجنگ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تم مائیکل اینجلو کو نہیں جانتی؟"

"کیا امریکہ کا کوئی صدر تھا؟"نور نے گڑبڑا کر پوچھا کہ ایسی کونسی عظیم ہستی ہے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتی۔

"جی نہیں۔مائیکل اینجلو ایک عظیم مصور اور ماہرِ تعمیرات تھا۔اس نے دنیا کو بہترین آرٹ کے شاہکار دیئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مثلاً مونالیزا والی پینٹنگ؟"نور نے اب اس ٹیڈی بیئر کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں! وہ تو لیونارڈو ڈاونچی نے بنائی تھی۔"

"تو کیا یہ اس کا بھائی تھا؟"نور نے عدم دلچسپی سے پوچھا لیکن ہاجنگ ہنس پڑی۔

"بھائی تو نہیں تھا لیکن اپنے اپنے کام میں دونوں ماہر تھے۔"

"یعنی دونوں اپنے وقت کے بہترین مصور تھے۔واہ!"وہ مائیکل اینجلو کے ٹیڈی بیئر سے آگے بڑھ آئیں۔

"یہ آئن سٹائن نہیں لگ رہا؟"نور نے ایک آئن سٹائن شکل کے لمبے سنجیدہ کھڑے ٹیڈی بیئر کو دیکھتے ہوئے ہاجنگ سے پوچھا تو اس نے تائید کی۔

"ارے واہ یہ کتنا انٹرسٹنگ ہے۔"وہ جوش سے کہتی گلاس وال کے قریب چلی گئی جہاں آئن سٹائن کا بھالو کچھ سوچتے ہوئے ارد گرد چکر لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ والا بھوجو تو میں مانوں۔"ہاجنگ نے اگلے ٹیڈی بیئر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی دیکھا دیکھا لگتا ہے...انکل سرگم! نہیں وہ...چارلی چپلن۔"اس نے جلدی سے کہا کہ کوئی اور نہ بوجھ لے اور وہ واقعی چارلی چیپلن کا بھالو تھا۔وہ ہاجنگ کے ساتھ بہت سی جانی پہچانی شخصیات کے بھالوؤں کو پہچانتی رہی۔سب بہت مزے کا تھا۔

وہ کوریا کی قدیم تاریخ والے ہال میں گئیں جہاں دیہاتی بھالو اپنے اپنے کام میں مشغول تھے۔وہ سب ایک جگہ ساکت نہیں تھے بلکہ کام کر رہے تھے۔مثلاً کوئی کھیتوں میں ہل چلا رہا تھا' کوئی گدھا گاڑی چلا رہا تھا' کوئی گھڑ سواری کر رہا تھا' کوئی تالاب کے ٹھنڈے پانی میں گویا نہا رہا تھا' کوئی دریا سے مچھلیاں پکڑ رہا تھا' کوئی جنگل میں شکار کر رہا تھا۔کورین جنگ کا بھی زبردست نظارہ ان بھالوں کی فوج کی بدولت دیکھنے کو ملا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب کافی وقت وہاں گھومتی رہیں اور وقت کا احساس نہ ہوا اور جب ہوا تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔چند ٹیڈی بیئرز خرید کر وہ سب وہاں سے باہر آ گئیں اور کوریا کونڈو(Corea Condo) کی طرف تقریباً بھاگی تھیں کیونکہ انھیں الائیو میوزیم میں پہنچنا تھا جو سات آٹھ بجے تک بند ہو جاتا

ہے اور بس نے پانچ بج کر پچیس منٹ تک ان کی فکر کیے بنا نکل جانا تھا۔ بھاگنا ضروری تھا اور یہ بھاگنا ایسا ہی تھا کہ یونیورسٹی کی کلاس مس ہونے والی تھی اور وہ بھی سب سے سخت پروفیسر کی۔ (کوریا کونڈو بس تھی جو وقت کی پابند تھی۔)

"نور پاکستان میں ہونے والی فیلنگ آ رہی ہے نا کہیں ٹرین نہ نکل جائے۔" عاشی کے کہنے پر نور بھی ہنس دی۔

وہ سب کوریا کونڈو اینٹرنس میں آئیں اور پندرہ منٹ بعد وہ الایئو میوزیم کے باہر تھیں۔ ٹکٹ لے کر وہ سب اندر کی جانب بڑھیں۔

وقت کم تھا اور میوزیم کے اندر ایک دنیا سموئی ہوئی تھی کیونکہ وہ ایک تھری ڈی الوژن والا میوزیم تھا جہاں تھیم پارک سے لے کر حرکت کرتے مجسمے اور پینٹنگز بھی تھیں۔ اب کے کیمرہ عاشی کے پاس تھا اور ہاجنگ پھر سے نور کے ساتھ تھی کیونکہ اسے یقین تھا نور پھر سے مزید معلومات لینا چاہے

گی لیکن اسے کسی بھی جگہ پر معلومات دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ہر جگہ ،ہر مجسمے ،ہر الوژن کے ساتھ وہ رک رک کر تصویریں بنا رہی تھیں۔

"نورایسے پوز دینا جیسے شارک کے ڈر سے تم مرنے والی ہو۔"عاشی نے کیمرہ سیٹ کرتے ہوئے نور کو ہدایت دی جو شارک کی پینٹنگ کے پاس کھڑی اسے تصویر بنانے کا کہہ رہی تھی۔

"انی یو نور۔ایسے پوز دو جیسے یہ تمہارا جادوئی دنیا کا ہیرو ہے۔"ہیکاری نے بھی ٹکڑا لگایا۔

نور بھی مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی جیسے وہ خوشی خوشی خود کو شارک کی خوراک بنا رہی ہو۔ہر تھری ڈی پینٹنگ کے پاس رک کر ایک تصویری سیشن کیا جاتا۔

آگے بڑھتے ہر شاہکار کے بارے میں تبصرے کرتیں وہ مونالیزا کے پوٹریٹ کے پاس پہنچیں جو حرکت کر رہا تھا۔عاشی اور نور اس کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے ہنس ہنس کر دہری ہو رہی تھیں۔باقی سب کو اس میں کچھ فنی نہیں لگا اس لیے آگے بڑھ گئیں۔

"تم اتنا کیوں ہنس رہی تھی؟" عاشی نے ہنسی روکتے ہوئے پوچھا۔

"بہترین پینٹنگ کے نام پر ہمیشہ مونالیزا کی اسی تصویر کے بارے میں سنا اور دیکھا، کسی دوسرے مصور کے شاہکاروں کو دیکھتی ہوں تو وہ اس سے بھی پیارے ہوتے ہیں لیکن مجھے اپنی کم علمی پر ہنسی آرہی ہے کہ مجھے آرٹ کی دنیا میں صرف مونالیزا اور لیونارڈو ڈاونچی کا پتہ ہے اور یہاں انھوں نے اسے کیا بنا دیا ہے۔ تم کیوں ہنسی؟" وہ پھر ہنس پڑی۔

"اور میں اسی لیے ہنسی کہ میں نے اس مونالیزا کا نام تو بہت سنا تھا لیکن کبھی دیکھا نہیں تھا اور آج معلوم پڑ رہا ہے کہ یہ باجی مونالیزا ہوتی ہے۔" عاشی پھر ہنس دی اور وہ دونوں بھی آگے بڑھ گئیں۔

آتش فشاں پہاڑوں کے تھری ڈی منظر پر بھی انھوں نے خوب تماشہ لگایا کہ وہ برج کی رسیوں سے گر جائیں گی اور عاشی باقاعدہ بیٹھ کر چلنے لگی لیکن آج نور بھی سب کچھ بھول بھال کر اس سب میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ تھری ڈی پھول اور پھر وہاں کی حسین جادوئی دنیا انھیں نا جانے کہاں لے گئی۔ وہ ریفلیکٹ بیک والے تھری ڈی کمرے میں تو جیسے جم کر رہ گئی کیونکہ وہ بہت پیارا تھا۔ شام

ساڑھے سات بجے تک وہ سب اسی میوزیم میں رہیں اور نکلتے ہوئے صرف ایک نتیجہ نکالا کہ کسی بھی میوزیم کو اندر سے محسوس کرنے کے لیے انھیں صبح کے وقت آنا چاہیے اور سارا دن وہیں گزارنا چاہیے۔ سلینا وہیں رکنا چاہتی تھی مگر میوزیم بند ہو رہا تھا اور مجبوراً انھیں واپس آنا پڑا۔

"اب کسی ہوٹل پر کھانا کھایا جائے؟" عاشی نے پوچھا۔

"نہیں ابھی چاکیلٹ لینڈ لے کر چلتی ہوں تم سب کو۔ بڑے مزے کی جگہ ہے۔" ہاجنگ نے آفر کی۔

"میرا خیال ہے اب تک وہ جگہ بند ہو گئی ہے۔ اسی لیے اب سیدھا ہوٹل چل کر کھانا کھا کر آرام کیا جائے گا تاکہ کل صبح فریش سے جیجو آئی لینڈ کے مین سپاٹ گھوم سکیں۔" نور نے کسی نیوز رپورٹر کی طرح اپنا موقف رکھا۔ رات ہو چکی تھی اور جیجو آئی لینڈ میں سردی بڑھ رہی تھی ورنہ وہ جگہ باقی کے کوریا سے گرم تھی۔ سب نے اسی پر اکتفا کیا اور واپس ہوٹل پہنچنے کے لیے ٹیکسی کی۔

دس بجے تک وہ سب ہوٹل پہنچ چکی تھیں۔ابھی وہ لابی میں ہی تھیں کہ نورالفجر کے فون کی بیل بجی۔ وہ باقی سب کو جانے کا کہہ کر وہیں کھڑی رہی۔نمبر جانچنے کی کوشش کی لیکن کوئی ایسا جاننے والا شخص یاد نہ آیا جس کا نمبر ہو سکتا ہے۔وہ زرد بتیوں میں نہائی لابی میں پر سوچ انداز میں کھڑی تھی کہ بیل دوبارہ بجی۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھالی۔

"ہیلو۔"

"جنرل عاصم از سپیکنگ!"دوسری جانب سے سنجیدہ اور مرعوب کر دینے والی آواز سپیکر پر ابھری اور وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔جن کالز سے وہ بچنا چاہ رہی تھی ان میں سے ایک جنرل عاصم کی کال بھی تھی لیکن خدا کا شکر ہے شہریار کی کال نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی انکل کیسے ہیں آپ؟ پاکستان میں سب کیسا ہے؟"وہ جلدی سے سنبھل کر بولی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔پاکستان میں بھی سب پہلے جیسا ہے لیکن کوریا میں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

"کیا مطلب انکل؟" وہ سمجھ کر بھی نا سمجھنے کی اداکاری کر رہی تھی۔

"آیان نے مجھے بتایا تھا جو بوسان میں ہوا۔"

"پلیز انکل میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔" اس نے گویا منت کر کے پہلے ہی انھیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

"فون پر میں بھی ایسی کوئی بات نہیں کروں گا بچے لیکن آیان کے بارے میں ضرور بات کروں گا۔"

"میں اب اسے نہیں جانتی اسی لیے آپ اس کے بارے میں مجھ سے کچھ مت کہیں۔" وہ ریسپشن سے ہٹ کر دوسری لابی کی طرف آگئی جہاں ایک جانب صوفے لگے ہوئے تھے اور دوسری جانب شیلف پر کتابیں سجا کر ان کے سامنے بیٹھ کر پڑھنے کے لئے بار سٹول رکھے گئے تھے۔ وہ قدم قدم چلتی وہاں آگئی۔

"آیان اچھا لڑکا ہے نور اور مجھے بہت پسند ہے۔"

"ہاں وہ اچھا لڑکا ہے۔" وہ تھکے ہوئے انداز میں کہتی جا کر ایک بار سٹول پر بیٹھ گئی اور قریب رکھے روم فلاور کو دیکھنے لگی جیسے بہت لمبی مسافت طے کر چکی ہو۔

"میں اقبال سے بات کروں گا۔" وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔

"آ۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا انکل۔" وہ شرمندہ ہو کر بولی۔اف انکل عاصم کیا سمجھ رہے تھے!

"کبھی کبھی سب کچھ کہنے کیلئے نہیں ہوتا۔بس محسوس کیا جاتا ہے۔" وہ کہہ رہے تھے۔

"آیان اچھا لڑکا ہے لیکن اس نے مجھے استعمال کر کے اچھا نہیں کیا۔وہ میرے لیے اچھا دوست ثابت نہیں ہوا۔میرا اس کے علاوہ کوئی مطلب نہیں تھا۔" وہ گڑبڑا کر وضاحت دے رہی تھی۔

"بیٹا وہ مجبور تھا۔" اس نے شدتِ ضبط سے آنکھیں میچیں۔

"سارے کوریا میں صرف نورالفجر ہی کیوں؟" وہ آیان سے کرنے والا شکوہ جنرل عاصم سے کر رہی تھی۔اب ان سے کوئی بات مخفی نہیں تھی۔

"جب اس نے مجھے آپشن دیکھائے تھے تو میں نے اسے تمہارا نام فائنل کیا تھا۔" وہ دل گرفتگی سے سٹول سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی۔ کیا سوچ کر اتنی پلاننگ کے ساتھ اسے استعمال کیا گیا تھا؟

"مجھے لگا تھا کہ نورالفجر ہی وہ لڑکی ہے جسے میں عنایہ سمجھ کر اتنا اہم فریضہ سرانجام دلوا سکتا ہوں۔ نورالفجر ہی بیسٹ آپشن تھی کیونکہ وہ ناممکن کو ممکن کر دیتی ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ سب چھپا کر تم سے یہ کام کروائے۔ وہ سب بتانا چاہتا تھا' وہ تمہیں اعتماد میں بھی لینا چاہتا تھا کہ شاید تم اس کی مدد نہ کر سکو' وہ سب ایک ٹیم کی طرح کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے روکے رکھا' تمہیں اندھیرے میں آیان سکندر نے نہیں میں نے رکھا تھا۔" وہ سرخ آنکھیں ملتے ہوئے انھیں سننے لگی۔

"وہ مجبور تھا کیونکہ ہم نے اس کا کیریئر داؤ پر لگایا تھا۔ وہ مجبور تھا کہ وہ کوریا والے پراجیکٹ پر give up نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مجبور تھا کہ وہ کوریا سے واپس نہیں آنا چاہتا تھا۔ وہ مجبور تھا کیونکہ دوستی کو داؤ پر لگا رہا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا اگر وہ ہار گیا تو آیان کہیں کھو جائے گا اور بیٹا آیان واقعی کھو گیا ہے۔ وہ' وہ نہیں رہا۔ وہ آج بھی سارے آرڈرز مان کر چلتا ہے، آج بھی ایک آواز پر لبیک کہتا ہے

لیکن کچھ ایسا ہے جو وہ کھو چکا ہے۔ بہت پوچھنے پر اس نے مجھے بتادیا کہ وہ دوست کھو چکا ہے۔ وہ واحد دوست جس سے کم از کم وہ عنایہ کے بارے میں بات کر لیا کرتا تھا۔ کبھی کبھار دل کھول کر رکھ دیا کرتا تھا۔ اس حادثے نے اس سے وہ دوست چھین لیا اور یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا خسارہ ہے۔ اس سے بھی کہ..." وہ رک گئے تو نور نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ لائن کٹی نہیں تھی۔ وہ خاموش ہوئے تھے۔

"اسے معاف کر دو نور الفجر۔" وہ سنبھل کر بولے۔

نور کی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔ کتنے ہی لمحے وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

"معاف کر دیا انکل!" اس کی آواز آنسوؤں سے تر تھی۔ اس نے فون بند کر دیا۔ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جاگرز بے دلی سے اتار کر وہ وہیں پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

معاف کرنے اور کہہ دینے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ بار بار کہنا بہت آسان تھا لیکن مسئلہ دل کا ہو رہا تھا جس نے آیان سکندر کو اتنے اونچے مقام پر بٹھایا ہوا تھا کہ اس سے ایسی غلطی کی توقع نہیں کر رہا تھا اور جب یقین ہو گیا کہ آیان نے ایسا کر دیا ہے تو وہ اسے معافی دینے پر تیار نہیں تھا۔ اگر اسے معاف کرنا ہی ہے تو دل سے معاف کر کے خود بھی سکون سے رہنا چاہیے لیکن وہ سکون سے کیوں نہیں رہ پا رہی تھی؟

"تم وعدہ خلاف ہو نور الفجر! میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔" شہریار کا چہرہ انتہائی سنجیدہ تھا۔

"وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ میں اس سے زیادہ وضاحت تمہیں نہیں دے سکتی۔" بھاری دل سے اس نے جھوٹ کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے آیان کے ساتھ مل کر مجھے ڈبل کراس کر کے اچھا نہیں کیا۔" وہ سخت خفا تھا۔

"میں سمجھی نہیں تم کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"

"ابھی تو جا رہا ہوں لیکن یاد رکھنا واپس آؤں گا۔" اس کے والدین کے واپس چلے جانے کے بعد شہریار ڈورم آیا تھا۔ وہ اسے اندر نہیں آنے دے سکتی تھی اسی لیے باہر کھڑے کھڑے بات مکمل کی۔ دماغ پھر سے کسی پرانی یاد میں لے گیا تھا۔

وہ شاید ساری رات وہیں بیٹھی رہتی اگر عاشی اسے لینے نہ آتی۔ کمرے میں آکر وہ بغیر کھانا کھائے لیٹ گئی۔ نیند اب آنکھوں سے دور تھی پھر بھی وہ لحاف میں منہ دیئے باقی سب کی سرگوشیوں میں ہوتی گفتگو سن رہی تھی۔

******

اگلی صبح وہ ہوٹل سے جلد ہی نکل گئیں تھیں تاکہ جیجو آئی لینڈ کی سب سے مشہور غار میں جا سکیں۔ صبح سویرے ان کا پہلا سپاٹ چن جیو نگ آبشار تھی جہاں دو تین گھنٹے گزار کر وہ سب ہالا سن نیشنل پارک میں چلی گئیں۔ دو تین گھنٹے وہاں ہائکنگ کرنے اور سورج کو سوانیزے تک آتا ان سب نے وہیں دیکھا۔

ہالا سن کے پہاڑوں نے نورالفجر کو اتنا مرعوب کیا تھا کہ وہ اپنی باقی ساری کی زندگی اپنی فیملی کے ساتھ وہاں گزارنا چاہتی تھی۔ وہ اس قدر مکمل پہاڑ تھے جیسے کسی نے بہت محنت سے انہیں بنایا ہو۔ ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ' درخت جامنی اور گلابی پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔ وہ ایک کامل قدرتی شاہکار لگتا تھا جو دنیا میں موجود ہو کر بھی کسی جنت کا حصّہ معلوم ہوتا تھا۔ اونچے برج اور ان کے ارد گرد آسمان کو چھوتے پھل دار درخت! وہ سیاحوں کو خود میں سمونے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔

"میں چاہتی ہوں کہ ایک اونچے پہاڑ پر میرا لکڑیوں سے بنا ہوا گھر ہو۔ اندر پڑا سامان بیشک لگژری ہو لیکن گھر مہکتی خوشبو والی لکڑیوں سے بنا ہو۔ جب بارش ہو تو میں پہاڑوں کی طرف دوڑا کروں پھر بارش میں مزے کرتے ہوئے سارے ہالا سن سے باتیں کروں اور خوب بارش انجوائے کروں۔

www.novelsclubb.com

جب بارش ختم ہو جائے تو میں اللہ سے مزید بارش کی دعا کروں اور اللہ پاک ان ہالا پہاڑوں پر ایک مرتبہ پھر سے بارش کی رحمت برسا دیں اور بارش برستی رہے' صبح سے شام اور پھر رات ہو جائے اور

رات کو بارش ختم ہو تو میں لکڑیاں جلا کر یہیں آگ سینکتے ہوئے بارش کے بعد کا موسم انجوائے کروں۔

ہالا پہاڑوں کے گلابی اور جامنی پھول رات کو روشنی پھیلا دیں۔اتنی روشنی کہ چاند کی روشنی ماند پڑ جائے اور پھر ان پھولوں کی اس روشنی میں آسمان بھی صاف نظر آنے لگے۔میں پھولوں کے گرد گھری ہوئی بیٹھی ہوں اور ننھی گلہریاں میرے پاس آیا کریں۔میں ان سے باتیں کیا کروں۔لوگ نورالفجر اور گلہری کی بے مثال دوستی مثالیں دیا کریں۔زندگی ہالا سن کے پہاڑوں پر کتنی پر سکون ہو۔ میرے پاس کوئی غم نہ ہو،نہ مجھے مستقبل کی پریشانی ہو اور نہ ہی ماضی کے کسی قصے کا خوف ہو۔" وہ پہاڑوں کو محسوس کرتی بولتی جا رہی تھی کہ عاشی نے اسے حقیقی دنیا میں لا پٹخا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ارادے انتہائی غیر انسانی ہیں لہذا ہمیں آگے چلنا چاہیے۔"

نورالفجر ہالا سن میں اپنا گھر بنانے کی حسرت ساتھ لیے ان کے ساتھ واپس آ گئی جس کے بعد وہ لوگ جیجو ڈو کے لیے نکلیں اور سہ پہر تک وہاں پہنچیں۔

من جن گل غار(Manjanggul Cave) پہنچ کر سب نے ٹکٹس لیں اور باتیں کرتیں اندر کی جانب بڑھ گئیں۔

"قدرتی طور پر یہاں سب سے طاقتور آتش فشاں ہوتا ہے اور پگھلتا ہوا لاوا جو زمین کے پردے سے بہتا ہے اور اکثر سینکڑوں میٹر گہرا ہوتا ہے۔" عاشی سیڑھیاں اترتے بتا رہی تھی۔ باقی سب بھی لکڑی کی سیڑھیاں آہستہ آہستہ اتر رہی تھیں۔

"اچھا؟" نور نے تعجب سے ابرو اچکائے۔ "کہاں پڑھا تھا؟" اس نے کیمرے کا لینز سیٹ کر کے عاشی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اور تو اور زمین کا اندرونی حصہ تقریباً 5500 ڈگری سیلسیس کے درجۂ حرارت کے بعد سورج کی طرح گرم ہے، گرم پگھلا ہوا لاوا جسے میگما کہتے ہیں وقتاً فوقتاً زمین کی سطح پر پھٹتا رہتا ہے۔ اس طرح پھٹنے والے سوراخوں کو آتش فشاں کہا جاتا ہے۔" نور کا سوال اگنور کر کے اس نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ پتھریلی زمین پر وہ سب آگے بڑھنے لگیں جہاں مختلف اقسام کے تراشے گئے پتھر تھے۔

"کل کوئی کہہ رہا تھا بورنگ ٹریول گائیڈ مت بنو۔ کیا تمہیں یاد ہے نور؟" ہاجنگ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"جیسا کہ پگھلا ہوا لاوا اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کے ارد گرد سانپوں کی طرح گھومتا ہے تو باہر کی سطح ٹھنڈی ہو کر پتھر کے ٹھوس خول میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن مائع لاوا ٹیوب کی سرنگوں کے اندر بہنا جاری رکھتا ہے۔" وہ سب برج پر آچکی تھیں لیکن عاشی کی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی۔

"لگتا ہے عاشی نے لاوا غار پر بڑی ریسرچ کی ہے۔" اب کے سلینا نے بھی مذاق اُڑایا۔

"تم لوگوں کو معلوم ہے کہ کوریا کے اس جزیرے پر 360 سے زیادہ مختلف اقسام کے آتش فشاں شنک ہیں جنھیں اوریم کہتے ہیں جو کہ خالص کوریائی لفظ ہے جس کے معنی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ جب ہم جہاز سے آرہے تھے ہمیں کئی چھوٹی پہاڑیاں نظر آرہی تھیں وہ سب اوریم ہی تھیں۔ یہ جگہ جیجو آئی لینڈ پر سب سے زیادہ ٹھنڈی ہے کیونکہ یہاں لاوا ٹیوب اور کئی اوریم موجود ہیں جو اس آتش فشاں غار کا درجۂ حرارت 12 ڈگری سے اوپر نہیں جانے دیتے اور من جن گل غار ایک بہت بڑے

لاواٹیوب نیٹ ورک کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جو اصل میں جیو من اور یم آتش فشاں سے نکلنے والے گرم لاوا سے بنتا ہے جسے عوام کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ کورین میں جیو من کا مطلب ہے سیاہ تاریک جنگل!"

"ہم ایمپریس ہوئے ہیں عاشی۔" ہیکاری نے بھی اسے چپ کروانے کے بابت کہا لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنی مزید کہہ رہی تھی۔

"یہ لاوا غار کسی بڑے پراسرار سانپ کی طرح گہرا، تاریک، گھما دینے والا اور افسانوی داستانوں کا بھی حصہ رہا ہے۔ جیجو کے لوگوں کے پاس اس غار کے لیے کئی لوک کہانیوں کا ذخیرہ ہو گا جیسے ایک انسان کی قربانی والی لوک کہانی مشہور ہے اور اسے کوریا کے اٹھانوے بڑی قدرتی ٹورسٹ سائٹ کا درجہ حاصل ہے۔"

"یہ انسان کی قربانی والی کون سی لوک داستان ہے عاشی؟" اب کی مرتبہ نور نے تھوڑی دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاہ تمہیں اتنی مشہور کہانی نہیں پتہ؟" وہ افسوس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہمیں بھی نہیں پتہ۔" سلینا نے بھی کہا۔ بھلا دنیا کی ایسی کونسی داستان ہے جو عاشی کو معلوم ہے اور باقی سب اس سے محروم ہیں۔

"میں تو تم سب کو آئن سٹائن کی بہنیں سمجھتی تھی۔ اچھا چھوڑو سنو۔" عاشی کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پھر سے کہنے لگی۔

"اس غار کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں بہت بڑا سانپ رہا کرتا تھا۔ ارد گرد کے گاؤں والے اس سے بہت ڈرتے تھے اسی لیے وہ ہر سال اس سانپ کو خوش کرنے کے لیے ایک پندرہ سالہ لڑکی کی قربانی کرتے تھے تاکہ وہ ان کی زرعی زمینوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ Sagul کا مطلب ہے سانپ کا غار۔ یہ رسم صدیوں سے چلتی آرہی تھی لیکن سولہویں صدی کے آغاز میں، جوزون کے دور میں، ایک Seo Ryun نامی پولیس ایڈمنسٹریٹر کو یہاں بھیجا گیا جس نے عورت کو اس ظلم سے بچانے کے لیے ایک فوجی مہم کا آغاز کیا تاکہ اس بڑے سانپ کو مار کر عورتوں کو اس مہلک

رسم سے بچایا جاسکے۔ بعد ازاں وہ کامیاب رہے۔اس طرح یہ ایک انسان کی قربانی والی لوک کہانی یہاں مشہور ہو گئی۔"

"اسے تو ایک عورت کی قربانی ہونا چاہیے تھا۔" ہیکاری نے منہ بنایا۔

"اور مزے کی بات انیسویں صدی تک جیجو کوئی جزیرہ نہیں تھا بلکہ ایک کھنڈر نما سا علاقہ تھا اور کوریا سے یہاں پیدل ہی آیا جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ یہاں پر قدیم تاریخی پتھر اور کھنڈرات ملنے لگے اور اس جزیرے پر کام ہونے لگا جس سے یہ مشہور بھی ہونے لگا اور آج یہ ایک میوزیم سا بن گیا ہے جسے ہم جیسے لوگ دیکھنے اور گھومنے آتے ہیں۔" عاشی نے لاوا کالم کے بورڈ کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

وہ سب بھی عاشی کی کمنٹری سنتیں، ارد گرد کے کم روشنی والے ماحول سے مرعوب ہوتیں، تصویریں بناتیں آگے چلتی گئیں۔ آج کی شام وہ جیجو آئی لینڈ کے مشہور ریستوران میں گزارنے والی تھیں۔ نور اور عاشی کی وجہ سے کوئی کلب یا بار وغیرہ کا پلان نہیں بنایا گیا اور وہ دونوں اسی میں خوش تھیں کہ ان کی ڈورم میٹس اتنا تعاون کر رہی ہیں۔

******

سوموار کا سارا دن جیجو آئی لینڈ پر گزار کر وہ سب سیئول واپس چلی جاتیں اور کل شام تک ہیکاری کی جاپان کی فلائٹ تھی اور وہ سب اسے چھوڑنے جانے والی تھیں۔

وہ فجر کی نماز ادا کر رہی تھی جب ہاجنگ کا فون بجا۔ فون صوفے پر پڑا ہوا تھا اور آواز اتنی مدہم تھی اس کے جاگتے کانوں میں بمشکل آواز آئی تھی۔ ہاجنگ خود تو گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔ عاشی نے بھی نماز کے لیے نہیں اٹھنا تھا۔ باقی دونوں کچی نیند کی تھیں اسی لیے وہ نماز ختم کر کے وہ ہاجنگ تک آئی اور اسے ہلا کر جگایا۔

"تمہارا فون بج رہا ہے شاید ضروری کال ہو۔" اس نے فون ہاجنگ کو تھمایا اور خود واپس عاشی کے ساتھ اپنے بستر میں گھس کر اس نے قرآن پاک کھول لیا۔ صبح کے وقت سورۃ یٰسین اور آدھا سپارہ پڑھنے کی اس کی پرانی عادت تھی۔

ہاجنگ شاید باتھ روم میں جا کر فون سن رہی تھی اور جب وہ کافی دیر بعد واپس آئی تو اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ نور اس وقت تک سورۃ یٰسین پڑھ چکی تھی اس کی نظر ہاجنگ پر پڑی۔ کمرہ نیم اندھیرے میں تھا لیکن پھر بھی نور نے اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ محسوس کی تھی۔ تشویش سے وہ اٹھی قرآن پاک سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور صوفے پر بیٹھی ہاجنگ کے پاس گئی۔

"کوئی بری خبر تھی؟" نور نے اس کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"مجھے بوسان جانا ہے آج ہی۔"

"کون بیمار ہے؟" بوسان میں ہاجنگ کی چھوٹی سی فیملی رہتی تھی اور اسے بوسان تب ہی یاد آتا جب کوئی سیریس بات ہوتی۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر ہان نے کرایے میں دیر کرنے پر میری دادی کو دھکا دیا تھا جس سے وہ گر گئیں اور سر پر چوٹ لگی۔اب شاید وہ کوما میں ہیں۔" وہ ضبط سے بولی۔ہمیشہ ہشاش بشاش رہنے والی ہا جنگ اس وقت اداس تھی۔نور افسوس کر کے رہ گئی۔غریب پاکستانی کا ہو یا کوریا کا' غریب غریب ہی ہے۔

"تم پریشان مت ہو۔سب ٹھیک ہو گا۔کتنا کرایہ تھا؟"

"اب تو دادی کے علاج کے پیسے بھی اسی مسٹر ہان سے نکلواؤں گی۔مجھے بوسان تو پہنچنے دو۔" ہا جنگ بے آواز رونا شروع ہو گئی۔

"تمہارے پاس پیسے نہیں تھے تو مجھے بتاتی۔" وہ اسے اپنے ساتھ لگا کر کہہ رہی تھی۔

"اس مرتبہ فیس میں کچھ پیسے نکل گئے۔سوچا تھا دس دن بعد دے دوں گی لیکن لوگوں میں صبر ختم ہو گیا ہے۔"

"ہاجنگ آئیندہ ایسا کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا۔ تم فیس دیتی ہو۔ محنت کرتی ہو۔ میں تو سکالرشپ پر پڑھ رہی ہوں۔ تمہاری مدد کیوں نہ کرتی؟ کاش پہلے پتہ ہوتا تو تمہاری مدد کر سکتی۔"

"شکریہ نور۔ کسی کو مت بتانا کہ میرے گھر پر ایسا کوئی مسئلہ ہے۔ میں آج بوسان چلی جاؤں گی۔ تم لوگ یہاں انجوائے کر کے واپس سیئول چلے جانا۔"

"اور نور باقی سب کو کیوں نہ بتائے؟ تم کوئی کوریا کی صدر ہو جو تمہارے کرائسز کو صیغۂ راز میں رکھا جائے؟" عاشی کی آواز پر وہ دونوں ٹھٹکیں اور عاشی کی جانب دیکھا۔ سلینا اور ہیکاری بھی جاگی ہوئی تھیں۔ ہاجنگ شرمندہ سی ہو گئی۔

اگلے ہی لمحے سب بوسان چلنے کی تیاری کرنے لگیں۔ سب ہاجنگ کے گھر جانے کی تیاری کرنے لگیں۔ وہ کہنے کو انجان' الگ ممالک کی باسی تھیں لیکن ان سب کے دل نہایت پر خلوص تھے۔ وہ سب بہنوں جیسی تھیں۔

******

انھیں بوسان پہنچنے میں بھی دوپہر ہوگئی تھی۔ یہاں سردی دن کو بھی زیادہ تھی اور آج بارش بھی ہورہی تھی اس لیے بسیں آہستہ چل رہی تھیں کیونکہ پھسلن کا خدشہ تھا۔ سب اپنی اپنی دنیا میں مگن تھے جب بس ایک شدید قسم کے جھٹکے کے بعد ارد گرد لڑکھڑا کر بمشکل رکی اور فضا میں ایک دھماکے سی آواز سُنائی دی۔ ساتھ ہی چیخوں کا شور!

چند لمحوں بعد سنبھل کر وہ سب باہر دیکھنے لگے جہاں دو بسوں میں برا تصادم ہوا تھا اور ہر طرف دھواں سا پھیل گیا تھا۔ ایمبولینس سروس کو کالز کی جانے لگیں تھی۔ ان کی بس بھی اس تصادم میں آنے سے بال بال بچی تھی۔ وہ بھی جلدی سے بس سے باہر نکلی اور ان بسوں تک پہنچی۔ دو چار منٹ ہی لگے ہونگے کہ ایمبولینسز پہنچنے لگیں۔ وہ بھی مریضوں کو باہر نکالنے میں مدد دینے لگی اور ساتھ ساتھ فرسٹ ایڈ دینے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میں سیئول نیشنل ہاسپٹل سے ڈاکٹر نورالفجر ہوں۔ جلد از جلد تین قریبی ہسپتالوں کو الرٹ کرو اور زخمیوں کو وہاں منتقل کرو۔" وہ ایمبولینس انچارج سے کہہ رہی تھی۔

"نور یہ کیا کر رہی ہو؟ یہ تمہارا کام نہیں ہے۔" عاشی نے اس کی پھرتیاں دیکھنے کے بعد کہا۔

"تم لوگ ہاجنگ کے ساتھ رہو اور پھر ہیکاری کو چھوڑنے سیئول چلے جانا۔ میری فکر مت کرنا یہاں سے فری ہوتے ہی بلٹ ٹرین سے آجاؤں گی۔" وہ عاشی کو کہہ کر مزید کچھ سنے بغیر مصروف ہو گئی۔

پھر ایسا ہی ہوا باقی سب نے ہاجنگ کے گھر کچھ دیر رکنے کے بعد واپس سیئول کی ٹرین پکڑی، ہاجنگ اپنے گھر تھی اور ایکسیڈنٹ کی بدولت نورالفجر کو بوسان میں رکنا پڑا۔ ایکسیڈنٹ بڑا ہونے کی وجہ سے اس نے مقامی ہسپتال میں خود کو رضاکارانہ طور پر پیش کیا کیونکہ وہ ڈاکٹر بعد میں اور ایک انسان پہلے تھی۔

www.novelsclubb.com

وہاں دوپہر سے رات ہو گئی کام کرتے اور زخمیوں کو مدد دیتے جس کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی لیکن ابھی بھی ہسپتال میں کئی مریض ایسے تھے جنھیں طبّی امداد کی ضرورت تھی۔ای آر بھرے پڑے تھے اور وہاں پولیس اور دیگر فورسز بھی آچکی تھیں۔

"ڈاکٹر میری ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔میں اب کھیتوں میں کیسے کام کروں گا؟" وہ ایک لڑکے کی ٹانگ چیک کر رہی تھی جو روتے ہوئے چلا رہا تھا۔

"تم پر سکون رہو بیٹا۔تمہارا اچھا علاج ہو گا اور تمہاری کوئی ٹانگ نہیں ٹوٹی بس ہلکا سا فریکچر ہے۔مجھے چیک کرنے دو۔" اس نے پیشہ ورانہ انداز میں نرمی سے کہتے ہوئے اس کے بائیں ہاتھ کی پشت پر مریض نمبر لکھ کر اپنا سامان نکالا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سچ کہہ رہی ہیں؟" اس لڑکے کو جیسے حوصلہ ہوا۔

"اگر ڈاکٹر جھوٹ بولنے لگے تو وہ ڈاکٹر کہلانے کے لائق نہیں ہے۔" وہ نرمی سے مسکرائی اور اس کی پٹی ٹھیک کرنے لگی۔

رات گئے یہ افراتفری رکی اور اسے کچھ لمحے بیٹھنے کو وقت ملا اور اسے شدید ٹھنڈ کا احساس ہوا۔

بہر حال وہ کچھ دیر کے لیے کھلی فضا میں آگئی۔ اندر عجیب سی بے چینی تھی۔ ہاسپٹل کے باہر احاطے میں بنے گارڈن کے بینچ پر بیٹھی وہ گردن اسٹریچ کرنے لگی۔ بے غرض ہو کر کام کرنے کے باوجود اسے اندر سے کوئی سکون نہیں ملا تھا۔ وہ اکیلی بیٹھی پھر سے گلٹ کا شکار ہونے لگی۔

"تم نے آج اچھا کام کیا۔" آواز پر وہ ایک لمحے کو رکی اور دوسری طرف دیکھا۔ کالے رنگ کی ہائنک شرٹ پر ہلکے بھورے رنگ کا کوٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش نظر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کافی کا کپ اس کی طرف بڑھاتے وہ اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھ گیا۔ وہ چونکی لیکن اس کے ہاتھ میں پکڑے کافی کے کپ کو اس نے خاموشی سے تھام لیا کیونکہ اسے واقعی کسی کھانے پینے کی چیز کی طلب ہو رہی تھی اور اس ٹھنڈ میں کافی بہترین تھی۔

"تم بوسان میں کیا کر رہی ہو؟" آیان نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

"ہم جیجو آئی لینڈ پر آئے تھے۔ یہاں ہاجنگ کی دادی کی طبیعت خراب ہو گئی تو ہم یہاں آئے اور پھر اس حادثے کے وقت ہم قریب ہی تھے تو فرسٹ ایڈ دیتے ہوئے میں یہاں پہنچ گئی، ہاجنگ اپنی دادی کے پاس چلی گئی اور ہیکاری کی فلائٹ تھی عاشی اور سلینا اسے ایئرپورٹ تک چھوڑنے جائیں گی۔" اس نے سادگی سے بتاتے ہوئے کافی کا سپ لیا۔ گرما گرم میٹھی کافی نے جیسے جسم کو فرحت بخشی ہو۔

"اور یہاں باہر ٹھنڈ میں کیا کر رہی ہو؟"

"تھک گئی تھی لیکن اب اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ میں چلتی ہوں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"رات کہاں رکو گی؟" وہ سرسری سا پوچھ رہا تھا ورنہ اسے کیا وہ جہاں مرضی رکتی۔

www.novelsclubb.com

سردی سے تقریباً ٹھٹھرتی نور کے قدم تھمے۔وہ واپس مڑی اور سنجیدگی سے اسے دیکھا۔ریاکاری سے پاک سادہ چہرہ تھا۔وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔کاش وہ حادثہ نہ ہوا ہوتا تو سب کتنا اچھا ہوتا۔وہ یہاں بیٹھ کر اسے بتا رہی ہوتی کہ اس نے مریضوں کو کیسے ہینڈل کیا' کس مریض کو سنگین چوٹ لگی' کس کی بچت ہو گئی لیکن اس سب کے لیے وہ ایک حادثہ زندگی سے نکالنا تھا۔ہاں وہ سب کچھ آیان کے ساتھ شیئر کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں کر سکتی تھی۔

"شاید ہاسپٹل میں۔"اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے اور ابھی تو واقعی نہیں پتہ تھا کہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اسے کہاں جانا چاہیے۔

"تم میرے گھر بھی رک سکتی ہو۔میں ایئرپورٹ جا رہا ہوں روحان اور علیزے کو لینے۔تمہیں مسئلہ نہیں ہو گا۔"اس نے آفر کی اور جلدی سے وضاحت بھی دی کہ نور کچھ غلط نہ سمجھ لے۔

"میں تمہارے گھر کیوں رکوں؟"وہ اپنے ازلی شکی انداز میں پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ہوٹل بک کروا دیتا ہوں۔" وہ گڑبڑا گیا۔

"میں تمہارا احسان کیوں لوں؟" وہ اب بھی سنجیدہ تھی۔

"پھر کبھی اتار دینا۔" آیان نے اسی لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ میں آج ہاسپٹل میں رکوں گی اور صبح ہاجنگ کی طرف چلی جاؤں گی۔" وہ اگلے ہی لمحے آیان کی مدد نہ لینے کی ٹھان چکی تھی لیکن آج کی رات وہ ہاسپٹل کاریڈور کی ٹھنڈ میں اف! وہ رہ لے گی۔ ہاں وہ نورالفجر ہے وہ رہ لے گی پر آیان کی مدد نہیں لے گی۔

"روحان اور علیزے یہاں آرہے ہیں سب خیریت ہے؟" اس نے ویسے ہی پوچھ لیا۔

"ہاں خیریت ہی ہے۔ انھوں نے جانا سیئول میں تھا لیکن میں آج کل وہاں نہیں ہوں تو یہیں بلا لیا۔ اگر ہمارے تعلقات پہلے جیسے ہوتے تو تمہیں ضرور کہتا میرے بھائی بھابھی کو سیئول گھما لو اور یہاں ان کا کوئی میٹ اپ (meet up) بھی ہے اسی لیے بوسان آرہے ہیں۔" وہ اثبات میں سر ہلانے

کے سوا کچھ نہیں کر سکی۔اگر سیئول گھمانے کے لیے اس کے بارے میں سوچا تھا تو کہتے ہوئے جان جاتی تھی؟ہونہہ۔

کافی کا میٹھا گھونٹ ایک ہی سانس میں پی کر وہ ہاسپٹل کے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے اپنا فون نکالا اور جن ینگ کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے اپنی کافی ختم کرنے لگا۔

"کسی سٹور سے گہرے بھورے رنگ کی لیڈیز کیپ شال یا کوٹ وغیرہ لے کر ہسپتال آؤ۔"اس وقت صورتحال ایسی تھی کہ جن ینگ کو بغیر تفتیش کے اس کی بات ماننا ہی پڑی۔وہ اسے اوکے کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

آیان وہاں سے اٹھ کر ہسپتال کی عمارت کی جانب بڑھ گیا۔ایک راؤنڈ لے کر وہ ایئرپورٹ جائے گا۔ دوسرے فلور کے کاریڈور سے ٹرن لیتے وہ ٹھٹک کر رکا اور واپس پیچھے ہو گیا۔نورالفجر وہاں ایک بینچ پر ٹانگیں اوپر کیے، گھٹنوں کے گرد گھیرا بنائے دبک کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"آہ اب کیا یہ ساری رات ایسے ہی بیٹھی رہے گی؟" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

وہ پرسوچ انداز میں اسے دیکھتا وہیں سے مڑ گیا اور ایک سینیئر ڈاکٹر کے آفس میں گیا۔ اسے جا کر نورالفجر کے بارے میں بتایا اور دوپہر سے اب تک اس کی کوششوں کو بڑھا چڑھا کر بتایا کہ کم از کم وہ سیئول کی بہترین ڈاکٹر کو بوسان میں چند دن رہنے کے لیے اچھی جگہ تو مہیا کریں۔ ڈاکٹر شرمندہ بھی ہوا اور نورالفجر کے رہنے کا انتظام کروانے لگا۔ جب تک وہ باہر آیا تو جن ینگ بھی آ چکا تھا۔ وہ اسے کیپ شال نور کو دینے کا کہہ رہا تھا۔

"اسے کہنا ڈاکٹر این اپنے آفس میں اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں چلتا ہوں۔" یہاں کا انتظام جن ینگ کے سپرد کرتا وہ نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے نوری! یہاں کہاں ٹھنڈ میں برف ہو رہی ہو؟ بندہ ایک فون کال کر لیتا ہے کہ بوسان میں ہو۔ ہم کوئی خدمت و مہمان نوازی کرتے۔" جن ینگ کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے خیال نہیں آیا۔ یہ کیپ شال کسی مریض کے لیے لے جا رہے ہو؟" وہ اس کا دیھان بٹانے کو بولی اور اسے واقعی بہت سردی لگ رہی تھی اور اس پر ستم یہ کہ وہ فراک پر ایک نارمل موسم میں پہننے والا کوٹ پہنے ہوئے تھی۔

"نہیں نہیں تم رکھ لو۔ میرے ساتھ آؤ ڈاکٹر این کے آفس میں بیٹھتے ہیں۔"

"نہیں تم جاؤ شاید یہاں ڈاکٹر کی ضرورت پڑ جائے۔" وہ کیپ شال اوڑھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ارے یہاں کا سٹاف پورا ہے اور اگر تمہاری ضرورت پڑی تو بھی یہ فوراً بتا دیں گے فکر مت کرو۔ آؤ میرے ساتھ۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلنے لگی۔ گہرے بھورے رنگ کی کیپ شال اس نے اپنے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

******

"کتنی پیاری جگہ ہے روحان!"علیزے کار سے باہر دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جیسے نہایت انوکھی جگہ پر آئی ہو۔

"تمہارے نیویارک سے بھی خوبصورت ہے؟"روحان نے بھی باہر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آیان اتنے پیارے ملک میں رہتا ہے۔اس نے کبھی بتایا نہیں۔"وہ آیان سے خفا ہو رہی تھی لیکن وہ کسی اور ہی سوچ میں تھا۔

"آیان؟"علیزے نے اسے مخاطب کیا۔

"کہاں کہاں گھومنا ہے تم لوگوں نے؟"وہ فوراً نارمل سے انداز میں پوچھنے لگا۔

"کہیں بھی لے چلو کیونکہ اس شہر میں تم ہمارے گائیڈ ہو۔"

"جو حکم ڈاکٹر۔"

"ویسے ہم نور سے ملنے سیئول بھی جائیں گے۔ ہمیں اس کے پاس لے چلنا۔"علیزے کہہ رہی تھی۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔"اپنے گھر کے باہر کار روکتے اس نے کہا۔

"کیوں؟"

"وہ بوسان میں ہی ہے۔"

"ارے واہ پھر تو ہمیں ابھی اس کے پاس لے چلو۔"

"کس خوشی میں؟"وہ سامان نکالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"بھئی اس سے ملنے کا دل کر رہا ہے۔"

"کل مل لینا۔ابھی سر نہ کھاؤ۔"وہ جھنجھلا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔

"کیا پھر کوئی مسئلہ چل رہا ہے ان دونوں کے درمیان؟"علیزے نے حیرت سے روحان سے پوچھا۔

"ان کے مسائل کچھ الگ قسم کے ہیں چلو کل نور سے ملتے ہیں اور حل نکالتے ہیں۔"

"تم دونوں نے رات وہیں گزارنی ہے؟" آیان نے خفگی سے پلٹ کر پوچھا۔

"نہیں ہم آرہے ہیں۔" وہ دونوں چلتے ہوئے آگے چلے آئے۔

"بڑے وی آئی پی گھر میں رہتے ہو۔ واہ بھئی" علیزے اندر آکر گھر چیک کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اللہ کا شکر ہے اپنا ہے بس ابھی قسطیں ادا کر رہا ہوں۔" وہ بھی ہنسا۔

"کیا مطلب تم مستقل یہیں رہنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں۔" وہ کچھ کہہ نہیں پایا۔

"نور کے ساتھ کیا مسئلہ چل رہا ہے۔" وہ پوچھے بغیر رہ نہیں پائی۔

"مجھے لگتا ہے چوبیس میں سے بیس گھنٹے تم دونوں کا موضوع گفتگو آیان اور نور ہی ہوتے ہونگے۔ بس کرو یار اپنی زندگی انجوائے کرو۔ وہ بھی اپنی زندگی میں خوش ہے اور میں بھی۔" وہ جھنجھلا گیا۔

"لیکن حقیقت میں تم دونوں ہی خوش نہیں ہو۔"

"یہ والا کمرہ علیزے تمہارے لیے ہے اور روحان میرے کمرے میں ہی رہ جائے گا لیکن...اگر پرائیویسی چاہیے تو یہ والا پورشن تم دونوں استعمال کر سکتے ہو۔ میں صبح سے پہلے واپس نیچے نہیں آؤں گا۔ وہ کچن ہے کھانے کا سب حلال سامان موجود ہے اور اگر باہر سے کچھ منگوانا ہے تو یہ ساری معلومات انگلش میں لکھی ہوئی ہیں۔" اس نے فریج کے باہر لگے سٹکی نوٹس کی جانب اشارہ کیا۔

"باہر سے بھی منگوا سکتے ہو اور جن جگہوں پر تم لوگوں نے گھومنا ہے مجھے لسٹ بنا کر دینا تاکہ میں کوئی شیڈیول بنالوں۔"

www.novelsclubb.com

"کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے ہم تم سے یہ گھر کرایے پر لینے آئے ہیں اور ہمیں کوئی پرائویسی نہیں چاہیے۔روحان تمہارے ساتھ ہی رہ لے گا اور ابھی تم بالکل بھی اوپر نہیں جا سکتے کیونکہ تم مجھے رامیون (کورین نوڈلز) بنا کر دینے والے ہو اور میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔میں فریش ہو کر آتی ہوں۔"

"پلیز کل سے۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

"آج اور ابھی۔" علیزے نے بھی قطعیت سے کہا تو اس نے روحان کی جانب دیکھا جس نے میں کچھ نہیں کر سکتا والے انداز میں شانے اچکائے۔علیزے کمرے میں چلی گئی اور روحان اوپر۔

"آہ اب میں ان کے لئے نوڈلز بناؤں؟ سیریسلی۔" وہ سر جھٹک کر رہ گیا اور غصے سے صوفے پر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد وہ فون نکال کر کھانا آڈر کرنے لگا۔اس سے نہیں بنتے آدھی رات کو رامیون!

****

رات بمشکل اسی ہسپتال میں گزار کر وہ صبح ہاجنگ کے گھر جانا چاہ رہی تھی اور پھر وہاں سے واپس سیئول چلی جاتی لیکن ہاجنگ نے بتایا وہ اپنی دادی کے پاس ہسپتال میں ہے اور اسی لیے وہ خالی پیٹ بس پکڑ کر دوسرے ہسپتال پہنچی تھی اور اب ہاجنگ کے ساتھ اس کی دادی کے کمرے میں تھی۔

"میں نے رپورٹس دیکھی ہیں بظاہر فکر والی بات کوئی نہیں اور یہ بھی بہت اچھی بات ہے کہ آنٹی کوما میں نہیں گئیں لیکن اب سٹریس لینے سے مسائل ہو سکتے ہیں۔ تم اپنے گھر والوں کو سیئول کیوں نہیں بلوا لیتی؟"

"سیئول بہت مہنگا ہے نور۔ یہاں کے لوگ وہاں نہیں رہ سکتے۔ میں بھی صرف جاب وغیرہ کی وجہ سے وہاں رہ رہی ہوں کیونکہ یہاں کام کے پیسے کم ملتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اب کیا کرو گی؟"

"سب سے پہلے ڈورم تبدیل کر کے کوئی سستے سے ہاسٹل میں رہوں گی اور پھر اس سمسٹر کے بعد مزید کوئی کورس کرنے کے بجائے دو جابز کروں گی۔" ہاجنگ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"تم مجھ سے پیسے لے لو۔" وہ ہمدرد تو تھی ہی لیکن اب اسے ہاجنگ پر ترس آ رہا تھا۔ وہ پڑھے یا گھر والوں کو کما کر کھلائے؟

"میں محنت کرنے کو ترجیح دوں گی تاکہ میری خودداری برقرار رہے۔ مجھے دوبارہ پیسوں کی آفر مت کرنا۔" ہاجنگ مسکرائی۔ نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

آدھے گھنٹے بعد جب وہ ہاسپٹل سے باہر نکل رہی تھی تو اسے معلوم نہیں تھا کہ کہاں جایا جائے کیونکہ وہ ہاجنگ کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ وہیں دھوپ میں ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے چند دن اکیلے بوسان میں گزارنے چاہیے۔ ڈاکٹر لیزا اور ڈاکٹر مائیکل اسے کور کر لیں گے اور کافی حد تک پارک بھی اس کی مدد کر دے گا۔ کیوں نہ دو تین دن مزید بوسان میں گزارے جائیں؟ وہ سوچ چکی تھی اسی لیے وہیں بیٹھے ایک ہوٹل میں کمرہ اپنے لیے بک کروایا۔ رات کو ڈاکٹر این کی آفر پر اس نے

معذرت کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ صبح واپس سیئول جائے گی اور رات انھیں کے آفس میں رہی۔

نیند تو بہر حال نہیں آئی تھی اسی لیے وہ اوٹی کے بھی چکر لگاتی رہی تھی۔

اس کا فون بجا اور اس نے نمبر دیکھتے ہوئے ماتھے پر بل ڈالے۔ کچھ دیر فون کو بجنے دیا اور پھر کال آنسر کر کے فون کان سے لگایا۔

"تم بوسان میں ہو؟" دوسری طرف سے سنجیدگی سے پوچھا گیا۔

"تمہیں کیسے معلوم؟" وہ اس کی رعب جمانے والے والی حرکت پر بہت نالاں تھی۔

"تمہیں مجھے ایک چیز دینی ہو گی جس کے بعد میں کبھی تمہارے راستے نہیں آؤں گا اور نہ کبھی شادی کا پروپوزل لے کر آؤں گا۔" وہ خوشگوار حیرت کے سے انداز میں فون کو دیکھنے لگی۔

"کیا سچ کہہ رہے ہو؟" آج کے دن کی پہلی خوشگوار خبر!

"ہاں۔ بولو کہاں ملنا ہے؟" شہریار پوچھ رہا تھا۔

"کہیں بھی لیکن آج ہی۔میں سیئول جانے والی ہوں۔"

"پھر سیئول میں ملتے ہیں۔"

"نہیں میں سیئول میں نہیں مل سکتی۔آج ہی بتاؤ۔"وہ آزادی کو جلد سے جلد حاصل کرنا چاہتی تھی۔اس ان دیکھے رشتے سے جلد از جلد نکلنا چاہتی تھی اور اس سے بڑھ کر خوشی کیا ہوتی کہ صرف ایک چیز دینے کے بدولت اسے دنیا کے سب سے پیارے احساس سے واقف ہونا تھا۔وہ چند ماہ اسی خوشی کے ساتھ رہ سکتی تھی کہ اس کے سر پر شہریار نام کی تلوار نہیں لٹک رہی۔وہ شہریار کو سب دینے پر تیار تھی۔وہ آزاد ہو سکتی تھی۔

شہریار نے اسے بوسان کی بندرگاہ پر بلایا۔

ابھی اس کا فون بند ہوا کہ دوسرا فون آنے لگا۔بے اختیار اس کے چہرے کے تاثرات ریلکس ہوئے اور اس نے فون کان سے لگایا۔

"آج بڑے عرصے بعد یاد کیا ڈاکٹر۔ کیسی ہو؟" دوسری طرف علیزے کی ہنسی گونجی۔

"پتہ ہے میں کہاں ہوں؟"

"شاید روحان کے ساتھ کچن میں کھانا بنا رہی ہو۔" نور نے بوجھنے کی معمولی سی کوشش کی تو وہ پھر ہنسنے لگی۔

"نہیں آج آیان ہمارے لیے کھانا بنا رہا ہے۔"

"ڈونٹ ٹیل می کہ دنیا نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ ویڈیو پر بنایا جانے والا کھانا سکرین سے نکل کر سامنے آجاتا ہے۔" اسے یاد نہیں رہا کہ روحان اور علیزے رات ہی کوریا آئے تھے۔

"ارے نہیں یار۔ ہم تو بوسان میں ہیں۔ تمہیں اسی لیے فون کیا کہ میں کسی کے۔ پاپ بینڈ کے کانسرٹ پر جانا چاہتی ہوں اور مزے کی بات سٹرے ایکس کا کانسرٹ دو دن بعد ہے۔ کیا تم مجھے جوائن کرو گی؟" نور نے بے چینی سے لب کچلے۔ ہائے وہ اسے کیسے منع کرے؟

"وہ علیزے... میں!" اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے؟

"ارے تم ٹکٹس کی فکر مت کرو۔ آیان مینج کر لے گا۔ ہم اسے ویسے ہی آج بہت تنگ کر رہے ہیں بہت زیادہ اور..."

"علیزے میں کانسرٹ پر نہیں جاتی۔" اس نے ہمت کر کے کہہ ہی دیا۔ زیادہ مشکل تو نہیں تھا لیکن اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔

"لیکن تم نے مجھے بی ٹی ایس کانسرٹ کی تصویریں بھیجیں تھیں۔"

"ہاں وہ آخری کانسرٹ تھا۔ اب نہیں جاتی۔"

"اچھا ہم سے ملنے بھی نہیں آؤ گی؟" علیزے نے حیرت سے پوچھا۔

"کہاں آنا ہے؟"

"آیان کے گھر۔"

"باہر کسی ریسٹورنٹ میں ملتے ہیں۔"آیان کا سامنا وہ کسی صورت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے دن کا کھانا ہمارے ساتھ کھانا۔"

"نہیں تم ایسا کرو میرے ہوٹل آجانا اور روحان کو بھی مت لانا۔ ہم دونوں باتیں کریں گے۔ روحان کو آیان اور اس کے دوست کمپنی دے دیں گے۔"

"تم ٹھیک ہو؟"علیزے نے تشویش سے پوچھا۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہونا ہے اور کانسرٹ پر بھی جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مطلب اب تم بچی تھوڑی ہو جو کے۔ پاپ پر مرتی ہو؟ تم شادی شدہ ہو اور تمہارا شوہر اتنا اچھا اور ہینڈسم ہے۔ اسے دیکھو بلکہ اسے بولو تمہارے لیے گائے، اسے سنو۔ سمجھ رہی ہو نا؟"اف اسے تو مریم کی طرح پیار سے سمجھانا بھی نہیں آتا۔

"تمہیں ہوا کیا ہے نور؟"

"اوہ۔۔۔میں زیادہ بول گئی؟سوری۔میں تمہیں ہوٹل کاایڈریس بھیج دیتی ہوں تم آجانا۔"اس نے جلدی سے کہہ کر فون بند کیا۔کے۔پاپ کی برائی کرنا بھی اس سے نہیں ہو پارہا تھا۔خود کو تو جبر کرکے ان سے دور رکھ رہی تھی لیکن باقی سب کو کیسے کہتی کہ ان کے گانے نہ سنو۔

کچھ سوچ کر اس نے شہریار کو دو دن بعد ملاقات کا وقت دیا۔اس سے پہلے وہ علیزے سے مل لے گی اور اگر بوسان کی کسی اچھی فش مارکیٹ میں گھوما جائے تو بھی کوئی برائی نہیں ہے۔

*****

شام کو علیزے ہوٹل میں موجود تھی اور اس وقت وہ لحاف میں گھسی بیٹھی تھی اور نور کافی بنا رہی تھی۔بیڈ پر فش کیک'ایگ بریڈ اور چاکلیٹ رول پلیٹس میں سجے پڑے تھے جنھیں ابھی تک کسی نے ہاتھ نہیں لگایا تھا اور فضا بیکری آئٹمز کی خوشبو سے معطر تھی۔

"اس لمحے مجھے لگا تھا کہ روحان مجھے چھوڑ دے گا۔یو کانٹ امیجن نور میں نے بہت بری طرح اسے تھپڑ مارے تھے اور ایک نہیں پورے دو۔مجھے ریفلیکس ایکشن کی امید روحان سے تھی لیکن دوسرا تھپڑ بھی میرے ہاتھ سے پڑا۔میں بہت ڈر گئی تھی اگر روحان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً مجھے طلاق نامہ پکڑا چکا ہوتا۔" وہ اسے روحان کو دو تھپڑ مارنے والا قصہ سنا رہی تھی۔

"لیکن وہ ہمارے ون اینڈ آنلی ون موٹیویشنل اسپیکر روحان سکندر تھے جس کا ٹیمپر امنٹ ذرا الگ ہے۔" نور نے کافی کا ڈسپوزیبل کپ اس کی جانب بڑھایا اور اپنا کپ لے کر دوسری طرف سے لحاف میں گھستے ہوئے تبصرہ کیا۔

"تمہارے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا؟" علیزے اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔نور ایک لمحے رکی' سوچا' یاد آیا' چہرے پر مسکراہٹ سجی اور پھر وہ بے ساختہ ہنسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہوا ہے نا۔" وہ مزے سے بولی اور اسے شہریار کو تھپڑ مارنے والا قصہ سنانے بیٹھ گئی۔ علیزے بھی دلچسپی سے سنتی رہی اور آخر میں ہنس پڑی لیکن ایک لمحے اس نے جانچتی آنکھوں سے نورالفجر کو ضرور دیکھا تھا۔

"کیا تم واقعی شہریار سے شادی کرو گی؟" علیزے کے لہجے نے نور کو چونکنے پر مجبور کیا تھا۔

"شاید اسی سے کرلوں۔ کوئی دوسرا آپشن بھی تو نہیں ہے۔" وہ اسے بھی کوئی سگنل نہیں دینا چاہتی تھی۔

"آیان کیسا ہے؟" علیزے دل تھام کر بولی۔

"اچھا دوست تھا۔ کبھی شادی کی نظر سے نہیں دیکھا۔" وہ چاکلیٹ رول کو اٹھا کر دو حصوں میں کر چکی تھی۔

"دوست تھا اور اب کیا ہے؟"

"پرانا دوست۔"اس نے سرسری سے انداز میں کہہ کر چاکلیٹ رول منہ میں ڈالا۔

"اس سے ناراض ہو؟"علیزے نے چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد کہا۔

"علیزے اس طرف موضوع لے جانے کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ آگے خالی کھائی ہے۔"وہ مسکرا کر بولی۔

"تم دونوں ایک سے ہو نور! تم دونوں کو لگتا ہے اپنے مسائل خود حل کر لو گے لیکن در حقیقت تم دونوں کو ہی کسی اچھے دوست کی ضرورت رہتی ہے جو بنا جج کیے تم دونوں کو سن سکے اور آئی ایم شیور دونوں کی زندگیوں میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے۔ایک دوسرے کو مستقبل کا ساتھی کیوں نہیں بنا لیتے تم دونوں؟"

www.novelsclubb.com

"تم رات یہیں رک جاؤ۔"اس نے مسکرا کر بات بدلی۔

"جب اپنے بارے میں بات نہ کرنا چاہو تو دونوں ہی بات گھما لیتے ہو۔"علیزے ہنوز خفگی سے بولی۔

"سبحان اللہ جی۔ آج ڈاکٹر علیزے طنز پہ طنز کیے جا رہی ہیں۔ خیر ہے؟"

"پھر بات کو ہنسی میں ٹالنے کی کوشش کرتے ہو۔"

"اچھا اس کے بعد کیا کرتے ہیں ہم دونوں؟"

"پھر منظر سے یا تو خود غائب ہوتے ہو یا دوسرے کو کر دیتے ہو۔" نور ہنس پڑی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"آیان اچھا لڑکا ہے۔"

"میں نے کب کہا برا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اس سے شادی کر لو۔"

"اب ممکن نہیں۔"

"اب ایسا کیا ہوا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں۔ تمہیں یہ فش کیک کیسے لگے؟ جب کوریا کی سٹریٹ فوڈ مارکیٹ میں یہ آجائیں تو ہم سمجھ جاتے ہیں آفیشلی یہاں سردیاں آگئی ہیں۔" وہ اسے بتانے لگی۔

"اچھا ہے لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی یہاں نمبر 4 کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملا۔ کیا انھیں گنتی نہیں آتی؟" ماحول کی اداسی کم کرنے میں علیزے بھی نور کا ساتھ دینے لگی۔

"یہ ذرا توہم پرست قسم کے لوگ ہیں۔ نمبر 4 کو بد قسمتی کی علامت سمجھتے ہیں اور اس کی جگہ ہر جگہ انگلش لفظ F کا استعمال کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں تم یہاں کسی بھی کورین کو پنکھے کے نیچے لیٹے ہوئے نہیں دیکھو گی کیونکہ انھیں لگتا ہے پنکھا ان پر گرا تو وہ مر جائیں گے۔"

"واقعی؟" علیزے نے حیرانی سے پوچھا کہ اتنی ترقی یافتہ قوم بھی توہم پرست ہو سکتی ہے۔

"صرف یہی نہیں ان کا ماننا ہے کہ اگر تتلی کو چھونے کے بعد اپنی آنکھوں کو چھویا جائے تو آپ اندھے بھی ہو سکتے ہیں۔ سال کے پہلے دن بال دھونے سے آپ کی خوش قسمتی، بد قسمتی میں بدل

جاتی ہے۔رات کو ناخن نہیں کاٹنے چاہیے اور تو اور سرخ سیاہی پر تقریباً یہاں پابندی ہے کہ اگر آپ کسی کا نام اس سے لکھ رہے ہیں تو مطلب آپ اسے موت وش کر رہے ہیں۔"نور مزے سے بتا رہی تھی۔ابھی وہ مزید بتاتی کہ علیزے کا فون بجنے لگا۔

"روحان کی کال!"

"میں واش روم سے ہو کر آئی۔"نور وہاں سے اٹھ گئی۔

جب واپس آئی تو علیزے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔

"یہاں رکتی تو مجھے اچھا لگتا۔"

"پھر کبھی آؤں گی۔تم سیئول کب جاؤ گی؟"

"دو تین دن تک۔"وہ مسکرا کر بتا رہی تھی۔

"پھر وہاں ہماری گائیڈ تم ہو گی۔"

"گائیڈ تو پیسے بھی لیتے ہیں۔" وہ اسے دروازے تک چھوڑنے آئی اور ہنستے ہوئے کہا۔

"تم دوستی کی خاطر پیسوں کو لات مارنا۔" وہ دونوں گلے ملیں۔

"احتیاط سے جانا۔ پھر ملیں گے۔"

"آیان کے بارے میں سوچنا۔ اللہ حافظ !" علیزے کہہ کر چلی گئی اور اس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ تلخ مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئی۔

******

صبح کا نا جانے کونسا وقت تھا جب اس کی آنکھ مسلسل فون بجنے کی آواز پر کھلی۔

"نا جانے لوگوں کے کونسے ضروری بزنس رک جاتے ہیں جو فون کرنے کے بعد انتظار کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے فون کال آنسر کی۔

"ہیلو !" جھنجھلائے ہوئے انداز میں سلام کیا۔

"معذرت چاہتا ہوں۔ کیا تم سو رہی تھیں؟"

"نہیں فون سامنے رکھ کر گنتی کر رہی تھی کہ کتنی مرتبہ بیل بجی ہے۔"

"کتنی مرتبہ بجی؟" وہ بھی نام کا ایک ہی تھا۔

"کیوں فون کیا؟" وہ نیند خراب ہونے کے بعد والے موڈ میں تھی جو کہ انتہائی برا تھا۔

"آج رات ہمارے ساتھ ڈنر کر سکتی ہو؟"

"نہیں۔"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"سیئول جا رہی ہوں۔" اس نے جھوٹ بولا۔

"علیزے کی برتھ ڈے ہے تمہارے ساتھ مل کر اسے سرپرائز دینا چاہ رہا تھا لیکن خیر تم جاؤ۔ پھر کبھی ملاقات ہو گی۔"

اس کی پٹ سے آنکھیں کھلیں۔لوگوں کی خوشی، غم میں شریک ہونا اسے ہمیشہ سے پسند تھا۔اس کا ماننا تھا ہر پل کی، لمحے کی خوشی کو سیلیبریٹ کرنا چاہیے۔

"نہیں علیزے کے لیے میں آجاؤں گی۔کہاں آنا ہے؟"

"کوریا میں تم رہتی ہو یا میں؟"

"اوہ اچھا۔آیان بھی ہو گا؟"

"نہیں۔وہ بزی ہوتا ہے۔"

"اوکے میں تمہیں لوکیشن بھیج دوں گی۔ایک بجے وہاں آجانا اور فکر مت کرو سرپرائز اچھا ہو گا۔"

اس نے فون بند کیا۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں روحان سکندر کی شخصیت میں ایسا کیا تھا جو وہ اس کی بات مان لیتی تھی۔ وہ اٹھ کر تیار ہونے لگی۔ جس دن کوئی مصروفیت نہ ہو اس دن بھی مصروفیت خود نکل آتی تھی جیسے نورالفجر کو ریسٹ نہ دینے کا اصول سختی سے فالو کرتی تھیں یہ مصروفیات!

وہ جلدی سے تیار ہو کر کالے رنگ کی گھٹنوں تک آتی سکرٹ پر کالا کوٹ پہن کر باہر بھاگی۔ نیچے ریسپشن پر رکی اور وہاں موجود ایک لڑکے کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"بوسان کا سب سے اچھا شاپنگ مال کونسا ہے؟" جواباً وہ لڑکا مسکراتے ہوئے اسے اچھے شاپنگ مالز کے نام بتانے لگا۔ وہیں کھڑے اس نے روحان کو ایکوامال کی لوکیشن بھیجی اور وہاں آنے کا کہا۔ خود وہ پندرہ منٹ بعد ہی مال کے باہر ٹہلتے ہوئے روحان کا انتظار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ٹھنڈ میں یہاں زندہ کیسے رہتے ہو تم لوگ؟" ایک طرف سے وہ بھاگتا ہوا سردی سے کپکپاتا وہاں پہنچا۔

"بوسان کی سردی تو کچھ نہیں۔اصل مزہ ہمارے سیئول میں آتا ہے۔کیسے ہو؟"ہاتھوں کو گرم رکھنے کے لیے اس نے انھیں کوٹ کی جیبوں میں ڈالا ہوا تھا۔

"بہت اچھا ہوں۔ویسے کتنی بے مروت ہو تم۔علیزے کو کھانے پر بلا لیا اور مجھ سے ملنے کی کوشش بھی نہیں کی۔"وہ دونوں گلاس ڈور دھکیلتے مال کے اندر چلے آئے۔

"ابھی پی ایچ ڈی مکمل نہیں ہوئی نا!"وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"یہاں سے کیا سرپرائز تیار کرنا ہے۔"

"علیزے کے لیے یہاں سے کچھ گفٹس لیتے ہیں پھر کسی اچھے سے ریستوران میں اسے ڈنر دیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تم ہمیں جوائن کرو گی؟"

"آف کارس میں تم لوگوں کے ساتھ ڈنر کروں گی اور پھر کل شام تک سیئول جاؤں گی۔" وہ ایک میک اپ برانڈ کی شاپ میں آگئی۔ روحان بھی ساتھ ہی تھا۔

"کل کی کوئی خاص مصروفیات؟" وہ بھی ایک لیڈیز پرفیوم دیکھ رہا تھا شاید علیزے کا فیورٹ پرفیوم تھا۔

"ہاں ایک کروز پر کسی سے میٹنگ ہے بس۔"

"آہاں۔ ڈاکٹرز اپنے مریضوں کو پرسنل فیور بھی دیتے ہیں؟"

"نہیں یہ والا کوئی سیریس کیس تھا۔ فائنل میٹنگ ہے اس سے۔"

"یہ کوریا کا سب سے مہنگا برانڈ ہے اور اس کے یہ والے لپ اسٹک شیڈ کے پیچھے یہاں کے لوگ پاگل ہیں۔" نور نے ایک لپ اسٹک اٹھاتے ہوئے روحان کو بتایا اور کچھ سیرمز کے ساتھ انھیں پیک کروانے کے لیے سیل گرل کو پکڑائی۔

"مہنگا ہو گا؟علیزے نے بتایا تھا یہاں بیوٹی پروڈکٹس بہت مہنگی ہوتی ہیں۔"

"ہاں مہنگی ہیں لیکن اتنی مہنگی نہیں۔تم آسانی سے علیزے کے لیے کچھ اچھی چیزیں خرید سکتے ہو۔"

وہ دونوں مختلف شاپس میں جاتے رہے اور شاپنگ کرتے رہے۔ہر چیز کے پیسے نور ہی دے رہی تھی کیونکہ اس کے پاس کورین کرنسی کیش کی صورت میں موجود تھی۔

"میں بہت غریب انسان ہوں۔بس ایک سستا سا پرفیوم خرید سکتا ہوں۔"

"یہ تم امیر لوگ غریبی کا رونا روتے تھکتے نہیں ہو؟اللہ تم لوگوں جیسا غریب سب کو کرے۔"وہ طنز کیے بغیر نہیں رہ سکی۔روحان ہنسا۔

"تم سے ضروری بات کرنا تھی۔"

"شام ہو رہی ہے۔تم جا کر علیزے کو لے آؤ اور میں بھی ہوٹل سے فریش ہو کر تم لوگوں کو جوائن کرتی ہوں۔"وہ مسکرائی کیونکہ وہ روحان کی ضروری بات جانتی تھی۔

"ٹوٹل بل کتنا بنا؟ میں تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادوں گا۔"

"دو لاکھ ساٹھ ہزار۔"

"کیا؟" وہ بھونچکا کر رہ گیا۔

"ہاں دو لاکھ ساٹھ ہزار کورین وان اور پاکستانی تقریباً چالیس ہزار تک۔" روحان نے سکون کا سانس لیا۔

"تم نے ڈرا دیا تھا۔"

"اتنے پیسے تو تمہارے ہاتھ کی میل ہونگے۔ آتے جاتے رہتے ہونگے۔ ہیں ناں؟" وہ باہر کی جانب بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

بوسان میں آہستہ آہستہ شام اترنے لگی تھی۔

"کتنا امیر سمجھتی ہو تم مجھے۔کاش میں واقعی اتنا امیر ہوتا۔" وہ افسوس کر کے رہ گیا۔نور مسکرائی اور اس کے لئے ٹیکسی رکوانے لگی۔

"ٹیکسی کے پیسے دے دینا۔"

"تم نہیں چلو گی؟"

"میرے پاس ٹرانسپورٹ کارڈ ہے'بس سے جاؤں گی۔ڈنر پر ملاقات ہوتی ہے۔" وہ سر ہلا کر کار میں بیٹھ گیا۔

"شکریہ نورالفجر۔" نور نے سر خم کر کے شکریہ قبول کیا۔اس کے چلے جانے کے بعد اس نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

www.novelsclubb.com

"دوستی بھی کیا عجیب رشتہ ہے۔سارے غم بھلا کر لمحے میں زندہ کر دیتا ہے۔آہ کاش دوست کبھی بے گانے نہ ہوتے!" وہ بھی تھکے تھکے قدم اٹھاتی اپنی راہ ہو لی۔

******

وہ خاموشی سے کھڑا' بھورے رنگ کے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے' نیچے نظر آتے بوسان پورٹ کو دیکھ رہا تھا۔ جب تک اس کے پاس کیمرہ تھا وہ ایسے مناظر کیمرے میں قید کرنے کا شوقین تھا۔ ایسی بات نہیں تھی کہ وہ کیمرہ خریدنے کے لیے پیسے نہیں رکھتا تھا بلکہ کیمرہ دریا میں کھو جانے کے بعد سے اس کا دل ہی نہیں کیا کہ وہ دوبارہ سے ایسے شوق پالے پھر زندگی بھی نا جانے کہاں جا رہی تھی کہ اس سے دوبارہ کسی چیز سے لگاؤ رکھنے کا دل نہیں کیا۔

وہ لوٹی ڈیپارٹمنٹ اسٹور کی تیرھویں منزل پر کھڑا تھا۔ LDS کے اس فلور پر کھڑے ہو کر وہ جیسے سارے بوسان کو دیکھ سکتا تھا۔ اس کا بوسان بالکل نورالفجر کے سیئول جیسا لگ رہا تھا۔ وہی سیئول جیسا برج' سامنے سیئول ٹاور جیسا لمبا سا بوسان ٹاور' وہی سیئول جیسا ماحول' سیئول جیسا جگمگاتا اور ترقی یافتہ بوسان۔ سب ایک جیسا ہی تو تھا لیکن دو لوگ الگ تھے۔ سیئول کے پاس نورالفجر تھی اور بوسان کے پاس آیان سکندر تھا۔ بس اسی لیے سیئول اور بوسان الگ تھے۔

"تم آ گئے؟ مجھے یقین نہیں آ رہا۔" آواز پر وہ سپاٹ چہرہ لئے اس کی طرف مڑا۔

"مت بھولو تم مجرموں کی لسٹ میں ہمیں وانٹڈ ہو۔ کام کی بات کرو۔" وہاں کھڑے ہو کر سارے بوسان کو دیکھنا خوبصورت تجربہ تھا کیونکہ وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ ہر طرف سے روشنیوں کی ہلکی ہلکی سی جھلک مل کر مکمل روشنی دے رہی تھی۔

"وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔" شہریار نے بینچ کی جانب اشارہ کیا۔

آیان نے ایک حقیر سی نگاہ اس پر ڈالی جیسے جانچ رہا ہو کہ اس میں ایسا کیا ہے جو نورالفجر اس سے شادی کے لئے مان گئی؟ وہ اندر سے جیلس ہو رہا تھا لیکن کچھ کہہ نہیں سکتا تھا ورنہ نور کے لیے مشکلات بڑھ جاتیں اور وہ اپنی وجہ سے اسے کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہاں فلور پہ اندھیرا تھا لیکن بینچ کے نیچے پیلے رنگ کے لیمپ لگے ہوئے تھے جو تھوڑے سے ایریا میں روشنی پیدا کر رہے تھے اور ان کے پیچھے چھوٹے سائز کے پول تھے جن کا رخ زمین کی طرف تھا

اور وہ بھی تھوڑے سے حصے کو روشن کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے ماحول میں رات کی پراسراریت چھائی ہوئی تھی۔

آیان ایک بینچ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔اسے شہریار سے ملاقات کا یا اس سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا لیکن وہ نور الفجر کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان بھی ہوا اور اسے آنا ہی پڑا۔

"میں تمہارے اور نور کے بارے میں سب جانتا ہوں۔"

"اور تمہیں یہ بھی پتہ ہے کہ مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔"

"لیکن نور الفجر کو پڑتا ہے۔ میں پاکستان جا کر نور کا کریکٹر اس کے باپ کے سامنے خراب بھی کر سکتا ہوں۔ تمہیں ڈرنا چاہیے۔" آیان لمحے بھر کو حیران ہوا پھر غصہ امڈ آیا۔

"وہ تمہاری ہونے والی بیوی ہے۔" فی الحال یہی بات وہ اسے باور کروا سکتا تھا۔

"یہی بات تمھیں سمجھانے آیا ہوں کہ اس کا پیچھا اب چھوڑ دو کیونکہ وہ میری ہونے والی بیوی ہے۔"

آیان کو اس کے انداز سے لگا وہ نور سے بد گمان ہے اور آیان کی وجہ سے ان سیکیور بھی ہے اور اسی احساس نے اسے خوشی دی تھی۔

"ویسے غریب سے غریب انسان میں بھی عزت نفس ہوتی ہے پر افسوس کا مقام یہ ہے کہ اتنے بڑے hypocrite(منافق) بزنس مین ہو کر بھی یہ چیز تمہارے اندر ناپید ہے۔ بھئی دشمنیوں کے بھی رنگ، ڈھنگ، انداز ہوتے ہیں۔ کچھ تو سیکھ کر میدان میں آتے۔" وہ تپانے والی مسکراہٹ لیے بولا۔ رات کے اس اندھیرے میں بھی آیان کے چہرے پر پھیلا تمسخر اڑاتا انداز شہریار کو سلگا گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" جواباً وہ غصے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"سادہ سی بات ہے اگر تم جانتے ہو ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو تمہیں بیچ سے نکل جانا چاہیئے۔اگر انسان اپنی عزت کرتا ہو تو..."

"میں تمہاری نصیحتیں سننے نہیں آیا۔صرف وارننگ دینے آیا ہوں کہ نور سے دور ہو۔"

"اس سے زیادہ تم کچھ کر بھی نہیں سکتے۔" وہ اب بڑے ریلکس سے انداز میں بیٹھا اسے تپا رہا تھا جیسے کبھی ثاقب سکندر کو تپاتا تھا۔

"میری وارننگ کو لفاظی وارننگ مت سمجھو۔بندہ مارنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔"

"کیا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے؟" وہ آنکھیں ٹپٹپا کر پوچھ رہا تھا۔ایسے موقعوں پر وہ بڑا انجوائے کرتا تھا جب کوئی تھرل سا ہونے لگا ہو۔

www.novelsclubb.com

"تم جان جاؤ گے۔" وہ غصے سے بولا۔وہ بھی جا کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ کر بات نہیں کرنی تھی؟" شہریار کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہونے لگا۔

"تمہیں چھوڑوں گا نہیں اب آیان سکندر۔"

"ٹوبی آنسٹ! تم فجر کے قابل نہیں ہو۔" وہ بے نیازی سے تبصرہ کرتا اسے مزید تپا گیا۔

"میں جانتا ہوں کون کس کے قابل ہے۔ تم مجھے مت سکھاؤ۔ جو کہا ہے اس پر عمل کرنا۔ نورالفجر سے دور رہنا ورنہ میرے پاس نہایت غیر اخلاقی ثبوت بھی ہیں اور گواہ بھی۔ تم نورالفجر کا سب سے بڑا خوف جانتے ہو۔ باپ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو جائے تو اسے بیٹیوں پر اعتبار نہیں رہتا اور پھر جس کی وجہ سے وہ بدگمانی پیدا ہو جائے اسے نور جیسی لڑکی کیسے معاف کرے گی؟ سو اس سے دور رہنا۔" وہ نفرت سے کہتا ہوں وہاں سے چلا گیا اور اس کے جانے کے بعد آیان کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا کرنے جا رہا تھا؟ اسے اس ٹھنڈ میں بھی یکدم پسینہ آنے لگا۔ اس نے اپنی گردن کے گرد دونوں ہاتھوں سے ہلکا سا مساج کر کے خود کو نارمل کرنا چاہا۔ وہ بے چینی سے واپس بینچ پر بیٹھ گیا۔ ٹھیک ہے وہ نور سے محبت کرتا ہے لیکن ہر گز اس کے کردار پر کیچڑ نہیں اچھال سکتا تھا۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا

تھا۔اسے نورالفجر کی فکر ہونے لگی تھی۔وہ تو عظیم عورتوں میں سے ایک تھی۔وہ اسے کسی جھوٹے الزام میں ٹوٹا ہوا ہر گز برداشت نہیں کر سکتا تھا۔اسے نور سے دور رہنا چاہیے۔وہ اس سے دور رہے گا۔اس نے سوچ لیا تھا۔وہ کھڑا ہوا اور چند گہرے سانس لینے کے بعد لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہاں سے نیچے چلا گیا۔

*****

پمکن بون ریستوران میں وہ کسی مجرم کی طرح ان دونوں کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی جو اسے دلائل دے کر آیان سے شادی کے لیے منا رہے تھے۔اسے نہیں معلوم تھا کہ یہاں آکر گفتگو خاص اسی موضوع پر ہو گی ورنہ وہ کچھ بھی بہانہ بنا کر آنے سے انکار کر دیتی۔ناجانے آیان نے انھیں کچھ بتایا تھا یا نہیں لیکن ان کی باتوں سے ایسا ہی لگ رہا تھا کہ وہ دونوں ناواقف ہیں۔ان دونوں کا کپل ایک آئیڈیل تھا لیکن وہ دونوں اس وقت اس کے سر تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں شادی کب کر رہے ہو؟" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔ وہ موضوع بدلنا چاہتی تھی لیکن وہ اس کی جان چھوڑنے والے نہیں تھے۔

"دیکھو تمہاری وجہ سے میری شادی بھی نہیں ہو رہی۔" علیزے نے روحان کو آنکھ ونک کرتے بے بسی سے کہا۔

"میری وجہ سے۔ میں نے کیا کیا؟" وہ حیرت سے سامنے بیٹھی علیزے کو دیکھتے پوچھ رہی تھی۔

"تم آیان کو ہاں کر دو پھر ہماری بھی شادی ہو جائے گی۔"

"تم دونوں..." وہ بس ضبط کھو رہی تھی۔

"ایک منٹ کے لئے سپوز کرو نورالفجر اس دنیا میں وجود ہی نہیں رکھتی تو آیان کا کیا ہو گا؟"

"وہ ساری زندگی کنوارہ رہے گا۔" روحان نے میز پر آگے جھکتے ہوئے کہا۔

"کرنے والی بات کرو۔دنیا میں کتنی لڑکیاں ہیں روحان،علیزے۔آیان کو تو کوئی بھی آسانی سے مل جائے گا اور..." وہ مزید کچھ کہتی روحان کے پیچھے موجود ریستوران دروازے سے وہ آتا نظر آیا تو نورالفجر شاکڈ رہ گئی۔بھورے رنگ کے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بیزاری سے ارد گرد دیکھتا وہ ٹھٹکا۔نور کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھہر گیا جیسے طے کر رہا ہو آگے جایا جائے یا واپس مڑ جائے۔

"کوئی بھی لڑکی نورالفجر نہیں ہو گی۔" نور خاموش ہوئی تو روحان نے کہا کیونکہ اس نے آیان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

"وہ تم سے محبت کرتا ہے۔" علیزے نے بھی کہا۔آیان ابھی بھی اسی جانب دیکھ رہا تھا اور چونکنے کے تاثرات اس کے چہرے پر بھی نظر آ رہے تھے جس کا مطلب یہی تھا کہ وہ نور کہ یہاں موجودگی سے ناواقف تھا۔

"تم نے کہا تھا وہ نہیں آئے گا۔" وہ اب روحان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کون؟" وہ چونکا پھر پلٹ کر دیکھا۔ آیان اسی جانب آرہا تھا۔ روحان نے گہرا سانس لیا۔

"آئی ایم سوری مجھے گھر جانا چاہیے۔ تم لوگ ڈنر انجوائے کرو۔ رات کافی ہو رہی ہے۔"

"نور کیا وہ اتنا برا ہے؟" علیزے بھی اب آیان کی جانب دیکھ رہی تھی جو ان کے قریب آچکا تھا۔ نور پھر بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم بیٹھو میں چلا جاتا ہوں۔ بس علیزے کو وش کرنے آیا تھا۔" آیان کی آواز پر وہ اپنا پرس اٹھاتی ہلکا سا چونکی۔

"آؤ آیان بیٹھو۔" علیزے نے فوراً کہا مبادا وہ واقعی نہ چلا جائے۔ وہ نور کی جانب چلی گئی اور اپنی سیٹ آیان کو پیش کی۔

www.novelsclubb.com

"نور پلیز تم بھی بیٹھ جاؤ۔ ہم کم از کم so getting تو کر سکتے ہیں ناں؟" روحان نے بھی نور کو بیٹھنے کے لیے کہہ دیا۔

(سوگیٹنگ یا میٹنگ ساؤتھ کوریا میں گروپ بلائنڈ ڈنر کو کہا جاتا ہے جو یہاں یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس میں بہت عام سی بات ہے۔)روحان کے منہ سے نکل گیا تھا لیکن نور نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی۔

"فرینڈز ڈنر!"اس نے تصحیح کی۔

"اوکے اوکے!اب بیٹھ جاؤ۔کم از کم ہم دوست تو ہیں۔"اس کے سر پر سے جیسے بوجھ اترا۔سب واپس بیٹھ گئے لیکن آیان کے بیٹھنے سے ٹیبل پر تناؤ بھری خاموشی چھا گئی تھی۔

"ٹھیک ہے یار تم لوگ شادی نہیں کر رہے پر کم از کم جو تھوڑا سا عرصہ یہاں رہ گیا ہے اس میں ایک دوسرے کو avoid تو مت کرو پلیز۔"علیزے نے پھر سے وہی موضوع چھیڑتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"سوری علیزے جلدی میں آیا تو گفٹ لانا یاد نہیں رہا۔ نیکسٹ ٹائم پکا۔" اس نے عادتاً بائیں ٹانگ باہر کی جانب نکال کر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے گفٹ کے لئے مر نہیں رہی۔ ہم اس سے اہم مسئلہ کو ڈسکس کر رہے ہیں۔" وہ برہم ہوئی۔ نور اس کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے علیزے بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید بولنے سے منع کیا۔ یہ منظر آیان نے بھی دیکھا تھا۔ ایک زخمی سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"کھانا آرڈر کرتے ہیں۔" نور نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی شہریار کے ساتھ ڈنر کر کے آیا ہوں مجھے بھوک نہیں ہے۔ تم سب شروع کرو۔" نور نے چونک کر آیان کی جانب دیکھا جو اس کے سر پر بم گرا کر بڑے آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔ آیان اس کے چہرے پر لکھا پڑھ سکتا تھا۔ اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے کہہ رہی ہو مجھے یقین نہیں ہے۔

"شہریار کون؟"روحان کو نیا موضوع مل ہی گیا تھا۔علیزے نے بھی حیرت سے آیان کو پھر نورالفجر کو دیکھا۔

"ویسے ہی ایک رسمی سا فرینڈ ہے اور..."نور یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی جیسے یقین کر رہی ہو اس نے فرینڈ ہی کہا ہے۔

"اور فجر کا منگیتر۔"نور کو ایک نظر دیکھ کر اس نے کہا۔اس کا انداز بالکل سرسری سا تھا لیکن نور کے سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔روحان اور علیزے نے حیرانی سے نور کو دیکھا جیسے انھیں بھی یقین نہ ہو کہ نورالفجر پہلے سے انگیجڈ ہے۔

"مائنڈ یور لینگویج آیان!"وہ غصے سے بولی۔

"میں نے کچھ غلط کہا ہے کیا؟"اس نے دلچسپی سے نور کو دیکھا۔

"وہ میرا منگیتر نہیں ہے۔"نور کا انداز مدافعانہ تھا۔کم از کم اسے آیان سے ایسی امید نہیں تھی۔

"اچھا لیکن اس نے تو یہی کہا کہ میں تم سے دور رہوں، تم اس کی بیوی بننے لگی ہو وغیرہ اور بھی کافی بکواس کی تھی لیکن وہ ہماری پرسنل گفتگو تھی۔"

"نور تمہاری منگنی ہو چکی ہے؟" علیزے کے پوچھنے پر نور کو سخت بے عزتی کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ کسی سے کمٹمنٹ کیے نہیں بیٹھی تھی۔

"نہ میں اس کی منگیتر ہوں اور نہ ہی میں اس کی بیوی بننے والی ہوں۔ میرے بارے میں فضول کے اندازے لگانا چھوڑ دو آیان سکندر!" نور کی آواز بلند ہونے کے ساتھ سخت ہو گئی تھی۔

"میری قیاس آرائی غلط نہیں ہے فجر۔ تم نے بھی تو کہا تھا شہریار سے شادی کرو گی۔ اب سب کے سامنے نے مان لینے میں کیا برائی ہے۔ جسٹ ایڈمیٹ ود آ گریس۔ تمہارے انکار کرنے سے تم دونوں بہن بھائی نہیں بن جاؤ گے۔" وہ دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بالکل سنجیدہ لگ رہے تھے۔ آیان کی باتیں اتنی زہریلی لگ رہی تھیں کہ نور کو خود پر قابو نہ رہا۔

"تمہیں شاید تمہاری ماں نے یہ نہیں سکھایا کہ کسی عورت پر ایسے فتوے نہیں لگائے جاتے۔" نور کا چہرہ لال بھبوکا ہو رہا تھا اور اسے غصے میں سمجھ ہی نہیں آیا کہ کہنا کیا ہے؟

"شٹ اپ۔" آیان دھاڑا۔

"آیان!" روحان نے سختی سے اس کا بازو دبوچا۔

"میری ماں تک مت جاؤ فجر۔ یہ بہت بڑا طوفان لے کر آئے گا۔ بات صرف ہم دونوں کی ہو رہی ہے تو ہم دونوں کی ہی رہنی چاہیے۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے لگا تھا تم بہتر ہو آیان۔ مجھے سمجھو گے لیکن تم میں اور شہریار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بھاڑ میں جاؤ تم بھی اور وہ بھی۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"چلا جاؤں گا بھاڑ میں مس نور الفجر! پہلے یہ بتاؤ شہریار سے میرا موازنہ کیا سوچ کر کیا؟ میں نے کبھی اس کی طرح تمہیں سڑکوں پر تنگ کیا یا کبھی تمہیں کوئی تصویریں دکھا کر بلیک میل کیا؟ میری غلطی

صرف اتنی تھی کہ میں اپنا پروپوزل تمہارے پاس لے کر آیا تھا جسے تم نے بغیر دیکھے ہی ٹھکرا دیا تھا۔ اب میں جو سوچتا ہوں' جیسا سوچتا ہوں میری مرضی اور اپنے اس شہریار کو جا کر سمجھا دینا کہ آئندہ یہ دھمکی کسی اور کو جا کر دے۔ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ میں اس سے تمہارے لئے لڑوں۔"

نور کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔ وہ نامحسوس انداز میں کھڑی ہو گئی۔ ایک لمحے میں سب بدل گیا تھا۔ اس کے سامنے یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ پتہ نہیں کیوں لیکن آج اسے اپنا آپ پاتال میں گرتا محسوس ہو رہا تھا۔ گہرائی میں بہت زیادہ گہرائی میں۔

"آیان کیا بکواس کیے جا رہے ہو؟" روحان نے گویا آیان کو جھنجھوڑا تھا۔

"تو پھر کیوں ان لوگوں کو مجبور کر رہے ہو کہ یہ مجھ سے بار بار شادی کی بات کریں۔ تم نے کونسی گریس سے ری جکشن قبول کی ہے؟" وہ ممکن حد تک اپنا رونا قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے آیان سے ایسی امید نہیں تھی۔ آیان نے گویا ایک قہر آلود نگاہ ان دونوں پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"میری بھول تھی۔اب خوش؟آئندہ تمہیں کبھی ایسا نہیں لگے گا کہ آیان سکندر تمہارے لیے مشکلات کھڑی کر رہا ہے یا تمہاری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔جو تھا آج یہیں ابھی،اسی وقت ختم ہو گیا۔میں آج کے بعد تمہیں نظر نہیں آؤں گا لیکن یاد رکھنا تمہیں معاف نہیں کروں گا۔اس گدھے کے لیے تم میری فیلنگز سے کھیل رہی ہو۔" بے حسی سے کہتے وہ بھی کھڑا ہو چکا تھا۔ہاں یہ واحد حل تھا نورالفجر کے دل سے اترنے کے لئے!

وہ اتنا اونچا ضرور بول رہے تھے کہ ارد گرد کے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔روحان اور علیزے پریشان صورت لیے سب دیکھ رہے تھے۔وہ جانتے تھے کہ دونوں میں سے کوئی ان کی بات نہیں سنے گا اور نہ اپنی مرضی کے بغیر خاموش ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"فائنلی آیان سکندر فائنلی!تم نے نورالفجر پر give up کر دیا۔مجھے خوشی ہے میرے چلے جانے کے بعد صرف تمہارے دل میں میرے لئے نفرت ہو گی کیونکہ میں نے صرف تمہارا دل دکھایا ہے۔تم مت معاف کرو۔نورالفجر تھی ہی اسی قابل کہ اسے کبھی سڑکوں پر اور کبھی لوگوں سے

بھرے ریستوران میں بلا کر بے عزت کر کے اس کا تماشا بنایا جائے۔ تم مجھے معاف مت کرنا۔ میں معافی کے لائق ہوں بھی نہیں۔ تم کل بھی جیت گئے تھے اور تم آج بھی فاتح ہو۔ بہت مبارک ہو۔"اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔اس کا تنفس تیز تیز چلنے لگا۔

آیان اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ساری لڑائی بھول گیا۔اس نے آگے سے کچھ نہیں کہا۔اف وہ نور کے پینک اٹیک کو کیسے بھول سکتا ہے؟ وہ کل کی جیت کا مطلب بھی سمجھ گیا۔وہ اگلے ہی لمحے ہوش میں آیا کہ کیا بکواس کر رہا تھا لیکن نور الفجر...

وہ اسی طرح روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی اور آیان جہاں تھا وہاں سے ہل نہیں سکا تھا۔اس نے ساکت ہوئی آنکھوں سے اسے خود سے دور ہوتے دیکھا تھا۔آج سب دھندلا ہو گیا تھا۔سب مشکل ہو گیا تھا یا شاید آج سب آسان ہوا تھا۔دو دل ٹوٹے تھے۔آج کوئی معمولی دن بھی تو نہیں تھا۔

"یہ سب کیا تھا آیان؟"روحان خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آیان سکندر سے نفرت کرنے کی ایک اور وجہ دے رہا تھا نور الفجر کو۔" وہ بھی وہاں رکا نہیں تھا۔

سیٹ کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھایا اور پہنتے ہوئے ہوٹل سے نکلتا چلا گیا۔

ریستوران میں موجود لوگ یہی سمجھے تھے کہ تازہ تازہ بریک اپ ہوا ہے کیونکہ ساؤتھ کوریا میں یہ بالکل عام بات تھی۔اس لیے کسی نے نوٹ نہیں کیا اور سب اپنے کام میں مگن ہو گئے۔

علیزے اور روحان بے بس سے وہاں بیٹھے رہے۔

ہیوندے کے ساحل پر وہ اکیلی چلتی جا رہی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرف جایا جائے؟ کیوں جایا جائے؟ وہ بالکل خالی خالی سا محسوس کر رہی تھی جیسے اب زندگی کا کوئی مقصد رہا ہی نہ ہو۔ سردی کے باعث یہ ساحل خاموش تھا۔کچھ دیر وہاں ریت پر بے دلی سے بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھی اور مرے مرے قدم اٹھاتی واپسی کے لئے جانے لگی۔زندگی میں آج ایک مرتبہ پھر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اکیلی ہے اور بہت شدید ہو رہا تھا کہ وہ بالکل تنہا ہے۔اس کے پاس اس کا اپنا کوئی نہیں ہے بلکہ اپنے کیا ہوتے ہیں؟ کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔

زندگی میں دکھ کیا ہوتا ہے؟اسے احساس نہیں تھا پھر کوریا آکر پتہ چلا تو اس کی ساری شخصیت مسخ کرنے لگا۔ابھی بھی وہ بالکل خاموش تھی۔اسے رونا آرہا تھا لیکن وہ اپنے آنسو کو نکلنے نہیں دے رہی تھی۔دل کہہ رہا تھا اس نے آج سب کچھ کھو دیا ہے اور دماغ؟ وہ تو جیسے ماؤف تھا۔وہاں بالکل سناٹا تھا۔

نہ کچھ کہہ رہا تھا اور نہ کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔امید کا سگنل بھی نہیں دے رہا تھا اور بدگمان وہ پہلے ہی اندر تک کر چکا تھا۔اس نے اپنی نان مسلم ڈورم میٹس کو دیکھا تھا جب انھیں کوئی دکھی خبر ملے یا وہ خود کو اکیلا محسوس کریں تو وہ بار چلی جاتی تھیں یا کسی کلب میں۔اسے بھی بار جا کر اپنا غم شراب کے سنگ ہلکا کرنے کی اجازت ملنی چاہیے۔وہ خالی الذہن کی کیفیت میں بس اسٹیشن کی جانب جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیوندے ساحل نے اسے کسی حد تک سنبھال لیا تھا۔

******

وہ رات گھر نہیں گیا تھا اور نہ روحان اور علیزے کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔اب تو ان دونوں کی یہاں موجودگی بھی اسے کوفت زدہ کر رہی تھی۔وہ دونوں واپس کیوں نہیں چلے جاتے؟

"تم یہاں رات گزارو گے؟"جن ینگ نے رامیون(کورین نوڈلز)کا پیالہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ اس کی فیملی کے آنے کے بعد وہ ہوٹل اپارٹمنٹ میں رہ رہا تھا اور آج آیان بھی یہاں تھا۔

"یے مونجے گا ان نایو؟"(ہاں۔کیا تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟)

"انی۔تم رہ سکتے ہو لیکن کیا کچھ ہوا ہے؟"

"کل کسی کو ہسپتال بھیجنا ہے۔چلو گے؟"جن ینگ نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا اور وہ بڑی سنجیدگی سے سینٹرل ٹیبل پر رکھے گلدان کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا مارک کو بھی بلانا پڑے گا؟"اس نے احتیاط سے پوچھا۔

"نہیں اس کا بچہ چھوٹا ہے۔"

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔" جن ینگ بھی صوفے پر ٹک گیا لیکن نظریں ہنوز آیان پر تھیں جس کا چہرہ معمول سے زیادہ سرخ تھا۔

"آج بہت سردی تھی۔" جن ینگ نے پھر کہا۔

"ہاں شاید!" وہ اپنا رامیون کا پیالہ اٹھا کر کھانے لگا۔

"اب خود کچھ بتاؤ گے یا مجھے منت کرنا پڑے گی؟ کیا ہوا ہے؟" جن ینگ اس کے مختصر جوابات سے تنگ آ گیا۔

"کچھ نہیں۔ عاشی سے بات ہوتی ہے؟"

"کبھی کبھار ہو جاتی ہے کیوں؟"

"اور فجر سے؟"

"بالکل نہیں۔" جن ینگ نے فوراً کہا۔ آیان نے خاموشی سے کھانا ختم کیا اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔ جن ینگ حیرت سے اسے جاتے دیکھتا رہا اور اگلے لمحے وہ عاشی سے کال پر بات کر رہا تھا۔

"کیسی ہو Teacup اور نور کیسی ہے؟"

"نور بوسان میں ہی ہے جا کر مل لو اور دیکھ لو کیسی ہے۔ ویسے بھی میرا شام سے فون ہی نہیں اٹھا رہی۔"

"تمہیں کوئی گڑبڑ لگتی ہے؟" وہ لاؤنج کا چکر لگا رہا تھا۔

"نہیں کیونکہ وہ کل ہی واپس آ رہی ہے شاید سو رہی ہو۔"

"لیکن مجھے گڑبڑ لگتی ہے کیونکہ آیان باہر سے واپس آنے کے بعد سے کافی اپ سیٹ ہے۔"

"اس میں نور الفجر کا کوئی ہاتھ نہیں اور نہ وہ آیان سے ملی ہو گی۔"

"کاش کہ ایسا ہی ہو۔" کچھ دیر بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع ہوا لیکن اپنے طور پر وہ دونوں ہی الرٹ ہوئے تھے۔کاش کہ سب ٹھیک ہی ہو۔

*****

اپنا بیگ پیک کرنے کے بعد اس نے دن کا کھانا کمرے میں ہی منگوایا تھا۔وہ ایک گھنٹے بعد سیئول جانے کے لئے نکلنے والی تھی۔اس وقت سفید گھٹنوں تک آتی گرم سکرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ عام سے حلیے میں تھی اور آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے تھے۔اس کا فون بجا۔عاشی کا فون وہ کل رات سے ہی نہیں اٹھا رہی تھی لیکن ابھی کال شہریار کی تھی۔آہ آج اس سے بھی ملنا تھا۔

"سپیک اپ!" فون اٹھاتے ہی اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم نے آج مجھ سے ملنے آنا تھا۔"

"لیکن اب نہیں آ رہی۔" وہ تھک گئی تھی ساری صورتحال سے۔

"نورالفجر اپنی زبان سے مت پھرا کرو ورنہ ہم دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ویسے کل رات آیان سکندر سے بھی ملاقات ہوئی۔ جانتی ہو کیا کہہ رہا تھا؟"

"مجھے جاننے کا تجسس نہیں۔" وہ بیزاری سے بولی۔

"لیکن مجھے بتانا ہے۔ بتاؤ ڈائمنڈ بے کی سیر پر آؤ گی یا ہیوندے دریا کی؟"

"تم نے سنا نہیں میں نے کہا میں نہیں آ رہی۔"

"میں اگلے ایک گھنٹے میں ہیوندے ساحل پر انتظار کر رہا ہوں۔ کروز کی بکنگ ہو گئی ہے۔ آؤ گی تو فائدے میں رہو گی اور اگر نہیں آؤ گی تو میں تمہیں کچھ تلخ حقائق سے آگاہ کیسے کروں گا اور پھر تمہارا پیچھا کیوں کر چھوڑوں گا؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ نہیں جاننا۔" وہ چیخی۔

"تم آرہی ہو نورالفجر اور تمہیں آنا پڑے گا مجھ سے آزادی حاصل کرنے کے لیے۔" فون لائن جامد ہو گئی۔

اسے کھانا بھول گیا۔ وہ گہرے سانس لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ نورالفجر کی لمٹ کو آیان اور شہریار نے بہت پش کر لیا تھا۔ اب کچھ کرنا ہے تو اسے خود ہی کرنا ہے۔ وہ جائے گی شہریار سے ملنے اور اسے وہیں پر ذلیل کرے گی۔

وہ جلدی سے اٹھی سفید سکرٹ کے اوپر سفید رنگ کی جیکٹ اور کالے رنگ کا کوٹ پہنا۔ سکارف سر پر رکھ کر پاکٹ بیگ میں کچھ ضروری سامان وغیرہ رکھ کمرے سے باہر آگئی۔ بہتر یہی ہے کہ وہ آج سارے مسائل حل کر کے ہی سیئول واپس جائے۔ پھر اس کی زندگی میں نہ کوئی آیان سکندر ہو گا اور نہ شہریار حسن ہو گا اور نہ کبھی وہ بوسان آئے گی۔

www.novelsclubb.com

ہیوندے ساحل پر کھڑی وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی جب اسے عقب سے آواز آئی۔

"شکریہ یہاں تک آنے کا۔" شہریار کا انداز خوشگوار تھا۔ سفید کوٹ اور دستانے پہنے وہ اچھا لگ رہا تھا۔ نور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"چلو۔" اس کے کچھ نہ کہنے پر شہریار نے دوبارہ کہا۔ وہ اس کی جانب دیکھے بغیر متوازن قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی۔ وہاں اور بھی لوگ موجود تھے جس سے نور کو ڈھارس ملی تھی کہ وہ اکیلی شہریار سے ملنے نہیں آئی تھی۔ اگر وہ کوئی بھی غلط حرکت کرتا ہے تو نور الفجر آسانی سے ہینڈل کر سکتی تھی۔

*****

اپارٹمنٹ تازہ تازہ پاپ کارن بنانے کی خوشبو سے معطر تھا۔ لیپ ٹاپ اٹھائے جن ینگ کمرے میں آیا جہاں وہ آرام سے ٹی وی پر فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے۔" وہ لیپ ٹاپ آیان کے سامنے کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کہاں ہے؟" اس نے معمولی سی نگاہ لیپ ٹاپ پر ڈال کر واپس ایل ای ڈی کی جانب دیکھا۔

"HRC پر۔"

"یہ کونسی جگہ ہے؟" وہ الجھ کر بولا۔

"Haeundae River Cruise!" آیان نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"تم وہاں پہنچو۔ میں گھر سے ہو کر آتا ہوں۔" پاپ کارن کا بھرا ہوا باؤل جن ینگ کو تھماتے ہوئے اس نے کہا۔

"کیا مطلب؟ میں وہاں پولیس کو کس ثبوت کے بل بوتے پر بلاؤں گا؟"

"ڈفر میں ایک گھنٹے تک ثبوت کے ساتھ پہنچ جاؤں گا اور پولیس مجھ سے دس منٹ لیٹ ہو گی تب تک ہم اپنا کام کر لیں گے۔" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بیزاری سے بولا اور واش روم میں جا کر منہ ہاتھ دھونے لگا۔ جن ینگ بھی لیپ ٹاپ اور باؤل بیڈ پر رکھتا اس کے پیچھے آیا۔

"تم دونوں کے درمیان دشمنی کیوں ہے یان؟" واش روم کے کھلے دروازے سے جن ینگ ٹیک لگائے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ ہاتھوں کا پیالہ بنائے چہرے کے قریب لاتے اس کے ہاتھ رکے۔ نورالفجر کا چہرہ سامنے آیا۔ آنکھیں بند کر کے اس نے پانی اپنے چہرے پر پھینکا اور ٹیپ بند کر دیا۔ پیپر ٹاول سے ہاتھ صاف کرتے سپاٹ چہرے سے جن ینگ کو دیکھتے وہ واش روم سے باہر آیا۔

"تم سے منی لانڈرنگ کی فائلیں نہیں مانگیں جو اتنا سڑیل چہرہ بنایا ہوا ہے۔ صرف وجہ پوچھی ہے آخر تم دونوں ایک دوسرے کو غیر ملکی پولیس کے ہاتھوں کیوں پکڑوانا چاہتے ہو؟" جن ینگ بھی اس کے پیچھے آیا۔ اب وہ گرے ہائی نیک شرٹ پر گہرے نیلے رنگ کا کوٹ پہن رہا تھا۔

"ایک ان دیکھی جنگ چل رہی ہے کسی وجہ سے۔ بس اس کا pay back کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یو مین کولڈ وار؟" جن ینگ نے تکہ لگایا۔

"یہی سمجھ لو۔ میں چار بجے تک پہنچ جاؤں گا۔" وہ اپنا فون اور گاڑی کی چابی اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چلتا رہتا ہے۔" وہ ٹی وی بند کرتا خفگی سے بڑبڑا رہا تھا۔

****

ہوا کے سرد تھپیڑے اس کے چہرے پر پڑ رہے تھے۔ موسم آج بھی سرد تھا اور دھوپ کی گرمائش کی وجہ سے ایسے سرد موسم کا بھی اپنا مزہ تھا۔ بادلوں نے بھی کہیں کہیں ایک حسین سا سماں باندھا ہوا تھا اور اطلاعات کے مطابق آج بارش کا امکان نہیں تھا اور ہوا اتنی تیز بھی نہیں تھی کہ کروز کا سفر نہ کیا جا سکے۔ وہ کروز کی سیڑھیاں چڑھتی دوسری منزل پر آ گئی۔ اتنی پیاری جگہ اور اتنے خوبصورت نظارے کو وہ کم از کم شہریار کے ساتھ سڑیل باتیں کر کے برباد نہیں کر سکتی تھی۔

"موسم اچھا ہے۔" آواز پر وہ چونکی اور اس کی جانب دیکھا جو مسکرا کر کہہ رہا تھا۔ کاش وہ دونوں ہمیشہ اجنبی رہتے۔ کسی شادی پر شہریار حسن نے اسے نہ دیکھا ہوتا۔ کاش ایسا ہوا ہوتا تو سب کتنا مختلف ہوتا لیکن کبھی کبھی کاش پورے نہیں ہوتے کیونکہ یہی کاش زندگی کے بڑے سبق سکھاتے ہیں۔

"تمہیں مجھ سے ایسا کیا چاہیے جس کے لئے تم ساری زندگی میرا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار ہونے والے ہو؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"نورالفجر تم اچھی لڑکی ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں یہاں جو سب کچھ ہوا، میں نے جو کچھ بھی کیا وہ سب غلط تھا۔ میں اس کا خمیازہ بھگتنے کے لیے بھی تیار ہوں۔"

"کہنا کیا چاہتے ہو؟" وہ اچھنبے سے بولی۔

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔" نور کے چہرے پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ چھا گئی۔ بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے!

"اور ایسا معجزہ کب ہو گا؟"

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن..."

ریلنگ پر رکھے نور الفجر کے ہاتھ سرد ہونے لگے جو ہمیشہ گرم رہتے تھے۔وہ شہریار کے مزید بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

"ہمارے درمیان آیان سکندر آ گیا۔وہ تمہارا دل جیتنے میں کامیاب ہو گیا اور میں ہار گیا۔اس کے بعد سے تم میری ضد بن گئی۔تم میری ہر حالت میں بنو گی چاہے اس کے لیے کتنی ہی جنگیں کیوں نہ لڑنی پڑیں۔"

"کیا کہے جا رہے ہو صاف صاف بولو۔"وہ الجھ رہی تھی۔اس کا دل کوئی بھی جیت نہیں پایا تھا!اس نے ہاتھ واپس کوٹ کی پاکٹ میں ڈالے۔اسے سردی لگ رہی تھی۔

"مجھے تم سے محبت ہے نورالفجر لیکن میں... میں شادی شدہ ہوں۔ وہ لڑکی جسے تم نے کئی مرتبہ میرے ساتھ اتفاقاً دیکھا تھا وہی میری بیوی ہے۔ میں اس سے بھی محبت کرتا ہوں لیکن تم... تم میری ضد بن رہی ہو نورالفجر۔ آج میں تمہارا پیچھا ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا وعدہ کرتا ہوں اگر..."

نورالفجر اتنے بڑے سچ پر شاکڈ تھی۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا شوہر بننے کی خواہش لے کر ایک ایسا انسان بار بار آتا ہے جو پہلے سے شادی شدہ ہے اور اپنی بیوی سے محبت کرنے کا دعوے دار بھی ہے۔ وہ اس مذاق پر کھل کر ہنس بھی نہیں پائی تھی۔

******

www.novelsclubb.com

مریم کے گھر کے لاؤنج میں عاشی بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ اس کا نورالفجر سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور اسے یقین تھا کہیں نہ کہیں کچھ غلط ہے اور پچھلے چند ماہ سے تو وہ ویسے بھی نورالفجر کا بہت خیال رکھنے لگی تھی۔ ڈورم میں اب کوئی بھی نہیں تھا اس لیے وہ مریم کے گھر آگئی تھی۔

"تم ویسے ہی پریشان ہو رہی ہو۔سب ٹھیک ہو گا۔"مریم نے اسے دلاسہ دینے کی کوشش کی۔

"مجھے تو اب پریشانی ہو رہی ہے مریم۔وہ میرا فون نہیں اٹھا رہی۔اس نے آج واپس بھی آنا تھا کچھ بتا ہی نہیں رہی۔میرا دل کہتا ہے بوسان میں نور الفجر سیف نہیں ہے۔"عاشی نے کافی کے کپ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔وہ کم ہی سنجیدہ ہوتی تھی کیونکہ اب معاملہ تھوڑا تشویش ناک تھا۔وہ رات سے اسے کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نور سے اس کی بات نہیں ہوئی تھی۔

"میرا بھی اس سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ہاجنگ کو کال کر لو شاید اسے کچھ پتہ ہو؟"مریم نے بھی فکر مندی سے کہا۔

"ہاں میں نے اس سے بھی پوچھا ہے پر وہ تو اپنی ٹینشن میں ہے۔نور اس سے مل کر چلی گئی تھی اور اس کے بعد پتہ نہیں کہاں ہے۔"عاشی مسلسل تشویش میں تھی۔

"آیان سے پوچھ لو شاید اسے کچھ پتہ ہو۔"

"آیان کو کیسے پتا ہو گا؟اب تو وہ لوگ بات بھی نہیں کرتے۔"

"یار وہ بوسان میں ہی ہوتا ہے۔زیادہ کچھ نہیں تو وہ ہوٹل جا کر اسے دیکھ ہی لے گا کہ وہ ٹھیک تو ہے۔"

"چیک کر لو۔"مریم نے شانے اچکا کر کہا۔

عاشی نے مریم کو نہیں بتایا تھا وہ رات سے آیان کو بھی کئی مرتبہ کال کر چکی تھی لیکن وہ بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔عینی کی بھی کال آئی تھی اور اس نے کہہ دیا کہ نور میڈیکل ریسرچ کے سلسلے میں کسی گاؤں وغیرہ میں گئی ہوئی ہے اور اس کا فون بند ہو گا یا وہاں سگنل نہیں ہونگے۔عینی تو مان گئی لیکن وہ خود بہت پریشان تھی۔اس نے دل سے دعا کی تھی کہ اب کی مرتبہ آیان فون اٹھا لے۔آیان کے نمبر پر بیل جا رہی تھی اور تین چار بیل کے بعد اس نے کال اٹھا ہی لی۔

"میں کل رات سے تمہیں کال کر رہی ہوں۔ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔" وہ خفگی سے بولی۔

"عاشی میں ابھی کام سے جا رہا ہوں بعد میں بات کروں گا۔" دوسری جانب سے بیزار سی آواز آئی کیونکہ آیان کو لگا تھا کہ نور نے کل رات والی ساری بات عاشی کے گوش گزار کی ہو گی اور اب وہ بھی روحان اور علیزے کی طرح اسے لیکچر دینا چاہے گی۔

"مجھے تم سے نور کے بارے میں بات کرنی ہے۔" وہ نور کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے بس بیزار سا ہو گیا تھا۔ کیا ہر کوئی نور کے بارے میں بات کر رہا تھا؟ کیا کسی کی زندگی میں نور الفجر اور آیان سکندر سے زیادہ اہم کام کوئی نہیں تھا؟ اگر وہ دونوں اپنی اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو کیوں سب انھیں پیچھے باندھنا چاہتے ہیں؟

www.novelsclubb.com

"میں ابھی بات نہیں کر سکتا۔ بولا ہے نا تمہیں کہ کام سے جا رہا ہوں۔" اس کا انداز اب بھی اکتایا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے مت کرو بات۔ مرنے دو اسے وہاں!" عاشی نے بدتمیزی سے کہا اور فون بند کرنے لگی۔ مرنے کا لفظ سن کر وہ چونکا۔ نور کو کچھ ہو تو نہیں گیا؟

"رکو رکو رکو... کیا بات کرنی ہے نور کے بارے میں؟" وہ جلدی سے بولا کہیں عاشی غصے سے فون بند ہی نہ کر دے۔

"مجھے پتہ ہے تم بوسان میں ہو۔ میر انور سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ پتہ نہیں کیوں ایسے لگ رہا ہے وہ کسی مصیبت میں ہے۔ میں تمہیں اس کے ہوٹل کا نام بتاتی ہوں پلیز وہاں جا کر پتہ کرو کہ نور وہاں ہے یا نہیں اور اگر وہاں ہے تو اسے کہو کہ میری کال اٹینڈ کرے۔" عاشی کا منت بھرا انداز آیان کو کھٹک رہا تھا۔ اسے ہوٹل کا نام پتا تھا جہاں وہ رکی ہوئی تھی۔ ہو سکتا ہے اس نے عاشی کو پریشان نہ کرنے کے لئے کچھ نہ بتایا ہو یا ہو سکتا ہے عاشی کی تشویش ہی ٹھیک ہو۔ اسے جا کر چیک کرنا چاہیے تھا لیکن وہ کیسے جائے گا؟ اف کل رات وہ کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر گیا تھا۔ اب کس منہ سے اس کے سامنے جائے گا؟

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں چیک کر کے بتاتا ہوں۔"اس نے عاشی کے سامنے حامی بھر لی تھی۔

عاشی بھی تھوڑی ریلکس ہوئی کہ آیان اسے دیکھے گا۔

******

وہ گھر پہنچا تو علیزے، روحان لاؤنج میں بیٹھے کسی فائل کو اسٹڈی کر رہے تھے۔ان کا ایک ہفتے کا ٹور بھی چند ضروری کاموں کی وجہ سے تھا۔

"سلام! کیسے ہو تم لوگ، آج کہاں کہاں گھومے اور رات کے کیا پلانز ہیں؟ میں تم لوگوں کو رات میں بوسان کے بہت مشہور پارک اور مالز میں لے کر جاؤں گا۔جو شاپنگ وغیرہ کرنی ہوئی دیکھ لینا۔ اس کے بعد یہاں کا سٹریٹ فوڈ بڑا مزے کا ہوتا ہے وہاں بھی چلیں گے اور سی فوڈ کی بہت اعلیٰ ورائٹی بھی ہے یہاں۔تازہ اور بہترین مچھلی صرف ہمارے بوسان میں۔رات کو تم لوگوں کو خوب سیر

کرواؤں گا۔"اس کا انداز بالکل نارمل سا تھا جیسے کل رات کیا ہوا تھا اسے یاد ہی نہیں۔پانی کی بوتل فریج سے نکال کر وہ آئلینڈ پر بیٹھ گیا اور پانی کی بوتل خالی کرتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔

"جانتا ہوں تم دونوں خفا ہو لیکن ابھی میرے پاس منانے کا وقت بالکل بھی نہیں ہے۔ضروری کام سے جا رہا ہوں دو گھنٹوں تک آ جاؤں گا اور ہاں..."

وہ آئلینڈ سے اترا اور ان تک آیا۔ ان کے سامنے بکھرے کاغذوں میں سے ایک کاغذ نکالا اور اس پر بڑا سا کر کے ہوٹل کا نام لکھا اور پھر ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"اس ہوٹل کے کمرہ نمبر ایک سو سترہ میں نورالفجر رکی ہوئی ہے۔نور کی فرینڈ کا اس سے رابطہ نہیں ہو رہا۔تم لوگ اس کے پاس جاؤ اور کہو عاشی سے بات کر لے۔میری وہ شکل نہیں دیکھنا چاہے گی۔"

وہ رات کی طرح ہی سنجیدہ تھا۔

"کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو آیان؟ایک طرف اس کی حفاظت کرتے ہو اور دوسری طرف اسے نفرت کرنے کی وجوہات دیتے ہو۔"روحان جو خاموشی سے سر جھکائے فائل پڑھ رہا تھا سر اٹھا کر پوچھنے لگا۔

"تم لوگ جا رہے ہو یا نہیں؟"اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے ہم چلے جاتے ہیں۔میرا ابھی رات سے نور سے رابطہ نہیں ہو رہا۔جاتے ہوئے بھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔اچھا ہے اس سے مل لوں گی۔"علیزے نے وہ کاغذ پکڑ لیا۔

وہ ہاتھ میں کچھ پیپرز پکڑے باہر نکل گیا۔

"ان دونوں کا کیا بنے گا؟"علیزے نے تاسف سے کہا۔

"گھوڑے کو پالنے کے لیے چابک اور گھاس دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔"روحان نے سنجیدگی سے کہا۔پریشان وہ بھی تھا لیکن اس کی پریشانی کبھی چہرے سے واضح نہیں ہوتی تھی۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب دونوں کو ہی ایک ٹھوکر کی ضرورت ہے۔ خیر چلو تم تیار ہو جاؤ ہمیں باقی کی ٹیم کے ساتھ آج میٹنگ کرنی ہے اور باقی کی تیاریاں بھی دیکھ لیں گے۔"

******

"اگر کیا؟" وہ بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔اسے شہریار سے غیر آرام دہ سی وائب آتی تھی جیسے اس کے دل میں کچھ اور ہے اور جو وہ کہتا ہے وہ کچھ اور ہے۔

"اگر تم آج رات میرے ساتھ گزارو۔" نور کا چہرہ پل بھر میں سفید پڑ گیا۔

"اس بات کا کیا مطلب؟" وہ کڑے تیوروں سے پوچھ رہی تھی۔

"تم اتنی بچی بھی نہیں ہو نور الفجر کہ تمہیں میری بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے۔ایک نامحرم لڑکا اور لڑکی رات ساتھ کیوں گزارتے ہیں؟ سادہ الفاظ میں اسے ون نائٹ اسٹینڈ کہتے ہیں۔" نور الفجر کا

چہرہ ہتک سے سرخ پڑا۔ ماتھے کی رگیں تن گئیں اور اگلے پل اس نے بائیں ہاتھ کا نشان شہریار کے دائیں گال پر چھوڑا تھا۔

شہریار ہکا بکا سا' منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسی گھٹیا بات کرنے کی؟"

"نورالفجر تم!" وہ آگے بڑھا اور نور نے کھینچ کر اس کے دوسرے گال پر بھی تھپڑ کا نشان چھوڑا اور پھر ناک پر گھونسہ دے مارا اور اس کی پہنچ سے دور ہو گئی۔

وہ ایسی بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ وہ عزت کھو کر آزادی حاصل کرنے کے بارے میں سوچ تک نہیں سکتی تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ اسے استعمال کرنے کے بعد اس کے پیچھے نہیں آئے گا۔ لعنت ہے!

"دوبارہ اپنی شکل بھی مت دیکھانا شہریار۔" وہ شہادت کی انگلی سامنے کرتے اسے وارننگ دے رہی تھی۔دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔چہرہ اتنا سرخ ہو گیا جیسے سارے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو۔

شہریار کے عقب سے اسے جن ینگ نظر آیا۔اس کے ڈوبتے دل کو گویا تنکے کا سہارا ملا تھا۔اللہ نے مدد بھیجی تھی۔اللہ کتنا مہربان ہے!

وہ شہریار کو چھوڑ کر اسکے سائیڈ سے ہوتی جن ینگ کی جانب بڑھنے لگی کہ شہریار نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

"تمہیں آج نہیں چھوڑوں گا۔" وہ اس کے کان میں چیخا۔

"نورالفجر!" جن ینگ کی خوفزدہ آواز اسے سنائی دی۔

شہریار بھی پلٹا اور دنگ رہ گیا۔

"یہ اس آیان کا لیفٹیننٹ دوست ہے نا؟" وہ نور کے کان میں گویا غرا رہا تھا۔ نور نے خوف سے اسے دیکھا۔

"بتاؤ جلدی!" نور کانپ کر رہ گئی اور سر اثبات میں ہل گیا۔ شہریار نے سوچنے کا وقت لیا اور اگلے لمحے نورالفجر اس کی گرفت میں تھی۔

"تم یہاں کس مقصد سے آئے ہو؟" وہ جن ینگ سے پوچھ رہا تھا جس کے ساتھ دو تین لڑکے اور بھی تھے۔

"نور کو جانے دو۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ کوئی ہتھیار وغیرہ پاس نہیں ہے۔" جن ینگ نے مجبوراً دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے انگریزی میں کہا کیونکہ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ نورالفجر وہاں ہو سکتی ہے۔

"بات تو ہو گی اور نورالفجر کی موجودگی میں ہی ہو گی۔ جلدی کہو جو کہنا ہے۔" وہ بھی ڈرا ہوا تھا۔

جن ینگ کے باقی ساتھیوں نے نیچے سے مسافروں کو دوسری فیری میں منتقل کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ کچھ بھی ہونے کی صورت میں یہاں بھگدڑ نہ مچے۔

"کہانا نور کو جانے دو۔" وہ اب کچھ بھی آیان کی انسٹرکشن کے بغیر نہیں کر سکتا تھا اور آیان نا جانے کہاں رہ گیا تھا۔ پولیس سائرن کی آواز آئی اور شہریار نے اپنے پیچھے موجود ریلنگ سے ٹیک لگالی۔

"آیان سے کہنا وہ اچھا کھیلتا ہے لیکن اس نے پولیس بلوانے میں دیر کر دی۔" شہریار نے کروز کا واپسی کی جانب رخ دیکھا اور ایک نظر سامنے کھڑے جن ینگ کو دیکھا۔ اپنا بازو اس نے گھما کر نورالفجر کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو دبوچا ہوا تھا۔

"چلو تم رات گزارنے پر آمادہ نہیں ہو سکی تھی نورالفجر! میرے ہاتھوں مرنا قبول کرو۔" اس کے کان میں سرگوشی کرتے شہریار نے کہا اور پیچھے کی جانب ڈائیو لگائی۔ نورالفجر بھی اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں ہوا میں تھے اور نور کی چیخ نے ماحول میں زبردست آواز پیدا کی تھی۔ جن ینگ بھاگتا ہوا اس طرف آیا لیکن وہ دونوں پانی میں غائب ہو گئے تھے۔

"نور!"اس کی آواز گویا حلق سے نکلی تھی۔

اس نے ایمرجنسی ریسکیو کو بلانے کا حکم دیا، آیان کو وہاں بلانے کا کہہ کر اس نے بھی پانی میں چھلانگ لگادی۔

****

"سر ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کا فون بجا۔اس کے اٹھانے پر دوسری جانب سے کہا گیا۔

"کیا ہوا ہے؟"اس نے احتیاط سے پوچھا۔

"وہ لڑکا شہریار...بھاگ گیا ہے۔"

"ڈیم اٹ! جن ینگ کہاں ہے؟"وہ جھنجھلا سا گیا۔

"یہاں سب بگڑ گیا ہے آیان سر! شہریار کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی جس کے ساتھ اس نے پانی میں چھلانگ لگادی۔" اس نے غصّے سے کار کی اسپیڈ تیز کر دی۔

"جن ینگ کہاں ہے؟"

"وہ اس لڑکی کو بچانے کے لیے پانی میں گئے ہیں۔"

"اوکے مجھے اپڈیٹ کرتے رہنا۔" اس نے فون بند کر دیا۔

"تمہیں ایسے جانے تو نہیں دوں گا مسٹر شہریار۔" وہ لب بھینچتے ہوئے بولا۔ وہ دریا کے کنارے پہنچا اور جلدی سے اس جانب آیا جہاں باقی کے آفیسرز کھڑے ہوئے تھے۔

اس نے ابھی کسی سے کچھ پوچھا بھی نہیں تھا کہ جن ینگ کی کال آرہی تھی۔ اس نے فوراً آنسر کر دی۔

"آیان! نور..." وہ نورالفجر کو بھول ہی گیا تھا لیکن اس وقت اس کا ذکر آیان کا پارہ ہائی کر گیا تھا۔اتنے اہم کام کے وقت بھی اسے نورالفجر یاد آرہی تھی۔

"کیا ہے یار؟ کسی دوست کے گھر چلی گئی ہو گئی۔سب ایسے کیوں ری ایکٹ کرنے لگتے ہو جیسے اس کے سگے ہو۔تم بتاؤ وہ لڑکی یا شہریار ملا؟" پلان خراب ہو جانے پر اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا تھا۔

"آیان وہ نور تھی۔تمہیں میری آواز آرہی ہے؟ شہریار کے ساتھ جو لڑکی تھی وہ نور تھی اور مجھے وہ پانی میں نہیں ملی۔ریسکیو ٹیمز اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہیں۔کیا نور کو تیرنا آتا ہے؟" آیان کا دماغ گویا ماؤف ہو گیا تھا۔

وہ کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔اس کا ذہن بس نور کے نام پر اٹک گیا تھا۔اس کا ذہن بس "شہریار کے ساتھ جو لڑکی تھی وہ نور تھی" پر لاک ہو گیا تھا۔اس کے ارد گرد سے آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں۔

وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔اس کی رنگت زرد پڑنے لگی تھی۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟نور کیسے یہاں ہو سکتی ہے؟اور وہ اس وقت کہاں تھی؟وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔وہ دھڑکتے دل کو قابو کرتا بھاگتا ہوا ایک موٹر بوٹ کی جانب بھاگا اور کپتان سے چلنے کا کہا۔

ابھی وہ کسی کو فون کرنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون بجا۔نمبر انجان نہیں تھا لیکن دماغ نے خطرے کا سگنل ضرور دیا تھا۔وہ اسے چھوڑنے نہیں والا تھا۔نور الفجر کو کچھ ہوا تو وہ اس شخص کا قتل کر دے گا۔

"ہیلو۔"اس نے زور سے گویا پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

ابھی اسے نور کو ڈھونڈنا تھا۔

"کچھ لوگ دھمکیوں کو صرف دھمکی ہی سمجھتے ہیں۔میں نے سوچا نہیں بتایا جائے شہریار حسن صرف دھمکی نہیں دیتا۔اگر بچا سکتے ہو تو اس کو بچا لو۔"اس کا تنفس بگڑا ہوا تھا۔وہ گہرے گہرے

سانس لیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔آیان کا سانس تھم گیا تھا۔اس کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا۔وہ دیر نہیں کر سکتا۔ نورالفجر کو کچھ نہیں ہو سکتا۔

"تمہاری فضول بکواس سننے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔نورالفجر کو تو میں بچالوں گا لیکن تمہیں کون بچائے گا شہریار؟"وہ بولا تو آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کیا ابھی تک ملی بھی ہے یا بوسان کے سمندر میں بہہ گئی ہے؟اور غالباً اسے تیرنا نہیں آتا ہوگا۔"وہ تمسخر اڑا رہا تھا اور آیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے قتل کر ڈالے۔

"تم نے نورالفجر کو پانی میں پھینک دیا؟کم ظرف انسان وہ تمہاری ہونے والی بیوی ہے۔"اس نے ایسا کیوں کہا اسے نہیں معلوم تھا لیکن وہ خود کو شہریار کے سامنے کمزور ہرگز نہیں دیکھانا چاہتا تھا۔اس کے دل میں شہریار کے لیے نفرت کا بھنورا اٹھا تھا۔

"میری بات کان کھول کر سن لو۔اگر فجر کو کچھ ہوا تو تمہیں دفن ہونے کے لیے زمین بھی نہیں ملے گی۔میں تمہیں کسی لائق نہیں چھوڑوں گا۔"

"آیان سکندر اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔تم ہمارے بیچ آئے تھے لیکن میں نور الفجر کو بھی اس کے کیے کی سزا دینا چاہتا تھا جو اس نے مجھے اتنے لوگوں کے سامنے ذلیل کیا تھا۔میں اسے ذلیل کر کے رکھ دوں گا۔یو نو میں ادھار رکھنا پسند نہیں کرتا۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔ایک لفظ بھی اور مت کہنا اس کے لئے۔تمہاری گندی زبان اس لائق بھی نہیں ہے کہ تم اس کا نام لو بے غیرت انسان!"اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے فون بند کر دیا۔

اس کی نظروں کے سامنے نور کا چہرہ تھا۔جاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔یہ اس سے کیا ہو گیا تھا؟یا خدا!

www.novelsclubb.com

وہ بمشکل اس کروز پر چڑھا تھا جس میں جن ینگ اور باقی کی ٹیم تھی۔اسے سب کچھ ختم ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔نور کی جان اتنی ارزاں بھی نہیں تھی کوئی اس سے کھیل کر چلا جائے۔اس کی آنکھوں میں آنسوؤں جمع ہونے لگے اور پھر آنسوؤں بے اختیار گالوں پر بہے۔اس نے نورالفجر کا اس کی ہمت سے زیادہ امتحان لے لیا تھا۔کیا وہ اس سب کی قیمت چکا پائے گا؟اس کا دماغ جیسے گول گول گھومنے لگا۔

جن ینگ اس تک آیا اور سب بتانے لگا۔وہ جیسے غائب دماغی سے سب سنتا گیا۔

"پانی بہت گہرا تھا اسی لیے ریسکیو کی ٹیمز کے ساتھ کچھ ماہر ڈائیورز کو بھی بلانا پڑا۔پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اسے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن کوئی سراغ نہیں مل رہا۔شہریار بھاگ گیا ہے۔مجھے امید ہے نور ٹھیک ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"خاموش رہو جن ینگ۔کچھ بھی مت بولو۔" وہ بے چینی سے کہتا اوپر چلا گیا۔وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ریسکیو ٹیمز اپنی سی کوشش کر رہے تھے۔کروز کا سائرن آن تھا۔دریا کے کنارے ایمبولینس بھی ایمرجنسی صورتحال سے نپٹنے کے لیے تیار تھی لیکن وہ کہیں نہیں مل رہی تھی۔

"اللہ وہ صحیح سلامت ہو۔پلیز اللہ نورالفجر ٹھیک ہو۔" وہ صاف شفاف آسمان کی جانب دیکھتا بڑبڑا رہا تھا۔

گردن واپس سیدھی کی تو سبزہ زار سی جگہ پر اس کی نظر بیگ پر پڑی جو یقیناً نورالفجر کا تھا۔وہ کتنی ہی دیر وہاں اسی طرح کھڑا اس بیگ کو دیکھتا رہا۔

"چھوڑ کر مت جانا نورالفجر پلیز! تم بہت قیمتی ہو۔" وہ گہرے دکھ سے کہتا آگے بڑھا اور اس کا چھوٹا پرس اٹھا لیا۔اسے کھولا تو بیچ میں فون، ہینڈ فری، ٹرانسپورٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ اور اسی طرح کے چند کارڈز پڑے ہوئے تھے۔فون نکال کر باقی کا بیگ بند کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا کہ نیچے پانی سے نکلتے دو ڈائیورز دیکھائی دیے اور پھر اس کا چہرہ نظر آیا۔وہ اناًفاناً نیچے کی جانب بھاگا۔

بیگ اور موبائل جن ینگ کو پکڑا کر وہ بھاگتا ہوا آگے پہنچا۔

بے ہوش نور الفجر کو فیری کے تختے پر لٹایا گیا۔ لائف گارڈ اسے فرسٹ ایڈ دے رہے تھے لیکن ساتھ بہت سے اور بھی لوگ وہاں موجود تھے۔ وہ نور کے سینے پر ہاتھ رکھے پانی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فیری کنارے کی طرف تیزی سے رواں تھی۔

اس نے اپنا کوٹ اتار دیا اور جن ینگ کو باقی کے لوگوں کو وہاں سے ہٹانے کا کہا۔ سی پی آر سے نور الفجر نے کوئی رسپانس نہیں دیا تو ایک لائف گارڈ بریتھنگ طریقہ کار کا استعمال کرنے لگا۔ وہ بھونچکا کر رہ گیا کیونکہ آیان سکندر کی برداشت یہیں تک تھی۔ اس کی رگیں تن گئیں اور وہ دوسری طرف رخ موڑتے ہوئے اپنے بالوں میں بے چینی سے ہاتھ پھیرنے لگا۔ نور الفجر کو کھانسی ہوئی تو وہ فوراً پلٹا لیکن وہ ہوش میں نہیں آئی۔ آیان اس تک آیا۔ نور نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں کھول پائی تھی۔

فیری کنارے پر رکی اور وہ ریسکیو کرنے والے نور کو اٹھانے لگے۔

"میں اٹھالوں گا۔" وہ سختی سے کہتا اپنا کوٹ نور پر ڈالتا اسے اٹھانے لگا۔

"میں مدد کروں؟" جن ینگ اس کے پیچھے آیا۔اسے آیان کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"ان دونوں کو سمجھادو کہ اپنی یادداشت سے کچھ دیر پہلے والے مناظر مٹادیں۔" اس نے غصّے سے دونوں لائف سیورز کو دیکھا جو اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔

"ہم صرف وکٹم کی جان بچارہے تھے۔" ان میں سے ایک بولا۔

"شکریہ!" جن ینگ سر جھٹکتے ہوئے آیان کے پیچھے ہولیا۔

*****

ایمبولینس میں نورالفجر کو آکسیجن لگایا گیا تھا اور وہ اس کے ساتھ ہی تھا۔اس کا بایاں ہاتھ مسلتے ہوئے وہ اداسی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو فجر شاید سب میری وجہ سے ہوا ہے۔" اس کا ساکت چہرہ دیکھتے ہوئے اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔ وہ زندہ دل نور الفجر کہاں کھو گئی تھی؟

"وہ کبھی ایسا نہ کرتا اگر میں تمہارے راستے میں نہ آیا ہوتا۔" وہ خود کو ملامت کرتا کہہ رہا تھا۔

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔ تمہارے جتنی تکلیف اسے بھی سہنی پڑے گی۔" وہ اس کا ہاتھ دیکھتے نرمی سے کہہ رہا تھا کہ اچانک چونکا اور اپنے ہاتھوں میں تھامے نور کے بائیں ہاتھ کو دیکھا۔ اس کا ہاتھ گرم تھا۔

وہ ٹھیک تھی۔ وہ زندہ تھی لیکن وہ کس رشتے سے اس کا ہاتھ تھامے بیٹھا ہوا ہے؟ وہ اس کے اتنا قریب آخر کر ہی کیا رہا تھا؟ اگر ابھی وہ اٹھ کر اسے دیکھے گی تو یقیناً اسی ہاتھ سے آیان کے چہرے پر نشان چھوڑے گی۔ اگر وہ ایک باؤنڈری لگا چکی تھی تو وہ کیوں اس لائن کو کراس کر رہا تھا؟

آیان نے نرمی سے اس کا ہاتھ سٹریچر پر رکھا اور خود پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔اب کی مرتبہ اس نے نور کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔

اس نے اپنا فون نکال کر علیزے کو کال ملائی۔

وہ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔ڈاکٹرز نورالفجر کو اندر کی جانب لے گئے اور وہ فون پر علیزے سے کہنے لگا۔

"میری لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے جلدی ہسپتال پہنچو۔نورالفجر ٹھیک نہیں ہے۔" وہ وہیں ایمبولینس میں بیٹھا کہہ رہا تھا۔زندگی اتنی غیر یقینی کیوں تھی۔وہ تھک رہا تھا۔وہ بری طرح سے تھک رہا تھا۔

*****

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔

باب13

Above the blue Sky

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی

کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

www.novelsclubb.com

یہ جنّت مُبارک رہے زاہدوں کو

کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل

چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

ذرا سا تو دل ہوں، مگر شوخ اتنا

وہی لن ترانی سنا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی

بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

www.novelsclubb.com

(علامہ محمد اقبال)

"تیس ارب سال پہلے جب انسانوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا اس سے بھی ہزار سال پہلے جب

صرف اللہ تعالیٰ تھا اور کائنات کا نام و نشان بھی نہیں تھا تب میرے اللہ نے اس کائنات کی پیدائش

سے ایک ارب سال پہلے سورۃ یٰسین کی تلاوت فرمائی تھی۔ سورۃ یٰسین میں اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ہے۔ جانتی ہو اس کا مطلب ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں''یعنی اس وقت بھی اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ اب سے اربوں سال بعد میں نے ایک نبی کو زمین میں تخلیق کرنا ہے جو میری تعلیمات عام کروائے گا۔ لوگوں کو میری پہچان کروائے گا۔ لوگ اسے برا بھلا کہیں گے لیکن وہ ثابت قدم رہے گا کیونکہ اسے اپنی امت کے لئے ایک اسوۃ حسنہ بننا ہو گا۔ اللہ سب جانتا ہے، اللہ وہ بھی جانتا ہے جو ہو چکا ہے' اللہ وہ بھی جانتا ہے جو ہو رہا ہے' اللہ وہ بھی جانتا ہے جو ہونے والا ہے۔ ہم جو سوچ رہے ہیں' جو کر رہے ہیں' جو کرنے جا رہے ہیں اسے سب پتہ ہے۔ اگر اللہ کی قدرت کا اندازہ لگانا ہے تو سورۃ یٰسین پڑھا کرو۔" اس کے ذہن میں یہ باتیں گھوم رہی تھیں۔ اسے بتانے والا کون تھا؟ جو بھی بتا رہا تھا اس کی آواز بہت پر سکون تھی لیکن بتانے والے کا چہرہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا جیسے کوئی ٹیچر اس کے سامنے موجود ہو لیکن نظر نہ آ رہی ہو اور وہ مؤدب انداز میں بیٹھی سن رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

اسے لگا وہ پانی میں جا رہی ہے، کسی گہرے سمندر میں پھینک دی گئی ہے جہاں سے وہ کبھی واپس نہیں آسکتی۔ پھینکنے والا کون ہے؟ اللہ... نہیں اللہ تو اپنے بندوں کے لیے دروازے کھولتا ہے، ان سے منہ نہیں موڑتا۔ وہ اپنے بندوں جیسا تو نہیں ہوتا۔ وہ تو اللہ ہے جو ہر جگہ تھامے ہوئے تھا لیکن وہ کیا تھی صرف مادیت کے پیچھے بھاگنے والی عام سی لڑکی؟ اللہ تو اسے لاکھ خامیوں کے ساتھ بھی قبول کرتا تھا پھر اس کے ساتھ کس نے غلط کیا؟

وہ پانی کے اندر جاتی رہی تھی۔ موت کے دل دہلا دینے والے احساس کی وجہ سے وہ پانی میں بمشکل آنکھیں کھول پائی تھی لیکن اس سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔ اس کا سانس گھٹ رہا تھا۔ وہ ہاتھ پیر ہلا نہیں پا رہی تھی۔ اسے اپنی زندگی ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ آنکھیں بھی نہیں کھول پا رہی تھی۔ اس کا پورا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ کیا اس کی زندگی اتنی ہی تھی؟ اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔ وہ سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں لے پا رہی تھی۔ حلق میں آنسوؤں کا گولا آ کر اٹکا تھا۔ وہ پھر سے اپنے ہوش و حواس کھو رہی تھی۔

نورالفجر کی زندگی اتنی ارزاں نہیں تھی۔اسے ایسے نہیں مرنا تھا،وہ ایسے نہیں مر سکتی تھی۔اسے خود کو بچانے کے لیے کچھ کرنا تھا لیکن وہ سانس کو مزید نہیں روک سکتی تھی۔اسے خود کی بے بسی پر رونا آ رہا تھا۔اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا؟آخر اس نے کیا کیا تھا جس کی یہ سزا مل رہی تھی؟وہ خود کو اللہ کے حوالے کر چکی تھی لیکن موت کا فرشتہ تو کہیں نظر نہیں آتا تھا۔کیا ابھی مزید ریاضت باقی تھی؟یا اللہ نے اس کی درازرسی کھینچ لی تھی اور اس کی مہلت ختم کر دی تھی۔

اسے اپنا آپ کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس ہو رہا تھا۔اسے کچھ آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔کوئی بہت جلدی میں تھا اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب کہیں بھی نہیں ہے۔صرف خلا میں ہے۔وہ سننے،سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دماغ اسے سونے پر مجبور کیئے ہوئے تھا اور پھر وہ سوتی چلی گئی تھی۔

*****

نورالفجر کو آئی سی یو میں دوسرا دن تھا لیکن وہ ہوش میں نہیں آئی تھی۔آج عاشی اس کے پاس رکی ہوئی تھی اور اس وقت آیان کے گھر میں سب موجود تھے جہاں آج خاموشی تھی۔لاؤنج میں سب بیٹھے ہوئے تھے لیکن خاموشی اس قدر تھی کہ سانس لینے کی بھی آواز آتی تھی۔

"تم دونوں نے واپس جانا ہے۔اپنا جو بھی سیشن وغیرہ کرنا ہے کرلو۔نورالفجر کے پاس ہم سب ہیں۔"وہ روحان اور علیزے سے کہہ رہا تھا جو اپنا ویزہ بڑھا رہے تھے کہ نورالفجر کو ان کی ضرورت ہے۔

"آیان ٹھیک کہہ رہا ہے علیزے۔میں نورالفجر کے ساتھ ہی ہوں اور عاشی بھی یہیں ہے'ہم اسے سنبھال لیں گے۔"مریم نے بھی شائستگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن آپکا بیٹا بہت چھوٹا ہے اور عاشی کو بھی یونیورسٹی جانا ہوگا۔ہم اپنا سارا کام ریموٹلی کنٹرول کر سکتے ہیں۔"علیزے نے بھی رکنے کی وجہ بیان کی۔اسے واقعی نورالفجر سے ہمدردی ہو رہی تھی اور وہ سب کافی لمبی بحث رکنے یا نہ رکنے پر کر چکے تھے۔

"امید ہے نورالفجر جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ شہریار کیسا ہے؟"روحان نے بھی گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا اور غلط وقت میں غلط سوال پوچھا۔آیان نے محض ابرو اچکا کر اسے دیکھا کہ لڑکیوں کے سامنے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی؟

"اسے کیا ہوا؟"مریم نے چونک کر پوچھا۔

"آیان نے اسے مارا تھا۔"روحان نے شانے اچکا کر کہا۔

"اور اسے مدد کس کس نے فراہم کی تھی؟"علیزے نے آیان کو گھورنے کے بعد روحان سے پوچھا۔روحان ابھی کہنے ہی والا تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا کہ جن ینگ کہنے لگا۔

"کورین کہاوت ہے کہ اگر آپ ایک ساتھ اٹھاتے ہیں تو یہ بہتر ہے چاہے وہ کاغذ ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر آپ ایک ساتھ مارتے ہیں تو نقصان زیادہ ہوتا ہے بجائے ایک کے مارنے کے لہذا ہم نے unity سے کام کیا۔"

"اوراس اتفاق میں برکت ہے والے پلان کا حصہ کون کون تھا؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"میں نہیں تھا۔" روحان نے تقریباً ہاتھ کھڑے کر کے وضاحت دی تھی۔

"ہم چاروں تھے۔" آیان نے سادگی سے کہا۔

"اسے زندہ تو چھوڑا ہے نا؟" وہ فکرمندی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ روحان سمیت سب نے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔

"تم لڑکیوں کا یہی مسئلہ ہے۔ گدھوں کو پسند کرنے کی اوران سے ہمدردی کرنے کی بڑی پرانی عادت ہے۔ اسے مت چھوڑنا گناہ ملے گا۔ ہم تو بس فری میں ایمو شنل ہو کر اُن گدھوں کو پیٹتے ہیں۔" آیان بڑبڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ شاید وہ ایسا نورالفجر کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ اس پر غصہ ہی اس قدر تھا کہ وہ چاہتا تھا نورالفجر جلد از جلد جاگے اور وہ کسی طرح اپنا غبار اس کے سامنے نکالے۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟" روحان نے پوچھا۔

"میرے دو دوست ہاسپیٹلائز ہیں۔ میرا وہاں جانا ضروری ہے اور تم دونوں کل کا انٹرویو' سیمینار جو بھی ہے کینسل مت کرنا اور پاکستان واپس جانے کی بھی تیاری کر لو۔ اگر کہیں گھومنا ہے تو جن ینگ کو ساتھ لے جانا اور جو یہاں رکنا چاہتا ہے میرا کمرہ استعمال کر سکتا ہے اور جو بچے گا وہ جن ینگ کے اپارٹمنٹ میں چلا جائے۔ تم تینوں باقی سنبھال لینا میں ہسپتال میں سب دیکھ لوں گا۔" اپنی سنا کر وہ وہاں سے چلا گیا۔ نہ کسی کی مزید سنی اور نہ کوئی مزید بولا۔

"میری سب سے بڑی خواہش ہے آیان اور نور کی شادی کا کھانا انجوائے کرنا۔" جن ینگ نے تاسف سے کہا۔

"شاید ہم سب کی یہی خواہش ہے۔" علیزے نے بھی سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اور سب نے گویا تائید کی تھی۔

******

بوسان ایگزیبیشن اینڈ کنونشن سینٹر (BEXCO) میں ہمیشہ کی طرح آج بھی لوگوں کا ہجوم تھا۔ نمائش دیکھتے ہنستے بولتے مختلف لوگ تھے، طرح طرح کی آوازیں اور کئی رنگوں کی بولیاں تھیں جن کے دم سے وہ جگہ جیتی تھی۔ انہی لوگوں میں آج روحان سکندر کی ٹیم بھی تھی جو اس وقت آڈیٹوریم میں موجود تھی جہاں ایک سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس کے شرکاء وہاں ہال میں موجود تھے۔ آڈیٹوریم میں بھی کئی طرح کے لوگ تھے اور لوگوں سے بھرا ہوا ہال صرف پاکستان کے موٹیویشنل اسپیکر سے ملاقات کرنے آیا تھا۔ آج کے اس انٹرنیشنل سیشن میں وہ اکیلا اسپیکر نہیں تھا بلکہ ایک انڈین موٹیویشنل اسپیکر اور کورین کیریئر کنسلٹنٹ بھی تھے جن کی آفر پر وہ یہاں موجود تھا۔

وہ آڈیٹوریم بھی اس وقت لوگوں سے بھرا پڑا تھا اور آڈینس نہایت سلیقے سے بیٹھی ہوئی تھی۔ سرخ رنگ کی کرسیاں سینما گھروں کی نسبت لگی تھیں جہاں سے ہر کوئی اسٹیج پر اور اس کے پیچھے بڑی اسکرین پر اسپیکرز کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ انھیں سیٹوں میں سے پہلی قطار میں علیزے گرے ہائنک شرٹ پر کالے رنگ کا کوٹ اور اسی رنگ کا سر پر چھوٹا سکارف باندھے بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

روحان کو کامیاب دیکھنا اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی اور وہ اسی ایک خوشی کے سہارے زندہ تھی کہ روحان اس کے ساتھ ہے۔

وہ اپنی اسپیچ دے چکا تھا۔اس کا موضوع زندگی کے مقاصد پر بات کرنا تھا۔ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے وہ روسٹرم پر پہنچا تھا اور اپنے دوستانہ انداز میں باتیں کرتا چلا گیا تھا۔اس وقت کورین اسپیکر اپنی تقریر کر رہا تھا اور روحان سٹیج پر ہی لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا ہوا اپنی ڈائری پر کچھ لکھ رہا تھا۔وہ گرے رنگ کے ڈنر سوٹ میں ملبوس، بال جیل سے سیٹ کیے باوقار نظر آتا تھا۔علیزے دیکھے بغیر بھی بتا سکتی تھی کہ وہ اپنی نئی کتاب پر کام کر رہا ہے۔

سیشن ختم تو ہو گیا لیکن روحان آڈینس سے بات کرنا چاہتا تھا اسی لیے مائک لوگوں کے پاس پہنچایا گیا تاکہ سب اپنے پسندیدہ اسپیکر سے آسانی سے بات کر سکیں۔

"سر آپ ہمیشہ کہتے ہیں کہ میں ٹیلنٹڈ لوگوں کی قدر کرتا ہوں پھر جس انسان کے اندر ٹیلنٹ نہیں ہے اس کی کون عزت کرے گا؟رب نے تو سب انسانوں کو ایک سا بنایا ہے۔اب اگر میں اپنی مثال

لوں تو مجھ میں کوئی ٹیلنٹ نہیں ہے تو کیا میں مر جاؤں؟"روحان نے نہایت خندہ پیشانی سے سوال سنا اور مسکرایا گو کہ ہال میں قہقہوں کی آواز بھی گونجی لیکن وہ اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوا۔

"آپ سے کس نے کہا کہ آپ کے اندر کوئی ٹیلنٹ نہیں ہے؟"

"مجھے ایسا لگتا ہے۔"

"بیٹا آپ بغیر ہچکچائے سٹیج پر آسکتی ہیں؟"روحان نے نہایت آرام سے سننے کے بعد سوال پوچھا۔

"جی سر!"وہ لڑکی بڑے اعتماد سے بولی۔

"پھر آجائیں۔"روحان نے اس بیس اکیس سالہ لڑکی کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی اور وہ دو منٹ بعد اسٹیج پر تھی۔روحان نے اپنی کرسی اسے بیٹھنے کو دی اور خود آگے آکر حاضرین کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔

"میرے نزدیک اتنا سا کام کرنا بھی ٹیلنٹ ہے۔"اس لڑکی کی جانب اشارہ کرتے اس نے نرمی سے کہا۔

"آپ ایک اچھی آنٹرپنیور بن سکتی ہو۔کیسے بننا ہے آپ اس پر خود کام شروع کرو۔بہر حال سوال کی جانب آتے ہیں کہ کیا صرف انھیں لوگوں کی عزت کرنی چاہیے جن میں کوئی ٹیلنٹ ہو؟تو جواب ہے نہیں!پہلے دو باتیں کلیئر کرتے ہیں۔ٹیلنٹ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی انسان ایکسٹرا آرڈینری ہے۔دنیا کا ہر انسان ایک خاص ٹیلنٹ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔میرا یہ کہنا کہ میں ٹیلنٹڈ لوگوں کی قدر کرتا ہوں کا مطلب ہے میں محنتی لوگوں کی قدر کرتا ہوں۔ان کی خوبی کو فار گرانٹڈ نہیں لیتا۔

www.novelsclubb.com

ٹیلنٹ ہوتا کیا ہے؟اس کا فارمولا کیا ہے؟آتا کہاں سے ہے؟میں سب باتیں کم وقت میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ٹیلنٹ کا مطلب ہے کتنی جلدی آپکی سکل کا ئزن(Improve) ہوتی ہے'آپ اپنے ٹیلنٹ کو جاننے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھتے'اسے اپنا وقت دیتے

ہیں' اسے مزید بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں' توکل علی اللہ رکھتے ہیں لیکن effort بھی کرتے ہیں کیونکہ میرے نزدیک بہترین لوگ وہ ہوتے ہیں جو سیکھتے ہیں، بہت سیکھتے ہیں پھر اس پر پریکٹس کرتے ہوئے سیکھنے کے عمل کو پس پشت نہیں ڈالتے۔ڈٹے رہتے ہیں' ہار نہیں مانتے' کھڑا پانی نہیں بن جاتے' حرکت کرتے ہیں۔آگے سیکھاتے ہیں۔

ان کے پاس غیبی طاقت نہیں ہوتی بس وہ لگے رہتے ہیں۔سات مرتبہ گرتے ہیں تو آٹھویں مرتبہ پھر شروع کرتے ہیں اور مجھے آپ سب سے بھی یہی امید ہے کہ آپ ہار نہیں مانیں گے۔میں یہ موٹیویشن نہیں دے رہا کہ Never give up بلکہ میں کہتا ہوں اگر پرابلم سمجھ میں آگئی تو حل نکالنے بیٹھ جاؤ کیونکہ دماغ جو ہے نا وہ ہمیشہ less security دیتا ہے کہ پتہ نہیں ہوگا یا نہیں ہوگا سو دل کی سنو اور کہو ہوگا، ضرور ہوگا اور مجھ سے ہی ہوگا اور پھر خود سے کہو Never give up اور اپنی کمال طاقت دیکھو۔جب تم خود کی قدر خود کرنا سیکھ گئے نا بیٹا سمجھو تم نے دنیا فتح کر لی لیکن اس قدر کو تکبر کبھی مت بنانا۔"اس نے مسکرا کر بات ختم کی اور اس لڑکی کی جانب دیکھا جو

www.novelsclubb.com

مسکرا کر سر کو خم دے رہی تھی کہ بات سمجھ میں آگئی ہے لیکن وہ دعوے سے کہہ سکتا تھا وہ لڑکی اس کی بات نہیں سن رہی تھی بلکہ کنفیوژن میں وہاں بیٹھی خوف کا شکار ہو رہی تھی کہ سب اسے ہی دیکھ رہے ہیں۔وہ آرام سے اٹھ کر واپس چلی گئی اور کچھ دیر تک حاضرینِ محفل تالیاں پیٹتے رہے۔

"سر ٹیلنٹ اور سکل میں کیا فرق ہے؟"اگلا سوال پوچھا گیا۔

وہ سوال سن کر واپس اپنی سیٹ پر جا بیٹھا حالانکہ اس لڑکی کے بیٹھنے کے بعد فوراً ہی اگلی کرسی پیش کی گئی تھی لیکن وہ اپنی مرضی سے کھڑا رہا۔

"ویل ٹیلنٹ ایک قدرتی چیز ہے جو الحمدللہ ہر کسی کے پاس موجود ہے لیکن سکل اس سے ایک درجے آگے کی چیز ہے۔آپ کو پتہ چل چکا ہے کہ آپ کا کیا ٹیلنٹ ہے اب اس پر کام کرنا اور اپنا وقت لگا کر اسے پالش کرنا سکل کہلاتا ہے۔اب اس پر اپنا دماغ'اپنا وقت'اپنا پیشن'اپنی ضرورت لگاؤ۔Don't take anything as it is...پڑھو'سیکھو'جانو اپنا اسٹینڈ پوائنٹ بناؤ۔

پھر جب اس ٹیلنٹ کو مارکیٹ میں استعمال کروگے تو وہ پہلے سے بہتر ہوگا کیونکہ تب آپ کے پاس پالش ورژن موجود ہوگا۔ایک بہترین ورژن!"

"کامیابی کا فارمولا کیا ہے؟"اس کے خاموش ہوتے ہی اگلا سوال پوچھا گیا۔

"کیا یہ سوال مجھ سے ہے؟"اس نے آڈینس کو دیکھ کر اپنے ساتھ بیٹھے دوسرے اسپیکرز کو دیکھا۔ دونوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"There is no formula for success!"اس نے ایک جملے میں جواب دیا کہ اگر بتانے سے کامیابیاں ملنے لگیں تو لوگ محنت ہی کیوں کریں؟

کچھ دیر تک انڈین موٹیویشنل سپیکر سے بھی اسی طرح کے سوال جواب ہوتے رہے اور روحان نے محسوس کیا وہ لوگوں کو حقیقت پسندی کے بجائے ایک آئیڈیل فینٹسی دنیا کی سیریں کروا رہا ہے جس سے وہ آنے والی جنریشن کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا کہ سب فلموں ڈراموں جیسا نہیں ہوتا۔کوئی

شک نہیں تھا کہ وہ اچھا بول رہا تھا لیکن وہ اس سے اختلاف رکھتا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا "ہر حال میں خوش رہنا چاہیے۔" روحان کو یہ بات مضحکہ خیز لگی۔ ہر وقت خوش کیسے رہا جاتا ہے؟ اگر کوئی بہت قریبی فوت ہو گیا ہے اور وہاں خوش رہنا انسان کو مہنگا نہیں پڑ سکتا؟ ہر وقت خوش نہیں رہا جا سکتا بھائی! خوش رہنے کے لیے کوشش کرنا پڑتی ہے۔

دوبارہ روحان سے سوال پوچھا گیا اور وہ روسٹرم پر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے وہاں کھڑے ہونا پسند تھا۔

"آپ نے سوال کیا پوچھا؟" وہ ایک سانولے رنگ کا دبلا پتلا لڑکا تھا جس نے سوال پوچھا تھا۔

"سر میرا نام انمول ہے اور میں بنگالی ہوں۔ میرا سوال انسان کے کمپلیکسز سے متعلقہ ہے خاص طور پر باڈی شیمنگ کو کیسے ہینڈل کیا جائے؟ آج کل خوبصورت اور دلکش خدوخال والے لڑکوں کو پسند کیا جاتا ہے۔ ایسے میں مجھ جیسے لڑکوں کو کیا کرنا چاہیے جو صرف ظاہری شکل وصورت کی بنا پر ریجکٹ کر دیے جاتے ہیں اور پھر جب جاننے والے مذاق اڑاتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔"

"سب سے پہلے تو آپ کا نام ہی اتنا خوبصورت ہے انمول! میں اپنے بچے کا یہی نام رکھوں گا انشاءاللہ اور دوسری بات آپ کو آپ کے خدا نے بنایا ہے۔لوگ ہوتے کون ہیں آپ کی باڈی شیمنگ کرنے والے؟ ٹیل می ہو وداہیل آر ڈیم پیپل؟" وہ ایک اسپیکر سے دوست بن گیا۔وہ سیشن کا فارمیٹ بھول گیا کہ کسی مذہب کو لے کر بات نہیں کرنی لیکن وہ عادت سے مجبور تھا۔اس کی تقریر کسی اسلامی لفظ کے بغیر ممکن نہیں تھی۔

"کچھ سادہ سی باتیں بتاؤں گا اس قسم کی صورتحال سے کیسے نمٹنا ہے۔" علیزے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔روحان نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر واپس اپنی توجہ اسی بنگالی لڑکے کی جانب کر دی۔

www.novelsclubb.com

"سب سے پہلے اپنے دماغ میں یہ پوائنٹ کلیئر کرو کیا واقعی مجھے باڈی شیمنگ کا نشانہ بنایا گیا ہے؟ اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے تو دوسرا اسٹیپ یہ سوچو کہ کیا واقعی کسی کے کچھ کہنے سے مجھے فرق پڑا ہے؟

اگر پڑا ہے تو کیوں؟"علیزے کے پاس ایک ورکر بھاگتا ہوا پہنچا تھا۔علیزے نے اس سے کچھ کہا اور لڑکا اسے اپنے ساتھ لیے باہر کی جانب نکلنے لگا۔

اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"کیا میں خود کو ویسا قبول نہیں کر رہا جیسا میں ہوں تو کیوں؟ان کمپلیکسز سے نکلنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے opponent کو ہی ان کمفرٹیبل کر دو۔ایک راز کی بات بتاؤں ہر انسان کا کوئی نہ کوئی فیلیئر ہوتا ہے۔اگر آپ کا فیلیئر ریجکشن ہے تو ڈیفینیٹلی اگلے انسان کا بھی کوئی ایسا فیلیئر ضرور ہو گا سو اپنے آپ کو اس طرح ڈیفنڈ کرو کہ لوگوں کو ان کا گاربیج (گند) دیکھاؤ۔وہ ضرور خاموش ہونگے۔"علیزے دروازے کے پیچھے غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

روحان کی بات پر ہلکی سی قہقہوں کی آوازیں آئی تھیں۔

وہ پریشانی سے اس کے جانے کے بابت سوچ رہا تھا لیکن ابھی بھی وہ کہہ رہا تھا۔

"پہلا طریقہ ہو گیا کہ آپ نے سادگی سے اگلے کو وارننگ دی کہ بھئی میں بھی بہت کچھ جانتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ تمہاری زندگی کا سب سے بڑا کمپلیکس کیا ہے لہذا تمیز دار انسان ہونے کا مظاہرہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ نرمی سے انھیں یہ باور کروادیں کہ جناب آپ یہ بات کہہ رہے ہیں جو مجھے انتہائی غیر اہم اور غیر اخلاقی لگ رہی ہے لہٰذا ایسی گفتگو سے پرہیز کریں۔ تیسری اور آخری بات کہ اگر وہ ایسے نہ مانیں تو خاموشی سے گدھوں کی ریس سے باہر آجائیں کیونکہ آپ ہر کسی کی بات سننے کے لیے پیدا نہیں ہوئے۔ آپ اپنی زندگی جینے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ جو جیسا ہے اسے ویسا رہنے دو۔ اہم صرف یہ ہے کہ آپ اپنے آپ سے کس قدر مطمئن اور خوش ہیں۔ اگر آپ خوش ہیں تو بھاڑ میں گئی یار دنیا۔ کیوں سوچتے ہو ایسے لوگوں کے بارے میں جو باہر سے کول لگتے ہیں اور اندر سے فرسٹریشن کا شکار ہیں؟ آپ کو کامیابی حاصل کرنے کے لیے یا زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے لوگوں کے اپروول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شکریہ!" وہ روسٹرم سے ہٹ گیا۔ مطلب وہ مزید سوالات کے جواب نہیں دے گا۔ سیشن ابھی جاری تھا لیکن اس سے سوالوں کی بھرمار تھی جو لوگ

کرنا چاہتے تھے۔وہ باقی کے سوال لکھ کر اپنے پے اے کو جمع کر کے ویڈیو بنا کر ان کا جواب دینے کا کہہ کر آڈیٹوریم سے باہر آ گیا۔قریب کھڑے لڑکے کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی باہر آیا تھا۔

"لوٹس روٹ(Lotus Root)چائے ملے گی؟"

"جی سر!"وہ سر خم کر کے کہہ رہا تھا۔اس کورین لڑکے سے چائے کا کہہ کر وہ علیزے کو ڈھونڈنے لگا۔

آڈیٹوریم کے باہر ہی گلاس وال کے اس پار وہ دھوپ میں کھڑی، بازو سینے کے گرد لپیٹے دوسری جانب رخ موڑے کھڑی تھی۔وہ اسی جانب چلا آیا۔وہ اندر ہی کھڑا رہا۔افسردگی سے اسے دیکھتا رہا۔

"سوری علیزے!"وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔"کاش ہم صرف اچھے دوست ہوتے تو تم اب تک شادی کر چکی ہوتیں۔"وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

وہ کورین لڑکا چند ہی منٹوں میں واپس آ گیا تھا۔ روحان نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ بوسان کے سب سے بڑے ایگیبیشن سینٹر کے اس فلور پر اس وقت پر سکون سی خاموشی تھی کیونکہ آڈیٹوریم میں لوگ سلیقے سے بیٹھے سن رہے تھے جو کچھ دیر بعد یہاں باہر چہل پہل کرتے نظر آنے والے تھے۔

چائے کے کپ پکڑنے سے پہلے روحان نے اس لڑکے کی جیب میں پیسے ڈال دیے اور کپ لے کر دروازے کی جانب بڑھا۔ اس لڑکے نے دروازہ کھول دیا۔

"تم جا سکتے ہو۔" وہ نرمی سے کہہ کر علیزے کی جانب بڑھا۔

"کیا آج بولتے ہوئے اچھا نہیں لگ رہا تھا؟" چھوٹے قدم اُٹھاتا وہ مسکراتا ہوا پوچھ رہا تھا۔ چائے کا ڈسپوزل کپ علیزے کی جانب بڑھایا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی اور چائے کا کپ لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لوٹس روٹ ہے؟" اس نے کپ میں جھانکا۔

"ہاں شاید اسی کی خاطر تم مجھے سچ بتاؤ۔"

"کیسا سچ؟"علیزے نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کورہن چائے (لوٹس روٹ کا جاپانی نام) تمہیں کیوں پسند ہے؟"علیزے شرارت سے مسکرائی کیونکہ روحان سوال کچھ اور پوچھنا چاہتا تھا۔

"کیونکہ لوٹس روٹ کا پھول ایسا ہے جو پکنے میں بہت طویل عرصہ لگاتا ہے اور اس کے طویل عرصے میں اگنے کو روشن خیالی اور انسانیت کے پھر سے زندہ ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔مجھے یہ اسی لیے پسند ہے کیونکہ اسے صدیوں سے جاپان میں ایک ہی ٹیکنک سے اگایا جاتا ہے،اس کا پورا پودا کھانے کے قابل ہوتا ہے پھر اس کا پاؤڈر بنایا جاتا ہے۔اس میں کوئی additive preservatives یا مصنوعی رنگوں کا استعمال نہیں کیا جاتا۔یہ ہر جگہ خالص ہی ملتی ہے۔"اس نے کہہ کر چائے کا سپ لیا تو جیسے اندر تک مٹھاس گھل گئی تھی۔اس کا ذائقہ پانی کے شاہ بلوط جیسا تھا۔

"مجھے یہ اس لیے بھی پسند ہے کیونکہ اس میں پھیپھڑوں کی بیماری کے ساتھ ساتھ دل کی بیماریوں کا بھی علاج ہوتا ہے۔کمزور دل والوں کے لیے بہت اچھی ہوتی ہے اور علیزے سے زیادہ لوٹس روٹ

کس کو پسند ہو گا روحان؟" وہ مبہوت سا ہو کر سن رہا تھا۔علیزے نے کہہ کر اپنا کپ خالی کر کے روحان کا کپ بھی اس سے لے لیا۔روحان کو لوٹس روٹ ٹی کی ضرورت یقیناً نہیں ہو گی۔وہ تو ایک مضبوط دل کا مالک ہے۔

"کیا چل رہا ہے؟" وہ زخمی سے انداز میں سامنے آسمان کو چھوتی عمارت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"بس دل کمزور ہو رہا ہے۔" اس نے بے نیازی سے شانے اچکاتے ہوئے چائے کا دوسرا کپ بھی خالی کر دیا۔

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں؟" اسے حل چاہیے تھا۔علیزے اداسی سے مسکرائی۔

"مجھ سے نکاح کر کے پچھتا رہے ہو؟" علیزے نے آنکھوں پر دھوپ سے بچنے کو ہاتھ رکھا اور شرارت سے اس کی جانب دیکھا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے علیزے پر جمائیں۔

"یہ اچھا سائن ہے۔اپنی غلطی پر شرمندہ ہونا اچھا انسان ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔"

"تمہیں نہیں لگتا میرا فی میل ورژن بن رہی ہو؟"وہ ہنسا۔

"یہ بھی اچھا سائن ہے۔چلو ییلو ٹی پیتے ہیں۔"اس نے روحان کے بازو میں ہاتھ ڈالے اور اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"نہیں تم اب کوئی چائے نہیں پیو گی۔"وہ خفگی سے بولا۔

"ایک شرط پر کہ تم زیرو کیفین والی چائے پیو گے۔"روحان نے لمحے بھر کے لیے اسے گھورا تھا۔

"کونسی والی؟"

www.novelsclubb.com

"جو کی آرگینک چائے!"

"منظور ہے۔"اسے زیرو کیفین والی چائے سے مسئلہ نہیں تھا اور ویسے بھی یہاں چائے کے کپ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور علیزے کی فرمائش پر وہ اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں چائے کے سٹال کے سامنے کھڑے مختلف اقسام کی چائے پی کر چیک کر رہے تھے۔دونوں کو ہی آج ڈائٹ کا خیال نہیں تھا اور چائے ہمیشہ سے زیادہ مزے دار اور ذائقے دار لگ رہی تھی۔

******

کوئی آہستہ سے اس کے سر کو دبا رہا تھا۔یہ احساس اسے پر سکون کر رہا تھا لیکن وہ تو پانی میں گر گئی تھی نا؟اس کا سانس بند ہو رہا تھا پھر کیا وہ زندہ تھی؟زندہ کیسے ہو سکتی ہے وہ تو آخری سانسیں لے رہی تھی۔ارد گرد ہاتھ مارتے ہوئے اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوا لیکن سر میں درد کی ایک شدید لہر دوڑی تھی۔درد اتنا شدید تھا کہ اس نے اپنے بال جکڑ لئے تھے۔وہ کہاں تھی؟اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔کمرہ سفید رنگ کے بلب کی روشنی میں نیم اندھیرے میں خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔سامنے سفید رنگ کے پردے کھڑکیوں کے آگے پڑے ہوئے تھے اور ان سفید پردوں پر گہرے نیلے رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ زیادہ دیر تک آنکھیں کھول نہیں پائی تھی۔اس نے بند آنکھوں سے ہی اپنا سر دبانے والے کا ہاتھ پکڑا۔

"مریم یہ تم ہو؟"اس نے آہستگی سے پوچھا۔

"نور تم مجھے محسوس کر سکتی ہو؟"مریم کی آواز پر وہ بمشکل آنکھیں کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس نے مریم کو دیکھا۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔اس نے کمرے میں نظر دوڑائی۔

سفید رنگ کا درمیانہ کمرہ جس کے چھت پر گہرے نیلے رنگ کے پھولوں سے ڈیزائننگ کی گئی تھی۔اگر وہ غور کرتی تو اسے دیواروں پر بھی ایسے ہی نیلے رنگ کے پھولوں کی نقش نگاری دیکھائی دیتی۔دائیں طرف ایل ای ڈی سکرین تھی اور اس کے ساتھ چھت کو چھوتی سفید الماری تھی۔بائیں جانب باتھ روم اور ٹائلٹ تھا اور ان دونوں کے درمیان چھوٹی سی راہداری تھی جس کے دوسری طرف ٹیرس تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے دماغ پر زور دیا تو اسے سب کچھ یاد آنے لگا۔ وہ مری نہیں تھی، وہ زندہ تھی۔ ہاں وہ زندہ تھی!

مرنا آسان نہیں ہوتا' بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ نورالفجر کو پتہ چل گیا تھا۔ وہ کسی خوف کے زیر اثر جلدی سے مریم سے لپٹ گئی۔

"مریم میں زندہ ہوں؟ مریم تم میرے پاس ہو..." وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اس سے لپٹی ہوئی رندھی ہوئی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"ہاں میری جان تم بالکل ٹھیک ہو۔ میں تمہارے پاس ہوں۔" مریم نے اس کے بال سہلاتے ہوئے اسے دلاسہ دیا۔

"وہ شہریار... اس نے مجھے کروز پر بلایا تھا۔ مریم وہ کہہ رہا تھا وہ مجھ سے بدلہ لے گا۔ مریم اس نے مجھے پانی میں پھینک دیا۔ میں پھر بھی زندہ ہوں مریم!" وہ رونا شروع ہو گئی۔ وہ زندہ ہے اور اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس خوبصورت احساس کا اظہار کیسے کیا جائے؟

مریم نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے دائیں ہاتھ سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا بزر دبایا جس کی آواز سیڑھیاں چڑھتے آیان نے بخوبی سنی تھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور آیان اندر داخل ہوا۔اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ اٹھ گئی ہے۔وہ تو بس مریم سے پوچھنے آیا تھا کہ کیا چاہیے بلکہ وہ اسے یہ بتانے آرہا تھا کہ باقر اٹھ گیا ہے۔وہ کچھ دیر جا کر اسے دیکھے نور کے پاس وہ رک جائے گا لیکن نور کو جاگتا ہوا پا کر اس کے قدم دروازے پر ہی منجمند ہو گئے تھے۔اتنے دنوں بعد نور جاگی تھی۔وہ اس کے متوقع ری ایکشن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اگر اسے پتہ چل جاتا کہ پچھلے ایک ہفتے سے رات کو اس کے پاس ہاسپٹل میں وہی رکتا تھا تو یقیناً وہ اس سے مزید نفرت کرنے لگ جاتی۔سب سے پہلا سوال اس نے یہی کرنا تھا کہ وہ کس رشتے سے

www.novelsclubb.com

ہسپتال آتا تھا۔اف اب کیا کرے؟

"آں...سب ٹھیک ہے مریم؟"اس نے نور سے نظریں چرا کر مریم سے پوچھا۔

نور اسے اجنبی نگاہوں سے دیکھتی رہی۔آیان کو دیکھ کر اس کے دل میں کوئی احساس نہیں جاگا۔نہ نفرت'نہ محبت اور نہ ہی کوئی ہمدردی۔

"مریم یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟"اس کا لہجہ انتہا کا سپاٹ اور سرد تھا۔مریم نے ایک نظر آیان کو دیکھا جو نفی میں سر ہلا رہا تھا اور واپس نور کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں نے بلایا تھا...نرس کو لے کر آنا تھا ہاسپٹل سے اسی لیے۔"اس نے گڑبڑا کر جواب دیا۔

"یہ کس کا گھر ہے؟"اس کا انداز اب بھی سرد تھا۔آیان جتنا حیران ہوتا کم تھا۔مریم نے پھر گڑبڑا کر آیان کو دیکھا۔

"بے فکر رہو یہ میرا گھر نہیں ہے۔مارک نے یہ گھر باقر کو گفٹ کرنے کے لیے لیا ہوا ہے۔"مریم سے کوئی جواب نہیں بن پایا تو آیان نے سرعت سے کہا۔

نور نے کچھ دیر کمبل کو گھورتے رہنے کے بعد مریم سے کہا۔"مجھے ڈورم جانا ہے۔"

"ابھی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کچھ دن یہیں رکو۔"جواباًوہ خاموش رہی۔

آیان کچھ دیر مزید ادھر کھڑا رہا لیکن نور نے اس کی جانب دیکھا تک نہیں۔وہ باہر آگیا اور دروازہ آہستہ سے بند کر دیا۔آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور مرے مرے قدم اٹھاتا سیڑھیاں اترتا نیچے آگیا۔

وہ سب کچھ یاد کرنا بہت تکلیف دہ تھا جب نور الفجر کی کوئی خبر نہیں تھی، شہریار کو صرف اسی لیے مارا کہ نور الفجر اس کی وجہ سے کتنے دن بے ہوش رہی۔وہ ٹراما جس سے نور الفجر پہلے ہی گزر رہی تھی اس میں ایک نئے حادثے کا اضافہ ہوا تھا۔اسے ڈر تھا کہ نور الفجر اس کی وجہ سے کہیں کھو نہ جائے۔ شہریار نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی اور وہ اس سے شادی کرنے چلی تھی۔ناجانے یہ لڑکیاں اتنی بیوقوف کیوں ہوتی ہیں؟وہ آج ایک ہفتے بعد ہوش میں آئی تھی اور اسے صرف آیان کی باتیں یاد تھی۔شہریار نے اس کے ساتھ کیا کیا اسے وہ سب ثانوی باتیں لگتی تھیں۔

وہ بے دلی سے کچن میں آیا اور فریج سے اورنج جوس کا ڈبہ نکال لیا۔ جوس گلاس میں انڈیلا اور باہر سے اندر آتی نرس کو پکڑا دیا کہ نور کو پلا دے اور خود وہ باہر صوفے پر بیٹھ گیا۔ باقر کو شاید مارک باہر لے گیا تھا۔ وہ کچھ دیر وہیں بیٹھا خلا میں گھورتا رہا کہ پاکستان جانے کے بعد کیا کرنا ہے؟

******

اس کے مطابق وہ مریم کے گھر میں دو دن سے رہ رہی تھی اور باقی سب کے مطابق ایک ہفتہ ہسپتال اور پانچ دن سے آیان گھر میں رہ رہی تھی۔ وہ اب پہلے سے زیادہ بہتر محسوس کر رہی تھی اور یہ سب مریم کی کمپنی کی وجہ سے ہوا تھا۔ مریم اس سے ہمیشہ پر امید اور مثبت باتیں کرتی تھی۔ اس نے نور سے آیان یا شہریار کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔ یہاں کے لوگ پرسنل اسپیس دینا جانتے تھے۔ عاشی واپس بوسان آنا چاہتی تھی لیکن نور نے اسے منع کر دیا کہ وہ دو تین دن تک واپس آ رہی ہے۔ آج وہ اچھا محسوس کر رہی تھی اسی لیے وہ نہا کر تازہ دم محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سفید رنگ کی قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی جس پر سرخ رنگ کی کڑھائی کا کام ہوا تھا۔گھر کے اندر ہیٹر چل رہا تھا اس لیے ٹھنڈ نہیں لگ رہی تھی۔سرخ دوپٹہ سر پر حجاب کی صورت میں لیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے؟

دوپٹہ کھول کر سر پر ٹکایا اور مریم کا گھر دیکھنے کا سوچا کیوں کہ وہ جب سے وہاں آئی تھی اس نے مریم کا یہ والا گھر دیکھا نہیں تھا لیکن اس کمرے کا انٹیریئر ڈیزائن دیکھ کر اسے علم ہو گیا تھا کہ باقی کا گھر بھی بہت عمدہ ہو گا۔مریم اور باقر،مارک کے ساتھ اس کے کسی دوست کی طرف گئے ہوئے تھے اور اس کے مطابق وہ گھر میں اکیلی تھی یا شاید نرس نیچے موجود ہو۔

وہ کمرے سے باہر آئی اور اس چھوٹی سی راہداری میں نظر ڈالی۔سامنے بھی ایک کمرے کا دروازہ تھا لیکن وہ اسے چھوڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔لکڑی کے زینے اترتے اسے احساس ہوا گھر میں کوئی اور بھی ہے۔وہ لاشعوری طور پر آرام سے قدم اٹھانے لگی کیونکہ آواز جس سمت سے آرہی تھی

www.novelsclubb.com

وہ سامنے نہیں تھی۔ سامنے بس ایک لاؤنج سے ملحقہ راہداری نظر آتی تھی اور سارے میں دبیز قالین بچھے ہوئے تھے۔

وہ آواز کچن سے آرہی تھی لیکن کچن اور سیڑھیوں کے درمیان دیوار تھی۔ اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ آخری زینے پر کھڑے ہوتے اس نے لاؤنج کی جانب دیکھا۔ یو شیپ کے سفید صوفوں پر گہرے نیلے رنگ کے کشن بڑے سلیقے سے رکھے گئے تھے۔ زمین پر سفید قالین بھی بچھا ہوا تھا اور ساتھ ہی لکڑی نما شیٹ بھی بچھی ہوئی تھی۔ پہلی نظر میں ہی دل کو چھو لینے والا گھر لگتا تھا۔ وہ تمام کا باریک بینی سے جائزہ لیتی کہ کچن سے آتی آواز پر چونکی۔

"اوہ کم آن ڈیڈ۔ آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔" آیان کی آواز پر وہ ساکت ہوئی تھی لیکن پھر بھی اس نے آخری زینہ اتر کر کچن میں جھانکا جہاں سینک کا ٹیپ کھولے وہ برتن دھو رہا تھا۔ اس کی نور کی جانب پشت تھی اور آئلینڈ پر رکھا فون اس نے کان میں لگے وائرلیس ایئر پیس سے کنیکٹ کیا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مڑتا نور الفجر دیوار کی اوٹ میں ہو گئی۔

"ٹھیک ہے جہاں آپ کہیں گے ڈیڈ دوبارہ شادی کرلوں گا۔اس میں کونسا راکٹ سائنس ہے؟" وہ بڑے خوشگوار موڈ میں کہہ رہا تھا اور وہ جہاں تھی وہاں شل کھڑی رہ گئی تھی۔دوبارہ شادی؟ آیان کی اس سے کیا مراد تھی؟ ابھی وہ کچھ سوچ بھی نہیں پائی تھی کہ وہ مزید کہہ رہا تھا۔

"پہلے بھی تو آپ کی مرضی سے شادی کی تھی ڈیڈ! اب بھی کرلوں گا کیونکہ میں کسی میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔پہلی شادی بہت اچھی چلی تھی آپ کو پتا ہی ہے بس میں نے اس پر تشدد کر کے غلط کیا تھا۔آپ کی چوائس اب بھی اچھی ہو گی۔نو ڈاؤٹ۔آپ لڑکی تیار رکھیں۔" وہ اب مصنوعی افسوس سے کہہ رہا تھا۔نور نے بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے دیوار کا سہارا لیا۔وہ شادی شدہ تھا۔نہ صرف شادی شدہ بلکہ اپنی بیوی پر تشدد کر چکا تھا۔اوہ میرے خدایا!

www.novelsclubb.com

"آپ غلط نہیں تھے ڈیڈ۔چاہے جتنا بھی غصہ ہو عورت پر ہاتھ اٹھانا غلط ہے۔میں نے جرم کیا تھا سزا کا حقدار تھا میں!" نور کے سر پر گویا ساتوں آسمان ٹوٹ کر گر پڑے تھے۔اس کا سر چکرا گیا۔وہ

ریلنگ تھامتے تیسرے زینے پر بیٹھ گئی۔دماغ کچھ سمجھنے کی سعی کر رہا تھا لیکن کوئی سر پیر ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

"تو تم مانتے ہو میرا انتخاب اچھا تھا۔"ثاقب سکندر کا موڈ بھی آج اچھا لگ رہا تھا اس لئے وہ آیان کی بات کو اگنور کر کے اس سے مذاق کر رہے تھے لیکن نہیں جانتے تھے ان کا مذاق کسی کو بہت بھاری پڑنے والا ہے حالانکہ وہ اقراء اور آیان کے سارے ڈرامے کی اصلیت سے واقف تھے۔

"آف کارس ڈیڈ! آئی وش کہ ہماری شادی ابھی تک چل رہی ہوتی۔اب تک تو دو تین بچے بھی ہو چکے ہوتے جو مجھے بھی ڈیڈ یا بابا بولا کرتے۔"اس کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ تھی۔وہ سب یاد کرنا تکلیف دہ تھا لیکن وہ تو اپنا مذاق اڑا رہا تھا۔اسے کیوں مذاق سے تکلیف ہونے لگی؟

www.novelsclubb.com

نور کو لگ رہا تھا وہ آج کے دن یہ سب سہہ نہیں سکے گی۔اس کا چہرہ سفید پڑنے لگا۔برف کی مانند سفید! اس کا نسوانی وقار بری طرح مجروح ہوا تھا۔آیان کی باتیں تیر کی طرح سینے میں پیوست ہو رہی تھیں۔وہ آسمان کی اتنی زیادہ بلندی سے نیچے پاتال کی گہرائی میں پھینکی گئی تھی۔اس کے

رخساروں پر آنسوؤں پھسلتے چلے گئے۔وہ کیا کرے؟کوئی اتنے دھوکے میں بھی رکھتا ہے کیا؟ہاں آیان سکندر جیسے لوگ رکھتے ہیں اور وہ رکھی گئی تھی۔اسے کوئی منزل،کوئی راستہ کچھ بھی تو نظر نہیں آرہا تھا۔کہاں جائے وہ؟کہاں جا کر اس کا دل مطمئن ہو کہ وہ دھوکہ کھا گئی ہے۔اس سے ٹھیک سے رویا بھی نہیں جا رہا تھا کیونکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر چلا چلا کر رونا چاہتی تھی۔

کافی دیر ساکت بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ حقیقت میں آئی تو اسے احساس ہوا کہ وہ رو رہی ہے۔وہ چاہتی تھی جو اس نے سنا وہ غلط ہو۔آیان نے اتنا بڑا سچ اس سے نہ چھپایا ہو۔کیا وہ اتنی ناقابلِ اعتبار تھی تو وہ دوستی دوستی کے راگ کیوں الاپتا تھا؟اور وہ ابھی بھی کہہ رہا تھا میں کسی میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔

www.novelsclubb.com

"کم آن ڈیڈ آپ کو جو لڑکی پسند آئے گی میں آجاؤں گا۔"وہ کتنا بے رحم تھا۔

چند دن پہلے تک تو وہ نور سے محبت کے دعوے کرتا تھا اور آج وہ کہہ رہا تھا کسی بھی لڑکی سے شادی کر لے گا لیکن وہ سب جھوٹ تھا۔ وہ جھوٹا تھا۔ اس نے نور سے جھوٹ کہا تھا۔ اس کے ساتھ صرف ٹائم پاس کیا تھا۔ پہلے دن سے ہی اس کا استعمال کیا تھا۔

"آہ نور الفجر آہ! تم اتنی بیوقوف نکلی کہ ایک شخص تمہارے ساتھ دوستی کی آڑ میں کھیل کر چلا گیا۔ آہ نور الفجر تم اتنی بیوقوف نکلی کہ آیان سکندر کی اچھی شخصیت سے دھوکہ کھا گئیں۔" اس کا ضمیر بھی اس پر ہنس رہا تھا اور وہ بے بس نظر آ رہی تھی۔ اس نے بڑے کرب اور دکھ سے اپنا سر دیوار سے لگا لیا۔ وہ تھک گئی تھی۔ وہ بری طرح تھک گئی تھی۔

وہ اب بدگمان ہو رہی تھی اور اچھی طرح ہو رہی تھی۔ اس کا سانس گھٹنے لگا۔ اسے اس جگہ سے' اس خوبصورت انٹیریئر والے گھر میں وحشت ہو رہی تھی۔ اس نے چہرے پر آئے آنسو صاف کیے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ چہرہ بخار کی شدت سے تپ رہا تھا اور کچھ نفرت و غصہ بھی دماغ پر حاوی تھا کہ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

کیااسے مریم کے آنے کاانتظار کرناچاہیے تھا؟ نہیں بلکہ اسے یہاں سے چلے جاناچاہیے تھا۔یہ گھر مریم کانہیں ہوسکتاجہاں آیان برتن دھورہاہو۔یہ آیان کاہی گھر تھااور وہ اتنے دنوں سے اس کے گھر رہی تھی۔ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ اب دیھان دے رہی تھی۔

"روحان بکواس کرتاہے۔آپ اسے مت سنیں۔نہیں ہوئی کسی سے محبت!وہ سب وقتی اٹریکشن تھی۔"نورکادل کررہاتھااس کے سامنے جائے۔اس سے سوال کرے۔اسے برابھلاکہے۔اپنی نفرت کاکھلم کھلااظہار کرے لیکن وہ خاموشی سے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کرکے اس سے ٹیک لگائے گہرے سانس لیتی رہی۔وقت آنے پر وقتی اٹریکشن کاجواب بھی وہ بہت اچھے سے دینے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم ہار نہیں مانو گی نورالفجر!ایسے کئی آیان سکندر پر لعنت جو تم جیسوں کو بیوقوف سمجھ کر'اچھابنیں اور پھر اصلیت دیکھائیں۔"اس نے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھا۔

"تم کسی ایرے غیرے کے لیے نہیں روؤ گی۔ تمہارے آنسوؤں بہت قیمتی ہیں۔ تم تو اقبال کا شاہین ہو کیسے بھول گئیں؟" اس کا تنفس بہت تیز چل رہا تھا۔ اس کا اس گھر میں، اس کمرے میں سانس بند ہو رہا تھا۔ وہ بے اختیار ٹیرس کی جانب گئی۔ پردے ہٹا کر گلاس وال دھکیلا اور باہر آ گئی۔ لکڑی کا ٹیرس جہاں صرف ایک میز اور ایک چیئر رکھی گئی تھی اچھی لگ رہی تھی۔ شہر کا بہترین نظارہ اس ٹیرس سے دیکھنے کو مل رہا تھا لیکن وہ ٹھنڈ میں کانپتی ریلنگ تک گئی اور گہرے سانس لیے۔

"تمہیں رلانے والے خود ایک ایک آنسو کی قیمت چکائیں گے۔ تم کیوں غم کرتی ہو؟ سیئول میں جا کر پھر سے جیو۔ زندگی کو پھر سے حسین بناؤ۔" وہ خود سے ہی بڑبڑاتی جا رہی تھی۔ یہاں طبیعت مزید خراب ہونے کا مطلب پھر سے آیان کی مدد لینا جو کہ وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس کمرے میں آئی اور ٹیرس کا دروازہ بند کیا۔ الماری کی جانب گئی جہاں مریم نے اس کے لیے کچھ کپڑے لا کر رکھے تھے۔ وہ ان میں کوئی گرم سویٹر، جرسی یا کوٹ ڈھونڈ رہی تھی اور اس میں ایسا کچھ نہیں تھا۔ ایک بھورے رنگ کی شال نظر آئی جو فی الوقت وہ استعمال کر سکتی تھی کیونکہ اسے ہر

حال میں ابھی،اسی وقت آیان کے گھر سے جانا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی سیئول بغیر پیسوں کے کیسے جائے گی۔اس کا ٹرانسپورٹ کارڈ اور باقی کے کارڈ کہاں ہیں لیکن وہ ایسے ہی چلی جائے گی اور اسے یہاں سے ہر حال میں جانا چاہیے کیونکہ وہاں ایک منٹ بھی نہیں رکا جا سکتا تھا۔

دوبارہ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اسے پہلے کی طرح رکھ لیا اور پھر شال اپنے گرد اچھی طرح سے لپیٹ لی کہ اس وقت وہ بھی اس کے لئے غنیمت تھی۔

"رونا نہیں ہے نورالفجر! تم بہت بہادر ڈاکٹر ہو۔"ایک نظر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑے تازہ گلابی رنگ کے گلاب کے پھولوں کا بکے پر ڈالی۔وہ آگے بڑھی اور اسے اٹھایا۔یہ بھی یقیناً آیان کی عنایت تھی۔اس نے آگے بڑھ کر بکے زمین پر پھینکے اور ان پھولوں کو پیر سے کچلنے لگی۔بے بسی سی بے بسی تھی۔خود پہ غصہ تھا یا آیان کے بے وفائی کرنے کا غم تھا اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سائیڈ ٹیبل کا دراز تک کھولا کہ اسے توڑنے کے لیے کچھ تو ملے لیکن وہاں ڈاکٹرز کے وزٹنگ کارڈ اور چند ادویات کی رسیدیں پڑی ہوئی تھیں۔اس نے ایک نگاہ غلط نام پر ڈالی تو آیان کا نام دیکھ کر چونکی۔اس نے سارے کاغذات الٹ پلٹ کیے اور ایک رپورٹ اس کے سامنے آئی۔

وہ ڈاکٹر تھی،ڈاکٹری زبان بخوبی سمجھتی تھی اور جو اس کے ہاتھ میں تھامی رپورٹ کہہ رہی تھی اس کے مطابق آیان سکندر ایک...

اس نے گویا نفرت سے وہ رپورٹ واپس پھینک کر دراز بند کیا اور خود کو کمپوز کرتی دروازے تک آئی۔

وہ کمرے سے باہر آئی اور تیزی سے سیڑھیاں اترتی گئی۔کچن کی طرف دیکھے بغیر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ آیان اسے دیکھے یا ادھر مزید مسئلہ کھڑا ہو جائے۔وہ چاہتی تھی بس اس گھر سے نکل جائے پھر چاہے یہ گھر مریم کا ہو یا آیان کا لیکن اوپن کچن ہونے کی

وجہ سے آیان نے اسے دیکھ لیا تھا اور قدرے حیران و پریشان ہو کر جلدی سے کچن سے باہر آیا اور اسے آواز لگائی لیکن نور نے ان سنی کر دی۔ وہ دروازے تک پہنچ چکی تھی۔

"رکو فجر کہاں جا رہی ہو اتنی رات کو؟" نور ایک گہرا سانس لے کر رک گئی اور آیان کی طرف مڑی اگر وہ قریب کھڑا ہوتا تو یقیناً ایک تھپڑ کھا چکا ہوتا۔ وہ کچھ نہیں بولی تو آیان پر سوچ انداز میں چلتا اس کے سامنے آیا۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔ کہاں جا رہی ہو؟" وہ آہستگی سے بولا۔

"تم مجھ سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔" اس نے نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا اور سرد لہجے میں کہتے اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ اس لمحے آیان کو کسی خطرے کا احساس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے لیکن تم جا کہاں رہی ہو؟" اس کا انداز بہت محتاط سا تھا۔ کم از کم ابھی وہ اسے اس طرح اکیلے کہیں نہیں جانے دے سکتا تھا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ کیا واسطہ ہے تمہارا مجھ سے؟" وہ اتنے غصّے سے چیخی کہ آیان کو دو قدم پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔

"کول ڈاؤن فجر۔ کیا ہوا ہے تم ایسے کیوں بات کر رہی ہو؟" اسے احساس تھا نور الفجر پچھلے کئی دنوں سے اچھا محسوس نہیں کر رہی اور اسے کسی قسم کے ذہنی دباؤ سے بھی دور رکھنا تھا اور وہ ایسا ہی چاہتا تھا۔

"مزید کوئی بات مت کرنا آیان سکندر ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔" اس نے مڑ کر دروازہ کھولنا چاہا۔

"ٹھیک ہے پھر میں بھی تمہارے ساتھ خاموشی سے چلوں گا۔" نور کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔ لاک پر رکھا ہاتھ نیچے گرا۔ کیا وہ اب بھی نہیں سمجھا تھا کہ نور اس کی اچھائی کے پس پردہ برائی جان چکی ہے۔ وہ واپس مڑی تو آنکھوں میں آنسوؤں تھے۔ اسے آیان کے انجان بننے پر رونا آ رہا تھا۔ وہ اس سے سچ کیوں چھپا رہا تھا؟

"آئی ایم سوری اس دن جو بھی ہوا۔ پلیز روؤمت۔" وہ ایک پل کے لیے حیران سا کھڑا رہ گیا تھا۔

"براوو...ہاں براوو! تمہاری ایکٹنگ کی داد دینی پڑے گی آیان سکندر۔" آیان کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ اچانک اسے ہوا کیا ہے؟

"فجر فار گاڈ سیک رونا بند کرو اور مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟" آیان نے اسے پکڑنے کے لیے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ وہ غصے سے دھاڑ کر پیچھے ہٹی۔

"مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔ ہاتھ توڑ دوں گی۔" آیان خاموشی سے پیچھے ہو گیا اور لمحے بھر کے لیے اسے دیکھا۔ وہ کسی اور بات پر خفا لگتی تھی لیکن کیا؟

"مجھے معاف کر دو اگر میری کوئی بات بری لگی ہو فجر۔ میں نے واقعی اس دن کافی بکواس کر دی تھی۔" پھر بھی اسے یہی لگا وہ اس دن کی لڑائی کی وجہ سے ایسے ری ایکٹ کر رہی ہے۔

"کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟ تم شادی شدہ تھے پھر بھی مجھ سے محبت کے دعوے کرتے رہے۔ تم نے مجھ سے سب چھپایا۔ کیوں تم مجھ سے محبت کے دعوے کرتے تھے۔ تم نے مجھے سب کی نظروں میں برا بنا دیا۔ عاشی، جن ینگ، روحان، علیزے سب کو لگتا تھا کہ میں غلط ہوں لیکن کسی نے تم سے یہ سوال کیوں نہیں پوچھا کہ تم نور سے سچ چھپا رہے ہو اسے کور کیسے کرو گے؟ کیا کرو گے اگر نور الفجر کو سچائی کا علم ہو جائے گا۔" وہ بے بسی کی انتہا پر تھی اور آیان کو سمجھنے میں چند سیکنڈ لگے تھے کہ اصل مسئلہ کہاں ہوا ہے۔

"فجر دیکھو میری بات سنو۔ میں تمہیں سب کچھ سچ بتاؤں گا بس مجھ پر یقین رکھنا۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں جانتا تھا جس دن تمہیں یہ سچ پتہ چلے گا میں تمہیں کھو دوں گا کیونکہ تمہیں کسی کی دوسری بیوی بننا قبول نہیں ہو گا۔ میں واقعی تمہارے قابل نہیں تھا۔ میں تمہیں سچ بتاؤں گا کیا تم میرا یقین کرو گی؟" وہ ایک آس سے پوچھ رہا تھا۔ آج اگر وہ وضاحت نہ دے سکا تو شاید کبھی اس موضوع پر بات نہ کر سکے۔

www.novelsclubb.com

"بس کردو آیان سکندر بس کردو! مجھے تمہاری کوئی وضاحت، کوئی کہانی سننے میں دلچسپی نہیں ہے۔ تم نے بتادیا کہ نورالفجر واقعی بیوقوف ہے۔ ہاں میں بیوقوف ہوں۔ میں اسٹوپڈ ہوں لیکن اب اتنی بھی پاگل نہیں ہوں کہ تم پر دوبارہ بھروسہ کروں گی۔ میری بھی عزت نفس ہے جس کو تم نے کسی قابل نہیں چھوڑا۔ تمہیں وقتی اٹریکشن ہوئی تھی جس کی وجہ سے تم صرف ٹائم پاس کرتے رہے اور... لعنت ہے مجھ پر کہ میں تمہاری محبت میں گرفتار ہوتی گئی۔ تم نے میری فیلنگ کے ساتھ کھیلا ہے آیان۔ تم نے میرا دل توڑا ہے۔ تم نے کس چیز کا بدلہ لیا مجھ سے؟ بولو میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟"

اس کی تنقیدی اور چبھتی نگاہیں آیان پر تھیں اور وہ خاموشی سے زمین کو گھورنے لگا۔ باقی سب لوگوں کی طرح اس نے بھی صرف آیان پر شک کیا، اس کی وضاحت نہیں سنی۔ آیان غلط تھا اگر وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ نورالفجر وہ واحد لڑکی ہوگی جو اسے سنے گی، سمجھے گی۔ آج یہ غلط فہمی بھی بڑے عجیب

www.novelsclubb.com

طریقے سے ختم ہو گئی۔ نورالفجر نے بھی آیان کو وضاحت کا موقع نہیں دیا تھا۔ ایک مان تھا جو آج ٹوٹ گیا تھا۔

"وہ شہریار... اس نے بدلہ لینے کے لیے مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی اور تم؟ تم نے بدلہ لینے کے لیے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا۔ تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے آیان لیکن تم نے کس چیز کا بدلہ لیا مجھ سے۔ میں نے تمہارے ساتھ کیا غلط کیا تھا؟ شہریار کا بدلہ سمجھ میں آتا ہے کہ تمہیں اس پر ہمیشہ فوقیت دی لیکن تم نے کیا سوچ کر ساری گیم کھیلی؟" وہ بالکل بکھری اور ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی۔ آج کچھ تھا جو اس سے چھین لیا گیا تھا۔

آیان کا دل کیا آگے جا کر اسے تھام لے اور اسے سکون سے سمجھائے لیکن یہاں کچھ بھی آسان نہیں لگ رہا تھا۔ وہ کسی بھی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔ وہ اتنی بدگمان تھی جتنا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو فجر۔" اس کا انداز منت کرنے والا تھا۔ وہ جتنا نرمی سے کہہ سکتا تھا کہہ رہا تھا لیکن اسے معلوم تھا وہ نہیں سنے گی۔ نور الفجر بھی اس کی نہیں سنے گی۔ نور خاموش ہو گئی اور چند لمحے تند ہی سے اسے دیکھتی رہی جیسے آخری مرتبہ دیکھ رہی ہو۔

"تم میری زندگی کے وہ تلخ حقیقت بن گئے ہو آیان جس کو میں چاہ کر بھی نہیں بھول پاؤں گی۔"

اس نے ملامتی نظروں سے اسے دیکھا اور ہمیشہ کی طرح آیان بڑا ظرف رکھتے ہوئے خاموش رہا اور اس کے الفاظ کو بھی صبر سے پی گیا۔ وہ واپس مڑی اور دروازے کا ہینڈل پکڑ لیا۔ اب کسی وضاحت کی ضرورت نہیں تھی۔ نہ کوئی سننے والا تھا اور نہ کوئی سنانا چاہتا تھا۔

"تم یہیں رکو۔ میں چلا جاتا ہوں یہاں سے۔" آیان آگے آیا اور ہینڈل کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

"تم رکو یا جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا۔ مجھے یہاں سے جانا ہے۔" اس نے دروازہ کھولا اور سرد ہوا کا جھونکا اس سے ٹکرایا۔

"مریم کو برا لگے گا۔اس کے آنے کا انتظار کر لو۔" وہ پیچھے ہو گیا۔

"تم سے مشورہ نہیں مانگا؟" تلخ لہجے میں کہتے اس نے باہر قدم رکھا۔ سرد ہوا کا تھپیڑا سیدھا منہ پر لگا تھا۔

"کہاں جاؤ گی؟" جواب اسے معلوم تھا۔

"جہنم میں!"

"میں بھی ساتھ چلوں گا۔" اسے فی الحال بے عزت ہونا منظور تھا لیکن وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔گھر کے باہر کے اسٹیپ اتر کر وہ مڑی اور اسے دیکھا جو دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ہوا تھا۔

"نور الفجر مر گئی تمہارے لیے اور قسم سے میرے پیچھے آئے تو میں کسی گاڑی کے سامنے کھڑی ہو جاؤں گی۔" وہ سنجیدہ انداز میں دھمکی دیتی گھر کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"بہت ضدی ہو تم نور الفجر۔" وہ غصے سے چلایا لیکن وہ باہر نکل گئی۔

"اتنی ٹھنڈ میں کہاں جاؤ گی یار؟" وہ بے چارگی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر آیا اور اپنا فون اٹھا کر وہ بھی اس کے پیچھے باہر آیا۔ فی الحال اسے مریم کی اشد ضرورت تھی۔ اس نے مارک کو فون کر کے معمولی سی بات سمجھائی۔ وہ اس کے پیچھے ہی جا رہا تھا کیونکہ وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ آیان کا مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ خود سے جڑے لوگوں کو کرائسز میں اکیلا نہیں چھوڑا کرتا تھا۔ اسے خود لگ رہا تھا وہ ذہنی مریض بن رہا ہے۔ نا جانے زندگی کتنے امتحان لینا چاہتی ہے؟

"You are beyond me!(تم میری سمجھ سے باہر ہو!)" وہ بڑبڑاتے ہوئے اس سے بہت پیچھے چل رہا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ وہ پیچھے آ رہا ہے لیکن بیچ سڑک پر کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی سو خاموشی سے چلتی رہی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ پہلے والی نور الفجر نہیں رہی تھی جو ہر وقت ٹپ ٹاپ اور خوش باش رہتی تھی۔ وہ تھک گئی تھی۔ اچانک سے ساؤتھ کوریا بہت عجیب جگہ لگنے لگی تھی۔ وہی ساؤتھ کوریا جس کے باسیوں کے لیے وہ گھر والوں سے، اپنے دوستوں سے لڑتی تھی۔ وہی ساؤتھ کوریا جہاں آنے کا اسے شدت

سے انتظار اور شوق تھا۔ یہ ملک اس کی گڈ لسٹ میں پاکستان کے بعد آتا تھا پر یہاں آ کر اسے زندگی نے ایسے سبق سیکھائے کہ وہ بھول نہیں سکتی تھی۔ اس نے دل سے دعا کی تھی کہ یہ سڑک ختم ہو اور دوسری طرف پاکستان ہو۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ ہو۔ یہ سب ایک برا خواب ہو لیکن کچھ دعاؤں کے قبول نہ ہونے میں بھی بہتری ہوتی ہے۔

******

سیئول واپس آنا اچھا فیصلہ تھا۔ واپس آ کر بھی وہ چند دن مریم کے گھر رکی تھی کیونکہ انھیں ڈورم تبدیل کرنا تھا۔ سارا سامان عاشی ہی سمیٹ کر دوسرے ڈورم لے کر جا رہی تھی اسی لیے وہ ریسٹ پر تھی۔ پانچ لڑکیوں کے ڈورم میں وہ دو نہیں رہ سکتی تھیں اور اس مرتبہ انھوں نے کسی کے ساتھ ڈورم شیئر نہیں کرنا تھا اور ایسا نورالفجر چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج وہ نئے ڈورم میں تھی جو صرف اس کے اور عاشی کے زیر استعمال رہنے والا تھا۔ وہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں دو بیڈ رکھے گئے تھے۔ الگ الماریوں کے ساتھ اسٹڈی ٹیبل اور کچن بھی موجود تھا۔ واش

روم ایک ہی تھا اور اس کے سامنے ٹیرس کی بھی جگہ تھی۔ بیڈ کے اوپری طرف کھڑکیاں بھی تھیں جن کے آگے اس وقت پردے گرے ہوئے تھے۔ عاشی نے اپنا سامان سمیٹ لیا تھا اور نور کا سامان دونوں بستر پر اور پورے کمرے میں بکھرا ہوا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم لوگوں نے میرا خیال رکھا اس کے لئے شکریہ۔ جو سب بوسان میں ہوا وہ بھول جاؤ۔" اپنے کپڑے الماری میں لٹکاتے ہوئے وہ بیزاری سے ان دونوں کو کہہ رہی تھی۔

اس کے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی وہ لوگ اسے مریض ہی سمجھ رہے تھے۔ علیزے روز اسے فون کرتی، حال احوال جان کر وہ چند ایک باتیں کرتی تو جیسے نور الفجر اکتا سی جاتی۔ وہ عاشی اور مریم کی اس ایکسٹرا فکر مندی سے بھی زچ ہو رہی تھی۔ اسے آج کل ویسے ہی کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نور پلیز ایک دفعہ ڈاکٹر کو دکھا آتے ہیں۔ آج آخری چیک اپ ہے۔"

"انف از انف عاشی! میں چیخ چیخ کر تھک چکی ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں یار۔ میں بھی ڈاکٹر ہوں اپنا خیال رکھ لوں گی۔ پلیز ایسے مت شو کرو کہ میں بہت بیمار ہوں اور چند دنوں میں مرنے والی ہوں اور

پاکستانی رشتے داروں کی طرح تمہیں میری آخرت کی فکر ہونے لگی ہے۔" وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔اسے احساس تھا وہ غلط انداز میں بول رہی ہے لیکن وہ نہیں کنٹرول کر پا رہی تھی۔

"اور ویسے بھی دیکھو یہاں سے جانے میں چند ماہ رہ گئے ہیں جو میں تم دونوں کے ساتھ انجوائے کرنا چاہتی ہوں، گھومنا چاہتی ہوں نا کہ تم دونوں کو اپنا بے بی سٹر بنانا چاہتی ہوں۔ویسے تم دونوں کو بہت مس کروں گی۔" اپنا اوور آل ہینگر میں لٹکاتے وہ مسکرائی۔وہ دونوں بہت افسوس سے اسے دیکھ رہی تھیں۔بوسان جانے والی نورالفجر اور یہ نورالفجر بالکل ایک جیسی نہیں تھیں۔انہیں دکھ تھا لیکن وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

وقت پھر اپنی رفتار سے گزرتا چلا گیا۔ کبھی بہت جلدی اور کبھی بہت دیر سے۔ کبھی لگتا کہ ایک لمحے میں کئی صدیاں گزار دیں اور کبھی لگتا ایک لمحہ صدیوں جیسا لمبا ہو گیا ہے۔نورالفجر کا آخری سال تھا اور اسے اس سال میں بہت محنت بھی کرنی تھی۔اس کے تھیسز بھی معیاری اور معلوماتی ہوتے تھے اسی لیے وہ واپس جانے سے پہلے چند ایک ضروری کام کرنا چاہتی تھی کیونکہ ماڈرن ٹیکنالوجی کی وجہ

سے جو تجربات وہ یہاں کر سکتی تھی پاکستان میں ناممکن تھے۔وہ صرف پڑھائی پر دیھان دینے لگی۔

کبھی انجانے سے بھی آیان کی یاد آجاتی تو وہ خود کو ملامت کرنے لگ جاتی اور پھر بری طرح سے روتی تھی۔ایسے میں بھی مریم نے اس کا رشتہ قرآن پاک سے جوڑے رکھنے میں بہت مدد کی تھی۔مریم ایک مخلص دوست ثابت ہوئی تھی تو عاشی نے بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑا۔علیزے کب اس کے قریب آنے لگی اسے پتہ نہیں چلا لیکن جو تھا اچھا تھا۔وہ دل ٹوٹنے کے بعد بھی اچھی زندگی گزار رہی تھی تو ان تینوں کے ساتھ کی وجہ سے جو بغیر جج کیے اس کے ساتھ تھیں اسے نہیں جتایا کہ وہ بیوقوف ہے،اس کے سامنے دوبارہ آیان کی حمایت نہیں کی اور وہ اندر ہی اندر ٹوٹے دل کی مرمت بھی کرنے کی سعی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب اس کا پورا دن اور رات کبھی یونیورسٹی لیب، ہسپتال،لائبریری یا اوٹی سینٹر میں گزر جاتا۔اس نے خود کو اتنا مصروف کر لیا جتنا وہ کر سکتی تھی۔اسے منکی مائنڈ کا فارمولا بڑا پسند تھا اور اس نے خود پر وہی اپلائی کیا۔منکی مائینڈ کا فارمولا بڑا آسان سا ہوتا ہے۔بندروں کی زندگی صرف دو ہی چیزیں

ضروری ہوتی ہیں۔درد اور خوشی(Pain and Pleasure)اور پھر ان کی ساری زندگی اسی کے گرد گھومتی ہے۔منکی مائنڈ کا مطلب ہوتا ہے ہر وقت بزی رہو'اتنا بزی رہو کہ تمہارے پاس مرنے کا وقت بھی نہ ہو۔جب تھک جاؤ تو سو جاؤ۔بندر ایسا ہی کرتے ہیں۔اس نے منکی مائنڈ کا فارمولا سیکھ لیا تھا۔اس نے بندروں کی طرح رہنا سیکھ لیا تھا۔

وہ کتنے دن سے سوئی نہیں اس نے حساب رکھنا چھوڑ دیا۔نور الفجر اب پہلے سے زیادہ ہنس کر باتیں کرنے لگی تھی۔کبھی بے تکی بات پر اتنا ہنستی کہ ہنستی ہی چلی جاتی اور کبھی اتنے ہنسنے والی بات پر وہ سنجیدہ بیٹھی رہتی کہ بات کرنے والا اس کی غائب دماغی پر چونک جاتا۔وہ اب رسمی مسکرانے سے بھی تنگ تھی اسی لیے پبلک پلیس میں اس نے ماسک کو زندگی کا باقاعدہ حصہ بنا دیا۔وہ کسی کولیگ ڈاکٹر کے سامنے بھی ماسک نہیں اتارتی تھی۔اگر کوریا میں اسے فیشن سمجھا جاتا ہے تو ٹھیک فیشن ہی سہی! جنوبی کوریا میں ماسک ہر دوسرا انسان استعمال کرتا تھا اس لئے اسے فیشن کے زمرے میں لیا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماسک پہننے میں اسے اب کبھی دقت نہیں ہوتی تھی اور اس کی بدولت وہ ہر کسی سے مسکرا کر بات کرنے سے بچی رہتی تھی۔

یہ تبدیلی اتنی آسانی اور غیر محسوس انداز میں ہوئی کہ لوگوں نے محسوس نہیں کیا لیکن اس کے اندر ہونے والی ہر تبدیلی عاشی اور مریم کو واضح نظر آتی تھی اور وہ ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔

اس حادثے کے بعد سے اس کی پاکستان میں بات کم ہونے لگی تھی۔اسے نہیں پتہ تھا وہاں کیا ہو رہا ہے کیونکہ اس نے کہہ دیا تھا کہ اس کی پڑھائی اور ڈیوٹی سخت ہو گئی ہے۔اس کے ڈپریشن میں اضافہ ہوتا گیا۔ کبھی جو گھر سے فون آتا تو ہر مرتبہ اپنے باپ سے فون پر بات کرتے وہ رونے لگ جاتی۔

اسے پتہ بھی نہیں چلتا وہ کس دکھ کے لئے رو رہی ہے؟ پھر ایسا ہوا کہ نورالفجر بدلتی چلی گئی اور ایک دن ایسا آیا کہ اس نے ایک سنجیدہ فیصلہ لیا۔اسے فرق نہیں پڑتا تھا اس کا انجام کیا ہونا تھا لیکن وہ اب ایسا ہی کرے گی۔

*****

ایم ایس فیری پر وہ تینوں اپنے پرائیوٹ روم میں بیٹھے تھے جو جیجو آئی لینڈ کی جانب جا رہی تھی۔

آہستگی سے چلتی فیری میں وہ صوفے پر بیٹھا گلاس ونڈو سے باہر بہتے دریا کو اداسی سے دیکھ رہا تھا۔ایسے ہی اس کی زندگی بھی خاموشی سے بہہ رہی تھی۔وہ دونوں بیڈ پر موجود اپنے اپنے فون میں مگن تھے۔

وہ آج کل معمول سے زیادہ خاموش رہتا تھا۔یو اے ایف کے پراجیکٹ پر کام مکمل ہو چکا تھا جس کی سیلیبریشن کے لیے مارک اور کم جن ینگ اسے جیجو آئی لینڈ لے کر جانا چاہ رہے تھے کیونکہ وہ سیئول جانا نہیں چاہتا تھا اور بوسان میں پہلے ہی گھومتا رہتا تھا۔

"میں اب پاکستان جانا چاہتا ہوں۔"سورج ڈھلنے کا منظر دیکھتے اسے بہت کچھ یاد آ رہا تھا۔اس نے گہرا سانس لے کر کہنا شروع کیا اور شاید وہ دونوں بھی اس کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔فون بھی رکھ دیے۔

www.novelsclubb.com

"ہیونگ مارک اس کو سمجھاؤ ورنہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا۔ کیا رکھا ہے پاکستان میں؟" جن ینگ اکتا کر بولا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا آیان واپس جائے اور اس کے ہر مرتبہ واپس جانے کی بات پر وہ غصہ ضرور دیکھاتا تھا۔ آیان نے گھوری ڈال کر اسے دیکھتے ہوئے اپنے جوتے پہنے۔

"میرا مطلب کہ ادھر اتنی اچھی سروس ہے تمہاری، کسی اور کو بھیجنے کے بجائے تم ادھر ہی کام کیوں نہیں کر لیتے؟ اور ہماری دوستی بھی تو ہے۔ اسی کی خاطر رک جاؤ۔ پلیز واپس جانے والا کوئی بلنڈر مت کرنا۔"

"میں باہر جا رہا ہوں۔" وہ دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ آیان رکا اور ان دونوں کو ابرو اچکا کر دیکھا کہ کیا؟ جب سمجھ میں آیا تو سر نفی میں ہلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں یار!" وہ جھنجھلا گیا۔

"اگر پھر بے ہوش ہو گئے تو؟" جن ینگ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا یار تم بھی۔ میں اب ٹھیک ہوں اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میرے واپس جانے سے ہماری دوستی ٹوٹ جائے گی؟ ہم دوست ہیں ان شاءاللہ اگلی مرتبہ ساؤتھ کوریا تمہاری شادی پر آؤں گا۔ واپس جانا بھی اچھا آپشن ہے اور شاید ونگ کمانڈر نہ بن پاؤں۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور باہر چلا گیا۔ وہ دونوں اس سے مزید کچھ نہ پوچھ سکے۔

اسے نہیں معلوم تھا کیوں لیکن زندگی بہت مختصر لگنے لگی تھی۔ پچھلے کئی دنوں سے اس کی طبیعت کبھی بگڑتی کبھی سنبھل جاتی اور ایسا امریکہ سے واپس آنے کے بعد سے ہو رہا تھا اور اس کے بعد سے اس نے دوائی بھی ٹھیک سے نہیں لی تھی اور آج کل وہ کھانے کا بھی دھیان نہیں رکھ رہا تھا۔ چند دنوں سے وہ بیمار پڑا ہوا تھا اور اگر جن ینگ گھر نہ آتا تو وہ بے ہوش ہی رہتا اور ابھی وہ اسی کا حوالہ دے رہا تھا کہ آیان نے بات ہی بدل دی۔

www.novelsclubb.com

****

"نور چھوڑو یار کیا کر رہی ہو تم یہ..." عاشی نے اس کے ہاتھ سے بیگ کھینچنے کی کوشش کی۔

"پاگل ہو گئی ہوں میں۔سنا تم نے؟ پاگل ہو گئی ہوں۔آیان آیان... تم لوگوں کی صبح بھی آیان کے نام سے ہوتی ہے اور شام بھی۔بس کر دو عاشی خدا کا واسطہ ہے۔میں تھک گئی ہوں روز یہ نام سن کر۔"وہ چیخ کر بولی تھی۔

"یگسو نور(میں وعدہ کرتی ہوں نور)یگسو۔میں آج کے بعد آیان کے بارے میں بات نہیں کروں گی۔پلیز اپنا ڈورم چینج مت کرو۔مجھے معاف کر دو۔"عاشی نے منت بھرے انداز میں کہا۔اسے نہیں معلوم تھا کہ نور الفجر آیان سے اتنی نفرت کرنے لگی ہے۔عاشی کی بات پر اس نے چند گہرے سانس لیے اور جو سامان اپنے بیگ میں ڈالا تھا سب نیچے پھینک دیا۔اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کر رہی ہے؟

www.novelsclubb.com

"عاشی میں تھک گئی ہوں۔"کہتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میانادا۔(مجھے معاف کر دو جنم)"اس نے نروٹھے پن سے عاشی کو گلے لگایا۔

"ابھی کل ہی تو مریم کو کہہ رہی تھی تم بالکل پر سکون ہو۔ تمہیں قرآن پاک پڑھ کر سکون مل جاتا ہے تو کیا وہ سب جھوٹ تھا؟" عاشی اس سے الگ ہو کر بستر پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ نور نے ایک نظر زمین پر بکھرے سامان کو دیکھا۔ غصّے میں جلدی جلدی نکال تو لیا تھا اب سنبھالے گا کون؟

"ہاں میں وقتی طور پر سب بھول جاتی ہوں لیکن تم نہیں چاہتی میں سب بھولی رہوں میں آیان کو بھول جانا چاہتی ہوں اور تم مجھے ہر روز یہی باور کروانا نہیں بھولتی کہ میں بیوقوف تھی، پاگل تھی۔"

وہ اٹھی اور زمین سے اپنا بیگ اٹھایا۔

"نور جو تم کرنے جا رہی ہو وہ غلط ہے۔ ہم تمہارے دوست ہیں۔ ایسے کیسے اپنی آنکھوں کے سامنے تمہیں خود کی زندگی برباد کرنے دیں؟"

www.novelsclubb.com

"بس بہت ہوا عاشی!" اس نے ایک ٹراؤزر شرٹ اس کے منہ پر ماری۔

"مجھے اس طرح کے بلیو کلر کا ٹریک سوٹ چاہیے رات میں لے آنا۔" عاشی خفگی سے کچھ کہنے لگی تھی لیکن نور کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

"اور کیا کہا دوست؟ چند مہینوں بعد ہم سب یہاں سے چلے جائیں گے اور اپنی زندگی میں مگن ہو جائیں گے۔ ہمیں نہیں ہو گی ایک دوسرے کی پرواہ یار۔ میں جو کر رہی ہوں کرنے دو اور میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"اتنا بڑا جوا اپنی زندگی کے ساتھ کون کھیلتا ہے نور الفجر عالم؟ تم سٹھیا گئی ہو کیا؟ شہریار میں لاکھ برائیاں ہیں تم اسے اپنا رہی ہو اور آیان کی ایک غلطی معاف نہیں کر سکتیں؟" عاشی اٹھتے ہوئے غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ جذباتی مت ہو اور بیٹھی رہو۔ اب سنو ان دونوں میں فرق یہ ہے شہریار منافق ہے مجھے پہلے سے معلوم تھا اور آیان سے ایسی توقع نہیں تھی عاشی۔ اس لیے میرا دل ٹوٹا۔ اس نے ایک مرتبہ ذکر بھی نہیں کیا۔ دوست کہتا تھا نا مجھے! کیوں چھپایا؟ کم از کم میں اپنی بے وقوفی میں آگے تو نہ بڑھتی۔

مجھے بہت پہلے سے معلوم تھا آیان میرے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتا ہے لیکن ایک شادی شدہ مرد جو اپنے باپ کے سامنے حسرت سے کہتا ہے کاش وہ شادی چل رہی ہوتی تو میرے دو تین بچے ہوتے، وہ کیا محبت کرے گا؟ وہ تو ابھی تک پہلی بیوی کے غم سے ہی نہیں نکلا عاشی اور تم لوگ مجھے اس کے لیے راضی کرتی تھیں؟ مجھے آیان نہیں ملا، مجھے قبول ہے۔ شہریار مل رہا ہے اس کا جینا میں حرام کروں گی کیونکہ نورالفجر اپنا حساب برابر کرتی ہے اور اگر شہریار بھی مجھ سے شادی کرنے سے انکار کرتا ہے تو تم مجھے جانتی ہو۔ نورالفجر کو ریجکشن قبول ہے لیکن میں آگے بڑھنے کے لیے کسی مرد کی مدد کا انتظار نہیں کر سکتی کہ کوئی آئے گا اور مجھے سپورٹ کرنے کے لیے ساتھ کھڑا ہو گا۔ ہم آئیڈیل کپل لگیں گے اور سب فینٹسی دنیا جیسا اچھا ہو جائے گا اور پھر میری زندگی کی ہیپی اینڈنگ ہو گی۔ یہ حقیقی زندگی ہے عاشی! یہاں ہیپی اینڈنگز نہیں ہوتیں۔ یہاں کوئی کسی کی مدد کو نہیں آتا۔ سب خود کرنا پڑتا ہے۔" وہ بھی جواباً غصے سے بولی تو بولتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"نور!" عاشی اداسی سے بولی۔ "آیان پر ایسے الزامات مت لگاؤ۔ مجھے مریم اور جن ینگ نے سب بتایا ہے وہ صرف پیپر میرج تھی اور آیان نے اسے ایک مہینے بعد طلاق دے دی تھی۔"

"اوہ پلیز عاشی! تمہیں لگتا ہے اب مجھے اس سب میں انٹرسٹ ہے؟" وہ استہزائیہ انداز میں ہنس رہی تھی۔

"تم چھبیس کی ہو رہی ہو عقل پھر بھی نہیں ہے۔"

"کم آن تم مجھے ڈومیسٹک وائلنس کرنے والے شخص کے لیے منا رہی ہو۔ کچھ تو عقل تم بھی کرو۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔ دل تو یہ بھی تسلیم نہیں کرتا تھا کہ آیان ڈومیسٹک وائلنس کر سکتا ہے لیکن نور الفجر نے اس کے منہ سے اعتراف سنا تھا۔ دل کا کیا؟ یہ تو ذرا ذرا بات پر جذباتی ہو جاتا ہے۔

"آیان نے ایسا کچھ نہیں کیا۔" عاشی بے بسی بھرے غصے سے بولی۔

"کیا تم اس کی چشم دید گواہ ہو؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم بالکل عقل سے پیدل ہو چکی ہو۔ کسی اچھے ماہرِ نفسیات کے پاس جاؤ۔"

"ہاں ہوں میں عقل سے پیدل۔ اب کیا کرو گی؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی اور عاشی بس افسوس سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"To hell with!(بھاڑ میں جاؤ۔)" عاشی بڑبڑاتی ہوئی، پیر پٹختی کمرے سے ہی واک آؤٹ کر گئی۔

"ساتھ میں چلیں گے۔ اکیلی مت جانا۔" اس نے بھی آواز لگائی۔ دروازہ زور سے بند ہونے پر اس نے گہرا سانس لے کر کمرے میں ایک نگاہ دوڑائی۔

"آئی ول مس یو کوریا۔" وہ زخمی سا مسکرائی۔

******

لاؤنج کی صوفے پر اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا۔ سینے پر موبائل رکھا ہوا تھا جو اسپیکر پر تھا۔ دوسری جانب حدیقہ بیگم سنجیدگی سے کچھ کہہ رہی تھیں اور وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔

سردیاں گزرنے کے بعد بہار کا موسم عروج پر تھا پر اس کا پاکستان جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔ اسے آرمی سے بھی چند ماہ کا ریلکسیشن ملا ہوا تھا کیونکہ وہ جنرل عاصم سے اپنی صحت کے بارے میں ڈسکس کر چکا تھا۔ بہار کا موسم کوریا میں اتنا حسین ہوتا کہ اسے انجوائے نہ کرنا کفرانِ نعمت ہوتا لیکن اس کی طبیعت اس وقت ہر شے سے اچاٹ تھی کہ وہ چیری بلوسم کے قابلِ دید نظاروں تک کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

پیٹ کی تکلیف بڑھی اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں اس کا سر پھاڑ دوں گا مام! کیوں یہ آپ کو الٹی سیدھی خبریں دیتا رہتا ہے؟ میں آپ کو ہر بات کلیئر کر چکا ہوں نہ میں شادی کر رہا ہوں اور نہ شادی کا ارادہ ہے۔ ہاں ایک مرتبہ پھر ڈیڈ کی خوشی کے لیے کورٹ میرج کے لیے تیار ہوں اور یہ بکواس کر رہا ہے مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی۔ بس میرا

کام ادھر ختم ہو رہا ہے اس لئے واپس آنے کا سوچ رہا ہوں۔ واپسی کی تاریخ آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔" اس نے اپنے پیٹ کے گرد ایک شرٹ بہت ٹائٹ کر کے باندھی ہوئی تھی۔ چہرہ نقاہت زدہ لگ رہا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ بخار کی شدت سے چہرہ تپ رہا تھا لیکن اس کی آواز بہت خوشگوار لگ رہی تھی کیونکہ اتنے سالوں سے اس کی پریکٹس ہو چکی تھی اور اتنے دنوں سے اس نے شیو بھی نہیں کی تھی۔ داڑھی کافی بڑھی ہوئی تھی۔

"تم کب سے اپنی ماں سے باتیں چھپانے لگے ہو آیان؟ اگر نورالفجر پسند ہے تو بتاتے بیٹا ہم اس کے گھر جا کر بات کرتے۔" حدیقہ بیگم نے بڑے مان سے کہا کہ وہ بھی ان معصوم ماؤں میں سے تھیں جنھیں اپنا بیٹا ابھی بھی بہت چھوٹا لگتا تھا کہ وہ سب باتیں باقاعدگی سے ماں کو بتاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آیان اس حالت میں نہیں تھا کہ ان کو لمبی وضاحت دیتا۔ پیٹ کا درد تھا اور وہ ناقابل برداشت تھا۔

"مام آپ سے باتیں چھپانے لگا تو کسی کام کا نہیں رہوں گا لیکن یہ روحان صرف آپ کو پٹیاں پڑھانے کے علاوہ کچھ نہیں کر رہا۔ آپ اس کی فضول بکواس پر وقت ضائع مت کریں۔ اگر فجر کے گھر جانا ہوا تو میں آپ کو بتا دوں گا۔" اس نے جذباتی ماں کو جذباتی ہی رہنے دیا۔

"الحمدللہ میرے کروڑوں فینز ہیں جو میرے لیکچر سنتے ہیں، میری کتابیں پڑھتے ہیں اور تم کہہ رہے ہو میں بکواس کر رہا ہوں؟ اللہ اکبر یہ سب سننے سے پہلے مجھے نیند کیوں نہیں آگئی؟" دوسری جانب بھی فون یقیناً اسپیکر پر تھا کہ روحان کی ڈرامائی آواز سُنائی دی تھی۔ وہ بڑی مشکل سے مسکرایا۔

"چپ کر جاؤ روحان! ہر وقت بولتے رہتے ہو۔" روحان نے خفگی سے ماں کو دیکھا۔

"تم کیا کر رہے ہو آیان؟" وہ اس سے پوچھنے لگیں۔ "مجھے بھی نورالفجر پسند آئی ہے۔" اس نے شدت سے آنکھیں میچیں۔ فون ہاتھ میں پکڑا اور چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا کچن میں آگیا۔ وہ نورالفجر کو کبھی اپنی وجہ سے گفتگو کا موضوع نہیں بنانا چاہتا تھا۔

"میں کم چی کھانے لگا ہوں مام۔ قسم سے بہت لذیذ لگ رہی ہے۔" اس کا لہجہ ہنوز خوشگوار تھا۔ اس نے فریج کے ساتھ لگے فلٹر سے گرم پانی گلاس میں ڈالا اور آئلینڈ سے ٹیک لگائے کھڑا رہا۔ کم چی بنانے کی ہمت کہاں تھی؟

"مجھے بھی پسند ہے مام لیکن شادی نہیں کروں گا۔"

"خبردار اب کی مرتبہ کوئی چوں چراں کی۔ لڑکی میری پسند کی ہو گی اور..."

"ٹھیک ہے کوئی بھی رکھ لیں۔ کیا پرانی ملازمہ بھاگ گئی؟" اس نے بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے پانی کے دو گھونٹ بھرے۔

"آیان میں تمہاری شادی کے لئے لڑکی کی بات کر رہی ہوں۔"

"لاحول ولا قوۃ! مام میری شادی ہے کوئی نیلامی سے خریدی جانے والی لونڈی نہیں جو آپ اپنی مرضی سے لڑکی خریدیں گی۔ میں تو ڈیڈ کی پسند سے ہی کانٹریکٹ میرج کروں گا ورنہ نہیں۔" اسے

اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ فون شیلف پر رکھ کر دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھ کر جھکا۔ درد برداشت سے باہر تھا۔

"آیان تم میری بات کو سنجیدہ کیوں نہیں لیتے؟" وہ غصے سے بولی تھیں۔

اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔ وہ ماں کو آواز لگانا چاہتا تھا۔ اپنے درد کی شدّت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ رو رو کر سب کچھ اپنی ماں سے بانٹنا چاہتا تھا لیکن وہ انھیں دکھ بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ ہمیشہ سے اس کے لیے "کوئین آف ہیپی نیس" رہیں تھی۔

وہ انھیں غمزدہ کیوں کر کرتا؟ آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہو گئے۔ گلاس اٹھا کر باقی کا پانی بھی فوراً پیا اور چند گہرے سانس لے کر اس نے خود کو بولنے کے قابل کیا۔ فون اٹھایا، بائیں ہاتھ سے اپنے پیٹ کو دباتا ہوا وہ باہر آ گیا۔

"مام آئی لو یو۔ میں وہاں آؤں گا سب باتیں مانوں گا۔ ابھی مجھے کھانا کھانے دیں میں کل بات کروں گا۔ روحان سے بات کروائیں ایک ضروری کام ہے۔" اس نے فون گویا پھینکنے والے انداز میں صوفے پر رکھا۔

روحان نے حدیقہ سے فون لیا اور اسپیکر سے ہٹا کر فون کان سے لگایا اور کمرے سے باہر کی جانب جانے لگا۔

"میری بات غور سے سنو۔" اس نے تھوڑے دھیمے لہجے میں کہا تھا کہ وہ سائیڈ پہ ہو جائے اور اس کی بات ٹھنڈے دماغ سے سنے۔

"میں سن رہا ہوں۔" وہ کمرے سے باہر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مام کا خیال رکھنا۔" اس کی آواز رندھ گئی۔ روحان کے سامنے لہجے پر پردے رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ وہ سب سمجھ جاتا تھا۔

"میں رکھ رہا ہوں۔" روحان نے کچھ چونک کر کہا تھا۔ وہ سیڑھیاں نیچے اترتا جا رہا تھا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے تمہیں سب کچھ بتانے کا۔" وہ بھاری ہوتے قدموں سے صوفے سے اٹھ گیا۔ اسے اپنے لیے ایمبولینس کو بلانا تھا۔

"تم ٹھیک ہو آیان؟ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے؟" روحان کو خطرے کا احساس ہو رہا تھا۔ آیان نے چند گہرے سانس لیے تھے۔ کسی اپنے کو اپنی بیماری کا خود ہی بتانا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کاش کوئی روحان کو بتا سکتا کہ آیان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے لیکن فی الحال ایسا کوئی میسر نہیں تھا جو اسے بتاتا اسی لیے آیان کو خود ہی بتانا پڑا تھا۔

(آپ کا اپینڈکس خطرناک صورتحال اختیار کر گیا ہے۔ ہمیں اس کی اصل وجہ معلوم نہیں ہے لیکن اگر آپ سوجن والے اپینڈکس کا جلد علاج نہیں کروائیں گے تو یہ پھٹ کر آپ کے پیٹ میں خطرناک بیکٹیریا چھوڑ سکتا ہے۔ نتیجے میں ہونے والے انفیکشن کو پیریٹونائٹس کہتے ہیں۔ یہ ایک

سنگین حالت ہے جس کے لیے فوری طبّی امداد کی ضرورت ہے۔اپینڈکس کا پھٹ جانا جان لیوا صورتحال ہے اور آپ کے کیس میں زیادہ خطرہ ہے کیونکہ آپ اپنی ایک کڈنی بھی کھو چکے ہیں۔)

"تم گھر پہ کسی سے بات نہیں کروگے۔کل میری اپینڈکس کی سرجری ہے جس سے ریکور کرتے ہی میں اگلے ہفتے تک انشاءاللہ میں پاکستان آجاؤں گا۔"اس نے بات کو معمولی بنا کر بتانے کی کوشش کی جیسے وہ کسی دوسرے کی بیماری پر تبصرہ کر رہا ہو اور اسے فرق نہ پڑتا ہو۔

روحان ایک لمحے کے لیے شل کھڑا رہ گیا۔کیا وہ جو سن رہا تھا وہ سچ تھا کہ خواب تھا؟

"کیا کہہ رہے ہو آیان؟"وہ قبول نہیں کر پا رہا تھا۔آیان تکلیف میں تھا اور یہ بات اسے اب پتہ چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ہفتہ پہلے چند ٹیسٹ کروائے تھے۔"وہ رک رک کر بول رہا تھا جیسے تکلیف بڑھ رہی ہو۔

"ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ فوری طور پر سرجری ہو گی اور لیپروسکوپک اپینڈیکٹوم کرنا ہو گی۔" اس کی تکلیف حد سے بڑھ رہی تھی۔ اسے بولنے سے بھی شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ اسے اپنے پیروں تلے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

(لیپروسکوپ ایک لمبی، پتلی سی ٹیوب ہوتی ہے جس کے سامنے روشنی اور کیمرہ ہوتا ہے۔ کیمرا اسکرین پر تصاویر دیکھاتا جس سے ڈاکٹر کو پیٹ کے اندر دیکھنے اور آلات کی رہنمائی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کچھ کریٹیکل کیسز میں یہ کرنا بہتر رہتا ہے۔)

ناجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ آخری مرتبہ کسی سے بات کر رہا ہے کیونکہ اسے اب زندگی میں کوئی منزل نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ مزید بولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہیں بول پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روحان میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔" وہ گہرے سانس لے رہا تھا کیونکہ سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

"جن ینگ کا نمبر بولو۔" روحان تقریباً چلایا۔اس کے تو جیسے حواس سلب ہو گئے تھے لیکن اسے عقلمندی سے کام لینا تھا۔وہ یہ بات جانتا تھا آیان ہمیشہ اپنی پریشانیاں گھر والوں سے چھپاتا ہے لیکن اب اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ آیان کو اس کے حال پر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔وہ کچھ قیمتی کھونے کا گمان نہیں کر سکتا تھا اور پھر وہ انسان ہو اور سب سے بڑھ کر آیان سکندر ہو۔نو نیور! وہ ایسے انسان کو کبھی نہیں کھو سکتا۔کم از کم اپنی زندگی میں تو کبھی نہیں!

"95 فیصد کیسز میں لوگ بچ جاتے ہیں پر اگر میں مرتا ہوں یا بچ جاتا ہوں..."

"خاموش رہو آیان! کوئی بکواس نہیں کرنی۔میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔" وہ بے اختیار چلا اٹھا۔

"تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا روحان! میں نے تمہیں چیخنے سے منع کیا تھا۔تم میری بات کبھی نہیں سنتے۔" مشکل سے بولتے ہوئے اس نے فون صوفے پر پھینک دیا۔

"آیان..." وہ چلایا۔اس کے چیخنے پر سکندر اسٹڈی سے باہر آ گئے اور شایان جو فرحان کو آئس کریم کھلا رہا تھا حیرت سے کچن سے باہر آ گیا۔

"آیان... بات کرو یار!" گہرے سانس لیتے وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے نیچے اترا۔سکندر بھی تقریباً بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے اترے تھے۔آج کل انھیں ویسے بھی آیان کی طرف سے ایک دھڑکا سا لگا رہتا تھا۔روحان نے انھیں صورتحال بتائی۔

(وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھ گیا۔اس اپنا آپ بہت معمولی لگ رہا تھا۔آج بھی آیان سکندر ہمیشہ کی طرح اکیلا تھا۔ماں باپ، بہن بھائی، دوست کوئی بھی تو اس کے پاس نہیں تھا۔سب کے لیے اچھا بنتے بنتے آج وہ خود سے ہار رہا تھا۔فون پر بدستور اس کا نام پکارا جا رہا تھا۔اسے قے آئی جس میں نا جانے کتنے دنوں کا کھانا باہر نکل گیا تھا۔وہ نیچے گر گیا تھا۔وہ بوسان شہر میں اپنے گھر میں بے یار و مددگار زندگی موت کے درمیان لٹک رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

سکندر کو لگ رہا تھا وہ آیان کو زندہ کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہ اپنی ایک اولاد کو کھو دیں گے اور آیان سکندر کو کھونا بہت اذیت ناک تھا۔ بہت تکلیف دہ تھا۔ وہ ہمیشہ اس پر اپنی حد مقرر کرتے آئے تھے اور وہ ہمیشہ آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے خاموش ہو جاتا تھا۔ آج وہ اکیلا تھا۔ وہ امریکہ سے واپسی پر بھی اکیلا تھا۔ تب اس نے ایک گولی کھا کر اپنا گردہ کھویا تھا اور آج وہ اپنی زندگی کھونے والا تھا۔ وہ مزید اپنے پیروں پر کھڑے نہیں رہ سکے تھے۔

******

کچن میں مختلف مصالحہ جات کی خوشبوئیں رچی بسی ہوئی تھیں اور کچن ہلکی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔ الیکٹرک سٹوو کے سامنے کھچی نوڈلز بناتے وہ کسی اور ہی دنیا میں تھی کہ اس کے اس کے فون کی بار بار بجنے والی بیل بھی اسے حقیقت میں نہ لا سکی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ ڈاکٹر کویک! تمہارا فون بج رہا ہے۔" عاشی ڈورم میں آئی تو اسے ساکت کھڑے دیکھ کر سر نفی میں ہلاتی اس تک آئی اور اس کا کندھا ہلاتے ہوئے اسے حال میں لایا۔

"کتنی مرتبہ کہا ہے مجھے ڈاکٹر کویک مت کہا کرو۔" وہ خفگی سے کہتی فون شیلف سے اٹھاتی باہر آ گئی۔

روحان کی کال تھی اور وہ ہمیشہ ضروری بات کرنے کے لیے ہی کال کرتا تھا۔

"اب تمہاری سرجریز میں پہلے والی بات نہیں رہی ناں ڈاکٹر کویک!" وہ اگنور کرتی ٹیرس کی جانب چلی آئی۔

"ہیلو..."

"نور مجھے آیان کے دوست جن ینگ کا نمبر دو۔ آیان ٹھیک نہیں ہے۔" وہ بہت گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا آیان کو؟" اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"اس کی کل کسی اپینڈکس کی سرجری ہونا تھی لیکن ابھی وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جن ینگ کو اس کے پاس جانے کا کہو اور مجھے اس کا نمبر بھیجو جلدی۔" نور کوئی حرکت نہیں کر سکی تھی۔

"نورالفجر تم مجھے سن رہی ہو؟ جلدی کرو۔" روحان کی گویا پھٹی ہوئی آواز اسپیکر پر ابھری تھی۔

"میں... میں جن ینگ سے کہتی ہوں۔" اس نے فون بند کیا اور اندر آئی۔

"عاشی! آیان ٹھیک نہیں ہے۔ جن ینگ کو کال کرو پلیز!" عاشی کو کہہ کر وہ ایمبولنس کو کال کرنے لگی۔ عاشی بھی آدھی ادھوری بات سمجھ کر اپنے فون کی جانب لپکی کہ آیان واقعی ٹھیک نہیں تھا۔

******

"میں کوشش کرتا ہوں کل تک وہاں پہنچوں۔ آپ اپنا خیال رکھیئے گا۔" روحان اپنے باپ کو تسلی دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا ویزہ بھی فوراً لگواؤ۔ مجھے آیان کے پاس جانا ہے۔"

"ڈیڈا اتنی جلدی سب ممکن نہیں ہوگا۔" شایان نے بھی کہا۔

"پیسہ سب ممکن بنا دیتا ہے۔ حدیقہ اور میری سیٹ بھی بک کرواؤ۔" وہ اٹل انداز میں بولے۔

"بھائی آپ یہ سب دیکھ لیجیے گا۔مجھے ابھی جانا ہے۔"شایان سے کہہ کر وہ اپنے فون پر نمبر ڈائل کرتا باہر کی جانب بھاگا۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے جن ینگ سے بات کی تھی جو آیان کو ہسپتال لے کر جا رہا تھا۔اس سے چند منٹ بات کرنے کے بعد اس نے دوبارہ نور کو کال کی۔

"آیان کیسا ہے؟"اس نے چھوٹتے ہی پوچھا لیکن نور الفجر تو سیئول میں تھی اسے کیسے پتہ ہو سکتا تھا؟

"نور زندگی میں پہلی مرتبہ تم سے مدد مانگ رہا ہوں،مجھے انکار مت کرنا۔میں جانتا ہوں تم آیان سے نفرت کرتی ہو لیکن میں اس کا بھائی ہوں۔پلیز میری مدد کرو۔میں تمہارے علاوہ وہاں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔میرے وہاں آنے تک آیان کا خیال رکھو۔بوسان چلی جاؤ پلیز۔"

www.novelsclubb.com

"جن ینگ اور مارک اس کے پاس ہیں روحان۔"نور کی آواز میں فکر مندی تھی لیکن وہ ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔

"میں ان دونوں کو نہیں جانتا۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔ تم ڈاکٹر ہو۔ مجھے آیان کے لیے صرف تم پر بھروسہ ہے۔ پلیز ایک آخری مرتبہ بوسان چلی جاؤ۔" اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"تمہیں کچھ دیر تک بتاتی ہوں۔" فون بند کر دیا گیا اور اسے یقین سا تھا کہ وہ بوسان چلی جائے گی لیکن پختہ یقین نہیں تھا کیونکہ وہ آیان کی زبانی نورالفجر کا اس کی پہلی شادی پر دینے والا ری ایکشن کے بارے میں جان چکا تھا۔

******

"تم میری زندگی کے وہ تلخ حقیقت بن گئے ہو آیان جس کو میں چاہ کر بھی نہیں بھول پاؤں گی۔"

آنکھوں سے بار بار آنسوؤں رواں ہو جاتے تھے۔

اس نے اپنا واپس جانا خود ہی مشکل بنا دیا تھا۔ ٹیکسی میں اس کے ساتھ عاشی بھی موجود تھی۔اس کے ہاتھ پر عاشی نے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا لیکن وہ خود کا کیا کرتی ؟اپنے ضمیر کو کیا وضاحت دیتی کہ کیوں واپس جا رہی ہے ؟ جسے چھوڑ دیا جائے اسے پلٹ کر دیکھنا گناہ ہوتا ہے اور وہ واپس وہی گناہ کرنے جا رہی تھی۔وہ صرف روحان کے کہنے پر اور انسانیت کے ناطے جا رہی ہے۔ہاں ایسا ہی ہے لیکن جہاں محبت ہو وہاں یہ الفاظ چھوٹے نہیں لگنے لگتے ؟پر اب محبت بھی کہاں رہی تھی ان کے درمیان ؟

"عاشی اسے کچھ ہو گیا تو ؟"وہ آہستگی سے پوچھتے اس کے بچنے کی کوئی validation چاہتی تھی۔

"وہ ایسے تو نہیں جائے گا نور۔حوصلہ بلند رکھو۔"عاشی بھی سخت پریشان تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسے کچھ ہوا تو میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔"

"اللہ سے اچھی امید رکھو نور۔اسے کچھ نہیں ہو گا۔" وہ اسے سارا راستہ سمجھاتی آئی تھی اور اب بھی وہی کر رہی تھی۔جن ینگ نے بتا دیا تھا کہ آیان کی سرجری چل رہی ہے۔تب سے وہ دعائیں پڑھتی روئے چلی جا رہی تھی۔

وہ دونوں تقریباً رات کے تین بجے ہسپتال پہنچی تھیں۔مارک بھی انھیں ریسپشن کے پاس مل گیا تھا اور ان دونوں کو لے کر اندر گیا تھا۔وہ آرمی آفیسر تھا اسی لیے اسے سیکیورٹی کے انڈر رکھا گیا تھا۔ پاکستان ایمبیسی اور آرمی تک کو خبر پہنچا دی گئی تھی۔

اس وقت وہاں خاکی یونیفارم والے کئی سپاہی نظر آ رہے تھے۔مارک وہیں رکنے کا کہہ کر کوئی کال سننے باہر گیا۔نور ان دونوں سولجرز کو نظر انداز کرتی تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی کیونکہ اسے جن ینگ سے ملنا تھا۔وہ اسے روکنے لگے کہ عاشی نے نا جانے انھیں کیا بتا کر روکا تو وہ خاموشی سے اسے جانے دے گئے۔

اسے سب کچھ جاننا تھا۔جن ینگ اسے آپریشن تھیٹر کے باہر مل گیا تھا۔

"گنن اوتے (وہ کیسا ہے)؟" وہ تیزی سے چلتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ وہ جو سر جھکائے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ سر پر سیاہ حجاب لئے سرخ کرتا ٹراؤزر میں خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹے وہ پریشان لگ رہی تھی۔ کم جن اس کی بات پر زخمی سا مسکرایا تھا۔ اس کورین سولجرز کا چہرہ سرخ اور رویا رویا سا لگتا تھا۔

وہ دیکھ سکتا تھا اس کی آنکھیں بھی رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی ہیں۔

"گھن چانیو (فکر مت کرو) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔" نور نے چونک کر اسے غور سے دیکھا۔ وہ سنجیدہ تھا۔ اس کا انداز بھی سرد تھا۔

"ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟" اس نے محتاط سے انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر نے کہا ہے اس کی جان کو خطرہ ہے۔ ابھی تک ان کی طرف سے کوئی پوزیٹو رسپانس نہیں ملا۔" بتاتے ہوئے جن ینگ کی آنکھیں بھر آئیں تھیں اور نور جہاں کھڑی تھی وہیں سن ہو گئی۔

شاک ہی شاک تھا۔وہ موت کے منہ میں تھا۔وہ دیوار کا سہارا لے کر بمشکل کھڑی ہوئی تھی۔وہ رپورٹ؟ جسے وہ اپنے غصے اور نفرت کی بدولت نظرانداز کر گئی تھی۔اوہ خدایا! وہ اس قدر سیریس تھا؟

"تمہیں سب پتہ تھا؟ تم نے مجھ سے یہ کیوں چھپایا؟" وہ سکتے میں تھی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں پتہ تھا نور۔اس کے لیے دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے۔وہ اتنا برا نہیں تھا جتنا تم اسے سمجھتی رہی ہو۔اسے کچھ ہوا تو ہم سب خود کو معاف نہیں کر پائیں گے۔" وہ ہمیشہ ہنسنے والا کورین اس قدر سنجیدہ تھا کہ وہ مزید کچھ سنے بنا وہاں سے واپس ہو لی۔جن ینگ کی باتوں سے وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آیان ایسے کیسے جا سکتا ہے؟ اپینڈکس جان لیوا تو نہیں ہوتا پھر آیان سرجری کی حالت میں کیسے پہنچ گیا؟ وہ کاریڈور میں چلتی جا رہی تھی۔اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔وہ ایک کڈنی کا سروائیول تھا پر تھا تو

آیان سکندر ناں؟اسے زندہ رہنا ہو گا۔کتنے ہی لوگ اسے زندہ دیکھنا چاہتے تھے۔وہ اکیلا کتنے لوگوں کی ہمت تھا!اسے ٹھیک ہونا پڑے گا۔

(وہ ڈاکٹر تھی،ڈاکٹری زبان بخوبی سمجھتی تھی اور جو اس کے ہاتھ میں تھامی رپورٹ کہہ رہی تھی اس کے مطابق آیان سکندر ایک کڈنی کا سروائیول تھا!)

نور کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔

کبھی اس نگر تجھے دیکھنا، کبھی اس نگر تجھے ڈھونڈنا

کبھی رات بھر تجھے سوچنا، کبھی رات بھر تجھے ڈھونڈنا

مجھے جابجا تیری جستجو، تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بو کو

کہاں کھل سکا تیرے روبرو، میرا اس قدر تجھے ڈھونڈنا

میرا خواب تھا کہ خیال تھا، وہ عروج تھا کہ زوال تھا

کبھی عرش پر تجھے دیکھنا، کبھی فرش پر تجھے ڈھونڈنا

یہاں ہر کسی سے ہی بیڑ ہے، ترا شہر قریہ عنیر ہے

یہاں سہل بھی تو نہیں کوئی، مرے بے خبر تجھے ڈھونڈنا

تیری یاد آئی تو رو دیا، جو تو مل گیا تجھے کھو دیا

میرے سلسلے بھی عجیب ہیں، تجھے چھوڑ کر تجھے ڈھونڈنا

یہ مری غزل کا کمال ہے کہ تیری نظر کا جمال ہے

تجھے شعر شعر میں سوچنا، سر بام ورد تجھے ڈھونڈنا

www.novelsclubb.com

****

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ واپس آپریشن تھیٹر کے باہر پہنچی تھی۔نرس باہر سے اندر جا رہی تھی نور نے اسے روک کر صورتحال کا پوچھا۔

"پیشنٹ ایک کڈنی پر سروائو کر رہے ہیں۔لیپروسکوپک اپینڈیکٹوم مشکل ہو رہا ہے۔کہنا مشکل ہے لیکن پیشنٹ کے بچنے کے دس فیصد چانس ہیں کیونکہ اپینڈکس پھٹنے سے زہر کافی پھیل گیا ہے۔"نرس کہہ کر چلی گئی تھی اور وہ کتنی ہی دیر وہاں شل کھڑی رہی تھی۔

شکر ہے اس وقت وہاں جن ینگ نہیں تھا اور وہ آسانی سے رو سکتی تھی۔اس نے فون بینچ پر رکھا اور بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"ہم کبھی دوست نہیں تھے فجر!ہم آج ابھی اسی وقت دوست بنے ہیں لیکن میں اپنے خیالات میں کافی آگے نکل گیا تھا۔کوشش کروں گا کہ ہم صرف اچھے دوست ہی رہیں۔"اس نے بے چینی سے آنکھیں کھولیں۔رونے سے تو وہ ٹھیک نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"آیان سکندر کو دوسرا موقع کوئی بھی نہیں دیتا فجر!"وہ بینچ پر آگے کو ہو کر بیٹھ گئی۔اس نے تو آیان کو ایک موقع بھی نہیں دیا تھا۔اسے یکدم فضا میں آکسیجن کی کمی کا احساس ہونے لگا۔

"سیریسلی تم اتنی فری ہو کہ لیمن جوس کے ایڈز دیکھتی رہتی ہو؟" وہ ہاتھ مسلتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور اضطرابی کیفیت میں ٹہلنے لگی۔

وہ آیان سکندر تھا۔اسے معلوم تھا کس کے سامنے خود کو بیوقوف ظاہر کرنا ہے اور کس کے سامنے سمارٹ بننا ہے۔وہ کیسے بھول گئی کہ وہ لوگوں کے سامنے بیوقوف بننا پسند کرتا ہے۔اسے آیان کی بات نہ سننے پر سخت پشیمانی ہونے لگی تھی۔وہ بھی تو باقی سب جیسی نکلی تھی۔اس نے بھی آیان کو نہیں سنا تھا۔وہ کسی دیوار پر اپنا سر مار دینا چاہتی تھی۔اس کا فون بجنے لگا۔اس نے کوفت سے فون اٹھایا۔

"ہیلو نور کیسی ہو؟ آیان کیسا ہے؟ تم اس کے ساتھ ہی ہو نا۔تم اس کے ساتھ ہی رہنا اور اس کا خیال رکھنا۔میں آج شام تک پہنچ جاؤں گا۔ہیلو!" اس کی آواز میں بھی تشویش اور پریشانی تھی۔وہ زخمی سا مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں سن رہی ہوں۔اسے اب تک ہوش نہیں آیا۔انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔

"ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟"وہ کتنی ہی دیر کچھ نہیں بول سکی۔

"کیا یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے؟"اس نے خود کو رونے سے بڑی سختی سے باز رکھا ہوا تھا۔

روحان کو احساس ہوا کہ نورالفجر بھی ٹھیک نہیں ہے۔

"وہ بہت بہادر ہے نوری۔وہ خود سے جڑے لوگوں کو ایسے تکلیف نہیں دیتا۔تمہاری وجہ سے کچھ بھی نہیں ہوا۔وہ آیان سکندر ہے۔اس نے زندگی میں اس سے بھی بڑے مسئلوں کا مقابلہ کیا ہے۔وہ اتنی جلدی ہار نہیں مانے گا۔وہ میرا بھائی ہے۔"وہ سختی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"دس فیصد! صرف دس فیصد چانس ہیں اس کے بچنے کے۔میں تمہیں کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گی روحان لیکن اسے دعاؤں کی ضرورت ہے۔اس کی پہلے ہی کڈنی کی سرجری ہوئی تھی جس کی وجہ

سے آج ڈاکٹرز کو مشکلات کا سامنا ہے۔اسے دعاؤں کی ضرورت ہے روحان۔"فون کو سختی سے دبوچے وہ رو پڑی تھی۔روحان تو اس ساری معلومات کے بعد بولنے کے قابل کہاں رہا تھا؟

"میرے آنے تک اسے اکیلا مت چھوڑنا۔میں بس پہنچ جاؤں گا۔"اس کی آواز کسی کھائی سے آئی تھی۔وہ سمجھ سکتا تھا نور کا درد بھی۔وہ خود اس قدر ڈرا ہوا تھا کہ اگر اسے کچھ بری خبر سنا دی جائے تو اسے ہارٹ اٹیک ہو سکتا تھا۔آیان کے بارے میں ایسا سوچا ہی کب تھا؟

"میں تو اسے کب کا چھوڑ چکی ہوں۔"وہ افسوس سے بولی۔اس کے بعد فون لائن کٹ گئی اور وہ واپس بینچ پر بیٹھ گئی۔اسے چھوڑنے کا دکھ اور اس کے اس دنیا سے چلے جانے کا دکھ الگ تھا۔

"اللہ اسے ٹھیک کر دیں۔میں اسے دوسرا موقع دوں گی۔پلیز اللہ!"وہ گردن اوپر اٹھائے اللہ سے ہمکلام ہوئی۔

www.novelsclubb.com

عاشی کا میسج دیکھا جو بتا رہی تھی کہ جن ینگ کے ساتھ آیان کے گھر اس کا کچھ ضروری سامان لینے جا رہی ہے اور مارک ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوائی وغیرہ لینے گیا تھا۔ایسے میں صرف وہی تھی جو اس وقت اکیلی بیٹھی کسی بھی خبر کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔

وہ بینچ پر بیٹھی پھر دعاؤں میں مشغول ہو گئی تھی۔ صبح سات بجے کے قریب ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا۔نور جو گم سم سی بیٹھی تھی فوراً الرٹ ہو کر کھڑی ہوئی اور ڈاکٹر اس تک آیا۔

"آیان کیسا ہے؟" وہ جلدی سے پوچھ رہی تھی۔

"انجینئر یان کے ساتھ آپ ہیں؟" ڈاکٹر نے بغور سے اسے دیکھا۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ کون ہیں اور جن ینگ کہاں گیا؟" وہ تفتیشی افسر بنتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"میں ایس این یو سے ڈاکٹر نور الفجر ہوں اور... آیان کی دوست!" اس وقت اسے یہی موزوں لگا۔

"سرجری کامیاب رہی ہے اور انجینئریان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ بروقت ہسپتال پہنچ جانے کی وجہ سے ان کی جان بچ گئی ہے ورنہ اگر چند سیکنڈ سی بھی دیر ہو جاتی تو سب کچھ اتنا آسان نہ ہوتا۔" ڈاکٹر اسے تفصیل بتا رہا تھا لیکن نور کو اس کی حالت خطرے سے باہر کا سن کر ہی سکون مل گیا تھا۔ یہ احساس ہی اس کے لیے کافی تھا کہ وہ خطرے سے باہر ہے۔ اس نے کبھی اس کے لئے بد دعا نہیں کی تھی لیکن دعا کی تھی کہ وہ زندہ رہے' ٹھیک نہیں ہے پر ہو جائے گا۔ اسے اللہ پر یقین تھا۔

"کیا میں اسے دیکھ سکتی ہوں؟" ڈاکٹر کو مسلسل بولتا دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"آپ کے مطابق آپ خود ڈاکٹر ہیں پھر آپ کو سرجری کے بعد کی احتیاط آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انھیں ابھی بائیو ٹکس پر رکھا جائے گا۔ مختصر یہ کہ فی الحال مریض سے کوئی نہیں مل سکتا۔" ڈاکٹر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"کیا وہ واقعی ٹھیک ہے؟" نور نے پھر سے یقین دہانی چاہی۔ ڈاکٹر نے حیرت سے اسے دیکھا ابھی تو اسے بتایا تھا وہ ٹھیک ہے۔

"مجھے پھر بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے آپ ابھی انھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ باقی ہمیں اپنی سرجری پر یقین ہے۔ آپ کو کچھ گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ اگلے اڑتالیس گھنٹوں تک انھیں ہوش میں لانا ممکن نہیں ہے۔" وہ اسے بتا کر چلے گئے۔

"ہونہہ اپنی سرجری پر یقین ہے۔" اس نے ڈاکٹر کی نقل اتاری۔

"ہمیں اپنے اللہ پر یقین ہے۔" وہ سر جھٹک کر گہرا سانس لے کر بینچ پر بیٹھ گئی جیسے کندھے پر سے بوجھ اترا ہو۔ پچھلے بارہ گھنٹے اس کی زندگی کے کٹھن گھنٹوں میں سے تھے جن میں وہ صرف اس شخص کی زندگی کے لیے دعا کرتی رہی تھی جس سے محبت ہو گئی تھی۔ نفرت کیسے کرتی وہ اس سے؟ نفرت ہی تو نہیں کی جا سکتی تھی اس سے!

www.novelsclubb.com

پھر اسے یاد آیا مارک کو تو بتایا ہی نہیں۔ وہ وہاں سے اٹھی اور راہداری عبور کرتی ریسپشن کی طرف گئی۔ دروازے سے جن ینگ اور عاشی اندر آتے نظر دکھائی دیے تو وہ فوراً ان کی طرف بھاگی۔

"عاشی ڈاکٹر باہر آئے تھے۔ سرجری کامیاب رہی۔انھوں نے کہاآیان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔"

"کیا کہہ رہی ہو نور؟ مجھے اردو نہیں آتی۔"جن ینگ اچھنبے سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"شکرالحمداللہ!"عاشی نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"موئے یو؟"جن ینگ اب تجسس سے پوچھ رہا تھا۔عاشی نے اسے آیان کی سرجری کا بتایا۔

"دیباک(زبردست)۔"وہ سامان ان دونوں کو پکڑا کر آپریشن تھیٹر کی طرف بھاگا۔وہ دونوں بھی اسی طرف چلی گئیں۔آیان کی زندگی ضروری تھی۔وہ سب مانتے تھے اسی لیے اسے زندہ رہنا ہی پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

آج تاریخ دو مئی تھی۔

ہاسپٹل کے تیسرے فلور پر کافی کا کپ تھامے وہ شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں سے بوسان برج روشنیوں میں گھرا ہوا نظر آتا تھا۔ شاید پانچ دنوں سے یہی اس کا پسندیدہ مشغلہ رہا تھا۔ پانچ دن گزر گئے تھے آیان کی سرجری کو لیکن وہ نہ سیئول واپس جاتی تھی اور نہ اس سے ملنے کمرے میں۔ نا جانے انا درمیان میں حائل تھی یا ناراضگی؟ بہر حال جو بھی تھا نورا الفجر میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ آیان کا سامنا کر سکے۔

"تو یاد رکھ یا نہ رکھ، تو یاد ہے یہ یاد رکھ!" آواز پر وہ افسردگی سے پلٹی۔

"کیسا ہے وہ؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کون؟" دوسری جانب سے بڑی بے نیازی سے پوچھا گیا تھا۔

"آیان کا پوچھ رہی ہوں۔" اس کا مذاق کرنے کا موڈ نہیں تھا۔

"اچھا وہ؟" روحان کو یاد آ گیا۔ "جناب پہلے سے بہتر ہیں ویسے اس کا کمرہ زیادہ دور بھی نہیں ہے بس ایک فلور نیچے کمرہ نمبر تین سو دو ہے۔" جواباً وہ کچھ نہیں بولی۔ روحان نے شیشے کے پار نظر آنے والے اس بوسان برج کو دیکھنے لگا جو دور سے بہت چھوٹا اور روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔

"اگر تمہیں برا نہ لگے تو ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟" نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ کہاں اجازت لیتا تھا؟

"نہیں!" اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"مطلب میں پوچھوں جو پوچھنا چاہتا ہوں تو دراصل میں جاننا چاہتا ہوں کہ میں چار دن پہلے آ گیا تھا لیکن تمہیں یہاں پانچ دن ہو چکے ہیں۔ بس تجسس کے مارے پوچھ رہا ہوں کیا تمہاری پڑھائی ضائع نہیں ہو رہی؟" روحان نے ڈھکے چھپے الفاظ میں پوچھ ہی ڈالا اور جواب طلب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

نور نے گویا کینہ توز نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میں کل واپس جاؤں گی اور امید ہے ایک دن کی ایکسٹرا محنت سے پچھلے پانچ دنوں کا نقصان کم کرلوں اور آئندہ کسی ایرے غیرے کی فرمائش پر اتنے پیسے لگا کر اتنی دور کبھی نہیں آؤں گی کیونکہ لوگ احسان فراموش ہو جاتے ہیں۔" اس نے بھی سنجیدگی سے کہا لیکن روحان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"کتنے دن رہتے ہیں تمہارے یہاں؟"

"شاید چار ماہ!" نور نے اسی انداز میں بتایا۔

"خوب محنت کرنا اور اپنا وعدہ نہیں بھولنا۔"

"مجھے یاد ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنی ٹیم میں ایک قابل انسان کے اضافے کا شدت سے انتظار رہے گا۔" وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی۔ یہ اتنے دنوں کے بعد پہلی باقاعدہ گفتگو تھی ورنہ وہ دونوں ہی آیان کے اور اس کی بیماری کے بارے میں تھوڑی سی بات کر لیا کرتے تھے۔

"اگر آج رات تم گھر رک جاؤ تو میں تمہارا مشکور رہوں گا۔ اصل میں مام ڈیڈ آ رہے ہیں اور میں چاہتا ہوں ایک دن تم انہیں کمپنی دو۔ مجھے آیان کے پاس رکنا ہے۔" وہ بڑے مسکین انداز میں مدد مانگ رہا تھا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔ میں احسان فراموشوں کے لیے ایک دن کی قربانی مزید دے سکتی ہوں۔" اس نے خوش دلی سے کہا تو روحان پھر سے ہنس دیا۔ عاشی آج ہی مارک کے ساتھ سیئول واپس چلی گئی تھی کیونکہ اسے دس دنوں کے لیے پاکستان جانا تھا۔

"میں تمہارا احسان مند رہوں گا۔" روحان نے آخر کہہ ہی دیا۔

"ڈائلاگ بازی کی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے سر جھٹک کر کہا تو وہ صرف مسکرا گیا۔

"آیان کہتا ہے کہ میں مستقبل دیکھ لیتا ہوں۔"اس نے کہنا شروع کیا۔

"اور جانتی ہو مجھے تمہارا مستقبل کیا نظر آرہا ہے؟"نور نے افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

"مجھے اپنے مستقبل کو جاننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"نور نے ایک برہم نگاہ اس پر ڈالی۔

"سن لو ڈاکٹر پھر کبھی بیٹھ کر مجھے یاد کرنا۔ تمہارا ایک پاگل سا دیور ہوا کرتا تھا۔"اس کی بات پر نور نے حیرت سے پوری آنکھیں کھولیں۔

"نہیں نہیں! غصہ مت ہو میں تو بس فرض کر رہا تھا..."اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر مدافعانہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"کہ مستقبل قریب میں تمہیں اپنی بھابھی نظر آرہی ہوں؟ تم موٹیویشنل اسپیکر کیسے بن گئے؟ اتنی چیپ باتیں کرتے ہو۔"وہ تو حیران سا کھڑا رہ گیا۔

"تمہیں میری باتیں چیپ لگتی ہیں؟"

"میں مزید کچھ سخت الفاظ بھی استعمال کر سکتی ہوں بس تمہاری تھوڑی سی عزت کا احساس کر لیا۔"

وہ خفگی سے بڑبڑائی۔

"ڈاکٹر نورالفجر از گریٹ!"

"ہاں علیزے سے کم ہی۔" اس نے ٹکڑا لگایا۔

"وہ تو میری جان ہے۔" روحان بھی ڈھیٹ بنا تو نور مسکرا دی۔

"اللہ تم دونوں کو سلامت رکھے۔"

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کو بھی!" وہ روحان تھا باتوں میں اس کا جواب نہیں تھا۔

"پھر وہی چیپ باتیں۔ اب گھر چھوڑو گے یا جن ینگ سے ایڈریس لے کر خود جاؤں؟" وہ زچ ہوئی تو روحان نے مسکرا کر اسے ساتھ آنے کا کہا۔

******

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا جب وہ نیم اندھیرے لاؤنج میں حدیقہ سے گپیں ہانک رہی تھی۔ روحان نے بتادیا تھا کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے ہیں اسی لیے وہ انھیں آیان کی طبیعت کا بتا کر اب آگے پیچھے کی باتیں کر رہی تھیں۔ وہ کافی دیر سے حدیقہ بیگم سے باتیں میں مصروف رہی تھی جب سکندر ان دونوں کے لیے چائے بنا کر لائے۔ کسی کو بھی نیند نہیں آرہی تھی۔

"لیں خواتین چائے کو پینے کا شرف بخشیں۔" وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"انکل آپ نے کیوں تکلیف کی؟ مجھے کہا ہوتا۔" وہ شرمندگی سے ان سے کپ لیتی بولی۔ جو بھی تھا دو خواتین کے ہوتے ہوئے وہ چائے بنا رہے تھے اسے اچھا نہیں لگا۔ کہہ کر تو گئے تھے آیان کا گھر دیکھ رہا ہوں۔

"بیٹیوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں کیلئے زحمت نہیں دیتے۔" وہ مسکرائے اور سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ کی بھی دو بیٹیاں ہیں نا؟ آیان نے بتایا تھا۔" اس نے مسکرا کر کہا کہ وہاں آیان اور روحان کی دوست ہونے کے ناطے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ اب ہر بات کو ان دونوں سے جوڑنا ضروری تھا ورنہ کسی زمانے میں عینی نے روحان کی فیملی پر گہری نظر ڈالتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اس کی دو بہنیں ہیں۔

"کب سے جانتی ہو بیٹا آیان کو؟" سکندر چائے کی چسکی لیتے نرمی سے پوچھ رہے تھے۔ اسے اس سوال کی توقع نہیں تھی پھر بھی جواب تو دینا تھا آخر ان کے بیٹے کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"انکل ایک مرتبہ پاسپورٹ آفس میں ملے تھے۔ وہاں پتہ چلا وہ بھی ساؤتھ کوریا آرہا ہے تو اس سے ہیلپ لی تھی اور پھر یہاں آکر تھوڑی سی جان پہچان ہو گئی تھی۔ آخر کو اپنے ملک کے لوگ ہی پردیس میں کام آتے ہیں۔" اس نے کسی زمانے کی ملاقات کا تذکرہ کیا کہ تب سے جانتی ہے آیان کو۔ غیر مطمئن شدہ جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی۔

ایسی صورتحال کے لیے تو کبھی خود کو تیار ہی نہیں کیا تھا۔ سکندر اور حدیقہ کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا جو نور نے نہیں دیکھا۔ نور کو گھر لانے کا مقصد صرف اس کی اپنے والدین سے

ملاقات کروانے کا تھا اور روحان اپنے مقصد کو پورا کر چکا تھا۔ وہ حدیقہ بیگم کو پہلے ہی نور کے بارے میں بتا چکا تھا۔

"نور بیٹا میں آیان کے لیے لڑکی تلاش کر رہی ہوں اور مجھے دلی خوشی ہو گی اگر میں آپ کے والدین سے بات کروں۔" حدیقہ بیگم نے بات شروع کی اور تبھی نور کو چائے کا ذائقہ بدمزہ لگنے لگا۔ اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔ وہ سب ہی ایسا کیوں چاہتے تھے؟ کیا آیان نے اسے کسی سے نظریں ملانے کے قابل چھوڑا تھا؟

"آنٹی میں انگیجڈ ہوں۔" اس نے جھوٹ کا سہارا لیا۔ اگر آیان اس پر الزام لگاتے ہوئے اسے منگنی شدہ قرار دے سکتا ہے تو وہ بھی ایسا کرے گی۔

www.novelsclubb.com

"اور چند ماہ بعد یہاں سے جاتے ہی میری شادی ہے۔ آپ لوگ ضرور آیئے گا۔" وہ ایک پل میں ان کا مان توڑ چکی تھی۔ اسے احساس تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"اللہ میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔" حدیقہ بیگم کو شاک میں دیکھ کر سکندر نے فوراً نور سے کہا تو وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"آنٹی آیان کو کوئی بھی لڑکی کھلے دل سے قبول کر لے گی۔ وہ نہایت قابل انسان ہے۔" وہ ان کا دل توڑ کر جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ان کی ہمت باندھ کر رکھنا چاہتی تھی۔ حدیقہ اسے کیسے بتاتیں کہ کوئی بھی لڑکی وہ نہیں ہو سکتی جس سے ان کا بیٹا محبت کرتا ہے۔ وہ اپنے بیٹے کی پسند کو ہی اپنے گھر لانا چاہتی تھیں لیکن ان کا بیٹا ایک منگنی شدہ لڑکی کے پیچھے پاگل ہے اس کا اندازہ انھیں ابھی ہوا تھا۔ وہ بے دلی سے چائے ختم کرتی رہیں۔

ان لوگوں کو سونے کے لیے آیان کا کمرہ دکھا کر وہ پھر سے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔ تکلیف ہی تکلیف تھی۔ وہ کیا کرتی؟ وہ نور الفجر تھی جو اپنے باپ کو زبان دے کر آئی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو وہ شادی ان کی مرضی سے کرے گی۔ ایک کیریئر بنانے کی خواہش کے پیچھے اس نے زندگی کا اہم فیصلہ باپ کے ہاتھ دیا تھا تو وہ کیسے اپنی بات سے مکرتی؟ وہ اپنے باپ اور بھائیوں کا مان نہیں توڑ سکتی تھی

اس کے باوجود اگران کو شہریار کے بارے میں پتہ چل جائے تو وہ نورالفجر کی اس سے شادی نہیں کروائیں گے پر وہ آیان کا نام بھی بیچ میں خراب نہیں کر سکتی تھی۔

ایک مرتبہ عمیر نے کہا تھا کہ اپنی ہر خواہش کو بابا کے پیچھے چھوڑ دینا اور بابا کو تکلیف نہ دینا۔ وہ چھوڑ دے گی۔ وہ مضبوط ہونے کی کوشش کر رہی تھی بلکہ وہ مضبوط بن گئی تھی۔ وہ اپنے بابا کے لئے آیان کو چھوڑ سکتی ہے۔ اس میں اتنی طاقت تھی کہ وہ دو عزیز لوگوں میں سے ایک کا انتخاب کرے اور وہ انتخاب اس کا باپ تھا۔ دل کا کیا وہ اسے بہلا دے گی لیکن اپنے باپ کے مان کو نہیں ٹوٹنے دے گی۔

وہ اٹھی اور وضو کر کے آئی تاکہ فجر کی نماز ادا کر سکے لیکن فجر میں ابھی وقت تھا سو اس نے ارد گرد نظریں دوڑائیں شاید کوئی قرآن پاک مل جائے تو وہ کچن کی جانب آئی جس کے ساتھ ایک گول سی شیلف بنی ہوئی تھی جہاں مختلف کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ شیلف نیلے رنگ کا بہت خوبصورت لگ رہا تھا شاید آیان کو نیلے اور سفید رنگ سے کوئی خاص انسیت تھی۔

www.novelsclubb.com

سب سے اوپر والے خانے میں اسے نیلے رنگ کے غلاف میں لپٹی ہوئی کتاب ملی اور وہ دیکھے بغیر بھی بتا سکتی تھی کہ یہ قرآن پاک ہی ہے کہ اتنے ادب سے صرف قرآن پاک رکھا جاتا ہے۔اسے بے تحاشہ خوشی ہوئی تھی۔وہ ان ریکس تک آئی اور غلاف میں لپیٹا ہوا قرآن پاک اٹھا کر واپس لاؤنج میں آگئی۔

******

بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں

انسان کا (یہ حال ہے) جب بھی اس کا رب اس کو آزماتا ہے اور انعام واکرام سے نوازتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے بہت عزت بخشی ہے

www.novelsclubb.com

اور جب وہ اسکو آزماتا ہے،اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی

ایسا ہر گز نہیں بلکہ تم لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے

اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے

اور کھا جاتے ہو میراث کا سارا مال سمیٹ کر

اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو

یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی

اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے بھی صف در صف آئیں گے

اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟

www.novelsclubb.com

وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے پیشگی سامان کیا ہوتا

پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہو گا

نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہو گی

اے اطمینان والی روح

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا

اور میری جنت میں داخل ہو جا

(سورۃ الفجر:14تا30)

اچانک اس نے تیسواں پارہ کھولا تو آیات کا ترجمہ پڑھ کر اسے لگا چاروں اطراف سے نور کی رحمت برس گئی ہو۔ کیا یہی چیز تھی جسے وہ مس کر گئی تھی؟ پیارے اللہ آپ کتنے مہربان ہیں؟ بے اختیار اس کا دل اطمینان سے بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مریم ہمیشہ اسے غور و فکر کر کے قرآن پاک کی سورتوں کے اور ان کی آیات کے پیچھے چھپے مطالب کے بارے میں سمجھایا کرتی تھی۔ اس نے وہ سب چھوڑا نہیں تھا' باقاعدگی سے سن لیتی تھی لیکن

اس نے سورۃ الفجر کو چھوڑ دیا تھا شاید وہ خود چھوٹ گئی تھی۔آج بھی وہ سورۃ الفجر پر رک گئی تھی۔یہ سائن تھا کہ اس کا سکون اسی سورۃ میں ہے اور اسے خود ڈھونڈنا ہے۔کیا کچھ ایسا وہ ڈھونڈ سکے گی جس سے اس کا کنفیوژن کا شکار ذہن ایک سمت پکڑ سکے گا؟

کیا اسے ڈھونڈنا چاہیے؟کیا وہ کامیاب ہو جائے گی؟اسے ڈھونڈنا کیا تھا؟اس نے دو کشن اوپر تلے صوفے پر رکھ کر اس پر قرآن پاک رکھا کہ وہ اس کی نشست سے اونچا ہو گیا۔اپنا فون نکالا اور پیس آف مائنڈ کے نام کا فولڈر کھولا اور سورۃ الفجر کے نوٹس ڈھونڈنے لگی۔

"مریم تم تو جانتی ہو میں کتنی لیزی ہوں۔بہت معذرت!"اسے اپنی مطلوبہ فائل ملی اور اس نے خود سے ہی معذرت کر لی۔

www.novelsclubb.com

"ہم نے قوم ثمود اور عاد کے بارے میں پڑھا تھا اور پھر ان کے بارے میں بھی پڑھا جو زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اور ہمیں لگتا ہے یہ فساد صرف کافر یا مشرک پھیلاتے ہیں حالانکہ آج کل بہت سے مسلمان اس میں پیش پیش رہنے لگے ہیں۔اللہ کی نظر سے کچھ غائب نہیں ہے یعنی ہمارا اللہ ایسے

لوگوں کی گھات لگائے بیٹھا ہے۔ گھات جانتی ہو کیا ہوتی ہے؟ یہاں ایک استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے انتظار میں اس غرض کے لیے چھپا بیٹھا ہو کہ جب وہ زد پر آئے اسی وقت اس پر حملہ کر دے یعنی وہ جس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی خبر لینے کے لیے کون کہاں چھپا ہوا ہے۔

انجام سے غافل، بے فکری کے ساتھ وہ اس مقام سے گزرتا ہے اور اچانک حملے کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی صورت حال اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان ظالموں کی ہے جو دنیا میں فساد کا طوفان برپا کرتے ہیں اور انہیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا کہ خدا بھی کوئی ذات ہے جو ان کی حرکات کو دیکھ رہا ہے۔ وہ پوری بے خوفی کے ساتھ روز بروز' زیادہ سے زیادہ گناہ کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ حد آجاتی ہے جس سے آگے اللہ تعالیٰ انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہتا اسی وقت ان پر اچانک اس کے عذاب کا کوڑا برس جاتا ہے۔" اس نے ریکارڈنگ روک کر قرآن پاک کی وہ آیت غور سے دیکھی جس کے معنی مریم سمجھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نزول کے اعتبار سے سورۃ الفجر قرآن پاک کی دسویں سورت ہے۔اس سورۃ میں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ ہمیں بہت سی باتوں کے بارے میں سمجھا رہے ہیں یعنی ہمیں انسان کی دو حالتوں کے بارے میں بتایا ہے جب اسے اللہ انعام واکرام سے نوازتا ہے تو وہ بڑا خوش اور سرکش ہو جاتا ہے۔شکر بھی ادا کرتا ہے لیکن انسان کا جو نظریہ حیات ہے وہ مادہ پرستانہ ہے۔اس دنیا کے مال و دولت اور جاہ واقتدار کو وہ سب کچھ سمجھتا ہے۔

کوئی اچھی چیز ملے تو پھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے عزت دار بنا دیا اور کوئی خاص شے نہ ملے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ذلیل کر دیا گویا عزت اور ذلت کا معیار اس کے نزدیک مال و دولت کا ملنا یا نہ ملنا ہے حالانکہ اصل حقیقت جسے وہ نہیں سمجھتا یہ ہے کہ اللہ نے جس کو دنیا میں جو کچھ بھی دیا ہے آزمائش کے لیے دیا ہے۔دولت اور طاقت دی ہے تو امتحان کے لیے دی ہے' وہ انسان کو ٹیسٹ کرتا ہے کہ وہ کوئی خاص شے پا کر شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔مفلس اور تنگ حال بنایا ہے تو اس میں بھی اس کا امتحان ہے کہ صبر اور قناعت کے ساتھ راضی رہتا ہے کہ نہیں؟ جائز حدود کے اندر

www.novelsclubb.com

رہتے ہوئے اپنی مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے یا اخلاق و دیانت کی ہر حد کو کراس کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

گزشتہ قوموں کا ذکر کرنے اور انسانی فطرت بتانے کے بعد اللہ نے ہمیں چوائس دی ہے لیکن ہم جب خوش ہوتے ہیں تو اللہ کو بھلا دیتے ہیں اور جب ہم غم میں ہوتے ہیں تو شکایت کرتے ہیں۔ جانتی ہو یہ سب کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ ہمارا ایمان کمزور ہے۔ ہم اپنے اصل سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم خود کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور ان آیات میں بھی ان بھٹکے ہوئے لوگوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو یتیم کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے حالانکہ اللہ کا رزق اتنا کم تو نہیں ہے کہ اگر کسی غریب کو کھانا کھلا دیا جائے تو انسان کے اپنے رزق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہم میں سے بہت سے لوگ یتیموں، ضرورت مندوں اور مسکینوں کے لئے کچھ نہیں بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی ان کوششوں پر ایسے ٹھٹھے لگائے جاتے ہیں کہ وہ بیچارے خاموش ہو جاتے

ہیں اور اپنی خواہشیں دبا دیتے ہیں لیکن میں کہتی ہوں چھوٹی چھوٹی نیکیاں کر لینی چاہیے اس سے ہمیں consistent ہونے میں مدد ملتی ہے اور اللہ انسان کو اس کا اجر دیتا ہے پھر ہم ہی میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ یتیم کی پرورش کرنے جیسی بڑی ذمہ داری دیتے ہیں لیکن پھر وہی بات درمیان میں مال کا لالچ آ جاتا ہے۔

لوگ یتیموں کا حق مارتے ہیں اور انھیں وراثت میں حصہ نہیں دیتے۔ عرب میں عورتوں اور بچوں کو تو میراث سے ویسے ہی محروم رکھا جاتا تھا اور لوگوں کا نظریہ یہ تھا کہ میراث کا حق صرف ان مردوں کو پہنچتا ہے جو لڑنے اور کنبے کی حفاظت کرنے کے قابل ہوں۔ اس کے علاوہ مرنے والے کے وارثوں میں جو زیادہ طاقتور اور بااثر ہوتا تھا وہ بلا تامل ساری میراث سمیٹ لیتا تھا اور ان سب لوگوں کا حصہ مار کھاتا تھا جو اپنا حصہ حاصل کرنے کا بل بوتا نہ رکھتے ہوں۔ ان کی نظر میں حق اور فرض کی کوئی اہمیت نہیں تھی کہ ایمانداری کے ساتھ اپنا فرض سمجھ کر حق دار کو اس کا حق دیں خواہ

www.novelsclubb.com

وہ اسے حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ کیا وہ عربوں کی جاہلیت والا زمانہ واپس نہیں آ گیا؟

ہمارے ملک کی ہی مثال لے لو۔ وہاں اتنے زیادہ اور فن ایج اور شیلٹر ہومز بن گئے ہیں کہ ہم چاہ کر بھی وہاں پر بچوں کو خوشی نہیں دے سکتے۔ کسی کے ماں باپ وفات پا جائیں تو بچوں کو یتیم خانے چھوڑا جاتا ہے لیکن ایسے ماں باپ کا کیا جو خود اپنے بچوں کو وہاں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟ اور کچھ بیچارے رشتہ داروں کے ہتھے چڑھ کر مظلومیت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ہم کیوں اسلام اور قرآن کی تعلیمات کو بھول جاتے ہیں نور؟ صرف سخت مجبوری ہی کیوں ہمیں قرآن اور دینی علماء کے قریب کرتی ہے؟" اس نے ریکارڈنگ بند کر دی۔ وہ مزید نہیں سن سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پتہ ہے اللہ تعالیٰ میں چاہتی ہوں کہ دنیا میں کوئی بچہ یتیم نہ ہو۔ سب کے پاس ان کے والدین ہمیشہ رہیں جو انھیں معاشرے کی سرد گرم سے بچائیں لیکن یہ دنیا کا دستور ہے کہ سب نے مرنا ہے۔ کبھی کبھی میں بہت زیادہ بور ہو جاتی ہوں اللہ پاک جیسے یہ سب فضول ہے کچھ معنی نہیں رکھتا۔

پلیز میرے اللہ! سب کے والدین کو سلامت رکھیں۔" وہ اوپر کی جانب دیکھتی کہتی ہوئی بڑی سنجیدہ تھی۔ گہرا سانس لے کر اس نے گھڑی پر نگاہ ڈالی جہاں صبح کے چار بج رہے تھے۔ وہ قرآن پاک کو اسی نیلے غلاف میں واپس لپیٹ کر چومتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور جا کر اسے واپس شیلف پر سجا دیا۔ کچن میں آئی اور اس نے چائے کے لیے دودھ فریج سے نکالا۔

"تمہارے نام والے کیبن کے سامان سے چائے بنائی ہے۔ امید ہے تمہیں برا نہیں لگے گا۔" پتی کا جار نکالتی وہ افسردگی سے مسکرائی۔

اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے کتابوں کے شیلف پر رائٹنگ پیڈ بھی دیکھا تھا سو اسی کا صفحہ کھول کر اس نے چند الفاظ گھسیٹے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے گھر کے کچن میں موجود چائے کے سامان سے میں اپنے لیے چائے بنا رہی ہوں۔ امید ہے تمہیں برا نہیں لگے گا۔" اس نے لکھ کر رائٹنگ پیڈ بند کیا اور چائے بنانے لگی۔

نہایت مگن انداز میں چائے بناتے ہوئے اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا کلک کیا تھا۔ وہ اپنا ہاسپٹل بنائے اور لوگوں کا مفت علاج کرے۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ وہ سوچنے لگی کہ ہسپتال کیسا ہو گا، اس کی لوکیشن کہاں ہو گی، کس طرح کا سٹاف ہو گا، مشینری کیسی ہو گی؟ پھر دوبارہ سے ایک خیال آنے پر اس کا سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ یہ سب کرنے کے لئے اسے مالی طور پر سپورٹ کون کرے گا؟ اس کے پاس تو اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ ہسپتال بنانے پر انویسٹ کرتی اور وہ روحان تھی نہیں کہ لوگوں سے فنڈز اکھٹا کرنے کی مہم چلاتی اور نور الفجر کو جانتا ہی کون تھا جو اس کے نام پر فنڈز بھی دیے جاتے؟

"ایک مرتبہ بابا اور بھائی سے بات تو کرتی ہوں۔ وہ ضرور کچھ حل دے دیں گے۔" وہ بے حد

www.novelsclubb.com

ایکسائیٹڈ ہوتی ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر چائے کا مگ ہاتھ میں پکڑے واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

اسے کچھ اچھا کرنا تھا کہ وہ خاص ہے۔ خاص کاموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

اس نے اپنے کورین اکاؤنٹ میں موجود پیسوں کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جو اس نے یہاں کوریا میں مختلف جابز سے کمائے تھے۔وہ تو تقریباً پاکستانی چالیس لاکھ بن رہے تھے۔اتنے میں تو اچھی جگہ بھی نہیں خریدی جاسکتی۔ہاتھ میں پکڑے فون کی بیل بجی تو اپنے خیالوں سے باہر آئی۔روحان کی کال آرہی تھی۔اس نے کچھ سوچ کر کال آنسر کی کیونکہ اس انسان سے اچھا مشورہ کوئی نہیں دے سکتا تھا۔اللہ نے بھی کتنے اچھے وقت پر مدد بھیجی تھی۔

"ابھی تک جاگ رہی ہو؟"فون اٹھاتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فجر کے لیے جاگی تھی۔"اس نے جھٹ سے کہا۔

"فجر کا وقت تو ابھی نہیں ہوا ضرور تہجد کے لیے جاگی ہو گی۔"دوسری طرف سے ہشاش بشاش لہجے میں کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اف تمہیں کیا مسئلہ ہے میں فجر پڑھوں یا تہجد؟ کام بتاؤ جس کے لیے فون کیا ہے۔" وہ اس کی انکوائری پر تپ گئی۔

"تہجد پڑھی ہو تو ہم گناہ گاروں کے لیے بھی دعا کر دینا اور مام ڈیڈ کا پوچھنے کے لیے کال کی تھی۔ میرے معصوم سے اماں ابا نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا؟"

"نہیں انکل آنٹی بہت اچھے ہیں۔" وہ مسکرائی۔

"ہاں باہر والوں کے ساتھ ایسے ہی ہوتے ہیں شہد جیسے میٹھے ہوتے ہیں۔ تمہیں کبھی نہیں لگے گا کہ میرا باپ وہ آدمی ہے جس نے اٹھارہ سال کی عمر میں ہمیں گھر سے نکالا تھا اور میری ماں وہ عورت ہیں جنھوں نے بیٹوں سے زیادہ ان کی بیویوں کو سپورٹ کیا ہے۔ خاصی فیمینسٹ ماں ہیں میری۔ تم دونوں کی خوب جمے گی۔"

وہ مدہم سا مسکرائی لیکن سنجیدگی سے کہا۔

"ایسی ٹائم پاس کرنے والی باتوں کے لیے علیزے کو کال کر لیا کرو۔ میرے پاس فضول کا وقت نہیں ہے۔"

"اف لڑکی کیا خطرناک باتیں کرتی ہو۔ شکریہ کہنے کے لیے فون کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا تم ابھی سو نہیں رہیں کہ کہیں تمہارے خوش اخلاق انکل آنٹی کو کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے۔"

"شرم تو نہیں آتی تمہیں۔ وہ تمہارے والدین ہیں!"

"بھئی ہمارا والدین بچوں والا رشتہ اب نہیں رہا۔ ہم تو بڑے پکے دوست بن گئے ہیں۔"

نور نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے کہنا شروع کیا۔

"میرے پاس ایک پلان تھا غریبوں کے لئے مفت کا ہسپتال بنانے کا۔ تم سے ڈسکس کرنا چاہتی تھی۔"

"استغفرُللہ! آج کل کوئی مفت میں زہر نہیں دیتا تم مدر ٹریسا چلیں ہسپتال بنانے ویسے کونسے کورین بینک کو لوٹا ہے؟ شکل سے ایسی تو نہیں لگتیں۔" وہ بڑے موڈ سے کہہ رہا تھا۔

نور کا اس سے پلان ڈسکس کرنے کا سارا موڈ غارت ہو گیا تھا۔

"ہونہہ! تم سے بات کرنا ہی بے کار ہے۔ خدا حافظ۔" اس نے غصّے سے کال ہی کاٹ دی۔

"تمہارا پلین میرے کسی کام کا نہیں ہے جب تک تم ڈی او پی کی ممبر نہیں بن جاتی۔ میں انتظار کروں گا۔" اسے روحان کا میسج ملا تھا۔ وہ بے اختیار مسکرا دی۔ اسے کسی ایسے کام میں انویسٹ کرنا چاہیے شاید آخرت میں کام آجائے۔

"ایک آخری بات مانو گی؟" روحان کا میسج آیا۔

"نہیں!"

"ریکویسٹ ہے نور۔"

"سپیک اپ!" اس نے سنجیدگی سے ٹائپ کیا۔

"جانے سے پہلے ایک مرتبہ آیان سے مل جاؤ۔" اس کی ریکویسٹ پر وہ دم بخود رہ گئی۔ اسے ایسی بات کی توقع نہیں تھی۔ وہ کافی دیر فون پکڑے اسی طرح بیٹھی رہی۔ وہ کیوں اس سے ملنے جائے؟

"میرا مطلب... میں تمہیں فورس نہیں کر رہا۔ تم لوگوں نے یہاں کافی وقت گزارا ہے۔ تم لوگوں کے اچھی دوستی تھی، اچھی بات چیت تھی۔ ایک لاسٹ ٹائم اسے گڈ بائے کہنے سے کیا جاتا ہے؟ وعدہ کرتا ہوں وہ پھر تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔" روحان نے وضاحتی ریکارڈنگ بھیج کر اسے سمجھایا۔

اس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔

"اچھا مت آنا۔ بس مام سے کہہ دینا آیان کے لیے سوپ بنا کر رکھ دیں۔ میں چند گھنٹوں تک آ کر لے جاؤنگا۔" روحان کا ہی اگلا میسج ملا تھا شاید وہ خفا ہو گیا تھا۔

"میں بنا کر لے آؤں گی۔"اس نے جواب لکھ کر فون رکھ دیا۔کچھ دیر یونہی سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھے رہنے کے بعد اس نے اقبال عالم کے نمبر پر آیان کے بارے میں میسج لکھا کہ اس کی سرجری ہوئی ہے وہ عیادت کے لیے اسے کال کر دیں۔

فجر کی اذان ہونے لگی تو وہ اٹھ کر لاؤنج میں ٹہلتے ہوئے اذان کا جواب دینے لگی۔زندگی کبھی کبھی اتنی تیز رفتاری سے چلتی کہ اسے روکنے کے لیے کسی خاص اسپیڈ بریکر کی ضرورت پڑنے لگتی ہے۔

****

آج آسمان کو کالے بادلوں نے اپنا بسیرا بنایا ہوا تھا اور موسم معمولی سا ٹھنڈا تھا۔ایسے میں وہ مضطرب سی چلتی جا رہی تھی اور ایسا موسم اس کی سوگواریت میں اضافہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاسپیٹل کی بلڈنگ میں پہنچنے کے بعد اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر ایک سرد آہ بھری اور اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔

"آخری مرتبہ نورالفجر! آخری مرتبہ۔" اس نے سنجیدگی سے خود کو باور کروایا۔

ریسپشن پر کھڑی لڑکی سے سلام دعا کرنے کے بعد وہ لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔ ہسپتالوں میں کام کرنے والے تمام وارڈ بوائز، نرسز اور دیگر عملہ بڑے ڈاکٹرز سے جان پہچان رکھتے ہیں اور اس کی کامیابیاں انھیں یاد ہوتی ہیں جن کی وہ وقتاً فوقتاً تعریف کیا کرتے ہیں یا تعریف کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دیا کرتے ہیں۔

وہ اوپر آگئی۔ اب اس کا رخ آیان کے کمرے کی طرف تھا۔ وہ جلدی سے مل کر واپس جانا چاہتی تھی کیونکہ اسے آج سیئول کے لیے نکلنا تھا اور بلٹ ٹرین سے اچھا سفر وہ کسی اور سواری پر نہیں کر سکتی تھی۔ بلٹ ٹرین کوریا میں اس کی پسندیدہ سواری تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے راہداری میں ہی مارک نظر آگیا۔ رسمی سلام دعا کے بعد مارک اس سے واپس جانے کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس نے کہہ دیا وہ ٹرین سے چلی جائے گی لیکن مارک کو بھی مریم کی وجہ سے سیئول واپس جانا تھا اس لئے انہوں نے اکھٹے جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ اس سے بات کر کے آگے بڑھ آئی اور

کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر کھول دیا لیکن آگے کا منظر دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے چونکی۔بے یقینی سے انھیں دیکھا جو دروازہ کھلنے پر بیک وقت اس کی طرف دیکھ کر چونکے تھے۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"اور اگلے لمحے وہ ڈاکٹر بن کر سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔وہ جو بیڈ پر لیٹا شاید کوئی گیم کھیل رہا تھا۔اس کے آگے آنے پر فوراً اچھل کر دوسری جانب سے نیچے اترا۔

"اور تم وہاں کیا کر رہے ہو؟"پھر غصے سے اس کی جانب دیکھا جو سفید ڈاٹس والے ہاسپٹل ڈریس میں کھڑکی کھول کر وہاں کھڑا ہوا تھا۔وہ جگہ کے ایکسچینج پر حیران سی غصے سے پوچھ رہی تھی۔

"میں موسم انجوائے کر رہا ہوں مجھے ایسا موسم پسند ہے۔"اس نے بے نیازی سے شانے اچکا کر کہا۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ابھی چند دن پہلے تمہاری سرجری ہوئی ہے۔"وہ قہر آلود نگاہ روحان پر ڈال کر اس سے پوچھ رہی تھی۔روحان نے مجھے بلیم مت کرو کے انداز میں باقاعدہ دونوں ہاتھ اٹھا لیے۔

"میں ٹھیک ہوں اور ایسا موسم مجھے بے حد اپنا سا لگتا ہے۔ بڑا عزیز ہے مجھے ایسا موسم!" روحان کا سہارا لے کر وہ واپس بستر کی جانب آتے ہوئے بولا کہ نورالفجر اچھی طرح سنائے بغیر نہیں جانے دے گی۔

"جان سے زیادہ عزیز نہیں ہونا چاہیے موسم اور ابھی تم پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئے۔" وہ اس کی لاپرواہی پر ماتم کناں ہوئی تھی اور سنجیدگی سے کہتی ٹیبل کی طرف گئی اور جو سامان روحان نے منگوایا تھا سارا ٹیبل پر رکھا۔

"بہر حال اللہ تمہیں جلد صحت یابی عطا کریں۔ میں چلتی ہوں بس سی آف کرنے آئی تھی۔" وہ تکلفانہ انداز میں کھڑی بڑی مشکل سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈونٹ ٹیل می فجر کہ تمہیں میری فکر تھی اور تم پچھلے چند دنوں سے بوسان میں ہی ہو۔" آیان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ روحان خاموشی سے ٹفن کھولنے لگا۔

نور نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر سنجیدگی سے بولی۔

"میں اپنے تھیسس کے لیے بوسان میں ایک ڈاکٹر کے پاس آئی تھی۔ تمہاری طبیعت خرابی کا پتہ چلا تو عیادت کے لئے یہاں چلی آئی۔ تمہیں برا لگا ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتی۔" اس نے لاپرواہی سے جھوٹ بول دیا تو آیان نے دلچسپی سے اس لڑکی کو دیکھا جو آگے پیچھے دیکھتے ہوئے سنجیدہ سی تھی۔ اگر ان کے درمیان تکلف نہ آ گیا ہوتا تو وہ اب بھی کہہ دیتا کہ تم جھوٹ بھی صحیح سے نہیں بول سکتیں فجر لیکن کچھ حادثوں نے ان کی اچھی بات چیت کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔

"اور یہ سب تم یقیناً سپر مارکیٹ سے لائی ہو گی۔" روحان برتن سیٹ کر رہا تھا تاکہ آیان کچھ کھا سکے۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا کہیں سے بیمار نہیں لگ رہا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے پاکستانیوں کو پتہ چل جاتا ہے اگر کوئی بیماری میں ہنسے تو وہ مزید بیمار نہیں ہے' اس وقت نور کو بھی ویسا لگا تھا۔

"مجھے روحان نے تمہارے گھر سے یہ سامان لانے کو کہا تھا۔" اس نے نہایت تیزی سے جواب دیا۔ آخر کو وہ سننا کیا چاہتا تھا۔ روحان اس سارے میں ایسا بن گیا جیسے وہاں موجود ہی نہیں ہے۔

"بیٹھو نا نوری ابھی تک کھڑی کیوں ہو؟" روحان آیان کو سوپ کا پیالہ پکڑا کر اس کی جانب مڑا اور حیرت سے بولا۔

"نہیں میں چلتی ہوں۔" وہ اپنا فون اٹھاتے ہوئے ٹھہرا۔

"تم لوگ بات کر لو میں باہر انتظار کرتا ہوں۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ جلدی سے بولی۔

"نور پلیز۔ وہ برا انسان نہیں ہے۔" روحان نے گویا منت کی تھی کہ آیان کی بات سن لو۔

"اسے جانے دو روحان!" سوپ پیتے آیان نے سنجیدگی سے کہا۔ ان دونوں کی نظریں ملیں اور دونوں نے ہی اپنی نظریں پھیر لیں۔

"آئی ایم سوری آیان شاید اس دن میں زیادہ ری ایکٹ کر گئی تھی۔"اس نے گہرا سانس لے کر کہہ دیا۔اچھا ہے ابھی معافی تلافی کر کے ساری بات ہی ختم کر دے۔

"مجھے بھی معاف کر دو شاید مجھے وہ سب چھپانا نہیں چاہیے تھا۔"

"یار تم لوگ کیوں نرسری کلاس کے بچوں والی حرکتیں کر رہے ہو؟میری ہنسی نکل گئی تو برا ہو گا۔چلو اب اچھے بچوں کی طرح صلح کرو۔لڑائی لڑائی معاف کرو اللہ کا گھر صاف کرو۔"روحان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا رکے یا چلا جائے؟

ہاں اس نے اللہ کا گھر کہا تھا۔جانتے ہو اللہ کا گھر کیا ہوتا ہے؟یہ دل ہوتا ہے۔ہمارا دل اللہ کا گھر ہوتا ہے اور اگر یہ صاف نہ ہو تو سب دھندلا نظر آتا ہے اور فی الحال ان کے دل ایک دوسرے کی طرف سے خفا تھے۔وہ صاف نہیں تھے۔بہت رنجشیں تھیں جس کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

"مجھے آیان سے کوئی شکایت نہیں ہے روحان۔ مجھے بس اپنے غلط رویہ پر شرمندگی ہے ورنہ آیان سے ناراض ہونے کی میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے۔" وہ اب ٹھہرے ہوئے سنجیدہ لہجے میں آیان کو دیکھتے ہوئے روحان سے کہہ رہی تھی۔

آیان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔ "ریئلی؟"

وہ اسے نظرانداز کرتی روحان سے مزید کہہ رہی تھی۔

"اور ویسے بھی میں اسٹڈی میں بزی ہوتی ہوں اسی لیے آج آخری ملاقات کے لیے آگئی۔ چند مہینوں بعد میں چلی جاؤں گی تو ملنے کا وقت نہیں ملے گا۔" وہ جانتی تھی اس کی جھوٹی وضاحت ان دونوں میں سے کسی کو مطمئن نہیں کر رہی تھی لیکن وہ دونوں اسے ایمبیرس کرنے کے لیے اس کا جھوٹ پکڑ بھی نہیں سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا بڑا پن ہے تم نے ابھی تک مجھے تھپڑ نہیں مارا۔" وہ اسی لاپرواہ سے انداز میں بولا۔ نور اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

"میں چلتی ہوں لیٹ ہو رہی ہوں۔ خدا حافظ !"

"پانچ منٹ تو بیٹھو پلیز ! میں کافی لے کر آتا ہوں۔" روحان جلدی سے کہتا باہر نکل گیا اور وہ چار و ناچار بیٹھ ہی گئی۔

"سیئول سے یہاں تک آنے کا شکریہ فجر !" وہ اب پر سکون انداز میں کہہ رہا تھا۔

"تمہیں مجھ سے اپنی پہلی شادی والا سچ نہیں چھپانا چاہیے تھا۔" وہ صوفے پر بیٹھ کر سیدھ میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ میرا ماضی تھا فجر جو اپنی اہمیت کھو چکا تھا۔ مجھے کبھی خیال نہیں آیا کہ تم اس وجہ سے اتنی ہرٹ ہو سکتی ہو۔ سچ چھپانا میری مجبوری نہیں تھی بس تلخ ماضی کو یاد کر کے خود کو تکلیف دینا برا لگتا تھا۔

میں نے کچھ چھپایا نہیں تھا بلکہ تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں تھا۔ میں بس حال میں خوش رہنے کی کوشش کرتا تھا اور اسی لیے ہمیشہ خوش رہتا تھا۔" وہ بھی سامنے دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا تم نے واقعی اسے مارا تھا؟" وہ اب آیان کو دیکھ رہی تھی کہ اگر وہ جھوٹ بولے تو اسے پکڑ سکے۔ وہ بھی چونکا۔ ایک نظر اسے دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔

"سب کو معلوم تو ہے۔" اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اور سب کو سچ معلوم نہیں ہے۔"

"میں سب پلان کے مطابق چاہتا تھا پر میری سابقہ بیوی نے سارے معاہدے کو infringe کیا اور ثابت کر دیا کہ آیان سکندر ایک نمبر کا گدھا ہے پر نو آفینس مجھے خوشی ہے وہ چلی گئی۔"

"مطلب اس نے تم پر جھوٹا الزام لگایا تھا؟" نور کو ایک انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔

"تم صرف بات کا چسکا لینے کو پوچھ رہی ہو یا واقعی میری وضاحت معنی رکھتی ہے؟" نور جو بڑے اشتیاق سے آگے ہو کر اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی ضبط کرتی ہوئی پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔ وہ تو اسے ایک موقع دینا چاہ رہی تھی لیکن خیر وہ بھی باقی لوگوں کی طرح اسے موقع نہیں دے گی لیکن اللہ سے کہا تھا کہ وہ اسے موقع دے گی!

"میں صرف خود کو یقین دہانی کروا رہی تھی کہ ڈومیسٹک وائلنس کرنے والے انسان سے محبت کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔" وہ چبا چبا کر بولی تو وہ بونچھکا کر رہ گیا۔

"کیا کہا تم نے؟ ڈومیسٹک وائلنس اور میں... ہاہ! تم الزام لگا رہی ہو ڈاکٹر۔" وہ خفگی سے بولا۔

"بیوی کو مارنے والے کے خلاف ہمارے ملک میں قانون بھی ہیں اور ڈومیسٹک وائلنس کے خلاف بل بھی موجود ہے پر شاید تمہیں سکندر انکل کے اثر و رسوخ نے بچا لیا تھا۔ بہت اچھے!" وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا بیگ ٹیبل سے اٹھایا۔

"دوبارہ شادی کرواور ڈومیسٹک وائلنس کرکے بیوی کو طلاق دواور سیاست کے نام کے پیچھے اپنا اصل چہرہ چھپاؤ۔بہت مزہ آئے گا۔واٹ آسٹوری آیان سکندر آئی ریئلی ایمپریس۔ایک کام کرو ڈومیسٹک وائلنس کا بزنس کھول لو۔بڑا پیسہ ملے گا۔"وہ اس کو زندہ درگور کرنے والی نظروں سے دیکھتے کہہ رہی تھی۔

"کیا تم نے ڈومیسٹک وائلنس لگا رکھی ہے؟میں نے کوئی ڈومیسٹک وائلنس نہیں کی اور نہیں مارا تھا میں نے اسے مس اقبال۔مطلب جس کا بھی دل کرے گا اٹھ کر مجھ پر گھٹیا الزام لگادے گا۔لاحول ولا قوۃ!پتہ نہیں وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جو سامنے والے کی پوری بات تحمل سے سنتے ہیں۔مجھے کبھی ایسے لوگ کیوں نہیں ملے؟"وہ اس کی بے اعتباری پر تقریباً چلا ہی اٹھا تھا۔نور نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کنٹرول کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ہمت بھی نہیں ہے تم میں کہ خود پر لگے الزام کو جسٹیفائی کر سکو۔"وہ بڑی سادگی اور معصومیت سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے کسی کو اپنی سچائی کی جسٹیفی کیشن دینے کا بالکل شوق نہیں ہے۔تم نے جو سمجھنا ہے سمجھتی رہو۔"وہ سچ مچ میں جھنجھلا گیا تھا۔

اسی لمحے روحان کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں پکڑے کافی ہولڈر میں دو کافی کے مگ تھے۔کمرے میں پھیلے تناؤ کو اس نے بے دقت محسوس کیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟"اس نے آیان کے روٹھے ہوئے چہرے پر نظریں ڈالنے کے بعد نور سے پوچھا۔

"آیان چاہ رہا ہے میں کچھ دیر مزید رک جاؤں لیکن میرا جانا ضروری ہے۔"وہ دروازے تک آئی اور روحان کے ہاتھ میں پکڑے ہولڈر سے ایک مگ نکال لیا۔کافی کو کبھی نہ نہیں کی جاتی!

"کہا بھی تھا اسے جانے دو۔"وہ ہنوز خفا لہجے میں کہہ رہا تھا۔نور نے بے نیازی سے شانے اچکائے اور روحان کو راستہ دینے کا کہا۔

"ہمیں تو ملنا ہی ہو گا کام کے لیے۔یقیناً یہ آخری ملاقات نہیں ہے۔"روحان نے سائیڈ پر ہوتے ہوئے اسے یاد دلایا۔

"اللہ حافظ !"اس نے محض اتنا کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"کیا میں واقعی ڈومیسٹک وائلنس کرنے والا لگتا ہوں؟"وہ احتیاطاً روحان سے پوچھنے لگا تو وہ کافی میز پر رکھتے چونکا۔

"شکل سے تو baffled(حیران)لگ رہے ہو۔"

"جاؤ تم بھی یہاں سے یار !"وہ تلملا کر بولا۔

*****

"میں ایک شرط پر واپس جاؤں گا اگر منظور ہے تو ٹھیک ورنہ میں ادھر ہی پڑا رہوں گا۔"اس کے ہاتھ میں ناریل کری سوپ(Coconut Curry Soup)کا باؤل تھا جو حدیقہ بیگم نے نا جانے

اسے کتنا زیادہ بیمار سمجھ کر دیا تھا حالانکہ گھر لانے کے بعد سے وہ ٹھیک سے کھانا وغیرہ کھا لیتا تھا۔

چہل قدمی بھی کسی حد تک کرنے لگا تھا تاکہ فریش ہی نظر آئے۔اتنے دن ہاسپٹل گزارنے کے بعد اور گھر میں اچھی خدمت ہونے کی وجہ سے اس نے بہت جلدی ریکور کیا تھا یا شاید صرف والدین کی آمد کا نتیجہ تھا وہ جلد از جلد ٹھیک ہو جانا چاہتا تھا تاکہ انھیں کوریا گھمائے۔

"نہیں بھئی میں تمہاری شرط نہیں مانوں گا۔میں ڈیڈ کی دوسری شادی نہیں کرواؤں گا۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"روحان بھی اسی کا بھائی تھا اور اس کی شرط بھی جانتا تھا اسی لیے فل ایکٹنگ کے موڈ میں بولا۔

"لاحول ولا قوۃ! دیکھ رہی ہیں مام آپ اس کو اور ڈیڈ کو بھی دیکھیں کیسے دانت نکال رہے ہیں۔ضرور یہ دونوں مل کر آپ کے خلاف کوئی سکیم چلا رہے ہیں۔"وہ ماں کے کندھے سے ٹیک لگائے بیٹھا انھیں بھڑکا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روحان کی تو سمجھ میں آتی ہے اسے چٹکلے چھوڑنے کی عادت ہے لیکن آپ کس خوشی میں دانت نکال رہے ہیں؟" حدیقہ بیگم نے ثاقب سکندر کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

ثاقب سکندر بھی ہنس پڑے۔وہ بھی ان دونوں کا ساتھ انجوائے کر رہے تھے کیونکہ کافی عرصے بعد ان دونوں بھائیوں کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہوا تھا اسی لیے وہ بھی گپ شپ میں بھرپور حصہ لے رہے تھے۔

"اب میرے بیٹے سمجھتے ہیں کہ میں ابھی جوان ہوں تو اس میں میرا کیا قصور؟ ہمارے بیٹے واپس جانے کے لیے جو فرمائش کریں گے ہمیں تہہ دل سے منظور ہے۔" وہ بھی روحان کے ساتھ ہو گئے اور حدیقہ بیگم کو چرانے لگے۔

www.novelsclubb.com

آیان نے داد دینے والے انداز میں تالی بجائی اور ابرو اچکا کر ماں کو جیسے تسلی دی اور انھیں کچھ باور کروایا جیسے بتا رہا ہو دیکھ رہی ہیں ڈیڈ کی اصلیت؟

"اچھا تو ہم ماں بیٹے سے پنگا لینے کا شوق کس کو ہو رہا ہے؟" سب ہی جانتے تھے ان ماں بیٹے کی ٹیم شروع سے ہی بہت تگڑی ہے۔

"مام آپ یہ پیئں۔" اس نے باؤل حدیقہ کو پکڑا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم پوری طرح ریکور نہیں ہوئے اس لیے مجھے مارنے کی نیت سے گریز کرو۔" روحان بھی احتیاطاً کھڑا ہو کر صوفے کے پیچھے ہو لیا۔

"ہاں اور ویسے بھی ہم تمہاری شرطیں مان رہے تھے۔" ثاقب سکندر کی کھسیانے سے ہوئے۔

"کیا یار ڈیڈ؟ آپ ان کی چھوٹی چھوٹی دھمکیوں سے ڈر جاتے ہیں۔ میں ہوں ناں مجھے بتائیں اگر کوئی..." روحان کی فراٹے بھرتی زبان کو بریک لگی جب اس کے بائیں کندھے پر جوتا پڑا۔

"میں کہہ رہا تھا اگر ہماری مام سے بے وفائی کرنے کا سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ ہاں نہیں تو؟" اس نے بھی پانسہ پلٹا۔

"کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔مجھے اکیلا کر کے تم نے اچھا نہیں کیا روحان سکندر۔"ثاقب سکندر نے سنجیدہ تاثرات سے کہا۔

"ڈیڈ میں ماشاءاللہ سے خوبرو جوان آیان سے جوتے کھاتا اچھا نہیں لگوں گا۔بس پارٹی بدل رہا ہوں۔"وہ فوراً بولا۔

"ان کو چھوڑو اور مجھے بتاؤ تمہاری کیا شرط ہے؟"حدیقہ نے اسے واپس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میری واحد شرط ہے یہاں سے جاتے ہی روحان کی شادی کے فنکشن شروع کریں۔میں علیزے کو ہمارے گھر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔یہ آپ سب پر ڈیپنڈ کرتا ہے سادگی سے رخصتی کر کے لائیں یا بینڈ باجے والی بارات لے کر جائیں۔"

"نہ نہ نہ...اب کوئی یہ نہیں کہے گا روحان میرے بغیر شادی نہیں کرے گا۔روحان کو پہلے شادی کرنی ہو گی۔اگر منظور ہے تو..."روحان کو بولنے سے پہلے ہی روک دیا۔

"میں ایک مرتبہ سب کو اپنی بات کہہ چکا ہوں۔میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا اور رہی تمہاری شادی کی بات تو ہم نور کے گھر بات کریں گے۔"اب کی مرتبہ روحان سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"فار گاڈ سیک روحان !علیزے انسان ہے۔مت اس کا اتنا امتحان لو یار۔تم شادی کر لو ورنہ وہ تم سے دور ہو جائے گی۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری شادی کے بعد ہم فجر کے والدین سے بات کرنے بھی جائیں گے اور اگر وہ نہ مانے تو کوئی بھی لڑکی لے آنا میں شادی کر لوں گا۔بس ابھی صرف تمہاری شادی !"وہ حکم بھی کر رہا تھا لیکن اس کا لہجہ نرم بھی تھا کہ وہ مان جائے۔اسے علیزے کی شادی نہ ہونے کی وجہ سے خوامخواہ اپنا آپ گلٹی سا محسوس ہو رہا تھا۔

"اس بارے میں پاکستان چل کر سوچیں گے۔ڈونٹ وری۔"وہ بھی مسکرایا تھا اور آیان کو اس کی مسکراہٹ پراسرار لگی تھی۔یہ کانفرنس بغیر نتیجہ کے ختم ہو گئی تھی۔

****

وقت گزر رہا تھا اور کہانی چند دن مزید آگے چلی آئی تھی۔

وہ ڈورم کا دروازہ بند کر کے کارڈ بیگ میں ڈال کر مڑی لیکن بیگ سے ہیڈ فونز نکالتے وہ چونکی اور نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ سامنے والے ڈورم کی لڑکیاں شاید اسی کا انتظار کر رہی تھیں چلتی ہوئی کسی جمگھٹے کی صورت میں اس کے ارد گرد جمع ہونے لگیں۔ ان کے ڈورم میں چھ لڑکیاں رہتی تھیں جو سب اسپین اور فرانس وغیرہ کے ممالک سے تعلق رکھتی تھیں۔ نور نے سنجیدہ سی نگاہ ان سب پر ڈالی اور اگنور کر کے جانے لگی۔

"Stereotype!" اس کے قدم ساکت ہوئے۔ اسے ایسا کیوں کہا گیا ہے؟ اس نے چند لمحے لگا کر سوچنے کی کوشش کی پھر اس نے گردن کو ایکسر سائز کے انداز میں دائیں بائیں ہلایا اور سنجیدگی سے پلٹی۔ وہ کسی قسم کی بدمزگی کم از کم آج نہیں چاہتی تھی۔

"ایس این یو کیسے لوگوں کو ایڈمیشن دیتی ہے۔اوہ مائی گڈنیس۔مجھے تو افسوس ہے سلیکشن کمیٹی میں بیٹھنے والوں پر۔"وہ ایک فرانسیسی تھی جس کے کرلی بال نور کو مجبور کر رہے تھے کہ انھیں کھینچا جائے'مڑوڑا جائے اور انھیں چوٹ پہنچائی جائے۔فرانس سے توسلینا بھی تھی لیکن وہ ہمیشہ بہنوں جیسی رہی تھی۔یہ ناجانے کونسے فرانس سے آئی تھی۔

اپنی جینز نما کپڑے کی لانگ سکرٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ تھوڑا چل کر اس لڑکی کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔اوور آل دائیں بازو پر رکھا ہوا تھا۔

"محترمہ ویرانیکا!"وہ زبردستی مسکرائی۔

"ہمارے پاکستان میں ایک کہاوت ہے۔"اس نے باری باری سب کو دیکھا جیسے بڑی اہم بات نہایت دوستانہ انداز میں سب کو سمجھانے لگی ہو۔

"کتے بھونکتے رہتے ہیں اور مسافر چلتے رہتے ہیں کیونکہ کتوں کا کام بھونکنا ہے اور مسافروں کا کام چلنا ہے۔اسی لیے ہر ذی روح کو اپنا کام کرنا چاہیے۔کہنے کا مطلب ہے ڈونٹ بارک کیونکہ میرے جوتے کو بھی پرواہ نہیں ہے۔یہاں اچھے سے رہو گی تو سب اچھے رہیں گے اور اگر کسی کو بلی(bully) کرنے کی کوشش کرو گی تو ایکشن بھی سخت لیا جائے گا اور جانتی ہو وکٹم کے ساتھ ہمدردی بڑی رکھتے ہیں یہاں کے اسٹوڈنٹس لہذا اوقات میں رہو۔"نور نے اس لڑکی کا چہرہ سرخ ہوتے دیکھا تھا۔

"ویرانیکا سے ایسے بات کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟"اس نے شہادت کی انگلی نور کی جانب اٹھائی اور غصے سے چیخی۔وہ نور سے تقریباً چند قدموں کے فاصلے پر تھی جیسے نور الفجر کے اگلے الفاظ پر اس پر حملہ کر دے گی۔

www.novelsclubb.com

نور نے اس کی اپنی طرف اٹھی ہوئی انگلی کو سرد نگاہوں سے دیکھا اور آگے بڑھ کر اس کی انگلی واپس موڑ کر اس کی مٹھی اپنے ہاتھ میں ہی رکھی۔

"دراصل میں اچھی طرح ذلیل کرنا بھی جانتی ہوں لیکن کیا ہے نا بڑی بزی رہتی ہوں۔ایس این یو میں ڈاکٹر بھی ہوں اور تم لوگ تو شاید تازہ تازہ کیتھولک (عیسائی مذہب کی ایک شاخ) خاندانوں سے آزاد ہو کر آئی ہو۔اپنی آزادی انجوائے کرو دوسروں کا موڈ خراب مت کرو۔آئیندہ آواز مت کسنا برا پیش آؤں گی۔" وہ سنجیدہ سے باوقار انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی۔

وہ جانتی تھی کہ اسے Stereotype (دقیانوس) کیوں کہا گیا ہے؟اسے پرواہ نہیں تھی لیکن وہ نور ہی کیا جو جواب دیے بنا گزر جائے؟سکارف کرنا اس کی مجبوری نہیں تھی اس کی چوائس تھی۔ اس کی چوائس اس کا مذہب ہی تھا اور وہ کسی کو حق نہیں دیتی تھی اپنے مذہب پر بات کرنے کی۔

اس کا ایس این یو کے ساتھ سفر تقریباً ختم ہو چکا تھا۔آج وہ خوش تھی کیونکہ اس کی چھبیسویں سالگرہ تھی۔کسی کو یاد ہو نہ ہو لیکن آج پچیس مئی تھی۔اسی لیے کسی سے بحث کر کے اپنا موڈ خراب کرنا اسے گوارہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

عاشی نے آج لوٹے ورلڈ ٹاور(Lottee world tower)پر اسے بلایا تھا جو جنوبی کوریا کی سب سے اونچی عمارت تھی۔کوریا کے لینڈ مارک میں ایک یہ عمارت بھی شامل ہو چکی تھی۔وہ جانے کا وعدہ تو کر چکی تھی لیکن جانتی تھی اسے وقت نہیں ملنے والا۔عاشی کھانے کے کچھ سامان کے ساتھ معذرت قبول کرتی تھی اور آج وہ اسی عادت سے اسے ٹرخا سکتی تھی۔

******

"ایک آخری موقع دے رہی ہوں غلط فہمیاں دور کرنے کا پھر مت کہنا دوست ہو کر بھی کسی کام نہ آئی۔اس کی سالگرہ کا اچھا سا تحفہ لو۔سیدھے سے لوٹے ٹاور پہنچو۔بات کرنے کا موقع تلاشو۔وضاحت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو اور کوریا میں اچھی یادیں چھوڑو۔ایک گڈ بائے ڈنر تو کم از کم رکھو۔عجیب پاکستانی گھروں والی ٹینشن دی ہوئی ہے مجھے۔"وہ خود سے ہی کہے جا رہی تھی۔اور وہ سنجیدہ سا بیزار اس کے سامنے بیٹھا ہوا اسے سن رہا تھا۔کیا واقعی اسے کوشش کرنی چاہیے؟

"یہ سب تم مجھے فون پر بھی کہہ سکتی تھیں۔"اس نے حقیقتاً برا منایا۔

"مجھے یقین تھا تم فون پر کی گئی گفتگو کو اگلے لمحے بھول جاؤ گے اسی لیے مجھے یہاں بلانا پڑا۔" وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی ڈھیٹ پیدا ہوئی تھی۔

"مجھے دیکھ کر وہ پھر سے ڈسٹرب ہو جائے گی۔" اس نے عاشی کو ٹالنا چاہا۔

"کیا پہلی بیوی نور سے زیادہ پیاری تھی؟" اس نے چونک کر عاشی کو دیکھا۔ نور اور اقراء کا کیا موازنہ؟ ظاہر ہے نور ہر طریقے سے اقراء سے بہتر تھی لیکن عاشی اف! یقیناً وہ چسکے لگا کر نور کو بھی یہ ساری باتیں بتائے گی۔

"ڈیڈ کی چوائس تھی۔"

"تم نے واقعی اسے مارا تھا؟" عاشی نے ذرا آگے ہو کر رازداری سے پوچھا۔

آیان گہرا سانس لے کر رہ گیا پر کچھ سوچ کر مسکرایا اور عاشی کی جانب دیکھا۔

"وہ نہیں مانے گی عاشی تم کیوں ایسی کوششیں کر رہی ہو؟ اس کے سامنے میرا نام مت لیا کرو۔"

"شہریار اس کے قابل نہیں ہے اور اب قابل تو تم بھی نہیں ہو لیکن کیا کروں اسے کھائی میں جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔"

"میں کچھ نہیں کر سکتا۔" اس نے بے نیاز نظر آنے کی پوری کوشش کی۔

"آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں۔ رات کو گفٹ کے ساتھ ٹاور پہنچ جانا ورنہ میرا تمہارا جیون مرن ختم! اب کچھ کھانے کو منگواؤ۔" وہ ٹیک لگا کر ذرا آرام دہ ہو کر بیٹھ گئی۔ آیان نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"تم میزبان تھیں شاید؟"

"تم لڑکے ہو اور مجھے تمہارے پیسوں سے کچھ کھاتے ہوئے شرم نہیں آئے گی کیونکہ میں نورالفجر نہیں ہوں اور مجھے خود مختاری والے کیڑے نے ابھی تک نہیں کاٹا۔" وہ ہلکا سا مسکرایا اور ویٹر کو اشارہ کر کے عاشی سے اپنا آرڈر لکھوانے کو کہا۔

کیاواقعی اسے آخری کوشش کرنے جانا چاہیے؟ کیاوہ اسے سنے گی؟ وضاحت قبول کرے گی یا پھر سے بے عزت کرے گی؟ وہ گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔

******

لوٹے ورلڈ ٹاور کی بلڈنگ کے باہر کھڑے وہ اس فلک بوس عمارت کو نہایت مگن انداز میں دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ یہاں پہلی مرتبہ آئی تھی اور اس کو رین لینڈ مارک کے بارے میں اس نے بہت سن رکھا تھا۔ آج وہ اپنی سالگرہ کے موقع پر وہاں تھی اور اسے خوشی تھی عاشی نے اس کے لیے یہاں ڈنر رکھا ہوا ہے اور یہ عاشی کے احسانوں میں ایک ہونے والا تھا کہ اتنی مہنگی جگہ پر وہ اسے کھانا کھلانے والی تھی۔ اس کا آنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن عاشی سخت خفا ہو رہی تھی اسی لیے اسے آنا ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

لوٹے ورلڈ ٹاور (Lotte world tower) کوریا کی سب سے بلند اور فلک بوس عمارت ہے جو دنیا میں پانچویں نمبر پر آنے والی بلند ترین عمارتوں کی فہرست میں سے ایک ہے۔ یہ ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت آگے ہے اور اس کا انٹیریئر زیادہ تر کورین ثقافت و روایات سے انسپائر ہو کر بنایا گیا

ہے۔اس عمارت کے انٹیریئر کی خاص بات یہ ہے کہ قدیم کورین کیلیگرافی کو جدیدیت کے ساتھ نہایت عمدہ انداز میں لنک کیا گیا ہے۔ٹاور میں 129 فلور ہیں جن میں سے چھ انڈر گراؤنڈ اور 123 زمینی سطح کے اوپر واقع ہیں۔

وہ پہلے فلور میں داخل ہوئی اور ارد گرد دیکھتے ہوئے عاشی کو تلاش کرنے لگی۔پہلے دو فلور لابی کے لیے استعمال ہوتے تھے۔وہاں ایک دنیا سمائی ہوئی تھی۔ہر طرف لوگ تھے جو شاید یہاں اپارٹمنٹ وغیرہ میں رہتے تھے کیونکہ اس ٹاور کے تین سے بارہ فلورز تک مالز اور اس کے بعد سارے فلورز پر پرائم آفسز،آفسیٹل (کوریا کے سٹی سینٹرز میں بڑی تعداد میں اس طرح کے اپارٹمنٹ ہیں جنھیں مختلف مقاصد کے لیے زیر استعمال رکھا جا سکتا ہے۔اسے بیک وقت گھر اور آفس کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے)،اس کے علاوہ پرائیویٹ آفسز اور سگنیل ہوٹل ہیں جو کوریا میں نہایت لگژری لائف اسٹائل مہیا کرتے ہیں۔کورین اداکاروں اور ایلیٹ کلاس کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے یہاں اپارٹمنٹ خرید رکھے ہیں۔

www.novelsclubb.com

عاشی کو فون لگاتے ہوئے وہ باریک بینی سے تمام میں نظر ڈال رہی تھی۔وہ وہاں آکر واقعی متاثر لگ رہی تھی۔اس کا انٹیریئر تھا ہی اتنا خوبصورت!

"ہیلو عاشی! کہاں ہو؟"اسپیڈ گیٹ سے اپنا کارڈ ٹچ کرتے اس نے فون کان سے لگائے پوچھا۔

"اوپر فوڈ کورٹ میں آجاؤ جلدی۔"عاشی کی آواز مدہم تھی شاید وہ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی۔

وہ آگے بڑھتی چلی آئی۔

"کس فلور پر؟"وہ ایسکلیٹر کے ذریعے مال میں آگئی جہاں نہایت خوبصورت کراؤن کا ڈیزائن بنا ہوا تھا جیسا کسی زمانے میں رانیوں اور شہزادیوں کے سر پر تاج رکھے جاتے تھے۔

"فلور نمبر اکتیس ہو گا۔" عاشی بتا رہی تھی لیکن وہ فون بند کر کے اس کراؤن کی جانب کھینچتی چلی گئی۔اس ڈیزائن کا تاج یقیناً کسی کورین بادشاہ نے اپنی رانی کو دیا ہو گا جواب وہاں ایک لینڈ مارک بنا پڑا تھا۔وہ اس پر سحر تاج کو نہایت مگن انداز میں دیکھ رہی تھی۔

(شاپنگ مال میں داخل ہوتے وہ اپنے دیھان میں چل رہا تھا۔سفید رنگ کی پولو شرٹ کے ساتھ گرے رنگ کی جینز پہنے بائیں ہاتھ میں گفٹ تھامے اور اپنی راؤنڈ سن گلاسز اتارتے اس کی نظر نورالفجر پر پڑی تو وہیں ایسکلیٹر کے کنارے رک گیا۔گلاسز اتارتا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔کتنی ہی دیر مبہوت سا اسے دیکھتا رہا۔وہ ہمیشہ سے اپنی سی لگتی تھی پھر دور کیوں ہو گئی؟)

www.novelsclubb.com

اچھی طرح کراؤن کو اندر باہر سے دیکھ لینے کے بعد وہ اس کی چند تصاویر اتارنے لگی اور ساتھ ہی کئی سیلفیاں لے ڈالیں۔وہ متلاشی نگاہوں سے کسی کو ڈھونڈنے لگی کہ وہ اس کے فون میں اس کراؤن کے ساتھ اس کی تصویر بنا سکے۔

(اس کے گردن گھمانے پر وہ فوراً سے پلٹ گیا۔اس کا سانس تیز تیز چلنے لگا۔جب ایک مرتبہ کہہ دیا کہ وہ اس کے قابل نہیں ہے تو وہاں آنے کا مقصد؟ وہ ایسے ہی اپنا فون نکال کر اس کے بٹن دبانے لگا کہ نورالفجر مکمل طور پر اس کے پیچھے چلی گئی۔)

اسے ایسکلیٹر کے پاس سے ایک سترہ اٹھارہ سالہ لڑکا آتا دیکھائی دیا تو اسے دونوں ہاتھ کے اشارے سے خود تک آنے کا کہا۔اس نے دوسری جانب چہرہ کیے سفید شرٹ اور گرے جینز والے شخص کو ایک نظر دیکھا تھا جو فون پر جھکا ہوا تھا اور اس کے بائیں ہاتھ میں نیلے رنگ کا گفٹ پیک تھا شاید اس کے بھی کسی عزیز کی آج سالگرہ ہو۔سر جھٹک کر وہ اس بچے کی جانب متوجہ ہو گئی۔

(اس نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو اس بچے کی جانب متوجہ تھی۔وہ گہرا سانس لیتے سیدھا ہوا اور شاپنگ مال کی جانب بڑھ گیا۔کم از کم وہ نورالفجر کے ساتھ ڈنر نہیں کر سکتا تھا۔)

وہ اس بچے کا شکریہ ادا کرتی اپنے فون میں تصویر دیکھتی الیویٹر کی جانب چلی گئی۔لفٹ آنے میں وقت تھا سو وہ وہیں ٹہلتے ہوئے اس کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔

(سامنے لگے شیشے میں اسے عقب میں وہ دیکھائی دے رہی تھی۔ہنوز فون میں سر دیے لفٹ کے نیچے آنے کا انتظار کرتی !اسے دیکھتے ہوئے آیان سکندر کے چہرے پر ایک گہرا سایہ گزرا تھا پھر اس نے کرب سے آنکھیں بند رکھیں۔اتنی دیر جب تک اسے یہ احساس نہ ہو گیا کہ وہ چلی گئی ہے۔)

******

وہ فوڈ کورٹ میں پہنچی جہاں گہما گہمی اپنے عروج پر تھی۔لوگوں کی ایک تہذیب یافتہ،پڑھی لکھی کلاس تھی جو وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔کھانوں کی اشتہال آمیز خوشبو نے ماحول کو اس قدر ذائقے دار بنایا ہوا تھا کہ بھوک نہ رکھنے کے باوجود دل کرتا تھا وہاں بیٹھ کر کھانا کھایا جائے۔

وہاں کے مینیو میں مختلف ممالک کے قدیم،روایتی اور جدید کھانوں کا انتخاب کیا گیا تھا کہ کھانا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور اچھا کھانا صحت و توانائی دینے کے ساتھ ساتھ انسان کی طبیعت اور مزاج کو بھی خوشگوار کر دیتا ہے اور نور الفجر کے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا۔کسی بھی ملک کا کھانا وہاں کی تہذیب و ثقافت کی نمائندگی کرتا ہے اور نور کو یقین تھا وہاں کھانے کا سوچنا بہترین انتخاب تھا۔اسے عاشی کی

رائے پسند آئے تھی۔دنیا کے مختلف ممالک میں کھائے جانے والے بہترین کھانے یقیناً اس فوڈ کورٹ کا حصہ تھے اور وہ حلال کھانا اس پیارے سے، مہنگے ریسٹورنٹ میں اپنی سالگرہ کے دن انجوائے کرنے والی تھی۔اسے آج اسپیشل ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"نور!" عاشی نے اسے ہاتھ اٹھا کر آواز لگاتے ہوئے اپنی جانب متوجہ کیا۔وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب چل پڑی لیکن وہاں اس کے ساتھ مریم،مارک اور جن ینگ بھی تھے۔وہ کچھ حیران سی ان تک آئی۔یہ بھی سرپرائز تھا اور اسے پسند آیا تھا۔

"شکریہ عاشی اتنی پیاری جگہ پر بلانے کے لیے!" وہ عاشی کے گلے مل رہی تھی۔

"تم سب یہاں میرے لیے آئے! بہت شکریہ یار۔" اب وہ مریم کے گلے مل رہی تھی۔

"ہیپی برتھڈے نور!" مریم کے وش کرنے کے بعد مارک نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"سینگل چوک ہایونوری!(سالگرہ مبارک ہونوری)"جن ینگ نے بھی مسکراتے ہوئے نور سے کہا اور پھر سب ہی کرسیوں پر براجمان ہوئے۔

"بنگاوویو۔(تم سب سے مل کر اچھا لگا)"وہ کہہ کر خاموش ہوئی۔

بے تحاشا نورالفجر کو کسی کی کمی محسوس ہوئی۔کاش انھوں نے آیان کو بھی بلایا ہوتا۔اس نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر داخلی دروازے کی جانب دیکھا شاید وہ انوائیٹڈ ہو۔کاش وہ بھی آجائے۔ان سب کا کوریا میں ہونے والا میٹ اپ ہمیشہ چھ لوگوں کا ہوتا تھا۔آج کیسے پانچ لوگ ہو سکتے تھے؟وہ کیسے نہیں آئے گا؟ایک غیر معمولی سی خاموشی ان کے ٹیبل پر چھا گئی تھی۔محسوس تو سب ہی کر رہے تھے لیکن نورالفجر کا خیال کرتے ہوئے کوئی بھی اپنے دل کی بات زبان پر نہ لا سکا۔نور ویسے ہی باقر کے ساتھ کھیلنے لگی۔بچے بڑی نعمت ہوتے ہیں'جب بڑوں کے پاس الفاظ ختم ہو جائیں تو وہ اپنا آپ محسوس کروا کر پھر سے ان کی زبانوں کو نئے الفاظ بخشتے ہیں۔عاشی کا فون بجا شاید میسج آیا تھا۔عاشی نے لپک کر فون اٹھایا۔کچھ پڑھا اور ان سب کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں آئے گا۔"اس کی آواز میں موجود مایوسی کسی سے مخفی نہیں تھی۔کسی کو بھی پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ عاشی کس کی بات کر رہی ہے۔

"لیکن وہ تیار تھا یہاں آنے کے لیے۔"جن ینگ نے بے ساختہ کہا۔

"اس نے نئی سفید شرٹ خریدی تھی۔یہاں تک کہ وہ نورالفجر کے لیے گفٹ بھی لے چکا تھا۔وہ کیسے نہیں آرہا؟"جن ینگ گویا آپے سے باہر ہو رہا تھا اور نورالفجر کو شاک سا لگا تھا۔وہ آج انوائیٹڈ تھا پر اس نے عین موقع پر انکار کر دیا۔۔۔

"کیا وہ میری وجہ سے نہیں آرہا؟"اسے بھی احساس ہوا کہ اس میز پر کوئی شخص ایسا نہیں تھا جسے آیان سکندر کی کمی محسوس نہیں ہوئی سو سنجیدگی سے پوچھا۔سفید شرٹ اور گفٹ والا ایک ہی شخص اس کے ذہن میں آرہا تھا۔

"وہ آنا چاہتا تھا۔"مارک نے صرف اتنا ہی کہا تھا اور اگلے لمحے نورالفجر اس ٹیبل سے اٹھ گئی۔

"نور!"سب نے اسے آواز لگائی تھی لیکن وہ وہاں سے باہر نکل گئی۔

لفٹ پر سوار ہوتے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔وہ اس کی سالگرہ کا ڈنر مس کر رہا تھا صرف اسی لیے کہ وہ اس سے ناراض تھی؟دوست تھی نا؟کیا ہوتا اگر منا لیتا؟کیا ہوتا اگر اسے بس گفٹ کے ناطے ہی سہی آبزرویشن ڈیک اور سکائے ڈیک کے ٹکٹ لے دیتا؟وہ سب بھول جاتی۔وہ اس کو معاف کر دیتی لیکن آیان سکندر؟تف ہے اس پر وہ ایک بھی کوشش کئے بنا چلا گیا۔ وہ اپنے لئے کبھی کوشش کیوں نہیں کرتا تھا؟ایڈیٹ انسان!

لفٹ پہلے فلور پر رک گئی۔وہ باہر نکلی اور سنجیدگی سے ماربل کے فلور پر قدم رکھتی جیسے آیان کو قدموں تلے روند رہی ہو داخلی دروازے کی جانب بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا فون کان سے لگائے وہ سامنے سے چلتا آ رہا ہے شاید فون پر کوئی ضروری بات کر رہا تھا جو وہ متوجہ ہو کر سن رہا تھا۔اس کو دیکھتے ہی رک گیا۔

وہ نہیں رکی۔وہ اسی برق رفتاری سے چلتی اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی اور پوری قوت سے اس کے گال پر طمانچہ دے مارا۔

ایک لمحہ گزرا

پھر دو لمحے گزرے

اور پھر تین

آیان کو لگا اس کی گردن میں کریک پڑ گیا ہے۔اس کی گردن بھی اسی رفتار سے مڑی تھی جس رفتار سے تھپڑ رسید کیا گیا تھا۔اس نے بے یقینی سے چہرہ سیدھا کرتے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

لوگ اپنی اپنی جگہ رک گئے۔

کچھ ٹھٹکے اور ان کی جانب کو لپکے۔

کچھ دور سے ہی دیکھ کر اپنی راہ ہو لیے۔

پھران کے گرد ایک دائرہ سا بن گیا۔

جیسے کوئی تماشہ ہونے والا ہو۔

لوگ پریشان بھی تھے اور آگے سے ری ایکشن دیکھنے کو بے تاب بھی۔

آخر کو لوگ تھے۔پر تجسس تو ہونا ہی تھا۔

(لوٹے ورلڈ ٹاور کے اکتیسویں فلور پر عاشی کی چیخ سب نے سنی تھی۔وہ اپنی کرسی پر سے گویا اچھل ہی پڑی تھی۔)

وہ ہنوز گہرے سانس لیتے ہوئے،آنکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"فجر؟" بے یقینی سے اس کی آواز بھی صحیح سے نہیں نکلی تھی۔اس کے بے آواز لب ہلے تھے۔وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا جو کچھ ہوا اس کے ساتھ ہوا۔

"کیا فجر؟ بولو کیا کہنا چاہتے ہو؟ نورالفجر تو ہر لمحہ تمہیں سننے کے لیے جیسے تیار بیٹھی ہے ناں؟"

"میری بات تو سنو!" وہ اس کی شعلہ برساتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے منت کرنے والے انداز میں بولا۔اف اتنے لوگوں کے سامنے وہ اسے تھپڑ مار چکی تھی۔وہ چلو بھر پانی میں ڈوب جانا چاہتا تھا۔

(عاشی فوڈ کورٹ سے باہر بھاگی تھی۔اس کے پیچھے ہی مارک اور جن ینگ بھاگے تھے۔مریم اٹھنے والی تھی کہ ان سب کے فون، کریڈٹ کارڈ وہیں پڑے دیکھ کر جلدی جلدی وہ سمیٹنے لگی۔)

"مجھے جان کر کافی خوشی ہوئی جناب یہاں میرے لیے تشریف لا رہے ہیں اور یہ جان کر اس سے دگنی تکلیف ہوئی کہ یہاں آنے کے بعد اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ میرا سامنا کر سکو۔اتنے ڈرپوک کیوں ہو آیان سکندر؟" وہ غصے سے چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"سب ٹائٹل پلیز؟" مجمعے میں سے کسی کی آواز آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آیان نے اسے اگنور کیا۔

"تمہارا دن خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔" وہ بے اختیار کہہ اٹھا۔ کم از کم وہ نور سے ڈر کر واپس نہیں گیا تھا۔ وہ واقعی چاہتا تھا ڈنر ٹیبل پر کوئی بدمزگی نہ ہو۔

(لابی میں بھاگ کر آتی عاشی کے قدم زنجیر ہوئے۔ اس کے دونوں ہاتھوں نے منہ تک کا سفر کیا اور اس کے پیچھے جن ینگ اور مارک کو بھی شاک لگا جب انھوں نے اتنے لوگوں کے درمیان کھڑے نورالفجر کا ہاتھ آیان کے چہرے پر پڑتا دیکھا۔)

وہ ہکا بکا سا اسے دیکھے گیا۔ اسے اتنے لوگوں کا اپنی طرف متوجہ ہونا بھی یاد نہیں رہا۔ وہ اسے دیکھے گیا جو سرخ چہرہ لیے اسے تک رہی تھی۔ اس نے چند گہرے سانس لیتے ہوئے خود کو بولنے کے قابل بنایا۔ وہ اسے بھری محفل میں دو تھپڑ مار چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اٹس ٹو مچ!" اس کی گردن کی رگیں اُبھریں۔ وہ ضبط سے بولا۔

"تمہیں کب سے میری اتنی فکر ہونے لگی کہ میرا دن خراب نہ ہونے کی خاطر تم اتنی احتیاط کرنے لگو؟" وہ ابھی بھی سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"شاید جب سے محبت ہوئی ہے ہر چھوٹی بڑی بات میں احتیاط کرنے لگا ہوں۔"

"جھوٹے انسان!" وہ خفگی سے بڑبڑائی۔

"ہیپی برتھڈے!" آیان نے دونوں ہاتھوں سے گفٹ سامنے کرتے ہوئے اسے کہا۔ فی الحال اتنے لوگوں میں وہ ایسا ہی کر سکتا تھا۔ وہ جواباً اسے تھپڑ نہیں مار سکتا تھا اور نہ برا بھلا کہہ سکتا تھا۔

"سینگل چکاہمیدا!..." عاشی اور جن ینگ کی آواز پر سب ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے۔

"سینگل چکاہمیدا! سارنگ ہانن نورالفجر! سینگل چکاہمیدا!" عاشی اور جن ینگ نے گایا تو وہاں موجود لوگ جو ان کے گرد دائرہ بنائے کھڑے تھے ساتھ میں گانے لگے۔ یہ ان دونوں کو شرمندگی سے نکالنے کا ایک طریقہ تھا کہ سب لوگ ان کے ساتھ گانے لگے۔

سینگل چکاہمیدا!

سینگل چکاہمیدا!

سارنگ ہانن نورالفجر!

سینگل چکاہمیدا!

سب اسے کورین میں سالگرہ کی مبارکباد دینے لگے۔

بے اختیار اس کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ سامنے کھڑے آیان کو دیکھا۔ پھر عاشی کی جانب دیکھا جو نہایت ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ مسکرائی اور تین مرتبہ ہلکا سا جھک کر سب کا شکریہ ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

"اب دے بھی دو۔ کیا ایسے ہی کھڑے رہو گے ؟"غصّے سے کہتے اس نے گفٹ تقریباً آیان سے کھینچا اور باہر کی جانب جانے لگی تو مجمعے میں سے عاشی آگے آئی۔ نورالفجر بھول ہی گئی تھی کہ اسے یہاں عاشی نے ڈنر پر بلایا تھا۔

"نورا اگر تم میری دعوت کو ایسے لات مار کے جاؤ گی تو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"وہ رکی اور گہرا سانس لیا۔ آیان کو ایک نظر دیکھ کر عاشی کے ساتھ آگے بڑھی پھر رکی اور اس کی جانب دیکھا۔

"چلو۔"وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے واپس لفٹ کی جانب چلی گئی۔

وہ بھی کشمکش کا شکار تھا کہ جائے یا نہیں لیکن جن ینگ نے اسے بھی ساتھ کھینچ لیا تھا کہ وہ "چلو" باقاعدہ اسی کے لیے تھا۔

www.novelsclubb.com

****

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آیان نے ہی ان سب کو اوپر سکائے ڈیک (Sky Deck) پر چلنے کی دعوت دی تھی۔ نور کی تو جیسے آج عید ہو گئی تھی۔ اسے ایک پیسہ بھی اتنے مہنگے ہوٹل، ریستوران اور مشاہداتی ڈیک پر خرچ نہیں کرنا پڑا تھا۔

"ہم سب کے پیسے کون دے گا؟" عاشی نے پوچھ لیا کہ ایک دو لوگوں کے ٹکٹ لینے تک ٹھیک ہے لیکن چھ لوگوں کا خرچہ وہ اکیلا کرے گا تو زیادہ ہو جائے گا۔

"ظاہر ہے لیفٹیننٹ جن ینگ ہمارے پیسے دیں گے کیونکہ سگنیل ہوٹل میں جناب کی بہن کا اپارٹمنٹ بھی ہے یعنی اس لینڈ مارک کا خرچہ ہمارا جان باز سپاہی بڑی آسانی سے افورڈ کر سکتا ہے۔" آیان نے لاپرواہی سے کہا جیسے جن ینگ کے پیسے اس کے پیسے!

www.novelsclubb.com

"واقعی اس ہوٹل میں تمہاری بہن رہتی ہے؟" عاشی نے فوراً متاثر ہوتے ہوئے حیرت سے پلٹ کر جن ینگ سے پوچھا۔

"ہاں میری بہن نے اپارٹمنٹ خرید رکھا ہے لیکن رہتی وہ اپنے باپ کے گھر ہی ہے۔"

"ہائے تمہاری فیملی کتنی امیر ہے جن ینگ! کیا تم مجھے اس ہوٹل میں ایک اپارٹمنٹ لے کر نہیں دے سکتے؟" وہ بڑی حسرت سے پوچھ رہی تھی کیونکہ اس عمارت میں اپارٹمنٹ خریدنا عام انسانوں کے لئے ممکن نہیں تھا۔ پاکستانی روپوں میں بھی وہاں اپارٹمنٹ خریدنا دو سے ڈھائی کروڑ سے شروع ہوتا تھا۔ جتنا لگژری اپارٹمنٹ اتنا زیادہ پیسہ!

"انی یو۔" جن ینگ نے قطعیت سے کہا۔ یہ کوئی ایک لالی پاپ خریدنے جیسا تو نہیں تھا کہ کسی کی فرمائش پر ایک اٹھا کر اسے گفٹ کر دیا جائے۔

ٹکٹ خرید کر وہ لوگ ویٹنگ ایریا سے ہوتے ہوئے تھری ڈی امیج والے نمائشی ہال میں داخل ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک دوسرے کو یکسر نظر انداز کیے باقی سب کے ہمراہ چلتے جا رہے تھے۔وہ آرٹ ورک دیکھنے لگا۔نور کو بھی عاشی گھسیٹتی ہوئی دوسری جانب لے گئی۔

"اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا کہ اس سے معافی مانگو۔"

"کیوں؟"اس نے بے نیازی سے پوچھا۔

"نیچے اتنے لوگوں کے سامنے جو تم اس کے چہرے پر تمغے برسا رہی تھیں نا اس کی معافی مانگو نورالفجر!"

"اوہ...میں نے اسے تھپڑ مارے تھے نا؟"وہ جیسے خود سے استفسار کر رہی تھی۔

"نہیں محترمہ!تم اس کے ساتھ Face slapping championship کھیل رہی تھی۔"عاشی گویا آگ بگولہ ہو کر کہہ رہی تھی لیکن وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

"اوہ عاشی میں نے آیان کو تھپڑ مار دیا۔"وہ ہنس رہی تھی۔

"ایک نہیں، دو۔" عاشی نے منہ بناتے ہوئے تصحیح کی۔

"اوہ عاشی میں نے آیان کو دو تھپڑ مار دیے۔" اس نے عاشی کے کندھے پر ہاتھ مارا جیسے اسے بہت اچھا جوک سننے کو ملا ہے۔

"کیا میں نے آیان کو دو تھپڑ مار دیے؟" وہ لمحہ بھر کو ساکت ہوئی پھر شاک سے پوچھا۔

"قسم سے تمہیں ماہر نفسیات کے پاس جانا چاہیے۔" عاشی بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ انسان کو پاگل کر کے رکھ دیتی ہے یہ نورالفجر۔

وہ وہیں ہکا بکا کھڑی رہی۔ اس نے آیان کو دو تھپڑ لگا دیے۔ کیا یہ سچ ہے؟ اف نورالفجر اف۔۔۔ تمہارا دماغ کہاں تھا؟

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو فجر؟ سب ٹکٹنگ کاؤنٹر پر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" اس کی آواز پر بھی وہ حال میں واپس نہ آ سکی۔

اس نے قدرے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"میں نے آیان کو تھپڑ مار دیا۔" وہ کسی اور دنیا میں تھی۔ وہ آیان کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ چونکا۔ اسے دیکھا پھر مدہم سا مسکرایا۔

"ایک نہیں، دو۔" اس کی طرف جھک کر آہستہ سے کہا۔

Bamboo road میں کھڑے وہ چھت پر ستاروں بھری رات کا اور جنگل میں بانس کے فلک بوس درختوں کا منظر دیکھتے ہلکا سا بھی نہیں چونکی تھی۔

"میں نے آیان کو دو تھپڑ مار دیے۔" وہ پھر سے ہنس پڑی۔ اسے یہ سب واقعی جوک لگ رہا تھا۔ اسے خود سے یہ امید نہیں تھی۔ وہ ایسے کیسے کسی کو بھی تھپڑ مار سکتی ہے؟

"ویسے یہ کونسے والے وائلنس میں شمار ہوتا ہے؟ تم نے اتنے لوگوں کے سامنے مجھے فیزیکل ابیوز کیا ہے۔ میرے sentiments کو ہرٹ کیا ہے۔" وہ مصنوعی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ ایک لمحے کو ٹھٹکی۔آیان کو دیکھا۔اس کے بائیں گال کو دیکھا۔وہ بالکل صاف تھا۔داڑھی ہلکی بڑھی ہوئی تھی لیکن نور کی انگلیوں کے نشانات کہیں نہیں تھے۔وہ شرمندہ سی ہنس دی۔

"مجھے کچھ کہنا ہے۔"اس نے اپنے لب کچلتے ہوئے بڑی مشکل سے کہا اور آگے چل پڑی۔

"ہاں میں سن رہا ہوں۔"وہ بھی اپنی مسکراہٹ روکے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"وہ میں...(اف یہ معافی مانگنا اتنا مشکل کیوں ہے؟)میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔پتہ نہیں کیسے میرا ہاتھ خود بخود اٹھ گیا۔قسم سے میں تو تمہیں کسی پاکستانی بیلن سے مارنے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن ہاتھ اٹھانے کی نیت بالکل نہیں تھی۔وہ سب بھول جاؤ۔"وہ خفت زدہ سی اعتراف کر رہی تھی اور وہ سامنے کھڑا ششدر سا اسے دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں وہ سب بھول جاؤں تاکہ تم ری ٹیک کر کے مجھے "کسی پاکستانی بیلن" سے مار سکو۔سیریسلی؟"

وہ تعجب سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں اب تو نہیں مار سکتی۔ تمہیں بتا جو دیا ہے اور پھر کسی نہ کسی طرح غصہ اتر بھی گیا ہے۔" وہ اسی شرمندگی سے کہتے ہوئے بھی سچ بول رہی تھی۔

وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے پاس معاف کرنے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ نورالفجر کو معاف کرنا دنیا کا آسان کام تھا۔

"آئی ایڈمٹ تم ڈاکٹرز کو دو تھپڑ فلو میں مارنے کی عادت سی ہے۔ نا جانے کس کا غصہ ہم بے چاروں پر اتارتی ہو۔" وہ دونوں ساتھ چلنے لگے۔

"ڈاکٹرز سے کیا مراد ہے؟"

"شادی سے پہلے شایان بھائی نے بھی سائرہ بھابھی سے دو تھپڑ کھائے تھے، روحان بھی یہ شرف حاصل کر چکا ہے اور آج میں نے بھی ایکسپیرینس کر لیا ہے۔" نورالفجر کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

وہ لوگ ٹکٹنگ کاؤنٹر پر پہنچے لیکن باقی سب وہاں نہیں تھے اس کا مطلب تھا وہ آگے چلے گئے ہیں شاید الیویٹر کے پاس انتظار کر رہے تھے۔

"میں ڈاکٹر سائرہ سے ان کی کہانی ضرور سنوں گی۔ باقی سب کہاں گئے؟" اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آرہے ہیں یا شاید الیویٹر کے پاس کھڑے ہیں۔" Fog gate 1 میں چلتے ہوئے آیان نے اسے بتایا۔

الیویٹر تک پہنچنے سے پہلے پرائڈ آف کوریا کے تھیم پر بہت سی نمائش ایسی تھیں جن کو سراہے بغیر گزرنا ممکن ہی نہ تھا اور یہ مختلف تھیم کوریا کی ثقافت اور وقتاً فوقتاً ہونے والی ترقی کو نمایاں کرتی تھی۔ کورین تاریخ سے سجا ہال انسان کو مزید مسحور کن ماحول مہیا کرتا تھا اور انسان کی یادگاروں میں خاص موقع کا اضافہ کرتا تھا۔

آیان نے جن ینگ کو فون کر کے پوچھا تو وہ لوگ ابھی پیچھے سے ہی آ رہے تھے۔ وہ دونوں لفٹ کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

کچھ ہی دیر گزری تھی جب باقی سب بھی باتیں کرتے وہاں پہنچے تھے۔

"ایک سنسنی خیز تجربے کے لیے سب تیار ہیں؟" جن ینگ نے بڑے انداز میں پوچھا۔

"ہاں ہم تیار ہیں۔" نعرہ لگانے میں کسی نے بھی عاشی کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

"یہ وہی ایلیویٹر ہے نا جس میں تین ڈسپلے سکرین ہیں اور یہ ایک منٹ سے پہلے اوپر پہنچ جاتی ہے؟" نور نے کنفرم کرنا چاہا۔

"ہاں اور جب ہم لفٹ میں داخل ہونگے تو ہمیں لگے گا ہم نے ڈسکوری شیشے پہنے ہوئے ہیں اور کوریا کی ترقی کو ایک منٹ میں ایسے دیکھیں گے جیسے یہ سارے سال اور یہ ساری ترقی ابھی ہمارے سامنے ہوئی ہے۔"

"یاران کا کوریا کتنا آگے نکلتا جارہا ہے۔" عاشی نے نور کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ وہ واقعی کوریز سے جیلس ہورہی تھی۔ ہر اچھی چیز اور ٹیکنالوجی ان کے ملک میں تھی۔ نور نے اسے کہنی مار کر خاموش کروایا تھا۔

"یہ زندگی کی بہترین ایلیویٹر رائڈ ہوگی جو تم لوگ محسوس کروگے کیونکہ ہمارے ہنگل میں یہ پہلا virtual reality video project ہے جو چاروں دیواروں اور چھت پر کوریا کا ڈائنامک نظارہ دیکھاتا ہے۔ کوریا کے گیونگ بوکوم محل سے ماڈرن سیئول تک کا وقت دیکھاتا ہے۔" مارک نے بھی اضافہ کیا۔ وہ بتاتے ہوئے اتنا فخر محسوس کرتے تھے کہ نور الفجر خاموشی سے انھیں سنتی جاتی تھی۔ کیا یہ کورین سولجرز ہوں اور کیا ہا جنگ۔ سب اتنے پیار سے سمجھاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سٹاپ اٹ ہیونگ۔" آیان نے اکتا کر کہا ہی تھا کہ ایلیویٹر کا دروازہ کھل گیا اور اس کے باہر کھڑی ٹکٹ چیک کرتی لڑکی نے ان لوگوں کے ٹکٹ مانگے۔

"تمہارے دونوں دوست بڑا شو آف کرتے ہیں جیسے ساری ترقی انھیں کے مرہونِ منت ہو۔"

عاشی منہ بنا کر آیان کے کان میں بولی۔

"فیکٹ ہے کوریا ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہے اور انھیں لوگوں کی وجہ سے آگے ہے۔ تمہارا جیلس ہونا میری سمجھ سے باہر ہے۔ جا کر اپنے ملک کو اس ریس میں آگے لاؤ تب جا کر تمہارا جیلس پن کم ہو تو پتہ نہیں۔" آیان نے بھی اس کی حسد کم کرنے کی کوشش کی۔ وہ سب لفٹ میں سوار ہو گئے۔

لفٹ کے چلتے ہی سب بڑے ایکسائٹڈ سے سامنے لگے شیشے میں دیکھتے رہے۔ نور نے احتیاطاً مریم کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ سامنے لگے شیشے میں آیان نے اس کی حرکت کو دیکھا تھا کیونکہ اسے اس سارے ایڈونچر میں صرف نور الفجر کا خوش ہونا ہی یاد تھا۔ وہ اسے شاید معاف کر چکی تھی یا اس کا یقین کر چکی تھی۔ خیر جو بھی تھا اچھا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اچھے دنوں کی طرح آج ایک ٹورسٹ اٹریکشن گھومنے آئی تھی۔ سب ٹھیک ہو رہا تھا اور اسے دلی خوشی ہو رہی تھی کہ کوریا میں سب ٹھیک ہو رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

لفٹ رکتے ہی نورالفجر کا سانس بحال ہوا۔وہ ہی سب سے پہلے باہر نکلی تھی۔آیان نے حیرت سے اسے نکلتے دیکھا لیکن پھر بھی بڑے پر سکون انداز میں سب سے آخر میں نکلا۔

"پھر کیسا تجربہ رہا نور؟"جن ینگ اس سے پوچھ رہا تھا لیکن اس سے جواب نہیں دیا گیا۔وہ سب اچھا تھا لیکن اونچائی پر آنے سے نورالفجر کا سانس اکھڑنے لگتا تھا۔ابھی بھی شاید ایسا ہوا تھا۔وہ زبردستی مسکراتے ہوئے آگے بڑھ آئی لیکن سکائے تھیٹر کی وجہ سے وہ زیادہ آگے بھی نہیں جا سکی تھی اور اندھیرے کی وجہ سے کسی نے اس پر اتنا غور بھی نہیں کیا تھا۔وہ سب اس اسکرین کی جانب متوجہ تھے جو سکائے ڈیک پر جانے سے پہلے ایک تفریحی منظر تھا۔

وہ ہاتھ مسلتے ہوئے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔آیان خاموشی سے اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

Amongst the fear and doubt tumble

Protect your cherry blush smile

Your own breath peace

Your juniper laughter

And magnolia hope

Protect it. Protect it. Protect it!

وہ مدہم آواز میں گنگنا کر پیچھے ہٹ گیا کیونکہ سامنے تھیٹر شو ختم ہو چکا تھا اور آسمان صاف نظر آنے لگا تھا۔وہ شل سی کھڑی رہ گئی تھی۔ایک لمحے کے لیے سب رک سا گیا تھا۔اس ایک لمحے میں اسے بوسان کے ناخوشگوار واقعات ایک فلم کی طرح نظر آئے تھے۔وہ سنجیدگی سے آگے بڑھ آئی۔

وہ ہلکی سی زخمی مسکراہٹ کے ساتھ باقی سب کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔جانتا تھا غلط وقت پر اسے کچھ یاد دلا بیٹھا ہے۔

مشاہداتی ڈیک میں حسین ساماں بندھا ہوا تھا۔راہداری سے گزرتے وہ سب کو دیکھ رہی تھی لیکن اپنے سے چند گز پیچھے فاصلے پر چلتے آیان کو نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ کیسے اس کے بارے میں سب جان لیتا تھا؟وہ اس کو معاف کیسے کر سکتی تھی؟نور کو اب اس کی موجودگی سے سخت کوفت ہونے لگی تھی۔اس نے بے دلی سے آگے بڑھتے عاشی کو بتایا کہ وہ سب انجوائے کریں کیونکہ وہ گلاس ڈیک کی جانب نہیں دیکھ سکتی' وہاں جانے کا رسک تو وہ لے ہی نہیں سکتی تھی اور اتنی رات کو جانے کا اسے کوئی شوق تھا۔

ایک سو اٹھارویں فلور پر موجود وہ سب گلاس فلور کی طرف بڑھ گئے جہاں 478 میٹر بلندی سے نیچے سارا سیئول دیکھنا ایک بہترین تجربہ ہونے والا تھا لیکن نور ان سب کے ساتھ جانے کے بجائے اوپر سکائی شاپ کی جانب بڑھ گئی۔خود کو کسی مصیبت میں ڈالنے سے بہتر ہے کچھ یادگارِ لوٹے ورلڈ ٹاور سے اکھٹی کر لے۔آیان نے اسے جاتے دیکھا تو اسی جانب بڑھنے لگا۔

"آیان وہ بچی نہیں ہے۔اکیلی گھوم سکتی ہے۔"عاشی نے ناچاہتے ہوئے بھی کہا تھا۔اسے اب آیان کا اتنا کیئر نگ ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا اور وجہ کچھ دیر پہلے نورالفجر کی جانب سے آیان کو پڑنے والے تھپڑ تھے۔نورا سے گھاس نہیں ڈال رہی تھی اور عاشی کو سخت برا لگ رہا تھا۔

"ہم سکائے برج پر جا رہے ہیں۔"اس نے سنجیدگی سے عاشی کو بتایا اور جن ینگ کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔عائشہ جہانگیر بے اختیار شرمندہ سی ہو گئی۔

وہ جن ینگ کو اپنے ساتھ لے کر سکائے برج والے ایریا میں چلا گیا۔اس نے کونسالوٹے ٹاور یا کوریا میں واپس آنا تھا۔آج آ ہی گیا تھا تو سارے کو اچھی طرح دیکھ کر جائے اور 541 میٹر کی بلندی سے سیئول کو پہلی اور آخری مرتبہ دیکھنا اسے ہمیشہ یاد رہنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نورالفجر کی oath taking ceremony میں آؤ گے؟"سیفٹی جیکٹ پہنتے جن ینگ نے اس سے پوچھا تو وہ جو نا جانے کن خیالات میں گم تھا' چونکا۔

"کب ہے؟" سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"اگلے ماہ کسی بھی وقت!" اگلے ماہ تو وہ واپس جا رہا تھا۔ کیا اسے رکنا چاہیے؟

"فجر واپس کب جا رہی ہے؟" اس نے جیکٹ کی زپ بند کرتے اس سے پوچھا۔

"خزاں کے آخر میں یا سردیوں کے شروع میں!"

"کیا مطلب؟" اسے سمجھ نہیں آئی۔

"وہ چاہتی ہے کہ چیری بلوسم کے گرنے کا سیزن مس نہ کرے۔ اسی لیے وہ سردیوں تک یہاں رکے گی۔" جن ینگ اسے معلومات دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس نے بتایا؟"

"ہمارے پاس ایک ہی بی بی سی نیوز رپورٹر ہے۔" وہ دونوں پنس پڑے۔

"اگر انوائیٹ کیا گیا تو ضرور جاؤں گا۔"

"لیکن تم تو ایک ہفتے بعد واپس جا رہے ہو۔" وہ دونوں اب سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

سکائے برج تک جانے کے لیے بھی چار فلور مزید چڑھائی چڑھنی پڑتی ہے۔

"ایک ماہ کی ایمرجنسی چھٹیاں تو میں ڈیزرو کرتا ہوں۔ کیا کہتے ہو؟" وہ مسکرایا۔

"مطلب تم ایک ماہ مزید رک رہے ہو۔"

"نورالفجر کے لیے کچھ بھی!" وہ مدہم آواز میں اُردو میں بڑبڑایا۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے اوپر چڑھتے گیے اور سکائے شاپ میں کھڑی نورالفجر بے نیازی سے شاپنگ کرتی رہی۔ اس وقت زندگی کا مقصد صرف اور صرف شاپنگ کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

*****

جاری ہے۔

14 باب

We are believers

Season of mists and mellow fruitfulness

Close bosom-friend of the maturing sun

Conspiring with him how to load and bless

With fruit the vines that round the thatch-eves run

To bend with apples the moss'd cottage-trees

And fill all fruit with ripeness to the core

To swell the gourd, and plump the hazel shells

With a sweet kernel; to set budding more

And still more, later flowers for the bees

Until they think warm days will never cease

For summer has o'er-brimm'd their clammy cells

(جون کیٹس: ٹو آٹم)

ای آر میں اس وقت خاموشی تھی۔ وہ راؤنڈ لگا کر اب ذرا آرام سے ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔ اپنا فون کھول کر وہ لوٹے ٹاور میں بنائی گئی تصویریں دیکھنے لگی جو اسے آج صبح ہی عاشی نے بھیجی تھیں۔ عاشی ہمیشہ رینڈم تصویریں بنایا کرتی تھی اسی لیے نور ذرا شوق سے تصویریں دیکھ رہی تھی۔

"واہ ڈاکٹر کویک جامسل سوپر ٹاور (لوٹے ورلڈ ٹاور کا دوسرا نام) سے بھی ہو کر آ گئیں۔ بھئی امیر ہو تو ہماری ڈاکٹر کویک جیسا ورنہ نہ ہو۔" نور نے گہرا سانس لے کر فون کی اسکرین بند کی اور مڑ کر اسے دیکھا جو شاید تصویریں دیکھنے کے لیے جھکا ہوا تھا۔

"دور ہٹو۔" اس نے ہاتھ سے بھی اشارہ کیا۔

"اوہ اچھا!" وہ خفت سے کہتا پیچھے ہٹا اور لالی پاپ منہ میں ڈالے سامنے کرسی پر جا بیٹھا۔ آج اس نے گلے میں ہیڈ فون بھی لٹکا رکھے تھے شاید گانے سنتے ہوئے وہاں آ دھمکا تھا۔

"اتنے اوپر سے ہمارا سیئول کیسا لگتا ہے؟" اس نے منہ سے ایک لمحے کو لالی پاپ نکالا' سوال پوچھا اور پھر اسے منہ میں ڈال دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ڈاکٹر کویک مت بلایا کرو۔ صرف تمہاری وجہ سے عاشی بھی مجھے ایسے کہنے لگی ہے اور کل کو باقی سب بھی کہیں گے۔ میرا نام نورالفجر ہے۔" اسے واقعی چڑ ہونے لگی تھی۔ وہ کویک نہیں تھی ایک قابل ڈاکٹر تھی۔

(کویک یا ڈاکٹر کویک ایسے غیر مہارت یافتہ انسان کو کہتے ہیں جو میڈیکل کا علم رکھتا تو ہے لیکن صرف سطحی طور پر اور وہ پیشہ ورانہ ہونے کا ڈرامہ کرتا ہے۔ اکثر اوقات اسے کسی کو بے عزت کرنے کے زمرے میں لیا جاتا ہے لیکن دوستوں کے درمیان ایک دوسرے کو محض تنگ کرنے یا کول سلینگ لگنے کے لیے ہی یہ لفظ مقبول ہوتا ہے۔)

"میری نظر خراب نہیں ہے۔" اس نے ٹیبل پر دونوں کہنیاں رکھتے ہوئے کہا۔ "نام کی پلیٹ بھی صاف نظر آتی ہے۔" نور کے اوور آل پر لگے بیج پر اس کے نام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے اکتا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ واپس اپنے ملک جا رہی ہیں؟" وہ لاابالی سا لالی پاپ کھانے والا کورین یکدم سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"ہاں اگلے ماہ۔" اس نے فون ٹیبل پر رکھا اور کرسی سے ٹیک لگا کر ذرا آرام دہ ہو کر بیٹھ گئی اور پوری طرح سے پارک کی جانب متوجہ ہو گئی کہ سن لے وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

"کیا آپ یہیں ہمارے کوریا میں رک کر کام نہیں کر سکتیں؟ یہاں پر آپ کو زیادہ سہولیات ملیں گی۔ میں نے پاکستان پر ریسرچ کی تھی وہاں ڈاکٹرز کے پروفیشن کو فار گرانٹڈ لیا جاتا ہے۔" نور نے قدرے الجھ کر اسے دیکھا۔

"تم پاکستان پر جو بھی ریسرچ کر رہے ہو اس سے میرا کیا لینا دینا؟ میں یہاں صرف سیکھنے آئی تھی تاکہ کسی قابل بن کر اپنے لوگوں کی مدد کر سکوں۔"

www.novelsclubb.com

"یہاں بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی آپ مدد کر سکتی ہیں۔" وہ ضدی لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"پارک تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ ذرا تفصیلات سے آگاہ کرنا پسند کرو گے؟"

"آپ نے میری فیس بھری تھی شاید آپ جیسے امیر لوگوں کے لیے کسی کی مدد کرنا بہت آسان ہوتا ہو گا ڈاکٹر کویک لیکن میں خود کو بہت حقیر سمجھنے لگا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ کا لائف سٹینڈرڈ ہمیشہ بہتر رہے۔ آپ پاکستان کے بجائے یہاں رہیں۔ میں آپ کی ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا۔" دائیں ہاتھ میں لالی پاپ اسٹک پکڑے وہ بایاں ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہا تھا۔ نورالفجر کے چہرے سے تناؤ قدرے کم ہوا۔ اس نے ہلکی مسکراہٹ سے اس جذباتی کورین کو دیکھا جو پھر سے لالی پاپ منہ میں ڈالے ہوئے تھا۔

"میں یہاں چاہ کر بھی نہیں رہ سکتی آجیاسی پارک! میری ایک فیملی ہے جسے میری ضرورت ہے۔ میں ان سے صرف تین سال کی کمٹمنٹ کر کے آئی تھی۔ میری شادی ہونے والی ہے اسی سال یا شاید اگلے سال۔ کبھی یہاں دوبارہ آنے کا پروگرام بنا تو ضرور تمہاری آفر پر غور کروں گی لیکن ابھی مجھے اپنے ملک میں بہت سے ضروری کام ہیں جس کی وجہ سے میرا جانا ضروری ہے۔" اب کی مرتبہ اس نے نرمی سے پارک کو سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

وہ لالی پاپ ختم کر کے اپنی پاکٹ کی جیب سے اگلا نکال رہا تھا۔اب کی مرتبہ اس نے دو نکالے اور ایک خاموشی سے نورالفجر کے سامنے رکھ دیا۔لوگوں کو سیگریٹ' آئس وغیرہ کا نشہ ہوتا ہو گا پر شاید اسے لالی پاپ کا نشہ تھا۔

"ایک بات پوچھنی تھی ڈاکٹر کویک!"نور نے وہ کینڈی اٹھا کر اسے پوچھنے کا کہا۔

"مسلمان لڑکیاں مذہب سے باہر شادی کیوں نہیں کر سکتیں؟"نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ صرف پاکستان پر ہی نہیں بلکہ اسلام پر بھی ریسرچ کر رہا تھا۔

اس نے شانے اچکائے اور کچھ سوچ کر کہنا شروع کیا۔

"کیونکہ انھیں ایک جنریشن کو چلانا ہوتا ہے اور ہمارے اسلام میں بچے کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اس کے والد کا ہوتا ہے اور ہمارا مذہب مسلمان لڑکیوں کو کسی مسلمان لڑکے سے ہی شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ اس کی اولاد مسلمان ہو۔وہ بعد کی بات ہے اگر بچہ اپنا مذہب بالغ ہونے کے بعد

تبدیل کرنا چاہے تو اس پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ ہر مذہب کی کچھ حدود ہوتی ہیں پارک جو اس کے فالورز کو فالو کرنا پڑتی ہیں اور بطورِ مسلم میں بھی اپنے مذہب کی حدود فالو کرتی ہوں۔" اس نے رسانیت سے سمجھایا۔

"اگر کوئی نان مسلم کسی مسلم لڑکی سے شادی کرنا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟" وہ جیسے کسی نقطے پر الجھا ہوا تھا۔

"میں دینی سکالر نہیں ہوں پارک لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں ایسے دیوانے نان مسلم اکثر مسلمان ہو جاتے ہیں اور پھر اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کرتے ہیں لیکن میں نے ایسا صرف کہانیوں میں پڑھا ہے اگر کسی نے مذہب تبدیل کرنا ہی ہے تو خدا کے لیے کرے۔ کسی انسان کی محبت میں کون مذہب تبدیل کرتا ہے بھلا؟ اور اس کی بھی گارنٹی نہیں ہوتی کہ کوئی مسلمان لڑکی کسی نئے بننے والے مسلمان سے شادی کرے۔"

www.novelsclubb.com

"ہو سکتا ہے کسی انسان کے actions نے کسی نان مسلم کو اتنا influence کر دیا ہو کہ وہ اسے دیکھ کر مسلمان ہونا چاہے؟"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے ویسے کیا کسی مسلم لڑکی کو دل دے بیٹھے ہو؟" اس نے شرارت سے پوچھا۔

"Hardly yes!" اس نے بیچارگی سے شانے اچکائے۔

"اب کیا کرو گے؟" وہ اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔ پارک چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"اس لڑکی کے لیے اپنا مذہب چھوڑ دوں گا۔" نور کا ایک لمحے کو سانس رک سا گیا۔ ایسے محبت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ وہ ششدر سی بیٹھی تھی۔

"اور اگر وہ لڑکی پھر بھی نہ مانی تو کیا کرو گے؟" اس نے رازداری سے پوچھا۔

"مجھ میں ایسی کیا خامی ہے جو کوئی لڑکی مجھے ریجکٹ کرے گی؟ میں نے کبھی ڈرنک نہیں کی، میں کبھی بلائنڈ ڈیٹ پر نہیں گیا، میرا فرینڈ سرکل بھی اچھا ہے، میں ذمہ دار بھی ہوں۔ مذہبی نہیں ہوں

لیکن بن جاؤں گا۔ جاب بھی اچھی خاصی چل رہی ہے، اس لڑکی کے لیے ایک ایکسٹرا جاب بھی کرلوں گا۔ کیا یہی سب چیزیں نہیں ہوتیں جن سے کسی لڑکے کے اچھا ہونے کی ضمانت لی جاتی ہے؟" وہ قدرے پریشان سا ہو کر پوچھ رہا تھا۔

نورالفجر حیران سی اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اتنی محبت تھی اسے اس مسلم لڑکی سے؟ وہ ایمپریس ہوئی تھی کہ کورین صرف ڈراموں میں ہی نہیں حقیقت میں بھی اچھے اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔

"یہ سب تو تمہیں اس مسلم لڑکی سے پوچھنا چاہیے کہ اسے کیسا لڑکا چاہیے۔" اس نے مسکراتے ہوئے مخلصانہ مشورہ دیا۔

"اسی سے تو پوچھ رہا ہوں۔" وہ جھنجھلا کر بولا اور اگلے پل میں نورالفجر کی مسکراہٹ سمٹی۔ اس نے بے یقینی سے پارک کو دیکھا۔

"مو؟" اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"تم یہ ساری معلومات اسی لیے لے رہے تھے؟" وہ ہق دق سی بیٹھی تھی۔

"کیا برائی ہے مجھ میں ڈاکٹر کویک؟" وہ لب کاٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"I am taken!" اس نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔

"اور مجھے اس بات کا بالکل احساس نہیں تھا کہ ایک کم عمر اسسٹنٹ کسی ڈاکٹر کو اس طریقے سے پرپوز کر سکتا ہے۔ اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔ ایک اچھے ڈاکٹر بنو اور اپنے سٹینڈرڈ کی لڑکی سے شادی کرو۔ میں تمہاری باقی کی فیس بھی بھر دوں گی بشرطیکہ ابھی اسی وقت میرا خیال اپنے ذہن سے نکال دو کیونکہ میں تمہارے ٹائپ کی نہیں ہوں۔" اس نے آرام سے کہتے ہوئے اپنا فون ٹیبل سے اٹھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہاوہ اسے پرپوز کر رہا تھا۔ حد ہے یار!

www.novelsclubb.com

"وہ کون ہے؟" پارک اب نور کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ سامنے دیوار تھی جہاں کسی غیر مرئی نقطے پر اس کی نظریں تھیں۔

"سوری؟"اس نے الجھ کر پوچھا۔

"آپ کی کمٹمنٹ کس کے ساتھ ہے؟"نورالفجر ایک لمحے کے لیے لاجواب ہو گئی۔ناہی وہ آیان کے ساتھ کمٹڈ اور نہ شہریار کے ساتھ اور اس کورین کے سامنے وہ ان دونوں میں سے کسی کا نام لینے کو بھی برائی سمجھتی تھی۔

"میں تم سے اپنی پرسنل لائف شیئر کرنے کی خواہشمند نہیں ہوں اور ویسے کیا کروگے اس کے ساتھ جس کے ساتھ میں کمٹڈ ہوں؟"

"صرف اس سے اتنا پوچھوں گا کہ وہ کتنے سالوں بعد آپ کو چھوڑے گا۔"نور جسے لالی پاپ کھانے والا بچہ سمجھتی تھی وہ اس قدر سنجیدہ باتیں کرتا ہو گا اسے اندازہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم پاگل ہو چکے ہو؟"وہ غصے سے چلائی۔

"یہ ای آر ہے یہاں اپنی آواز آہستہ رکھا کریں ڈاکٹر...کویک!"وہ مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم کیا کرنا چاہ رہے ہو؟"نور نے اس کے چہرے سے کچھ پڑھنے کی کوشش کی۔

"آپ کی شادی ہونے کے بعد طلاق کا انتظار کرنے جا رہا ہوں۔مجھے امید ہے جلد ہی مجھے اچھی خبر ملے گی اور آپ بھی وعدہ کریں پہلی طلاق کے بعد سیدھا میرے پاس آئیں گی۔"وہ کہہ کر پلٹ گیا اور وہ منہ کھولے جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔

وہ اتنی آسانی سے اتنا سب کچھ کیسے کہہ سکتا تھا؟اسے ان باتوں کے مطلب بھی معلوم نہ تھا یقیناً۔وہ ای آر سے باہر بھاگی اور کاریڈور میں اسے جا لیا۔

"کہہ دو جو سب تم نے کہا مذاق تھا۔"وہ اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔

"I'm in love with you Dr. Quack, nothing else!"وہ بڑی ڈیٹھائی سے بولا۔

نور نے غصے سے اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔ وہ گردن دائیں بائیں ہلاتا' مسکراتا ہوا' ابرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔

"پیار میں اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی..." نور نے ایک مزید تھپڑ اسے دے مارا۔

"دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔" وہ وارننگ دیتے ہوئے غصے سے کہہ رہی تھی۔

"میں ابھی بھی پرامید ہوں آپ کی پہلی طلاق کے لیے۔" اس نے کراس کر کے دونوں ہاتھ اپنے گالوں پر رکھ دیے۔

"ایڈیٹ!" وہ بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"ای آر اس جانب ہے اور آپ کی ڈیوٹی ہے۔" اس نے دوسری جانب اشارہ کیا۔

نور الفجر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا گلا دبا دے۔ اسے گھورتی ہوئی وہ اس کے پاس سے گزر کر ای آر میں چلی گئی۔ پارک کے ہاتھ ہنوز کراس کی صورت میں اپنے گالوں پر تھے۔

"آہ مسٹر لالی پاپ! پہلی ٹرائے میں ہی فیل پلس ریجکٹڈ۔" وہ بھی بڑبڑاتا ہوا اپنے راستے ہو لیا۔

*****

وہ آج صبح بہت خراب موڈ کے ساتھ ڈورم واپس آئی تھی۔ عادتاً جا گرز پھینکنے والے انداز میں دروازے کے پاس اتارے، آگے آکر بیگ اور اوور آل بھی تقریباً بیڈ پر پٹخے تھے اور غصے سے مارچ کرتے ہوئے پارک کے بارے میں سوچنے لگی۔ عاشی اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی جو خود کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔

"اب بول بھی چکو کس نے شہد کی مکھیوں کے جتھے میں ہاتھ ڈال دیا ہے؟" عاشی نے بیزاری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سمجھتے کیا ہیں یہ لڑکے خود کو؟ ایسے منہ اٹھا کر کسی دوسرے مذہب کی لڑکی سے شادی کی جاتی ہے کیا؟"

"ہاں تو کس کو نورالفجر سے تھپڑ کھانے کا شرف حاصل ہوا ہے؟" عاشی جیسے ان سب باتوں سے پہلے ہی آگاہ تھی۔

"وہی چھوٹا سا اسسٹنٹ جس کی ہمدردی میں فیس بھر دی تھی جان کو آ گیا ہے۔ نا جانے نورالفجر میں ایسا کیا ہے کہ آدھی دنیا اس سے شادی کرنے کی خواہش مند ہے۔" عاشی کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ اسے پارک چومن سے ایسی امید نہیں تھی۔

"اچھا پھر تم نے کیا کہا؟"

"کہنا کیا تھا لگا دیے میں نے دو تھپڑ۔ امید ہے اتنی ڈوز کافی ہو گی۔ عجیب ہی کوئی مسائل ہیں میرے۔" جھنجھلا کر کہتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"خیر میں سونے والی ہوں تم شام کو جلدی آنا۔ شاپنگ پر بھی جانا ہے۔" جلدی سے کہتے وہ اٹھی اور کبرڈ کھول کر کپڑے نکالتی باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

"تم اپنی commencement پر کس گیسٹ کو بلا رہی ہو؟" عاشی نے اپنا بیگ اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھتے بس آخری سوال پوچھا۔

"پاکستان سے تو کوئی نہیں آ رہا۔ مریم اور مارک کو بلا لوں گی۔"

"وہ دونوں میرے گیسٹ ہیں۔" عاشی نے برا منایا۔

"ٹھیک ہے آیان اور جن ینگ کو بلا لوں گی ورنہ میرے ساتھ کوئی گیسٹ نہ بھی ہوا تو ڈگری پھر بھی مل جائے گی۔" اس نے شانے اچکا کر کہا کیونکہ انھیں اپنی commencement کے لیے کوئی گیسٹ ساتھ لانے کی اجازت تھی۔ اس نے اپنے والدین کو آنے کا کہا تھا لیکن وہ اتنے دور اکیلے سفر نہیں کر سکتے تھے، عمیر اپنے بزنس مین بزی تھا، عمر کی جاب ٹف تھی اور عینی کو یہاں آنے کے لیے سمسٹر فریز کروانا پڑتا سو اس نے یہیں سے کسی کو بلانے کا سوچا تھا۔

"ان دونوں کو کال کر لینا۔ شام کو ملتے ہیں۔ خدا حافظ!" عاشی باہر نکل گئی اور وہ بھی نہانے چلی گئی۔

وہ سب کوریا میں ہیپی اینڈنگ چاہتے تھے۔اس لیے اسے ممکن بنانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔

******

شام میں وہ دونوں میسیناٹ پولیس مال(Mecenatpolis mall)میں گئیں تھیں جو کوریا کے بہترین اوپن ایئر شاپنگ مالز میں سے تھا۔وہ دونوں اب ہمیشہ کے لیے پاکستان جا رہی تھیں سو جس دن بھی انھیں وقت ملتا وہ اپنے گھر والوں اور رشتے داروں کے لیے تحائف لے لیتی تھیں۔ کبھی شاپنگ مالز میں تو کبھی سٹریٹ سٹالز سے اشیاء خریدتی تھیں۔کسی جگہ سامان انھیں بہت سستا اور کسی جگہ بہت مہنگا پڑتا لیکن وہ ہر جگہ سستی اور معیاری شے تلاش کرتیں۔عاشی ساتھ ہو تو انسان کا بہت سا پیسہ شاپنگ کے دوران بھی بچ جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس ساری بچت کے باوجود نور الفجر گھر والوں کے لیے مہنگے برانڈ کو ہی فوقیت دے رہی تھی کہ فیملی کو اچھی چیزیں دی جائیں۔رشتے داروں کو تو وہ ابھی بھی پسند نہیں کرتی تھی۔بس سلمیٰ بیگم نے ایک

لسٹ بنا کر بھیجی ہوئی تھی کہ فلانے رشتے دار کے لیے کیا لانا ہے، فلانے کے بچے کو کونسا ویڈیو گیم پسند ہے، فلانے کو کس کورین برانڈ کے سیرم چاہیے، فلانی کو کونسے کے پاپ بینڈ کا میوزک البم چاہیے وغیرہ۔ماں کا حکم تھا اور بہر حال نور الفجر پر ماننا فرض تھا۔

"آجاؤ نور اس چھتری کے چھت تلے فوٹو سیشن کریں۔" عاشی نے دور سے ہی umbrella installation کو دیکھا تو نور الفجر کا دیھان اس جانب کروایا جو چلتے ہوئے دکانوں کو زیرک نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔نیلے رنگ کے سادہ سے لانگ فراک میں ملبوس نور نے بھی اس جانب دیکھا جہاں رنگ برنگی چھتریوں نے سایہ بنایا ہوا تھا۔کئی لوگ وہاں تصویریں ہی بنا رہے تھے کہ وہ جگہ تصویریں بنانے کے لیے ہی بنائی گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بھی اسی جانب چلی آئیں لیکن راستے میں لگے پھولوں کو دیکھتے نور الفجر ایک نظر رکی۔

"یہ اصلی تو نہیں لگتے۔" وہ ذرا سا باڑ کے قریب گئی جہاں کشتی کی طرز میں پھولوں کی قطار سی بنی تھی۔

"اصلی ہیں بھی نہیں نور۔اتنی لمبی قطار میں رنگ برنگے پھول وہ بھی ہر سیزن میں...کامن سینس ہے یہ سب نقلی ہیں۔"نور آگے بڑھی ان پھولوں کو ہاتھوں سے چھوا۔

"اوہ...یہ تو فیک فلاورز ہیں۔"وہ حیران تھی کہ جنھیں ہمیشہ تصاویر میں اصلی پھول سمجھ کر سراہتی رہی تھی وہ نقلی پھول تھے۔

"ہاں اب چلو۔ہم آج رات کو میانگ ڈانگ جا رہے ہیں۔ٹرانسپورٹ کارڈ کو مکمل استعمال کرنا ہے مجھے۔"عاشی نے اسے بازو سے پکڑ کر آگے گھسیٹا کہ وقت ضائع کرنا بالکل عقلمندی نہیں تھی۔

"بس کے بغیر بھی آدھے گھنٹے میں ہم میانگ ڈانگ آسانی سے پہنچ جائیں گے۔"نور نے کیمرہ اسے پکڑایا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس مال کی مختلف جگہوں پر تصویریں لینے لگیں کہ شاپنگ کا پلان کینسل کر کے ایک ریسٹورنٹ میں اسٹیک کھا کر واپس آ گئیں۔

*****

"تم مجھے اپنی شادی میں تو بلاؤں گی ناں عاشی۔ یہ نہ ہو ایک ماہ بعد اگر میں تمہارے گھر آؤں تو تم کہو کون نور؟ کیسی نور؟" وہ دونوں اپنی پسندیدہ سڑک پر گھوم رہی تھیں۔اس وقت ایشیا کا ڈیجیٹل کوریا روشن تھا' مصنوعی روشنیوں نے رات میں بھی دن کا سماں کیا ہوا تھا۔ سادہ لائٹ' ڈسکو لائٹ سب تھا۔لوگ بھی تھے لیکن ایک واحد چیز جو وہاں نہیں تھی وہ کورین میوزک نہیں تھا اور اسی لیے میانگ ڈانگ روڈ نورالفجر کی پسندیدہ تھی۔لوگوں کا ہجوم بھی تھا لیکن اتنا صبر تھا کہ وہ ان لوگوں کا موازنہ پاکستانیوں سے کرتی۔

اس کے ایک استاد کہتے تھے اگر پاکستانی کسی مہذب معاشرے میں چلے جائیں تو انھیں اپنا آپ بڑا مس فٹ لگے گا کیونکہ وہاں سب ایک قاعدے سے ہو رہا ہو گا۔ایسی جگہ پر پاکستانی خود کو ایلین سمجھیں گے کیونکہ ان کے معاشرے میں ایسے اقدار نہیں ہوتے۔اگر ہر دوسرا بندہ وہی کام کر رہا

ہے جو انسان خود کر رہا ہے تو انسان بڑا مطمئن رہتا ہے کہ قانون توڑنے والا وہ اکیلا تو نہیں ہے اور بد قسمتی سے پاکستان کی اکثریت قانون توڑنے کو کول سمجھتی ہے۔

میانگ ڈانگ روڈ انھیں سارے سیئول میں سب سے زیادہ پسند تھی۔ وہ اکثر اوقات یہاں آتی رہتی تھیں اور یہاں کے سٹریٹ فوڈ میں ان کی جان تھی۔ وہ جب بھی یہاں آتیں تو ٹورناڈو پوٹیٹو (Tornado Potato) سے مندو (Mandu) کے سارے فلیور تک چیک کرتی تھیں۔

سب اتنے مزے کا ہوتا تھا کہ وہ پیسے اڑانے کے بعد پچھتاتیں کہ زیادہ کھا لیا۔

ابھی بھی عاشی ٹورناڈو پوٹیٹو خرید کر اسے پکڑا رہی تھی جب اس نے سوال کیا کہ شاید ماضی کے دوستوں کی طرح عاشی بھی اسے بھول جائے۔

www.novelsclubb.com

"نور تمہیں معلوم بھی ہے کہ تمہارے علاوہ بھی میرے کتنے دوست ہیں، تمہیں کیسے بلا سکتی ہوں؟" عاشی نے بڑے افسوس سے کہتے ہوئے اسٹک کے اوپر سے آرام سے کھانا شروع کیا۔ وہ چپس کی طرح ڈیپ فرائی کیے گئے آلو تھے جس پر چیز پاؤڈر کے ساتھ چند دوسرے فلیورز کا استعمال کیا گیا تھا۔ ایک اسٹک پر اس کی لیئر لگا کر اسے کھانے کے لیے پیش کیا جاتا۔ نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"عاشی تم اتنی بے وفا نکلو گی؟ مجھے یقین نہیں ہوتا۔" نور شاکی کیفیت میں کہتی خفگی سے آگے چل دی۔

"نوری نوری نوری! یار تم جیسا دوست کہاں ملے گا؟ میں تمہیں بہت زیادہ مس کروں گی کشمیری لڑکی۔ تمہاری ان حرکتوں کو، ان باتوں کو، تمہاری ہر چیز کو۔" عاشی نے پیچھے سے اسے گلے لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہاری شادی میں نہیں آؤں گی، کبھی نہیں آؤں گی۔نہ پہلی اور نہ اس کے بعد والی۔" وہ ہنوز خفا تھی۔

"ایویں نہیں آؤ گی؟ میں تمہیں میر پور سے اٹھا کر لے آؤں گی۔" عاشی پھر اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔

"تم شادی کے بعد یو کے چلی جاؤ گی؟" اس نے اپنے کندھے سے اس کا بازو ہٹا کر پوچھا۔

"ہاں یار! میرے مستنصر کا کام ادھر ہے تو میں ساتھ ہی جاؤں گی اور ویسے بھی صاحب کو پاکستان کے پانی سے الرجی ہے۔ گوریوں کے شہر میں اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہوں؟" عاشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسے بندے کے ساتھ کیسے رہو گی جسے پاکستان اچھا نہیں لگتا؟ مطلب رہنا تم نے ہے پھر بھی میں نے تمہیں خالص پاکستانی پایا ہے۔" وہ دونوں ٹورناڈو پوٹیٹو ختم کر چکی تھیں اس لیے اگلے سٹال کے سامنے رک گئیں۔

وہاں سے نورالفجر نے دونوں کے لیے TteokBokki خریدے۔اب کی مرتبہ وہ وہیں کھڑی رہیں کیونکہ انھیں وہ گرما گرم TteokBokki آرام سے کھانے تھے۔یہ اپنے ذائقے میں سپائسی ہوتے ہیں کیونکہ ان میں بہت سے ساسز کو ملایا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ تھوڑا سا میٹھا ذائقہ بھی دیتے ہیں۔اسے سادہ زبان میں رائس کیک بھی کہا جاتا ہے اور یہ کھانے میں بہت لذیذ ہوتا ہے۔

"پہلے مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ میں ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہ پاؤں گی لیکن یہ بات کسی اچھے رشتے کو ریجکٹ کرنے کے لیے بہت بے معنی تھی سو کچھ کمپرومائز میں بھی کر ہی لوں گی۔اب کیا اسے پاکستان سے محبت کروانے کے چکر میں بے روزگار کر دوں؟ اس کی سٹرگل میرے سامنے ہے وہ بھی بہت محنت اور قربانی دینے کے بعد ادھر سیٹل ہوا ہے۔مجھے بھی اسے سمجھنا چاہیے نا؟ وقت

آنے پر ہم باہم گفت وشنید سے مسائل حل کرنے کی کوشش کرلیں گے۔ویسے بھی کوریا میں رہنے کے بعد پاکستان میں وہ والی فیلنگ نہیں آتی۔"نور نے واؤ کے انداز میں دائیں ہاتھ کو ہوا میں گھمایا۔

"سمجھدار باتیں کرتے بڑی پیاری لگتی ہو اور ویسے بھی تم ساؤتھ کوریا کی سروائیول ہو'یوکے میں بھی رہ جاؤ گی۔"نور نے اسٹک سے ایک رائس کیک منہ میں ڈال کر بھرپور مزہ لے کر چبایا۔اس سٹال سے آگے بڑھتے ہوئے وہ دونوں کسی اگلے سٹال پر اچھا کھانا بھی ڈھونڈ رہی تھیں۔

"پر یہ ایشیا ہے اور وہ یورپ ہے۔ہمارے ایشیائی لوگ بڑے روایتی طور طریقوں سے چلنے والے ہوتے ہیں۔مجھے تو ڈر ہے کہیں میں بھی ان گوروں جیسی بن کر واپس نہ آجاؤں۔"

"یورپ کے لوگوں کے سینگ نہیں نکلے ہوتے عاشی۔تم تو ہر پانی کی مچھلی ہو۔اچھی امید رکھو کیونکہ امید پر دنیا قائم ہے۔"فش کیک اور اس سے ملتے جلتے ڈیزرٹس کی باقاعدہ دکان تھی سو وہ دونوں اندر چلی آئیں۔

"ہائے مجھے پاکستان جا کر یہ فش کیک بڑے یاد آئیں گے یار! پاکستان میں کہاں ایسا سٹریٹ فوڈ کھانے کو ملے گا؟" عاشی بڑی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔

"فی الحال تو میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ کیوں نہ کچھ کورین کھانے بنانے کی کلاسز لے لی جائیں؟" نور نے مشورہ دیا تو عاشی نے گردن نفی میں ہلائی۔

وہ رات ان دونوں نے میانگ ڈانگ روڈ کے دو چکر لگا کر گزاری تھی۔ صبح یونیورسٹی کی فائنل تیاری مطلب کل پڑھائی کا دی اینڈ تھا۔ اسے ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل جائے گی اور عاشی کی اپنی گریجویشن مکمل ہو جائے گی اور پھر اپنا ملک ہو گا جہاں کچھ بھی کوریا کے ڈیجیٹل ورلڈ جیسا نہیں ہونا تھا۔

ساؤتھ کوریا کے قیام کو انہوں نے مل کر، ہنس کر، رو کر، لڑ کر، منا کر، روٹھ کر غرض ہر طریقے سے انجوائے کیا تھا۔ لڑائیوں اور دوریوں کے باوجود بھی نور سب سے مل کر جانا چاہتی تھی۔ خاص طور پر ان سب سے جو شروع سے اس کے ساتھ وہاں رہے تھے، جو پل پل کو مدد کے لیے آ جاتے تھے، جو

حوصلہ بڑھانے والے تھے،جو دل کے مخلص تھے۔لڑائیوں کے بعد بھی اکیلا نہیں کرتے تھے،وہ جو کوریا کی فیملی تھے،وہ جو محبت کرنے والے تھے!

وہ کوریا میں ہیپی اینڈنگ چاہتی تھی۔

*****

ایس این یو کے ساکر گراؤنڈ میں آج بہاریں چھائی ہوئی تھیں۔رنگ و بو کا سیلاب تھا لیکن دور سے دیکھنے پر ایک ہی رنگ نمایاں نظر آتا تھا۔کالا رنگ!آج خوشی کا دن تھا۔منزل کے قریب ہونے کا خاص دن۔

جامنی رنگ کے لانگ سکرٹ ڈریس کے پر اس نے بلیک گاؤن اور سر پر کیپ پہن رکھی تھی۔عاشی بھی تقریباً اسی حلیے میں تھی۔آج ان کی commencement ایس این یو کی مین بلڈنگ کے ساکر گراؤنڈ میں منعقد کی گئی تھی۔جہاں الگ ہی خوشی دیکھنے کو مل رہی تھی۔ایک ایسی خوشی جس کا

کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ فٹبال گراؤنڈ میں سیاہ گاؤن پہنے کئی اسٹوڈنٹس تھے اور ہر سٹوڈنٹ اپنی کامیابی پر خوش نظر آتا تھا۔

ابتدائی پرفامنس، ڈین اور فیکلٹی کا تعارف اور ان کی تقاریر بھی ہو چکی تھیں اور اب اسٹیج پر ہر طالبِ علم کو اس کے اکیڈمک ریکارڈ کے بابت سرٹیفکیٹ اور میڈل مل رہے تھے۔ان کا تعلیمی کیریئر پیچھے لگی بڑی سکرین پر کورین نام اور تصویر کے ساتھ دیکھایا جارہا تھا۔ طلباء آتے اور جاتے رہے تھے۔نور کے ساتھ اقبال عالم ویڈیو کال پر تھے پھر آہستہ آہستہ سبھی گھر والے اس ویڈیو کال کا حصّہ بنتے گئے اور وہ کچھ بول نہیں رہی تھی بس خوش تھی۔ہاجنگ، ہیکاری اور سلینا بھی آج آگئیں تھیں۔نورالفجر ان سے بھی مل چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

عاشی کے اسٹیج پر جاتے ہی اس نے کھڑے ہو اسے داد دی، تالیاں بجائیں۔وہ بس ایسے ہی کوریا گھومتے گھومتے ڈگری لے اڑی تھی لیکن اس کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔عاشی کتنی لکی تھی! وہ ایس این یو سے گریجویٹ ہو رہی تھی اور اس کی خوشی عاشی کے چہرے پر واضح نظر آتی تھی۔نور نے اپنا فون

مریم کو پکڑایا ہوا تھا کیونکہ اب سب سے آخر پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء کی باری تھی۔عاشی ان دونوں کے پاس آئی اپنا فون لیا اور دوسری طرف چلی گئی۔

کچھ دیر بعد جب وہ واپس آئی تو نور اس کے ساتھ آیان کو بھی آتے دیکھا۔اسے حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسے علم تھا وہ آئے گا۔اس نے ہی اپنے گیسٹ عاشی کے ساتھ Switch کیے تھے اور اب وہ عاشی کے گیسٹ بن کر وہاں موجود تھے۔نا جانے کیوں کوریا کے ساتھ ساتھ آیان کے ساتھ بھی انسیت ہو گئی تھی اگر جو وہ سامنے نہیں ہوتا تو وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی اور جب سامنے ہوتا تو اسے اگنور نہیں کر پاتی تھی۔وہ بھی ان تک پہنچا۔کچھ پل خاموشی سے کھڑا رہا کہ کیا بات کہے؟ وہ آ تو گیا تھا اسے اور کیا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"فجر تمہیں بہت مبارک ہو۔مجھے آج تم دونوں پر فخر ہو رہا ہے۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"خیر مبارک!"وہ بھی مسکرا دی۔

وہ اس شخص کو بہت زیادہ ذلیل کر چکی تھی وہ پھر بھی مسکراتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ وہ اس کی ہر خوشی میں شرکت کرتا تھا، وہ اس کی سالگرہ کے ڈنر پر بھی آیا تھا اور آج اس کی گریٹ اچیومنٹ والے دن بھی موجود تھا۔ اگر کسی کو دوستی نبھانا سیکھنا ہو تو بلاشبہ آیان سکندر سے کلاسز لے، وہ سکھا دیتا تھا ہمیشہ دوستوں کے ساتھ کیسے کھڑا رہا جاتا ہے، ہمیشہ مخلص کیسے رہا جاتا ہے، دوست روٹھ جائیں تو منایا کیسے جاتا ہے، دوست خفا ہو جائیں تو دوستی کا مان کیسے رکھا جاتا ہے۔ یہ سب آیان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا! وہ اتنا اچھا کیوں تھا؟ اس لمحے بھی وہ اپنی دو ماہ پہلے والی حرکت پر بے اختیار شرمندہ ہو گئی۔ کیا سوچ کر اس نے آیان پر ہاتھ اٹھایا تھا؟

"نور اب تم لوگوں کی باری ہے۔" عاشی نے اسے خاموش کھڑے دیکھا تو بتایا۔ ان دونوں کی خاموشی اتنے رش میں بھی صرف عاشی محسوس کر سکتی تھی۔ مریم کے ہاتھ میں موجود اپنا فون اونچا کیا اور اقبال عالم کو بتایا کہ وہ اپنی ریاضت کا پھل لینے جا رہی ہے۔ وہ بھاگتی ہوئی باقی کے ڈاکٹرز کے پاس پہنچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ مس کشمیر! آج واپس جا رہی ہو کیا اپنے ملک؟" وہ چالیس سالہ ڈاکٹر مائیکل تھے جو ایس این یو میں اور ہسپتال میں ہر جگہ اس کے سب سے بڑے سپورٹر بن کر رہے تھے۔

"انی یو بگسا! (نہیں ڈاکٹر) ابھی چند رکوں گی۔ آپ سب کے ساتھ ایک گڈ بائے ڈنر کروں گی پھر جاؤں گی۔" اس نے مسکرا کر خوش دلی سے کہا۔

"تمہیں پتا ہے تم پاکستانی یوتھ کے لیے ایک موٹیویشن بن کر جا رہی ہو۔ کتنی کم عمر میں پی ایچ ڈی کر لی اور اتنی قابل ڈاکٹر بھی بن گئی ہو۔ میں اپنی بیٹی کو تمہاری مثالیں دیا کروں گا۔" ڈاکٹر مائیکل کی بات پر وہ شانے اچکاتے ہوئے جھنپ سی گئی۔ کبھی اتنی تعریف کے بارے میں سوچا نہیں تھا۔

"آپ یقین کریں ڈاکٹر! میں اپنے ہائی اسکول تک نہایت نالائق طالب علم رہی ہوں۔ وہ تو بس پیپرز کے ٹائم پر بڑے بھائی ہٹلر سیکنڈ بن جایا کرتے تھے اور گریڈ اچھے آ جاتے تھے ورنہ میں اور پی ایچ ڈی ایک مذاق ہی ہوتا۔ میں سوچ رہی ہوں اگر میں اپنے اسکول کالج کے ٹیچرز کے پاس جاؤں اور انہیں

یہ خبر سناؤں تو کہیں وہ صدمے سے بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔" وہ ہنستے ہوئے مزے سے کہہ رہی تھی۔ڈاکٹر مائیکل بھی اس کی بات پر ہنس پڑے۔

"کشمیر میں ٹیچرز کو اسٹوڈنٹس کی کامیابی سے صدمہ کیوں ہوتا ہے؟"

"اف صدمہ چھوڑیں' انھیں ہارٹ اٹیک تک ہو جاتا ہے جب انھیں کلاس کے نالائق ترین بچے کے بارے میں ایسی بات سننے کو ملتی ہے۔" وہ بھرپور مبالغہ آرائی سے کام لے رہی تھی۔

"یہ بات تو تم نے پہلے کبھی نہیں بتائی۔"

"پہلے میں نے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ میں نالائق اسٹوڈنٹ تھی۔"

"پھر جینیس کب ہوئیں؟"

"جب پہلی مرتبہ ساؤتھ کوریا کیلئے اپلائی کیا تھا تب پڑھائی کو سیریس لیا تھا' گول سیٹ کیا تھا' خود کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کا عہد کیا تھا کیونکہ پاکستان میں شادی کے بعد اس عورت کو ریسپیکٹ نہیں

دی جاتی جو اپنی ریسپیکٹ کرنا نہ جانتی ہو۔ ہمیں یہ ریسپیکٹ earn کرنا پڑتی ہے اور نورالفجر تو ہمیشہ سے خود کی ویلیوز کی قدر کرنے والی لڑکی تھی بس اب منزل کے قریب ہوں۔"

"یعنی تم آج سے پھر نارمل انسان بن جاؤ گی؟ یقیناً یہ سنجیدگی گول حاصل کرنے تک تھی۔" ڈاکٹر مائیکل کی بات پر اسے بہت کچھ یاد آیا تو وہ تھوڑا تلخی سے مسکرائی۔

"کوریا نے بہت سکھایا ہے ڈاکٹر! اب میرا نارمل انسان بننا مشکل ہے۔"

"کہیں ٹیچرز کو صدمہ دیتے دیتے خود صدمے میں تو نہیں چلی گئیں؟" وہ ہنس کر پوچھ رہے تھے۔

"پتہ ہے ہمارے ہاں صدمے سے کیا مراد ہے؟" وہ سر جھٹک کر پھر سے خوشگوار انداز میں بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"صدمے سے مراد شاک ہوتا ہے، ایک بجلی کے کرنٹ جیسا جھٹکا اور یہ شاک خوشگوار اور حیران کن شاک ہوتا ہے۔ ہم اپنے ٹیچرز کے چہروں پر اپنے لیے خوشی دیکھتے ہیں کہ ان کے اسٹوڈنٹس نے

ناممکن کو ممکن کر لیا ہے اور اس ناممکن کو ممکن کرنے والی بے یقینی اپنے ٹیچرز کے چہروں پر دیکھنا اتنا لطف دیتا ہے کہ اس سے زیادہ پر امید اور پر جوش منظر دنیا میں کہیں نہیں ہوتا اور میں اس بے یقینی کی کیفیات کو اپنے استادوں کے چہروں پر دیکھنا چاہوں گی اور پتہ ہے پھر ٹیچرز اتنی دعائیں دیتے ہیں کہ آپ کا دامن تنگ پڑ جاتا ہے اور انسان مجھ جیسا نالائق ہونے کے باوجود بہت آگے جاتا ہے... بہت بہت آگے جاتا ہے۔ ہمارے ٹیچرز سوپر نیچرل ہیں جیسے ان سے..."

"تمہاری ٹرن!" فرط جذبات میں بولتے ہوئے وہ سب بھول گئی تھی۔ جلدی سے گاؤن اور سکارف ٹھیک کیا، تھوڑا نروس ہوتے ہوئے اسٹیج کی جانب بڑھنے لگی تو جیسے ٹانگوں سے جان نکلی جا رہی ہے۔ ایک نظر آڈینس کی جانب دیکھا۔ پورا گراؤنڈ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جیسے نورالفجر کے یادگار دن پر سب ہی پر مسرت تھے۔ ایسے گراؤنڈ اکثر انڈیا یا پاکستان کے میچ میں بھرے ہوتے تھے یا پھر لورپول اور مانچسٹر یونائیٹڈ کے فٹبال میچ میں ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

میڈل پہنتے اور اپنا ڈپلومہ سرٹیفکیٹ لے کر تصویر بنوانے تک وہ نارمل ہو چکی تھی۔ پیچھے بڑی اسکرین پر اس کا نام، اس کی تصویر اکیڈمک ریکارڈ کے ساتھ دیکھائی جا رہی تھی۔ تصویر بنواتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ تالیاں اب تک بج رہی ہیں اور اس کی مرتبہ زیادہ ہی بج رہی ہیں۔ اس نے اپنے دوستوں کی جانب دیکھا۔ عاشی، آیان اور جن ینگ کرسیوں پر کھڑے زور زور سے تالیاں بجاتے ہوئے ہوٹنگ کر رہے تھے اور باقی لوگ ان کا ساتھ دے رہے تھے۔ سب ہی اسے رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ آج اگر کوئی نفرت و حقارت سے بھی دیکھ رہا تھا تو اسے پرواہ نہیں تھی۔

عاشی اور آیان نے پاکستان کا جھنڈا ایک ایک طرف سے تھام رکھا تھا۔ تالیاں پیٹنے کا شغل کافی دیر تک جاری رہا اور حاضرین محفل کافی دیر تک اسی طرح محظوظ ہوتے رہے کہ یونیورسٹی کے صدر نے بھی مڑ کر ان سب کو ضرور دیکھا تھا جن کے لیے یہ لڑکی واقعی خاص تھی۔ باقی لوگ بھی فرمائشی

www.novelsclubb.com

تالیاں بجاتے رہے جب تک وہ دونوں تھک نہیں گئے۔اس نے وکٹری کا نشان بنا کر اپنے دوستوں کی جانب دیکھا تو وہ جواباً مزید ہوٹنگ کرنے لگے۔وہ جھنپ کر اسٹیج سے اتر آئی۔

وہ واقعی یادگار دن تھا

سیئول شہر میں

ایس این یو میں

دوستوں کے ساتھ

بے فکر سا دن

خوشی والا دن

سب کچھ پا لینے والا دن

منزل تک پہنچنے کا دن

www.novelsclubb.com

پر مسرت اور خوشگوار دن

انسان سے شخصیت بننے والا دن

یادگار دن تھا

وہ واقعی یادگار دن تھا

"تم پاکستانی تو crowd gathered ہو۔" تھوڑی ہی دیر بعد جب ڈاکٹر مائیکل اپنا سرٹیفکیٹ اور میڈل لے کر اس کے برابر آ کھڑے ہوئے تو مسکراتے ہوئے تبصرہ کیا۔

"یے کراسو (ہاں بالکل) کبھی غرور نہیں کیا۔" اس نے فخر سے کہا اور اپنے دوستوں کی جانب شکریہ ادا کرنے والے انداز میں دیکھا جو اسے crowd gathered بنا گئے تھے۔

آخر وہ لمحہ بھی آیا تھا جس کا نور الفجر کو بے صبری سے انتظار تھا۔ ڈگری حاصل کرنے کے بعد فاتحانہ انداز میں کیپ اچھالنے والا لمحہ!

وہ لمحہ جس کو صدیوں تک تصویروں اور یادوں میں محفوظ رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ لمحہ یاد رکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

آیان، عاشی، مریم، مارک اور جن ینگ کے ساتھ بھی یادگار تصاویر بنوائیں۔

ان دونوں نے گاؤن اور کیپ جو کہ رینٹ پر لی تھی واپس ڈیپارٹمنٹ میں جمع کروائی اور شام تک وہ تمام پروفیسرز سے ملی تھیں۔

نورالفجر نے اپنے تمام ٹیچرز کو شکریہ کے طور پر دعوت پر بھی بلایا تھا اور پاکستان بھی آنے کا کہہ کر گئی تھی۔ شام میں وہ سب دوستوں سے بھی مل لی اور انہیں بھی تین دن کے بعد ڈنر پر انوائٹ کر گئی تھی جو وہ یہاں کی فیکلٹی، کلاس فیلوز اور دوستوں کو دینا چاہتی تھی اور اس گڈ بائے ڈنر کے لیے اس نے پہلے ہی بکنگ کروا رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر سے بھی مبارکباد لے کر وہ کال بند کر چکی تھی۔خوشی تھی کہ چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

پاکستان میں ہوتی تو اسے رشتے داروں کی نظر لگ جانے کا ڈر ہوتا لیکن یہاں کون حاسد تھا جو اسے نظر لگاتا؟سب بدل سکتا تھا لیکن نورالفجر کی اپنے رشتے داروں سے خار کھانے والی عادت نہیں بدلی جاسکتی تھی اور اسے معلوم تھا یہ خبر رشتے داروں کے سینے جلانے کے لئے کافی ہو گی کہ نورالفجر ایس این یو سے پی ایچ ڈی کر چکی ہے اور وہ انھیں جلتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔

"آج تم کوئی گفٹ مانگو۔"اس کے ساتھ یونیورسٹی روڈ پر چلتے آیان نے خوشگوار موڈ سے کہا۔نور نے حیرت سے اسے دیکھا پھر ہنس دی۔وہ اس لمحے سب لڑائیاں' تلخیاں بھول چکی تھی اور اسے ہیپی اینڈنگ کے لیے سب کو معاف کرنا تھا کہ اللہ نے اسے بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے۔اسے اس کی محنت کا پھل دیا تھا اور وہ خوش ہو کر انجوائے کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

عاشی اور جن ینگ بھی ساتھ ہی تھے۔مریم اور مارک کو باقر کی وجہ سے گھر جانا تھا سو وہ شام میں ہی چلے گئے تھے۔

"جنجا؟"اس کے ہنسنے پر آیان مسکرایااور سر اثبات میں ہلایا۔

"پکاجو مانگوں گی دو گے ؟"نور کو یقین نہیں آرہا تھا۔

"جان کے علاوہ جو مانگو گی دوں گا۔"

"سوچ لوcivic بھی مانگ سکتی ہوں۔پاکستان میں لڑکیاں مرتی ہیں civic والوں پر۔"اس کی بات پر ایک پل کے لیے آیان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔کوئی یاد آیا تھا۔

"میرا باپ اتنا امیر ضرور ہے کہ تمہیں سیوک خرید دے۔تم بولو۔"اس نے پھر ٹرانس کی کیفیت میں پچھلا جملہ دوہرایا۔کسی کو بہت پہلے یہی جواب دیا تھا۔

"گفٹ تم دے رہے ہو یا انکل سکندر ؟"

"اصل میں میری ابھی سیوک تک پہنچ نہیں ہے۔معمولی سا انجینیئر ہوں کوئی سستی سی چیز خرید کر دے سکتا ہوں۔"

"مجھے تمہارا سستا تحفہ بھی پسند آیا تھا۔ شکریہ!" اس نے مسکرا کر اپنی سالگرہ کے تحفے پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ آیان نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

"بہر حال مجھے اندازہ نہیں تھا تم مجھے 3M Littmann Classic کا سٹیتھو سکوپ تحفے میں دو گے۔ آفٹر آل غریب جو ہوئے۔" آیان بے اختیار ہنس دیا۔ اسے معلوم تھا نور الفجر جان جائے گی اور وہ جان چکی تھی۔ ظاہر ہے آٹھ سال سٹیتھو سکوپ کے ساتھ گزار چکی تھی۔ وہ بیسٹ سٹیتھو سکوپ کو پہچان گئی تھی۔ آیان آج اسی کی چلنے دینا چاہتا تھا۔ کوئی اختلاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"سو غریب اسکواڈرن لیڈر آیان! آپ آج مجھے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں گڈ بائے ڈنر کروائیں گے۔" نور نے معمولی سی افسر سے فرمائش کی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ بس اتنا ہی؟" آیان نے پوچھا جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو۔

"میں نے کہا اچھا سا ریسٹورنٹ! جہاں میں نہ گئی ہوں اور وہاں کچھ ایسا ہو جو میں نے کوریا میں کبھی نہ کھایا ہو۔" نور نے اپنی بات پر زور دیا۔

"شیور۔ ابھی چلتے ہیں کسی ایسی جگہ۔" وہ مسکرایا اور گردن موڑ کر ان دونوں کو آواز لگائی جو جان بوجھ کر آہستہ چل رہے تھے۔

وہ دونوں ان تک آئے۔ آیان نے کسی کے گھر کا شارٹ کٹ راستہ پوچھا تو وہ لوگ پیدل ہی اس طرف چل دیے۔

Who hath not seen thee oft amid thy store?

Sometimes whoever seeks abroad may find

Thee sitting careless on a granary floor

Thy hair soft-lifted by the winnowing wind

Or on a half-reap’d furrow sound asleep

Drows’d with the fume of poppies, while thy hook

Spares the next swath and all its twined flowers

And sometimes like a gleaner thou dost keep

Steady thy laden head across a brook

Or by a cyder-press, with patient look

Thou watchest the last oozings hours by hours

www.novelsclubb.com

(جون کیٹس: ٹو آٹم)

******

مین سٹریٹ چھوڑ کر وہ لوگ آبادی والے راستوں پر چل رہے تھے۔ وہ لوگ پیدل ہی انچن کی جانب جا رہے تھے۔ کافی دیر چلنے کے بعد آیان ایک گھر کے سامنے کھڑا ہو گیا تو وہ چونکی۔ کیا وہ کسی کے گھر میں گڈ بائے ڈنر دینے والا ہے؟ وہ بھی Hanok قسم کا گھر!

(کورین روایتی قسم کے گھروں کو وہاں Hanok کہا جاتا ہے جو قدیم طرز کے کورین گھروں کی طرح بنے ہوتے ہیں۔ کوریا میں لوگ اکثر ان محل نما قدیم گھروں میں چند دن رکنے آیا کرتے ہیں کیونکہ پہلے وقتوں کے کورین باشندے زمین پر سونا پسند کرتے تھے اور ماڈرن کورین اس قدیم طرزِ زندگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔)

"سیریسلی آیان؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم آج جو یہاں کھاؤ گی وہ تم نے پہلے نہیں کھایا ہو گا۔ میرا دوست ایک اچھا شیف ہے۔" آیان نے دروازے پر بیل دیتے اسے جواب دیا۔

"جرنل شی جن پارک از آن ڈیوٹی۔" اندر سے سنجیدہ سی آواز آئی۔

"انجینیو یان (انجینئر آیان) گڈ بائے ڈنر چاہتا ہے۔" آیان نے بھی باہر سے آواز لگا کر بتایا تو نور نے خوشگوار حیرت سے ایسے دیکھا۔ وہ بھی گڈ بائے ڈنر کھایا اور دیا کرتا تھا۔

"ڈیوٹی پر موجود لوگوں کو تنگ نہیں کیا جائے صرف گڈ بائے سے کام چلایا جائے۔" اب بھی بغیر دروازہ کھولے اندر سے کہا گیا تھا۔

"انجینیو یان ناراض ہو کر جا رہا ہے۔" اس کی بات مکمل ہوئی اور دروازہ جلدی سے کھلا تھا۔ سامنے والا تھوڑا خوشی سے دروازہ کھول رہا تھا لیکن چار لوگوں کو سامنے دیکھ کر پہلے سنجیدگی پھر چہرے پر غصہ در آیا۔

www.novelsclubb.com

"ان سب کو بھی گڈ بائے ڈنر چاہیے؟" وہ تھیکے نقوش والا بوڑھا کورین تھوڑا بدمزہ ہوا۔ ان تینوں نے باجماعت سر اثبات میں ہلایا کہ ایک ڈنر ہی تو ہے دے دیں آپ کا کیا جاتا ہے۔

"جن ینگ کے علاوہ باقی لوگ اندر آجاؤ۔" وہ اسی طرح سرد مہری سے کہتے اندر کی طرف چل دیے اور سب سے پہلے جن ینگ ہی اندر گیا تھا۔

"میں اپنے گڈ بائے ڈنر کے لئے آپ کی موت کا انتظار نہیں کر سکتا جرنل شی جن پارک! آج ہی کھلا دیں۔" وہ دونوں ان آرمی والوں کی فرینک نیس پر عش عش کرا اٹھی تھیں۔ آگے پیچھے چلتے وہ سب اندر آئے۔ باہر سے بظاہر بڑا نظر آنے والا گھر اندر سے خوبصورت اور روایتی کورین محلوں جیسا تھا۔ دروازے کے سامنے ہی لاؤنج تھا جس پر زمینی میز اور بیٹھنے کے لیے کشن رکھے گئے تھے۔ وہ کسی پرانے کورین شاہی خاندان کے گھروں جیسا تھا جس کی دیواریں، پلر، چھت اور فلور لکڑی کا تھا۔ دیواروں پر ہر جگہ تصویریں آویزاں تھیں جو یقیناً انھیں پرانے راجاؤں کی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کون ہیں؟" نور نے پوچھنے کی غلطی کی تھی اور پھر جنرل شی جن پارک نے بائیں طرف اشارہ کیا۔

"یہ جوسنگ جونہاانجوہیں۔"جوسنگ جونہاکالفظ کورین اپنے بادشاہوں کو تعظیم دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔پہلی تصویر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے جنرل شی جن پارک نے بتایااور پھر بتاتے چلے گئے۔

"یہ جوسنگ جونہاسونجوہیں،یہ جوسنگ جونہاجونگجو،یہ جوسنگ جونہاہیون جونگ ہیں،یہ جوسنگ جونہا سنجوہیں،یہ جوسنگ جونہاانجونگ ہیں،یہ جوسنگ جونہاگوجونگ ہیں،یہ جوسنگ جونہاسن جونگ ہیں..."

"مجھے چکر آجائیں گے بس کریں جنرل!"عاشی نے بڑے معذرت خواہ انداز میں آدھا جھک کر منت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک سرد نگاہ عاشی پر ڈال کر کچن کی جانب چلے گئے۔نور نے بھی شکر ادا کیا کہ وہ چلے گئے لیکن وہ سارے جوسنگ جونہا کی تصویریں ابھی بھی تک دیکھ رہی تھی۔عاشی تو ان کے جاتے ہی زمینی میز کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔

"کیا گھر بہت خوبصورت ہے؟"

"خوبصورت نہیں ہے پر سحر ضرور ہے جیسے کسی جادوگر کا گھر ہے۔میں سوچ رہی تھی شکر ہے یہ جوسنگ جونہا ہمارے پاکستان میں نہیں ہیں۔ہم کیا کہتے؟جوسنگ جونہا اسکندر مرزا،جوسنگ جونہا ایوب خان،جوسنگ جونہا یحییٰ خان،جوسنگ جونہا ذوالفقار علی بھٹو..."وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"پھر ہمیں جوسنگ جونہا آصف زرداری اور جوسنگ جونہا ممنون حسین بھی کہنا پڑتا۔اسی لیے یہ جوسنگ جونہا ان کو رین تک اچھے ہیں۔"عاشی نے بروقت مزید ٹکڑا لگایا تو وہ تینوں ہنس پڑے۔

"کیا یہ اکیلے اب ہم سب کے لئے ڈنر بنائیں گے؟"وہ کچن کی جانب دیکھتی آہستگی سے آیان سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں!"وہ مسکرا کر کہتے ہوئے جن ینگ اور عاشی کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔

"تو کیا تم بناؤ گے؟"وہ بھی وہیں آکر بیٹھ گئی۔آیان نے سر نفی میں ہلایا۔

"جنرل شی جن ہم کیا کھانے والے ہیں؟" جن ینگ نے بلند آواز میں پوچھا۔

"تم انوائیٹڈ نہیں ہو۔اس لیے تمہارے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔"

"یہ کون ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"آیان کے منہ بولے استاد۔"

"کیا مطلب؟" عاشی نے اپنا فون ہوا میں سیلفی کے لیے بلند کرتے ہوئے پوچھا۔

"آیان سے بڑے امپریس ہیں۔اس لیے کہتے ہیں میں اس کا استاد ہوں۔"

"ادھر دیکھو سب!" عاشی نے سب کو کیمرے کی جانب دیکھنے کا کہا تو سب اسی جانب مسکرا کر دیکھنے لگے۔تصویر میں ہمیشہ مسکرایا جاتا ہے۔نور نے عادتاً دونوں ہاتھوں کا وی بنا کر ہاتھ چہرے کے قریب کیے۔

"تم کیا کہہ رہے تھے کیوں امپریس ہیں؟"اب عاشی نے جن ینگ سے پوچھا تھا۔سب پھر سے نارمل ہو گئے تھے۔

"فضول میں بول رہا ہے۔سر شی جن اس کے یونٹ کے جنرل ہیں اور ہمارے بہت اچھے دوست اور شکاری بھی ہیں۔اب دیکھو تم لوگوں کو کونسا پرندہ کھلاتے ہیں۔امید ہے حلال پرندہ لائیں گے۔"

"کیا؟"ان دونوں لڑکیوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"مجھے بچوں کے شور سے سخت الرجی ہے لہٰذا اس بات کا خیال رکھ کر مہمان بنا جائے۔"جنرل شی جن کچن سے باہر آئے اور سرد آواز میں طنز کیا۔

"بچے؟"اس طنز پر وہ حیران ہی رہ گئیں البتہ آیان مسکرایا تھا۔

"فکر مت کرو تم لوگوں کے لیے کوئی حلال پرندہ ہی بنائیں گے۔"جن ینگ نے لاپرواہی سے کہا۔

"جیسے کسی زمانے میں کسی نے حلال سوشی کھلائی تھی۔" عاشی نے ذو معنی انداز میں آیان کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکراہٹ دباتا اپنے فون میں کوئی میسج دیکھنے لگا۔

"میں جا رہی ہوں۔ ایسا گڈ بائے ڈنر مجھے ہر گز نہیں چاہیے۔" نورالفجر کہتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ اس نے عاشی کے جملے اور انداز پر غور نہیں کیا تھا۔

"بیٹھ جاؤ نور! ہمیشہ ہمارے ساتھ ڈنر پر ہنگامہ کرنا ضروری ہوتا ہے؟" جن ینگ اپنے فون میں مصروف سا بولا۔

"اٹھو اور پہلے تم چیک کر کے آؤ وہ کونسا پرندہ پکا رہے ہیں؟" اس نے جن ینگ سے کہا۔

"پرندے پکاتے بھی ہیں؟" جن ینگ نے سادگی سے پوچھا۔

"کیا مطلب تم لوگ کچا کھا جاتے ہو؟" وہ شاک سے بولی۔

"میں نے ایسا کب کہا؟" اس نے عاشی اور آیان سے پوچھا۔

"تم بات چینج مت کرو جن ینگ!"

"تم اوور ری ایکٹ مت کرو نورالفجر۔"

"تم کیوں اسے تنگ کر رہے ہو؟" آیان نے جن ینگ کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹھ جاؤ نور۔ ذرا ہم بھی دیکھیں ساؤتھ کوریا میں ایسی کون سی ڈش رہ گئی ہے جو ہم نے نہیں کھائی۔" عاشی نے بھی نور کو کول رکھنا چاہا۔

"اگر وہ کوے پکا رہے ہوئے تو؟" اب کے آیان اس کی ان سیکورٹی پر ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔

"شتر مرغ بھی کھلا سکتے ہیں۔ کسے معلوم اندر کیا پک رہا ہے۔" وہ بھی لاپرواہی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"آیان میں نے یہ گڈ بائے ڈنر مانگا تھا؟" وہ خفا نظر آتی تھی۔

"تم سے گفٹ مانگنے کو کہا تھا لیکن تم نے گڈ بائے ڈنر مانگا جو یونیک ہو۔" وہ خوش نظر آتا تھا۔

"تم دونوں اب ہمیں شاپنگ بھی کرواؤ گے جرمانے کے طور پر!" ناراضگی ختم کرنے کی شرط رکھی گئی تھی۔ حد ہے اتنا اچھا دن کیسے برباد کیا تھا ان دونوں نے۔

"میں آرمی والوں کا نوکر زیادہ سے زیادہ ایک سوٹ خرید کر دے سکتا ہوں۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے ناراضگی ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

"بھوکے انسان! پیسے نہ لگانے پڑیں تبھی یہاں لے کر آئے ہو۔" آیان نے بے چارگی سے شانے اچکا دیے۔ عاشی اور جن ینگ خاموش تماشائی بنتے اپنے فون میں مگن ہو گئے تھے۔

"میں کچن میں جا کر دیکھنے لگی ہوں وہ کیا بنا رہے ہیں۔" اس سے رہا نہیں گیا۔ کسی نے اسے روکا نہیں تھا کیونکہ وہ جانتے تھے نور اپنی تسلی کیے بغیر نہیں رکے گی۔

www.novelsclubb.com

کچن میں جاتے ہوئے اسے بہت خوف آرہا تھا کیونکہ وہ گھر کسی جادو گر کا گھر لگ رہا تھا جیسے وہاں کوئی ان دیکھی مقناطیسی قوت ہو۔ارد گرد دیکھتے وہ کچن میں جارہی تھی جب کچن کے دروازے کے پاس ڈر کر پیچھے ہٹی کیونکہ جنرل شی جن دروازے میں کھڑے تھے۔

"بگسا کو کچھ چاہیے؟"انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پانی!"اس نے بے اختیار کہا۔

"پانی فریج میں ہے۔"وہ دروازے سے ہٹ گئے۔اس نے تھوک نگلتے آگے بڑھ کر سارے کچن میں نظر دوڑائی تو الیکٹرک اسٹو کے علاوہ سارا کچن خاموش اور صاف ستھرا تھا۔چولہے پر کوئی دیگچی تھی جس میں یقیناً کچھ پکانے کے لیے رکھا گیا تھا۔اس نے ایک نظر واپس جنرل شی جن کی جانب دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔(اب کیسے چیک کرے؟)

وہ فریج کی جانب چلی آئی۔فریج میں پانی تلاش کرنے کو وہ ہلکا سا جھکی اور پھر اس کی زوردار چیخ سب نے سنی تھی۔اس نے فریج کا دروازہ زور سے پٹخا اور پیچھے ہو کر گہرے سانس لینے لگی۔

"کیا ہوا نور؟" باقی سب بوکھلاتے ہوئے اندر آ گئے۔عاشی اس کے پاس آئی۔

"تم ٹھیک ہو؟" آیان نے بھی فکر مندی سے پوچھا۔

"کیا دیکھ لیا اس نے؟" جن ینگ بھی دروازے میں کھڑا جنرل شی جن سے پوچھ رہا تھا۔

"تم پاکستانیوں نے زندگی میں ایسی چیزیں کبھی نہیں دیکھیں؟" وہ غصے سے پوچھ رہے تھے۔نور نے ایک کاٹ دار نظر ان پر ڈالی۔

"گندے لوگ!" وہ بھی جواباً غصے سے بولی۔

"چلو عاشی یہاں سے۔" وہ خفگی سے کہتے ہوئے عاشی کو ساتھ لیے دروازے کی جانب بڑھی۔اسے بہت برا لگا تھا اور اس سے زیادہ برا لگا تھا کہ وہ ان سب کے سامنے ڈری تھی۔اب فریج میں اژدھے

کوٹرے میں سجا کر کون رکھتا ہے؟ بکرے کی سری کو کھلی آنکھوں سے اچانک سے بندہ دیکھے تو چیخ نکل ہی جاتی ہے۔وہ بہت خفت زدہ ہو رہی تھی کہ اس کا دل کر رہا تھا جنرل شی جن کو رکھ کر دو چپیڑیں لگا دے۔

"نور ہوا کیا ہے؟" عاشی کو اس کے رویے کی ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔نور نے اسے صرف فریج میں دیکھنے کا اشارہ کیا۔

عاشی بڑے دھانسو انداز میں فریج کی جانب بڑھی'اس کا دروازہ کھولا'اندر جھانکا'چند پل اسی طرح جھک کر خاموشی سے سارے لوازمات کا جائزہ لیا'فریج کا معائنہ کیا'پھر اسی خاموشی سے اسے بند کیا اور ایک ہولناک چیخ کے ساتھ وہ کچن کے دروازے سے باہر تھی۔

www.novelsclubb.com

"عاشی!" نور اس کی چیخ سے ہی ڈر گئی اور اس کے پیچھے باہر نکلی۔

آیان بھی دیکھ چکا تھا کہ ان دونوں نے کیا دیکھ لیا ہے۔ اس نے جنرل کی جانب دیکھا تو وہ ''میں کیا کہہ سکتا ہوں'' کے انداز میں شانے اچکا گئے۔ وہ بھی تاسف سے سر جھٹکتا باہر نکلا۔

وہ دونوں اپنے بیگ پہنے دروازے کے پاس کھڑی جوتے پہن رہی تھیں۔

"فجر، عاشی..." اس نے دونوں کو آواز لگائی۔

"تم آیان! تم یہ سب کھلانے کے لئے یہاں لائے تھے؟Ewwww" وہ سخت بدمزہ ہو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جو کھانا اس نے آخری مرتبہ کھایا تھا وہ بھی باہر نکل آئے گا۔

"میں صرف کبوتر کا سوپ پلانے کے لئے تمہیں یہاں لایا تھا۔ وہ کورین ہیں ایسی چیزیں کھاتے رہتے ہیں۔" اس نے اردو میں وضاحت کی۔

www.novelsclubb.com

"آیان میں نے زندگی میں اتنا گندہ انسان نہیں دیکھا۔اتنے پیار سے اس نے سانپ کا جسم سجا کر ٹرے میں رکھا ہوا تھا۔Ewwwww یہ گندہ انسان تمہارا دوست ہے۔اف تم بھی ایسے ہی ہو گے، تم بھی یہی سب کھاتے ہو گے۔"

"Ewwwww میں تمہیں ایسا لگتا ہوں؟" وہ بھی اس کی نقل اتار کر بولتے ہوئے ہنسنے لگا۔

"بہت گندے ہو تم سب! چلو عاشی میرا دل خراب ہو رہا ہے۔" وہ عاشی کا بازو پکڑے ہوئے باہر نکل گئی۔

اس نے یہاں بہت سے لوگوں کو زندہ جانور، پرندے مطلب کچھ بھی کھاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اتنا بڑا سانپ! وہ بھی فریج میں Ewwwww ۔اس کا اچھا دن بہت بری طرح خراب ہوا تھا۔اس کی نظروں کے سامنے بار بار وہی کٹا ہوا سانپ اور بکرے کی سری گھوم رہی تھی۔اس سے زیادہ اس نے غور کیا ہی نہیں تھا ورنہ ایک باؤل میں اسے چلتے ہوئے کیکڑے بھی نظر آ جاتے۔

"Ewwww کیا دیکھ لیا ان معصوم لڑکیوں نے!" جن ینگ فریج کھولے جھکا ہوا نفی میں سر ہلاتے کہہ رہا تھا۔

جنرل شی جن پارک سنجیدہ تھے۔

آیان بھی وہیں کچن کے دروازے میں کھڑا تھا۔

چند لمحے وہ جن ینگ کو گھورتا رہا پھر وہ زور کا ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔

"Ewwww گندے لوگ!" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں صرف لفظ Ewwww پر ہنس رہے تھے یہاں تک کہ کبوتر کا سوپ سوکھ کر جلنا شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

******

آج بھی ڈورم میں سامان بکھرا پڑا تھا اور سارا سامان نورالفجر کا ہی تھا۔پرسوں صبح ان دونوں کی وقفے وقفے سے واپسی کی فلائٹ تھی۔عاشی کا سامان پیک کیا جا چکا تھا اور نورالفجر کا سامان پیک کیا جا رہا تھا۔ سامان پیک کرنے کے بعد انہوں نے مریم،مارک، جن ینگ اور آیان کو اپنے ڈورم میں انوائٹ کیا ہوا تھا۔ وہ رات ساؤتھ کوریا کی یادوں کے نام ہونی تھی۔ان دنوں سب اسی لیے اچھا تھا کہ وہ سب نور اور آیان کی محبت' شادی وغیرہ پر کوئی بات نہیں کرتے تھے۔اسی لیے وہ اچھے دنوں کے کوریا میں تھے لیکن ابھی تک نورالفجر کا سامان بکھرا ہوا تھا۔دو بیگ پیک ہونے کو رہتے تھے۔

"آج کل تو آیان کے ساتھ بڑے دوستانہ انداز میں بات کر رہی ہو۔مطلب معافی وغیرہ ہو گئی ہے۔" بھورے رنگ کے بیگ کے اوپر عاشی بیٹھی ہوئی تھی تاکہ زپ بند کر سکے لیکن سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے زپ نہیں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس سے ویسے ہی بات کر رہی ہوں جیسے مجھے کرنی چاہیے تھی۔عاشی ہم نے یہاں تین سال گزارے ہیں۔یہ کم عرصہ نہیں تھا۔ہمارے درمیان اچھی بات چیت تھی' ہم نے بعض اوقات

خود غرضی بھی دیکھائی، ہماری لڑائی بھی ہوئی، ہم دوست بھی رہے، کچھ عرصہ الگ بھی گزارا۔ مجھے ہر ایک بات یاد ہے اور میں سب یاد رکھنا چاہتی ہوں۔ میں جانتی ہوں زندگی میں ہمیشہ انسان کو وہ سب نہیں ملتا جو اس نے چاہا ہوتا ہے۔ حقیقی زندگی میں کوئی کوئین آف ہیپی نیس نہیں ہوتی۔ کوئی نہیں آتا آپ کو ریسکیو کرنے لیکن میں ساؤتھ کوریا میں، سیئول میں، ایشیا کے اس حصے میں، میں ہیپی اینڈنگ چاہتی ہوں۔ جہاں بہت کچھ ہو جانے کے بعد بھی ہم ساتھ ہوتے ہیں۔ میں یہاں وہ ہیپی اینڈنگ چاہتی ہوں جو فیری ٹیلز میں ہوتی ہیں۔ آخر میں سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہر اچھا انسان برے انسان کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ ایک دوست دوسرے دوست کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا کرتا ہے۔ ہم لوگوں نے یہاں بہت اچھا وقت بھی گزرا ہے اور شاید بہت برا بھی۔ وہ چاروں بہت اچھے ہیں۔ میں کسی کی اچھائی کا بدلہ اتنے برے انداز میں نہیں دے سکتی۔

www.novelsclubb.com

میں جانتی تھی تم مجھ سے یہ سوال ضرور کرو گی تو میں نے جواب دے دیا۔" وہ آخر میں ہلکا سا مسکرا دی۔

"I just want happy ending here in Seoul!"اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔ہیپی اینڈنگ بھی اتنا اداس کیوں کر رہی تھی؟وہ اداس کیوں کر ہو گئی تھی؟وہ یہاں اچھا اختتام چاہتی تھی جو اچھا رویہ رکھ کر ہی مل سکتا تھا جو اسے مل رہا تھا پھر کیا مسئلہ تھا؟

"میں اس مشن میں تمہارے ساتھ ہوں۔"عاشی نے تب کہا جب اس سے بیگ کی زپ فائنلی بند ہو ہی گئی۔

"آیان بس ہمارا ایک دوست ہے۔"اداس کرنے والی ہیپی اینڈنگ کا دکھ دل میں لیے وہ کہہ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا۔عاشی جلدی سے اٹھی اور ان سب کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنانے لگی۔

نور نے دروازہ کھولا تو وہ چاروں بلکہ پانچوں تھے۔اس نے مسکرا کر ان سب کو خوش آمدید کہا اور باقر کو مریم کی گود سے لے لیا۔نور باقر کو پیار کرتی دروازہ بند کر رہی تھی۔وہ سب اس کے ساتھ اندر چلے آئے۔

"ہائے ہمارا بھانجا آیا ہے۔" عاشی بھی ان تک آئی اور اس سے باقر کو لے کر اسے پیار کیا تو وہ رونے لگا۔

"اس میں کورین لڑکے کا خون شامل ہے نا اس لئے میرے سے تو بن ہی نہیں رہی اس کی۔" عاشی نے روتے ہوئے باقر کو واپس مریم کو پکڑا دیا۔

وہ سب اس روشنیوں کے کمرے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ یہاں کے مکین جا رہے تھے اور کالج، سکول کے لڑکوں کی طرح انہوں نے دیواروں پر مار کر سے لکھ لکھ کر ہر دیوار خراب کی ہوئی تھی لیکن دیواروں کے برعکس کمرہ صاف ستھرا اور صحیح حالت میں موجود تھا۔ بس ایک بیڈ پر دو بیگ کھلے پڑے تھے اور چند پیک شدہ ڈبے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے۔ دیواروں پر لکھا ہوا بہت دلکش لگ رہا تھا لیکن یہ کوریا میں اصولوں کے خلاف تھا۔

"یہ سب کس نے کیا؟" آیان نے دیواروں پر لکھا ہوا پڑھنا شروع کیا تو حیرت سے پلٹ کر پوچھا۔

"نور کا آئیڈیا تھا۔" عاشی نے بتایا۔

"تم لوگ پاگل ہو؟" کم جن ینگ ششدر تھا۔

"ہم اپنے سکول کالج میں بھی یہی کرتے تھے۔ جب ہم نے اسے چھوڑنا ہوتا تو دیواروں پر ایسی رینڈم پینٹنگ کر جاتے تاکہ یادیں رہ جائیں۔" نور نے کرسیاں سیٹ کرتے ہوئے بڑی سادگی سے بتایا جیسے یہ کوئی بڑی بات تو نہ تھی۔

"واٹ تم لوگوں کو جرمانہ نہیں ہوتا تھا؟" مارک نے پوچھا۔

"بھئی جرمانہ کیوں؟ ہم پر تو فخر کیا جاتا تھا۔ بیٹھو۔" اس نے ایک شان سے کہا۔ آیان کو بھی اپنے کالج کا سکواڈ یاد آیا جو کلاس کے ڈیسک اور بورڈ تک کا حلیہ بگاڑ لیتے تھے۔ پنکھے اتار لیتے تھے اور سوئچ بورڈ اکھاڑ دیا کرتے تھے جیسے جانے کا جشن منا رہے ہوں۔

مریم عاشی کے بیڈ پر بیٹھ گئی کہ نورالفجر کے بیڈ پر بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی۔نوراور عاشی نے بھی اسٹڈی ٹیبل کی کرسیاں کھینچ لیں اوران پر بیٹھیں۔

"ہم نے یادیں چھوڑنے کے لیے کبھی ایسا کارنامہ نہیں کیا۔"

"تم پاکستانی نہیں ہو نا!"اس نے معصومیت سے جن ینگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نئے سال کا بیچ آنے سے پہلے یہ دیواریں پینٹ کروادی جائیں گی۔"جن ینگ بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم لوگ پلیز انہیں اس کمرے کی دیواروں پر پینٹ کرنے سے روک دینا۔"عاشی نے ہنستے ہوئے کہا۔وہ مریم کی گود میں بیٹھے باقر کے ساتھ اٹھکیلیاں کررہی تھی۔

"ہاں جیسے میری سنی جائے گی۔"جن ینگ بھی طنزیہ انداز میں بولا۔

"تم کوریا کے ایکس صدر کے بیٹے ہو تھوڑی بہت تو سنی جاتی ہو گی۔ نہیں؟"نور نے جیسے حیرت سے پوچھا۔

"ایکچولی یہ ہمارا ملک نہیں ہے۔ یہاں سب شہریوں کے برابر حقوق ہیں۔"مریم نے کہا۔ مطلب جن ینگ عام شہری ہے۔ نو پروٹوکول!

"یہ کونسی زبان میں لکھا ہے؟"آیان ابھی بھی اسٹڈی ٹیبل اور ٹیرس کے درمیان کی دیوار کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا جہاں بہت سی زبانوں میں کچھ لکھا ہوا تھا لیکن وہ سب کو ایک ہی زبان سمجھ رہا تھا۔ نورالفجر اور عاشی نے اس جانب دیکھا۔

"یہ نوری نے پتہ نہیں کون کون سی زبانوں میں ساؤتھ کوریا کو گڈ بائے کہا ہے۔"عاشی اس تک آئی اور غور سے پڑھ کر بتایا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا، دس ویدا نیا ہنگگ؟"آیان نے نور سے پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے گڈ بائے کوریا اور یہ روسی زبان میں نے لکھا ہوا ہے۔" وہ بتا کر اٹھ گئی اور کچن کی جانب چلی گئی۔ عاشی بھی اس کے پاس کچن میں گئی۔ وہ سب کے لیے کافی بنانے لگی تھی۔

"کول سلینگ!" جن ینگ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"تم بیٹھو آج میں کافی بناتی ہوں۔ تم ان سب کے گفٹ انھیں دے دو۔" عاشی نے اسے کہا کہ وہ کمرے میں ہی بیٹھے۔ چھوٹا سا کچن اوپن ہی تھا کہ وہاں سے آواز با آسانی آجاتی تھی۔ وہ باہر آئی اور اپنے بیگ کی جانب بڑھی کیونکہ اس نے اور عاشی نے کوریا والوں کے لیے تحفے لیے تھے۔ کچھ وہ اپنی طرف سے دے گی اور کچھ عاشی کے تھے۔

"نور ہم دوست رہیں گے ناں؟" اس نے چونک کر جن ینگ کو دیکھا۔ اس کی بات پر وہ ایک لمحے کے لیے رک سی گئی تھی پھر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تم سب کو بھول جاؤں گی؟ تم سب بہت اچھے ہو. میں ہمیشہ تم سب کو اپنی گڈ میموریز میں یاد رکھوں گی اور...(اس نے آیان کی طرف دیکھا) تم سب کی خوشیوں بھری لمبی زندگی کے لیے دعائیں بھی کیا کروں گی۔" ایک دکھ تھا تو بس دل ٹوٹنے کا!

وہ اٹھ کر مارک اور جن ینگ کے پاس گئی اور انھیں شیٹ نما کارڈ پکڑایا جو شیشے کے میٹیریل کا تھا۔ اس نے وہ خاص طور پر ان تینوں کے لیے بنوائے تھے پر آیان کو ابھی دینے کا ارادہ ہر گز نہیں تھا۔ اسے آیان کو اس کا تحفہ سوات میں کھوئے ہوئے کیمرے اور بوسان میں کھوئی ہوئی چھتری کے ساتھ واپس کرنا تھا۔

ان شیلڈز میں مارک اور جن ینگ تھے جو اپنے ملک کے جھنڈے کو سلیوٹ پیش کر رہے تھے اور نیچے ان کی کامیابیاں اور رینک بطورِ تعارف شیشے میں بند کی گئی تھیں۔ باہر سے دیکھنے پر یہی لگتا کہ سنہری رنگ کی سونے کی شیٹ کو شیشے میں بند کیا گیا ہے۔

وہ سب تو حیران ہی رہ گئے تھے۔

آیان کا فون بجا تو وہ ٹیرس کا دروازہ کھولے باہر نکل گیا۔

نور نے اگلا گفٹ نکالا جو پیک شدہ بڑا سا ڈبہ تھا۔ وہ عاشی کی شادی کا تحفہ تھا کیونکہ وہ جانتی تھی پاکستان جانے کے بعد وہ کراچی نہیں جا سکے گی۔

"تم لوگوں کو معلوم ہے میں نے عاشی کے لیے برائیڈل ہنبک (Hanbok) لیا ہے ویسے بھی اس کی شادی ہونے لگی ہے۔ رکو میں تم لوگوں کو دیکھاتی ہوں۔" وہ اپنے فون سے بس تصویر دیکھانے لگی۔ عاشی بھی بھاگتی ہوئی باہر واپس آئی تھی۔

"عاشی تم اسے اپنی شادی کے فنکشنز کے بعد ضرور پہننا۔ یہ کورین برائیڈل ڈریس میں نے تمہارے لیے بنوایا ہے۔" عاشی وہ گفٹ کھولنے لگی کہ سب کا دیکھنا ضروری تھا۔

"اور اسے ابھی تو بالکل مت کھولنا۔ نظر لگ جائے گی۔" نور نے جن ینگ کی طرف دیکھتے ہوئے سادگی سے کہا جو انہیں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نور کے کہنے پر وہ برا سا منہ بنا کر پیچھے ہو گیا۔

"بھئی میں تو اتنا پیارا ہنبک اپنے ولیمے پر پہنوں گی۔" عاشی نے نور کے فون پر خوبصورت ہنبک کا ڈیزائن دیکھا تو کہے بغیر نہ رہ سکی۔ہنبک کورین قومی اور روایتی لباس ہے جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتا رہا ہے لیکن آج بھی کوریا کے لوگ اسے پہننے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور کئی خاص مواقع مثلاً شادی، سالگرہ یا کوئی اور خوشی کے تہوار والے دن اسے پہنتے ہیں۔

آیان بھی فون بند کرتے اندر آیا تو اس کی نظر نورالفجر کے کھلے بیگ پر پڑی جہاں ایک سائیڈ میں کیمرہ پڑا ہوا تھا۔آیان سکندر لاکھوں میں بھی اس کیمرے کے ڈیزائن اور رنگ کو پہچان سکتا تھا۔وہ اس کا اپنا Panasonic کا ڈی ایس ایل آر تھا۔مطلب نورالفجر نے اس کا کیمرہ پھینکا ہی نہیں تھا۔اس نے چھپا لیا تھا یا سنبھال لیا تھا۔اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے آپ میں مصروف باقر کو کینڈیز اور چاکلیٹس دے رہی تھی اور مریم کو بھی قرآن پاک کے ساتھ ڈیکوریشن پیس کھول کر دیکھا رہی تھی۔شیشے کے ڈیکوریشن پیس اتنے نازک اور خوبصورت

تھے جس کے اندر نیلے پانی میں ایک مچھلی تھی اور پتلا سا لمبائی کی صورت میں سمندر دور تک پھیلتا ہوا نظر آتا تھا جیسے وہ لا محدود ہو۔

آیان بھی آکر ان سب کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"نور آیان کے لیے کیا لایا؟" عاشی کافی کے کپ اٹھائے کمرے میں آئی اور پوچھا کیونکہ اسے جاننے کا اشتیاق تھا کہ نور کے کچھ تحفے ایسے تھے جو وہ خود پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔ نور نے بے اختیار نظریں اٹھا کر آیان کو دیکھا۔ اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔ اس نے اگلی نگاہ اپنے کھلے بیگ میں سامنے منہ چڑاتے کیمرے کو دیکھا۔ اس کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ باقر کے پاس سے اٹھی۔ اپنے بیڈ کی جانب بڑھی۔ عاشی اب کچن میں کوکیز کا جار لینے چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں..."

"مجھے پتا ہے تم میرے لیے کیا گفٹ لائی ہو فجر!" وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے نور کے بیگ کی جانب بڑھا کیونکہ اس کا فاصلہ کم تھا۔

اس سے شرمندگی کے مارے کچھ کہا ہی نہیں گیا۔ وہ اسے ایسے تو واپس نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اف اب وہ سب کو اس کیمرے کی کہانی سنائے گا۔ یا اللہ! وہ اضطراب سے اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔

"آیان..." اس نے کچھ کہنا چاہا۔ اسے روکنا چاہا۔ اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی جب آیان نے کیمرہ ہاتھ میں اٹھایا۔

"دیکھو تو نور الفجر نے میرے لیے Panasonic کا ڈی ایس ایل آر لایا ہے۔ اس سے مہنگا تحفہ ملا ہے کسی کو؟" وہ ذو معنی انداز میں مسکرا رہا تھا جس کا مطلب و مقصد صرف نور الفجر سمجھ سکتی تھی۔ وہ اسے ہر طرف سے چیک کر رہا تھا اور اس کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔ نور مجرمانہ انداز میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

وہ اس سے پوچھے گا تو ہر حال میں کیونکہ وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکتا۔

"تھینک یو سو مچ فجر!" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا جیسے تحفہ بہت قیمتی تھا۔ وہ بس اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"یار نور تم کیا چیز ہو؟ دوستوں کو اتنے مہنگے تحائف کون دیتا ہے؟" عاشی نے میز لگا کر کپ اس پر رکھے اور اس کے گلے لگ گئی۔

"نور الفجر دے دیتی ہے کیونکہ پیسہ سنبھالنا میڈم کی شان کے خلاف ہے۔" مریم نے بھی کہا۔

شرمندگی سی شرمندگی تھی جو وہ آیان کے سامنے محسوس کر رہی تھی۔ وہ شرم سے ڈوب مرنے والے مقام پر خود کو محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے تو بڑے طریقے سے اس کا کیمرہ، چھتری اور تحفہ دینا تھا۔ اف یہ کیا ہو گیا؟

"اوکے اب ہم Changdeokgung Palace and Secret Garden چلتے ہیں۔ تم لوگوں کو کوریا کا آخری موسم خزاں آج رات انجوائے کرنا چاہیے۔" جن ینگ نے بروقت ایک نیا شوشہ چھوڑا اور نورالفجر کو اسی میں اپنی بقا نظر آئی۔

"ہاں کیوں نہیں چلو سب چلتے ہیں۔" وہ بھی فٹ سے تیار ہو گئی۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ ٹکٹ کون خریدے گا اور پیسے کون دے گا۔ اسے بس آیان سے بچنا تھا۔ وہ سب کے سامنے نہ بھی کہے اکیلے میں ضرور طعنہ مارے گا۔ کافی پی کر وہ سب کوٹ وغیرہ پہن کر ڈورم سے باہر نکل آئے۔

******

www.novelsclubb.com

کچھ ہی گھنٹوں بعد رات دس بجے کے قریب وہ سب چنگ داک گنگ پیلس کے سیکرٹ گارڈن میں گھوم رہے تھے تو نورتالاب کے پاس بنے پویلین میں آ گئی۔ خزاں کے سوکھے پتے اپنی شاخوں سے

علیحدہ ہو کر تالاب کے پانی میں گرتے اور پانی میں ارتعاش پیدا کرتے اس پر تیرنے لگتے۔ یہ سب بہت اداس کرنے والا تھا۔ وہ ہمیشہ کوریا میں رہنا چاہتی تھی۔ کوریا اتنا پیارا کیوں تھا؟ وہ بہت دکھی تھی اس ہیپی اینڈنگ سے۔ کاش کوریا اسے اون (own) کر لے اور کبھی نہ جانے دے!

چنگ داک گنگ پیلس سیئول کے پانچ بڑے پیلس میں سے ایک ہے جسے یونیسکو نے اس جگہ کی خوبصورتی اور تاریخی اہمیت کی وجہ سے تاریخی ورثے میں شامل کیا ہوا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ پندرہویں صدی میں تعمیر کیا گیا تھا جسے 1552 میں جاپانیوں نے تباہ کر دیا تھا۔ 1610 میں اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی جو جوسن شاہی خاندان کے دور حکومت میں دو سے پچاس سال تک ایک شاہی محل کے طور پر جانا جاتا تھا۔ ایسٹ ایشیا کی خوبصورتی میں اس محل کا بھی بڑا کردار ہے جو اپنے بہترین اور خوبصورت آرٹیکچرل ڈیزائن اور قدرتی نظاروں کی وجہ سے مشہور ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز آئی۔ اس نے گردن موڑ کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو وہ مسکراتے ہوئے نیچے اس ہٹ کی جانب آ رہا تھا جہاں نور الفجر کھڑی تھی۔ نور نے گردن واپس موڑ لی۔

وہ وہاں پہنچا۔ گلا کھنکار کر خود کی موجودگی کا احساس دلایا اور ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"کسی نے کہا تھا میرا کیمرہ دریا میں پھینک دیا ہے۔" نور نے گہرا سانس لے کر اسے دیکھا۔ آخر کار وہ پوچھنے آ ہی گیا تھا۔

"کون سا دریا؟ ہاں دریائے سوات۔" نور شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

سامنے خزاں کے پتے بڑے آرام سے گرتے ہوئے اسے سن رہے تھے، وہ جو خوش تھا۔ ماحول میں خنکی بڑھی ہوئی تھی لیکن خزاں کی خوبصورتی ہی یہی تھی۔ وہ ہر پل اداس کر دجا کرتا تھا اپنے بدلتے رنگوں سے۔

"میں نے بدتمیزی کی تھی تو سزا کا بھی حقدار تھا۔ رائٹ؟" وہ مسکرا کر اس سے رائے مانگ رہا تھا۔

نور نے سامنے بہتے تالاب کے اس پار موجود درختوں کے پتوں کو دیکھتے بظاہر لاتعلق بننے کی کوشش کی۔

"مجھے دریائے سوات میں سرچ آپریشن کروانا چاہیے تھا۔ نہیں؟" وہ اس کو تنگ کر کے خوش ہو رہا تھا۔

"میں مذاق نہ کرتا تو تم میرا کیمرہ دریا میں نہ پھینکتی۔ ایسا ہی کچھ کہا تھا تم نے؟" کالی ٹی شرٹ پر براؤن رنگ کی جیکٹ پہنے اور اس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بظاہر لاپرواہ سا وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔ کیمرہ گلے میں لٹکایا ہوا تھا جیسے یہ کیمرہ اس کی جان ہو۔ دیکھنے میں وہ کیمرہ مین ہی نظر آتا تھا۔

"ہینڈسم کیمرہ مین!"

"تم میرا نقصان پورا کرنے کی کوشش کرنے والی تھیں شاید پیسوں سے؟" وہ گردن ترچھی کیے ہنسنے لگا جس سے وہ مزید خفت زدہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آیان بس بھی کردو۔ میں نے چوری نہیں کیا تھا۔ وہ غلطی سے..."

"سوات میں تمہارے بیگ میں چلا گیا۔ وہاں سے تمہارے گھر اور پھر وہاں سے کوریا تک آ گیا۔ میں سب سمجھ سکتا ہوں فجر ایسا ہی ہوا ہو گا ورنہ تم چورنی تو کہیں سے بھی نہیں لگتی۔" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔

"تم نے جو بھی طنز کرنا ہے کھل کر کرو۔ میں کہہ رہی ہوں نا کہ تمہیں واپس دینے لگی تھی۔ وہاں بھی اور یہاں بھی! ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ ہو جاتا اور تمہارا کیمرہ واپس میرے پاس رہ جاتا۔ میں سچ کہہ رہی ہوں تمہارا کیمرہ چھپانے یا چوری کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔" وہ وضاحت دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اوہ کم آن فجر! میں نے تم سے کہا کہ تم نے چوری کیا تھا؟ فی الحال تو میں سوچ رہا ہوں یہ مجھے کیسے واپس مل گیا۔ میں بے یقین ہوں۔ تم نے تصویریں بھی دیکھی ہو نگی... آہ ایم سوری ان تمام گندی تصویروں کے لیے۔ وہ ایسے ہی دوستوں کے ساتھ رینڈم کلک تھے۔" وہ بہت خوش نظر آتا تھا۔ آخر خوشی پر اس کا بھی حق تھا!

www.novelsclubb.com

"میں نے اس کیمرے کی تصویریں صرف دو مرتبہ دیکھی تھیں۔ایک مرتبہ سوات میں اور ایک مرتبہ..."وہ فوراً خاموش ہوئی۔

دوسری مرتبہ جب وہ بوسان میں قتل کر کے واپس سیئول آئی تھی۔اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔اسے آیان سے نفرت نہ کرنے کی وجہ چاہیے تھی۔

"دوسری مرتبہ؟"وہ جواب کا منتظر تھا۔

"وہ نہیں بتا سکتی۔"اس وقت وہ سب یاد کرنا تکلیف کے سوا کچھ نہ دیتا سو اس نے اس سوچ کو جھٹکنے کی کوشش کی۔

"ایک مرتبہ جب ہم ملے تھے اور ایک مرتبہ جب ہم بچھڑے تھے۔رائٹ؟"نور کی ہنسی غائب ہوئی تھی۔ہاں وہ اس کے بعد بچھڑ ہی گئے تھے۔کچھ بھی تو پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔وہ وہیں الگ ہوئے تھے اور اب انھیں الگ ہی رہنا تھا۔

"بہر حال ایم سوری۔ تمہارا کیمرہ اتنے سالوں سے میرے پاس رہا۔"

"تم مجھ سے سوری کر رہی ہو فجر؟" باقی سب تصویر بنوانے کے لیے ان کا انتظار کر رہے تھے لیکن آیان اس وقت نور الفجر سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں!" نور نے لاپرواہی سے کہا اور قدم واپس اوپر کی جانب بڑھا لیے۔

"تو ٹھیک سے کرو۔ میں سن رہا ہوں۔" نور نے رک کر حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا تو وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"آیان سکندر میں تم سے ٹھیک والا اور اصل والا سوری کہہ رہی ہوں۔ برائے مہربانی بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔" وہ جل کر بولی تو وہ بے اختیار ہنس دیا۔ وہ کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جایا کرتا تھا۔ نور نے ایک لمحے کو سوچا اور پھر سر نفی میں ہلاتے اس ہٹ سے باہر آ گئی۔

"تمہارا ٹھیک والا اور اصل والا سوری آیان سکندر نے قبول کیا۔" وہ بھی مسکرا کر کہتا جن ینگ تک پہنچا۔ نور کے پہنچتے ہی سب نے ایک یادگار تصویر بنائی۔

جاتی گرمیوں میں

آتی سردیوں میں

ٹھہری ہوئی خزاں میں

ایک دن مزید

زندہ دل لوگوں کے ساتھ

قدرت نے بخشا تھا

اس پر خدا کا شکر گزار ہونا بنتا ہے

کہ وہ ہر حال میں قریب رہتا ہے

www.novelsclubb.com

کبھی روتے ہوئے کو ہنسا دیتا ہے

کبھی ہنستے ہوئے کو روگ لگا دیتا ہے

واپسی پر وہ اور عاشی سب کے کہنے کے باوجود ان کے ساتھ کار میں نہیں گئی تھیں کیونکہ انھیں صبح تک میانگ ڈانگ روڈ پر پرانے وقتوں کو یاد کرنا تھا۔ کوریا اتنا پرامن تھا کہ اکیلی لڑکی آدھی رات کو اگر اکیلی بھی باہر چلی جائے تو اس کے گھر والوں کو یقین ہوتا تھا باحفاظت واپس آجائے گی۔

"ایس این یو چلیں؟" میانگ ڈانگ روڈ پر مسکراتی ہوئی' بے فکر قہقہے لگاتی ہوئی نور نے عاشی سے پوچھا۔

"اس وقت؟" عاشی نے حیرانگی سے پوچھا تو اس نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہماری ٹانگیں ہمیں بڑی بددعائیں دیتی ہونگی نور!" پھر وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے پیدل ہی یونیورسٹی روڈ کی طرف چلی گئیں۔

وہ کوریا کی ہر ایک چیز کو گڈ بائے کہنا چاہتی تھی۔اسے کوئی پرواہ نہیں تھی مستقبل میں کیا ہونا ہے۔ اس کے گھر والوں کی سب سے بڑی ٹینشن کس شکل میں پوری ہونے والی ہے پر ابھی وہ لمحے کی خوشی میں زندہ تھی۔

وہ دونوں آج رات ایس این یو کے اندر چوروں کی طرح گھس کر وہاں کی سیر کر کے گزارنے والی تھیں اور یہ چوری انھیں یاد رکھنی تھی۔جس میں نورالفجر اور عائشہ جہانگیر شاید آخری مرتبہ ساتھ تھیں۔

تین سال کی دوستی اب کبھی نا ختم ہونے والی لگتی تھی۔کل صبح انچن ایئرپورٹ پر وہ دونوں ایک دوسرے کو لمبے عرصے کے لیے گڈ بائے کہنے والی تھیں۔ایک امید کے ساتھ کہ وہ دوبارہ' دنیا کے کسی دوسرے کونے میں' اتفاق سے' کہیں نہ کہیں مل جائیں گی!

www.novelsclubb.com

Where are the songs of spring? Ay, where are they?

Think not of them, thou hast thy music too,

While barred clouds bloom the soft-dying day,

And touch the stubble-plains with rosy hue

Then in a wailful choir the small gnats mourn

Among the river sallows, borne aloft

Or sinking as the light wind lives or dies

And full-grown lambs loud bleat from hilly bourn

www.novelsclubb.com

Hedge-crickets sing; and now with treble soft

The red-breast whistles from a garden-croft

And gathering swallows twitter in the skies

(جون کیٹس: ٹو آٹم)

******

اب کہانی شروع سے شروع کرتے ہیں! ہم سفر کر کے واپس پہنچ چکے ہیں۔آپ کو حال میں خوش آمدید۔

اسے پاکستان واپس آئے دو ماہ ہو چکے تھے۔جب وہ واپس آئی تھی تو جیسے جناح ائیر پورٹ پر جشن تھا۔ہر طرف بہاریں تھیں لیکن نور الفجر روتی چلی گئی تھی۔ایک سفر تھا کہنے کو مشکل تھا، کرنے کو بھی آسان نہ تھا لیکن وہ کر چکی تھی۔وہ اپنے سفر کی منزل پا چکی تھی۔وہ اپنے مشن میں سر خرو ہو چکی تھی اور وہ واپسی پر بہنے والے آنسو کامیابی کے آنسو تھے۔خوشی کے آنسو تھے۔دوبارہ ملنے کے آنسو تھے۔سب کچھ جیسا چھوڑا ویسا ہی تو تھا۔ہاں سب اپنی عمر سے کچھ بڑے نظر آ رہے تھے لیکن وقت کے ساتھ بڑا ہونا تو فطری تھا۔

گھر آنے کے بعد بھی کئی دن رشتے داروں کا آنا جانا لگا رہا تھا۔ وہ جیسے کوریا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری نہیں نوبل پرائز لے کر آئی تھی۔ سب ہی اتنے اچھے ہو گئے تھے کہ اسے رشتے داروں کے پچھلے رویے جھوٹ لگ رہے تھے۔ جو آتا اسے اپنی بیماری کا علاج کرنے کا کہتا، اپنے مسائل بیان کرنے لگتا۔ وہ واپسی کے چند دن تو جیسے خود کو ساتویں آسمان پر تصور کرنے لگی تھی شاید اس سے ہی کہیں رشتے داروں کو سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی سب اتنے اچھے تھے۔

ہاں بالکل سب ہی اچھے تھے۔ وہ تو خوامخواہ ان سے خار کھاتی تھی پھر وہ دن بھی آیا جب نورالفجر اس روز روز کی آمد و رفت سے تنگ پڑ گئی۔ وہ اسلام آباد کے چند نامور ہسپتالوں میں اپنی سی وی وغیرہ بھجوا چکی تھی تاکہ اسے کال وغیرہ آئے تو کم از کم گھر میں فارغ نہ بیٹھنا پڑے۔

www.novelsclubb.com

اس وقت بھی اس کے خالہ زاد کزن اس سے مل کر گئے تھے۔ وہ تھک کر آرام کرنے کمرے میں آئی تھی کہ اس کا فون بجنا شروع ہو گیا۔

"یااللہ صرف دو گھنٹے آرام کے لیے دے دیں۔ قسم سے اس کے بعد کے دو گھنٹے جو رشتے دار آئے گا جم کر خدمت کروں گی۔" وہ بے بسی سے بولتے ہوئے نمبر دیکھنے لگی۔

"اسلام علیکم۔" نام دیکھ کر وہ فوراً سیدھی ہوئی اور سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! لوگوں کی تو دعوتیں ہی ختم نہیں ہو رہیں۔ کہیں وعدہ خلافی کا تو نہیں سوچ لیا؟"

"دراصل مجھے اپنے رشتے داروں کی اور انھیں میری یاد ستائے دے رہی تھی اس لیے میں نے ہر خاص و عام کو اپنے گھر دعوت دے رکھی ہے۔ تمہیں کوئی مسئلہ؟" اس نے تنک کر جواب دیا۔ وہ عادت سے مجبور تھی کہ روحان سکندر سے تمیز سے بات نہیں کر سکتی تھی۔

"تمہیں آج کل یقیناً کھانے کے علاوہ کوئی کام نہیں شاید کھانا نہیں لگتا پر تمہیں کال کر کے مجھے کتنا نقصان ہو رہا ہے ابھی تمہیں اندازہ نہیں ہے۔" وہ بھی خفگی سے بولا۔ ایک تو اس کا کام کرو اوپر سے ہمیشہ غصہ سر پر رکھا ہوتا ہے۔

وہ جھنجھلا کر رہ گئی۔اف روحان اور اس کا قیمتی وقت !

"مجھے شدید نیند آئی ہوئی ہے۔تم بتاؤ کیا بنا؟کوئی صورت نظر آرہی ہے گھر سے نکلنے کی یا واپس چلی جاؤں؟دو ہسپتالوں نے نکالا ہے۔"

"جی جناب اگلے ماہ چیف اور سینیئر ڈاکٹرز کو انٹرویو دے دینا۔اس کے بعد سروس سٹارٹ کر دینا۔ہلکا سا انٹرویو ہی ہو گا زیادہ سیریس لینے کی ضرورت نہیں ہے اور پچھلے ریکارڈ کی بات نہیں کریں گے ٹرسٹ می !"

"ویسے تو میرے انٹرویو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔مجھ جیسا ڈاکٹر کو کھونا مطلب لاکھوں جانیں جانے کے مترادف ہے۔ویسے بھی کل سے میں اسلام آباد میں ایک ہاسپٹل جوائن کر رہی ہوں۔"

وہ کچھ اتراتے ہوئے بولی۔بھئی اب کوریا سے پڑھ کر آئی تھی شیخی بگھاڑنا تو بنتا ہے۔

"بن لو اپنے منہ میاں مٹھو۔کانٹ کمپلین۔مانوں گا تب جب میرا ریکمنڈ کیا گیا انٹرویو پاس کرو گی۔"

"تم مجھے فورس کر رہے ہو کہ نورالفجر تمہیں منہ توڑ جواب دے۔ سوانٹر ویو دینے تک کا ویٹ کرو۔ گھر میں سب ٹھیک ہیں؟" اس نے ویسے ہی سب کا حال پوچھ لیا۔

"آیان ٹھیک ہے۔ تمہیں یاد کرتا ہے جتاتا نہیں ہے اور اس کی پرموشن کی خوشی میں ہم نے گھر میں تقریب اسی ماہ کے آخر میں رکھی ہے۔ وہ آرمی میں اعلیٰ خدمات کی بدولت ونگ کمانڈر بننے جا رہا ہے۔" دوسری طرف سے بھی فوری جواب آیا۔ وہ فون کو گھور کر رہ گئی۔ اس نے کب آیان کا پوچھا تھا؟

"میں سونے لگی ہوں خدا حافظ!"

"مبارک باد تو دیتی جاؤ۔"

"جسے دینی ہوئی دے دوں گی۔" اس نے خفگی سے کہتے فون ہی بند کر دیا اور گہرا سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کیا۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویر کو ایک آسودہ سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ دیکھے گئی۔وہ تصویر لوٹے ورلڈ ٹاور کے فوٹو ایریا میں لی گئی تھی جس میں وہ چھ اسی ترتیب سے کھڑے تھے جیسے نامسن ٹاور میں تصویر بنواتے وقت کھڑے تھے۔ان کے عقب میں ٹاور کی لمبی عمارت جامنی اور گلابی روشنیوں میں جگمگا رہی تھی۔اس نے تصویر ویسے ہی فریم کروا کر کمرے میں رکھ دی تھی۔ناجانے اسے دیکھ کر اسے کیا یاد آتا تھا۔دل میں ایک احساس جاگا تھا جو اسے دکھی کر گیا۔آیان سکندر نے نورالفجر کے لیے ایک کوشش تک نہیں کی۔

"نور؟"کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو وہ فوراً سیدھی ہوئی۔

"آیئے بھابھی!کوئی کام تھا؟"وہ بیڈ پر تھوڑا تمیز سے بیٹھ گئی۔ہادیہ اسے دیکھ کر ناجانے کیا سمجھ بیٹھی ہو۔ہادیہ چل کر اس تک آئی اور بیڈ پر اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

"نیچے شہریار اور اس کی فیملی آئی ہے۔"ہادیہ نے بغور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے۔

"بھابھی وہ جب بھی آئے کوشش کیا کریں میری بے خبری میں اسے رخصت کر دیا کریں۔جب شادی کرنی ہوئی تب دیکھوں گی۔"ہادیہ نے گہری آنکھوں سے پہلے نور کو دیکھا اور پھر تصویر میں اس کے ساتھ کھڑے آیان کو۔

"اب بھی کوئی ایسا شوق رہ گیا ہے جو پورا نہ ہوا ہو جس کی وجہ سے شادی سے بھاگ رہی ہو؟"وہ بڑے دوستانہ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"بھابھی آپ کو میرے ڈاکٹر بننے کی بالکل خوشی نہیں ہوئی۔آپ لڑکی ہیں اور سمجھیں میری ٹیم میں ہیں۔جلدی شادی کی مخالفت کرنی ہے گھر والوں کے سامنے یار۔ذہن نشین کر لیں پلیز۔"وہ بڑی سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لڑکا...روحان سکندر کا بھائی ہے نا؟"نور نے ہادیہ کو دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں تصویر میں مسکراتے ہوئے روحان سکندر کے بھائی کو دیکھا۔دل تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتا تھا

لیکن وہ رو ہی تو نہیں سکتی تھی۔وہ خوش تھی جس کے ساتھ بھی بابا اسے رخصت کرتے لیکن آیان بیچ میں کیوں آرہا تھا؟

دل میں گہرا صدمہ جاگا تھا۔ایک شخص جس سے نفرت تھی وہ اس کا رشتہ لائے بڑی دیدہ دلیری سے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور ایک یہ تھا جسے اگر ایک مرتبہ منع کر دیا تو اس نے پلٹ کر کوشش تک نہ کی۔اس کا دل بڑا دکھی ہوا کہ وہ ہادیہ کو جواب دینے کے بجائے سر جھکا گئی۔

"نور!" ہادیہ نے اپنائیت سے اس کا نام لیا۔

"بھابی پلیز اس سے آگے کچھ مت پوچھئے گا۔میں جھوٹ نہیں بول پاؤں گی۔"اس نے سر نہیں اٹھایا۔اس نے تسلیم کر لیا۔وہ جھوٹ نہیں بول پاتی تھی۔کیا صرف اس تصویر کو دیکھ کر سب کو سب معلوم ہو جاتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"میں کچھ نہیں پوچھوں گی۔ تم خود بھی مت بتاؤ۔ صرف ایک مشورہ دوں گی کہ خود کے لئے فیصلہ کرنے کا حق تمہیں دین بھی دیتا ہے اور گھر کا ماحول بھی دیتا ہے۔ اسے ضائع مت کرنا۔ ابھی وقت ہے بعد میں پچھتاوا ہو گا۔"

"بھابھی آپ میرا ساتھ دیں گی؟" اس نے بے ساختہ پوچھ لیا۔

"اگر تم حق پر ہوئی تو ضرور!" ہادیہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی بس مسکرا دی۔

"لیکن میں اس سے کبھی نہیں کہوں گی کہ مجھ سے شادی کرے۔ اسے خود آنا پڑے گا بھابھی ورنہ مجھے شہریار قبول ہے۔" اس نے بظاہر مضبوط لہجے میں کہا۔ ہادیہ مسکرا دی۔

اگر محبت سچی ہوتی تو وہ بھی ایک مزید کوشش کرنے کی کوشش کرتا! بہر حال فی الوقت انتظار کے سوا کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ واپسی پر بھی اس کے گول بڑے پختہ تھے اور ان گولز میں دور دور تک شادی کہیں بھی نہیں تھی۔

وہ جلد ہی ڈی او پی میں وولینٹیر کرنے والی تھی لیکن اس سے بھی پہلے اسے کسی اچھے ہسپتال میں زیادہ پیسوں والی جاب کرنی تھی کیونکہ اس کی سادگی اور اعلیٰ مقاصد کی وجہ سے وہ دو ہسپتالوں سے صرف اسی لیے نکال دی گئی تھی کہ وہ ان کے کرپٹ سسٹم کے ساتھ چل نہیں پائی۔

نئے ہسپتال میں کام مل گیا تھا اور وہ کم از کم تب تک نئی جاب کرنا چاہتی تھی جب تک وہ روحان کے ساتھ مل کر میر پور میں ایک اچھا اور جدید سہولیات سے آراستہ ہسپتال نہیں بنا لیتی۔ روحان نے اسے پیسوں کی طرف سے کچھ حد تک مطمئن تو کیا تھا لیکن وہ جانتی تھی خرچہ بہت زیادہ ہو گا پھر بھی اس نے سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

ساتھ ہی ساتھ اب اس کے گھر شہریار کی امی اور بہن ہر دوسرے دن آ جاتیں اور غیر محسوس سے انداز میں وہ تیاریاں بھی کر رہے تھے لیکن نور کے ٹائم مانگنے پر کچھ کہہ نہیں رہی تھیں۔ آج بھی وہ اسی سلسلے میں ان کے گھر موجود تھیں۔ وہ تو ہادیہ کو نیچے بھیج کر خود لمبی تان کر سو گئی تھی۔

ہادیہ کے نیچے آتے ہی سلمیٰ بیگم نے اسے بلایا اور نور کا برائیڈل ڈریس دیکھنے کو کہا۔ وہ خود مسکرا کر ان کپڑوں پر تبصرہ کر رہی تھیں۔ عینی بھی وہیں موجود تھی جو لائے گئے کپڑوں کی تصویریں اتار کر نورالفجر کو بھیج رہی تھی لیکن وہ سو چکی تھی۔

عینی تو یہ اندازہ لگائے بیٹھی تھی کہ نور آتے ہوئے ایک عدد کورین لڑکا ساتھ ضرور لائے گی لیکن وہ گئی کسی اور طرح سے تھی اور واپس جیسے سعودیہ عرب سے آئی تھی۔ باقی سب کو اس کے گانے سننا چھوڑنے پر کوئی مسئلہ نہیں تھا پر عینی اور عمر بہت متجسس تھے کہ کے۔ پاپ کے شہر نے نورالفجر کا کورین فوبیا کیسے ختم کیا؟

کچھ ہی دیر بعد عمر داخلی دروازے سے آتا دیکھائی دیا۔ وہ خاموشی سے اوپر جانے لگا جب ماں کی آواز پر رکا۔

www.novelsclubb.com

"عمر! بیٹا کھانا کھا کر آئے ہو؟" ان کی آواز سخت تھی جس میں کوئی تنبیہہ تھی۔ وہ بمشکل ضبط کر کے مڑا۔ امی ان عورتوں میں سے تھیں جو مہمانوں سے اپنے بچوں کا تفصیلی تعارف کروا کر فخر محسوس کرتی تھیں۔

"جی امی الحمدللہ کھا کر آیا ہوں۔ اوہ آپ لوگ السلام علیکم!" اس نے ایسا تاثر دیا کہ وہ دیکھے بغیر گزر رہا تھا۔ وہ شہریار کی جانب بڑھا اور اس سے مصافحہ کیا۔ اس سے زیادہ شہریار سے کوئی رشتہ نہیں تھا۔

"میں تھوڑا تھکا ہوا ہوں، آرام کرنے جا رہا ہوں۔ آپ لوگ کھانا کھا کر جایئے گا۔" پھر اس نے عینی کو دیکھا جو موبائل میں مصروف تھی۔

"کیا ہر وقت اس ڈبے کو پکڑا ہوتا ہے؟ اٹھو میرے لئے چائے بنا کر لاؤ۔" وہ اسے غصے سے کہتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ عینی فوراً اچھا بھائی کہتے اٹھ کر کچن کی طرف دوڑ گئی۔ آج کل ویسے بھی عمر صاحب کا پارہ چالیس ڈگری پر ہوتا تھا۔ اس سے بچ کر رہنا ہی مناسب تھا۔

سیڑھیاں چڑھتے اس نے ایک نظر لاؤنج میں بیٹھے لوگوں پر ڈالی۔ شہریار سے اسے کبھی پازیٹیو وائب کیوں نہیں آتی تھی؟ اس کے باقی گھر والے اس رشتے پر مطمئن کیوں نظر آرہے تھے؟ اور تو اور نور بھی کافی خاموش تھی۔ سر جھٹکتا وہ لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا۔ کہاں وہ سب شہریار کی حالیہ بے عزتی پر خوش تھے اور کہاں نور الفجر گھر میں ہونے والی تیاریوں سے بے نیاز ہو گئی تھی۔

****

وہ مسکرا کر اپنے سامنے بیٹھی خاتون کو سن رہی تھی۔ جس کی ڈلیوری کا وقت قریب تھا اور اس ہسپتال کے سینیئر ڈاکٹرز نے اسے سیزیرین سرجری کا کہا تھا لیکن آج کے الٹراساؤنڈ اسکین سے ڈاکٹر نور الفجر نے بتا دیا تھا کہ ڈیلیوری نارمل ہی ہو گی اور اگر وہ چاہیں تو نور ہی ان کو آپریٹ کرے گی۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر مت کیجیے۔ پیسوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا بس چند ادویات آپ کو مہنگی پڑیں گی۔ باقی انشاءاللہ آپ کو یہاں کوئی دقت نہیں ہو گی۔"

"آپ کا بہت شکریہ ڈاکٹر۔اسلام آباد میں جس بھی اچھے ہسپتال میں جاؤں وہاں آپریشن ہی بتاتے ہیں۔"

"میں اس بارے میں تحقیقات ضرور کروں گی شاید کسی ڈاکٹر سے غلطی ہو گئی ہو۔"

"آپ شاید نئی ڈاکٹر بنی ہیں نور الفجر۔پاکستان کے اچھے ہسپتالوں میں یہ پیسے کمانے کے ٹیکٹکس ہوتے ہیں۔آپ سادہ سے ڈیلیوری کیس کو سیزیرین بنادو۔"نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ڈاکٹر ایک مسیحا ہوتا ہے۔وہ صرف اپنی حلال کمائی پر اپنا حق سمجھتا ہے۔ایسا کوئی نہیں کرتا۔"وہ کنفیوژ ہو رہی تھی۔

"جب آپ نے تحقیقات کیں تو مجھے ضرور آگاہ کیجیے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ خاتون تو چلی گئیں لیکن نورالفجر کو سکتے میں چھوڑ گئی۔ وہ اٹھی اور اپنے کیبن سے باہر آ گئی۔ ہر کوئی مصروف تھا۔ مریض بھی آتے جاتے دیکھتی رہی لیکن اسے کوئی ایسا نہیں مل رہا تھا جس سے وہ پوچھ سکے۔

وہ ریسپشنسٹ کے پاس گئی اور اس سے یہاں کے سب سے اچھے ڈاکٹر کے بارے میں پوچھا۔ وہاں سے ان کا پتہ لے کر وہ ایمرجنسی وارڈ کی جانب گئی تو دروازے پر جم سی گئی۔ وہاں کا بیسٹ ڈاکٹر جونیئرز کو ڈانٹ رہا تھا۔ نور نے خاموشی سے معاملہ جانچنے کی کوشش کی اور اس سینیئر ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ اس جونیئر کے پاس آئی جس کو ڈانٹ پڑی تھی۔

"ڈاکٹر رؤف کیوں غصے میں تھے؟" اس نے بڑے دوستانہ انداز میں اس لڑکی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ غصے میں نہیں تھے بس ہمیں سمجھا رہے تھے۔"

"حیرت ہے ایسے بدتمیزی سے کسی کو سمجھایا جاتا ہے؟"

"سینیئر ڈاکٹرز رعب جمانے کو ایسے ہی سمجھاتے ہیں۔آپ بھی ہمارے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی ہیں۔آفٹر آل آپ بھی سینیئر ڈاکٹر بن گئی ہیں۔" یہ کام شروع کرنے کے بعد دوسرا بڑا شاک تھا جو اسے ملا تھا۔

"مجھے بڑا پن ظاہر کرنے کے لیے اخلاق سے گرنے کی ضرورت نہیں ہے۔بہر حال آپ اپنا کام جاری رکھیں۔کوشش کروں گی آئیندہ ایسا کوئی مسئلہ نہ ہو اور تم سب جونیئرز کو جو بھی پرابلم ہو مجھ سے ڈسکس کر سکتے ہو۔تم سب کی مدد کرنے کی کوشش کروں گی۔"مزید کنفیوز ہو کر وہ وہاں سے بھی باہر آ گئی۔

وہ اپنے کیبن میں جانے کے بجائے کامن روم میں چلی آئی۔جہاں باقی ڈاکٹرز گپیں لگا رہے تھے۔وہ سب ڈاکٹرز ہی تھے۔ان میں کوئی اٹرنی نہیں تھا لیکن بہر حال جونیئر تھے۔

"یہاں سب سینیئر ڈاکٹرز ہارش کیوں ہیں؟"اس نے دوستانہ ماحول میں سوال کرنے کی کوشش کی کیونکہ اسے اندازہ تھا وہ سب سینیئر ہونے کی وجہ سے اس سے بھی خار کھاتے ہونگے۔

"باہر سے پڑھ کر آنے کا گھمنڈ اور کیا؟" ایک نک چڑی لڑکی نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"باہر سے پڑھ کر آنے سے انسان کی فطرت تو نہیں تبدیل ہوتی۔ بہر حال یہاں کافی مایوس کن صورتحال ہے۔"

"آپ کو کس ڈاکٹر نے چیک ان کرنے بھیجا ہے؟" ایک بائیس تیئس سالہ اسسٹنٹ لڑکا اس کے ساتھ صوفے پر قدرے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"میں تم لوگوں پر چیک ان کیوں رکھوں گی؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تاکہ آپ سینیئرز کو ہماری مزید بے عزتی کرنے کا موقع مل جائے۔"

"تم لوگ سینیئرز کو غلط سمجھ رہے ہو۔" اس نے دفاع کرنے کی کوشش کی۔

"ڈاکٹر نور الفجر! دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔ باہر کے تہذیب یافتہ معاشرے سے واپس آنے کے بعد آپ کو اپنے ملک کا نظام ہضم کرنے میں تھوڑی دقت پیش آ رہی ہے۔ کوئی بات نہیں وقتاً

فوقتاً سب سیکھ جائیں گی۔آپ یہ بھی جان جائیں گی پاکستانی کتنے اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔" وہ ایک سینیئر ڈاکٹر ہی تھا جو کب سے اس کی جانب پشت کیے کھڑا تھا۔نور نے اسے پہچاننے کی کوشش کی۔

وہ...وہ عاشر تھا اس کا کلاس فیلو عاشر!

"عاشر!" وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے کیبن میں چلتے ہیں پھر بات کرتے ہیں۔آجاؤ۔تم سب انسان بن جاؤ۔کسی دن واقعی چیک ان کرنے آجائے گا کوئی۔" ایک فائل ہاتھ میں تھامے' اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر' باقی سب پر ایک گہری نگاہ ڈال کر وہ وہاں سے باہر چلا گیا۔ایک باوقار شخصیت والا ڈاکٹر اس کا کلاس فیلو رہ چکا تھا۔وہ تجسس سے اس کے پیچھے ہولی۔کہاں وہ کلاس کا ٹاپر لڑکا اور کہاں کلاس کی نالائق ترین لڑکی؟

www.novelsclubb.com

اور حقیقت یہ کہ اس وقت دونوں ہی پی ایچ ڈی ڈاکٹرز تھے۔

"تمہیں یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔" وہ اس کے کمرے کا دروازہ بند کرتے مسکرا کر کہہ رہی تھی۔

"بہر حال مجھے نہیں ہوئی۔اگر کوریا سے تعلیم حاصل کر ہی لی تھی تو وہاں اچھی جاب کیوں نہیں کی؟"اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں سمجھی نہیں۔"وہ اپنا اوور آل اتارتے چونکا پھر سر جھٹکتا اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا۔

"تم یہاں صرف اپنا وقت برباد کرنے اور صلاحیتوں کو زنگ لگانے آئی ہو نورالفجر!تم نے آج ایک پیشنٹ کو نارمل ڈیلیوری کے لیے کہا ہے۔جانتی ہو وہ پیشنٹ ڈاکٹر رؤف کی تھی اور وہ اس کا آپریشن ہی کرنا چاہتے ہیں اور تم ان کو روک نہیں سکتی۔دوبارہ ڈاکٹر رؤف کے پیشنٹ کو سچ بتانے کی غلطی مت کرنا۔"

"کیا کہہ رہے ہو عاشر؟میں کیوں ایک مریض کے ساتھ اپنے سامنے غلط ہوتا دیکھوں؟تم بھی ایسا کیسے کر سکتے ہو؟"پرانے کلاس فیلو کی اچانک ملنے والی خوشی کہیں دور رہ گئی۔وہ اہم مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔

"میں کچھ بھی نہیں کر رہا نورالفجر! میں صرف خاموش رہ کر اس بچے کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں جس کے لیے وہ عورت لڑ رہی ہے۔ میں صرف خاموش رہ کر اپنی چار ماہ کی تنخواہ کا انتظار کر رہا ہوں تاکہ یہاں سے شفٹ ہو سکوں۔ بد قسمتی سے یہی سچائی ہے اور اسے تسلیم کرو۔ ڈاکٹر رؤف کی پیشنٹ کو کال کر کے آپریشن کی ڈیٹ دو کیونکہ وہ تمہارا کیس نہیں تھا۔" وہ شل سی بیٹھی تھی۔

ڈلیوری انھیں دنوں متوقع تھی تو وہ کیسے اچانک آپریشن کی ڈیٹ دے؟

ڈاکٹرز کی حقیقت اتنی بھیانک ہو گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ وہ تو ڈاکٹرز کو مسیحا سمجھتی تھی۔ وہی مسیحا جس کے لئے اس نے اپنی زندگی کے قیمتی سال لگائے۔ وہ ایک ڈاکٹر ہے۔ وہ بے حس نہیں تھی تو ڈاکٹر رؤف کیسے؟ وہ ہرگز انھیں کسی کو غلط آپریٹ نہیں کرنے دے گی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کرنا عاشر! نہ میری چار ماہ کی تنخواہ ڈاکٹر رؤف کے ہاتھ میں ہے اور نہ ان کے پاس میرا کوئی ایسا راز ہے جس کی خاطر مجھے خاموش رہنا پڑے۔ اس پیشنٹ کو میں ہی آپریٹ کروں گی اور جلد ہی کروں گی۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم نکال دی جاؤ گی۔"

"تم ڈاکٹر کہلانے کے لائق نہیں ہو عاشر!"

"پہلے بھی کہا تھا اور آج بھی کہہ رہا ہوں کم وقت میں انسان کو جج مت کیا کرو۔ میری اپنی پرابلمز ہیں جو مجھے خاموش کیے ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے تم نڈر ہو، تمہاری کوئی تنخواہ نہیں رک رہی تو جاؤ اس پیشنٹ کو آپریٹ کرو پھر اپنے کیریئر کو بچانے کی بھی سکیم بنالو کہ اس کے بعد تمہارا یہاں رکنا مشکل ہے۔"

"میں اس ہسپتال کی سچائی سب کو بتادوں گی۔"

"کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر عاشر آپ کو ڈاکٹر رؤف اوٹی میں بلا رہے ہیں۔ ایمرجنسی کیس ہے۔" اس نے نورالفجر کو دیکھا اور وہاں سے باہر بھاگ گیا۔ وہ بھی اس کے پیچھے آپریشن تھیٹر کی جانب بھاگی۔

وہاں وہی پیشنٹ موجود تھی۔نورالفجر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔وہ ڈریسنگ روم میں گئی۔ جلدی سے سرجیکل ماسک اور دیگر کپڑے پہنے۔ادوایات کے کمرے کی جانب گئی۔خود کو ایک مرتبہ پھر کسی کو خطرناک انجکشن لگانے کے قابل بنایا۔مختلف ادوایات کے نام پڑھ کر اس نے ایک چھوٹی سی شیشی اٹھائی جس پر بڑے واضح الفاظ میں Midazolam لکھا ہوا تھا۔اسے انجیکشن میں انجیکٹ کیا اور وہاں سے باہر آگئی۔

نورالفجر کو سر اٹھا کر سنجیدگی سے اوٹی کی جانب جاتے کئی ڈاکٹرز نے دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔جو نیئرز کو لگ رہا تھا کہ آج کسی مریض پر جنگ ہونے والی ہے۔نورالفجر اوٹی کے دروازے کے سامنے رکی۔

www.novelsclubb.com

"ایک جان لینے کا بدلہ آج ایک جان بچا کر چکاؤ نورالفجر ورنہ اپنی ڈاکٹریٹ کی ڈگری کو آگ میں جھونک دو۔" وہ بڑبڑا کر اوٹی کا دروازے سے اندر آگئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ڈاکٹر نور؟" اس نے ایک نظر ڈاکٹر رؤف کو سنجیدگی سے دیکھا۔

"اس پیشنٹ کی فیس میں بھر دوں گی۔ مجھے آپریٹ کرنے دیں۔" اس نے سب سے پہلے زبان سے سمجھانے کی کوشش کی۔ عاشر کو بھی دیکھا جس نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا لیکن وہ اسے نظر انداز کر گئی۔

"آر یو میڈ ڈاکٹر؟ ہم سی۔ سیکشن کی تیاری کر چکے ہیں۔"

"میں کہہ رہی ہوں ان کی نارمل ڈیلیوری ہے۔ فیس میں بھر دوں گی۔ میری بات مان لیں یا آپ یہاں سے چلے جائیں ڈاکٹر رؤف۔" اس کی آواز سخت ہو رہی تھی۔

"انھیں یہاں سے باہر نکالیں!" ڈاکٹر رؤف نے ایک جونیئر کو اشارہ کیا۔

نور آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس کی معافی نہیں مانگوں گی۔" اس نے Midazolam کا انجکشن ڈاکٹر رؤف کی پسلی میں گھسا دیا۔ باقی سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"نور!" عاشر اس کی جانب بڑھا۔ نور نے ایک کٹیلی نگاہ اپنی کلاس کے اس ڈرپوک ٹاپر پر ڈالی۔ ڈاکٹر رؤف کا وجود بے جان ہو کر زمین پر گر گیا۔

"اب میں یہاں سینیئر ہوں اور سب مجھے سنیں گے اور جو مجھے اسسٹ نہیں کرنا چاہتا باہر جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر عاشر جب تک میں نہ کہوں انھیں ہوش نہیں آنا چاہیے۔ آپ سب تیاری کریں۔" اس نے سنجیدگی سے باقی سب کو اشارہ کیا کہ باقی کا کام وہ خود دیکھ لے گی۔

عاشر بھی خاموشی سے سر اثبات میں ہلاتا دی گئی ذمہ داری پوری کرنے لگا۔ اسے کلاس کی یہ نڈر لڑکی ہمیشہ سے اچھی لگتی تھی اور آج تو وہ اس کے سامنے بہت چھوٹا بن گیا تھا۔

******

www.novelsclubb.com

ہسپتال میں ایک بونچھال سا آ گیا تھا کہ ڈاکٹر نور الفجر نے ڈاکٹر رؤف کے پیشنٹ کو آپریٹ کرنے سے پہلے انھیں GHB انجیکشن دیا ہے جو کہ ظاہر ہے حقیقت نہیں تھی۔ ڈلیوری ہو چکی تھی۔ مریض

صحتیاب ہو کر اپنے گھر کو جا چکی تھی لیکن ہسپتال میں چہ مگوئیاں اپنے عروج پر تھیں۔ وہ اس وقت عاشر کے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی جو نا جانے کیوں اسے سنائی جا رہا تھا۔ وہ بھی بیزار سی سن رہی تھی۔

"کہا بھی تھا ڈاکٹر رؤف سے مت بگاڑو۔ اب پریس کو کیا جواب دو گی تمہارے پاس جی ایچ بی کہاں سے آیا؟ وہ اپنا ایسا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوائیں گے کہ تم دیکھتی رہ جاؤ گی اور یہ attempt to murder میں شامل ہو گا۔ تمہارے اوپر کیس ہو گا اور ڈاکٹر رؤف کے سورس اتنے اونچے ضرور ہیں کہ وہ تمہیں آسانی سے سالوں جیل میں کروا دیں۔ کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کی غلطی کی؟" وہ اس پر بھڑک رہا تھا اور نورالفجر کو حالات کی سنگینی کا اب اندازہ ہو رہا تھا۔ اس کے پاس ثبوت تھا کہ اس نے جی ایچ بی نہیں دیا تھا لیکن اس کے پاس کوئی قابلِ اعتبار بندہ نہیں تھا جس پر وہ یقین کر کے اپنے ساتھ کھڑا کر سکے۔

www.novelsclubb.com

GHB ایک بے رنگ مائع ہوتا ہے جو ڈپریشن کے لیے، کسی کو بے ہوش کرنے کے بعد مزاحمت سے روکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی زیادہ مقدار انسان کو کوما یا موت کے منہ میں بھی

دکھیل سکتی ہے۔ یہ زیادہ تر نوجوانوں میں مقبول ترین ڈرگ ہے جو انسان پر لمبے عرصے کے لیے اپنا اثر چھوڑ دیتی ہے مثلاً بے خوابی، جاگتے میں تھکا ہوا محسوس کرنا، آنکھیں خراب ہو جانا، بے چینی اور دیگر دلی امراض کا بھی باعث بنتی ہے۔ یہ ایک غیر قانونی ڈرگ ہے جو نوجوان نسل استعمال کرتی ہے جو جان لیوا ہو سکتا ہے۔ یہ ڈرگ ریپسٹ کسی وکٹم کو مزاحمت سے روکنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جو کہ جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

"میرے پاس کوئی ایسی ڈرگ نہیں تھی اور اگر ڈاکٹر رؤف نے میرے خلاف ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو میں قسم اٹھاتی ہوں عاشر! GHB کا انجکشن لگا کر جاؤں گی۔ باہر سے پڑھ کر آئی ہوں اور جانتی ہوں گھر میں جی ایچ بی کیسے بنایا جاتا ہے۔ تمہارے ڈاکٹر کو تو سزا ضرور دلواؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

"تم کیوں چے گویرا بن رہی ہو نورالفجر؟ کسی کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ سب ایسے سسٹم میں بہت خوش ہیں۔ ڈاکٹر ہو، اپنی ڈیوٹی کرو، پیسے لو گھر جاؤ۔ جب یہاں لوگوں کو پتہ ہے ہسپتالوں میں

سادہ کیس کو سیزیرین کیس بنادیا جاتا ہے پھر بھی وہ منہ اٹھا کر اسی ہسپتال آتے ہیں تو ڈاکٹرز کی کیا غلطی ہے؟ خدا کے لئے اپنے لیے مشکلات کھڑی مت کرو۔ کوئی ریسکیو کرنے نہیں آنے والا۔"

"غلطی ہے اور بہت بڑی غلطی ہے عاشر۔ ڈاکٹرز کے ایمان کی غلطی ہے مسٹر عاشر! کہیں لوگوں کو اسلام اور ایمان کا درس دیتے دیتے تم خود بے دین تو نہیں ہو گئے؟ محض اپنی تنخواہ کے لیے تم ایک ڈاکٹر کی بے ایمانی کو چھپا رہے ہو۔ سب کو نظر انداز کرنے کا کہہ رہے ہو! تف ہے تم پر اور لعنت ہے ایسی جاب پر۔" وہ سرد نگاہوں سے کہتے اسے شرمندہ کر چکی تھی۔ وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی۔

"تم ریزائن دے دو۔" نور نے عاشر کو کہتے سنا۔

"نہیں دوں گی۔ یہیں رہوں گی۔" وہ دروازے تک پہنچی اور دوٹوک انداز میں بولی۔

"نکال دی جاؤ گی۔" نور الفجر نے گہرا سانس لیا۔ وہ جانتی تھی نکال دی جائے گی۔

کچھ دیر بعد وہ چیف آف ہاسپٹل کمیٹی کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔سننے میں آرہا تھا کہ ڈاکٹر رؤف کو ابھی تک ہوش نہیں آیا اور وہ اس سارے سٹار پلس سے وہ بری طرح ہرٹ ہو رہی تھی۔اس کی ساری وضاحت سننے کے بعد بھی وہ بوڑھے سینیئر ڈاکٹرز کوئی خاطر خواہ متاثر نہیں لگ رہے تھے جس کا صاف مطلب تھا سب آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

"آپ کو سینیئر ڈاکٹر سے سب کے سامنے معافی مانگی ہو گی۔آئیندہ کسی بھی ایسے ایکٹ کے لیے آپ کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔اگر آپ نے یہاں رہنا ہے ڈاکٹر نورالفجر تو بہتر ہے سب ڈاکٹرز کے ساتھ مل کر چلیں۔اگر ایسے پیسے کمانے سے ڈاکٹرز اور ہسپتال کو فائدہ ہوتا ہے تو آپ بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ہم سب جانتے ہیں آپ نے Midazolam کا سادہ سا انجیکشن لگایا تھا لیکن میڈیا اور عام لوگ نہیں جانتے۔لوگ وہی سنیں گے جو ہم بار بار کہیں گے اور ہم بار بار جھوٹ کہیں گے جو سچ لگے گا۔بہتر یہی ہے اپنا منہ بند رکھ کر ہمارے ہسپتال کے ساتھ کام کریں کیونکہ جتنی

www.novelsclubb.com

تنخواہ ہم آپ کو دے رہے ہیں پاکستان کا کوئی ہسپتال اتنی بھاری رقم نہیں دیتا۔" ہسپتال کے چیئرمین کہے جا رہے تھے۔

"آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ لوگ مسیحا ہیں، لوگ ایک آس لے کر آپ کے پاس آتے ہیں۔ ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر آپ خوش کیسے رہ سکتے ہیں؟ آپ سب کو اللہ نے انسانیت کی خدمت کے لیے چنا ہے۔ لوگوں کی زندگیوں سے مت کھیلیں۔" وہ جذبات میں آ کر غصے سے بولی۔

"لوگ ہمارے پاس اسی وقت آتے ہیں جب ان کی جیب میں پیسہ ہوتا ہے مس اقبال! ہم اس پیسے سے اپنی اور اپنے جیسے ڈاکٹرز کی زندگیاں بہتر کرتے ہیں۔ ان کو اچھا علاج دیتے ہیں۔ دوبارہ جینے کے قابل بناتے ہیں اور ایسا کرنے کے بعد ان سے رقم لینا ہمارا حق ہے جس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں معافی نہیں مانگوں گی۔" وہ سلگتی نگاہوں سے انھیں دیکھتے ہوئے بولی۔

"کس کس کو شرمندہ ہونے سے بچائیں گی؟ کیا اس یونیورسٹی کو جس سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لے کر آئی ہیں۔ اسے کیا منہ دکھائیں گیں جس باپ کا اتنا پیسہ لگا کر ڈاکٹر بنی ہیں۔ اس بات کا کیا جواب دیں گیں کہ آپ کے پاس ہسپتال کے اندر جی ایچ بی کیسے آیا؟ میڈیا کو کیسے فیس کریں گیں؟" نور کا دل کیا سامنے بیٹھے بوڑھے چیئرمین کا چہرہ نوچ لے۔

"میں ریزائن دے رہی ہوں۔" اس نے خود کو کہتے سنا۔ وہ نہیں لڑ پا رہی تھی۔ وہ ہار مان رہی تھی۔ وہ اکیلی تھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"تم ریزائن نہیں دے رہی، تم نکالی جا رہی ہو اور وجہ تم جانتی ہو۔ اگر زیادہ سمارٹ بننے کی کوشش کی تو ہم میڈیکل رپورٹ بھی اچھی بنواتے ہیں۔" اس کمرے میں موجود ایک اور ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

نور کو لگا ساتویں آسمان سے زمین پر پٹخی گئی ہے۔ وہ اس کرپٹ معاشرے کا حصہ تھی؟ وہ ان لوگوں کے لیے پارک چومن کی آفر ٹھکرا کر آئی تھی؟ وہ ان لوگوں کی خاطر واپس آئی تھی؟ اسے معلوم تھا

وہ چند پل مزید وہاں رکی تو رونے لگے گی۔اسے نہیں پتہ تھا پاکستان میں ڈاکٹر بنے رہنا کتنا مشکل تھا۔ اس نے ایک ہی تجربہ کیا اور اس پر الزام لگا دیا گیا کہ وہ قتل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

بھاری ہوتے دل سے وہ وہاں سے باہر نکلی۔ریسپشن پر اسے عاشر اور کئی جونیئر ڈاکٹرز ملے۔اس نے خالی خالی نظروں سے انھیں دیکھا۔ان سب کو شاید اس سے ہمدردی تھی۔نور نے عاشر کو اپنی جانب آتے دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں رک جانے کا اشارہ کیا۔وہ کسی ہی ہمدردی نہیں چاہتی تھی۔

وہ اپنے آفس میں گئی۔اوور آل اتار کر سیٹ کی بیک پر رکھا اور اس آفس کو بھی آخری مرتبہ دیکھا۔ ٹیبل پر اس کا سٹیتھو سکوپ پڑا ہوا تھا۔وہ آیان نے دیا تھا۔کیا سٹیتھو سکوپ کی اب اسے ضرورت رہ گئی تھی؟اس نے اٹھا کر وہ سٹیتھو سکوپ اپنے بیگ میں ڈال دیا۔وہ اس تحفے کو سنبھال کر تو رکھ ہی سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ اپنا سامان سمیٹ کر آفس سے باہر نکل گئی۔چند دن پہلے ملنے والی جاب اس کے انسانیت کے جذبے کی نظر ہو گئی تھی اور وہ اداس نہیں تھی تو خوش بھی نہیں تھی۔

******

رات کے اس وقت وہ ایک اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجا رہی تھی۔وہ کسی کے سامنے رونا چاہتی تھی۔

کچھ دیر قدموں کی آواز آتی رہی اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

علیزے نے حیرت سے اسے دیکھا تو وہ زخمی سا مسکرا دی۔

"اندر آ جاؤں؟" وہ تھکے ہوئے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"اتنی رات کو یہاں؟سب ٹھیک تو ہے؟"اس کے اندر آتے ہی علیزے نے پوچھا۔

"ہاسپٹل سے نکال دیا ہے۔" وہ چند دن پہلے والا رونا لے کر اس کے پاس آئی۔

"یہ تیسری مرتبہ ہے نور!اس کا مطلب ہوا کہ یہ پاکستان کے ہر ہاسپٹل کی کہانی ہے۔"علیزے اتنی سی بات سے بھی سمجھ گئی تھی کہ نورالفجر کو کیوں نکالا گیا ہے۔

"میں رونا چاہتی ہوں۔چیخنا چلانا چاہتی ہوں۔کسی کا سر پھاڑنا چاہتی ہوں۔اس بوڑھے کی ہمت کیسے ہوئی مجھے نکالنے کی؟"وہ صوفے پر ڈھے سی گئی اور اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھامے وہ سر جھکا گئی۔

"دیکھو نور!ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔"علیزے نے بے اختیار کہا تو وہ سر اٹھا کر،سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے مسکرا دی۔

"تمہارے پاس کوریا کی چاکلیٹس ہیں یا سب کھا لیں؟"نور نے اس سے پوچھا شاید چاکلیٹس کھانے سے اس کا دکھ کم ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سب ہیں۔میں ابھی لائی ساتھ میں چائے لو گی یا کافی؟"علیزے نے ترحم سے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھا۔

"کچھ بھی بنالواور اس میں نیند کی گولیاں ڈال دو۔"اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپایااور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"نور!"علیزے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"جاؤ جاؤ...کافی بناؤ!"اس نے ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ کیا۔اسے اکیلے ہی رونا تھا۔علیزے خاموشی سے کچن میں چلی گئی۔

فریج سے اس نے جتنی چاکلیٹ اس کے ہاتھ لگی ساری نکال دیں۔ان کے ریپر اتار کر پیسز کر کے ٹرے میں سجائے اور ساتھ ہی اس نے گرین ٹی بنانے کے لیے پانی گرم کرنے کے لئے چولہے پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو نور خود کو قدرے سنبھال چکی تھی۔آنکھیں اور ناک سرخ تھیں لیکن وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔علیزے بھی ٹرے میز پر رکھ کر اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اب بتاؤ کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

"کاش میں ڈاکٹر رؤف کو قتل کر کے آتی۔"اس نے چاکلیٹ کی ٹرے اٹھا کر صوفے پر ایک کشن کے اوپر رکھ دی جو ان دونوں کے درمیان پڑا ہوا تھا۔

"اس سے کیا ہوتا؟"علیزے نے چاکلیٹ کا ایک پیس اٹھا کر اسے بولنے کے لیے اکسایا۔

"میں مطمئن رہتی کہ کچھ کر کے آئی ہوں۔ تمہیں پتہ ہے علیزے میرا دل کر رہا ہے پورے پاکستان کے ڈاکٹرز کو بلواؤں اور انھیں انسانیت کی خدمت کا درس دوں۔"اس نے بھی ایک چاکلیٹ کا پیس اٹھایا۔وہ غانا چاکلیٹ کا ملک فلیور تھا۔

علیزے نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی۔

"اس سے کیا ہوتا؟"

"ڈاکٹرز کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس فیلڈ میں آکر میلینری نہیں بنا جاتا۔ یہ سروونگ فیلڈ ہے۔اس میں زندگیاں بچائی جاتی ہیں۔"علیزے نے ڈارک چاکلیٹ کا ایک بار اسے پکڑایا جسے نور نے خاموشی سے پکڑ لیا۔

"اتنی محنت کر کے ڈاکٹر بننے کے بعد فیس لینا تو ڈاکٹرز کا حق ہے نا نور!"

"صرف حق کی بات مت کرو علیزے۔جو جائز تنخواہ بنتی ہے اس سے زیادہ اور غلط ذرائع سے فیس نکلوانا کونسا حلال رزق میں آتا ہے؟ مجھے تینوں ہسپتالوں سے صرف اسی لیے ریزائن دینا پڑا کہ وہ سب مریضوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔وہ سب کرپشن کرتے ہیں۔اگر ہم آج یہ سب نہیں روکیں گے تو ملک کا کیا ہو گا؟"اس نے گرین ٹی کا کپ اٹھایا۔

"تمہیں ریزائن نہیں دینا پڑا بلکہ تمہیں نکالا گیا ہے۔"علیزے نے گویا اس کے زخموں پر نمک چھڑکا تھا۔نور نے خفا نظروں سے اسے دیکھا اور پھر ہنس دی۔چائے کا بڑا گھونٹ بھر کر کپ واپس رکھ دیا۔

"بس دے ہی دیا تم نے مجھے بیروزگاری کا طعنہ !"اس نے امول(Amul) کی ڈارک چاکلیٹ کا پیس اٹھایا تو منہ میں کڑواہٹ سی گھل گئی۔

"اور تم کیوں پاکستان کیلئے چی گویرا فی میل پارٹ بننا چاہ رہی ہو؟ جتنا ہم سے ہو گا ہم وہ کریں گے نا نور۔"علیزے نے تھرماس میں سے اس کے کپ میں مزید چائے ڈالی۔

"لیکن یہاں ہر شخص دوسرے کو exploit کر کے اوپر آنا چاہتا ہے علیزے اور مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا۔کیا ہم سب ساتھ نہیں چل سکتے ؟"اس نے کیڈ بری کا پیس اٹھایا اور علیزے کو دیکھا یا کہ یہ اسے پسند نہیں ہے پھر بھی وہ کھائے گی۔غم ہلکا کرنے کے لیے کچھ بھی !

علیزے نے سر نفی میں ہلایا۔

"کسی زمانے میں کارل مارکس نے کہا تھا کہ ایلیٹ کلاس مڈل کلاس کو exploit کر کے ہی امیر بنی ہوتی ہے۔اس نے صحیح کہا تھا نور، سب امیر نہیں ہو سکتے اور سب برابر بھی نہیں ہو سکتے۔یہ دنیا کا سسٹم ہے۔آپ کو اگر امیر بننا ہے تو ڈیفینیٹلی کسی دوسرے کا حق مارنا پڑے گا۔"

"میں نہیں مانتی علیزے! اللہ نے سب امیروں کو برا تو نہیں بنایا۔"

"ہم گراؤنڈ ریئلٹی کی بات کر رہے تھے۔"علیزے نے اسے یاد کروایا۔

"آئی وش میں واپس کوریا چلی جاؤں۔" Toblerone کا بار اٹھا کر اس نے اس کے پیس کر کے پلیٹ میں رکھتے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"اور ہم جو یہاں ڈی او پی کو سرو کر کے ملک میں بہتری لانے کی کوشش کر رہے ہیں، ہمیں چھوڑ جاؤ گی؟"

"میں بہت ڈبل مائنڈ ہو گئی ہوں علیزے۔ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں؟ یہاں پر کوئی ڈاکٹر رہنے نہیں دیتا، شادی بھی اس سے نہیں کرنا چاہتی جس سے کر رہی ہوں، جو کرنا چاہ رہی ہوں اس کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ اتنی کنفیوز ہو گئی ہوں کہ واپس کوریا جانا چاہتی ہوں۔ وہ کیوں اتنے آگے ہیں؟ ہم کیوں اتنے پیچھے ہیں؟ ہم کیوں محنت نہیں کرتے؟" وہ ساری قوم کی بات کر رہی تھی۔

"میرے لیے قوم کا درد رکھنے والے دو لوگ کافی تھے۔ آج تم بھی وہی رونا رو رہی ہو جو آیان اور روحان وقتاً فوقتاً روتے رہتے ہیں۔ تم تینوں اب ٹین ایجرز نہیں رہے جو چینج پر یقین رکھتے ہو۔ اب تم لوگ عمر کے اس حصے میں ہو جہاں جو جیسا ہوتا ہے آپ کو قبول ہوتا ہے۔"

"مجھے تو اس جنریشن کی فکر ہو رہی ہے جو ہمارے بعد آئے گی علیزے۔ ہم ان کے لیے دنیا اتنی مشکل کیوں بنا رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک کہہ رہی تھی مجھے تمہاری چائے میں نیند کی گولیاں ڈال دینی چاہیے تھیں۔" علیزے نے خفگی سے کہا۔

"اف یار! میں پھر سے جاب لیس ہو گئی۔" اسے پھر سے اپنا دکھ یاد آیا۔

"فکر نہ کرو، اللہ راستے بنائے گا۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

******

گاڑی میں حسبِ معمول نصرت کی آواز آہستہ سے اسٹر ویو پر چل رہی تھی۔

اب تو اپنی محفل میں کچھ تاجر ہیں کچھ سوداگر

جن پر ہم کو فخر تھا وہ سب دوست گئے وہ یار گئے

لڑتے رہے ہم طوفانوں سے اور وہ دریا پار گئے

قسمت کو منظور یہی تھا جیتی بازی ہار گئے

www.novelsclubb.com

روحان کار ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ خاموشی سے باہر دیکھتے ہوئے نا جانے کہاں کھویا ہوا تھا۔ آج اس کو ہیڈ کوارٹر بلایا گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہاں کیوں بلایا جا رہا ہے اسی لیے بس خاموش تھا۔ روحان جانتا

تھا اتنی اچھی سروس کے بعد فنریکلی ان فٹ ہونا معنی نہیں رکھتا تھا کہ فوج اپنے آفیسرز کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی۔ پتہ نہیں آیان کے کیس میں ایسا کیا ہو گیا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو آیان؟" اسے علم تھا کہ آرمی کے ساتھ اپنا کیریئر ختم ہونے پر وہ افسردہ ہے۔

"میں سوچ رہا ہوں اگر انسان کی جسمانی ضروریات پوری نہ ہوں تو وہ کیسے کسی شخص پر نامرد ہونے کا الزام لگا دیا کرتا ہے۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"سیریسلی آیان؟ تم اقراء کے بارے میں سوچ رہے ہو؟" وہ بونچھکا کر رہ گیا۔

"نہیں میں وہ فیکٹر تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس کی بناء پر وہ میرا کریکٹر اچھال کر گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"آج تمہارے کیریئر کا اہم فیصلہ ہونا ہے آیان سکندر۔ جاگو! اس کی فکر کرو۔" وہ اسے تنبیہی انداز میں کہہ رہا تھا۔

"کیا بیروزگار ہونے پر ڈیڈ مجھے گھر سے نکال دیں گے یا مام مجھے بیٹا ماننے سے انکار کر دیں گی؟" اسے واقعی فکر نہیں تھی بس افسوس تھا۔ آرمی کو اتنا سرو کرنے کے بعد نکالے جانے پر۔ اپنے اسی کیریئر کو بچانے کے لیے نورالفجر کو استعمال کرنے پر۔ اسے بس چند وجوہات کی وجہ سے افسوس تھا لیکن دکھ نہیں تھا۔

"میں وہ بات نہیں کر رہا۔ آگے کیا کرو گے؟"

"واپس کوریا جاؤں گا یا شاید امریکہ۔ پاکستان میرے لیے کبھی سوٹ ایبل نہیں رہا۔"

"جنرل عاصم سے بات کرو۔"

"ان کے پہلے ہی بہت احسانات ہیں۔ انھیں مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتا۔" وہ گہرا سانس لے کر بولا۔

"نورالفجر کو ہاسپٹل سے نکال دیا گیا ہے۔"

"تیسری مرتبہ؟" وہ حیران سا اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"وہ کرپٹ سسٹم کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی۔ وارننگ دینے پر وہ اس کو کردار کشی کی دھمکیاں دیتے ہیں اور نتیجتاً وہ ریزائن دیتی ہے جو بعد میں ایکسپیل (نکالنا) کیے جانے کے زمرے میں لیا جاتا ہے۔"

"اب؟"

"فی الوقت وہ میر پور میں کام کرے گی۔ میں نے اس کا انٹرویو ثانیہ سے کہہ کر ارینج کروادیا ہے۔ امید ہے وہ وہاں ایڈجسٹ کر جائے اور پھر ہم اگلے پراجیکٹ پر کام کریں گے۔"

"ہمم!" وہ ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگا۔

"اس کی جاب چھن جانے پر تعزیتی کال ہی کر دو۔"

"مجھے یقین ہے نورالفجر کو اپنی جاب چلے جانے کا ایک پرسنٹ دکھ نہیں ہوا ہوگا۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی ہے شاید!اسے بھی تین سال بعد پاکستان راس نہیں آرہا۔"

"She can manage!"اس نے سرسری سا تبصرہ کیا۔

سہ پہر کو وہ ہیڈ کوارٹر پہنچا تھا۔روحان اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس وقت وہ فوج کے اعلیٰ افسران کے سامنے بیٹھا ان کو سن رہا تھا جو اسے اس کی پانچ سے چھ سال کی سروس کے بارے میں بتا رہے تھے۔کمرے کا ماحول کشیدہ سا پیشہ ورانہ تھا کیونکہ آج کے دن وہ لوگ سب کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔اس کی غلطیاں،اس کی کامیابیاں،اس کا کسی حد تک کریمنل ریکارڈ،اس کی ذاتی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ،اس کی خوبیاں،اس نے جو سروکیا ہے،اس نے اپنے کیریئر کیلئے جو محنت کی ہے وہ سب اسے بتایا جا رہا تھا اور یہ چند سالوں کی مسافت ایسے تھی جیسے صدیوں سفر کیا ہو۔

"آپ کو مطلع کیا جاتا ہے آیان سکندر..." وہ بے اختیار تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا اور گردن سیدھی رکھی

جب اس نے جنرل عاصم کی آواز اپنے عقب میں سنی۔ وہ اس کے سامنے آئے۔

آیان نے انھیں سلیوٹ پیش کیا۔

انھوں نے اس کے کندھے پر لگا بیج کھینچ اتارا۔

وہ پھر بھی ویسے ہی کھڑا رہا۔

خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے!

وہ آرمی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

آرمی اسے ڈس اون نہیں کر سکتی تھی۔

اسے یقین تھا کہ معجزہ ہو گا۔

اسے نہیں نکالا جائے گا۔

اللہ راستہ بنائے گا۔

پلیز اللہ ایسے تو اکیلا مت کریں۔

اس سروس کے لیے اس نے سب کچھ کھویا تھا۔

ہاں سب کچھ !

اپنی فیملی، اپنے دوست، اپنا ملک، اپنی صحت !

فوج اس سے منہ نہیں موڑ سکتی تھی۔

فوج اسے دھوکہ نہیں دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس کوئی روٹ بی نہیں تھا۔

اس کی پاس صرف فوج تھی۔

"آپ اسی وقت سے ونگ کمانڈر کا پیچ اپنے شولڈر پر سجا سکتے ہیں۔" اس کا سانس تھم سا گیا۔ایک آفیسر آیا۔وہ اس کے کندھے پر سٹار لگا رہا تھا۔وہ ونگ کمانڈر بنا دیا گیا تھا۔اس نے بے یقینی سے سامنے کھڑے جنرل عاصم کو دیکھا اور پھر ان کے پیچھے موجود باقی اعلیٰ افسران کو۔سب نرم سے سنجیدہ تھے۔سب شاید خوش تھے لیکن وہ صحیح طرح سے ری ایکٹ بھی نہیں کر پایا تھا کیونکہ تین دن سے اس کے ذہن میں یہی خوف تھا کہ وہ نکال دیا جائے گا۔وہ نہیں نکالا گیا تھا۔آرمی نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔

"ہمیں امید ہے کہ آپ جلد ہی ریکور کر کے ہمیں واپس جوائن کریں گے۔آپ کو ونگ کمانڈر کے عہدے پر فائز ہوتا دیکھ کر ہمیں خوشی ہے لیکن ونگ کمانڈر بنے رہنے کے لیے محنت تمہاری ہو گی ینگ مین!" وہ کہہ رہے تھے اور آیان جیسے ڈھیلا پڑ گیا۔ایک بوجھ سا کندھوں پر سے اترا تھا۔وہ ونگ کمانڈر بنا دیا گیا تھا۔فائنلی! اور وہ بے اختیار رو دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد آفیشل نوٹس بھی آگیا جس وقت وہ جنرل عاصم کے ساتھ ان کے آفس میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔وہ خاموش تھا لیکن اس کی خاموشی بولتی تھی۔

"شادی کے بارے میں کیا پلان ہیں آیان؟"ان کا انداز کافی دوستانہ تھا۔

"سر فی الحال کوئی پلان نہیں ہے۔"اس نے رسانیت سے کہا۔

"پھر تمہارے لیے ایک پروپوزل ہے۔قبول کروگے تو خوشی ہوگی۔"

"سر میں آپ کو نہ نہیں کہہ سکوں گا پلیز آپ کوئی پروپوزل مجھ تک مت پہنچائیں۔میں اس بارے میں سیریس نہیں ہوں۔"

"میں اقبال سے بات کروں گا آیان۔"اس نے بے بسی سے آنکھیں میچیں۔

"وہ کسی اور میں انٹرسٹڈ ہے۔میں اس کے قابل نہیں ہوں۔"

"وہ ایک قابل ڈاکٹر ہے تو تم ایک قابل انجینئر ہو۔ تم دونوں کو کیریئر کی وجہ سے ایک دوسرے سے کوئی شکوہ بھی نہیں ہو گا۔ میں واقعی نور الفجر کو تمہارے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"آپ اس کے والد نہیں ہیں اور وہ اپنے والد کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کرے گی۔"

"میں اس کا باپ نہیں ہوں لیکن اس کے باپ کا دوست ہوں۔ تم مجھے زبان دو۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔ سوری سر!" وہ سر جھکا گیا۔ اگر نور اس کے ساتھ نہ رہنے سے نارمل اور خوش رہتی ہے تو وہ اس سے دور ہی رہے گا۔

******

ایک ماہ کا مزید عرصہ گزرا۔ اس عرصے میں بہت مینی پولیشن ہوئیں۔ بہت تبدیلیاں ہوئیں۔

لاہور شہر کے اس علاقے میں ڈی اوپی کی شان سے کھڑی عمارت آج بھی آب وتاب سے چمک رہی تھی۔آفس ٹائمنگ تھی اس لیے نچلے فلور سے اوپر تک ہر کوئی مصروف تھا۔وہاں وقت کا ضیاع ممنوع تھا۔

ایسے میں ٹاپ فلور کی لفٹ سے وہ نکلی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے راہداری میں چلی جارہی تھی۔ سیاہ' سادہ سی پاؤں کو چھوتی فراک کے ساتھ اس نے سر پر سرخ رنگ کا سکارف لیا ہوا تھا اور دائیں کندھے پر اجرک سیٹ کر رکھی تھی۔آگے بڑھتے اس کی چال میں ٹھہراؤ اور وقار نمایاں نظر آتا تھا۔ اس آفس میں ایک پر سکون سا ماحول تھا۔کام کا پریشر بھی تھا لیکن ماحول میں تناؤ نہیں تھا۔راہداری کافی خاموش تھی۔ایک دروازے کے باہر سیکرٹری بیٹھی ہوئی تھی۔وہ آرام سے چلتے اس تک گئی۔

www.novelsclubb.com

"سلام! روحان سکندر کا میٹنگ روم کس طرف ہے؟"اس نے اس لڑکی سے استفسار کیا جس نے گہری بھوری نگاہیں اٹھا کر اوپر سے نیچے تک نور کو غور سے ملاحظہ کیا۔

"آپ کون محترمہ؟" مسکرا کر پوچھتے اس کا انداز نور کو پیشہ ورانہ ہی لگا تھا۔

"میں..."

"ارے نور تم آ گئی؟ چلو چلو جلدی! روحان ویٹ کر رہا ہو گا اور ہم دونوں ہی لیٹ ہیں۔" علیزے اس کے عقب سے بھاگتی چلی آ رہی تھی۔ سیکرٹری کو اگنور کر کے وہ علیزے کے ساتھ ہی آگے بڑھ گئی۔

"اف پتہ نہیں کیوں ڈاکٹر علیزے کو دیکھ کر مجھے جیلسی ہوتی ہے۔ کاش آپ روحان سکندر کی بیوی نہ ہوتیں۔" سیکرٹری علیزے کی پشت کو گھور کر کہہ رہی تھی اور وہ دونوں میٹنگ روم میں جا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی پہلی نظر روحان پر پڑی تو ان دونوں نے فوراً سے پیشتر کانوں کو ہاتھ لگایا کیونکہ روحان کو لیٹ آنے والوں سے چڑ تھی اور وہ کھڑی کھڑی بھی سنا دیا کرتا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ان کی کوئی بے عزتی کرتا' انہیں معافی مانگتا دیکھ کر مدہم سا مسکرایا اور اندر آنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئیں کیونکہ روحان روسٹرم پر کھڑا بلڈنگ اسٹرکچر سمجھا رہا تھا۔نور اس ہسپتال کی بلڈنگ کو تصور میں ہی بنا ہوا دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی کہ وہ کچھ اچھا کرنے جا رہی ہے، کچھ بڑا!

روحان کے بعد احمر کھڑا ہوا تھا جو اس پروجیکٹ پر لگنے والی رقم پر تفصیلات دے رہا تھا۔اس کمرے میں پندرہ سے بیس لوگ موجود تھے جو اس پروجیکٹ پر دن رات ایک کرنے والے اور یہ سب روحان کے ہی مرہونِ منت تھا۔

www.novelsclubb.com

احمر کے بعد نور نے اٹھ کر مشینری اور اس پر ہونے والی لاگت کے بارے میں سب کو بریف کیا تھا۔

بے اختیار اسے جنوبی کوریا میں آیان کا آرمی بیس میں دیا گیا لیکچر یاد آیا۔سب کچھ سمجھا کر وہ اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئی۔

اب علیزے کی باری تھی جو سٹاف اور ڈاکٹرز کے بارے میں بریف کر رہی تھی کہ سپیشلسٹ کہاں سے آئیں گے، کس ڈیپارٹمنٹ میں کتنے ڈاکٹرز ہونگے وغیرہ۔سارا قانونی اور کاغذی کام روحان کا کوئی دوست ہینڈل کر رہا تھا۔

فنڈز اکھٹا کرنے میں روحان اور اس کی ڈی او پی کی اس ٹیم نے بہت مدد کی تھی۔اس کے علاوہ نور الفجر اور علیزے بھی اس ٹیم کا حصہ بن چکی تھیں۔اس نئے ہونے والے پروجیکٹ کے لیے سب بہت پرجوش تھے اور اس سے زیادہ پرجوش میرپور کے مقامی لوگ تھے کہ ان کے اپنے شہر میں جدید سہولیات سے آراستہ ہسپتال بننے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے علاوہ ایک ایسی ٹیم بھی مرتب کی جاچکی تھی جو ایل او سی کے قریبی علاقوں میں اور کشمیر کے دیگر پسماندہ علاقوں میں روزمرہ کی ڈیوٹی سرانجام دینے جایا کرتے تھے۔وہ فری کیمپ لگا کر مریضوں کا علاج کرتی تھیں۔اب تک تین ٹیمز بن چکی تھیں جن میں سے ایک ٹیم کی ہیڈ نور، دوسری ٹیم کی ہیڈ علیزے اور تیسری ٹیم کا ہیڈ عاشر تھا جو ایف ایس سی تک اس کا کلاس فیلو رہ چکا تھا اور نور الفجر کی وجہ سے وہ اس ہسپتال سے ریزائن دے چکا تھا۔

نور نے اس سے بھی مدد مانگی تھی کیونکہ اسے عاشر کا کسی سینیئر ڈاکٹر سے بلیک میل ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔روحان سے مدد مانگ کر اس نے عاشر کی چار ماہ کی تنخواہ کا معاملہ حل کرنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔

اس کے علاوہ ان کی ایف ایس سی تک کی کلاس میں سے چار مزید لوگ ڈاکٹر بنے تھے اور وہ چاہتی تھی کہ وہ چار لوگ بھی اپنے شہر میرپور کو سروکریں۔تالیہ فی الحال نور کی ٹیم میں تھی اور اتوار کے علاوہ تینوں ٹیم ایک ایک دن مختلف علاقوں میں کیمپ لگاتی تھیں اور لوگوں کو آسانیاں دینے کی کوشش کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر بننے کا خواب رکھنا اگر اچھی جاب اور پیسے کمانے کے لیے رکھا جائے تو اس سے بہتر ہے کوئی اور جاب تلاش کی جائے کیونکہ یہ ایک سرونگ جاب ہے، انسانیت کا درد رکھنے والوں کا کام ہے۔اس سے پیسہ لینا آپ کا انعام ہے لیکن پیسے کی خواہش رکھنا غلط ہے۔

اگلے چند دنوں تک ہسپتال بنانے کا باقاعدہ کام شروع ہو چکا تھا اور اس سارے معاملے میں وہ شادی کے بارے میں بالکل بھول کر اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی۔وہ خوش تھی کہ اس کا ایک خواب پورا ہونے جا رہا ہے، وہ جس کو سوچا تھا تو ناممکن لگا تھا آج پورا ہونے جا رہا تھا۔اس نے اپنی ساری سیونگز بھی لگا دیں تھیں۔اس کار خیر میں اقبال عالم اور عمیر نے بھی بھرپور حصہ ڈالا تھا۔ابھی تک ان کے پاس اتنی رقم جمع ہو چکی تھی کہ وہ آرام سے ہسپتال کا انفراسٹرکچر کھڑا کر سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

*****

نور علیزے کے ہسپتال میں ہی وقتی طور پر کام کر رہی تھی۔اس وقت بھی وہ دونوں ہسپتال کے کیفے میں بیٹھی ہوئی تھیں جب روحان وہاں پہنچا۔

"اس بے چارے کو بھی تمہارے بغیر چین نہیں ہے۔"نور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے علیزے سے کہا۔

"نہیں جی! میرے بغیر بھی ان کی دنیا بہت وسیع ہے۔بس آج کل اوور پروٹیکٹو ہو گیا ہے۔"علیزے نے بھی روحان کو آتے دیکھ کر کہا۔

"ماشاءاللہ بڑی دوستی ہو گئی ہے۔"اس نے آتے ہی کہا۔

"اگر تو تم جیلس ہو رہے ہو تو بہت غلط بات ہے۔"علیزے نے خفگی سے کہا۔

"نہیں دو لڑکیوں کی دوستی سے کون جیلس ہوتا ہے؟البتہ ان کی دشمنی خطرناک ہوتی ہے۔کوئی چائے کافی تو پلا دو۔"وہ بھی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"سوری لیکن ہمارے ہاسپٹل میں صرف اسٹاف کو مفت کی چائے، کافی دی جاتی ہے۔آج کل تو ویسے بھی غریبی کا دور ہے چائے کے پیسے کہاں سے لائیں؟تم ہمیں اگر باہر سے ڈنر کروالو تو بہت مہربانی ہو گی۔"

"یہ کسی زمانے میں امیر ہو کر غریبی کا رونا رونے کا طعنہ دیا تھا کسی نے! مجھے اچھے سے یاد ہے نور۔ بہر حال اس وقت میری جیبوں میں بھی سیمنٹ اور بجری کی رسیدوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ڈنر تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر کرنا۔"

"اوہ میرے خدایا تم غریب موٹیویشنل اسپیکر بہت کنجوس ہو۔" وہ غصے سے بولی۔اسے واقعی بھوک لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میں تم لوگوں سے ضروری بات کرنے آیا تھا۔" اس نے جیکٹ کی جیب سے دوا نولیپ نکالے۔

"میری بات سنو یہ کچھ ضروری پیپرز ہیں۔ان کو بعد میں اپنے گھروں میں جا کر پڑھ لینا۔میں وومن ایمپاورمنٹ کی بات کرتا ہوں تو مجھے اس کا کوئی عملی ثبوت بھی دینا چاہیے۔سو تم دونوں مجھے بہت ٹیلنٹڈ لگتی ہو اور مجھے جانتی ہی ہو کہ میں ڈاکٹرز کی دل سے قدر کرتا ہوں تو ایسا ہے کہ اس پر مجھے تم لوگوں کے سگنیچر چاہیے۔جو تم لوگ مجھے کبھی بھی دے سکتی ہو۔کل دے دو،ہفتے بعد دے دو، مہینے بعد دے دو کوئی مسئلہ نہیں!"

"شکریہ روحان!آج کل ویسے بھی بینک بیلنس خالی تھا۔جیب میں ایک پیسہ نہیں تھا۔اللہ نے مدد بھیج دی۔ویسے کتنی اماؤنٹ ہے؟"نورالفجر نے شرارت سے پوچھا۔روحان غریب ہے اس کو پیسوں کی امیری کا طعنہ دینے کا اپنا ہی مزہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"امریکی صدر نے وائٹ ہاؤس بیچ کر رقم انعام کے طور پر مجھے دی ہے۔بس اسی رقم کو تم دونوں کے درمیان میں تقسیم کیا ہے۔"وہ طنزیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔پیسوں کا طعنہ ہمیشہ دل کو لگتا تھا!

"تم لوگوں نے چلنا ہے یا میں جاؤں اور ویسے بھی آدھی رات کو باہر نہ رہا کرو۔"

"ہم ڈاکٹر ہیں روحان اور ہمیں آدھی رات کو بھی ڈیوٹی کے لیے باہر رہنا پڑتا ہے۔"

"اے روحان تمہیں ہوا کیا ہے؟"نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یار بھوک لگی ہے اور ہم تینوں ہی خالی جیب ہیں اور اس وقت کافی کی بھی شدید طلب ہو رہی ہے۔ جلدی کرو تم لوگوں کو گھر چھوڑ دوں۔"اس نے بات بدل دی۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔ بیٹھو کافی منگواتے ہیں۔"علیزے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے... جلدی باہر پہنچو۔"وہ خفگی سے کہتا باہر چلا گیا تو ان دونوں کو بھی اٹھنا پڑا۔ وہ اکثر رات کو ان دونوں کو گھر ڈراپ کر دیا کرتا تھا۔

پھر وہ دونوں اکٹھے ہی ہسپتال سے باہر نکلیں۔ روحان باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ ان کو ساتھ لیے، ارد گرد دیکھتا وہ گاڑی کی جانب بڑھا اور پھر آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ نور کا گھر پہلے آتا تھا اس لیے وہ لوگ ادھر آئے۔

"چلو آجاؤ تم لوگ اندر کھانا کھا کے جاؤ۔"

"نہیں نوری! بہت لیٹ ہو جائیں گے اور ویسے بھی آدھی رات کو تم کیا پکاؤ گی؟" روحان نے فرصت سے منع کیا۔

"میں نے عینی سے پہلے ہی کہہ کر کھانا لگوا دیا تھا تم لوگ اندر آجاؤ صرف پانچ منٹ لگیں گے۔" اس نے واقعی پہلے میسج کر کے کہا تھا۔

"واہ بھئی۔ چلو ہم ناشکری بالکل نہیں کرتے۔" گاڑی لاک کرتے وہ دونوں بھی اس کے ساتھ ہو لیے۔

کھانے کے بعد وہ لوگ اجازت مانگ رہے تھے کہ نور چائے کا بولتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اس وقت اقبال عالم اور عمیر بھی جاگ رہے تھے۔ وہ لوگ بھی مروتاً بیٹھ گئے کہ نور الفجر کچھ زیادہ مہمان نواز بن جایا کرتی ہے۔

نور کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی۔وہ اکثر اوقات ان کے ساتھ آجاتی تھی اور وہ رات کا کھانا نور کے گھر میں ہی کھالیا کرتے تھے۔نورا نہیں اندر بلا لیتی آج تو پھر ان سب کو بھوک لگی ہوئی تھی۔

"آنٹی ہم معذرت چاہتے ہیں ہماری وجہ سے آپ کو تکلیف اٹھانا پڑی۔"

"تکلیف کی کوئی بات نہیں بیٹا۔بس اللہ تم لوگوں کو ترقی دیں۔بڑے نیک کام میں میری نور کا ساتھ دے رہے ہو۔اللہ سلامت رکھے تم لوگوں کو!"

"آمین!"علیزے نے مسکرا کر کہا اور روحان نے بس سر اثبات میں ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"انکل مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔دراصل میرے والدین آپ کے گھر آنا چاہ رہے تھے۔"

"کس سلسلے میں بیٹا؟"اقبال عالم نے نرمی سے پوچھا۔

"وہ نور..."

"تم میری تعریف کرنے والے تھے روحان؟ بولو بولو سب سن رہے ہیں۔" چائے کے کپ ٹرے میں سجائے وہ وہاں آئی تھی۔ "لیکن تعریف ذرا اچھی والی کرنا۔ ان لوگوں کو ابھی بھی لگتا ہے کہ میں صحیح ڈاکٹر نہیں بنی۔" وہ سادگی سے کہہ رہی تھی۔

روحان جو کوئی ضروری بات کرنے والا تھا سر جھٹک کر نورالفجر کی تعریف ہی کرنے لگا۔ اقبال عالم اور عمیر دونوں کو ایسا ہی لگا کہ وہ کچھ بتانا چاہ رہا ہے لیکن نور کی وجہ سے بتا نہیں پایا تو وہ بھی تھوڑا فکر مند ہو گئے۔

******

اس وقت وہ جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی کیونکہ آج اس کا انٹرویو تھا۔ انٹرویو سے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا پھر بھی وہ تھوڑی نروس لگ رہی تھی اور ہر کام بہت جلدی میں کر رہی تھی۔ تین ہسپتالوں سے نکالے جانے کا غم اور نئے ہسپتال کے ماحول کا خوف اس کے دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ اس کا نروس ہونا بنتا تھا۔ کوریا میں پڑھتے ہوئے اسے کبھی احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ پروڈکٹو نہیں ہے۔ وہاں پارٹ

ٹائم دو جابز اور یونیورسٹی کی طرف سے سٹیپنڈ ملنے سے اچھا خاصا گزارا ہوتا تھا لیکن پاکستان آ کر جیسے اس کی پی ایچ ڈی کی ڈگری کو زنگ لگ گیا تھا۔

"نور آرام سے ناشتہ کرو۔ بہت ٹائم ہے۔" عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھائی پلیز مجھے کرنے دیں ناشتہ! پہلے ہی میرا دل گھبرا رہا ہے اور اوپر سے مجھے عمر کی ٹینشن ہے۔" اس نے معصومیت سے کہا۔ عمیر سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر چلا گیا۔ نور نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا۔

روحان اور علیزے کے آخری مرتبہ اس گھر میں آنے تک وہ اس کے ساتھ بالکل ٹھیک تھے لیکن روحان کا ان کے آفس آنے کے بعد سے وہ اور اقبال عالم دونوں ہی بڑے سنجیدہ سے تھے گو کہ شہریار سے شادی کی تیاریاں بھی جاری تھیں لیکن اسے کچھ کھٹک رہا تھا اور اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ بیٹھ کر حقیقت جاننے کی کوشش کرتی۔ نور کو رویہ شدت سے برا محسوس ہو رہا تھا پر ہمیشہ پوچھنے پر وہ بات بدل دیا کرتا تھا۔ اس نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا۔

اس کا ایک ہفتے بعد نکاح تھا اور وہ عام لڑکیوں کی طرح خوش نہیں تھی۔اسے جیسے اپنی شادی سے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔وہ اور لڑکیاں ہوتی ہونگی جو شادی کے بعد باؤنڈ ہو جاتی ہیں۔نور الفجر کو اپنی پرسنل اسپیس میں رہنا اور دوسروں کو حد میں رکھنا آتا تھا۔وہ شہریار حسن جیسے انسان پر تو کبھی ڈیپنڈ نہیں کرنے والی لیکن اس سے بدلہ ضرور لے گی۔وہ بھی اسے موت کے قریب لے کر جائے گی۔ منالے ابھی اس نے جتنی خوشیاں منانی ہیں۔

اس کی زندگی میں شادی کے علاوہ بھی بہت کام تھے اور وہ اپنے انہی کاموں میں مصروف تھی۔

"نور آج جلدی آجانا۔تمہاری ساس خاص طور پر تمہیں شاپنگ پر لے جانا چاہتی ہیں۔" سلمیٰ بیگم کچن سے باہر آتے ہوئے اسے ہدایت دیتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے گھر میں تین خواتین ہیں۔وہ چلی جائیں اور میرا انتظار تو ہرگز مت کریں کیونکہ میں نہیں آنے والی!" شادی کا موضوع شروع ہوا تھا اور نور کا ناشتہ ختم ہوا تھا اور ویسے بھی اسے یہ موضوع شادی کوئی خاص پسند نہیں تھا۔

"لڑکی چند دن بعد تمہاری شادی ہے اور تم کن کاموں میں سر پھنسا رہی ہو؟" سلمیٰ فوراً غصہ ہو گئیں۔اس نے کھڑے ہو کر نیپکن سے منہ صاف کیا۔سکارف سیٹ کیا اور ماں کی جانب چہرہ موڑا۔

"اچھا میری شادی ہے؟"اس نے بھرپور حیرانگی کا مظاہرہ کیا۔

"نور!" سلمیٰ بیگم حسب عادت تپ گئیں۔

"ہادیہ بھابھی ان خاتون کو سمجھا دیں کہ مجھے ان کی خریدی ہوئی ہر چیز پسند آئے گی اور میری ساس محترمہ کو جا کر کہیں مجھے ان کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا ذرا شوق نہیں ہے۔آپ لوگ مجھے میرا کام کرنے دیں۔وعدہ کرتی ہوں ماں آپ کو نور الفجر ہر فنکشن پر میسر ہو گی۔فکر کیوں کرتی ہیں؟" وہ ماں کو خفا ہوتا دیکھ کر سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں۔"انھوں نے اسے دھمکی دی۔

"خبردار جو میرے بابا کے کان میرے خلاف بڑھنے کی کوشش کی۔آگے ہی وہ نا جانے کیوں خفا ہیں اور اب آپ مزید شکایتی باکس ان کے پاس لے کر جا رہی ہیں۔میں بتا رہی ہوں ایک ہفتہ گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گی۔"ہادیہ اس کی بات پر مسکرا دی۔

"آج کل تمہاری جیب میں جتنی رقم ہوتی ہے نا مجھے امید ہے باہر بھی کوئی نہیں پوچھے گا۔"

"دیکھیں عمر کی امی یہ غریبی کا طعنہ نہ دیا کریں۔دل دکھتا ہے۔میں نے آپکے لاڈلے کا کریڈٹ کارڈ اڑا دینا ہے۔"

"ماشاءاللہ سے میرا لاڈلا اچھا خاصا کماتا ہے۔اس کی کمائی پر نظر مت رکھو۔"

"مجھے معلوم ہے کونسی محترمہ کے لیے یہ پیسے سیو ہو رہے ہیں۔ذرا عمر صاحب کی شادی کی بھی تیاری کریں۔یقیناً بابا اور بھائی نے آپ لوگوں کو کچھ نہیں بتایا ہو گا۔خیر اب اللہ حافظ اور دعا کرئے

گا آج کے مشن میں کامیاب ہو جاؤں۔ایک تو ساری دعائیں عمر کے لیے ہی کرتی رہتی ہیں۔" وہ مصنوعی خفگی سے کہہ رہی تھی اور سلمیٰ کا ہاتھ جوتے تک جاتے جاتے رہ گیا۔

"عمر کی شادی کی تیاری سے کیا مراد ہے نور؟" ہادیہ نے حیرت سے پوچھا۔

"اف ہو آپ تو میرے چھوٹے بھائی سے بالکل ہی ناواقف ہیں۔اس بے چارے کا بھی حال حوال پوچھ لیا کریں بلکہ ایسا کریں لگے ہاتھوں اس کی بھی شادی کروا دیں۔ کہیں اوکھلی میں سر دے بیٹھا ہے اور دو دن بعد اس کی شادی ہے۔"

"یہ کیا بکے جا رہی ہو؟" سلمیٰ خاصا مشتعل ہو گئی تھیں۔ عمر کے لیے وہ اپنی کسی بہن کو زبان دے چکی تھیں۔ایسے کیسے وہ کہیں اور دل لگا بیٹھا تھا؟

www.novelsclubb.com

"آج رات آپ کو ساری بات تفصیل سے بتاؤں گی پر ابھی آپ عمر سے کوئی بات نہیں کریں گی اور اگر عمر سے پوچھے بغیر کسی کو ہاں کر دی ہے تو اسے بھی انکار کر دیں کیونکہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔

فی الحال بابا اور عمیر بھائی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ لڑکی والے مان جائیں اور عمر کو پتہ چلا تو وہ رونے لگ جائے گا۔ لہٰذا باقی کی مصروفیات ترک کریں اور عمر کی دلہن گھر لانے کی کریں۔"

"یہ تمھارے بابا کو تو میں دیکھتی ہوں۔ کیا خفیہ پلان بنا رہے ہیں؟"

"نہیں ماما پلیز! ہم نے رات کو سب سے معاملہ ڈسکس کرنا ہے۔ آپ کو خاندان والوں کے رویے بھول گئے ہونگے لیکن مجھے اور عمیر بھائی کو سب یاد ہے۔ ہم دو ہی تھے ناجب کسی نے سرد رات میں آپ دونوں کو اپنے گھر نہیں رکنے دیا تھا کہ فلاناں رشتے دار ناراض ہو جائے گا۔ سوری ماں مجھے سب یاد ہے۔ نہ کسی بیٹی کو رشتے داروں میں بھیجیں گی آپ اور نہ کوئی بھتیجی، بھانجی اس گھر میں آئے گی کیونکہ ہمیں منافق رویہ رکھنا نہیں آتا ماں جی۔ نکل آئیں جھوٹے لوگوں کی جھوٹی محبت سے..."

www.novelsclubb.com

"بھابھی پلیز انھیں تھوڑا سمجھائیں۔ ہم نے بڑی مشکل سے خود کو اس قابل بنایا ہے کہ اس گھر کو ٹوٹنے سے بچائیں۔ مجھ سے زیادہ تو آپ کی سن لیتی ہیں۔ ماں کی بہن کی محبت میں ہم اپنے بھائی کی قربانی نہیں دے سکتے۔ اب میں جاتی ہوں اس سے پہلے عمر کی امی مجھے ادھر ہی کھڑے کھڑے عاق

کر دیں۔"وہ تو جیسے ہوا کے گھوڑے پر سوار بھاگ ہی گئی تھی لیکن پیچھے سلمیٰ بیگم ہکا بکا سی بیٹھی رہ گئی تھیں۔

*****

وہ ہسپتال جا رہی تھی جب اسے ردا کی کال آئی تھی۔وہ کافی عرصے سے اس لڑکی سے رابطے میں تھی جسے عمر پسند کرتا تھا۔اس کی کال دیکھ کر وہ مسکرائی۔وہ اچھی لڑکی تھی شاید عمر کی وجہ سے اچھی لگتی تھی۔

"ہاں ہونے والی بھابھی جی آج کیسے یاد کر لیا؟"

"اسلام علیکم آپی۔آپ کو انٹرویو کے لیے گڈ لک وش کرنا تھی اور بھائی بھی آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے تھے۔"نور نے گہرا سانس لے کر اسے اپنے بھائی سے بات کروانے کا کہا۔

"آپ فائنل تاریخ کیا رکھنا چاہتی ہیں؟"ردا کا بھائی سید حامد عے پر آیا۔

"یہ سب شاید بابا آپ سے ڈسکس کر چکے تھے لیکن میں چاہتی ہوں میری شادی کے ساتھ ہی عمر کی شادی ہو جائے۔ میری آپ سے اور آپ کی فیملی سے بھی کافی تفصیلی بات ہوئی تھی کہ آج کل ہم کس کام پر پیسہ لگا رہے ہیں تو میں چاہتی ہوں شادی جتنا سادہ ہو گی ہم اتنے ریلکس رہیں گے۔ جہیز وغیرہ کا ہم نے منع کر دیا ہے تو بہتر ہے ہم سادگی سے اس جمعرات کو ہی بارات لے آئیں۔ دیکھیں میں جانتی ہوں آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ غلط ہے۔ ایسی ایمرجنسی شادیاں مشکوک ہوتی ہیں لیکن میں آپ کو گارنٹی دیتی ہوں میرا بھائی آپ کی بہن کو بہت خوش رکھے گا۔ آپ اپنی بہن کا نکاح میرے بھائی سے کروا دیں۔"

"آپ کی بات ٹھیک ہے مس اقبال لیکن میری بہن اکلوتی ہے۔ میں نہیں جانتا اس کا اس سے پہلے آپ کے بھائی سے کوئی رابطہ تھا یا نہیں پر اسے کبھی تکلیف نہ پہنچانے کی گارنٹی آپ کو دینا ہو گی شاید اسی وجہ سے ہم ارجنٹ شادی کے لیے مان جائیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا پر ہم سب اچھا گمان رکھ سکتے ہیں۔امید ہے وہ دونوں خوش رہیں گے۔"نور پر امید تھی۔

"چلیں میں آپ کو شام تک کنفرم کرتا ہوں۔"

"جی آپ بابا یا عمیر بھائی کو کال کر کے کچھ بھی مزید جاننا چاہیں یا کوئی ڈیمانڈ رکھنا چاہیں تو آپ کو اجازت ہے۔ہمیں اپنے بھائی کی خوشی عزیز ہے۔"

کال سے فارغ ہونے تک وہ ہسپتال پہنچ چکی تھی۔اب سب سے مشکل مرحلہ تھا لیکن دو گھنٹے بعد وہ انٹرویو روم سے نکلتے ہوئے اسے انجانی سی خوشی ہو رہی تھی۔آخر کار وہ اب صلاحیتوں کا لوہا منوانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔اس کا انٹرویو دلچسپ رہا تھا اور وہ ایک اچھے ہسپتال میں ڈاکٹر منتخب کی گئی تھی۔وہ بھی ایک پرائیویٹ ہاسپٹل تھا لیکن روحان کے کسی جاننے والے کا تھا اور اس کی ساکھ بھی اچھی تھی۔وہ روحان پر بھروسہ کر سکتی تھی۔

فیملی گروپ میں اپنی کامیابی کا پہلا میسج کیا۔ڈی او پی کے گروپ میں بھی بتایا۔تالیہ، مریم اور عاشی کو بھی میسج کر دیا۔فائنلی وہ اب ایک سینیئر ڈاکٹر کے طور پر ملک کے بہترین ہسپتال میں کام کر سکتی تھی۔اس کا ریکارڈ کلیئر تھا۔اسے پچھلے ہسپتالوں سے کیوں نکالا گیا وہ سب بھی ڈسکس ہوا لیکن اچھے ہسپتال کے لیے وہ سب معنی نہیں رکھتا تھا کیونکہ انھیں ایک اچھا ڈاکٹر چاہیے تھا۔

پہلی کال ہی اسے روحان کی آئی تھی۔اس نے خوشی خوشی کال پک کی۔

"ڈاکٹر نور الفجر بنت اقبال عالم صاحبہ !آپ کے لیے رات کا ڈنر اس بندۂ ناچیز کی طرف سے ارینج کیا جائے گا۔قبول کریں۔"وہ تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی تھی۔آج تو ویسے ہی ہنسنے کا دل کر رہا تھا۔

"مجھے قبول ہے۔میں تمہیں بتا نہیں سکتی کہ میں آج کتنی خوش ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ کا شکر ہے جس نے تمہیں اتنی خوشی سے نوازا ہے۔"

"اچھا تو اب میرا آفس کہاں ہو گا، میر پور میں یا اسلام آباد میں؟"

"جہاں ڈاکٹر صاحبہ چاہیں۔"

"تم مجھے عزت دے رہے ہو۔اتنی خوشی سے کہیں مر ہی نہ جاؤں۔"

"تم سے ہضم نہیں ہو رہی تو بتا دو نہیں کرتا۔" وہ خفا ہوا۔

"یہ بتاؤ اب علیزے سے شادی کب کر رہے ہو؟ تمہیں نہیں لگتا کہ تم دونوں کے نکاح کو ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے۔" وہ بات کو ہمیشہ مشرق سے مغرب میں لے جاتی تھی۔

"کیا علیزے نے تم سے کچھ کہا ہے؟ آفٹر آل آج کل بہت دوستی چل رہی ہے۔" روحان اس کی بے خبری پر حیران ہوا۔

"اس نے کچھ نہیں کہا پر میں اندھی نہیں ہوں۔روحان کیا ہو جائے گا اگر تم ضد چھوڑ دو۔"

"ان شارٹ تم اپنا آج کا دن خراب کرنے کے موڈ میں ہو۔"

"پرسوں عمر کا نکاح ہے اور جمعہ کو میری رخصتی۔ تم اپنی فیملی کے ساتھ انوائیٹڈ ہو پر خدا کے لئے علیزے کی حالت پر رحم کرو۔ وہ صرف تمہاری ضد کی خاطر اکیلی رہ رہی ہے۔ وہ بھی انسان ہے کہیں تھک نہ جائے۔"

"تم کس سے شادی کر رہی ہو؟" نورالفجر نے اپنی شادی کے کارڈ تک نہیں دیکھے تھے۔ دل ہی نہیں کیا تھا۔

"کزن ہے میرا۔ تم نہیں جانتے۔" اس نے بات پلٹ دی۔ جب وہ شہریار کے بارے میں سنے گا ظاہر ہے یہ شادی رکوانے کی کوشش کرے گا یا شاید آیان ایسا کر دے لیکن وہ کوئی ڈرامہ نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیان بھی شادی کر رہا ہے۔ میں اور علیزے بھی۔ تم نے ٹھیک کہا ہے نورالفجر مجھے مزید ضد نہیں کرنی چاہیے۔" اس کی آواز میں کچھ تھا کہ نورالفجر چونک گئی۔

"آیان کس سے شادی کر رہا ہے؟"اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔ساری سماعتیں فون سے لگ گئی تھیں۔

"ہے کوئی کزن! تم نہیں جانتیں خیر رات کو ڈنر پر ملاقات ہوتی ہے۔علیزے بھی آئے گی۔"

روحان نے فون بند کر دیا۔

گاڑی میں بیٹھے اس نے بے بسی سے آنکھیں موند لیں۔آیان بھی موو آن کر چکا تھا اور وہ؟آج بھی وہیں کھڑی تھی جہاں سے سب شروع ہوا تھا۔

اس نے سر جھٹک کر علیزے اور روحان کے بارے میں سوچنا چاہا۔اسے کیا؟آیان جس مرضی سے شادی کرے۔

www.novelsclubb.com

"میں روحان کو بہت چاہتی ہوں۔ساری زندگی اس کا انتظار کر سکتی ہوں۔"

"علیزے مجھے غلط مت سمجھنا پر وہ تمہیں اپنی پہلی چوائس کیوں نہیں بناتا؟ بھائیوں سے سب کو پیارا ہوتا ہے اس وجہ سے آپ کسی تیسرے کی زندگی کی سولی پر نہیں چڑھا سکتے۔" نور نے اس رات علیزے سے کہا تھا جب وہ ہسپتال سے نکالے جانے کے بعد علیزے کے پاس آئی تھی۔

"نور! ہم سب کا ساتھ بہت چھوٹی عمر سے ہے۔ آیان میرے لئے بھی وہی ہے جو روحان کے لئے ہے۔ روحان کا بھائی مجھے بھی میرے بھائیوں جیسا عزیز ہے۔ جب کوئی مجھے ایسے کہتا ہے نا روحان کے بارے میں تو بہت عجیب لگتا ہے۔ میں روحان کے نکاح میں ہوں۔ ایک گھر میں رہنا میٹر نہیں کرتا۔ وہ ساری عزت، احساس اور اعتبار میٹر کرتا ہے جو ہمارے درمیان ہے۔ ہم جب ملتے ہیں اپنے مسئلے ڈسکس کرنے کے بعد اپنی فیلنگز شیئر کرتے ہیں اور مجھے لگتا ہے وہی وقت سب سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے جب روحان کسی ناکردہ گناہ کی معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ اس نے اپنی بات کا مان رکھا نور! اس نے آیان سے پہلے شادی نہیں کرنی تھی اور نہ وہ کرے گا۔ ویسے بھی یہ زندگی ہے۔ ہر کسی کو وہ سب

www.novelsclubb.com

تو نہیں مل جایا کرتا جو اس نے مانگا ہوتا ہے۔ مجھے روحان کا ایسا ساتھ بھی منظور ہے۔ تمہیں میرے لیے برا فیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" ایک مجروح سی ہنسی کے ساتھ اس نے کہا تھا۔

پھر گھر پہنچنے تک وہ صرف علیزے کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ اس کی زندگی کی سٹرگل! اس کی زندگی صرف اپنے دوستوں کے گرد گھومتی تھی۔ وہ کہانی کا ایسا کردار تھی جو بہت اہم تھا لیکن اسے اپنی اہمیت جتانا نہیں آتا تھا۔ نورالفجر کی اپنی خوشی کہیں دور رہ گئی تھی۔ دل خوش نہیں رہتا جب دوست خوش نہیں ہوتا۔ علیزے خوش نہیں تھی تو وہ بھی دکھی ہو گئی تھی۔

*****

لاؤنج کے صوفے پر وہ نیم دراز سا بیٹھا لیپ ٹاپ میں مگن کوئی کورین مووی دیکھ رہا تھا۔ حلیہ لاپرواہ سا تھا، گول گلے والی کالی شرٹ کے ساتھ گرے ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔ بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے اور شیو بھی بڑھی ہوئی تھی۔ وہ اسکرین پر دیکھتے ہوئے بھی کہیں دور کھویا ہوا تھا۔ وہ چونکا تب جب کسی نے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر نوچا۔ وہ اس افتاد پر چلا ہی اٹھا۔

"اومیرے بھائی مجھے ایک ہی مرتبہ بتادو میں گنج ہی کروادیتا ہوں۔روز میرے تھوڑے تھوڑے بال اتار کر کیوں مجھے آدھ گنجا کررہے ہو؟"میک بک کی اسکرین فولڈ کرکے سینٹر ٹیبل پر رکھ کر وہ اب فرحان کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھا۔

"چاچو ایک سیکرٹ ہے۔"فرحان نے اپنے ننھے ہاتھوں سے پھر اس کے بال پکڑ لیے۔

"ہمم کیسا سیکرٹ؟"آیان بھی راز سننے کو سرگوشی میں پوچھ رہا تھا۔

"پہلے آئس کریم پھر سیکرٹ۔"

"واٹ؟اب تو اپنے چاچے کو بلیک میل کرے گا؟"وہ حیران ہوا تھا۔

"واٹ از بلیک میلنگ چاچا؟آئی ایم آنلی میکنگ آڈیل!"

"واہ اور اس ڈیل سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟"فرحان نے پرسوچ انداز میں اسے دیکھا۔

"وہ سرپرائز ہے اور بہت کیوٹ ہے۔"فرحان نے محتاط انداز میں جواب دیا۔آیان امپریس ہوا۔

"چلو ذرا تمہیں تمہارے اماں ابا کے کمرے میں ڈراپ کروں۔ شہزادے کو آدھی رات میں آئس کریم کھانے کا شوق ہو رہا ہے۔" وہ اسے اٹھائے شایان کے کمرے کی طرف چل دیا۔

"چاچو اگر آپ مجھے نہیں لے کر گئے تو میں آپ کی شادی میں شرکت نہیں کروں گا۔" اس کی بات پر پہلے تو وہ حیران ہوا پھر زور کا قہقہہ لگایا۔

"میں شادی کر ہی نہیں رہا تو تم شرکت کیسے کرو گے؟ روحان چاچو کی شادی ہے اگلے مہینے۔ ہم دونوں مل کر ڈانس کریں گے۔"

"پر روحان چاچو بھی یہی کہہ رہے تھے کہ آپ کی شادی پر میں اور وہ مل کر ناچیں گے۔"

"روحان چاچو کی ایسی کی تیسی تم چلو شاباش۔ جا کر سو جاؤ۔" اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور شایان باہر آیا تو اس نے فرحان اسے پکڑایا۔

"سیکرٹ کینسل چاچو۔میں آپ کو بتانے لگا تھا کہ آپ کی شادی کس سے ہو رہی ہے۔"فرحان چلاتے ہوئے کہہ کر گویا ناراض ہو گیا۔آیان سر جھٹک کر ہنستا وہاں سے واپس ہو لیا۔آیان کو تو کیا اس کے فرشتوں کو بھی پرواہ نہیں تھی کہ حدیقہ بیگم اس کا رشتہ کس سے طے کر چکی ہیں۔وہ تو صرف روحان اور علیزے کی خاطر شادی کر رہا تھا۔کہیں اس کے لیے قربانی دیتے دیتے وہ دونوں الگ نہ ہو جائیں۔

ان دونوں کی شادیوں کے فنکشن اگلے مہینے کی یکم سے شروع ہونے تھے اور ابھی بیس دن تھے۔

وہ بیزار بیزار سا تھا۔اگلے پانچ منٹ میں وہ لاؤنج،لان،گارڈن،کچن،روحان کی انسپائرنگ دنیا(بیسمنٹ)اور ٹیرس تک کا چکر لگا کر اکتا چکا تھا۔کرنے کو کوئی کام بھی نہیں تھا۔مناہل گھر پہ ہوتی تو بندہ اس تنگ ہی کر دیتا پر فی الحال وہ چانس بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

حدیقہ شاید سو گئی تھیں لیکن وہ پھر بھی انہی کے کمرے کی جانب آیا۔

"مام! کیا ڈیڈ اندر ہیں؟" اس نے باہر سے ہی ناک کر کے پوچھا۔

"یہ جو تم ڈیڈ کو بہانے بہانے سے انہیں کے کمرے سے بے دخل کرنے کی کوششوں میں مصروفِ عمل ہو میں نے اس میں کامیاب نہیں ہونے دینا۔" سکندر کی آواز پر وہ بڑا پرجوش سا دروازہ کھول کر اندر آیا۔

"آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں ڈیڈ؟" وہ کمرے میں داخل ہوا۔ دروازہ بند کیا۔ ایک نظر سکندر کو دیکھا جو صوفے پر بیٹھے اس وقت کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ یہ ان کی پرانی عادت تھی۔

"تمہیں کوئی کام تھا؟" سکندر نے عینک اتارتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"جی ڈیڈ!" وہ بیڈ پر حدیقہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ "جب آپ کتاب کی ہیڈ لائنز پڑھ لیں تو لائٹ بند کر کے جایئے گا۔ میں سونے لگا ہوں۔" اس نے کشن اٹھا کر حدیقہ کی گود میں رکھا۔

"او پائی! ادھر کدھر؟" وہ کڑے تیوروں سے پوچھ رہے تھے۔

"دراصل اپنے کمرے کا اے سی کام نہیں کر رہا۔ قسم سے اتنے ٹھنڈے کمرے میں تو خواب میں بھی سونے کا نہیں سوچا تھا۔" وہ آرام سے کہتا ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"مام! ان سے کہیں مجھے مت گھوریں۔ میری نیند ڈسٹرب ہو رہی ہے۔" سکندر اسے واقعی گھور رہے تھے.

"سکندر میرے بیٹے کو مت گھوریں۔ آپ گیسٹ روم میں چلے جائیں۔" ثاقب سکندر تو بیوی کو پارٹی بدلتا دیکھ کر ہی شاک میں چلے گئے۔

"واہ جی بیٹا آیا تو شوہر پرایا ہو گیا؟" ثاقب سکندر نے معصوم سا شکوہ کیا۔

"اچھا ڈیڈ اب جائیں بھی۔ مام آپ مجھے کوئین آف ہیپی نیس کی کہانی سنائیں۔" وہ بھی کچھ شوخا سا ہو گیا۔

"بیٹے برا پیش آؤں گا۔"

"صدقے جاؤں آپ اچھا کب پیش آئے ہیں؟" سکندر مسکراہٹ دبا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے سخت گھوریوں سے نوازتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہ اتنی آسانی سے کیسے چلے گئے؟"

"تمہاری ضد کے آگے ہار مان کر گئے ہیں۔"

"میں نہیں مانتا ڈیڈ جیسے بڑے پولیٹیشن مجھ سے ہار مان جائیں۔ کوئی رومانوی گڈ نائٹ تک نہیں کیا۔" وہ حیران تھا۔

"اب جوان بیٹے کے سامنے وہ ایسی حرکت کیوں کریں گے؟ جب جانتے ہوں جوان بیٹا رج کر بے شرم ہے۔" حدیقہ نے کہا تو اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"وہ تو میں ویسے ہی انہیں چھیڑتا ہوں پر قسم سے دل سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔"

"ہاں وہ تمہارے اسی چھیڑنے کی وجہ سے خاموشی سے چلے گئے ہیں۔"انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"آپ مجھے Queen of happiness سنائیں۔"وہ اب باقی دنیا سے بے خبر ہو کر ماں کی آواز سننا چاہتا تھا۔

حدیقہ نے کہنا شروع کیا۔

"صدیوں پہلے ہالا کے سترنگی پہاڑوں میں سترنگی بالوں والی ایک شہزادی رہتی تھی جسے بادشاہ نے خدا سے بہت عبادتوں اور لمبی دعاؤں میں مانگا تھا۔شہزادی کی پیدائش پر ملکہ کا انتقال ہوا جس نے بادشاہ کو رنجیدہ کر دیا۔بادشاہ کو ملکہ سے بہت محبت تھی کہ اس نے شہزادی کو ملکہ کی امانت سمجھ کر اچھی پرورش دی۔پھر جب جب وہ شہزادی کو دیکھتا دکھ کم ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

اس شہزادی کے بال بہت لمبے تھے اور ان میں سات رنگ تھے۔ ہر رنگ کی اپنی خاصیت ہوا کرتی تھی کہ لوگ اس کے بالوں کے رنگ سے ہی اس کے مزاج کو بھانپ لیا کرتے تھے۔

جب سفید رنگ کے بال بڑھتے تو شہزادی کے دوستوں اور چاہنے والوں میں اضافہ ہوتا تھا۔

جب سیاہ بال بڑھتے تو شہزادی کے دشمنوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی اور بادشاہ اسے تہہ خانے میں بند کر دیتا۔ تہہ خانے میں رہنے والا عرصہ شہزادی خود کو مردہ ہی تصور کرتی کیونکہ کالے بال لمبے عرصے تک رہتے اور ان کالے بالوں کی وجہ سے اسے اکیلا رہنا پڑتا۔

وہ تہہ خانے میں رہتی یہاں تک کہ اس کے سرخ بالوں کی تعداد بڑھنے لگ جاتی۔ جس کی وجہ سے اسے ہنسنے کی بیماری ہو گئی تھی۔ سرخ بالوں والا عرصہ زیادہ دیر تک تھا کیونکہ شہزادی اپنی ہنسی سے مردہ چہروں پر بھی ہنسی بکھیر دیتی تھی۔ وہ اس کا curse تھا تو لوگوں کے لیے blessing تھی اور اسی لیے لوگ اس کے لیے دعا کرتے تھے۔

بھورے رنگ کے بال آنے سے شہزادی ایک دم ظالم بن جایا کرتی تھی لیکن لوگ اسے معاف کر دیتے تھے کیونکہ اس کا دل برا نہیں تھا۔اس کے بالوں کے ساتھ اس کے مزاج بدلتے تھے۔

بھورے بالوں کی وجہ سے وہ لوگوں پر ظلم کر کے خوش ہوتی تھی پھر معافی مانگ کر روتی تھی۔اس عرصے میں لوگ اس کے سامنے خود ہی جانے سے کتراتے تھے۔

جب شہزادی کے بال نیلے رنگ کے ہو جاتے تھے تو مختلف ممالک کے شہزادوں کی طرف سے اس کے لیے شادی کے پیغام لائے جاتے لیکن شہزادی کو اپنے خوابوں کا شہزادہ بھی ستر نگی بالوں والا چاہیے تھا جو اس ہالا پہاڑوں کی وادی میں سے ہی ہو سکتا تھا۔باہر کی دنیا میں سے نہیں!

سبز رنگ کی وجہ سے شہزادی کو دنیا گھومنے کا شوق ہوتا اور وہ تب تک ملکوں ملکوں میں گھومتی جب تک اس کے بال گلابی نہ ہو جاتے۔

اور جب اس کے بال گلابی ہو جاتے تو وہ ایک لمبا عرصہ نارمل رہتی۔عام انسانوں کی طرح خوش،پرامید،پرجوش اور پرسکون۔ کبھی اس پر مایوسی اور اداسی کا بھی دور چلتا۔بال کے رنگ بدلنے

سے بھی وہ اپنی حقیقت سے دور نہیں ہوئی۔وہ لوگ اسے گلابی شہزادی بھی کہتے تھے جو خوش شکل اور خوش مزاج تھی۔اسے لوگوں کے غم دور کرنے آتے تھے۔وہ لوگوں کے دل نرم کر دیتی تھی۔ کبھی رو کر، کبھی ہنس کر، کبھی معاف کر کے۔اس لیے سب اسے Queen of happiness کہتے تھے۔

میں چاہتی ہوں تمہاری زندگی میں بھی کوئی ایسی شہزادی آئے جو تمہارے سارے غم دور کر دے اور میں جانتی ہوں تمہارے سارے غم کون دور کر سکتا ہے۔بس تم صبر رکھنا میرے بیٹے!" حدیقہ کہے جا رہی تھیں اور جس سے کہہ رہی تھیں وہ کب کا سو چکا تھا۔

انہوں نے جھک کر اس کی پیشانی کو چوما۔

www.novelsclubb.com

******

جاری ہے۔

باب15

It hurts

ایک بچے نے سمندر میں اپنا جوتا کھو دیا

www.novelsclubb.com

بلکتے ہوئے بچے نے سمندر کے ساحل پر لکھ دیا

یہ سمندر چور ہے!

کچھ ہی فاصلے پر ایک شکاری نے سمندر میں جال پھینکا

اور بہت سی مچھلیوں کا شکار کیا

خوشی کے عالم میں اس نے ساحل پر لکھ دیا

سخاوت کیلئے اسی سمندر کی مثال دی جاتی ہے!

ایک غوطہ خور نے سمندر میں غوطہ لگایا اور

وہ اس کا آخری غوطہ ثابت ہوا

کنارے پر بیٹھی غمزدہ ماں نے

ریت پر ٹپکتے آنسوں سے لکھ دیا

www.novelsclubb.com

یہ سمندر قاتل ہے!

ایک بوڑھے شخص کو سمندر نے

قیمتی موتی کا تحفہ دیا

اس نے خوشی سے لکھ دیا

یہ سمندر بڑا کریم اور سخی ہے!

پھر ایک بہت بڑی لہر آئی اور

اس نے سب لکھا ہوا مٹا دیا۔۔۔

لوگوں کی باتوں پر کان مت دھرو

ہر شخص وہ کہتا ہے جہاں سے وہ دیکھتا ہے

خطاؤں اور غلطیوں کو مٹا دو

www.novelsclubb.com

تاکہ دوستی اور بھائی چارگی چلتی رہے

(مولانا جلال الدین رومی)

وہ برائیڈل روم میں دلہن بنی بیٹھی عجیب کشمکش کا شکار ہو رہی تھی۔ میک اپ اور عمدہ عروسی جوڑا پہننے کے باوجود وہ سوگوار سی تھی۔ نہ کوئی بھاری زیور تھا اور نہ کوئی خاص تیاری بس سرخ لباس کے ساتھ سر پر حجاب کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر سفید رنگ کی بڑی کام دار چادر ڈال رکھی تھی۔ وہ بھی سلمیٰ سے ہزار صلواتیں سننے کے بعد رکھا گیا تھا ورنہ اسے دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ دلہن ہے کیونکہ فنکشن پر لڑکیاں اس سے بھی زیادہ تیار ہو کر آئی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے والدین کے سامنے اس شادی سے اتنا خوش تھی جتنا کوئی فرمانبردار اولاد ہو سکتی ہے لیکن اب وہ اکیلی بیٹھی اداس تھی۔

اقبال عالم نے اپنے تمام رشتے داروں کو بھی دعوت دے رکھی تھی۔ نورالفجر کو رات بھر بیٹھ کر سمجھایا تھا کہ قطع تعلق اچھی چیز نہیں ہے، اگر وہ پہلے کی طرح رہنا چاہتے ہیں تو نورالفجر انھیں معاف کر کے سب سے اچھے سے ملے اور اسے اقبال عالم کی بات ماننی ہی پڑی۔ وہ سب کو معاف کر چکی تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کے رشتے داروں کو معاف کر چکی تھی کیونکہ اس کے والدین ایسا چاہتے تھے۔ جو جو آتا گیا وہ سب سے اچھے سے ملتی رہی۔ اسے نہیں معلوم کیوں لیکن اس میں آنے والی اس

تبدیلی نے اسے بہت ہلکا پھلکا سا کر دیا تھا۔پہلے ہر وقت یوں محسوس ہوتا کہ سر پر کوئی بوجھ لادر کھا ہے لیکن سب کو معاف کر کے آگے بڑھنے کے بعد وہ ذہنی طور پر پر سکون ہو گئی تھی۔

ابھی بھی ایک شخص ایسا تھا جس سے وہ سخت خفا تھی۔

"کیا تھا جو تم ایک مرتبہ آکر بابا سے میرا ہاتھ مانگتے؟" وہ تصور میں ہی آیان سے شکوہ کر رہی تھی۔

"نہیں تم کیوں مانگتے میرا ہاتھ؟ تم تو اپنی اس ایکس وائی زی کزن اور سابقہ طلاق کا روگ جو لیے بیٹھے ہو۔" وہ غصّے سے بڑبڑا رہی تھی۔

"میرے ساتھ تو صرف ٹائم پاس کیا تھا دوستی کے نام پر۔"

جنوبی کوریا میں گزارے اپنے آخری دنوں کو یاد کرتے وہ مزید اداس ہو رہی تھی۔وہ سب ساتھ تھے اور خوش تھے۔ہیپی اینڈنگ کا سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔کتنی بھی ہیپی اینڈنگ کیوں نہ ہو جائے بعد میں ماضی بن کر آپ کو اداس کر جاتی ہے۔

"نوری تم رو رہی ہو؟" ہادیہ کب اندر آئی اسے پتہ بھی نہیں چلا۔اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیااور آنکھوں کو بڑی بے دردی سے رگڑا۔روئیں اس کے دشمن!

"بھلا آج کے دن بھی کوئی روتا ہے بھابھی؟ہاں رخصتی کے ٹائم شاید چانس بن جائے رونے کا پر ابھی تو نکاح بھی نہیں ہوا۔" وہ بات گھما کر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اچھا میری تمہارے دوستوں سے ملاقات ہوئی ہے سب ہی بہت اچھے ہیں۔روحان اور اس کی فیملی تو تمہاری شادی کو لے کر بہت خوش ہیں۔" اس کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ آیا ہے یا نہیں؟اس کی شادی کا کھانا کھانے تو اسے آنا چاہیے تھا۔بے وفا نہ ہو تو!اگر آج سامنے آیا تو اس کے چہرے پر دو تھپڑ ضرور لگائے گی۔

www.novelsclubb.com

"دولہا ماشاءاللہ اس قدر خوبصورت لگ رہا ہے نور کہ میں سوچ رہی ہوں اسے گھونگھٹ ڈال دوں کہیں عورتوں کی نظر ہی نہ لگ جائے۔" یہ سب سننا نور کیلئے خاصا صبر آزما مرحلہ تھا پر وہ برداشت

کیے ہوئے تھی کہ آج کے دن کوئی بدمزگی نہیں چلے گی۔ شہریار کب سے خوبصورت لگنے لگا؟ ہادیہ کی آنکھیں خراب ہوگئی ہونگی۔ ہونہہ!

"ہادیہ! کیا مریم اور عاشی بھی آئی ہیں؟" ہادیہ کو دولہے کی خوبصورتی کو بیان کرنے میں زمین آسمان کے قلابے ملانے سے روکنے کے لیے اسے پوچھنا پڑا۔

"مریم کے بارے میں مجھے نہیں پتا پر عاشی کو ابھی ہال میں آتے دیکھا تھا۔" ہادیہ نے مسکرا کر بتایا۔

اس کی بات پر نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سب ٹھیک ہے نور؟ تم اب بھی خوش نہیں لگ رہی۔"

"بھابھی میں کوشش کر رہی ہوں خوش رہنے کی۔ کچھ وقت تو لگے گا نا... پر آپ فکر مت کریں باہر کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔" اس نے بڑے آرام سے کہا۔

"تم کوشش نہ کرو بلکہ دل سے خوش ہو جاؤ۔" ہادیہ نے اس سے کہا۔

"دل سے کیسے خوش ہوا جائے جب دل ہی اپنا نہ رہے۔"

"نورا تنی مایوسی والی باتیں نہیں کرتے۔جو ہو رہا ہے بس اللہ کا حکم سمجھ کر تسلیم کرو۔"

"مجھے یقین ہے اگر اللہ نے... شہریار کو میرا نصیب بنایا ہے تو ضرور بہترین پلان کر رکھا ہو گا۔" وہ شہریار کا نام تک نہیں لینا چاہتی تھی۔

"مجھے کوئی مایوسی نہیں ہے ہادیہ۔" اس نے ہادیہ سے زیادہ خود کو تسلی دی۔ابھی ہادیہ حیرت سے کچھ کہتی کہ عاشی کی انٹری پر وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"ادھر چھپے رستموں نے شادی کی ڈیٹ رکھ کر شادی بھی کر لی اور ہمیں پوچھا بھی نہیں۔مطلب تین سال کی دوستی کو تو تم نے ہوائی فائر مار لیا نور کی بچی!"

"بس یار کیا کروں بتانے کا وقت ہی نہیں ملا۔میری شادی کی عمر نکلتی جا رہی تھی اور اماں ابا کو میرے سفید بال نظر آنے لگے تھے تو میں نے بھی حالات سے سمجھوتہ کر لیا اور کارڈ تو یقیناً میرے

گھر والوں نے نہیں بھیجا تھا عاشی کے لیے!"اب وہ عاشی کے گلے لگی کہہ رہی تھی جو پہلے سے زیادہ موٹی اور خوبصورت نظر آرہی تھی۔

ہادیہ سر جھٹکتی،ان دونوں کو باتیں کرتا چھوڑ کر باہر چلی گئی۔

"اور محترمہ اس سادگی کی وجہ کیا ہے؟کون سے ملک کی لڑکیوں کیلئے مثال قائم کرنے کا ارادہ ہے؟"

"سیدھی سی بات ہے مجھے یہ بھاری شوپیس جسے تم زیور کہتی ہو بالکل پسند نہیں ہے۔بس ساس نے سونے کا سیٹ دیا ہے جو میں نے لے لیا ہے۔آخر کو ہسپتال کے خرچے کیلئے مجھے پیسے چاہییں اور زیادہ میک اپ کی مجھے ضرورت اسی لیے پیش نہیں آئی کہ جس کو دکھانا ہے اس نے مجھے دیکھ رکھا ہے۔ میک اپ میں دیکھے یا میک اپ کے بغیر دیکھے اس کی مرضی اور تیسری بات جو کہ تم بھی جانتی ہو مجھے اپنے ہونے والے شوہر استغفراللہ کہتے ہوئے بھی کوفت ہوتی ہے۔

ہاں تو مجھے اس سے کوئی طوفانی محبت نہیں ہے جو اتنا بن سنور کر بیٹھوں۔ جب محبوب ہی من پسند نہ ہو تو اتنے نخروں کا کیا فائدہ؟ وہ شادی کے بعد کبھی فرمائش کرے تو میں تیار ہو ہی جاؤں گی۔ آخر کو شوہر کی خدمت کا بڑا ثواب ہے بھئی۔ بس اللہ جی! جلدی سے یہ سیاپے ختم ہوں۔ نا جانے لوگ کیسے اپنی شادیوں پر اتنے فنکشنز رکھوا لیتے ہیں۔ مہندی پر تو میرا دل کر رہا تھا دنیا سے غائب ہو جاؤں۔ پتہ نہیں سر میں تیل ڈال کر کونسی رسم پوری کی جاتی ہیں؟

آج اگر کوئی رسم کرنے میرے قریب آیا نا تو اتار میں نے جوتا لینا ہے اور اب ادھر گرمی میں بٹھا کر پتہ نہیں باہر کون سے مذاکرات چل رہے ہیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے اور تم کیا ایسے منہ کھول کر کھڑی ہوئی ہو جیسے ڈائن دیکھنے کے بعد شاک میں چلی گئی ہو۔ جاؤ ذرا باہر سے میرے ابا جناب کو بلاؤ۔ پوچھوں تو کب تک اس قید خانے میں رکھیں گے؟ شادی سے پہلے ہی بی بی نور الفجر کا جنازہ اٹھ رہا ہو۔" گرمی کی وجہ سے اس نے اپنے دوپٹے کو ہی پنکھا بنا لیا۔ اے سی لگا ہونے کے باوجود گرمی سے اس کا برا حال تھا اور عاشی تو ابھی تک سکتے میں تھی شاید واقعی اس نے ڈائن وغیرہ دیکھ لی

www.novelsclubb.com

تھی۔وہ یہ سوچ رہی تھی کہ یقیناً نورالفجر کا دماغ اور زبان کا کنکشن ٹوٹ چکا ہے جو کسی کو موقع دیے بغیر اتنی لمبی تقریر کر چکی تھی اور وہ بھی اتنی سپیڈ سے کہ اس کو لگا اس نے کچھ پوائنٹس مس کر دیے ہیں۔

"نور تم ٹھیک تو ہو؟" عاشی اس کے خیالات سن کر ہی میوٹ ہو چکی تھی۔

"کیوں بھئی؟ نور بی بی کو کیا موت پڑنی ہے؟ میں تو اپنی شادی پر بڑی خوش ہوں۔اگر باہر میوزک کا انتظام کرنے کی اجازت دی ہوتی تو میں نے ضرور خوشی سے بھنگڑا ڈالنا تھا۔آخر کو میں اس شادی کیلئے مری جا رہی تھی کہ کس دن مجھے ساجن کے گھر جانا نصیب ہو گا۔دیکھو خدا کی قدرت ساجن بھی کیسا مل رہا ہے جو جدی پشتی عقل سے پیدل ہے اور مجھ سے نفرت کرتا ہے۔" عاشی نے کچھ بولنے کی سعی کی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں عاشی! تم یہ مت سوچو کہ مجھے بے وفا لوگوں کا غم کھائے جا رہا ہے اور ان کی وجہ سے میں اپنے دماغ سے کھسک گئی ہوں... تم سن لو میری جوتی کو بھی نہیں پرواہ نہیں ہے۔بھاڑ میں جائیں ایسی

وقتی محبتیں اور اگر تم ایک منٹ مزید ایسا منہ بنا کر یہاں کھڑی رہی تو میں نے غصے میں تمہیں کچھ اٹھا کر مار دینا ہے۔ گرمی سے میرا دم گھٹ رہا ہے اور باہر کی جنتا کو پروا نہیں ہے۔ میں پوچھتی ہوں کدھر ہیں میرے گھر کے لوگ؟ یہاں بٹھا کر سانس نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں کیا؟..." وہ مزید بولتی کہ سلمیٰ کمرے میں داخل ہوئیں۔

"کیوں پھاپھا کٹنیوں کی طرح منہ پھاڑ کر چلا رہی ہو؟ باہر تک آواز جا رہی ہے۔ ایسا کون سا ضروری معاملہ پڑ گیا تھا جو آہستہ آواز میں تم ڈسکس نہیں کر سکتیں؟" سلمیٰ بیگم نے غصے میں عاشی کی موجودگی کا لحاظ بھی نہیں کیا اور اس تک آئیں۔

"کب ہے بھئی میرا نکاح؟ میں نے کہا تھا مجھ سے یہ ڈرامے نہیں ہوتے۔ اسٹیج پر بیٹھو، جنہوں نے ساری زندگی خیریت دریافت نہ کی ہو ان سے پانچ سو روپے سلامی لو اور سارا وقت ہنستے رہو۔ مجھ سے نہیں ہوتا امی یہ سب پلیز نکاح کر کے فوراً رخصتی رکھیں۔"

"نور تم بچی ہو؟ کیسے بکواس کر رہی ہو۔ باہر سمجھ نہیں آ رہا تمہاری شادی کس سے کریں اور تم..."

"ایک منٹ،ایک منٹ! کیا دولہا بھاگ گیا؟"اس نے بڑی آس سے پوچھا کہ کاش ایسا ہی ہو جائے۔

ابھی نور کچھ مزید کہتی کہ اقبال عالم اندر آئے اور ان کے پیچھے اس نے علیزے اور روحان اور اس کی فیملی کو آتے دیکھا۔اقبال عالم کی موجودگی کی وجہ سے وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"نکاح پڑھوانے کے لیے مولوی صاحب آگئے ہیں۔"اقبال عالم نے کہا تو سلمیٰ نے جلدی جلدی اسے دوپٹے کا گھونگھٹ ڈالا اور سخت آنکھوں سے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔وہ علیزے اور روحان کی امی سے مل بھی نہ سکی تھی۔

مولوی صاحب آگئے تو اس کا سانس بند ہونے لگا تھا۔آنکھیں بند کر کے وہ خود کو رونے سے روک رہی تھی۔اسے کسی سے کوئی شکایت نہیں تھی۔صرف خود پر غصہ تھا کہ وہ کس سے محبت کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں کون خواتین و حضرات موجود تھے اسے کچھ اندازہ نہیں تھا بس کمرہ لوگوں سے بھرنے لگا تھا۔عاشی اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اور مسلمانوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔"(المائدہ)

اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔عاشی نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے دلاسہ دیا کہ سب اچھے کے لیے ہو رہا ہے۔

نکاح شروع ہوا۔

نکاح خواں ابتدائی دعائیں پڑھنے لگا۔

نکاح خواں اس سے کسی کا ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔

وہ وہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھاگ جانا چاہتی تھی۔

وہ سب کو بتا دینا چاہتی تھی کہ شہریار اس کے قابل نہیں ہے۔

وہ اس سے شادی نہیں کر سکتی۔

اقبال عالم ہمیشہ اس کو اپنی کرنے دیا کرتے تھے پھر وہ کیسے نہیں جان پائے کہ وہ کسی اور سے محبت کرنے لگی ہے۔

وہ اپنے الفاظ واپس کیوں نہیں لے لیتے۔

نکاح خواں پھر پوچھ رہا تھا اور وہ ہونق سی بیٹھی تھی۔

اس نے چند لمحوں بعد رضامندی بھی دے دی پھر بھی وہ ساکت سی بیٹھی تھی۔

اب کوئی مزید آواز نہیں آتی تھی۔

سب ختم ہو کر بھی ابھی شروع ہوا تھا۔

اس نے حواس میں رہ کر آیان کا نام سنا تھا یا وہ دل میں ہی اس کے نام کو پکار رہی تھی۔ یہ کیسی بے اختیاری ہے؟ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟ میرے اللہ اسے میرے دل سے نکال دیں جو کبھی میرا تھا ہی نہیں۔ میں مزید ذہنی اذیت نہیں برداشت کر سکتی!

مبارک سلامت کا شور اٹھا۔سب نے اس کے سر پر پیار کیا اور وہ سر جھکائے ٹس سے مس نہیں ہوئی

شاید یہ نکاح اس نے مجبوری میں کیا تھا۔کر لیا تھا یا ہو گیا تھا۔جو بھی تھا اب ہو گیا تھا اور نبھانا مشکل

لگ رہا تھا۔وہ شخص جو اسے مرنے کے لیے اکیلا چھوڑ سکتا ہے وہ اس کے ساتھ باقی کی زندگی

گزارنے کا عہد لے بیٹھی تھی۔یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟یہ اس نے اپنی زندگی کے ساتھ کیسا جوا کھیلا

تھا؟وہ اس کے گھر میں کیسے رہے گی؟وہ اسے کیسے برداشت کرے گا؟نورالفجر کو اس لمحے احساس ہوا

تھا کہ اس نے اپنی زندگی کے ساتھ بڑا خطرناک جوا کھیلا ہے اور وہ اس جوے میں سب کچھ گنوا بیٹھی

ہے۔اس کے لیے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا!

******

www.novelsclubb.com

تین دن پہلے۔

"کہاں جا رہے ہو؟"آیان کمرے میں داخل ہوا تو روحان نک سک سا تیار اپنے فون میں مصروف تھا

جیسے کسی میٹنگ میں جانے کی تیاری کر رہا ہو۔

"مام آج نورالفجر کے گھر جارہی ہیں انھیں کے ساتھ جارہاہوں۔"

"کیوں؟"

"کل سے اس کی شادی کے فنکشن ہیں سو کچھ تحفے وغیرہ دینے تھے۔"

"کس کے ساتھ شادی ہے؟"اس نے سرسری سا پوچھا۔

"اس کے کسی کزن کے ساتھ!"وہ ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیااور یوں ہو گیا جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔روحان کچھ بھی نہیں جانتا تھااور جو جانتا تھاوہ سب جھوٹ تھا۔

"تو وہ اپنے کزن سے شادی کر رہی ہے۔"اس نے اپنی بات پر زور ڈالا تو روحان چونکا۔

"اس کی اپنی لائف ہے اور شادی اس کا پرسنل میٹر ہے۔اتنا ٹھنڈا تبصرہ کرنے کا فائدہ؟"

"ہاں تم لوگ جاؤ لیٹ ہو رہے ہو۔ میری طرف سے بھی مبارک باد دینا۔" کہتے ہوئے اس کے چہرے پر برسوں کی تھکان دیکھی جا سکتی تھی۔ ایسی تھکان جیسے وہ صدیوں سے بیمار ہو اور بس آنکھیں بند کر کے ہر شے سے نظریں چرانا چاہتا ہو۔

روحان نے افسوس سے اسے دیکھا۔ وہ خود کبھی دوسری کوشش کیوں نہیں کرتا تھا؟

"آیان ہم سب آخری کوشش کرنا چاہتے ہیں پلیز ہمارا ساتھ دو۔" دروازے سے ٹیک لگائے کھڑے آیان نے سر جھکا لیا۔ وہ کوشش کرنا چاہتا تھا۔ وہ واقعی ایک آخری کوشش کرنا چاہتا تھا۔

"وہ اپنے باپ بھائیوں کی نظروں سے گر جائے گی اور ساری زندگی مجھے معاف نہیں کرے گی۔"

"اگر اتنی بے اعتبار ہوتی تو اب تک تمہارے بارے میں سب بتا چکی ہوتی لیکن اس نے باپ کے مان کو ترجیح دی۔ اتنا یقین تو کرتے ہیں وہ اپنی بیٹی پر۔"

"تم ایک دن میں کیا کر سکتے ہو؟"

"ہم صرف تمہارا انتظار کر رہے ہیں آیان! میں، ہم سب گھر والے، نور کے بھائی بھی اور شاید نورالفجر بھی! صرف آج رات تمہیں کوشش کرنی ہے۔"

"میں تھک گیا ہوں روحان! قسم سے تھک گیا ہوں۔"

"ایک آخری کوشش کر لو نور کے لیے۔ شہریار اسے ڈیزرو نہیں کرتا۔" روحان منت کر رہا تھا۔

"اگر پھر بھی وہ میری نہ ہوئی تو؟"

"پھر نورالفجر کبھی تمہاری تھی ہی نہیں۔"

"ایسے مت بولو روحان۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے ایک اور کوشش منظور ہے۔ میں کوشش کروں گا۔" وہ تھک کر بولا۔ وہ نہیں رہ سکتا تھا اس سے دور اور وہ یہ جان چکا تھا۔ وہ اگر اسے نہ ملی تو شاید زندگی میں ایک لوپ ہول ہمیشہ کے لیے رہ جاتا۔ آج بھی اور آج کے بعد بھی نورالفجر ہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی ڈسٹریکشن ہونے والی تھی۔

اسے خود کو سچا ثابت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے تھا اور وہ ثبوت اس کے پاس نہیں تھا۔ روحان نے اسے سمجھانے لگا کہ اسے کیا کرنا ہے اور وہ اسی کی گاڑی لے کر نکل کھڑا ہوا۔

اندر کے شور سے بچنے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھا کر اسٹر ویو کا والیم اونچا کر دیا۔

سلوک ان کا دنیا میں اچھا نہیں ہے

حسینوں پہ ہم کو بھروسہ نہیں ہے

اٹھتی ہے نظریں تو گرتی ہے بجلی

ادا جو بھی نکلی قیامت ہی نکلی

جہاں تم نے چہرے سے آنچل ہٹایا

وہیں اہل دل کا تماشہ بنایا

خدا کے لیے ہم پہ دوڑے نہ ڈالو

ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والو

عجیب کشمکش میں اس نے والیم بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ کالے رنگ کی شلوار قمیض میں پر گہرے نیلے رنگ کی ویسٹ کوٹ پہنے اجواء ریسٹورینٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ چہرہ سنجیدہ اور اداس اداس سا تھا۔ وہ خاموشی سے ٹیبل کو گھور رہا تھا۔ زندگی میں پہلی اور آخری کوشش صرف اپنے لئے ! صرف اور صرف آیان سکندر کے لیے۔ اگر آج کامیاب ہوا تو بازی گر اور ناکام ہوا تو خاک۔

زندگی میں کبھی کبھار صرف اپنے لیے کھڑے ہونا پڑتا ہے کیونکہ یہ ہم خود ہی ہوتے ہیں جو خود کو ہر کرائسز سے باہر لاتے ہیں۔ کوئی مدد کو نہیں آتا۔ انسان ہمیشہ خود اٹھتا ہے اور کامیاب وہی ہوتا ہے جو خود اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور لڑنا سیکھتا ہے۔ کوئی کسی کو اڑنے کے لیے اپنے پر نہیں دیا کرتا۔ انسان کو خود اڑنا سیکھنا پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد سامنے سے شہریار آتا دکھائی دیا تو آیان کے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ تھی۔وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہاں بیٹھا اسے سامنے سے آتا دیکھ رہا تھا۔شہریار کے تو گویا انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔اتنی آسانی سے نورالفجر جیسی لڑکی مل رہی تھی۔اس کا خوش ہونا بنتا تھا لیکن وہ اسے ٹریپ کرنے کے لیے وہاں موجود تھا۔

اس کے بیٹھنے کے بعد ویٹر سلاد کی پلیٹ ان کے درمیان رکھ کر چلا گیا۔

"نو تھینکس آیان! میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔آج میری مہندی کا فنکشن ہے اور کل نور کے گھر مہندی ہے۔"اس نے بہت خوشی سے بتایا۔

"میں نے تمہیں کھانا آفر نہیں کیا۔مبارک ہو شادی کی آخر کو تم جیت گئے۔فجر نے مجھ پر تمہیں فوقیت دی۔اس نے اپنی محبت کو ایک واجبی سے شخص کے لیے چھوڑ دیا۔"سلاد کی پلیٹ سے چقندر اٹھا کر اس نے منہ میں ڈالا اور سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔اسے پڑھتا رہا۔

شہریار نے برا نہیں منایا۔

"ایک فیکٹ جانتے ہو آیان سکندر؟" وہ بھی پراسرار سا مسکراتے ہوئے ٹیبل پر آگے ہو کر بیٹھا۔

آیان اسی طرح پیچھے کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا رہا۔

"تم اس کی محبت تھے اور میں اس کے باپ کی پسند۔ یہ مشرقی لڑکیوں کی خوبی ہے یا خامی کہ وہ محبت پر باپ کو ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ وہ ایموشنل بلیک میل ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنی محبت سے انکار کر دیتی ہیں اگر باپ کا مان عزیز ہوتا ہے۔ بھائیوں کے لیے جان تک دے دیتی ہیں اور تم محبت چھوڑنے کی بات کرتے ہو۔" اس پر طنز کرتا وہ سالاد کی پلیٹ سے کھیرا اٹھا کر کھانے لگا۔

"کیا ہو گا اگر تمہارے متوقع سسرال والوں کو تمہاری سچائی کا پتہ چل جائے؟" اس کی نگاہوں میں چھبن تھی۔

www.novelsclubb.com

"لڑکی والے ہیں۔خاموش رہیں گے اور تم میری فکر مت کرو۔نورالفجر بھی کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔"

"اور اگر میں کسی کو بتادوں تو؟"

"تم پر یقین کون کرے گا آیان سکندر اور ایک دن میں تم کیا ثبوت لاؤ گے؟"

"ہمم... تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو۔میں ایک رات میں کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں پر مجھے تمہاری ازدواجی زندگی کی فکر ہو رہی ہے۔تم ایک ایسی لڑکی سے شادی کر رہے ہو جو دوسرے ملک میں بھری محفل میں تمہیں دو تھپڑ مار کر جاتی ہے۔تم اسے جان سے مارنے کیلئے سمندر میں پھینک دیتے ہو،اسے مارنے کی کوشش کرتے ہو اور اب یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں معاف کر کے تمہارے ساتھ خوش باش زندگی گزارے گی۔سیریلی کیا تمہاری سیلف ایسٹیم گھاس چرنے گئی ہوئی ہے؟"وہ بڑے آرام سے اسے سلگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا کہ اس کا معاف کرنا میرے لیے معنی رکھتا ہے؟" شہریار کا اندازہ سرد تھا۔ایک لمحے کے لیے آیان اسے دیکھ کر رہ گیا پھر اگلے ہی لمحے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے۔اسے امید تھی کہ روحان یہ ساری گفتگو نورالفجر کی فیملی کو سنا رہا ہو گا۔

"تمہیں اس سے اپنے کیے کی معافی مانگنی چاہیے۔" اس نے مشورہ دیا۔

"تمہیں ایسا بھی کیوں لگا کہ میں نے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے لیا ہے؟" وہ ہنوز ذو معنی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔کیا وہ کوئی پلاننگ کر رہا ہے؟ کچھ غلط تھا لیکن کیا؟

"تمہیں فجر سے محبت نہیں ہے؟" اس نے جلدی سے پوچھا۔

"نہیں! اس کے لیے تم ہی کافی ہو۔" اس نے سالاد کے پتے اٹھائے اور چبانے رہنے تک خاموش رہا۔آیان کینہ توز نگاہوں سے اسے ہی دیکھتا رہا۔اس کے چہرے پر بے چینی بڑھتی چلی گئی۔

"دراصل یہ سب تواس بے عزتی کا بدلہ ہے جو میرے ماں باپ کو اس کے گھر میں اس کے رویے کی وجہ سے سہنا پڑی۔اسے اب مجھ سے شادی کرنی ہی پڑے گی۔ایک مہینہ! صرف ایک مہینہ لگاؤں گا اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے میں اور تمہیں کیا لگتا ہے نورالفجر یہ سب کیوں کر رہی ہے؟"وہ استہزائیہ ہنسا۔آیان کا سانس رک گیا۔

"میں اسے طلاق دے دوں گا آیان سکندر کیونکہ وہ بھی مجھ سے بدلہ لینے کے لیے میرے قریب آنا چاہتی تھی۔ہم دونوں ایک دوسرے کو ڈاج کر رہے ہیں۔"وہ کئی راز افشاں کر رہا تھا۔

"دیکھو آیان تمہیں برا لگ رہا ہے پر میں اسے چھوڑ دوں گا۔شادی کر لینا ویسے بھی تم نے بھی تو ایک مہینے بعد طلاق دے دی تھی نا اپنی کزن کو۔کیا نام تھا اسکا اقراء؟...ہاں اقراء!"

www.novelsclubb.com

"نورالفجر کی زندگی برباد مت کرو۔"وہ سنجیدہ تاثرات سے اسے دیکھتے گویا وارننگ دے رہا تھا۔

"وہ چاہتی ہے کہ اپنی زندگی برباد کرے۔ جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ تم سے محبت کی سزا وہ خود کو ایسے دے رہی ہے ورنہ تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھ سے میرا سچ جاننے کے باوجود شادی کیوں کر رہی ہے؟ وہ اپنے باپ بھائیوں کی لاڈلی، ہر بات منہ پر مارنے والی اگر میری پہلی شادی کی بات تک چھپا رہی ہے تو وہ صرف اپنے ضمیر کی ملامت سے نجات چاہتی ہے۔ وہ ہم دونوں میں سے کسی کو منتخب نہیں کر رہی۔ وہ ہمیں مینی پولیٹ کر رہی ہے۔ کس نے اس کا زیادہ نقصان کیا وہ اس سے اسی طرح بدلہ لے رہی ہے۔ ایک سمگلر اور کرپٹ انسان سے شادی کر کے کم از کم نور الفجر کو بدلہ لینا سوٹ کرتا ہے۔ وہ میرا سارا سچ جانتی ہے، یہ بھی کہ میں دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ کام کرتا ہوں۔" وہ بڑے آرام سے کہہ رہا تھا۔ اس نے آیان سکندر کو ہرا دیا تھا اور اسی خوشی میں سرشار وہ گہرے راز افشاں کیے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یو نو واٹ شہریار۔ تم فجر کے قابل ہی نہیں ہو۔ اسے تکلیف دی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ کھڑا ہوتے ہوئے غصے سے بولا۔

"تم قابل تھے اور وہ تمہاری نہیں ہو سکی۔افسوس تو ہوتا ہو گا۔جانتے ہو اس ایک ماہ میں وہ بہت پچھتانے والی ہے تو صرف تمہاری وجہ سے۔"

"میں تمہیں وارن کرنے آیا تھا مسٹر شہریار حسن!پر وہی بات کہ گندے ذہن کا آدمی گندی گفتگو ہی کر سکتا ہے۔میری دعا ہے تم اگلے چوبیس گھنٹوں میں لوگوں کی نظروں سے ایسے غائب ہو جاؤ جیسے تم کبھی تھے ہی نہیں!"اس نے سالاد کی پلیٹ اٹھائی اور دونوں ہاتھوں میں تھام کر غصے سے ٹیبل پر پٹخی۔اس نے اپنا ریکارڈ اٹھا لیا تھا جو اس پلیٹ کے نیچے چسپاں تھا۔

(اس وقت نورالفجر کے گھر لاؤنج میں موت کا سا سناٹا تھا۔کوئی کچھ نہیں کہہ رہا تھا پر سب کہا جا چکا تھا جس نے کہنا تھا۔روحان' حدیقہ بیگم کے ساتھ ثبوت لے کر آیا تھا جو اس گفتگو میں دیا جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

عمیر بے یقین تھا کہ وہ شہریار کی اس سائیڈ سے ناواقف تھا۔اسے نورالفجر پر غصہ تھا جو اسے حقائق سے آگاہ نہیں کر سکی تھی۔

روحان پچھلے کئی ماہ سے نورالفجر کا رشتہ آیان سے کرنے کو کہہ رہا تھا لیکن وہ صرف اپنے اس دوست کی وجہ سے ہمیشہ اسے نہ کر رہا تھا۔اقبال عالم نے بھی نورالفجر سے اس کی پسند جاننے کی کوشش کی تھی۔جنرل عاصم کے زور کے باوجود وہ چاہتے تھے کہ نورالفجر خود فیصلہ کرے کہ اس کے لیے آیان اور شہریار میں سے کون بہتر ہے لیکن اس نے کبھی آیان کا نام نہیں لیا شاید وہ صرف دوست تھا۔ ابھی جو تلخ حقائق انھیں سننے کو ملیں تھیں وہ اہم فیصلہ لینے کے لیے کافی تھیں۔

نورالفجر عینی اور ہادیہ کے ہمراہ شاپنگ پر گئی ہوئی تھی اور وہ اس سارے واقعے سے ناواقف تھی۔ اقبال عالم سکتے میں تھے۔وہ دو مرتبہ آیان کا رشتہ صرف شہریار کی وجہ سے اور نور کی مرضی کی وجہ سے ٹھکرا چکے تھے لیکن حدیقہ نے ایک مرتبہ پھر آیان کے لیے نورالفجر کا رشتہ مانگا تھا۔وہ ان کے

www.novelsclubb.com

بڑے پن کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔وہ شرمندہ سے تھے کہ وہ ہاں کریں تو کیسے؟ وہ ہاں کیسے کرتے؟ نورالفجر نے انھیں دھوکے میں رکھا تھا۔عمیر نے نورالفجر کی شادی آیان سے کرنے کی حامی بھر لی اور ان سے پرسوں ہی بارات لانے کو کہا۔سب افراتفری میں ہونے کے باوجود سب اچھا تھا۔)

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ریستوران سے باہر نکل گیا۔ باہر آکر اس نے فون جیب سے نکالا اور جنرل عاصم کو فون ملایا۔

"مجھے آپ کا پروپوزل قبول ہے سر... میں جانتا ہوں بہت وقت لیا پر صرف آپ ہی ہیں جن پر اس سنگین وقت میں نورالفجر کے بابا اعتبار کر سکتے ہیں۔ میری سفارش کریں سر!" وہ تیزی سے دھڑکتے دل سے صرف اتنا کہہ پایا تھا۔

"تم نے دیر کر دی بیٹے! میرے ہاتھ میں اس کی شادی کا کارڈ ہے۔"

"سر ایک آخری کوشش میرے لیے۔"

"تم یہ کوشش خود کیوں نہیں کرتے؟"

اس نے گہرا سانس لیا اور اوکے سر کہتے کال بند کی اور روحان کے نمبر پر کال کی۔

"روحان! نور کی بابا کو فون دو۔" وہ ہانپتے کانپتے ہوئے بولا۔ وہ نورالفجر کی زندگی ایسے تباہ نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ بے شک یہ غیر اخلاقی حرکت تھی لیکن وہ کر رہا تھا۔ آج وہ سب کا نہیں سوچ رہا تھا صرف نورالفجر کا سوچ رہا تھا۔

"اسلام علیکم انکل! میں آیان سکندر بات کر رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کسی کی بیٹی کو کیسے مانگا جاتا ہے پر میں صرف آپ سے درخواست کر سکتا ہوں کہ نورالفجر کو میرے نکاح میں دے دیں۔ میں اس کی ہر خوشی کا خیال رکھنے کی کوشش کروں گا۔ شہریار سے اس کی شادی مت کروائیں، وہ اس کی قدر نہیں کرتا۔ میں آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہوں۔ الفاظ ڈھونڈنے میں بہت وقت لگایا انکل لیکن یہ میری آپ سے پہلی اور آخری فرمائش ہے۔ اگر آپ نورالفجر کی خوشی چاہتے ہیں تو اس کی شادی کے بارے میں دوبارہ سوچ وبچار کریں۔" وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر سکتے ہو تم نور کے لیے؟"

"میں اسے اپنی آخری سانس تک عزت دے سکتا ہوں۔" اس نے فوراً جواب دیا۔

"ابھی تم نے کہا کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔"

"مجھے یاد نہیں کہ میں نے ایسا کب کہا۔" اس کے چہرے پر مذاق کا شائبہ تک نہ تھا۔

"دو دن بعد بارات لے آنا۔" دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا تھا۔اس کے کندھے ڈھیلے پڑے۔وہ کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور آنکھیں موند لیں۔

"مجھے معاف کر دو فجر!" اس نے تصور میں ہی بڑبڑا کر اس سے معافی مانگی۔

اس نے فون کی سکرین پھر سے روشن کی اور "ڈیول" نام پر انگلی رکھی۔گہرا سانس لے کر اس نے کال کے بٹن کو پریس کیا۔کچھ ہی دیر بعد کال اٹھا لی گئی۔

"اب کس کو مارنا ہے؟" دوسری جانب سے مصروف سے انداز میں پوچھا گیا۔

"آئی اے کمپنی اینڈ سنز کے شیئر ہولڈر کے بیٹے شہریار حسن کو!" وہ اب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔

دوسری جانب جیسے شاہ میر چونکا تھا۔

"کیا؟ کیا کہا...دوبارہ سے کہو۔"

"تم لوگوں کا وانٹڈ کریمنل میرپور میں ہے اور پرسوں اس کی شادی ہے۔اس سے زیادہ معلومات میں نہیں دے سکتا۔"اس نے فون بند کر دیا۔

اگلا فون اس نے پھر سے روحان کو کیا تھا کہ وہ نور کے گھر والوں سے کہے کہ شہریار کو بارات لانے دیں تاکہ وہ اسے موقع پر پکڑوا سکے۔ویسے بھی وہ کافی عرصہ آزاد گھوم چکا تھا۔اب مزید نہیں!

نور کی بارات والے دن بھی صرف قریبی دوست احباب ہی گئے تھے۔اس وقت بھی ثاقب سکندر اور حدیقہ بیگم نور کی فیملی سے بات کر کے سارے شکوک وشبہات دور کیے تھے۔شہریار بارات لے کر آیا ہی نہیں تھا اور اس کے گھر والوں نے معذرت کی تھی۔وہ بھاگ گیا تھا۔اسے آیان نے ریڈ فلیگ دکھا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اقبال عالم فیصلہ کر چکے تھے اور نور کا نکاح آیان سے ہی کروایا تھا۔ان کے رشتے داروں نے پھر سے پیٹھ پیچھے باتیں اور طعنے مارے لیکن وہ اس سب سے بہت آگے نکل آئے تھے۔

اتنا ڈرامیٹک واقعہ ہو جانے کے باوجود نور الفجر بے خبر تھی کہ اس کے لئے معجزہ ہو چکا ہے۔اللہ نے اسے قدر کرنے والے کے پاس بھیجا دیا ہے۔

******

اسٹیج کی طرف جاتے ہوئے ایک مرتبہ بھی اس نے سر اٹھا کر اپنے شوہر کو دیکھنے کیلئے نظر نہیں اٹھائی۔دل ہی نہیں کیا کہ اسے دیکھے۔اسٹیج پر اس کے پہلو میں بیٹھنے کے بعد بھی دل نے بے قراری نہیں دکھائی کہ ایک نظر ہی سہی اسے دیکھ لے۔باری باری لوگ آتے رہے،دعائیں دیتے رہے اور چلتے بنے۔

www.novelsclubb.com

اسے شک تو تب پڑا جب روحان اور علیزے گروپ سمیت وہاں آ کر خوشی سے دولہے کو مبارکباد دے رہے تھے۔اس نے عجیب نظروں سے ان سب کو دیکھا جو اس کی شادی پر صرف اسی لیے شریک ہوئے تھے کہ وہ ان کے دوست کی محبوبہ تھی اور اب ایسے خوش تھے جیسے دوست سے ہی شادی کر بیٹھی ہو۔

علیزے اس کے گلے مل کر اس سے زیادہ خوش نظر آتی تھی۔کیا ہو رہا ہے اس کے ساتھ؟ یہ کیسی زندگی ہے؟اس کا ذہن پہلے ہی ماؤف تھا۔اب وہ مزید سٹریس لینے سے قاصر تھا۔وہ اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو بے دھیانی میں دیکھ رہی تھی۔اسے ان لوگوں کا رویہ بہت odd لگ رہا تھا۔ان کی خوشی بھی فیک لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"علیزے!میرا نکاح کس کے ساتھ ہوا ہے؟"اس نے سر اٹھا کر آہستگی سے پوچھا تو ساتھ بیٹھے آیان کا بے اختیار دل دھڑکا۔کیا نور الفجر نہیں جانتی؟

"ہا... تمہیں نہیں معلوم تمہارا دولہا کون ہے؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔علیزے نے اس کا چہرہ تھاما۔

"جناب کو آیان سکندر کہتے ہیں۔"نور کا چہرہ آیان کی جانب موڑا کہ وہ اسے دیکھ لے۔نور کی آنکھیں ساکت رہ گئیں۔اس نے بے یقینی سے ساتھ بیٹھے آیان کو دیکھا جو نرم مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کا دماغ گویا سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔یہ اگر نظروں کا دھوکہ تھا تو بہت برا تھا اور اگر یہ حقیقت تھی تو وہ کبھی یقین نہیں کر سکتی تھی۔

وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔دوبارہ چہرہ موڑ کر غور سے اسے دیکھا تو وہ چہرہ پھر آیان کا ہی نظر آیا۔ وہ سب خواب یا الوژن نہیں تھا۔وہ سب حقیقت تھا۔وہ ہشاش بشاش سا نظر آنے والا چہرہ آیان سکندر کا ہی تھا۔نور کے دماغ پر ہتھوڑے برسنے لگے۔

سوات،نامسن،ہیوندے ساحل،ڈورمیٹری،ہسپتال،ایئرپورٹ،شادی سے پہلے کے دن،آج کا دن سب کے سب گڈمڈ ہوتے چلے گئے۔وہ ہر ایک چہرہ غور سے دیکھنے لگی۔اسٹیج پر موجود لوگ،

اسٹیج سے نیچے موجود لوگ، اپنے آپ میں مگن لوگ، وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔ان میں سے کوئی بھی شہریار کی فیملی میں سے نہیں تھا۔یہ سب اس کے ساتھ ہوا کیا تھا؟ شہریار کی جگہ آیان کیسے ؟

اس سے پہلے اس کا سر چکراتا اور وہ زمین بوس ہوتی، داخلی دروازے سے اندر آتے اقبال عالم پر نظر پڑی جو اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے بپھری شیرنی بنی بڑے بڑے قدم اٹھاتی اسٹیج سے نیچے اتری اور آیان کو ایک نظر دیکھا۔

"میرے باپ کی نظروں سے مجھے گرا کر تم نے اچھا نہیں کیا۔" وہ غصے سے انگلی اٹھا کر اسے باور کروا رہی تھی کہ وہ کیا غلطی کر بیٹھا ہے۔روحان نے اس کے کندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا کہ سب ٹھیک ہو گا۔آیان کو لگا تھا کہ وہ اسے اب کی مرتبہ معاف نہیں کرے گی۔وہ اس سے کئی مواقع لے چکا تھا۔

وہ اپنے باپ تک پہنچی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر باقی کی جنتا کو ہکا بکا چھوڑ کر ان کو ساتھ لیے برائیڈل روم کی طرف چلی گئی۔سفید بھاری چادر کا گولا بنا کر دور صوفے پر پھینکا۔

"یہ کیا کیا آپ نے میرے ساتھ؟ مجھ سے ایک مرتبہ پوچھ تو لیتے۔" وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔

"کیا پوچھتا؟ اگر باپ اندھا تھا تو تم اس کی آنکھیں کھول سکتی تھی پر تم نے ایسا نہیں کیا۔ باپ اندھے کنویں میں پھینک رہا تھا تو تھوڑا سا احتجاج تمہارا حق تھا ڈاکٹر نور الفجر پر تم نے وہ بھی نہیں کیا۔ باپ پر اندھا اعتبار کر کے پہلے بھی تو چل رہی تھی۔ اب کیا مسئلہ ہے؟" اقبال عالم بے حد سنجیدہ تھے۔

"بابا وہ اور بات تھی۔ آیان کے بارے میں بات کرنا اور بات تھی۔ آئی ایم سوری بابا! مجھے اس سے محبت ہو گئی تھی لیکن میں آپ سے کیا وعدہ نہیں توڑ سکتی تھی۔ میں بہت بری ہوں بابا۔ میں نے پھر سے آپ کا مان توڑ دیا۔ آپ کو آج بھی مجھ پر غصہ ہو گا۔" وہ شرمندگی سے کہہ رہی تھی۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا آیان کے بارے میں اپنے باپ کو اس طرح وضاحت دینا پڑے گی۔

www.novelsclubb.com

"کس نے کہا کہ تم نے میرا مان توڑا ہے؟ کیا مان صرف کسی سے محبت کرنے سے ٹوٹ جایا کرتے ہیں نور الفجر؟ مجھے تم پر فخر ہے کہ تم میری بیٹی ہو اور تم پر غصہ اس بات کا ہے کہ تم نے باپ پر اعتماد نہیں کیا اور اسے اپنے اور آیان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ میں تمہیں بہت ظالم لگتا ہوں نا کہ

مرضی کی شادی کی اجازت نہ دیتا۔ میں نے تمہارے بھائیوں کو کیوں ایسا کرنے دیا؟ کیا کبھی تم چاروں میں فرق کیا جو تمہارے ساتھ زیادتی کرتا۔"

"میں جانتی ہوں آپ کو اپنی تربیت پر گلٹ فیل ہو رہا ہے۔ آپ کہہ نہیں رہے کیونکہ اب میرا نکاح ہو چکا ہے۔" وہ باپ کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔ پر اعتماد نور الفجر اس وقت بہت شرمندہ تھی۔

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں اپنی تربیت پر گلٹ فیل نہ کروں تو آیان سکندر کو کھلے دل سے قبول کر لو کیونکہ یہ فیصلہ بھی میرا ہے کہ تم اس کے گھر جاؤ۔"

"آپ کو قبول ہے آپ کی بیٹی کسی انسان کی دوسری بیوی بنے؟" وہ نم آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"قبول ہے!"

www.novelsclubb.com

"وہ انسان آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہے اور عزت دینے کا وعدہ کرتا ہے۔"

"قبول ہے!" وہ باپ کے سینے پر سر رکھ کر کھڑی رہی۔

"وہ انسان جو آپ کی بیٹی کو کوریا میں پروٹیکٹ کرتا آیا ہے۔آج سے آپ کی بیٹی اس کی مان کر چلے گی۔آپ کو قبول ہے؟"اقبال عالم مسکرائے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"قبول ہے!"

"آج سے آپ کی بیٹی اس کی پابند ہونے جا رہی ہے۔"

"یہ بھی قبول ہے۔"

نورالفجر کی روح میں ڈھیروں سکون اترا تھا۔اللہ نے اسے غلط ہاتھوں میں جانے سے بچا لیا تھا۔وہ شکر گزار تھی اور وہاں کھڑی رو رہی تھی۔

"یہ بھی صحیح ہے میرے بھائی کو پھنسا لیا،ان سے شادی بھی کر لی اور اب آپ یہاں کھڑی رو رہی ہیں۔دیٹس ناٹ فیئر نئی بھابھی!"مناہل کو آیان نے ہی اشارہ کر کے باتیں سننے بھیجا تھا اور وہاں باتیں تو کوئی نہیں ہوئی تھیں بس ایموشنل سین ہو رہا تھا تو وہ زبان پر قابو نہ رکھ سکی۔

"تمہارے بھائی نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔بہت منتوں بعد میری بیٹی مانی ہے ورنہ دیکھتا کون تمہارے بھائی سے شادی کرتا۔"ثاقب سکندر کو بھی کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تو وہاں پہنچے۔

نور نے پہلے دھیان نہیں دیا پر رشتہ سمجھ آنے پر اس نے سلام کیا اور ان کے سامنے سر رکھا اور حسب عادت انہوں نے نور کو دعاؤں سے نوازا۔

"بھائی صاحب رخصتی کروانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ورنہ آپ میرے بیٹے کو گھر داماد بھی رکھ سکتے ہیں۔ساری چیکنگ کر کے تسلی کروا کر اپنی بیٹی اس کے ہمراہ کیجیے۔"اقبال عالم ہنس پڑے اور وہ نم آنکھوں مسکرا دی۔

"اگر ایسا ہے تو داماد کے ساتھ ساتھ اس کی ماں کی بھی جگہ بنالیں اپنے گھر میں کیونکہ اس کی ماں بیٹے کی جدائی میں پاگل بھی ہو سکتی ہے۔"نور بے اختیار ہنس دی۔اس نے حدیقہ کا بھی سلام کیا اور پہلے وہ اتنا گرمجوشی سے نہیں ملی تھی پر اب وہ ساس تھیں۔

(ساس ماں کی طرح ہوتی ہے۔) سلمیٰ بیگم نے اسے اپنی مثال دی تھی۔

وہ وہیں حدیقہ سے باتیں کرنے لگی تھی۔

"باہر ہائی بلڈ پریشر سے میرا بیٹا بے ہوش ہو جائے گا لہٰذا دلہن کو واپس سٹیج پر لے جایا جائے۔"

حدیقہ نے اقبال عالم کو دیکھتے کہا تو وہ نور کی جانب بڑھے۔

"میرا مان ہو تم! کسی بات کا غم دل میں مت رکھنا۔ اللہ کے نام سے نئی زندگی شروع کرو۔" وہ اسے ساتھ لیے باہر واپس آئے۔

وہ اقبال عالم کے ہمراہ اسٹیج پر چڑھی تو آیان کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔ وہ پھر بھی کھڑا ہو گیا۔ اقبال عالم نے اسے آیان کے ساتھ کھڑا کیا اور اس کے گلے مل کر نیچے اتر گئے۔ وہ دونوں وہیں کھڑے رہ گئے۔

"نکاح اور شادی کی مبارک ہو۔"اس کے ساتھ کھڑے سامنے دیکھتے اس نے سرگوشی میں کہا۔

آیان کے چہرے پر بے یقینی واضح تھی۔اس نے گردن دائیں جانب موڑ کر اسے دیکھا۔

"مطلب اب میں اپنی شادی پر خوش ہو سکتا ہوں؟"نور نے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"آف کارس تم خوش ہو سکتے ہو۔آفٹر آل کوئین آف ہیپی نیس تمہیں عطا کی گئی ہے۔ناشکری کروگے تو بہت برا ہوگا۔"اس نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔

"تم سے مزید پرسنل گفتگو کر لیتا پر ابھی مجھے بتاؤ وہاں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔"نور نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"وہاں روحان پر پریشر دیا جا رہا ہے کہ وہ بھی آج ہی رخصتی رکھے۔"نور نے آتے ہوئے تبریز اور احمر کی گفتگو سن لی تھی کہ وہ روحان کو تنگ کرنے والے ہیں۔

"سچی؟"اس کی خوشی دیدنی تھی۔

"خیر میں نے سنا کہ مجھ سے شادی کے لیے تمہیں بہت منتیں کرنی پڑیں۔" وہ دونوں اسٹیج پر سجے صوفے پر بیٹھ گئے۔ہر کوئی انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہاں مجھے احساس ہوا کہ میں تم پر give up کر کے بہت بڑی غلطی کر رہا ہوں اور لاسٹ ٹائم پر اسائنمنٹ جمع کروانے والے اسٹوڈنٹس کی طرح میں نے پرسوں رات کو تمہارے بابا سے بات کی کیونکہ مجھے ادراک ہوا تھا کہ تمہیں کھو کر میں کبھی موو آن نہیں کر سکوں گا۔بس اسی لیے اللہ کی منت کر رہا تھا کہ اگر فجر میری نہیں ہو سکتی تو..." نور نے اس کی جانب دیکھا۔"تو میرا دل بند کر دیں اور تمہیں معلوم ہے کہ کل رات سے ابھی تک میرا دل نارمل اسپیڈ پر نہیں دھڑکا۔"

"تم لوگ کب سے یہ گیم کھیل رہے تھے؟" وہ پھر رسمی سی مسکراہٹ چہرے پر طاری کیے سامنے دیکھنے لگی۔

"باخدا میں نے صرف پرسوں رات کو اپنی پہلی اور آخری کوشش کی تھی پر مجھے روحان پر شک ہے وہ تمہارے باپ بھائیوں سے ملاقاتیں کرتا رہا ہے۔"

"تبھی پورا ہفتہ عمیر بھائی کا منہ بنا ہوا تھا۔ ہائے اللہ کہیں انہیں شہریار کا بیک گراؤنڈ تو نہیں پتہ چل گیا؟" نور نے ایک خدشے کے پیشِ نظر اس کی جانب دیکھا جو بلیک اور ریڈ شیروانی پہنے، سر پر کلاہ سجائے وہ خوشبوؤں میں نکھرا ہوا، مسکرا کر اسے دیکھتا اچھا لگ رہا تھا۔

"ظاہر ہے!" اس نے شانے اچکا کر اسے دیکھا۔

"تم نے سب کو... سب کچھ بتا دیا؟" وہ غصے سے بولی۔

"پلیز یہ سب ہم گھر جا کر بھی ڈسکس کر سکتے ہیں ابھی مسکراؤ اور سامنے دیکھو۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ شہریار نے خود بتایا ہے۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے آرام سے کہہ رہا تھا۔ کیمرہ مین اس وقت بزی تھا اور اس نے شکر ادا کیا تھا کہ اس کی نور الفجر سے ہونے والی عزت افزائی اس وقت کوئی ملاحظہ نہیں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ جیسے آخری وقت میں اسے موت کا فرشتہ نظر آ گیا تھا تو اس نے سوچا سب کو سچ بتا کر اپنے گناہ بخشوالوں۔ پاگل سمجھا ہوا ہے کیا؟" وہ بھی سامنے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہہ رہی تھی۔

وہ غصے میں تھی اور آیان کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ اسے یہ بتا دے کہ شہریار کے پیچھے اس نے خفیہ ایجنسی کے بندے لگوائے ہیں اور وہ ان کے ڈر سے آج بارات ہی لے کر نہیں آیا تو نور الفجر نے اس سے ہمدردی کرنے کے چکر میں اسے چھوڑ جانا تھا۔

روحان سامنے سے آتا دیکھائی دیا تو وہ دونوں مسکرانے لگے۔

"یار یہ تم دونوں نے علیزے کی رخصتی کا کیا نیا شوشہ چھوڑا ہے؟ وہ میرا بھائی میرے سسر کو لینے بھاگ گیا ہے، میرے دوست میری ایمرجنسی شادی نافذ ہونے کا اعلان کرنے جا رہے ہیں اور میری بہنیں علیزے کو دلہن بنانے کے چکر میں ہیں۔" ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر اسٹیج سے قدرے فاصلے پر ہنسی روکتے اس سیون اسکواڈ کو جو دیکھا جو سارا الزام ان دونوں پر لگا گئے تھے۔ وہ دونوں ساری گیم سمجھ گئے۔

"تم لوگ ذرا سب کی منت کرو کہ مجھے فکسڈ ڈیٹ پر ہی شادی کرنی ہے۔ میں نے اتنے لوگوں کو بلایا ہوا ہے اور میں ایسے چھپ کر شادی نہیں کر سکتا۔ خود تو تم دونوں نے اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ شادی انجوائے کی ہے۔ میں اور علیزے سوکھی شادی؟ بالکل نہیں!"

پھر روحان کو کافی تنگ کرنے کے بعد سب اسی بات پر راضی ہو گئے کہ آیان اور نورالفجر کا ولیمہ بھی ان دونوں کے ساتھ ہو گا۔

عمر اور ردا کا کل نکاح ہو چکا تھا اور دو دن بعد شادی تھی۔

رخصتی کا وقت آیا تو ہادیہ، عمر اور عینی نے جو رونا ڈالا تو نور جس کا نہ رونے کا ارادہ تھا نہ ہی کوشش پھر بھی رو پڑی۔ عمر تو سرخ چہرہ لیے ایسے رو رہا تھا جیسے وہ اگلے جہاں جا رہی ہے۔ اسے عمیر نے سنبھالا اور اقبال عالم نے اپنی بیٹی کو رخصت کیا تو دل میں سکون تو اترا لیکن اس کی کمی کا احساس شدت سے جاگا۔ ان کے گھر اب نور نہیں تھی۔ وہ پرائی ہو گئی تھی۔ وہ بھاری ہوتے دل سے اسے رخصت کر پائے تھے اور سلمیٰ تو اپنے دوپٹے سے ہی آنسو پونچھ رہی تھی۔ عینی ان کے گلے سے لگی

رہی۔عاشی بھی خوشی سے رو پڑی تھی۔اسے اس خوبصورت ساتھ پر خوشی ہو رہی تھی۔اس نے ان دونوں کیلئے بہت دعائیں کی تھیں۔

بہر حال نور الفجر کو آیان کے سنگ دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کی بڑی تعداد نے کلمہ شکر پڑھا تھا۔

******

گھر پہنچنے پر ایمان اور اس کی فیملی نے ان کا شاندار ویلکم کیا۔وہ اس شادی میں شریک نہیں تھے۔

حدیقہ بیگم نے ایمان اور مناہل سے نور کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر آنے کا کہا تا کہ وہ فریش ہو جائے کیونکہ وہ صبح سے بھاری لباس پہنے یقیناً تھک گئی تھی۔

وہ تینوں ہی نور کے ساتھ اوپر کی طرف چل دیں۔

www.novelsclubb.com

"ہم نے دو دن پہلے جلدی میں یہ کمرہ سیٹ کیا۔ پتہ نہیں آیان کتنا خفا ہو گا۔ وہ اس کمرے میں نہیں آتا پر شاید آج آ جائے۔" ایمان ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔ کمرے پر نظر پڑی تو وہ بغیر کسی خاص ڈیکوریشن کے بھی اچھا لگ رہا تھا۔

"مناہل! مجھے بھابھی کا چہرہ تو دیکھاؤ۔" نور نے چہرے پر چادر ڈال رکھی تھی اور ایمان کو لگا شاید پردہ کرتی ہے اس لیے باہر سب کے سامنے دیکھنے کی فرمائش نہیں کی۔

نور خود بھی تنگ تھی سو چادر اوپر کرنے ہی لگی تھی کہ مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا اور پلو نیچے ہی رہنے دیا اور خاصے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"پہلے منہ دکھائی۔" مناہل نے دائیں ہتھیلی ایمان کے سامنے کی تو نور بہت محظوظ ہوئی۔ ایمان نے مناہل کو سخت گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

"یہ منہ دیکھائی والے ڈرامے شوہر کرتے ہیں۔ نندیں نہیں!"اس نے آگے بڑھ کر خود ہی نورالفجر کی چادر اوپر کرلی تو وہ مسکرا رہی تھی۔

"ہائے ماں صدقے! اتنی پیاری میری بھابی اور تم لوگوں نے مجھے ایک تصویر تک نہیں بھیجی. پتہ لگ رہا ہے میرے بھائی کی پسند ہے۔ یار میں پہلے تمہارا صدقہ دے دوں ورنہ میری ہی نظر نہ لگ جائے۔"ایمان تو صدقے واری جا رہی تھی اور نور اس کا پر خلوص رویہ دیکھ کر مسکرائے چلی جا رہی تھی۔

کہیں نہ کہیں یہ نان سٹاپ بولنے والی ایمان عاشی جیسی تھی۔ زندگی اچانک سے حسین ہو رہی تھی اور یہ احساس خوش کن تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے میری بہن بریک پر پیر رکھ لو۔ اس بیچاری کو تھوڑا فریش ہو لینے دو۔ دیکھ نہیں رہیں کہ وہ کتنا تھکی ہوئی ہے۔"سائرہ نے مجبوراً کہا کہ ان دونوں بہنوں نے آج خوشی سے اسے اکیلا نہیں چھوڑنا تھا۔

"میں آپ کا ان دونوں سے تعارف کروا دیتی ہوں نئی بھابھی! یہ ایمان ہیں ہماری بڑی بہن اور شادی شدہ۔ان کی ٹینشن نہیں لینی اور یہ سائرہ بھابی ہیں۔شایان بھائی کی بیوی اور آپ کی بنتی ہیں... جیٹھانی! بڑی معصوم سی اچھی خاتون ہیں۔قسم سے گھر میں کوئی بیمار ہو جائے تو ٹینشن ہی نہیں۔ڈاکٹر حاضر ہے۔اور میں آیان بھائی کی چھوٹی بہن مناہل۔ویلکم ہوم!" مناہل اس کے گلے مل رہی تھی۔

"نور تم فریش ہو کر آرام کرو۔یہ دونوں آج خوشی سے چپ نہیں ہونے والیں کیونکہ ان کی دلی خواہش پوری ہوئی ہے کہ ان کا لاڈلا بھائی شادی کر چکا ہے۔اگر کچھ بھی چاہیے ہو تو ہم تینوں میں سے کسی کو بھی آواز لگا دینا۔عینک کے جن کی طرح حاضر ہو نگی۔ابھی ہم چلتے ہیں ویسے بھی اس گھر کے مکین بڑے زندہ دل ہیں تم کسی کو کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"آپ سب کا شکریہ۔" نور اتنے اچھے استقبال پر صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"ویسے ہماری اچھی جمے گی بس علیزے بھی آجائے۔" سائرہ نے جاتے جاتے کہا۔

"اور ہم دونوں کو نکال باہر کیا؟" ایمان نے ناراضگی سے کہا۔

"آپ اپنے گھر میں ہوتی ہیں اور مناہل بہت جلد ہاتھ پیلے کروانے کی عمر میں لگتی ہے۔" اب کے نورالفجر نے جواب دیا۔ وہ اتنے اچھے سے بات کر رہی تھیں کہ نورالفجر کو فوراً تکلف کو سائیڈ پر رکھنا پڑا۔

"میں کہیں نہیں جا رہی۔ آیان بھائی کہتے ہیں کہ وہ میرے شوہر کو گھر داماد بنائیں گے تاکہ جب میں اسے ماروں تو اس کے پاس ڈیفنس ٹیم موجود ہو۔" نور کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ وہ تینوں اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"یار میں ادھر تھوڑی کھڑی رہی تو مجھے اپنی بھابھی پر کرش آجانا ہے۔ میں جا رہی ہوں۔" مناہل کہہ کر وہاں سے چلتی بنی۔ پھر چند ایک باتیں کرنے کے بعد وہ دونوں بھی چلی گئیں۔ ان کے رخصت ہوتے ہی نورالفجر کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی۔

دروازہ بند کر کے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔کمرہ ضرورت سے کافی بڑااور بلیک تھیم میں تھا جہاں ٹی وی دیکھنے کے لئے الگ سے لونگ روم ایریا بنا ہوا تھا۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔ آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے وہ ہنوز سنجیدہ تھی۔اپنے سرخ حجاب کی پنز کھول کر اس نے دوپٹہ اتارا اور جوڑا بھی کھولنے لگی۔

(کیا آیان اس کمرے میں اسی لیے نہیں آتا تھا کہ وہ پہلی شادی کے بعد اسی کمرے میں دولہا بن کر داخل ہوا تھا؟)

پنز(pins) کے سہارے جو بال جوڑے کی صورت میں ترتیب دیے گئے تھے سہارا چھوٹتے ہی کمر پر کسی آبشار کی طرح گرتے چلے گئے مگر وہ ان سے لاپرواہ سی اپنی صورت دیکھتی رہی۔وہ واقعی خوبصورت تھی۔

(کیا اس کی پہلی بیوی بھی اتنی خوبصورت تھی؟)

وہ کرسی پر بیٹھ کر سونے کے کنگن اتارنے لگی جو اس کی ماں نے تحفہ دیا تھا۔ وہ ان کو دیکھ کر رہ گئی۔

(کیا اس گھر میں اسے پہلی بیوی جیسا مقام ملے گا؟)

انگلی سے انگوٹھی اتارتے ہوئے وہ جھنجھلا سی گئی۔ یہ نکل کیوں نہیں رہی؟

(لوگ اسے قدرت کی ناانصافی یاد دلانے کو جب ہمدرد نگاہوں سے دیکھیں گے اور طعنے دے کر گزریں گے تو وہ کیسے ہر کسی کا سامنا کرے گی؟)

کمرے میں گھٹن کا احساس بڑھ گیا۔ وہ ڈریسنگ کے سامنے سے اٹھی اور ننگے پاؤں چلتی کھڑکیوں کے آگے پڑے پردے کی جانب گئی اور نیلے ویلوٹ کے پردوں کو ہٹایا تو اس کے سامنے دور تک پھیلا سبزہ زار تھا جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہاں سے مایوس ہو کر وہ واپس اندر آ گئی۔ کمرے کے درمیان میں کھڑے اس نے پھر سے سارے میں نظریں گھمائیں۔ واش روم میں جانے کو دروازہ

کھولا تو وہ ڈریسنگ روم نکلا۔ وہ اندر چلی آئی۔ وہاں اس کا بیگ پڑا ہوا تھا جو وقتی طور پر ساتھ بھیجا گیا تھا۔ باقی کا سامان کل آنا تھا۔

اس نے اس چھوٹے سے کمرے میں آگے بڑھ کر ایک جانب موجود الماری کھولی تو اس میں چند پرانے کپڑے تھے شاید یہ ڈریسنگ روم عرصے سے بند تھا۔

لاشعوری طور پر وہ ساری الماری چیک کرتی گئی۔ پہلی اور آخری شے کام کی جو اس کے ہاتھ لگی وہ شادی کا البیم تھا اور وہ آیان کی پہلی شادی کا ہی ایلبم تھا۔

"ہونہہ... آج کل ایلبم کون بناتا ہے؟" وہ بڑبڑا کر اپنا لہنگا سنبھالتی وہیں الماری کے پاس زمین پر بیٹھ گئی اور اسے درمیان سے کھولا۔ وہ کپل فوٹو شوٹ تھا اور آیان کے ساتھ لڑکی تھی جو اس کی پہلی بیوی تھی۔ اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑنے لگا۔ باقی کا ایلبم دیکھنے کی ہمت ہی نہیں پڑی۔

اسے وہیں پھینک کر وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے بیگ کی جانب آئی اور ابھی پہننے کے لئے آرام دہ کپڑے دیکھنے لگی۔اندر عجیب سی جلن محسوس ہو رہی تھی جو آنکھوں کو بار بار تر کر رہی تھی۔سرخ ہوتی ناک رگڑ کر وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو دروازہ پورے زور سے بند کیا لیکن آواز اتنی ہی نکلی کہ بمشکل کمرے کے دروازے تک پہنچی ہو گی۔

کچھ ہی دیر بعد ٹھنڈے پانی کا شاور لے کر،وضو کر کے وہ باہر نکلی کہ نماز پڑھنے سے شاید دل کی اداسی کم ہو جائے پر باہر آ کر اسے نہ ہی جائے نماز ملی اور نہ اسے قبلہ رخ معلوم تھا۔اس کا دماغ بھی اس وقت کام نہیں کر رہا تھا کہ فون پر قبلہ رخ معلوم کر کے کمرے میں بچھے کارپیٹ پر ہی نماز پڑھ لے۔

www.novelsclubb.com

اس لیے مزید مایوس ہو کر وہ خاموشی سے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔بیزاری سے پھر کمرہ دیکھ رہی تھی۔

ایک بار

دو بار

تین بار

پھر وہ صوفے سے یکدم اچھلی۔

"ماما نے کہا تھا اپنا کمرہ صاف رکھنا۔ شوہر کو صفائی پسند بیویاں اچھی لگتی ہیں۔" اور نور بیگم کا برائیڈل ڈریس بیڈ پر بکھرا پڑا تھا۔ چادر صوفے پر پھینکی گئی تھی، ایک دوپٹہ ڈریسنگ کی کرسی کی پشت پر رکھا پڑا تھا۔ چوڑیاں اور دیگر سامان ڈریسنگ میز پر رکھا ہوا تھا۔ جوتے لونگ ایریا کے صوفے کے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔

اس نے سب چیزوں کو اکھٹا کیا اور ڈریسنگ روم میں جا کر اپنے بیگ میں ٹھونس دیا۔ باہر نکلنے سے پہلے زمین پر پڑے ایلبم پر نظر پڑی تو وہ ٹھوکر مار کر آگے بڑھ گئی پھر دماغ میں کہیں سے سلمیٰ بیگم کی آواز آئی۔

(اگلے گھر جاؤ تو ساس امتحان لینے کو جھاڑو راستے میں پھینک دیتی ہے کہ کیسی تربیت ہے؟ راہ پڑی چیز اٹھاتی بھی ہے کہ منہ پھاڑ سر اٹھا کر چل دیتی ہے؟)اس نے غصے سے ایلبم اٹھایا اور الماری کا پٹ کھول کر اس میں پھینک دیا۔

"دل کر رہا ہے آگ لگا دوں اسے!"ڈریسنگ روم سے باہر آتے اس نے گویا ایلبم کو اس کمرے سے دور کہیں پھینکنا چاہا۔

"کسے آگ لگانے کا ارادہ ہے؟"آواز پر کرنٹ کھا کر وہ ڈریسنگ روم کے دروازے سے لگی تھی۔وہ کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا اور اتنی محبت سے دیکھ رہا تھا کہ وہ خفت سے گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

گھر آنے کے بعد وہ روحان کے کسی مسئلے میں پھنسے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ کمرے میں بہت لیٹ آیا۔پہلے تو اسے معلوم نہیں تھا کہ ان کیلئے کمرہ کونسا سیٹ کیا گیا ہے پر جب معلوم ہوا تو وہ ایویں لڑ کر آیا تھا۔کمرے میں آتے ہوئے بھی وہ اپنی پہلی شادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

(اس رات ڈیڈ کے ساتھ کافی گرما گرمی ہوئی تھی اور وہ خوش نہیں تھا۔)

آج سب سے لڑائی کر کے آرہا تھا لیکن خوشی سے اس کمرے میں جارہا تھا۔

(اس رات وہ ڈیڈ کی خواہش پر لبیک کہہ چکا تھا۔)

آج اس کی من پسند عورت کمرے میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔

(اس رات کی وہ صبح نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔)

آج کی صبح کی بہاریں دیکھنے لائق ہونی تھیں۔

(اس رات وہ شدید غم میں تھا، اکیلے ہونے کا غم، کسی کو اپنی بات کا یقین نہ دلا پانے کا غم!)

www.novelsclubb.com

آج وہ خوشی کی انتہا پر تھا پر اسے خوشیاں کم ہی راس آتی تھیں۔

دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا وہ اسے دیکھتا رہا بس اسے ہی دیکھتا رہا۔ آج وہ اسے ہی دیکھتے رہنا چاہتا تھا۔ اسے باقاعدہ دیکھنے کا حق مل گیا تھا اور حق کس نے دیا تھا؟ اللہ نے۔ اسی اللہ سے ہی تو ابھی کل وہ

اسے مانگ رہا تھا اور آج وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ پورے وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ اللہ کافی ہے دوست کے طور پر بھی اور اللہ کافی ہے مددگار کے طور پر بھی! وہ آج خوشی سے جھوم جھوم جانا چاہتا تھا پر صرف اسے دیکھتے رہنا چاہتا تھا۔

پریتم ایسی پریت نہ کریو جیسی کرے کھجور

دھوپ لگے تو سایہ نہ ہی بھوک لگے پھل دور

پریت کبیرا! ایسی کریو جیسی کرے کپاس

جیو تو تن کو ڈھانکے، مرو نہ چھوڑے ساتھ

پریت نہ کیجیو پنچھی جیسی جل سوکھے اڑ جائے

پریت کیجیو مچھلی جیسی جل سوکھے مر جائے

(بھگت کبیر)

"ویلکم ٹو روم!" اس نے مسکرا کر کہا۔ مسکرا کر کہنا اتنا بھی مشکل نہیں تھا۔ آیان نے چند پل غور سے اسے دیکھا کہ کہیں اس کا لڑنے کا موڈ تو نہیں؟

"اگر تم اس کمرے کی ہسٹری جان چکی ہو تو میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔ کل سے ہم نیچے والا روم استعمال کر لیں گے۔ لیٹ آنے پر بھی معذرت کہ ایک ضروری کام پڑ گیا تھا۔ منہ دکھائی نہ لانے پر بھی معاف کر دو۔ مجھے اس بات کا اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ کتنی ضروری ہوتی ہے۔ گھر میں سادہ سا ویلکم ہونے پر ساری فیملی معذرت خواہ ہے حالانکہ میرے خیال میں یہ بھی کافی تھا اور جو غلطیاں میں نے اب تک نہیں کیں ان سب کے لیے بھی معذرت۔" وہ لڑائی ہونے سے پہلے ہی سیز فائر لگا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

نورالفجر کو اس کے انداز پر ہنسی تو بہت آئی لیکن سنجیدگی سے چلتی ہوئی اس کے مقابل آئی۔

"ابھی ہم نے مل کر دو کام کرنے ہیں۔ نمبر ایک ڈریسنگ روم کی صفائی کرنی ہے کیونکہ وہاں واقعی تمہاری کچھ ایسی ہسٹری موجود ہے جو ہمارے ریلیشن کو خراب کر سکتی ہے اور نمبر دو چھت پر بیٹھ

کے کافی کے مگ کے ساتھ کوریا کی پرانی باتیں کرنی ہیں کیونکہ مجھے آج کوریا کے دوست بہت یاد آئے۔ بولو منظور ہے؟" نور نے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ آیان نے ابرو اچکائی اور اس کا ہاتھ تھام لیا جیسے شرائط منظور ہیں۔

"کیا آج میری شکل سے لگ رہا ہے کہ میں مزدور ہوں یا سب ملی بھگت سے آج کا دن خراب کرنا چاہ رہے ہو؟" وہ براؤن پولو شرٹ اور نیلی جینز پہنے ہوئے عام سے حلیے میں آج خاص لگ رہا تھا۔ وہ نیا شادی شدہ جوڑا تو بالکل بھی نہیں لگ رہے تھے۔ نور نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور ڈریسنگ کی جانب مڑ گئی پھر کچھ یاد آنے پر رک کر واپس مڑی۔

"ہم اسی کمرے میں رہیں گے اور نئی یادیں بنائیں گے۔" وہ ہلکا سا مسکرا کہہ کر اندر چلی گئی۔ بالوں کو ہاتھ سے پکڑے اس نے اپنے بیگ سے پونی نکالی۔

"جو حکم ملکہ عالیہ!" وہ بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا۔ کبھی کبھی اس کا اچھا موڈ بھی چونکا دیا کرتا تھا پر خیر وقت کے ساتھ جان جائے گا۔

وہ گیلے بالوں میں پونی لگا رہی تھی تاکہ آرام سے صفائی کر سکے۔ وہ ڈریسنگ روم میں آیا اور اس کے ہاتھ سے پونی لے کر اس کے بال کھلے رہنے دیے۔ نور نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"ایسے زیادہ پیارے لگ رہے ہیں۔" اس نے ہنسی دبا کر کہا۔

"کیا؟"

"تمھارے بال!"

"میں نے چند دن پہلے ڈائی کروائے تھے کیونکہ سفید بال نکل آئے تھے اور کالے میں سفید بال مجھے اچھے نہیں لگتے۔" وہ استہزائیہ ہنس دی اور ویسے ہی صفائی پیش کی۔

"یہ رنگ خوبصورت ہے پر آج کے بعد سفید بالوں پر کلر مت کروانا۔" نور تو حیران رہ گئی۔ کوئی اس کے سفید بال دیکھ کر اسے بوڑھی ہونے کا طعنہ دے اسے گوارا نہیں تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ بال کلر نہ کروائے۔

"یہ بال انھیں سفید بالوں سے چھٹکارا پانے کو ہی ڈائی کیے ہیں۔"اس نے کہہ کر رخ موڑا اور الماری کے پٹ وا کیئے۔آیان کی نظر اس پر سے ہٹتی تو وہ اندر پڑے سامان کو غور سے دیکھتا۔اگر دیکھ لیتا تو اس کے دیکھنے سے پہلے ہی غائب کر دیتا۔

"کوئی باسکٹ وغیرہ مل جائے تو یہ سارا سامان سٹور میں رکھوا دیتے ہیں۔"وہ مڑی تو آیان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا تمہیں بھی مجھ پر کرش آ گیا ہے؟"وہ معصومیت سے بولتے یہ بھول گئی کہ وہ شخص اس سے محبت کرتا ہے۔کرش ہونا تو بہت پیچھے رہ گیا تھا۔

"تو کیا نہیں ہونا چاہیے؟"وہ مبہوت سا بولا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب ایسے مت دیکھو۔فضول میں اچھے لگتے ہو۔"آیان کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

"میں باسکٹ لے کر آتا ہوں۔ دنیا کا واحد نیا شادی شدہ جوڑا ہو گا جو پہلے دن کمرے کی صفائی کر رہا ہے۔" وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

"بھئی مجھے تو کوئی شوق نہیں ہے۔ امی نے کہا ہے اچھی بیویاں..." اس نے فوراً سے پہلے اپنی زبان پر کنٹرول کیا اور ڈریسنگ روم سے باہر آ گئی۔ لگتا ہے سلمیٰ بیگم کو یہاں بھی ساتھ لے آئی تھی۔

آیان کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ جب واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی شاید گھر میں ملازمہ تھی۔ اس کو ڈریسنگ روم صاف کرنے کا بول کر، سب سمجھا کر کہ کیا اٹھانا ہے اور کیا رہنے دینا ہے وہ نور کو لے کر باہر آ گیا۔

"آیان رکو یار! مجھے دوپٹہ تو لینے دو۔" جملے پر غور کیے بغیر وہ کہہ رہی تھی۔ وہ ہنس دیا۔ نور کو یہ سمجھنے میں وقت لگنا تھا کہ وہ دونوں اب میاں بیوی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"سب تھکے ہوئے تھے۔اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ہیں۔کوئی باہر نہیں آئے گا۔"اسے بتاتے وہ کمرے سے باہر نکلے اور آہستگی سے سیڑھیاں اترتے کچن کی طرف چلے آئے۔

"اس گرمی میں کافی پی لو گی؟"وہ اس کی دوسری فرمائش پوری کرنے کے لئے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں!"اس نے فوراً جواب دیا۔

اب وہ گھوم کر کچن دیکھ رہی تھی۔(کچن صاف رکھنے کے بارے میں ماں کی دی گئی ہدایات کو فوراً دماغ میں اپڈیٹ کیا۔)

"کوئی اور چیز بناتے ہیں۔"

"مثلاً؟"اس نے آیان کی جانب دیکھ کر پوچھا۔

"مثلاً گبو ترکا سوپ!"وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔نور کو اس وقت بہت کچھ یاد آیا تھا۔جنرل شی جن پارک کا گھر!

"Ewwwwاس وقت بالکل نہیں۔"آیان ہنس دیا۔

"یہ اتنا عجیب لفظ تمہارے منہ سے نا جانے کیوں اچھا لگتا ہے۔بولتی رہا کرو۔"وہ فریج کی جانب گیا۔

نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا بنانے والے ہو؟"وہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔

واہ آج آیان سکندر نور کے لیے کوکنگ کرے گا!

"سوشی!"نور کے چہرے پر پہلے حیرت اور پھر ناگواری کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

"تم وہی ہو نا جسے سوشی پسند نہیں ہے۔ہاں میں بھولی نہیں ہوں وہ وقت!اٹس انف فجر۔"وہ اس کی نقل کرتے ہوئے بولی۔ہاں نا مسن ٹاور پر اس نے ایسا ہی کہا تھا۔آیان آج اس کی ایک ایک ادا پر مسکرائے جا رہا تھا۔

"تمہیں یاد ہے ابھی تک؟"وہ فریزر سے مچھلی نکال رہا تھا۔

"میں بھولی ہی کب تھی؟" وہ اس کی نقل و حرکت دیکھ رہی تھی۔ سوشی کھانے میں ذائقے دار تھی لیکن پکانے میں Ewwww، وہ چکن بھی نہیں دھوتی تھی پر وہ بڑے ماہرانہ انداز میں فریز کی گئی مچھلی کو نکال کر اس پر گرم پانی ڈال رہا تھا۔

"تم سچ میں سوشی بنانے والے ہو؟" وہ اسے نوری اور رولنگ میٹ وغیرہ نکالتا دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔ وہ اس تک آئی۔ (نوری اور رولنگ میٹ سوشی بنانے کے لئے ضروری تھے۔)

"ہاں تمہیں کوئی شک؟" اس نے چند سبزیاں فریج سے نکال کر نورالفجر کو تھمائیں۔

"تمہارے گھر میں اسکا سامان بھی موجود ہے۔" وہ سامان کاؤنٹر پر رکھ کر اب فریج سے ساس نکال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

" کبھی کبھار گھر والوں کو کھلا کر داد وصول کر لیتا ہوں۔ آج تم بھی کھاؤ اور تعریف کرو۔" نور نے وہ ساس کاؤنٹر ٹاپ پر اس کے قریب رکھ دیے۔

"تم نے خود کھائی؟"نور نے پوچھا تو الیکٹرک پریشر ککر میں جاپونیکا (خاص جاپانی چاول جو سوشی میں بنانے میں استعمال ہوتے ہیں) ڈالتے آیان کا ہاتھ رکا۔

اس نے جھوٹ بولنے سے پہلے شانے اچکائے۔

"اکثر اوقات بچ جائے تو کھالیتا ہوں۔"وہ کیسے تسلیم کرتا کہ وہ بھی ''اب'' سوشی کھالیتا ہے بلکہ شوق سے کھاتا ہے۔

"تمہیں پسند نہیں تھی شاید۔"نور نے گویا اسے یاد دلایا۔

"انسان کی لائک، ڈس لائک وقت کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ویسے بھی تمہیں پسند تھی۔"

چاول کو ابالنے کیلئے رکھنے کے بعد وہ واپس مچھلی کی جانب متوجہ ہوا اور نور الفجر سبزیاں کاٹنے لگی۔

"تو کیا تم نے میری وجہ سے یہ کھانا شروع کر دی؟"وہ حیران ہوئی۔

"کیا سننا چاہتی ہو؟" وہ پین میں مختلف ساس ڈال کر اس میں مچھلی ڈیپ فرائی کر رہا تھا۔ بہر حال انھوں نے حلال سوشی کھانی تھی۔

"سچ!"

"ویل نور الفجر تمہاری وجہ سے چیک کی تھی پر مجھے پسند نہیں آئی۔" اب اس نے بے نیازی سے کہا کہ اسے تو ابھی بھی سی فوڈ سے نفرت ہے۔

"تم نے میری وجہ سے اتنی ناپسندیدہ چیز کھائی۔ آئی ایمپریس۔" وہ مسکرائی۔

"شراب تو نہیں تھی حلال چیز تھی بس ٹیسٹ کر لی۔"

"اور یقیناً ابھی پکانے کے بعد تم کھانے میں میرا ساتھ نہیں دو گے۔"

"تم منت کرو شاید مان جاؤں۔" وہ مسکرایا۔

نور نے چند لمحے اسے گھورنے کے بعد کہا۔

"تم سوشی کھانے کے قابل ہی نہیں ہو۔ کبھی مت کھانا۔" منت کرنا تو اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔ سبزیاں کاٹ کر اس کے سامنے رکھنے کے بعد وہ ہاتھ دھو رہی تھی۔

"جیسے شہریار تمہارے قابل نہیں تھا۔" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور نور کی مسکراہٹ پل بھر میں سمٹی۔ آیان نے اس کی جانب دیکھا پھر چونکا۔ کہیں وہ سیریس؟ آہ نہیں... اس نے مذاق میں کہہ دیا تھا۔

"عاشی کہتی ہے تم دونوں ہی میرے قابل نہیں تھے۔" چھری کاؤنٹر ٹاپ پر رکھتے ق نور الفجر سنجیدہ ہو گئی اور اس کو چھوڑ کر ڈائینگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"میں نے مذاق کیا تھا فجر۔" اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سب مذاق ہی سمجھا آیان! میں صرف یہ سوچ رہی ہوں کہ اگر تم مجھے نہ ملتے تو میرا کیا ہوتا؟ زندگی میں شہریار کے ساتھ بھی گزار ہی لیتی لیکن اس صورت میں نور الفجر کہیں کھو جاتی۔"

"ایک مہینہ ! صرف ایک مہینہ لگاؤں گا اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے میں۔" وہ وہیں ساکت ہو گیا تھا۔

"میں اسے طلاق دے دوں گا آیان سکندر کیونکہ وہ بھی مجھ سے بدلہ لینے کے لیے میرے قریب آنا چاہتی ہے۔" اس نے چند لمحے بہت عجیب نظروں سے نورالفجر کو دیکھا تھا لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ اگر آج اس وقت نورالفجر وہاں نہ ہوتی تو جہاں ہوتی، اس جگہ کا سوچ کر ہی آیان کی روح تک چھلنی ہو جاتی تھی۔

"تم کہیں نہیں کھو سکتی فجر۔ دوسری صورت میں بھی اللہ تمہارے ساتھ ہوتا۔" اس نے خود کو کہتے سنا۔

"شہریار نے مجھ سے معافی مانگ لی تھی آیان۔" آیان کے ہاتھ رک گئے۔ پورا وجود ساکت ہو گیا۔ حلال سوشی کہیں دور رہ گئی تھی۔ کم از کم وہ آج کے دن شہریار کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ یہ بات اسے نہیں سمجھا سکتا تھا۔ یقیناً یہ نام ان کے درمیان واحد شے تھا جسے وہ دونوں بھلانا چاہتے تھے۔

"وہ مجھے کبھی پسند نہیں تھا آیان پر بابا کی پسند تھا۔" آیان کی پیشانی اور گردن کی رگیں تن گئیں۔وہ ایسا کچھ نہیں سننا چاہتا تھا۔

"اگر وہ بابا کو پسند نہ ہوتا اور کبھی بابا نے اسے میرے لیے منتخب نہ کیا ہوتا تو میں کب کا سارا سچ انھیں بتا چکی ہوتی لیکن جب جب میں بابا کو تمہارے بارے میں بتانا چاہتی تھی تب تب مجھے صرف ہاسپٹل کا وہ ٹھنڈا کاریڈور یاد رہتا جب میرے بابا آئی سی یو میں تھے۔" نورالفجر اس کی طرف متوجہ نہیں تھی پر آیان اب خاموشی اسے سن رہا تھا۔جا پونیکا ابل چکے تھے۔آیان نے پریشر ککر کا بٹن بند کر دیا۔

"میں نے تم پر give up کر لیا تھا آیان،اس امید پر کہ شاید تم ایک کوشش کرو گے لیکن آیان تم نے کوشش کی بھی تو کب؟جب میں پوری طرح سے بکھر گئی تھی۔میں شہریار سے نکاح کیلئے تیار تھی۔ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا؟" آیان نے ہاتھ میں پکڑی چھری بغیر آواز کے کاؤنٹر ٹاپ پر رکھ دی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس کی بھی دوسری بیوی بنتی اور تمہاری بھی۔فرق صرف یہ رہ جاتا کہ اس سے میں خار کھاتی تھی اور تم سے محبت کرتی تھی۔مجھے کوریا میں بوسان پسند نہیں آیا کیونکہ وہاں مجھے تم دونوں کی سچائی پتہ چلی تھی۔وہ میرے ساتھ ون نائٹ اسٹینڈ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کی ساری زندگی صرف ایک عورت کے گرد گھومتی تھی جو اس کی بیوی ہے۔وہ میرا پیچھا چھوڑ دیتا اگر میں اس کے ساتھ اپنی عزت کا جنازہ نکال لیتی۔"آیان شل سا اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا۔

"اس لمحے وہاں کروز پر کھڑے مجھے ایک امید ملی تھی کہ میں اپنے بابا سے تمہارے بارے میں بات کر سکوں گی کہ شہریار شادی شدہ ہے۔میں خوش تھی۔میں تمہیں ایک چانس دینا چاہتی تھی۔تم کہتے ہو تمہیں کوئی دوسرا چانس نہیں دیتا۔میں دینا چاہتی تھی آیان! لیکن جب میں تمہارے گھر میں رہی تو تم آیان..."شاید اس کا گلہ رندھ گیا تھا۔وہ بغیر چاپ پیدا کیے اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اتنے بے رحمانہ انداز میں کہہ رہے تھے کہ تم کسی میں انٹرسٹڈ نہیں ہو۔ تمہیں افسوس تھا اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینے کا اور اگر تم لوگوں کی شادی ابھی تک چل رہی ہوتی تو اب تک دو تین بچے بھی ہوتے جو تمہیں پاپا یا ڈیڈ کہتے۔" اس نے سانس لینے کا وقفہ لیا۔

"پر دیکھو ہمارے نصیب میں تم سے محبت کر گئی اور ایسا ہی کچھ تمہارے ساتھ ہو گیا۔ مجھے تمہارے افسوس پر ہمیشہ گلٹ رہے گا۔ میں نے تمہاری پہلی وائف دیکھی ہے۔ شی از پریٹی۔" آیان اس قدر شرمندہ ہوا کہ کوئی حد نہیں۔

"سوری آج کے دن یہ سب باتیں نہیں کرنی چاہیے پر میں اب اس دل کا کیا کروں جو تمہیں صرف اپنا دیکھنا چاہتا ہے؟ تمہیں پتا ہے آیان؟... جب تم بیمار تھے، تمہارا آپریشن تھا میں کتنے پل مری تھی۔ ہاں ہمارا کوئی تعلق نہیں تھا پر تب بھی میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی تھی۔ تمہارے لیے اتنی دعائیں کی تھیں کہ اللہ نے سن لیں۔ اب تو تمہارے دور جانے کا تصور بھی میری جان نکالنے کو کافی

ہے۔"وہ بولتے بولتے ایک لمحے کو چونکی۔آنکھیں پوری کی پوری پھیل گئیں۔یہ کیا کہے جا رہی ہے؟اور رو بھی کیوں رہی ہے؟وہ فوراً اٹھی۔

"آئی ایم سوری!میں فضول میں اتنی ایموشنل ہو گئی۔"وہ چہرہ صاف کرتے ہوئے مڑی اور آیان سے ٹکرا گئی۔

آیان نے اسے کسی قیمتی متاع کی طرح خود سے لگایا۔ہمدرد لمس ملتے ہی آنکھوں نے پھر سے برسنا شروع کر دیا تھا۔

"یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت اظہارِ محبت ہے۔میرا ماضی بھول کر مجھے اپنا احسان مند کر دو نورالفجر۔میں صرف وہی ہوں جو اس وقت تمہارے سامنے تمہارا بنے کھڑا ہوں۔میری زندگی میں نورالفجر ہی پہلی لڑکی ہے جس کو میں نے اپنانا ہے۔پہلے میرے ساتھ میرے کمرے میں، تصویروں میں کون تھا،میں کسی کو بھی نہیں جانتا۔صرف تمہیں جانتا تھا اور تمہیں جانتا ہوں۔میرا اتنا تو حق بنتا ہو گا نا کہ تم سے درخواست کر سکوں کہ کبھی میرے ماضی کو لے کر میرے بارے میں

شک میں مبتلا مت ہونا کیونکہ وہ سب unexpected تھا۔ میں نے ٹھوکریں کھائیں اب سنبھل گیا ہوں۔ کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ تمہیں میں تو کیا ساری زندگی میرے گھر والوں میں سے کوئی بھی دوسری بیوی کا طعنہ نہیں دے گا۔ پہلی شادی کانٹریکٹ میرج تھی۔ وہ یہاں ایک ماہ رہ کر چلی گئی تھی۔ ہم نے پلان کیا تھا یہ ظاہر کریں گے کہ میں نے ڈومیسٹک وائلنس کی ہے لیکن فجر باخدا میں نے اس پر ہاتھ تک نہیں اٹھایا۔ کیا سب بھول جاؤ گی میری خاطر؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

جھکا ہوا سر اثبات میں ہل گیا۔ آیان کے نرم لمس سے وہ پر سکون ہو کر رونا بند کر چکی تھی۔ اس کے ہاتھ ہٹاتے وہ فاصلہ بنا کر کھڑی ہوئی۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آیان اسے دیکھے گیا جس کا سر جھکا ہوا تھا۔ کیا نورالفجر کا سر بھی جھک سکتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"مجھے آج کے دن یہ سفاری باتیں نہیں کرنی چاہیے تھیں۔" وہ سر اٹھائے کہتی کچھ خفت زدہ نظر آ رہی تھی۔

"اگر تم یہ سب نہ کہتی تو مجھے کیسے پتہ چلتا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو۔"

"جیسے تم پہلے تو جانتے ہی نہیں تھے۔" اپنی خفت مٹانے کو وہ سوشی کی جانب متوجہ ہوئی۔ وہ بھی اس کی کمر پر بکھرے بالوں کو دیکھتے ادھر آ گیا۔

"اتنی گہرائی میں نہیں جانتا تھا۔"

"تم مجھے جانتے ہی کب ہو آرمی کے غریب آفیسر۔"

"آہ کیا یاد دلا دیا ظالم لڑکی! ونگ کمانڈر کیا بنا ایسا لگتا ہے نیشنل سیکیورٹی کا ڈیپارٹمنٹ میرے انڈر آ گیا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں ونگ کمانڈر بننے پر بہت مبارک ہو اور کیا تم اب بھی پہلے کی طرح سالوں باہر رہا کرو گے؟"

"میری اگلی نسلوں کی توبہ جو باہر جانے کا سوچا بھی۔ ویسے بھی جس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے باہر بھاگتا تھا آج وہ ایکسیڈنٹ ایک حسین اتفاق کے طور پر ہو چکا ہے۔"

"مبارک ہو۔" وہ بھی مسکرا دی۔ وہ اب کافی حد تک مطمئن ہو چکی تھی اور آیان اسے ایسا مطمئن ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

******

آج لان میں بے فکر سا ماحول بنا ہوا تھا۔ وہ حدیقہ بیگم کے ساتھ بیٹھی مریم کے بارے میں ڈسکس کر رہی تھی۔ مریم اور مارک ان کی شادی میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ وہ چند دن لیٹ پہنچے تھے اور آج ان دونوں کی واپسی تھی اور وہ ابھی ان سے مل کر گئے تھے۔ وہ روحان کی شادی میں بھی شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ لان کے دوسرے کونے میں سائرہ اور مناہل کوئی میگزین دیکھتے ایک ڈریس پر تبصرہ کر رہی تھیں کہ روحان کی شادی کے بعد دعوتوں پر کونسا سادہ ڈریس پہننا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً بیس دن میں ہی آیان کے سارے گھر والوں کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی اور حدیقہ بیگم کا رویہ اس کے ساتھ بالکل اپنی بیٹیوں جیسا تھا یا پھر وہ لاڈلی بن چکی تھی۔ سائرہ اور مناہل بھی ان دونوں کے پاس آ کر ایک سوٹ کے بابت پوچھ رہی تھیں۔ وہ مصروف سی سائرہ کے ساتھ میگزین

میں دیکھ رہی تھی۔گھر میں چہل پہل اپنے عروج پر تھی۔ایک ہفتے سے ان کے سارے رشتے دار بھی آنا شروع ہو چکے تھے اور ثاقب سکندر نے ان سب کیلئے انیکسی اور بڑی بیٹھک والے کمرے سیٹ کروا دیے تھے۔اس وقت وہاں گھر کے لوگ ہی موجود تھے۔

ٹیبل پر رکھا اس کا فون بجا تو اس نے آگے بڑھ کر دیکھا۔علیزے کی کال تھی۔وہ فون لے کر سائیڈ پر آ کر کھڑی ہو گئی۔

"السلام علیکم علیزے۔"نور نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔سوری نور میں اس وقت تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہوں پر مجھے تم سے ارجنٹ کام تھا۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں بولو میں سن رہی ہوں۔"اس کے فون میں نوٹیفیکیشن کی آواز آئی تو اس نے دیکھا۔فون کی بیٹری ختم ہو رہی تھی۔

"نور تمہیں یاد ہے نا ایک دو ماہ پہلے روحان نے ہمیں کچھ ڈاکومنٹس سائن کرنے کیلئے دیے تھے کہ ہم اسے کبھی بھی واپس کر دیں۔"علیزے کی آواز بہت آہستہ آ رہی تھی۔

"ہاں مجھے یاد ہیں۔علیزے تم تھوڑا اونچا بولو گی۔آواز کم آ رہی ہے۔کیا روحان نے وہ ڈاکومنٹس واپس مانگے ہیں؟"

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ ڈاکومنٹس کس چیز کے ہیں؟"

"علیزے تمہاری آواز نہیں آ رہی۔میں کال بیک کرتی ہوں۔"اس نے کہا اور کال بند کر کے دوبارہ سے ملانے لگی پر اس کا فون ڈیڈ ہو گیا۔

"یا اللہ اس کو بھی ابھی ختم ہونا تھا؟"وہ کچھ بدمزہ سی ہو کر واپس سائرہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔دماغ علیزے کے ارجنٹ کام میں اٹکا ہوا تھا کہ مناہل فون پر اسے کوئی نیکلس دکھانے لگی تو وہ واپس اس کے ساتھ مصروف ہو گئی۔

رات دیر تک وہ ساری خواتین ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی رہیں پھر جب تھک ہار کر وہ سونے کے لئے جانے لگے تو نورالفجر مناہل کے کمرے میں ہی آگئی۔وہی پرانی عادت کسی کے کمرے میں بھی منہ اٹھا کر سونے چلے جانا۔

"بھابھی آپ ادھر ؟" مناہل اپنا بیڈ سیٹ کر رہی تھی۔اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی۔

"آج تم میری وجہ سے ڈسٹرب ہو جاؤ کیونکہ فرحان اور باقر نے آج میرے کمرے کی حالت بگاڑ دی ہوئی ہے اور اس وقت مجھے شدید نیند آئی ہوئی ہے اور کمرہ صاف کرنے کی بالکل ہمت نہیں ہے۔"نور نے مسکینیت سے کہا۔

"اوہو...آپ پہلے بتا دیتیں۔میں ملازمہ سے کہہ کر کمرہ صاف کروا دیتی۔پر آئیں آپ سو جائیں میرے ساتھ۔" مناہل نے کھلے دل سے آفر کی۔

"شکریہ مناہل! تم بالکل میری عینی جیسی ہو۔"نور کو بس سونے کے لیے جگہ چاہیے تھی۔

اس کے بات پر مناہل مسکرائی پھر کہا۔"اور آیان بھائی کہاں سوئیں گے ؟"

"وہ روحان کے روم میں جائیں گے۔میں نے نوٹ لکھا تھا۔"مناہل بھی لائٹ آف کرتے رکی۔

"جدید ٹیکنالوجی کس لیے ہوئی بھا بھی جو آپ نے نوٹ لکھا ہے ؟"

"اف ہو...میرے موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہے اور میں نے فون چارج بھی نہیں کیا۔علیزے کو بھی کال نہیں کی۔"وہ جیسے اپنی کم عقلی پر غصہ ہوئی۔

"اچھی بات ہے نیند اچھی آئے گی۔ صبح فون چارج کر لینا۔"وہ کہہ کر بتی بجھا کر دوسری طرف آکر لیٹ گئی۔

"ایسا کرو تم آیان کو میسج کر دو جب اس کی میٹنگ ختم ہو جائے تو وہ روحان کے کمرے میں سو جائے اور علیزے کو میسج کر دو کہ میں صبح اس سے بات کروں گی۔"نور نے اس سے کہا۔

"اوکے۔"

"گڈ نائٹ۔" اسے خاموشی کی ضرورت تھی اور وہ گھوڑے بیچ کر سو گئی۔

"برو آپ کا کمرہ میسی ہے اور آپ کی فجر میرے کمرے میں ہے اور میں ایمان آپی کے کمرے میں۔ آپ بھی ادھر چلے جانا۔" اس نے میسج سین کر لیا مطلب بات اس تک پہنچ گئی ہے۔ وہ ریپلائے بہت کم دیا کرتا تھا۔ اسی لیے وہ بھی آرام سے دروازہ کھول کر وہاں سے نکل گئی۔

میسج ٹون بجتے ہی اس نے میسج کھول کر پڑھا اور پھر فون بند کر دیا۔ اس وقت وہ، شایان، تبریز اور احمر ٹیرس پر روحان کے ساتھ موجود تھے جو انھیں بتا رہا تھا۔

"میں بس کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آج جب ان لوگوں نے علیزے کا گھر تک تعاقب تو مجھے احساس ہوا معاملہ اتنا چھوٹا نہیں ہے جتنا چھوٹا میں نے سمجھ لیا تھا۔" آیان غصے سے سرخ چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ روحان شرمندہ سا کھڑا تھا۔ اس کی فیملی کو اور خود اس کی جان کو خطرہ تھا اور وہ آج سب سے ڈسکس کر رہا تھا۔

دو دن پہلے بھی خون سے بھرا ہوا خنجر کوئی اس کے گھر پارسل کر گیا تھا اور چونکہ روحان کو اکثر دوستوں اور فیملی کی جانب سے پارسل آتے رہتے تھے تو کوئی بھی ریسیو کر کے بیسمنٹ میں چھوڑ آتا تھا۔اب کسی بھی بڑے خطرے سے بچنے کے لیے روحان سب سے ڈسکس کر رہا تھا۔

"ایسا کب سے ہو رہا ہے؟"تبریز نے سوال کیا۔

آیان ریلنگ سے ٹیک لگائے خود سے اندازاً پانچ قدم دور کھڑے روحان کو نہایت سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔

"ایسا خبیب کے قتل کے بعد سے ہو رہا ہے پر..."روحان نے بھی وہ پانچ قدم گنے تھے۔

"سوچنے کی بات یہ ہے کہ اب تک کسی نے تمہیں اغواء یا مارا کیوں نہیں ہے؟کیا کوئی تمہارے خلاف بڑی پلاننگ کر رہا ہے؟"احمر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔روحان نے پھر ایک نگاہ آیان پر ڈالی کہ کہیں وہ مارنے کا ارادہ تو نہیں کر رہا؟

"مجھے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی میرے خلاف کیا پلاننگ کر رہا ہے۔ میرے ساتھ اللہ ہے پر میں اپنی فیملی کو کیسے پروٹیکٹ کروں؟ اگر وہ گھر تک کسی کا پیچھا کر سکتا ہے تو کل کو کسی کو اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہے۔" وہ اپنی شادی سے دو دن پہلے اپنے چہرے کا حلیہ نہیں بگاڑنا چاہتا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا تم زیادہ سوچ رہے ہو۔" شایان نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔

"میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا پر اب پانی سر پر سے گزر گیا ہے۔" روحان نے پھر سے آیان کو دیکھا جس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔

"تم کیا سوچ رہے ہو آیان؟" روحان کو پوچھنا پڑا کہ وہ چاہتا تھا آیان کچھ بولے کوئی تسلی، کوئی حوصلہ، کوئی خدشہ ظاہر کرے پر وہ لب بھینچے کھڑا رہا پھر سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں سونے جا رہا ہوں۔" سرد مہری سے کہتا وہ دروازے کی جانب چلا گیا۔

روحان نے افسردگی سے اسے جاتے دیکھا۔ وہ خفا ہو گیا تھا اور وہ اسے اسی پریشانی سے بچانے کے لئے کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ وہ اسے آواز بھی نہیں دے سکا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں کل ہی گھر کی سیکیورٹی بڑھا دیتا ہوں۔ تم سب آفس وغیرہ میں محتاط رہو۔"

"بھائی اب یہ مسئلہ صرف ہمارے گھر کا نہیں ہے۔ ہم سے جڑی ہر فیملی خطرے میں ہے۔ سائرہ بھابھی، نور، ایمان آپی، علیزے۔ آپ کہاں کہاں سیکورٹی اور گارڈز دیں گے؟" وہ بوجھل سے انداز میں بولا۔

"اگر تمہیں اپنے لئے اللہ پر یقین ہے تو سب کو پروٹیکٹ کرنا تمہارا نہیں اللہ کا کام ہے۔ تم ایسے خدشات اپنے ذہن سے نکال لو۔ میں فورسز سے ہیلپ لیتا ہوں۔ تم بے فکر رہو اور شادی کی تیاریاں کرو۔" تبریز نے بھی اسے تسلی دی۔

"کاش میں بے فکر رہ سکوں۔" وہ افسوس سے بولا۔

کچھ دیر مزید وہ سب یہی معاملہ دیکھتے رہے، کچھ حل نکالے، کچھ صبح پر چھوڑے۔ تین بجے کے قریب احمر اور تبریز چلے گئے اور شایان اور روحان اپنے کمروں میں چلے گئے۔

*****

ٹیرس سے نیچے آنے کے بعد وہ ڈرائنگ روم میں نماز پڑھ کر گھر اور گھر والوں کی سلامتی کی دعا کر رہا تھا۔اسے خود کسی مصیبت کے آنے کی انہونی سی ہو رہی تھی کہ زندگی اتنی سموتھ اور سادہ کبھی نہیں تھی جتنی شادی کے بعد لگ رہی تھی پر وہ دعا اور صدقہ کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔اسے calmness attack ہو رہے تھے۔(جب آپ کی زندگی ایک کے بعد ایک مسئلے کا شکار ہو رہی ہو کہ آپ کو سانس لینے کا بھی وقت نہ ملتا ہو اور اچانک سب ٹھیک ہو جائے تو آپ کو وسوسے آنے لگتے ہیں کہ ابھی کچھ غلط ہو گا، اسے calmness attack کہا جاتا ہے۔سائنسی زبان میں اسے Cherophobia کہا جاتا ہے جس سے مراد خوشیوں سے ڈرنے کی ایسی حالت ہے جس

www.novelsclubb.com

میں انسان ہر خوشی کے موقع پر اس ڈر سے غم زدہ ہو جاتا ہے کہ ابھی کچھ برا ہو گا اور ساری خوشی ختم ہو جائے گی۔)

ڈرائنگ روم کے ایک جانب پتلی سی دیوار گیر بک شیلف تھی۔ وہ جائے نماز کو تہہ لگا کر اس تک آیا اور شیلف سے قرآن پاک اٹھا لیا۔

کمرے کی لائٹ بجھاتا، آہستگی سے کمرے کا دروازہ بند کرتا مناہل کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر وہ اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔ وہ اندازاً چلتا ہوا بیڈ کی جانب آیا اور ٹیبل لیمپ آن کیا اور اس کی روشنی میں ہی دوسری جانب لیٹی نور کو دیکھا جو بے فکر سی سوئی ہوئی تھی۔ وہ زخمی سا مسکراتے ہوئے گہرا سانس لے کر رہ گیا جیسے ایک تھکان سی اتری ہو۔ سارے دن کی تھکاوٹ صرف اسے دیکھ کر اتر جاتی تھی۔ اللہ نے اس کا سکون نور الفجر میں رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر بیٹھا ٹیبل لیمپ کی روشنی میں سورۃ یوسف کی تلاوت کرنے لگا۔آواز بہت مدہم تھی لیکن پرسکون خاموشی میں باآسانی سنی جاسکتی تھی۔وہ بھی دلجمعی سے پڑھتا رہا اور اسے نور کے اٹھنے کا احساس بھی نہیں ہوا۔وہ آواز پر پہلے چونکی اور پھر آیان کی آواز کی پہچان کر خاموشی سے کروٹ اس کی طرف کر کے اسے سننے لگی۔

"آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔"(سورۃ یوسف:آیت 105)

آدھا گھنٹہ لگا کر اس نے سورۃ کی تلاوت ختم کی اور قرآن پاک بند کر کے دعا مانگی۔ابھی وہ بستر سے نکل کر اٹھا ہی تھا کہ نور کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری آواز بہت پیاری ہے۔"وہ چونکا'اس کی جانب دیکھا'پھر مسکرایا۔

"شکریہ۔آج سے پہلے کبھی نہیں بتایا۔"

"آج سے پہلے کبھی تمہیں قرآنِ پاک پڑھتے نہیں سنا۔"

"شکریہ!"

"کوئی اور سورۃ سنادو۔"اس کی فرمائش پر وہ ہنسا۔

"سورۃ فجر سنا سکتا ہوں۔"نور بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں سن رہی ہوں۔"اس نے کہا۔

آیان نے تلاوت شروع کی اور نور الفجر نے فون اٹھا کر ریکارڈنگ لگادی۔

تلاوت ختم کرنے کے بعد اس نے نور کو دیکھا جس نے معصومیت سے اسے ایک مرتبہ پھر سنانے کو کہا تو آیان نے حیرت سے اسے دیکھا کہ واقعی اسے اس کی آواز پسند آگئی ہے؟

"تم بھی ساتھ پڑھو۔"وہ بولا۔نور اٹھ کر اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"صرف تمہیں سننا چاہتی ہوں۔" وہ مسکرا کر بولی۔اس نے ایک مرتبہ پھر سورۃ الفجر کی تلاوت کر دی۔

اے اطمینان والی روح

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا

اور میری جنت میں داخل ہو جا

(سورۃ الفجر:27تا30)

ابھی وہ ایک مرتبہ پھر سے سنانے کا کہنے والی تھی کہ فجر کی اذان کی آواز آنے لگی۔

آیان نے قرآن پاک کو چوم کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور آنکھیں بند کیے وہیں بیٹھے اذان کا جواب دینے لگا۔نور نے چند لمحے اس کے چہرے پر پھیلی اداسی کو دیکھا۔آج کل وہ چہرے پر پھیلے تاثرات چھپانے

کی کوشش نہیں کرتا تھا۔نور نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔وہ باؤنڈ کیا جارہا تھا۔وہ اتنی محبت کا عادی نہیں تھا۔لوگ قریب آکر چھوڑ جاتے تھے۔نورالفجر کیوں قریب آرہی تھی؟کیا وہ بھی چھوڑ کر جانے والی تھی؟

اذان کے ہر کلمے کا جواب دیتے وہ گھر والوں کی خیریت کی دعا کرنے لگا۔وہ ذہنی سکون کی دعا کرتا رہا۔

اذان ختم ہوئی اور اس نے اذان کے بعد کی دعا پڑھ کر خود کو ریلکس کیا اور آنکھیں کھولیں۔وہ بھی ایک پر سحر فسوں سے نکل کر سیدھی ہوئی اور گردن اس کی جانب موڑی۔

"تم پریشان ہو؟"آیان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"جس کے پاس اتنی خوبصورت بیوی بیٹھی ہو اس کے پاس سے تو پریشانی بھی چند پلوں کے لئے غائب ہو جاتی ہو گی۔"نور مدھم سا مسکرائی۔

"تعریف کے لئے شکریہ!اب پریشانی بتاؤ۔"

"میں خود ہی دیکھ لوں گا۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے انکار نہیں کیا۔وہ اس کی دوست تھی،وہ اس کی ساتھی تھی' وہ اس سے اپنا مسئلہ شیئر کر سکتا تھا،وہ اس پر اعتبار کر سکتا تھا۔

"اگر تم نہیں بتاؤ گے تو مجھے زیادہ پریشانی ہو گی۔تم شیئر کر سکتے ہو۔ہم مل کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔"اس نے سادگی سے کہا۔

"میں واقعی تمہیں کسی چیز میں انوالو نہیں کرنا چاہتا فجر۔"

"مثلاً کس چیز میں؟"

"کسی بے جان کر دینے والی پریشانی میں۔"

"کسے بے جان کرنے والی؟"وہ آرام سے ہی پوچھ رہی تھی۔

"اگر مجھے کچھ ہو جائے..."آیان نے نور کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں۔

"بس فرض کرو۔"اس نے فوراً وضاحت دی۔

"میں ایسا کچھ بھی فرض نہیں کروں گی جو ابھی ہوا ہی نہیں اور تم مجھے ایسے ڈرا کر کون سی پریشانی اپنے دل میں لئے بیٹھے ہو؟"اب وہ خفا نظر آ رہی تھی۔

"فجر! تم سے پہلے صرف میری ماں وہ عورت ہے جو میرے لیے اہم ہے۔"آیان نے اسے سمجھانے کے لیے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔"لیکن گھر اور خاندان کی باقی لڑکیوں کو بھی اگر کوئی ہماری وجہ سے ٹارگٹ کرتا ہے تو وہ خطرناک ہے۔"

"تم مجھے الجھا رہے ہو آیان۔ماں اور بیوی کہاں سے درمیان میں آ گئیں؟دونوں کا مرتبہ الگ ہوتا ہے۔کیا بات ہے؟"وہ اب پریشانی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ کچھ بھی برا ہوتا ہے تو پلیز میری ماں کو سنبھال لینا۔"

"اوکے تمہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔"نور نے اگلی بات کہی تو وہ بے یقینی سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔وہ اتنی آسانی سے کیسے جان گئی؟

"ایسا ہی ہے؟"اس نے گہرا سانس لے کر اثبات میں سر ہلایا۔

"شہریار ایک دہشت گرد تنظیم کے لیے کام کرتا تھا اور اب وہ ہماری ایجینسی والوں کو وانٹڈ ہے جو کہیں چھپ چکا ہے۔وہ ایک وانٹڈ کریمنل ہے جو ظاہر ہے اب ملک سے نہیں بھاگ سکتا پر وہ ابھی بھی کسی ایسی جگہ موجود ہے جہاں سے وہ ہمیں میسج بھیج رہا ہے۔اس نے نہایت صاف الفاظ میں بتا دیا ہے کہ وہ مجھ سے بدلہ لے گا اور تم جانتی ہو اس کا بدلہ صرف تمہاری وجہ سے ہو گا اور میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔"

www.novelsclubb.com

"وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔اب اگلی پریشانی بتاؤ جس میں رات بھر پھنسے ہوئے تھے۔"آیان نے قدرے خفگی سے اسے دیکھا۔وہ شادی کے بعد اسے بہت اچھے سے جان گئی تھی اور وہ جانتی تھی کہ

شہریار اس قدر اہم نہیں ہے کہ اس کے لیے پریشان ہوا جائے۔یہ کوئی اور ہے جس کی پریشانی میں وہ پریشان ہے۔

"روحان کی وجہ سے پریشان تھا۔اسے بھی جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔میں آرمی میں ہوں اپنے ریسورسز استعمال کر کے اپنا مسئلہ ہینڈل کر سکتا ہوں لیکن روحان کے بارے میں یہ بات بہت الارمنگ ہے۔ہم اس کے اصل دشمن تک کو نہیں جانتے۔پہلے بات صرف ڈی او پی کی ٹیم کی ہوتی تھی پر اب فیملی پر آ گئی ہے۔"

"تم لوگوں کو اللہ پر بھروسہ ہے نا۔اس سے اپنا گمان بھی اچھا رکھو۔مجھے یقین ہے اللہ نے ہم سب کے لیے اچھا سوچا ہو گا اور یہ سب شیطانی وسوسوں کی علاوہ کچھ نہیں ہو گا۔اگر وہ مصیبت بھی لاتا ہے تو اپنے عظیم، پسندیدہ لوگوں پر لاتا ہے۔سب اچھا ہو گا بلکہ ہم ایسا کرتے ہیں آج گھر پہ دعا رکھتے ہیں اور صدقہ بھی دے دیتے ہیں جو مصیبت آئی ہو گی انشاءاللہ ٹل جائے گی۔"اسے یقین تھا اور وہ آیان

www.novelsclubb.com

کوامید دلا رہی تھی۔اب کی مرتبہ آیان سکندر نے سچ ہی کہا تھا کہ وہ اپنی پریشانی کھلے عام ظاہر نہیں کرتا تھا پر روحان کی پریشانی حقیقت میں اس کی پریشانی تھی۔

"ہمیں کچھ گراؤنڈ ریئلٹی پر بھی کام کر لینا چاہیے۔کل کو کوئی بڑا نقصان ہو جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ بھئی ہم اللہ کے سہارے بیٹھے تھے سب اسی نے کیا ہے۔اللہ نے بھی کوشش اور تیاری رکھنے کا کہا ہے۔بہتر ہے کہ ہم پہلے ہی ہر خطرے کیلئے تیار رہیں۔"نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا گھر کی سیکیورٹی بڑھاؤ گے؟"

"وہ ڈیڈ اور شایان بھائی دیکھ لیں گے۔میں تو اس ساری گیم کے ماسٹر مائنڈ کو ڈھونڈنا چاہ رہا ہوں۔"

"روحان کی شادی گزر جانے دو۔"وہ مسکرایا۔

"اس سب سے اس کی شادی افیکٹ نہیں ہو گی انشاءاللہ۔اب اٹھ کر وضو کر لو۔فجر نکل رہی ہے۔"

نور مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہم اپنا کمرہ گندہ چھوڑ کر مناہل کے کمرے میں ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔بے چاری کیا سوچتی ہو گی کہ بھابھی نے آتے ہی دو کمروں پر قبضہ کر لیا۔" بالوں کو کیچر میں مقید کرتے اس نے تبصرہ کیا۔آیان ہنسا۔

"نہیں تم غلط کہہ رہی ہو۔وہ یہ سوچے گی کہ کیسی بھابھی ہیں؟آتے ہی سارے گھر والوں کے دلوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ساس محترمہ کیلئے نئی بہو کا فرمان پتھر پر لکیر ہونے لگا ہے۔"

"مناہل تو ایسا نہیں سوچ سکتی۔کیا تم ایسا سوچ رہے ہو آیان؟تم ہم ساس بہو کی دوستی ہوتا دیکھ کر جیلس ہو رہے ہو؟" وہ شاک سے بولی۔

"فجر!فجر نکل رہی ہے۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے پھر اسے یاد دلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے تو واپس آ کر لڑتی ہوں،پہلے نماز پڑھ لوں۔کمرے سے جائے نماز لے کر آؤ۔" خفگی سے کہتی وہ وضو کرنے واش روم میں چلی گئی اور وہ اپنے کمرے سے جائے نماز لینے چل دیا۔

****

ایسا ہر گز نہیں بلکہ تم لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے

اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے

اور کھا جاتے ہو میراث کا سارا مال سمیٹ کر

اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو

جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی

اور تمہارا رب آئے گا اور فرشتے بھی صف در صف آئیں گے

www.novelsclubb.com

اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟

وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے پیشگی سامان کیا ہوتا

پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہو گا

نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہو گی

اے اطمینان والی روح

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا

اور میری جنت میں داخل ہو جا

(سورۃ الفجر: 17 تا 30)

"کتنی سادہ آیات ہیں اور ان میں کتنی بڑی حقیقت ہے۔ پتہ ہے دوستو میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ آج میں سوچ رہا ہوں کہ میں نے اپنی تیس سالہ زندگی ضائع کر دی ہے کیونکہ میں نے کبھی قرآن پاک کو خود سے ریلیٹ ہی نہیں کیا اور اب ایسا لگتا ہے زندگی ختم ہو گئی ہے۔ مجھے جو مہلت دے دی گئی تھی وہ کافی تھی۔ پر آج میں سورۃ الفجر سن رہا تھا شاید سنانے والے کی آواز اچھی تھی یا اللہ مجھے کوئی

ڈائریکشن دینا چاہ رہے تھے میں نے تلاوت سننے کے بعد اس کا ترجمہ دیکھا۔ایسا نہیں ہے کہ میں نے زندگی میں کبھی ترجمہ یا تفسیر نہیں پڑھا پر آج کچھ تو خاص تھا۔آج سے پہلے وہ میری نظر سے نہیں گزرا شاید اس نے نظر آنا بھی نہیں تھا۔" وہ اپنے کمرے میں بیٹھا موبائل کو اسینڈ سے سیٹ کیے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ قرآن پاک کی آیات کے ترجمہ و معانی پڑھ کر اس پر ویڈیو بنا رہا تھا۔جو اس نے سمجھا تھا وہی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اپنی دماغی صحت کو بحال رکھنے کے لیے اسے قرآنِ پاک ہی وہ واحد طریقہ نظر آیا تھا جو اس وقت اس کی مدد کر سکتا تھا۔اس نے کافی دیر لگا کر سورت پڑھی تھی اور اب وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنے یوٹیوب چینل پر بھی اپ لوڈ کر دے۔نماز فجر پڑھ کر اس نے ویڈیو بنانا شروع کر دی تھی اور اب وہ سب کو سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں روحان سکندر!ایک موٹیویشنل اسپیکر رہا ہوں،میں نے بہت لیکچرز دیے ہیں،بہت سی کتابوں پر تبصرے کیے ہیں،آپ کو بہت کتابیں سادہ انداز میں سمجھائیں ہیں،میں ہر مشکل بات کو

بہت آسان کر کے آپ تک پہنچاتا رہا ہوں کہ آپ لوگ مجھے نیوٹن اور آئن سٹائن سمجھنے لگے ہیں لیکن ان سب میں روحان سکندر یہ کتاب کو بھول گیا۔اسے مسلمانوں کو ہائلی ریکمنڈ کرنے کے باوجود میں نے ایسا نہیں کیا کہ اس سے اپنے مسلمان دوستوں کو کچھ سیکھا سکوں۔اپنے لیکچرز میں بھی قرآنی آیات کے حوالے دینے کے باوجود میں نے ان آیات کو آپ سے اور خود سے ریلیٹ نہیں کیا۔" وہ ایک پل کو رکا۔

"ڈسکلیمر یہ تھا کہ میرے نان مسلم دوست بے شک اس ویڈیو کو سکپ کر دیں کیونکہ میں نے آج اپنے مذہب کے بارے میں اور مذہب کی مقدس کتاب کے بارے میں بات کرنی ہے اور اگر کوئی نان مسلم اسے سن رہا ہے تو یار مکمل ہی سن لو، مجھے دلی خوشی ہو گی۔میں نے صرف سورۃ الفجر کی چند آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں اور یقین جانیں اگر آپ ساری زندگی انہیں کے زیر، زبر، پیش کا مطلب جاننے اور ان پر ریسرچ کرنے لگ جائیں تو ہماری ایک زندگی اس کو سمجھنے کیلیے کم پڑ جائے گی۔قرآن پاک کے معنی بہت وسیع اور بہت جامع ہیں۔ان آیات میں ہمارے موجودہ دور کے

بدترین سلوک کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔یہ کتاب آج یا کل نہیں نازل ہوئی کہ اس میں ہمیں بتایا جارہا ہے کہ پہلے زمانے کے لوگ کیا کرتے تھے؟میں یہ کہانی سنارہا ہوں سن کر عبرت پکڑو بلکہ میرا اللہ بتارہا ہے کہ تم لوگ کیا کررہے ہو؟یعنی ہم لوگ!آج کے لوگ...آج کی اشرف المخلوقات!

یہ کتاب اربوں سال پہلے اللہ نے سنبھال رکھی تھی۔تیرہ سو سال پہلے اللہ نے اسے زمین میں اتارا اور آج جب ہم پڑھتے ہیں تو الفاظ اتنے فریش نظر آتے ہیں جیسے ابھی کل ہی کسی نے بیٹھ کر لکھی ہو۔ اللہ جانتا تھا کہ وہ ہم میں ایسے لوگ بھی بھیجے گا جو یتیم کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے۔

ہم اسٹریٹ چائلڈ کی مثال لے لیتے ہیں،کیا کررہے ہیں ہم ان کے ساتھ؟انہیں چائلڈ لیبر پر لگا رہے ہیں،ذرا رحم نہیں کررہے کہ وہ چھوٹے ہیں معصوم ہیں،ہم انھیں کیوں ایکسپلائٹ کررہے ہیں؟اگر انہیں بھی اپنے بچوں کی طرح دیکھنے لگیں تو معاشرہ بہتر نہیں ہو جائے گا؟نفرت کم نہیں ہو جائے گی؟انسانیت کا جذبہ پروان نہیں چڑھے گا؟لیکن سوال یہ ہے کہ ہم ایسا کیوں کرے؟ہمارا تو

لائف اسٹینڈرڈ شاندار ہے۔ ہم تو اپنی زندگی سے بڑے مطمئن ہیں۔ اے سی کے بند کمروں میں، آفس چیئر پر بیٹھے یا ٹی وی پروگرامز میں جا کر چائلڈ لیبر کی مذمت کرنا اور جسٹس کیلئے انٹرویو دینا بڑا ہی آسان ہے۔ سب کرتے ہیں۔ میں بھی کرتا ہوں پر اصل مزا تو تب ہے جب آپ انہیں بھی وہی لائف اسٹینڈرڈ دینے کی کم سے کم کوشش کریں جو خود انجوائے کر رہے ہیں۔

جلسوں میں جا کر انصاف اور غریب کے لیے روٹی، کپڑا اور مکان کے نعرے لگانے کے بجائے کیا ہی اچھا ہو اگر ہم اس کا عملی مظاہرہ کر کے غریب، مسکین اور یتیم کو کھانا کھلا دیں اور وہ بھی بغیر کسی پبلسٹی کے۔ جب آپ کسی ایسے بچے کے ساتھ رحم دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو یقین کریں اس سے ذہنی سکون ملتا ہے۔ اب سے اربوں سال پہلے بھی ہمارا اللہ جانتا تھا کہ ہم ایسے بے حس لوگ بن جائیں گے کہ ہم دوسروں کو دکھانے کے لئے، ریاکاری کرتے ہوئے یتیم کو کھانا کھلائیں گے، مسکینوں کی دل آزاری کریں گے، دوسروں کا حق ماریں گے۔ اللہ از سو پر سمارٹ ہیں نا؟ اس نے ہمیں سمجھا دیا ہے کہ وہ تمہارے بارے میں کہاں تک جانتا ہے۔ کیا اس سے بھی کہیں بھاگ سکتے ہو؟" آٹو میٹک

www.novelsclubb.com

ٹائم پر لگی ہوئی ویڈیو رک گئی تو اس نے ایک گہرا سانس لے کر پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی گھونٹ میں ختم کر دیا۔ وہ خود بے چین اور غیر آرام دہ رہ کر دوسروں کو موٹیویٹ نہیں کر پا رہا تھا۔ یہ سب اب اسے مشکل لگ رہا تھا۔ اس نے قرآن پاک کو اٹھا کر بے اختیار آنکھوں سے لگایا اور محبت سے چوما۔ اس کا دل بھر آیا۔ اس نے قرآن پاک کو سینے سے لگایا تو جیسے دماغ کی نسوں کو سکون کی سپلائی آئی ہو۔

یہ ایک معافی کا طریقہ تھا۔ خاموش معافی!

یہ ندامت کا احساس تھا۔ تکلیف دہ ندامت!

یہ شرمندگی کا اظہار تھا۔ باوقار شرمندگی!

www.novelsclubb.com

"باقی کا پارٹ میں سمجھا دیتا ہوں کیونکہ تم بہت aggressive behave کر رہے ہو اور قرآن پاک کو نرمی سے سمجھایا جاتا ہے۔" وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑا آیان بلیک شرٹ اور گرے

جینز میں رف سے حلیے میں اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔روحان نے آنکھیں کھول کر زخمی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

"فلور ازیورز!" وہ مسکرا کر کہتا آفس چیئر سے اٹھ گیا۔اس کے چہرے پر تھکان تھی۔آج سے اس کی شادی کی رسمیں شروع ہونا تھیں لیکن وہ خوش ہو کر بھی خوش نہیں لگ رہا تھا۔پتہ نہیں علیزے کی وجہ سے پریشان تھا یا کوئی اور پریشانی تھی کہ وہ کھل کر خوش نہیں ہو پا رہا تھا۔آیان نے اپنی سیٹ سنبھال لی۔وہ اسے معاف کر چکا تھا۔وہ دونوں ہی فیملی سیکیورٹی کے لیے فیملی سے ہی بہت کچھ چھپاتے رہتے ہیں۔ناٹ آ بگ ڈیل!

"ہم سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کو کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے ہیں۔کوئی گانا، کوئی ویڈیو، کوئی میم وغیرہ۔ہمیں ایسے انسان زیادہ اچھے نہیں لگتے جو روز روز اپنی دینی معلومات کے پیش نظر ہمیں کچھ اسلامی بھیج دیں یا کچھ ایسا سمجھانے کی کوشش کریں جو ہم نہیں سمجھنا چاہتے یا وہ ہمارے انجوائمنٹ کے کمفرٹ زون سے باہر ہو۔ہم لوگ سوشل میڈیا پر گانے بھی سنتے ہیں، غیر اخلاقی کام بھی کرتے

ہیں، حرام چیزیں بھی دیکھتے ہیں پر ہمیں شرم نہیں آتی اور خود کو جسٹیفائی اس طرح کرتے ہیں کہ ہر کوئی کر رہا ہے تو اگر میں نے کر دیا اٹس فائن... یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ شرم آتی ہے تو تب جب درمیان میں کوئی آیت آ جائے۔ پتہ ہے وہ ریمائنڈر ہوتا ہے کہ سم تھنگ رانگ، کہیں کچھ غلط ہے لیکن ہم اس ریمائنڈر پر وہی ایپ بند کر کے دوسری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ کتنے ڈبل سٹینڈرڈ مسلمان ہو گئے ہیں ہم؟ بس یہی بات سورۃ الفجر کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دی ہے، ہماری حقیقت کھولی ہے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کے گناہوں میں تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن نیکی کی ترغیب نہیں دیتے۔

ایسے انسان کو ہم شو آف کرنا سمجھ رہے ہوتے ہیں جو ہمیں کسی آیت کا حوالہ دے کر کچھ سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے گا کہ انسان کبھی بھی سارے کا سارا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اسٹوڈنٹ زون میں رہنا چاہیے تاکہ ہم کچھ سیکھ سکیں، دوسروں کو سکھا سکیں۔ اگر کوئی مخلصی سے کچھ سمجھا رہا ہے تو اسے سمجھو۔ ہمارا علم تو محدود ہے کیونکہ اللہ نے ہمیں

محدود علم ہی دینا تھا اور محدود علم ہی دیا ہے۔انسان کبھی بھی عقل کل نہیں ہو سکتا اور جو ایسا سمجھتا ہے وہ بیوقوف ہے۔" وہ بھی نرم آواز میں کہنے لگا۔

"آیات بہت سمپل ہیں۔ہم یتیموں کو ان کا مال واپس نہیں کرتے اور بہت رغبت سے کھا لیتے ہیں اور جب ہم مال کھا لیتے ہیں تو اللہ کو یہ چیز سخت ناپسند آتی ہے پھر وہ ہماری عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور انسان جو پھر ٹھہرا خطا کا پتلا ! حرام کو منہ لگا لیتا ہے اور پھر اسے ترک کرنا انسان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔جو لوگ پہلے ہی ایسے کام سے توبہ کر کے ناحق مال کو منہ نہیں لگاتے،اپنا نفس مار کر صبر کر لیتے ہیں تو اللہ ان کیلئے بڑا اجر لکھتا ہے کیونکہ ہم انسان ایسے مال سے محبت کر رہے ہیں جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں،وہ کسی اور کا تھا جس سے ہم محبت کر بیٹھے ہیں۔ سنبھل جاؤ اس سے پہلے اللہ جہنم کی آیتیں

www.novelsclubb.com

اس سورۃ میں سنائے کیونکہ وہ بہت سخت آیات ہیں کہ جو اللہ اللہ کو کسی کھاتے میں نہیں لاتے ان کا انجام کیسا ہو گا۔سو پیارے دوستو ! جو ہمارا اصل ہے اسے سمجھو،دھوکہ دہی کے پیچھے مت بھاگو۔ اللہ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور سب سے ضروری اور اہم بات میں آخر میں یہ کہنا

چاہوں گا کہ آپ کے ہر دل عزیز موٹیویشنل اسپیکر روحان سکندر کی شادی کے دن چل رہے ہیں۔

آج سے ہی فنکشن شروع ہو چکے ہیں۔آیان سکندر کی طرف سے آپ سب کو دعوت عام ہے۔

ضرور آیئے گا۔" روحان سامنے کھڑا اسے آنکھیں نکال رہا تھا کیونکہ نہ ہی اس نے کبھی پرسنل لائف

کو اپنے جاننے والوں، چاہنے والوں سے ڈسکس کیا تھا اور نہ ہی شادی کی خبر بریک کی تھی اور آیان

فضول میں بھانڈا پھوڑ رہا تھا۔آیان نے کیمرہ بند کر دیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ کیا تھا؟" وہ سنجیدہ تاثرات لئے پوچھ رہا تھا۔

"تمہیں frustration سے نکلنے کا حل!" روحان کے برعکس وہ پرسکون تھا۔اس نے سارے

مسائل کے حل نکال رکھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں یہ ویڈیو شادی کے بعد اپلوڈ کروں گا۔"

"پر میں تو آج ہی کر دوں گا۔" آیان نے بے نیازی سے کہا۔ وہ اس پر غصہ تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ اس سے بات نہ کرے اور کرائسز میں اکیلا چھوڑ دے۔

"پلیز آیان!" وہ منت کر رہا تھا۔

"چلو آج مارننگ واک ہو جائے۔" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"اس سے پہلے کافی!" وہ بھی فون اور لیپ ٹاپ وغیرہ بند کر کے اس کے ساتھ ہو لیا۔

"فجر ہمارے لئے چائے بنا رہی ہے، چلو تمہارے لئے میں کافی بنواتا ہوں۔" وہ دونوں سیڑھیوں کی جانب بڑھے۔

"تمہیں نور الفجر کے ساتھ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔" وہ ساتھ چلتے کہہ رہا تھا۔

"تمہاری کوششوں کا شکریہ روحان۔" آیان نے تشکر بھرے انداز میں کہا۔

"نہیں میں نے بہت دعائیں کی تھیں۔ شکریہ میری دعاؤں کا کہو۔ کوشش تو دعا کے بعد کر پایا تھا۔"

وہ اوپر لاؤنج ایریا میں پہنچ چکے تھے۔

"روحان ہر چیز کے لئے شکریہ میرے بھائی۔" روحان نے رک کر اسے دیکھا اور مدھم سا مسکرایا۔

"نہیں میں ایسے شکریہ قبول نہیں کر سکتا۔ آج میرا بارات کا سوٹ ٹیلر سے لانا ہے یاد سے لے آنا۔"

"بارات کا سوٹ نہیں ہوتا شیروانی ہوتی ہے۔" وہ کچن کی جانب جاتے ہوئے بولا۔

"واٹ ایور اور ہاں نور الفجر سے کہنا علیزے کی طرف چکر لگا آئے شاید اسے آج بھی شاپنگ کرنی تھی۔" وہ لاؤنج کے درمیان سے اوپر کی جانب جاتا کہہ رہا تھا۔ وہ سر ہلا کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔

سب تقریباً جاگ رہے تھے اور وہ سائرہ کے ساتھ مل کر بہت سے لوگوں کا ناشتہ بنا رہی تھی۔ گھر والوں کی تو خیر تھی پر اتنے لوگوں کو ڈیل وہ اکیلی نہیں کر سکتی تھی۔ ہاں یہ وہی نور تھی جسے جوائنٹ

فیملی سسٹم میں رہنا عذاب لگتا تھا اور آج وہ کسی کے گھر جوائنٹ فیملی سسٹم میں ہی ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔

سائرہ ساتھ ساتھ اسے اپنی کسی کریٹیکل سرجری کے بارے میں بھی بتا رہی تھی جو اس نے کی تھی اور وہ بھی مسکرا کر سن رہی تھی۔ دو لوگوں کی گفتگو مزید دلچسپ ہو جاتی ہے جب دونوں کا مقصد ہی اپنی ہی فیلڈ کے اکسپیرئینس کو جاننا ہو۔

آیان کچن میں داخل ہوا۔

"بس اس کچن میں ایک ڈاکٹر کی کمی ہے، وہ آ جائے تو تم لوگ گھر کو ہی ہاسپٹل بنا لو۔" نور چونکی اور پھر شانے اچکا لیے۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ٹیلنٹڈ بیویاں تم تینوں بھائی چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے تو نہ ملتیں۔"

"خیر ہم نے تو چراغ لے کر ہی ڈھونڈی ہے۔" آیان آئیلینڈ کی کرسی کھینچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نور میں اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اتنی آسانی سے تو ملی ہوں۔ سائرہ آیان کی بات پر ہنسی۔

"تم کہاں تھی نور؟ تم نے میرے اس روکھے پھیکے دیور میں خوشیوں کے رنگ بکھیر دیے ہیں۔ کہاں اسے دیکھے سالوں ہو گئے تھے اور کہاں یہ ہر وقت آس پاس ہی گھومتا نظر آجاتا ہے۔"

سائرہ کی بات پر وہ جھینپ سی گئی اور بات سمجھ کر آیان بھی ہنس دیا تھا۔

چند دنوں سے ایسا ہی ہو رہا تھا کہ وہ بات بے بات ہنس پڑتا تھا۔ گھر اس کے قہقہوں سے گونجنے لگا تھا۔ حدیقہ بیگم تو ان کا صدقہ اتارتے نہیں تھکتی تھیں۔ نور الفجر کے آنے سے واقعی اس گھر میں جیسے خوشیاں دوڑ گئی تھیں۔ وہ سب کے ساتھ ہی بڑے کم وقت میں ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

باہر سب کا ناشتہ لگانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اس کے بیٹھنے کی جگہ نہیں بن رہی تو وہ بعد میں ناشتہ کرنے کا کہہ کر کچن میں آگئی کہ وہیں بیٹھ کر جلدی سے ناشتہ کر لے۔

وہ اکیلی کچن کے آئلینڈ پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جب آیان وہاں آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"کچھ چاہیے؟" اس نے چکن سینڈوچ چائے میں ڈبوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ناشتہ!"

"باہر رکھا تو تھا۔"

"مام کہہ رہی ہیں مجھے تمہارے ساتھ ناشتہ کرنا چاہیے اور میرا بھی یہی خیال ہے۔ باہر ٹو مچ پیپل (too much people) ہیں۔" اس کی بات پر وہ ہنس پڑی۔

"مام کے فرماں بردار میرے آنے کے بعد بنے ہو یا پہلے سے ہی ایسے تھے؟" نور نے سینڈوچ کی پلیٹ اور اپنی چائے اس کی جانب کھسکائی۔

"تمہیں شک نہیں ہونا چاہیے۔ میں پیدا ہی فرمانبردار ہوا تھا۔" شانے اچکا کر کہتے اس نے چائے کا کپ واپس نور کے سامنے کر دیا اور سینڈوچ اٹھا لیا۔

"میں اپنے لئے نکال لیتی ہوں۔ تم یہ چائے پی لو۔"

"میں ابھی چائے نہیں پیوں گا۔ صرف سینڈوچ کھاؤں گا۔" آیان نے پانی کا گلاس پینے کے بعد کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔" اس نے شانے اچکائے۔ وہ چند پل خاموش رہی۔ آیان انتظار کرتا رہا وہ کچھ بولے۔

"کوئی پریشانی ہے؟" اس کی چائے میں سینڈوچ ڈبوتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"آیان... مجھے آج بابا کی طرف جانا ہے۔ ایک ضروری کام ہے۔ جلدی واپس آجاؤں گی۔" اس نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بتایا۔

"ٹھیک ہے تو چلی جانا۔ اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے؟"

"پریشان نہیں ہوں بس تم سے پوچھ رہی ہوں۔"

"اس میں پوچھنے والی کیا بات ہوئی۔ تمہاری مرضی جب آؤ جب جاؤ۔" اس نے بے نیازی سے کہا۔

نور نے بڑی مشکل سے خود کو ماں کی نصیحت بولنے سے باز رکھا۔(اچھی بیویاں جہاں بھی جائیں شوہر کو بتا کر جاتی ہیں۔اس سے غلط فہمیاں نہیں جنم لیتیں۔)

"پوچھنے والی بات ہے نا! آج روحان کی مایوں ہے اور گھر میں بھی کافی کام ہے۔میں سب سائرہ آپی پر نہیں چھوڑنا چاہتی۔"

"لگتا ہے تم ابھی تک ملازموں کی فوج سے نہیں ملی۔" وہ آرام سے کہہ رہا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔گھر کے کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو ہم ملازموں سے نہیں کہہ سکتے۔"

"وہ کام تم مجھ سے کہہ دینا۔میں کر دوں گا۔تم چلی جانا اور ہاں علیزے کی طرف بھی جانا اسے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔میں تمہیں چھوڑ آؤں گا اور واپسی کے لئے کسی ڈرائیور کی ڈیوٹی لگا دوں گا۔" وہ اس کے سارے مسئلے چٹکیوں میں حل کر رہا تھا۔

"میں مام سے بھی پوچھ لوں۔" وہ اٹھنے لگی تو آیان نے بازو سے پکڑ کر اسے بٹھایا۔

"فجر ریلکس! میرے گھر والے اتنی سی بات پر بڑے مسائل کھڑے نہیں کرتے کہ بہو بتا کر نہیں گئی، بہو نے جانے سے پہلے اجازت نہیں لی، بہو نے یہ کر دیا وہ کر دیا وغیرہ۔ادھر سب تعلیم یافتہ پڑھے لکھے ہیں، ہر کسی کو ان کی پرسنل اسپیس دینا ضروری سمجھتے ہیں۔تم مام کو بھی بتا دو، اس سے ان کا مان بڑھے گا۔پوچھنے پر انہوں نے یہی کہنا ہے تمہارے باپ کا گھر ہے۔جب مرضی جاؤ۔پوچھ کر ہمیں گناہ گار نہ کرو۔" وہ بڑی رسانیت سے کہہ رہا تھا اور وہ چند لمحوں کے لیے اسے دیکھتی رہ گئی۔

کیا وہ اس قابل تھی کہ آیان اس سے اتنی نرمی سے بات کرتا؟ وہ اس کے گھر والوں کے اس قدر خلوص کی حقدار تھی؟ وہ ہمیشہ آیان کو ڈی گریڈ ہی کرتی آئی تھی۔اس نے کبھی پلٹ کر اس کا برا رویہ اسے یاد کیوں نہیں دلایا؟ اس کی جگہ اگر شہریار ہوتا تو وہ کبھی اتنی آسانی سے نہ مانتا بلکہ وہ تو

www.novelsclubb.com

جانے بھی نہ دیتا۔

"کہاں کھو گئی؟" آیان نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ گہرا سانس لے کر نظریں چرا گئی۔ماضی بھلانا اتنا آسان نہیں تھا جتنا اس نے سوچا تھا۔

"تم ایک گھنٹے تک تیار رہنا۔ میں نیچے روحان کے پاس جا رہا ہوں۔" اس کا چائے کا کپ اٹھا کر دو گھونٹ میں ختم کر کے اس نے واپس رکھ دیا۔

"فجر کہیں سو تو نہیں گئیں؟" اس نے جھک کر اسے دیکھا۔ اس نے بڑی مشکل سے نفی میں سر ہلایا۔

"گڈ گرل!" وہ اس کے گال تھپتھپاتا وہاں سے چلا گیا اور وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی تھی۔

اس کے جانے کے بعد وہ بے دھیانی میں کتنی ہی دیر کپ کو دیکھتی رہی کہ آنکھوں کے سامنے اچانک سب کچھ دھندلا ہونے لگا۔ وہ سب کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ وہ بھول جاتا تھا جس نے اس کے ساتھ برا کیا ہو۔ وہ اتنا اچھا کیوں تھا؟ اس کے مقابلے میں وہ تو کچھ نہیں تھی۔ وہ کسی کو معاف نہیں کرتی تھی۔ وہ باتیں دل میں رکھتی تھی۔ وہ وقت آنے پر طعنہ بھی دیا کرتی تھی لیکن وہ اخلاق میں اس سے بہت آگے تھا اور وہ نا جانے کہاں کھڑی تھی؟

******

دوپہر میں وہ علیزے کی طرف موجود تھی جو اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"میں نے تمہیں ایک ضروری کام سے بلوایا تھا۔مجھے روحان کے دیے گئے ڈاکومنٹس کے بارے میں بات کرنی تھی۔پھر کچھ شاپنگ رہ گئی تھی وہاں جانا تھا۔مجھے امید تھی کہ تم فری ہو گی۔"

"ارے علیزے!آج تمہاری مایوں ہے اور تمہیں ڈاکومنٹس کی پڑی ہے۔ہوش میں آؤ یار۔یہ کام بعد میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔"وہ لاپرواہی سے بولی۔اسے حیرت ہوئی بھلا اپنی شادی والے دن کون اتنا کام کا پریشر لیتا ہے؟واقعی وہ اور روحان ایک دوسرے کے لیے بنے تھے۔

"تم نے کچھ پڑھا نہیں ہے نا اسی لیے اتنی بے فکر ہو؟میں پریشان ہوں اور روحان اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔رکو میں پیپرز لاتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"علیزے ایسا بھی کیا ہے ان میں ؟" وہ بھی متجسس ہو کر پوچھ رہی تھی۔ بھلا علیزے کس بات پر اتنی ہائپ پیدا کر رہی تھی ؟ علیزے اپنے کمرے میں گئی اور وہ انویلپ لایا جو روحان نے اسے دیا تھا۔ اس نے نور کو تھمایا۔

نور نے اسے کھول کر پڑھا۔ چند لمحے لگے اسے غور سے پڑھنے میں ! اس نے غالباً ری ریڈ کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"واٹ ہم ؟" وہ غصے سے پوچھ رہی تھی۔

روحان نے اپنے بعد ڈی او پی کا ہیڈ ان دونوں کو بنا دیا تھا۔ بات خوشی کی تھی کہ وہ کمپنی کی وائس پریذیڈنٹ تھیں لیکن واضح انداز میں یہ الفاظ "روحان کی موت کے بعد" ان کی جان نکالنے کے لئے کافی تھے۔

علیزے نے سائن نہیں کیے تھے اور نور ؟ اس نے تو کھول کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟" وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ان دونوں بھائیوں کو پتا ہے نا ہم کمزور دل لڑکیاں ان پر مرتی ہیں۔اس لئے اپنی زندگی میں ہی ایسی بکواس کر کے ہمیں ڈراتے ہیں۔ پتہ نہیں اپنی موت کی باتیں کر کے، ہمیں ڈرا ہوا دیکھ کر انھیں کونسی خوشی ہوتی ہے۔" علیزے نامحسوس انداز میں ٹیبل پر پڑے گلاس میں پانی ڈالنے لگی۔

"میں روحان سے بات کرتی ہوں، مجھے کسی کمپنی کا ہیڈ نہیں بننا۔ ساری محنت وہ شخص کرے اور جا کر ہیڈ سیٹ مجھے تھما دے۔ مطلب ہمیں... کیا پتہ ہم اس کی کمپنی کو، اس کی ساکھ کو تباہ کر دیں۔ اس کے وژن کو اس طرح نہ چلا سکیں جس طرح وہ چاہتا ہو۔ عجیب سائیکو انسان ہے میرا دیور... ایسے بھی بھلا کسی کو منہ اٹھا کر کمپنی کا پریزیڈنٹ بنایا جاتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اوکے نور کول ڈاؤن! تم ٹھیک کہہ رہی تھی ہم شادی کے بعد اس معاملے کو ڈسکس کریں گے۔ تم ہائپر نہ ہو۔" علیزے نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کو کہا۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔ایسی باتیں کم از کم انسان کو اس عمر میں نہیں کرنی چاہیے۔" وہ افسوس سے کہہ کر پانی پینے لگی۔ تیس سال کی زندگی اس کے نزدیک بہت کم تھی اور اس عمر میں کسی کو اپنی موت کی باتیں کرنی بھی نہیں چاہیے۔

اس بات کو پھر کسی وقت پر چھوڑ کر وہ دونوں شاپنگ پر چلی گئیں۔علیزے نے چند ضروری چیزیں خریدنی تھیں۔ایک دو جگہوں پر علیزے کے ساتھ شاپنگ کر کے وہ اپنے گھر آ گئی۔علیزے اسے گھر ڈراپ کر کے چلی گئی تھی۔

دن کے وقت سب سوئے ہوئے تھے اور کچھ کام پر گئے ہوئے تھے۔وہ عینی سے چائے بنانے کا کہہ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔آئی وہ کسی اور کام سے تھی لیکن پہلے وہ اسٹڈی ٹیبل کی طرف گئی اور روحان کا دیا گیا انولیپ کھولا جو اس نے بعد میں پڑھنے کی نیت سے ٹیبل کی دراز میں گھسا دیا تھا۔اسے نئے سرے سے روحان پر غصہ آیا تھا۔

اس نے فوراً روحان کو کال لگائی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!" دوسری طرف سے ہمیشہ کی طرح احترام سے کہا گیا۔

"وعلیکم السلام!" اس کی آواز سن کر اس کے ماتھے کی شکنیں قدرے کم ہوئیں۔

"بات ہو سکتی ہے؟"

"کیوں نہیں؟ یقیناً تم نے علیزے کی شکایت لگانی ہو گی پر دیکھو اس کی شادی ہے۔ تھوڑا سا برداشت کر لو اور ویسے بھی شادی میری ہے، دولہا میں ہوں، سیلون میں تمہارے شوہر کو لایا ہوں۔ اسے تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو اتنا فیور تو دے ہی سکتے ہیں نا؟" اسے ڈانٹنے یا غصہ کرنے کا دل ہی نہیں کیا۔ وہ واقعی اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ وہ جو کہنا چاہ رہی تھی نہیں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ اچھا۔ تم لوگ سیلون میں ہو؟" اس نے ویسے ہی پوچھا۔

"نہیں تو۔میں باہر گاڑی میں ہوں۔آیان کواندر بھیجا ہے۔وہاں بہت رش ہے اور یونو میں سلیبرٹی ہوں۔کہاں گرمی میں خوار ہوتا پھروں؟"

"اتنا غرور بھی اچھا نہیں ہوتا مسٹر موٹیویشنل اسپیکر۔"وہ جانتی تھی وہ مذاق کر رہا ہے۔

"استغفرُللہ!غرور کرنے سے پہلے میں مر نہ جاؤں اور ویسے بھی میرا ہے کیا؟اللہ نے عزت دی ہے،وہ چاہے تو اگلے پل میں واپس لے لے۔"عینی چائے لائی اور اسے اشارے سے بتایا کہ یونیورسٹی سے تھکی آئی ہے سونے جا رہی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے آیان فری ہو جائے تو اسے کہنا مجھے بابا کے گھر سے پک کر لے۔"وہ ڈرائیور کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آیان کے ساتھ کسی اچھے پالر میں مہندی لگوانے جانا چاہتی تھی۔ان کی شادی کو بھی تقریباً بیس دن سے اوپر ہو گئے تھے اور مہندی کا رنگ تو کب کا اتر چکا تھا۔

"فکر ہی نہ کرو۔ وہ تمہارے لئے ٹو ینٹی فور سیون سروس آسانی سے دے سکتا ہے۔"

"بالکل جیسے تم علیزے کیلئے ٹو ینٹی فائیو ایٹ سروس دینے کی کوشش کرتے ہو۔" روحان کا قہقہہ بڑا جاندار تھا۔

"آئی مسٹ سے نوری! جو شکوے علیزے کو مجھ سے کرنے چاہیے، وہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ جاتے ہیں۔ پر میں چاہ کر بھی اسے ٹو ینٹی فائیو ایٹ سروس نہیں دے پاتا۔ خیر گھر آجائے گی تو سارے شکوے دور ہو جائیں گے میری ڈاکٹر کے۔" اس کے لہجے میں علیزے کیلئے بھی احترام تھا۔

"ارے واہ میری ڈاکٹر؟ کیا بات ہے جناب آپ کی۔ کہاں اس بے چاری کے دل کے ٹکڑے کر رکھے ہیں اور کہاں اب میری ڈاکٹر۔ صحیح جا رہے ہو۔" نور کا دل کیا اسے تنگ کرے۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا۔ وہ تو منگنی کے بعد سے میری پرسنل ڈاکٹر ہے۔ پیناڈول سے ڈسپرین تک سب کچھ علیزے ہی ہے اور ایسی منفی باتیں کر کے خبردار جو اسے بد ظن کیا تو۔" وہ اسے تنبیہ دے رہا تھا۔

"یقین جانو یہ فسادی لوگوں والے ٹیکٹکس مجھ میں نہیں ہیں۔فرض کرو کبھی گھر پر لڑائی ہو جائے تو میں ہاتھ سے مارنے کو زیادہ پریفر کروں گی بجائے زبان کے۔یونو ساس بہو کی لڑائیاں۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"استغفر اللہ لڑکی۔تم بہت خطرناک ہو۔" وہ خفگی سے بولا۔

"آنٹی بہت اچھی ہیں۔"

"سب کو پتہ ہے۔"

"علیزے بھی بہت اچھی ہے۔"

"تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔"

"بس ایسے ہی بتانے کو دل کیا۔" اس نے آرام سے کہا۔

"شکریہ۔"

"اوکے تم لوگ سیلون سے فری ہو جاؤ۔مجھے کچھ کام ہے۔خدا حافظ !"

"اللہ حافظ۔"

ان کا رابطہ منقطع ہو گیا۔

اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا۔اس نے ایک نظر اپنے کمرے میں ڈالی۔ پچھلے چند دنوں میں زندگی کتنی بدل سی گئی تھی۔اس کی آیان سے شادی، آیان کے گھر والوں کا توقع سے اچھا رویہ،اس کا آیان کے ساتھ اچھا بونڈ بننا سب کسی خواب جیسا تھا۔کیا ہوتا اگر یہ سب خواب ہی ہوتا؟ وہ اچانک جاگتی اور نظروں کا دھوکہ ختم ہو جاتا۔

وہ وہیں بیٹھے یہی اب سوچتے سوچتے سو گئی۔وہ یہاں کس کام سے آئی تھی اسے بھول گیا۔سائیڈ ٹیبل پر رکھی جائے ٹھنڈی ہو گئی تھی!

*****

اس نے شام میں آیان کو کال کی پر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔ نا جانے کیوں دل کسی انہونی کا پتہ دے رہا تھا۔ آیان نے جب سے بتایا تھا کہ اس کو جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں وہ تب سے اسی طرح وسوسوں میں گھری ہوئی تھی۔ اقبال عالم کئی مرتبہ کہہ چکے تھے کہ بھائیوں میں سے کوئی چھوڑ آتا ہے لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی آیان خود آئے گا۔ اسے اس کا میسج ملا تھا۔

"نہیں بابا! وہ کسی کام میں پھنس گیا ہو گا، آتا ہی ہو گا۔ شادی والا گھر ہے آپ کو تو پتہ ہی ہے کتنے کام ہوتے ہیں۔" وہ خود کو بھی وضاحت دے رہی تھی۔

"ٹھیک ہے بچے لیکن سات بجے سے تم ایسا ہی کہہ رہی ہو اب نو بج رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے بھول گیا ہو گا اتنے کاموں میں۔ ایسا کرو اب ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ بلاوجہ اسے تنگ کرو گی۔"

www.novelsclubb.com

"آیان اور مجھے بھول جائے؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔" ایک مان سے اس نے کہا۔ اقبال عالم نے بہت محبت سے اسے دیکھا تھا۔ وہ واقعی خوش لگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے جو چاہے کرو،ابھی بھائی بھی جاگ رہے ہیں دیکھو جا کر جو ایزی ہے چھوڑ آئے ورنہ میں ساتھ چلتا ہوں۔اچھا نہیں لگتا گھر پر فنکشن ہے اور بہو کو میکے سے فرصت نہیں۔"

"بابا آپ جا کر آرام کریں۔میں کسی کے ساتھ بھی چلی جاؤں گی۔"اقبال عالم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔

وہ پھر سے آیان کو کال ملانے لگی لیکن سات بجے کے بعد سے اس کے فون پر بیل جا رہی تھی لیکن وہ کوئی ریپلائے نہیں کر رہا تھا۔آخری میسج اس کا پورے سات بجے آیا تھا کہ وہ ساڑھے سات اسے پک کر لے گا لیکن اب وہ ساڑھے نو تک نہیں آیا تھا۔

"مسز ڈاکٹر! شارپ 7:30 پر گیٹ پہ میرا ویٹ کرنا۔"وہ اس کا چند گھنٹے پہلے کیا گیا میسج پھر سے پڑھ رہی تھی۔اب وہ لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئی۔اس نے روحان کو فون کر کے بھی آیان کا پوچھا تو اس نے بتایا وہ خود گھر ہے اور آیان اس کی شیروانی اور دیگر سامان لینے بازار گیا ہوا ہے۔

*****

وہ سب اپنی زندگی میں آنے والے نئے طوفان سے ناواقف تھے جو ان سب کی زندگیوں کو بدلنے والا تھا۔وہ شام تھی جون کی تیس تاریخ کی! سب کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کی خواہش میں جیتے چلے جارہے تھے۔

اس شام کو وہ ٹیلر شاپ سے مسکراتے ہوئے نکل رہا تھا۔ریڈ پولو شرٹ کے ساتھ نیلی پینٹ پہنے،فون کان سے لگائے وہ خاصا مصروف نظر آتا تھا۔ٹیلر شاپ سے گاڑی تک کا فاصلہ چند قدموں کا تھا لیکن وہ ٹیلر شاپ کے سامنے نہیں تھا۔

"دیکھو جن ینگ! میں روحان کی شادی کے بعد آسکتا ہوں اور فجر کیلئے آنا مشکل ہو گا۔ابھی وہ گھر والوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہونا چاہتی ہے۔اس نے ہاسپٹل سے بھی چھٹیاں لے رکھی ہیں۔سب کو دیکھنا پڑتا ہے۔"وہ روحان کی پریس شدہ شیروانی احتیاط سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ رہا تھا۔فون دائیں کندھے اور کان کے درمیان میں رکھا ہوا تھا۔

"میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اگر دس شادیاں بھی کرو گے تو آؤں گا۔بس میں آجاؤں گا۔فکر نہ کرو۔" وہ اسے دلاسہ دے رہا تھا۔

گاڑی کا پچھلا دروازہ بند کر کے وہ سیدھا ہوا اور فون ہاتھ سے پکڑا۔ابھی وہ مڑتا کہ کسی نے اس کے سر کے پیچھے پسٹل کا پچھلا حصہ مارا۔نازک جگہ پر لگنے کی وجہ سے اس کا سر چکرا گیا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار سر کی پچھلی سائیڈ کو جکڑا تھا۔

فون ہاتھ سے گر پڑا تھا۔

اس نے بند ہوتی آنکھوں سے حملہ آور کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن آنکھیں دھندلی پڑ گئیں۔

اس نے اندازہ لگایا کہ وہاں تین نقاب پوش اور ایک سفید گاڑی کھڑی تھی۔

کسی نے اس کے گھٹنے پر کک ماری اور وہ سر کو تھامے ہی زمین پر گرا۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔

فون پر اسے پکارا جا رہا تھا لیکن کسی نے فون بند کر کے اس کی گاڑی کے اندر ہی پھینک دیا اور اسے اٹھا کر دوسری گاڑی میں ڈال دیا۔اس کے ہاتھ سرخ مائع سے تر ہوتے گئے۔ سر کے پچھلے حصے سے خون نکل رہا تھا اور وہ اپنے ہوش کھوتا گیا۔

******

اس نے پریشانی میں پھر سے روحان کو کال کی۔

"میں اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ کال پک نہیں کر رہا۔پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے۔"

"کیا مطلب اس سے رابطہ نہیں ہو رہا؟اس کا فون تو اس کے پاس ہی تھا۔"

"اچھا تم ٹینشن نہ لو۔میں اسے دیکھتا ہوں۔ابھی تم ایسا کرو رات اُدھر ہی رک جاؤ۔ صبح واپس آجانا۔"

"آیان سے بات ہو تو انفارم کرنا۔ میں اسے کال کرتی رہوں گی۔" بے چینی سے لاؤنج کے چکر لگاتے لگاتے اس کی ٹانگیں تھک گئی تھیں۔ اب وہ پھر سے آیان کو فون ملا رہی تھی لیکن وہ کال اٹھا نہیں رہا تھا۔ وہ اکیلی آیان کا انتظار کرتے ہوئے جاگ رہی تھی۔

"ہیلو؟" اس نے فون اٹھا لیا تھا۔

"ہیلو آیان کہاں ہو؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔" اس نے غصّے سے کہا۔

"السلام علیکم! آپ کون محترمہ؟" انجان آواز سن کر وہ شل رہ گئی۔ نہیں... ایسا کچھ نہیں ہے جیسا وہ سوچ رہی ہے۔

"یہ فون جس کا ہے میں اس کی بیوی ہوں۔ آپ کون ہیں اور یہ فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے؟" نور نے خوفزدہ نظروں سے داخلی دروازے کو دیکھا کہ شاید وہاں سے آیان آتا دکھائی دے۔

"یہ کار کافی دیر سے یہیں کھڑی ہے اور اس کا مالک اسے کھلا چھوڑ کر گیا ہے اور یہ فون بھی گاڑی میں ہی پڑا ہوا تھا۔ میں اب گھر جانے کے لیے نکل رہا تھا تو یہ فون دیکھا تو میں نے کھول کر چیک کیا۔ اس کا مالک آس پاس کہیں بھی نظر نہیں آ رہا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ دیکھیں آپ ارد گرد کوئی ٹیلر شاپ ہو گی، گاڑی کے مالک وہاں ٹیلر شاپ پر گئے ہوں گے۔ آپ وہاں جا کر پتہ کریں۔" وہ ڈر گئی تھی۔

"میں وہی ٹیلر ہوں جس سے یہ صاحب ابھی کپڑے لے کر گئے ہیں اور اب یہاں نہیں ہیں۔"

"کیا آس پاس کوئی مسجد نہیں ہے؟"

"نہیں بی بی! یہاں کوئی مسجد نہیں ہے۔ آپ یہاں آ کر دیکھ لیں ورنہ میں فون رکھ رہا ہوں۔"

"نہیں۔ رکیں پلیز! آپ کال لاگ میں دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ آخری کال کس کی تھی جس پر یہ بات کر رہے تھے؟" اس کا دل بہت زور کا دھڑک رہا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں۔" نورالفجر ایک جگہ اب جیسے جم گئی تھی۔

"فون پاسورڈ مانگ رہا ہے۔"

"queenofhappiness بغیر سپیس کے!" اس نے جلدی سے پاس ورڈ بتایا۔

کہانی صرف اتنی تھی

ایک پاسورڈ تھا

جو اس کے فون پر لگا ہوا تھا

اسے کھولنا تھا

ایک سچ جاننا تھا اور

اسے دل سے جوڑنا تھا

وہ کہانی کا اختتام کرتا

www.novelsclubb.com

اور کہانی پھر سے شروع ہوتی

یا شاید ختم ہو جاتی

ہاں!

کہانی صرف اتنی تھی

جسے چھوڑنا مشکل تھا

دل سے نکالنا ناممکن تھا

یہ کہانی دل توڑ رہی تھی

www.novelsclubb.com

اداس کر رہی تھی

لیکن کہنے کو کہانی تھی

یہ بہت سے رشتوں کو

جوڑے رکھنے کا احساس دلا رہی تھی

ٹوٹے ہوئے دل بھی جوڑتی تھی

ہاں!

کہانی صرف اتنی تھی

کبھی بہار کے چیری بلوسم جیسی

کبھی خزاں کے سوکھے پتوں جیسی

کبھی گرمیوں کی سحر جیسی

www.novelsclubb.com

کبھی سردی کی شاموں جیسی

کبھی سورج کی تپش جیسی

کبھی چاند کی روشنی جیسی

کبھی ستاروں کی چمک جیسی

اور کبھی سیاروں کی گردش جیسی

ہاں!

کہانی صرف اتنی تھی

"کیسے عجیب پاسورڈ رکھتے ہیں لوگ۔" دوسری جانب سے بیزار سی آواز میں تبصرہ کیا گیا پھر چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔

"یہ کیا نام ہوا بھلا؟ کسی ایل ٹی کم جن... یونگ ساؤتھ کوریا کی کال لگی ہوئی ہے۔ جس پر بات کی گئی تھی۔ باقی دو تین نمبرز اور بھی ہیں جن سے کالز آئی ہیں۔" نور کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"آپ کا شکریہ۔ کیا آپ کار کے پاس کچھ دیر کے لیے رک سکتے ہیں؟ میں کسی کو بھیجتی ہوں۔ آپ لوکیشن آن کر دیں۔" وہ کہہ کر فون بند کر گئی۔ گہرے سانس لیتے اس نے جن ینگ کا نمبر نکالا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"ہیلو جن ینگ! تم نے آیان سے کچھ دیر پہلے بات کی تھی؟" اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی جو جن ینگ نے بھی محسوس کی۔

"ہاں میری اس سے بات ہو رہی تھی پر اب وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا۔ وہ بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا تھا شاید فون کہیں گر گیا تھا اور پھر قدموں کی آہٹ بھی سنائی دی۔ مجھے کچھ غیر معمولی نہیں لگا اس لیے دھیان نہیں دیا۔ سب خیریت ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں کچھ دیر بعد کال کرتی ہوں۔"

اوپر کی جانب بھاگتے ہوئے اس نے روحان کا نمبر ملایا۔

"روحان! آیان... آیان نہیں ہے وہاں۔"

"کہاں نہیں ہے؟ کیا ہوا ہے؟ تم فکر مت کرو میں جا رہا ہوں ٹیلر شاپ پر. وہ لاسٹ ٹائم میرا سوٹ پریس کروا رہا تھا۔"

"کہاں وہ نہیں ہے ٹیلر شاپ پر! اسے کچھ ہو گیا ہے۔" وہ رونا شروع ہو گئی۔

"کسی اور نے کال پک کی تھی۔ آیان کی گاڑی کھلی ہوئی تھی اور وہ وہاں نہیں تھا۔" روحان کے سر پر ساتوں آسمان یکجا گرے تھے۔

وہ گہرا سانس لیتے عمیر کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔ اس کے کھٹکانے سے پہلے ہادیہ نے دروازہ کھول دیا۔

www.novelsclubb.com

"نور ریلکس! آیان کو کچھ نہیں ہو گا۔ تم آرام کرو۔" وہ نا جانے کس کو دلاسہ دے رہا تھا۔

"میں گھر آرہی ہوں۔"اس نے مزید کچھ سننے سے پہلے فون بند کر دیا۔ابھی تو زندگی ٹھیک سے شروع بھی نہیں ہوئی تھی اور اتنا بڑا نقصان ہونے کا خوف دل میں بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا نور؟"ہادیہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔اسے لگا وہ ابھی گر جائے گی۔پھر بھی دیوار کا سہارا لئے کھڑی رہی۔

"بھائی سو تو نہیں گئے؟ان سے کہیں مجھے گھر چھوڑ آئیں۔"

"تم ٹھیک ہو نور؟"ہادیہ نے اسے پکڑا۔وہ ممکنہ حد تک خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی۔وہ اچھا گمان رکھے ہوئے تھی لیکن دل میں وسوسوں کا طوفان تھا جو کچھ اچھا سوچنے نہیں دے رہا تھا۔

عمر کے کمرے کا دروازہ کھلا وہ بھی باہر آگیا۔تب تک عمیر بھی کمرے کے دروازے میں آیا۔

"بھائی گھر چھوڑ آئیں۔"اس سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

"کیا ہوا نور۔ تم رو کیوں رہی ہو؟" عمر پریشانی سے اس تک آتا پوچھ رہا تھا۔ عمیر فوراً گاڑی کی چابی لینے کمرے میں گیا۔

"پتہ نہیں کچھ غلط ہوا ہے۔ پلیز جلدی سے مجھے گھر چھوڑ آؤ۔"

باقی سب بھی کمرے سے باہر آ گئے تھے۔ نیچے پہنچے تو اقبال عالم بھی کمرے سے باہر تھے۔

"بچے رات رک جاؤ اب!" اقبال عالم بھی فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔

"نہیں بابا۔ آپ دعا کرنا سب ٹھیک ہو۔" وہ عمیر کے پیچھے جلدی سے باہر نکلی۔

گھر پہنچنے تک کا سارا راستہ وہ آیان کے لیے دعائیں کرتی رہی تھی۔

گھر میں روحان کی مایوں کا فنکشن عروج پر تھا۔ کافی دنوں سے ان لوگوں کی کزنز اور رشتے دار گھر پر تھے تو اچھا خاصا شغل میلہ لگا ہوا تھا۔ سلیبرٹی کزن کی شادی پر آنے کا بھی اپنا مزہ ہوتا ہے۔

گاڑی سے اتر کر اس نے عمیر کو واپس چلے جانے کا کہا تھا کیونکہ وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ گھر کے اندر آ گئی اور ایک خاموش نظر لان اور اس کے ساتھ ملحقہ گارڈن میں میں ڈالی جہاں سے خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھی۔

وہ خاموشی سے بیرونی سیڑھیوں سے اوپر چلی گئی۔ ان سیڑھیوں کا اختتام پر آیان اور روحان کے پرانے مشترکہ کمرے میں ہوتا تھا۔ گلاس وال کا لاک کھلا ہوا تھا، وہ اندر آ گئی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر فون کر کے آیان کا پتہ کرنا چاہا لیکن اب اس کا فون بند جا رہا تھا۔ اس نے روحان کو کال کی تو اس کا نمبر بزی جا رہا تھا۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

وہ جلدی سے کمرے سے باہر آ گئی۔ اس فلور کی راہداری میں ہلچل سی تھی۔ سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ وہ سیڑھیاں اترتے لاؤنج میں بھی ایک نظر ڈال چکی تھی جہاں مہمان تھے۔ اس نے اتنے لوگوں میں حدیقہ کو ڈھونڈا۔ اس وقت وہ اپنا مسئلہ صرف اسی عورت سے بیان کر سکتی تھی۔

اس نے حدیقہ بیگم کو کچن کی جانب جاتے دیکھا تھا۔وہ بھی تقریباً بھاگتی ہوئی کچن میں پہنچی تھی۔

"آنٹی!"اس نے بے ربط آواز میں حدیقہ کو متوجہ کیا۔

"ارے نور بیٹا تم کب آئی؟یقیناً آیان نے آنے میں دیر کر دی ہو گی۔میں ابھی اس کے کان کھینچتی ہوں۔"انہوں نے اس کے اڑے ہوئے رنگ کو اتنا نوٹس نہیں کیا۔

"آنٹی وہ نہیں آیا تھا۔"اس کی آواز رندھ گئی اور اب اس کی آواز سن کر وہ چونکی تھیں۔

"نور کیا ہوا ہے بچے؟آیان نے کچھ کہا ہے؟"وہ رونے لگی تھی۔اسے نہیں پتہ تھا آیان کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن اسے پتہ تھا اس کے ساتھ کچھ نہیں ہوا۔وہ اسے پہلے ہی سب باتیں بتا چکا تھا اور وہ اسے اللہ پر بھروسہ کرنے کا کہہ رہی تھی اور جب خود ہی اللہ پر بھروسہ کرنے کا وقت آیا تھا تو دل گھبرا رہا تھا۔

"آنٹی! آیان مجھے لینے نہیں آیا۔ وہ ٹیلر شاپ پر تھا اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا۔ وہ کہیں اور چلا گیا ہے۔" حدیقہ بیگم پریشان سی اسے پانی پلا رہی تھیں۔ آیان ایسے تو نہیں کہیں چلا جاتا تھا۔ لاؤنج میں بھی یکدم خاموشی ہو گئی تو وہ دونوں فوراً باہر آئیں۔

"ہاں ہاں... میں دیکھتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔" داخلی دروازے سے شایان اندر آتے ہوئے فون پر کسی سے کہہ رہا تھا۔

"ڈیڈ میرے ساتھ چلیں۔ آیان..." نورالفجر اور حدیقہ کے فق ہوتے رنگ کو دیکھ کر وہ فوراً خاموش ہوا اور اس کا خاموش ہونا حدیقہ بیگم کو کھٹکا تھا۔

"کیا ہوا آیان کو؟" وہ فوراً اس تک پہنچیں۔

"کچھ نہیں ہوا اسے۔ بس اس نے ہمیں باہر بلایا ہے ضروری کام ہے۔ آپ لوگ گھر سے باہر مت نکلیے گا اور کسی سے کچھ بھی مت کہیے گا۔" وہ جلدی سے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ آجائیں۔" وہ دونوں فوراً باہر نکل گئے۔

شایان مدہم آواز میں انھیں کچھ بتا رہا تھا اور حدیقہ بیگم اسے آوازیں دیتی رہ گئیں۔ نور نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر خود کو رونے سے روکے رکھا۔ رونا کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔ رونے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ کچھ ہاتھ پیر ہلانے سے مسائل حل ہوتے ہیں۔ اسے صرف ایک ہی جگہ سے مدد کی امید تھی۔ اس سے جو اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔ اس سے جو ہر کرائسز سے نکال دیا کرتا تھا۔ اس کے رخساروں پر آنسوؤں پھسلے تو وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اسے اللہ کے سامنے رونا تھا۔ وہ اکیلا نہیں چھوڑتا تھا!

*****

www.novelsclubb.com

ابھی فجر کی نماز ادا کر کے اس نے پھر سے سب کی سلامتی کیلئے دعا کی تھی۔ رات سے صبح فجر ہو گئی تھی لیکن گھر کے مردوں میں سے کسی کی کال نہیں آئی تھی۔ سب غائب تھے۔ کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ کوئی ان سے رابطہ نہیں کر رہا تھا۔ گھر میں بھی حدیقہ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ وہ ساری

رات ان کے پاس رہی تھی۔نورالفجر نے ایک منٹ بھی انہیں اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔آیان نے ہی اس کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی ماں کا خیال رکھے اور وہ رکھ رہی تھی۔

حدیقہ کو اس نے دوائی دے کر پر سکون کیا ہوا تھا۔

مناہل،ایمان اور سائرہ الگ پریشان تھیں اور باقی کزنز وغیرہ جو یہاں رکی ہوئی تھیں ان سب کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔گھر کے لوگوں سے اگر بات باہر چلی جائے تو جنگل میں آگ لگتے دیر نہیں لگتی۔

وہ جائے نماز پڑھی بیٹھی دعا کر رہی تھی جب اس کا فون بجا تو وہ چیل کی سی تیزی سے فون کے پاس گئی لیکن فون علیزے کا تھا۔اسے مایوسی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم نور۔تم لوگوں سے رات کو کوئی بھی میری طرف نہیں آیا۔میں نے تمہارا اور آیان کا اتنی دیر انتظار کیا۔"وہ چہکتے ہوئے بولی۔نورالفجر کے دل سے دعا نکلی تھی کہ اب کی مرتبہ کچھ ایسا نہ ہو کہ ان دونوں کی شادی نہ ہو پائے۔

"گھر پر کام تھا علیزے اور پھر ہم دولہے والے ہیں۔"

"ویٹ، ویٹ، ویٹ... یہ تم اتنی اداس کیوں ہو؟ رات کو سوئی نہیں؟" علیزے حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" اس نے فوراً ہشاش بشاش لہجے میں کہا کہ آیان کی وجہ سے وہ پریشان نہ ہو۔

"تم لوگوں نے مجھے رات کے فنکشن کی تصویریں بھی نہیں بھیجیں۔ آیان کا تو فون ہی بند جا رہا ہے اور تم نے بھی کچھ نہیں بھیجا۔ میں تو اب تک ویٹ کر رہی ہوں۔"

"دراصل علیزے میں بابا کی طرف سے رات کو لیٹ آئی تھی۔ میں تمہیں فنکشن کی تصویریں بعد میں بھیج دوں گی۔ تم سناؤ فنکشن کیسا تھا؟"

"سب کچھ تو تم لوگوں کے ساتھ تھا۔ میرا تو سوکھا سا فنکشن ہوا۔" وہ اداس ہوئی۔

"اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمہاری آنے والی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے۔"اس نے اپنائیت سے کہا۔

"تمہیں اور آیان کو ہمارے حصے کی بھی خوشیاں نصیب ہوں۔آمین!"جواباً وہ کچھ نہیں بولی۔اس سے بولا ہی نہیں گیا۔گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنس گیا تھا۔

"علیزے نماز پڑھ کے ہمارے لیے دعا کرنا۔"اسے پھر یہی کہنا پڑا۔انھیں واقعی دعاؤں کی ضرورت تھی۔

"یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے نور؟تم سب ہمیشہ سے میری دعاؤں کا حصہ رہے ہو۔"

"ہمیں اس وقت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے...بہت زیادہ!"علیزے نے آواز محسوس کر لیا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔

"نور! گھر میں سب ٹھیک تو ہے؟ تم کسی وجہ سے پریشان ہو؟ پلیز مجھے بتاؤ۔" نور الفجر نے خود کو بتانے سے روکنا چاہا لیکن وہ روک نہیں پائی۔ وہ آیان کی دوست تھی، اسے سب پتہ ہونا چاہیے۔ وہ حدیقہ کے کمرے کا دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر آ گئی۔ کچن میں آ کر آئلینڈ پر بیٹھ کر اسے جو بھی ادھوری باتیں پتہ تھیں سب بتاتی گئی۔ علیزے شاک سے سب سنتی گئی۔

"اتنا سب کچھ ہو گیا نور اور تم میں سے کسی نے مجھے نہیں بتایا بھی نہیں۔" وہ سہمے ہوئے انداز میں بولی۔

"میں بس تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

"اب بھی تو میں پریشان ہو رہی ہوں۔ میں وہاں آتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں علیزے۔ تم مت آؤ۔ میرا مطلب ابھی تمہاری رخصتی نہیں ہوئی۔ اچھا نہیں لگے گا۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"ڈیم اٹ نور! تم لوگوں کو میری ضرورت ہے اور رخصتی بھی ہو جائے گی جب ہونی ہوئی۔"

"پلیز علیزے تم مت آنا۔بس دعا کرو۔"

"تم ابھی اس فیملی کا حصّہ بنی ہو لیکن روحان کی فیملی میری فیملی سالوں سے ہے۔میں آ رہی ہوں۔"

نورالفجر میں مزید مزاحمت کیلئے بھی جان نہیں تھی۔اس نے فون بند کر دیا۔

******

Do not leave, do not leave me, I will burn

"یہی کہ مستقبل قریب میں میری شادی ایک چڑیل سے ہونے والی ہے۔"

"یہی کہ شادی کے بعد اس چڑیل کو میں بہت رلانے والا ہوں۔"

صبح کے اس وقت جب پرندے اپنے گھروں سے روزی کی تلاش میں نکلتے ہیں،اس وقت بھی نورالفجر کو گھر کے اندر بہت گھٹن ہو رہی تھی۔وہ باہر لان میں آ گئی جہاں ابھی رات مکمل گئی نہیں

تھی۔ صبح مکمل طلوع نہیں ہوئی تھی۔ پورا گھر روشنیوں میں نہایا ہوا خوبصورت لگ رہا تھا۔ گہرا نیلا اور جامنی آسمان بھی منظر کو بہت حسین بنائے ہوئے خاموش تھا اور اس کی خاموشی پراسرار تھی۔

"تم کسی اور میں انٹرسٹڈ نہیں ہو؟"

"مثلاً میں؟"

"لیکن شہریار اچھا لڑکا نہیں ہے۔"

I'll count the day you left

Do not leave, do not leave me, I will burn

www.novelsclubb.com

I'll count the day you left

"میں تمہیں سارا سچ بتانے آیا ہوں۔"

"فار گاڈ سیک فجر! میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ تم اس سب کو اتنا سیریس لو کہ ہنسنا بھول جاؤ۔ پلیز جو ہوا اسے بھول جاؤ۔"

"Don't get me wrong Fajar!"

وقت بہت آہستہ آہستہ اور خاموشی سے گزرتا جا رہا تھا۔ اس نے لان کی بیرونی سیڑھیوں پر کھڑے ایک نظر آسمان پر ڈال کر اللہ سے دعا کی۔ وہ ابھی بھی گہرا نیلا تھا۔ خاموش سی بہت دور کھڑے اسے دیکھتے ہوئے! اس کی آنکھوں سے دو آنسو اسی خاموشی سے اس کی کنپٹیوں میں جذب ہو گئے۔

If you don't turn around and look

I will burn like a silver

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ ایسا مت کرو فجر! میں نے کہا تھا میں مجبور ہوں۔ میں صرف تمہارے پاس اسی لیے آیا کہ مجھے لگا تم مجھے سمجھو گی۔"

I shod my shoes

Come and tie shoelaces

"تم میرے گھر بھی رک سکتی ہو۔ میں ایئرپورٹ جارہا ہوں روحان اور علیزے کو لینے۔ تمہیں مسئلہ نہیں ہو گا۔"

If you don't turn around and look

I will burn like a silver

"مطلب اب میں اپنی شادی پر خوش ہو سکتا ہوں؟"

"یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت اظہارِ محبت ہے۔ میرا ماضی بھول کر مجھے اپنا احسان مند کر دو نورالفجر۔ میں صرف وہی ہوں جو اس وقت تمہارے سامنے تمہارا اپنے کھڑا ہوں۔"

اس نے سب کچھ بھلا دیا تھا، کچھ بھی یاد نہیں رکھا تھا، نہ کچھ مزید جاننے کی کوشش کی تھی۔ پھر بھی...

گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو وہ تھکان سے اٹھی۔ خود کو نارمل رکھنے کی آخری سی کوشش کی تھی۔ علیزے کی گاڑی پورچ میں کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ علیزے گاڑی سے نکلی اور اسے لاک کیا۔ کریم رنگ کا کرتا ٹراؤزر پہنے سر پر اسکارف اوڑھے وہ جلدی میں اس کی طرف آئی۔ نور اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔ انسان کی زندگی میں ایک ایسا دوست بھی ہونا چاہیے جس کے سامنے وہ آسانی سے اپنے آنسو بہا سکے۔ جب وہ اس کے سامنے رو کر اپنا دل ہلکا کر لے تو کسی دوسرے کے سامنے رونے کی ضرورت نہ رہے۔ علیزے شاید قدرت کا ایسا ہی تحفہ تھی۔ وہ اس کے سامنے رو سکتی تھی۔ وہ ججمنٹل نہیں تھی۔ وہ ایثار مند تھی۔

www.novelsclubb.com

"نور مت روؤ پلیز! سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آیان کو کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے یقین ہے۔" وہ اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے اسے دلاسہ دے رہی تھی۔

"اچھا آؤ ہم لوگ نماز برائے حاجت ادا کرتے ہیں اور صدق دل سے اس کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ دیکھنا اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھیں گے۔" وہ اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے پیار سے سمجھا رہی تھی۔

"علیزے ایسے انسان کو کھونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے جو آپ کی ساری زندگی کا محور بن گیا ہو۔"

"نور! انسان آتے جاتے رہتے ہیں، انسان چھوڑنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اللہ ایسے ہی آزماتا ہے اپنی پسندیدہ بندوں کو۔ ایسے وقت میں مایوس نہیں ہوتے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ آیان کو کچھ نہیں ہوگا ٹرسٹ می!" وہ اسے ساتھ لئے اپنے ساتھ اندر آئی تھی۔

"آنٹی کہاں ہیں؟"

"ان کی طبیعت خراب ہو رہی تھی میں نے انھیں نیند کا انجیکشن دے دیا۔"

www.novelsclubb.com

"تم وضو کر کے آؤ۔ میں آنٹی کو دیکھ کر آتی ہوں۔" علیزے نے کہا اور حدیقہ بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ حدیقہ سو رہی تھیں۔ وہ آرام سے ان تک آئی، انھیں دیکھا اور پھر ٹمپریچر چیک کیا تو بخار کافی تیز تھا۔

کچھ دیر بعد وہ ان کے سرہانے بیٹھی ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھی۔

اس کا دل کیا ایک مرتبہ روحان کو کال کر کے آیان کے بارے میں پوچھ لے شاید اس کی مرتبہ کال اٹھا لے۔ توقع کے مطابق روحان نے کال اٹھالی تھی۔

"السلام علیکم! کیسی ہیں مسز؟" دوسری جانب سے ہمیشہ کی طرح نرم آواز میں کہا گیا۔ وہ یقیناً یہی سمجھ رہا تھا کہ علیزے کو اس بارے میں کچھ نہیں پتا!

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! تم کیسے ہو اور آیان کیسا ہے؟" اس نے آہستگی سے پوچھا۔ چند پل دوسری جانب چند پل خاموشی چھا گئی۔

"تمہیں پتہ چل گیا؟"اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"روحان تم مجھے سب بتا سکتے تھے،میں فیملی تھی یار!"وہ خفگی سے کہہ رہی تھی۔

"علیزے ہم نے فیملی کو بھی کچھ نہیں بتایا۔پلیز اس وقت لڑنے کی ہمت نہیں ہے اور لمبی بات بھی نہیں کر سکتا۔"

"آیان کا کچھ پتہ چلا؟"اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"نورالفجر کے پرانے منگیتر نے اسے اغواء کروایا ہے۔ہم اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ان کا پلان آیان کو مارنا تھا لیکن شہریار نے پلان تبدیل کیا۔اب ہم نہیں جان پا رہے وہ دہشت گرد انسان چاہتا کیا ہے؟پولیس اور سی ٹی ڈی والے ہماری مدد کر رہے ہیں اور آیان نے بھی اپنے ایک دوست کا نمبر دے رکھا تھا کہ ایسا ویسا کچھ ہونے کی صورت میں اسے بتا دوں۔وہ شاید آئی ایس آئی میں ہے۔انشاءاللہ ہم کچھ دیر تک اسے ڈھونڈ لیں گے۔"

"انشاءاللہ۔مجھے انفارم کرتے رہنا پلیز!"

"اوکے میں کوشش کروں گا تم سے ان ٹچ رہوں لیکن مشکل ہو گا۔جب تک لوکیشن ٹریس ہوتی ہے میں فری ہوں۔تم بات کرو۔"

"آیان کو کچھ نہیں ہو گا۔"

"مجھے بھی یقین ہے۔"

"نور اور آنٹی کی طبیعت بہت خراب ہے۔"

"ابھی انہیں کچھ نہیں بتایا۔وہ بلاوجہ پریشان ہو نگی۔تم بھی نور الفجر کو کال مت کرنا۔"

www.novelsclubb.com

"روحان میں تمہارے گھر ہوں۔"

"واٹ؟تم وہاں کیا کر رہی ہو علیزے؟"

"میرے اپنوں کو میری ضرورت ہے۔"وہ بڑے پر سکون انداز میں بولی۔

"تم نے کل آنا تھا اس گھر میں لڑکی! ہماری شادی ہو رہی ہے۔ فار گاڈ سیک اپنے گھر جاؤ۔" وہ خفا ہوا۔

"سمجھ لو مجھے بہت جلدی تھی۔"

"میری زندگی میں آنے کے لیے یا میرے گھر آنے کی؟"

"تمہاری زندگی میں تو بہت پہلے آ گئی تھی۔ اس گھر میں آ کر تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔"

"ویل! رات کو کیا پہن رہی ہو؟" علیزے بھرپور حیران ہوئی تھی۔ اتنی ٹینشن والی صورتحال میں بھی وہ اس سے کیا پوچھ رہا تھا۔

"ہم رات کا فنکشن کینسل کر دیتے ہیں بلکہ شادی آگے کر دیتے ہیں جب تک سب نارمل نہیں ہو جاتا۔"

"علیزے!" اس نے بہت تھکان سے کہا تھا۔

"سن رہی ہوں۔" وہ مدہم آواز میں کہہ کر رہی تھی۔

"آئی ایم سوری!" اس کی آواز شرمندگی سے بھرپور تھی۔علیزے کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا۔اس نے بائیں ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھ کر خود کو بڑی مشکل سے رونے سے روکا۔اس وقت وہ نورالفجر کی ہمت تھی۔وہ رو نہیں سکتی تھی۔

"میں تمہیں ہر چیز کے لئے معاف کر سکتی ہوں لیکن تم نے مجھے سوری کیوں کہا؟"

"You suffered a lot because of me."

"It was written in my destiny."

"That's why I feel ashamed."

"You shouldn't. I forgive your any single mistake."

"I'm blessed to have you."

"Me also."

"رات کو کیا پہن رہی ہو؟"اس نے پھر وہی سوال کیا۔

"ہم شادی آگے کر لیتے ہیں۔"

"اب کی بار مجھے لگتا ہے میں لیٹ کروں گا تو تمہیں کھو دوں گا۔"

"آیان کو کھونے سے مجھے کھونا بہتر ہے۔"

"آیان کو کچھ نہیں ہو گا۔وہ دعاؤں کے حصار میں ہے۔اسے کچھ نہیں ہو گا۔"ایک پختہ یقین تھا جو اسے اپنے رب پر تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کہیں نہیں جاؤں گی روحان۔تم آیان کو لے کر آنا۔"

"ایسا ہے تو تم مہندی کے لیے تیار ہو جانا۔ہمارا فنکشن اکٹھے ہو گا۔ہم رات کو آئیں گے۔"

"وعدہ کرو اگر میں تیار ہو گئی تو تم دونوں آ جاؤ گے؟"

"ہاں جی پکا وعدہ میں آیان کو واپس لے کر آؤں گا۔"

"مجھے تم پر یقین ہے۔" وہ واقعی پر یقین تھی۔

"مجھے اللہ پر یقین ہے۔" علیزے خاموش رہی۔

"کال مت کاٹنا۔" روحان کی آواز سپیکر پر سنائی دی۔ علیزے صوفے پر ٹانگیں اوپر کئے بیٹھی اداس سی تھی۔ اس کی زندگی میں کب خوشیاں آئیں گی؟

"آئی لو یو علیزے!" وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔ سامنے دیکھتی آنکھوں میں پانی بھر آیا جو چند ہی لمحوں بعد گالوں پر بہنے لگا۔ روحان سکندر ہمیشہ اپنے کیے کی تلافی خوبصورت انداز میں کرتا تھا۔ وہ اسے معتبر کر دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کہا تھا یہ جملہ کبھی نہیں بولو گے۔" علیزے نے بڑی مشکل سے خود کو بولنے کے قابل بنایا۔ آج ہنسنے کا بھی دل نہیں کیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے کہتی کہ تم لیڈر ہو کر یوٹرن لے رہے ہو،

لیڈر ایک بات پر کھڑا رہتا ہے لیکن وہ آج کچھ بھی نہیں کہہ سکی۔سب اچھا ہوتے ہوتے غلط ہو گیا تھا۔

"غلط کہا تھا علیزے۔میں اعتراف کرتا ہوں مجھے تم سے بہت پہلے محبت ہو گئی تھی۔یہ انگریزی کا بے معنی جملہ میرے لیے میٹر نہیں کرتا تھا۔احساس،عزت اور اعتبار میرے لئے اہم تھے لیکن آج میں اس ایک جملے میں یہ سب بند کر کے تمہیں کہہ رہا ہوں شاید یہ جملہ ایسے موقعوں پر ہی کہنے کیلئے ہوتا ہے جب آپ کچھ اور نہ کہہ سکو۔کسی اور طرح اظہار نہ کر سکو۔"

"I'm blessed." اس نے آہستہ سے کہا۔

"تم اپنے گھر چلی جاؤ۔"

"میں یہیں رہوں گی تب تک جب تک نور اور آیان کو ایک ساتھ خوش نہ دیکھ لوں۔"

"لوگ کیا کہیں گے کتنی بے شرم دلہن ہے۔"

"لوگوں کو ان کا کام کرنے دو اور ویسے تم کن لوگوں کی بات کر رہے ہو؟"

"تمہارے گھر آئے مہمانوں کی۔"

"دراصل میں اپنے ڈیڈ کے علاوہ ان مہمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتی۔البتہ تم سے جڑے سارے رشتے میرے لیے معنی رکھتے ہیں۔"

"بہت ڈھیٹ ہو۔"

"سو تو ہوں۔"

"علیزے تم وہ عورت ہو جس کا میں ساری زندگی احسان مند رہا ہوں۔ہم اجنبی تھے پھر دوست بن گئے پھر ہم نے شادی کی کمنٹ کر لی تب بھی دوستوں کی طرح رہے۔ہم نے کبھی اپنے فیوچر گول ڈسکس نہیں کیے۔ہم نے نکاح کر لیا تب بھی ہم دوست رہے۔اب ہم نے شادی کر رہے ہیں مجھے امید ہے شادی کے بعد بھی ہم اچھے دوست رہیں گے۔تم ہمیشہ میرے ساتھ کھڑی رہی۔مجھے بہت

پہلے شادی کر لینی چاہیے تھی لیکن میں نے اپنی بات کو زیادہ فوقیت دی۔ تم نے کچھ نہیں کہا۔ تم ہمیشہ میرے ساتھ کھڑی رہی، میرا انتظار کرتی رہی۔ تم اتنی ایثار مند ہو علیزے کہ تمہارے سامنے اب اپنا آپ چھوٹا لگنے لگا ہے۔"

"ویٹ روحان! ہم کل اپنے فیوچر گول ڈسکس کریں گے اور تمہاری ساری غلطیوں کے بارے میں بھی کل بات کریں گے اور یقین کرو میں تمہیں اپنا قتل بھی معاف کر دوں گی۔ یہ چند سالوں کی غلطیاں کیا چیز ہیں؟"

"Thank you my lady."

"کیا تم مجھے اپنی تصویر بھیجو گے؟"

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں! دولہے پر روپ نہیں چڑھے گا اگر دلہن نے وقت سے پہلے دیکھ لیا۔"

"تم مجھے کل تک ترسانا چاہتے ہو۔ کوئی بات نہیں میں بھی تمہیں کل دیکھ کر سارے بدلے پورے کروں گی۔" وہ کچھ خفا سی بولی۔

"رات کو کیا پہنو گی؟"

"رات کو دیکھنا۔"

"اوکے... تو تم مجھے رات تک ترسانا چاہتی ہو۔ کوئی بات نہیں رات کو دیکھ کر اپنی حسرت پوری کر لونگا۔"

"تم آؤ گے نا رات کو؟" وہ پھر سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا سننا چاہتی ہو علیزے؟"

"یہ کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہماری زندگی بھی نارمل ہو جائے گی۔ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے۔"

"اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔ ہماری زندگی نارمل ہو جائے گی ان شاءاللہ اور میں اپنی آخری سانس تک تم سے محبت کرتا رہوں گا۔ وعدہ رہا۔ بس یا اور کچھ ؟"

"آیان۔۔۔"

"آیان بھی ٹھیک ہو گا۔ وہ بھی نارمل لائف گزارے گا۔ فکر نہ کرو۔"

"تم اسے پروٹیکٹ کرنے کے لیے لڑ رہے ہو روحان اور تمہیں معلوم ہے تم سے اچھا کوئی نہیں ہے۔"

"ہم دونوں جانتے ہیں کہ آیان نے بھی بہت وجوہات کی وجہ سے suffer کیا ہے۔ اب اس کا اچھا ٹائم شروع ہونا ہے علیزے۔ اسے نورالفجر کے ساتھ خوش رہنا ہے اور ہم اس کے لیے وہ سب کریں گے جو کر سکے۔ تم میرا ساتھ دو گی؟"

"بالکل! اللہ تمہیں کامیاب کرے۔"

"آمین!"

"میں نورالفجر کو بتادوں گی۔کچھ نہ جاننے سے کچھ جاننا بہتر ہے۔"

"اوکے۔اللہ حافظ!"وہ ادھوری گفتگو کبھی نہیں کرتے تھے۔ان کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔یہ حادثے سے پہلے ان کی آخری گفتگو تھی۔

وہ آرام سے جوتے پہن کر کمرے سے باہر آئی تو لاؤنج میں روحان کی کزنز کی محفل لگنا شروع ہو چکی تھی۔سائرہ بھی جاگ رہی تھی۔اب اسے سمجھ نہیں آیا کہ کہاں جائے؟

"ارے علیزے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"سائرہ کے پوچھنے پر ساری کزنز نے باجماعت اس نئی دلہن کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بھابھی میں..."

"بھابھی میں نے بلایا تھا علیزے کو۔آج کے فنکشن کے لیے تیار کرنا تھا سو یہ صبح جلدی ہی آگئی۔ آپ چلیں میرے ساتھ کچن میں۔" وہ علیزے اور سائرہ کو اشارہ کرتی کچن میں چلی آئی۔وہ دونوں بھی اس کے ساتھ اندر آگئیں۔باقی لڑکیاں سر جوڑے چہ میگوئیاں کرنے لگیں کہ انھیں نہیں معلوم تھا فنکشن اکھٹے ہونا ہے۔

"بھابھی ابھی کسی کو کچھ بھی مت بتائیں۔آیان ٹھیک ہی ہو گا۔میں نہیں چاہتی یہاں فضول میں کوئی تماشہ لگے۔آپ ایمان اور مناہل سے بھی یہی کہہ دیں کہ علیزے کو ہم نے ہی بلوایا ہے۔" وہ افسردگی سے ساری صورتحال کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نور میری روحان سے بات ہوئی ہے۔وہ لوگ رات تک واپس آجائیں گے۔تم ٹینشن مت لو وہ ٹھیک ہو گا۔میں نے روحان سے شادی آگے کرنے کی بات کی تھی لیکن اس نے منع کر دیا جس کا مطلب ہے سب ٹھیک ہے۔" اس نے نورالفجر کو گویا حوصلہ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آیان ٹھیک ہے؟ وہ واقعی رات کو آجائے گا؟" اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ وہ ٹھیک ہونا چاہیے۔

نورالفجر کو انتظار منظور تھا۔

"پھر تو ہمیں نارمل ایکٹ کرتے ہوئے مہندی کی تیاری کرنی چاہیے۔" سائرہ نے پوچھا۔

"جی بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔" نورالفجر کو بھی احساس ہوا کہ ایک مرتبہ پھر اپنی پریشانی میں وہ علیزے کو بھول رہی ہے سو فوراً کہا۔

"پر سائرہ بھابھی..."

"اگر روحان نے کہا ہے کہ آیان کو لے آئے گا تو یقین رکھو۔ مجھے اس پر ٹرسٹ ہے۔ تم چلو اب تمہیں اچھے سے تیار کرنا ہوگا۔" نور نے مسکرانے کی سعی کی۔

"اب لڑکیاں مجھے اس وقت یہاں دیکھ کر باتیں بنائیں گی۔" وہ کچھ جز بز ہوئی۔

"تم میرے روم میں بیٹھ جاؤ۔ باقی ہم ڈیل کر لیں گے۔ ٹھیک ہے؟"علیزے مان گئی اور نورالفجر کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ سائرہ بھی ایمان اور مناہل کے پاس چلی گئی۔ وہ بھی ملازمہ کو ناشتے کا سمجھا کر باہر جانے لگی کہ سامنے سے اقراء آتی دیکھائی دی۔

"ماننا پڑے گا ڈاکٹر نورالفجر! ایک شادی شدہ اور طلاق یافتہ مرد کے ساتھ نبھا کرنا آسان نہیں ہوتا لیکن تم کر رہی ہو۔"نورالفجر کا اس وقت لڑنے کا بالکل موڈ نہیں تھا اور آیان کی سابقہ بیوی سے بات کرنے کیلئے اس کے پاس وقت نہیں تھا۔

"شکریہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔ میں چلتی ہوں۔"وہ سائیڈ سے ہو کر جانے لگی۔

"جب سے آئی ہوں اس گھر میں تمہیں اور آیان کو اکھٹے نہیں دیکھا۔ آہ ایسے مردوں کو چھوڑ دینا چاہیے ڈاکٹر! نا جانے بار بار شادی کر کے لڑکیوں کی زندگیاں کیوں تباہ کرتے ہیں؟ کیا تم پر بھی اس کی نامردی کا پول تو نہیں کھل گیا؟"وہ معصومیت سے کہتے ہوئے اتنا واضح طنز کر گئی تھی کہ نورالفجر کا پارہ ساتویں آسمان پر چڑھا تھا۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی آیان کے بارے میں ایسا کہنے کی؟

نورالفجر نے مٹھیاں بھینچیں۔ایک نظر ٹکر ٹکر اپنی جانب دیکھتی ملازمہ کو دیکھا اور اگلے لمحے اس نے سامنے کھڑی اقراء کے چہرے پر ہاتھ کا نشان چھوڑا تھا۔اقراء اپنی جگہ بوکھلا کر رہ گئی تھی۔

"معاف کیجئے گا بڑوں پر ہاتھ اٹھانا عقلمندی نہیں ہوتی پر یہ اس جھوٹے الزام کا بدلہ تھا جو آپ نے کئی سال پہلے آیان پر لگایا تھا۔یقیناً آپ کا دوسرا شوہر اصل مرد ہی ہوگا جو ابھی تک اسے چھوڑا نہیں ورنہ... خیر میں آپ کو آیان کے اصل مرد ہونے کا ثبوت ضرور دیتی پر مجھ میں اتنی اخلاقیات ہیں کہ بیڈروم کی باتیں باہر، گھر کے ملازموں کے سامنے نہیں کی جاتیں۔آئیندہ اگر ایسی بکواس کی تو مجھے دوسری کئی زبانوں میں سمجھانا بھی آتا ہے۔گھر میں مہمان ہیں تو مہمان رہیں۔سر پر نہ چڑھیں۔"

"یونچ..."نور آگے بڑھی ہی تھی کہ اقراء نے مشتعل ہوتے ہوئے اس کے بال پکڑتے ہوئے کہا اور نور نے گھوم کر ایک اور طمانچہ اس کے گال پر رسید کر دیا۔

"چھوڑو مجھے!"اس نے اپنے بال اس کے ہاتھوں سے نکالنے چاہے۔

"نور..." سائرہ کی آواز بڑی اونچی تھی۔ وہ فوراً بھاگتی ہوئی آگے آئی اور اقراء کے ہاتھوں سے نورالفجر کے بال نکالے۔

"کیا پاگل ہو گئی ہو تم دونوں؟" وہ غصے سے چلائی۔

"آپ ٹینشن نہ لیں بھابھی۔ بس میری ایکس سوتن سے آیان کا مجھ سے محبت کرنا ہضم نہیں ہو رہا۔ میں چلتی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے کچن سے باہر آ گئی۔

جلدی سے سیڑھیاں چڑھتے وہ اپنے کمرے میں غائب ہوئی تھی۔۔

"ایڈیٹ عورت... سارے بالوں کا بیڑہ غرق کر کے رکھ گئی ہے۔" اس کے اندر آتے ہی علیزے جلدی سے اس تک آئی جس کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"آل اوکے نا؟" وہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

"ایک جنگلی بلی بالوں میں پڑ گئی تھی۔اسی سے جان چھڑا کر آئی ہوں۔"علیزے نے نا سمجھی سے بال ٹھیک کرتی نور کو دیکھا۔

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"

"مطلب یہ ہوا کہ کوئی مجھے سکھا رہا تھا کہ آیان کے ساتھ کیسے رہا جائے تو بس پھر میرا میٹر شارٹ ہو گیا۔مجھے ہاتھوں سے بات کرنے کی عادت سی ہے تو بس سمجھ جاؤ۔" بالوں کو سنوار کر اس نے دیکھا۔صد شکر بال بالکل ٹھیک تھے۔

"نور! کیا کسی کو مار کر آئی ہو؟"علیزے نے سہمے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"بس غلطی سے ہاتھ اٹھ گیا۔"اس نے شانے اچکائے۔

"تم آرام کرو میں ذرا باہر کے گرما گرم ماحول کو انجوائے کروں۔بریکنگ نیوز! آیان سکندر کی بیوی نے اس کی ایکس کو دو تھپڑ دے مارے۔مزید جاننے کے لیے نور الفجر کے ساتھ بندھے رہیے۔ہائے

رات سے شدید ٹینشن تھی۔اچھا ہوا گاسپ کیلئے نیا موضوع مل گیا ہے سب کو۔" وہ علیزے کو ہکا بکا چھوڑتی وہ واپس کمرے سے باہر نکل گئی۔یہ حادثے سے پہلے ان کی آخری خوشگوار گفتگو تھی۔

*****

شام تک اس کی کسی سے بات نہیں ہوئی لیکن اس نے حدیقہ بیگم کو کافی حد تک مطمئن کر دیا تھا کہ اس کی آیان سے بات ہوئی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن حقیقت میں وہ ابھی تک پریشان تھی کہ ابھی تک وہ سب واپس نہیں آئے تھے اور اس کا کسی سے رابطہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔اس نے شام سے پہلے ہی علیزے کو مہندی وغیرہ لگوا کر اب تیار ہونے بھیجا تھا پر دل بڑا اداس تھا۔

(اقراء صبح ہی اچھی بھلی سبکی کے بعد وہاں سے چلی گئی تھی۔ملازمہ نے نورالفجر کا دفاع کرتے ہوئے سب کو بتا دیا تھا کہ اقراء آیان کے بارے میں غلط الفاظ بول رہی تھی سو نورالفجر کا ہاتھ اٹھ گیا۔حدیقہ بیگم کے جاگتے ہی ان کے پاس بھی اس سلسلے میں کافی ہنگامہ کیا گیا لیکن وہ بس جان چھڑا گئیں کہ

انھیں ابھی تک گھر کے مردوں کی فکر کھائے جا رہی تھی اور انھوں نے اقراء والے معاملے کو صبح ہی ختم کر دیا تھا کہ وہ ان کیلئے بہت ثانوی انسان تھی۔)

سب تیار تھے۔ وہ علیزے کو بھی دیکھ آئی تھی۔ سبز اور پیلے لہنگے میں وہ بہت خوبصورت اور پری پیکر معلوم ہو رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ آج سارا حسن علیزے کو دیا گیا تھا۔ وہ خوشی سے دمکتی بہت پیاری لگ رہی تھی کہ وہ اور حدیقہ بار بار اس کا صدقہ اتار رہی تھیں۔

اس سارے ہنگامے کے باوجود وہ خود ابھی تک سادہ سے پیلے رنگ کے قمیض شلوار میں تھی اور ہم رنگ دوپٹہ سر پر تھا۔ صبح سے سر بھی دکھ رہا تھا اور جب زیادہ دکھنے لگتا تو وہ بے اختیار اقراء کو کوسنے لگتی۔ اسے سب کہہ رہے تھے کہ تیار ہو جائے لیکن وہ ٹال مٹول کر رہی تھی۔ اس نے مہندی بھی نہیں لگوائی تھی۔ وہ آیان کے ساتھ مہندی لگوانے جانا چاہتی تھی۔ تھک کر اس نے آیان کا نمبر ملایا جو کہ بند جا رہا تھا، پھر روحان کا نمبر ملایا تو وہ بزی تھا۔ شایان کا ملایا تو وہ بھی بزی تھا۔ نا جانے یہ سب کہاں مصروف تھے؟

www.novelsclubb.com

آج کا فنکشن بھی میرج ہال میں ہونا تھا اس لئے سب ابھی تک لڑکوں کا انتظار کر رہے تھے اور کافی مہمان ہال میں بھی پہنچ چکے تھے۔سب نے گھر سے ہی جانا تھا پر ابھی تک دولہے کا اور اس کے باپ بھائیوں کا اتا پتا نہیں تھا۔اب تو شام سے رات بھی ہو گئی تھی پر سب پر امید تھے۔

اس نے دوبارہ روحان کا نمبر ملایا۔کچھ دیر بیل جانے کے بعد اس نے فون اٹھالیا۔وہ فوراً لاؤنج سے باہر آئی۔

"ہیلو!روحان کہاں ہو تم لوگ؟رات کے دس بج رہے ہیں۔آیان کیسا ہے؟"وہ ایک ساتھ کئی سوال پوچھ رہی تھی۔

"آیان ٹھیک ہے۔ہم آرہے ہیں۔"شایان کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی... باقی سب کیسے ہیں؟"اس نے دوبارہ پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔"فون بند کرتے اس نے شکر ادا کیا تھا۔

یہ آخری فون کال تھی جو حادثے سے پہلے کسی نے اٹھائی تھی۔اس کے بعد ایسا لگا جیسے سب کے فون کہیں کھو گئے ہوں۔کسی نے دوبارہ فون نہیں اُٹھایا۔

ایک گھنٹہ گزر گیا۔

دو گھنٹے گزرے۔

تین گھنٹے گزر گئے۔

اور پھر وقت خاموشی سے گزرنے لگا۔اب گھر میں خاموشی تھی۔گھر والے کسی کو جواب نہیں دے پا رہے تھے۔سب کو پتہ چل گیا۔طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں تھیں۔لوگ ثاقب سکندر کے گھر میں ہونے والی انہونی کے لیے بے صبری سے انتظار کرنے لگے تھے۔میرج ہال سے مہمانوں کو کھانا کھلا کر رخصت کر دیا گیا تھا۔گھر میں ابھی تک مہمان تھے۔وہ کسی کو جانے کے لیے نہیں کہہ سکتے تھے۔کوئی جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔سب قریبی لوگ تھے۔لوگ منتظر تھے۔اب گھر کے لان

میں سے بے فکر قہقہوں کی گونج نہیں آرہی تھی۔اب مختلف گروپوں میں ٹپے گانے کا مقابلہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔سب لوگ سارے گھر میں پھیلے ہوئے تھے۔کوئی لاؤنج میں تو کوئی لان میں، کوئی ڈرائنگ روم میں تو کوئی ٹیرس پر! سب خاموش تھے۔گارڈن میں موجود ساری لڑکیاں خاموشی سے ایک دوسرے کو تک رہی تھیں۔گھر کی عورتیں اور بڑی عمر کی عورتیں لاؤنج میں حدیقہ بیگم کو ناجانے کیوں تسلیاں دے رہی تھیں۔سائرہ،ایمان اور مناہل اوپر علیزے کے پاس کمرے میں تھیں۔

رات جب مزید سر کنے لگی تو علیزے سمیت ایمان اور مناہل نے رونا شروع کر دیا تھا۔

روحان نہیں آیا تھا۔اس نے وعدہ کیا تھا وہ آیان کو لے کر آئے گا اور اب رات کے دو ہو گئے تھے۔وہ نہ خود آیا تھا اور نہ آیان کو لایا تھا اور اب وہ جب بھی آئے گا وہ اس سے خوب اچھی طرح لڑے گی۔

www.novelsclubb.com

نورالفجر اکیلی باہر لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ نظریں خالی پورچ کے اس پار اندھیرے میں نہ نظر آنے والے بڑے سے گیٹ پر لگی ہوئی تھیں۔ کبھی کبھی اندر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی اس ماں پر ڈالی جو ایک دن کے انتظار میں ہی کملا کر رہ گئی تھیں۔

انتظار طویل ہو گیا تھا...بے حد طویل!

اگلا دن شروع ہو گیا تھا اور اسے خبر نہیں تھی کہ وہ کس حال میں ہے۔

ایک پورا دن گزر گیا تھا اس کے شوہر کی کوئی خبر نہیں تھی۔

ایک پورا دن گزر گیا تھا اور اسے ڈھونڈنے کے لیے جانے والوں کی کوئی خبر نہیں تھی۔

اسے اندازہ ہو رہا تھا جب کسی کا انتظار کیا جاتا ہے تو وقت کیوں آہستہ چلتا ہے۔

سنو!

مجھے ہر پل تمہاری یاد آتی ہے

کبھی سانسوں کے چلنے پہ

کبھی دل کے مچلنے پہ

کبھی آنکھیں چھلکنے پہ

کبھی سورج ڈھلنے پہ

کبھی شب کے اندھیروں میں

کبھی دن کے سویروں پہ

کبھی لوگوں کے ملنے میں

www.novelsclubb.com

کبھی تنہا اکیلے میں

تمہاری یاد آتی ہے

سنو!

مجھے ہر پل تمہاری یاد آتی ہے

وہ گم صم سی سیڑھیوں پر بیٹھی آیت کریمہ پڑھ رہی تھی جب اچانک باہر ہلچل سی محسوس ہوئی۔مین گیٹ کھلا اور پولیس موبائل کے سائرن کی اونچی سی آواز آرہی تھی اور شاید ایمبولینس کی بھی یا صرف دونوں ایک جیسی آوازیں تھیں۔اس نے کئی پولیس موبائل اور دیگر گاڑیوں کے درمیان ایک ایمبولینس کو دیکھا تھا۔وہ کھڑی ہوئی تو لگا ابھی ادھر ہی زمین بوس ہو جائے گی۔

اس نے اندر کی طرف دیکھا جہاں سے حدیقہ بیگم بھاگتی ہوئی باہر آئی تھیں۔ان دونوں نے ہراساں سی نظروں سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پورچ کی جانب! جہاں پہ کھلے گیٹ سے گاڑیوں کی لائن اندر تک آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے حدیقہ بیگم کو روکنا چاہا لیکن وہ بغیر رکے پورچ کی طرف بھاگ رہی تھیں۔نور بھی ان کے پیچھے بھاگی تھی۔پولیس موبائل سے اہلکار نکل نکل کر سارے گھر میں پھیلتے گئے۔گھر پر سکیورٹی

ویسے بھی زیادہ تھی لیکن موجودہ سیکورٹی کی نوعیت کچھ الگ تھی۔ایمبولینس کا سائرن بجنا بند ہوا۔

روحان کی کار سے شایان اور سکندر نکلے تھے۔

علیزے سمیت باقی سب بھی نیچے آ گئے تھے۔

نورالفجر کا ایمبولینس کی طرف جاتا ہر قدم بھاری ہو رہا تھا۔اس نے کچھ کھو لیا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں تواتر سے بہنے لگے۔اب کی مرتبہ اس نے انھیں کسی سے چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

پچھلی جانب سے ایمبولینس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کوئی بھی باہر نہیں نکلا تھا۔وہ بھاگ کر وہاں پہنچی تھی۔اندر کا منظر دیکھتے اس کا دل دہل گیا تھا۔آنکھوں میں بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں ہو سکتا!

ایسا بالکل نہیں ہو سکتا!

ایسا ہونا ممکن نہیں تھا!

یااللہ یہ سب نظروں کا دھوکہ ہو!

پلیز یہ سب جھوٹ ہو!

اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ روکی تھی۔

یہ کیا ہو گیا تھا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

"آیان..." اسے لگا وہ اپنے حواس کھو دے گی۔

******

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

باب16

Holy yourself

میں لاپتا ہو گیا ہوں

کئی ہفتے ہوئے

پولیس کو رپورٹ لکھوائے

تب سے روز تھانے جاتا ہوں

حوالدار سے پوچھتا ہوں

میرا کچھ پتا چلا

ہمدرد پولیس افسر مایوسی سے سر ہلاتا ہے

پھنسی پھنسی آواز میں کہتا ہے

ابھی تک تمہارا کچھ سراغ نہیں ملا

پھر وہ تسلی دیتا ہے

کسی نہ کسی دن

www.novelsclubb.com

تم مل ہی جاؤ گے

بے ہوش

کسی سڑک کے کنارے

یا بری طرح زخمی

کسی اسپتال میں

یا لاش کی صورت

کسی ندی میں

میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں

میں بازار چلا جاتا ہوں

اپنا استقبال کرنے کے لیے

www.novelsclubb.com

گل فروش سے پھول خریدتا ہوں

اپنے زخموں کے لیے

کیمسٹ سے

مرہم پٹی کا سامان

تھوڑی روئی

اور درد کشا گولیاں

اپنی آخری رسومات کے لیے

مسجد کی دکان سے ایک کفن

اور اپنی یاد منانے کے لیے

کئی موم بتیاں

www.novelsclubb.com

کچھ لوگ کہتے ہیں

کسی کے مرنے پر

موم بتی نہیں جلانی چاہیے

لیکن وہ یہ نہیں بتاتے

کہ آنکھ کا تارہ لاپتا ہو جائے

تو روشنی کہاں سے لائیں

گھر کا چراغ بجھ جائے

تو پھر کیا جلائیں

(مبشر علی زیدی)

چند گھنٹے قبل۔

"شہریار کی لوکیشن سرائے عالمگیر میں ٹریس ہوئی ہے اور کوئی ٹیم وہاں بھیجنا فی الحال اچھا آپشن نہیں ہے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ آیان وہاں سے ہے یا نہیں۔" شاہ میر روحان کے پاس کھڑا سنجیدگی سے اسے بتا رہا تھا۔

"وہ چاہتا تھا کہ ہم اس کی لوکیشن ٹریس کریں اس لیے اس نے ہمیں کال کی۔اس کے فون کا ڈیٹا نکالو شاید کوئی کلو ہاتھ لگ جائے۔"

"ڈیٹا نکال لیا ہے اس نے ایک لڑکی سے کئی مرتبہ فون پر بات کی ہے۔"

"وہ لڑکی کون ہے؟" وہ شاہ سے پوچھ رہا تھا۔

"سوری ٹو سے وہ تمہاری ایکس عاشقہ کنزہ ہے۔" روحان کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزرے تھے۔

"اور وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"شاید میر پور کے آس پاس۔"

www.novelsclubb.com

"ان دونوں کے پیچھے ٹیمز فوراً بھیجو۔"

"اتنی فورس نہیں ہے ہمارے پاس!" کمرے میں موجود پولیس افسر نے تھوڑے تلخ انداز میں کہا۔

"شاہ تم فورسز بھیجو۔ میں ثناءاللہ سے رپورٹ لے آؤں۔" اس وقت روحان کا کسی سے لڑنے کا موڈ نہیں تھا اسی لیے شاہ میر کو کہہ کر ساتھ والے کمرے میں چلا گیا جہاں ثناءاللہ شہریار کا کوئی نیٹ ورک ہیک کر رہا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو سکندر کا فون آ رہا تھا۔

"جی ڈیڈ؟"

"جی ٹھیک ہے۔ آپ کی کمشنر سے بات ہوئی؟" کمرے کا دروازہ کھول کر اس کا دوست عامر اندر آیا جو پولیس افسر تھا۔

"ٹھیک ہے یہاں عامر پہنچ گیا ہے۔ ہم دو ٹیمز بھیج دیں گے۔ آپ بس کمشنر سے بات کر کے میک شیور کریں شہر سے باہر جانے والی ہر کار کو چیک کیا جائے۔" وہ ثناءاللہ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ فون بند کرنے کے بعد وہ ثناءاللہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"کیا پرا گریس ہے بھائی؟"

"روحان جس آئی پی سی تمہیں آیان کی تصویر آئی تھی وہ ان دونوں جگہوں میں نہیں ہے جہاں سے شہریار نے کال کی اور جہاں سے اس لڑکی نے کال اٹھائی۔ وہ بے چینی سے کمپیوٹر سکرین دیکھ رہا تھا۔

"کیا مطلب؟ وہ آئی پی کہاں کا ہے؟" عامر بھی ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ میر پور کا ہے اور یہاں سے ایک گھنٹے کی دوری پر ہے۔"

"عامر! ہم اسی جگہ پر جائیں گے۔ تم تیاری کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

"ثناءاللہ تم دونوں ٹیمز کی پراگریس کے بارے میں مجھے رپورٹ کرتے رہنا۔" ایس پی عامر کہتے ہوئے روحان کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"شہریار کی لوکیشن بھیج دو۔" روحان بھی جاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد جب وہ مطلوبہ لوکیشن پر پہنچے تو وہ میر پور کے اندر ہی ایک نئی سٹی میں بننے والی کوئی بلڈنگ تھی جہاں گھر بنایا جا رہا تھا۔ گاڑی سے اترتے ہی وہ اندر کی جانب بھاگنے لگا تو عامر نے اسے روکا۔

"روحان! رکو ہمیں اسٹریٹیجکلی اندر جانا ہو گا۔"

"اسٹریٹجی مائی فٹ! آیان اندر ہے۔"

"ہمیں نہیں معلوم آیان اندر ہے یا نہیں۔"

"وہ یہیں ہے۔ جلدی چلو۔" وہ آگے بڑھنے لگا کہ اس کا فون بجا۔

"ڈیم اٹ!" اس نے فوراً کال کاٹی۔ فوراً کال بیک کی اور ثناءاللہ سے پوچھا۔

"تم ٹھیک تھے روحان! ہماری دونوں ٹیمز ٹریپ کی گئی ہیں۔ جہاں تم لوگ گئے ہو آیان شاید وہیں ہے۔"

"شکریہ!" روحان نے فون بند کر دیا۔ اندھیرے میں ڈوبی بلڈنگ کو دیکھتے ایک لمحے کے لیے اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔ اگر وہ آیان کو ساتھ لیے واپس نہ گیا تو گھر والوں کو کیا منہ دیکھائے گا؟ وہ نورالفجر کا سامنا کیسے کرے گا؟ وہ علیزے کو کیا جواب دے گا؟ اس نے عامر سے ایک گن مانگی جو اسے بروقت پکڑا دی گئی۔

وقت کے ساتھ سب تھمنے لگا تھا۔ وہ خاموشی سے اندر داخل ہوئے۔ بلڈنگ کو چاروں اطراف سے محصور کیا گیا۔ وہ مکمل تعمیر شدہ بلڈنگ نہیں تھی۔ ابھی پینٹ اور دروازے وغیرہ نہیں لگے تھے۔ اس لیے وہ فلور بائے فلور چیک کر رہے تھے لیکن چار سو گھپ اندھیرا اور خاموشی تھی۔ وہ جلد از جلد آیان تک پہنچنا چاہتا تھا۔ چار فلور اوپر آجانے تک انھیں کسی شخص کا نام و نشان تک نہیں ملا۔ روحان کا دل دھڑکنے لگا۔

"روحان... یہ بھی ٹریپ ہوا تو؟" اس نے عامر کو کہتے سنا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنا فوکس کھونا نہیں چاہتا تھا۔ وہ پرامید رہنا چاہتا تھا۔ وہ یہ نہیں سوچنا چاہتا تھا کہ آیان سکندر وہاں نہیں ہے۔ وہ اسے وہاں سے لے کر ہی جانا چاہتا تھا۔ وہ جلدی سے اپنے بھائی تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔ اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔ وہ کیسے اغواء ہو سکتا ہے؟ اس نے تو کہا تھا وہ ساری تیاری کے ساتھ وہاں موجود ہو گا پر وہ کہیں نظر کیوں نہیں آتا تھا؟

وہ فون کی روشنی میں پولیس والوں کے ساتھ اوپر سے اوپر جا رہا تھا۔ غالباً وہ آخری فلور تھا جہاں سے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی اور وہ سب چونک گئے تھے۔ عامر نے اسے پیچھے رہنے کو کہا لیکن وہ ساتھ ساتھ رہا۔ اسے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو اس نے کسی کی سنے سمجھے بغیر اوپر کی جانب دوڑ لگائی۔ اس فلور پر دروازہ تھا جو کہ بند تھا۔ روحان نے وہ کھولا اور آگے کا منظر دیکھ کر اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ اس نے آگے پیچھے ہاتھ مار کر کوئی سوئچ بورڈ ڈھونڈنا چاہا لیکن کہیں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ عامر بھی اس کے پیچھے اندر آیا اور اس نے باہر لگے سوئچ بورڈ کے سارے بٹن لگائے تو وہ ہال روشن ہو گیا۔

روحان نے سب کچھ وہیں پھینکا اور اس کی جانب بھاگا جو چھت سے لٹکا ہوا تھا۔ سر ڈھلکا ہوا تھا اور چہرہ خون سے تر تھا۔

"آیان... آیان میرے بھائی تم ٹھیک ہو؟" اس نے فوراً آگے بڑھ کر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اوپر کی جانب کیں۔

"عامر! رسی کھولو۔" عامر بھاگتا ہوا ان کے قریب آیا اور دو آفیسرز کی مدد سے رسی کھولی۔ ایک اہلکار بھاگتا ہوا کرسی لے کر آیا۔

"پانی... پانی لاؤ جلدی!" وہ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ عامر نے کسی کو پانی لینے کے لیے بھگوایا اور کسی کو ایمبولینس بلوانے کا کہا۔ خود وہ شاہ میر کو بلا رہا تھا۔ وہ روحان کو پانی پکڑا کر وہ مڑا ہی تھا کہ کسی نے اس کے کندھے پر فائر کیا۔ وہ لڑکھڑا کر دوسری جانب گر گیا۔ روحان جو آیان پر پانی ڈال رہا تھا، مڑا۔

"عامر۔"

"تم جھک جاؤ روحان!" روحان نے اپنی گود میں سر رکھے آیان کو دیکھا جو آنکھیں کھول چکا تھا۔

"تم ٹھیک ہو آیان؟" اس کی حالت شدید خراب تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے۔

"روحان چلے جاؤ... جلدی چلے جاؤ۔ وہ مار دیں گے۔" ابھی وہ مزید کچھ بول پاتا کہ پورے ہال میں غیر محسوس سا سناٹا چھا گیا۔ روحان نے گردن موڑ کر دیکھا تو ان کے گرد ایک پنجرہ آ گرا تھا۔ وہ حیرت سے ارد گرد دیکھنے لگا۔ تھوڑے فاصلے پر عامر زمین پر گرا کراہ رہا تھا اور اس سے تھوڑے فاصلے پر تھری پیس بلیک سوٹ میں شہریار حسن کھڑا مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہا تھا۔ وہ افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یوول پے فار دس!" وہ ایک طرف اپنی گود میں سر رکھے آیان کے لیے پریشان تھا اور دوسری طرف اس پنجرے کے باہر تڑپتے عامر کو دیکھتے ہوئے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ باقی سب

اہلکار تو اب جیسے وہاں تھے ہی نہیں۔وہ سب کے سب ہی یرغمال بنائے جا چکے تھے۔روحان نے اس کی پرواہ کیے بغیر آیان کو سیدھا کیا اور کرسی پر بٹھا کر اسے پانی پلایا۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ہمت رکھو۔"آیان گہرے سانس لیتے ہوئے خود کو زندہ رکھنے کی آخری سعی کر رہا تھا۔

"ہیلو روحان سکندر..."اس نے بے یقینی سے آیان کو دیکھا جو اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلا رہا تھا۔روحان نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔خود کو صورتحال ہینڈل کرنے کے لیے تیار کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔شہریار کے ساتھ کنزہ آ کر کھڑی ہوئی تھی۔روحان نے سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھا پھر اس ہال کا منظر دیکھا۔اس نے اندازہ لگایا کہ شاہ میر کو وہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگ سکتا ہے اور اسے کتنی دیر ان دونوں کو ہینڈل کرنا ہے۔اس نے ایک نظر مڑ کر آیان کو بھی دیکھا تھا کہ وہ کتنی دیر مزید برداشت کر سکتا ہے پھر اسے اندازہ ہوا آیان کو فوری طور پر ہسپتال پہنچانے کی ضرورت ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میرے بھائی کی یہ حالت کی کنزہ؟ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" وہ غصے سے پھنکارا تھا۔

"میرا بھی آج خود سے یہی وعدہ ہے۔ تم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں تم سے بدلہ لینا چاہتی ہوں، میں علیزے سے بدلہ لینا چاہتی ہوں اور تم دونوں کی سزا یہی ہے کہ آیان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے پھر علیزے سے روحان کو دور کر دیا جائے۔"

"میرے بھائی کو ایک کھروچ بھی آئی تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔"

"پتہ ہے کیا روحان؟ میں اسے تمہارے آنے سے پہلے مار دینا چاہتی تھی لیکن ہم نے سوچا کہ ایک دوسرے کے سامنے مرو گے تو ہمیں زیادہ خوشی ہو گی۔" روحان ایک قہر آلود نگاہ ان دونوں پر ڈالتا آیان کی جانب جھکا۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو آیان۔ ہم ابھی گھر جائیں گے۔" وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اسے اور خود کو دلاسہ دے رہا تھا۔

"تمہاری شادی تھی یار... تم یہاں کیوں آئے؟" وہ دل گرفتگی سے پوچھ رہا تھا کیونکہ سب پلان کے مطابق تھا، وہ سب اسی نے پلانٹ کیا تھا۔ صرف روحان کا وہاں ہونا غلط تھا اور یہی چیز اسے ڈرا رہی تھی۔

"مجھے آیان سے بے انتہا نفرت ہے اور جب میں نے اسے اپنے سامنے دیکھا تو قتل کر دینا چاہتا تھا پھر ہمیں معلوم ہوا اسے تب زیادہ تکلیف ہو گی جب اس کا بھائی اس کے سامنے مرے گا پھر اسے مارا جائے گا اور دیکھو تم نے ہمیں ڈھونڈ ہی لیا۔ مجھے معلوم تھا تو روحان سکندر کہ تم ہمیں ڈھونڈ ہی لو گے لیکن اتنی جلدی ڈھونڈ لو گے اس کا پتہ نہیں تھا یار!" شہریار مکروہ مسکراہٹ لیے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو اور یہ پنجرہ ہٹاؤ۔ میرے بھائی کو کچھ ہوا نا شہریار تو قسم سے تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔" وہ غصے سے کہتا اٹھا اور سلاخوں تک آیا۔

اس نے جیل نما پنجرے کی سلاخوں پر ہاتھ رکھے۔

ہائی وولٹیج کا کرنٹ کھا کر وہ دور زمین پر جا گرا۔

اس کے گویا چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔

سر گھوم سا گیا تھا۔

دماغ تو جیسے سن ہو گیا تھا۔

"روحان!" آیان اگلے ہی لمحے تڑپ کر کرسی سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا۔

"اوہ... میں تو بتانا ہی بھول گئی تھی کہ یہ سیل الیکٹرک ہے اور..." آیان نے روحان کو سیدھا کیا۔

اسے خود یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا جسم ٹوٹ گیا ہو۔

"زہریلی بھی!" کنزہ نے جملہ مکمل کیا تو آیان کو یوں لگا جیسے کسی نے صور پھونک دیا ہو۔ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔ ایس پی عامر سمیت سب بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگے۔ اتنی نفرت؟

"تم ایسا نہیں کر سکتی کنزہ!" وہ بے یقینی سے کہہ رہا تھا۔

"چلو ہم ایک گیم کھیلتے ہیں۔ان میں سے ایک کو مرنا چاہئے اور ایک کو زندہ رہنا چاہیے۔کیا کہتے ہو ایس پی؟" عامر نے ایک سرد نگاہ شہریار پر ڈالی لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔

"آیان مجھ سے دور رہو...اس کرنٹ میں واقعی زہر تھا۔آئی کین فیل اٹ..." روحان نے آیان کو خود سے دور کرنا چاہا۔اس کے ہاتھ نیلے ہو رہے تھے۔چہرے پر سرخ نشان بننے لگے تھے۔

"یہ Poison Ivy کا زہر تھا روحان جو میں نے خاص نارتھ امریکہ سے علیزے کیلئے منگوایا تھا۔اب تمہیں لگے گا کہ یہ زہر اتنا اثر نہیں کرتا پر کرتا ہے اور اب تم پر کرے گا۔"

"کنزہ...یہ دروازہ کھولو۔میں تمہاری ہر بات مانوں گا۔" روحان کو سختی سے لب پیوست کیے دیکھ کر وہ سمجھ سکتا تھا کہ اسے تکلیف ہو رہی ہے۔

"وہ کیا ہے نا صبح سے علیزے اپنے گھر میں نہیں ہے ورنہ یہ روحان کی جگہ اسے اوپر بھیجتا۔۔۔جانتے ہو میں نے اس کے سامنے بھیک مانگی تھی کہ تمہیں چھوڑ دے۔ تمہیں میرا ہونے دے، کہیں دور چلی جائے، مر جائے پر اس نے میری نہیں سنی۔وہ تمہارے لیے خود غرض ہو گئی۔اس نے تمہاری وجہ سے مجھ سے بول چال ختم کر دی اور اب میں اس سے تمہیں چھین لوں گی۔"روحان کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

ہائی وولٹیج کا کرنٹ اور غیر ملکی زہر اس مضبوط اعصاب والے شخص پر گہرا اثر انداز ہونے لگے تھے۔

"تمہیں مجھ سے اچھا انسان مل جاتا کنزہ...اگر تم علیزے سے حسد کرنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرتی۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلایا۔

www.novelsclubb.com

"تم علیزے کو تو نہ ملتے۔"وہ بھی اسی طرح چلائی۔

"تم بہت پچھتانے والی ہو کنزہ!" وہ بہت افسوس سے بولا تھا۔اس کی آنکھ سے آنسو بہے تھے۔اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔

"روحان..." آیان روتے ہوئے چیخا۔"کھولو اسے...میں تم سب کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

روحان کو دیکھتے ہوئے اس کے حواس ساتھ چھوڑ رہے تھے۔اس نے روحان کو سہارا دے کر کھڑا کیا تھا۔وہ اسے مرنے نہیں دے سکتا تھا۔اس کی شادی تھی!

"تمہارے لئے بھی ایک سرپرائز ہے آیان سکندر! اتنی دیر سے انتظار کر رہا تھا۔" شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک لمحے کے لیے آیان نے سوچا کہ وہ کیا کرنا والا ہے۔اس سے پہلے وہ روحان کو لے کر جھکتا ایک تیر کہیں سے سرسراتا ہوا آیا جو اس کے دائیں کندھے کو چیرتا ہوا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

روحان کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

بے اختیار اس نے اپنے دائیں کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

روحان زمین پر گرا تھا۔

اگلے لمحے آیان بھی زمین پر ڈھے سا گیا تھا۔ایس پی عامر سے مزید نہیں دیکھا گیا تھا۔اس نے بغیر نتائج کی پرواہ کیے اپنے سپاہیوں کو اشارہ کیا اور ان لوگوں پر فائر کھول دیا گیا۔

آیان نے بڑی مشکل سے اپنے وجود کو دھکیلتے ہوئے روحان کے قریب لایا۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا روحان.... تمہیں کچھ نہیں ہو گا روحان...مجھے اس زہر کا توڑ دو۔خدا کے لئے میرے بھائی سے بدلہ مت لو۔"وہ پھٹی آواز میں حلق کے بل چلا رہا تھا لیکن آج اس کی کوئی نہیں سننے والا تھا۔آج زمینی لوگ فرعون بنے ہوئے تھے۔

"میں تمہیں پل پل تڑپانا چاہتا ہوں آیان۔"شہریار جیسے آیان کا چیخنا چلانا انجوائے کر رہا تھا۔وہ ایک دیوار کے پیچھے چھپ کر پولیس والوں کی طرف فائرنگ کر رہا تھا۔

"تم مجھ سے بدلہ لے لو۔جو کہو گے کروں گا پر میرے بھائی کو چھوڑ دو۔مجھے اینٹی پوائزن دو۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں چلایا۔اس نے روحان کو ہلاتے ہوئے اسے آنکھیں کھلی رکھنے پر مجبور کیے رکھا۔وہ اسے بے ہوش نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

"تم سے بدلہ ہی تو لے رہا ہوں آیان سکندر! کیسا محسوس ہوتا ہے جب کوئی قریبی چھینا جاتا ہے؟ نورالفجر کو تم نے مجھ سے جس طریقے سے چھینا اس کی چبھن بھی ایسی تھی۔" نیچے سے پولیس موبائل کے سائرن کی آوازیں آرہی تھیں۔ان کا بیک اپ آگیا تھا لیکن وہ لیٹ تھا۔وہ بہت سا نقصان کروا چکے تھے۔عامر نے شہریار کے ہاتھ پر فائر کیا تھا جس سے وہ لڑکھڑا گیا۔آیان اٹھ کھڑا ہوا۔اس سے قبل وہ سلاخوں کو ہاتھ لگا کر انھیں زور سے کھولنے کی کوشش کرتا کہ روحان چیخ کر

www.novelsclubb.com

کھڑا ہوا اور اسے دھکا دے کر زمین پر گرا دیا۔

وہ منہ کے بل دوسری جانب گرا تھا۔

ایک

دو

تین

فضا میں غیر معمولی خاموشی کے بعد تین گولیاں ایک ساتھ چلنے کی آواز آئی تھی۔

سب کچھ رک سا گیا تھا۔

آیان منہ کے بل ہی زمین پر گرا ہوا تھا۔

چوتھی گولی چلتے ہی اس نے ایک وجود کو زمین پر گرتے محسوس کیا پھر دوسرے وجود کو!

کانوں کی سماعت متاثر ہوئی تھی یا کچھ اور تھا کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وقت رک گیا تھا' لمحے تھم سے گئے تھے' سانس ساکت ہو گئی تھی۔

"روحان..."ثاقب سکندر کی چیخنے کی آواز سے اسے لگا کہ وہ ابھی بھی زندہ ہے۔سانس ابھی باقی ہے لیکن روحان! کیاہوا روحان کو؟اس نے سر اٹھانے کی کوشش کی،اٹھنے کی کوشش کی لیکن پورے وجود نے گویا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔وہ ہل بھی نہیں پایا۔

کانوں کی سننے کی حس بہتر ہوئی۔اس نے محسوس کیا سارے میں افراتفری پھیل گئی ہے۔بھاری قدموں کی آہٹ قریب اور دور سے آرہی ہے لیکن روحان؟ کیاہوا روحان کو؟

اس نے پھر سے ڈھیٹوں کی طرح ہمت کی۔وہ بائیں بازو پر زور ڈالتا سیدھا ہوا۔ارد گرد دیکھا تو نظریں ساکت ہو گئیں۔اس کے بائیں جانب وجود الٹا پڑا تھا۔وہ وجود ساکت تھا اور اس وجود میں سے خون بہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روحا..."اس کی آواز بند ہو گئی۔اسے کہیں بھی درد نہیں ہوا۔وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔روحان کا بھاری وجود زمین پر اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور اس کی نیلی شرٹ کمر سے سرخ ہو رہی تھی۔تین گولیوں کے نشان اس کے شرٹ پر دیکھے جا سکتے تھے۔اس نے خالی خالی نگاہوں سے اس کے مخالف سمت دیکھا

جہاں سیل کے باہر ایک نسوانی وجود زمین پر گرا پڑا تھا اور اس وجود سے پیچھے ساکت سے کھڑے ثاقب سکندر اور شایان تھے۔

تین گولیوں کے بعد نیچے گرنے والا وجود روحان کا تھا اور چوتھی گولی سکندر نے کنزہ پر چلائی تھی۔

اس نے واپس سامنے بے سدھ ہو کر پڑے روحان کو دیکھا اور بے یقینی سے گردن نفی میں ہلائی۔ وہ شاکڈ سا اس کے قریب گیا۔ آنکھوں کے سامنے دھندلا سا چہرہ روحان کا کیوں تھا؟

"ہر گز نہیں... تم ایسے نہیں روحا...ن... تم ایسے نہیں چھوڑ سکتے مجھے! اٹھو... روحان۔" وہ ہراساں سا چلایا۔ روحان کا جسم ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ وہ مسکرا رہا تھا یا آیان کو ایسا لگا لیکن ابھی اس کا چہرہ بڑا پر سکون تھا۔ روحان کی نبض بھی نہیں چل رہی تھی۔ ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔ وہ نہیں چھوڑ کر جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب پولیس نے سب سنبھال لیا تھا۔ہاں سب سنبھال لیا تھا۔زہریلا پنجرہ بھی ہٹادیا تھااور شہریار کو اس کے گارڈز سمیت گرفتار بھی کر لیا تھا۔ایک دہشت گرد کو پکڑ کر کامیابی کا تمغہ بھی سجالیا تھااور اگلے کئی دن تک شاباشیاں حاصل کرنے کا ٹکٹ بھی لے لیا تھا۔وہ جو اس سب کا حقدار تھااس نے اپنا بڑانقصان کروالیا تھا۔وہ اپنے بھائی کو کھو چکا تھا۔وہ اپنا بھائی قربان کر چکا تھا۔سب کہتے ہیں کہ شہید ہونا کوئی بڑی بات نہیں لیکن وہ کیا کہتااس کے حصے کی شہادت تو کوئی اور لے گیا تھا۔وہ اس کا بھائی تھا۔اس کی شادی تھی !اور وہ چلا گیا تھا۔

سکندر نے آیان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسے یوں لگا جیسے کسی نے جلتے انگاروں کو اس کے زخم پر رکھا ہو۔

www.novelsclubb.com

"روحان اٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔ایسے نہیں جاتے یار!"وہ رو رہا تھا۔اس میں اتنی ہمت تھی کہ وہ رو سکے۔روحان کو سیدھا کر کے اس نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔

"روحان... تمہاری شادی... پلیز اٹھو۔"اس کا چہرہ زہر کی وجہ سے جگہ جگہ سے سرخ اور ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ ٹھنڈا اس قدر جیسے فریزر میں رکھا گیا ہو۔

"یا اللہ پلیز ایسا نہ کریں..."وہ اس کے سر سے اپنا سر جوڑ کر خدا کے سامنے گڑگڑا رہا تھا۔

"پلیز میرے بھائی کو ٹھیک کر دیں... یہ ایسے نہیں اچھا لگتا نا اللہ... پلیز اسے پہلے جیسا کر دیں۔"وہ بچوں کی طرح رونے لگا۔ وہ بے اختیار رونے لگا تو روتا چلا گیا۔

"روحان... اٹھو... آنکھیں کھولو پلیز... یار اتنی بڑی سزا مت دو۔"وہ اس کے ہاتھ چومتے ہوئے منت کر رہا تھا۔

"روحان پلیز بھائی کو اتنی بڑی سزا مت دو۔ اللہ پلیز اسے واپس کر دیں۔ میرے اللہ پلیز!"

"اللہ پلیز صبر دیں... اللہ!"وہ اسے خود سے لگائے کتنی ہی دیر روتا رہا۔ اللہ کی منتیں کرتا رہا۔ اس کی منتیں کرتا رہا لیکن جو ایک مرتبہ چلے جائیں تو وہ مڑ کر واپس نہیں آیا کرتے۔ روحان سکندر کی واپسی

بھی ناممکن تھی اور آیان سکندر کو یہ بات بہت دیر سے سمجھ میں آنا تھی کیونکہ اس وقت وہ اپنے حواس میں نہیں تھا۔

ثاقب سکندر بھی کرب سے روتے ہوئے نیچے گر گئے اور شایان انہیں سنبھالتے ہوئے خود بھی ضبط کھونے لگا۔

******

ایمبولینس میں مردہ وجود کے اوپر جھکے آیان کو دیکھ کر اس نے اپنی چیخ روکی تھی۔اس کا سارا وجود خون سے تر تھا۔وہ سر سے پیر تک گویا خون میں نہایا ہوا تھا۔روحان کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا۔کیا یہ مردہ وجود روحان کا؟استغفرُ للہ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نور نے حدیقہ بیگم کو دیکھا جو بے یقینی سے ایمبولینس کے اندر کا منظر دیکھ رہی تھیں۔سر نفی میں ہلاتے ہوئے ان کی چیخ سب نے سنی تھی۔

"یہ روحا؟..." وہ لڑکھڑاتی زبان میں اپنے اس آل ٹائم پرفیکٹ بیٹے کا نام نہیں لے پائیں۔

علیزے بھی مہندی کے عروسی جوڑے میں بھاگتے ہوئے وہاں آئی تھی۔اس کا دل آج ویسے ہی اداس تھا۔کچھ غلط ہو گیا تھا اور وہ اس "کچھ غلط" ہو جانے کے لیے تیار نہیں تھی۔طلحہ اور دیگر کزن آیان کو ایمبولینس سے باہر نکال رہے تھے۔وہ جب بکھرا بکھرا سا نیچے اترا تو نظر علیزے پر پڑی جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔آیان اسے خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔اس نے روحان کو اس کے پیچھے آنے سے روکا کیوں نہیں تھا؟ وہ روحان کو منع کیوں نہیں کر سکی؟

آیان کو سامنے کھڑا دیکھ کر علیزے نے اس کے عقب میں کسی کو تلاش کرنا چاہا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"روحان؟..." بے آواز الفاظ میں اس کے ہونٹ ہلے اور وہ آیان سے پوچھ رہی تھی لیکن آیان نے بے بسی سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ لیے اور رونے لگا۔

"مجھے معاف کر دو علیزے!..."علیزے نے سارے میں غور سے دیکھا کہ کہیں روحان سکندر کھڑا نظر آجائے لیکن ہر چہرہ بہت مختلف تھا۔اچانک سے ہر چہرہ بہت اجنبی لگنے لگا تھا،سامنے کھڑے آیان کا چہرہ بھی آج بدلا ہوا تھا۔یہ وہ آیان نہیں تھا جو دو دن پہلے اس نے دیکھا تھا۔

آیان کو بائیں ہاتھ سے دھکا دینے والے انداز میں سائیڈ میں کیا اور ایمبولینس کے اندر دیکھا۔سفید چادر خون سے رنگی ہوئی کسی کے وجود پر پڑی ہوئی تھی۔یہ وجود روحان گاہر گز نہیں ہو سکتا۔نہیں یہ روحان نہیں ہو سکتا۔

"یہ روحا...روحان نہیں ہے نا آیان؟..."وہ شاکڈ سی آیان سے پوچھ رہی تھی۔آیان کو فوراً انکار کرنا چاہیے۔آیان کچھ بول کیوں نہیں رہا؟

www.novelsclubb.com

"آیان بتاؤ!"اس نے آیان کا کالر جھنجھوڑا تو وہ زمین پر گر گیا اور اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپائے زور زور سے رونے لگا۔سارے میں یکدم صف ماتم بچھ گیا۔ہر کوئی رونے لگا لیکن علیزے کے کان

سائیں سائیں کرنے لگے۔وہ یقین نہیں کر سکتی تھی۔روحان نے وعدہ کیا تھا وہ آئے گا۔اس کی شادی تھی!

اتنی ناقابلِ یقین بات پر وہ کسی ردعمل کا اظہار نہیں کر پائی تھی۔

"آیان...روحان کہاں ہے؟"وہ چلاتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"وہ چلا گیا علیزے...وہ یہاں نہیں ہے۔"علیزے نے ہراساں سی نظروں سے ایمبولینس کے اندر موجود سفید چادر میں لپٹے وجود کو دیکھا۔

"یہ روحان نہیں ہو سکتا۔وہ وعدہ کبھی نہیں توڑتا۔"وہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔

وہ ایمبولینس کے اوپر چڑھ گئی۔

"یہ تم نہیں ہو نا؟...مذاق کر رہے ہو نا؟"سیٹ پر بیٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے اس نے چادر کو پکڑا۔

"آئی سویئر میں خودکشی کرلوں گی۔ یہ روحان نہیں ہو سکتا۔" چہرے سے چادر پیچھے کرتے وہ ساکت ہوگئی تھی۔ خوبصورت وجیہہ چہرہ پر سکون ساخاموش تھا۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتے علیزے کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔

"تم مذاق اچھا کر لیتے ہو۔" اذیت کی انتہا تھی کہ وہ ہنس پڑی تھی۔ اس مردہ وجود میں بالکل حرکت نہیں ہوئی تھی۔

"ڈونٹ کڈنگ روحان! میں ایسا مذاق کبھی معاف نہیں کر سکتی... جسٹ گیٹ اپ!" اس کے چہرے پر محبت سے ہاتھ پھیرتے وہ غصے سے چیخی تھی۔ وہ شاک کی کیفیت میں تھی۔ بے یقینی کی حد تو یہ تھی کہ وہ پاگل ہونا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"روحان اٹھو!..." وہ غصے بھری بے بسی سے چلائی۔ خوف' صدمہ' ڈر' تکلیف' دکھ کیا کیا نہ تھا اس وقت علیزے کی آواز میں؟

"کیا ہوا ہے تمہیں روحان پلیز گیٹ اپ فار می..." وہ اس کے اوپر جھکی ہوئی اس کا چہرہ ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اس کے آنسو روحان کا چہرہ بگھو رہے تھے۔

"ایسے مت چھوڑ کر جاؤ پلیز۔تم نے وعدہ کیا تھا تم واپس آؤ گے۔اپنا وعدہ پورا کرو گے۔" وہ اپنا آپ کھو رہی تھی۔وہ ہار گئی تھی۔نفرت میں اتنی طاقت کیوں ہوتی ہے؟

"میں مر جاؤں گی روحان پلیز اٹھ جاؤ۔میں نے تمہاری وجہ سے سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔میں نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔تم نے جو کہا تھا میں نے وہ کیا تھا۔میں نے آج کچھ بھی لیٹ نہیں کیا۔اٹھو روحان پلیز اٹھو...آج ہماری شادی ہے۔ایسے بیچ راستے میں مت چھوڑو۔تمہیں اللہ کا واسطہ ہے پلیز میرا مزید امتحان نہ لو۔اٹھ جاؤ۔" وہ اس کے سینے پر سر رکھے ٹوٹ گئی تھی۔ایسے کون جاتا ہے بھلا؟

www.novelsclubb.com

"یا اللہ پلیز اسے بولیں اٹھ جائے۔یہ اکیلا نہیں مر سکتا۔پلیز اللہ میری حالت پر رحم کریں۔" اس کا ہاتھ سختی سے تھامے وہ خدا سے گڑگڑا رہی تھی۔اس کے ہاتھوں کو چوم رہی تھی۔یہ زندگی میں پہلی

مرتبہ تھا کہ علیزے کو لگا اس نے ایک دوست نہیں اپنا محبوب کھویا ہے اور یہ زندگی کا سب سے بڑا خسارہ تھا۔

علیزے اور آیان کے رونے کی آوازوں میں باقی سب کی آوازیں دب سی گئی تھیں۔ شادی والے گھر میں صف ماتم بچھ گیا تھا۔ آنکھیں اشک بار تھیں۔ روحان سکندر مر چکا تھا۔ وہ اب کبھی واپس نہیں آسکتا تھا۔ اب سب کو حقیقت تسلیم کرنا تھی۔

خوشیوں والے گھر میں یکدم کالے بادل چھا گئے تھے، آسمان سر پر آ گرا تھا۔ زمین قدموں تلے سے کھینچ دی گئی تھی۔ آج کئی لوگوں کی دنیا ختم ہو گئی تھی۔ آج سے بہت لوگوں کی ہنسی چھین لی گئی تھی، شاید یہ زندہ لوگ اب کبھی نارمل نہ ہو سکیں۔ روحان سکندر کی موت ہو چکی تھی جو ان سب کی زندگیوں کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔ جس نے مرنا تھا وہ مر گیا تھا۔ وہ بہت آگے چلا گیا تھا۔ روحان سکندر کا چیپٹر کلوز ہو چکا تھا لیکن وہ سب اسے ایسے الوداع نہیں کہنا چاہتے تھے! وہ ایسے الوداع کا حقدار نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

******

وہ ایک سیاسی سطح کا اجلاس تھا جہاں اس وقت ملک جبار بیٹھا کوئی بات کر رہا تھا کہ اس کا فون بجا۔

"معاف کیجیے گا۔ بڑی اہم کال ہے۔" اس نے کہہ کر کال اٹھائی۔

"روحان سکندر کی موت ہو گئی ہے۔" ملک جبار کے چہرے پر سے کئی رنگ آ کر گزر گئے۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کب؟"

"شہریار اور کنزہ نے اسے اور آیان کو مارنے کا پلان بنایا تھا۔"

"چلو چلو صحیح۔۔۔ جنازے کی اطلاع دے دینا اور ان دونوں کو اگلا سبق بھی سکھا دینا۔"

www.novelsclubb.com

"کنزہ مر چکی ہے اور شہریار کو ایجنسی والوں نے گرفتار کر لیا ہے۔"

"اچھا اچھا ایسا ہے تو میں ابھی نکلتا ہوں۔ جنازے تک پہنچ جاؤں گا۔" دوسری جانب سے قاسم نے ساری اطلاع اسے پہنچانے کے بعد فون بند کر دیا تھا۔

"میں معذرت خواہ ہوں، میرے ایک قریبی دوست کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔ مجھے نکلنا ہو گا۔"

وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وہ تو آپ کا دشمن تھا نا؟" کسی نے بڑے موقع پر پوچھا یعنی کہ اسے بھی اطلاع موصول ہو چکی تھی۔

"دشمن مرے تے خوشی نہ کریے... سجناں وی مر جاناں!" بڑے آرام سے اسے شٹ اپ کال دے کر وہ میٹنگ روم سے باہر نکل گیا۔

اسے روحان سکندر کی موت کا افسوس تھا! اسے بے حد افسوس تھا کیونکہ اس کی شادی تھی!

******

سنے کون قصہ درد غم، میرا غمگسار چلا گیا

جسے آشناؤں کا پاس تھا، وہ وفا شعار چلا گیا

وہی بزم ہے' وہی دھوم ہے' وہی عاشقوں کا ہجوم ہے

ہے کمی تو بس میرے چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

بیس گھنٹوں بعد

روحان کو قبر میں اتارتے ہوئے آیان سکندر کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔اس وقت وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھا۔

روحان کا جنازہ جب اٹھا تو علیزے درانی غش کھا کر بے ہوش ہو گئی تھی۔اس وقت وہ آئی سی یو میں تھی۔اس حادثے نے اسے بری طرح متاثر کیا تھا اور یہ مینٹل ٹراما شدید تھا کہ وہ کوما میں بھی جا سکتی تھی۔

حدیقہ بیگم روحان کی میت دیکھ کر ہی بالکل گم صم سی ہو گئی تھیں۔جنازہ اٹھنے کے بعد سے انہیں کسی نے بھی روتے یا بولتے نہیں دیکھا تھا۔روحان کی موت نے اگر ان تین لوگوں پر گہرا اثر ڈالا تھا تو

سوشل میڈیا پر بھی اس کے چاہنے والوں نے طوفان برپا کر رکھا تھا۔ہر کوئی بے یقینی سے روحان سکندر کی موت پر تبصرے کر رہا تھا۔

اس کی شادی تھی!

اس کی اور آیان کی شادی سے پہلے اپلوڈ کی گئی ویڈیو کو ری شیئر کیا جا رہا تھا۔ایک تہلکہ خیز خبر تھی جس نے ملک کے عوام کو سوگ وار کر دیا تھا۔ٹویٹر پر بھی روحان سکندر کی موت ٹاپ ٹرینڈ چلنے لگی تھی۔اگر تو کوئی روحان کو نہیں جانتا تھا وہ "justiceforrohansikandar" اور "freedomfighterofyouth" کے ہیش ٹیگ کی بدولت اسے جاننے لگے تھے۔

سوشل میڈیا فیملی اس دکھ کی گھڑی روحان کی فیملی کے ساتھ کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

حکومتی سطح پر بھی اس سارے واقعے کی تحقیقات کا حکم دیا جا چکا تھا۔روحان سکندر کی آواز اس کے چاہنے والے دبنے نہیں دے سکتے تھے۔

ہر کوئی اپنی اپنی جگہ ایک قیمتی جان کھونے کا خمیازہ پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

*****

The funeral is over

And everyone has gone home

It's just me and my thoughts now

And I'm sitting here alone

The house seems so quiet

www.novelsclubb.com

And I'm not sure what to do

I can't remember how I lived

Before the day that I met you

Maybe I should just stop thinking

And take myself to bed

I'll crawl beneath the covers

And lay down my weary head

Tomorrow is a new day

The first of many that I'll face

Without you here beside me

www.novelsclubb.com

Without your strength, your wit, your grace

I'll try to carry on

Or at least I'll try to exist

Until one day you reach for me

And guide me into death's mist

(Kelly Roper)

ایک ماہ بعد۔

وہ علیزے کے پاس بیٹھی قرآن پاک پڑھ رہی تھی۔ایک واحد اور آخری سہارا قرآن پاک تھا جو اس وقت اسے تھامے ہوئے تھا۔وہ بھی باقی سب کی طرح اندرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی لیکن اس نے خود کو خود ہی سنبھالا تھا۔وہ خود کو سنبھال رہی تھی تو آیان اور حدیقہ کو سنبھال پا رہی تھی۔ہر رات وہ علیزے کے پاس ہسپتال رکتی تھی جو ایک ماہ گزر جانے کے بعد بھی بے ہوشی کی حالت میں تھی۔

کبھی جاگ جاتی تو بلاوجہ چھت کو گھورتے ہوئے رونے لگتی۔وہ اس پر دعائیں پڑھ کر پھونکتی رہتی۔

نا جانے کیوں وہ خود کو علیزے اور روحان کا مجرم سمجھ رہی تھی۔

اسے ان دونوں کے حصے کی دعائیں نہیں لینی چاہئے تھیں۔آیان بچھڑ جاتا تو اس کی حالت شاید علیزے سی ہو جاتی پر وہ دونوں تو ساتھ ہوتے۔وہ جو اتنے سالوں سے دوست تھے،اگر اب شادی کر رہے تھے تو ان کی شادی تو ہو جاتی۔وہ سوچتی تھی اب علیزے جاگے گی تو وہ اس سے کیسے نظریں ملائے گی؟کس منہ سے معافی مانگے گی؟کیا علیزے اسے معاف کر دے گی؟وہ ایسا کیا کرے کہ اپنی غلطی کی تلافی کر سکے؟زیادہ نہیں تو کم از کم علیزے کا دکھ کم ہو جائے۔

وہ گزرے ہوئے کل میں ہی اپنے باپ کے سامنے شدید رو کر آئی تھی کہ سب اتنا غلط کیوں ہو گیا؟

"بابا اسے نہیں مرنا چاہیے تھا۔بابا وہ سب کو پیارا تھا۔وہ سب کی عزت کرتا تھا۔بابا وہ تو ہمارے لیے رول ماڈل تھا پھر کیوں اتنی جلدی چھوڑ گیا؟مجھے لگتا ہے اس کی موت میری وجہ سے ہوئی ہے۔میں اس کی منتیں کر رہی تھی کہ آیان کو لے آؤ۔بابا مجھے نہیں پتہ تھا سب ایسا ہو جائے گا۔وہ ساری خوشیاں لے گیا ہے۔بابا اس دن کے بعد سے میں نے اس گھر میں کسی کو ہنستے یا مسکراتے نہیں دیکھا۔گھر میں ایک عجیب سی کھا دینے والی خاموشی بار بار اس کی یاد دلاتی ہے۔بابا جب آیان اسے یاد کرتا

www.novelsclubb.com

ہے تو وہ لمحے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ وہ زار و قطار روتا ہے اور پھر کتنی ہی دیر روتا رہتا ہے۔ اس کی نمازیں لمبی ہونے لگی ہیں۔ وہ ہر وقت روحان کی مغفرت کی دعائیں مانگتا ہے بابا۔ آپ کچھ کہتے کیوں نہیں ہیں؟ پلیز اللہ سے کہیں روحان سکندر واپس کر دیں۔ ہم اس کی قدر کریں گے۔ ہم اسے فار گرانٹڈ نہیں لیں گے۔" وہ باپ کے سینے پر سر رکھے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی۔

"جس حال میں اللہ رکھے، اس حال میں راضی رہنا سیکھو بیٹا۔ یہ آزمائش اگر اس گھر والوں پر ہے تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اس گھڑی میں ہمت دیکھاتے ہوئے، دل سے اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کا ساتھ دو۔ ایسے وقت میں شوہر کی دلجوئی کرو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا جب اسے یقین آ جائے گا کہ اس کا بھائی نہیں رہا۔ سمجھ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"بابا میں تھک گئی ہوں۔"

"تم بھی اپنی نمازیں اور تسبیحات کا دورانیہ بڑھا دو۔ اللہ سے مایوس ہونے لگو تو بھی اسی کے پاس رہو۔ وہ آسانیاں پیدا کرتا ہے۔"

"باباجب سب کواداس دیکھتی ہوں تومایوس ہونے لگتی ہوں۔اللہ سے شکوہ بھی کر لیتی ہوں۔"

"جب تک سب خود آگے نہیں بڑھناچاہیں گے تم کچھ نہیں کر سکو گی۔خود کومت تھکاؤ۔جو جیسے رہناچاہتاہے اسے رہنے دو۔"

"اور آیان؟"

"اسے مت چھوڑنا۔وہ صرف تمہارے سامنے اپنادل کھول سکے گا۔وہ صرف تمہیں اپنادکھ سنا سکے گا۔تم اس کی ساتھی ہو۔صرف تم ہی ہو جو اسے اس کے اچھے برے میں سن سکو گی، سمجھا سکو گی، تمہارامشورہ اس کے لئے معنی رکھے گا، تم اس کے ساتھ مل کر ساری آزمائشوں کا مقابلہ کرو گی۔ اسے اکیلامت چھوڑنا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے باپ کی نصیحت پر عمل کرر کھا تھالیکن آیان کچھ نہیں بتاتا تھا۔اس وقت بھی وہ ایسا خاموش تھاجیسا روحان کی موت کے بعد سے ہو گیا تھا۔اس کے زخم وقت کے ساتھ مندمل ہو رہے

تھے لیکن وہ بہت کمزور اور نقاہت زدہ سا لگتا تھا۔اب کی مرتبہ دکھ ایسا تھا کہ وہ خاموش ہو گیا تھا۔

اس سارے وقت میں اس نے آیان کو ہر حالت میں دیکھا لیکن اسے رب سے شکوہ کرتے نہیں

دیکھا۔وہ اس کے صبر کو بڑا عجیب سمجھنے لگی تھی۔وہ کیسے بنا کچھ کہے خاموش ہو گیا تھا؟

ہسپتال کے آئی سی یو کے باہر راہداری میں بیٹھ کر وہ قرآنِ پاک پڑھ رہا تھا۔اسے بھی ہر رات نورالفجر

کے ساتھ علیزے کے پاس آنا پڑتا تھا۔وہ بھی شرمندہ تھا۔وہ کبھی ایسی شرط نہ رکھتا جس سے علیزے

اور روحان کو اتنا عرصہ دور رہنا پڑا تھا۔وہ کسی بھی لڑکی سے بہت پہلے ہی شادی کر لیتا تو آج علیزے

اور روحان ساتھ ہوتے۔کیا ہوتا زیادہ سے زیادہ؟اسے نورالفجر نہ ملتی؟وہ خود مر جاتا پر روحان تو زندہ

ہوتا۔

www.novelsclubb.com

اب ہر کسی کی زندگی میں روحان سکندر نے کچھ کاش،اگر،مگر اور پچھتاوے چھوڑ دیے تھے۔وہ تو لیڈ

کرنے کے لیے بنا تھا۔وہ دنیا کو لیڈ کرنے کے لئے ہی آیا تھا،وہ اتنی جلدی کیسے میدان چھوڑ سکتا ہے؟

اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی صرف بے یقینی تھی جو روحان سکندر کے ماں باپ کو بستر سے لگا گئی

تھی۔اس کے بھائیوں کے چہرے ویران کر گئی تھی۔اس کی بہنوں کے ارمانوں کا قتل کر گئی تھی۔

اس کے دوستوں کو لاعلاج مرض میں مبتلا کر گئی تھی۔اس کے چاہنے والوں کو زندگی بھر کے

آنسوؤں دے گئی تھی۔روحان سکندر کی موت ایسے نہیں ہونی چاہیے تھی۔

سب بے یقینی میں ہوا اور ہو کر ختم ہو گیا۔روحان سکندر کی موت بھی اتنی ہی بے یقینی میں ہوئی

تھی۔"justiceforrohansikandar"

اور"freedomfighterofyouth" کے ہیش ٹیگ ابھی تک ٹویٹر ٹرینڈ نگ پر تھے لیکن

انسان کچھ بھی کر لیں، کم از کم روحان سکندر کو واپس نہیں لا سکتے تھے اور نہ وہ واپس آ سکتا تھا۔

اے اطمینان والی روح

www.novelsclubb.com

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا

اور میری جنت میں داخل ہو جا

(سورۃ الفجر:27تا30)

اس نے قرآن پاک بند کر دیا۔علیزے کو دیکھا۔وہ خاموش،ساکت سی پڑی تھی جیسے ڈمی ہو۔

بے پناہ خوبصورت انسان!اس کا روحان جوانی کی موت مر گیا تھا اور جوانی کی موت کا صدمہ کبھی بھی

مندمل نہیں ہو سکتا پر اب اسے کیا کرنا تھا؟وہ بے اختیاری میں علیزے کو دیکھتی رہی۔

اس نے قرآن پاک بند سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور علیزے کا ہاتھ چوما۔

"یااللہ پلیز ہمیں ہمت دیں۔علیزے کو ٹوٹنے سے بچالیں۔"وہ افسردگی سے کہتی کمرے سے باہر

آگئی۔

www.novelsclubb.com

باہر راہداری میں خاموشی کے ساتھ ساتھ سردی بھی تھی کیونکہ آتی سردیوں کے دن تھے اور یہاں

موسم رات میں جلد ہی ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔

کاریڈور جہاں سے شروع ہوتا تھا اس کے سرے پر لگے بینچ پر وہ خاموشی سے ہاتھ میں پکڑی کتاب پر سر جھکائے یقیناً اسے پڑھ رہا تھا اور وہ کتاب قرآن پاک ہی تھی۔

کالے رنگ کے قمیص شلوار پر گہرے بھورے رنگ کی گرم شال اوڑھے وہ پہلے سے بہت مختلف لگ رہا تھا۔ کافی بڑا اور میچیور شاید روحان کا عکس اس میں نظر آتا تھا۔

آیان کو دیکھ کر دکھ ایک نئے سرے سے جاگتا تھا۔ وہ اسے کھونے کے گمان میں تھی اور جو چھوڑ کر چلا گیا تھا اس کے بارے میں تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ وہ تو بوڑھا ہو کر سینچری مکمل کر کے مرنے کا قائل تھا جو بڑھی جوانی میں چلا گیا۔

وہ سر جھٹک کر چلتی اس کے قریب بینچ پر آ کر بیٹھ گئی۔ آیان نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا جو سفید سادہ پرنٹ والے قمیض شلوار پہنے کھڑی اپنی اپنی سی لگتی تھی۔ آیان کی آنکھیں کئی راتوں سے نیند نہ لینے کی سرگوشی کھا رہی تھیں۔ اس نے قرآنِ پاک بند کر کے اسے تھما دیا۔ نور نے خاموشی سے پکڑ کر اسے گود میں رکھ لیا۔

اب دونوں سامنے دیکھتے ہوئے خاموش بیٹھے تھے۔ کس بارے میں بات کرتے؟ کیا بات کرتے؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ وہ اتنے ہی دکھ میں تھے جب عنایہ شہید ہوئی تھی لیکن روحان کی موت کا دکھ عنایہ کی شہادت سے کئی زیادہ تھا۔ جوان موت مرنا عنایہ کا خواب تھا جو پورا ہو گیا۔ روحان کا خواب تھا ملک کے لیے کچھ کرنا۔ وہ اس قوم کو کسی راہ پر لانا چاہتا تھا تاکہ یہ سر اٹھا کر جی سکیں لیکن روحان سکندر کا خواب پورا نہ ہو سکا۔ وہ بھی باوقار موت جوانی میں ہی مر گیا تھا۔

آیان سامنے دیکھتے چونکا اور ساتھ بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا۔ اسے نورالفجر پر ترس آیا تھا اور بے پناہ آیا تھا۔ وہ کس جرم میں اس کے گھر والوں کی خدمت کر رہی تھی؟ وہ کیوں روحان کی وجہ سے اپنی جاب چھوڑ کر گھر کو وقت دے رہی تھی؟ وہ جب سے گھر آئی تھی سب بکھرا ہوا تھا اور ابھی تک بکھرا ہوا ہے، اسے اپنی شادی کی خوشی تک انجوائے کرنے کا موقع نہیں ملا پھر بھی وہ اس کے ساتھ تھی۔ نورالفجر انمول تھی۔ آیان نے چادر اپنے اوپر سے اتاری اور کھڑے ہوتے ہوئے اسے نور کے گرد لپیٹ لیا۔

www.novelsclubb.com

"بیمار پڑ جاؤ گی۔"اس کے سر اٹھا کر دیکھنے پر آیان نے وضاحت کی۔اس سے زیادہ شکر گزاری کا وہ اظہار نہیں کر سکتا تھا۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟"نور نے اسی طرح سر اٹھائے مدھم آواز میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔"بھاری آواز اور مدھم لہجے میں مختصر جواب دیتے ہوئے وہ بیٹھ گیا۔نور نے دائیں جانب سے چادر کا کچھ حصّہ اس کے اوپر پھیلایا کہ وہ دونوں اس بڑی چادر میں کسی حد تک ٹھنڈ سے بچ جائیں۔

"ہم علیزے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟"چادر سیٹ کر کے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے نور الفجر سنجیدہ تھی۔وہ واقعی علیزے کیلئے کچھ کرنا چاہتی تھی۔اس کے لیے کوئی بڑی قربانی دینا چاہتی تھی۔

"کچھ بھی کر لیں لیکن اسے روحان واپس لا کر نہیں دے سکتے۔"دونوں کے درمیان پھر سے گہری خاموشی چھا گئی۔

"کیا تم علیزے سے شادی کرو گے؟"نورالفجر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔آیان نے بے یقینی سے اسے دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔

"تم پاگل ہو گئی ہو؟"وہ شاک سے پوچھ رہا تھا۔

"میں سادہ سا سوال پوچھ رہی ہوں۔"

"یہ سادہ سوال ہے فجر؟وہ میری لیے بہنوں جیسی ہے۔اسے روحان کے قریب میں نے کیا تھا۔میں اس صورتحال کو کسی کے لیے blessing in disguise نہیں بنانا چاہتا۔مختصر یہ کہ تمہیں اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔علیزے کی صحت بحال ہو جائے تو ہم وہی کریں گے جو وہ چاہتی ہے اور آئیندہ ایسا کچھ بھی مت سوچنا۔"وہ دوٹوک انداز میں بولا۔اس کی بھاری آواز میں بھی تنبیہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"علیزے کبھی نارمل نہیں ہو گی۔ وہ روحان سے محبت کرتی تھی، بہت محبت!" وہ کرب سے بولتے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔ آیان کو محسوس ہوا کہ نورالفجر بھی کسی اندرونی جنگ کا شکار ہے۔

"اسے ہم سب کے لیے نارمل ہونا پڑے گا۔" وہ عزم سے بولا۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟" نورالفجر نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے پھر وہی سوال کیا۔ آیان نے گہرا سانس لیا۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں فجر! اب کبھی ٹھیک نہیں رہ سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ کاش یہ سب خواب ہو، ایک ڈراؤنا خواب جس سے میں جاگوں تو سب پہلے جیسا ہو لیکن یہ خواب نہیں ہے پر حقیقت بھی نہیں لگتا۔" نورا سے خاموشی سے سننے لگی۔ وہ چاہتی تھی کہ آیان اپنے دل کا حال بیان کرے۔

"میں ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور میں یہاں اکیلا رہ گیا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کوئی مر جائے تو صبر آ جاتا ہے، مرنے والے کے ساتھ مرا نہیں جا سکتا لیکن فجر... میں تو مر گیا ہوں۔ میں تو اسی لمحے مر گیا تھا جب روحان کی روحان کی سانسیں میرے سامنے رفتہ رفتہ ختم ہوئی تھیں۔ میں وہ لمحہ' وہ تکلیف نہیں بھول سکتا جب روحان کا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا۔ فجر وہ مجھے پروٹیکٹ کر رہا تھا۔ روحان... وہ مجھے انمول کر گیا ہے لیکن میرا ضمیر مطمئن نہیں ہوتا۔

ایسا لگتا ہے میں قصوروار ہوں، مجرم ہوں، میرا دل روز مجھ سے پوچھتا ہے کہ روحان سے زیادہ کوئی محبت کر سکتا ہے؟ وہ جو میرے لئے اپنی جان تک ہار گیا۔ اس کی جان اتنی ارزاں تو نہ تھی کہ آیان کے لیے دی جاتی۔ میں کیسے صبر کروں فجر؟ حالانکہ صبر کرنے کا بہت اجر ہے، صبر کرنے والوں کو اللہ نوازتا ہے لیکن میرا صبر بھی تھک گیا ہے۔ میں اب صبر کرنے کے بھی قابل نہیں رہا۔ اللہ سے شکوہ اور گلہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس نے روحان کی موت ایسے ہی لکھی تھی لیکن فجر میں کیسے سب ٹھیک کروں؟ علیزے، میرے ماں باپ، میرے بہن بھائی، روحان کی ڈی او پی کی

www.novelsclubb.com

فیملی، میں سب کو کیسے فکس کروں؟ میں لوگوں کو فکس نہیں کر سکتا۔ یہ سب تو روحان کو آتا تھا۔ کیا ہم جگہ ریپلیس نہیں کر سکتے؟ میں روحان کی جگہ اور وہ میری جگہ!

تمہیں بھی یقین نہیں آتا ہو گا نا کہ وہ نہیں رہا۔ کل تک وہ ہمارے لیے سب سے لڑتا پھرتا تھا اور آج وہ نہیں ہے لیکن ایسا نہیں ہے روحان ہر جگہ ہے، وہ میرے دل میں ہے، وہ ہم سب کے دلوں میں ہے، وہ مر کر بھی زندہ ہے۔ اسے لوگ یاد رکھیں گے۔ ہم سب اسے کبھی نہیں بھولیں گے لیکن فجر وہ سامنے کیوں نہیں ہے؟" اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا۔ نور الفجر نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے روکا تھا۔ اس وقت وہ آیان کو سنبھال سکتی تھی یا وہ اسے اور فی الحال اسے ہی سنبھالنا تھا۔

"آیان تم کچھ دیر آرام کر لو۔"

www.novelsclubb.com

"تم علیزے کے پاس جاؤ۔ میں یہاں ٹھیک ہوں۔"

"تمہاری فیملی کو تمہاری ضرورت ہے آیان۔ تمہیں سب کو سنبھالنا ہے اور یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ پلیز ہمت کرو، تم ہار نہیں مان سکتے۔ یقین رکھو وہ جنت میں ہمارا انتظار کر رہا ہو گا۔ لوگ صحیح کہتے ہیں کہ مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جا سکتا لیکن انہیں اچھے الفاظ میں یاد کیا جا سکتا ہے بغیر روئے، صبر کے ساتھ، اللہ کا حکم مان کر! روحان اپنے حصے کی موت مرا ہے۔ وہ ہمارا کچھ بھی نہیں لے کر گیا۔ پلیز اپنی بکھری ہوئی فیملی کو سنبھالو۔ ہمیں مل کر سب کو لوگوں کو فکس کرنا ہے اور مجھے امید ہے ہم کر لیں گے۔ ٹرسٹ می!" وہ یہ کہہ کر اٹھ گئی۔

چادر اس نے آیان کے گرد اچھے سے سیٹ کی اور قرآن پاک کو سینے سے لگائے واپس علیزے کے کمرے کی جانب چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ گردن بائیں جانب موڑے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے اندر جاتے ہوئے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ دروازے کے پیچھے غائب ہو گئی اور آیان نے آنکھیں موند کر پیچھے دیوار سے ٹیک لگائی۔

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں کہ میں کچھ بھی فکس کرنے کے قابل نہیں رہا فجر!" اس نے دکھ سے خود کلامی کی۔

*****

وہ سوپ بناتے ہوئے اداسی سے روحان اور علیزے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ روحان کا چالیسواں بھی ہو چکا تھا اور سب پہلے دن جیسا تھا جیسے ابھی کی بات ہو کہ وہ روحان کو دفنا کر آئے ہوں۔ گھر میں ہمہ وقت پھیلی خاموشی سے ایسا لگتا کہ اس گھر میں کوئی رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ وہ پہلے بھی بہت کم گھر میں رہتا تھا۔ ایک شخص کیسے اپنے ساتھ ساری بہاریں لے جاتا ہے، وہ کیوں سارے شہر کو ویران کر جاتا ہے اسے اب اندازہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا روحان واپس آ سکتا ہے؟ کیا سب پہلے جیسا ہو سکتا ہے؟ آہ... نہ روحان واپس آ سکتا ہے اور نہ سب پہلے جیسا ہو سکتا ہے۔

اس نے اداسی سے سر جھٹکا اور باؤل میں سوپ ڈالنے لگی۔ روحان کی موت کے بعد کے ایک ماہ سے وہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔ سب کی خدمت کرتے کرتے وہ خود سے لاپرواہ ہو رہی تھی اور یہ وہی نورالفجر تھی جسے بڑے خاندانوں میں شادیاں عذاب لگتی تھیں لیکن یہاں سب کچھ بدل گیا تھا۔ وہ سب کر رہی تھی اور خوش دلی سے، اپنی مرضی سے کر رہی تھی۔ اسے بھی آیان کی فیملی اپنی فیملی لگنے لگی تھی۔

حدیقہ کے کمرے کی طرف جاتے اس کے قدم لڑکھڑائے تھے اور اس نے ڈائینگ ٹیبل کا سہارا لیا اور سوپ وہاں رکھا۔

"نور تم ٹھیک ہو؟" سائرہ جو حدیقہ کے کمرے سے نکلی تھی۔ نور کو سر پکڑے دیکھ کر فوراً اس کے پاس آئی۔

"بھابھی میں ٹھیک ہوں۔ بس سر گھوم سا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"تم یہاں بیٹھو۔ میں پانی لاتی ہوں۔" وہ اسے بٹھا کر جلدی سے کچن تک گئی اور واپسی پر اس کے ہاتھ پانی کا گلاس تھا۔ نور نے پانی پیا اور اٹھ کھڑی ہوئی کہ وہ ٹھیک ہے۔

"سوپ ٹھنڈا ہو جائے گا پہلے آنٹی کو دے آؤں۔"

"میں لے جاتی ہوں۔ تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کیا کوئی بات پریشان کر رہی ہے؟" اس نے چند لمحے سائرہ کو دیکھا اور پھر سر نفی میں ہلایا۔

"تم مجھ سے ڈسکس کر سکتی نور۔" سائرہ نے اس کی ہمت بندھائی۔

"سائرہ مجھے بہت گلٹ فیل ہو رہا ہے۔ پتا نہیں کیوں میں جب بھی علیزے کو دیکھتی ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے۔ میں جانتی ہوں اللہ کی مرضی یہی تھی پر علیزے بالکل اکیلی ہو گئی ہے۔"

"علیزے ہمیشہ سے اکیلی تھی نور۔" ان دونوں نے بیک وقت مڑ کر دیکھا جہاں سے سفید ہائنیک پر بھورے رنگ کا کوٹ اور جینز پہنے سر پر چھوٹا سکارف لپیٹے سنجیدہ سی علیزے چلی آ رہی تھی اور

علیزے کو ایسے دیکھ کر نور کے گلٹ میں مزید اضافہ ہوا۔ وہی روحان کو بار بار کہہ رہی تھی کہ آیان کو بچائے۔ ایک مرتبہ بھی نہیں سوچا کہ اس کی شادی تھی!

"علیزے..." نور نے کچھ کہنا چاہا۔

"میں آنٹی سے مل لوں۔" ان کے قریب آکر اس نے کہا اور وہ مسکرائی بھی نہیں۔ روحان جاتے جاتے علیزے کی مسکراہٹ بھی لے گیا تھا۔ نور نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اور سائرہ بھی سوپ لیے حدیقہ کے کمرے میں آ گئیں۔

وہ پہلے کی نسبت بہتر تھیں لیکن اب کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ان کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔ وہ بھی گھر میں سے کوئی زبردستی لاؤنج میں بٹھائے تو ٹھیک ورنہ انھیں کسی سے ملنا بھی پسند نہیں تھا۔

علیزے حال احوال پوچھ کر بہت فارمل سے انداز میں ایک صوفے پر ٹکی ہوئی تھی۔ نور نے دکھ سے اسے دیکھا اور اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ سائرہ اب حدیقہ کو سوپ سرو کر رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"نور نے پوچھا تو علیزے نرمی سے مسکرائی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"میں جانتی ہوں روحان کے بعد مجھے اس گھر میں رہنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ یہ گھر کبھی میرا تھا ہی نہیں لیکن میری ایک درخواست ہے کہ آپ روحان کا نیچے' بیسمنٹ والا پورشن مجھے دے دیں۔اس کی سب کتابوں اور یادوں سمیت! اگر آپ لوگ چاہیں تو میں پے کرنے کو بھی تیار ہوں۔"نور نے حدیقہ کو دیکھا تو وہ بھی سوگوار سی بیٹھی ہوئی تھیں۔

"اگر اس سے تمہاری تکلیف میں کمی ہوتی ہے تو میں یہ پورا گھر تمہیں دینے کو تیار ہوں۔"حدیقہ نے کرب سے کہا۔علیزے کی آنکھوں میں نمی چمکی۔

"آنٹی میں آپ سب کے ساتھ فیملی کی طرح رہنا چاہتی ہوں۔میں اکیلی رہ کر پاگل ہو جاؤں گی۔کیا آپ مجھے اس گھر میں رہنے کی اجازت دیں گی؟"نور نے علیزے کے ہاتھوں پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔

"تم اس گھر میں جہاں چاہو، جیسے چاہو رہ سکتی ہو۔"حدیقہ نے نرمی سے کہا۔

"بہت شکریہ!" وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی جیسے اب کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔

"میں تمہارے لئے چائے بناتی ہوں۔" نور کہتی ہوئی اس کے پاس سے اٹھی ہی تھی کہ اسے پھر چکر آ گئے۔ یہ ہر گز اس کے پینک اٹیک نہیں ہو سکتے! اس نے بے اختیار سوچا۔ علیزے نے اسے گرنے سے پہلے تھاما۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔ نور زخمی سا مسکرائی کہ ہاں وہ ٹھیک ہے۔

"میرا خیال ہے نور کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے۔ صبح سے یہ بہت dull محسوس کر رہی ہے۔" سائرہ نے بھی کہا۔ علیزے نے اسے صوفے پر بٹھایا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی نبض چیک کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا بی پی لو ہے نور! کیا کھانا وغیرہ نہیں کھا رہیں؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی ڈاکٹر کی طرح پوچھ رہی تھی۔

"نہیں سب ٹھیک ہے۔" وہ جو سمجھ رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی ابھی سب کو پتہ چلے۔علیزے نے سائرہ سے کچھ میڈیکل کا سامان گھر میں موجود ہونے کی تصدیق کروائی اور سائرہ سامان لے آئی۔

کچھ دیر تک ان دونوں نے نور کا چیک اپ کیا۔حدیقہ بھی بیڈ سے اٹھ کر ان کے پاس ہی کھڑی تھیں۔

علیزے بے اختیار اس کے قریب آئی اور پورے دل سے مسکرا کر اس کے دونوں گال چومے۔نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یو آر گوئنگ ٹو بی مدر ڈاکٹر نور الفجر۔" (تم ماں بننے والی ہو ڈاکٹر نور الفجر) اس نے شل ہوئی نگاہوں سے علیزے کو دیکھا۔وہ مسکرا رہی تھی۔اس نے سائرہ کو دیکھا اس کے چہرے سے بھی خوشی جھلک رہی تھی۔اس نے حدیقہ بیگم کو دیکھا تو وہ بھی خوشگوار حیرت میں تھیں اور وہ خود حیران ہونے کے بعد شاک میں چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو نور!" سائرہ نے کہا۔ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی۔ جب دماغ کو کوئی اہم سگنل ملا تو وہ بے یقینی سے انھیں دیکھتی رہ گئی۔

"واقعی؟" وہ بھی کھڑی ہو گئی۔ حدیقہ نے اسے خود سے لگا کر مبارکباد دی۔

"نہیں یار... ابھی نہیں۔" وہ بے اختیار پریشان ہو گئی۔ فی الحال کسی خوشی پر اس کا کوئی حق نہیں تھا۔

"نور..." باقی سب تو حیران ہی رہ گئیں۔

اس کا گلا رندھ گیا۔ وہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اب کوئی بھی خوشی اس کے گلٹ میں اضافہ ہی کرتی جائے گی جب تک علیزے خوش نہ ہو جائے۔

"نور کیا ہوا تم خوش نہیں ہو؟" علیزے نے اسے پریشانی سے خود سے لگایا کیونکہ وہ رو رہی تھی۔

"کیا تم یہ بچہ نہیں چاہتی نور؟" حدیقہ نے بھی بے یقینی سے پوچھا۔انھیں نورالفجر کے ری ایکشن سے ایسا ہی لگ رہا تھا کہ وہ یہ خبر سن کر خوش نہیں ہے اور اگر اس کا جواب ہاں میں ہوتا تو حدیقہ صدمے سے مر جاتیں۔

نور سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔اسے نا جانے کیوں شرمندگی سی ہونے لگی تھی۔

"نور تم ٹینشن مت لو، آرام کرو۔اگر تم خوش نہیں ہو تو۔۔۔" سائرہ بھی کہہ رہی تھی۔اس سے مزید نہیں سنا گیا۔

"میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔بعد میں بات کریں گے۔" وہ سب سے نظریں چراتی حدیقہ کے بستر میں گھس گئی۔وہ اس وقت کسی کو بھی فیس نہیں کرنا چاہتی تھی۔نورالفجر کہ وہی پرانی عادت! کبھی عینی کے کمرے میں سو جانا، کبھی سلمیٰ کے ساتھ سو جانا اور کوریا میں وہ اکثر عاشی کے کمرے میں ہی سو جایا کرتی تھی۔سب اس کے رد عمل پر ہکا بکا تھے۔حدیقہ کو تو گویا صدمہ ہی لگ گیا تھا۔

"آنٹی ہم باہر بیٹھتے ہیں۔نور کو آرام کرنے دیں۔"علیزے اسے جانتی تھی۔وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی لیکن فی الوقت کوئی بھی اس کا رویہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

وہ منہ سر لپیٹ کر لیٹ گئی۔وہ خوش ہونا چاہتی تھی لیکن وہ خوش ہو کر بھی ناخوش تھی۔کیا اسے خوش ہونے کا حق تھا؟

******

وہ رات لیٹ گھر آیا تو حدیقہ کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر چونکا اور ان کے پاس آیا۔آج کل وہ کم ہی گفتگو کرتا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟"وہ تھکے ہوئے انداز میں ان کے قریب صوفے پر بیٹھ گیا۔حدیقہ نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔وہ کتنا بدل گیا تھا۔

"آیان کہاں تھے صبح سے؟"انہوں نے پوچھا۔

"یہیں آگے پیچھے تھا۔سب سو گئے کیا؟" وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"علیزے یہاں شفٹ ہونا چاہتی ہے۔سائرہ اس کے ساتھ اس کا سامان لینے گئی ہے اور نورالفجر دن کی سوئی ہوئی ہے ابھی تک نہیں اٹھی۔"

"اوہ...آپ نے کھانا کھالیا؟" اس نے فوراً پوچھا۔آج کل ان کے کھانے کی ذمہ داری نور نے لی ہوئی تھی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے لیکن تم نور کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"کیا ہوا اسے؟" وہ اپنا سر دباتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔حدیقہ اس وقت نور سے سخت خفا تھیں اس لئے وہ آیان کو نہیں بتانا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تھکاوٹ کی وجہ سے وہ کافی کمزوری محسوس کر رہی تھی۔اس لیے آرام کر رہی ہے۔" وہ حیران نہیں ہوا کیونکہ نور کئی دنوں سے واقعی ان تھک بھاگ دوڑ کر رہی تھی۔وہ جانتا تھا وہ اس سب کی

عادی نہیں ہے پھر بھی وہ سب کا اچھے سے خیال رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔وہ جانتا تھا یہ سب اس کی ذمہ داری نہیں ہے پھر بھی وہ خوش دلی سے سب کر رہی ہے۔وہ جانتا تھا کہ یہ سب نورالفجر کے احسانات میں سے ہے پھر بھی وہ اس کا احسان لے رہا تھا۔آگے ہی وہ اس کے احسانوں تلے دبا ہوا تھا ایک اور احسان سہی۔

"ٹھیک ہے میں اسے دیکھتا ہوں۔آپ کھانا لیں۔میں سونے جا رہا ہوں۔"ہر کوئی اکیلے رہنا چاہتا تھا اور آیان بھی اس وقت نیند کے ذریعے فرار چاہ رہا تھا۔

"نورالفجر میرے کمرے میں ہے۔تم بھی ادھر چلے جاؤ۔"وہ اٹھا تو حدیقہ نے اس سے کہا۔

"آہ فجر اتنی تھکی ہوئی تھی کہ اس نے آپ کو تکلیف دی۔میں اسے لے جاتا ہوں۔آپ آرام کریں۔"اس نے معذرت خواہ انداز میں کہا۔

"میں تمہارے کمرے میں چلی جاؤں گی۔تم جاؤ آرام کرو۔"آیان ان کے لہجے سے چونکا۔

"مام! آپ پریشان ہیں کسی وجہ سے؟" اب کہ وہ نرمی سے پوچھتا واپس ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"اگر کوئی اپنی اولاد آنے کی خبر سن کر خوش نہ ہو تو کیا مجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے؟"

"سوری مام! میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔"

"نورالفجر تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے اور وہ خوش نہیں ہے۔" انہوں نے اس سے کہا اور آیان سکندر کا چہرہ بھی اسی طرح زرد پڑا جیسے نورالفجر کا پڑا تھا اور حدیقہ نے یہ نوٹ کیا تھا۔ ان کے دل میں نئے سرے سے دکھ جاگا تھا۔ ان کا لاڈلا بیٹا اور بہو کوئی اولاد نہیں چاہتے تھے!

آیان کچھ بول ہی نہیں سکا تھا اور بے یقینی سے حدیقہ کو دیکھتا رہا۔

"میں تمہیں تمہارے بچے کے آنے کی خبر سنا رہی ہوں اور تم ایسے سکتے میں چلے گئے ہو جیسے کسی کی موت کی خبر سنائی گئی ہو۔" حدیقہ اس سے بھی خفا ہو گئیں۔

"اچھا میں سونے جا رہا ہوں۔" وہ دماغی طور پر تیار نہیں تھا۔

"آیان تم بھی ناخوش ہو۔ کیا تم دونوں واقعی کوئی بچہ نہیں چاہتے؟"ان کی آواز میں

دکھ' ملامت' افسوس سب کچھ تھا۔

"مام...ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"وہ اٹھا اور اوپر کی جانب چل دیا۔

"میں تم دونوں کو معاف نہیں کروں گی اگر اس بچے کو کچھ ہوا۔"ان کی تنبیہی آواز سن کر آیان کے

قدم ساکت ہوئے۔

"مام! ابھی کسی بھی بات پر خوش ہونا ہمارا حق نہیں ہے۔ میں شاک میں ہوں شاید فجر کیلئے بھی یہ

سب جلدی ہو۔ اس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔ وہ بھی خوش ہو جائے گی۔ میں بھی خوش

ہو جاؤں گا۔"وہ بے ربط سے جملے بول کر وہاں سے بھاگ نکلا۔

www.novelsclubb.com

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے خود کو رونے سے روکے۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں بھاگ

گیا۔ وہ کمرہ جو کبھی اس کا اور روحان کا مشترکہ کمرہ ہوتا تھا۔ ہر جگہ دکھ ہی دکھ تھا۔ اسے ڈھیر سارا رونا

تھا۔آج ہی تو اسے مارک کہہ رہا تھا کہ مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منانا چاہیے لیکن وہ کیا کرتا اسے دکھ کم ہو جاتا؟ وہ سوگ میں نہیں تھا، وہ تکلیف میں تھا۔روحان کو اپنی نظروں کے سامنے ختم ہوتا دیکھنے کی تکلیف!

وہ آج اتنی بڑی خبر سن کر بھی ناخوش تھا یقیناً وہ ناشکری کرنے لگا تھا لیکن وہ دل سے خوش نہیں ہو پا رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ نورالفجر بھی کیوں ناخوش ہے۔وہ بھی تکلیف میں تھی۔وہ جانتا تھا وہ علیزے کے لیے قربانی دینا چاہتی ہے جس کی وجہ سے وہ اسے علیزے سے شادی پر منا رہی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی علیزہ کے بارے میں ایسا نہیں سوچ سکتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ علیزے کے لیے فکر مند ہے اور سمجھ رہی ہے علیزے کو صرف آیان خوش رکھ سکتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔علیزے کو کوئی بھی حقیقی خوشی نہیں دے سکتا تھا۔وہ اسے دوست کہہ سکتا ہے، اسے بہن کہہ سکتا ہے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں! کیونکہ وہ روحان نہیں تھا۔روحان سکندر تو کہانی سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی زندگی کی کہانی تو ختم ہو گئی۔اب وہ واپس نہیں آسکتا تھا۔روحان سکندر کا Great era(عظیم دور) ختم ہو گیا تھا۔دی اینڈ!

******

آج صبح سے حدیقہ بیگم نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔وہ آیان سے بھی نہیں مل پائی تھی۔وہ ابھی گھر آیا تھا اور اسے کافی بنا کر لانے کا کہہ کر ٹیرس پر چلا گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ کافی بنا کر ٹیرس پر لے آئی۔وہ اس کا انتظار کر رہا تھا اور وہ چاہتی تھی اسے خود بتائے۔

"شکریہ!"نورالفجر سے کافی کا مگ لیتے ہوئے وہ بولا۔ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے مگ پر بھی ڈالی اور پھر سامنے والے کے ٹیرس پر کھلے ہوئے گلابوں کو دیکھنے لگا۔

"کیسے ہو؟"اس نے اپنا مگ ریکنگ پر رکھا اور اس سے پوچھتے ہوئے واپس مڑ گئی اور ریکنگ سے ٹیک لگائی۔اب کبھی کبھی ہونے والی گفتگو میں حال سب سے پہلے پوچھا جاتا تھا۔آیان نے بھی اپنا مگ ریکنگ پر رکھ دیا اور اس سے ٹیک لگا دی۔اب سامنے والے گھر کے ٹیرس کے گلاب ان کی پشت پر تھے۔

"جیسی تم ہو۔تھکی ہوئی،بے چین،مضطرب،کنفیوز اور... گلٹی!"اس کی آواز مدہم تھی۔جواب جامع اور مختصر تھا۔نورالفجر کو سمجھ آ گئی تھی۔اس نے مزید حال نہیں پوچھا۔وہ ایک دوسرے کی خاموشیاں بھی سن لیتے تھے۔کچھ رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں آپ کو بار بار وضاحتیں نہیں دینا پڑتیں۔ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ دل میں کیا چل رہا ہے،وہ بار بار ٹاکسک نہیں بنتے،ایسے رشتے مقدس ہوتے ہیں۔انھیں سنبھال کر رکھنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"میں move on کرنا چاہتی ہوں اگرچہ یہ بہت مشکل ہے۔روحان کو بھولنا مشکل ہے پر ایسے دنیا کا نظام نہیں رکنے والا۔میں واقعی تھک گئی ہوں آیان۔یہ سب بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔"اس کی آواز میں بھی تھکن نمایاں تھی۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔"وہ اب بھی دھیمی آواز میں بولا تھا۔اس کا ساتھ ہونا ہی بہت تھا۔

"اصل میں آنٹی مجھ سے کسی وجہ سے ناراض ہیں۔"اس نے اب کے قدرے بھول پن سے بتانے کی کوشش کی۔

"ہمیں چل کر ان کو منانا چاہیے شاید "کسی وجہ سے" وہ مجھ سے بھی ناراض ہیں۔"تو آیان کو معلوم ہو ہی گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم باپ بننے والے ہو۔"نور نے اس کا ری ایکشن دیکھنے کے لئے اس کی طرف دیکھا۔

"اور تم ماں!" آیان نے بھی اسے دیکھا اور اس کی زندگی میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ نورالفجر بلش ہوئی تھی۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"تمہیں کسی کی نظر نہ لگے۔" وہ مڑا اور اپنا مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"مجھے اب دعاؤں سے ڈر لگتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی کے حصے کی دعائیں کھا جاتی ہوں۔" آیان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"فجر ہمارے حصے کی دعائیں ہماری ہی ہوتی ہیں اور ہمارے لیے ہی ہوتی ہیں۔ اللہ کے پاس لامحدود نعمتیں ہیں اور دعائیں کرنے والوں کا بھی خوب رش ہوتا ہے۔ وہ ہر کسی کو اس کے حصے کی نعمتیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ انسان کو اسی کے حصے کا انعام دیتے ہیں۔ ہم دونوں ناشکری کر کے اللہ کو ناراض کر رہے ہیں۔ ہمیں توبہ کر لینی چاہیے۔"

"میں کبھی اچھی مسلمان نہیں بن پائی آیان! کوریا میں رہتے ہوئے بھی اور اب بھی، میں نے بہت کوشش کی لیکن ہر جگہ میں شیطان کے بہکاوے میں آجاتی ہوں شاید اسی وجہ سے اللہ مجھ سے ناراض ہیں اور میں حقیقی خوشی سے دور ہوں۔"

"اور تمہیں بالکل غلط لگتا ہے فجر! اللہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے جو نعمتیں تمہیں ملی ہوں وہ تمہاری اسی کوشش کا انعام ہوں؟ اللہ کے معاملے میں ہمیشہ optimist رہنا چاہیے کیونکہ وہ ہمیں وہی دیتا ہے جس کی ہم نے اس سے توقع کی ہوتی ہے۔ سمجھ رہی ہو نا؟ اور میں بہت خوش ہوں کہ اللہ ہمیں اولاد کی نعمت دینے والا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی اچھی تربیت کر کے ہم اللہ کو خوش کر سکیں۔ ہم اچھے پر قائم نہیں رہ پا رہے پر کوشش تو کر رہے ہیں نا۔ مجھے یقین ہے اللہ ہماری اس ریاضت کو ضائع نہیں کرے گا۔ Stay optimistic اوکے؟" آیان نے اس کا کافی کا مگ تھمایا۔

www.novelsclubb.com

"پی لو اچھا محسوس کرو گی۔" وہ مسکرایا۔ نور نے مگ لے لیا لیکن وہ بے دھیانی میں اسے دیکھتی رہی۔ اسے چند سال پہلے عنایہ کی موت کے بعد والا آیان یاد آیا۔ موجودہ اور پچھلے آیان میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ وہ بھی خاموش ہو جایا کرتا تھا لیکن اس نے شکوہ نہیں کیا۔ وہ شکوے نہیں کرتا تھا۔ تکلیف ہوتی ہے، دکھ تو ہوتا ہے، دل بھی خون کے آنسو روتا ہے لیکن اللہ سے کیسا شکوہ؟ وہ ہر زخم بھر دیتا ہے، ہر زخم!

"ویسے تم کب سے کڑوی کافی پینے لگیں؟" اس کا دھیان بٹانے کو آیان نے پوچھا۔

"ہوں؟..." وہ چونکی اور اسے دیکھا۔

"کیا میں نے چینی نہیں ڈالی؟" وہ حیرت زدہ تھی۔

"کیا تم کسی وجہ سے پریشان ہو؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں تو۔"اس نے بھرپور انداز میں نفی کی۔وہ آیان کو اپنے ڈھیر سارے مسئلے، شکوے، گلے، گلٹ کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی تھی۔اس کے اپنے ہی بہت مسئلہ تھے۔

"ہم اپنی زندگی کا گولڈن پیریڈ اپنا کیریئر اور نام بنانے میں گزار دیتے ہیں اور اپنوں سے دور ہو جاتے ہیں پھر سالوں بعد پچھتاتے ہیں۔تم آٹھ سالوں سے ایسے زندگی گزار رہی ہو۔کیا تم خوش ہو اپنا خواب پورا کرنے کے بعد؟"اس نے پھر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اصل خوشی کیا ہوتی ہے آیان۔میں بہت چھوٹی چیزوں سے خوش ہو جاتی ہوں۔ہاں میں اللہ کی شکر گزار ہوں۔میں نے یہ آٹھ سال اذیت میں کاٹے، مجھے گھر والوں کی کمی محسوس ہوتی تھی لیکن میں خود کو ہر طرح کے حالات کے لئے تیار کرنا چاہتی تھی۔یہ سب میرا خود کا فیصلہ تھا کہ گھر والوں سے دور ہو جاؤں۔میں خود کو ایک مضبوط لڑکی بنانا چاہتی تھی جسے کسی بیساکھی کی ضرورت نہ پڑے۔اپنے خواب پورے کرنے کے لیے میں کسی مرد پر ڈیپنڈ نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اگر میری شادی ہو جائے تو میرا شوہر یہ طعنہ کبھی نہ دے سکے کہ میں اس کا کھاتی ہوں۔

میں حد سے زیادہ خوددار ہو گئی تھی کیونکہ پاکستانی سوسائٹی میں رہنے والی ہر لڑکی کا یہی خواب ہوتا ہے کہ جو role theory اس کی ذات کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے اس سے باہر نکل کر کچھ کریں۔ میں بھی ایسا چاہتی تھی۔ میں نے اپنا کمفرٹ زون توڑنے کے لیے پہلے اسلام آباد اور پھر کوریا میں وقت گزارا اور پھر اس ساری ریاضت کے بعد مجھے تم مل گئے۔ اگر مجھے اپنے مستقبل کا پہلے پتہ ہوتا تو میں وہ آٹھ سال ضائع نہ کرتی۔ اپنے باپ کے گھر میں شہزادیوں سی زندگی گزار لیتی، ماں باپ کے ہاتھوں کا چھالا بن کر رہتی لیکن اس سب کے بعد میں وہ نہ ہوتی جو آج ہوں۔ میری زندگی جیسی بھی گزری میں بس اللہ کی شکر گزار ہوں۔ تم بتاؤ۔ اٹھارہ سال سے تیس سال تک تم نے ''داونگ کمانڈر آیان'' بننے والا عرصہ کیسے گزارا؟"

www.novelsclubb.com

"میری زندگی ہمیشہ سے unpredictable رہی ہے۔ ہیروئین کیس اور اقراء سے منگنی کے بعد سے میری اصل سٹرگل شروع ہوئی تھی۔ میں اس وقت بہت ڈپریشن میں رہنے لگا تھا اور روحان اس وقت نیا نیا موٹیویشنل اسپیکر بن رہا تھا۔ وہ مجھے ہمیشہ پازیٹیو رہنے کا درس دیتا تھا۔ وہ جب

انٹرویوز میں میرے صبر کی مثالیں دیتا تھا تو مجھے بہت فنی لگتا تھا کیونکہ میرے ڈپریشن میں صرف وہ ہوتا تھا جو مجھے سننے کے لیے آجاتا تھا۔ میں اپنے گھر والوں سے دور رہنے لگا تھا شاید یہ لوگ میری وجہ سے مصیبت میں پڑ جاتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ اس کے بعد جب میں اکیلا ہوا تو زندگی نے مجھے سکھایا انسان کے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہو اسے مسلسل چلتے رہنا چاہیے۔

زندگی کے مسائل کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ کبھی ختم ہونگے، یہ صرف ہم ہوتے ہیں جو ان مسائل کو قبول کر کے روز ایک نئے چیلنج کے لیے تیار ہوتے ہیں اور مجھے زندگی کے ہر موڑ پر الگ لوگ ملے، الگ طرح کے سبق سکھا گئے۔ میری جیلوں میں دوستیاں ہوئیں جو بہت مقدس ہیں۔ میری اپنوں میں دشمنیاں ہوئیں جو کہ برا تجربہ تھا اور آج دیکھو میں ڈھیٹوں کی طرح کھڑا ہوں۔ اب لگتا ہے کہیں نہ کہیں روحان کی طرح باتیں کرنے لگا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ڈھیٹ انسان اللہ کو بہت پسند ہوتا ہے۔" نور الفجر نے بھی روحان کی بات دہرائی تو دونوں ہی لمحے بھر کو خاموش ہو گئے۔ باتیں کرتے کرتے وہ لوگ واپس اسکوئرون پر آ گئے تھے۔ موجودہ دنوں کی

ہر بات کا موضوع روحان سکندر سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا تھا۔ کسی کو مسئلہ نہیں تھا۔اس کی یادیں ہی ایسی تھیں کہ انسان اس کے بارے میں بات کرتا رہے۔

"تمہیں ڈھیٹ اور بد تمیز انسان میں فرق معلوم ہے فجر؟ مجھے نہیں معلوم تھا۔روحان نے بتایا کہ یہ دونوں ایک کیٹگری میں نہیں آتے۔وہ کہتا تھا ڈھیٹ ہونے کا مطلب consistent ہونا ہوتا ہے، کسی مقصد کے ساتھ کمٹمنٹ کر لینا ڈھیٹ انسان کی نشانی ہوتی ہے۔آف کارس اس نے اچھے طریقے پر چلنے کیلئے کہا تھا اور بد تمیز کا مطلب بد اخلاق ہوتا ہے۔بہر حال ایک لمبی تقریر میں اس نے مجھے یہ سب سمجھایا تھا۔" وہ جیسے کچھ یاد کرتے ہوئے اداسی سے مسکرایا۔

نور کی کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی اور آیان نے بات کرتے ہوئے ختم کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے مس کرتے ہو؟" سوال بے فائدہ تھا کیونکہ وہ محسوس کر سکتی تھی۔

"ایسا کون سا لمحہ ہے جب میں اسے مس نہیں کرتا۔" نور نے خاموشی سے اسے دیکھا اور اس کا کپ لے لیا۔

"نیچے آجاؤ ہم آنٹی کو راضی کر لیتے ہیں۔ مجھے آنٹی ناراض اچھی نہیں لگتیں۔"

"تم واحد بہو ہو گی جسے ساس کی ناراضگی کی اتنی فکر ہو رہی ہے۔ تم چلو میں آرہا ہوں۔"

"سب کو ہی ہوتی ہے جب ساس اتنی اچھی مل جائے۔"

"شکریہ میری ماں کا خیال رکھنے کیلئے۔"

"میں تم سے بھی یہی توقع رکھوں گی کہ اس گھر میں میرے میکے والوں کو بھی یہی مان اور عزت ملے جو میں یہاں سب کے ساتھ رکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

"انشاءاللہ تمہیں شکایت نہیں ہو گی۔" وہ مشکور انداز میں کہہ کر مسکرایا۔

نور سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔

"سنو فجر!"

"کہو!" وہ پلٹی نہیں۔

"کیا تم نے مجھے کوریا میں کی گئی غلطیوں کے لیے معاف کر دیا ہے؟" نور الفجر چونک کر پلٹی۔ اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔ وہ عجیب سے انداز میں اسے دیکھے گئی۔

"آئیندہ ذکر مت کرنا۔" اس نے سنجیدگی سے کہا اور نیچے چلی گئی۔

وہ وہیں دیکھتا رہا جہاں سے وہ گئی تھی پھر گہرا سانس لے کر واپس پلٹا اور سامنے والے گھر میں لگے سرخ گلاب کے پھولوں کو دیکھنے لگا۔

******

www.novelsclubb.com

وقت اب آہستہ آہستہ سرکنے لگا۔ایک ماہ مزید گزرااور دنیاروحان سکندر کو بھول گئی۔ان سب کی زندگی بھی چل ہی پڑی تھی۔کیس کھلا ہوا تھااور تحقیقات بھی جاری تھیں۔یہ سب اضافی بوجھ تھا لیکن آیان ایسا چاہتا تھا۔کاش اس وقت سکندر نے کنزہ کو نہ مارا ہوتا تو وہ اسے خود ہی قتل کرتا۔

اب گھر میں بھی کام کی بات کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔کام والے صبح کو جاتے رات کو واپس آجاتے۔نورالفجر نے بھی دوبارہ ہسپتال جانا شروع کر دیا تھااور اس کی اتنی ماہ کی غیر موجودگی کا سارا کام تالیہ اور عاشر نے سنبھالا تھا۔میرپور میں نئے بننے والے ہسپتال کو نورالفجر اور سائرہ دیکھ رہی تھیں۔

بہت منتوں کے بعد علیزے کو DOP کے CEO عہدہ لینے پر منایا گیا تھا جواب روحان کی بیسمنٹ سے ہی نہیں نکلتی تھی۔وہ شادی کے بارے میں بات نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ باقی کی زندگی اکیلے گزارنے کی خواہشمند تھی۔فی الحال سب نے اس کی خواہش کی قدر کی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمپنی کے ساتھ ملحق اداروں اور لوگوں کو جاننے میں ثناءاللہ اور زینب اس کی مدد کر رہے تھے۔ ہر جگہ وہ مسز روحان کے نام سے ہی جانی جاتی تھی اور اسے یہ طرزِ تخاطب اچھا لگنے لگا تھا۔ زندگی بہت غیر متوقع ہو گئی تھی۔ جو ہوتا تھا وہ سوچا نہیں تھا اور جو سوچا تھا وہ ہوا نہیں تھا سو اس نے اب زندگی سے بہت زیادہ امیدیں لگانا چھوڑ دیا تھا۔ آیان اسلام آباد میں ہوتا تھا کیونکہ وہ سب واپس سے اپنے کیریئر اور جاب کی وجہ سے باؤنڈ تھے۔ نورالفجر کو میرپور میں ہی رہنا تھا اور علیزے لاہور میں ہوتی۔ البتہ ویکینڈ پر سب ہی کوشش کرتے کہ گھر آجائیں۔

اس وقت ہم لاہور میں چلتے ہیں جہاں ڈی او پی کے سی ای او کے آفس میں وہ مسکراتی ہوئی سامنے بیٹھے ثناءاللہ کو سن رہی تھی۔ چہرے پر ہلکا میک اپ کئے، بلیک کرتا پاجاما میں اسٹالر کو سر پر ٹکائے وہ آج پہلے کی نسبت تر و تازہ نظر آتی تھی۔ وہ ہمیشہ سے اکیلے گر کر اٹھتی آئی تھی اور اب بھی وہ سنبھل ہی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وقت بدل گیا ہے پہلے مجھے ان سب کاموں کی بریفنگ روحان کو دینا پڑتی تھی۔" ثناءاللہ نے ساری تفصیلات دینے کے بعد ریلکس ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"روحان نے جو شمع جلائی تھی ہم اسے بجھنے نہیں دیں گے۔ اگر وہ قوم کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنا چاہتا تھا تو ہم اس کے وژن کو آگے لے کر چلیں گے۔ میں آج ایک پریس کانفرنس کرنا چاہ رہی ہوں حافظ بھائی جس میں، میں روحان کے وژن کو دوبارہ نئے طریقے سے لوگوں تک پہنچ جاؤں گی اور انہیں خود کو سپورٹ کرنے کا کہوں گی۔ فی الحال تو میرے پاس بیوگی کا پلس پوائنٹ ہے بعد میں شاید لوگ سپورٹ نہ کریں۔ مجھے لوگوں کی ہمدردی چاہیے۔" وہ تلخی سے کہتے ہوئے بہت اداس تھی۔ جب وہ بات کرتی تو صدیوں کی بیماریاں لگتی تھی لیکن وہ ایثار مند، حقیقت پسند لڑکی جلد ہی بغیر بیساکھی کے سنبھل گئی تھی کیونکہ بچپن سے اب تک اس نے خود ہی گر کر اٹھنا سیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی ایسی باتیں نہ کریں۔ روحان کی وائف... آئی مین بیوہ کو لوگ ویسے ہی سپورٹ کرتے۔ سب ہی جانتے ہیں کہ اس کی موت سے پہلے بھی آپ اس کے ساتھ ساتھ تھیں۔ ہر جگہ فنڈنگ

کے لیے آپ ہماری مدد کرتی رہی تھیں۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ روحان کی عورت اس سے مخلص تھی اور پوری نیک نیتی سے اس کے عہدے کو سنبھالنے والی ہے۔اب آپ کو پازیٹیور ہنے کی ضرورت ہے۔آپ دکھ میں ہیں، تکلیف میں ہیں، درد میں ہیں، ہم سب ہی جانتے ہیں لیکن یہ سب لوگوں کو بتانے کی اور دکھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمیں ہمدردی کا ووٹ نہیں چاہیے۔جو مدد کے لئے آنا چاہتا ہے ہم اسے ویلکم کہتے ہیں اور جو چھوڑنا چاہتا ہے ہم اسے نہیں روکیں گے۔"

سر براہی کرسی پر آگے ہو کر بیٹھی وہ ثناءاللہ کو غور سے سن رہی تھی۔

"لوگ نیک نیتی نہیں دیکھتے حافظ بھائی! لوگ دیکھیں گے کہ یہ عہدہ لینے کے بعد میں روحان کے وژن کو کس قدر ایکسپلائٹ کروں گی۔لوگ ایسی ایسی پریڈکشنز دیں گے کہ بہت سی کمپنیاں ایک

www.novelsclubb.com

عورت کے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیں گی لیکن مجھے آپ سب پر بھروسہ ہے۔روحان کے ٹائیگرز اسے اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔مجھے اُمید ہے کہ آپ سب مجھے نہیں چھوڑیں گے اور میں سب اچھے سے سنبھال لوں گی۔"

"انشاءاللہ ہم سب متحد ہیں۔"

"شکریہ پھر بھی میں ایک پریس کانفرنس کرنا چاہوں گی کہ ڈی او پی ابھی ختم نہیں ہوئی۔اس کے ٹائیگرز،اس کی یوتھ اس کے ساتھ ہے۔ہم یونیورسٹیز میں سیمینار کریں گے،لوگوں کو آگے لائیں گے۔اس کو ہم اسی طریقے سے چلائیں گے جس طرح روحان نے سوچا تھا۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔

کچھ ہی دیر بعد ثناءاللہ وہاں سے چلا گیا۔

اب علیزے کو بلاوجہ مسکرانا نہیں آتا تھا البتہ وہ لوگوں کے سامنے خوش ہی رہتی تھی۔آیان اور نور کے بچے کی خوشی اسے بھی تھی پر اب وہ چاہتی تھی کہ اپنی وجہ سے ان لوگوں کو تکلیف نہ دے۔وہ سب کچھ چھوڑ کر بیرون ملک بھی نہیں جا سکتی تھی کیونکہ روحان کے ساتھ وعدہ خلافی ہو جاتی اور اس کا وژن پورا نہ ہوتا۔وہ صرف اور صرف روحان کی وجہ سے ڈی او پی کو ڈس اون نہیں کر سکی تھی۔وہ اسے ڈس اون کر بھی نہیں سکتی تھی!وہ روحان سے غداری نہیں کر سکتی تھی۔

وہ محبت ہی کیا جو دنیا میں کامل ہو جائے؟

محبت تو آسمانوں پر کامل ہوتی ہے

محبت وہ جو بغیر غرض کے ہو

محبت وہ جو بغیر نقصان کے ہو

محبت وہ جو معاف کر سکے

محبت وہ جو کسی کو برداشت کر سکے

محبت وہ جو ظرف دکھا سکے

محبت وہ کہ جس میں عاجزی ہو

www.novelsclubb.com

محبت وہ کہ جس میں سادگی ہو

محبت وہ کہ جس میں خلوص ہو

محبت وہ کہ جس میں وفا ہو

اس سب کے بغیر بھی محبت کچھ ہے؟

اس سب کے بغیر محبت کچھ بھی نہیں

*****

وہ علیزے کے ساتھ ڈی او پی کی بلڈنگ گھوم رہی تھی جہاں آنے کا نہ کبھی اس نے سوچا تھا اور نہ کبھی خیال آیا تھا۔ وہ بلڈنگ عربیوں کے طرز کی ایک جدید اور شاندار عمارت تھی۔ وہ واقعی اب روحان کے وژن سے انسپائر ہو رہی تھی۔

علیزے نے واقعی سب سنبھال لیا تھا یہاں تک کہ خود کو بھی! وہ دونوں ٹاپ فلور پر گھوم رہی تھیں اور علیزے اسے بتا رہی تھی کہ یہاں کس کس کو آنے کی اجازت ہے۔ یہ ملٹری کے ہیڈ کوارٹرز جیسا تھا جہاں صرف اہم لوگوں کو داخلے کی اجازت تھی۔

"علیزے ہم جن ینگ کی شادی کا سوچ رہے ہیں۔"اس نے سفید ماربل کے فلور پر رکھے گلمے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ اس کے والدین ہو یا اس کا ذہن کام نہیں کرتا؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔وہ پاکستان میں شادی کرنا چاہتا ہے۔"

"اینڈ ڈونٹ ٹیل می تم لوگ مجھے اس کے ساتھ سیٹ کرنے کا سوچ رہے ہو۔"وہ اپنے آفس کی جانب بڑھی۔

"علیزے میں اور آیان ایسا چاہتے ہیں۔"نور وہیں کھڑے بازو سینے کے گرد لپیٹے کھڑی رہی۔

"سیریسلی؟"وہ حیران سی واپس مڑی تو نور نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پلیز نور!ڈی او پی کو میری ضرورت ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔اس نے کب چاہا تھا کہ آیان اور نورالفجر اس کے لیے ہلکان ہوں؟

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسے تم ہی چلاؤ گی لیکن ایسے اکیلے زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔ جن ینگ اچھا لڑکا ہے۔"

آیان نے جن ینگ سے صرف بات کی تھی اور وہ راضی ہو گیا تھا۔اس نے علیزے سے بات کرنے کا کہا تھا اگر وہ مان جائے تو جن ینگ کچھ سوچے گا۔

"تم چاہتی ہو کہ میں دو ماہ واپس پیچھے چلی جاؤں اور فرسٹریشن کا ایک لمبا دورانیہ دوبارہ سے گزاروں؟"علیزے نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور آفس کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"میں ایسا نہیں کہہ رہی کہ تم فرسٹریشن میں چلی جاؤ لیکن زندگی ایک کے جانے سے رک نہیں جاتی۔"وہ بھی اس کے ساتھ ہی چلی آئی۔

www.novelsclubb.com

"میری رک گئی ہے نا فجر! میں دوبارہ شادی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی یار۔میں مزید نقصان برداشت نہیں کر سکتی۔"وہ دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے گویا پھٹ پڑی تھی۔

کچن میں موجود لڑکی نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا اور اس سے پہلے کوئی مزید کچھ کہتا وہ وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔

"کیا صرف روحان تمہارے لیے اہم تھا، باقی لوگ تمہارے لیے معنی نہیں رکھتے کہ صرف روحان کے جانے سے تمہاری زندگی رک گئی ہے۔" وہ کچھ خفا ہوئی۔

"تم کیوں ایموشنل ہو رہی ہو نور؟ تم میری ان باتوں کا مطلب اور مقصد جانتی ہو۔"

"نہیں میں کچھ بھی نہیں جانتی۔"

"تم کچھ بھی کہو نور! میں کم از کم کسی غیر ملکی کے ساتھ کمٹمنٹ نہیں کر سکتی۔ کیا شادی کرنے کیلئے پاکستان سے لڑکے ختم ہو گئے ہیں جو میں ایک کورین سے شادی کروں؟" وہ بہت سختی سے بولتے ہوئے کافی میکر کی جانب متوجہ ہوئی۔

"پلیز علیزے! تمہارے ڈیڈ..."

"اوہ تو یہ سب ان کی پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے۔ دیکھو نور ڈیڈ نے ساری زندگی مجھے بہت پیسہ دیا ہے، اب بھی دے رہے ہیں۔ مجھے تو ان سے بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ نہیں کرنی یار مجھے شادی... فار گاڈ سیک مجھے سمجھو۔" اس نے شیلف پر گلاس پٹخا۔

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہی علیزے۔ مجھے بس تمہاری فکر ہے۔"

"سب کو ہے لیکن فکر نہیں ہمدردی۔ تمہیں بھی، آیان کو بھی اور تم لوگوں کے گھر والوں کو بھی۔"

"ہمدردی روحان کے ساتھ کرنی چاہیے جو چلا گیا۔ آیان کے ساتھ کرنی چاہیے جو اس حادثے کا سروائیول ہے۔ تم نے تو بس روحان کو کھویا ہے اور ہم سب کو ہی روحان کے کھونے کا برابر دکھ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم نے کسی کے قریب ہوتے ہوئے اس کا اتنا انتظار نہیں کیا نا نور اسی لیے سب کہنا بہت آسان ہے۔ میں فیکٹس پر بات نہیں کرنا چاہتی اور تم مجھے ایموشنل نہیں کر سکتی تو فضول کی باتیں مت

کرو۔آؤ میں تمہیں زینب سے ملواتی ہوں۔میری بہت اچھی دوست ہے اور روحان کے لیے کافی بنایا کرتی تھی۔"

"میں زینب سے مل چکی ہوں لیکن تم نے اگر موضوع بدلنا ہے تو شیور دوبارہ سے ملوادو۔"علیزے جھینپ کر ہنس دی۔

"اپنے غیر ملکی دوستوں کو واپس بھیجو ورنہ اپنی نند کی شادی کروالو۔"اس کا اشارہ مارک، مریم اور جن ینگ کی طرف تھا جو کہ پاکستان آئے ہوئے تھے اور نند سے مراد مناہل تھی جو ان غیر ملکی باشندوں کو بہت خوب کمپنی دے رہی تھی۔

"وہ کوشش کر رہی ہے جلد از جلد اپنا ماسٹرز ختم کرے کیونکہ اس سے پہلے آیان اس کی شادی نہیں کروائے گا اور اپنی عمر کے دوست کے ساتھ تو بلکل بھی نہیں۔"نور مزید خفا ہوئی۔

"اوکے۔اب ایسا ہے کہ حافظ بھائی نے میری میٹنگ کوئٹہ کے سرداروں کے ساتھ ارینج کروائی ہے اور بہت ضروری ہے۔میں انھیں نپٹا کر ایک گھنٹے تک تمہیں پھر سے جوائن کروں گی۔"نور نے کچھ نہیں کہا۔

وہ علیزے کو منانے میں ناکام رہی تھی اور یہ بات آیان کے سامنے سبکی کا موجب تھی۔اس نے جھنجھلا کر آیان کو فون لگایا۔

"علیزے نہیں مانی۔"

"میں جانتا تھا۔تم نے وہی ہمدردی کارڈ کا استعمال کیا ہو گا۔"

"میں اور کیا کرتی؟"وہ خفگی سے بولی۔

"کم از کم روحان کے بارے میں بات نہ کرتی۔"

www.novelsclubb.com

"تم اسے خود منالو اسے ایڈیٹ..." وہ کہتی ہوئی فوراً خاموش ہوئی۔اف یہ کیا کہہ دیا! وہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔

"کیا؟ کیا کہا تم نے؟" وہ حیران ہی رہ گیا بلکہ شاکڈ ہوا کہ اس نے اپنا تکیۂ کلام ابھی تک نہیں چھوڑا۔

"یہی کہ تم اسے خود منالو ورنہ مناہل کی شادی جن ینگ سے کروادو۔"

"اور یہ عظیم خیال میری ہونہار بیوی کو کیسے آیا؟"

"علیزے کہہ رہی تھی۔"

"بہت شکریہ فجر تم نے بہت کام بگاڑ لیا ہے۔علیزے سے میں خود بات کرلوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"تو کرلو۔" وہ اکتاہٹ سے بولی۔

"اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو؟ ٹھیک ہے میں علیزے سے بات کرلوں گا اور وہ مان جائے گی۔تم فکر مت کرو۔اپنا خیال رکھو۔"

"وہ نہیں مانے گی مسٹر آیان !اس نے روحان سکندر کی سیٹ سنبھالی ہے اور ایسے لوگ ارادوں کے پکے ہوتے ہیں۔"

"علیزے میری بات نہیں ٹالے گی۔"

"اتنا غرور بھی اچھا نہیں ہوتا۔اسے تھوڑا ٹائم دو۔"

"ڈھائی ماہ کسی کو بھولنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔"نور شاکڈ رہ گئی۔

"ایسا تم کہہ رہے ہو؟"نور نے حیرت سے پوچھا جو ابھی تک خود بھی ڈھائی ماہ پیچھے جی رہا تھا۔

"ویکنڈ پر بات اور ملاقات ہوتی ہے انشاءاللہ۔اپنا خیال رکھنا میرے لیے۔"اور پھر فون لائن کاٹ گئی۔وہ اس سے تفصیلی بات نہیں کر سکی تھی۔

*****

"ارے واہ! آج تو میرے اسپیشل گیسٹ آئے ہیں۔ کہیے ونگ کمانڈر آیان کیسے آنا ہوا آپ کا؟" وہ آفس میں داخل ہوئی اور اس سے مسکرا کر پوچھتی اپنی آفس چیئر کی جانب بڑھ گئی۔ آیان اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کھڑا ہوا۔

"DOP کی CEO کہہ کر بلاؤں یا ڈاکٹر علیزے سے کام چلے گا؟" وہ ہلکی سی مسکراہٹ لیے پوچھ رہا تھا اور اس کے بیٹھنے کے بعد واپس بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر علیزے!" علیزے نے شانے اچکا کر کہا۔

"ایک گزارش لے کر حاضر ہوا ہوں۔ بات مانو گی؟"

"میں شادی نہیں کروں گی۔" کسی بھی بات کو شروع کرنے سے پہلے اس نے آیان کو ایک باؤنڈری لائن دیکھائی کہ وہ اس ٹاپک پر اس کی کوئی بات نہیں سنے گی۔ وہ انٹر کام اٹھا کر کسی کو چائے لانے کا کہنے لگی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں شادی کی بات کرنے والا ہوں؟"اس کے فون رکھنے کے بعد آیان نے پوچھا۔

"آجکل تمہارا اور نورالفجر کا ہاٹ ٹاپک علیزے کی شادی کروانا ہے۔بس میں نے اندازہ لگالیا۔بس کرو یار تم دونوں اپنے بچے کے لئے تیاری کرو۔اس کا خیال رکھو۔"

"میں چاہتا ہوں کہ میری پہلی اولاد کو تم اڈاپٹ کرو،اسے تم پالو۔"علیزہ کو لگا کہیں بہت زور کا دھماکہ کیا گیا ہو۔اس کے چہرے سے ساری نرمی پل بھر میں زائل ہو گئی۔وہ شاکڈ رہ گئی اور بے یقینی سے اس دیکھنے لگی۔

"تم ہوش میں ہو؟"وہ بلند آواز میں الجھن زدہ لہجے میں بولی۔

"بے ہوشی میں بھی کوئی بولتا ہے؟"

"آیان تمہارا دماغ کہاں ہے؟" وہ زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اس پر چلاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آیان نے معمولی سی ڈرنے کی ایکٹنگ کی اور سیدھا ہو کر بیٹھا رہا۔

"میرے پاس ہی ہے شاید تمہیں میری بات صحیح سے سمجھ نہیں آئی۔ میں کہہ رہا ہوں میری پہلی اولاد کو تم میری بہنوں کی طرح پالو۔ وہ ہوتا ہے نا ایک دستور کہ بھائی کی جس بہن کے گھر اولاد نہ ہو وہ اپنا پہلا بچہ اسے بطورِ تحفہ پیش کرتا ہے۔ میں بھی کر رہا ہوں۔ قبول کرنا۔" وہ بھی اتنے ہی تحمل سے بیٹھا علیزے کو تپا رہا تھا جس کے کانوں سے گویا شعلے نکل رہے تھے اور آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔

"آیان..." وہ شدتِ ضبط چلائی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟"

"دماغ سے سوچ سکتا ہوں۔"

"شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنی خود غرض ہو گئی ہوں کہ نورالفجر سے اس کی اولاد چھینوں گی؟ تم مجھے اس کے سامنے ولن بنا کر پیش کرنا چاہتے ہو۔ کیوں؟ کیا رشتہ ہے ہم دونوں کا دوستی کے علاوہ جو تم مجھے اپنی پہلی اولاد سونپ رہے ہو؟ کسی ماں سے اس کا بچہ کون چھینتا ہے آیان؟ کتنے ظالم ہو تم۔۔۔ نور کو تکلیف دے کر خوش رہو گے؟" وہ آفس چیئر کے پیچھے چکر لگاتے چیختے ہوئے بولی۔

"آپشن ٹو۔۔۔ مجھ سے شادی کر لو۔" علیزے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر لے۔

"چلے جاؤ آیان یہاں سے۔ چلے جاؤ پلیز! چلے جاؤ۔" وہ رونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"علیزے تم ٹھیک ہو؟" وہ اٹھ کر اس تک آیا۔

"دفع ہو جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ دوبارہ اپنی شکل بھی مت دکھانا۔"

"اچھا سوری یار میں مذاق کر رہا تھا۔" وہ جگ سے پانی ڈالتے ہوئے اسے پکڑانے لگا جسے علیزے نے ہاتھ مار کر دور گرایا اور صوفے کی جانب بڑھ گئی۔ آیان کو احساس ہوا وہ غلط طریقے سے کنوینس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"آئی ایم سوری یار پلیز رو تو مت۔ میں مذاق کر رہا تھا۔ روحان بھی ناراض ہو گا۔" وہ بھی اس کے پیچھے صوفے کی جانب آیا پر ٹیبل کے کنارے کھڑا رہا۔ وہ منہ ہاتھوں میں چھپائے کافی دیر روتی رہی۔ اس نے اپنے بال کھجاتے ہوئے ٹیبل پر رکھے ٹشو پیپر کا ڈبہ علیزے کے سامنے کیا۔ اس نے بھیگی، سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ آیان نے بائیں ہاتھ سے کان پکڑ کر سوری کہا۔

"میں تمہارے اس کورین دوست سے شادی کے لیے تیار ہوں۔" آیان حیران پریشان سا اسے دیکھے گیا۔ مطلب ابھی تو آپشن تھری پر بات بھی نہیں ہوئی تھی اور لڑکی راضی ہو گئی تھی۔

"علیزے تم ناراض ہو؟"

www.novelsclubb.com

"نکاح سے پہلے میرے کچھ شرائط ہیں اور نکاح جلد ہونا چاہیے۔"

"علیزے ہمیں اتنی بھی جلدی نہیں ہے۔" وہ کچھ خفت زدہ ہوا۔

"شرط نمبر ایک کہ میں پاکستان میں ہی رہوں گی، اگر تو وہ اپنا ملک چھوڑ سکتا ہے تو موسٹ ویلکم۔ شرط نمبر دو میں ڈی او پی کو چلاؤں گی۔ شرط نمبر تین کوئی مجھ سے دوبارہ روحان کے بارے میں بات نہیں کرے گا۔ شرط نمبر چار تمہارے دوست کو اردو سیکھنا پڑے گی، نہ میں انگلش میں بات کروں گی اور نہ اس کے لیے کورین سیکھوں گی۔ شرط نمبر پانچ تم دوبارہ میرے سامنے نہیں آؤ گے۔ شرط نمبر چھ..."

"آئی ایم سوری علیزے۔ وہ سب میں نے صرف تمہیں منانے کے لیے..."

"شرط نمبر پانچ پر میں ابھی سے عمل درآمد چاہتی ہوں۔ گیٹ لاسٹ!" وہ کھڑی ہوئی اور اسے جانے کا کہا۔ آیان گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"یار بات تو سنو۔ میں مذاق کر رہا تھا۔"

"جاؤ آیان پلیز مجھے تکلیف مت دو۔" آیان چند لمحے اسے مایوسی سے دیکھتا رہا۔

"آئی ایم سوری!" وہ کہتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا اور اس کے چلے جانے کے بعد علیزے نے بند دروازے کو دیکھا تو آیان نہیں تھا وہاں۔ اس نے روحان کے ساتھ ساتھ آیان کو بھی کھو دیا تھا اور یہ احساس اسے مزید تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔ بھاری ہوتے سر سے وہ واپس صوفے پر بیٹھ گئی اور اوپر کی جانب دیکھا۔

"یا اللہ! میں آپ کی رضا میں راضی ہوں۔" اس نے گہرا سانس لے کر صوفے کی پشت پر سر ٹکا دیا۔

*****

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارا دماغ خراب ہے آیان۔ تم اس سے یہ سب کہہ کر آئے ہو؟"

"تمہیں کیا لگ رہا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں؟"

"اف ہو آیان! تم اسے کوئی ٹھوس دلیل دیتے، دوستی کا واسطہ دیتے، ایموشنل بلیک میل کر لیتے، کچھ بھی کر لیتے ہیں لیکن ایسی چیپ باتیں تو مت کرتے اس کے ساتھ۔ وہ تمہاری دوست ہے، بہن مانتے ہو۔ وہ اب کیا سمجھے گی تم اس کے بارے میں ایسا سوچتے ہو۔ تم اس کے برے وقت کا سہارا لے کر اس کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ ڈیم اٹ آیان سکندر!"

"ایک بات نور تم جانتی ہو کہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ زیادہ پہلے کی بات نہیں ہے علیزے سے شادی کا مشورہ مجھے تم بھی دے رہی تھیں، میں نے بس اسی کا سہارا لے لیا لیکن سب غلط ہو گیا اور یہ تم مجھے فضول میں لعن طعن مت کیا کرو۔" وہ بھی کچھ بگڑا۔

"ایسا میں نے تم سے کہا تھا، علیزے سے نہیں اور جس کو تم لعن طعن کہہ رہے ہو وہ الفاظ غلطی سے غصے میں منہ سے نکل جاتے ہیں۔ ان کو اتنا سنجیدہ مت لیا کرو۔"

"مطلب کل تم مجھے سب کے سامنے کمینہ کہہ دو تو میں اسے مذاق سمجھوں اور باقی سب جو سمجھیں گے اس کا کیا؟"

"میرا دماغ خراب ہے جو میں تمہیں بھری محفل میں کمینہ کہوں؟ کبھی اکیلے میں بھی ایسا کہا ہے؟"

وہ خفا ہوئی۔

"ہم علیزے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" آیان نے اب نرمی سے پوچھا۔

"کیا علیزے ناراض ہو گئی ہے؟"

"ناراض کا پتہ نہیں پر میری وجہ سے بہت ڈسٹرب ہو گئی ہے۔"

"اچھا پریشان مت ہو۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔ تم بھی تو عقل سے پیدل ہو چلے ہو۔"

"تمہاری سنگت کا اثر ہے۔"

"تم لڑنا چاہتے ہو لیکن میرا ایسا ارادہ نہیں ہے۔ گھر کب آؤ گے؟"

"انشاءاللہ اس ویکنڈ پر آؤں گا اور ایک ہفتہ گزاروں گا۔"

"میں انتظار کروں گی۔"

"آہ فجر تمہارے موڈ سوینگز۔ابھی لڑائی کر رہی تھی،اب ایمو شنل کر رہی ہو اور کچھ دیر بعد رومینٹک ہو جاؤ گی۔کیا تم مجھے اپنے موڈ سوینگز کا چارٹ بنا کر نہیں دے سکتیں؟"

"اللہ کرے علیزے اب پورا مہینہ تم سے ناراض رہے۔"

"دیکھو تم پھر لعن طعن کر رہی ہو۔"

"یہ بد دعا ہے۔"اس نے خفگی سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

******

وہ اپنے جاگنگ کرتا اپنے ٹریک پر بھاگ رہا تھا جب اس کا فون بجا تو بھاگتے ہوئے وہ رکا۔نمبر پاکستانی تھا اور پاکستان میں وہ صرف دو ہی لوگوں کو جانتا تھا۔آیان اور نور الفجر۔ان دونوں کے نمبر اس کے پاس سیو تھے۔

"ہو سکتا ہے ان دونوں میں سے کسی کا نیا نمبر ہو۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کال آنسر کی۔

"انی ینگ ہاسیو!" اس نے کورین میں ہی کہا۔ دوسری جانب خاموشی چھائی رہی۔

"میں علیزے بات کر رہی ہوں لیفٹیننٹ جن ینگ اور آپ کا نمبر آیان سے لیا ہے۔" شائستہ انگریزی میں کہا گیا تو وہ چونکا۔ میانگ ڈانگ روڈ پر اب وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

"میں پہچان گیا آپ کو۔ کہیے خیریت سے کال کی؟"

"نہیں، مجھے آپ سے یہ پوچھنا ہے کس ہمدردی کے تحت آپ نے مجھ سے شادی کیلئے ہاں کہی ہے؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں روحان سے محبت کرتی ہوں۔"

"وہ نہیں رہا علیزے۔" اس نے ہلکی مزاحمت کی۔

"وہ نہیں رہ کر بھی میرے قریب ہے لیفٹیننٹ اور آپ کو لگتا ہے ہم دونوں اچھے لائف پارٹنر بن سکتے ہیں۔"

"کوشش کر سکتے ہیں۔"

"مجھے ایسی کوئی کوشش نہیں کرنی اور زبردستی کوئی کر نہیں سکتا۔ براہِ راست آپ کو فون کرنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ آیان اور نور کو انکار کر دیں۔ مجھے آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کا شوق نہیں ہے۔"

"میں آپ کی رائے کی قدر کرتا ہوں۔ ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"

"گو آہیڈ!"

"کیا روحان سے اتنی محبت کرتی تھیں اس کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتیں یا مجھے اس جگہ پر نہیں دیکھنا چاہتیں؟"

www.novelsclubb.com

"روحان کی جگہ پر کبھی کوئی نہیں آ سکتا لیفٹیننٹ! نہ آپ اور نہ کوئی اور۔ کبھی بھی نہیں۔ اپنی اور میری زندگی کو سمجھوتے کی نظر مت کریں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہونگے۔"

"میں آیان کو انکار کر دوں گا۔"

"ہمارے لیے بہتر رہے گا۔"علیزے کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"آپ نے کچھ اور بھی کہنا ہے؟"

"نہیں،اللہ حافظ !"اس نے فون بند کر دیا۔وہ بھی فون اپنی جیب میں ڈال چکا تھا۔

"ہاہ۔۔۔مجھے شکریہ تک نہیں کہا۔"وہ خفگی سے بڑبڑایا۔

"کاش وہ انسان نہ مرتا جس سے یہ لڑکی محبت کرتی تھی۔"اس نے افسوس سے آسمان کی جانب دیکھا اور یاسیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

******

وہ اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا جب اس کا فون بجا۔نورالفجر نماز پڑھ رہی تھی۔وہ ٹیرس کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"ہاں کہو جن ینگ!"

"آیان میری اور کاہیوا کی شادی پر آؤ گے؟" آیان چند لمحے کچھ کہہ نہیں سکا۔

"تم علیزے سے شادی کیلئے مان گئے تھے ناں؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"میں کاہیوا سے محبت کرتا ہوں۔" وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ علیزے نے اسے انکار کرنے کا کہہ دیا تھا اور وہ کر رہا تھا۔

"اوکے میں سمجھ گیا۔ کب ہے شادی؟"

"پچیس دسمبر!"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں آجاؤں گا۔" اس نے آرام سے کہا۔

"مجھے معاف کر دینا آیان۔"

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔میں ہی غلط کر رہا تھا اور مجھے تمہاری شادی کے لیے خوشی ہے۔" وہ دل سے مسکرایا۔انھیں واقعی علیزے کو اس کے حال پر چھوڑنا چاہیے۔اسے وقت دینا چاہیے۔

وہ کال سے فارغ ہو کر اندر آیا تو نورالفجر قرآن پاک تھامے بستر پر بیٹھی ہوئی یقیناً اس کا انتظار کر رہی تھی۔اسے دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"تم مجھے پکا مسلمان بنا کر دم لو گی۔" فون میز پر رکھتے وہ اسے کہہ رہا تھا۔

نورالفجر کو آیان سے قرآنِ پاک سننے کی عادت سی ہو گئی تھی۔وہ جب بھی ساتھ ہوتے تو نورالفجر صبح فجر کے بعد اور رات عشاء کے بعد اس سے قرآنِ پاک سنتی تھی۔اسے آیان کی آواز پسند تھی اور چاہتی تھی بس اسے ہی سنتی رہے۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں مومن بناؤں گی۔" وہ بھی ہنسی۔

"مومن کیسا ہوتا ہے؟"

"قرآن کہتا ہے کہ مومن وہ ہوتا ہے جو اچھائی کا حکم دیتا ہے یعنی لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتا ہے۔وہ لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہے۔مومن نماز قائم کرنے والا ہوتا ہے۔وہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے۔وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔"

"اور نورالفجر کیا کہتی ہے؟"وہ بھی بستر پر اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔اس سے قرآنِ پاک لیا' اسے چوما اور سائیڈ میز پر رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے مومن بہت سادہ ہوتا ہے،اس کا ہر عمل ریاکاری سے پاک ہوتا ہے،وہ دل کا صاف ہوتا ہے،وہ لوگوں کو معاف کر دیا کرتا ہے،وہ چیزوں کو آسانی سے فکس کرتا ہے بغیر برا منائے،وہ بہت شکر گزار ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہارے مطابق مومن بہت سمارٹ ہوتا ہے۔"اس نے نور کی جانب دیکھا۔

"ہاں!اسے سب معلوم ہوتا ہے۔"وہ پرجوش سی کہہ رہی تھی۔

"اور تمہیں لگتا ہے آیان سکندر کہیں نہ کہیں اسی طرح کا بن رہا ہے؟"نورالفجر نے چونک کر اسے دیکھا پھر مسکرا کر اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔

"کیا تم مومن نہیں بن سکتے؟"

"کوشش کی جاسکتی ہے۔"بایاں بازو اس کے گرد پھیلاتے ہوئے اس نے شانے اچکائے۔

"میں تمہاری مدد کروں گی کیونکہ تم بہت اچھے ہو۔"وہ بھی مسکرائی۔

"کونسی سورۃ سننی ہے؟"نورالفجر کو آیان صرف اسی وقت اچھا لگتا تھا جب اس نے اپنی پسند کی سورۃ سننا ہوتی تھی۔

"سورۃ الفجر!"اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"الحمدللہ میں سورۃ الفجر کا حافظ ہو چکا ہوں۔"

"ماشاءاللہ اور نورالفجر کے مطابق مومن پورے قرآن کا بھی حافظ ہوتا ہے۔"اس نے پھر کہا۔

"یہ مشکل ہو جائے گا فجر!"

"ہم کوشش کریں گے۔دونوں مل کر یاد کر لیں گے۔"اس نے آیان کو راہ دیکھائی۔آیان نے اثبات میں سر ہلا کر اسے سورۃ الفجر سنانا شروع کی۔

وہ آنکھیں موندیں اسے سنے گئی۔

اے اطمینان والی روح

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا

اور میری جنت میں داخل ہو جا

(سورۃ الفجر:27تا30)

آیان نے تلاوت ختم کر لی۔

"تم اتنی اچھی تلاوت کیوں کرتے ہو؟" وہ شاید جیلس ہو رہی تھی۔

"صرف تم نے مجھے اتنا معتبر کیا ہے نور الفجر! مجھے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ میں اتنا اچھا قرآن پڑھتا ہوں۔" آیان آہستگی سے کہہ رہا تھا۔

"گڈ نائٹ! مجھے صبح لاہور چھوڑ دینا۔" اس نے سر اٹھایا اور بیٹھتے ہوئے اسے بتایا اور اپنا تکیہ سیٹ کرنے لگی۔

وہ بھی بستر سے اٹھا اور قرآن پاک کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھا۔

"کوریا چلو گی؟" وہ چونکی اور اسے دیکھا جو لائٹ بند کر رہا تھا۔

"کیا علیزے راضی ہو گئی؟" اس نے ایک آس سے پوچھا۔

"جن ینگ اور کاہیوا کی شادی ہے۔" آیان نے بتایا۔ ہیٹر بند کر کے وہ اپنے بستر میں گھس گیا۔

"تو کیا وہ علیزے کے لیے نہیں مانا۔" وہ گردن پوری اس کی جانب موڑے پوچھ رہی تھی۔

"شاید ہم زبردستی کر رہے تھے۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔"

"ہاں میں چلوں گی اگر تم مجھے میری فیورٹ جگہ پر لے چلو۔"

"کہاں؟" نور نے لیٹتے ہوئے اسے جگہ کا بتایا۔ آیان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اگر مام نے سفر کرنے سے منع کر دیا تو؟" وہ یہی پوچھ سکا تھا۔

"میں بڑی سٹرانگ لیڈی ہوں آیان! ہر ہفتے تو اتنا سفر کر ہی لیتی ہوں۔ میں کوریا کا سفر بھی کر لوں گی اگر تم میرے ساتھ ہو گے۔" وہ اندھیرے میں اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔ نور الفجر اسے معتبر بنا رہی تھی اور وہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سو جاؤ۔ صبح تم نے لاہور بھی جانا ہے۔" اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتا وہ اسے کہہ رہا تھا اور وہ ایک مرتبہ پھر گڈ نائٹ کہہ کر نیند کی وادیوں میں کھونے لگی لیکن وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ویسے ہی بیٹھا رہا۔ وہ اسے اس حالت میں کیسے اتنا دور لے کر جا سکتا ہے۔

******

یکم جنوری تھی اور ہالا سن کے پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ دھوپ کی سنہری کرنوں کے زیرِ اثر وہ پہاڑ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

"یار تم کیسے ہائیکنگ کرو گی؟" وہ اس پر بگڑ رہا تھا۔ تصویریں بنوانے تک ٹھیک تھا لیکن پھسلتے ٹریک پر چلنا خطرناک تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ساتھ ہو سنبھال لینا۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی۔

اسے بس ہالاسن کے پہاڑوں سے محبت سی تھی۔وہ ان پر چل کر سردیاں انجوائے کرنا چاہتی تھی۔یہ کوریا کے ہمالیہ جیسے تھے۔کوریا کے سب سے اونچے پہاڑ! ہالاسن پہاڑ!

"اس پھسلن پر مجھ سے تم نہیں سنبھالی جاؤ گی۔"

"یو کین ڈواٹ ونگ کمانڈر! آگے بڑھو۔"

"ڈاکٹر ہم دونوں گر جائیں گے۔"

"تم ڈراؤمت۔حوصلہ دو اور ویسے بھی میں نے اچھے جوتے پہن رکھے ہیں۔" سر پر ہیٹ درست کرتے وہ بڑے آرام سے کہہ رہی تھی۔وہ دونوں اس برف پڑنے کے موسم میں ہالاسن کے پہاڑوں پر ہائیکنگ کر رہے تھے تو اس کی ذمہ دار صرف نورالفجر تھی!

"مجھے سب کے خلاف جا کر تمہاری بات نہیں ماننی چاہیے تھی۔"

"تمہیں بتایا تھا مجھے یہاں آنا ہے اور تم نے یہاں لانے کا وعدہ کیا تھا۔" وہ بہت احتیاط کے بعد ہی اسے Seongpanak Trail لے کر آیا تھا لیکن سیڑھیوں پر پڑی برف کی وجہ سے پھسلن کا خطرہ تھا۔

"غلطی ہو گئی تھی۔"

جن ینگ کی شادی کے لیے علیزے، مناہل اور وہ دونوں کوریا آئے ہوئے تھے۔ نورالفجر کو بوسان اور جیجو آئی لینڈ گھومنا تھا اور دونوں لڑکیاں اس کے ساتھ ساتھ تھیں۔ آیان کو اس کی ماننا ہی پڑی۔ آج وہ اس کے ساتھ ہالاسن کے پہاڑوں پر آیا تھا اور اسے اندازہ نہیں تھا کہ نورالفجر ہائیکنگ کا شوق رکھتی ہے۔ وہ اسے لانے کے بعد پچھتا رہا تھا حالانکہ نورالفجر نے خود کو ٹھنڈ سے اچھی طرح بچایا ہوا تھا۔ علیزے اور مناہل کافی آگے چلی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہارے ساتھ یہاں آکر خوشی ہوئی آیان!" ہالا پہاڑوں کی چوٹیوں کے پیچھے سے چہرے پر پڑنے والی دھوپ کی ٹھنڈی روشنی میں وہ دمکتے چہرے سے کہہ رہی تھی۔ وہ تھک گئی تھی۔ اس نے صرف 1100 میٹر اونچائی تک جانا تھا لیکن نو سو میٹر تک پہنچتے ہی اس کی بس ہو گئی تھی۔

وہ اسے ایک پتھر پر بٹھا کر پانی پلا رہا تھا کیونکہ نورالفجر کا تنفس تیز تیز چل رہا تھا۔

"مزید اوپر چلتے ہیں تاکہ ہم تینوں میں سے ایک کو نقصان پہنچے۔" وہ خفگی سے اسے ٹیبلیٹ دے رہا تھا۔

"استغفرُللہ! کیا بول رہے ہو آیان؟" جواباً وہ غصے سے بولی۔

"تمہارے شوق کے پیچھے میں کسی کا نقصان نہیں کر سکتا۔" نورالفجر خفا ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہیں لگتا ہے میں جان بوجھ کر بچے کی زندگی خطرے میں ڈال رہی ہوں۔"

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" وہ مدافعانہ انداز میں بولا۔ نورالفجر نے ایک نظر غصے سے اسے دیکھا اور واپسی کے راستے پر ہولی۔

"فجر!" وہ اس کے پیچھے بھاگا۔

نورالفجر نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی لیکن آہستگی سے نیچے کی جانب بڑھتی گئی۔ وہ ہکا بکا رہ گیا کہ اب ایسا بھی کیا کہہ دیا ہے۔

اس نے میسج کر کے علیزے کو بھی ایمرجنسی کا کہہ کر واپس بلایا تھا اور یقیناً وہ مناہل کے ساتھ گرتی پڑتی واپس پہنچنے کی تگ و دو میں تھی۔

واپسی کا پورا راستہ وہ بغیر اس کی جانب دیکھے اور اس سے بات کیے چلتی گئی۔ ٹریک پر پہنچ کر آیان نے اپنی کار منگوائی لیکن وہ پاس کھڑے کسی مسافر سے بس کا پوچھتی مزید آگے چلتی گئی۔

"فجر یار۔۔۔ تم بہت ضدی ہو۔"

"میرے پیچھے مت آؤ۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"نور! آیان تم لوگ ٹھیک ہو؟" علیزے فکرمندی سے کہتی پھسلتی ہوئی ان تک آئی۔

"ہالاسن کے پہاڑوں کا کمال ہے۔ ہماری لڑائی ہو گئی ہے۔" آیان نے منہ بنا کر کہا تو وہ ہنس پڑی۔

"نور!"

"تم بس پر چلو گی میرے ساتھ؟" وہ علیزے سے پوچھ رہی تھی۔

"میں بھی آپ کے ساتھ بس پر چلوں گی آیان بھائی کی فجر!" نورالفجر نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ ضبط کی۔

www.novelsclubb.com

"چلو!" نورالفجر نے اسے بھی ساتھ چلنے کا عندیہ دیا۔

"ایسا ہے تو پھر ہم کار پر جائیں گے اور آیان بس پر آئے گا۔ ٹھیک ہے نا نور؟" علیزے نے فوراً کہا۔

آیان نے حیرت سے اسے دیکھا پھر خفگی سے سر جھٹکا۔

"یہ جب ساری فیمینسٹ ایک طرف ہو جاتی ہو تو بالکل اچھی نہیں لگتیں۔میں جا رہا ہوں۔" وہ ان سب سے پہلے چلا گیا۔

اس کے جانے کی سب سے زیادہ خوشی نورالفجر کو ہی ہوئی تھی۔کم از کم اب وہ جیجو آئی لینڈ آیان کی غیر موجودگی میں آسانی سے گھوم سکتی تھی!

*****

وقت ایک سال مزید آگے بڑھ آیا تھا۔

لاہور شہر میں ڈی اوپی کی شان سے کھڑی مغرور عمارت آج بھی ہمیشہ کی طرح مصروف تھی۔ایسے میں اس عمارت کے ٹاپ فلور کے سی ای او کے کمرے میں جھانکا جائے تو آفس چیئر پر بیٹھی علیزے سنجیدگی سے ہاتھ میں قلم تھامے پر سوچ نظروں سے سامنے رکھی ڈائری کو دیکھ رہی تھی۔

بلیک پینٹ شرٹ پر اس نے گرے کلر کا کوٹ پہن رکھا تھا جس کے بازو پیچھے کو کیے ہوئے تھے۔ بھورے رنگ کے بال ایک سیدھ میں کمر پر گرے ہوئے تھے۔آفس ٹیبل پر چار کافی مگ پڑے ہوئے تھے جن میں سے تین خالی اور ایک بھرا ہوا تھا۔

ہاتھ میں تھامے قلم کو حرکت دی اور مزید لکھنے لگی۔

"نور الفجر اتنے آرام سے ہماری زندگیوں میں آئی اور پھر وہ ہماری فیملی بن گئی، ہمیں پتہ بھی نہیں چلا۔ ہمارے پاس اس کے بارے میں بات کرنے کے لئے اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے بہت وقت ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ آیان کی فکر کرتا تھا اور مجھے اچھا لگتا تھا۔ اگر وہ اپنے دل کا حال میرے سامنے کھولتا تھا تو خود کو بہت قیمتی محسوس کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس دنیا میں واحد انسان تھا جسے میں چاہتی تھی، جسے دل میں بہت اوپر بٹھا کر رکھا تھا۔ اللہ کو بھی معلوم تھا وہ خاص ہے، اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔ اللہ نے واپس لے لیا۔ اللہ جانتا ہے وہ علیزے کو ہمیشہ قیمتی چیزیں دیتا ہے اسی لیے وہ جلدی اپنے پاس بلوا لیتا ہے۔ میں بھی تو بہت قیمتی ہوں اللہ!"

اس نے قلم کو ڈائری پر رکھا اور کافی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔ چند لمحے وہ گلاس وال سے اندر آتی دھوپ کو دیکھے گئی۔

قلم اٹھایا اور پھر الفاظ گھسیٹنے لگی۔

"آیان کے بیٹے کا نام سب نے روحان رکھا لیکن نور الفجر نے مجھ سے رائے مانگی۔ میں اسے انکار کر سکتی تھی بھلا؟ مجھے تو اس نام سے عشق ہے۔ میں کیسے منع کرتی؟ میں روحان کو بالکل اس جیسا بناؤں گی تاکہ میرے بعد وہ ڈی او پی کا سی ای او ہو۔ میں اسے بالکل اس کے چاچو جیسا بناؤں گی سب دیکھیں گے۔ ڈی او پی کو واپس روحان سکندر ہی ملے گا۔" اس نے بائیں ہاتھ سے کافی کا مگ پکڑ کر ایک گھونٹ بھرا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کبھی کسی انسان سے شکوہ نہیں رہا تھا سوائے اس کے اور وہ ہمیشہ ایسے معافی مانگتا کہ مجھے خود پر غصہ آتا تھا کیوں ہر مرتبہ میں ایثار مند علیزے بن جاتی ہوں؟ مجھے یونیورسل ایثار مند اسی نے بنایا تھا۔ مجھے آگے بڑھنا اسی نے سکھایا تھا۔ اگر جانے سے پہلے اس نے مجھے اکیلے چلنا نہ سکھایا ہوتا تو شاید

میرا بچنا مشکل ہوتا لیکن وہ مجھے ہر پانی کی مچھلی بنا کر گیا تھا۔ میں میر پور، اسلام آباد، لاہور، کوریا اور نیو یارک کی سروائیکل صرف اسی کی بدولت بنی ہوں۔ وہ بہت اچھا تھا!"

"میں ہر دن اس کے بارے میں کچھ لکھ کر بہت اچھا محسوس کرتی ہوں، اس کی ایک ویڈیو لازمی دیکھتی ہوں اور پھر تصور کر لیتی ہوں کہ وہ کہیں آس پاس ہی ہے۔ میں شاید اپنے نیو یارک میں ہوں اور وہ اپنے لاہور میں! ہم دور ہیں پھر بھی دل سے قریب ہیں۔

ہاں میں ایسا الوژن رکھتی ہوں کہ میں ہمیشہ کی طرح اس سے دور رہ کر اسے اگنور کر رہی ہوں حالانکہ میں نے ہمیشہ زینب سے اس کے ہر دن کی ایک تصویر منگوائی تھی، کوئی چھوٹا کلپ، کسی کو ڈانٹنے کا چھوٹا سا منظر۔ زینب اس کے لیے کام نہیں کرتی تھی، زینب میرے لیے کام کرتی تھی۔ وہ کبھی جان ہی نہیں سکا کہ میں اس کے کتنے قریب تھی۔" اس نے مسکراتے ہوئے قلم پھر سے واپس رکھ دیا اور کافی کا مگ اٹھا کر وہاں سے اٹھی اور گلاس وال کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم تھا محبوب کے جانے کے بعد اس سے جڑی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔ مجھے بھی کام سے، کافی سے، ہر ملک کی چاکلیٹ سے، نصرت کے کلام سے اور پیسے سے محبت ہو گئی ہے۔ مجھے روحان سکندر سے جڑی ہر شے سے محبت ہے۔" وہ وہیں کھڑے کھڑے باہر دیکھتی رہی۔

زندگی خوبصورت تھی! وہ روحان کے ساتھ خوش تھی اور اسے کچھ اور نہیں چاہیے تھا۔ اسے صرف روحان سکندر کا ساتھ چاہیے تھا اور وہ اس کے پاس تھا۔

******

ختم شد؟

اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کیجیے۔ جزاک اللہ خیراً!

Thesecretkiller20@gmail.com

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com